اطلاع یہ کتاب مفید عام ہے واسطے اہل اسلام کے ہے

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورٰیۃ والانجیل

الحمد للہ والمنہ کہ حضرت ارحم الراحمین کے فضل و کرم سے کتاب مستطاب

بشارت محمدی

تالیف شریف عالم نبیل و فاضل جلیل حافظ قرآن خادم حدیث جناب مولوی حاجی خواجہ عبد العزیز صاحب محدث لکھنوی جنہوں نے بجناب [illegible] کے پیتے

و نشان اور قرآن الشریف جو آپ پر نازل ہوا اسکی پتے و نشان اور آپکی امت کے پتے و نشان اور حضرت عیسیٰ کے پتے و نشان توراۃ و زبور کے [illegible] لکھے [illegible] جو انبیاء [illegible] بتلاتے ہیں اور انجیل پاک سے

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین خبریان لکھی ہین —

بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج تاریخ یکم ماہ محرم سنہ [illegible] ہجری

مطبع حسینی اثنا عشریہ مین سید عابد علی کے اہتمام چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی شکر تیری نعمتون کا
تری اس بی نہایت رحمتون کا

محمد کو سکھایا تو نی قرآن
دیا رحمت سی ہمکو اُسپر ایمان

اکیلا تو فقط سچا خدا ہی
سبھونکو تو ہی نی پیدا کیا ہی

غلامی کا تیری سب دم ہین بھرتے
پیمبر اور امام اور سب فرشتے

کہ وہ قرآن محمد کو سکھاوین
محمد ساری عالم کو ڈراوین

محمد کو جو کچھہ تو نے سکھایا
انہون نی جن بشر سبکو سنایا

دیا تو ہی نے یارب ہمکو ایمان
بڑی سی تیری نشانی ہی یہ قرآن

نہ آنکھونسی کبھی تھی حرف دیکھے
نہ کانون سے سنی نبیونکی قصے

نشانی منکرون نی جبکہ مانگی
نشانی اور اک تو نی دکھائی

ہوا دو ٹکڑا ایک دوسری سے
بخوبی صاف دیکھا منکرونے

محمد کو بلایا آسمان پر
دکھائین قدرتین اپنی سراسر

الٰہی تو نی دی عیسیٰ کو انجیل
کیا ساتھہ انکی ہر دم فیض جبریل

نبی عیسیٰ ہین ای رب تیری بندے
تیرے پیغام کے پہونچانیوالے

یہ تھا اندھیر دیوون نی مچایا
کہ انسانون کے تن مین گھر بنایا

تو عیسیٰ نے بہت دیونکو اٹالا
پڑا دیوونکی دلمین انکا دہڑکا

ادا ہو کس سے دل سی تن زبانسے
کہ دی اپنی محبت ہمکو تو نے

محمد ہین الٰہی تیری بندے
تیری پیغام کی پہونچانیوالے

کوئی ہرگز تیرا [illegible] نہین ہے
کوئی بیٹی کوئی بیٹا نہین ہے

تیری رحمت ہی یہ ای رب اکبر
کہ جبرائیل کو بھیجا زمین پر

خوشی جنت کی مومن کو سناوین
عذابونسے وہ منکر کو ڈراوین

تیری پیغام خلقت کو سنائے
ہزارون جن بشر ایمان لائے

محمد نے نہ دیکھی تھین کتابین
کتابون کی سنی کب تھین یہ باتین

تو ہی نی اونکو یہ سب کچھہ سکھایا
تو ہی نی آپ اونہین سب کچھہ بتایا

محمد نے دعا کی جبکہ تجھہ سے
کئے تب چاند کی دو ٹکڑے تو نے

پھر اون ٹکڑونکو تو ہی نے ملایا
نمونہ اپنی قدرت کا دکھایا

الٰہی تو نی باتین کہین خود اونسے
نمازین فرض کر دین پانچ تو نے

کہ تیرے حکم سے مردے جلائے
کئے اچھے بہت کوڑہی و اندھے

نشانی تھی الٰہی تیری انجیل
تیری ہی حکم کی کرتے تھی تعمیل

کوئی دیوانہ تھا اور کوئی گونگا
ہوا جب حکم تیرا [illegible]

بدن مین سے وہ انسانونکی نکلے
ہوی انسان اک لحظہ مین چنگے

محمدؐ کی جو امت مین ہین کامل ہوا اونپر جو تیرا فضل شامل
کچلتے رہتی ہین یو ونکا وہ سر تیری ہی حکم سی ای رب اکبر
تو ہی تاثیر اونکی ڈالتا ہی جہان تاثیر جتنی چاہتا ہی
نمونہ اونمین عیسیٰ کا عیان ہے نہین کچھہ حاجت شرح و بیان ہے
الٰہی تونے عیسیٰ کو بچایا اور اپنی پاس نہین ندہ بلایا
خود اپنی باتین موسیٰ کو سنائین اور اپنی قدرتین سبکو دکھائین
وہ بادل خوب جب شستی گرجے تو ساری لوگ سب دیرونمین کرزے
لگا ہلنی پہاڑ اوٹھا دہوان ایسا کہ خود اوس کوہ پر اللہ اوترا
پھر اپنی ہاتھہ سی دین لکھہ کی تو چلین ہوا کرتی رہین پھر تو نہین باتین
تیرا پیغام جب موسیٰ سی سنکر ہوا فرعون تیرا اوصاف منکر
یہ جب قارون نے موسیٰ کو مانا زمین مین اوسکو تو ہی نے دہسایا
جو سیحون بادشا لڑنی کو آیا اوسی بہی تیغ موسیٰ نی دبایا
وہ تہا بلعام جو فرزند باعور کیا تلوار سی اوسکا بہی چور
ہوا اللہ کا جو کوی دشمن لگا کرنے خدا سی مکر اور فن
پیمبر جتنے تہے خالق نی بہیجی وہ سب عاشق رہی حکم خدا کے
الٰہی اپنی رحمت اور کرم سے وہ اپنی عشق کی نعمت جو تونے
ہمین بہی دی اسمین سے الٰہی تیری رحمت بہت بیحد ازلی ہے
محب آل محمدؐ کے رہین ہم حسینؑ ابن علیؑ کا دم بہرین ہم
رہین بارہ اماموں پر فدا ہم رہین عشق محمدؐ مین فنا ہم
محمد اور علی کا نور بہر دے اوسی دریا کا چشمہ دلکو کر دے
دلونمین بہر دی اب نور محمدؐ عطا کر فخر دین کا فیض بیحد
عطا کر ہمکو فیض عبد قادر کبہی ہم ہون نہ اس حلقہ سی باہر
ہماری روح کو پیاسا بنا دے پہر آب وصل سی اپنی چھکا دے

تو قہر دشمنون پے پہیلاتی ہین وہ نور کرامت سی ہی اونکی شہرہ مشہور
یہ ارواح ونمین او نظرونمین آنکی تو ہی نے ہی عجب تاثیر رکہی
شفا کو رہی اور اندہی کو دیتا تو اونکی روح سی ہی کام لیتا
جو تہی عیسیٰ کے دشمن جب وہ آئی ارادہ قتل کا جب جی مین لائے
الٰہی تونی دی موسیٰ کو توراۃ شریعت کی بتادی صاف ہر بات
گہٹا کالی اومنڈ کر خوب آئی چمک بجلی نے خوب اپنی دکھائی
بلند آواز قرنا ئیکی آئی جلالی شان خالق نی دکھائی
نشانی اپنی آنی کی دکھائی شریعت اپنی موسیٰ کو بتائی
تو ہی صبح داود سی یارب بولتا تہا اور اپنی دشمنون کو جہٹلاتا
اوسی اور اوسکی سب فوجونکو لیکے ڈبویا تونی سب دریا مین ڈوبے
عمالیقی جب اونسی لڑنی آئے ہوی موسیٰؑ کی تلوار ونسی ٹکڑے
جو عوج بن عنق لڑنی کو آیا الٰہی تونے اوسکو بہی مٹایا
خدا کا حکم تہا مارو تم ان کو نہ ہرگز کافرون پر رحم کیجو
کرو قتل اوسکو یہ حکم خدا ہے بیان یہ جا بجا توراۃ کا ہے
الٰہی دی ہمین بہی عشق کامل تیری ہی عشق مین ڈوبا رہی دل
عنایت کی محمد مصطفیٰ کو تمامی انبیا اور اولیا کو
ابوبکر اور عمر عثمان علی کا رہی دلمین ہمیشہ نور پہیلا
دلمین انکی سی ہم خاک شفا کو مدینہ دلمین سمجھین کربلا کو
جگر شیطان کا یارب چاک کر دے ہمارے دل کو یا رب پاک کر دے
یہ دل مہر سلیمانی بنا دے ہمین دیوونکی پہندی سی چہڑا لے
الٰہی تو ہی ہی ہر شی پہ قادر دل و روح اور تن کو کر دی طاہر
رہی ہمپر نگاہ سید اشرف دل اور جان مین ہے روح اور لطف
دعا داود کو تونے سکہائی کہ میری روح ہی خالق کی پیاسی

الٰہی اپنا پیاسا ہمکو کر دے محمد کا دلوں میں عشق بھر دے
محب عیسیٰ موسیٰ کے رہیں ہم دم ابراہیم کا ہر دم بھریں ہم

الٰہی یہ بڑی نعمت ہی تیری کہ ہمکو کر دیا امت میں اونکی
خبر توراۃ میں جنکی سنائی صفت موسیٰ کو اونکی یہ بتائی

کہ ایسا اک نبی قائم کرونگا کہ ہو ویگا وہ موسیٰ کی طرح کا
کلام اپنا میں ڈالوں اوسکی منھ میں سناویگا تمھیں وہ میری باتیں

پھر اس مطلب کو آگی بڑھکی کھولا پتا اوسکی شریعت کا بتایا
کہ اپنی مین کرونگا تیز تلوار لہو سی تیر میری ہونگی سرشار

عدالت ہاتھہ سی اپنی کرونگا اور اپنی دشمنوں سے لونگا بدلا
نبی داؤد کو ای رب اکبر زبوروں میں بشارت اونکی دیکر

کہا تو نی زبوریں خوب گاؤ خوشی میں آؤ اور ڈنکی بجاؤ
کہ ایسا بادشاہ آتا ہی عادل کہ مظلوموں کو کریگا وہ خوشدل

کریگا ظالموں کی ٹکڑی ٹکڑے بجاؤ پہلی سی خوشیونکی ڈنکی
خدا کی طالبو تم خوش ہوگے خدا کا ذکر جب سب سنینگی

پتی پھر سب بتائی شعیا کو کیا مشتاق سارے انبیا کو
بتا مکہ کا دیکر اور عرب کا کیا فرحت سی دل معمور کا

کہ اک سوکھی زمیں سے وہ اوگیگا وہ کونپل کی طرح سی اٹھ چلیگا
زمین خشک سے نہریں بہاؤں شگفتہ باغ جنگل کو بناؤں

اوگاؤنگا صنوبر اور شمشاد بیاباں ہوگی خوش اور دلشاد
بتا یہ اونکی امت کا بتایا صحیفوں اور زبوروں میں سنایا

کہ وہ بیت المقدس میں بسینگے بڑی رونق وہ اس مسجد کو دینگے
سلیمان نی جو تھی مسجد بنائی وہ آکر بت پرستوں نے گرائی

یہ دشمن ہو وینگی ویران برباد اور کھیری جائیگی ان سب کی بنیاد
الٰہی ہوگی یہ مسجد پھر آباد خدا والی رہیں اوس میں دلشاد

زمین شام کی وارث وہ ہونگے بسینگی ملک میں پھر وہ رہینگے
وہ ہیں اللہ کی مقبول بندے سدا ذکر خدا میں خوش رہینگے

وہ ہر ملک میں ہو وینگی آباد رہینگی رب کی تعریفوں میں دلشاد
محمد کی یہ امت ہی وہ مرحوم کہ ہر امت میں تھی انکی بھی دھوم

کریں کس منھ سی شکر اسکا خدایا محمد کی ہمیں امت بنایا
بشارت جنکی عیسیٰ دیگئی تھے پتی سب اور نشاں بتلا گئی تھے

سنا عیسے نے وہ وعدہ جو تھے وہ وعدہ صاف بتلایا انہوں نے
کہ باتیں پاس میرے ہیں بہت سے مگر تم سی نہیں اوٹھہ سکینگے

وہ سچی روح والا جبکہ آوے وہ سچائی کا سب رستا بتاوے
میری تعریف وہ آکر کریگا تمھیں آیندہ کی خبریں وہ دیگا

نہیں اپنی طرف سی کچھ کہیگا کہیگا وہ وہی جو کچھ سنیگا
کیا پہلی ہی میں نے خبردار کہ آتا اس جہاں کا اب ہے سردار

الٰہی شکر تیری نعمتوں کا محمد کی ہمیں امت میں رکھا
محمد پر اوتارا ایسا قرآن جو ہے ساری کتابوں کا نگہبان

جو دی موسیٰ کو یا رب تو نے توراۃ عیاں قرآن میں ہے اوسکی ہر بات
یہی کہتا ہے قرآن اور توراۃ کہ مانو اپنے خالق کی ہر اک بات

خدا کی عشق سے تم منھ نہ موڑو بتوں کو اور بتخانوں کو توڑو
صحیفوں میں تھیں جو خوشخبریاں وہی قرآن میں سکو دکھائیں

کہا جو شعیا اور ارمیا سی وہ سب کہلا دیا بندوں کو اپنے
صفائی روح کی اور دل کی پاکی جو کچھ انجیل میں عیسیٰ کو دی تھی

دلایا یاد پھر قرآن میں اسکو جو وعدہ تھا کہ بتلاویگا سب وہ
نہیں تھا جو کچھ عیسیٰ نے بتایا وہ سب کچھ تو نے قرآن میں سنایا

الٰہی لائی ہیں ہم سب پہ ایمان
تیرے جبریل پر لائے ہم ایمان
فرشتے موت کی تو بھیجتا ہے
بچاتی ہیں ہمیں دیوونکی منہ سے
جو تیری تخت کو اللہ میرے
الٰہی عرش کے سایہ میں اپنے
دکھا دی دلکو اپنا نور یارب
بدیمین وحکو تو ڈالیگا
الٰہی تو ہی حشر اور آخرت کی
وہی سب تو نے لکھوایا قلم سی
کسیکو دوزخی تو نے بنایا
کسی طاقت کہ یارب تجھسے بولے
الٰہی شر سے تو ہمکو بچالی
الٰہی فوج دجالی ہے پھیلی
تیری بندونکو بہراتی ہیں بیٹھا
محمد اور عیسیٰ سب ہیں بندے تیرے
تجھی کو پوجتے ہیں صدق دل سے
مدد بھی ہم تجھی سے مانگتی ہیں
فرشتے بدر میں جو تو نے بھیجے
اور ابراہیم و داؤد اور سلیمان
کریں امداد ایوب اور ہارون
جناب زکریا بھی اور یحییٰ
مدد کیواسطی اب بھیج اللہ

ہماری سر پہ ہی انجیل و قرآن
محمد پاس لائی ہیں جو قرآن
تیرا ہر حکم برحق ہے بجا ہے
یہ تیری کام ہیں آنکے ہاتھوں پر
اوٹھا دی بیتے ہیں دم تنہا سے
ہماری روح کو یارب جگہ دے
بنا دی دلکو کوہ طور یارب
حساب اعمال کا تو سب سے لیگا
خبر قرآن اور انجیل میں دے
وہی سب کچھ دکھایا صاف تو نے
اوسے بہکا کے دوزخ میں گرایا
کہ کیوں تو نے کیا یہ اسطرح سے
سراپا خیر تو ہمکو بنا دے
پناہ اللہ دی تو ہمکو اپنی
سمجھتے ہیں تیری بندونکو تجھ سا
غلامی کا تیری سب دم ہیں بھرتے
پیمبر اور امام اور سب فرشتی
محمد کو وسیلہ جانتے ہیں
مدد کا حکم اب بھیج آنکو دیدے
مدد دیویں ہمیں ای رب رحمان
جناب یونس اور ادریس و [illegible]
کریں مدد دل مردہ کو ربا
مصیبت سے ہماری تو ہی آگاہ

زبور ہیں اور توراۃ اور صحیفے
ہمیں ایمان ہے میکائیل پر بھی
فرشتے جو ہماری ہیں نگہبان
تو ہی ہے تھامنے والا آسمانونکا
مزہ ہے بس اونہیں کو زندگی کا
دکھا جنت میں یارب اپنا دیدار
قیامت میں اوٹھاویگا تو سبکو
بہشت ایمان والونکو تو دیگا
الٰہی تو ہمیشہ جانتا تھا
کسیکو جنتی تو نے بنایا
تیری بندی ہیں سب تو سبکا مختار
الٰہی لائی ہم ایمان تجھ پر
محمد کی رہیں امت میں داخل
جو ہیں ایمانکی دشمن اونہوں نے
تو ہی ہے مالک اور مختار سب کا
علی اور فاطمہ اور اونکی اولاد
الٰہی شرک سی ہمکو بچالی
الٰہی بھیج دے روح القدس کو
محمد اور عیسیٰ اور موسیٰ
اور اسمٰعیل اور اسحاق و یعقوب
جناب یوسف اور یوشع نبی کو
جناب اشعیا اور ارمیا کو
مدد کیواسطی حزقیل آویں

الٰہی ہم ہیں آنکو بھی لگاتے
یقین ہے ہمکو اسرافیل پر بھی
تیری ہی حکم سے ہیں [illegible]
فرشتونکا اور انسان و جنونکا
تیرا رہتا ہے ہر دم جن پہ سایا
رکھا ہے عشق میں [illegible]
مرینگے سب جلاویگا تو سبکو
جو کافر ہیں جہنم میں جلینگے
کہ پیدا اسطرح سے سبکو [illegible]
اونسی ایمان کا رستہ [illegible]
نہیں حکمت سے خالی ہے کوئی کام
کہ ٹھہرائی ہے تو نے خیر اور شر
ہمیشہ کیجیو اپنا فضل شامل
بچھائی ہر طرف ہیں جال پھندے
نہیں بن حکم ہل سکتا ذرا [illegible]
غلامی میں تری ہیں [illegible]
تجھی کو پوجتے ہم سب ہیں دل سے
مدد کیواسطی حکم انکو اب ہو
مدد کیواسطی آجائیں ربا
مدد کرتے رہیں اے رب محبوب
مدد کا حکم ای اللہ اب ہو
جناب دانیال اور صفنیا کو
نبی اللہ کی شمویل آویں

جناب نوحؑ و الیاسؑ اور آدمؑ
ہر اک جانب سے گھیرے دشمنون نے
محمد یونکی آنکھین لگ رہی ہین
الٰہی عیسیٰ مریم اب آوین
نگاہ تیری اِن سبکو دیکھین
دعا مین جبکہ عیسیٰؑ ہاتھ پھیلاوین
تو یاجوج اور ماجوج یکدم مین
کرو رستے لوگونکو پاک کر دین
الٰہی وقت اونکا جلد آوے
دکھا دے نور عیسیٰ کا الٰہی
الٰہی برکتین پیغمبرون کی
محمد کا ہمین ساغر پلادے
محمد کی رہین سایہ مین محفوظ
الٰہی شربت کوثر عطا کر
طفیل خاص اصحاب محمدؐ

عدو دیوین۔ ہمین ابتی الکرم
زمین پر ہو گئی جور و ستم کی
اونہین کا راستا سب تنگ ہین یا
کہ سب جالیونکا خون وہ پیلین
نمک کیطرح سب پانی مین پگھلین
تو سب یاجوج اور ماجوج جا بلین
مرین اور سب مٹین وہ رنج ہو بخیر
محمد کا دلونمین نور بھر دین
ہمین اب نور عیسیٰ کا دکھا دے
محمد دیکھیگی خبرین سب اونکی
ہماری دین کے سب ورد اونکے
محمد یونکا خاک پا بنا دے
شریعت مین ہین ہم انکی محفوظ
محمد کی محبت مین فنا کر
طفیل جملہ احباب محمدؐ

بہت ایمان والون پہ سے ترغنا
الٰہی مہدیؑ ہی عادل آوین
ہر اک سو ڈھونڈتی پھرتے ہین دجال
زمین پر آسمان سے اب اوتر آئین
دم عیسیٰ کی گرمی سے پگھل جائین
دعا عیسیٰ کی یارب تجھسے مانگین
محمد یون کو دین عیسیٰ طہارت
ہم اونکی سامنی نکلین چھپائین
ہوی آخر مین ہم امت کے پیدا
محمد اول اور آخر مین عیسیٰ
ہمین فضل اور کرم سی کر عنایت
محمد سے نہو ہمکو جدائی
محمد کے ہین قول اور فعل جتنی
الٰہی تیرا جنت مین ہو دیدار
الٰہی جو دعا مین ہم نے مانگین

جگر ہمیشہ سے ہو اور اب غم گھٹتا
نشان سب ظلمونکا وہ مٹاوین
ہوا جاتا ہے اب اسلام پامال
اور ایسا زور دجالونکو دکھلائین
شیاطین آگ مین وہ خلق جل جائین
ہم اونکی ساتھ سب آمین بولین
محمد دیکھینگی اونکی بشارت
قدم چومین اونکے انکھونسی لگائین
محمد کا نور پاک دیکھا
طفیل اونکے ہمین یارب بچانا
تیری رحمت ہے یارب بے نہایت
جدا ہونسی ہمین ہی اب بچالی
عمل سب کرین ہم صدق دلسے
طفیل احمد و اولاد طہا
کرم سی تجھسے ہو قبول آمین

یا اللہ تو اکیلا ہے تیرا دوسرا کوئی نہین ہے تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا سبکو تو نے بنایا سب تیرے بندے اور غلام ہین تیرے سوا کسیکو ایک ذرہ بھر بھی اختیار نہین حضرت محمد تیرے بندے اور تیرے پیغام پہونچانیوالے ہین تو نے جبریل فرشتے کی زبانی اونکے پاس قرآن بھیجا اونھون نے تیرے حکم سے آدمیون کو اور جنون کو قرآن سنایا تیرا پیغام پہونچایا سارے جہان کے سب لوگون کو تیرے عذاب سے ڈرایا جو لوگ اونپر اور قرآن پر ایمان لائے اونکو باغ بہشت کی نعمتونکا اور تیرے دیدار کا وعدہ سنایا اونکے دلونکو پاک کر کے تیرے عشق اور محبت مین سرشار کیا تیری راہ مین جان دینے پر طیار کیا جو لوگ بتون اور پتھرون کو اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے اونکو بتون کے پھندے سے چھڑا کر اکیلے اللہ کا پوجنا

سکہلایا بتون اور تبخانون کو توڑوایا نصارے جو اللہ کا ساجھی حضرت عیسے اور مریم کو اور بعضی
روح القدس کو ٹہراتے تھے اونکو اس کھلے شرک سے پاک کرکے اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسیٰ
اور حضرت مریم اور روح القدس کا بندہ ہونا دل کی آنکھونسی سجہایا یہودی جو حضرت موسی کو اور
توراۃ کو مانتے تھے مگر حضرت عیسی اور مریم کے دشمن تھے اونکو اس دشمنی سے چھڑاکر حضرت عیسیٰ کا اور
حضرت مریم کا اور سب پیغمبرونکا عاشق بنایا یا اللہ اوس رسول پاک پر لاکھون درود اور رحمتین
نازل فرما اور اونکی اولاد پاک پر رحمتونکا مینھہ برسا یا اللہ حضرت عیسی بہی تیرے بندے اور تیرے
پیغام پہونچانیوالے ہین تو نے اُنکو انجیل دی اونہون نے تیرے حکم سے اسرائیلیونکو انجیل
سُنای اور ہمیشہ کی زندگی کی راہ دکھلائی حضرت داؤد بہی تیرے بندے اور تیرے نبی ہین تو نے
اونکو زبور دی اونہون نے اسرائیلیون کو زبور سُنای تیرے عشق و محبت کی چاشنی چکھائی
حضرت موسی بہی تیرے بندے اور تیرے پیغام پہونچانیوالے ہین تو نے تختون پر اپنے ہاتھ سی سطرحکی
نصیحتین لکھکر اونکو دین اور ایسی توراۃ اونپر اوتاری جسمین کافرونکی قتل کی تدبیرین بتائین بتونکو
توڑ اتبخانون کو توڑوایا ایمان کا نور ہر طرف پہیلایا یا اللہ جو جو کلام اپنا تو نے ہمارے پیغامبر
برحق محمد صلے اللہ علیہ و الہ وسلم پر اوتارا اور جو جو کلام اپنا تو نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق
اور یعقوب پر اوتارا اور جو کلام اپنا تو نے موسی اور عیسیٰ کو اور سب نبیون کو دیا ہم اوس سب پر
ایمان لائے ہم نبیون کو آپسمین جدا نہین سمجھتے ہم تیرے تابعدار ہین یا اللہ یہہ ایمان ہمکو تو ہی نے
دیا ہی تو اپنے فضل سے ہم سب محمدیون کو اس محمدی ایمان پر ثابت رکھہ اور اپنے سب نبیون اور
پیغامبرونکی محبت اور تعظیم او سادب اور اپنی سب کتابون کا ادب اور تعظیم اور محبت ہماری دلونمین
قائم رکھہ یا اللہ ہم تیرے فرشتون پر بہی ایمان لائے تو نے اونکو نور سے بنایا ہی وہ سب تیرے
خاص بندے ہین تیرے حکم کے تابعدار ہین تیرے حکم سے کام کرتے ہین جب تیری مرضی پاتی ہین
جب کیسیکی سفارش کرتے ہین تیری ہیبت سی ڈرتے ہین یا اللہ ہم قیامت پر بہی ایمان لائے
تو نے قرآن اور انجیل مین خبر دی ہی کہ تو سب آدمیون کو اور جنون کو اوسدن زندہ کریگا روح کو
بدن مین ڈالدیگا قبرون سے اوٹھا کھڑا کریگا سب سے حساب لیگا ایمان والون کو باغ بہشت مین
اور منکرونکو دوزخ کی آگ مین رکھیگا یا اللہ تقدیر پر بہی ہم ایمان لائے جسکے مقدر مین جو تو نے

ٹھہرا دیا ویسا ہی تونے اوسکو بنا دیا کسیکو تونے بہشت کے لیے بنایا کسی کو آگ کے لیے بنایا
کسی کو ایمان دیا اور نیک کامون مین مشغول کر دیا کسی کے دل کو سخت کیا اور اپنی یاد سے غافل کر دیا
تیرا کوئی کام حکمت سے خالی نہین تیری حکمتون کو تیرے سوا کون جانتا ہے تیرا دوسرا کون ہے جو تجھ سے پوچھے
کہ تونے یہ کیون کیا یا اللہ محمدی ایمان پر ہمکو قائم رکھ اور اپنے سب بندون کو ایمان دے آمین
بعد اسکے کہتا ہے بندہ گنہگار اللہ کی رحمت کا اور اللہ کے حکم سے اوسکے محبوب خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت کا امیدوار **عبد العزیز** بن غلام احمد بن جمال الدین اللہ اون سبکے گناہونکو
معاف کرے اور اپنی رحمت مین غرق رکھے کہ اس زمانہ مین ایمان کے دشمنون نے بہت سر اوٹھایا ہے
طرح طرح کا کفر پھیلایا ہے اودہر پادریون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف کی آیتون پر
بے تحاشا زبان کھولی ہے وہ وہ کفر بکے ہین جسکے دیکھنے سے ایمان والونکا کلیجہ منہہ کو آیا اودہر اوسکی
جواب مین جھوٹے مسلمانون نے حضرت عیسی اور حضرت موسی سے اور توراۃ اور انجیل سے
بے ادبیان کرکے کلمے کفر کے بک بک کے ایمان والونکا دل جلایا ہے اودہر نیچرون نے جھوٹھ موٹھ
اپنا نام مسلمان رکھکر فرشتون کا اور پیغامبرونکے معجزونکا اور قیامت مین دوبارہ سبکے زندہ
ہونے کا اور حساب اور ثواب اور عذاب اور بہشت اور دوزخکا انکار ہر طرف پھیلایا ہے
ہزارون آدمیون کو بے ایمان بنایا ہے اور یہ وہ لوگ جابجا پھیلے ہین جو ظاہر مین پیغامبرون اور فرشتونکو
مانتے ہین مگر وہ ایمانکی جڑ جسکے مضبوط کرنیکے لیے ایک لاکھہ کئی ہزار نبی اللہ نے بھیجے اوس جڑ کے
کھودنے مین دن رات مشغول ہین کہتے ہین کہ پیغامبرونکو اور اولیاؤنکو اللہ کا بندہ یہ سمجھکر مت کہو
کہ وہ اللہ کے غلام اور مملوک ہین بلکہ بندہ کے یہ معنی سمجھو وہ اللہ کے تابعدار ہین مگر اللہ کے
غلام نہین ہین اس عقیدہ مین ایک رسالہ چھاپ کر جابجا پھیلایا ہے ای ایمانوالو ہشیار رہو انکی فریب
مین نہ آئیو نصاری کی بات مین اور ان بے ایمانون کی بات مین کچھ فرق نہین نصاری حضرت عیسی
کو اللہ کا بیٹا کہتے ہین اور جو بیٹا سعادتمند ہوتا ہے وہ باپ کا تابعدار ہوتا ہے تو نصاری اس بات کی
منکر نہین کہ حضرت عیسی اللہ کے تابعدار ہین مگر اونکو اللہ کا غلام اور مملوک نہین سمجھتے یہ لوگ بھی فقط
تابعداری کا اقرار کرتے ہین اور غلام اور مملوک اللہ کا اونکو نہین جانتے بعضے یون دلیل لاتے ہین
کہ چاند کو دو ٹکری کر دینا اور تھوڑی دیر مین ساتون اسمانون تک پہونچنا بندہ کا کام نہین ہم جناب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بندہ کیونکر کہین یہی بات نصاری بہی کہتے ہین کہ مردہ کا جلانا بندہ کا کام
نہین ہم حضرت عیسیٰ کو بندہ کیونکر کہین ہای یہ دونو فرقے اتنا ہی نہین سمجہتے کہ اللہ جتنی طاقت چاہے اپنے
بندی کو دی اور جو کام چاہے اوسکے ہاتہہ سے لے وہ خدا کیونکر ہو گیا جب اوسکی سب طاقتین
اللہ ہی نے دی ہین اور اللہ کے بن حکم کوئی کام نہین کرسکتا ہے اللہ کی بندگی اور غلامی سے
کیونکر باہر ہو سکتا ہے یہہ لوگ کہتی ہین کہ اللہ کے حکم کی حاجت پیغمبرون اور اولیاؤنکو نہین ہے
اللہ الگ بیٹہا رہتا ہے وہ جو چاہتی ہین کرتی ہین جو کوئی کہتا ہے کہ اونکی شفاعت اور معجزی اور
کرامات ظہور مین آتی ہین جب اللہ کا اذن ہوتا ہے تو یہ لوگ اللہ کے اذن کا نام سنکر بہت گہبراتی
ہین اور کہنے والیکا گلا دباتے ہین نصاری کیطرح صریح کہلا ہوا شرک انہون نے پہیلا رکہا ہے اونکے
مقابلی مین وہ لوگ پہیلی ہین جو اللہ کی عظمت اور جلال کے پردہ مین پیغمبرون کے حق مین کلمی بے ادبی
اور حقارت کے بولتی ہین اور پیغمبرونکی تعظیم اور ادب کو شرک اور کفر ٹہراتے ہین جب بہت سی اٹپٹی لوگ
یون بگڑے اب جاہلونکا کچہہ حال نہ پوچہو وہ تو غفلت مین سرشار ہین جس مرد اور عورت سی پوچہو
کہ قرآن کیا چیز ہے اتنا تو اقرار کرتے ہین کہ اللہ کا کلام ہے اللہ نے بہیجا ہے جب کہو کہ یہ کلام اللہ نے
کسکے پاس بہیجا تو کہتی ہین یہ بات ہمکو کسی نے نہین بتلائی بہلا بن بتائی ہم کیونکر جان لیتے ایمانکی تعلیم
لوگون نے جا بجا چہوڑدی ہزارون آدمی ایمان کو بہول گئے یا اللہ امت محمدی پر رحم کر آمین اس
زمانہ مین ہم محمدیون پر بہت بڑا فرض اللہ کا یہ ہے کہ اپنے ایمان کی بچانے کی تدبیرین کرین اور اللہ سے
ہمیشہ ایمان مانگا کرین یا اللہ ہماری ایمان کو قائم رکہیو اور ایمانکی دشمنو نسی ہمکو بچائیو آمین ای ایمانوالو
اللہ نے پیغمبرون کو اونکی سچائی ظاہر کرنے کے لیے بڑی بڑی نشانیان دین ہین حضرت موسی کو
یہ نشانی دی کہ اللہ کے حکم سے اونہون نے فرعون بادشاہ کے سامنی اور اوسکی سب امیرونکی سامنی
اپنا عصا ڈالدیا وہ عصا اژدہا بن گیا اور جادوگرون نے جو رسیان اور لاٹہیان ڈالین تہین اور
وہ سب لوگون کو دوڑتی ہوئی دکہلائی دیتی تہین اون سب کو تہونکو وہ عصا اژدہا بن کر نگل گیا
اور بہی اوس عصا سی بڑی بڑی نشانیان اللہ نے دکہلائین ایمانوالون نے بڑی بڑی نعمتین پائین
حضرت عیسی کو اللہ نے یہ نشانی دی کہ اللہ کے حکم سے مردون کو زندہ کیا اور مان کی پیٹ کی اندہی کو
اور سفید داغ والی کو اور طرح طرح کے بیمارون کو اللہ کے حکم سے اچہا کیا اور دیو بہوت جو انسانوکو لگے

بدنمین گہسی بیٹہی تہے اونکو اللہ کے حکم سے گہرک جہڑک کر بہگادیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ
وسلم جو سب پیغمبرون کے سردار ہین اونکو اللہ نے بڑی بڑی نشانیان دین ہین ایک نشانی
بہت بڑی یہہ دی کہ اونہون نے اللہ سے مانگا اللہ نے اپنی قدرت سی چاندکی دو ٹکڑی
کر دیے ایک ٹکڑا چاند کا پہاڑ کی ادہر اور دوسرا ٹکڑا اودہر ہوگیا جب لوگون نے اچہی طرح
خوب دیکہہ لیا پہر اللہ نے دو نو ٹکڑون کو ملا دیا بارہا ایسا ہوا کہ تہوڑی سے کہانی مین سیکڑون
آدمیونکو اللہ کے حکم سے کہلا دیا اور تہوڑسی پانی مین سیکڑونکو اللہ کے حکم سے چہکا دیا اور اللہ نے
قرآنمین یہہ بہی فرمادیا کہ کوی پیغامبر اللہ کے بن اذن کوی نشانی نہین لاسکتا اور یہہ بہی فرمادیا کہ اب
ہم اونکو اپنی نشانیان دکہاوینگی دنیا کی کنارونمین اور اونکی جی مین تاکہ اونپر کہلجاوی کہ یہ قرآن
سچا ہو اور اللہ کا وعدہ کہ اللہ نے یون پورا کیا کہ جو جو خبرین آئندہ کی قرآنمین دی تہین اون سبکا ظہور ساری
عالم کو دکہا دیا زمین و آسمان کے اور اپنا عجائب ہر وقت اپنی قدرت سے پیغمبرون کا دکہا دیا کہ دیکہو اس
قرآن کو دیکہ پیغمبرون سی یہ نشانیان اونکو ملی ہین جو پیغمبر ہوئی تہین اور پیغمبرون اور اولیاؤنکی
پاک روحونکی برکتین اور تاثیرین جابجا لوگونکو دلون اور روح کے اندر اوسپر ہر طرف اللہ نے دکہلا
اللہ کے کلام کی لذتین اور اوسکے نام کی فرحتین یہانتک اونکی روحون نے پائین جن کامونکا اذن
اللہ نے پیغمبرون اور اولیاؤنکو اونکی زندگیمین دیا تہا اون کامونکا اذن اونکی پاک ارواحونکو بہی
دیدیا اوسکے اذن کو کون روکسکتا ہی ایک بہت بڑی نشانی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہہ دی کہ آپکو ان پڑہہ عربمین شہر مکہ مین پیدا کیا اور چالیس برس کی عمر تک ان پڑہ رکہا پہر جبرئیل
فرشتے کو بہیجکر اونکو یہہ قرآن پڑہایا اور اونکو حکم کیا کہ یہہ قرآن سبکو سناؤ اور اللہ کے حکم سب کو
پہونچاؤ اللہ نے اس قرآنمین توراۃ اور زبور اور انجیل کے اور اپنی سب کتابونکی باتین اکہٹی کردین
جب آپنے قرآن سنایا مکہ مین بہت سے بت پرستون نے بتونکو چہوڑا اور اللہ کو پہچانا اور محمد کو دین حق
دلسے مانا جب آپ مدینہ مین تشریف لای بڑی بڑی کتابون کے پڑہنے والے اوس ان پڑہ
نبی سے قرآن سنکر ایمان لاے اللہ کی رحمت کے بڑے بڑے فیض پاے اون لوگون نے گواہی دی
کہ قرآن اگلی کتابون کے موافق ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پتے اور نشان اللہ نے اگلی کتابونمین
صاف صاف تبلای ہین اللہ تعالی قرآنمین اون لوگون کی تعریف مین فرماتا ہی یجدونہ مکتوبا عندہم

فِی التَّوْرٰاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ یعنی وہ لوگ ان پڑہ نبی کی تابع ہین جسکا ذکر لکہا ہوا پاتی ہین اپنی پاس توراۃ
اور انجیل مین حضرت عیسیٰ کے وقت مین توراۃ اور زبور اور سب کتابین پڑہی جاتی تہین کیونکہ انجیل مین
سب کتابون کی باتین نہین تہین سب کتابونکے پڑہنے کی ضرورت تہی قرآن مین اللہ نے سب
کتابون کا خلاصہ کردیا اگلی کتابون کی پڑہنی کی ہمکو حاجت نرہی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور آپکی امت کو اللہ نے توراۃ اور انجیل اور زبور کے پڑہنے کا حکم نہین کیا فقط اتنا حکم قرآن مین بار بار
فرمایا کہ سب کتابونپر ایمان لاؤ دلسے یقین کرو اور زبان سے بہی سبکے سامنے اقرار کرو کہ ہم قران اور
انجیل اور توراۃ اور زبور پر اور اللہ کی سب کتابون پر ایمان لای ہین اور یہ بہی صاف فرمادیا کہ جو
لوگ کہتی ہین کہ ہم ایک پیغمبر پر ایمان لاتے ہین ایک سی منکر ہوتے ہین جو یہ کہتی ہین وہ کافر ہین
قرآن مجید ساری کتابونکا خلاصہ ہے جسنے اسکو پڑہا گویا ساری کتابین پڑہ لین اس باعث سے
اور کتابون کی پڑہنے کی بہت ضرورت نرہی یہی معنی ہین منسوخ کے اللہ نے اگلی کتابون کو منسوخ
کردیا یعنی اونکی تلاوت کو موقوف کردیا اونکے پڑہنے کی تاکید نہین کی اکثر حکم قران کی وہی
ہین جو توراۃ اور انجیل اور زبور مین ہین مگر بعضی بعضی حکم اللہ نے بدل دیئے اونٹ کا گوشت
توراۃ مین حرام تہا قرآن مین حلال کردیا شراب پہلی حرام نہین تہی قرآن مین اوسکو اللہ نے حرام کردیا
اب جو کوی پچھلی حکمونکو چہوڑکر پہلی حکمونپر چلیگا وہ کافر ہوگا اگلی زمانہ مین وہی حکم مناسب تہی وہ
اوسوقت کے لوگونکے لیے تہے اب اس زمانہ مین یہی حکم مناسب ہین جو قرآن اور حدیث مین
اللہ نے بہیجے ہین اللہ کا بندہ جسکو اللہ تہوڑی سی حکمت دیتا ہے وہ ایکدن بیمار کو کہتا ہے فاقہ
کر دوسرے دن کہتا ہے کہانا کہا اوسکی دونو حکم اپنی اپنی وقت پر ٹہیک ہین پہر اللہ کی حکمت
تو بے انتہا ہے اوسکا ہر حکم اپنے اپنے وقت پر ٹہیک ہے اوسنے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہلے حکم کیا کہ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑہو پہر آخر مین قران مین یہہ حکم بہیجا
کہ کعبہ کیطرف منہ کرکے نماز پڑہو اگر کوی پچھلی حکم کو چہوڑکر پہلی حکم پر چلیگا اور بیت المقدس
کی طرف منہ کرکے نماز پڑہیگا کافر ہو جائیگا مگر مسجد بیت المقدس کی زیارت اور تعظیم اور ادب
جیسا تہا ویسا ہی قائم رکہا فقط اوسکی طرف منہ کرکے نماز پڑہنے کا حکم اللہ نے موقوف کردیا
جب تک آپ مکہ مین رہے اللہ کا حکم تہا کہ کافرون کے ظلم پر صبر کرو جب آپ مدینہ مین تشریف لائے

اللہ نے قرآنمین حکم کیا کہ کافرون سی لڑو اور اونکو قتل کرو اللہ مالک ہے جسوقت جو چاہی حکم کرے بعضی بعضی آیتین اللہ نے قرآن مین آپ پر اوتارین پہر اون آیتونکے قرآنمین پڑہنے کا حکم موقوف کردیا قرآنمین ملا کر وہ پڑہی نہین جاتی اون آیتونمین سے ایک یہ ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما یعنی بوڑہا اور بڑہیا جب زنا کرین تو اون دونون پر پتہراو کرو یعنی پتہرون کی بوچہار کر کے اونکو قتل کرو اس آیت کا پڑہنا اللہ نے موقوف کردیا مگر عمل باقی رکھا جو مرد یا عورت بڈہا ہوتا تہا اور زنا کرتا تہا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر پتہراو کا حکم دیتے تہے مگر اس آیت کو آپ قرآنمین نہین پڑہتے تہے اسیطرح حدیثونمین بعضی حکم اللہ نے پہلے بہیجے پہر دوسرا حکم بہیجکر پہلا حکم موقوف کیا جب تک آپ مکہ مین رہے ظہر اور عصر اور عشا کی دو دو رکعت فرض تہی جب مدینہ مین تشریف لای ان تین نمازونمین دو دو رکعتین اللہ نے بڑہا دین چار رکعتین فرض کردین مگر سفر مین وہی دو رکعتین رکہین اور مغرب پہلی ہی سے تین رکعت تہی اور فجر دو رکعت تھی اور بہت کام ایسے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کئی یا اونکا حکم کیا پہر آخر مین اوس کام کو چہوڑ دیا اوسکی جگہ پر دوسرا کام کیا اور پہلے کام کو منع نہین فرمایا اس مین یہ اشارہ ہی کہ پہلی کام کو بالکل موقوف کرنا منظور نہین اگر کوی کرے اوسکو منع مت کرو کیونکہ اللہ کے رسول نے منع نہین کیا پہلی آپنے فرمایا تہا کہ جب آگ کی پکی کوی چیز کہاؤ وضو کرلو پہر آپ نے کہانا کہایا اور وضو نہین کیا اور نماز پڑہی پہلا حکم موقوف ہوا مگر بعض بعض آپ کی خادم وضو کرنے کو بہتر سمجہتی تہے پہلے آپنے فرمایا تہا کہ جب جنازہ دیکہو تو اوٹہہ کہڑے ہو آخر کو ایکبار جنازہ چلا گیا اور آپ بیٹہے رہے اور نہین اوٹہے پہلا حکم موقوف ہوا بعضی بعضی آپکے خادم سمجہتی تہے کہ اب تاکید نہی مگر اوٹہہ کہڑا ہونا بہتر ہی آپکے بہت سے خادم ایسی ایسی جگہ پر پہلی فعل پر عمل کرتے تہے اوسکو افضل اور بہتر جانتے تہے اور اگر کوئی پہلے فعل پر عمل کرتا تہا اوسکو منع نہین کرتے تہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضہ جو جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خادم تہے اونکا عمل اسطرح پر تہا کہ نماز مین شروع کیوقت ہاتہونکو اوٹہاتے تہے اور رکوع مین جاتے وقت اور رکوع سے اوٹہتے وقت ہاتہہ نہین اوٹہاتے تہے اور بسم اللہ چپکی سی پڑہتے تہے اور آمین بہی چپکی سے کہتی تہے اور عید کی نماز مین پہلی رکعت مین تین تکبیر ونکا اور دوسری رکعت مین تین تکبیر ونکا اونہون نے حکم فرمایا اور وتر کی

تین رکعتین پڑہتے تھے اور تیسری رکعت مین رکوع سے پہلے دعای قنوت پڑہتے تھے کوفہ کے
لوگون نے حضرت علی سے اور عبد اللہ بن مسعود رضہ سی دین کی تعلیم پای ہے امام ابوحنیفہ کا اور
اونکے اوستادونکا یہی قول تہا کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل یہی ہین تب تو
عبد اللہ بن مسعود رضہ نے ان فعلونکو اختیار کیا ہی مگر وہ عبد اللہ جو حضرت عمر کے بیٹے تہے وہ رکوع
مین جاتے وقت اور رکوع مین اوٹہتے وقت بہی ہاتہونکو اوٹہاتے تھے عبد اللہ بن مسعود رضہ نی کبہی
اونکو منع نہین کیا امام محمد جو امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہین انہون نے اپنی موطا مین عید کی تکبیرونکی
مقدار مین لکہا ہی کہ ابوہریرہ رضہ نے پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہین دوسری رکعت مین
پانچ تکبیرین کہین امام محمد لکہتی ہین کہ تو جسپر عمل کرے وہ اچہا ہی اور ہماری نزدیک افضل بات وہی ہے
جسکو عبد اللہ بن مسعود رضہ نے روایت کیا ہی اب اس اندہیر کیوقت مین بعضی یون سمجہتی ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فعل آخر مین چہوڑ دیا اگرچہ منع نکیا ہو وہ فعل معاذ اللہ حرام ہو گیا اور
بعضے کہتے ہین کہ یہ فعل آپ کے نہین ہین حدیث والون نے آپ پر تہمتین جوڑین ہین اور جنہون نے
بالکل ایمان چہوڑ دیا وہ کہتی ہین کہ یہ فعل آپکے ہین تو بہی معاذ اللہ ہمکو درست نہین ہی جب ہمارے
اماموں نے نکیا تو ہمکو درست نرہا ای ایمانوالو جو بات آپنی فرمائی اور جو کام آپنے کیے یا آپ کے
وقت مین ہوا اور آپ نے منع نکیا آپ کے بعد وہ حکم کسیطرح بدل نہین سکتا کیونکہ آپ کے بعد
کوی نبی نہین جسپر اللہ کا دوسرا حکم آوے اور پہلا حکم موقوف ہو جاوی اگر کوی کام ایسا ہی کہ
آپنے اوسکی تاکید نہین کی اور آپ کے بعد لوگون نے جانا کہ یہ کام اگرچہ درست ہی مگر بہت ضرور
نہین سمجہکر اوسکو نکیا اور اوسکا رواج جاتا رہا تو رواج نہونے سے وہ کام معاذ اللہ نادرست نہین
ہو گیا بلکہ جو کوی اوسکو پہر رواج دیوے اوسکے لیے یہ بشارت ہی کہ ہماری رسول پاک صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ جسنے میری سنت کو زندہ کیا اوسنی مجکو زندہ کیا اور جسنی مجکو زندہ کیا وہ میرے
ساتہہ جنت مین ہوگا یہ حدیث جامع ترمذی مین موجود ہے ہای افسوس اس مصیبت کی زمانہ مین
جس بات کا رواج نہین ہوتا اوسکو بے عقل لوگ نادرست کہتی ہین اور اوس کام کو جو کوی کرے
اوسکے جان کے دشمن ہو جاتے ہین اور طرح طرح کی حقارت اور بے ادبی کے کلمے محبوب خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے فعلونکی حق مین بولتی ہین جن اماموں کا یہ نام لیتی ہین وہ ہمیشہ اس کفر اور

بے ادبی کے مٹانے میں مشغول رہے اور بے ادبون پر اسلام کی تلوار چمکاتے رہے امام ابویوسف
جو امام ابوحنیفہ کے بڑے شاگرد تھے اونکے سامنے ایک شخص نے کہا کہ جناب پیغامبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو کدو سے رغبت تھی دوسرا بولا کہ مجکو کدو سے رغبت نہین امام ابویوسف بولے
کہ جلاد کو بلاؤ تلوار لاو یہ شخص دین سے پہر گیا اوس شخص نے کہا مین سب کفر کی باتونسے توبہ
کرتا ہون اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ تب امام ابویوسف نے
اوسکو قتل نہین کیا اسوقت کی بے ادبیان اگر امام دیکہتے تو کیا کرتے اب تو آمین کی آواز
خصے کی آگ اسقدر بہڑکتی ہے کہ کہیر یونمین تالش ہوتی ہے جا بجا کلمی کفر کے لوگ بکتے ہین اوسکی
تالش کوئی نہین کرتا یا اللہ جسطرح اپنے رسول پاک کی ہر ہر قول اور ہر ہر فعل کی تعظیم ہمارے
اماموںکے دلونمین تونے ڈالی اونکی طفیل سے ہماری دل مین بہی آپکے ہر ہر قول اور فعل کی
محبت اور تعظیم بہر دے اور بے ادبی کرنیوالون کو توبہ اور ایمان عنایت فرما آمین امام مالک سے
ایک بادشاہ نے کہا کہ آپ میری ساتہہ چلئی میرا ارادہ ہے کہ اپنے تمام ملک مین حکم کرون کہ
آپ ہی کی کتاب پر لوگ عمل کرین امام مالک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ چہوڑکر
کہان جاؤن اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کے لوگ آپ کی بعد جدا جدا شہر ونمین
جارہے تو ہر شہر مین وہ علم ہے جو دوسرے شہر مین نہین ہے یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ سب موطا ہی پر
عمل کرین اوس زمانہ مین سب حدیثین ایک جگہ اکہٹی نہین تہین شہرون شہرون جدا جدا
تہین جہان حدیثین نہین ملتی تہین وہان مجتہد لوگ اپنی عقل سے کچہہ بات فرماتی تھے جب حدیث
ملجاتی تہی اپنی قیاسی بات چہوڑ دیتے تھے اسی لیے ہمارے امام ابوحنیفہ نے بہی فرمایا ہے
کہ جب تمکو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملجاوی میرا قول چہوڑ دیجیو امام کے بعد امام
ابویوسف اور امام محمد کو بہت حدیثین ملین اونپر عمل کیا اور قول اوستاد کا چہوڑ دیا دوسری صدی
یون گذری پہر تیسری صدی مین بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے تمام شہرونمین
پہرکر سب حدیثین ایک جگہ اکہٹی کین اور بڑی بڑی محنتین اوٹہائین اور چوتہی صدی مین
ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے اور پانچوین صدی مین امام بیہقی نے بڑی تلاش سے بہت حدیثین
اکہٹی کین یہ رسم شہرون شہرون پہرکر حدیثین اکہٹی کرنیکی امام احمد بن حنبل سے نکلی ان لوگون نے

بہت حدیثین پائین جو دوسری صدی والون نے نہین پائی نہین جو لوگ ان کتابونمین
مشغول رہتے ہین اونکو بہت بہید دین کے کہلتے ہین اور جو ان کتابون سے غافل ہین
یا اون لوگون کی تحقیق کو معتبر نہین جانتے اونکا وہی حال ہے جو جناب شیخ محی الدین بن عربی
رحمہ اللہ علیہ نے فتوحات مین لکہا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ لوگ اچھی طرح رہینگے
جب علم کو حدیث کے ساتھ طلب کرینگے پہر جب علم کو بغیر حدیث کے طلب کرینگے اوس وقت
بگڑ جائینگے سبحان اللہ امام کے دل پر اللہ نے آخری زمانہ کی اس مصیبت کا حال کہولدیا تہا
ای ایمانوالو جن حکمون کو اللہ نے منسوخ کردیا یا اپنے جس کلام کی تلاوت موقوف کردی اوسکی تعظیم کو ہرگز
موقوف نہین کیا قرآن شریف کی وہ آیتین جنکا حکم موقوف کردیا یا وہ آیتین جنکی تلاوت موقوف
کردی اون آیتون کی تعظیم جیسی تہی ویسی ہی ہے اسیطرح توراۃ اور زبور اور انجیل کے اور اللہ کے
سب کتابونکی تعظیم جیسی تہی ویسی ہی ہے ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار یہودیون کے مدرسہ
مین تشریف لیگئے اونکے قائل کرنے کے لیے توراۃ منگوائی جب توراۃ آئی جس مسند پر آپ بیٹھے تہے
اوسکو الگ کردیا اور توراۃ کو اوسپر رکہا اور فرمایا مین ایمان لایا تجہپر اور اوسپر جسنے تجکو اوتارا یہ حدیث
سنن ابوداؤد مین موجود ہے اگرچہ ان کتابونمین یہودیون اور نصرانیون نے کہین کہین گہٹایا بڑہایا
تہا مگر اصل کی تعظیم اللہ نے باقی رکہی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے توراۃ کی تعظیم کی ہائی
افسوس ملک ہند کے کٹھ ملا جا بجا لوگون کو بہکاتے ہین اور منسوخ کے یہ معنی تبلاتے ہین کہ یہ کتابین
معاذ اللہ رد ہوگئین ردی ہوگئین پہاڑ کر پہینک دینے کے قابل ہوگئین یا اللہ اپنے فضل و کرم سے
محمدی دین کو ملک ہند مین پہر پہیلادے آمین ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اول ان کتابون
کے دیکھنے اور پڑہنے سے منع فرمایا تہا کہ ایسا نہو یہود اور نصاری اونکا مطلب سمجہا کر ایمانوالونکو
بہکادین پہر آخر مین آپنے اذن دیا اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کا احوال بیان کرو کچہ حرج نہین حضرت
عبداللہ جو عمرو بن عاص کے بیٹے تہے اونہون نے آپ کے اذن سے توراۃ پڑہی اور
اصحابون کے شاگردونمین وہب ابن منبہ ان کتابون کے بڑے جاننے والے تہے ان کتابونکی
باتین اونکی زبانی حدیث والون نے بہت لکہی ہین ابن قتیبہ بہت بڑے عالم تہے وہ بہی توراۃ
اور انجیل سے خوب واقف تہے ابن خلکان نے لکہا ہے کہ کمال الدین موسی ابن یونس بن

بن محمد شافعی جو چھٹی صدی مین تھے اور حنفیو نکے جامع کبیر کے مسئلے مشکل اچھی طرح حل کر دیتے تھے
اور تفسیر اور حدیث مین بہی خوب دخل رکھتے تھے اور بہت بڑے عالم تھے اونسے یہودی
اور نصرانی توراۃ اور انجیل پڑہا کرتے تھے اور وہ اون کتابونکا ایسا مطلب بیان کرتے تھے کہ یہود اور
نصاری اقرار کرتے تھے کہ ہمکو ایسا اور کوئی شخص نہین ملتا جو اونکی طرحسی ان کتابون کا
ایسا صاف صاف مطلب بیان کرے ابن خلکان لکہتے ہین کہ مین نے اونکو موصل مین ۶۲۶ھ
مین دیکھا ہی اور کئی بار اونکے پاس گیا ہون مولانا عبد الرحمن جامی رح نفحات الانس ہین
لکہتے ہین کہ ابوبکر وراق جو بڑی بزرگ مین ہین اور امام ابو عیسی ترمذی کے ماموں ہین انہوں نے
توراۃ اور انجیل اور زبور اور آسمانی کتابین پڑہی تہین مولانا عبد الرحمن چشتی رح مراۃ الاسرار
مین لکہتے ہین کہ میر سید جعفر مکی جو حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رحمہ اللہ کے خاص مرید اور
جانشین ہین بہت سے اولیاؤنکو اونہون نے دیکھا اور توراۃ اور انجیل اور زبور اور قرآن
اور بہت سے صحیفے اونہون نے پڑہے تھے امام محمد جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہین سیر کبیر مین
جہاد کے بیانمین لکہتے ہین کہ مسلمانون کو جب کافرونکا مال لوٹ مین ملجاوی اور اوسمین کوئی
کتاب ہو اور معلوم نہو کہ اسمین جو لکہا ہی توراۃ ہی یا انجیل ہے یا زبور ہے یا کفر ہی تو اوسکو کافرونکے
ہاتہہ بیچنا نچاہیے ایسا نہو کہ وہ اوسکی باعث سے گمراہ ہون اور یہ شخص اونکے کفر پر ارجانی کا
سبب ہوجاوی اور کسی مسلمان کے ہاتہہ نہ بیچی ایسا نہو کہ وہ مسلمان اوسکو کافرون کے ہاتہہ
بیچے اور اوسکو آگ مین جلانا بہی نچاہیے کہ شاید اوسمین کچہہ اللہ کا ذکر ہو یا اللہ کے کلام مین سے
کوئی چیز ہو اور آگ مین جلانا بے ادبی ہی دیکہو جس صورت مین معلوم نہو کہ توراۃ اور انجیل
ہی یا کوئی کفر کی کتاب ہی یعنی اون حرفون کا کوئی پہچاننے والا نہو تو امام محمد نے بے ادبی سے
منع کیا کہ شاید اللہ کا کلام ہو اور بیچنی سے منع کیا کہ شاید کفر کی کتاب ہو افسوس اسوقت
مین لوگ توراۃ اور انجیل سے بڑی بڑی بے ادبیان کرتے ہین اور کافرون کی مذہب کے کتابین
شہرون شہرون بیچ رہے ہین پہر جانتے ہین کہ ہمارے ایمان مین ذرا بہی خلل نہین پڑا امام مالک
کے موطا مین ہی کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چہوی قران کو مگر پاک شخص
یعنی جو بے وضو ہو وہ قرآن کو نہ چہوی اور جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر غسل واجب ہوتا تہا

اوسوقت آپ غسل سی پہلے قرآن نہین پڑہاتے تہے اسی پر قیاس کرکے حنفی علماؤن نے توراۃ اور انجیل
کا بہی بے غسل پڑہنا اور بے وضو چہونا منع کر دیا مضمرات مین لکھا ہی کہ غسل کی حاجت مین
اور عورت کو حیض کی حالت مین توراۃ اور انجیل اور آسمانی کتابونکا پڑہنا مکروہ ہی درمختار
کی شرح ردالمحتار مین مولانا محمد امین شامی رحمۃ اللہ لکھتے ہین کہ عورت حیض کی حالت مین
قرآن نہ پڑہے اور قرآن کے مانند ہی توراۃ اور انجیل اور زبور اور مولانا سید احمد طحطاوی
رحمۃ اللہ علیہ درمختار کی شرح مین لکھتے ہین کہ غسل کی حاجت مین اور عورت کو حیض کے
حالت مین قرآن کا پڑہنا اور چہونا منع ہی اگرچہ قرآنکا ترجمہ فارسی مین بہی لکھا ہو یہی قول بہت
صحیح ہی بحر الرائق مین لکھا ہی کہ قرآن فارسی بولی مین لکہا ہو تب بہی غسل کی حاجت مین
اور عورت کو حیض کی حالت مین اوسکا چہونا حرام ہی اس بات پر سبکا اتفاق اور ایکا ہی اور
علماؤن نے فرمایا ہی کہ تفسیر اور فقہ اور حدیث کی کتابونکا چہونا بہی اس حالت مین مکروہ ہی
کیونکہ یہ کتابین قرآن کی آیتونسی خالی نہین اور قرآن کے مانند ہی جسقدر بدلا نہین گیا توراۃ
اور انجیل اور زبور مین سے مولانا سید احمد طحطاوی رح دوسری جگہ یون لکھتے ہین کہ غسل کی
حاجت مین اور عورت کو حیض کی حالت مین توراۃ اور انجیل اور زبور کا پڑہنا مکروہ ہے
کیونکہ سب کلام اللہ کا ہی اور جس جگہ بدلا ہوا ہی وہ جگہ معین نہین ہی **فائدہ** یعنی معلوم نہین
کہ کس جگہ بدلا ہوا ہی تو سب کا ادب کرنا چاہیے ہان جس جگہ صاف معلوم ہو جاوی کہ یہود
اور نصاری کا جعل ہی کوی کفر کی بات ہی اوسکو کسی وقت پڑہنا نچاہیے اوسکا یہان ذکر نہین پھر
لکھتے ہین کہ عینی نے مجمع کی شرح مین یقین کرکے لکھا ہی کہ اس حالت مین ان کتابونکا پڑہنا حرام ہی
اور ذخیرہ مین لکھا ہی کہ ان کتابون کو بے وضو چہونا نچاہیے ای ایمان والو اگلی حنفیون کا یہ کلام
ہی جو تمنے سنا مولانا محمود عینی حنفیون مین بڑے تحقیق والون مین سے ہین جنہون نے صحیح بخاری کی اور
ہدایہ کی شرح لکھی ہی ہای افسوس ہماری وقت مین جو حنفی کہلاتے ہین اونمین یہ بات مشہور ہی کہ
کتابین بالکل دنیا سے اوٹھ گئین اور یہ جو اب ہین یہ دوسری کتابین ہین جھوٹھ موٹھ اونکا
نام توراۃ اور انجیل رکھ لیا ہی یہ سمجھکر ان کتابون سے بڑی بڑی بے ادبیان کرتے ہین یا اللہ
بدلے کو دی ہوئی عقلین ہم سب مسلمانون کو عنایت فرما آمین بات آتی ہی کہ ان کتابون مین بائبل بولی یا نون

بہت گھٹا و بڑہا و کیا ہی اور ترجمون مین تو اور بھی زیادہ خرابیان و الیتن ہین بہت جگہ کیا ہی
کہ ایک لفظ کے دو معنی ہین جو معنی وہان کہلے ہوسکتے تہین وہ معنی نہین لکہی اور جو معنی وہان
کسیطرح نہین بن سکتے وہ معنی لکہدے مطلب بگڑ گیا اصل عبرانی سے یہ بہید کہلتا ہی پس تحقیق
عقل والون کو چاہیے کہ ان کتابونکو دیکہین کہ انکو معلوم ہو کہ کہان اصل ہی اور کہان جعل
ہی مگر چاہیے کہ ان کتابون کو ادب سے اوٹہاوین تعظیم سے اونچی جگہ رکہین اللہ کی کتابون سے
بے ادبی کرنا بے ایمانونکا کام ہی اور جنکی عقلین پکی ہین اونکو ضرور ہی کہ ان کتابونکا مطلب خوب
طرح تحقیق کر کے پادریونکو قائل کرین پادری کہتی ہین کہ معاذ اللہ تین خدا ہین اور توراۃ اور زبور
اور انجیل مین اول سے آخر تک یہی بیان ہی کہ اللہ اکیلا ہی اوسکا دوسرا کوئی نہین اوسکی
آگے سب بے اختیار ہین ہمکو لازم ہی کہ اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسیٰ کا اور سب پیغمبرونکا بندہ ہونا
توراۃ اور انجیل سے ثابت کر کے پادریونکو دکہلاوین اور اپنی بہائیونکا ایمان تازہ کرین پادری
لوگ قرآن کی ضد کے مارے کہتی ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کسی کتاب مین نہین تو
ہمپر فرض ہی کہ توراۃ اور زبور اور صحیفون سے اور انجیل سے محمدی بشارتین جمع کر کے پادریونکا
سر نیچا کرین اونہین کا لکہا ہوا اونکو دکہلاوین اور محمدیونکا ایمان پکا کرین اسیطرح ہمکو لازم ہی
کہ قرآن اور حدیث مین جو جو تعریفین حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ کی اور سب پیغمبرونکی ہین
اوسکو بہی سب کے سامنے بیان کیا کرین اور جو جھوٹے مسلمان اللہ کے پیغمبرون کو اور اللہ کی کتابونکو
برا کہتی ہین اونکو سب کافرون سے بدتر سمجہکر اونکی سایہ سی بہاگین اور جو لوگ فرشتونکی اور
قیامت اور بہشت اور دوزخ کے منکر ہین اونکو بہی سب کافرون سے بدتر سمجہکر اونسی بہاگین
کیونکہ جو پہلے مسلمان تہی پہر کافر ہو گئے وہ سب کافرون سے بدتر ہین یا اللہ ہمارا ایمان بچائیو
آمین ای ایمانوالو حضرت موسیٰ کی توراۃ اور حضرت داود کی زبور اور حضرت اشعیا اور حضرت
ارمیا اور حضرت حزقیل اور حضرت دانیال اور حضرت زکریا کے صحیفے یہودیونکی پاس عبرانی
زبان مین موجود ہین اور نصاری کی پاس یہ کتابین بہی ہین اور انجیل بہی ہی انجیل عبرانی کی کمیاب
ہی اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین پہیلا ہوا ہی ان سب کتابونکی ترجمی پادریون نے عربی مین اور
فارسی مین اور اردو مین اور انگریزی مین چہاپی ہین اللہ تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہی سنریہم آیاتنا

فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ اب ہم دکہاوینگے اونکو اپنی نشانیان
دنیا کی کنارونمین اور اونکے جانونمین یہانتک کہ اونپر کہلجاویگا کہ یہ قرآن سچا ہی اللہ تعالی اس
آیت مین وعدہ کرتا ہی کہ قرآنکی سچی نشانیان ہر ہر ملک مین اور تمہاری جانکی اندر تمکو
دکہاوینگا اس وعدہ کی موافق ایک بڑی نشانی اللہ نے ہمکو یہہ دکہلای کہ توراۃ اور زبور اور
صحیفونکا اور انجیل کا ترجمہ پادریون سے لکہوا دیا عربی اور فارسی اور اردو اور انگریزی سے
جاننے والون کو بہی اون کتابون سے واقف کردیا پادریون کے قائل کرنیکا سامان دیدیا اس
گنہگار نے ان ترجمون کو بہت دیکہا پہر اللہ نے عبرانی سے بہی کچہہ واقف کردیا قرآن کا
معجزہ آنکہونسی دکہادیا نور ایمان کا دلمین بڑہا دیا ہر ہر کتاب مین اللہ تعالی نے نئی نئی طرحسے
آخری پیغمبر کی تعریفین کی ہین اور اونکی پتے اور نشان اور اونکی امت کی اور اونکی شریعت
کی پتے اور نشان پہلے سے نبیونکو بتلای ہین توراۃ اور زبور اور صحیفونمین بڑی بڑی بشارتین
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی موجود ہین اور حضرت عیسی کی بشارت بہی جابجا موجود ہی یہود
لوگ جو ان کتابون کے پڑہنے والے ہین اور حضرت عیسی کے اور حضرت محمد کے دشمن ہین وہ
کہتی ہین کہ جس پیغمبر کی یہ خبر ہی وہ ابہی پیدا نہین ہوئے ہم اونکی راہ دیکہہ رہے ہین نصرانی پادری
کہتی ہین کہ یہ سب خبرین حضرت عیسی کی ہین صاف آنکہونسی دیکہہ رہے ہین کہ یہ پتی حضرت عیسی
مین نہین ہین مگر جان بوجہکی حق کو چہپاتی ہین جابجا تلوار کے جہاد کی خبر موجود ہی اور حضرت عیسی نے
جہاد نہین کیا تو پادری کہتی ہین کہ حضرت عیسی کا کلام تلوار کیطرح دلون پر اثر کرتا تہا یہ اونہین کے
خبر ہے اسیطرح ہر جگہہ آسمان کا مطلب مین کہکر بیوقوفون کو بہکاتے ہین اور انجیل پاک کی محمدی
بشارتونکا بہی طرح طرحپر مطلب بدلکر بتلاتے ہین اس لیے یہ کتاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور حضرت عیسی کی بشارتونکی بیان مین لکہی جاتی ہین اور نام اسکا بشارت محمدی ہی اس کتاب مین
جابجا پادریون کی انگریزی تفسیرونسی محمدی بشارتونکا مطلب بیان کیا جاتا ہی کہ پادریونکی بی انصافی
اور ہٹ دہرمی سب پر کہلجاوی صاف صاف پتی اور نشان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اونکے امت کے موجود ہین اوسکا مطلب حضرت عیسی کیطرف اور عیسائیون کی طرف
پہیرتے ہین اور بعضی جگہہ اقرار کرتی ہین کہ یہ پتا حضرت عیسی پر مطابق نہین پڑتا پہر لکہتی ہین کہ اسکا ظہور ابہی نہین ہوا

آیندہ زمانہ مین ہوگا اور ہم محمدی علم والونمین جو لوگ عبرانی زبان سے واقف تھی اونکی کتابونکی
باتین بھی کہین کہین اس کتاب مین لکھی جائینگے اور اس کتاب مین وہ احوال اگلے پیغمبر اونکا
اور اونکی امت کا اور وہ احوال جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپکی امت کا لکھنا ضرور ہوا
جس سے ثابت ہوجاوی کہ یہ پتے اور نشان سب آپ مین اور آپکی امت مین موجود ہین اور کسی
اور پیغمبر مین اور اونکی امت مین یہ پتے اور نشان نہین ہین ان پاک کتابونمین جابجا اللہ تعالی نے
پہلے اول اول کے معاملون کی خبرین دین ہین کہ یون ہوگا اور یون ہوگا اور ایمانوالون پر یہ یہ
مصیبتین آئینگی پھر آخری زمانہ کی خوشیان سبکو سنای ہین ساری خبرین اول سے آخر تلک
اس کتاب مین لکھی جائینگے اس مین مطلب خوب کھلجاتاہی اور ایمان کا نور خوب دلمین پھیلجاتاہی
اور صاف روشن ہوجاتاہی کہ جوجو معاملی اول اول ہونیوالی تھی وہ سب ہوگئی تب جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو وہ خبرین آپ کے سوا کسی کی نہین ہوسکتین ان پاک کتابونمین
آخری پیغامبر کا اور آخری امت کا بڑا پتا یہ ہی کہ اونکے وقت مین کافرونکا زور ٹوٹ جائیگا ایماندار لے
ہر جگہ امن و امان سے رہین گے اور مسجد بیت المقدس کی اور اوس شہر کی ایسی آبادی ہوگی کہ پھر کبھی
ویرانی نہوگی اس مطلب کے کھولنے کے لیے یہ احوال لکھنا ضرور ہوا کہ حضرت موسی کے بعد داتا
بت پرستون کا ظلم خدا پرستون پر بڑہتا گیا حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کے بعد پیغمبر
اور ایماندارون پر بڑے بڑے ظلم ہوئے بہت پیغمبر شہید ہوی حضرت عیسی کے بعد بیت المقدس
کی بڑی بڑی ویرانیان رہین چھہ سو برس تک ایمانوالونکو کافرونکی ہاتھہ سی جان بچانا مشکل پڑگیا
پھر ایمانوالونکو ہر جگہ امن و امان اور مسجد بیت المقدس کی بڑی بڑی آبادیان محمدی وقت مین ہوئین
یہ احوال پادریون کی کتابون سے صاف صاف لکھا گیا یا اللہ اس کتاب کو قبول فرما اور اپنے
بندونکو اوس سے نفع پہونچا اور اونکو اپنا محمدی بنادی محمدی نور دکھلادی آمین یا اللہ یہود اور نصاریٰ
اور نیچریونکی وسوسون سے ہم سب محمدیون کو بچالے آمین آہی ایمانوالو ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے خبر دی ہی کہ آخری زمانہ مین جب دین بہت سست ہوجائیگا اللہ تعالی امام مہدی علیہ السلام کو مکہ
سے ظاہر کریگا وہ نصاری پر جہاد کرینگے اونکے وقت مین دجال جو ایمان کا بہت بڑا دشمن ہی شیاطین کی
فوجین لیکر نکلیگا اور خدای کا دعوی کریگا بہت لوگونکو بے ایمان کردیگا اللہ تعالی آسمان سی حضرت عیسے علیہ السلام کو

امت محمدی کی مدد کیلیے بھیجیگا وہ اوتر کر دجال کو اور یہودیونکو قتل کرینگے اون محمدی مسلمانون کے
بہت بڑے رتبے ہین جو حضرت امام مہدی اور حضرت علیسی کے ساتھ رہین گے ہماری پیغامبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس زمانہ کا حال بہت کچھ بیان فرمایا ہی صحیح بخاری مین ہی کہ اپ نے
فرمایا انا اولی الناس بابن مریم فی الدنیا والاخرۃ مین سب لوگونسی زیادہ نزدیک ہون مریم
کی بیٹی سے دنیا مین اور عقبی مین ابن ابی شیبہ نے اچھی سند عبد الرحمن بن جبیر تک پہونچائی کہ
جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لید رکن المسیح اقوام انھم لمثلکم اوخیر یعنی مسیح کو
پاوینگی وہ لوگ کہ وہ تمہاری برابر ہین بلکہ بہتر ہین تین بار یون فرمایا اور فرمایا لن یخزی اللہ امۃ
انا اولھا والمسیح اخرھا یعنی ہرگز رسوا نہین کریگا اللہ اوس امت کو کہ مین اوسکا اول ہون
اور مسیح اوسکا آخر ہی یا اللہ وہ زمانہ ہمکو جلد دکھلادی اور ایمان کے ساتھ دنیا سی اوٹھالے
اے ایمان والو وہ زمانہ اب بہت نزدیک ہی حضرت علیسی اور امام مہدی کے انتظار مین رہو اور
اللہ کے ذکر مین اور پیغمبرون کے ذکر مین مشغول رہو کہ اونکی ذکر کی برکت سی اللہ اسوقت کے
فتنہ اور فسادون سے بچالی اور اپنی محبت کامل اور اپنے سب پیغمبرون اور کتابونکی اور فرشتونکی
اور سب اولیاؤنکی محبت کامل عنایت فرماوی اب توراۃ شریف سی محمدی بشارتونکا بیان
ہی ـ اول حضرت اسماعیل علیہ السلام جنکی نسل مین اللہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کرنا منظور تھا
اونکے حق مین اللہ نے پہلے سے بڑی بڑی بشارتین دین ہین ـ ای محمدی بھائیو اللہ تعالی نے
توراۃ شریف مین اول احوال حضرت آدم کا پھر حضرت نوح کا پھر حضرت ابراہیم کا بیان فرمایا ہی
حضرت ابراہیم کو اللہ نے دو بیٹے دے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق حضرت اسحاق کی نسل مین
بہت پیغمبر پیدا ہوی حضرت یعقوب حضرت اسحاق کے بیٹے ہین اونکا خطاب اسرائیل ہی اونکی
نسل مین حضرت موسی اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان اور حضرت علیسی اور بہت پیغمبر پیدا ہوے
پیغمبر اور اونکی قوم کے لوگ بنی اسرائیل کہلائے یعنی بیٹے حضرت یعقوب کے اور حضرت یعقوب کی ایک
صاحبزادی کا نام یہودا ہی آخر کو اونکی نسل اور اونکے بھائیونکی نسل یہودی کہلای پھر حضرت عیسے
کی بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل کی نسل مین پیدا کیا اب جو
اسرائیلی لوگ امت محمدی مین داخل ہوی ہین وہ بنی اسرائیل کہلاتے ہین مگر یہودی نہین کہلاتے

اب یہودی اونکا نام ہے جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عیسیٰ کے دشمن ہین
چونکہ حضرت اسماعیل کی نسل مین اللہ تعالی کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا پیدا کرنا منظور تہا اس لیے
پہلے سے حضرت اسماعیل کی حق مین بڑی بڑی خوش خبریان حضرت ابراہیم کو سنائین توراۃ
شریف کے پہلے سورہ کے گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین باب کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت
ابراہیم کسدیون کے ملک مین یعنی ملک عراق مین پیدا ہوی پہر اللہ نے اونکو کنعان کی ملک
مین یعنے شام مین جانے کا حکم دیا آپ کنعان مین آی پہر ایسی عصر مین ہی پہر کنعان مین آئے وہین باب کے چودہوین
آیت مین ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اپنی آنکہہ اوٹہا اور اس جگہ سے جہان تو ہے اوتر اور دکہن
اور پورب اور پچہم دیکہہ کہ یہ تمام ملک جسے تو اب دیکہتا ہے مین تجکو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لیے دونگا
پہر پندرہوین باب مین لکہا ہے کہ اللہ کا کلام خواب مین ابراہیم پر اوترا اور فرمایا ای ابراہیم تو
مت ڈر ابراہیم نے کہا کہ تو نے مجہی فرزند نہ دیا تب وہ اوسکو باہر لیگیا اور کہا کہ اب آسمان کیطرف
نگاہ کر اور ستارونکو گن اگر تو اونکو گن سکے اور فرمایا کہ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی تب اللہ نے
فرمایا کہ مین تجکو کسد اونکی اُور سے نکال لایا کہ تجکو یہ ملک میراث مین دون پہر آگے بڑہ کر لکہا ہے
کہ اوسیدن اللہ تعالی نے ابراہیم سے عہد کر کے فرمایا کہ مین تیری اولاد کو یہ ملک دونگا مصر کی
ندی سے لیکے بڑی ندی تک جو فرات کی ندی ہے قینی اور قنیزی اور حتی اور فرزی اور رفائی
اور اموری اور کنعانی اور جرجاسی اور یبوسی بہی پہر سولہوین باب مین لکہا ہے کہ ابراہیم کی
بیوی سارہ سے پہلے اولاد نہوی اور اوسکی ایک مصری لونڈی تہی جسکا نام ہاجرہ تہا سارہ
نے ابراہیم سے کہا کہ دیکہہ اللہ نے مجہے جننے سے روکا اب میری لونڈی پاس جا شاید میرا گہر
اوس سے آباد ہووے اور ابراہیم نے سارہ کی بات سنی ابراہیم کی جورو سارہ نے بعد اسکے
کہ ابراہیم نے کنعان کی زمین مین دس برس بود و باش کی مصری ہاجرہ اپنی لونڈی کو لیا اور
اپنی شوہر ابراہیم کو دیا کہ اوسکی جورو ہووی تب وہ ہاجرہ کی پاس گیا وہ پیٹ سی ہوی اور جب
اوسنے اپنے تئین حاملہ دیکہا تو اپنی بیوی کو اپنی نزدیک حقیر جانا تب سارہ نی ابراہیم سی کہا کہ
کہ مین تجہسی داد چاہتی ہون کہ مین نے اپنی لونڈی تجکو دی اب جو اوسنی اپنے تئین حاملہ دیکہا
تو مجہی اپنی نظر وین مین حقیر جانا میرے اور تیرے بیچ مین اللہ انصاف کرے تب ابراہیم نے سارہ

کہا کہ دیکھہ تیری لونڈی تیرے بس مین ہی جو تجھی اچھا لگی تو اوس سے کر تب سارہ نی اوسپر سختی کی اور وہ اوسکی پاس سے
بہاگ گئی اور اللہ کی فرشتی نی بیابان مین ایک چشمہ کی نزدیک جو سور کی راہ مین ہی اوسی پایا اور کہا کہ ای سارہ
کی لونڈی ہاجرہ تو کہان سی آتی ہی اور کدہر جائیگی وہ بولی کہ مین اپنی بیوی سارہ کی گہر سی بہاگی ہون اللہ کے
فرشتی نے اوس سے کہا کہ تو اپنی بیوی کی پاس پہر جا اور اوسکی آگی سرنگون رہ پہر اللہ کی فرشتی نی اوس سی کہا یعنی
اسی طرح سی ادا کہ مین تیری نسل بہت بڑہاونگا ایسا کہ وہ کثرت سے شمار مین آویگی بعد اسکی اللہ کی فرشتی نی اوس سے
کہا کہ دیکہہ تو حاملہ ہی اور تو ایک بیٹا جنی گی اوسکا نام اسماعیل کہنا کیونکہ اللہ نی تیرا دکھہ سنا ای امت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم دیکہو اللہ نے حضرت ابراہیم کو پہر حضرت اسماعیل کی مان کو پہلی سی بشارت دی اور وعدہ کیا کہ
مین تیری نسل کو بہت بڑہاونگا پہر فرشتی نی یون بشارت دی کہ اللہ نی تیرا دکھہ سنا اسکا نام اسماعیل کہنا
اسکا یہ مطلب کہ عبرانی بولی مین یشمع کے معنی سنتا ہی اور ایل نام اللہ کا ہی اصل عبرانی مین یہ نام یون ہی یشمعئیل
یعنی سنا اللہ نے اور توراۃ مین یون لکھا ہی یشماعیل میم کے بعد الف ہو گیا اور عین کے بعد ہمزہ اور یے جاتی رہی پہر
عربی مین اسماعیل ہو گیا یی کے بدلے الف اور بڑی شین کی بدلی چھوٹا سین پہر عین کے بعد یی بڑہ گئی قران مجید مین
اسماعیل کا لفظ ہی کیونکہ قرآن عربی بولی مین ہی **فائدہ** ملا سید علی طہرانی نی جو کتاب اقامۃ الشہود یہودیونکی رد مین
سن بارہ سو بانوی ۱۲۹۲ مین طہران مین چہپوائی ہی اوسکے آخر مین لکہتی ہین کہ ان آیتون مین یہ دلیل ہی کہ وہ وعدہ جو
اللہ نے حضرت ابراہیم سی اوسوقت کیا تہا جب حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ہاجر کی پیٹ مین نہین آئی تہی کہ مین
تیری نسل بڑہاونگا یہ وہی بشارت ہی جو خود فرشتی نے حضرت ہاجر کو دی جب حضرت اسماعیل اونکی شکم مین آ ہی اسکا قرینہ یہ ہے
کہ دونو بشارتونکا مطلب موافق ہی کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سی اللہ نے جو بات فرمائی ہی بات اللہ کی حکم سی فرشتی نی حضرت
ہاجر سی فرمائی کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑہاونگا کہ وہ کثرت سے شمار مین آویگی دوسری دلیل یہ ہی کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے
اولاد شمار سی باہر نہین تہی بارہا شمار مین آئی ہین پہلی بار جب حضرت اسحاق کی بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام مصر مین داخل ہوے
دوسری بار جب مصر سی نکلی تب بہی اونکا شمار کیا گیا تیسری بار جب بیت المقدس مین داخل ہوی اور وہان اونکا قبضہ ہوا چوتھی بار جب
بابل مین قید ہو گئی پانچوین بار جب اس قید سی چہوٹے اور دوبارہ بیت المقدس مین داخل ہوے ان سب مقامونمین سرائیلی لوگ شمار کیی گئی بلکہ
یہی دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ تعالی نی جو وعدہ فرمایا تہا وہ وعدہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے تہا کہ اوسوقت سے اسوقت تک کسی
مقام مین شمار مین نہین آئی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سی اور اونکی آل پاک کی برکت سے وہ شمار سی باہر ہین ملا سید علی
لکہتی ہین کہ یہ کتاب عبرانی مین تہی اوسکے ملا محمد رضا طہرانی نی یہودیونکی رد مین لکہا تہا اوسکا نام منقول رضائی کہا تہا مینی اسسے ترجمہ کیا

ملا سید علی لکھتے ہین کہ یہ نام یعنی منقول رضای جو اونہون نے رکہا تہا اوسمین تاریخ اونکے مسلمان ہونیکی
نکلتی ہے کہ وہ سن بارہ سو سینتیس ۱۲۳۷ مین مسلمان ہوے ہین اور مین نے اسکا نام کہا اقامۃ الشہود فی رد الیہود
اور مین نے کچہہ تاریخ کا خیال نہین کیا پہر اپنے دوستونکے ساتہہ جو عدد گو گنا تو وہی تاریخ اسمین بہی نکلتی
ہی ملا محمد رضائی اوس کتاب مین یہودی ملاؤنکو خوب فضیحت کیا ہی کہ دیکہو اللہ کے کلام کا مطلب
کس بیحیائی سے ادہر سی ودہر پہیرتے ہین اوس کتاب مین اونہون نے حضرت عیسی کی اور حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت بشارتین ان پاک کتابون سے بیان فرمائی ہین اقامۃ الشہود کے
آخر مین ملا محمد رضا کے یہ شعر خوب لکہی ہین ~ از منزل عدم بوجود آشنا شدم ٭ در امت
کلیم خدا پیشوا شدم ٭ در صحف کلیم و در احکام انبیا ٭ دیدم محمد است محمد رضا شدم ٭ رفتم ازین
جہان بہ بر دوست شادمان ٭ از بہر آنکہ طالب دین خدا شدم ٭ یعنی مین نیستی سے ہستی مین آیا حضرت
موسی کی امت مین پیشوا ہوا حضرت موسی کی کتاب مین اور نبیون کے حکمون مین مین نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا ذکر دیکہا تب مین محمد رضا ہوا مین اس جہان سے اللہ کے ساتہہ خوشی سے جاؤنگا
کیونکہ مین اللہ کے دین کا طالب ہوا ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ لکہتے ہین کہ ملا محمد رضا اپنے
زمانہ مین سب اسرائیلی ملاؤن سی زیادہ علم والے تہے اور سب آسمانی کتابون سے بلکہ اسرائیلی
علماؤنکی جمع کی ہوی کتابونسی خوب طرح واقف تہے اونہون نے اپنے باپ دادا کی دین سے
ہاتہہ اوٹہایا اور محمدی شریعت مین داخل ہوی بلکہ اونکے مسلمان ہونے کے باعث سے
اونکے رشتہ دارون کی ایک بڑی جماعت مسلمان ہوی بلکہ ہر ہر شہر مین اور لوگ بہی مسلمان ہوے
اس کتاب مین ایک مقام پر خود ملا محمد رضا کا کلام لکہا ہی کہ اونہون نے پہلے وہ باتین یہودی ملاونکی
کتابون سے نقل کی ہین جنکی نقل نہین ہوسکتی اونکے بہت ملاؤن نے دعوی کیا ہی کہ ہمنی اللہ کو
دیکہا ہی اور طرح طرحکی کفر کی باتین یہودی ملاؤن نے اللہ کے حق مین لکہی ہین طرح طرح کے
تہمتین اللہ پر جوڑی ہین پہر ملا محمد رضا فرماتے ہین کہ ایسے عقیدون سی مین دست بردار ہوا
اور دین محکم بنیاد اسلام مینی قبول کیا اگر اللہ تعالی چاہی تو ہمکو اون لوگون مین سے شمار کرے جو جناب
خاتم الانبیا علیہ السلام پر ایمان لاے ہین اور آپ کی امتیون مین اللہ میرا حشر کرے اب یہودی نادان جو ضد
جو چاہین کہین تمام خلق پر ظاہر ہی کہ مین مال اور اسباب کیواسطے باپ دادا کے دین سی جدا نہین ہوا

بلکہ اسد پر روشن ہو کہ مین نے چھبیس اسرائیلی پیغمبرون کی خبر کی تابعداری کی ہو اور نفس کی خواہش سی کوئی کام نہین کیا بلکہ قیامت کے دن پکڑی جانے سے مین نی خوف کیا آب توراۃ شریف کے اون کلمونکا بیان ہو جو فرشتی نے حضرت اسماعیل کے حق مین کہے وہ یہ ہین وِھُوَیِھْیِہْ پِراَ آدَام اور وہ ہوگا قوی آدمی فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین اسکا ترجمہ یون کیا ہو وَھُوَ یَکُوْنُ عَیْنُ النَّاسِ اور وہ ہوگا سردار آدمیونکا ملا احمد ایرانی جو زبان عبرانی سے خوب واقف تھی اونھون نے کتاب سیف الامۃ نصاری کی رد مین فتح علی شاہ بادشاہ کیوقت مین سن بارہ سو تینتیس ۱۲۳۳ ہجری مین لکھی ہے اونھون نے اوسمین توراۃ اور زبور اور صحیفون کی آتیین اصل عبرانی مین لکھی ہین اونکا ترجمہ فارسی کیا ہو اور لکھا ہو کہ مین نے اصل کتابین جمع کین اور اونکے لغت کی معتبر کتابین جمع کین اور بہت سی یہودی ملاؤنکو معنی تحقیق کرنیکے لیے حاضر کیا سو ملا احمد لکھتی ہین کہ جرانیم نصرانی نے لاطینی بولی مین پِرَا آدام کا ترجمہ کیا ہو قوت والا آور اونکی لغت کی کتابون سے یون معلوم ہوتا ہو کہ پرا آدام کے معنی ہین جنگل کا رہنے والا جانا چاہیے کہ جنگل کا رہنے والا بھی تعریف کی بات ہو اسی سورۃ کی پچیسوین باب مین حضرت اسحاق کے بیٹے حضرت عیص کے حق مین لکھا ہو کہ عیص شکار مین ماہر اور جنگل کا رہنے والا تھا یہی مطلب یہان بھی ہو کہ اسماعیل بڑا بہادر اور دل کا قوی ہوگا جنگل مین رہیگا اور شکار کیا کریگا پادری مریک کشف الآثار مین یہی ترجمہ کر کے لکھتا ہی گبتون تاریخ لکھنی والا اقرار کرتا ہو کہ اگرچہ بعضی قومین عرب کی دوسری سلطنت کے قبضہ مین کبھی آگئے ہون لیکن سب کے سب ہرگز عاجز نہین ہوئے اور سسطرسس جو مصر کا بڑا بادشاہ تھا اور کیخسرو جو ایران کا بڑا بادشاہ تھا اور پمپئی اور ٹراجن کہ ایک بڑا سردار اور دوسرا بڑا بادشاہ رومیونکا تھا ان بادشاہونکا لشکر بھی عرب کی تمام قومون پر غلبہ نکر سکا اور اسد کا پاک کلام ظہور مین آیا کہ اگلی زمانہ مین اور اسکے زمانہ مین عرب کی آزادی ایک مثال ہوگئی اور لکھا ہو کہ حضرت اسماعیل کا حال اور اونکی اولاد کا حال بالکل برابر ہو اور اونکی زبان اور ختنی کی رسم کہ اونکے دادا حضرت ابراہیم سی اونکو پہونچی ان سب باتون سی اسد کے پاک کلام کا سچا ہونا ظاہر ہوتا ہو کہ حقیقت مین یہ لوگ حضرت اسماعیل کی اولاد ہین تفسیر ہنری اسکاٹ مین ہے کہ نیوٹن کہتا ہو کہ یہہ ایک پیشین خبر ہے واسطی اولاد اسماعیل کے یعنی عرب

کی قومین ساری اسماعیل علیہ السلام کی اولاد مین ہین اور اون لوگون نے ابراہیم علیہ السلام
کی یادگاری کی واسطے بہت تقدس کو قائم رکہا تمام زمانونمین یہانتک کہ آجتک یہہ لوگ بہت جرار
اور نامغلوب ہونیوالی قوم ہی اور تمام قومونمین امتیاز والی رہی ہین تاریخ والے جن لوگون سنے
اس ملک کے باب مین لکہا ہی وہ یون بیان کرتے ہین کہ یہ لوگ ہمیشہ اور قومونسے لڑتے رہی ہین
اور اونہون نے فارسیون کو اور رومیونکو اور یونانیونکو مغلوب کیا ہی اس حالت مین یہ لوگ
چہٹی صدی عیسوی تک ہتی چلے آئے یہانتک کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوی آپکے
بعد آپ کے نائبون کے ساتہہ ان لوگون سنے ایشیا اور افریقہ اور یورپ کے بہت بڑی حصون کو
مغلوب کرڈالا اور تہوڑے عرصہ مین اونہون نے لوگونکو بہت زیادہ مغلوب کرلیا بنسبت
رومیون کے جنہون نے سیکڑون برس تک ملکون کو اتنا مغلوب نہین کیا تہا اور جب سے یہہ سلطنت
ترکون کے ہاتہہ گئے تب سی اونہون نے کوشش کی مگر ویسی نہین عرب نے اپنی طاقت کو خود سر رکہا
اور سیکڑون برس تک ترکی عرب کے لوگون کو خراج دیتے رہے مکہ کے حج کے نام سی اور
وہ لفظ جنگلی آدمی کا اصل جنگلی گدہے کے لیے استعمال مین آتا ہی یعنی ایسا جنگلی جیسا گدہا کیونکہ ایوب
علیہ السلام کے گیارہوین باب کی بارہوین[۱۲] آیت مین خوب صاف بیان ہی اگرچہ انسان پیدایش
مین گورخر کے بچے کے مانند ہی اس جانور کی تحقیق کیواسطی ایوب علیہ السلام کے اونتالیسوین[۲۹] باب
کی پانچوین آیت دیکہو کسنی گورخر کو آزاد کرکے باہر نکالا ہی اور کسنی جنگلی گدہی کا بند ہن کہولا ہے
مین ہی نی بیابان کو اوسکا گہر ٹہرایا اور کہاری جنگل کو اوسکا مقام وہ شہر کی بہیڑ بہاڑ پر ہنستا ہی
اور ہانکنی والے کے شور شار سی بے پروا رہتا ہی کوہستان اوسکے چرنے کی جگہہ ہی اور ہرایک
ہری چیز کے تلاش مین رہتا ہی دیکہو یہ صفتین حضرت اسماعیل کے اولاد مین پائیجاتی ہین بنوتن
کہتا ہی سوای یہودیون کی اولاد اسماعیل علیہ السلام کے صرف وہی لوگ ہین جنہون نے اول سے
آخر تک اپنی تئین اور قومون سے ممیز رکہا ہی اور اللہ کی حفاظت مین ہمیشہ رہے ہین جو
بہت اچہی طرح سب کامون کو اپنے قبضہ مین رکہتا ہی مگر ظاہر مین اوسکا ہاتہہ دکہلائی نہین دیتا
اور تفسیر طامس اسکاٹ جو سن سترہ سو نوے مین شروع ہوی اور بیس برس تک پادری طامس اسکاٹ
اوسکو ٹہیک کرتا رہا ولیم نے لندن مین چہاپی ہی اوسمین لکہا ہی کہ وہ لفظ جسکے معنے جنگلی آدمی کی ہین

اوسکے ٹہیک معنی ہین گورخر اور لکہا ہی کہ اولاد اسماعیل علیہ السلام کی ہمیشہ اسرائیلیون پر
اور ادومیون پر اور تمام اولاد ابراہیم پر غالب رہی ہی پہر اوس فرشتے نے فرمایا یَادُوْ بِکُلْ۔
وِیَدْ کُلْ بُوْ یعنی ہاتہہ اوسکا سب کے ساتہہ اور ہاتہہ سب کا اوسکے ساتہہ اسکا یہہ مطلب کہ اسماعیل
کی نسل تمام اولاد آدم مین پہیل جاویگی اس خبر کا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا
فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین لکہتے ہین کہ یہ بات معلوم ہی کہ حضرت اسماعیل اور اونکی اولاد
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی دنیا کی اکثر ملکونمین اور اکثر قومونمین حکومت نہین رکہتی تہی
اور حکومت کے طور پر سب سے ملنے والے نتہے کیونکہ جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نہین پیدا
ہوے تہے تب تلک وہ لوگ جنگل مین گہیرے ہوے تہے ملک شام اور ملک عراق کی سرحد کی
اندر داخل ہونیکی اونکو مجال نہین پڑتی تہی مگر نہایت ڈرتے ہوئے جاتے تہے جب اللہ تعالی نے
حضرت اسماعیل کی نسل مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر قرآن اوتارا عرب کے
بہت لوگ اس قرآن پر ایمان لای جو منکر رہی وہ قتل ہوی آپ کے بعد آپکی نائبون نی ملک شام
اور مصر اور روم اور فارس کے کافرونپر جہاد کیا ان قومونمین بہت لوگ ایمان لای جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک اور اپکی رفیقونکی اولاد پاک تمام قومونمین اور تمام ملکونمین پہیل گئی
پورب اور پچہم پر اونکا غلبہ ہوا ہر ہر ملک کے لوگون نے اونکی تعلیم کی برکت سی دولت ایمانکی
پای حضرت اسماعیل کی نسل اور اور قومونکی نسل جو ایمان لای سب دین کے بہای ہوگئی سب
قومونکی محمدی لوگ ملک عرب کے ملک مین کعبہ کی حج کو جاتے ہین اور عرب کے لوگ اور ملکونمین
آتے ہین فرشتہ کہتا ہی وِعَلْ پِنْ کُلْ اِحَاوْ یِشْکُوْنْ اور اپنے سب بہائیونکے سامنی گہر بنا لیگا
اسمین یہ اشارہ ہی کہ سارہ بیوی سے اولاد ہوگی وہ نسل ہی بہت پہیلیگی مگر اسماعیل کسیطرح اونسے
کم نہین ہوگا یہ تسلی اس لیے دی کہ حضرت ہاجرہ یہ خیال نکرین کہ مین لونڈی ہون اس لیے
فرما دیا کہ تمہاری بیٹے اسماعیل کا بہت بڑا رتبہ ہوگا اور اوسکی نسل اپنے سب بہائیون کی برابر رہیگی
اور اونکا ملک اپنے سب بہائیون کے ملکوں کے سامنی ہوگا چنانچہ اسی سورۃ کے پچیسوین باب
مین جہان حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹونکے نام لکہی ہین وہان لکہا ہی کہ یہ اپنی قومون کے بارہ [12]
رئیس تہے اور وہ حویلہ سی شور تک جو مصر کے سامنی اوس راہ مین ہی جسمین سی آسور کو جاتی مین

بستی تھی انکا قطعہ زمین انکے سب بھائیونکی سامنی پڑا تہا اسکا یہ مطلب کہ عرب جو انکا ملک تہا کنعان کے
سامنی ہے عرب مین حضرت اسماعیل کی اولاد ہی کنعان مین حضرت اسحق کی نسل بہی پائی
مسٹر فاسٹر لکہتا ہی کہ حضرت اسماعیل کی نسل شور سی حویلاہ تک یعنی عرب مین مصر کے کنارے سے
دریای فرات کے موہانہ تک پہیل گی ملا سید علی طہرانی نے اقامۃ الشہود مین لکہا ہی کہ یہ فقرہ جو ہی
یادو بکل و یدکل بو اسمین بے کے معنے ساتہہ کے ہین اور پے کے معنے اوپر کے نہین ہین جس سے
ضد سمجہا جاوے مگر یہودی ملاؤن نے جو فارسی ترجمہ توراۃ کا فاضل خان ہمدانی سے لکہوایا تہا اوسمین
یون ترجمہ کر دیا تہا کہ وہ سبکا ضد اور سب اوسکی ضد پر ہونگے اسی طرح انہو ہماری وقت مین
بہی پادریون نے ہندی ترجمہ مین یون ہی لکہدیا کہ اوسکا ہاتہہ سبکے برخلاف ہوگا اور سب کے
ہاتہہ اوسکے برخلاف ہونگے یہود اور نصاری کو حضرت اسماعیل سے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے بڑی دشمنی ہی اس باعث سے کچہہ کا کچہہ ترجمہ کر دیتے ہین یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے اصل
عبرانی لفظین توراۃ مین دکہا دین اور صاف مطلب سمجہا دیا ملا احمد سیف الامۃ مین لکہتی ہین کہ راؤکوم
جو توراۃ شریف کا ترجمہ کرنیوالا ہی اوسنے یون ترجمہ کیا ہی کہ وہ سب پر غالب اور سب اوسکے
محتاج ہونگے معلوم ہوا کہ عبرانی محاورہ کے موافق یہ معنی بہی ہو سکتی ہین کہ اوسکا ہاتہہ سب پر ہوگا
یعنی سب پر غالب ہوگا اور سبکے ہاتہہ اوسکے ساتہہ یعنی اوسکے سب دست نگر ہونگے پہر اسی
سولہوین باب مین لکہا ہی کہ ہاجرہ بیٹا جنی اور ابراہیم نے اوسکا نام اسماعیل رکہا پہر سترہوین
باب مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سی فرمایا کہ مین تیرے اور اپنے درمیان عہد کرتا ہون
اسکے بعد یون ہی وِ اَربہ اوتخا بمؤد مؤد اور بڑہاونگا مین تجکو ساتہہ نہایت نہایت کی تب
حضرت ابراہیم سجدے مین گر پڑے پہر اللہ نے فرمایا کہ مین نے تجہی بہت قومونکا باپ ٹہرایا اسکی بعد
یون ہی وِ ہفریتی اوتخا بمؤد مؤد اور پہلدار کرونگا مین تجکو ساتہہ نہایت نہایت کی اور قومین
تجہسے پیدا ہونگی اور بادشاہ تجہسی نکلینگے اور مین اپنے اور تیرے درمیان اور تیری بعد تیرے
نسل کے درمیان انکی پشت در پشت کے لیے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہون کہ مین تیرا
اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہونگا اسکا یہ مطلب ہی کہ تیری نسل مین ہمیشہ وہ لوگ رہینگے
جو اللہ کو اپنا اکیلا مالک سمجہین گے اور فقط اوسکو پوجین گے قرآن شریف مین بہی اللہ تعالی سورہ

زخرف مین فرماتا ہی وجعلها کلمۃ باقیۃ فی عقبہ لعلہم یرجعون یعنی اللہ کو اکیلا جاننا اس
کلمہ کو اللہ نے حضرت ابراہیم کی نسل مین باقی رکہا کہ اللہ کیطرف رجوع ہون پہر ارشاد ہوتا ہی
اور مین تجکو اور تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جسمین تو پردیسی ہی دیتا ہون کہ ہمیشہ کے لیے
ملک ہو اور مین اونکا خدا ہونگا ای محمدی بہائیو یہہ وعدہ یون پورا ہوا کہ حضرت ابراہیم کی
بیٹے حضرت اسحاق کی نسل کا غلبہ ملک کنعان پر حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت تک رہا پہر اونکے
بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل کی نسل مین اللہ نے جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اوپر قرآن اوتارا اور اونکی قوم کو یعنی عرب کو جو حضرت اسماعیل کے
نسل مین سے تھے ملک کنعان کا دیا آجتک وہان محمدیون کا عمل ہی اور حضرت اسحاق کی نسل مین جو
لوگ محمدی ہین وہ بھی وہان بستے ہین اللہ نے پہر یہ وعدہ کر دیا کہ مین اونکا خدا ہونگا یعنی وہ میرے
حکم پر چلین گے میرے دین مین ہونگے تیرہ سو برس سے ملک کنعان مین محمدیون کا غلبہ ہی یہ کھلے
نشانی اسکی ہی کہ وہ سچی دین پر ہین پہر اسی باب مین ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سی فرمایا
کہ تم مین سے ہر ایک بیٹا جو نر ہو ختنہ کراوے ختنہ کا بہت بڑا بیان ہی پہر فرمایا کہ تیری جورو
سارہ تیرے لیے ایک بیٹا جنے گی تو اوسکا نام اسحاق رکہنا اور مین اوسکے ساتھ ایک عہد قائم
کرونگا جو بعد اوسکی اوسکی نسل کے ساتھ ہمیشہ تک ہوگا اسکے بعد عبرانی لفظین یہ ہین ولیشمعیل
شمعتیخا هنہ برختی اوتو وهفرتی اوتو وهربیتی اوتو بمئود مئود شنیم عاشار
نسئیم یولید ونتتیو لگوی غادول اور اسماعیل کے لیے مین نے تیری سنی ہان مین اوسکو
برکت دونگا اور مین اوسکو پہلدار کرونگا اور مین اوسکو بڑہاونگا ساتھ نہایت نہایت کے
بارہ سردار اوس سے پیدا ہونگے اور اوسکو مین بناونگا بڑی امت آئی محمدی بہائیو جس لفظ
کے معنی نہایت نہایت کے ہین وہ لفظ موذ موذ کا ہی اوسمین میم کے نیچے زیر ہی اور ہمزہ پیش
اور واو پر جزم یہ لفظ توراۃ شریف مین بہت جگہ آیا ہی اسی سورۃ کے پہلے باب مین ہی طوب
مئود یعنی اچہا ہی نہایت اور ساتوین باب مین ہے وهمایم گابرو مئود مئود پانی چڑہ گیا
نہایت نہایت اس لفظ کے سرے پر اکثر جگہ پ بے نہین ہی اگرچہ توراۃ شریف کی دوسری سورۃ
کی سرے پر مئود مئود پ بے آئی ہی کہ بنی اسرائیل قوی ہو گئی نہایت نہایت مگر اکثر جگہ

بے نہین ہے اور اس جگہ بہ کئی جگہ بے آئی ہے تو یہان ایک معنی یہہ ہین کہ اسماعیل کو نہایت نہایت بڑہا ونگا دوسرے معنے یہ بہی ہوسکتی ہین کہ اسماعیل کو بڑہاونگا مود مود کی باعث سی اسی باعث سے ہمارے محمدی علماؤن نے لکہا ہے کہ مُود مُود بہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نامونمین سے ہی ملا احمد نے سیف الامہ مین یون ترجمہ کیا ہے کہ بڑہاونگا مین اوسکو بسبب مود مود کے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث سے پہر لکہا ہے کہ عبرانی لغت کی کتاب مین یون ہے کہ مُود مُود کی معنی ہین نہایت نہایت اور بیحساب اب یہ بات سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سی یہی لفظ فرمایا کہ مین تجکو نہایت نہایت بڑہاونگا اور نہایت نہایت پہلدار کرونگا پہر یہی لفظین حضرت اسماعیل کے حق مین فرمائین اور ابہی تک حضرت اسحاق پیدا نہین ہوی تہے اس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ وعدے جو حضرت ابراہیم سے ہوئے تہے اون وعدونکا ظہور اگرچہ دونون صاحبزادونکی نسل مین ہوا مگر ظہور اون وعدونکا حضرت اسماعیل مین بہت زیادہ ہے اونکی نسل مین اون عدونکا بہت بڑا ظہور ہوا حضرت اسحاق کے حق مین یہہ لفظین نہین فرمائین اگرچہ اونسی بہی برکت کا وعدہ کیا مگر یہہ لفظین جس سے بے نہایت برکت سمجہی جاوی وہان نہین فرمائین بیشک حضرت اسماعیل کا رتبہ اللہ نے حضرت اسحاق سی بڑہا دیا جیسا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وَّلَدِ اِبْرَاهِیْمَ اِسْمَاعِیْلَ بیشک اللہ نے چن لیا ابراہیم کی اولاد مین سے اسماعیل کو یہ حدیث صحیح مسلم اور ترمذی مین موجود ہے یہہ بے نہایت برکت جسکا وعدہ اللہ نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل سے کیا اسکا ظہور یون ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سب پیغمبرون کے سردار ہین حضرت اسماعیل کی نسل مین پیدا کیا اور اونکو ملک کنعان کا دیا اور حضرت اسحاق کی نسل مین بہی جو لوگ محمدی ہوئے اونکو بہی اونکے ساتہہ شریک کیا مگر بڑا رتبہ اونہین کا رہا جو حضرت اسماعیل کی نسل مین ہین تفسیر ہنری اسکاٹ والا اس مطلب کو سمجہہ گیا ہے پہر جان بوجہکر مکرتا ہے اور لکہتا ہے کہ اس بات کا یہ مطلب نہین ہے کہ اللہ تعالی حضرت اسماعیل کو حضرت اسحاق سے زیادہ برکت دیگا اور کئی بار جو فرمایا تو حضرت ابراہیم کی تسلی کے لیے فرمایا کیونکہ حضرت اسحاق سی جب برکت کا وعدہ ہوا تو حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کے لیے بہی دعا کی کہ ایسا نہو وہ بالکل برکت سے محروم رہے سو اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کی دل کی تسلی کے لیے باربار فرمایا اور نہایت کا لفظ

بہی اونکی دل کی خوشی کے لیے فرمایا کہ اونکے دونو بیٹون کو برکت دی دیکہو یہہ پادری سمجہہ گیا ہی
کہ اس آیت کا صاف یہ مطلب ہی کہ اللہ نے حضرت اسحاق سے بہت زیادہ بے نہایت برکتین
حضرت اسماعیل کو دین ہین یہ سمجہہ کر اس صاف بات کا مطلب اور طرف پہیرتا ہی یا اللہ پادریون کو
انصاف اور ایمان کی نعمت عنایت فرما اور ان اندہون کی آنکہین کہولدی آمین یہہ جو فرمایا کہ
بارہ سردار پیدا ہونگے اوس سے اوسکا اشارہ حضرت اسماعیل کیطرف ہی اور یہ مطلب ہے کہ اونسے
بارہ۱۲ بیٹے پیدا ہونگے توراۃ شریف سے ثابت ہی کہ حضرت اسماعیل کے بارہ صاحبزادی تہی پہر فرمایا کہ
مین اوسکو بڑی امت بناؤنگا یہہ بڑی امت وہی لوگ ہین جو حضرت اسماعیل کی نسل مین اونکی
شریعت پر قائم رہے حضرت اسماعیل کی نسل مین مدت تک شریعت قائم رہی پہر آخر کو یہ لوگ
بُت پرستونکی صحبت مین بگڑ گئے اور بُت پوجنی لگے کئی سو برس بعد اللہ نے اونمین حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر قرآن اوتارا اوسوقت سی آجتک تمام عرب کی لوگ شریعت پر
قائم ہین اونکی نسل مین اللہ نے نہایت برکت دی ہی ایک پادری نے اپنے رسالہ مین لکہا ہی
کہ یہ بشارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی امت محمد کے سوا کوی بڑی امت حضرت اسماعیل کے
نسل مین نہین پیدا ہوے اس آیت کے بعد یون ارشاد ہوتا ہی اور اسحاق کے ساتہہ جسے
سارہ تیرے لیے دوسرے سال اوسیوقت معین مین جنی گی اپنا عہد قائم کرونگا ای عمانوالو
توراۃ مین اس جگہ واو ہی جسکے معنی اور ہین اس لیے ہمنی لکہا کہ اور اسحاق کے ساتہہ مگر پادریون
نے اردو ترجمہ مین اور کی جگہ پر لیکن کا لفظ لکہدیا ہی ہمارے وقت کا ایک پادری لکہتا ہی
کہ دیکہو لیکن کی لفظ سے یہ مطلب نکلتا ہی کہ وہ جو دین کا فیض ہی وہ فقط اسحاق کیواسطی ہے
اسماعیل کے لیے نہین ہی ای پادریو اللہ سی ڈرو توراۃ مین لیکن کا لفظ نہین تمنی اور کی جگہ لیکن لکہدیا
اللہ نے ہمکو توراۃ دکہلادی تمہاری چوری کہل گئی دیکہو اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل سی اور اونکی
نسل سے بہت بہت بڑی بڑی برکتونکا وعدہ کیا ہی وہ سب برکتین دین و ایمانکی ہین فقط دنیاکی
برکتون کو اللہ نہین فرماویگا کہ بہت بڑی برکتین ہین یہ بات ایمانوالونپر خوب ظاہر ہی پہر توراۃ شریف مین
لکہا ہی کہ فرشتے حضرت ابراہیم کے گہر مین آئی اور حضرت اسحاق کے پیدا ہونیکی بشارت دی ہان
پہر لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ زمین کی ساری قومین ابراہیم سے برکت پاوینگی ای ایمانوالو

پادریونکی کتابونمین جابجا اس بات کا اقرار ہی کہ حضرت ابراہیم کے وقت سی حضرت عیسیٰ کے
وقت تک سوا اولاد ابراہیم کے اور کسی قوم مین ایمان نہین پہیلا اکثر قومین بت پرستی مین پہنسی
رہین حضرت عیسے کے بعد آپ کے خاص رفیقون نے غیر قومونمین انجیل سنای اور ہر ہر قوم مین
ایمان پہیلا یا پادری کہتی ہین یہہ اس خبر کا ظہور ہوا کہ حضرت عیسی کے باپ جو حضرت اسحاق
کی نسل مین تہے اونسے ساری قومون نے برکت ایمانکی پای آہی پادریوا سکے بعد یہہ بہی دیکہو
کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حضرت ابراہیم کے بیٹے حضرت اسماعیل کی نسل مین پیدا
کیا اونکی بدولت ساری قومونمین ایمان پہیلا اس بشارت کا بڑا ظہور محمدی وقت مین ہوا پہر لکہا ہی
کہ جب حضرت اسحاق پیدا ہوی اور اونکا دودہ چہڑایا گیا تب سارہ نے دیکہا کہ مصری ہاجرہ کا
بیٹا جو وہ ابراہیم کے لیے جنی تہی ٹہٹہے مارتا ہی اوسنے ابراہیم سے کہا کہ تو اس لونڈی کو اور اوسکی
بیٹے کو نکال کیونکہ یہ لونڈی بچہ میرے بیٹے اسحاق کے ساتہہ وارث نہوگا ابراہیم کو یہ بات جو اوسکی
بیٹے کے حق مین تہی تلخ لگی تب اللہ تعالی نے ابراہیم سی کہا وہ بات اس لڑکے کی بابت اور تیری لونڈی
کی بابت تجہی تلخ نہ لگی جو باتین سارہ نے تجہسی کہین سومان کیونکہ تیری نسل اسحاق سی مشہور ہوگی اور
مین اوس لونڈی کی بیٹے سے بہی ایک قوم پیدا کرونگا کیونکہ وہ بہی تیری نسل ہی تب ابراہیم نی صبح کو
اوٹہکر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کے کندہی پر دہری اور لڑکی کو بہی اوسکے حوالی
کر کے اوسی روانہ کیا اور وہ روانہ ہوی اور بیرسبع کی بیابانمین بہٹکتی پہرتی تہی اور جب مشک کا پانی
ہوچکا تب اوسنے اوس لڑکے کو ایک جہاڑی کے نیچے ڈالدیا اور آپ اوسکے سامنی ایک تیر کے
ٹپی پر جا بیٹہی کیونکہ اوسنی کہا مین لڑکے کا مرنا نہ دیکہون سو وہ سامنی بیٹہی اور چلا چلا کے روئی
تب خدا نے اوس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان پر سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے
کہا ای ہاجرہ تجہی کیا ہوا مت ڈر کہ خدا نے اس لڑکے کی آواز کو وہین جہان وہ ہی سنا اوٹہ اور
اوس لڑکے کو اوٹہا اور ہاتہو نسی سنبہال لے کہ مین اوسکو ایک بڑی گروہ بناونگا پہر خدا نی اوسکے
آنکہین کہولین تب اوسنے پانی کا ایک کنوان دیکہا اوسنے جاکے اوس مشک کو پانی سے بہرا
اور اوس لڑکی کو پلایا سو خدا اوس لڑکے کے ساتہہ تہا کہ وہ بڑہا اور بیابان کا رہنے والا اور تیرانداز
ہوا اور وہ دشتِ فاران مین رہا اس جگہ پر توراۃ کی لفظین یہ ہین وَبِشْمَعِیل بِمِئد بَاْد یعنی زیادہ

بیابانمین پہر لکہا ہی وَیَشِیبُ بِمِدْبَرْ پَارَان اور رہا وہ فاران کے بیابانمین ای محمدی بہائیو یہہ
احوال حضرت اسماعیل کا حدیثونمین بہت پہیلا ویکی ساتہہ ہی فرشتی نے اونکے لیے زمزم کہودا
جو آجتک مکہ مین موجود ہی اب ہمکو خوب یقین ہی کہ فاران اور بیرسبع کا بیابان اوس زمانہ مین
اسی مقام کا نام تہا جہان مکہ شہر بسایا گیا پادری جان ڈیون پورٹ نے ہماری زمانہ مین حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین ایک کتاب لکہی ہی اور پادریونکو خوب قائل کیا ہی اوس
کتاب مین زمزم اور مکہ کے ذکر مین لکہا ہی کہ یہ وہی کنوان ہی جو فرشتہ نی جنگل مین حضرت ہاجرہ کو
دکہایا تہا پادری مارش مین نے سیر الاسلام مین چاہ زمزم کے ذکر مین لکہا ہی کہ یہہ چشمہ پانی کا کہ
عرب کے لوگ نہایت پاک جانتی تہے حضرت اسماعیل پیغمبر کی پیاس دفع کرنیکے واسطے ظاہر اور
جاری ہوا جب اونکی مان ہاجرہ جنگل مین بہٹک رہی تہین اور اونکو دہین لیے پہرتی تہین دیکہو ان
دونو پادریون نے اقرار کیا کہ بیرسبع اور فاران مکہ کا نام ہی ملا محمد رضا طہرانی جو یہودیون کے بڑے
عالم تہے پہر محمدی ہوی وہ اپنی کتاب مین لکہتی ہین کہ یہودی علم والون نے فاران کے پہاڑ کا ہی بیان
کیا ہی کہ وہ مکہ ہی اور فاران کا پہاڑ مکہ سی اڑہای میل کے قریب ہی اوسکے سوا اس نام کا پہاڑ تمام
جہانمین کسی نے نہین بتلایا ہی مگر نصاری کا ایک پادری تہا اوس دل کے اندہی نے دعوی کیا تہا
کہ فاران کا پہاڑ بیابان تیہ مین تہا یعنی جہان حضرت موسی اور اونکی ساتہہ والے چالیس برس رہے
ای ایمان والو قرآن اور حدیث سی حضرت اسماعیل کا مکہ مین رہنا خوب ثابت ہی آگی بڑہ کر پادریونکی
قائل کرنیکے لیے اونہین کی کتابونسی یہ بیان ہوگا کہ فاران اوسوقت مین مکہ کو کہتی تہی ای محمدی
بہائیو دیکہو اللہ تعالی نے حضرت ہاجرہ کو بشارت دی کہ اوسکو ایک بڑی گروہ بناؤنگا یہہ پہر اشارہ
امت محمدی کی طرف ہی پہر اس لفظ کو دیکہو کہ خدا اوس لڑکے کے ساتہہ تہا دیکہو حضرت اسماعیل کا
بہت بڑا رتبہ ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے قرآنمین خبر دی ہی کہ اسماعیل نبی تہی اور رسول
تہی یعنے اللہ کے پیغام پہونچانیوالی تہے اب دیکہو کہ جسطرح حضرت اسماعیل کو اللہ نے حضرت اسحاق
سے زیادہ برکت دی اونکے باعث سی اونکی مان حضرت ہاجرہ کو بہی حضرت سارہ سی بہت بڑہایا
حضرت ہاجرہ کے پاس دوبار بشارت دینے کو فرشتہ آیا اوسوقت حضرت ابراہیم اونکی پاس نہین
تہے اور حضرت سارہ کے پاس ایسے وقت مین فرشتے نہین آی جسوقت حضرت ابراہیم اونکی پاس

نہون ہان جب حضرت ابراہیم کے پاس فرشتے حضرت اسحاق کی بشارت لائی تھے اوسوقت
حضرت سارہ سی بہی باتین کرگئے جسکا ذکر توراۃ اور قرآنین اللہ نے کیا ہی اور حضرت
ہاجر جب اکیلی تہین خود اونہین سے باتین کرنیکے لیے اللہ نے فرشتے کو بہیجا ملا محمد رضا طہرانی
نے بہی اس جگہ لکہا ہی کہ کئی دفعہ فرشتہ حضرت ہاجرہ پر ظاہر ہوا اور حضرت سارہ پر ظاہر نہوا
ای محمدی بہائیو نصاری اور یہود حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل سے بڑی بڑی بے ادبیان
کرتے ہین اونکو توراۃ شریف کا یہ مقام دکہلا دو ای ایمانوالو قرآن اور حدیث سی ثابت ہی
کہ حضرت اسماعیل کو حضرت ابراہیم نے مکہ مین بسایا مگر پادری لوگ بی وقوفونکو بہکاتے ہین
کہ فاران مکہ کا نام نہین ہے اس لیے ہم پادریون کی کتابون سے ثابت کرتے ہین کہ فاران مکہ کا
نام ہے جارج سیل صاحب جسنی ترجمہ قرآن شریف کا انگریزی مین لکہا ہی اوسکی عربستان کی تاریخ
جو ۱۸۵۰ء مین لندن مین چہپی ہے اوسمین لکہتا ہی کہ فاران وہ جگہ ہی جو مکہ معظمہ کے اطراف
پہاڑون کے نیچے جنگل ہین اوسکو فاران کہتے ہین اور مکہ کا نام پہلے نیسا تہا وہ اسماعیل علیہ
السلام کی ایک بیٹے تھے اونہون نے اپنے نام سے بسایا تہا پہر اوسکو بکہ بہی کہتے تھے اور مکہ
بہی کہتے ہین ہماری وقت مین ایک اخبار مین فاران کی تحقیق یون لکہی ہے کہ اکتوبر سنہ اٹہارہ سو
اونسٹہ عیسوی کے کوارٹرلی ریویو مین اسلام پر ایک آرٹیکل چہپا ہی یعنی ولایت کا ایک اخبار
چہپا ہی جو ایک بہت بڑی عالم یہودی زبان جاننے والی کا لکہا ہوا ہی اوسکی دوسو نانوی صفحہ مین
لکہا ہی کہ فاران صاف عرب کے لیے مستعمل ہے صرف اسمین شبہ ہی کہ مکہ کے گرد کے پہاڑون کا
یہہ نام ہے یا نہین اب ہم اس شبہ کو بہی مٹا دینگے اور قدیم جغرافیہ کی تحقیقات سی ثابت کردینگے
کہ مکہ کے گرد کے پہاڑہی فاران ہین توراۃ سی ثابت ہی کہ حضرت اسماعیل فاران مین رہے
اب حضرت اسماعیل کے اولاد کے رہنے کے مکانون کو تحقیق کرو جہان وہ ملین بس وہی مقام
حضرت اسماعیل کا ہی اور وہی فاران ہے حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹے تھے ایک نبایوث
یہہ بیٹے حضرت اسماعیل کے عرب کے اوتر پچہم حصہ مین آباد ہوی ریورنڈ کاتری پی کار ابرای
نے اپنے نقشہ نا مین اسکا نشان اٹہتیس ۳۸ اور تیس ۳۰ درجی عرض شمالی اور چہتیس ۳۶ اور اڑتیس
درجی طول شرقی کے درمیان مین لگایا ہی ریورنڈ مسٹر فاسٹر لکہتا ہی کہ نبایوث کی ولاد جو بیابان

پورب کیطرف عربیا ڈزرتا یعنی بیابان تک اور دکہن کیطرف خلیج الاسنک اور حجاز تک پہیل گئی تہے
اسٹربو کی بیان سے پایا جاتا ہی کہ نبایوث کی اولاد نے اس سے بہی زیادہ ملک گہیر لیا تہا اور مدینہ
تک اور بندر حورا اور بندر ینبو تک جو بحر قلزم کے کنارے پر ہی اور مدینہ سے جنوب مغرب مین واقع ہے
اونکی عملداری ہوگئی ریورنڈ مسٹر فاسٹر لکہتا ہی کہ اس مختصر بیان سے ظاہر ہوتا ہی کہ نبایوث کی اولاد
صرف پتھریلی میدانونمین نہین پڑی رہی بلکہ حجاز اور نجد کے بڑے بڑے ضلعونمین پہیل گئی ہو سکتا ہے
کہ رفتہ رفتہ نبایوث کی اولاد عرب کے بہت بڑے حصے مین پہیل گئی ہو دوسرے بیٹے حضرت
اسماعیل کے قیدار ہین وہ نبایوث کے پاس دکہن کیطرف حجاز مین آباد ہوی ریورنڈ مسٹر فاسٹر
کہتا ہی کہ اشعیا نبی علیہ السلام کے بیان سے بہی صاف صاف قیدار کے رہنے کا مقام حجاز
ثابت ہوتا ہی جسمین مکہ اور مدینہ بہی شامل ہی اور زیادہ ثبوت اسکا حال کے جغرافیہ مین شہر الحذر
اور نبت سے پایا جاتا ہی جو اصل مین القیدار اور نبایوث ہین اہل عرب کی یہہ روایت کہ قیدار اور
اونکی اولاد حجاز مین آباد ہوی اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہی کہ توراۃ اور صحیفونمین قیدار کے
رہنے کا مکان عرب کے اسی حصہ مین یعنی حجاز مین بیان ہوا ہی دوسرے یہ کہ یہ بات بخوبی ثابت ہے
کہ پلینیس اور بطلمیوس اور پلینی اعظم کے زمانون مین یہ قومین حجاز کی باشندہ تہین کیڈری یعنے
قیدری ورسی یعنی مخفف قیدری اور گدرونایتی یعنی قیداری کدریتی یعنی قیدری چنانچہ اسکا ذکر
ہسٹری جغرافیہ جلد اول دوسو اڑتالیسوین[۲۴۸] صفحہ مین موجود ہی اب خوب ثابت ہوگیا کہ قیدار
حجاز مین آباد تہے ریورنڈ کاتری لی کاری نے اپنے نقشہ مین قیدار کے آبادی کا نشان چہبیس[۲۶]
اور ستائیس درجہ عرض شمالی اور تینتیس[۳۳] اور اڑتیس[۳۸] درجہ طول شرقیکی درمیان مین لگایا ہے
اس بات کو خوب یاد رکہو یہ بات وہان کام اویگی جہان حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین
آخری پیغمبر کی تعریف ہی وہان قیدار کا پتا دیا ہی تیسرے بیٹے حضرت اسماعیل کے اذبئیل ہین
جوزیفس کی سند کے موافق اذبئیل بہی اپنے اون دونو بہائیون کے ہمسایہ مین آباد ہوے
چوتہے بیٹے حضرت اسماعیل کے مبسام ہین اونکے رہنے کے مقام کا پتا نہین ملتا پانچوین بیٹے
حضرت اسماعیل کے مشماع ہین ریورنڈ مسٹر فاسٹر کا یہ قیاس صحیح ہے کہ عبرانی مین جنکو مشماع
لکہا ہی اونہین کو یونانی ترجمہ مین مسما اور جوزیفس نے مسماس اور بطلمیوس نے مسمیز لکہا ہے

اور عرب مین اونہین کی اولاد بنی مسا کہلاتی ہی پس کچھ شبہہ نہین کہ یہہ بیٹے قریب نجد کے
بیلے آباد ہوی تھے چھٹی بیٹے حضرت اسماعیل کے دومہ ہین پورب اور پچھم کے جغرافیہ
جاننے والے قبول کرتے ہین کہ یہ بیٹے تہامہ مین آباد ہوی معجم البلدان مین لکھا ہی کہ دومۃ الجندل
کا نام واقدی کی حدیث مین دوماہ الجندل اور ابن سقفیہ نی اوسکو اعمال مدینہ مین گنا ہی اوسکا
نام دوم ابن اسماعیل ابن ابراہیم کے نام پر رکہا گیا ہی اور زجاجی کا قول ہی کہ حضرت اسماعیل کے
بیٹے کا نام دومان ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت اسماعیل کے ایک بیٹے کا نام دما تھا اور شاید
اصل نام کو بدل دیا ہی اور ابن کلبی کا قول ہے کہ دوماہ حضرت اسماعیل کے بیٹے تھے اور اونہین کا
قول ہے کہ جب تہامہ مین حضرت اسماعیل کی بہت سی اولاد ہوگئی تو دوماہ وہانسی نکلے اور دومہ
کے مقام مین قیام کیا اور وہان قلعہ بنایا اور اوسکا نام دوماہ اپنے نام پر رکہا اور ابوعبید سکونی کا قول ہے
کہ دومہ جندل قلعہ اور گانو شام اور مدینہ کے درمیان مین ہی قریب جبل علے کے اور دومہ وادی
قری کے گانون مین سے ہے ریورنڈ مسٹر فاسٹر بہی اس بیان کو مانتا ہی اور اب تک یہ ایک
مشہور جگہ عرب مین موجود ہی **فائدہ** امام نووی نے تہذیب الاسما مین لکہا ہی کہ دومۃ الجندل
مدینہ شریف سی پندرہ شب کا رستا ہی اور ٹہیک بات وہ ہی جو امام ابوالقاسم ابن عساکر نے تاریخ
دمشق مین واقدی سے نقل کی ہی کہ دومۃ الجندل مدینہ شریف سی تیرہ منزل ہی اور کوفہ سے
دس منزل پر ہی اور دمشق سے دس منزل پر ہی ساتوین بیٹے حضرت اسماعیل کے مَسَّا تھے
ریورنڈ مسٹر فاسٹر بیان کرتا ہی کہ یہہ بیٹے مسر پر تیما مین آباد ہوی مگر یہ صحیح نہین ہے اسمین کچھ شبہہ نہین
کہ یہ بیٹے جب حجاز سے نکلے تو یمن مین آباد ہوی اور یمن کے کہنڈر و مین اب تک مسا کا نام
قائم ہے ریورنڈ کاتری بیکاری نے اپنے نقشہ مین اس مقام کا نشان تیرہ درجی اور تیئس دقیقہ
عرض شمالی اور پینتالیس درجہ اور تیس دقیقہ طول شرقیین قائم کیا ہی آٹھوین بیٹے حضرت
اسماعیل کے حِدَر تھی اور توراۃ مین حدا د بہی اونکا نام ہی یمن مین شہر حدیدہ اب تک اونہین کا
مقام بتلا رہا ہی اور قوم حدیدہ جو یمن کی ایک قوم ہی اونہین کے نام کو یاد دلاتے ہی زہیر سے
مورخ کا بہی یہی قول ہی اور ریورنڈ مسٹر فاسٹر بہی اسی کو مانتا ہی نوین بیٹے حضرت اسماعیل
کے تیما تھے اونکے رہنے کا مقام نجد ہی اور بعد کو رفتہ رفتہ خلیج فارس تک پہونچ گئے دسوین بیٹے

حضرت اسماعیل کے پہلوٹہے بیٹے نبایوت کے بیٹھور ہین ریورنڈ مسٹر فاسٹر بیان کرتا ہو کہ اونکا مقام جدور ہین تہا جو کسرتی پہاڑ کی دکہن اور جبل الشیخ پہاڑ کے پورب مین ہی گیارہوین بیٹے حضرت اسماعیل کے نافیش ہین ریورنڈ مسٹر فاسٹر توراۃ اور جوزیفس کی سند سی لکہتا ہو کہ عربیا ڈزرٹا مین اونکی نسل اسی نام سی آباد تہی بارہوین بیٹے حضرت اسماعیل کے قیدماہ تہی اونہون نے بہی یمن مین رہنا اختیار کیا تہا مسعودی نے مروج الذہب مین لکہا ہو کہ اصحاب الرس حضرت اسماعیل کی اولاد مین سی تہی اور وہ دو قوم تہی ایک کو قدمان کہتی تہی دوسرے کو یامین اور بعضونکی نزدیک رعویل اور یہ یمن مین تہے اس بیان سی خوب ثابت ہوگیا کہ حضرت اسماعیل اور اونکی تمام اولاد عرب مین آباد ہوئی اور یہ بہی خوب ثابت ہوا کہ اصل مقام اس خاندان کی آبادی کا حجاز ہی جہان مکہ اور مدینہ ہی حضرت اسماعیل کی پہلی اولاد یعنی نبایوت اور قیدار کا یہی مقام تہا پہر وہانسے عرب کے اور طرفون مین پہیل گئے اب ثابت ہوا کہ حضرت اسماعیل نے حجاز مین رہنا اختیار کیا تہا اور اوسی کا قدیم نام فاران تہا توراۃ سامری کا عربی ترجمہ جسکو آرکیونن نے سنہ اٹہارہ سو پندرہ عیسوی مین کلدونی نیا ورم کے مقام مین چہاپا ہو فاران کی معنی حجاز لکہدیے ہین اوس ترجمہ کی عبارت یہ ہو وَسَکَنَ فِی بَرِّیَّةِ فَارَانَ (الحجاز) لفظ حجاز کا جو دو لکیرونکی بیچ مین ہو ترجمہ کرنیوالی نے اسیطرح لکہا ہو اب تو کہ ایک فاران اور بہی ہو اوسکا یہان ہرگز ذکر نہین ہو کوئی قرینہ اوس فاران کا یہان نہین ہو مسلمان جغرافیہ والون کے لکہنی سی ثابت ہو کہ تین مقام فاران کے نام سی مشہور تہے ایک کوہستان حجاز یعنی مکہ معظمہ اور ابو نصر بن قاسم بن قضاعہ قضاعی فارانی اسکندری جو حجاز کا رہنے والا تہا وہ حجاز ہی کے رہنے کے باعث سی فارانی کہلایا دوسرا فاران کوہ طور یا سینا کی پاس تہا تیسرا فاران نواح سمرقند مین تہا یہ بیان کتاب مشترک یاقوت حموی مین لکہا ہو مگر توراۃ مین ان دونو مقامونکا کوئی قرینہ نہین یا دری تو ناحق بیوقوفونکو دہوکا دیتی ہین سمرقند سی تو یہان کچہہ ذرا بہی علاقہ نہین ہے باقی رہا وہ فاران جو سینا پہاڑ یعنی کوہ طور کے پچہم طرف ہو اور جسکے کہنڈر ملے ہین وہ توراۃ کا فاران نہین ہے حضرت موسی کے زمانہ تک اوسکا نام ونشان نہین تہا حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے بنی اسرائیل کو لیکر نکلے اور فرعون ڈوب چکا تو آپ شور کی جنگل مین پہونچی اور جب ایلیم مین گئے

جنگل کو چلی گیا رفیدیم مین مقام ہوا یہان سی سینا پہاڑ کی طرف چلے اور سینا پہاڑ تک بہو نچگئی
اور فاران کا کچہہ ذکر نہین آیا جب سینا پہاڑ سی آگے بڑہنے لگے اور تر پورب کو چلی یہان
لکھا ہی کہ بیابان سی نکلے اور بادل فاران کے بیابان مین ٹہر گیا اب صاف ثابت ہوا کہ
حضرت موسی کیوقت مین فاران کا بیابان سینا پہاڑ کے اوتر پورب کی طرف تہا جو فادس
کی قریب ہی وہی بیابان حجاز کا ہے اور جب حضرت یوسف نے حضرت یعقوب کو مصر مین
بلا بہیجا وہان توراۃ شریف مین لکہا ہی کہ حضرت یعقوب نے اون سب سمیت جو اونکی تھے
سفر کیا اور بیرسبع پر آکر اپنی باپ اسحاق کے خدا کے لیے قربانیان گذرانین یہان سے
معلوم ہوا کہ بیرسبع قربانی کا مقام تہا اور توراۃ کے پہلے سورۃ کے چودہوین باب کے
چہٹی آیت مین ہے کہ حوریونکو اونکی پہاڑ سعیر مین ایل فاران تک جو بیابان کے کنارے
پہ ہی مارا دیکہو ایل نام اللہ کا جابجا ان پاک کتابون مین آتا ہی تو ایل فاران کے معنی ہین اللہ
فاران کا اس سی معلوم ہوا کہ فاران برکت کا مقام تہا اللہ کی عبادت کا مقام تہا اگر کوی کہی
کہ یون کیون لکہا کہ فاران اللہ کا اسکا جواب یہ ہی کہ توراۃ شریف کے اسی سورۃ کی پینتیسوین[۳۵]
باب مین ہے کہ حضرت یعقوب نے شہر لوز مین قربانی کا مقام بنایا اور اوسکا نام ایل بیت ایل
رکہا یادری میتھر نے اسکا ترجمہ حاشیہ پر یون لکہا ہی کہ خدا خانۂ خدا کا اسی طرح یہان
بہی یہہ نام ہے کہ خدا فاران کا اور مطلب یہ ہی کہ اس مقام کو دیکہکر اس مقام کی مالک
کو یاد کرو معلوم ہوا کہ فاران مین بہی اللہ کا گہر تہا تب تو اوسکا یہ نام ہوا اور تینتیسوین[۳۳]
باب کے اونیسوین[۱۹] اور بیسوین آیت مین ہے کہ حضرت یعقوب نے شہر سکم مین ایک قربانی کا
مقام بنایا اور اوسکا نام ایل الہ اسرائیل رکہا یعنی خدا اسرائیل کا خدا اس نام کا مطلب
یہ ہے کہ وہ جو اسرائیل کا خدا ہی یہان یاد آتا ہی یہ مطلب نہین کہ یہ مقام معاذ اللہ خود
خدا ہے امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ مسلمانون مین اور کتاب والونمین
یعنے یہود اور نصاری مین اس بات مین اختلاف نہین ہے کہ فاران مکہ کو کہتے ہین اور
ملا احمد ایرانی لکہتے ہین کہ فاران کا پہاڑ مکہ کے گرد نواح مین اڑہای کوس پر ہی عدن کے
کچہہ آگے اور یہودیون مین بہی اکثرون نے یہی کہا ہے کہ فاران مکہ ہے ہارن لکہتا ہے

کہ عرب کی لوگ پاک کتابونمین بنی قیدم کہلاتی تہی قاضیونکی کتاب کی چہٹی باب کی تیسری آیت اور سلاطین
اول کے پانچوین باب کی دوسری آیت اشعیا علیہ السلام کی گیارہوین باب کی چودہوین آیت
یرمیا علیہ السلام کی اونچاسوین باب کی اٹھائیسوین آیت دیکہو اور پچہلی کتابونمین اونکا نام
عربیم ہی دوسرے اخبار الایام کے بائیسوین باب کی پہلی آیت نحمیا کی دوسرے باب کے
اونیسوین آیت دیکہو **توراۃ مین لکہا ہی** کہ حضرت ابراہیم کو اللہ تعالی نی فرمایا کہ تو
اپنے اکلوتی بیٹے کو جسی تو پیار کرتا ہی اسحاق کو میری لیے ذبح کر حضرت ابراہیم ذبح کرنیکو مستعد ہوگئی
اللہ تعالی نے اوسکی بدلے قربانی کے لیے مینڈہا بہیجا پہر اللہ تعالی کے فرشتی نے آسمان سے
حضرت ابراہیم کو پکارا اور کہا کہ اللہ فرماتا ہی مین نے اپنی ذات کی قسم کہائی اسلیے کہ تو نے
ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا بہی دریغ نکیا مین تجہی برکت پر برکت دونگا اور آسمان کے
ستارون اور دریا کی کناری کی ریت کے مانند تیری نسل کو نہایت کثرت بخشونگا اور تیری
نسل اپنے دشمنون کی دروازونکی وارث ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی ساری امتین برکت
پاوینگی کیونکہ تو نے میری بات مانی اس جگہ ہماری محمدی علم والونکی دو روایتین ہین بعضی کہتی ہین
کہ حضرت اسحاق کے ذبح کرنیکا حکم ہوا تہا اور بعضے کہتی ہین کہ اسحاق کا لفظ یہودیون نی غلطی سے
لکہدیا ہی یہہ حکم حضرت اسماعیل کے لیے ہوا تہا اور صحیح یہ ہی کہ یہ حکم دونونکیواسطی ہوا تہا واللہ اعلم
ای ایمانوالو اب دیکہو کہ حضرت عیسی کے وقت تک حضرت ابراہیم کی نسل مین جتنے پیغمبر اور
ولی ہوے اونکی برکت اور قومون مین نہین پہیلی حضرت عیسی کے بعد اونکے نائبون کی
برکت غیر قومونمین پہیلے پہر چہہ سو برس بعد اللہ نے محمدی برکتین ساری قومونمین ایسی پہیلائین
کہ اللہ اللہ توراۃ مین حضرت اسحاق کے ذکر مین بہی لکہا ہی کہ اللہ نے حضرت اسحاق سے
فرمایا کہ زمین کے ساری فرقے تیری نسل سی برکت پاوینگی اس خبر کا ظہور کچہہ کچہہ حضرت عیسی
کے نائبون سے ہوا پہر اچہی طرح محمدی وقت مین اس خبر کا ظہور ہوا کہ بہت لوگ جو حضرت
اسحاق کی نسل مین تہے وہ محمدی ہوئی اور محمدی علم مین اور نیک اعمالونمین اور ایمان کے
فیض مین کامل ہوئی اونکی تعلیم سی ساری قومون نے برکت پائی حضرت اسحاق کی بیٹے
حضرت یعقوب کی نسل کے لوگ جو بنی اسرائیل کہلاتے ہین اونمین سے بہت محمدی ہوکر محمدی

دین کے پیشوا ہوی اور بہت قومونمین اونکا فیض پہیلا اور حضرت اسحاق کے دوسرے
بیٹے حضرت عیص ہین رومی لوگ اونکی نسل مین ہین رومیون مین بہی بہت لوگ محمدی ہوے
اور ساری قومونمین اونکی برکت پہیلی حضرت اسحاق کے بیٹے جو حضرت یعقوب ہین اونکے
ذکر مین بہی توراۃ مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے اونسے فرمایا کہ زمین کے ساری گہرانے
تجہسے اور تیری نسل سے برکت پاوینگے اسکا بہی وہی مطلب ہی حضرت یعقوب کی نسل مین
جو جو لوگ حضرت عیسی کی شریعت پر چلے اونسے غیر قومونمین ایمان پہیلا پہر جو اسرائیلی لوگ
محمدی دین مین آے اونمین بڑے بڑے عالم دیندار اور بڑے بڑے دلی اللہ کی عاشق جان نثار ہوے
اونکا فیض ساری قومونمین پہیلا اون لوگونکا پورا بیان اس کتاب کی آخر مین آویگا اگر
اللہ چاہیگا اور یہ جو حضرت یعقوب سے فرمایا کہ تجہسے اسکا ظہور حضرت یعقوب کی زندگی مین نہین ہوا
تو اسکا مطلب بیشک یون ہی کہ محمدی اولیاؤن نے حضرت یعقوب سی اور بہت پیغمبرونسے
فیض پایا ہی جتنے پیغمبر ہین سب اپنی قبرونمین زندہ ہین اللہ کی یاد مین اور محبت مین غرق
ہین محمدی اولیاؤن نے کبہی خواب مین کبہی جاگتی مین پیغمبرونکا جمال پاک دیکہا ہی اونکی
قبرون پر گئے ہین طرح طرح کے فیض ظاہر اور باطن کے سب پیغمبرونسے پای ہین محمدی ولیاؤن
نے اپنی کتابونمین اس فیض اور برکت کا احوال بہت کچہہ بیان فرمایا ہی یا اللہ ہماری پیغمبر
برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض اور سب پیغمبرونکا فیض ہم سب محمدیون پر ہمیشہ جاری رکہیو آمین

اب یہ بیان ہی کہ حضرت یعقوب نی اپنی موت کی وقت دو پیغمبرونکے پتے بتلاے کچہہ پتے حضرت عیسی کے کچہہ پتے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

ای محمدی بہائیو حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت یوسف ہین اور گیارہ بہای اونکے اور ہین
اون سبکا احوال توراۃ مین بہت کچہہ ہی حضرت یعقوب کا خطاب اسرائیل ہی اس لیے اونکی
بارہ بیٹون کی نسل کے لوگ بنی اسرائیل کہلاتے ہین حضرت یوسف کا قصہ توراۃ اور قرآن
بہت بڑا قصہ ہی حضرت یوسف کنعان سے مصر مین آی پہر حضرت یعقوب اور اونکی سب بیٹے
مصر مین آی اور مصر مین رہے توراۃ مین لکہا ہی کہ جب حضرت یعقوبؑ کے مرنے کا وقت آیا

اپنی بیٹون کے حق مین پیش خبریان فرمائین انچاسوین باب کے آٹھوین آیت مین حضرت
یہودا کے حق مین یون فرمایا ای یہودا تو وہ ہی کہ تیرے بہائی تیری تعریف کرینگے تیرا ہاتھ
تیرے دشمنون کی گردن پر ہوگا تیرے باپ کی اولاد تیرے حضور خم ہوگی یہودا شیر کا بچہ ہی میرے
بیٹے تو شکار پر سی اوٹھ چلا وہ شیر ببر بلکہ پرانے شیر ببر کی مانند جہکا اور بیٹھا اوسکو کون اوٹھاویگا
اسی ایمانوالو حضرت یہودا کی نسل مین حضرت داؤد نبی اور اونکے بیٹے حضرت سلیمان نبی ہوے
اونہون نے بادشاہی اور حکومت سی دین کو قائم کیا پادری آس برد بیاٹ نے دینی اور
دنیوی تاریخ مین لکھا ہی کہ حضرت سلیمان کے بادشاہی صلح کی تھی اور یہودا شیر ببر کے مانند
جہکتا اور بیٹھتا تھا اور سب لوگ اوسی چھیڑنے سے ڈرتے تھے اسکے بعد دسوین آیت مین
حضرت یعقوب فرماتے ہین لُو یاسُور شِبِط مِیهُودَاه وِمْحُوقِق مِبّین رَغلاو عَد کِی یابُو شِیلُو
وِلُو یِقهَت عَمِیم یعنی جدا نہوگی لاٹھی یہودا سی اور شریعت کی راہ ڈالنی والا اوسکے پاؤنکی
درمیان مین سے یہانتک کہ آوی شیلو اور اوسکی واسطی جمع ہونگی قومین یہ جو لفظ محوقق کا ہی
پادری میتھر نے جو ترجمہ ان پاک کتابونکا سن اٹھارہ سو اونہتر عیسوی مین بڑی صحت سی چھپوایا ہی
اوسمین محوقق کا ترجمہ حاشیہ پر لکھا ہی حق ٹہیرانیوالا تو یہی مطلب ٹہرا کہ شریعت کی راہ ڈالنی والا
یعنی پیغمبر جو نئی طرح کی شریعت لاوی اور یہی لفظ جناب اشعیا علیہ السلام کی تینتیسوین باب کے
اخیر مین بھی آیا ہی یہوہ مِحوقِقِنُو اسکا ترجمہ پادری میتھر نے یون کیا ہی کہ خداوند ہمارا
شریعت دینے والا ہی اور توراۃ شریف کے پانچوین سورہ کے چوتھی باب کی پانچوین آیت مین
اور پانچوین باب کی اکتیسوین آیت مین اور چھٹی باب کی پہلی آیت مین حوقیم اور مشپاطیم لفظ
آیا ہی حوقیم کے معنے پادری میتھر نے پہلی جگہ لکھا ہے شریعتین اور دوسری جگہ لکھا ہی احکام
تیسری جگہ لکھا ہی حقوق خلاصہ یہ ہی کہ شریعت کے قاعدون کو اللہ نے توراۃ مین حوقیم
فرمایا اب محوقق کا مطلب صاف کھل گیا اس جگہ بھی یہی مطلب ہی کہ ایک شریعت نئی لانیوالا
پیغمبر جو اللہ کیطرف سی شریعت دیگا یہودا کی نسل مین ہوگا ان پاک کتابونکا محاورہ ہی
کہ دو باتین ہوتی ہین دونوکا ایک ہی مطلب ہوتا ہی جیسا کہ جناب اشعیا علیہ السلام کی
صحیفہ مین صیہون کے ذکر مین ہے کہ وہ اوسکا بیابان عدن کے مانند اور اوسکا صحرا جنت

خداوند کے مانند بناویگا دیکھو عدن اور جنت خداوند ایک ہی چیز ہی اور اسکی دو مثالین آگے کی آیت مین آچکے ہین کہ دو دیا تو انکا ایک ہی مطلب ہی اسیطرح یہان بہی فرمایا کہ یہودا سے لاٹھی جدا نہوگی اور شریعت کی راہ ڈالنے والا اوسکے پانون کے درمیان مین سے نہین جائیگا ظاہر یون ہے کہ حکومت کی لاٹھی دین کی حکومت کو فرمایا ہی اور اسکا مطلب یون کہولدیا کہ وہ حاکم دین کا جو شریعت دینے والا ہی وہ یہودا کی نسل مین رہیگا یہہ اشارہ حضرت عیسی کیطرف ہی کیونکہ حضرت موسی یہودا کی نسل مین نہین ہین بلکہ اونکی بہائی لاوی کے نسل مین ہین جیساکہ توراۃ سے ثابت ہی اور حضرت داؤد یہودا کی نسل مین ہین جیساکہ زبور سے ثابت ہی مگر اونپر زبور مین دو تین نئے حکمونکے سوا نئی شریعت نہین اوتری فقط دعائین اور اللہ کی تعریفین اور پیش خبریان زبور مین ہین حضرت عیسی علیہ السلام حضرت داؤد کی نسل مین ہین اور انجیل پاک مین اونپر نئی شریعت اوتری وہی دین کے حکومت والی ہین اور نئی شریعت لای ہین جناب میکا علیہ السلام کے صحیفہ کے پانچوین باب مین جہان حضرت عیسی کی صاف بشارت ہی وہان اونکو اسرائیلیونکا حاکم کہکر بتادیا ہی ظاہر یون ہی کہ یوحنا کی انجیل کے پانچوین باب کے اخیر مین جو لکھا ہی کہ حضرت عیسی نے فرمایا کہ موسی نے میرے حق مین لکھا ہی یہہ اشارہ اسی مقام کیطرف ہی مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین لکھا ہے کہ سلطان بایزید خان کیوقت مین ایک یہودی عالم مسلمان ہوی تہی اونکا نام عبد السلام رکہا گیا اونہون نے یہودیونکی رد مین ایک رسالہ لکھا ہی اوسمین محوقق کا ترجمہ کیا ہی راسم یعنی شریعت کے رسم ڈالنے والا اور اوس سے حضرت عیسی علیہ السلام کو مراد لیا ہی اب مطلب یہہ ہوا کہ یہودا کی نسل مین ضرور ایک پیغمبر نئی شریعت والا پیدا ہوگا وہ یہودا سے نہین جائیگا یعنی اوسکی شریعت کا حکم اونپر جاری رہیگا یہانتک کہ شیلو آوی یعنی وہ آخری پیغمبر جسکے پاس قومین جمع ہونگی یعنی جب تک جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ آوینگے تب تک حضرت عیسی کی شریعت کا حکم جاری رہیگا پہر جب شیلو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آوینگے اونکو اللہ اور شریعت دیگا انجیل کی شریعت کو اللہ موقوف کردیگا آگے اسکے ایک مثال بتلادی کہ شراب اوسوقت مین پرہیز کرنا واجب ہوگا جیس کپڑے مین لگی ہوگی وہ دہو ڈالا جائیگا ملا احمد ایرانی نے سیف الامۃ مین یہ

مطلب لیا ہے کہ بادشاہی اور پیغمبری دونو یہودا مین رہیگی جب تک شیلوہ نہ آوین سو حضرت
داؤد اور اونکے بیٹے حضرت سلیمان یہودا کی نسل مین تھے پہر حضرت داؤد کی نسل مین حضرت
زکریا اور اونکے بیٹے یحیی ہین اور حضرت عیسی بہی حضرت داؤد کی نسل مین ہین یہ سب
باتین زبور اور انجیل سے ثابت ہین مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ
حضرت حسن بصری اور حضرت وہب نے فرمایا کہ حضرت مریم کے باپ عمران ہین بیٹے اشہم
کے وہ بیٹے اموں کے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی نسل مین ہین اور اسی تفسیر
مین ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام بیٹے ہین اذن کی وہ بیٹے مسلم کے وہ بیٹے صدرون کی حضرت
سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی نسل مین ہین ابو الفدا جنہون نے سات سو بتیس ہجری مین
وفات پائی وہ اپنی تاریخ مین علی بن سعید مغربی کی کتاب سے نقل کرتے ہین کہ حضرت زکریا حضرت
سلیمان کی اولاد مین ہین اور حضرت مریم بیٹے عمران بن ماثان کے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما
السلام کی نسل مین ہین اور حضرت مریم کی مان کا نام حنہ تہا حنہ کی بہن الیشاع ہین جو حضرت
زکریا کی نکاح مین تہین ملا احمد لکھتے ہین کہ بادشاہت دنیا کی یہودا مین سے قید بابل کے بعد
حضرت عیسی علیہ السلام کے کئی سو برس پہلے جاتی رہی تہی یعنی جب بابل کا بادشاہ اسرائیلیون کو
پکڑ لیگیا اور شہر بابل مین سبکو رکہا تہا اوسکے بعد کوئی بادشاہ قوم یہودا مین نہین ہوا مگر تہوڑی بہت
حکومت اونمین باقی رہی اپنی قوم کے رئیس لوگ تہوڑی بہت حکومت رکہتے تہے یہانتک
کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وقت سے اونکی حکومت جاتی رہی اس کتاب کا لکھنے والا
کہتا ہے کہ حکومت سے دین والونکی حکومت مراد ہے دوسری لفظ مین اس مطلب کو کہولدیا ہے سو
یہودا کی نسل مین حضرت عیسی علیہ السلام کے شرعی حکومت اور اونکی امت کے بیچ علم والونکی
شرعی حکومت قائم رہی یہانتک کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے اور حضرت سلیمان کے بعد اونکی
نسل مین بعضے بادشاہ خدا پرست تہے اور بعضے کافر تہے تو جو بادشاہ کافر تہے اونہون نے جو دنیا کے
حکومت کی اوسکے ذکر سے پیغامبرون کو کیا کام ہے اور دین والے لوگ جو اللہ کو اکیلا جاننے والے
اور سب پیغمبرون کے ماننے والے تہے وہ ہر وقت مین ہوتے رہے تہوڑے ہون یا بہت اونکو
اب شیلوہ کے معنے سنو عربی ترجمہ جو پادریون نے سن اٹھارہ سو چوالیس (۱۸۴۴) عیسوی مین چھاپا ہے

اوسمین شیلوکا ترجمہ یون کیا ہی اَلَّذِی لَہٗ اَلْکُلُّ یعنی وہ شخص کہ سب کچھ اوسیکے لیے ہی اور یہ ترجمہ یونانی ترجمہ کے موافق ہے اور ترجمہ لاطینی اور لگبت مین یون ترجمہ کیا ہی اَلَّذِی یُرْسَلُ یعنے وہ شخص جو اب بہیجا جاویگا تفسیر رشی جو شمعون بن یوحا نے لکہی ہی سنہ پانچہزار پانسو آسی مین پیدا ہوئی علماء یہود اوسمین شیلوکا یون بیان کیا ہی کہ بادشاہ مسیحا ایسا کہ بادشاہت اوسکی واسطے ہی ایسا ہی ترجمہ کیا ہی انقلس نے اور مسیحا ان کتابون مین پیغامبر کو کہا جاتا ہی جیسا کہ زبور شریف مین آیا ہی کہ میری مسیحون کو مت ستاؤ سو تفسیر رشی کا یہان مطلب یہ ہی کہ وہ پیغامبر جو بادشاہی کے ساتھہ آویگا اسکے بعد یہ لفظ ہی وَ لَوْ یِقْهَتْ عَمِّیْم اسکا ترجمہ پادری میتہرٹ اور ملا سید علی طہرانی نے یون کیا ہی کہ اوسکے پاس اکہٹی ہونگی قومین اور ملا احمد ایرانی نے یون ترجمہ کیا ہی کہ اوسکی راہ دیکہتی ہین سب قومین ملا احمد لکہتی ہین کہ اس آیت سے یہ مطلب نکلا کہ وہ پیغامبر جنکا خطاب شیلو ہی جب وہ آوینگی بادشاہت اور امامت یہودا کی نسل سے جاتی رہیگی اور جب تک وہ نہ آوینگے تب تک بادشاہت اور امامت یہودا کی نسل مین رہیگی اور یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہین ہو سکتی کیونکہ وہ خود قوم یہودا مین سے تھے ای ایمانوالو مطلب یہ ہی کہ پادری لوگ کہتی ہین کہ شیلو سی مراد حضرت عیسی ہین اور یہہ نہین دیکہتی کہ حضرت عیسی خود قوم یہودا مین سے ہین تو اونکے آنے کے بعد شرعی حکومت قوم یہودا مین رہی یہودا سے جدا نہین ہوئی معلوم ہوا کہ شیلو وہ ہین جو یہودا مین سے نہین ہین جنکے آنے سے یہودا کی حکومت تمام ہوئی یعنی حضرت عیسی کی بعثت سے موقوف ہوئی پادری لوگ محوقق کی لفظ مین غور نہین کرتے اور یہ سمجہتی ہین کہ حضرت سلیمان کے بعد قوم یہودا مین بادشاہ ہوتے رہے پہر قید بابل مین اور اوسکے بعد اگرچہ یہودا مین کوئی بادشاہ نہین تہا مگر اپنے رئیسون اور اماموںکے تابع تھے جب حضرت عیسی آئے وہ حکومت جاتی رہی حضرت عیسی کے چالیس برس بعد روم کے بت پرستون نے یہودیونکو قتل کیا اور باقیونکو بیت المقدس سے نکالدیا اوسوقت سے یہودی ہر ہر شہر مین تتر بتر ہو گئے تو حضرت عیسی کے آنے سے حکومت یہودیون کی جاتی رہی پادری اتنا نہین سمجہتی کہ یہان شرعی حکومت کا ذکر ہے حضرت عیسی خود اوسی قوم مین کے تھے اونکے آنے سے تو یہودا کی شرعی حکومت اور زیادہ بڑہ گئی قید بابل کے بعد چارسو برس تک اونکے امام اور ملا اونپر حکومت کرتے تھے اب اوسی قوم مین

ایسا پیغامبر عالی شان دین کی حکومت کرنے آیا حکومت یہودا سے جدا نہین ہوی بیشک
شیلوسی مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل مین
ہین اور اونکی نائب بہی اونہین کی قوم کے تہی اور قومون کے لوگ جو محمدی ہوے وہ اونکے
تابع ہین آپ کا دین ساری قومونمین پہیلا اور پہلے سے ساری قومین ایسی پیغامبر کی راہ دیکہہ
رہی تہین جو بادشاہت اور حکومت کے ساتہہ آوینگے اسکا بیان اپنی جگہہ پر آویگا اگر اعتماد چاہیگا
پادری ڈ ایلڈیتی جو جنیوا مین انجیل کا وعظ کہنی والا تہا اوسکی تفسیر پس کے چہاپہ خانہ مین شہر
لندن مین سنہ سولہ سو اکانوے عیسوی مین چہپی ہے اوسمین لکہا ہو کہ ایک خاندان کی سلطنت
اگر بدلی جاوی اور وہی نشان اور وہی قانون جاری رہے تو اوسکو سلطنت کا بدلنا نہین کہتی
ہین حضرت عیسی نے اپنی سلطنت سے یہودیونکو رومیون کے ذریعہ سے برباد کیا یہودی آدمیونکو
بہی اور یہودی طریق کو بہی ای ایمانوالو دیکہو یہہ پادری اقرار کرتا ہو کہ اس آیت کا مطلب یہہ
ہے کہ قوم یہودا کی شرعی سلطنت شیلو کے آنے سے جاتی رہیگی پہر لکہتا ہو کہ حضرت عیسی کے آنی سے
یہودیونکی پوری بربادی ہوگئی رومیون نے یہودیونکو بیت المقدس سے نکالدیا اور اونکی
شریعت بہی حضرت عیسی نے اللہ کے حکم سے بدل دی ای پر پادری یہہ نہین دیکہتا کہ حضرت عیسے
خود یہودا مین سے تہے یہودا کی شرعی حکومت اونکے آنے سے اور زیادہ بڑہگئی اوس قوم کے
بہت لوگ اونپر ایمان لای جیسا کہ انجیل سے اور حواریون کے کلام سے ثابت ہو اونکے نائب
جو یہودا مین سے تہے اونہون نے ہر طرف دین پہیلایا روم کے بت پرستون کے ہاتہون وہی
یہودی برباد ہوے جو حضرت عیسی کے دشمن تہے اور جو یہودی آپ پر ایمان لای تہے اونکو
اللہ نے رومیون سے بچالیا اونہون نے جب رومیون کے غلبہ کی نشانیان دیکہین وہ اوس
شہر مین جا بسے جسکا نام پلہ ہے رومیون نے بے ایمان یہودیونکو قتل کیا اور شہر سے نکالدیا
پادریون کے کتابون سے یہہ سارا احوال خوب ظاہر ہے شیلو بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
جو قوم عرب مین سے ہین جو نئی شریعت لائے اور اونکے آنے سے اونکی شرعی حکومت اور
اونکی قوم کی شرعی حکومت یہودا پر اور سب قومون پر قائم ہوی یا اللہ پادریون کی آنکہین کہولدے
بعد اسکے گیارہوین آیت مین حضرت یعقوب علیہ السلام شیلو کا صاف پتا دیتے ہین اور فرماتی ہین

أُوسِرِیْ لَغَفِنْ عِیْرُوْ وِلَسّاقَاہْ بِنِیْ اِتُوْنُوْکِیْتِس بِیْتَیْن لِبُوْشُوْ وُبَدَم عِنَابِیْم سُوْتُوْ
وہ باندہیگا انگور کے درخت سی اپنے گدہی کو اور خاصہ انگور کے درخت سی اپنے گدہی کے
بچی کو وہ دہوئیگا شراب کے باعث سی اپنی پوشاک کو اور انگور کے خون کے باعث سی اپنے
کپڑے کو پادری طامس اسکات لکھتا ہی کہ یہ اشارہ یہودا کی طرف ہی اور مطلب یہ ہی کہ یہودا
کی نسل ملک کنعانمین اسقدر انگورون کے درخت پاوینگی کہ اپنے گدہے اوسمین باندہین گے
ای پادری پوشیلو کا نام نزدیک ہی یہ اشارہ صاف شیلو کیطرف ہی اور یہ خطاب محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا ہی اونکی امت کو اللہ نے کنعان کے ملک مین پہونچایا جہان انگورونکی کثرت
ہے تفسیر رشی مین ہے کہ یہ خبر زمین یہوداکی ہی جو جگہ شراب کی ہی سو ارشاد ہوتا ہی کہ شیلو
کا غلبہ کنعانکی ملک پر ہوگا جہان انگورونکی کثرت ہی مگر شراب کے باعث سے وہ اپنی کپڑی
کو دہوویگا یعنی شراب کو اللہ تعالی اوسکی شریعت مین حرام اور نجس کردیگا کپڑی مین لگیگی
تو کپڑا دہویا جاویگا یہ نشانی جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے اور پیر اللہ نے سورہ
مائدہ مین یہہ آیت اتاری کہ شراب ناپاک ہی شیطان کے کامونمین سے تم اوس سی پرہیز کرو
ای محمدی بہائیو یہ حرف بے کا حرف ہی اسکے معنی سبب کے بہی آتے ہین یہان یہی معنی ہین کہ
شراب کی سبب سے وہ کپڑے کو دہوویگا اس معنی کی سند بہی یاد رکہو حضرت اشعیا علیہ السلام کے
صحیفہ کے اٹہائیسوین باب مین اللہ تعالی اسرائیلیونکی شکایت کرتا ہی اور فرماتا ہی وَگَم اِلّہ بَیّین شَاغُو
وَبَشِّخَار تَاعُو اسکا ترجمہ پادری میتہر نے یون کیا ہی پر یہ بہی شراب کے سبب سے خطا کرتے ہین وے نشی
سی ڈگمگاتے ہین دیکہو دہی بی کا حرف یَیِن یعنی شراب پر آیا اسکے معنی ہین شراب کی سبب سے
بس یہی معنی یہان بہی ہین کہ شراب کے باعث سی اپنا کپڑا دہوویگا پادری طامس اسکا لکہتا ہی
کہ یہ تعریف یہوداکی ہی کہ اونکے ملک مین اسقدر پیداوار ہوگا کہ انگور کی رس مین کپڑے
رنگین گے اے پادریو بتاؤ یہوداکی نسل جنکی یہہ خبر ٹہراتے ہو اونکے نسل مین اور تمام جہان کے
کسنے انگور کی شراب مین کپڑے رنگے ہین اور کتاب مین تو دہونے کا لفظ ہی دہونیکو رنگنے کے
معنے سمجہنا کس ملک کا قاعدہ ہی یہ جو کبیس کا لفظ ہی جسکے معنے ہین دہوویگا یہی لفظ کبیس کا
توراۃ کے تیسرے سفر کے پندرہوین باب کی تیرہوین آیت مین بہی ہی وہان بہی یہی معنے ہین

کر اپنے کپڑے دہووی توراۃ مین خون انگور کا لفظ ہو مگر پادری ہیتھر نے سوچا کہ خون سی کپڑا نہین
دہویا جاتا بلکہ خون کے باعث سے میلا کیا جاتا ہو یہ سوچکر خون انگور کے بدلے آب انگور کا لفظ ترجمہ
مین لکھدیا یا اللہ تیرا شکر ہو کہ تو نے عبرانی توراۃ دکھلادی اور اصل مطلب کھولدیا کہ اسی لیے
شراب کو انگور کا خون فرمایا کہ معلوم ہو کہ شراب اوس شریعت مین بمنزلہ خون کے ہو جاویگے
اور سکے لگ جانے سے کپڑا دہویا جاویگا دوسرے معنے ہنری اسکاٹ مین اور طامس اسکاٹ
مین یہہ بہی لکہی ہین کہ یہ تعریف شیلو کے ہین اور یہ خطاب حضرت عیسی کا ہو اور انگور کے
خون سے مراد حضرت عیسی کا خون ہو جو اونہون نے گنہگارونکی نجات کے لیے بہادیا دیکھو
کہان انگور کا خون کہان انسان کا خون پادری لوگ جس لفظ کے جو معنے چاہتے ہین لکھدیتے
ہین بے کے معنی کی ایک سند یہہ ہو کہ توراۃ کی تیسرے سورہ کی بارہوین ایت مین اللہ تعالی نے عورت
کو لڑکا جننے کے بعد حکم فرمایا کہ سات دن جیسی حیض کے دنونمین رہتی ہو وہ ناپاک ہوگی پہر فرمایا
وشلشیم یوم وشلشت یامیم تشب بدمی طاھراہ اسکا ترجمہ پادری ہیتھر نے یون کیا ہو کہ تینتیس دن
وہ ٹہری رہی لہو سے اپنے پاک کرنیمین دیکھو یہان بہی بے کے یہی معنی ہین کہ لہو سی پاک کرنیکے
لیے بیٹھی رہی یہ معنی نہین کہ لہو کے اندر بیٹھی رہی پہر دوسری آیت مین یون ہے تشب عل
دمی طاھراہ یہان بی کی جگہ پر عل کا لفظ ہو جسکے معنی ہین اوپر اسکا ترجمہ بہی یہی کیا ہو کہ خون
سے اپنے پاک کرنیمین جناب یوحنا کی مشاہدات کے ساتوین باب مین ہو کہ حضرت یوحنا نے عالم غیب
مین ایک بڑی جماعت دیکہی سفید کپڑے پہنے ہوئے تخت کے آگے یعنی اللہ کے تخت کے آگے
اور برّی کی یعنی حضرت عیسی کے حضور مین کہڑے ہین اور سب فرشتون نے اللہ کو سجدہ کیا
اور ایک بزرگ نے مجہسے کہا کہ وہی جو سفید کپڑے پہنی ہین کون ہین مین نے کہا ای خداوند
تو ہی جانتا ہو اوسنے کہا یہہ وہ ہین جو بڑی مصیبت مینسے آئی ہین اونہون نے اپنے کپڑونکو
برّے کے یعنی حضرت عیسی کے لہو سی دہویا ہو اور اونہین سفید کیا ہو وہ عبرانی مجموعہ انجیل کا
جو بیروت مین چہاپا گیا ہو اوسمین یہان عبرانی لفظین یہ ہین ویکبسو ات سلموتام ویلبینوم
بدم ھسہ دیکھو یہان بہی بدم مین بے کا حرف ہو اور معنی صاف یون ہین کہ اوس خون سے
کپڑونکو دہویا اور سفید کیا ہی پانی سے کپڑونکو دہو کر وہ خون کپڑون سی چہڑایا ہو تب کپڑے

سفید ہوئی اور یہ معنی نہین ہی کہ خونکو پانی کی جگہ کپڑون پر ڈالا ہی یون ہوتا تو کپڑی لال ہوجاتی
سفید کیون ہوتے بیشک حضرت یعقوب کے قول کا بھی یہی مطلب ہی کہ وہ شراب کی باعث
اپنے کپڑے کو دہوویگا تاریخ واقدی مین لکھا ہی کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت مین جب
شہر بصری کے نصاری پر محمدیونکی فوج پہونچی وہانکا حاکم روماس مسلمانون کے پاس آیا اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی [illegible] حال یہہ بہی ہی کہ اوسنے پوچہا کہ اونپر کوئی کتاب اوتری ہے
خالد رض بولے ہان اللہ نے اونپر قرآن اوتارا ہی روماس بولا بہلا اوسمین شراب حرام ہوگئی ہے
خالد رض بولے ہان پہر اوسنے پوچہکر ایمان لایا اور محمدی ہوا اسکے بعد بارہوین آیت مین حضرت
یعقوب علیہ السلام فرماتے ہین خَکْلِیلِی عَینَایِم مِیَّایِن وُلِبن شِنَّیم مِحَالاَب یعنی اوسکی آنکہین
شراب سے زیادہ سرخ ہونگی یہہ صاف پتا دیکہو اور سمجہو کہ یہہ جو میم کا حرف ہی عربی مین اسکی جگہ من
ہوتا ہی اسکے معنے ہین سے اسکے معنی یہی ہین کہ شراب سی زیادہ اسکی سند یہہ ہی کہ زبور شریف مین
کے اکیاونوین سورہ مین آیا ہی وِمِشَّلِج اَلبِین اسکا ترجمہ لکھا ہی کہ مین برف سی زیادہ سفید ہوجاؤن
دیکہو لفظ کے معنے اتنی ہی ہین کہ مین برف سی سفید ہوجاؤن لیکن پادری میتہر نے زیادہ کا
لفظ لکہا ہی اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے باونوین باب کے آخر مین ہی کی مِشحت مِایش مَرأہ
یعنی اوسکا چہرہ ہر بشر سے زیادہ بگڑ گیا دیکہو یہان بہی زیادہ کے معنی لکہی ہین اور اسی صحیفہ
کے تیرہوین باب مین ہے اُوقِیر اِنوُش مِپاز وِ اَدام مِکّتیم اُوفِیر مین زیادہ بیش قیمت کرونگا
مرد کو کندن سے اور آدمی کو اوفیر کے سونے سے دیکہو یہان بہی زیادہ کے معنے نکل آئی بس اسیطرح
یہان توراۃ مین بہی یہی مطلب ہی کہ اوسکی آنکہین شراب سی زیادہ سرخ ہونگی اور اوسکی دانت
دودہ سی زیادہ سفید ہین یہ صاف پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی آپ کے وقت مین
توراۃ اور انجیل کے جاننی والون نے کئی جگہ یہ پتا آپکا لوگون سی پوچہا کہ آپ کی آنکہون مین سرخی ہی
یا نہین جب سنا کہ ہمیشہ آنکہون مین سرخی رہتی ہی کہا یہ وہی پیغمبر ہین جنکی سب راہ دیکہہ رہے ہین حدیث
کی کتابون مین ہی کہ آپ پر قرآن کے اوترنے سے پہلے جب آپ حضرت خدیجہ کا مال لیکر تجارت کے
لیے تشریف لیگئے بصری کے بازار تک پہونچی ایک درخت کے سایہ کے نیچے اوترے وہان صومعہ
یعنی تکیہ نسطورا درویش عیسائی کا قریب تہا اوس درویش حقانی نے آپ کو دل کے نور سی پہچانا

مولانا عبد الباقی زرقانی مواہب لدنیہ کی شرح مین لکھتے ہین کہ میسرہ حضرت خدیجہ کا غلام جو آپ کے ساتھہ تھا نسطورہ نے اوس سے پوچھا کہ آپکی آنکھونمین سرخی ہے میسرہ نے کہا کہ ہان اونکی آنکھونمین ہمیشہ سرخی رہا کرتی ہے جدا نہین ہوتی اوس درویش نے فرمایا کہ یہہ وہی پیغمبر ہین اور وہ آخر ہین سب پیغمبرون سے کاشکے مین اونکا وقت پاؤن جب اونکو ظاہر ہونیکا حکم ہوگا اور ابو سعد نے شرف المصطفے مین ذکر کیا ہے کہ وہ درویش جب یہہ نشانیان معلوم کرچکا آپ کے نزدیک آیا اور آپ کے سر کو اور قدمون کو چوما اور بولا کہ مین آپ پر ایمان لایا اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ وہی ہین جنکا ذکر اللہ نے توراۃ مین کیا ہے پھر جب اوسنے آپکے کندھون پر مُہر پیغمبری کی دیکھی اوسپر بوسہ دیا مولانا جلال الدین سیوطی نے تاریخ مصر مین عبد الرحمن ابن عبد اللہ ابن عبد الحکم کی فتوح مصر سے نقل کیا ہے اور وہ ابان بن صالح سے روایت کرتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب حاطب کو بادشاہ مصر مقوقس پاس اپنا فرمان دیکر بھیجا تو اوس بادشاہ نے آخری پیغمبر کی صفتین بیان کین ہین اونمین یہہ بھی ہے کہ اونکی آنکھونمین سرخی ہے کہ اونسے جدا نہین ہوتی ہے حاطب بولے ہان یہی آپکا پتا ہے یہہ جو فرمایا کہ اوسکی دانت دودہ سے زیادہ سفید ہین یعنے حُسن کے باعث سے اور مسواک کی کثرت سے دانت بہت سفید ہین پادری میتھر نے اور سب آیتونمین جہان ایسا لفظ ہے زیادہ کے معنے لکھے ہین مگر اس جگہ یون ترجمہ کردیا کہ اوسکی آنکھین شراب سے لال ہونگی اور اوسکی دانت دودہ سے سفید ہونگے اور پادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب دو طرح لکھتا ہے ایک تو یہ کہ یہہ تعریف شیلوکی ہے اور یہ خطاب حضرت عیسی کا ہے اور معنی یہ ہین کہ اونکی آنکھین شراب سے سرخ ہونگی اور دانت دودہ سے سفید ہونگی اور شراب اور دودہ سے انجیل کی برکتین مراد ہین اسکی سند یون بیان کرتا ہے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی صحیفہ مین آخر زمانہ کی بشارتونمین یون فرمایا ہے کہ شراب اور دودہ بغیر قیمت کے خریدو اور وہان احمد کی کلام کی برکتین مراد ہین ہم کہتے ہین وہان انجیل کا نام نہین ہے وہان صاف محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قرآن اور حدیث کی فیض اور برکت کی بشارت ہے اور یہان توراۃ مین بھی اگر فیض اور برکت مراد لو تو بھی قرآن اور حدیث کا فیض اور برکت مراد ہے کیونکہ اس بشارت مین بہت بڑا کھلا ہوا پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ہے کہ وہ انگور کے خون کے باعث سے اپنا کپڑا دھوئیگا

پادری طامس اسکاٹ دوسرے معنی یون لکھتا ہو کہ یہ تعریف یہودا کی ہر کہ وہ جب شراب
بہت پیچاوینگے تو اونکے آنکھین شراب انگور کی طرح سرخ ہونگی اور دانت مانند دودہ کے
اور اونکی چراگاہین بہت بلند ہونگی کبھی حضرت عیسی کی تعریف اور کبھی یہودا کی تعریف
ٹھراتی ہین پانچ ۵ انکی اکہین کہولدے آمین **اللہ تعالی نے حضرت موسی سے فرمایا کہ اسرائیلیونکے**
واسطے تیری مانند ایک نبی قائم کرونگا اسلیے اس جا حضرت موسی کا احوال لکھا جاتا ہے
ای بہائیو الواس جا یہ حضرت موسے کا احوال توراۃ شریف سے لکھنا بہت ضرور ہو حضرت یعقوب کی بیٹے لاوی کی نسل مین حضرت
موسے پیدا ہوے لاوی کے بیٹے قہات اور قہات کے بیٹے عمران اور عمران کے بیٹے حضرت موسے
اور حضرت ہارون ہین حضرت موسی ایک میدان مین تھے کہ درخت سے آگ انکو دکھلائی دی جب
پاس گئے اللہ نے آواز دی کہ ای موسی مین اللہ ہون ساری جہان کا مالک ہون تو اپنی
لاٹھی ڈالدی آپ نے لاٹھی ڈالدی وہ سانپ بن گیا اور دوڑنے لگا اللہ نے فرمایا مت ڈر
اسکو پکڑلے وہ پہر لاٹھی ہوجائیگی اور اللہ نے آپ کے ہاتھہ کو روشن کردیا اور فرمایا کہ یہہ
دونو نشانیان لیکر تو اور تیرا بھای ہارون دونو جاؤ اور فرعون کو میرا پیغام پہونچاؤ اور کہو کہ
اللہ پر ایمان لاوے اسرائیلیون کو عذاب نہ دے اور اونکو ہماری ساتھہ بہیج دے حضرت
موسی اور حضرت ہارون نے فرعون کو جو مصر کا بادشاہ تہا اللہ کا یہ پیغام پہونچایا فرعون کسیطرح
اللہ پر ایمان نلایا فرعون ایسا کافر تہا کہ بالکل اللہ کا منکر تہا حضرت موسی کی قوم کے لوگ جو
حضرت یعقوب کی نسل مین تہی اونکو بیگار مین پکڑ کر کہاتا تہا بڑی بڑی سخت محنتین اون سے
لیتا تہا جب حضرت موسی نے اوسکو یہہ نشانی دکھلای کہ اپنا ہاتھہ روشن دکھلادیا اور اپنا
عصا ڈالدیا وہ اژدہا بن گیا فرعون نے کہا یہ جادو ہی اوسنے تمام شہرون سے جادوگرون کو
جمع کیا اونہون نے اپنی رسیان اور لاٹھیان ڈالدین حضرت موسی کے اور سب لوگونکی
خیال مین یون دکہای دیا کہ اژدہی دوڑرہے ہین حضرت موسی کے دل مین کچھہ خوف آیا اللہ نے
فرمایا تو مت ڈر تو ہی اونچا ہی تو اپنی لاٹھی ڈالدے آپ نے لاٹھی ڈالدی وہ اژدہا بنکر
سب کو نگل گئی اور پہر لاٹھی ہوگئی ساری جادوگر اللہ کے آگے سجدی مین گر پڑے
اور بولے کہ ہم اللہ پر ایمان لاے جو ساری جہان کا مالک ہی اور موسی اور ہارون کا

مالک سے جب فرعون کسیطرح ایمان نہ لایا اللہ نے حضرت موسی کو حکم کیا کہ رات کیوقت اپنی امت کو ساتھہ لیکر شہر سی نکلجاو حضرت موسی اپنی قوم کو ساتھہ لیکر رات کیوقت نکل گئے سورج نکلتی وقت دریا کی کناری پر تھی کہ فرعون فوجون سمیت پہونچا حضرت موسی کو اللہ نے حکم دیا کہ اپنا عصا دریا پر مارو آپ نے دریا پر عصا مارا دریا خشک ہوگیا حضرت موسی اپنی قوم سمیت پار ہوگئی فرعون سو کہا رستا دیکھکر پیچھی آیا اللہ نے پانی کو ملا دیا اور فرعون کو فوج اور لشکر سمیت ڈبو دیا یہ احوال توراۃ اور قرانمین نہایت پہیلاو کے ساتھہ ہی جاننا چاہیے کہ توراۃ مین اور اگلی کتابونمین اللہ کے کلام کے ساتھہ کچھہ کچھہ کلام پیغمبرونکا اور علم والونکا بہی لکھا گیا ہی تا کہ اللہ کے کلام کا مطلب خوب کہلجاوی عقل سی معلوم ہوتا ہی کہ اتنا کلام اللہ کا ہی اتنا حضرت موسی کا توراۃ مین کئی جگہ لکھا ہی کہ اللہ نے حکم کیا کہ یہہ احوال لکھہ رکہو معلوم ہوا کہ اللہ کے کلام کے ساتھہ اور احوال جو اوسوقت مین گذرا اوسکو اللہ کے حکم سی حضرت موسی نی لکھہ اسی طرح اور پیغمبرونکی کتابونمین پیغمبرون نے اپنا احوال بہی لکھا ہی انجیل مین حضرت عیسیٰ کا احوال آپ کے رفیقون نے لکھا ہی مگر قرآن شریف مین فقط اللہ ہی کا کلام لکھا گیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا حکم یون ہی ہوا کہ قرآن الگ رہا اور قرآن کے سوا جو کچھہ اللہ نے آپ کو بتلایا آپنی لوگو کو فرمایا وہ الگ رہا توراۃ شریف کی دوسرے سورۃ مین لکھا ہی کہ حضرت موسی دریا سی پار ہوکر اپنی سب لوگون سمیت سور کے بیابان مین گئے تین دن کی بعد مارہ مین آئی پہر ایلیم مین آئے پہر مصر سی نکلنی کی دوسری مہینی کی پندروین دن سین کے بیابان مین پہونچی وہان اللہ نے اونپر من برسایا وہ ایک سفید اور گول چیز تہی جیسی برف کا چہوٹا ٹکڑا اور بٹیرونکی فوجین تمام لشکر مین آن پڑین وہ لوگ بٹیرونکا گوشت اور من مدتون تک کہاتی رہی پہر اون سب لوگون نے سین کے بیابان سے کوچ کرکے رفیدیم مین ڈیرا کیا وہان پانی نتہا حضرت موسے نے کی دعا سی اللہ نے ایک پتھر سی بارہ چشمی نکالی رفیدیم مین عمالیق لوگ لڑنے آئے حضرت موسی نے اونپر جہاد کیا اور فتح پای پہر حضرت موسی سب قوم سمیت مصر سی نکلنی سے تیسرے مہینہ کی عید سینا کی بیابان مین آئی سب لوگون نے پہاڑ کے آگے خیمی کہڑے کیے حضرت موسی پہاڑ پہ چڑھ گئی اللہ نے آپ سی باتین کی ور اللہ تعالی نے آپسے وعدہ کیا کہ دیکہہ مین اندہیری بدلی مین

تجھہ پاس آتا ہون تاکہ جب مین تجھسی باتین کرون لوگ سنین اور ہمیشہ تجھسی عقیدہ رکھین
پھر تیسرے دن ایسا ہوا کہ صبح کو بادل گرجا اور بجلیان چمکین اور پہاڑ پہ کالی گھٹا اور مدہی اور
قرنای کی آواز بہت بلند ہوی ساری لوگ ڈیرونمین کانپ گئی حضرت موسی سب لوگونکو
خیمونسی باہر لای وہ لوگ پہاڑ کے نیچے کھڑے ہوے اور سینا پہاڑ پر پہونچے اور یہ سب دہوان تہا
کیونکہ اللہ تعالی شعلے مین ہوکر اوترا اور تنور کا سا دہوان اوٹہا اور سارا پہاڑ ہل گیا اور
اللہ تعالی نے حضرت موسی سے باتین کین اور شریعت کے بہت حکم بتلای پہر حضرت موسی
نے وہ سب حکم لوگون کو آکر سنای پہر حضرت موسی ستر آدمی چن کر اپنے ساتھہ پہاڑ پر لیگئی پہر
حضرت موسی چالیس دن اوس پہاڑ پر رہے اللہ نے آپ سی بہت باتین کی اور اپنے تختیون پہ
اپنا کلام لکہکر حضرت موسی کو دیا اور اللہ تعالی نے حضرت موسی کو ایک صندوق کے بنانے کا
حکم کیا اوسکی سب ترکیبین بتلادین وہ صندوق بنایا گیا اور ایک خیمہ مین رکہا گیا وہ خیمہ
اور وہ صندوق خاص مقام اللہ کی بندگی کا تہا جیسے ہماری شریعت مین کعبہ ہر اوس
صندوق کا ذکر اللہ تعالے نے سورہ بقر مین کیا ہی کہ اوس صندوق مین اللہ کے طرف کے
تسلے تھے یعنی ایسی برکت اور فیض اللہ کیطرف کا اومین تہا جس سے ایمانوالون کے دلونکو
تسلی ہو پہر حضرت موسی سینا پہاڑ سے اوترا اور پورب کی راہ چلے توراۃ کے چوتہی سورہ
جسکو کتاب العدد کہتی ہین یعنے گنتی کی کتاب جسمین حضرت موسی کی قوم کی گنتی او حساب ہی
اوسمین دسوین باب کی گیارہوین آیت مین لکھا ہی کہ دوسرے برس کے دوسرے مہینی کے
بیسوین تاریخ بنی اسرائیل سینا کے جنگل سے اپنے اپنے سفر مین چلے اور بدلی فاران کے
جنگلمین جا ٹہیرے یعنی وہ بدلی جسکا اونپر سایہ رہا کرتا تہا پہر آگے بڑہکر لکھا ہی کہ اونہون نے خداوند
کے پہاڑ سے تین دن کی راہ سفر کیا پہر لکھا ہی کہ حضرت موسی نے ایک مقام کا نام تبعرہ رکہا
پہر لکھا ہی کہ اوس مقام کا نام قبر الحطاوہ رکہا شاید یہہ دوسرا مقام ہوگا یا وہی تبعرہ تہا پہر وہانسے
کوچ کیا او حصیرات مین جا کر رہے پہر لوگون نے حصیرات سی کوچ کیا اور فاران کے بیابانمین
ڈیرے کیے پہر لکھا ہی کہ حضرت موسی کو اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ تو لوگون کو بہیج تاکہ کنعان کی
زمین کی جاسوسی کرین حضرت موسی نے فاران کے جنگل سی جاسوسونکو بہیجا وہ لوگ چالیس دن

کی بعد جاسوسی کرکے پہرے اور پہر کر موسی و ہارون اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کی پاس فاران کی
جنگل قادس مین پہونچے جاسوسون نے سب لوگون سی کہدیا کہ اوس زمین کے رہنے والے بڑے قد اور ہین
ہم اونکے سامنے ایسے ہین جیسے ٹڈی تب ساری لوگ چلا کر روے اور حضرت یوشع جو نون
کی بیٹے ہین اور جناب کالب جو یفنہ کے بیٹے ہین اون دونون نی سب کو نصیحت کی اور فرمایا
اگر اللہ ہم سی راضی ہی تو ہمکو اوس زمین پر لیجائیگا اور وہ زمین ہمکو دیگا تم اللہ سی بغی مت ہو
اور اوس زمین کے لوگون سی مت ڈرو کہ اللہ ہماری ساتھہ ہی اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اپنے
رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہہ احوال سورۂ مائدہ مین سنایا ہی اور ان دونو شخصونکی
بڑی تعریف فرمای ہی پہر اللہ تعالی نے حضرت موسی سے فرمایا کہ یہہ سب لوگ جنہون نے
میری نشانیان دیکہین ہین اس بیابان مین مرینگے کالب اور یوشع کے سوا تم اوس زمین تک
نہین پہونچوگے اور تمہاری لڑکون کو مین وہان داخل کرونگا اور تمہاری لاشین اس بیابان مین
گرینگی اور تمہاری لڑکے اس جنگل مین چالیس برس تک بیابان مین بہٹکتے پہرینگے اور حضرت
یوشع علیہ السلام کے کتاب کے چودہوین باب مین لکہا ہی کہ حضرت کالب نے فرمایا کہ حضرت موسی نے
مجہکو اس زمین کی جاسوسی کے لیے قادس برنیع سی بہیجا تہا اور توراۃ کے پانچوین سورۃ مین ہے
کہ حضرت موسی فرماتے ہین کہ تم بہت دن تک قادس مین رہے تب ہم پہرے اور جیسا اللہ نے
مجہسے فرمایا تہا دریای قلزم کی راہ بیابان مین آئے اور ایک مدت تک سعیر پہاڑ کے گرد
پہرتے رہے پہر اللہ نی مجہسی فرمایا کہ تم اس پہاڑ کے گرد بہت پہرے اب اوتر طرف جاؤ اور بنی عیص
جو سعیر مین رہتی ہین اونکو مت چہیڑو کہ مین اونکی زمین سی ایک قدم بہر بہی تمکو نہین دینے کا وہ
اس بڑے بیابان مین تیرا چلنا پہرنا جانتا ہی اس چالیس برس کی مدت سی خداوند تیرا خدا تیرے
ساتہہ ہی سو جب ہم اپنی بہائیون بنی عیص کے سامنی جو سعیر مین رہتی ہین میدان کی راہ سی ایلات
اور عصیون جبر سی ہوکے انسے گذر گئے تو ہم پہرے اور مواب کی بیابان کی راہ مین آئی اب اوٹہو اور
وادی زرد کی پار ہو چنانچہ ہم وادی زرد سی اودہر گذری اور جب سی ہمنی قادس برنیع کو چہوڑا اور
وادی زرد تک آئی اٹہتیس ۳۸ برس کا عرصہ ہوا پہر کتاب العدد کی بیسوین ۲۰ باب مین اس احوال کو
یون لکہا ہی کہ بعد اسکے بنی اسرائیل کی ساری جماعت پہلے مہینی مین دشت سین مین ای اور قادس مین

رہنے لگی وہان پانی نتہا لوگون نی حضرت موسی سی کہا یہان تو بونی کی جگہ نہین اور نہ انجیرون کی اور نہ انارون کی یہان تو پینی کو پانی بہی نہین ہے تب حضرت موسی نی عصا مارا اور پتہر سی پانی نکلا پہر حضرت موسے نی قادس سے ادوم کی بادشاہ پاس قاصد بہیجی کہ ہم قادس کے شہر مین ہین جو تیری دور کی سرحد پر ہی سو ہمکو اپنی ملک مین جانیکا رستہ دی اوسنی رستہ ندیا اور بنی اسرائیل قادس سی روانہ ہوکر ہور پہاڑ پر آئے اور ہور کا پہاڑ جو ادوم کی سرحد سی ملا ہوا تہا اوس پر اللہ نی حضرت موسی اور ہارون کو کہا کہ ہارون اپنے لوگو مین جا ملیگا اور مر جائیگا سو حضرت ہارون نی پہاڑ کی چوٹی پر وفات پای یہ بیان اڑتیس ۳۸ برس کے بعد کا ہی کہ اڑتیس برس بعد پہر قادس مین آئی پہر تینتیسوین ۳۳ باب مین مصر سی ہور پہاڑ تک بہت سی منزلین لکہی ہین اور لکہا ہی کہ حضرت موسی نی اللہ کی حکم کی مطابق کوچ بہ کوچ اونکی منزلون کو قلمبند کیا پہلی ایلیم کی بعد لکہا ہی کہ سین کی بیابان مین خیمہ کیا پہر بیچ مین دو منزلین اور لکہکر رفیدیم کی منزل لکہی ہے رفیدیم کی بعد دشت سینا پہر قبر التہاوہ پہر حصیرات لکہا ہی پہر حصیرات کی بعد اٹہارہ منزلین اور لکہی ہین ان اٹہارہ منزلون مین تیرہوین ۱۳ منزل کا نام موسیروث لکہا ہی پہر لکہا ہی کہ دشت سین مین جو قادس ہی ڈیری کئے اور قادس ہی چلکر ہور پہاڑ پر خیمہ کیا جو زمین ادوم کی سرحد پر ہی یہان حضرت ہارون اللہ کی حکم سی ہور پہاڑ پر گئی اور بنی اسرائیل کی مصر سی نکلنی کی پیچہی چالیسوین برس کے پانچوین مہینے کی پہلی تاریخ وہان وفات پای اس بیان سی معلوم ہوا کہ سین دو ہین ایک وہ مقام جو سینا پہاڑ سی پہلی ملا تہا ایک یہ سین جسکا قادس نام ہی آگی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر خوب ثابت ہو چکا کہ فاران مکہ کا نام ہی جہان حضرت اسمٰعیل علیہ السلام رہتی تہی اب یہانسے معلوم ہوا کہ قادس بہی اوسی مقام کا نام ہی امام نووی نی تہذیب الاسماء مین لکہا ہی کہ مکہ کا نام قادس بہی ہی معلوم ہوا کہ مکہ سی حضرت موسی نے کنعانکی طرف جاسوس بہیجی جب لوگون نی ملک کنعان مین جہاد کے لیے جانی سی انکار کیا اللہ تعالی نی فرمایا کہ چالیس برس تک یہہ لوگ اسی بیابان مین بہٹکتے پہرینگے حضرت موسی امت سمیت ایک مدت تک قادس مین یعنی مکہ مین رہی یا اوسکی قریب کسی مقام مین رہی پہر اللہ کی حکم سی دریای قلزم کی راہ ادومیہ کی بیابان مین آئی اور ایک مدت تک سیعیر پہاڑ کے گرد پہرتی رہی پہر اللہ نی فرمایا کہ اب اوتر طرف جاو سو وہان سی پہرکر ایلات اور عصیون جبر سی ہو کی گذر گئی پہر پہری اور مواب کی بیابان کی راہ ای ملا احمد ایرانی عبرانی دانی نے سیف الامۃ

مین کتاب کالوبین لغت عبرانی سے لکھا ہی کہ موآب ایک شہر تہا ملک عراق مین اور بعضی کہتی
ہین کہ موآب خیبر کی ولایت کا نام ہی واللہ اعلم پہر حضرت موسی علیہ السلام موآب سی وادی
زرد مین آی مولانا سید علی سمہودی جو کتاب وفا الوفا مدینہ شریف کی احوال مین لکہی ہی اوسمین وادی
زرد کو مدینہ سے بارہ کوس پہ لکہا ہی اب قادس برنیع کو چہوڑی ہوی اڑتیس برس گذری تے
پہر اونتالیسوین برس موسیروث مین آی جو قادس برنیع کی قریب ہی اس بیچ مین بہت سی منزلین
بیچمین ہوگئین جو تینتیسوین باب مین لکہی ہین پہر قادس برنیع مین دیری کئی اب قادس برنیع سے
چلکر حور پہاڑ پر خیمہ کیا جو زمین ادوم کی سرحد پر ہی اس پہاڑ پر حضرت ہارون علیہ السلام کو اللہ نے
دنیا سی اوٹہا لیا آپ اوسی پہاڑ پر دفن ہوی یہہ سب بیان توراۃ شریف کی پانچوین سورہ سی
ظاہر ہی اب اس مقام مین فاران کا پتا اور نشان اور زیادہ کہل گیا اور پادریون کی اگلین غلط
ہوگئین فاران مین پادریون کی تین قول ہین پہلا قول یہ ہی کہ فاران اوس میدان کا نام ہی جو سینا
پہاڑ کے پچہم طرف ہی اور اوس جنگلین عمارتین اور پرانی قبرون کے اور مناروں کی نشان اب تک
موجود ہین یہ قول صاف غلط ہی کیونکہ توراۃ مین حضرت موسی علیہ السلام کی منزلین جو سینا پہاڑ تک
لکہی ہین وہان فاران کا ذکر نہین اور رفیدیم مصر کے اوتر طرف کے صوبہ مین سینا پہاڑ کی پچہم طرف ہے
حضرت موسی علیہ السلام وہان سی پورب کیطرف آی اونکو سینا پہاڑ کی طرف فاران نہین ملا دوسرا
قول یہ ہی کہ فاران اوس میدان کا نام ہی جو بیرسبع کی اوتر حد سی سینا پہاڑ تک چلا گیا ہی اور اکثر
لوگون نی یہہ بیان کیا ہی کہ اوسکی اوتر مین ملک کنعان ہی اور دکہن مین سینا پہاڑ اور پچہم مین مصر
اور پورب مین ساعیر پہاڑ ہی اور اس میدان لق و دق مین بہت سی چہوٹی جنگل ہین یہ قول
بہی بالکل غلط ہی کیونکہ حضرت موسی علیہ السلام سینا پہاڑ سی تین دن کی راہ چلے اور قبر الحطاوہ اور
حصیرات مین رہی حصیروث سی کوچ کیا تب فاران مین آی یہان سی ثابت ہوا کہ حصیرات سی آگے
فاران ہی اون سب بیابانون سی علیحدہ اور بادشاہون کی احوال کی پہلی کتاب جو توراۃ کی جلد
مین لگی ہوی ہی اوسکی گیارہوین باب کی اٹہارہوین آیت مین ہی وہ مدیان سی نکلی اور فاران مین
آئی اور وہان سی آدمی ساتہ لیکر مصر کو گئی مدیان وہ شہر ہی جسکو عرب لوگ مدین کہتی ہین اور دریا
قلزم کی کنارے پر ہی جو حجاز کیجانب سی تبوک سی چہہ منزل کی قریب دکہن کی طرف ہی اور یہہ شہر

عین وادی فاران مین تہا جو ٹہیک حجاز ہی ایک قول پادریونکا یہہ ہی کہ قادس جہان حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کنوان کہودا تہا اور اوسکا نام بیرسبع رکہا تہا وہی فاران ہی ہم کہتی ہین یہی قول ٹہیک ہی کیونکہ حضرت ہاجر علیہا السلام کی ذکر مین توراۃ شریف مین لکہا ہی کہ بیرسبع کے میدانمین بہٹکتی پہرتی تہین پہر لکہا ہی کہ حضرت اسمٰعیل فاران کی بیابانمین رہی معلوم ہوا کہ فاران اور بیرسبع ایک ہی یا دونو پاس پاس ہین اب یہان لکہا ہی کہ لوگ جاسوسی کر کے فاران قادس مین آئی معلوم ہوا کہ فاران اور قادس دونو پاس پاس ہین توراۃ کی پہلی سورۃ کی چودہوین باب کی چہٹی آیت مین ہی کہ کدرلاعومرنے حوریون کو اونکی پہاڑ سعیر مین ایل فاران تک جو بیابان کی کنارے پر ہی مارا اور وہ پہر کر عین مشپاط یعنی قادس مین آئی پادری ہارن اپنی تفسیر کی تیسری جلد کے پانسوستانوی صفحہ مین لکہتا ہی کہ قادس برنیع یا عین مشپاط فرقہ یہودا سے متعلق تہا اور حضرت موسی کی بہن نی وہان انتقال کیا حضرت شموئیل علیہ السلام کی احوال کے دوسری کتاب کی سترہوین باب مین ہی کہ دان سی بیرسبع تک ساری بنی اسرائیل جمع ہوں اور توراۃ کی چوتہی سورۃ کی چونتیسوین باب مین ہی کہ اسرائیلیونکی دکہنی سرحد قادس برنیع تک پہونچی اس سی یہی معلوم ہوا کہ قادس برنیع اور بیرسبع دونو ایک ہین یا پاس پاس ہین اور حضرت یوشع علیہ السلام کی پندرہوین باب مین ہی کہ یہودا کی فرقی کا حصہ دشت سین دکہن کی طرف دکہنی سوانے کی انتہا ادوم کی سرحد تک اور یہہ حد دکہن کیطرف عقرابیم کی چڑہای سی ہو کر سین تک پہونچی اور دکہن سی قادس برنیع کو چڑہی اور حصرون پاس جا کی ادار کو چڑہی اور اسی باب کی تیئیسوین آیت مین ہی قادس اور حصور اور ارمیا علیہ السلام کی اونچاسوین باب مین اٹہائیسوین آیت مین ہی کہ قیدار کی بابت اور حصور کی بادشاہونکی بابت یہان سی معلوم ہوا کہ قادس قیداریونکا مقام تہا حصور کی ساتہہ ایک جگہ قادس کا نام لیا دوسری جگہ اوسکی عوض قیدار کا نام لیا معلوم ہوا کہ قادس وہ جگہ ہی جہان قیداری رہتی تہی اور وہ مکہ ہی سبائک الذہب مین مولانا محمد امین بغدادی نی لکہا ہی کہ حصور ایک شاخ ہی قوم حمیر کی اونمین ایک پیغمبر شعیب نام اللہ نی بہیجی اون لوگون نے اونکو قتل کیا اللہ نی اونپر بخت نصر کو غلبہ دیا اوسنی اونکو قتل کیا ارمیا علیہ السلام کی اسی باب کی اکتیسوین آیت مین یہودا کی سرحد کا بیان یون ہی کہ بیابانمین بیت عرابہ اور مدین اور رسکا اور

نیسان اور وہ عیر جو کہاری ہی اور عین جدہ کی یہان سی سارا مطلب کہلگیا کیونکہ بیابان عرب
کی اوس حصہ کا نام ہی جہان مکہ اور مدینہ ہی جو حجاز کہلاتا ہی جیسا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام
کی بیالیسوین[۴۲] باب کی گیارہوین آیت مین بیابان کا اور قیدار کا اور سلع کا ذکر ایک ہی آیت مین
ہی اوس سی ظاہر ہوتا ہی کہ بیابان اوس مقام کا نام ہی جہان قیداری لوگ رہتی تہی اور وہ مکہ
ہی اور سلع قیداریون کی قریب ہی تو سلع یہی مدینہ پاک ہی پادری ہارن نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی
کہ یونانیون نی ملک عرب کی تین حصی کئی ہین ایک مین دوسرا اسٹیر انٹسر اصحرا عرب پادری مارٹن مین
سیر الاسلام مین لکہتا ہی کہ سنگستانی عرب مین سینا پہاڑ اور حوریب پہاڑ ہی اور ریگستانی عرب
مین مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہی معلوم ہوا کہ یونانیون نی سنگستانی عرب اوس ضلع کا نام رکہا جہان
پہاڑون کی بہت کثرت ہی اور مکہ سی مدینہ تک کسی نے ریگستانی کہا کسی نے صحرا اور جنگل کہا قاموس مین
ہی کہ قریشی لوگ عربہ مین رہی اسی سی سب عربون کی نسبت اوسکی طرف ہو گئی اور وہ میدان
عرب کا ہی اور میدان اسماعیل علیہ السلام کی گہر کا ہی اور ایک شاعر نی ضرورت سی ری کو ساکن
کر دیا ہی اور کہا ہی ؎ وَعَرْبَةُ اَرْضٌ مَا يُحِلُّ حَرَامَهَا ۞ مِنَ النَّاسِ اِلَّا اللَّوْذَعِيُّ الْحُلَاحِلُ
یعنی عربہ ایسی زمین ہی کہ اوسکی حرام کو کوئی آدمی حلال نہین کر سکتا مگر وہ بڑا عقلمند سردار شجاع سخی الا
یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہوڑی دیر مکہ مین کافرونکا قتل کرنا اللہ نی حلال کر دیا تہا
اس بیان سی معلوم ہوا کہ وہ ٹکڑا زمین کا جو عربہ کہلاتا تہا وہ یہی زمین مکہ کی ہی جہان حضرت اسمٰعیل
رہتی تہی اسی کو عبرانی مین بیت عرابہ کہا ہی اور مدین تو عرب مین مشہور ہی جہان حضرت موسیٰ ع
پہلی بار مصر سی نکل کر رہی تہی یہہ شہر مکہ اور مدینہ کی قریب ہی اوسکی ساتہہ اوس عیر کا یعنی شہر کا نام
ہی جو کہاری ہی عبرانی مین عیر شہر کو کہتی ہین ظاہر یون ہی کہ یہ اشارہ مدینہ منورہ کی طرف ہی کیونکہ اوسکی
آس پاس کہاری زمین ہی اور مدینہ منورہ مین ایک پہاڑ بہی ہی جسکا نام عیر ہی معلوم ہوا کہ یہود کی
فرقہ کی سرحد مدینہ تک تہی اور قادس برنیع مکہ ہی اونکی سرحد وہانتک بہی تہی وفاء الوفا مین بہت
روایتین اس مضمون کی لکہی ہین کہ اسرائیلی لوگ مدینہ مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وقت مین
اوتری تہی کسی روایت مین ہی کہ بخت نصر کی ظلم سی جب تتر بتر ہوی یہان اوتری ایک روایت یہ ہی
[illegible] شاہ روم نی جب انکو عاجز کیا تب یہان اوتری اور زمین نی شرقی سی نقل کیا ہی کہ یہودی لوگ

بستی اور کئی قومین تہین ابن النجار نے لکہا ہی کہ اونکی اونسٹھ محل تہی اور وہ عرب جو انصار کے پہلی اونکی اوپر اوترے تہی اونکی تیرہ محل تہی ابن زبالہ نی بہت سی نام لکہی ہین جو ہماری زمانہ مین پہچانی نہین جاتی تمام ہوا بیان وفاء الوفا کا ظاہر یون ہی کہ پہلی حضرت موسی کیوقت مین آئے تہی پہر وقت پر اور لوگ اونمین ملتی گئی واللہ اعلم اب رہی یہہ بات کہ حور پہاڑ کہان ہی سو مولانا سید علی سمہودی جو مدینہ شریف کی رہنی والی تہی وفاء الوفا مین لکہتی ہین کہ ابن شبہ نی ایسی لوگون کی زبانی سند پہونچای جنمین کوی عیب نہین مگر اسکی سند کی سلسلہ مین ایک شخص ایسا ہی جسکا نام نہین لیا یہہ سند حضرت جابر تک پہونچی کہ آپ پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ موسی اور ہارون حج کو آئی پہر مدینہ پر گذری پہر وہ دونو احد پر اوتری پہر ہارون کو موت نی دہانک لیا پہر حضرت موسی نے اونکی قبر کہودی اور بغلی قبر بنای پہر فرمایا ای بہای تم مر جاوگی پہر حضرت ہارون اوٹہی اور اپنی لحد مین داخل ہوئے اور اونکی روح نکالی گئی پہر حضرت موسی نی اونپر مٹی ڈالی اس حدیث کی سننی والون مین ایک شخص ایسا ہی جسکا حال معلوم نہین کہ معتبر ہی یا نہین اور ابن زبالہ نی بہی اس حدیث کو روایت کیا ہی اور اوس شخص کا نام لی دیا ہی مولانا سید علی لکہتی ہین کہ اوس شخص مین مجہے کچہ عیب نہین ہی مگر ابن زبالہ پر اس مقدمہ مین اعتماد نہین اس کتاب کا لکہنی والا کہتا ہی کہ اگرچہ مولانا سید علی نے ابن زبالہ کا قول اس مقدمہ مین معتبر نہین جانا مگر کئی دلیلون سی ہمارا اٹکل گمان یہی ہی کہ حور پہاڑ احد پہاڑ کا نام ہی ایک یہہ کہ پادری شیرنگ نے کتاب عمارات المعروف مین لکہا ہی کہ وہ شہر جو عبرانی مین سلع کہلاتا تہا اوسکو یونانی لوگ پترہ کہتی تہی دونو لفظونکی ایک ہی معنی ہین یعنی چٹان سو یوسیفس جو حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد پہلی صدی مین تہا اور یوسی بیس و جیروم جو چوتہی صدی مین تہی وہ اپنی کتابونمین لکہتی ہین کہ حور پہاڑ پترا کی نزدیک ہی یوسیفس بار بار پترا کا ذکر کر کی لکہتا ہی کہ وہ کوہستانی عرب کا پای تخت تہا پہر کوہستانی عرب قیصر تراجنس کیوقت مین رومیون کے عمل مین آیا اب ہم کہتی ہین کہ ہماری حدیث کی کتابون مین سلع پہاڑ کا ذکر آتا ہی جو مدینہ شریف کی پاس ہی تو معلوم ہوا کہ اگلی زمانہ مین شہر مدینہ سلع کہلاتا تہا اور وہ پہاڑ جسپر حضرت ہارون علیہ السلام دفن ہوی وہ سلع کی پاس ہی تو بیشک وہ پہاڑ یہی احد کا پہاڑ ہے واللہ اعلم اور یونان والون نی سلع کا نام پطرہ رکہا تہا تو ہم کہتی ہین کہ ہماری پیغامبر صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کیوقت مین عرب لوگ مدینہ کو یثرب کہتی تھے ظاہر یون ہی کہ عربون نی پترہ کو یثرب
کرلیا ہی جیساکہ اور بہتیرین ناموں کی حرف بدل کی عربی لفظ بنالیتی تہی مگر سبائک الذہب مین
لکہا ہی کہ جس شخص نی پہلی پہل شہر مدینہ کی نیوڈالی اوسکا نام یثرب ہی وہ حضرت سام بن نوح علیہ
السلام کی آٹھوین نسل مین ہی واللہ اعلم پادری شیرنگ نے لکہا ہی کہ یہہ شہر حضرت عیسی علیہ السلام
کی بعد پانسو چھتیس برس تک آباد تہا ایک بڑا پادری بہی وہان رہتا تہا پہر اوس زمانہ کی بعد اس
شہر کا حال کسی کتاب مین نہین کہلتا اور کسی عربی کتاب مین بہی اوسکی آبادی کا کچھہ ذکر پایا نہین جاتا
اب ہم کہتی ہین کہ اس سی معلوم ہوتا ہی کہ وہ شہر جو بادشاہی شہر تہا اگر چہٹی صدی مین ویران
ہوجاتا تو اوسکی ویرانی کا کوی بیان کرتا اور سوا مدینہ کی کوی اور بڑا شہر ہوتا تو حدیث کی کتابون مین
ضرور اسکا ذکر ہوتا ظاہر یون ہی کہ اوسکا نام پترہ بدل کر یثرب ہوگیا پادری شیرنگ نی شہر سلع کو
صوبہ ادومیہ کا پای تخت لکہا ہی اور صوبہ ادومیہ کی سب بڑی بڑی شہر جو حضرت اشعیا اور
حضرت ارمیا کی کتاب مین ہین بصری اور تیما اور آئلہ ان سب کا ذکر ہماری حدیث کی کتابون مین
موجود ہی یہہ سب شہر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت تک موجود تہی یہہ سلع جو وہانکا
پادشاہی شہر تہا مدینہ کی سوا کوی اور شہر ہوتا تو اوسکا ذکر بہی ضرور ہوتا معلوم ہوا کہ سلع
یہی مدینہ ہی حضرت ارمیا علیہ السلام کی اونچاسوین باب مین ادوم اور تیما اور ددان کا ذکر
اوسکے پاس آیا معلوم ہوا کہ تیما اور ددان بہی صوبۂ آدوم کی مقام ہین مواہب لدنیہ مین ہے
کہ تیما ایک مشہور شہر جو مدینہ اور شام کی بیچ مین مدینۂ شریف سی سات یا آٹھہ منزل پر قوم طی کے
شہرون مین ہی اور وفاء الوفاء مین ہی کہ وہ مدینہ کی علاقون مین سی ہی اور وہان ایک قلعہ ہی کہ
عرب لوگ مضبوطی مین اوس سے مثال دیتی ہین اور لوگ کہتی ہین کہ وہ حضرت سلیمان کا بنایا
ہوا ہی ابن القیم زاد المعاد مین لکہتی ہین کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو فتح کرکے
وادی القری کیطرف تشریف لیگئی وہان کچھہ یہودی اور کچھہ عرب لوگ تہی اوپر جہاد ہوا اللہ نے
آپ کو فتح دی جب تیما کی یہودیون کو خبر پہنچی اونہون نی آپ سی صلح کرلی پہر جب حضرت عمر کا
زمانہ آیا اونہون نی خیبر اور فدک کی یہودیون کو نکالدیا اور تیما اور وادی القری والون کو نہین
نکالا کیونکہ وہ دونو زمین شام مین سی ہین اور روایت آی ہی کہ وادی القری کے اسطرف

جو کچھہ ہی وہ مدینہ تک حجاز ہی اور جو وادی قری کی اوسطرف ہی وہ شام مین ہی اور ایلہ والون نے
جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی صلح کی آپنی اونکو امان کا خط لکھدیا مولانا مجیر الدین
حنبلی تاریخ بیت المقدس مین لکھتی ہین کہ شہر ایلہ کی سطح وہی حجاز کی حد ہی اور شہر آیلہ
بنی اسرائیل کے جنگل مین داخل ہی اب ہم کہتی ہین کہ جب تیما مدینہ شریف سی سات منزل ہے
اور مدینہ کے علاقو نمین ہی اور وہ صوبہ ادومیہ مین داخل ہی تو شہر سلع جو ادومیہ کا قدیم پایۂ تخت
تہا وہ بہی مدینہ ہی پادری شیرنگ کتاب پاک کی لغت مین لکھتا ہی کہ صوبہ ادومیہ کی شہرونمین
بصری ایک مشہور شہر تہا وہ بحر موت کی دکہن طرف تفلہ اور بترہ کی درمیانمین ہی اور ابتک بصیرے
کہلاتا ہی ملک ادوم کی شہرونمین یہہ شہر بہت مشہور تہی بصری سلع ایلات عصیون جبر کہتی ہین کہ
کہ بصری کا ذکر ہماری حدیث کی کتابونمین بہت آیا ہی سید عبد الستار مدنی نی غازی پور مین مجہسی
بیان فرمایا کہ مدینہ شریف سے بصری بارہ دن کی راہ ہی اور تفلہ بصری کی آگی ہی بصری سی اوس تک
پانچ دن کی راہ ہی تو بصری تفلہ و مدینہ کی بیچ مین ہی اور پادری بہی کہتا ہی کہ بصرے تفلہ اور بترہ
یعنی سلع کی درمیان ہی طیبی نی کہا ہی کہ بصری شہر حوران کا نام ہی وہ قریب جنگل کی کنارے کے ہی
درمیان شام اور حجاز کی اور پادریون کی کتابونمین جو لکہا ہی کہ شہر سلع پہلی صوبہ ادومیہ کا پایۂ تخت
تہا پہر سنگستانی عرب کا پایۂ تخت ہو گیا اور مدینہ شریف کو ریگستانی عرب مین داخل کیا ہی سنگستانی نے
عرب مین نہین داخل کیا تو ہم کہتی ہین کہ سنگستانی عرب مدینہ شریف کے نزدیک ہی کہین دور
نہین ہے پہر کیا عجب ہی کہ سنگستانی عرب کا بادشاہ وہان رہتا ہو پادری ہارن لکھتا ہی کہ سنگستانی
عرب کنعان کے دکہن اور دکہن پورب مین ہی مصر تک پہیلا ہوا ہی سینا پہاڑ کا ٹاپو بہی اوسمین
شامل ہی اور پہاڑون کی کثرت اور ریت کی ٹیلون کی کثرت سی زیادہ مشہور ہی ہم کہتی ہین قوم
ثمود کی زمین جہان حضرت صالح علیہ السلام تہی وہان پہاڑون کی کثرت ہی قرآن مجید مین ہے
کہ وہ لوگ پہاڑون کو تراش کر گہر بناتی تہی اور وہ لوگ وادی القری مین تہی اور صحیح بخاری مین
تجارت کی بیانمین عبد اللہ بن عمر رض کا ایک قصہ ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ خیبر سے وادی القری
تین شبون کی راہ ہی تو وہ مدینہ شریف سی سات منزل ٹہرتا ہی وہ بہی سنگستانی عرب مین ہی
اور خیبر کا ضلع بہی سنگستانی عرب مین ہے ملا رفاعہ بدوی رافع مصری نے کتاب جغرافیہ جو

انگریزی کتاب یونیسی جن کر لکھی ہے اور مصر مین چھاپی ہے اوسمین لکھا ہے کہ حجاز یعنی مکہ مدینہ کے
پہاڑونمین چھوٹی چھوٹی کئی ولائتین ہین جو عرب اون پہاڑونمین ہین وہ اور عربون کی طرح خیمونمین
نہین رہتی بلکہ انکی شہر اور گانو ہین اور وہ اپنی نگہبانی کرتے ہین چھوٹی چھوٹی قلعون سی جو پتھرون سے
بنای گئی ہین اور اون پہاڑون سی جن پر چڑہنا مشکل ہے انہین ولائتونمین خیبر کی ولایت بہی ہے
اور وہ مدینہ شریف کی اوتر پورب کیطرف ہی اور حجاز کی پورب طرف کو نجد کی جنگل ہین جو بہت چوڑے
ہین اور نجد کی اوتر طرف شام کا جنگل ہے اور پچھم کی طرف حجاز ہے اور وہ جو پہلی نجد ہے اوسمین پہاڑونکی
کثرت ہے اور شہر اور گانو بہت ہین معلوم ہوا کہ انہین مقامون کو یونانیون نی سنگستانی عرب
کہا ہی یہہ سب مقام مدینہ شریف کی قریب ہین خیبر مدینہ شریف سی چار منزل شام کی قریب ہے
پادری ہارن لکھتا ہے کہ صوبہ ادومیہ ملک یہودیہ کی دکہنی حصہ کی انتہا پر تہا اور اوسمین کسیقدر
عرب کا حصہ بہی ملا ہوا تہا ہم کہتی ہین کہ جب صوبہ ادومیہ مین کچہہ عرب بہی داخل تہا تو شہر سلع
جو پہلی ادومیون کا پای تخت تہا وہ سنگستانی عرب کا پای تخت ہوگیا اسمین کچہہ تعجب کے بات نہین
پادری مرک کشف الآثار مین لکھتا ہے کہ حضرت عیسی کی ڈہای سو برس بعد کی قریب اس قوم کے
بولی اور اونکا نام ونشان مٹ گیا اور اونکا ملک پہلی ملک شام مین گنا جاتا تہا اب عربستان کی
ولایت مین گنا گیا ہم کہتی ہین کہ بصری اور تیما اور وادی القری کو حضرت عمر نی شام مین گنا پس
معلوم ہوا کہ ادومیہ کا وہ ضلع جو پہلی شام مین گنا جاتا تہا اب عرب مین گنا گیا وہ خیبر اور مدینہ ہے
اور مدینہ سلع کہلاتا تہا اور ادومیہ مین گنا جاتا تہا پہر عرب مین گنا گیا واللہ اعلم پادری مرک نے
کشف الآثار مین لکھا ہے کہ شہر سلع کی بادشاہ کا نام عبودس تہا اور تفسیر ڈوالی رچرڈمنٹ مین حضرت
یوحنا کی مشاہدات کی تفسیر مین جہان لفظ ابدون کا ہے وہان لکھتا ہے کہ مسٹر میڈ کہتا ہے کہ اس مین
اشارہ عبودس کی نام کا ہے جو خطاب ہے عرب کی اوس حصہ ملک کی بادشاہونکا جہان سی محمد صاحب
آئی تھے جسطرح قیصر خطاب ہے روم کی بادشاہونکا اس پادری کی قول سی صاف کہل گیا کہ سلع
بیشک مدینہ کا نام ہے تو جو پہاڑ جو شہر سلع کی پاس تہا وہ بیشک یہی احد پہاڑ ہے مولانا سید علی
مدنی نے وفاء الوفا مین لکھا ہے کہ احد مین ایک گہاٹی ہے جو ہارون کی گہاٹی کرکے مشہور ہے لوگ
کہتی ہین کہ ہارون علیہ السلام کی قبر اوسکی اوپر ہے اس کتاب کا لکھنی والا کہتا ہے کہ ایک عالم مین کے

رہنی والی حیدر آباد مین مجکو ملی انہون نی فرمایا کہ اُحد پہاڑ پر قبہ ہارون جو مشہور ہی اُسکی وجہ
وہان لوگ یون کہتی ہین کہ ہارون ایک شخص ملک ہند سی گئی تہی اور وہ اُحد پر اللہ کی عبادت
کرتے تہی اونہون نی حضرت ہارون پیغامبر علیہ السلام کو خواب مین دیکہا آپ نی فرمایا کہ ہماری قبر
اسی جگہ ہی تب اونہون نی وہان یہہ قبہ بنایا اس بات کو دو سو برس ہوی اونہون نی یہہ بہی فرمایا
کہ مین نے مدینہ شریف کی ایک عالم سی سنا ہی اونہون نی ایک اور شخص سی سنا ہی کہ اوسنی خواب مین
دیکہا کہ احد پہاڑ پر ایک جنازہ رکہا ہی فرشتی اوتر رہی ہین لوگ جمع ہین اس شخص نے پوچہا یہہ
جنازہ کسکا ہی لوگون نی کہا یہہ جنازہ حضرت ہارون علیہ السلام کا ہی واللہ اعلم شہر سلع کا باقی
بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کی بیالیسوین باب مین آویگا اگر اللہ چاہیگا کتاب جغرافیہ جو
عربی مین ملا رفاعہ بدوی نی مصر مین لکہکر سن بارہ سو چون ۱۲۵۴ھ مین چہاپی ہی اوسمین لکہا ہی کہ وہ مانکو
زمین جو نہر آئلہ اور نہر سوئیس کی بیچ مین ہی وہ سینا پہاڑ کا جنگل کہلاتا ہی اور سینا پہاڑ جو ہے
اوسمین بڑے بڑے ٹیلے چٹانون کی ہین اور یہہ پہاڑ بہت پہاڑون کی سلسلہ پر بلند ہی کہ وہ
سلسلہ موسی کا پہاڑ کہلاتا ہی اور ادمی اوسکی آس پاس گہوم نہین سکتا مگر جب چند روز چلتا ہے
اور یہ سلسلہ بلاط کی پتہرون سی مرکب ہی اور اوسمین کئی میدان ہین اونمین انگور اور کہجور اور
امرود وغیرہ کے باغ ہین اور سینا پہاڑ اور حوریب پہاڑ دو نو پاک مقام ہین مسلمانون کی نزدیک
بہی اور یہود اور نصاری کی نزدیک بہی اور حاجی لوگ جب مدینہ شریف سی پلٹتی ہین قربانیان
کرتے ہین اوس مقام کی عزت کی لئی جہان اللہ تعالی نی حضرت موسی علیہ السلام سی باتین کی ہین عجائب
کی زمین مین سینا پہاڑ کی شہرون کی بہ نسبت جنگل بہت کم ہین جب تو سینا پہاڑ سی چلیگا تیرے
داہنی طرف وہ جنگل پڑیگا جسمین قوم مدین وغیرہ کی شہر تہی اور بائین طرف مدینہ منورہ ہوگا جہان
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزار نورانی ہی اور مدینہ منورہ کا جو جہاز ٹہرانیکا مقام ہی
وہ شہر ینبع ہی مجمع البحار مین ہی کہ ینبع مدینہ شریف سی سات منزل ہی سمندر کی طرف ملا رفاعہ مصری
کی بیان سی معلوم ہوا کہ مصر کے لوگ جب حج کرکے مدینہ شریف مین آپ کی زیارت کرکے مصر کی طرف
جاتی ہین تو سینا پہاڑ راہ مین پڑتا ہی سینا پہاڑ سی حضرت موسی علیہ السلام بیشک زمین حجاز مین
یعنی مکہ مدینہ مین تشریف لائی ہین پہلی مکہ سی کنعان کی طرف جا سو مصر گئی پہر وہان سے دریای قلزم

کی راہ ملک ادومیہ مین آئی اور سعیر پہاڑ کی گرد صوبہ ادومیہ اور سنگستانی عرب مین اٹہتیس برس
امت سمیت پہرتے رہے وہی جنگل بنی اسرائیل کا کہلاتا ہی جو عرب مین مشہور ہی اور مدینہ شریف
سی چند منزل پر ہی پہر وہان سی پلٹ کر قادس مین یعنی مکہ مین آئی پہر حور پہاڑ پر یعنی احد پر تشریف
لیگئی وہان حضرت ہارون علیہ السلام نی وفات پائی واللہ اعلم اس چالیس برس کی عرصہ مین بدلی
اون لوگون پر سایہ کئی ہوی رہتی تہی اور من آسمان سی برف کی طرح برستا تہا اوسکو کہاتی تہے
اور سلوی جو ایک اور مٹا جانور ہی اوسکی فوجین جنگلمین آتی تہین اونکو شکار کرتی تہی اور کہاتی تہے
سید عبد الستار مدنی نی غازی پور مین مجہسی بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل کا جنگل اب تک عرب مین
مشہور ہی اور اوسکی اور مدینہ پاک کی بیچمین تیرہ دن کا رستہ ہی اور نواب محمد اسلم صاحب حیدر آباد
نی مجہسی فرمایا کہ مین بیت المقدس کی زیارت کو گیا تہا وہان سی مصر مین جاکر مصر سی ریل پر چہہ
گہنٹی مین سویس تک پہونچی وہان سی تین گہنٹہ کشتی پر سوار رہی اور کنارہ پر اوترکر ایک منزل
پہونچکر بنی اسرائیل کی جنگل کو پہونچی جہان سی وہ جنگل شروع ہوا وہان سی خچرون پر سوار ہوکر
سات کوس کی ایک منزل کی وہان سی دوسری منزل بہی سات کوس کی ہوی جب بنی اسرائیل کا
جنگل تمام ہوا پہر خچرون پر دو منزل چل کر طور پہاڑ تک پہونچی وہان سی کہارا انبوا مین آئی وہ ایک
شہر تین منزل پر ہی وہان سی مدینہ منورہ پانچ منزل ہی ہم وہان سی مدینہ منورہ مین آئی سینا پہاڑ
سی مدینہ شریف تک آٹہہ منزل ہوی مولانا سید علی لکہتی ہین کہ ابن زبالہ نی روایت کیا ہی کہ
پہلی لڑائی جو ابوا کی لڑائی تہی اوسمین جب جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم روحا مین پہونچے
آپنے فرمایا کہ اس مین یعنی روحا مین موسی کا گذر ہوا تہا ستر ہزار اسرائیلیون کی ساتہہ اور قیامت
نہین قائم ہوگی یہانتک کہ عیسی کا یہان گذر ہوگا اب سنو کہ جب حضرت ہارون علیہ السلام نے
حور پہاڑ پر یعنی احد پر وفات پائی اسکے بعد توراۃ مین لکہا ہی کہ کنعان کا ایک بادشاہ جسکا پای تخت
دکہن کے اطراف مین تہا وہ آیا اور بنی اسرائیل سی لڑا حضرت موسی نی اونپر جہاد کیا اللہ نی اونکو
فتح دی پہر اونہون نی وہان سی کوچ کیا تین جگہ مقام کرکے ارنون کی پار خیمی کہڑے کئی وہ اموریون کے
سرحد کے آگے بیابان مین بہتی ہی کیونکہ ارنون موآب کی سرحد پر ہی موآب اور اموریون کی
درمیان پانچوین سورۃ مین ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی سے فرمایا کہ موابیون سی لڑائی

مت کر کہ مین اونکی زمین مین سی تجہکو کچہہ نہین دونگا اور بنی عمون کو بہی مت چہیڑ کہ مین اونکی زمین سے تجہی نہین دونگا پہر وہ لوگ چار مقامون کو طی کر کے اوس وادی کو گئی جو مواب کی ملک مین ہے لیکہ کی اوس چوٹی پر جسکا رخ بیابان کی طرف ہے وہان بنی اسرائیل نے اموریون کے بادشاہ سیحون کو کہلا بہیجا کہ ہمکو اپنی زمین سی گذر جانی دی اوسنی نہ مانا اور لڑنیکو نکلا بنی اسرائیل نی تلوار سی اوسپر جہاد کیا اور اوسکی سرزمین پر ارنون سی لیکر یبوق تک اور بنی عمون تک قبضہ کیا **فائدہ** ظاہر یون ہے کہ وادی ارنون اور نہر ارنون جو توراۃ مین ہے وہی وادی الرونا ہے جو مدینہ شریف کی قریب ہے وفاء الوفا مین ابن شبہ کی کتاب سے اوسکو سیل رانون یعنی بہاو رانون کا لکہا ہے اور ابن اسحاق کی کتاب سے وادی رالونا کا لفظ لکہا ہے معلوم ہوا کہ وہان نالا تہا اور پانی کا بہاو تہا اور یبوق جو توراۃ مین ہے ظاہر یون ہے کہ یہہ وہی تبوک ہے جسکو وفاء الوفا مین مدینہ شریف سے بارہ منزل پر لکہا ہے کہ وہ وادی القری اور شام کی بیچ مین ہے توراۃ مین ہے کہ پہر وے پہرے اور باسان کی راہ سی چلے اور باسان کی بادشاہ عوج نی اور اوسکی سب لوگون نی لڑنیکا سامان کیا تب اللہ تعالی نے موسی سی فرمایا اس سے مت ڈر کہ مین نے اوسی اور اوسکی لوگ اور اوسکی سرزمین کو تیری ہاتہہ مین دیدیا سو تو اوس سی وہی کر جو تونی اموریون کی بادشاہ سے کیا چنانچہ اونہون نی اوسکو اور اوسکی بیٹون کو اور ساری لوگون کو یہانتک مارا کہ اوسکا کوئی باقی نرہا اور اوسکی سرزمین کو اپنی قبضہ مین کر لیا پہر بنی اسرائیل نے کوچ کیا اور مواب کے میدانون مین نہر یردن کے اس پار یریحو کے مقابل خیمی کہڑی کئی اور صفور کا بیٹا بلق جو موابیونکا بادشاہ تہا اوسنی وہ سب جو بنی اسرائیل نے اموریون سی کیا دیکہا تب وہ اون لوگون سے بہت ڈرا اور اوسنی بعور کی بیٹی بلعام پاس تقاضہ بہیجی کہ ایک قوم مصر سی باہر آئی ہے تو اونکی حق مین بددعا کر بلعام کو اللہ تعالی نے منع کیا کہ ان لوگون کو بددعا نہ دیجیو آخر کو بلعام بادشاہ کی پاس گیا اور کئی بار بادشاہ کی کہنی سی اوسنی اللہ کی نذر گذرانی کہ شاید بددعا کا اذن ملجاوی ہر بار اللہ تعالی نی اوسکو منع فرمایا آخر کو اوسنی بادشاہ کو یہہ فریب سکہایا کہ اونکی لشکر مین بدکار عورتون کو بہیجو موابی عورتین آئین اور بنی اسرائیل کی لوگون نی اونسی حرام کاری شروع کی اور اونکی بیتون کو سجدہ [illegible] حضرت موسی [illegible] اونکی قتل کا حکم کیا خصوصیت فی ... کیا جاتا تہا

وہ سب قتل ہوئی اور ایک اسرائیلی آیا اور ایک مدیانی عورت جو ایک سردار کی بیٹی تھی حضرت
موسی کے سامنے لایا حضرت ہارون کی پوتی فنحاس اوٹھی اور اون دونون کو برچھی سی چھیدا تب
بنی اسرائیل سی وبا جاتی رہی پہر اللہ تعالی نے حضرت موسی کو حکم کیا کہ مدیانیون کو قتل کرو کہ
وہ اپنی مکرون سی جنسی تمکو فریب دیا ہی اوس بت کی بابت اور اوس عورت کی بابت جو مدیان
کی سردار کی بیٹی تہی تمکو تنگ کرتے ہین پہر اللہ تعالی نے حضرت موسی سی فرمایا کہ مدیان کی لوگون
سی بنی اسرائیل کا بدلہ لے بعد اسکی تو اپنی لوگون مین ملجائیگا حضرت موسی نی فوج طیار کی اور
مدیان کے لوگون پر جہاد کیا ساری مردون کو قتل کیا اور مدیان کی پانچ بادشاہون کو قتل کیا
اور بلعام کو بہی تلوار سی قتل کیا اور بنی اسرائیل نے مدیان کی عورتون کو اور اونکی بچون کو
قید کر لیا اور مال اور اسباب سب لوٹ لیا اور اونکی ساری شہرون کو پہونک دیا پہر حضرت
موسی نی غصہ ہوکر فرمایا کہ تمنی سب عورتون کو جیتا رکہا دیکہو یہ بلعام کی کہنی سی بت کی بابت
بنی اسرائیل کے گنہگار ہونیکا باعث ہوئین سو تم سب لڑکون کو قتل کرو اور جو عورتین مرد کی صحبت
سی واقف تہین اونکو قتل کرو اور جو لڑکیان مرد کی صحبت سی واقف نہین ہوئین اونکو اپنی لیے
زندہ رہنی دو واہ امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی نے محمدی شریعت مین اس حکم کو
موقوف کر دیا عورتون اور لڑکون کی قتل کا کرنا منع کر دیا ہماری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اللہ نے رحمت کا وسیلہ بنایا ہی آپ کی جہاد سی کچھ لوگ قتل ہوی بہتون کو ایمان ملگیا الہی جناب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت موسی پر لاکہون درود بہیج آمین اب سنو کہ توراۃ مین
جابجا یہہ لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی سی فرمایا کہ بنی اسرائیل سی کہدی کہ جب تم زمین
کنعان مین جاو تو وہان کی باشندون کو بہگا دو اور اونکی بتون کو فنا کر دو اور اونکی بتخانونکو
ڈہا دو تمام توراۃ مین بار بار جہاد کا بیان موجود ہی پہر حضرت موسی نے اردن نہر کی اسی پار موآب
کی زمین مین وفات پای آپ کی بعد حضرت یوشع پیغمبر نے کنعان کا ملک فتح کیا اور بڑی بڑے
بُت پرست بادشاہون کو قتل کیا اسرائیلی لوگ کنعان کے ملک مین بسے اس بیان سے مطلب
یہ ہی کہ اللہ تعالی نی توراۃ مین حضرت موسی کو خبر دی ہی کہ مین بنی اسرائیل کے لئی تجسا ایک
نبی قائم کرونگا ای ایمانوالو حضرت موسی کی مانند کوئی نبی سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

نہین ہے اسکا بیان اس کتاب مین بڑی بڑی پکی دلیلونسے ہوگا یہ بات خوب یاد رکھنا چاہیے
کہ جناب موسی علیہ السلام سی اللہ تعالی نے آمنے سامنے باتین کین اور کیسی شریعت اور حکومت
عنایت فرمای اور فرعون کو فوج ولشکر سمیت دم بہر مین غرق کردیا اور ایمانوالون کو اون
کافرون کے ظلم سی چہڑادیا پہر کیسی زبردست کافر بادشاہون کو حضرت موسی کی ہاتہون
قتل کیا ہی پتا آخری پیغمبر کا اللہ نی جابجا زبور مین اور پاک صحیفونمین دیا ہی اور جناب محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبیون نے کتاب والون کو خوب خبردار کردیا ہی حضرت عیسی کی بعد
کافرون کا ظلم ایمانوالون پر یہانتک بڑہگیا تہا کہ جنگلون اور پہاڑونمین ایماندار لوگ جا بچاتے تہے
ہتی تہے اللہ نی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کی برکت سی ایمانوالون کو بچایا
ظالمون کا زور ڈہایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ آمین

اب یہہ ذکر ہی کہ حضرت موسیٰ کو طور پہاڑ پر اللہ نی جناب محمدؐ کی نبی بتلایے

توراۃ کی پانچوین سورۃ کی اٹہارہوین باب مین لکہا ہی کہ حضرت موسیٰ نی فرمایا نَاٰبِی مِقِرْبِخَا مِاَیْخَا کَامُونِی
یَاقِیْم لِخَا یہوَاہ اِلُوہِیْخَا اِلَاوْ تِشْمَاعُوْن یعنی نبی تیری درمیان مین سی تیرے بہائیونمین
سی میرے مانند قائم کریگا تیرے واسطے اللہ جو تیرا مالک ہی اوسکی طرف تم کان دہریو اسکی بعد
کا ترجمہ یون ہی کہ اس سب کے مانند جو تونے اللہ اپنے خدا سی حوریب مین یعنی سینا پہاڑ پر
مجمع کے دن مانگا اور کہا ایسا نہو کہ مین اللہ اپنی خدا کی آواز پہر سنون اور ایسی شدت
کی آگ مین پہر دیکہون تا کہ مین مرجاؤن اور اللہ نے مجہسے کہا کہ اونہون نے جو کچہ کہا سو
اچہا کہا اسکے بعد انکی عبارت یون ہی نَاٰبِی اَقِیْم لَاہِم مِقِرِب اَحِیہِم کَامُوخَا
وِنَاتَتِّی دِبَارَی بِفِیو وِدِبِّر اِلِیہِم اِتْ کُلْ اَشِرْ اِصَونُّو وِہَایَاہ ہَا اِیش اَشِر لُو
یِشْمَع اِل دِبَارَی اَشِر یِدَبِّر بِشِمِی اَنُوخِی اِدْرُش مِعِمُّو یعنی نبی قائم کرونگا مین
اونکی واسطے اونکے بہائیون کے درمیان مین سے تیری مانند اور رکہدونگا اپنا کلام اوسکی منہ
مین اور کہیگا وہ اونسے وہ سب باتین جو مین اوس سے کہونگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی شخص
ایسا ہوگا جو نہ سنیگا میری باتین جو وہ کہیگا میرے نام سی سو مین اوسکا حساب اوس سے
لونگا اور پش کا ترجمہ پادری متیمر نے یہی کیا ہی کہ حساب لونگا اور رسالہ اعمال کے ۳ باب مین یون ترجمہ

کیا ہر کہ وہ قوم مین سے نیست کیا جاویگا اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ قتل کیا جاویگا اب سنو کہ بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی نسل مین ہین اور حضرت یعقوب کی باپ حضرت اسحاق ہین اور حضرت اسحاق کی بہای جناب اسماعیل ہین یہہ دونو بہای حضرت ابراہیم کے بیٹے ہین تو بنی اسرائیل حضرت اسحاق کی اولاد ہین اور بنی اسماعیل ونکے بہای حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہین دونو بہائیونکی اولاد آپسمین بہای ہین حضرت اسماعیل کی اولاد یعنی عرب کی لوگ بنی اسرائیل کی بہای ہین اب یہہ جو فرمایا کہ تمہاری بہائیونمین سی اسکا یہہ مطلب ہوا کہ وہ پیغمبر حضرت ابراہیم کے نسل سے باہر نہین باقی رہی یہہ بات کہ وہ پیغمبر بنی اسرائیل مین ہین یا نسل اسماعیل مین سے سو یہہ مطلب حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین صاف کہولدیا اور صاف صاف پتے بتادی کہ وہ پیغمبر اسماعیل کی نسل سے عرب مین ہوگا یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو حضرت اسماعیل کی نسل مین مکہ مین پیدا ہوی یہہ مطلب دوسری پتی سی صاف کہلجاتا ہر کہ وہ نبی مانند موسی کے ہوگا اس نبی کا بیان توراۃ اور زبور مین اور انجیل مین جابجا ایسا صاف فرمادیا کہ صاف کہلجاتا ہر کہ مانند موسی کی ہونیکا کیا مطلب ہر اور کیا کیا باتین پہلی ہوچکی تبتک وہ نبی ظاہر ہوگا اون پتونسے صاف کہلجاتا ہر کہ یہہ بشارت بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہر اس لیے کہ جو جو پتی اور نشان سب کتابونمین موجود ہین وہ پتی سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور کسی مین نہین ہین اس قاعدہ کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالی ایک بات کا مطلب دوسری جگہ پر کہولدیتا ہر جو مطلب صاف نہوا ہو تو اوسکا صاف بیان دوسری جگہونمین تلاش کرنا چاہیے نصرانی اور یہودی ایک لفظ پکڑ رکہتی ہین اور بیوقوفون کو دہوکے دیتے ہین اللہ ہم سب محمدیون کو اونکی فریبون سی بچاوی آمین اب سنو کہ توراۃ شریف مین حضرت اسماعیل کے حق مین اوپر ہوچکا کہ اپنی سب بہائیون کی سامنی خیمہ کہڑا کریگا یعنی اوسکے بہای جو حضرت اسحاق کی اولاد ہین اور جو جو حضرت ابراہیم کے اولاد ہین اونکے سامنے رہیگا اور توراۃ شریف مین گنتی کی کتاب کے بیسوین باب مین ہر کہ حضرت موسی نے قادس سے ادوم کی بادشاہ کیطرف قاصد بہیجی اور کہلا بہیجا کہ تیرا بہائی اسرائیل یون کہتا ہر اور استثنا کی کتاب کے دوسرے باب مین ہر کہ اب تم گذروگے

اپنی بہائیون بنی عیص کی زمین مین جو ساعیر مین رہتی ہین دیکہو یہان حضرت عیص جو حضرت
یعقوب کی بہای ہین اونکی اولاد کو حضرت یعقوب کی اولاد کا بہای کہا اسیطرح سمجہو کہ اس
آیت مین بہی حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کی اولاد کا بہای اونکو کہا ہی جو حضرت اسماعیل
کی اولاد ہین اس جگہ پر یہی مطلب بنتا ہی دوسرا مطلب کسیطرح نہین بن سکتا اگرچہ توراة شریف
مین بعضی جگہ پہ بنی اسرائیل کا بہای خود اونہین کو کہا ہی چنانچہ اسی پانچوین سورة کی پندروین
باب کی ساتوین آیت مین ہی کہ اگر تمہاری بیچ تمہاری بہائیونمین سی تیری شہرمین تیری اس
زمین پر جسی خداوند تیرا خدا تجہی دیتا ہی کوئی مفلس ہووی تو اوس سی سخت دلی مت کیجیو اور اپنی
مفلس بہای کیطرفسی اپنا ہاتہہ مت کہینچیو اور سترہوین باب کی پندروین آیت مین ہے کہ تو اپنی
بہائیونمین سی ایک کو بادشاہ کیجیو اور کسی اجنبی کو جو تیرا بہای نہین اپنا بادشاہ ہرگز نکر سکیگا
اور چوبیسوین باب کی چودہوین آیت مین ہی ایسا نہو کہ تو اپنی محتاج مسکین چاکر کا حق ندے
خواہ وہ تیرے بہائیونمین سی ہو خواہ مسافرونمین سی جو تیری زمین پر تیری مکانونمین رہتی ہین
اب تمہاری یہہ ہی کہ اللہ نی جو فرمایا کہ ایک نبی تمہاری بہائیونمین سی موسی کے مانند قایم کرونگا
یہہ مطلب اگرچہ صاف اس لفظ سی نہین کہلتا کہ وہ نبی بنی اسرائیل مین سی ہو یا بنی اسرائیل
کی اور بہائیونمین سی حضرت اسماعیل کے نسل سی یا حضرت عیص کی نسل مین سی یہہ مطلب اگر
صاف اس آیت سے نہین کہلتا تو اور بہت سے آیتین صاف صاف موجود ہین حضرت اشعیا علیہ السلام
کی کتاب مین صاف عرب کا پتا اور حضرت اسماعیل کی نسل کا پتا موجود ہی یا اللہ یہودیون
اور نصرانیونکی آنکہین کہولدی آمین اور یہہ جو فرمایا کہ تونی طور پہاڑ پہ اللہ سی مانگا کہ مین اللہ
کی آواز پہر نسنون اور ایسی شدت کی آگ مین پہر ندیکہون تاکہ مین مرنجاؤن اسکا یہہ مطلب
کہ جب اللہ نی حضرت موسی سے طور پہاڑ پر باتین کین تہین اوسدن اللہ کے جلال کے آثار اون
لوگون نے دیکہکر کہا تہا کہ اللہ تعالی کی آواز ہم پہر نسنین ایسا نہو اوس مالک کی دہشت سے
ہم مرجاوین اس مقام مین ارشاد ہوتا ہی کہ تمنی آپہی مانگا ہی کہ ہم اللہ کی آواز پہر نسنین سو
اللہ تعالی ایک پیغمبر میری مانند بہیجیگا مگر یہہ نہوگا کہ تم اوسکی ساتہہ اللہ کی آواز سنو بلکہ اللہ تعالے
فرماتا ہی کہ مین اپنا کلام اوسکی منہہ مین ڈالونگا وہ تمکو میرا کلام سنادیگا مطلب یہ ہی کہ تم اوسوقت تہے

نہ کہنا کہ یہ پیغمبر موسی کی طرح کا نہیں ہے حضرت موسی کیوقت مین تو اللہ نے اپنے تئین یون ظاہر کیا تہا کہ اپنی تجلی کے ساتہہ جو جو سامان تہی سب ہمکو دکہای تہی اگرچہ ہمنی اللہ کو نہین دیکہا مگر اوسکی سواری کا جلوس تو دیکہا تہا اور اوسکی آوازسنی تہی یہ بات اس پیغمبر کیوقت مین کیون نہوی یہہ بات اوسوقت تم نکہیو کیونکہ تم خود اللہ سی مانگ چکی ہو کہ ہم پہر یہہ جلالی آوازسنین ملا احمد ایرانی لکہتی ہین کہ گویا اون لوگونکو یہہ خیال آیا کہ جس پیغمبر پہ اللہ کا کلام اوتریگا تجلی رعد گرج کے ساتہہ اوتریگا اس لیے چاہا کہ اب پہر اسطرح نہ اوتری ملا سید علی طہرانی کتاب اقامۃ الشہود مین لکہتی ہین کہ کتاب عقاریم جو ایک یہودی نی لکہی ہی اوسمین لکہتا ہی کہ اللہ تعالی نی حضرت موسی پر توراۃ گرج اور تجلی اور زلزلہ کے ساتہہ نازل فرمای کہ سب اسرائیلیون نی دیکہا جب پہر دوسرا پیغمبر آوی اور چاہی کہ توراۃ کو منسوخ کری تو چاہی کہ وہ بہی مانند موسی علیہ السلام کی گرج اور تجلی اور آتشی علامتون کی ساتہہ آوی اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ قیاسی بات ہی اسپر کوئی دلیل نہین ہی کہ یہہ نشانیان ضرور چاہیی دوسرا جواب یہہ ہی کہ توراۃ مین لکہا ہوا ہے کہ وہ پیغمبر جسکا تمسے وعدہ ہی جب وہ آویگا یہہ علامت نہوگی توراۃ مین لکہا ہی کہ لوگون نی کہا کہ ہمکو طاقت اس علامت کی نہین ہی اللہ نی فرمایا کہ اونہون نے جو کچہہ کہا اچہا کہا یعنی اونکا یہہ کہنا ٹہیک ہی پہر ایسی علامتین ظاہر نہونگی پہر جب اللہ ہی فرما چکا کہ پہر ایسی نشانیان ظاہر نہونگی تو اس کتاب والی کا قول محض بیجا ہی اب اس پتی کا مطلب سمجہو کہ وہ پیغمبر مانند موسی کی ہونگے جو کتابین توراۃ کی بعد اوتری جیسی زبور شریف اور حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب اون کتابون مین اللہ نی اس پتی کا مطلب خوب کہولدیا مگر کچہہ اشاری صاف صاف توراۃ مین بہی موجود ہین حضرت موسی کی بعد سی حضرت عیسی تک کا حال پہر جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت تک کا سارا حال صاف صاف سنا دیا ہی اسی پانچوین سورۃ کی اٹہائیسوین باب سی تینتیسوین باب تک دیکہو اللہ تعالی نے شریعت کی حکم اسرائیلیونسی بیان فرمای پہر فرمایا کہ اگر تم میری شریعت اور میری حکمون پر چلوگی تو تمہاری ہر چیز مین برکت ہوگی اور تمہاری دشمن ماری جاوینگی اور بہاگین گے اور اگر تم میری حکمون پر نچلوگی تو تمپر طرح طرح کی مصیبت آویگی اٹہائیسوین باب کی چہتیسوین آیت مین فرمایا کہ اللہ تعالی تمکو اور تمہاری بادشاہ کو جسی تم اپنی اوپر قائم کروگی ایک گروہ کے

درمیان لیجاویگا جس سی تم اور تمہاری باپ دادا واقف نتھی اور وہان تم غیر معبودون کو
پوجوگی جو لکڑیان اور پتھر ہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہہ پیش خبری پوری ہوئی جب
صدقیا بادشاہ اور اوسکی لوگ بابل کو پکڑ گئی تہی ای امت محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم یہہ احوال
حضرت سلیمان کی کئی سو برس بعد گذرا کہ بخت نصر جو بابل کا یعنی ملک عراق کا بادشاہ تھا
صدقیا بادشاہ کو شہر بیت المقدس سے پکڑ لیگیا اور مسجد بیت المقدس جو حضرت سلیمان کی بنائی
ہوئی تہی اوسکو ڈہادیا یہہ مصیبت بہت بڑی ہی اسکا بیان بہت لنبا ہی ستر برس تک
اسرائیلی لوگ بابل مین قید رہی پہر اپنی ملک مین آئی اور بیت المقدس مسجد کو پہر بنایا بہت
یہودی بابل مین رہگئی اور بت پرستی مین پہنسے رہی پہر اسکے بعد اس سی بہی بڑی مصیبت حضرت
عیسی کے بعد یہودیون پر پڑی اوسکی خبر بہی اللہ تعالی اسرائیلیون کو دیتا ہی اڑہتالیسوین (٤٨)
آیت مین فرماتا ہی کہ تو بہوک پیاس اور ننگی پن اور سب چیزونکی احتیاج مین گرفتار ہوگا اور
اون دشمنونکی خدمت کریگا جنکو اللہ تعالی تجپر بہیجیگا پہر اونچاسوین (٤٩) آیت مین فرماتا ہی کہ
اللہ تعالی ایک قوم کو دور سی زمین کی انتہا سی ایسا جلد بلکہ جیسا عقاب اوڑتا ہی تمپر چڑہا دیگا
وہ ایک قوم ہوگی جسکی بولی تم نہ سمجہوگی وہ ترش رو گروہ ہوگی جو نہ بوڑہی کا ادب نہ جوان پر کرم
کریگی اس جگہ پر طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بابل والون کو بہی اگرچہ عقاب سی مثال دی گئی ہی
مگر یہہ خاص کرکے خیال کیا جاتا ہی کہ یہہ پیش خبری اوس وقت کی ہی جب رومیون نی یہودیونکو
برباد کیا رومی لوگ یہودیونکی بہت بڑی دشمن تہی اور بابل والون کی ملک سے اونکا ملک بہت دور
تہا جہان سی وہ آئی تہی اور اونکا نشان عقاب تہا اور اونکی بولی بہی یہودیونکی بولی سی بالکل
اجنبی تہی اور بالکل عبرانی سی نہین ملتی تہی اور کالدی بولی جو بابل والی بولتی تہی وہ عبرانی
زبان کی ایک شاخ تہی رومیون کی شکلین خوفناک تہین حکومت سخت تہی اونہون نی بہت بڑی
ایذائین پہونچائین اونکی فوج نی شہر بیت المقدس کو گہیر لیا اور بالکل برباد کردیا تفسیر دوالی
اور رچرڈ منٹ مین بہی یہی ہی کہ یہہ خبر رومیون کی ہی آٹھہ سو برس پہلی اونکی وجود قومی کی
یہہ پیش خبری دیگئی یہہ جو فرمایا کہ اونکا ملک دور ہی یعنی فلسطین کی مغرب اور زمین کی انتہا سے
یعنی سمندر اطلانتک کے کنارے سی اور اونکی زبان لاطین تہی جسکو یہودی نہین سمجہ سکتی تہی اگرچہ

حضرت سکندر کیوقت سی یہودیونمین یونانی کا رواج ہو گیا تہا اور رومیون کی قدیم زمانہ
سی یہی پہچان تہی تند چہرہ ہونا باونوین اور تریپنوین آیت مین یہہ بیان ہی کہ وہ تجہی ایکا ایک
شہر کے سب پہاٹکون مین اگہیرین گے اور تو اپنی بیٹے بیٹیون کا گوشت کہائیگا اور اپنی بچون کے
گوشت مین سی کسی کو کچہہ نہ دیگا اور ترسٹہوین آیت مین ہی کہ تو اوس سرزمین سی اوکہاڑ ڈالا جائیگا
اور اللہ تعالی تجکو سب قومونمین تر بتر کر دیگا اور وہان تو غیر معبودونکی جو لکڑیان اور پتہر ہین
پوجا کریگا جن سی نہ تو نہ تیری باپ دادی واقف تہی اور اڑسٹہوین آیت مین ہی کہ اللہ تعالی
تجکو کشتیون پر مصر مین پہر لیجائیگا اور تم وہان غلام اور لونڈی ہونیکی لیے اپنے دشمنون کے ہاتہہ
بیچی جاوگی اور کوی تمہین مول نہ لیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس مصیبت مین اسقدر
سخت قحط پڑا تہا کہ امیر اور لیاقت دار مرد اور عورتین بہی اپنی لڑکون کو کہا جاتی تہین اور انسی
چھپاتی تہین کہ ایسا نہو وہ چہین لین عورتین اپنی خاوند کی منہہ سی نوالہ چہین لیتی تہین اور اپنی
باپ کے لڑکون سی اور مائین اپنی چہوٹی بچون سی ایسا ہی لکہا یوسف نے یہودیونکی لڑائی کی پانچوین
کتاب کے دسوین باب کی تیسری آیہ مین اگر کسیکی مکانمین کچہہ بہی نشان غلہ کے معلوم ہوی ایک
لڑای شروع ہوتی تہی اپنی دوستونمین اور رشتہ دارونمین اور ایک دوسری سی چہین لیتا تہا
کتاب چہٹی باب تیسرا دفعہ تیسرا ایک عورت مالدار اور خاندانی نی اپنی کل حاصلات کی لوٹ لی
جانیکے بعد اپنے دودہ پیتے بچے کو ابالا آدہا کہا لیا اور آدہا دوسری وقت کی لئی چہپا رکہا ۔ کتاب چہٹے
باب تیسرا دفعہ چوتہا رچرڈ منٹ مین ہے کہ طیطس وہ ادریان کی فوجین گال برتن اور اسپانی قومون سی مخلوط
تہین رومیون نی جن لوگونکو قید کیا تہا اونکو جہازونپر بٹہا کر اطلی بہیجدیا تہا پہر وہان سی کچہہ قیدیونکو
مصر مین بہیجدیا جہازون پر لاد کر یونان کی ملکونمین یہودیونکے واسطی یہہ رواج ہی کہ وہ رومی
کلیسا کی بت پرستانہ عبادت مین شریک کئی جاتی ہین اور لکڑیون اور پتہرون کی آگے سجدہ
کرتے ہین نہین تو جلا وطن کر دی جاوین اور اونکا مال اور اسباب ضبط کر لیا جاوی ۔ ای محمدی
بہائیو یادریونکی کتابونمین اس دوسری مصیبت کا بہت بڑا قصہ ہی اس مصیبت کی حضرت عیسی
نی خبر دی تہی یہودیونمین جو عیسای لوگ تہی وہ آپکی ارشاد کی موافق پہلی سی ایک اور شہر مین جا بسی
تہی جو یہودی حضرت عیسی کے دشمن تہی وہ رہگئی اونپر اللہ نی طرح طرح کی عذاب بہیجی بی ایمان

یہودیون کو روم کی بت پرستون نے قتل کیا بہتون کو لونڈی غلام بناکر کوڑیون کی مول بیچا رومیون نے
مسجد بیت المقدس کو ڈہا دیا سارا شہر ویران کر دیا یہودی اوسوقت سی ہر ہر شہر مین تتر بتر ہوگئی
سیر المتقدمین مین ہی کہ گیارہ لاکہہ یہودی قحط اور وبا اور تلوار سی ہلاک ہوی اور ستانوی ہزار
قیدی ہوگئی اور بہت سی مصر مین اور ملکون مین کوڑیونکی مول بیچی گئے اسکا بیان آگے بھی
جابجا آویگا اگر اللہ چاہیگا ان دونو مصیبتونکا احوال اللہ تعالی نے سورہ بنی اسرائیل مین
اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کو سنایا ہی اب اسکی بعد سنو اللہ تعالی نی کیا کیا خبرین
دین ہین کتاب استثنا ۳۱ مین اور بتیسوین ۳۲ باب مین یہہ بیان ہی کہ یہہ لوگ جب کنعان کی ملک مین جاکر بسین
گی وہان بت پرستون کے بتون کو پوجنی لگین گے اللہ فرماتا ہی کہ مجہکو چھوڑ دینگی اور میرا قہر اونپر بہڑکیگا
اور بہت سی مصیبتین اور آفتین اونپر پڑینگی سو حضرت موسی اور حضرت یوشع کے بعد پہر حضرت
سلیمان کے بعد بار بار اون لوگون نی بتونکو پوجا بعد اسکی اللہ ۳۲ باب کی ۲۱ آیت مین فرماتا ہی
کہ اونہون نے اونکی سبب سے جو خدا نہین مجہی غیرت دلای اور اپنی غلط باتون سی مجہی غصہ دلایا سو
مین بہی اونہین لوگون سی جو گروہ نہین ہے غیرت دلاونگا اور ایک نادان قوم سی اونکو خفا کرونگا اسکا
یہ مطلب کہ بت جو حقیقت مین خدا نہین ان لوگون نی اونکو خدا سمجہکر مجہکو غیرت دلای اب مین بہی
ایک نادان قوم کو علم اور ایمان دیکر ان لوگون کو رشک دلاونگا اس خبر کا ظہور یہہ ہی کہ حضرت عیسی
کی بعد سی شروع ہوا کہ آپکی نایبون نی بت پرستون کو انجیل سنای اسرائیلیون کی سوا بہت
غیر قومون کی لوگون نی اللہ کو اور پیغمبرون کو پہچانا بتون کو توڑا کافرون کو چہوڑا اوسوقت مین
اسرائیلیون کو نہایت رشک اور گہمنڈ نے گہیرا تہا جناب پولوس نے اپنے خطون مین یہودیونکو
خوب قائل کیا ہی رومیون کو جو خط لکہا ہی اوسکی دسوین باب مین لکہتی ہین کیا اسرائیلیون کو
خبر نہین ہے موسی تو پہلی فرما چکی ہین کہ مین اونسی جو قوم نہین ہی تمکو غیرت دلاونگا اور قوم نادان
سی تمکو غصہ میں لاونگا جناب پولوس اسرائیلیون کو یاد دلاتے ہین کہ اللہ تعالی توراۃ مین اس وقت
کی خبر دیچکا ہی اب ہم کہتی ہین کہ اوسوقت سی نادان قومون پہ اللہ کی رحمت کا آغاز ہوا تہا
پہر چہہ سو برس بعد نادان قومون پہ اللہ کی رحمت کا ایسا جوش ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ و الہ
[illegible] ایسا پاک [illegible] جسکو [illegible] ساری عظمت خیر

مین رہگئی عرب کی اور ایران کی اور ہند کی نادان لوگ اس کلام کو پڑھکر علم والونکی سردار ہوگئے
جو اسرائیلی ایمان لائی اونھون نے بھی بڑی بڑی فیض پائی اور جن اسرائیلیون نی ایمان
قبول نکیا وہ دوزخی ہوئی آجتک رشک اور جلن سی مرتے ہین کہ ای ایسا رتبی والا پیغمبر
آن پڑھ ہو ہمین کیون ہوا اور آن پڑھون کو بڑی بڑی درجی ایمان کی اور علم کے کیون ملی
اس خبر کا پڑا ظہور محمدی وقت مین ہوا اس مقام مین صاف اشارہ ہو رہا ہی کہ وہ نبی جو موسی کے
مانند کافرون کو قتل کریگا وہ آن پڑھ ہو ہمین ہوگا اب یہہ یاد کرو کہ اوپر اوس بربادی کی خبر ہو چکی
جو روم کی بت پرستون کے ہاتھون سی حضرت عیسی کے بعد ہوی اب اسکے بعد اللہ تعالی اسرائیلیونکو
تسلی دیتا ہی اور بت پرستونکی قتل کی خبر دیتا ہی یہہ صاف پتا محمدی جہاد کا ہی اللہ فرماتا ہی کہ
اگر یہہ بات نہوتی کہ اونکی دشمن گھمنڈ کرینگے کہ ہمین غالب ہوی اللہ نی کچھہ نہین کیا ہمین نے
انپر غلبہ کیا اگر یہہ بات نہوتی تو مین انکا ذکر آدمیون کے درمیان سے مٹا دیتا یعنی بت پرستونکو
ایسا غالب کردیتا کہ یہودیونکا نام و نشان بالکل مٹا دیتا لیکن اگر ایسا کرونگا بت پرست بہت
مغرور ہو جائینگے بتیسوین [۳۲] باب کی پینتیسوین [۳۵] آیت مین فرماتا ہی انتقام لینا اور سزا دینا میرا
کام ہی اونکے پاؤن بر وقت پھسلین گے کہ اونکی ہلاکت کا دن نزدیک ہی اور وہ مصیبتین جو
اونپر واقع ہونگی جلد چلے آتے ہین کیونکہ اللہ اپنی لوگون کی عدالت کریگا اور اپنی بندونکی
حالت کی سبب پچھتاویگا جبکہ دیکھیگا کہ قدرت جاتی رہی اور کوئی نہین جو قید ہوی یا آزاد کوئی
باقی نرہا اور کہیگا کہ اونکی دیمعبود اور وہ چٹان جنکا اونکو بھروسا تھا کیا ہوی جنھون نے
اونکی قربانیون کی چربی کھائی اور اونکی تپاون کی شراب پی اب وہ اوٹھین اور تمہارا چارہ
کرین اور تمہاری حمایتی ہون اب دیکھو کہ مین ہان مین ہی وہ ہون اور کوی خدا میرا شریک
نہین مین ہی مارتا ہون اور مین ہی جلاتا ہون مین ہی بیمار کرتا ہون اور مین ہی چنگا کرتا ہون
اور ایسا کوی نہین جو میری ہاتھہ سی چھڑاوی کہ مین اپنا ہاتھہ آسمان تک اوٹھاتا ہون اور
کہتا ہون کہ مین ہمیشہ زندہ ہون اگر مین اپنی چمکتی تلوار تیز کرون اور میرا ہاتھہ عدالت کو پکڑے
تو مین اپنی دشمنون سی بدلہ لونگا اور اونکو جو میرا کینہ رکھتی ہین سزا دونگا مین اپنی تیرونکو لہو سے
مست کرونگا اور میری تلوار گوشت کھائیگی قتل کئی ہوون کے لہو سی اور قیدیون کی اور

دشمنون کی سیر زادین کے سرون پرسی ای گروہ ہوا اوسکی قوم کی ساتہہ خوشی سی گاؤ اس لیے
کرو اوسکے بندون کی خونکا بدلہ اور اپنی دشمنون سی انتقام لیگا اور اپنی زمین پہ اور اپنی قوم
پر رحم کریگا **فائدہ** دیچہانے کے یہہ معنی ہین کہ غضب کے بعد رحم کریگا پادری طامس اسکاٹ
لکہتا ہو کہ سزا دینا گنہگارونکا اللہ کا کام ہو پس کوئی شخص بدلہ نہین لے سکتا اوس شخص کے سوا
جو اللہ کیطرفسے مقرر کیا جاوی مگر حکمت سی اوسوقت کا انتظار چاہیی اللہ کی عدالت
اگرچہ دیر مین آتی معلوم ہو مگر اصل مین وہ جلد ہوتی ہو اور ہاتہونکا اوٹہانا قسم کہانیکی وقت
عادت تہا ہو مطلب یہہ ہو کہ اللہ تعالی آخر کو اسرائیلیونکو نجات دیگا اور اونکی دشمنون کو
غارت کریگا اور جو حالتی آیندہ زمانہ مین گذرینگی اونمین اس پیشخبری کا ظہور ہوگا۔ آگے
پادری تومس نی اقرار کیا کہ یہہ جو خبر تہی وہ روم کے بت پرستون کی خبر تہی جنہون نی یہودیون کو
برباد کیا پہر یہہ بہی ہماری کتابون مین لکہا ہو کہ انہین روم کی بت پرستون نے تین سو برس تک
عیسائیون کے خون کے دریا بہای پہر قسطنطین رومی جو تہہ سو تہہ کا عیسای ہوا اوسنی حضرت
عیسی کو اور روح القدس کو دو خدا ٹہراکر سب سی تین خداونکا اقرار زور و ظلم سی کروایا
اور جو عیسائی اللہ کو اکیلا جانتی والی اور سب پیغمبرون کے ماننی والی تہی اون ایمانوالون کے
بڑی بڑی ظلم کیی فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادری جو دو تین سو برس سی نکلے ہین اگرچہ رومیون کیطرح تین
خداؤن کی قائل ہین مگر اونکی اور شرارتون کی باعث سی یہہ بہی اونکو بہت برا کہتی ہین اونکے
مذہب والے رومن کاتلک کہلاتے ہین یہہ فرقہ پروٹسٹنٹ کی لوگ اونکو جہوٹہا عیسائی
کہتی ہین وہ لوگ بتونکو پوجتی ہین اور یہودیون سی بہی بت پجواتی ہین جیسا کہ تفسیر [illegible]
مین ہی تورات مین اللہ نے خبر دی تہی کہ تم وہان غیر معبودون کو پوجوگے جو لکڑیان اور پتہر
ہین جو پیشخبری اونہین رومیون کی تہی جو جہوٹے عیسائی ہین ای فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادریو
رومیون کے ذکر کے بعد اللہ تعالی اپنی تلوار کی تیز کرنیکی خبر دیتا ہو اور فرماتا ہو کہ اونکی یعنی
یہودیون کے دشمنون کی ہلاکت کا دن نزدیک ہو اور تم بہی جانتی ہو کہ رومی جو پہلی بت پرست
تہی پہر چوتہی صدی کے عیسائی ہوی اونہون نے خود بہی بت پوجی اور یہودیون سی بہی بت
پجوای پہر وہ [illegible] برس بعد محمد کی تلوار سی قتل ہوی یہہ سب جانتی ہو پہر کہتی ہو کہ وہ دن

ابھی نہین آیا آگی آویگا بھلا یہ کون انصاف ہی روسن کا ملک والون کی طرح بیشک تم بھی
جھوٹے عیسائی ہو انجیل کو سمجھکر محمدی ہوجاؤ اور سمجھو کہ بیشک یہہ خبر محمدی تلوار کی ہی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور اونکی نائبون نے روم کے جھوٹے عیسائیون کو بھی قتل کیا اور یہی جابجا بت پرستون
اور بے ایمان یہودیون کو قتل کیا اور یہہ جو فرمایا کہ اپنے بندون کی حالت کے سبب پچتاویگا
اسکا یہ مطلب کہ اسرائیلیون کی تباہی اور خرابی پہ رحم کریگا اور غضب سے باز آویگا اسکا ظہور یون
ہوا کہ یہودیون مین سی بہت لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسی
اور انجیل پاک پر ایمان لای اونکو اللہ نے کفر سے چھڑا کر پھر اپنی رحمت مین گھیر لیا ہر زمانہ مین
بہت سی یہودی محمدی دین مین آجاتے ہین اور ایمان کا مزہ پاجاتے ہین اللہ نے اپنی زمین پر
یعنی بیت المقدس اور ملک شام پر بھی رحم کیا محمدیون کے ہاتھون اوس پاک مسجد [illegible]
روم کی جھوٹی عیسائیون نے یہودیون کی ضد مین اوس مسجد کی بڑی چٹان پر کوڑا کرکٹ گوبر اور لید
اور حیض کے لتون کا ڈھیر لگا رکھا تھا محمدیون نے اوسکو پاک صاف کرکے مسجد کو بڑی رونق دی
جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوی ہین وہ بھی وہان سب محمدیون کے ساتھہ امن امان سے بستے ہین
بت پرستون کا قابو اوس پاک زمین پر چلنی نہین پاتا یہہ سب احوال اس کتاب کے آخر مین بہت
پھیلاو کے ساتھہ آویگا اگر اللہ چاہیگا حکم پہونچاتا کہ ای قومو اللہ کے خاص گروہ کے ساتھہ یعنے
اسرائیلیون کے ساتھہ خوشی سے گاؤ اسکا یہہ مطلب کہ اوس زمانہ مین سب قومون مین [illegible]
تو سب قومون کے ایمانوالون کو پہلی سے حکم ہوتا ہی کہ اوسوقت سب قومون کے محمدی لوگ
محمدی اسرائیلیون کے ساتھہ ملکر اللہ کا شکر کرین کہ اللہ نی بت پرستون سی اور بی ایمان یہودیون سے
اور جھوٹے عیسائیون سی اپنی خاص بندون کے خون کا بدلہ لیا اور ملک شام پر اور محمدی
اسرائیلیون پر رحم کیا یہہ بیان اور صحیفون مین بھی جابجا آیا ہی پادری لوگون کو یہہ نور ایمان کا
دکھائی نہین دیتا وہ کہتی ہین کہ ان خبرون کا ظہور جب ہوگا جب سب یہودی ہماری طرح
تین خدا اونکے قائل ہوجاوین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی پر قائم رہین اوسوقت معاذ اللہ
اونکی ترقی ہوگی اور ملک شام اونکو ملجاویگا جن یہودیون نے دین محمدی قبول نہین کیا وہ
اس خیال مین ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی اور انجیل دشمنی پر اور حضرت محمد صلعم کی [illegible]

دشمنے پر قائم رہینگے اور ملک شام پر قبضہ کر لیوینگی یہ دونو فرقی اتنا نہین سوچتی کہ تبلک ملک شام ان دونو کو نہ ملا اور محمدیون کو اللہ نے ملک شام دیدیا یہہ کہلی نشانی دیکہتی ہین پہر محمدی دین مین نہین آتے اور ملک شام لینی کی آرزو مین بیٹہی ہین یہہ سب امیدین اونکی توٹجاوینگی حضرت امام مہدی؏ اور حضرت عیسیٰ آتی ہین محمدی دین کو ساری جہان مین پہیلاتی ہین یا اللہ وہ وقت جلد آوی آمین اب اوس لفظ کا مطلب صاف کہلگیا کہ وہ نبی موسی کی مانند ہوگا یعنی جسطرح حضرت موسی سی پہلی مدتون تک اسرائیلیون نے مصر کے ملک مین فرعون کے ظلم اوٹہای مصر والون نی بڑی بڑی مشکل کام اونسی لئی اور لڑکون کو قتل کیا آخر اللہ تعالی نے حضرت موسی کو اس قوم مین پیدا کیا اور اونکی ہاتہون فرعون کو فوجون سمیت دریا مین ڈبا دیا اور اسرائیلیون کو اونکی ظلم سی چہڑا دیا بعد اسکے حضرت موسی نے اور بہی بہت کافرون کو قتل کیا اور خوب جہاد کیا اسی طرح اللہ تعالی وعدہ کرتا ہی کہ جب تمہیں ظلم بت پرستونکا حد کو پہونچیگا اوسوقت ایک نبی موسی کی مانند جلال والا پیدا کرونگا اور اوسکی ہاتہون سے تمہاری دشمنون کو مٹا دونگا یہہ وعدہ اون اسرائیلیون سی ہی جو محمدی دین مین آئی اور جن اسرائیلیون نی اوس رسول پاک سی دشمنی کی وہ قتل ہوے حضرت موسی کیوقت مین بہی جن اسرائیلیون نی گای کا بچہڑا پوجا وہ قتل ہوے قارون نے حضرت موسی کا کہنا نمانا وہ زمین مین دہس گیا اسیواسطی آخری پیغمبر کا یہہ پتا بہی دیدیا کہ جو کوی اوس نبی کا کہنا نہ مانیگا مین اوسکو قوم مین نیست کردونگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر مین توراۃ نہین پڑہی تہی دیکہو اللہ نی اونکو توراۃ کا مطلب سنا دیا سورہ مزمل مین فرمایا

اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا

اللہ تعالی اس آیت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی مکہ کی بت پرستون سے فرماتا ہی کہ ہمنی بہیجا تمہاری طرف ایک پیغام پہونچانیوالا جو گواہ ہی تمہاری اوپر جسطرح بہیجا تہا ہمنی فرعون کیطرف ایک پیغام پہونچانیوالا پہر کہنا نمانا فرعون نی اوس پیغام پہونچانیوالیکا سو پکڑا ہمنی اوسکو پکڑنا وبال کا جسطرح توراۃ مین فرمایا تہا کہ ایک نبی موسی کی مانند بہیجونگا قرآن مین بہی فرمادیا کہ ہمنی ایسا رسول بہیجا جیسا رسول فرعون کیطرف بہیجا تہا اس پردہ مین توراۃ والونکو سنا دیا کہ یہہ وہی نبی ہین جنکو توراۃ مین موسی کی مانند کہا ہی فرعون نی موسی کو نمانا وہ غرق ہوا اس

نبی کی نمانی والی بہی دنیا اور عقبی دونون مین سزا پاویگی اور عقبی مین نبیونکی دشمنونکی سزا موجود ہی اب دو دلیلین اور اس جگہ ہم بیان کرتے ہین جنسی صاف کہلجاویگا کہ یہہ خبر سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کسی کی نہین ہی ایک دلیل تو یہہ ہی کہ حضرت موسی کی بعد جو توراۃ لکہی گئی اوسکی آخر مین کسی نے حضرت موسی کی وفات کا احوال بہی لکہدیا اوسکی بعد لکہا ہی کہ ابتک بنی اسرائیل مین موسی کی مانند کوی نبی نہین اوٹہا جس سی اللہ تعالی منہہ درمنہہ ملاقات کرتا اون سب نشانیون اور عجائب وغرائب کی بابت جنکی کرنے کے لیے فرعون اور اوسکی سب خادمون اور اوسکی ساری سرزمین کے سامنی خداوندنی اوسی مصر کی زمین مین بہیجا تہا اور اوس قوی ہاتہہ اور بڑی ہیبت کی سب کامون کی بابت جو موسی نی تمام بنی اسرائیل کی آگے کرد کہای تفسیر ہنری اسکاٹ مین ہی کہ یہہ باب کسی نی ملادیا ہی یا حضرت یوشع نے یا حضرت شموئل نے یا حضرت عزرائی یا کسی اور نبی نے اور شاید پچہلی آیتین اوسوقت ملای گئین جب اسرائیلی لوگ قید بابل سی چہوٹے اسکا مطلب یہہ ہی کہ حضرت موسی کی وفات کا احوال کسی نبی نے ملایا ہی مگر یہہ جو پہلی آیتین ہین جنمین یہہ ذکر ہی کہ ابتک موسی کی مانند کوی نبی نہین ہوا اس سی یہہ مطلب نکلتا ہی کہ نبی بہت سی ہوچکی ہین مگر موسی کی مانند کوی نہین ہوا جو نبی موسی کے مانند ہوگا اونکا ابہی انتظار ہی اس بیان سی گمان جاتا ہی کہ یہہ بات قید بابل سے چہوٹنی کے بعد لکہی گئی اگر یہہ بات ہی تو حضرت عزیر علیہ السلام نی اپنی وقت تک کسی نبی کو حضرت موسی کے مانند نہین جانا اور صاف لکہدیا کہ جیسی عجائب غرائب معجزی اور بڑی زور کا فرون کو اللہ کے حکم سی حضرت موسی نی دکہلای اور بڑے بڑے معجزے ایماندارون کو بہی دکہلای ویسی زبردست معجزے آجتک کسی نبی سی نہین ہوی ہماری رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس بات مین موسی کے مانند ہین کافرون کے مقابلہ مین کیسی کیسی قوی معجزی ظاہر ہوئے یا اللہ کو اللہ نے آپکی لیے دو ٹکڑے کردیا اور لڑائیون مین فرشتون کی فوجین بہیجین محمد کی جہاد کی برکت سی ایماندارون کو کافرون کی ظلم سی نجات دی دوسری دلیل یہہ ہی کہ انجیل پاک کے جلد مین جو رسالہ اعمال کا ہی وہ رسالہ لوقا کی تصنیف ہی جنہون نی حضرت عیسی کے دیکہنی والونکی صحبت پای ہی اوس رسالہ کے تیسرے باب مین جناب لوقا لکہتی ہین کہ جناب پطرس شمعون

جو حضرت عیسی کی سب حواریون مین افضل ہین اونہون نے اسرائیلیون کو وعظ سنایا اور ہمین
حضرت عیسے کے آسمان سی اترنیکی خبر دی پہر فرمایا کہ ضرور ہی کہ آسمان اوسکو لئی رہی اوسوقت تک
کہ سب باتین جنکا خدا نی اپنے سب پاک نبیونکی زبانی قدیم سی ذکر کیا بحال ہو وین کیونکہ موسے
نے باپ دادون کو کہا کہ خداوند تمہارا خدا تمہاری بہائیون مین سی تمہاری لئی ایک نبی میرے
مانند اوٹہاویگا اوسکی سنو سب باتون مین جو وہ تمکو کہی دیکہو جناب شمعون علیہ السلام کی بات کا
صاف مطلب یہہ ہی کہ وہ نبی جنکا توراة مین وعدہ ہی وہ ابہی نہین آئی ہین جب وہ ظاہر
ہولینگے تب حضرت عیسی اوترینگی اسکا بیان انجیل پاک کی بشارتون کی بعد بہت پہیلاو کی
ساتہہ اویگا اگر اللہ چاہیگا توراة شریف کی پانچوین سورة کی آخر مین ہی کہ حضرت
موسی نی اپنی موت سی پہلی یون فرمایا یہوَا مِسِینَا بَا وِزَارح مِسِّعِیر لَمُو ہُوفِیَع
مِہَر پَاران وَاَتَا مِربُوث قُودِش مِیمِینوا اِش دَث لَمُو اَف حُوبِب عَمِیم کَل قَدُوشَاو
بیادیخا وِہِم تُکُّو لَرَغلِیخا یِسَّا مِدَبّرُوتِیخا تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین یون ترجمہ کیا ہی
کہ اللہ تعالی سینا سی آیا اور سعیر سی اوٹہا اونکی واسطی چمک نکلا پاران کی پہاڑ سی اور آیا
دس ہزارون مقدس کے ساتہہ اوسکی داہنی ہاتہہ مین آتشی شریعت ہی اونکی واسطی ہان
اوسنی محبت کی قومون سی ساری اوسکی مقدس تیری ہاتہہ مین ہین اور وہ جہکتی ہین تیرے
قدمون پہ اوٹہاتی ہین تیری باتون سی اور تفسیر ہنری اسکاٹ مین یون ترجمہ کیا ہی کہ ہر
ایک اونمین کا اوٹہائیگا تیری باتون سے تفسیر ڈالی رچرڈ منٹ مین ہی کہ بشپ ہال کہتا ہی
کہ خدا نے چمکتی آفتاب کی طرح اپنا نور اسرائیلیون پر ڈالا اور اس بات کو شروع کیا بیابان
داخل ہونیکی وقت سی اور ابہی اوٹہتا گیا اوپر زمین ادوم پر سی جب وہ گذری رستی بہر مین وہ پیر
طالع رہا اور چمک نکلا روشنی کے ساتہہ جیسے کہ دوپہر کیوقت ہوتا ہی جبکہ اوسنی اسرائیلی بزرگونکو
اپنی فیض سے بڑا حصہ دیا اور اوسنی اپنی قوم کی حفاظت کی دس ہزارون قوی فرشتون سے
جنکے روبرو اوسنی آگ مین اپنی شریعت جلال اور ہیبت ناک طور سی اسرائیلیون کو دی
پائل کا قول ہی گویا کہ یہہ کہا گیا ہی کہ یہہ قوم پسندیدہ ہی جسپر اللہ کی بڑی مہربانی ہی جنکے خدا نے
بیشمار فرشتون کے گروہ کی ساتہہ ظاہر کیا جسکے ساتہہ خدا کی حضوری کی علامتین تہین اپنی

شریعت دینے کے لیئے اور اون لوگون کو اپنی خاص عہد مین اپنی ساتھہ لی لیا جب آئی پہاڑ سینا پہ اوسنی اونکو اپنی جلال کے بادل سی بحفاظت تمام بطور معجزی کے عرب کے جنگل اور پاران کی بیابان اور ادومیہ کی کنارون سی بحفاظت تمام لے لیا لیشب گذر کہتا ہے کہ دس ہزارون مقدسون سی فرشتے مراد ہین اور آتشی شریعت کہا اسلیئے کہ اللہ تعالی نی آگ مین یہہ باتین فرمای تہین ای ایمانو الو دیکہو تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ نے جو ترجمہ کیا ہی اس سے صاف مطلب کہلگیا یہہ جو ہوفیع کا لفظ ہی اسکے معنی ہین روشنی کی ساتھہ چمک نکلا یعنی جسطرح آفتاب دوپہر کیوقت ہوتا ہی تو یہہ مطلب ہی کہ اللہ تعالی حضرت موسی کیوقت مین پہلی سینا پہاڑ پر ظاہر ہوا پہر ساعیر پہاڑ کی پاس جو حضرت موسی اٹہتیس برس تک رہی وہان اللہ تعالی کا ظہور اور زیادہ ہوا جیسا کہ پادری نی ترجمہ کیا ہی کہ ابہی اوٹہتا گیا اوپر جب وہ زمین ادوم پر یعنی ساعیر پہاڑ پر سی گذری تمام رستی مین اوپر ظاہر رہا اور اپنی احکام حضرت موسی کو بتلاتا رہا پہر جب حضرت موسی فاران یعنی مکہ مین آئی تب تو اللہ کا ایسا ظہور ہوا جیسا ظہور آفتاب کا دوپہر کی وقت ہوتا ہی یعنی پہر خوب طرحپر شریعت کی باتین سنائین جو توراۃ کی پانچوین سورۃ مین ہے یہہ مطلب اس پادری نی سمجہا ہی مگر یہان ایک اور اشارہ صاف موجود ہی وہ یہہ ہی کہ ہان اوسنی محبت کی قومون سی یہان عمیم کا لفظ ہی یہی لفظ وہان بہی تہا جہان حضرت یعقوب نے آخری پیغمبر کی بشارت دی تہی اور فرمایا تہا کہ اوسکی پاس جمع ہونگی قومین سو یہہ بات حضرت موسی کی وقت مین نہین ہوی حضرت موسی کی شریعت سوا اسرائیلیون کی اور قومون نہین پہیلی تو یہہ بات کیونکر بنی گی کہ ہان اوسنی محبت کی قومون سی اور یہ بات کیونکر بنی گی کہ حضرت موسی کیوقت مین سینا پہاڑ سی اللہ آیا اور مکہ سی خوب طرح ظہور فرمایا حضرت موسی کیوقت مین تو سینا پہاڑ پر بڑی بڑی تجلیان ہوئین تہین پہر جب حضرت موسی مکہ مین آئی وہان پہر ویسی تجلیان نہین ہوئین البتہ نصیحت کی باتین بہت سنائین تو یہہ اشارہ صاف اوسوقت کی طرف ہی جب مکہ مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ اللہ کا کلام اوترا اور وہ کلام ساری قومونین پہیلایا اللہ یہہ مطلب پادریون کو بہی سمجہادی اور اونکو محمدی بنادی آمین یہہ دونو باتین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین ہوئین کہ اللہ کا کلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ فاران مین یعنی مکہ مین

اوترا اور اللہ تعالی خوب طرح ظاہر ہوا جسطرح آفتاب دوپہر کو تمام لوگون پر ظاہر ہوتا ہی اسیطرح
اوسنی اپنی کلام کو اور ایمان کو ساری قومونمین پہیلایا اور جن لوگون نی اوس شریعت پر عمل کیا
وہ اللہ کی پیاری ہوی پہر صاف آخری پیغامبر سی یون فرمایا کہ اللہ کی سب پاک بندی تیرے
ہاتہہ مین ہین اور تیری قدمون پر گرتے ہین اور تیری باتین سیکہتی ہین مطلب یہہ ہی کہ اوسوقت
ساری قومون کے واسطی ایک ہی شریعت ہوگی وہ شریعت جو مکہ مین ظاہر ہوگی ساری قومونکے
لوگ اوسی پر عمل کرینگی اور آخری پیغامبر کی تابع ہونگی تب نجات پائینگے

اب حضرت موسی کی بعد سے حضرت داؤد کی وقت تک کا احوال ہی

اس احوال کے کہنی سی مطلب یہہ ہی کہ وہ پتی اور نشان آخری پیغمبر کے جو توراۃ مین بتلای تھے
وہ کسی اسرائیلی پیغمبر مین نہین پائی گئے اگرچہ بت پرستون پر جہاد بہت ہوی مگر اسرائیلیونکی
سوا کسی قوم مین ایمان نہین پہیلا حضرت موسی کی بعد حضرت یوشع جو نون کی بیٹی تہی اور حضرت
موسی کی خادم تہی اونکو اللہ نی پیغمبر کیا اور اوپر اپنا کلام اوتارا اونکی احوال کی کتاب توراۃ
شریف کی جلد مین لگی ہوی ہی حضرت یوشع نی اللہ کی حکم سے کنعان کا ملک فتح کیا اور اوس
ملک کے بہت کافرون کو قتل کیا اور بہت سی شہر فتح کئی اکتیس ۳۱ بادشاہون کو قتل کیا اور
بہت ملک جنکی فتح کا وعدہ تہا باقی رہی کہ حضرت یوشع کو اللہ نی دنیا سی اوٹہا لیا اگر کوی یہودی
یا نصرانی دہوکا دیوی کہ جس پیغمبر کو توراۃ مین مانند موسی کی کہا ہی وہ حضرت یوشع ہین کیونکہ
اونہون نی اسرائیلیون کی دشمنون کو قتل کیا اسکا جواب یہہ ہی کہ توراۃ مین پہلی بہت طول
سی یہہ بیان ہی کہ پہلی اسرائیلی لوگ بت پرستی کرینگی پہر اونپر بت پرستون کی ہاتہون سی بڑی بڑی
مصیبتین پڑینگی اونکی بادشاہ کو اور اونکو بت پرست لوگ اپنی ملک مین پکڑ لیجائینگے اور دور سے
ایک فوج آئیگی جنکی بولی نہ سمجہی جائیگی وہ بہت بڑی ویرانیان کرینگے تب بت پرستون سے
بدلہ لیا جائیگا اور سب قومونمین ایمان پہیلیگا سو حضرت یوشع نسے پہلی اسرائیلیون پر وہ مصیبتین
نہین آئین اور حضرت یوشع کی جہاد کی بدولت اور قومونمین ایمان نہین پہیلا یہہ خبر اونکی نہین ہوسکتی
حضرت یوشع کی بعد کا احوال جس کتاب مین ہی وہ قاضیون کی کتاب کہلاتی ہی اور توراۃ کی
جلد مین لگی ہوی ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت یوشع کی بعد اسرائیلیون نی ملک کنعان کے

بہت شہر فتح کیئی مگر بعضی بعضی کافرون کو اوس ملک سی نہین نکالا بلکہ اونسی صلح کر لی اور اونسے
محصول مقرر کر لیا یہہ بات توراۃ کی برخلاف تھی تب اللہ تعالی کی طرفسی ایک فرشتہ آیا اور
پیغام اللہ کا لایا کہ مین نے تو کہا تہا کہ تم اس زمین کی رہنے والون سی عہد نہ باندہو اور اونکی قربانگاہون
جگہون کو توڑ ڈالو پہر تمنی یہہ کہنا نہ مانا اسواسطی مین نے کہا کہ مین اونکو تمہاری آگی سی دفع
نکرونگا بلکہ وہ تمہاری پسلیون کے کانٹی اور اونکی معبود تمہاری لیی پہندی ہونگی یعنی تم
بھی بت پرستی مین گرفتار ہو جاؤگی اونکی صحبت کا اثر ہو جائیگا کیونکہ نہ نکالنی کا یہہ نتیجہ ہوگا
اسرائیلی لوگ اس بات کو سنکر چلا چلا کی روی جب تک حضرت یوشع کی دیکھنی والی لوگ زندہ
تھی تب تک اسرائیلی لوگ اللہ کی بندگی کرتے رہی جب وہ لوگ مر چکی اونکی بعد اور
لوگ پیدا ہوی اونہون نی اللہ کو نہ پہچانا اور اوس ملک کی بت پرستون کی بتونکو پوجنے لگی بعل کو
اور عستارات کو پوجنی لگی تب اللہ کا غضب اسرائیلیون پر بھڑکا اور اللہ تعالی نی آس پاس کی کافرونکو
اونپر غالب کر دیا دشمنون نے اونکو لوٹنا شروع کیا پہر اللہ تعالی نے قاضیون کو کھڑا کیا اونہون نی اونکو
دشمنون کے ہاتہہ سی چہڑایا مگر اونہون نے قاضیون کی کہنی سی بھی بت پوجنا نہ چہوڑا جب تک قاضی جیتا رہتا
تب تک اونکو دشمنون سے چہڑاتا رہا جب قاضی مر گیا پہر وہ بت پوجنی لگی اونہون نی بت پرستونکی
بیٹیون سی نکاح کیئی اور اپنی بیٹیان اونکی بیٹون کو دین اور اونکی بتون کو پوجا تب اللہ نے
اسرائیلیونکو کوشن رشعتائیم بادشاہ کی قبضہ مین کر دیا آٹھہ برس تک اوسکی غلامی کرتے رہے پہر اسرائیلیون
نے اللہ سی فریاد کی اللہ تعالی نے عتنی ائیل کو جو قنز کا بیٹا تہا اونکی نجات کی لیی اوٹہایا اور وہ اسرائیل
کا حاکم ہوا اور لڑائیکے لیے نکلا اور اوس بادشاہ پر غالب ہوا اور اوس زمین مین چالیس برس تک
چین رہا بعد اسکے عتنی ائیل مر گیا پہر اسرائیلیون نے گناہ کیئی پہر اللہ تعالی نی موآب کی بادشاہ عجلون
کو اونپر غالب کر دیا اوسنی اونہین مارا اور کہجورون کا شہر لیلیا اسرائیلی لوگ اٹھارہ برس تک
اوسکی غلامی کرتے رہے پہر اللہ تعالی سی اسرائیلیون نی فریاد کی اللہ تعالی نے ایہود کو جو جیرا کا
بیٹا تہا اونکی چہڑانیکے لیے اوٹہایا اسرائیلیون نے اوسکی بدولت عجلون کی لیے تحفہ نہ بہیجا ایہود جاکر
دہوکا دیکر عجلون کو قتل کر کے چلا آیا اور موآب کی دس ہزار مرد کی قریب قتل کیے اور موآب
اسرائیلیون کے قابو مین آیا اوس زمین مین اسّی برس امن رہا بعد اسکی شمجر جو عنات کا بیٹا تہا

کہڑا ہوا اور اوسنی فلستی چہسو مرد ماری اور اوسنی ہی اسرائیلیون کو نجات دی اور جب
اہود مرگیا اسرائیلی لوگ پہر گناہ کرنیلگے اللہ تعالی نے اونکو کنعان کی بادشاہ یابین کی ہاتہہ مین سونپا
اوسنی بیس برس تک اسرائیلیون کو ستایا پہر اسرائیلیون نی اللہ سی فریاد کی اوسوقت لفیدوت
کی بی بی دبورہ نبیہ اسرائیلیون کے حاکم تہی اوسکے پاس فیصلی کو گئی اوسنی برق کو جوا بی نعم کا
بیٹا تہا بلا بہیجا اور دونو ملکر دس ہزار مرد ساتہہ لیکر گئے اور ساری لشکر کو تلوار سے شکست دے
بادشاہ مارا گیا اسرائیلی لوگ بہت زور پکڑ چلے زمین پر چالیس برس امن رہا پہر اسرائیلیون نے
گناہ کئی تب اللہ تعالی نی اونکو سات برس تک مدیانیون کے ہاتہہ مین سپرد کیا مدیانی اور عمالیقی اور
پورب کے لوگ ٹڈیون کی دل کی طرح آتی تہی اور کہیتیون کو برباد کر جاتی تہی ایک ذرہ خورا ک
نرہنی دیتے تہے پہر اسرائیلیون نے اللہ سی فریاد کی تب اللہ نی حضرت جدعون علیہ السلام کو نبی کیا اور
اونکو حکم کیا کہ جا تو اسرائیلیون کو مدیانیونکی ہاتہہ سی نجات دیگا حضرت جدعون نے اپنی باپ کا
بتخانہ جسمین بعل کی قربانی ہوتی تہی رات کو ڈہا دیا جب دن کو خبر ہوی تو لوگون نی اونکی باپ سے
کہا کہ اپنی بیٹی کو نکال کہ قتل کیا جاوی تو اوسنے کہا تم بعل کیطرفسی جہگڑتے ہو اور اوسی بچایا چاہتی ہو
جو کوی اوسکی طرفسی جہگڑا کری سو آج ہی صبح کو مارا جاوی اگر وہ خدا ہی تو آپ ہی اپنے لیے جہگڑی
پہر حضرت جدعون نی تین سو آدمیون سی مدیانیون کو بہگا دیا اور دو سردار غراب اور ذیب کا
سر حضرت جدعون کی پاس آیا پہر حضرت جدعون نی زبح اور ضلمنع دو مدیانی بادشاہ کی لشکر
کو مارا اور اون دونو کو پکڑ کر قتل کیا پہر حضرت جدعون علیہ السلام مرگئے اور اونکی لونڈی کا
بیٹا ابی ملک اپنی اوہتر بہائیونکو قتل کر کے سکم کا بادشاہ بنا اور اوسکا ایک بہای یوتام بچ رہا تہا
اوسنے اوسی بد دعا دی آخر کو ابی ملک کسی قلعہ سی لڑنے گیا تہا ایک عورت نے چکی کی پاٹ کا
ٹکڑا اوسکی سر پر ڈالدیا اوسکی کہوپری چور ہوگئی اوسنی اپنی ایک جوان سی کہا مجہی تلوار سی مار
اوسنے تلوار سہونکی وہ مرگیا اوسکے بعد تولع جو فواہ کا بیٹا تہا اسرائیلیون کو نجات دینی اوٹہا
اوسنی تیئیس برس حکومت کی اور مرگیا بعد اوسکی جلعادی یایر اوٹہا اوسنی بائیس برس اونپر حکومت
کی جب وہ مرگیا تب پہر اسرائیلی لوگ گناہ کرنے لگی اور اونہون نی بعلیم اور عستارات اور ارام
کی بتون اور صیدہ کی بتون اور موآبیون اور عمونیون کے سوا فلستیونکی بتون کو پوجا اور خدا کو

چھوڑ دیا تب اللہ تعالی نی فلستیون اور بنی عمون کی ہاتھون مین اونہین کر دیا اور اونہون نے
اوس سال سے لیکے ساری اسرائیلیون کو جو اردن کے پار عمونیونکی زمین مین اور جلعاد مین تھے
اٹھارہ برس تک شدت سے دکھ دیا اور بہت تنگ کیا اور عمونیون اردن کے پار ہوکی یہودا اور
بن یامین اور افرائیم کے گہرانے سے جنگ کی یہانتک کہ اسرائیلی بہت تنگ آئی تب اسرائیلیون
نے اللہ تعالی سے فریاد کی اور بتونکو پھینکدیا افتاح ایک شخص بڑا بہادر تہا اوسکو ساتھہ لیا
اور عمونیونکو شکست دی پھر بنی افرائیم جو اسرائیلیونکا ایک فرقہ تہا لڑنے نکلا افتاح نے
اونمین بیالیس ہزار قتل کئی افتاح نے چھہ برس حکومت کی پھر مر گیا اوسکی بعد ابصان بیت لحمی
اسرائیلیونکا حاکم ہوا وہ سات برس حاکم رہا پھر مر گیا اوسکی بعد زبولونی ایلون حاکم ہوا وہ
دس برس حاکم رہا پھر مر گیا پھر عبدون نی آٹھہ برس حکومت کی اور مر گیا پھر اسرائیلیون نے
بدکاری کی اللہ تعالی نے اونکو چالیس برس تک فلستیون کی ہاتھہ مین کر دیا اور دان کی گھرانے مین
منوح نام ایک شخص تہا اوسکی شمسون بہادر پیدا ہوا اوسنی فلسطیون سے بڑی بڑی زور کئی وہ بیس
برس اسرائیلیونکا قاضی رہا آخر اوسنی بد دعا دی کہ مجھی فلسطیونکی ساتھہ مرنا قبول ہی بہت سے
فلسطی مکانمین دب کر مر گئی اونکے ساتھہ وہ بہی مر گیا پھر اسرائیلیونکی بعضی لوگون نی بت پوجے
مدت تک اونمین کوی بادشاہ نہو جسنی جو چاہا سو کیا راعوث کی احوال کی کتاب جو توراۃ کی
جلد مین لگی ہوی ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ قاضیون کی ریاست کیوقت مین یہودا کی بیت لحم
سی ایک شخص جسکا نام ایی ملک تہا اپنی بیوی اور دو بیٹون سمیت موآب کی ملک مین جا بسا
اوسکے بیٹون نے دو موابی بیوبان کین ایک کا نام عرفہ دوسری کا نام راعوث پھر دونو شخص مر گئی
جب اونکی مان وہان سی چلی اوسکی ایک بہو نی جسکا نام راعوث تہا اوسکا ساتھہ نچھوڑا اور کہا
جہان تو رہیگی وہان مین رہونگی تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا ہی غرض راعوث
بیت لحم مین آئی اور ایی ملک کا ایک رشتہ دار تہا اوسکا نام بوعز تہا اوسنی راعوث سی نکاح کیا
اوسکی لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام عابد رکہا وہ یسی کا باپ تہا اور یسی حضرت داؤد علیہ السلام کی
باپ ہین اب حضرت شمویل علیہ السلام کی حال کی کتاب جو توراۃ کی جلد مین ہی اوسکا خلاصہ
یہہ ہی کہ جب حضرت شمویل پیغمبر ہوی تو اسرائیلی لوگ فلستیون سی لڑنے نکلی اور اسرائیلیون نے

شکست کہائی پہر اسرائیلیون نے اللہ تعالی کی عہدنامہ کا صندوق لشکر مین بہیجا فلستیون نے اونکے
تیس ہزار اسرائیلیون کو مارا اور اللہ تعالی کا صندوق لوٹ لیگئی اور اوسکو لیجا کر اپنی بتخانہ مین
رکہا اوس شہر کی لوگ بہت مر گئے اوس صندوق کو دوسرے شہر مین لے گئے
وہان بہی سب لوگ مر گئی آخر اوس صندوق کو بیل گاڑی کی چہوڑ دیا گائین سیدہی اسرائیلیون
تک چلی آئین یہہ لکہا ہی کہ اونہون نی صندوق کو یعریم بستی مین بہیجدیا بیس برس تک وہان کہا رہا
اور ساری اسرائیلیون نی اللہ کی سامنی فریاد کی حضرت شموئیل نی اسرائیل کی ساری گہرانی کو کہا کہ
اگر تم اپنی دلون سی اللہ تعالی کیطرف پہرو تو اون اجنبی معبودون کو اور عستارات کو اپنی بیچمین سے
نکال دیکہو اور اللہ سی دل لگاو اور اوس اکیلی کو پوجو کہ وہ فلستیون کی ہاتہہ سی تمہین نجات بخشیگا اور
اسرائیلیون نے بعلین اور عستارات کو نکال پہینکا اور اکیلے اللہ کو پوجنی لگی اور حضرت شموئیل نی دعا
مانگی فلسطی لڑنیکو آئی اللہ نی اسرائیلیون کو فلسطیون پر فتح دی اور فلسطیون نے اسرائیل کی سرحد کیطرف
پہر منہہ نکیا اور حضرت شموئیل کی ساری زمانہ تک فلسطی عاجز رہی اور وہ بستیان جو فلسطیون نے
اسرائیلیون سی لی لین تہین عقرون سی لیکی جات تک اور اونکی نواحی کی گانو اسرائیلیون کو پہر ملے
اور جب حضرت شموئل بوڑہی ہوی اسرائیلیون نی کہا ہماری لئی ایک بادشاہ مقرر کردیجی وہ
ہماری عدالت کری اور ہماری لئی قتال کرے حضرت شموئل نی اللہ کی حکم سی طالوت کو بادشاہ کیا
جسکا قصہ اللہ تعالی نی سورہ بقر مین بیان فرمایا ہی یہہ طالوت بنیامین کے نسل مین تہا طالوت کا نام اوس کتاب
مین شاول لکہا ہی شاول اور طالوت دونو کی معنی ہین لنبا مولانا جلال الدین سیوطی نی تفسیر
در منثور مین ابن اسحاق اور ابن جریر کی کتاب سی وہب ابن منبہ کی زبانی طالوت کا قصہ لکہا ہی
اوسمین یہہ بہی ہی کہ طالوت کا نام سریانی مین شاول ہی جب طالوت کی بادشاہی کی دو برس گذر گئے
تب اوسنی تین ہزار اسرائیلی اپنی لیے چنے اور فلستیونکی چوکیدارون کو جو جبع مین تہی مارا فلسطی
لڑنیکو نکلی تیس ہزار اونکی رتہین تہین اور چہہ ہزار سوار اور بہت سی لوگ ایسے جیسے دریا کے
کنارے کی ریت اللہ نی اسرائیلیونکو بڑی فتح دی اور طالوت نی اسرائیلیونکا ملک اپنی قبضہ مین کیا
اور ہر طرف اپنی دشمنون سی موابیون مین اور عمونیون کے ملک مین اور ادوم مین اور صوبہ کے
مملکتون مین اور فلسطیون کی ملک مین لڑا کیا اور عمالیقیون سے جا لڑا اور اسرائیلیون کو اوسکے

دشمنون کی ہاتہہ سی چہڑایا پہر حضرت شموئیل نے اللہ کی حکم سی حضرت داؤد پہ تیل ملا اور خدا کے
روح یعنی اللہ کا فرشتہ یا فیض اوس دن سی ہمیشہ تک داؤد علیہ السلام پر اوترتا رہا حضرت
داؤد اپنی سب بہائیونمین چہوٹے تہے اور بہت خوبصورت تہی طالوت کا فلسطیون سے بہت سخت
مقابلہ رہا فلسطیونکی لڑائیمین جالوت ایک بڑا پہلوان بہادر ایسا نکلا کہ اوس سی سب ڈر گئی کوئی
اوسکا سامنا نکرسکا حضرت داؤد اون دنونمین لڑکے تہی آپنے اللہ کی قدرت سی جالوت کو قتل
کیا فلسطی بہاگی اسرائیلیون نے اونہین رگیدا اور خوب مارا اور لوٹا حضرت داود جالوت کا سر لیکے
یروشلم مین آئی اور حضرت داؤد کی عقلمندیان دیکہہ دیکہکر طالوت دشمن ہوگیا اوسکو اندیشہ
ہوا کہ ایسا نہو یہی میری بعد بادشاہ ہوجاوین مگر سب اسرائیلی حضرت داود سی محبت رکہتی تہے
اور طالوت کا بیٹا یونتن آپ کو جان سی زیادہ عزیز رکہتا تہا اور طالوت کی بیٹی میکل جو حضرت
داؤد کی نکاح مین تہی آپسے بہت محبت رکہتی تہی طالوت نی کئی بار حضرت داود کی قتل کا ارادہ کیا
اللہ تعالی نے ہر دفعہ بچا لیا آخر حضرت داود اوسکی پاس سی چلی آئی اور عدلام کی مغاری مین
گئی وہان آپ کی بہائی اور آپکے باپ کا سارا گہرانا اور ساری محتاج اور مصیبت زدی جمع ہوئے
حضرت داود اونکی سردار ہوئی اونکی ساتہہ قریب چار سو آدمی کی ہوگئی اور طالوت کو یہہ خبر پہونچی
حضرت داود کو خبر ہوئی کہ فلسطی قعیلہ سی لڑتے ہین اور کہلیانون کو لوٹتی ہین اللہ تعالی نی حضرت
داؤد سی فرمایا اوٹہہ قعیلہ کو اوترجا مین فلسطیونکو تیری قابو مین کردونگا آپنے اللہ کی حکم سی اونکے
ساتہہ جنگ کی طالوت کو خبر پہونچی اوسنی قعیلہ کا ارادہ کیا حضرت داؤد قریب چہہ سو آدمی کے
ساتہہ وہانسے چلے گئے اور بیابان کے بیچ مضبوط مقامونمین رہنا اختیار کیا اور دشت زیف
مین ایک پہاڑ کی بیچ رہی طالوت قتل کے ارادہ پر چلا یہانتک کہ ایکمقام مین آپکو رفیقون سمیت
گہیر لیا اوسوقت طالوت پاس ایک قاصد آیا اور کہا جلدی کر اور اپنی تئین پہونچا فلسطیون نے
ساری زمین پر حملہ کیا طالوت حضرت داؤد کو چہوڑکر فلسطیون سے لڑنے گیا حضرت داؤد عین جدی
کی بیچ مضبوط مقامونمین آٹہہرے طالوت پہر آیا ایک مقام مین غار کی اندر فراغت کرنے کو گیا
اوسوقت داؤد علیہ السلام اوس غار پاس بیٹہی رہتے تہے آپنے اوٹہکر طالوت کی چادر کا کونا چپکی سے
کاٹ لیا اور پہر طالوت کو پکارا اور فرمایا کیون لوگون کی باتون پر کان دہرتا ہی جو کہتی ہین

کہ داود تیرا بدخواہ ہی دیکھہ آج کی دن تو نے اپنی آنکھون سی دیکھا کہ اللہ نے تجھی میری قابو مین کر دیا
اور کتنون نے مجھی کہا کہ تجھی مار ڈالون پھر مین نے کہا اپنی مالک پر ہاتھ نہ چلاونگا کہ اللہ کا مسیح ہی
یعنی اللہ نی اوسکو بادشاہ کیا ہی ای میری باپ دیکھہ تیری چادر کا کونا میری ہاتھ مین ہی جب
مین نے تیری چادر کا کونا کاٹ لیا تو تجھی مار نہ ڈالا دیکھہ میری دل مین کسیطرح کی برای نہین اور مین نے
تیرا کچھہ قصور نہین کیا اور تو مجھی ہلاک کیا چاہتا ہی اللہ میرا تیرا انصاف کرے اور اللہ تعالی تجھسے
میرا بدلہ لیوی پر میرا ہاتھ تجھپر نہ اوٹھیگا طالوت بولا میری بیٹے داود یہہ تیری آواز ہی اور بلند آواز سے
رویا اور کہا تو مجھسے زیادہ سچا ہی تو نی مجھی اچھا بدلہ دیا اور مین نے تجھی برا بدلا دیا اللہ تجکو اچھا بدلہ دے
اب مین جانتا ہون کہ تو بادشاہ ہوگا تو خدا کی قسم کہا اگر کہہ کہ مین تیری بعد تیری نسل کو ہلاک نکرونگا
حضرت داود نے قسم کہای اور طالوت چلا گیا حضرت داود اور اونکی لوگ پناہ کی جگہ جا بیٹھے اور
حضرت شموئیل علیہ السلام مر گئی اور زیف کی لوگ جبعہ مین طالوت پاس آی اور بولی کہ داود حکیلہ
کی پہاڑ مین چھپا ہوا ہی طالوت پھر آیا حضرت داود اوسکے سوتے مین اوسکی پاس آئی اوسکا نیزہ
سرہانے رکھا تھا حضرت داود نی نیزہ اوٹھا لیا اور چلی آی اور پہاڑ پر سی اوسکے ایک رفیق کو پکارا
جب طالوت کو خبر ہوی تب حضرت داود نی کہا کیون میرا دشمن ہوا ہی مین نے تیرا کیا قصور کیا ہی
طالوت نی کہا ای میرے بیٹے داود پھر آ کہ مین تجھی پھر نہ ستاونگا مین نے حماقت اور نہایت بڑی خطا
کی حضرت داود نی فرمایا یہہ تیرا نیزہ ہی سو بہادرون مین سی ایک آوی کہ اوسی لیجاوی طالوت بولا تو مبارک
ہی ای میری بیٹے داود تو بڑی بڑی کام بھی کریگا اور تو فتحمند بھی ہوگا پھر حضرت داود چلی گئے
اور طالوت اپنی مکان کو پھرا پھر حضرت داود نی کہا کہ طالوت مجھی ایکدن ہلاک کریگا بہتر یہہ ہے
کہ فلستیون کی ملک مین جا رہون آپ چھہ سو جوانون کو لیکر جات کی بادشاہ معوک کی بیٹے اکیس
کیطرف گذری اکیس نے شہر صقلغ آپکو دیدیا آپنی اپنی لوگون کو لیکی جسور اور جرزا اور عمالیق کے
لوگونپر حملہ کیا کہ وی جسور کی سرحد سی مصر کی سوانی تک قدیم سی بستی تھی آپنے اونکی زمین کو ویران
کیا اونکے زن و مرد کو جیتا نچھوڑا پھر اکیس پاس تشریف لای پھر حضرت داود اپنی شہر صقلغ سے
باہر گئے تھے کہ عمالیقی صقلغ پر چڑہ آی اونہون نی صقلغ کو لوٹا اور آگ سی پھونکدیا اور عورتونکو
قید کیا جب حضرت داود شہر مین آی اکو اوسدن اللہ تعالی کا حکم ہوا کہ اونکا پیچھا کر کہ تو یقینا

اوستک پہونچیگا اور بیشک اوسی چہڑالاویگا آپنی چہہ سو جوان ساتہہ لئی اور جاکر اون میں سے بہتونکو
قتل کیا چارسو اونمین بہاگ نکلی حضرت داؤد صقلغ مین آئی اور فلسطی جو تہی وہ اسرائیلیون سے
لڑتے تہے اور اسرائیلی بہاگی اور فلسطیون نے طالوت کو اور اوسکی بیٹون کو قتل کیا کتنی اسرائیلی
بستیان چہوڑ کر بہاگ نکلی اور فلسطی آئی اور وہان بسی حضرت داؤد کو یہہ خبر پہونچی آپنے طالوت کا
اور اوسکی بیٹون کا بہت غم کیا تفسیر معالم التنزیل مین ایک بڑی روایت لکہی ہی جسکا خلاصہ
یہہ ہی کہ آخر کو طالوت شرمندہ ہوا اور بہت رویا کیا آخر کو ایک عورت اوسکو ملی جو اللہ کا
بہت بڑا نام جانتی تہی وہ اوسکو حضرت شموئیل کی قبر پر لیگئی اور وہان اوسنی دعا کی پہر اوسنی
حضرت شموئیل کو پکارا آپ قبر سی نکلی طالوت نے پوچہا کہ میری لئی توبہ ہی آپنے فرمایا کہ بادشاہی
چہوڑدی اور تو اور تیری بیٹی اللہ کی راہ مین لڑین پہر تیری بیٹی تیری سامنی قتل ہون پہر تو لڑے
یہانتک کہ قتل کیا جاوی طالوت نے ایسا ہی کیا پہلی اوسکی بیٹی لڑکر قتل ہوی پہر وہ لڑا اور قتل ہوا
اور لوگون نی حضرت داؤد کو اپنا بادشاہ کیا حضرت داؤد کی احوالکی کتاب مین ہی کہ اللہ تعالی نی حضرت
داؤد کو حکم کیا کہ حبرون کو جا آپ حبرون کو گئی قوم یہودا نی آکر آپ پر تیل ملا کہ آپ قوم یہودا کے
بادشاہ ہون اور طالوت کا بیٹا اِیش بوشت باقی اسرائیلیونکا بادشاہ ہوا اوسنی دو برس بادشاہت
کی اور حضرت داؤد نی حبرون مین بنی یہودا پر سات برس چہہ مہینی حکومت کی ایش بوشت کی لشکر
حضرت داؤد کی لشکر سی لڑی اونہون نے شکست کہای ایک مدت تک دونو گہرانونمین جنگ رہی
حضرت داؤد دن بدن زور پکڑتے گئے اور طالوت کا گہرانا سست ہوتا گیا اون لوگونمین کا ایک شخص
پوشیدہ حضرت داؤد سی ملگیا اور اوسنی اسرائیلیونسی کہا کہ اللہ تعالی نی داؤد کی حق مین فرمایا ہی
کہ مین اپنے بندے داؤد کی معرفت سے اپنی لوگون اسرائیل کو فلسطیونکی ہاتہہ سی اور اونکی سب دشمنونکے
ہاتہہ سی چہڑاونگا آخر کو ایش بوشت کو اوسکی ایک دشمن نی قتل کیا اور اسرائیلیونکی ساری فرقے
حبرون مین حضرت داؤد پاس آئی اونہون نی اپ کی سر پر تیل ملا کہ آپ اسرائیلیون کی بادشاہ ہو
آپ جب سلطنت کرنے لگے تہے جب تیس برس کی تہے اور چالیس برس آپنے سلطنت کی حبرون مین
سات برس چہہ مہینی بنی یہودا پر بادشاہت کی اور یروشلم مین ساری اسرائیلیون اور یہودا پر
تینتیس برس اور آپ اپنی لوگون سمیت یروشلم کو یبوسیونکی پاس گئی جو اوس زمین مین بستی تہے

اونہون نی کہا تجہ تک تو اندہونکو اور لنگڑونکو نہ مار لیگا یہان نہ آنی پاویگا اونہون نی جانا کہ داؤد
یہان نہ آسکیگا لیکن حضرت داود نی صیہون کی گڑہی پکڑی اور وہی داود کا شہر ہوا اور داؤد
نے اوس دن کہا کہ جو کوی پرنالی تک پہونچی اور یبوسیون اور لنگڑون اور اندہونکو جو داود
کے جانی دشمن ہین ماری تو وہی لشکر کا سردار ہوگا اور حضرت داود گڑہی مین رہی اور آپنے
اوسکا نام داود کا شہر رکہا اور آپنے ملو کی گرداگرد اور اوسکی اندر گہر بنای تب صور کی بادشاہ
حیرام نے سرو کی لکڑی اور بڑہی اور سنگ تراش ایلچیونکی ساتہ حضرت داود کی پاس بہجوای اونہونی قصر
آپ کے لیے محل بنایا اور فلسطی چڑہکر آی اللہ تعالی نے آپ سی فرمایا چڑہ جا کہ مین بیشک فلسطیونکو
تیرے ہاتہ مین کر دونگا آپ بعل فراصیم مین آی وہان اونہین مارا فلسطی اپنی بت چہوڑ کر بہاگی
آپنے بتونکو جلا دیا فلسطی پہر چڑہی پہر آپنے اللہ کی حکم سی جبعہ سے لیکر جزر کی مدخل تک اونہین قتل
کیا پہر حضرت داود اللہ کی صندوق کو ابی نداب کی گہر سے جو جبع مین تہا نکال لای اور جاتی عابد
ادوم کے گہر مین تین مہینہ تک رہا پہر حضرت داود اپنی شہر مین لای اور اوسکو خیمہ مین رکہا اور
اوس صندوق کے خادم مقرر کئی کہ اللہ کا ذکر اور شکر اور تعریف کرین اور اونکو یہہ گیت دیا جو
تواریخ کی پہلی کتاب کی سولہوین باب مین لکہا ہی اور اوسکا اول ایک سو پانچوین زبور مین ہی اور اوسکے
اور باتین جا بجا زبور مین ہین پہر حضرت داؤد کی حالکی کتاب سی لکہا جاتا ہی کہ حضرت داؤد نے
فلسطیونکو مارا اور اونکو عاجز کیا اور موآب کو مارا اور کتنونکی جان بخشی کی سو موآبی آپ کی غلام ہوے
اور تحفی لای اور حضرت داود نی ضوبہ کی بادشاہ رحوب کی بیٹی ہددعزر کو بہی مار لیا جب وہ نہر فرات پر
قبضہ کرنے گیا اور اونمین سی بہتونکو قید کر لیا اور جبکہ دمشق کی ارامی صوبہ کی بادشاہ ہددعزر کی
کمک کو آی تو حضرت داود نے انکی بائیس ہزار قتل کئے اور اونپر چوکیان بٹہلائین سو ارامی بہی
حضرت داود کے غلام ہوی اور تحفی لای حضرت داؤد یروشلم مین آی حماۃ کی بادشاہ توعی نے آپ کو
فتح کی مبارکباد کہلا بہیجی اور حضرت داود اٹہارہ ہزار ارامی آدمی نمک کی نشیب مین مار کی پلٹ آئے
اور بڑا نام نکالا اور ادوم مین چوکیان مقرر کین اور ساری ادومی آپ کی غلام ہوی اور آپ ساری
اسرائیل کے بادشاہ ہوی بعد اسکی بنی عمون اور ارامی ملکر لڑنے آئے اونہون نی شکست کہائی
پہر ارامی جمع ہوکر حلام مین آی حضرت داؤد اسرائیلیونکو لیکی اردن پار اوتری اور حلام تک آئے

اللہ نے وہان بہی حضرت داود کو فتح دے ارامیون نے صلح کے اور خدمت کی اور پہر بنی عمونکی کمک کا ارادہ نکیا حضرت داود نی پہر بنی عمون کو قتل کیا اور ربہ شہر لیلیا اور اونکا مال لوٹا اور اون لوگونسی محنت لی اور بنی عمون کی ساری شہرون سی یہہ کچھہ کیا پہر آپ لشکر سمیت یروشلم کو پہری پہر ابی سلوم جو حضرت داود کا بیٹا تھا اسرائیلیونکو اپنی ساتہہ متفق کرکے بادشاہ بن بیٹھا اور حضرت داود سی لڑا افرائیم کی بنمین لڑائی ہوئی اسرائیلی لوگ حضرت داود کی لشکر سے ماری پڑے بیس ہزار کٹ گئی تمام ملک مین جا بجا قتال ہوا ابی سلوم مارا گیا حضرت داود نی سنکر بہت غم کیا ساری اسرائیلیون نے آپ کو چہوڑ دیا سبع بن بکری کی تابعدار ہوی مگر بنی یہودا آپکی تابعدار رہے آپ نی لشکر بہیجا سبع کا سر کاٹا گیا اور فلسطی اسرائیلیونسی پہر لڑے حضرت داود نے اونپر فتح پای پہر تین بار اونسے لڑائی ہوی حضرت داود کو اللہ نی جسدن اونکی ساری دشمنونسے اور طالوت کی ہاتہہ سی نجات دی اللہ تعالی کے آگے یہہ گیت کہا خداوند میرا پہاڑ اور میری پناہ اور میرا چہڑانیوالا ہی پہر حضرت داود نی اپنی بیٹی حضرت سلیمان کو اپنا قائم مقام کیا اور آپ نے دنیاسی انتقال کیا ای ایمانوالو غور کرو اس احوال کی لکہنی مین بہت بڑا مطلب یہہ ہی کہ وہ جو بڑی عدالت کا وعدہ توراۃ شریف مین ہوا ہی وہ عدالت حضرت داود کی زمانہ تک نہین ہوے اگر یاوری لوگ دہوکا دین اور کہین کہ اسرائیل کے دشمنون سی اللہ تعالی نے بہت بدلہ لیا اور اونکو تلوار سی مارا وعدہ توراۃ کا پورا ہوچکا اسکا جواب یہہ ہی کہ جو جو مصیبتین اسرائیلیون پر بت پرستونکی ہاتہہ سی پڑنیوالی تہین جنکی خبر توراۃ مین تہی وہ مصیبتین ابہی بہت سی باقی تہین توراۃ کی پانچوین سپارہ کی اٹہائیسوین باب مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی تمکو اور تمہاری بادشاہ کو اوس قوم تک لیجاویگا جس سے تم اور تمہاری باپ دادی واقف نتہی اور وہان تم غیر معبودونکو پوجوگی جو لکڑیان اور پتہر ہین آگی بڑہکر لکہا ہی کہ اللہ تعالی ایک گروہ دور سی اور زمین کی انتہا سی ایسے جلد جیسی عقاب اوڑتا ہی تجہپر چڑہا لاویگا وہ ایک قسم ہوگی جسکی زبان تو نہ سمجہیگا اوس گروہ کی خونخوار پہری ہونگے جو نہ بوڑہی کا ادب نہ جوان پر کرم کرینگی سو ان دو نو مصیبتون کا ظہور حضرت داود کی مدتون بعد ہوا حضرت ارمیا علیہ السلام کی وقت مین بابل کا بادشاہ بخت نصر یروشلم پر چڑہ آیا اور یہویکین بادشاہ کو پکڑ لیگیا پہر گئی برس بعد صدقیا بادشاہ کو اور اسرائیلیون کو پکڑ لیگیا کچھہ کنگالون کو چہوڑ دیا

کتاب اخبار الایام جو توراۃ کی جلد میں ہی اوسکے چھبیسوین باب مین ہی کہ جوانون کو تلوار سی مارڈالا اور کنوارون اور کنواریون اور بوڑھون اور بوڑھیون پر رحم نکیا جو تلوار سی بچی اونہیں بابل مین لے گیا اور پادری طامس اسکاٹ نی لکھا ہی کہ وہ قوم جو عقاب کی طرح جپر دور ملک سی آمی وہ رومی لوگ ہین جنھون نے حضرت عیسی کی بعد بیت المقدس کو غارت کیا اب ہم کہتی ہین کہ اسکے بعد توراۃ شریف مین بہت بڑی عدالت کی خبر ہی تو وہ عدالت بیشک محمدی عدالت ہی اب سنو کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے زبور کتاب دی ساری زبور مین اول سی آخر تک جابجا عدالت کا وعدہ ہی زبور شریف مین دو طرح کی باتین ہین اللہ تعالی کہین حضرت داود کو دعائین سکہلاتا ہی کہین آیندہ کی خبرین سناتا ہی دعائین اکثر اس مضمون کی ہین کہ یا اللہ منکرون بی ایمانوالون پر بہت ظلم توڑا ہی انکو جلد فنا کر ان سی جلد بدلہ لی پیش خبریان اکثر اس مضمون کی ہین کہ خاطر جمع رکھو دیکھو اللہ تعالی مظلومونکی داد دیگا ظالمون کو فنا کریگا دوسرا پتا جو توراۃ مین ہی کہ ایک گروہ ہوا وسکی قوم کی ساتھہ خوشی گاوا اس پتی کا بیان زبور مین خوب صاف دکھا دیا جابجا سنا دیا کہ ساری زمین مین اللہ کا دین پھیلجائیگا سب جگہ اللہ کو سجدہ ہوگا تیسرا پتا جسکا توراۃ مین اشارہ تھا کہ جس نبی کے ہاتھہ سی یہہ عدالت ہوگی وہ اسرائیلیون سی نہین ہی یہہ پتا ہی اور پتونکی ساتھہ زبور شریف مین موجود ہی یہہ کتاب اسی مطلب کے کھولنی کے لیے اوتری ہی زبور شریف کی ڈیڑھ سو سورتین ہین ہر سورہ ایک زبور کہلاتی ہی دوسری زبور مین اللہ فرماتا ہی قومین کسلئی جوش مین ہین اور لوگ باطل خیال کرتے ہین زمین کی بادشاہ سامنا کرتے ہین اور سردار اللہ کے اور اوسکے مسیح کے مقابل منصوبے باندہتے ہین کہ آؤ ہم اونکے بند کھولڈالین اور اونکی رسی اپنی سی توڑ پھینکین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس زبور کا مطلب یہہ ہی کہ حضرت داود بادشاہ ہوے اور اونکے دشمن جو اسرائیلیون اور آس پاس کی قومین تہی جو اونکی بادشاہی کو روکتی تہی اونپر اونکو فتح ہوگی لیکن ظاہر یون ہی کہ یہہ پیش خبری حضرت عیسے کی ہی اور حواریون نی بار بار ذکر کیا ہی کہ یہودیون اور بت پرستون نے اور حاکمون نی اور لوگون نی حضرت عیسے کا مقابلہ کیا اور سولی چڑہایا اب ہم کہتی ہین کہ اس جگہ پر یہہ بات یاد رکھنا چاہیی کہ مسیح اگرچہ حضرت عیسی کا خطاب ہی مگر اللہ کے کلام مین اور نبیون کے حق مین بھی آیا ہی تو اسی سوین زبور مین اللہ تعالی

۲ زبور

فرماتا ہی مین نے اپنی بندی داود کو پایا مین نے اوسکو اپنی برکت والی تیل سی مسح کیا اس آیت سی معلوم ہوا کہ مسیح کے معنے ہین ہاتھہ پھیرا ہوا حضرت شموئیل کی احوال کی کتاب کی سولھوین باب مین ہی کہ حضرت شموئیل نے تیل کا سینگھہ لیا اور حضرت داود کو مسوح کیا اللہ تعالی کا حکم حضرت شموئیل کو یون ہوا تھا کہ اپنی سینگھہ مین تیل بھر اور جا مین تجھی لیسّی پاس بھیجتا ہون کہ مین نے اوسکی بیٹون مین سی ایک کو بادشاہ مقرر کیا آخر حضرت شموئیل آئی جب حضرت داود کو دیکھا اللہ تعالی نی فرمایا اوٹھہ اور اوسے مسوح کر آپنے اونکو مسوح کیا اور اللہ تعالی کی روح یعنی اوسکا کلام یا اوسکا فیضل وسدن سے ہمیشہ تک داود پر اوترتا رہا اب سمجھو کہ مسیح کی معنی یہہ ہین کہ اللہ نی جسپر رحمت کا ہاتھہ پھیر کر اوسکو پیغمبر کیا یا بادشاہ کیا اوسکو مسیح کہتی ہین کتاب شموئیل کے چوبیسوین باب مین ہی کہ حضرت داود نے طالوت بادشاہ کی حق مین کہا خداوند یہہ نکرے کہ مین اپنی صاحب پر جو خداوند کا مسیح ہی دست درازی کرون کہ وہ خداوند کا مسیح ہی دیکھو یہان بادشاہ کو مسیح کیا اس کتاب کی دسوین باب مین ہے کہ حضرت شموئیل نے تیل کی شیشے طالوت کی سر پر اونڈیلے اور طالوت کو بادشاہ بنایا اور ایکسو پانچوین زبور کی پندرہوین آیت مین ہی کہ میری مسیحونکو ہاتھہ مت لگاو اور میری پیغمبرونسی برای نکرو ہی سمجھکر پادری نی لکھا ہی کہ یہہ ذکر حضرت داود کی فتح کا ہی پھر لکھا ہی کہ حضرت علیسی کی خبر ہی ہان جناب لوقا نے رسالہ اعمال کے چوتھی باب مین لکھا ہی کہ جناب شمعون اور یوحنا نی وعظ مین یون فرمایا کہ ای رب تو وہ خدا ہی جسنے آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچھہ جو اونمین ہی پیدا کیا تو نی اپنی بندے داؤد کی زبانی فرمایا کہ غیر قومون نی کیون دھوم مچای اور لوگون نے باطل خیال کیی خداوند اور اوسکے مسیح کی برخلاف ہوکر زمین کے بادشاہ اوٹھی اور سردار باہم جمع ہوی سچ ہی اس شہر مین تیری مقدس علیسی کی جسی تو نے مسیح کیا برخلاف ہوی ہیرودیس اور پنطوس پلاطوس غیر قومون اور اسرائیلیون کی ساتھہ جمع ہوی تاکہ جسکا ہونا تیری ہاتھہ اور ارادی نی آگی سی ٹھہرا رکھا عمل مین لاوین اس جگہ ایک قاعدہ بڑی کام کا ہی اوسکو خوب یاد رکھنا چاہئی اس قاعدہ کو پادری اسکاٹ جو ہماری وقت کا ہی اوسنی انجیل پاک کی اردو تفسیر مین بیان کیا ہی وہ یہہ ہی کہ حواری لوگ حضرت علیسے کے حق مین بعضی آیتین لکھتی ہین اور اونکا مطلب یہہ ہوتا ہی کہ یہہ احوال حضرت علیسی پر بھی گذرا اگرچہ وہ آیت دوسری کے حق مین تہی اسکی مثالین حواریون کی کلام مین بہت آوینگے

حضرت اشعیا علیہ السلام کی صحیفہ مین صاف بیان ہی کہ حضرت اشعیا نی اپنی صاحبزادہ کے
پیدا ہونیکی خبر دی اور وہ پیدا ہوا اور جناب متی حواری نے وہ آیت حضرت علیسے کی حق مین
لکھی ہی کہ جو اللہ نی نبی کی معرفت فرمایا تھا پورا ہوا پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہی
کہ جو بات اللہ نے حضرت اشعیا کی صاحبزادہ کی حق مین فرمائی تہی وہی احوال حضرت عیسٰی پر
بھی گذرا ایسی جگہ مثال دینا منظور ہوتا ہی کہ جس طرحپر وہ معاملہ اوس مقام مین گذرا تھا اوسیطرح
یہان بہی گذرا اب یہہ قاعدہ معلوم ہوچکا تو سمجھنا چاہئی کہ اس جگہ حضرت شمعون اور یوحنا نی یہہ
نہین فرمایا کہ یہہ خبر حضرت علیسی کی ہی مطلب اونکا یہہ ہی کہ یہہ احوال آپ پر بہی گذرا ہماری نزدیک
تو یہہ بات حضرت داود علیہ السلام پر بہت مطابق ہی کہ آپ سی بہت غیر قوموم کی بادشاہون نے
سامنا کیا اور اسرائیلیون نی بہی سامنا کیا اور چاہا کہ اونکی تابعداری کی رسی جو گلمین ہی توڑ کر
پہینکین اور تابعداری سی باہر ہو جائین یہہ حال حضرت داود پر گذرا ہی کہ تابعداری کی رسّی
جنکی گردنمین تہی وہ باغی ہوی یہہ بات اسرائیلیون پر جچتی ہی اول غیر قومونکا ذکر ہی پہر اسرائیلیونکا
اور حضرت علیسی کی دشمن پہلی سی تابعدار نہین تہی اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی جو بیٹھنی والا آسمانون پر ہی وہ
ہنسیگا اور خداوند اونہین ٹھٹھوںمین اوڑاویگا تب وہ غصی مین اونسے باتین کریگا اور نہایت
بیزار ہوکر اونہین پریشانیمین ڈالیگا مینی تو اپنی بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہی پادری لکھتا ہی کہ آدمی
اوسپر ٹھٹھا کرتا ہی جو اوسکا کچھہ بگاڑ نہین سکتا ہی طرح اللہ اپنی دشمنون پر ٹھٹھا کرتا ہی لیکن اللہ کا
غصہ بہڑکا ہی اوسنی اپنی زور اور کلام سی اونکو گہبرا دینا چاہا ہی جب وہ قائم کریگا بادشاہ مسیحا کو
تخت پر اور حکومت پاک جماعت پر کہ عبادتخانہ اور بادشاہت حضرت داود کی صیہون پہاڑ پر
اوسکا نمونہ تہا سو اسکے موافق جب یہودی ملاؤن اور ظالم حاکمون نی حضرت علیسی کو سولی پر
چڑہایا اور اونکے شاگردون کو ایذا دیکر دور دور پہیلایا اسطرحسی ترقی انجیل کی ہوگئی
بعد اسکے رومیون نی بیت المقدس کو ویران کیا پہر رومی بہی حضرت علیسے کے مقابلہ پر ہوی
اور اونسی بہی لڑائی شروع ہوگئی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پر صاف محمدی بشارت
ہی اوسپر قومونکا لفظ ہی پہر اشارہ مین اسرائیلیون کا ذکر ہی پہر اللہ فرماتا ہی کہ مین غصہ مین
اونسے باتین کرونگا یہہ اشارہ ساری قومونکیطرف ہی کہ ساری قومونسی اللہ باتین کریگا سو

انجیل پاک مین اللہ تعالی نے ساری قومونسی باتین نہین کین فقط اسرائیلیونسی البتہ غصہ
اور قہر کے باتین کین زبور اور انجیل مین اور سب صحیفونمین سُنہہ درگنہہ غیر قومونکو اللہ نے خطاب
نہین کیا زبور شریف مین اگر کہین کہین خطاب سب قومونکو ہی تو غائبانہ خطاب ہی ساری قومونکو
صاف صاف خطاب اللہ تعالی نے قرآن شریف مین کیا ہی ساری جہان کی آدمیون کو اور جنونکو
طرح طرح پر اپنی عذاب سی ڈرایا پہر کافرون کو محمدی تلوار سی جابجا قتل کیا حضرت داود کی بادشاہی
مین محمدی بادشاہی کا نمونہ تہا حضرت عیسی نے جہاد نہین کیا اونکا یہہ نمونہ نہین ہوسکتا پادری
صاف وہ لفظین لکہتا ہی جو قرآن شریف پر مطابق ہین صاف لکہتا ہی کہ اللہ نے چاہا کہ اپنی زور آور
کلام سے کافرون کو گہبرا دیوی اور برباد کردے یہہ لفظین لکہکر اوسکو حضرت عیسی کی خبر ٹہیراتا ہی
حضرت داود کی سلطنت جسمین ہر طرف کافرونکا خون بہایا گیا اوسکو حضرت عیسی کی سلطنت کا نمونہ ٹہراتا ہی
یا اللہ پادریون کی آنکہین کہولدی آمین صیہون ایک پہاڑ کا نام ہی جہان ایک گڑہی تہی جہان اول
حضرت داود علیہ السلام رہی تہی اور پادری جوزف آدین زبور کی تفسیر مین اٹہترین زبور کی اڑسٹہوین
آیت کے بیان مین لکہتا ہی کہ حضرت داود کی وقت مین وہ سب پہاڑ جن پر یروشالم آباد ہی صیہون
کہلائے اور پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروف کی صفحہ ۱۶ مین لکہا ہی کہ شہر یروسلم چار پہاڑ پر
آباد ہی ایک موریہ دوسرا صیہون تیسرا اکرا چوتہا بزیتہا یا نیا شہر قدیم زمانہ مین سب کا ایک ہی نام
موریہ تہا اب اللہ تعالی حضرت داود سی کہواتا ہی اور وہ اللہ کی حکم سی کہتی ہین مین محکم حکم کو ظاہر کرونگا
کہ اللہ نے میری حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہی آج کی دن مین تیرا باپ ہوا اور دوسری ترجمہ مین یون ہی
کہ آج کی دن تجہی مینی جنا ای عقلمند و خوب یاد رکہو کہ لفظ کا مطلب دو طرح پر ہوتا ہی ایک تو اصل نام کسی
چیز کا ہوتا ہی جیسی شیر کا لفظ اصل مین ایک جانور کا نام ہی جو بڑا بہادر ہی دوسری طرحکا مطلب یہہ
کہ کہین ذراسی لگاوسی دوسری چیز کا وہی نام رکہدیتی ہین جو آدمی بہت بہادر ہوتا ہی اوسکو کہتی ہین
بڑا شیر ہے مطلب یہہ ہوتا ہی کہ بڑا بہادر ہی اور جو شخص اس مطلب کو نہ سمجہی آدمی کو جانور خیال کری
وہ کاٹ کا الو ہی اب سمجہو کہ اللہ نے سبکو بنایا ہی سب اوسکی بندی ہین اوسنی کسی کو جنا نہین ہی بندونکو
بیٹا بہت پیارا ہوتا ہی اللہ نے اونکی عقل کے موافق اونکو سمجہایا اپنی پیاری بندون کو اپنا بیٹا فرمایا مطلب
یہہ ہی کہ آج سی مین نے تجکو اپنا پیارا بندہ کر لیا اور میری محبت نے تجہپر جوش کیا یہہ لفظ یہان حضرت

داؤد کی حق مین فرمایا اور ایک جگہ حضرت سلیمان کے حق مین فرمایا اور بہی بہت جگہ نیک بندونکی حق مین یہہ لفظ فرمایا ہی پادری لوگ سب جگہ اقرار کرتے ہین کہ وہ پیاری بندی تھے محبت کے راہ سی اونکو بیٹا فرمایا مگر حضرت عیسے کے حق مین جہان یہہ لفظ فرمایا ہی وہان ساری کتابین بھول جاتے ہین اور کہتی ہین کہ وہ اللہ کے بنای ہوی نہین ہین معاذ اللہ اللہ نے اونکو جنا ہی اللہ تعالی نے اپنی رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی فرمایا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ یعنی اللہ نے کسیکو ہرگز نہین جنا اور وہ ہرگز نہین جنایا گیا اور آیتومین فرمایا لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا یعنے اللہ نے کسی کو بیٹا نہین بنالیا یعنی اللہ نے کسی اپنے غلام کو غلامی سی باہر نہین کیا الی پالک نہین بنایا سب اوسکی بندی اور غلام ہین پولوس علیسای نی جو خط گلاتیون کو لکہا ہی اوسکے چوتھے باب مین لکھتی ہین ای میری بچو جنکی سبب سے مجھے پہر جننی کا درد ہی دیکھو جناب پولوس اپنی شاگردونسے فرماتے ہین کہ تم میری بچی ہو مجھی تمہارے باعث سی پہر جننی کا درد ہی یعنی تمہاری تعلیم مین محنت کر رہا ہون اور بیقرار ہو رہا ہون کہ کسی طرح تم سیدہی راہ کو اچھی طرح پہچانو یہہ آیت جو اس زبور مین ہی پادری لوگ کہتی ہین کہ یہہ اشارہ حضرت عیسی کی طرف ہی اور مطلب یہہ ہی کہ حضرت داود کی اولاد مین ایسا شخص ہوگا جو یہہ بات ظاہر کریگا کہ اللہ نے میری حق مین فرمایا کہ تو میرا بیٹا ہی اگر یہہ اشارہ ہی تو بہی بیٹی کا یہی مطلب ہی کہ میرا پیارا بندہ ہے جناب پولوس نے جو خط عبرانیون کو لکہا ہی اوسکے سری پر حضرت عیسے کے ذکر مین یہہ آیت لای ہین ای ایمانوالو اوس جگہ دیکھو پولوس کیا فرماتے ہین وہ لکھتی ہین کہ فرشتون سی اسقدر بزرگ ٹہیرا جسقدر اونسی افضل نام کا وارث ہوا ہی دیکھو وارث ہونیکا صاف یہی مطلب ہی کہ یہہ خطاب اگلے نبیون کو بہی ملا تہا حضرت عیسی کو بہی ورثہ مین وہ خطاب ملا آگے لکھتی ہین کیونکہ اوستی فرشتونمین سی کسکو کبہی کہا کہ تو میرا بیٹا ہی آج مین تیرا باپ ہوا اور پہر یہہ کہ مین اوسکی واسطے باپ ہونگا اور وہ میری واسطی بیٹا ہوگا اور پہر جب پہلوتہی کو دنیا مین لایا تو کہا کہ خدا کی سب فرشتے اوسکو سجدہ کرین دیکھو پولوس کا صاف مطلب یہہ ہی کہ یہہ خطاب فرشتونمین کسی کو نہین دیا جو انسانون کو دیا ہی پہلوتہی سی صاف مراد حضرت آدم علیہ السلام ہین جنکو فرشتون نے تعظیمی سجدہ کیا جناب پولوس مثالین دیتے ہین کہ حضرت آدم کو اور اونکی اولاد کو کیا کیا رتبے دی حضرت داؤد کے حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہی اور دوسری مثال جو دی ہی وہ صاف حضرت

سلیمان کی حق مین ہی حضرت شموئیل کی دوسری کتاب کا ساتوان باب دیکہو اور دل کی آنکہین
آنکہین کہولو جب حضرت داود نی چاہا کہ اللہ کا گہر بناؤن اللہ کا حکم پہونچا کہ جب تو اپنی باپ
دادونکے ساتہہ سو رہیگا تو مین تیری بعد تیرے تخم کو جو تیرے پیٹہہ سی ہوگا برپا کرونگا اور اوسکے
سلطنت کا بند وبست کرونگا اور وہ میری نام کا ایک گہر بناویگا اگی فرمایا اور مین اوسکا باپ
ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا سو جناب پولوس یہہ مثالین دیتی ہین کہ دیکہو اللہ نے حضرت آدم کو
اور حضرت داود کو اور حضرت سلیمان کو کیا کیا رتبی دی کیا کیا کلمی محبت کی اونکی حق مین بولے
اوسی نام کا وارث حضرت عیسی کو کیا تو حضرت داود اور حضرت سلیمان کو جب بیٹا اسی واسطے
کہا کہ وہ پیاری بندی تہی اسی راہ سی بیشک حضرت عیسی کو بہی کہا کیونکہ وہ اونکی نام کی وارث
ہین اللہ بیٹی سی اور جنی سی پاک ہی بعد اسکے ارشاد ہوتا ہی مجہسی مانگ کہ مین تجہی امتون کا وارث
کرونگا اور زمین سرتاسر تیرے قبضے مین کردونگا تو لوہی کی جریب سی اونہین توڑیگا کمہار کے
برتن کے مانند اونہین چکنا چور کریگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہہ حکم ہی حضرت عیسی کو
ہو رہا ہی کہ وہ قومون کا وارث ہوگا اور جو لوگ آسانی سی اوسکے تابعدار نہونگے وہ اوسکی زور سے
نیست ونابود کئی جائینگے جیسے کمہار کا برتن لوہی کی چہڑ لیسی ٹوٹ جاتا ہی پہر لکہتا ہی کہ حضرت داود
جو اسرائیلیون کی بادشاہ ہوی اور اونہون نی فتحین پائین اور گرد و نواح کی قومون پر حکومت
پای یہہ منشا ہی آیندہ الی احوالون کا پادری کا شاید مطلب یہہ ہی کہ حضرت داود کی حکومت اور فتحونکا
بہی اشارہ ہی اور پہر آخر مین حضرت عیسی جو اونکی اولاد مین ہین اونسی یہہ کام پورا ہوا پادریکو
خوب معلوم ہی کہ حضرت عیسی نے جہاد نہین کیا اونکی وقت مین اور اونکی بعد کافرون نی بڑی بڑے
ظلم ایماندارون پر کئی پادری وہ لفظین لکہتا ہی جو حضرت عیسی پر مطابق نہین پڑتین کہ جو اونکی تابعدار
نہونگے وہ زور سی نیست ونابود کئی جائینگے یہہ بات حضرت عیسی ہی ہرگز نہین ہوئی یہہ تو صاف
خبر محمدی جہاد کی ہی اللہ تعالی حضرت داود علیہ السلام سی وعدہ کرتا ہی کہ ساری زمین تیری قبضے مین
کردونگا اور تو کافرون کو قتل کریگا یعنی یہہ کام تجہسی اور تیرے دین والون سی ہوگا یہہ ویسی بات
ہی جیسا ہم کہتی ہین کہ امام مہدی علیہ السلام کی وقت مین ہمارا غلبہ ہوگا یعنی ہماری دین والونکا
غلبہ ہوگا اگرچہ اسوقت کے مسلمان اوسوقت تک نہ ہین سو اللہ نے جو وعدہ حضرت داود سے

کیا اوسکا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا جو حضرت داؤد کی بہائیون کی اولاد مین ہین
اور اوسی دین پاک کی پہیلانیکے لیے اللہ نے اونپر قرآن اوتارا ہی ساری قومونمین آپ نے
اور آپ کی امت نے جہاد کیا جب آپکا غلبہ ہوا تو سب پیغمبرونکا غلبہ ہوا کیونکہ اصل دین سب کا
ایک ہی سب پیغمبرونکی تعریفین قرآنمین اور تورین اور سب پیغمبرونکا نام ساری دنیامین روشن ہوا
ایسی محاوری زبور شریف مین بہت ہین کہ حضرت داودنے فرمایا کہ یہہ حال مجپر گذرا اور پہر وہ
حال حضرت عیسے پر گذرا اس بشارت کا مطلب اللہ نے حضرت یوحنا حواری پر کہولدیا اور اونکو محمدی
جلوہ دکہادیا حضرت یوحنا کی کتاب جسکا نام مشاہدات ہی جو انجیل پاک کی جلد مین لگی ہوئی ہی
اوسمین وہ احوال لکہا ہی جو حضرت عیسی کے بعد اللہ تعالی نے جناب یوحنا کو غیب کی عالم مین دکہایا
ہی وہان اونہون نے ایک عورت کو نہایت شان و شوکت سے دیکہا کہ اوس سے لڑکا پیدا ہوا جو لوہی کی عصا
سے سب قومون پر حکومت کریگا زبور مین جسکا بیٹا اللہ نے دیا تہا اوسکا پیدا ہونا حضرت عیسی کے بعد
اللہ نے دکہلایا اوسکا پورا بیان کتاب مشاہدات کی بشارت مین آویگا اگر اللہ چاہیگا تیسری زبور سے
ساتوین زبور تک برابر دعائین اس مطلب کی ہین کہ ای اللہ میری دشمن بہت کثرت سے ہین تو میرا
بچانیوالا ہی کہین یون ہی کہ ای اللہ اونکو ہلاک کر کہین یون ہی کہ تو جہوٹونکو فنا کریگا لیکن اللہ تعالی
حضرت داود کو دعائین سکہلاتا ہی کہین اونکو تسلی دیتا ہی کہ مین دشمنونکو فنا کرونگا تو خاطر جمع رکہہ
یہی دو مطلب اکثر زبورونمین چلیجاتی ہین ساتوین زبور مین ہی کہ اللہ لوگونکی عدالت کریگا
آگی بڑہکر یون ہی کہ اللہ ہر روز بدکار پر جہنجلاتا ہی اگر وہ باز نہ آویگا تو اللہ اپنی تلوار تیز کریگا اور
تو اپنے کمان پر چلہ چڑہایا ہی پہر یون ہی کہ اوسنے ظالمون پر تیر جوڑی ہین دیکہو یہان سے تورات کا مطلب
ہی عدالت اور تیر اور تلوار کا ذکر ہی صاف پتا محمدی جہاد کا ہی آٹہوین زبور کا سرا یہہ ہی ای اللہ
ہماری خداوند ساری زمین پر کیا ہی تیرا نام افضل ہے کہ تونے اپنی شوکت آسمانون کی اوپر ظاہر
کی ہے تونے بچون اور شیرخوارونکی منہہ مین قوت پیدا کی جناب متی حواری اپنی انجیل کے
اکیسوین باب مین لکہتی ہین کہ جب حضرت عیسی بیت المقدس مین تشریف لای یہودی ملاون
نے دیکہا کہ لڑکے پکارتے ہین اور کہتی ہین داود کے بیٹے کو ہوشعنا یعنے نجات تب یہودی ملا
بہت غصے ہوئے اور حضرت عیسے سے کہا تو سنتا ہی یہہ کیا کہتی ہین حضرت عیسی بولے ہان

۳ زبور

۷ زبور

۸ زبور

کیا تمنی کبھی نہین پڑہا کہ بچون اور شیر خوارون کی منہہ سی تو نے کامل تعریف کروای ای ایمانوالو
زبور شریف کا یہی محاورہ ہی کہ آیندہ باتون کے حق مین فرمایا ہی کہ یون ہوگیا اللہ کی علم مین
سب آیندہ چیزین حاضر ہین جو آگے ہونیوالی ہین اوسکو اللہ فرماتا ہی کہ یون ہوگیا جب اون
خبرونکا ظہور ہوتا ہی مطلب کہلتا ہی اسی طرح زبور مین بہت خبرین ہین جنکا ظہور جناب محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہوا ہے پادری لوگ حضرت عیسے کے خبرونکو سمجہتی ہین مگر محمدی
۹ زبور بشارتونکے سمجہنے مین اپنے تئین نادان بناتے ہین نوین۹ زبور مین اللہ کی تعریف ہی پہر یہہ مضمون
ہے کہ میرے دشمنونکو اللہ نے ہلاک کیا اونکا نام ہمیشہ کے لیے مٹا ڈالا اسکے بعد یون ہی لیکن اللہ
ہمیشہ تک موجود رہیگا وہ اپنی عدالت کا تخت طیار کرتا ہی وہ صداقت سی جہانکا انصاف کریگا
اور راستی سی قومون کی عدالت کریگا دیکہو پہر وہی توراۃ کی لفظین ہین عدالت کا پتا موجود ہی
ہتیری اسکات مین ہی کہ یہہ زبور حضرت عیسے کی سلطنت کے مطابق ہی اس زبور کے آخر مین یون ہے
اوٹہہ ای خداوند کہ انسان غالب نہوی قومونکی عدالت تیری حضور مین کیجاوی ای خداوند
اونکو ڈراکہ قومین اپنے تئین بشر ہی جانین یہہ ترجمہ پادری میتہر کا ہی مگر اصل عبرانی مین یون ہی
شِیتَا یِہُوَاہ مُوتِحَا لَاہِم یعنی دی یا اللہ شریعت والا اونکے لیے ایک پادری نے
اپنی فارسی رسالہ مین یون ہی ترجمہ کیا ہی اسکا مطلب یہہ ہی کہ ایسا شریعت والا پیغمبر بھیجدے
جو قومون پر جہاد کرے اور لوگ اپنی تئین آدمی سمجہین اور خدائی دعوی اور غرور کی باتین چہوڑدین
۱۰ زبور دسوین زبور کو دیکہو اللہ سی فریاد ہی ظالمونکی ظلم سی طرح طرح کی شکایت ہی کہ ظالم لوگ بی گناہونکو
اور محتاجون کو قتل کرتے ہین پہر یون ہی اوٹہہ ای اللہ ای خدا اپنا ہاتہہ بڑہا پہر یون ہی کہ شریر کا
بازو ایسا توڑ کہ اوسکی شرارت پہر ڈہونڈہی نپائیجاوی دعا کی بعد پہر یون ہی اللہ ہمیشہ سی ہمیشہ تک
بادشاہ ہی قومین اوسکے زمین پر سے فنا ہوئین ای اللہ تو مسکینونکا مطلب سنتا ہی تو اونکی دلونکو مستعد
۱۱ زبور کریگا اور کان دہر کے سنیگا کہ یتیمون اور مظلومونکا انصاف کری تاکہ زمین کا آدمی پہر ظلم نکری گیارہوین۱۱
۱۲ زبور زبور مین بھی یہی بیان ہی کہ ظالمونپر عذاب اور تباہی آوی بارہوین۱۲ زبور مین ہی اللہ سب چاپلوسی
کے ہونٹہہ اور وہ زبان جس سی بڑا بول نکلتا ہی کاٹ ڈالیگا پہر یون ہی کہ مسکینونکی شدت اور
حاجتمندونکی ٹہنڈی سانس پر نظر کرکے اللہ فرماتا ہی اب مین اوٹہتا ہون اوسی اوس سے

جو اوسکو پہچانتا ہی نجات دونگا تیرہوین اور چودہوین زبور مین بہی ظالمونکی شکایت ہی پندرہوین
زبور یہہ ہی ای اللہ تیری خیمہ مین کون بسیگا تیرے پاک پہاڑ پر کون رہیگا وہ جو سیدہا چلتا ہی اور
راستبازی کے کام کرتا ہی اور اپنی دلسی سچ بولتا ہی وہ جو اپنی زبان سی چغلی نہین کہاتا آخر مین
یون ہی وہ جو سود کی لیے قرض نہین دیتا اور بے گناہونکی ستانے کے لیے رشوت نہین لیتا وہ جو
یہہ کرتا ہی کبہی نہ ٹلیگا دیکہو اللہ نے اپنی پاک پہاڑ پر محمدیون کو بسایا ہی تیرہ سو برس سے
کعبہ اور بیت المقدس دونون محمدی بستی ہین سولہوین[16] زبور مین بہی ظالمون کی تباہی کی خبر ہی
پہر یہہ دعا ہی کہ اللہ تعالی میری دہ بہر مین کبہی پہسلونگا آگی یون ہی کہ تو میری جان کو قبر مین رہنی نہ دیگا
اور تو اپنے مقدس کو سڑنے نہ دیگا تو مجکو زندگانی کی راہ دکہلائیگا دیکہو یہہ خبر صاف اس بات کی
ہی کہ نبیونکا بدن زمین مین نہین گلتا عبرانیمین ہسدیخا جمع کا صیغہ ہی یعنی اپنی مقدسون کو اور
بعضے نسخونمین ہسدخا بغیر یے کے ہی یعنی اپنی مقدس کو اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی فرمایا
ہی کہ اللہ نے نبیون کا جسم زمین پر حرام کردیا ہی اس زبور کی آیت کا صاف مطلب یہی ہی جو اس
محمدی حدیث کا ہی مگر حضرت عیسے کے وقت مین اس آیت کا مطلب حواریون پر نہ کہلا اونہون
نے کچہہ اور ہی مطلب سمجہا انجیل مین جابجا اسکا بیان ہی کہ حواری لوگ بعضی بعضی باریک باتین
نہین سمجہتی تہے جناب لوقا اعمال کے رسالہ کے دوسرے باب مین فرماتے ہین کہ جناب پطرس
شمعون نے گیارہ حواریونکی ساتہہ کہڑے ہوکر بہ آواز بیت المقدس مین یہودیونکو وعظ سنایا
اور حضرت عیسے کے حق مین یون فرمایا کہ داؤد اوسکے حق مین یون فرماتے ہین یعنی تو میری جان قبر
مین رہنے نہ دیگا اور تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دیگا پہر جناب پطرس شمعون نے فرمایا کہ ای بہایئو
حضرت داؤد مرگئے اور دفن کیے گیے اور اونکی قبر آجتک ہماری درمیان موجود ہی سو اس
باعث سے کہ وہ نبی تہے اور جانتے تہے کہ اللہ نے اوسے قسم کہای ہی کہ مین تیری نسل سے
مسیح کو جسم کے روسی ظاہر کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹہی اونہون نے یہہ پہلی سے جانکر مسیح کی جی اوٹہنے کا
ذکر کیا کہ اوسکی جان عالم غیب مین چہوڑی نگئی نہ اوسکا بدن سڑنے پایا حضرت عیسی کو اللہ نے
زندہ کرکے اوٹہایا اسکے ہم سب گواہ ہین دیکہو جناب پطرس شمعون نی یون سمجہا کہ ظاہر مین تو
اللہ تعالی سے یہہ دعا حضرت داؤد کو سکہلای مگر حضرت داؤد تو مرگئے اور قبر مین دفن ہوئے

اور اونکی قبر آجتک موجود ہی تو یہہ خبر حضرت داؤد پر مطابق نہ پڑی اس جہت سی یہہ سوچا کہ حضرت عیسی حضرت داؤد کی اولاد مین ہین جو حال اونپر گذرا گویا اونہین پر گذرا کہ حضرت عیسے قبر مین دفن ہوئی تیسری دن جی اوٹھی اور قبر سی نکلی اب ہم کہتی ہین کہ جناب پطرس کی خیال مین یہہ مطلب نہ آیا کہ یہہ بات حضرت عیسے پر منحصر نہین سب نبیونکا جسم قبر مین جیسا تہا ویسا ہی رہتا ہے اور اونکی روح اللہ کی حضور مین آسمان پر رہتی ہی کچہہ علاقہ قبر ہی سی رہتا ہی جناب پطرس نے یہہ مطلب سمجھا کہ بدن قبر مین نرہیگا بلکہ قبر سی نکلکر دنیا مین آویگا یہہ سمجھکر اوسکو حضرت عیسی کی خبر سمجھا اور جو انکھو دیکھا تھا وہ بیان کیا کہ حضرت عیسیٰ کو یہودیون نی سولی دی پہر آپ قبر مین دفن کئی گئی پہر تیسرے دن لوگونکو دکھلائی دی لوگون نی جانا کہ آپ قبر سی زندہ ہوکر نکل آئی پہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی زبانی اللہ نی قرآن مین اصل بہید کہولدیا کہ حضرت عیسی کو نہ سولی دیا نہ قتل کیا وہ اور شخص تہا اوسکی صورت اللہ نی حضرت عیسی کی سی بنادی یہودیون نی جانا کہ یہی حضرت عیسی ہین اوس شخص کو سولی پر چڑہایا اور وہ قبر مین گاڑا گیا حضرت عیسی زندہ کی زندہ رہی پہر لوگونکو دکھلائی دیے جو شخص آپ کی بدلے سولی دیا گیا بعضی کہتی ہین وہ تہا جو گرفتار کرنیکو آیا تہا اور معتبر روایت یہہ ہی کہ حضرت عیسے نے اوسوقت فرمایا کہ کوئی ایسا ہی جو میری عوض قتل ہونا قبول کرے ایک جوان نے عرض کیا کہ مین حاضر ہون آپ کی شباہت اوسپر ڈالدی گئی اور وہ آپکی بدلی شہید ہوا اسکو ابن کثیر نی اپنی تفسیر مین پکی سندسی لکہا ہی اب یہہ سمجھو کہ جناب پطرس پر اگرچہ یہہ مطلب زبور کا نکہلا مگر یہہ بات اونکی کلام سے ثابت ہوئی کہ زبور کے محاورہ کی موافق ہوسکتا ہی کہ حضرت داؤد کی زبانی ایک بات ارشاد ہو اور وہ بات اونپر نگذری بلکہ اونکی اولاد مین کسی پر گذری یہہ محاورہ ویسا ہی جیسا توراۃ مین اللہ نے اسرائیلیونکو خبر دی تہی کہ یہہ یہہ احوال تمپر گذریگا اور مطلب یہہ تہا کہ جو لوگ تمہاری نسل مین ہونگی اونپر گذریگا ایسا محاورہ قرآن مجید مین بہی ہی اللہ فرماتا ہی اے اسرائیلیو مین نے تمپر یہہ یہہ احسان کئی تمہاری دیکہتی ہوی فرعون والون کو ڈبودیا تمپر بدلی کا سایہ کیا تمپر من اور سلوی اوتارا اور مطلب یہہ ہی کہ تمہاری باپ دادی جو حضرت موسی کیوقت مین تھے اونپر یہہ احسان کئی تہی یہی محاورہ زبور شریف کا ہی اسکے موافق سمجھنا چاہیے کہ جو خبر زبور مین ایسی ہو جسکا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا ہو اوسکو آپ ہی کی خبر سمجھنا چاہیے کیونکہ سب بچے

آپسمین ایک ہین اور حضرت داود حضرت اسحاق کی نسل مین ہین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم حضرت اسماعیل کی نسل مین ہین جو حضرت اسحاق کے بھائی ہین تو بھائی کی اولاد بھی اپنی اولاد
ہی اور اللہ کی راہ کے سب لوگ ایکدل ہین اس جگہ یہہ بیان ضرور ہی کہ حواریونکی سمجھ مین غلطی کا پڑجانا
تعجب نہین ہی پولوس نے گلاتیون کے خط مین لکھا ہی کہ جب پطرس انطاکیہ مین آیا مین نے روبرو
اوس سے مقابلہ کیا اسلیے کہ وہ ملامت کی لائق تھا کیونکہ غیر قومونکی ساتھہ کھایا کرتا تھا جب سر ایلیمون
کے کئی شخص آئی تب مختونونسی ڈر کے پیچھے ہٹا اور الگ ہوا تب مین نے پطرس سے کہا کہ جو تو یہودی ہو کے
غیر قومونکے مانند زندگی گذارتا ہی تو کسواسطی غیر قومون پر جبر کرتا ہی کہ یہودیونکی طور پر چلین اسکا مطلب
یہ ہی کہ جو یہودی حضرت عیسی پر ایمان لائی تھے اونمین بعض غیر قومون کے ساتھہ کھاتے تھے بعضے
پرہیز کرتے تھے جناب پولوس جو حواریون کے دیکھنے والے ہین اونہون نے حواریون کے سردار پطرس
شمعون کی غلطی پکڑی اور کہا کہ جو غیر قومون کے لوگ ایمان لائی ہین تم اونپر جبر کیون کرتے ہو کہ غیر قومون کے
ساتھہ نکھاو تم تو خود اسرائیلی ہوکر غیر قومونکی ساتھہ کھاتے تھے سید منصور علی صاحب نے نوید جاوید
مین لکھا ہی کہ ریس کی سائیکلوپیڈیا کی ۱۹ جلد مین لکھا ہی کہ حواری لوگ ایک دوسری کو صاحب وحی
نہین سمجھتی تھے جیساکہ یروشالم کی کونسل کے آپس کی بحث اور پولوس کی پطرس کو الزام دینی
سی ظاہر ہی اور یہہ بھی کہا گیا ہی کہ قدیم عیسائی لوگ اون لوگونکو خطا سی خالی نہین سمجھتی تھی کیونکہ
بعض اوقات اونکی فعلونپر روک ٹوک کی گئی ہی اعمال کے گیارہوین باب مین ہی کہ جب پطرس
یروشالم مین آیا تو مختونون نی اوس سی بحث کی اور کہا کہ تو نامختونون کی پاس گیا اور اونکی ساتھہ کھایا
اور پولوس جو حواریون سی اپنی تئین کمتر نہین سمجھتی تھے جیساکہ اونہون نی قرنتیون کے دوسری خط کی
۱۱ باب کی ۵ آیت مین فرمایا ہی مگر وہ اپنی ہر بات کو الہامی نہین سمجھتی تھے قرنتیون کی پہلی خط
کی ۷ باب کی ۱۵ آیہ مین ایک بات کو لکھتی ہین کہ خداوند یعنی حضرت عیسی یون فرماتی ہین دوسری بات
کو لکھتی ہین کہ یہہ قول حضرت عیسی کا نہین ہی بلکہ مین کہتا ہون ان سب باتون سی ثابت ہوا کہ جو عقیدہ
ہم محمدیونکا ہی کہ علم والی لوگ جو بات اپنی عقل سے کہتی ہین اونکی سمجھہ مین کبھی غلطی بھی پڑجاتی ہی یہہ
وہ غلطی اور علم والونپر کہلجاتی ہی جب دلیلونمین غور کرتے ہین یہی عقیدہ قدیم عیسائیونکا بھی تھا
بعضی غلطیان حواریون کے اونکی وقت کی علم والونپر کہلگئین بعضی غلطیان اونکی ہم محمدیون کو معلوم

۱۸ زبور

ہوئین اٹھارہوین زبور مین پہلی بڑی دور تک یہہ بیان ہی کہ اللہ تعالی نے مجکو بڑی مصیبتون سے نکالا میری دشمنون سی مجکو بچایا اوسکے سوا کوئی بچانیوالا نہین اوسنے مجکو میری دشمنون پر غالب کیا اور میری ہاتھہ سی اونکو فنا کیا ہوتے ہوتے ارشاد ہوتا ہی کہ تو نے مجھے لوگونکی جھگڑونسی نجات دی تو نے مجھے غیر قومونکا سردار کیا وہی لوگ جنہین مین جانتا نہین میری فرمان برداری کرینگے میرا نام سنتی ہی اونہین میری فرمان برداری کرنی پڑیگی اجنبیونکی نسلین مجہہ سی دب نکلینگی اجنبیونکی نسلین مرجھا جاوینگی اور اپنی چھپنے کے مکانونمین تھرتھراونگی آگی یہہ مطلب ہی کہ اللہ میرا بدلہ لیتا ہی وہی مجہی میری دشمنون سی نجات دیتا ہی آگی یون ہی سو مین اسیلیے اے اللہ قومونکی درمیان تیری ثنا کرونگا اور تیرا نام لیکی مدح گاونگا دیکہو اس خبر کا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہوا کہ اسرائیلیونکی سوا اور عرب کی سوا اور قومونے بہی تابعداری کی بہت سے دین مین آئی اور بہت سے دب کر اونکی پناہ مین رہے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی رعب سے بہت غیر قومین دب گئین مگر دین اکثرون نی نہین قبول کیا اور اس زبور مین صاف دین قبول کرنیکا اشارہ ہی کہ مین قومونکی درمیان تیری تعریف کرونگا یعنی اور قومین بہی دین مین آوینگے اونکی ساتھہ ملکر مین تیری تعریف کرونگا یہی مطلب جناب پولوس نی بہی سمجہا ہی رومیون کی خط کے پندرہوین باب مین لکہتی ہین کہ عیسے مسیح مختونونکا خادم ہوا تاکہ اون وعدون کو جو باپ دادون سی کیئے گئے پورا کرے اور یہہ کہ غیر قومون نے رحم کیواسطی خدا کی تعریف کی چنانچہ لکہا ہی کہ اس سبب سے غیر قومون کی درمیان تیری ثنا کرونگا اور تیرا نام گاونگا اور پہر کہتا ہی کہ اے غیر قومو اسکی قوم کی ساتہہ خوشی کرو اور پہر یہہ کہ اے ساری غیر قومو خداوند کی تعریف کرو اور اے سب لوگو اوسکے تعریف کرو دیکہو جناب پولوس رومیونکو خوشی سُناتے ہین کہ تمنی جو دین عیسائی قبول کیا یہہ وہ وعدہ ہی جو باپ دادون سی کیا گیا تہا اور حضرت عیسی کی وسیلہ سی پورا ہوا کہ غیر قومون کے درمیان تیری تعریف کرونگا اب ہم کہتی ہین کہ جناب پولوس نے یہہ نہین کہا کہ اس وعدہ کا ظہور فقط حضرت عیسی سے ہی اور کسی سے نہوگا یہہ مطلب بتاو کس لفظ سی نکلتا ہی جن جن لوگونمین اس وعدہ کا ظہور رہا یہہ خبر اون سب کی حق مین ہی حضرت عیسی کی بدولت کچہہ کچہہ دین اللہ کا غیر قومونمین پہیلا پہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کا دین سب قومونمین ساری جہانمین پہیلایا زبور کا مطلب صاف کہلگیا اکیسوان

۲۱ زبور

زبور پہری اسکا ثبوت مین ہی کہ بہت باتین اس زبور کی حضرت داود سی علاقہ رکہتی ہین لیکن معلوم ہوتا ہی

کہ تمام باتین زیادہ تر حضرت عیسی اور اونکی سلطنت کی باب مین ہین اور طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس
زبور کی بہت سی حالتین حضرت داود کی حالتین ہین لیکن تمام معلوم ہوتا ہی حضرت عیسے اور اونکی سلطنت
کے بابت اور بہت سی یہودی اسکو مسیحا کی حق مین بتلاتے ہین یہ زبور ۲۱ کا کہلاتا ہی وہ زبور یہہ ہی
ای اللہ تیری قوت سی بادشاہ خوش ہوگا اور تیری نجات سی وہ کتنا بہت خوش ہوگا تونے اوسکے
دلکا مطلب دیا اور اوسنے جو کچہہ اپنی منہہ سی مانگا تونے اوسے رد نکیا فیض کی برکتون سی تو آپ ہی
اوسکے ساتہہ پیش آیا تونے خالص سونیکا تاج اوسکے سر پر رکہا اوسنے تجہہ سی زندگی چاہی اور تونے
اوسکو عمر کی درازی ہمیشہ کے اور آخر تک بخشی تیری نجات سی اوسکی شوکت بڑی ہوئی ہی حشمت
اور جلال کو تونے اوسپر رکہا ہی کہ تونے اوسکو سدا کی برکتونکا سبب ٹہیرایا ہی تونے اوسکو اپنی
دیدار سی نہایت خوشوقت کیا کیونکہ وہ بادشاہ خداوند پر بہروسا رکہتا ہی حقتعالی کی رحمت سی جنبش
نپاویگا آئی امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس زبور مین اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کیطرف صاف دکہائی دیتا ہی ہمیشہ کی برکتونکا سبب آپ ہی ہین کہ اللہ کا کلام جو آپ پر اوترا
وہ ہمیشہ باقی ہی اوسکے بعد دوسری کتاب نہین اور ہمیشہ کی زندگی یعنی آپ کا فیض ہمیشہ امت پر
اللہ کے حکم سی جاری ہی سونیکی تاج سی مراد اللہ کا فیض ہی یا بہشت مین سونیکا تاج ملیگا اصل عبرانی
مین ملخ کا لفظ ہی یعنی وہ بادشاہ اللہ پر بہروسا رکہتا ہی اس سے صاف اشارہ ہی کہ کسی آنیوالے
بادشاہ کا ذکر ہی حضرت داود کا ذکر نہین اور دوسری پر یسیح کا لفظ ہی یعنی خوشی کریگا انگریزی ترجمہ مین
یون ہی ترجمہ کیا ہی کہ خوش ہوگا اسکے بعد پہر اللہ کے دشمنون کی نیست و نابود ہو جانیکی خبر ہی صاف
محمدی جہاد کا اشارہ ہی بائیسوین زبور مین سرے پر اس مطلب کے دعائین ہین کہ یا اللہ میری دشمنون
نے مجکو گہیرا ہی مین تباہ ہوا جاتا ہون ہوتے ہوتے سولہوین آیت مین ارشاد ہوتا ہی شریرون کے
گروہ نے مجکو گہیر لیا اونہون نے میرے ہاتہہ اور میرے پانون چہیدی ہین مین اپنی سب ہڈیون کو گن سکتا ہون
وہ مجہی تاکتی ہین اور گہورتے ہین وی میری کپری آپسمین بانٹتی ہین اور میری لباس پر قرعہ ڈالتی ہین
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس زبور مین بہت باتین حضرت عیسی پر مطابق ہین حضرت داود
پر مطابق نہین یہہ جو فرمایا کہ میری ہاتہہ پانون چہیدے یہہ حالت حضرت داود پر نہین گذری اس
طرح سے پہانسی دینی کا رواج یہود مین نہین تہا بلکہ رومی اور یونانی لوگ اپنی غلامون کو دیتی تہی

۲۲ زبور

حضرت داود کی اولاد مین یہہ سب باتین پوری ہوئین جناب متی نے اپنی انجیل کی ستائیسوین
باب مین اور حضرت یوحنانی اپنی انجیل کے اونیسوین باب مین لکھا ہی کہ حضرت علیسی کو اون
لوگون نی سولی دی اور آپ کی کپڑی چٹھی ڈالکر بانٹ لئی تاکہ جو نبی سی کہا گیا تہا پورا ہوا کہ اونہون
نی میری کپڑی آپسمین بانٹ لئی اور میری لباس پہ چٹھی ڈالی جناب یوحنا یون لکھتی ہین کہ کپڑو نکی
حصی کیے ہر سپاہی کی لیے ایک حصہ اور کرتا بن سیا سراسر بنا ہوا تہا اس لئے اونہون نے
آپسمین کہا کہ ہم اسی نہ پہاڑین بلکہ اوسپر چٹھی ڈالین کہ یہہ کسکا ہوگا یہہ اس لئی ہوا کہ نوشتہ جو
کہتا ہی کہ اونہون نی میری پوشاک بانٹ لی اور میرے کرتے کے لیے چٹھیان ڈالین پورا ہووے
سو سپاہیون نی ایسا ہی کیا یہان کرتے کا لفظ لکھا ہی نہین معلوم کیا باعث ہی زبور شریف مین
تو لفظ لباس کا ہی ای ایمانوالو دیکھو جناب متی اور حضرت یوحنانی اوسی قاعدی کی موافق اس
آیت کو حضرت علیسے پر مطابق کیا کہ جو احوال حضرت علیسے پر گذرا گویا حضرت داود پر گذرا
پہلی سے اسمد نے حضرت داود سی یون کہوایا کہ اونہون نے مجہپر ظلم کیا مطلب یہہ ہی کہ میری اولاد پر
جو ظلم ہوا وہ مجھ پہ ہوا اب یہہ سمجھو کہ اس بات کا مطلب یہہ ہی کہ اونہون نی اپنی سمجھہ مین سولی دی
اور ہاتہہ پانون چھیدی تو حضرت علیسی کی قتل کرنیکا عذاب اونپر ہو چکا اسمد نی قرآنمین جناب محمد
صلی اسمد علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ اونہون نی علیسی کو قتل نہین کیا اور سولی پر نہین چڑہایا لیکن اونکے
واسطی شبہہ ڈالدیا گیا یعنی اور شخص اونکی شباہت کا سولی دیا گیا اور معتبر روایت یون ہی کہ وہ شخص
حضرت علیسی کے خاص یفقونین سی تہا جو آپ کی بدلی شہید ہوا تو غالبا وہ بہی قوم یہود امین سی
حضرت داود کی نسل مین سی تہا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ عبرانی کا ترجمہ یون ہی جیسی کا کہ
شیر میری ہاتہہ میری پانون اسکا کچھہ مطلب نہین نکلتا ترجمہ یونانی مین اسطرحپر لکھا ہی جس سے
مطلب صاف نکلتا ہی مولوی رحمت اسمد صاحب نے اعجاز علیسوی مین لکھا ہی کہ فرقہ پروٹسنٹ کی
سب پادری اقرار کرتے ہین کہ یہہ لفظین بدلی ہوی ہین لاطینی ترجمہ ٹہیک ہی جسمین یون ہی میرے ہاتہہ
اور پانون چھیدی ہین اور بعضی پادریون نی لکھا ہی کہ یہودیون نی اس لیے بدل دیا کہ حضرت علیسی
مطابق نہ پڑے اب ہم کہتی ہین کہ اس زبور مین بہت بڑا مطلب صاف کہلگیا کہ جو ظلم حضرت داود
اور اونکی بیون پر اور ایمانوالون پر لاے اون ظلمونکی تمامی یہانتک ہوی کہ حضرت علیسی پر اور اونکی دوست پر

ظلم ہوا حضرت داؤد ان سب ظلمونسی اللہ کے آگے فریاد کرتے ہین کہ یہہ سب ظلم مجھی پر گذری اب صاف ثابت ہوا کہ زمانہ عدالت کا حضرت عیسیٰ کے بعد ہی حضرت عیسیٰ تو حضرت داؤد کی ساتہہ فریاد کرنیوالی ہین اب عدالت کا وعدہ جو توراۃ و زبور مین ہی اوسکا ظہور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتہون ہوا دیکھو حضرت داؤد اپنی طرفسے اور حضرت عیسیٰ کیطرف سی فریاد کرکے اسکے بعد یون فرماتے ہین پر تو ای اللہ دور مت رہ ای میری توانائی جلد میری مدد کے لیے آ میری جان کو تلوار سی بچا میری وحیدہ کو کتّی کی ہاتہہ سی ببر کے منہہ سی اور بہینسونکی سینگونسی مجھی رہائی دی تونے میری سنکی بچایا ہی مین اپنی بہائیونمین تیرا نام بیان کرونگا دیکھو یہہ مدد ایمانوالونکی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتہون ہوی کافرونکا زور ٹوٹا ایمانوالی اونکی ظلم سی چہوٹی اور وحیدہ کا لفظ اصل عبرانی مین یخیداث ہی پادری طامس سکاٹ نی اس کو لکہا ہی کہ یہہ اسم مونث ہی اور اسکے معنے ہین اکیلا لڑکا یا اکیلا پیدا کیا ہوا لڑکا سپٹواجنٹ مین اسیطرح ترجمہ کیا ہی اور بعضونے اس سے حضرت عیسیٰ کو مراد لیا ہی اب ہم کہتی ہین کہ اگر حضرت عیسیٰ مراد ہین تو حضرت داؤد انکی لیے دعا کرتے ہین کہ یہہ میرا اکلوتا بیٹا ہی یعنی اپنی مان مریم کا اکلوتا ہی یا یہہ معنی کہ میری نسل مین ایسا نبی والا کوئی نہین اوسکو دشمنون سی بچالی سو اللہ نی حضرت عیسیٰ کو دشمنون سی بچا لیا اونکی عوض دوسرا سولی دیا گیا اور کیا عجب ہی کہ اکلوتی سی مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہون وہ بہی حضرت داؤد کی بہائیونکی نسل مین ہین اور اونکا سا دوسرا پیغمبر ونمین کوئی نہین ہی اونکو بہی اللہ نی دشمنون سے بچایا اور اونکا دین سب قومونمین پہیلایا آگے بڑہکی چبیسوین آیت یون ہی بڑی جماعت مین مجہسی تیری تعریف ہوگی مین اونکی آگی جو تجہسی ڈرتے ہین اپنی نذرین ادا کرونگا وی جو حلیم ہین کہاوینگی اور سیر ہووینگی وی جو خداوند کی طالب ہین اوسکی تعریف کرینگے تمہارا دل ہمیشہ تک زندہ رہی ساری جہان کو سراسر یاد آویگا اور وہ خداوند کی طرف رجوع ہونگی سب قومونکی گہرانی تیرے آگے سجدہ کرینگے کہ سلطنت خداوند کی ہی قومونکی درمیان وہی حاکم ہی دنیا کی سارے دولتمند کہاوینگے اور سجدہ کرینگے وہ سب بہی جو خاک مین ملتی ہین اوسکے حضور جہکینگے اور وی جنکی مجال نہین کہ اپنی جان بچاوین دیکھو یہہ بات محمدی وقت مین ہوئی کہ ساری قومونمین اللہ کا دین پہیلا ہی اور غلبہ اور حکومت اللہ والون کو ملی پادری لکہتا ہی کہ امیر غریب سب اس

دعوت مین یعنی دین عیسی مین بلائینگی اگر اس روحانی دعوت کو قبول نکرینگی تو سبکو ن مرینگی کوئی
اپنی جان نہین بچا سکتا مرنے سے یا یہ مطلب کہ عذاب سے اسکی بعد ارشاد ہوتا ہی ایک نسل ہوگی
جو اوسکی بندگی کریگی وہ اللہ کی گھرانی مین گنی جاویگی وہ آویگی اور اون لوگونکو جو پیدا ہونگی یہہ کہکر
اوسکی صداقت ظاہر کریگی کہ اوسنی ایسا کیا ای ایمان والو دیکھو حضرت داود کی وقت سی حضرت عیسی تک
اللہ کا ذکر اور خدا پرستی فقط اسرائیلیونمین رہی اب یہان دوسری نسل کی خبر ہے جو اللہ والون مین
گنی جاوی اس خبر کا ظہور صاف عرب کے لوگون سی ہوا جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین
اونکو اللہ نی یہہ رتبہ دیا کہ سب پیغمبرونکی سردار محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو اونمین پیدا کیا اور اونپر
اپنا کلام پاک اوتارا تب سی عرب لوگ اللہ والونمین شمار کئی گئی ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتی ہین
اس مین پہلی یہہ خبر ہی کہ زمین کی سب کنارے محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی تعلیم سی اللہ کیطرف رجوع
ہونگے اور سب خاندان یہانتک کہ اسرائیلی لوگ بھی جو پیغمبرونکی اولاد ہین دین محمدی مین داخل ہونگے
پادری طامس سکاٹ اور ہنری اسکاٹ والی پادری لکھتی ہین کہ یہہ اون لوگون کی خبر ہی جو حضرت عیسی
کی بعد غیر قومون کی لوگ عیسائی دین مین داخل ہوئی ہای پادریون نے یہہ نسونچا کہ یہان ایک
نسل کا ذکر جو معلوم ہوا کہ وہ ایک نسل ایسی ہوگی کہ اوسکو ایسا رتبہ ملیگا جیسا اسرائیلیونکو ملا وہ
رتبہ دوسری نسل کے لوگون کو ملیگا یہ رتبہ عرب کو ملا جنمین محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر اللہ کا کلام
اوترا پھر اور قومین بھی ایمان لائین مگر بڑا رتبہ اونہین کا ہے جن مین وہ رسول پاک پیدا ہوئی اور حضرت
عیسی کی دین تو اسرائیلیونکی سوا رومیون اور قبطیون اور بہت سی قومونمین پھیلا اس بات مین وہ سارے
قومین برابر ہین حضرت عیسی کی باعث سی خاص رتبہ فقط اسرائیلیون کو ملا کسی دوسری قوم کو ایسا
رتبہ نہین ملا جسمین دوسری قوم شریک ہو اور یہان ایک نسل کا ذکر ہی اور اللہ والون کی سلطنت کا اور
غلبہ کا صاف بیان ہی پس عیسائی توجیہہ سراسر عصبیت مین ہی یہہ خبر اونکی نہین ہوسکتی چوبیسوین
زبور مین ارشاد ہوتا ہی اللہ کے پہاڑ پر کون چڑھ سکتا ہی اور اوسکی پاک مکان پر کون کھڑا رہ سکتا ہی
وہی ہی جسکے ہاتھ صاف ہین اور جسکا دل پاک ہی جسکے دل مین بیہودگی نہین سمائی جسنے مکر سی قسم نہین
کھائی اللہ کی برکت اوسی پہونچیگی اور اوسکی نجات دینی والی خدا کی صداقت اوسکی ساتھ ہوگی یہہ
وہ پشت ہی جو اوسکی طالب ہی تیری دیدار کا چاہنی والا یعقوب ہی ای پہاڑو اپنی سر اونچی کرلو

ای ہمیشہ کی دروازو اونچی ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہووی یہہ جلال کا بادشاہ کون ہی خداوند جو قوی اور قادر ہی خداوند جو جنگ مین زور آور ہی ای پہاٹکو اپنی سر اونچی کرو اور ای ہمیشہ کے دروازو اونچی ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہووی یہہ جلال کا بادشاہ کون ہی لشکرونکا خدا وہی جلال کا بادشاہ ہی ای ایمانوالو دیکہو اللہ صاف فرماتا ہی کہ اللہ کی پہاڑ پر یعنی صیہون و بیت المقدس مین وہی لوگ رہ سکتی ہین جو پاکدل ہین اور سچی دین پر ہین پہر صاف فرمایا کہ ای ہمیشہ کی دروازو اونچے ہو کہ اللہ تعالی داخل ہو اسکا صاف یہہ مطلب ہی کہ وہ لوگ جو اس پاک مقام مین ہمیشہ رہین گے اللہ اونکی ساتہہ رہیگا اس وعدہ کی موافق حضرت سلیمان کی بعد جب اسرائیلی لوگ بگڑ گئی اونکو بخت نصر کی ہاتہون قتل کروایا اور اوس پاک پہاڑ سی نکلوا دیا پہر جب وہ شریعت پر قائم ہوئے اونکو خسرو بادشاہ کی بدولت پہر بیت المقدس مین بسایا پہر جب اونہون نی حضرت یحیی اور حضرت عیسی پر ظلم کیا اونکو رومیون کی ہاتہون بیت المقدس سی نکلوایا پہر جب جہوٹی عیسائیون نی شرک اور کفر پہیلایا اونکو محمدیون کی ہاتہون قتل کروایا اور محمدیون کو جو اللہ کو اکیلا جاننی والی اور سب پیغمبرونکو اور سب کتابون کی ماننی والی ہین اوس پاک مقام مین امن و امان سی بسایا آجتک وہان محمدیونکا زور ہی پادری طامس اسکاٹ اور ہنری اسکاٹ والون نی یہہ مطلب لکہا ہی کہ اللہ کی پہاڑ پر یعنی آسمان پر حضرت عیسی کی اور اونکی امت کی سوا کوئی نہین چڑہ سکتا واہ کیا کہنا زمین کے معنی آسمان سمجہنا پادریون کا کام ہی پہر پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ پہاٹکون کی اونچی ہونیکا یہہ مطلب کہ اللہ تعالی کا صندوق جب حضرت داود نی یروشالم مین رکہا یہہ اوسوقت کا ذکر ہی یا جب حضرت سلیمان نی اوسکو مسجد بیت المقدس مین رکہا اوسوقت کی بشارت ہی کہ ای پہاٹکو سر اونچی کرو معلوم ہوتا ہی کہ وہ پہاٹک اوٹہتی ہوئی نہ تہی یہہ پہاٹک چاہیی کہ ہمیشہ رہین ہای افسوس پادریون کو یہہ نہین سوجہتا کہ وہ پہاٹک جو حضرت سلیمان نی بنای تہی ہمیشہ کہان رہی وہ پاک مسجد تو دو بار ویران ہوئی پہر جب سی محمدیون نی اوسکو بنایا جب سے آجتک آباد ہی وہ ہمیشہ کی پہاٹک یہی ہین جو محمدیون نے بیت المقدس مین بنوای ہین پچیسوین زبور مین یہہ بیان ہی کہ میری دشمن بہت ہین مجہی اونسے چہڑا لی پہر یون ہی کہ ای خدا اسرائیل کو اوسکی ساری تکلیفون سی مخلصی دے ستائیسوین اور اٹہائیسوین زبور مین دشمنون کی ہاتہہ سی فریاد ہی آخر مین یون ہی اپنی لوگونکو

نجات دی اور اپنی میراث مین برکت دی اُنہین پال اور اونکو ہمیشہ کی لیی بلندی دی دیکہو یہہ دعا
محمدی وقت مین قبول ہوی کہ دین اسلام کا کثرت سی پہیلا اور ہمیشہ کی لیی قائم رہا تیسوین اکتیسوین
اور چونتیسوین اور پینتیسوین اور چہتیسوین زبور مین بہی دشمنون کی ہاتہہ سی فریاد ہی پینتیسوین
زبور کی سترہوین آیہ مین ہی ای خداوند کب تک تو دیکہا کریگا اونکی خرابیون سی میری جان کو چہڑا
میری وحید کو شیر بچون سی مین بڑی جماعت مین تیرا شکر کرونگا مین لوگون کی کثرت کی درمیان
تیری تعریف کرونگا پہر دشمنون سی فریاد ہی پہر یون ہی کہ ای خداوند مجہسی مت دور رہ ای میری
رب اوٹہہ اپنی صداقت کی مطابق میرا انصاف کر پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ بائیسوین
زبور کی لفظین اور یہہ لفظین موافق ہین اس سی ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ بہی حضرت عیسی کی خبر ہی اب
ہم کہتی ہین کہ وہی لفظ وحید کا جو وہان تہا وہ یہان بہی ہی حضرت داود کی اکلوتی بیٹی سی یا حضرت
عیسی مراد ہین یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین مگر جو جو ظلم پیغمبرون پر دشمنون نی کئی
اونکی عدالت محمدی وقت مین ہوئی اب سینتیسوان زبور سنو اللہ تعالی فرماتا ہی بدکارونکی سبب تو مت کُڑہ
بُری کام کرنیوالون سی تو حسد نکر کہ وی جلدی گہاس کی مانند کاٹ ڈالیجائینگی اور ہری سبزی کیطرح
مرجہائینگے خداوند پر بہروسا رکہہ اور نیکی کر تو سرزمین مین زندگانی بسر کر اور دیانت واری سے چر اگر خداوند کی
یاد مین خوش رہ کہ وہ تیری دل کی مطالب پوری کریگا اپنی راہ خداوند پر چہوڑ دی اوسپر بہروسا رکہہ
وہ خود بنا لیگا وہ تیری صداقت کو نور کیطرح ظاہر کریگا اسکے بعد آگی بڑہکر فرمایا ہی کہ بدکار لوگ
کاٹ ڈالیجائینگی لیکن وی جو خداوند کی منتظر ہین زمین کو میراث مین لینگے کہ ایک تہوڑی سی مدت ہی کہ شریر
نہوگا تو غور کر کے اوسکا مکان ڈہونڈیگا اور وہ نہوگا لیکن وی جو حلیم ہین زمین کی وارث ہونگی اور
بہت سی راحت پاکی خوشدل ہونگی پہر آگے بڑہکر یون ہی کہ شریر تلوار نکالتی اور اپنی کمان کہینچتی
تاکہ مسکین اور محتاج کو گراوین اور اونکو جن کی راہین سیدہی ہین جان سے مارین اونکی تلوار
اونہین کے دلونمین پہیسیگی اونکی کمانین ٹوٹ جاوینگی پہر فرماتا ہی شریرون کی بازو توڑیجاوینگے
پر خداوند سچون کا تہامنی والا ہی خداوند دینداروں کی دنون کو پہچانتا ہی اور اونکی میراث ہمیشہ کے
قائم ہوگی وی بری وقت مین شرمندہ نہونگی بلکہ کال کے دنونمین سیر رہینگی پہر آگے بڑہکر یون ہے
کہ شریرون کی نسل کاٹیجائیگی صادق زمین کے وارث ہونگی اور ہمیشہ اوسپر بسینگی ای امت

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیہ وہی مقام ہی جسکا اللہ نی قرآن مین بتا دیا ہی اور سورہ انبیا مین فرمایا ہی
وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ اور بیشک ہم
لکہہ چکے ہین زبور مین بعد نصیحت کے کہ زمین کے وارث ہونگے میرے اچھے بندے دیکھو اس زبور مین بار بار یہہ لفظ
فرمایا کہ اچھے لوگ زمین کے وارث ہونگے یہی لفظ قرآن پاک مین یاد دلایا اور یہہ بھی بتا دیا کہ یہہ بات
ہمنی نصیحت کی بعد لکھی ہی دیکھو اس زبور مین پہلی نصیحت ہی کہ اللہ کی یاد مین مضبوط رہو اور صبر کرو نصیحت کی
بعد بشارت دی ہی اس اشارہ ہی کہ جن لوگونکا یہہ ذکر زبور مین تہا وہ یہی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اونکی
امتی ہین یہی اوس زمین کی وارث ہونگی جہان زبور اوتری تہی اس وعدہ کو اللہ نی یون پورا کیا
کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد آپ کی خادمون کو ملک شام مین پہونچایا اور انہون نی جاکر
جہوٹے عیسائیون پر جہاد کیا اور صیہون کا پہاڑ جسکے نام زبور مین تعریف ہی جہان حضرت داود [illegible]
اور مسجد بیت المقدس جو اونکے صاحبزادے حضرت سلیمان نی بنائی تہی اور اوسکو بار [illegible]
ویران کیا تہا اوسکو محمدیون نی پایا اور نئی سر سے ان پاک مقامون مین اللہ کی کلام کا اونچا [illegible]
نور پہیلایا اور شریرونکو گہاس کی طرح کاٹ ڈالا بہت سی نصاری اور یہودی دین محمدی مین داخل ہو
وہ سب محمدیون کی ساتہہ اوسوقت سی آجتک ملک شام اور بیت المقدس مین بستی ہین نصرانی اسکا ترجمہ
لکہتی ہین کہ اسکا یہہ مطلب ہی کہ جو لوگ حضرت عیسی پر ایمان لاوینگی وہی زمین کی وارث ہونگی وعدہ [illegible]
کہ بدکار لوگ سب نکالدیجاینگی اور اچہی لوگ عزت پاوینگی شاید اس دنیا کی آخری زمانہ [illegible]
یا پہر حضرت عیسی پر جو لوگ ایمان لای وہ بت پرستونکی ہاتہون تین سو برس تک مصیبتونمین [illegible]
عیسائیونکا غلبہ ہوا پہی عیسای ملک شام اور بیت المقدس سے نکالی گئے جنگلونمین جا بیٹہے یہان تو اللہ
اون لوگونکا ذکر کرتا ہی جو ہمیشہ وہان بسینگی پادری یہی سوچکر کہتی ہین کہ یہہ آخری زمانہ [illegible] جب حضرت
عیسی آسمان سی اوترینگی اور وہان نصرانی لوگ بسینگے یہہ نہین جانتی کہ حضرت عیسی [illegible]
اوترینگے سب محمدی اونکی اوترنے کی راہ دیکہہ رہی ہین حواریونکی طرح آپ کی خدمت [illegible]
جہوٹے عیسای پہلی سے امام مہدی علیہ السلام کی ہاتہون قتل ہوچکین گے چالیسوین زبور [illegible]
سوتا ہی ای خداوند میری خدا تیری عجائب قدرتین جو تونے کر دکہلائین بہت سی ہین آگی [illegible]
قربانی اور نذر کو تونے نہین چاہا تونے میرے کان کہولے سوختنی قربانی کا اور خطا کی قربانی کا تو طالب

نہین تب مین نے کہا دیکھ مین آتا ہون کتاب کی دفتر مین میری حق مین لکھا ہی ای میری خدا مین تیری
مرضی بجالانے پر خوش ہون تیری شریعت تو میری دل کے بیچ ہی اسی بورکی یہہ آیتین جناب پولوس
نے عبرانیون کی خط کے دسوین باب مین لکھی ہین پہلی آیت کو یون لکھا ہی قربانی اور نذر تو نی نہین چاہی
پر میری لیے بدن طیار کیا جناب پولوس نے اس خط کے ساتوین باب سے دسوین باب تک اسی بات
کی دلیلین لکھی ہین کہ جناب موسی علیہ السلام کی شریعت کی بہت حکم حضرت عیسی کے دین مین موقوف ہوئے
ایک بڑا حکم یہہ تہا کہ توراۃ شریف مین قربانیونکا حکم بہت کثرت سی تھا اکثر گناہون کی عوض قربانی
مقرر تھے اور ایک قربانی وہ تھی جو خدا کی حضور مین جلا دیجاتی تھے گناہ کی قربانی کے حکم اور سوختنی
قربانی کے حکم جا بجا توراۃ شریف مین موجود ہین حضرت عیسی کی شریعت مین یہہ سب موقوف ہو گیا
جناب پولوس اس آیت کی دلیل لاے ہین کہ یہان سی قربانیونکی موقوف ہو جانیکی خبر پائیجاتی ہے
جناب پولوس لکھتی ہین پس پہلی کو مٹاتا ہی تاکہ دوسری کو ثابت کرے جناب پولوس یہ سمجھی ہین کہ یہ آیتین
انہونے حضرت عیسی علیہ السلام کی زبانی فرمائین ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ تعالی سی عرض کرتے ہین
کہ ان قربانیونسے تو خوش نہین ہوا بلکہ تو نے میرے لیے بدن طیار کیا کہ مین تیری راہ مین اپنے بدن کو
قربان کرون اور دشمنون کے ہاتھون قتل کیا جاؤن یہہ قربانی تو نے مقرر کی اون قربانیونکو موقوف
کیا اب ہم کہتی ہین کہ یہان حضرت عیسی کا نام نہین ہی جناب پولوس نے اپنے ذہن سی یون سمجھا ہی ہمکو
قرآن سی ثابت ہوا کہ حضرت عیسی قتل نہین ہوئے نہ سولی دیے گئے وہ دوسرا شخص آپکے بدلی قتل ہوا
یہہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی آپ کی تو نے عرض کیا کہ قربانی اور نذر تو نے نہین چاہی میری
بدن طیار کیا اسکا یہہ مطلب کہ میری شریعت مین تو نے گناہ کی بدلے کی قربانیان اور جلانیکی قربانیان
موقوف کر دین اوسکے بدلے بدنکی عبادت کثرت سی مقرر کر دی اعجاز عیسوی مین ہی کہ عبرانیون کی
تو نے میرے کان کہولی اور ترجمہ یونانی مین اسکے بدلے یون ہی کہ تو نے میرے لیے ایک بدن طیار کیا دیکھو
جناب پولوس نے بہی یون لکھا ہی معلوم ہوا کہ یہی صحیح ہی مطلب یہہ ہی کہ محمدی دین مین بدن کی ریاضت
جسکو اصلی بہت ہی نماز روزہ فرض اور نفل بہت کثرت سی مقرر ہوا چھوٹے گناہ نماز روزہ سی
معاف ہوتے ہین بڑے گناہونکے لیے سچی توبہ ہی پہر جہانتک ہو سکے اوسکے بدلے نیکیان کری اوسکے
کچھہ حد نہین قربانی اور نذر دین محمدی مین فرض بہی اور نفل بہی ہے مگر گناہ کی عوض نہین جیسا توراۃ مین

حکم تھا ہر روز کی قربانی اور ساتوین دن کی قربانی اور ہر مہینے کی قربانی اور گناہ اور خطا کی بدلے
کی قربانیان ان سب کو اوسنے موقوف کرکے ان کی ریاضتونکا حکم دیا کبھی کبھی قربانی اور نذر کو بھی
باقی رکھا اکتالیسوین زبور مین دشمنونکی شکایت ہی اور یون لکھا ہی میرے اوس جان پہچان نے بھی ۴۱ زبور
جسپر مجھے بھروسا تھا اور جو میرا ہمنوالہ تھا مجھپر لات اوٹھای جناب یوحنا اپنی انجیل کے تیرھوین باب
مین حضرت عیسے کے حال مین لکھتی ہین کہ یہہ ہوا تا کہ نوشتہ پورا ہووی کہ اوسنے جو میری ساتھ روٹی
کہاتا ہی مجھپر لات اوٹھائی. آگے لکھتی ہین کہ یہودا اسکریوطی کو حضرت عیسے نے نوالہ دیا اور اوسنے
آپ کے قتل کی تدبیر کی اور بے ایمان ہوگیا دیکھو حواریونکے نزدیک زبور شریف مین جابجا حضرت
داود اپنی طرف سے بھی اور حضرت عیسے کی طرف سے بھی اور جو جو ظلم اونکی نسل مین ایمانوالون پر گذرے
اون سبکی طرف سے فریاد کرتے ہین پھر زبور مین جابجا عدالت کی خبر ہے وہ محمدی عدالت کی بشارت
ہی اور حضرت عیسے ظلم اوٹھانیوالونمین ہین اونکے دشمنون کو محمدی وقت مین سزا ملی بیالیسوین ۴۲ زبور
زبور مین دشمنون سی فریاد ہی پھر تینتالیسوین زبور مین بھی سرے پر فریاد ہی پھر یون ہی اپنی نور
اور اپنی صداقت کو ظاہر کر اور نہین میرا ارادہ تھا کر ایسا کہ وہی مجھکو تیرے پاک پہاڑ پر اور تیری خیمونمین
لیجاوین کیا عجب ہی کہ یہان بھی یہی اشارہ ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر کر جنکو تونے نور سے نور
بنایا اور سر سے پانون تک سچائی کی صورت اونکو بنایا اونکو ظاہر کر اور اسرائیلیونکو اونکے دین مین
داخل کر کہ وہ عرفات کے پہاڑ پر اور وہان کے پاک مقامونمین جاوین چوتالیسوین زبور مین ہی کہ ۴۴ زبور
اے خدا تو میرا بادشاہ ہی یعقوب کے لیے نجاتونکا حکم ہو تیری مدد سی ہم اپنی دشمنون کو سینگ
مارینگے تیری نام سی ہم اونکو جو ہم پر چڑھتی ہین پامال کرینگے پھر بعد اسکی دور تک یہہ مطلب ہے
کہ یا اللہ تونے ہمکو دور کیا اور رسوا کیا اور ہمکو غیر قومونمین آوارہ کیا ہوتے ہوتے یہہ لفظ ہی
کہ تیری لیے ہم ساری دن قتل کیے گئے اور قربانیکے گوسپند بنی اے خداوند ہمیشہ تک دور مت کر
تو کیون اپنا منہ چھپاتا ہی ہماری مدد کی لیے اوٹھ اور اپنی رحمتونکی واسطے ہمکو رہائی دے اے
ایمانوالو دیکھو حضرت عیسے کے وقت تک یہی ظلم ظالمونکا نبیون پر اور ایمانوالونپر رہا یہود غیر قومونمین دبا
آوارہ ہوی عیسائی لوگ ہر طرف قتل ہوتی رہے ان سب ظلمونسی فریاد ہی کہ جلد ہماری مدد کر
یہہ دعا محمدی وقت مین قبول ہوئی ایمانوالونکا ہر طرف غلبہ ہوا کافرونکا زور ٹوٹا اب پینتالیسوین ۴۵ زبور

زبور سنو پادری ٹیمتھر نے اس زبور کی سرخی پر لکھا ہی کہ مسیح کی بادشاہت کی شوکت اللہ تعالیٰ
اسکو تعالیٰ حضرت داودسی یون کہواتا ہی میرے دل مین اچھا کلام جوش مارتا ہی مین اون کامونکو
جو مین نے بادشاہ کی حق مین کئی بیان کرتا ہون میری زبان ماہر لکھنی والی کا قلم ہی اے لیکن الو
یہودی ملاوں کی ناسمجھی سے زبور مین بڑی بڑی جھگڑے پڑگئی تھے بعضے زبور ونکو کہتی ہین کہ حضرت
داود کی زبانی نہین ہین بلکہ اونکی گانیوالونکی بنای ہوی ہین اس زبور کی سرخی پر عبرانی مین لکھا ہی
کہ سردار گانیوالی کے لیے بنی قورح کیواسطی مشکیل یعنی تعلیم دینی والا زبور ان لفظونکا یہی مطلب ہے
کہ بنی قورح جو گانیوالی تھے اونکو گانیکے لیے حضرت داود نے یہہ زبور دیا تھا عبرانی اور عربی مین لام
کی معنے ہین واسطی سو بعضے یہودی ملا اس لام کی یہہ معنی سمجھی کہ انکی واسطی یعنی اونکا بنایا ہوا لام کے
یہہ معنی بھی آی ہین مگر یہان یہہ معنی سمجھنا بڑی ناسمجھی ہی یہان اس لام کا یہہ مطلب ہے کہ اونکی گانیکی واسطے
حضرت داود نے اونکو دیا اس زبور کی آخر مین دیکھو صاف ارشاد ہوتا ہی کہ مین ساری پشتون کو
تیرا نام یاد دلاونگا دیکھو یہہ بات اللہ کے سوا کون کہہ سکتا ہی یہہ زبور بھی اللہ کا کلام ہی اللہ حضرت
داود سی کہواتا ہی کہ میری دلمین بہت اچھا کلام جوش کررہا ہی اور بادشاہ کے حق مین جو کام
مین نے کیے اوسکو بیان کرتا ہون اسکا یہہ مطلب کہ اللہ نے میرے دلمین یہہ کلام ڈالا ہی اللہ کے
پیغام کا یہہ بھی ایک طریقہ ہی کہ اپنی پیغمبرونکی دلمین اپنا کلام ڈالدیتا ہی سو حضرت داود سے
اللہ کہواتا ہی کہ مین نے بادشاہ کی حق مین یہہ لفظین اپنی دل مین بولی ہین پھر یہ بھی کہوایا کہ میری زبان
لکھنی والی کا قلم ہی یعنی قلم کیطرح میری زبان بی اختیار ہی اللہ میری زبان سی یہہ لفظین کہواتا ہی سو معلوم ہوا
کہ یہہ کلام اللہ کا ہی اور کسی اور بادشاہ کا ذکر ہی حضرت داود کا ذکر نہین پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ اللہ کا الہام یعنی اللہ کا پیغام پیغمبر کے دل سی ظاہر ہوا جسطرح تالاب مین سے چشمہ
بہین یہہ وعدہ مسیحا کا ہی پھر پادری لکھتا ہی کہ یہہ زبور بہت یا تو نہین حضرت سلیمان کی شان سی
ملتا ہی شادی کی پردے مین روحانی ملاقات کا بیان ہی بہت تاریخ والونکا بیان ہی کہ حضرت سلیمان کی
شادی جو فرعون کی بیٹی سی ہوئی اوسکا یہہ بیان ہی لیکن بہت سا حصہ اس زبور کا اس حال
سی مطابق نہین ہی لیکن یہہ بالکل پیشین خبری حضرت عیسے کی ہی پھر اسکاٹ لکھتا ہی کہ روح القدس
حضرت داود کی دلمین یہہ کلام ڈالکر جوش دلاتے ہین کہ وعدہ کیے ہوئے بادشاہ کی مقدمہ مین

یعنی مسیحا کی حق مین لکھی اوسکی زبان کو اللہ نی راہ بتای جسطرح قلم لکھنی والی کے ہاتھ مین اور بادشاہ
سی مراد حضرت عیسی اور اونکی سلطنت ہی بعد اسکے ارشاد ہوتا ہی تو حسن مین بنی آدم سے
کہین زیادہ ہی تیری ہونٹون سی نعمت بٹائیگئی ہی اس لیے خدانی تجکو ہمیشہ تک مبارک کیا ای یارو اولو
اسکی بور مین صاف صاف یتی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہر ہین آپکا حسن تمام اولاد آدم
سی بیشک بڑہکر تھا بخاری ومسلم مین ہی کہ حضرت براء جو عازب کی بیٹے ہین فرماتے ہین کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب آدمیون سی زیادہ خوبصورت اور خوش خلق تھے اور شمائل ترمذی
مین ہی کہ حضرت ابوہریرہ رض نی فرمایا کہ مین نے آپ سی زیادہ کوئی چیز خوبصورت نہین دیکھی گویا
آفتاب آپ کی چہری مین چلا جاتا تہا یعنی آپ کی چلنی کے وقت کا یہہ بیان ہی کہ معلوم ہوتا تہا کہ آفتاب سامنے
چلا آتا ہی اور حضرت جابر رض فرماتی ہین کہ وہ اللہ سے پیغام پہونچانیوالی اللہ اونپر درود اور سلام
بھیجی مینی اونکو چاندنی رات مین دیکھا اوسوقت آپ پر سرخ جوڑا تہا مین آپکو دیکھتا تہا اور چاند کو بھی
دیکھتا تہا قسم ہی آپ میری نزدیک چاند سی زیادہ خوبصورت تھے اور شمائل ترمذی مین ہی کہ حضرت ہند
بن ابی ہالہ نی فرمایا کہ آپ کا چہرہ ایسا چمکتا تہا جیسا چودہوین رات کا چاند چمکتا ہی صحیح بخاری مین ہے
کہ کعب ابن مالک رض نی فرمایا کہ جناب پیغمبر جب خوش ہوتی تھے آپ کا چہرہ روشن ہو جاتا تہا گویا چاند کا
ٹکڑا ہی شمائل ترمذی مین ہی کہ حضرت علی رض نی فرمایا کہ آپکا تعریف کرنیوالا کہتا تہا کہ آپ سے پہلی اور آپکی بعد
آپ کی طرح کا کوئی نہین دیکھا ای ایمانوالو آپ کی حسن جمال کا رعب دشمنون پر بھی چھایا ہوا ہی پادری
جان ڈیون پورٹ لندن مین بڑا پادری ہی بعض نے ایک کتاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین لکھی
ہی مگر آپ کی پیغمبری کا صاف اقرار نہین کرتا اللہ اوسکو دین محمدی مین داخل کردی آمین اوس کتاب مین
لکھا ہی کہ گبن صاحب تاریخ جاننی والا اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن مین
ممتاز تھی اس نعمت ظاہری کو کوئی حقیر نہین سمجھتا ہی مگر وہی لوگ جنکو اللہ نے اس نعمت سی محروم رکھا ہے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن ایسا تہا کہ جب گہر مین یا باہر وعظ فرماتی تو اوس سے پہلی کہ آپ
کچھہ فرماوین سننی والی آپ کی صورت ہی دیکھکر عاشق ہو جاتی تھے اور تمام محفل مین شور تعریف کا بلند
ہوتا تہا اور لوگ کہتی تھے سبحان اللہ کیا رعب و شان و شوکت بادشاہی ہی کیا آنکھین ہین کہ دلمین
چبھی جاتی ہین کیا خوبصورت مسکراہٹ ہی کیا روی مبارک ہی جس سے ہر ایک بات دل کی ظاہر ہی

اسیطرح گبن صاحب نے آپ کی خلق اور رغبت اور مروت کی بڑی بڑی تعریفین کین ہین اللہ تعالی نے فرمایا کہ
کہ تیری ہونٹون سے نعمت بتای گئی اسکا مطلب یہہ ہی کہ اللہ کا کلام آپ کی ہونٹون سے ظاہر ہوا پادری
لکھتا ہی کہ اوسکی لفظین ہین بہری ہوی قوت اور نصیحت سے اور رغبت اور تسلی سے اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی
ای پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور بزرگی ہی گلے مین ڈال کے اپنی ران پر لٹکا راستبازی اور حلم
اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبالمندی سے سوار ہو کہ تیرا داہنا ہاتہہ تجہی ہیبت والا کام دکہائیگا
تیرے تیر تیز ہین قومین تیرے نیچی گری پڑتی ہین وہی اوس بادشاہ کی دشمنون کی دلین لگ جاتی ہین عبرانی مین
کہتیلئے کا لفظ ہی یعنی اوس بادشاہ کی ای ایمالوالو اس مقام کو ہماری محمدی علم والی اپنی کتابونمین نقل کرتی
ہین اور کہتی ہین کہ یہہ بشارت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی مولانا محمد مہدی رحمۃ اللہ علیہ دلائل الخیرات
کی شرح مین لکہتی ہین کہ گلیمین تلوار کا لٹکانا فقط عربونکا دستور تہا اور کسی قوم کی یہہ وضع اور عادت نہ تہی
اور سب قومین تلوار کو کندہی پر لٹکاتی ہین اس مین صاف اشارہ ہی کہ وہ دین کا بادشاہ عرب مین سے
ہوگا اور تلوار گلی سی ڈالیگا اور سچی دین کی موافق عدالت کریگا تیراندازی عرب کی مشہور ہی اور یہہ جو
فرمایا کہ تیرا داہنا ہاتہہ تجہی ہیبت والا کام دکہائیگا اس مین کیا عجب ہی کہ یہہ اشارہ ہو کہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نی بدر کی لڑای مین اور حنین کی لڑائیمین کنکر اوٹہا کر پہینکے کافرونکی فوج بہاگ گئی اللہ
قرآنمین فرماتا ہی وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اور تو نی نہین پہینکا جو وقت پہینکا لیکن
اللہ نے پہینکا پادری خوب جانتی ہین کہ حضرت عیسی نے جہاد نہین کیا اسیلیے ہنری و اسکاٹ والون
نے اور جامس اسکاٹ نی لکہا ہی کہ حضرت عیسے کی زبان کو اللہ نی تلوار کی سی قوت دی تہی اور ایمان کی
تیر گنہگارونکی دلمین بڑی خوفناک ہین ہنری اسکاٹ مین ہی کہ اگرچہ یہہ شان وشوکت ظاہر مین حضرت
عیسے مین نہین تہی مگر اوس دوسری جہانکی شان وشوکت مراد ہی ہای افسوس اوس دوسری جہان مین
یعنی بہشت مین تلوار اور تیر سی کیا علاقہ ہی بہشت مین کس سی لڑای ہوگی پادریونکو کچہہ نہین سوجہتا
جو چاہتی ہین سو کہتی ہین۔ ارشاد ہوتا ہی تیرا تخت ای بادشاہ ہمیشہ اور آخر تک ہی تیری سلطنت کا
عصا راستی کا عصا ہی تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہی اس سبب سے خدا نی جو تیرا خدا ہی
خوشی کے روغن سی تیرے مصاحبون سی زیادہ تجکو مسح کیا ای ایمالوالو توراۃ مین اِلُوهِيم کا لفظ
اللہ کے حق مین آتا ہی عربی مین اِلٰہ اور عبرانیمین الوہ اسکے معنے ہین حاکم اور بڑا کہین یہہ لفظ اللہ کے

حق مین بولا جاتا ہی کہین بادشاہون اور قاضیون کی حق مین آتا ہی کہین فرشتون کی حق مین اور مطلب
یہہ ہوتا ہی کہ اللہ جو اصل حاکم سب خلق کا ہی اوسنی انکو خدا کی طرف سے بادشاہ بنایا ہی یہان جو فرمایا کہ تیرا
تخت ای بادشاہ یہان بہی اِلوہیم کا لفظ ہی پادریون نی اسکے معنے مین خدا کا لفظ لکہا تاکہ عیسیٰ کو خدا
بہکا دین کہ دیکہو حضرت عیسیٰ کا خدا ہونا یہان سی معاذ اللہ ثابت ہوا مگر اسکے بعد پہر اللہ نی پادریونکا
دہوکا مٹا دیا اور اللہ نے فرما دیا کہ خدا نے جو تیرا خدا ہی یعنی تو اسکا بندہ ہی اللہ کی سوا کوئی اور خدا
نہین ہی اور یہہ بشارت صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اللہ تعالیٰ حضرت داؤد کو آپکی
بادشاہی کی خبر دیتا ہی کہ حضرت داؤد کی طرح پیغمبر بہی ہونگی اور بادشاہی اور حکومت سی ایمان کو پہیلاوینگی
اور اونکا دین ہمیشہ آخر زمانہ تک رہیگا اسکے بعد ارشاد ہی مُر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہی تیرے
سارے لباس سی ہاتہی دانت کی محلون سی اونہون نی تجکو خوش کیا ہی بادشاہون کی بیٹیان تیری
عزت والیون مین ہین ملکہ تیرے داہنے ہاتہ کہڑی ہی اوفیر کے سونے کے ساتہ ای بیٹی سن اور سوچ
اور اپنی کان ادہر دہر اور اپنی لوگون اور اپنی باپ کی گہر کو بہول جا تاکہ وہ بادشاہ تیرے جمال کا
نہایت مشتاق ہو کہ وہ تیرا خداوند ہی تو اوسے سجدہ کر یہان بہی الوہیم کا لفظ ہی یعنی وہ بادشاہ
ای ایمان والو حضرت عیسیٰ نے نکاح نہین کیا یہ خبر اونکی نہین ہوسکتی یہہ اوس دین کی بادشاہ کی خبر ہی
جسکی نکاح مین بڑی بڑی سردارونکی بیٹیان آئین پہلی آپ کی خوشبو کا بیان فرمایا کہ تیری خدا
نی تیری ساتہہ والون سی زیادہ تجہے خوشی کا روغن ملا ہی یعنی وہ خوشبو اوپر سی لگائی ہوی نہین ہی
اللہ ہی نے تجکو ایسا خوشبو دار بنایا ہی جیسی عود اور تج وغیرہ خوشبو چیزونکی خوشبو آتی ہی مولانا سید
غلام علی آزاد رحمۃ اللہ علیہ نی تاریخ ہند مین لکہا ہی کہ مُر ایک پانی ہی جما ہوا ایک درخت پر جو
ببول کی طرح کا ہی اور مفردات ناصری سی حاشیہ پر لکہا ہی کہ مُر گوند سرخ تند ہی ہندی مین اوسکو بول
کہتی ہین حضرت انس فرماتی ہین کہ مینے کوی مشک اور کوی عنبر ایسا نہین سونگہا جسکی خوشبو جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سی زیادہ ہو اور حضرت جابر رضہ فرماتی ہین کہ آپ نی میری گال پر ہاتہ
پہیرا مین نی آپکی ہاتہ سی ایسی خوشبو پائی گویا عطار کی ڈبی سی ہاتہ نکالا ہی امام دارمی اور بیہقی اور ابو نعیم
نی لکہا ہی کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضہ نی فرمایا کہ آپ جس رستی گلیمین چلتی تہے اور کوئی آپکی پیچہی جاتا تہا
آپکا رستا پہچان لیتا تہا کہ یہی رستا معطر ہوا آپکی پسینے کی خوشبو سی ابو یعلی اور طبرانی نی لکہا ہی کہ جناب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کسی نے دعا مانگی کہ اوسکی بیٹی بیاہی جاتی تھے اور اوسکی پاس کچھ سامان نہین تھا
اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نی شیشہ منگایا اور کچھ پسینا اوسمین پونچھ دیا اور فرمایا کہ تو اوسکو
حکم کر کہ اوسکو بدن مین لگاوی وہ عورت جب خوشبو لگاتی تھی مدینہ کی سب لوگونکو خوشبو آتی تھی اوس
گھر کا نام یون مشہور ہوا کہ وہ خوشبو دار لوگونکا گھر ہو ابو یعلی اور بزار نی صحیح اسنادوں سی لکھا ہی کہ مدینے
کی رستونمین سی آپ جس رستی سی جاتی تھے اوس رستی سی سبکو خوشبو آتی تھی لوگ کہتی تھی کہ اس رستی سے
آپکا گذر ہوا ہی [illegible] مین اشارہ ہوا کہ بادشاہونکی بیٹیان تیری عزت والیونمین ہی اگلی زمانہ مین
جو لوگ اپنی قوم کی سردار ہوتی تھے وہی بادشاہ کہلاتی تھے صحیح بخاری مین ہی کہ نعمان جو ایک قوم کا
سردار تھا اوسکی بیٹی نے اپنے تئین ملکہ یعنی شہزادی کہا سو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نکاح مین
ام حبیبہ تھین جو مکہ کی سردار ابوسفیان کی بیٹی تھین اور حضرت صفیہ آپکی نکاح مین آئین تھین جو خیبر
مین ایک سردار کی بیٹی تھین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر مکہ کی سردارونمین تھے حضرت ابوبکر کی بیٹی
حضرت عائشہ اور حضرت عمر کی بیٹی حضرت حفصہ آپکی نکاح مین آئین یہہ جو ایک شہزادی کا ذکر ہے
یہہ حضرت خدیجہ کی حال کی موافق ہی احمد بن عبد اللہ بکری نی اپنی مولود شریف مین حضرت خدیجہ کے
نکاح کا حال بہت طول سی لکھا ہی اوسمین صاف لکھا ہی کہ خدیجہ عظیم الشان ملکہ تھین اور اونکے مال
اور جانور بیشمار تھے اور یہہ بھی لکھا ہی کہ ایک یہودی علم والی نی حضرت خدیجہ سی بیان کیا کہ مین نے توراۃ
مین اونکی پتی پای ہین کہ وہ آخر زمانہ مین بھیجی جاوینگی تب اونکو توڑینگی اور اونکی مان باپ مرجاوینگی
اور اونکی دادا اور چچا اونکی پرورش کرینگی اور وہ قریش کی ایک عورت سی ملینگے کہ وہ اپنی قوم
کی سردار ہوگی اور اپنی قوم کی امیر ہوگی اور اپنی ہاتھہ سی حضرت خدیجہ کی طرف اشارہ کیا پھر کہا کہ
میری بات یاد رکھنا اور حضرت خدیجہ کا چچا ورقہ جو نوفل کا بیٹا تھا اوسنی کتابین حضرت شیث کی اور
توراۃ اور انجیل اور زبور حضرت داود کی پڑھی تھی آپ کی پتے پہچانتا تھا اور اوسکو معلوم تھا کہ وہ نبی
جو ہونگی قریش مین سی [illegible] نکاح کرینگی کہ وہ اپنی قوم کی سردار ہوگی اور اونپر امیر ہوگی دکھ مین اونکی مدد
کرینگے اور اپنا مال اونپر خرچ کرینگی سو ورقہ نے جانا کہ مکہ مین حضرت خدیجہ سی زیادہ کوئی مالدار نہین
اونکو امید تھی کہ یہی آپ کی زوجہ ہونگی اوسی کتاب مین حضرت خدیجہ کی نکاح کا سامان بہت کچھ
لکھا ہی کہ حضرت خدیجہ نی بہت کچھ سامان کیا اوسمین لکھا ہی کہ جب حضرت خدیجہ آپکی خدمت مین

بعد نکاح کے حاضر ہوئین تو سندس کی کپڑے پہنی تہین اور اونکی سر پر سرخ سونیکا تاج تہا اور اوس
سبز فیروزی جڑی تہی یہہ دیکھو زبور مین فرمایا کہ اوفیر کی سونیکی ساتہ یہہ پتا کیسا مطابق ہی ایک
انگریزی لغت مین لکہا ہی کہ اوفیر ایک شہر ہی عرب مین اور توراۃ شریف مین حضرت نوح کے
صاحبزادی حضرت سام کی حالین لکہا ہی کہ سام کی بیٹی ارفخشد اور اونکی بیٹی شالح اونکی بیٹی عابر
اونکی بیٹی فالغ اور قحطان اونکی بیٹی شبا اور اوفیر اونکی اور بیٹی بہی لکہی ہین پہر لکہا ہی انکی میسا
سی سفار تک تہا اور ایک ترجمہ مین یون ہی کہ مکہ سی مدینہ تک تہی معلوم ہوا کہ شہر اوفیر بہی انہین
مقامون مین تہا جو اوفیر کے نام سی مشہور تہا احمد بن عبد اللہ بکری اوسی کتاب مین لکہتی ہین کہ سات
مرتبہ حضرت خدیجہ آپکی سامنی آئین ہر مرتبہ نئی طرح کا لباس تہا چوتہی مرتبہ مین لکہا ہی کہ چنری اور
جواہر اور سونا اتنا تہا کہ دیکہنی والونکی دل حیران ہوے چہٹے مرتبہ لکہا ہی کہ آپکی کپڑے یاقوت سے
جڑے تہے ساتوین مرتبہ لکہا ہی کہ ریشمی کپڑے پہنی تہین جو سونے سے بہاری ہو رہے تہے اور
موتی اور جواہر اور یاقوت سی جڑے تہے اور یہہ بہی لکہا ہی کہ حضرت خدیجہ نے اپنے چچا ورقہ سے
کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہو کہ مین بہی اونکی ہون اور میرا سب مال اور جان اونہین کا ہی
اور اونکی اختیار مین ہی جسطرح چاہین تصرف کرین سو ورقہ زمزم اور مقام کی بیچ مین کہڑے ہوئے
اور بلند آواز سی پکار کر کہا ای عرب کی لوگو خدیجہ جو خویلد کی بیٹی ہی تمکو گواہ کرتی ہی کہ اوسنی
اپنی جان اور اپنی غلام اور اپنی مال اور اپنا سارا مال جو اوسکی ہاتہہ مین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیدالا اونکی تعظیم کے لیے اور اونکی تکریم کی لیے تم سب اسپر گواہ رہو اور جہان سامان کا حال
لکہا ہی وہان لکہا ہی کہ حضرت خدیجہ نے گہر بنوای اور پردی لٹکای اور رنگا رنگ کے فرش بچہای
اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے فرش بچہایا ریشم کا اور چہینٹ کا اور ایک
تخت ہاتہی دانت کا اور آبنوس کا جسمین سونی کی پتر لگے تہے دیکہو ہاتہی دانت کی محل کا پتا جو اس
زبور مین ہی کیسا موافق ہی جسمین تکیہ مین ہاتہی دانت کا تخت تہا اوس کا نام ہاتہی دانت کا محل کہہ سکتی
مین اور یہہ جو فرمایا کہ تو اوسی سجدہ کر یعنی تعظیم کر اور تابعداری کر یہہ ارشاد ہوتا ہی اور صور کی بیٹی
ہدیے لاویگی قوم کی دولتمند تجہہ پاس حاضر ہونگی ای ایمانو الو صور ایک شہر ملک شام مین ہی اوسکی بیٹی
یعنے اوسکی قوم بہی تیرے پاس تحفے لاویگی سو صور اور سارا ملک شام حضرت عمر کی وقت مین

محمدیون نی جھوٹی عیسائیون سی چھین لیا وا انکی بہت لوگ محمدیونکی تابعدار ہوئی پادری لکھتا ہی کہ
اسکا یہہ مطلب کہ صور کی لوگ اور سب امیر اپنی دولت حضرت عیسی پہ نثار کرینگی پہر ارشاد
ہوتا ہی شاہزادی جلال سی بہری ہوئی ہی اوسکا لباس تمام تاش کا ہی اوسی سوزنی کی کپڑی پہناکی بادشاہ
کی حضور پہونچا دینگی کنواری عورتیں جو اوس کی خواصین ہین اوسکی پیچھی پیچھی تجھہ پاس حاضر کیجاینگی
خوشی اور شادمانی سی وی پہنچائی جاینگی وی بادشاہ کی محل مین داخل ہونگی ای ایمانوالو اوس کتاب مین
حضرت خدیجہ کی نکاح کی سامان مین لکھا ہی جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چچاونکی ساتھہ حضرت
خدیجہ کی گہر مین داخل ہوئی ایک خیمہ آنحضرتکا انکی لیے خالی کردیا اور اپنی داہنی طرف دس لونڈیان
کہڑی کر رکھین اونکی ہاتھ مین سونی کی انگیٹھیان اور عود کی خوشبو تہی اور اپنی بائین طرف بہی ایسا ہی کیا
اور اونکی پیچھی غلامونکو لا کہڑا کیا اونکی پاس برتن تہی جن مین زعفران اور مشک اور عنبر تہا اون غلامونکو
وقت نکاح کی آپ کی سر مبارک پاس کہڑا کیا جب نکاح ہوچکا لونڈیون اور غلامون نی اوس خوشبو
کو آپکی سر مبارک پر چہڑکا اور سب مجلس کے لوگون پہ چہڑکا ای ایمانوالو دیکھو یہہ پتی اور نشان بور
کی حضرت خدیجہ کی بیاہ سے مطابق ہین اللہ نی پہلی سی یہہ سب پتی دی رکہی پادریونکو جواب دی رکہا جو
اللہ کی حکم کے برخلاف ہوکر بہت سی انکا جو انکو عیب جانتی ہین اللہ نی پہلی سی فرما رکہا کہ وہ دین کا بادشاہ
جو سچائی کا محب اور شرارت کا دشمن ہوگا اوسکی بہت بی بیان ہونگی اوسکا یہہ پتا یاد رکہو اور اسکو
حضرت عیسی کی خبر سمجھو حضرت عیسی نے نکاح نہین کیا اونکی اولاد نہین ہی اور یہان اللہ بی بیونکا
اور اولاد کا پتا دیتا ہی مگر پادری لوگ اس کہلی بات کا مطلب بدلتی ہین ذرا بہی نہین شرماتے
ہنری اسکاٹ مین ہی کہ بادشاہونکی بیٹیون سی مراد گرجا گہر ہین جنکو حضرت عیسے سی نسبت ہی جیسی نسبت
مرد کو اپنی بی بی سی ہوتی ہی پادریونکا مطلب یہہ ہی کہ یہہ مثال رشتہ محبت کی ہی حضرت عیسی کو اپنی
امت سی نہایت محبت ہی ایسی دور کی معنی گہڑ دینا اور کہلی کہلی معنی چہوڑ دینا پادریونکا کام ہی ارشاد
ہوتا ہی تیری فرزند تیری باپ دادونکی قائم مقام ہونگی جنہین تو ساری زمین کے سردار مقرر کریگا مین ساری
پشتونکو تیرا نام یاد دلاونگا اس لیے ساری قومین ہمیشہ اور آخر تک تیری تعریف کرینگی عبرانیین یون
ہی تحت ابوتیخا عہلی ترجمہ مین ہی کہ تیری باپ دادونکی عوض ای ایمانوالو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے فرزند آپ کی باپ دادونکی عوض دین کے سردار ہوئی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جب

بڑی مدت گذر گئی دین کی سرداری اونکی اولاد مین نہین ہی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی باپ دادا دین کی سرداری سی محروم ہیو اونکی بدلی اونکی اولاد پاک مین امام حسن اور امام حسین ایسی
امام ہوی پہر اونکی اولاد مین آجتک کیسی کیسی ولی اللہ کی ہوتی ہین جنہون نی ہر طرف دین و ایمانکا نور پہیلایا
حضرت عیسی کی اولاد نہین تہی یہہ خبر اونکی نہین ہو سکتی پہر یہہ جو دیا پشت در پشت تیرا نام سبکو
یاد دلاونگا ساری قومونکی لوگ تجہپر ایمان لاوینگی وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک تیری تعریف کیا کرینگی بہت بیٹا
چاہی دیکہو حضرت داود اور حضرت سلیمان کی تہوڑی مدت بعد اسرائیلیون مین بت پرستی پہیل گئی حضرت
سلیمانکی اولاد مین بہت بادشاہ بت پرست ہوی اگر جو خدا پرست ہوی وہ ساری زمین کی سردار نہین
ہوئے فقط ملک شام کی سردار ہوئی یہہ خاص بیٹا اور اولاد پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی حضرت سلیمان
کی تعریفونکی بدلی اونہی طرح طرح کی تہمتین اونکی قوم نی یعنی یہودیون نی جوڑین ہماری پیغامبر محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی وقت تک یہودی لوگ حضرت سلیمان کو جادوگر کہتی تہی اور اونکی نبی ہونیکی قائل تہی
اللہ نی یہودونکو قرآن مین قائل کیا اور فرمایا وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ یعنی سلیمان نے کفر نہین کیا تو یہہ بات
جو یہان فرمای کہ ساری پشتونکو تیرا نام یاد دلاونگا یہہ خبر حضرت سلیمان کی ہرگز نہین ہو سکتی یہہ بیٹا خاص
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی جنہون لوگ اونپر ایمان لای اونکی نسل مین آجتک دین محمدی اکثر لوگونمین
باقی ہی ایسا نہین کہ ساری قوم دین سی پہر جاوی ساری قومونمین تعریف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
آجتک ہو رہی ہی اسمین اشارہ اسکی نام کیطرف بہی ہی نام آپکا محمد ہی یعنی تعریف کیا ہوا علامہ سید علی
طوانی رحمۃ اللہ علیہ لکہتی ہین کہ اس خبر دینی کی وقت سی آجتک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوا کوئی
ایسا نہین ہوا کہ ساری قومین پشت در پشت اوسکے نام کو ہمیشہ نیکی کیساتہہ یاد کرین اگلی پیغمبرونکا ذکر بعضے
بعضے شہرونمین تہا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا ذکر تمام شہرونمین دن بدن بڑہتا جاتا ہی اسی ایمانکو اور اگلی
پیغمبرونکا ذکر خیر بہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باعث سی سب قومونمین پہیل رہا ہی قرآن اور حدیث
مین دیکہو کیسی کیسی تعریفین پیغمبرونکی موجود ہین حضرت عیسے کے وقت تک پیغمبرونکی تعریفین فقط
ایک ہی قوم مین تہین پہر جب غیر قومونکی لوگ عیسائی ہوی اونمین تہوڑی مدت بعد سب لوگ
حضرت عیسی کو اللہ کا شریک جاننی لگے سچی تعریف حضرت عیسی کی یہہ ہی کہ وہ اللہ کی بندے اور
اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین یہہ تعریف محمدی وقت مین پہیلی چہیالیسوان زبور سنو ایک

زبور ۴۶

ندی ہی جسکی دہارین خدا کی شہر کو اللہ تعالی کی پاک مقاموںکو خوش کرتی ہین خدا اوسکی بیچون بیچ ہی
اوسی ہرگز جنبش نہوگی خدا صبح سویری اوسکی مدد کریگا قوموں نی غصہ کیا مملکتین جنبش کہا گئین
اوسنی اپنی آواز نکالی زمین گداز ہوگئی اللہ رب العالمین ہماری ساتھہ ہی یعقوب کا خدا ہمارے
پناہ ہی آو اللہ کی کاموںکو دیکھو کہ زمین پر کیسی کیسی ویرانیان کرتا ہی کہ وہ زمین کی انتہا تک لڑائیان
موقوف کرتا ہی وہ کمان توڑتا اور نیزی دو ٹکڑی کرتا ہی گاڑیون کو آگ سی جلاتا ہی تہم جاؤ اور
جانو کہ مین خدا ہون مین قوموںمین بلند ہونگا مین زمین پر بلند ہونگا رب العالمین ہماری ساتھہ ہی
یعقوب کا خدا ہمارا ملجا ہی ای ایمانوالو اوس پہلی زبور مین اللہ نی یہہ خبر دی کہ اللہ کی پاک مقاموں کو ایک ندی کی دہارین خوش کرتی
ہین یہی اسکاٹ مین ہی کہ پانی سیلوم کا جو بیچ بیچ یروشالم مین بہتا ہی اگرچہ وہ بہت گہرا نہین ہے
اور نہ بہت چوڑا ہی توبہی یروشالم کی حفاظت کی لیے کافی ہی مگر اس پانی کو روحانی طور پر سمجہنا چاہیے
کیونکہ زندگی کا پانی یعنی جو روح القدس سی آرام ملا ہی وہ آرام کرجاوینگی وسیلہ سی پیدا ہوا ہی ہمارے
خدا کا شہر یعنی دل اوس سے فیضیاب ہوگا اور کلام اللہ کا پہیلجاویگا اگرچہ بہت قومین عیسائیونکے
دشمن ہین ای ایمانوالو دیکھو پادری نی دیکہا کہ بیت المقدس مین اللہ نی محمدی فیض کا دریا جاری کیا
اور یہہ صاف خبر اوس پاک شہر کی آبادی کی ہی جو محمدیونکی ہاتہوں آباد ہوا تو ثابت ہوا کہ اللہ
محمدیون کی ساتھہ ہی اس لئی پادری نی خدا کی شہر سی اپنا دل مراد لیا ای ایمانوالو اللہ تعالی حضرت
داود کو تسلی دیتا ہی کہ تمہارا جو یہہ شہر صیہون اور بیت المقدس ہی اسپر اللہ کا فیض جاری ہوگا
پہر کبہی اوسکو جنبش نہوگی اللہ اوسکی مدد کریگا صبح سویری یعنی آخری زمانہ مین اللہ اوسکی مدد
کریگا پہر صاف کہی دی کہ قوموں نی غصہ کیا یعنی بت پرستونکی قوموں نی کئی بار بیت المقدس کو
ویران کیا اور لوٹ لیے ہین یعنی ایکبار بخت نصر نے حضرت ارمیا کی وقت مین دوسری بار رومیوں
نی حضرت عیسی کی بعد اوسکو ویران کیا پہر اللہ نی اپنی آواز نکالی یعنی آخری پیغمبر پر اپنا کلام اوتارا کہ
لوگ پہیل جاوینگی اور ٹوٹ جاوینگی اونکی ملک اوجڑ جاوینگی اونکی لڑائیان موقوف ہوجاوینگی اونکی ہتیار
ٹوٹ جاوینگی پہر صاف فرمایا کہ مین قوموںمین بلند ہونگا یہہ وعدہ محمدی وقت مین پوری ہوئی ساری
قوموںمین اللہ کا نام بلند ہوا بہت کافر قتل ہوئی اور بہت ایمان لائی اور محمدی ہوئی جیسی لڑائیان
اگلی وقتونمین تہین کہ بہت لوگ اسرائیلیونکو تباہ کردیتی تہی ایسی لڑائیان موقوف ہوئین

یہہ خبر حضرت عیسی کی کسی طرح نہین ہو سکتی اونکی بعد تو بت پرستون نی مسجد بیت المقدس کو ڈہا دیا
محمدی وقت مین اللہ نی اوس پاک گہر کی مدد کی جو لوگ بیت المقدس سے لڑنیوالی تہی بتون کے
پوجنی والی اور آگ کی پوجنی والی اونکا زور بالکل ٹوٹ گیا سینتالیسون زبور اس زبور کے
۴۷ زبور
سری پر پادری تیمصر نے لکہا ہو کہ قومونکو نصیحت کیجاتی ہو کہ مسیح بادشاہ کی تابعداری خوشی سے
کرین ارشاد ہوتا ہو ہان ای لوگو تم سب تالیان بجاؤ شہانہ گاتی ہوئی اللہ کی تعریف کرو کہ وہ
بلند اور ہیبت والا ہو وہ ساری زمین پر بادشاہ عظیم ہو وہ قومونکو ہمارا زیر دست اور گروہونکو
ہماری پاونکی نیچی ڈالیگا پہر اللہ کی تعریفونکی بعد یون ہو خدا قومونپر بادشاہت کرتا ہو خدا اپنے
مقدس تخت پر بیٹہا ہو قومونکی امرا جمع ہوئی ہین وی جو ابراہیم کی خدا کی لوگ ہین ای ایمانوالو اس
زبور مین بہی اشارہ اسی بات کا ہو کہ آخری زمانہ مین اللہ کا نام ساری قومونمین پہیلیگا اسکا ظہور
محمدی وقت مین ہوا کہ ساری قومونکی بڑی بڑی سردار اللہ کی دین مین آئی اللہ کو اکیلا جانا اور سب
پیغمبرون اور سب کتابونکو مانا ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ اس زبور کی آیتین بہی اپنی کتاب مین لا کے
ہین پہر لکہتی ہین کہ یہہ سب خبرین آئندہ کی ہین اور حضرت داود علیہ السلام کی زمانہ سی اب تک سوا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی نبی اور بادشاہ کو یہہ بات حاصل نہین ہوئی کہ سب قومین اونکی
تابعداری کرین اور اونکی دین مین آوین اڑتالیسوین زبور پہلی صیہون کی تعریف ہو پہر آٹہوین
۴۸ زبور
آیت یون ہو جیسا ہمنی سنا تہا ویسا ہی رب العالمین کی شہر مین اپنی خدا کی شہر مین دیکہا خدا اوسکو ہمیشہ تک
برقرار رکہیگا ای ایمانوالو اسکا صاف مطلب یہہ ہو کہ اللہ حضرت داود سی کہوا تا ہو کہ صیہون اور
بیت المقدس کی آبادی کی جیسی خبرین ہمنی سنی تہین اوسکا ظہور محمدی وقت مین دیکہا اللہ اوسکو
ہمیشہ قائم رکہیگا اللہ کی سامنی آئندہ سارا زمانہ حاضر ہو پادری لکہتا ہو کہ یروشلم تو بار بار
بت پرستونسی روندا گیا لیکن گرجا عیسی علیہ السلام کا ہمیشہ رہیگا یروشلم اوسکا فقط نمونہ تہا ای
محمدی بہائیو دیکہو پادری نی بیت المقدس سے گرجا گہر کو مراد لیا اور کہلا مطلب یہہ ہو کہ اوس پاک شہر کو
اللہ نی محمدیونکی ہاتہون ہمیشہ آباد رکہا سو یہہ پاک شہر تیرہ سو برس سی محمدیون سی آباد ہو ارشاد ہوتا ہی
ای خدا ہم تیری ہیکل کی درمیان تیری لطف کی تمنا رکہتی ہین ای خدا جیسا تیرا نام ہو زمین پر سر بسر
ویسی ہی تیری مدح ہو تیرا داہنا ہاتہ صداقت سی بہرا ہوا ہو کوہ صیہون خوش ہو وی یہودا کی

بیٹیان خوشی کرین تیری عدالتون کی سبب ای ایمانوالو اللہ کی مسجد مین پوری رحمت محمدی وقت مین ہوئی
صیہون پہاڑ محمدیون سی آباد ہوا اللہ کی عدالت سی قوم یہود اکی محمدی لوگ نہایت خوش ہوئی پادری
لکھتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ اللہ کی نام کا پورا شہرہ ہوگا ایمانوالی لوگ بت پرستونسی جدا ہوجائینگے
اور اللہ کا داہنا ہاتھہ دشمنوںسے بدلہ لیگا یہہ شہرہ ساری زمین مین آخر دنیا تک رہیگا ای ایمانوالو
یہہ سب باتین محمدی وقت مین پوری ہوئین پچاسوان زبور پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس
زبور مین یہودیونکی جعلسازی کا بیان ہی اور حضرت عیسی کے آنیکے پیش خبری ہی اور حضرت موسی کی
شریعت کا موقوف ہونا اور یہودیونکا گنہگار ٹھہرایا جانا بیان ہوا ہی اور اسی سی عام فیصلہ ظاہر ہوتا ہی
کہ فریسی اور جھوٹے معلم عیسائیونکی اخیر مین گنہگار ٹھہرائیجائینگی ارشاد ہوتا ہی قادر مطلق خدا اللہ نی فرمایا
اور زمین کو سورج کی نکلنی کی جگہ سی لیکی اوسکی ڈوبنی کی جگہ تک بلایا ہی صیہون سی حسن کے کمال سی خدا
جلوہ گر ہوا ہی پادری لکھتا ہی کہ تمام دنیا کی رہنی والی خدا کی نام سی بلای گئے ہین اور خدا ظاہر ہوا اور اوسکے
بڑی عدالت سینا پہاڑ پر نہین قائم ہوئی بلکہ صیہون پہاڑ پر جہان سی اوسنی اپنا سخت حکم جاری کیا
اور جہان اوسکی شہرت ظاہر ہوئی اسطرحسی صیہون کو پوری خوبصورتی کہا پادری کا مطلب یہہ ہی
کہ صیہون اور بیت المقدس مین حضرت عیسی کا ظہور ہوا یہہ اوسکی خبر ہی مگر پادری نی یہہ نہ دیکھا کہ
کہ صیہون مین بہت بڑا ظہور اللہ کی نام کا اور اوسکی کلام کا محمدی وقت مین ہوا اسکے بعد دیکھو صاف
محمدی جہاد کا اشارہ ہی ارشاد ہوتا ہی ہمارا خدا آویگا اور چپ چاپ نرہیگا اک آگ اوسکی آگی آگی
فنا کرتی جاویگی اور اوسکے گرداگرد شدت سی موج زن ہوگی ای ایمانوالو دیکھو یہہ اوس رسول
پاک کی خبر ہی جسکے ساتھہ اللہ نہایت جلال سی آیا اور چارونطرف لڑای کی آگ بھڑکادی یہہ
صاف خبر محمدی جہاد کی ہی مگر پادری لکھتا ہی کہ اللہ آویگا اور گنہگارون سی بدلہ لیگا اور اوسکی حکومت
صیہون مین ہوگی جب حضرت عیسی آی اللہ کے غصہ نے بن بجھنی والی آگ کی طرح بہت قومونکو جلا دیا جو
ایمان نلای لیکن اونکا دوبارہ آنا پوری نجات اور گنہگارونکی نجات کی لیے ہوگا یہودی اس زبور
مین خیال کرتے ہین کہ یہہ فیصلہ مسیحا کی وقت مین ہوگا افسوس پادری کہتا ہی کہ حضرت عیسی کے
وقت مین اللہ کے غصہ کی آگ نے بہت قومون کو جلا دیا ہای پادری نہین دیکھتا کہ چہہ سو برس تک
بت پرستونکا اور جھوٹی عیسائیونکا ہر طرف زور رہا پھر محمدی وقت مین اللہ کی غصہ کی آگ ہر طرف

کافرونسی پہلی ارشاد ہوتا ہی وہ اوپرسی آسمان کو منادی کریگا اور زمین کو تاکہ اپنی لوگونکی عدالت
کرے میری پاک بندو میری پاس جمع ہووہی بندی جنہون نی میری ساتھہ قربانی کا عہد کیا آسمان
اوسکی راستبازی کو آشکارا کرینگی کہ خداہی عدالت کرنیوالاہی پادری لکہتا ہی کہ تمام باشندی زمین کے
اور تمام اونکی بلائیجائینگی کہ اوسکی فیصلہ کا یقین کرین اور تمام آدمی قیامت مین ظاہر ہونگی اور
اچہی لوگونکو فرشتی جمع کرینگے اس سی پہلی بدون کو سزا ہووی ارشاد ہوتا ہی ای میری قوم
سن مین کہتا ہون ای اسرائیل مین تجہپر گواہی دیتا ہون مین خدا تیرا خدا ہون مین تجکو تیری
ذبیحون اور تیری سوختنی قربانیونکی بابت جو ہمیشہ میرے سامنے ہوے ہین مجرم نہین
ٹہیراونگا مین تیری گہر کا بیل اور تیری باڑی کا بکرا نہین لونگا کہ جنگل کے ساری جانور اور پہاڑونکی
چارپای ہزارون ہزار میری ہین مین پہاڑکی ساری پرندونسی آگاہ ہون اور جنگلی چرند میری ہین
اگر مین بہوکا ہوتا تو تجہسی نکہتا کہ دنیا اور اوسکی معموری میری ہی کیا مین بیلونکا گوشت کہاتا ہون
یا بکرونکا لہو پیتا ہون تو قربانی خدا کی آگی گذران اور اللہ تعالی کے سامنی اپنی نذرین ادا کر اور
مصیبت کی دن مجہسی فریاد کر مین تجہی مخلصی دونگا اور تو میرا جلال ظاہر کریگا پادری لکہتا ہی کہ
یہودی لوگ اللہ کی پرستش ظاہری کرتی تہی دل سی نہین کرتی تہی اللہ اونکو سزا دیتا ہی اور جو عاجزی سی پرستش
کرتے تہے نجات پائینگی اس سب سے مراد حضرت عیسی کا آنا اور ترقی دینا دعا اور تعریف کا ای امت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ صاف محمدی بشارت ہی اللہ تعالی یہہ بتادیتا ہی کہ یہہ قربانیان جو ہمیشہ
میری سامنی ہوا کرتی ہین اونکی باعث سی تجکو گنہگار نہین ٹہیراونگا یعنی یہہ جو حضرت موسی کی شریعت
کی موافق ہمیشہ قربانیان ہوا کرتی ہین یہہ آخری شریعت مین فرض نرہین گی ان قربانیون کو جو
نہوی کریگا گنہگار نہوگا پہر آخر مین فرمایا کہ تو قربانی اللہ کے آگی گذران اسمین شاید یہہ اشارہ ہی کہ قربانی
[illegible] اوس شریعت مین ہوگی مگر کثرت سی نہوگی جیسا حضرت موسی کی شریعت مین تہی اسکی بعد
ارشاد ہوتا ہی شریر کو خدا کہتا ہی تجہی میری حکمونکی بیان کرنے سی کیا کام تو کیون اپنی منہ سے
میری عہد کا ذکر کرتا ہی حالانکہ تو تربیت سی عداوت رکہتا ہی اور میری کلام کو اپنی پیچہی پہینکتا ہی
اسی طرح اون لوگونکی فعلونکی شکایتین ہین پادری لکہتا ہی کہ یہودی وہین جو سکہلانیوالی تہی بہت خراب
لوگ تہے اونہون نے حضرت عیسی کے قتل کی تدبیر کی اونکو سخت سزا دیگئی اسکے بعد اللہ فرماتا ہی

ای خدا کی بھولنی والو اسکو سوچو نہو کہ مین تمہین ٹکڑی ٹکڑی کر دون اور کوئی چھڑانیوالا نہو جو کوئی
ذبیحی گذرانتا ہی وہ میرا جلال ظاہر کرتا ہی اور اوسکو جو اپنی چال چلن درست رکھتا ہی مین خدا کی
نجات دکھلاونگا پادری لکھتا ہی کہ جو سیدہی لوگ ہین اونکو ترقی ہوگی شکر گذار ہونگی اسلئی جیسی
کہ خدا کی تعریف کیجائیگی حضرت عیسی کے وسیلہ سی ایمانوالو اس جگہ عبرانیمین فقط ذبیحی کا لفظ ہی کہ جو کوئی
ذبیحی گذرانتا ہی اور اوپر بہی یہی لفظ ہی کہ تو ذبیحہ یعنی قربانی اللہ کی آگی گذران مگر پادریون نی ترجمہ مین
شکر گذاری کا لفظ بڑہا دیا کہ تو شکر گذاری کی قربانیان اللہ کے آگی گذران اور یہان بہی یون لکھا کہ جو
کوئی تعریف کی ذبیحی گذرانتا ہی وہ میرا جلال ظاہر کریگا یہہ لفظین پادریون نی اس لیے بڑہا دین کہ
کہ عیسائی شریعت مین قربانی نہین ہی تو یہان قربانی سی مراد اللہ کی تعریف اور شکر گذاری ہی اور
یہان صاف محمد ﷺ سے شریعت کی بشارت ہی کہ اوس شریعت مین قربانیان ہونگی مگر کثرت قربانیونکی
(۵۱ زبور) موقوف ہو جائیگی اکاونوان زبور سنو اول مین دعا ہی آخر مین یون ہی ای خداوند میری ہونٹونکو
کہولدی تو میرا منہہ تیری تعریف بیان کرے گا کہ تو ذبیحی سی خوش نہین ہوتا نہین تو مین دیتا سو
قربانی مین تیری خوشنودی نہین خدا کی ذبیحی شکستہ جان ہین دل شکستہ اور خاکساری کو ای
خدا تو حقیر نہ جانیگا اپنی خوشی سی صیہون کی ساتہہ بہلائی کر یروشالم کی دیوارونکو بنا تب تو صداقت
کی ذبیحون اور چڑہاوی اور کامل قربانیونسی خوشنود ہوگا تب وہ تیری مذبح پر بچھڑی چڑہاوینگی
عبرانیمین عولاہ کا لفظ ہی چڑہاوی کا ترجمہ جو ایک پادری نی کیا ہی بہت اچھا ہی یہی لفظ عولاہ کا
وہان بہی آتا ہی جہان قربانیونکی جلادینی کا حکم ہی وہان اکثر پادری سوختنی قربانی کا لفظ لکہدیتی
ہین مگر عولاہ کا صاف ترجمہ یہی چڑہاوا ہی سو حضرت موسی کی شریعت مین چڑہاوی کی جلادینی کا
حکم تہا اب اللہ خبر دیتا ہی کہ آخری وقت مین جو چڑہاوا دل کی محبت سی اور صدق سی ہوگا وہ
قبول ہوگا یعنی جلانیکا حکم موقوف ہو جائیگا اس زبور مین دو باتین فرمائین ہین پہلی فرمایا کہ اللہ کے
ذبیحی شکستہ جان ہین یعنی جن لوگونکی جان اللہ کے عشق مین ٹوٹی ہوئی ہی اصل ذبیحہ وہی ہے
پہر یہہ بتا دیا کہ یروشالم کی دیوارونکو بنا یعنی یہہ خبر اوس وقت کی ہی جب یہہ شہر آباد کیا جائیگا پہر صاف
فرما دیا کہ وہ تیری مذبح پر بچھڑی چڑہاوینگی یعنی ظاہر کی قربانیان بہی ہونگی یہہ پتا محمدی شریعت کا ہی
(۵۷ زبور) باونوین زبور مین اور چونتیسوین زبور مین دشمنون کی ہاتہہ سی فریاد ہی ستاونوین زبور مین بہی یہی بڑی بات ہے
پہر یون ہے کہ وہ آسمان پر سی بہیجیگا تا کہ مجھکو اونکی ملامت سی جو مجھی نگلا چاہتی ہین بچا وی خدا

رحمت اور صداقت کو بھیجیگا میری جان شیرونکی بیچمین ہی پھر آگے بڑھکر یون ہی تو آسمانون پر سرفراز ہو
اور ساری زمین پر تیرا جلال ظاہر ہو ای امت محمد صلعم زبور مین فرمایا کہ اللہ اپنی رحمت کو بھیجیگا یہی پتا قرآن مین بھی
ان پڑھ نبی کی زبانی یاد دلایا اور فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور نہین بھیجا ہمنی تجکو مگر رحمت
جہان والونکی واسطی اللہ نے اس بورکا مطلب یون کہولدیا کہ جس رحمت کے بھیجنی کا ہمنی وعدہ کیا تہا وہ
محمد ہین جو سر سی پانون تک رحمت ہی رحمت ہین اور قرآن کی حق مین فرمایا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا
وَّعَدْلًا اور پوری ہوی بات تیری رب کی سچای مین اور انصاف مین اس بورکا مطلب کہلگیا کہ
اللہ اپنی رحمت اور صداقت کو بھیجیگا رحمت محمد ہین اور صداقت قران ہی یہہ اوسوقت کا پتا یہہ دیا
کہ ساری زمین پر اللہ کا جلال ظاہر ہوگا اسکا بڑا ظہور محمدی وقت مین ہوا پادری لکھتا ہی کہ حضرت داود
کی بدولت اللہ کی تعریف دنیا مین پہیلی اس بات مین وہ حضرت عیسی کا نمونہ تہی اکیسوین زبور کی تیرہوین
آیت کا بہی یہی مطلب ہی اٹہاونوین زبور مین ظالمونکی غارت ہونی کی دعائین ہین پہر آخر مین یون ہے
صادق جب سزا کو دیکہیگا تو خوش ہوگا وہ شریر کی لہو سی اپنی پانون دہو دیگا ایسا کہ آدمی کہیگا
بیشک سچی کے لیے بدلہ ہی بیشک ایک خدا ہی جو زمین پر انصاف کرتا ہی پادری لکھتا ہی کہ حضرت
عیسے کے بعد جب یروشالم برباد ہوا تب یہہ بات پوری ہوئی اور بار بار عیسائی دین قائم ہونیمین
اور دشمنون کی برباد ہونیمین اسکا ظہور ہوگا اور قیامت مین بہت بڑا ظہور ہوگا ای محمدی بہائیو
یہہ صاف محمدی جہاد کی خبر ہے جسمین ساری زمین کے شریرون کو سزا ملی اور جو سچی ایمانوالی تہی وہ
کافرون کی خون بہای جانی سے خوش ہوی حضرت داود کی اور سب پیغمبرون کی دعائین قبول ہوئین
اللہ نے اچہی بندونکا کافرونسی بدلہ لیا اس کثرت سی خون بہایا گیا کہ جنگلے پاؤن اوسمین بہر گئی اونکو
پاؤن دہونیکی ضرورت ہوی اونسٹہوان زبور دیکہو پہلی دشمنون کی ہاتہہ سی فریاد ہی پہر یون ہے
ای اللہ لشکرون کے خدا تو جو اسرائیل کا خدا ہی اوٹہکی ساری گروہون پر التفات کر کسی شریر گنہگار پر
رحم مت کر پادری لکھتا ہی کہ یہہ پیش خبری پوری ہوئی گے حضرت عیسی کے دشمنون پر او جو توبہ
نکرینگا اوسپر رحم نہوگا ای ایمانوالو یہہ صاف خبر محمدی وقت کی ہی اوسوقت مین اللہ تعالی نے
ساری قومونکو سمجہایا جو ایمان نہ لای اون شریرون کو قتل کیا پہر آگے بڑہکر یون ہی تو ای خدا
ہنستا ہی تو ساری غیر گروہونکو مسخرہ بنادیگا اکسٹہوین زبور مین دعا اور شکر ہے پہر یون ہی

ای خدا تو نے میری نذرین قبول کین تو نے مجھے اون لوگون کے جو تیرے نام سے ترسان ہین میراث
دی تو مجھی اوس پہاڑ تک جو مجھسے اونچا ہی لی پہونچا کیونکہ تو میرے لیے ایک پناہ ہوا ہی پہر تو لیت
ہے تو بادشاہ کی زندگانی بڑہاویگا اور اوسکی عمر پشت در پشت دراز کریگا وہ خدا کی حضور ہمیشہ تک
ثابت رہیگا تو اپنی رحمت اور راستی سے اوسکی نگہبانی کر دیکھو یہان صاف اشارہ ہی کہ وہ پہاڑ جو مجھسے
اونچا ہی یعنی جسکا رتبہ مجھسے بڑا ہی مجھی وہانتک پہونچا یعنی اسرائیلیونکو اوس پناہ مین داخل کر
پہر بادشاہ کا اشارہ صاف اوس دین کے بادشاہ کیطرف ہی جسکا ذکر اکیسوین[21] زبور مین ہو چکا ہی
اور پہر بہتروین زبور مین بڑی دہوم سی ذکر آتا ہی الٰہی اوس دین کے بادشاہ پر اپنی عدالتین
نازل فرما پادری لکہتا ہی کہ حضرت داود امیدوار تھے کہ اللہ کے وعدہ کے موافق مسیحا اونکی
نسل مین بادشاہی کریگا اور گنہگارونپر رحم اور صداقت ظاہر کریگا تریسٹھوان[63] زبور ای خدا تو ۶۳ مزمور
میرا خدا ہی تڑکے تجھی ڈہونڈونگا میری جان تیری پیاسی ہی اور میرا جسم خشک اور دہوپ کے جلے
ہوی زمین مین جہان پانی نہین تیرا مشتاق ہی تاکہ تیری قدرت اور تیری حشمت کو دیکھی جیسا کہ
مین نے بیت قدس مین دیکہا اس لیے کہ تیری رحمت زندگی سی بہتر دیکھو اسکا صاف مطلب یہہ ہے
کہ جن ملکونمین احمد کا دین بالکل نہین اون ملکونمین احمد کا نام پہیلی مین اوس دن کا مشتاق ہون
جیسا بیت مقدس مین احمد کا دین پہیلا ویسا اور ملکونمین بہی پہیلے جو خشک اور جلی ہوئی زمین کے
طرح ہین وہان ایمان کا فیض جاری ہووی پہر اس زبور کے آخر مین یہہ خبر ہے کہ میری دشمن تلوار
سی مارے جائینگی لیکن بادشاہ خدا سی مسرور ہوگا ہر اک شخص جو اوسکی قسم کہاتا ہی شوکت پیدا کریگا
پر اونکا منہہ جو جہوٹہہ بولتی ہین بند ہو جائیگا دیکہو صاف دین کی غلبہ کی خبر اور منکرون کے عاجز
ہونیکا ذکر ہی پورا غلبہ اللہ کے دین کا سوا محمدی وقت کی کسی وقت مین نہین ہوا چونسٹھوان
زبور پہلی دشمنونسی فریاد ہی کہ کامل آدمی کی قتل کی تدبیرین کرتی ہین اور کہتی ہین ہمکو کون دیکہیگا پہر یہہ
خبر ہی کہ خدا اپنے تیر چلاویگا وے بیخبر گہائل ہو جاوینگے سو اونکی زبان اونہین پر پڑیگی وے سب جو
اونکو دیکہین گے بہاگین گے اور ہر اک شخص ڈریگا اور خدا کے کام کو بیان کریگا اور وے اوسکے
فعلونکو اچہی طرح سمجہین گے اسوقت راستباز خدا کے سبب خوش ہونگے اور اوسپر بہروسا کرینگے
اور ساری دیانتدار دلسی تعریف کرینگے دیکہو ای ایمانوالو اس خبر کا ظہور کسوقت مین ہوا کہ

چونکہ اسکی ہین وہ قتل ہوئے اور یہہ حال دیکھکر سب ڈری اور اسکی کامونکو خوب سمجھی اور خوش
ہوئی سوا محمدی وقت کے کوئی ایسا وقت نہین ہی پینسٹھوین زبور مین ہی ای خدا صیہون
(۶۵ زبور)
مین تسبیح تیرا انتظار کرتی ہی اور تجھی نذر گذرانیجائیگی تو جو دعا کا سننی والا ہی ہر بشر تجھہ پاس آویگا
دیکھو یہان بھی ایسی وقت کا انتظار ہی کہ اللہ کا نام خوب ظاہر ہو اور سب لوگ اللہ سی رجوع ہون
پادری لکھتا ہی کہ یہہ انتظار حضرت عیسیٰ کی آمد کا ہی کہ صیہون مین دعائین قبول ہونگی اور یہہ بات دیکھہ
دیکھکر لوگ بیت المقدس کی زیارت کو آوینگی اور سب قومونمین انجیل پھیلجاویگی ای پادری یہہ سب
باتین محمدی ظہور سی پوری ہوئین چھیاسٹھوان زبور سنو ای ساری سرزمینو خوشی سی چلا کے
(۶۶ زبور)
خدا کا نام لو پکارکی اوسکی بڑی نام کی گیت گاؤ تقدیس سی اوسکا شکر کرو خدا سی کہو تیری کام کیا ہی
ہیبت والی ہین تیری قدرت کی بزرگی سی تیری ساری دشمن تجھسی مغلوب ہونگی ساری زمین تجھی
سجدہ کریگی اور تیری تعریف پڑھنی والی ہوگی وہ تیری نام کا گیت گاویگی پادری لکھتا ہی کہ آیتین
چند پیش خبریان معلوم ہوتی ہین اور حضرت عیسیٰ کی وقت مین اسکو یہودیون نی خیال نکیا اور اسمین [illegible]
بہت صاف صاف پیش خبریان ہین کہ سلطنت حضرت عیسیٰ کی قائم ہوگی تمام دنیا پر یقینا آخر [illegible]
قائم ہوگی ای پادری یہہ پیش خبریان صاف محمدی دین کے پھیلجانی کی ہین آنکھین کھولو اور محمدی [illegible]
ستسٹھوان زبور دیکھو خدا ہم پر رحم کرے اور ہمکو برکت دیوی اور اپنی چہرہ کو ہمپر جلوہ گر فرماوی
(۶۷ زبور)
تاکہ تیری راہ زمین مین جانیجاوی اور تیری نجات ساری قومونمین ای خداوند لوگ تیری شکرگذاری
کرین سب لوگ تیری مدح خوانی کرین امتین خوش ہووین اور خوشی سی گاوین کہ تو لوگونکی حق مین
سچی عدالت کریگا اور زمین پر امتون کو ہدایت کریگا خدایا لوگ تیرا شکر کرین ساری لوگ تیری
مدح خوانی کرین زمین اپنی افزائش پیدا کریگی خدا ہمارا خدا ہمکو برکت دیگا اور زمین کی سارے
کناری ڈرینگے دیکھو ای ایمانوالو ساری قومین اللہ کی راہ محمدی وقت مین پہلی نبیون کے
دل کی مراد اللہ نی پوری کی ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ اقامۃ الشہود مین یہہ سب آیتین چھیاسٹھوین
زبور کی اور ستسٹھوین زبور کی لائی ہین پھر لکھتی ہین کہ حضرت داود علیہ السلام اللہ کی پیغام کی
زبان سی آیندہ زمانہ کی خبر دیتی ہین جو جو باتین ان آیتونمین فرمائین وہ سب جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وقت مین اور آپ کے خلفای راشدین اور اماموں کی وقت مین ظہور مین آئین

اللہ کی تعریف منارون پر اور پہاڑون پر اور اذان کہنی والونکا چلانا اور اللہ کی تعریف کرنیوالون کا
منبرون پر چلانا خاص اسی امت مرحومہ مین ہی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہیجے جانے کے
وقت سے آجتک اللہ کے فضل سی یہہ بات مسلمانون کے تمام شہرون مین شیعون مین اور سنیون مین پوری
ہورہی ہی اڑسٹہوان زبور یون ہی خدا اوٹہی اوسکی دشمن پراگندہ ہووین وی جو اوسکا
کینہ رکہتی ہین اوسکی حضوری سی بہاگین جسطرح دہوان ہانکنی سی ہٹ جاتا ہی اوسیطرح وے
ہٹ جاوین جسطرح کہ موم آگ پر پگہلتا ہی شریر خدا کی حضور مین فنا ہووین راستباز شادمان
ہون اور خدا کی سامنی خوش ہون ہان خوشی کے ماری پہولے نہ سماوین خدا کی تعریف کرو
اوسکی نام کی تعریف کرو اوسکی راہ طیار کرو جو اپنے تمام یاہ سی سوار ہو کی بیابانون مین گذر جاتا اور
اوسکے حضور خوشی کرو یتیمون کا باپ اور بیوانکا والی اپنے مکان مقدس مین خدا ہی خدا تنہاونکو
گہر انیوالا کرتا ہی وہی قیدیونکو چہڑا کے کامیابی مین لاتا ہی پر سرکش لوگ خشک زمین مین رہتی ہین
ای خدا جسدم تو اپنی بندونکے آگے آگے نکلا اور جسدم تو بیابان سی گذرا سلاہ زمین لرزی اور
آسمان ٹپکی خدا کے حضور ہان سینا کی بہی خدا کے حضور جو اسرائیل کا خدا ہی جنبش ہوئی آے
ایمانوالو دیکہو اللہ کی دشمنونکی تباہ ہونیکی صاف خبر ہی اور اللہ والون کی خوش ہونیکی بڑی بشارت
ہی صاف محمدی جہاد کی خبر ہی پہر حضرت موسی کی وقت کا اشارہ ہی کہ اللہ اوسوقت بیابانون مین
گذرا تہا زمین آسمان اور سینا پہاڑ کانپ گئی تہی یعنی ویسا جلال پہر دکہلاوی اور کافرونکو ستاوے
پادری لکہتا ہی کہ اس زبور کے پڑہنے سے ہمارا خیال اون معاملون کی طرف جاتا ہی جو حضرت
عیسی کے بعد ہوئے حواریون پر فیض روح القدس کا پہیلا اور حضرت عیسی نے حواریون کو
بشارت دی کہ انجیل کا وعظ سناؤ پہر ارشاد ہوتا ہی ای خدا تو نے زور کا مینہہ برسا کی اپنی ضعیف
میراث کو قائم کیا تیری جماعت اوسمین بسی ای خدا تو نے اپنے لطف سے مسکینون کے لیے طیاری
کی خداوند نے حکم دیا اور خوش خبری دینی والی بڑی جماعت تہی لشکر والی بادشاہ بہاگ بہاگ
جاوینگے اور گہر مین رہنی والی عورت لوٹ کا مال بانٹی گی ای ایمانوالو دیکہو حضرت عیسی نے جہاد
نہین کیا یہہ خبر صاف محمدی جہاد کی ہی کہ عرب کے مسکینون کو اللہ نے نئی سری سی ایمانکا
زور دیا زور کا مینہہ یعنی قران شریف کا فیض حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برسا کر ضعیف

۶۸ زبور

میراث کو یعنی کعبہ کو جو بت پرستونکی ہاتھو نمین پہسا ہوا تہا اوسکو پہر اپنی نام سے آباد کیا اور ایمانوالون کو اوسمین بسایا اور اس خوشخبری کے دینے والے بہت سی اسرائیلی پیغمبر تہی اونکی خبرونکا ظہور دکہایا اور بڑی بڑے بے ایمان بادشاہون کو بہگا دیا پادری لکھتا ہو کہ بہت لوگ بشارت دینی کو بہیجے گئے اور بہت سی بر خلاف لوگ پامال ہوئے اور جو اون کے شریک تہی وہ خوش ہوئے یہہ بھی خیال کرنیکے بات ہو کہ ان آیتو نمین آیندہ فعل بولی گئی ہین اگرچہ گذری ہوئے زمانہ کی خبرونمین بھی ایسا ہوتا ہو مگر اسکو پیش خبری سمجھنا چاہئی ارشاد ہوتا ہو اگرچہ تم دیگونمین پڑے ہوئے ہو پر تم ایسے ہو گے جیسے کبوتر جسکے بال روپے سے مڑہے ہون اور جسکی پر خالص سونے سے جسوقت اوس قادر نے بادشاہون کو اوسمین تتر بتر کیا تو وہ صلمون کی برف کی مانند سفید ہو گیا پادری لکھتا ہو کہ اسکا یہہ مطلب ہو کہ گمراہ لوگ عیسائی ہو جائینگے اور خوبصورت معلوم ہونگے اور اونکے گناہ معاف ہو جائینگے اور جب اللہ نے بادشاہونکو برباد کر دیا تو اسرائیلی لوگ عزت دار ہوئے اور گناہونسی پاک ہوئے تو سلمون کی چوٹی کی طرح سفید ہو گئے جو برف سی چہپا ہوا ہو وہ تومین جو حضرت یوشع کے ساتہ ہو کر لڑےین وہ عمدہ تہین اور جو اونکے حاکمون کے ماتحت ہوکر لڑےین وہ بہی عمدہ تہین قبل اسکے کہ وہ فتحمند ہوئے اور اونکو نجات دیگئی اسمین بہی آیندہ فعل بولا گیا ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ آیندہ کی خبر ہے شاید پادری کا اشارہ اسطرف ہو کہ کلیسیا کے سفید برف کیطرح ہو جائیگا تو اسمین آیندہ کی خبر ہو کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ بے ایمان بادشاہون کو اللہ تعالی برباد کریگا تب ایمانوالی لوگ برف کی طرح اوجلے اور نورانی اور خوبصورت ہو جاوینگے ایسا ہی مطلب انجیل پاک مین فرمایا ہو کہ جب بدکار جلتی تنور مین ڈالیجائینگے تب سچی لوگ سورج کی طرح چمکین گے یہہ صاف صاف خبرین محمدی جہاد کی ہین مگر پادری حضرت عیسی کی خبر ٹہراتے ہین اور کہتی ہین کہ اسکا ظہور آگے بڑہکر ہوگا ارشاد ہوتا ہو خدا کا پہاڑ باسان کا سا پہاڑ ہو باسان کے پہاڑ کی مانند ایک اونچا پہاڑ ہو تم کیون کودتے ہو ای اونچی پہاڑو یہہ وہ پہاڑ ہو جسمین خدا نے چاہا کہ بسے ہان اللہ اوسمین ہمیشہ تک بسیگا پادری لکھتا ہو کہ اسکا یہہ مطلب کہ اللہ نے صیہون پہاڑکو اپنے ہمیشہ بسنے کیو اسطی پسند کیا ہے اول آیت کو ساتہ نشانی سوالیہ کے پڑہو

تو یون ہوتی ہی پہاڑ خدا کا ہی پہاڑ باسان کا پہاڑ اونچی چوٹیونکا ہی پہاڑ باسان کا یہ جو پادری نے لکھا ہی
یہ لفظی ترجمہ عبرانی کا ہی معلوم ہوا کہ اسکا مطلب یون سمجھا ہی کہ صیہون کے پہاڑ کو اللہ نے باسان کے
پہاڑ سے مثال دی ہی یہ سمجھکر یون ترجمہ کر دیا کہ خدا کا پہاڑ باسان کا سا پہاڑ ہی باسان کے پہاڑ کے مانند
ایک اونچا پہاڑ ہے اسے ایمان والو یہان صیہون کا نام نہین یہ ذکر اگر کعبہ شریف کا ہو تو کیا تعجب ہے یعنے
اللہ اوس پہاڑ مین ہمیشہ رہے گا اور اگر صیہون کیطرف اشارہ ہی تو بھی صیہون پہاڑ پر تیرہ سو برس
سے محمدی بستی ہی اللہ اونکے ساتھ ہی کیونکہ اسکا وعدہ ہی کہ مین ہمیشہ یہان ہونگا آفتاب صداقت مین لکھا ہی
کہ جہان لبنان کے پہاڑونکا سلسلہ ختم ہوتا ہی اسکے آگے ایک پہاڑ ہی جو ہرمن کہلاتا ہی سب سے اونچا ہی
اوسکی چوٹی پر ہمیشہ برف رہتی ہی اوسکے اور لبنان کے اوترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سرسبز رہتے
ہین پھر یہ سلسلہ آگے بڑھ کر دریای جلیل کے پورب طرف پر باسان کہلاتا ہی جو بلوط اور چراگاہ کے
لیے مشہور تھا تھوڑی دور آگے دریای اردن اور بنی عمون کی زمین ہی ارشاد ہوتا ہی خدا کی گاڑیان
بیس ہزار ہین بلکہ ہزار ہا ہزار ہین خداوند اونکے درمیان ہی سینا مقدس مین ہے پادری لکھتا ہے
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جسطرح فتحمند بادشاہ فوجون اور گھوڑون اور گاڑیون کے ساتھ آتا ہی اسیطرح
اللہ تعالے ہزارون فرشتونکے ساتھ آیا اور سینا پہاڑ پر چڑہا اسی طرح وہ صیہون پہاڑ پر رہیگا اور حضرت
عیسی آسمان پر چڑہے ہے ارشاد ہوتا ہے تو اونچی پر چڑہا تو نے قیدیونکو قید کیا تو نے لوگونکے درمیان
ہدیے لئے بلکہ سرکشون کے درمیان تا کہ خداوند خدا اونمین بسی پادری سمجھتا ہے کہ یہ بات اللہ
حضرت عیسی سے فرما رہا ہے کہ تو اونچی پر چڑہا یعنے آسمان پر چڑہا اور اس لفظ کو پادری نہین
دیکھتا کہ تو نے قیدیونکو قید کیا یہ پتا صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپ کو اللہ نے آسمان
پر بلایا اور آپ نے جہاد مین بہت کافرونکو قید کیا جسطرح حضرت موسی نے قید کیا تھا اور آپکا دستور
تھا کہ جو کوئی تحفہ لاتا تھا آپ قبول کر لیتے تھے ایمان والون سے ہی تحفے قبول کئی اور کبھی سرکشونسے
یعنے اون لوگون سے جو ایمان نہین لائی جیسے مصر کا بادشاہ مقوقس اسنے بہت تحفے بھیجے آپنے قبول
کئی اللہ فرماتا ہے کہ تو نے یہ باتین اس لئی کین تا کہ اللہ اونمین بسی یعنے اللہ کی محبت انکے دلمین
بسی اور وہ ایمان لاوین یعنے یہ جہاد کرنا اور لوگونکو قید کرنا اور تحفے لوگون سے لینا اس تیرے
بادشاہت اور حکومت کا انجام یہ ہوگا کہ لوگ ایمان لاوینگے اور اللہ والے ہو جاوینگی حضرت داؤد

کی یہ خبر نہین ہے کیونکہ اونکے وقت مین اسرائیلیونکے سوا اور قومونمین ایمان نہین پھیلا بعد اسکے
اللہ کی تعریف ہی کہ وہ بڑا نجات دینی والا ہے پھر اکیسوین آیت یون ہے خدا دشمنونکے سر اور اوس شخص کے
کھوپرلیے بالونکو جو گناہ کرتا ہی چور کر دیگا خداوند نے فرمایا مین باسان سے انکو پھیر لاونگا ہان مین
دریا کے گہراوین سے اونہین پھیر لاونگا پادری لکھتا ہے کہ باسان مین عوج بادشاہ کو اللہ تعالیٰ
نے حضرت موسیٰ کے ہاتھون قتل کیا تھا اب یہان وعدہ ہوتا ہے کہ پھر اللہ اوسی طرح دشمنونکو
قتل کریگا اسکے بعد پھر اللہ کی تعریف ہے پھر یون ہی چھوٹا بنیامین اونکا حاکم ہے پادری لکھتا ہے کہ ساؤل
یعنے طالوت بادشاہ بنیامین کی نسل مین تھا جو حضرت یعقوبؑ کے چھوٹے صاحبزادے تھے اسکے
بعد یون ہے تیرے خدا نے تیری مضبوطی کا حکم دیا اے خدا اوسکو جو تو نے ہمارے لئے مہیا کیا مضبوطی
بخش اسکے بعد عبرانی مین یون ہے مِہیخالِخا عَل یرُوشَالام لِخا یوبیلو ملاخیم شای
تیری ہیکل سے یعنے مسجد سے یروشالم پر تیرے واسطے بادشاہ تحفی لاوینگے اے ایمان والون
اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ تیرے مسجد جو یروشالم کے سوا کہین اور ہے وہان سے یروشالم مین
بادشاہ لوگ اللہ کی نذرین لاوینگے اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ کعبہ شریف سے یا مدینہ پاک
سے جہان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے بادشاہون نے یروشالم مین تحفی بھیجے اور اقصیٰ
کی مسجد بیت المقدس جو حضرت سلیمان نے یروشالم مین بنائی تھی اوسکو خوب محمدی بادشاہونکو
آباد کیا حضرت داؤد کے بعد یروشالم مین مسجد بیت المقدس اونکے صاحبزادے حضرت سلیمان نے
بنائی مگر یہان مسجد کی لفظ سے مسجد بیت المقدس مراد نہین یہان صاف یہ ذکر ہے کہ تیری مسجد سے
یروشالم پر تیرے واسطے بادشاہ تحفی لاوینگے تو وہ مسجد یروشالم کی سوا کہین اور ہے جہان سے
یروشالم مین تحفی اوینگے یہ ایسی بات ہے جیسی اشعیا علیہ السلام کے سولہوین باب مین ہے کہ سلع
بیابان کی راہ صیہون کی بیٹی کے پہاڑ پر زمین کے حاکم کے برّے بھیجو یعنی صیہون اور بیت المقدس
مین سلع سے تحفی بھیجو وہی بات یہان بھی ہے اور سلع نام مدینہ پاک کا ہے اسکا بیان اوپر ہو چکا اور پادری
جو یہ مطلب سمجھتا ہے کہ تیری مسجد جو یروشالم پر ہے وہان سے تیری لئے بادشاہ تحفی بھیجینگے تو بھی
یہ مطلب ثابت ہوتا ہی کہ بیت المقدس سے بادشاہ کسی اور جگہ اللہ کی نذرین بھیجینگے وہ جگہ سوا مکہ
شریف کے اور مدینہ پاک کے کہین نہین ہے یہ بات بھی محمدی وقت مین ہوئی محمدی لوگ

کعبہ اور بیت المقدس دونونکے عاشق ہین حضرت عیسی کے وقت تک اسرائیلونکے سوا سب بادشاہ
بت پرست تھے بیت المقدس کے دشمن تھے حضرت عیسی کے بعد بیت المقدسکو کافرون نے ڈہا دیا پھر
اسکے بعد محمدیون نے آباد کیا پادری لکھتا ہے کہ شاید یہ پیش خبری اس بات کی ہے کہ یروشالم مین مسجد بنائی
جاویگی اور وہان سب لوگ اور بادشاہ اللہ کی بندگی کرینگے اس مین یہ اشارہ ہے کہ آخر زمانہ مین
سب بادشاہ عیسائی ہوجاوینگے ای ایمان والون مسجد بیت المقدس جو بت پرستون نے ڈہائی
تھی وہ محمدیون نے بنائی اور وہان سب محمدی تیرہ سو برس[۱۳۰۰] سے اللہ کی بندگی کرتے ہین مگر
پادری کو یہ آرزو ہے کہ جھوٹھو موٹھو کے عیسائی وہان اپنی مسجد یعنی گرجا گھر بناکر سب پیغمبرونکے
برخلاف تین خداونکو پوجین محمدیونکی عبادت پادری کے نزدیک معتبر نہین جو اللہ کو اکیلا جاننے
والی اور سب پیغمبرونکی ماننے والے ہین اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی توغیستان کے وحشیونکو اور بیلونکے
جماعت کو لوگونکے بچھڑون سمیت ڈانٹ تو جو روپی کے ٹکڑونکو پامال کرتا ہی اور اون قومونکو جو لڑائی
سے خوش ہوتی ہین پریشان کر پادری لکھتا ہے کہ کچھ شک نہین ہے کہ یہ خیال کیا گیا
ہو کہ یہ پیش خبری ایک ٹھیک فتح کی ہے سخت دشمنون کے اوپر اے ایمانوالو یہ صاف محمدی
جہاد کی خبر ہے بعد اسکے ارشاد ہوتا ہے سردار مصر سے آوینگے حبش کے لوگ جلدی اپنے ہاتھ اللہ کی طرف
بڑہاوینگے ای زمین کی مملکتو خدا کی گیت گاؤ اور خداوند کی تعریف کرو ای ایمانوالو مصر اور حبش دونو
عرب سے نزدیک ہین محمدی وقت مین جلد ملک شام اور مصر اور حبش مین محمدی دین پھیل گیا یہ صاف
خبر اوسی وقت کی ہے پھر زمین کے سارے ملکونکی خبر ہے کہ سب اللہ کے دین مین آوینگے اونہترون[۶۹]
زبور مین بڑے دور تک دشمنونکے ہاتھ سے فریاد ہے کہ ای اللہ میرے دشمن بہت کثرت سے ہین جو مجھے
قتل کیا چاہتی ہین پھر یون ہی وہ جو آستانے پر بیٹھی ہین میری بابت کہتی ہین او شرابی بانہ میری حق مین گاتی ہین
پھر بددعائین ہین یا اللہ اپنا سخت قہر اونپر انڈیل دی اونکا محل اوجاڑ دی پھر یون ہی گناہ پر گناہ افزود کر
اور اونہین اپنی عدالت مین داخل ہونے ندی اونہین زندونکے دفتر سے میٹ دے اور راستبازونکے
درمیان اونکو قلم بند نکر دیکھو اس زبور مین بھی اون دشمنون سے فریاد ہے جو اپنی آستانی پر بیٹھی ہین
اسرائیلیونکی شہرون کے ہاتھ سے فریاد ہے اور دعا ہے کہ وہ جو عدالت کا وقت آوی اوسوقت اونکو
ایمان نصیب نہو اس قوم نے نبیون کے دل ایسی ستائی کہ اللہ کی پناہ اسی باعث سے حضرت

زبور ۱۰۹

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین یہودیونکو ایمان کم نصیب ہوا گناہ پر گناہ بڑھتا گیا جیسا
کہ قرآن شریف مین بھی اونکے حق مین فرمایا فَبَاؤُ بِغَضَبٍ عَلیٰ غَضَبٍ یعنی کما لای غضب پر غضب یعنے
ایک غصہ اتر وہ ہوا کہ حضرت عیسی سے اور اسرائیلی پیغمبرون سے دشمنی کی اور دوسرا غضب یہ
ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوئی آگے یون ہے پر مین مسکین ہون اور غمگین ای خدا
اپنی نجات سے مجھے اونچا کر مین خدا کی نام کا راگ گاؤنگا اور شکر گذاری کرکے اوسکے بڑائی کرونگا اس سے
اللہ تعالے بیل اور بچھڑون کے نسبت جنکے سینگ اور کھر ہوتے ہین زیادہ خوش ہوگا فروتن لوگ
دیکھوگے اور خوش ہوگے کہ تم جو خدا کے طالب ہو تمہارے دل خوشوقت ہونگے کیونکہ اللہ مسکینونکے
سنتا ہے اور اپنے اسیرونکے اہانت نہین کرتا آسمان اور زمین اسکی تعریف کرین اسی طرح سارے دریا
اور ہر ایک چیز جو اونمین رینگتی ہین کہ خدا صیہون کو بچا دیگا اور یہودا کی بستیون کی مرمت کریگا
تاکہ وی اونمین بسین اور اونکے مالک ہوین اوسکے بندونکی اولاد بھی اوسکی وارث ہوگی اور وے
جو اوسکے نام پر عاشق ہین اسمین بود باش کرینگی دیکھو اس زبور مین تیرہ سونکو بدعادیکر اوس شریعت کا
پتا دیا جسمین قربانیان موقوف ہوجاوینگی قربانیو کی کثرت کے بدلے اللہ کا ذکر اور اوسکی بڑائی
کرنا کثرت سے مقرر ہوگا اللہ تعالی کو وہ عبادت ان قربانیون سے زیادہ پسند آویگی یہ اشارہ
صاف محمدی نماز کا ہے جسمین قرآن کا خوش آوازی سے پڑہنا اور بار بار اللہ اکبر کہنا ہے اللہ کے
طالبونکی دل اس عبادت مین وہ ذوق پاتی ہین جو حضرت موسی کے وقت کی قربانیونمین نہین پایا اوپانی جانور
ذبح کرنا تھا یہان روح اور دلکو اللہ کے عشق کی چھری سے ذبح کرنا ہے پھر یہ پتا دیا کہ اوسوقتمین صیہون
اور یہودا کی بستیان آباد ہونگی اللہ کے عاشق اسمین بسینگے یہ پتا صاف محمدی وقت کا ہے حضرت
عیسی کے بعد مسجد بیت المقدس کو بت پرستون نے ڈھا دیا تھا اسوقت کا پتا یہ کسی طرح نہین
ہوسکتا وہ بستیان محمدی وقت مین آباد ہوئین اور آجتک محمدی اونمین بستے ہین بادر کھو مسر
اسکا ٹ اسکو حضرت عیسی کی بشارت ٹھہراتا ہے اور لکھتا ہے کہ یہ جو یہودیونکی بربادی کی خبر ہے
اسکا یون ظہور ہوا کہ جو یہودی حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان نہین لائے رومیونکے ہاتھون
قتل ہوئی اللہ نے اونکو اپنے دفتر مین سے میٹ دیا اور لکھتا ہے کہ جسطرح بائیسوین ۲۲ زبور مین پہلے
رنج اسکے بعد خوشی کا بیان ہے پھر لکھتا ہے کہ یہان فعل آیندہ آیا ہے اس سے زمانہ آیندہ کی خبر

ثابت ہوتی ہے اور لکھتا ہے کہ صیہون سے مراد ہے گرجا اور شہر یہود اسکے اور بہت حصے گرجا کے دنیا مین اللہ تعالے بچاوی گا اور جو لوگ اللہ سے محبت رکھتے ہین صیہون مین رہینگے اور دشمن اوپر تیرے غلبہ نکرینگے شاید آئیندہ زمانہ کی خبر ہے جب یہودی مذہب بدلین گی آی پادری وہ زمانہ آچکا بہت یہودی مذہب بدل کر محمدی ہوئی اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر اور حضرت عیسی اور انجیل پر ایمان لائے وہ صیہون مین اور بیت المقدس مین اور جا بجا ملک شام مین بستے ہین صیہون سے خود صیہون ہی مراد ہے صیہون سے اور شہرونکے گرجاؤن کو مراد لینا پادریون کی ہٹ دھرمی ہے یا اللہ اپنے بندون پر حق کھولدی آمین اب بہتروان زبور سنو کس دھوم دھام سے محمدی عدالت کی خوشخبری اللہ تعالے سناتا ہے اول یہ سمجھنا چاہیی کہ یہ زبور وہ ہی جسمین بعضے یہودی ملاؤنکو شبہہ پڑا ہے کہ یہ زبور حضرت سلیمان کا کہا ہوا ہے اس شبہہ کا باعث یہ ہے کہ اس زبور کے سرے پر لکھا ہے لِسُلَیْمَانَ یعنے واسطے سلیمان کے اس لفظ کے دونو معنے ہو سکتے ہین ایک یہ معنے کہ سلیمانکا کہا ہوا ہے دوسرے یہ معنے کہ سلیمان کے حق مین یہ دعا ہے پادری میتھو نے یون ترجمہ کیا ہے کہ سلیمان کا پھر حاشیہ پر دوسرا ترجمہ یون لکھا ہے کہ سلیمان کے لیے اور اس زبور کے سرے پر پادری سنے لکھا ہے کہ داود سلیمان کے لیے دعا مانگتا ہے اسی طرح ایک سو ستائیسوین زبور کے سرے پر بھی لکھا ہے لِسُلَیْمَانَ یعنے سلیمان کے واسطے اس زبور مین یہ بیان ہے کہ اللہ کی طرف سے اولاد کا ہونا بہت بڑی نعمت ہے معلوم ہوا کہ یہان یہی معنے ہین کہ حضرت سلیمان کے طرف اشارہ ہے جو حضرت داؤد کے فرزند تھے اور سلیمان کے یہ معنے نہین ہین کہ یہ سلیمان کا کہا ہوا ہے اسی طرح اس بہتروین زبور مین بھی سمجھنا چاہئے تفسیر ہنری اسکات مین ہے کہ یہ زبور حضرت سلیمان کے تعریف مین ہے مگر اس پردی مین حضرت عیسی کی بھی بشارت ہے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس زبور مین حضرت داؤد نے سلیمانکو اللہ کی برکت کے سپرد کیا مگر اس طرح بلندی سے کہا کہ یہ لفظین پوری نہین ہو سکتین جب تک بڑا بادشاہ یعنی مسیح نمودار ہو جسکی داؤد نے خبر دی تھی ایکے ایمان دیکھو پادری پہلے کہتے ہین کہ حضرت سلیمان کی خبر ہے پھر کہتے ہین کہ پورا پورا ظہور ان لفظونکا حضرت سلیمان مین نہین ہوا بلکہ حضرت عیسی مین ہوا اب ہم کہتے ہین کہ پورا پورا ظہور ان لفظونکا حضرت عیسے مین بھی ہرگز نہین ہوا یہ صاف محمدی بشارت ہے دیکھو اللہ تعالے حضرت داؤد کی زبان پاک سے یون کہواتا ہی ای خدا بادشاہ کو اپنی عدالتین

عطا کر [illegible] بادشاہ کی [illegible] صداقت دی ای محمدی بھائیو اس کتاب مین کئی جگہہ ایک بڑے
بادشاہ کی [illegible] بھی تعریف کی ساتھہ [illegible] بیان [illegible] بھی اور وہی بادشاہ کے حق مین
دعا [illegible] بادشاہ کو جلد ظاہر کر اور اپنی عدالتین اوسکو دی کہ تیری حکم سے
مظلوموں کے داد [illegible] مین [illegible] بدلہ لیوی اور بادشاہ کی بیٹی کا اشارہ غالب یون ہے
کہ امام مہدی علیہ السلام کی طرف ہے ایک کتاب بمبئی کی چھپی ہوئی دیکھنی مین آئی اسکا لکھنے والا
[illegible] ابراہیم کرمان کا رہنے والا وہ بھی لکھتا ہے کہ بادشاہ سے مراد جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور بادشاہ کی بیٹی سے مراد حضرت امام مہدی علیہ السلام ہین [illegible]
لکھتا ہے کہ یہودی [illegible] بادشاہ سے مراد حضرت داود ہین اور بادشاہ کی بیٹی سے مراد حضرت سلیمان
ہین پھر اوسنے [illegible] قول کو خوب طرح رد کیا ہے اب اسے حضرت داود سے اوس بادشاہ دین ہے
حق مین یون کہا ہے وہ تیری لوگون مین صداقت سے حکم کریگا اور تیرے مسکینون مین عدالت سے
پہاڑ لوگون کی لیے سلامتی ظاہر کرینگے اور ٹیلے راست بازی وہ قوم کے مسکینون کا انصاف کریگا
اور محتاجونکی فرزندونکو بچاویگا اور ظالم کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا ای ایمان والو دیکھو یا دریون سے پوچھو
ظالمونکو ٹکڑے ٹکڑے کسنی کیا یہ اسکی بشارت ہے حضرت سلیمان کا احوال تمہاری کتابون سے
آگی پڑھ کر لکھا جائیگا کہ اونکو لڑائی کا اتفاق نہین ہوا تمام دنیا کے بادشاہ انکے تابع ہو گئے تھے
اگر کہین اتفاقاً لڑائی بھی ہوی ہے تو نادرات سے ہے یہ لفظین اونپر مطابق نہین پڑ سکتین
حضرت عیسی نے تو ہمیشہ ظالمونکے ظلم اوٹھائے اور صبر کیا اونکی خبر یہ ہرگز نہین ہو سکتی جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسی کا اور سب نبیونکا بدلہ بے ایمانون سے لیا یہ صاف خبر
[illegible] کے جہاد کی ہے اسکے بعد [illegible] جب تک کہ سورج اور چاند باقی رہین گے ساری
پشتونکے لوگ تجھ سے ڈرا کرینگے وہ [illegible] بارش کے [illegible] جو کاٹی ہوی گھاس پر پڑی نازل ہوگا اور
پھوہے کے مینہہ کی طرح جو زمین کو [illegible] اوسکے زمانہ مین جب تک کہ چاند باقی رہیگا
صادق پھیلین گے اور سلامتی فراوان ہووے گی اس جگہہ پر پادری [illegible] اسکا [illegible] لکھتا ہے
کہ حضرت سلیمان نے چالیس سال سلطنت کی اور شان و شوکت اونکی سلطنت کی اونکی اولاد
کے وقت مین کم ہوگئی اور سلطنت یہودا کی بھی چند صدیونکے بعد جاتی رہی لیکن سلطنت حضرت

عیسیٰ کے آخر زمانہ تک رہے کہ حضرت سلیمان نے عدالت سے رعایا کو ترو تازہ کیا اور انجیل کے وعظ سے
ہر طرح کی ترو تازگی ہوئی مظلوموں کو آرام ملا اور جو پھلدار نہ تھی پھلدار ہوئی اور بہت عمدہ پاکیزگی کے تعلیم
ہوئی جہان اس سے پہلے بدی پھیلی ہوئی تھی دیکھو ای ایمان والو اس زبور مین یہ بشارت ہے کہ ساری
پشتوں کے لوگ اللہ سے ڈرا کرینگے اور اوسکا فیض مینھ کی طرح دلوں کو ترو تازہ کریگا اور قیامت تک سچے
ایمان والے پھیلین گے پادری لکھتا ہے کہ یہ بات حضرت سلیمان کے بعد نہین ہوئی یعنے تھوڑی مدت مین
اونکے نسل مین بت پرستی پھیل گئی پادری کا مطلب یہ ہے کہ یہ خبر حضرت سلیمان نہین ہے بلکہ
حضرت عیسیٰ کی خبر ہے ای ایمان دالو اسی طرح حضرت عیسیٰ کے بعد بھی تھوڑے دنوں بعد لوگ تین خداونکے
قائل ہوئے بہت لوگ بے ایمان ہوگئے سچے ایمان والے جنگلوں اور پہاڑوں مین چھپ بیٹھے ان لفظونکا
ظہور نہین ہوا کہ سارے پشتوں کے لوگ تجسی ڈرا کرینگے اور سچے ایمان والے پھیلنگے ان لفظونکا ظہور صاف محمدی
وقت مین ہوا جو لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر ایمان لائے انکے پشت در پشت دین
محمدی قایم رہا اور سچے ایمان والونکا ساری جہان مین غلبہ ہوا محمدی فیض بلدان رحمت کی طرح دلوں پر ایسا
اللہ تعالے نے برسایا کہ اونکے پشت در پشت ایمان کے درخت کو سرسبز رکھا اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے
سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہای زمین تک اوسکا حکم ہوگا وے جو بیابان کے باشندے
ہین اوسکے سامنے جھکینگے اور اوسکے دشمن مٹی چاٹین گے ترسیس اور ٹاپوؤن کے بادشاہ
تحفے لاوینگے اور شبا اور سبا کے بادشاہ ہدیے گذرانینگے ہان ساری بادشاہ اوسکے حضور
سجدہ کرینگے سارے گروہ اسکی خدمت گذاری کرینگے کیونکہ وہ دہای دینے والے محتاج کو
اور مسکین کو اور انکو جنکا کوئی مددگار نہو چھڑاویگا وہ مسکین اور محتاج پر ترس کہاویگا اور محتاجونکی
جان بچاویگا وہ اونکی جانونکو ظلم اور غضب سے بچالیگا اونکا خون اوسکے نظر مین بیش قیمت
ہوگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ حضرت سلیمان کی سلطنت دریای مصر اور میڈی ٹیرین سے
دریای فرات تک اور شاید خلیج فارس تک تھی جسمین دریای فرات گرتا ہے اور تمام باشندے جنگلوں کے
اونکے ماتحت رہے اور بادشاہزادے شبا کی یروشلم مین مع عمدہ تحفونکے آئے اور تمام بادشاہ
گرد و نواح کے مع تحفونکے آئے اس سے کچھ کچھ پیش خبری حضرت عیسیٰ کی سلطنت کی ظاہر ہوتی ہے
عقلمند آدمی عمدہ تحفون کے ساتھ حضرت عیسیٰ کے پاس حاضر ہوئے تھے جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے

اونکے سلطنت تمام قومونمین پھیل گئی ہے اور پیش خبری کسی زمانہ مین پوری ہوگی جبکہ تمام بادشاہ
اور کل قومین اونکی تابعدار ہوجائینگی ای امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم شبا بڑے شین کے ساتھ عبرانی
مین اوس شہر کو کہا جو عربی مین سبا چھوٹے سین سے ہی وہ شہر ملک یمن مین ہی اور اوسکا ذکر قرآن مجید مین سورہ سبا اور سورہ
نمل مین ہے اوس شہر کے شاہزادی بلقیس حضرت سلیمان کی خدمت مین حاضر آئے جسکا قصہ سورہ
نمل مین ہے بادشاہونکے احوال کی پہلے کتاب جو توراۃ کی جلد مین ہے اوسمین جو یہ قصہ لکھا ہے تو
شبا عبرانی مین بڑے شین سے لکھا ہے اب اسکے بعد جو سبا چھوٹے سین سے ہی اسکے معنے ایک
پادری نے اپنے کتاب مین عربستان کے لکھین ہین جہان بصرہ ہے واللہ اعلم ایسی بادشاہی اگرچہ حضرت
سلیمان کو بھی ملی مگر وہ جو اوپر کہے گئے ہین وہ اونمین نہین ہین اس لئی ہم کہتی ہین کہ اس زبور مین
سراسر محمدی بشارت ہے بیابان کے یعنے عرب کے باشندی سب آپکے تابع ہوئی اور دشمن خاک
مین ملے ترسیس جو ایک شہر ملک اسپانیہ یعنے اندلس مین ہے وہان کے بادشاہون نے اور عرب کے
اور یمن کے بادشاہون نے اطاعت کے ساری قومونمین آپکا دین پھیلا آپ مسکینون پر بہت رحم
دل تھے آپنے کافرونکو کاٹ ڈالا تب تو مسکین بیچارونکی جان بچی اونکا خون بہت بیش قیمت تھا
اونکے بچانے کے لیے ظالمونکا خون بہایا اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے وہ جیونگا اور شبا کا سونا اوسے
دیا جاویگا اوسکے حقمین سدا دعا ہوگی ہر روز اوسکی مبارکبادکہی جاویگی ای محمدی بھائیو
پادری لکھتا ہے کہ حضرت سلیمان نے اپنی سلطنت مین عرب سے اور دیگر قومون سے محصول لیا اور
لوگ اونکے ترقی عمر کی دعا مانگتے تھے اور حضرت عیسیٰ کے آنیکے پہلے سے لوگ دعا مانگتے تھے اور اب
انجیل کے ترقی کی لوگ دعا مانگتے ہین ای محمدی بھائیو یہ خاص پتا محمدی شریعت کا ہے کہ ہمیشہ لوگ
کہا کرتے ہین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ دیکھو ہر روز کی لفظ کو دیکھو
اور برکت کی لفظ کو دیکھو آپکے حقمین ہر روز برکت کی دعا ہوتی ہے سبا کا یعنے ملک یمن کا سونا
آپکے قبضہ مین آیا ارشاد ہوتا ہے اوس وقت ایک مٹھی بھر دانے جو زمین مین یا پہاڑون کے
چوٹیون پر گرینگے تو اونکے پھل لبنان کے درخت کی طرح جھڑ جھڑ اوینگے اور شہر کے لوگ سبزہ
زار کے مانند پھلینگے اوسکا نام ہمیشہ تک باقی رہیگا جب تک کہ آفتاب رہیگا اسکے نام کا رواج
ہوگا لوگ اسکے باعث مبارک ہووینگے ساری قوم اوسی مبارک کہی کہ اللہ اسرائیل کا خدا

مبارک ہے جو اکیلا ہے عجائب کام کرتا ہے اوسکا جلیل نام ہمیشہ تک مبارک ہے سارا جہان
اوسکے جلال سے معمور ہووے آمین پادری لکھتا ہے کہ ایک مٹھی بھر دانی بھا ر پر بوئی جائینگے
جو خراب زمین ہے تو اوسمین اسقدر تر و تازہ کثرت سے پیدا ہوگا جب وہ پھلیگا تو لبنان کے
جنگل کی طرح معلوم ہوگا اسکا مطلب یہ کہ اوسوقت پسندیدہ مین ملک کنعان کا پھلدار ہوگا اور شہر
کے بسنے والے گھاس کی طرح بڑھینگے اس پیشین خبری کا مطلب یہ ہے کہ عیسائی دین بت پرستون
اور یہودیون مین جا پھیلیگا جب وہ وعظ کنیوالے بت پرستون کی ملک مین بھی جاتے مین تمام
قوم یا ملک عمدہ فصل سے بھر جاتا ہے اور روحانی ترقی آباد شہر و نکے خاص مراد ہے ان آیتون مین ایک
بڑی بھاری پیشین خبری حضرت عیسٰی کی ہے کہ اونکی سلطنت عام ہوگی اور اللہ کے نام کا شہرہ
ہوگا ای پادری یہ سب باتین محمدی وقت مین ظاہر ہوئین حضرت سلیمان کے نام کا رواج اونکے بعد
مدتون موقوف رہا جب اونکی قوم کی اکثر لوگ بتونکو پوجتے رہے حضرت عیسی کے بعد بت پرست
پادشاہونکے ظلم سے حضرت عیسے کا نام لینا ایمانوالونکو مشکل پڑگیا جیسا تمھارے کتابونسے
ثابت ہے البتہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام قوموں نے جو ایمان لائے انہون نے ہمیشہ کا غلبہ
پایا اونکو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لینے سے کوئی روک نہین سکتا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے نام کا رعب ایسا سارے دشمنون پر چھایا ہوا ہے کہ آپ کا نام لینے سے محمدیونکو کوی دشمن
روک نہین سکتا آپکے نام کے ساتھ اور نبیونکے نام کا بھی خوب رواج ہوا یہ بشارت بیشک آپ ہی
کی ہے اللہ تمکو آنکھین دے آمین تہترون زبور مین پھر یہ خبر ہے کہ ای اللہ جو تجھ سے دور ہین فنا ہونگے
اور یہ بیان ہے کہ جو گھمنڈ کرنیوالے اور ظلم کرنیوالے ہین تو اونکو ہلاکت مین دھکیل دیگا چوہترون
زبور مین سرے پر یہ فریاد ہے کہ ای اللہ دشمنون نے بیت مقدس مین آگ لگائی اور تیرے گھر کو
زمین تک ناپاک کیا اونہون نے زمین پر سارے عبادت گاہون کو جلا دیا پھر یون ہی ہم اپنی کرامتین
کچھ نہین دیکھتے کوئی نبی بھی نہین اور ہماری درمیان کوئی نہین جو جانے کہ یہ کب تک ہوگا ای خدا
دشمن کب تک ہمکو ملامت کریگا کیا دشمن ہمیشہ تک تیرے نام پر کفر بکیگا تو نے کیون اپنا
دہنا ہاتھ کھینچ لیا ہے اوسے اپنی بغل سے نکال پھر آگے بڑھ کر یون ہے کہ ای خداوند اسے یاد
رکھ کہ دشمن ملامت کرتا ہے اور جاہل بندے تیرے نام پر کفر بکتے ہین اپنی فاختہ کی جان شیر کو

جماعت کے قابو مین نکر اور اپنے مسکینونکے گروہ کو کبھی نہ بھول اپنے وثیقہ کی طرف متوجہ ہو کہ زمین کے سارے
اندہیرے مکان ظلم کے مساکن ہوگئے مظلوم کو اپنا سا منھ لیکر مت پھرا بلکہ مسکین اور محتاج تیرے
نام کی تعریف کرین اوٹھ اے خدا اپنے وکالت کر اور اپنی ہر روز کی ملامت احمق قوم سے
یاد کر اپنے دشمنونکی آواز کو بھول نجا کہ اونکا فساد جو تیرا مقابلہ کرتی ہین نت ترقی کرتا ہے دیکھو اس
زبور مین اللہ تعالے نے آئندہ کا حال حضرت داؤد کو یون بتاتا ہے کہ گویا اب سامنے موجود ہے
بیت المقدس اوسوقت مین بنائی نہین گئی تھی بعد حضرت داؤد کے اونکے بیٹے حضرت سلیمان نے
بنائی اسکے مدتون بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کے وقت مین بخت نصر نے اوسکو ویران کر دیا اور
جلادیا پھر ستر برس بعد بیت المقدس پھر بنائی گئی پھر حضرت عیسی کے چالیس برس بعد رومی بت پرستون
نے بیت المقدس کو ڈھا دیا اور مسجد اور شہر بالکل ڈھا کر ویران کر دی پادری اسکاٹ نے انجیل کے ترجمہ تفسیر
[illegible] مین لکھا ہے کہ طیطس رومی کی فوج نے بیت المقدس مین آگ لگادی اور کشف الآثار مین [illegible]
[illegible] لکھا ہے کہ چھ ہزار آدمی مسجد کی آگ مین مرے **فائدہ** اللہ تعالی کیلئے نہین بولتا جو ہاتھ کا یہ مطلب
ہے کہ یا اللہ اپنے بندونکو چھوڑ مت دے اور اللہ کا ہاتھ اور بغل ہم نہین جانتے کہ کیسا ہے جو اسکا
کا مطلب اس لفظ سے ہے ہم اوسپر ایمان لائے اس زبور مین دیکھو کس کس وقت کا حال پہلے سے فرمایا
یہ جو اللہ تعالے اپنے بندونکے زبان سے فرماتا ہے کہ ہم اپنے کرامتین کچھ نہین دیکھتے کوئی نبی بھی
نہین اور ہماری درمیان کوئی نہین جو جانے یہ کب تک ہوگا یہ ذکر پہلے ویرانے کی وقت کا نہین ہے
کیونکہ اوسوقت مین جناب ارمیا پیغمبر موجود تھے اونکی زبانی اللہ تعالے نے صاف خبر سنائی کہ ستر برس کے بعد
مین پھر اس مقامکو آباد کرونگا اور بابل مین جو اسرائیلی لوگ قید تھے اونمین حضرت حزقیل اور حضرت
دانیال بھی موجود تھے اب خوب یقین کرو کہ یہ خبر حضرت عیسی کے بعد کی ہے کہ اوسوقت مین کوئی
نبی نہین تھا اور کسی کو معلوم نہین تھا کہ یہ مصیبت کب تک رہے گی اگرچہ حضرت دانیال نے اوسوقت
کی بھی خبر دی تھی مگر اوسکا مطلب مشکل تھا حضرت داؤد پہلے سے اللہ کے حکم سے اوسوقت کی دعا
مانگتے ہین کہ یا اللہ اپنے دشمنونکو غارت کر دی کفر بکنے والونکو سزا دے اور مسکین ایمانوالونکو کافرونکے ظلم سے
چھڑا دے یہ سب دعائین محمدی وقت مین قبول ہوئین ایمان والے لوگ کافرون کے ظلم سے چھوٹے
تین ضد لگنے والے قتل ہوئے ایمانوالے سورج کی طرح چمکا اور [illegible] اس جگہ پہلا لکھتا ہے کہ یہ خبر

پہلے ویرانی کی ہے اور اگرچہ حضرت ارمیا علیہ السلام اور حضرت دانیال نے خبر دی تھے مگر لوگونکو اون
خبرونکا سمجھنا مشکل تھا پھر لکھتا ہے کہ شاید یہان عیسائیونکی خبر ہے کہ ظالمون کی ظلم سے اونکے
رہائی کب ہوگی اسی ایمانوالو جو خبر قید بابل سے چھوٹنیکی حضرت ارمیا نے دی تھی اوسکا سمجھنا ہرگز مشکل
نہین تھا صاف ستر برس کی خبر دی تھے البتہ دوسرے ویرانی کی بعد آبادی کی خبر جو حضرت دانیال
نے دی تھے اوسکا سمجھنا البتہ مشکل تھا اسی لیے فرمایا کہ اوس مصیبت کے وقت کوئی نبی نہوگا جو
صاف خبر دی کہ رہائی کب ہوگی دوسرا قول پادری کا ٹھیک ہے کہ یہ خبر عیسائیونکی ہے یعنی عیسائیونکو
ظالمونکے ظلم سے محمدی وقت مین رہائی ملی چھیترین زبور مین خبر ہے کہ اللہ کے غضب کا پیالہ ساری شریرونکے اور مین سب
شریرون کے سینگ کاٹ ڈالونگا پر راست بازونکے سینگ بلند رہینگے اس زبور مین یہ بھی ہے
کہ اللہ عادل ہے ایک کو گراتا ہے دوسرے کو اوٹھاتا ہے اس اشارے مین سمجھا دیا کہ اسرائیلی لوگ
رشک نکرین کہ ان بڑھونمین پیغمبر کیون پیدا کیا اسماعیلیونکو کیون غلبہ دیا اناسیوین زبور مین
زبور ۷۹
اللہ سے فریاد ہے کہ یا اللہ غیر قومون نے تیری پاک مسجد کو ناپاک کیا یروشلم کو ڈھیر کر دیا
تیرے بندونکے لاشونکو اونہون نے آسمانی پرندون کی اور تیرے پاک لوگونکی گوشت کو زمین کے وحشیون
کی خوراک کر دیا اونہون نے اونکے لہو کو یروشلم کے گرد اگرد پانی کے مانند بہا دیا اور ان کا
گاڑنے والا کوئی نہوا ہم تو اپنے ہمسایونکے لئے ایک ننگ اور اونکے لیے جو ہمارے آس پاس ہین جائی
تمسخر اور ٹھٹھے کے ہوئی یا اللہ کب تک کیا تو ہمیشہ بیزار رہیگا کیا تیرے غیرت آگ کے مانند بھڑکی
رہیگی اپنا غصہ اون قومون پر اونڈیل دے جنہون نے تجھی نہ پہچانا اور اون بادشاہون پر جنہون نے
تیرا نام نلیا کہ اونہون نے یعقوب کے نگل لیا اور اوسکے مسکن کو اوجاڑ دیا ہمارے اگلی بدکاریونکو یاد
مت کر اپنی عمیم رحمتون کو جلد ہماری لئی آگے کر کہ ہم بہت ذلیل ہوگئی اے ہمارے نجات دینے والے خدا
اپنے نام کے جلال کے لیے ہماری مدد کر ہمکو بچالے اور اپنے نام کے لیے ہمارے گناہونکو ڈھانپ لے
قومین کس لیے کہین کہ اونکا خدا کہان ہے تو اپنے بندونکے خون کا بدلہ ہماری آنکھون کے آگے
غیر قومون پر جتا دے قیدیون کی سانسون کو آپ تک پہونچنے دے اپنی بڑی قدرت کے
موافق اور اونکو جو موت کے لائق ہین بچالے ہمارے ہمسایونکے ہر ایک ملامت کی ہر اجس سبب
طرح کہ اونہون نے اے خدا تیرے ملامت کے سات سات حصہ اونکے گود مین رکھدے

سو ہم تیرے بندے اور تیرے چراگاہ کے بھیڑ ہی ہمیشہ تک تیری شکرگذاری کرینگے ہم ہر ایک پشت
کے آگے تیری مدح بیان کرینگے دیکھو اس زبور کا بھی وہی بیان ہی جو چوہترین زبور کا ہی پادری طامس اسکاٹ
پہلے یون لکھا ہی کہ یہ بابل کے قیدی کا بیان ہی پھر لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس نے داود کو ان تمام
تکلیفونکا حال بتلا دیا تھا جو یہود کو دشمن کے فوج نے برباد کیا جب شہر یروشالم و مسجد برباد ہوئی ایک
حصہ باشندونکا ویران شہرمین دفن ہو گیا تھا اور بہت سے اونمین سے جنکا خون بہایا گیا تھا جانورونکے
واسطے چھوڑ دی گئی ہم کہتے ہین بیشک دوسرے معنی ٹھیک ہین یہ خبر بیشک بیت المقدس کی دوسری
ویرانی کی ہی جو حضرت عیسی کی بعد ہوئی مگر پادری کو یہ خیال نہ آیا کہ اوس وقت جو یہودی قتل ہوئی وہ حضرت
عیسی کے دشمن تھی پاک بندونکا اشارہ اون ناپاکونکی طرف ہرگز نہین ہے بلکہ مطلب یہ ہی کہ اسکے
بعد رومی بت پرستون نے بہت سے عیسائیونکو بڑی بڑی عذابون سے قتل کیا پھاڑنیوالے
جانورون سے اونکو پھڑوایا اور بت پرستون نے خوش ہو ہوکر تماشا دیکھا اس زبور کا خلاصہ یہ ہی کہ یا اللہ
بت پرستون نے ہمپر یہ ظلم کئے اور ہمپر [illegible] دی کہ اونکا خدا کہان ہے اونکی مدد کیون نہین کرتا ای اللہ
ظالمون سے اچھی لوگونکے خون کا بدلہ لے اللہ نے یہ دعا یون قبول کی کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے ہاتھون اور اونکی امت کے ہاتھون نبیون اور اچھی لوگونکے خونکا بدلہ بت پرستون سے
بھی لیا اور ظالم اسرائیلیون سے بھی لیا مدتون تک نبیون نے اور اولیاؤن نے یہ دعائین مانگی جب
اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر کیا آپ کا ظہور ایسی بڑی نعمت ہے جو نبیون نے اور اولیاؤن نے
سیکڑون برس کی دعاؤن سے پائی ہے اسیویں زبورمین اول سے آخر تک یہی ذکر ہے کہ یا اللہ اسرائیلیون
پر ظالمون نے بہت ظلم ڈھا رکھا ہے تو جلوہ گر ہو کئی جگہ یون ہے کہ یا اللہ ہمکو پھر اپنی چہری کی تجلی
دکھلا کہ ہم بچ جائینگے کہین یہ لفظ ہے کہ ہماری طرف اپنا چہرہ روشن کر کہ ہم بچ جائنگی بیاسیوین زبور
کی آخرمین یون ہے یا اللہ اوٹھ زمین کی عدالت کر کہ تو ساری امتونکا وارث ہے پادری طامس
اسکاٹ لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت مین حضرت عیسی کی آمد کی خبر ہے اور سب قومون کی
ایمان لانیکی پیشین خبری ہے ای پادری یہ صاف خبر محمدی عدالت کی ہے جس مین ظالمون کو سزا ملے
مظلومونکو نجات ملے تراسیوین زبور کے سرے پر اللہ کے آگے دشمنون سے فریاد ہے پھر یون ہے
کہ وے کہتے ہین کہ آؤ اونکو اوکھاڑ ڈالین کہ قوم نہ رہین اور اسرائیل کا نام پھر ذکر مین نہ آوی اونہون نے

ایکا کر کے جی سے مشورت کی ہے اور تیری برخلافی مین عہد باندھا ہے ادوم کے خیمی والی اور اسمعیلی اور موابی اور ساری ہاجری جبال اور عمون اور عمالیق اور فلست صور کے باشندون سمیت متفق ہین اسور بھی اونکے ساتھی ہین وی بنی لوط کے مددگار ہین تو اونسے ایسا کر جیسا تو نے مدیانیون اور سیسرا اور یابین سے وادی قیسون مین کیا جو عین دور مین ہلاک ہوی اور زمین کے مزبلے ہوی اونکے امیرونکو غراب اور زیب کے مانند کر ہان اونکے ساری دولتمندونکو زبح اور ضلمنع کے مانند فنا کر جو کہتی ہین آؤ خدا کے گھرونکے ہم مالک بنین ای میری خدا انہین گردباد کے مانند کر اور بھس کے مانند رو برو ہوا کے جس طرح آگ جنگل کو جلاتی ہین اور جسطرح شعلہ پہاڑونکو جھلس دیتا ہے اوسطرح تو اپنی آندہی سے اونکا پیچھا کر اور اپنی ہولناک آندہی سے اونہین پریشان کر ای اللہ اونکے منھ کو رسوائی سے بھر دی تا کہ وی تیرے نام کے طالب ہووین وی ابدتک سراسیمہ اور پریشان ہون اور فنا ہون ہان وی رسوا ہون اور وی جانین کہ جسکا نام یہوواہ ہے وہ تو ہی اکیلا ساری زمین پر بلند و بالا ہے دیکھو اس زبور مین یہ دعا ہے کہ الہی بنی اسرائیل پر سب قومون نے ظلم توڑا ہے تو اونکو سزا دی ایسے سزا دی کہ وہ شرمندہ ہوکر تیرے طالب ہون اور تیرے اکیلے ہونیکا اقرار کرین ساری زمین پر تجکو غالب سمجھین اوس وقت کے بت پرست اللہ کو سارے جہانکا مالک نہین کہتی تھے بلکہ بنی اسرائیل کا خدا کہتے تھے سو اس زبور مین اللہ تعالے نے حضرت داؤد کو یہ دعا سکھای کہ یون دعا کرو کہ الہی انپر ایسے سزا بھیج کہ وہ اپنے کفر و بت پرستی سے شرمندہ ہوکر تیرے طالب ہون یہ دعا یون قبول ہوی کہ محمدی تلوار کی مار کہا کہا کر بت پرستون نے کفر چھوڑا اور اللہ کے طالب ہوئی اور جن ملکونمین کفر پھیلا تھا وہان اللہ کا نام پھیل گیا حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داود کے جہاد مین بت پرستون نے قتل ہونا قبول کیا اللہ پر اور اوسکے پیغامبرون پر ایمان لانا قبول نہ کیا محمدی جہاد مین بڑی رحمت کا ظہور ہوا پادری لکھتا ہے کہ اس زبور مین یہ دعا ہے کہ یا اللہ اونکو ہمیشہ کی تکلیف دی اور گھبراہٹ مین ڈالدی کہ غیر قومین خبردار ہوجاوین اور اس بات کو جانین کہ اللہ تعالے مالک تمام زمین کا ہے نہ فقط اسرائیلیونکا اسے پادری آنکھین کھولو یہ دعا محمدی وقت مین قبول ہوی پادری لکھتا ہے کہ عین دور کنعان کے اوتر طرف کو ہے قریب اوس جگہہ کے جہان سیسرا کی فوج برباد ہوی ای ایمانوالو اس زبور مین اللہ تعالے نے یون دعا سکھلای کہ الہی جیسا تو نے مدیانیون اور سیسرا اور یابین سے وادی قیسون مین کیا ویسا ہی معاملہ تو سارے کافرونسے کر

مدیانیون کا معاملہ قاضیون کے احوال کی کتاب مین چہٹے باب سے آٹھوین باب تک یون لکہا ہے کہ
سات برس تک اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو مدیانیون کے قبضہ مین کر دیا تھا مدیانیون کا ہاتھ بنی اسرائیل
پر قوی تھا اور مدیانیون کے سبب بنی اسرائیل نے اپنے لیے پہاڑون مین گڑہی اور غار اور پناہ کے مقام
بنائی اور جب بنی اسرائیل کچہ بوتے تھے تو مدیانی اور عمالیقی اور بنی قدم یعنے عرب انکے مقابل چڑہ آتے
تھے اور اونکے سامنے خیمے کہڑے کرکے کہیتون کا حاصل غزہ کے داخل ہونیکے مقام تک برباد کر دیتے تھے اور
بنی اسرائیل کے لیے ایک ذرہ بہی خوراک نہ رہنے دیتے تھے نہ بہیڑ بکری نہ گای بیل نہ گدہا کیونکہ وے اپنے
مواشی اور اپنے خیمون سمیت ٹڈیون کے دل کے مانند آتے تھے اور اونکا اور اونکے اونٹون کا شمار نہ تہا اور
آکے اونکے سرزمین کو برباد کر جاتے تھے سو بنی اسرائیل خدا کے آگے چلای تب اللہ تعالے نے حضرت
جدعون علیہ السلام کو نبی کیا اور اللہ کا فرشتہ حضرت جدعون پاس آیا اور اوس وقت حضرت جدعون
ایک کولہو مین گیہون جہاڑ رہے تھے تاکہ مدیانیونکے ہاتھ سے بچاوین سو اللہ کا فرشتہ انکو دکہائی دیا اور
فرشتے نے کہا خداوند تیرے ساتھ ہے ای بہادر پہلوان حضرت جدعون بولے اگر خداوند ہماری ساتھ ہے
تو ہمپر یہ حادثے کیون پڑے اور کہان ہین اوسکے وی سب قدرتین جو ہماری باپ دادون نے ہمسی
بیان کین کیا خداوند ہمکو مصر سے نہین نکال لایا لیکن اب خداوند نے ہمکو چہوڑ دیا اور ہمکو مدیانیون کے
قبضے مین کر دیا تب خداوند نے اوسپر نگاہ کی اور کہا کہ اپنی اسی قوت کے ساتھ جا کہ تو بنی اسرائیل کو مدیانیون
کے ہاتھ سے چہڑاوی گا کیا مین نے تجہی نہین بہیجا کہا ای میرے خداوند مین کسطرح بنی اسرائیل کو بچاؤن دیکہہ کہ میرا
گہرانا منسی مین ذلیل ہے اور مین اپنے باپ دادون کے گہرانے مین سب سے چہوٹا ہون خداوند نے
فرمایا کہ مین تیرے ساتہہ ہونگا اور تو ساری مدیانیونکو اسطرح مار لیگا جیسے ایک شخص کو قتل کرتے مین پہر
حضرت جدعون نے کہا کہ مجہے کوی نشان دکہا جس سے مین جانون کہ مجہسے تو ہی بولتا ہی پہر حضرت جدعون اوس
کی نذر کے لیے ایک بکری کا بچہ اور فطیری روٹیان لائی اور گوشت کو ٹوکری مین رکہا فرشتے نے کہا اسکو اوراہ
مین چٹان پر رکہہ اونہون نے رکہا پتہر سے آگ نکلی اور گوشت اور فطیری روٹیان کہا گئی تب فرشتہ اونکی نظر
سے غائب ہوگیا پہر رات کو اللہ تعالے نے حضرت جدعون کو حکم کیا کہ بعل کا مذبح جو تیرے باپ کا ہے
ڈہا دی اور اوسپر کا گہنا باغ کاٹ ڈال حضرت جدعون نے رات کو وہ بتخانہ ڈہا دیا اسکا بیان اوپر
ہو چکا پہر مدیانی اور عمالیق اور مشرق کے لوگ یعنے عرب کے لوگ اکٹہی ہوئی اور پار اوترے اور یزرعیل

سے وادی مین خیمی کہڑے کی تب خداوند کے روح یعنے فرشتہ نے یا فیض نے حضرت جدعون پر احاطہ کیا
حضرت جدعون نے نرسنگا پہونکا اور ابی عزر کے لوگ اونکے پیچہا اکھٹی ہوی پہر آپ نے سارے بنی منسی کے
پاس قاصد بہیجے سو وی بہی اوسکے پیچھی فراہم ہوئی اور بنے آشر اور بنی زبولون اور بنی نفتالی کو بلایا پہر حضرت
جدعون نے اپنی سب لوگون سمیت سویری اوٹہ کے حرود کے چشمی پر خیمہ کہڑا کیا اور مدیانیونکا لشکر اونکے اوتر
طرف کوہ موره کے متصل وادی مین تہا اللہ تعالے نے حضرت جدعون سے فرمایا کہ تیرے ساتھ کے لوگ بہت ہین
سو مین کیونکر مدیانیونکو انکے قبضے مین کردون ایسا نہو کہ بنی اسرائیل غرور کرین اور کہین کہ میرے قوت نے مجھے
بچایا پہر اللہ تعالے کے حکم سے حضرت جدعون علیہ السلام نے تین سو آدمیونکو اپنی ساتھ رکھا اور باقیونکو خیمون مین
بہیجا اور مدیانیونکا لشکر اوسکے نیچی وادی مین تہا پہر حضرت جدعون نے تین سو آدمیونکے تین غول کیی
اور ہر ایک کے ہاتھ مین ایک ایک نرسنگا اور ایک ایک خالی گہڑا دیا اور ہر ایک گہڑی کے اندر چراغ
رکہا اور اونہین فرمایا کہ مجھے تاکتے رہو کہ جو مین کرون سو تم بہی کرو اور خبردار جب مین باہر باہر ہو کے لشکر کے
متصل جاؤن تو جو کچھ مین کرون سو تم کیجیو جب مین اور وی سب جو میرے ساتھ ہین نرسنگا پہونکین
تو تم سب بہی لشکر کے ہر ایک طرف نرسنگے پہونکیو اور بولیو کہ خداوند کے لیے اور جدعون کے لیے پہر
حضرت جدعون اور وی سو شخص جو اونکے ساتھ تہے باہر باہر ہو کے لشکر کے قریب آی اوس وقت دوسرے
پہر کی ابتدا تہی اور چوکیدار اپنے مکان پر بیٹہا چاہتے تہی تب اونہون نے نرسنگی پہونکے اور اون
گہڑونکو جو اونکے ہاتہون مین تہے توڑا اور اون تینون غولون نے نرسنگی پہونکے اور گہڑے توڑے اور
چراغون کو اپنے بائین ہاتہون مین لیا اور نرسنگونکو اپنے دہنے ہاتہون مین پہونکنے کے لیے اور چلا اوٹہے کہ خداوند
کے اور جدعون کے تلوار اور اونمین سے ہر ایک شخص اپنے جگہہ پر لشکر کے ہر ایک طرف کہڑا تہا تب
سارا لشکر دوڑا اور چلایا اور بہاگ نکلا اور اون تین سو نے نرسنگے پہونکے اور خداوند نے ساری
لشکر مین ہر ایک کے تلوار اوسکے ساتہی پر چلوائی اور وہ بیت الشطہ کو صریرات کے پاس اور آبیل
محولہ کی طرف جو طبات پاس ہی بہاگ گئی تب اسرائیلی لوگ نفتالی اور آشر اور منسی جمع ہو کے نکلے اور مدیانیون کا تعاقب
کیا اور حضرت جدعون نے تمام کوہ افرائیم مین قاصد بہیجے اور کہا کہ مدیانیونکی برخلافی مین اوترو اور گہاٹونکو بیت بارہ اور
یردن تک روکو تب ساری افرائیمیون نے جمع ہو کے گہاٹونکو بیت بارہ اور یردن تک روکا اور اونہون نے
مدیانیونکے دو سردارون غراب اور ذیب کو پکڑا اور غراب کو غراب کی چٹان پر اور ذیب کو ذیب کے کولہو پاس قتل کیا اور مدیان کو

رکیدا یا درسی عتیم نے صور کا ترجمہ کیا ہے کہ غراب کی چٹان پر اور یہی لفظ صور کا حضرت شعیاؑ کی صحیفہ کے دسوین باب
مین بھی ہے وہان یون ترجمہ کیا ہے غراب کے پہاڑی پر الغرض غراب و ذیب کا سر یردن کے پار حضرت جدعون کے
پاس لائی اور حضرت جدعون یردن پاس آئے اور وہ اور اونکے ساتھی تین سو باہم ماندہ تری اور رکیدتے تھے
رکیدتے تہک گئے تب اپنے سکات کے لوگون سے کہا کہ اون لوگون کو جو میرے سا[illegible]
اسلیے کہ یہ تہک گئے ہین اور مین مدیان کے دونون بادشاہون ذبح اور ضلمنع کا پیچھا کیے جاتا ہون [illegible]
کے اشرافون نے کہا نا ندیا اب ذبح اور ظلمنع اپنے لشکر سمیت جو پندرہ ہزار تھا قرقور مین تھے اور ایک [illegible]
بیس ہزار مارے گئے تھے حضرت جدعون اونکی طرف گئے جو نجبہا اور یجبہ کے پورب طرف کو خیمہ نشین [illegible]
اور لشکر کو مارا کہ وہ بے شک غافل تھا جب زبح اور ضلمنع بھاگے تو حضرت جدعون نے اونکو رکیدا [illegible]
بادشاہون زبح اور ضلمنع کو اور ساری لشکر کو پریشان کیا پہر حضرت جدعون نے زبح اور ضلمنع کو اپنے ہاتھ
قتل کیا اور وہ زیور جو اونکے اونٹون کے گردنین تھے لے لیا اور مدیانی لوگ اسماعیلی تھے فائدہ مولانا
سید علی سمہودی مدنی نے وفاء الوفا مین لکھا ہے کہ غراب ایک پہاڑ ہے مدینہ شریف کے شامی [illegible] کے طرف
ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے نکلے اور غراب پر چلے کہ وہ ایک [illegible] ہے
مدینہ کے کنارے پر شام کی راہ پر اور اس حال سے پہلے کا حال قاضیون کی کتاب مین جو تھے باب مین یون ہے
کہ بنی اسرائیل نے گناہ کیے تو خداوند تعالے نے اونکو کنعان کے بادشاہ یابین کے ہاتھ مین جو حصور مین سلطنت کرتا تھا
سونپا اور اوسکے لشکر کے سردار کا نام سیسرا تھا وہ حروشۃ الجوئیم مین رہتا تھا تب بنی اسرائیل خداوند کے آگے چلائے
کہ اوس پاس لوہے کے نو سو رتھین تھین اوسنے بیس برس تک بنی اسرائیل کو ستایا اوس وقت لفیدات کی
بیوی جو دبورہ نبیہ بنی اسرائیل کی حاکم تھی وہ اور اوسکی پاس فیصلے کے لیے جاتے اوسنے قادس نفتالی سے ابی نعم کی بیٹی برق
کو بلا بھیجا اور کہا کہ کیا خداوند اسرائیل کے خدا نے حکم نہین کیا کہ جا اور تبور کے پہاڑ کے سامنے لوگونکو کھینچ اور بنی نفتالی
اور بنی زبولون سے دس ہزار اپنے ساتھ لے اور مین نہر قیشون پر سیسرا لشکر یابین کے سردار کو اور اوسکے رتھون اور
اوسکی بھیڑ بھاڑ کو تجھ پاس کھینچ لاونگا اور اوسے تیرے قابو مین کر دونگا اور برق نے اوسے کہا اگر تو میرے ساتھ
آویگی تو مین جاونگا اور جو میرے ساتھ نہ آویگی تو مین نجاونگا وہ بولی مین تیرے ساتھ چلونگی لیکن اس سفر
مین جو تو کرتا ہے تیرے کچھ عزت نہوگی کیونکہ خداوند سیسرا کو ایک عورت کی ہاتھ مین سپرد کردیگا دبورہ اوٹھی اور
برق کے ساتھ قادس کو گئی اور برق نے بنی زبولون اور بنی نفتالی کو قادس مین بلایا سو وہ دس ہزار مرد

اپنے ہمراہ لیکے چڑہا اور دبورہ بہی اوسکے ساتھ چلی اب حبر قینی نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سسرے حوباب کے
نسل سے تھا قینیون سے آپکو الگ کیا اور ظعننیم مین بلوط کے درخت کے پاس جو قادس سے لگ بہگ ہی اپنا
خیمہ کہڑا کیا تب سیسرا کو خبر پہنچی کہ ابی نعم کا بیٹا برق تبور پہاڑ پر چڑہا اور سیسرا نے لوہے کے اپنے سارے
رتھین جو نوسو تھین اور اپنے ساتھ کے سارے لوگ حرستہ الجوئیم سے نہر قیسون پر فراہم کئے تب دبورہ
نے برق کو کہا کہ اوٹھ کیونکہ یہ وہ دن ہے کہ خداوند سیسرا کو تیرے ہاتھ مین دیتا ہے کیا خداوند تیرے
آگے آگے خروج نہین کرتا ہے تب برق کوہ تبور سے اوترا اور دس ہزار مرد اوسکے پیچھے تھے تب خداوند
سیسرا کو اور اوسکی ساری رتھون اور اوسکی ساری لشکر کو تلوار کی دھار سے برق کے ہاتھ شکست دی یہانتک کہ سیسرا
رتھ پر سے اوتر کر پیدل بہاگا اور برق رتھون اور لشکر کو رگیدے گیا چنانچہ سیسرا کا سارا لشکر تلوار سے مارا پڑا اور ایک بہی
نہ بچا اور سیسرا پیدل بہاگ کے حبر قینی کی جورو یاعیل کے خیمہ مین گیا اس لیے کہ حصور کے بادشاہ یابین اور حبر قینی کے گہرانے
مین صلح تہی یاعیل نے کہا مجھ پاس آ مت ڈر اوسنے اوسی کمل اوڑہا دیا پہر یاعیل نے ایک میخ اوسکی کنپٹی پر دہرکے ایسی گاڑی
کہ زمین جا دہسی وہ مر گیا اور جب برق آیا تو یاعیل اوسکے ملنے کو نکلی وہ خیمے مین آیا اور سیسرا کو مردہ دیکھا سو
خدا نے اوس دن کنعان کے بادشاہ یابین کو بنی اسرائیل سے مغلوب کیا اور بنی اسرائیل کے ہاتھ نہایت زور
پکڑتے چلے یہانتک کہ اونہون نے یابین کو کاٹ ڈالا دیکھو تراسیوین زبور کا یہ مضمون ہے کہ الٰہی اسی طرح
سارے بت پرستونکو قتل کر اسی طرح اونہین عاجز کر کہ وہ تیرے طالب ہون حضرت داود کے وقت مین عمون
اور مواب اور فلستی اور ادوم عاجز ہوئی اور آپ کے تابع ہوئے اسکا ذکر اوپر ہو چکا مگر وہ لوگ اللہ کے
طالب نہین ہوئی دین اونہین نہین پہیلا اس زبور کی دعا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین
قبول ہوئی کہ بت پرستون پر ایسی سخت مار پڑے جیسے مدیانیون اور سیسرا پر پڑے تھی تین سو محمدیون نے
بدر مین ایک ہزار کے لشکر کو شکست دی اسی طرح مار پر مار پڑتی رہے وہ لوگ شرمندہ ہو ہو کر اللہ کے طالب
ہوتے گئے اسی طرح سارے عالم مین اللہ کا نام محمدی جہاد کے بدولت پہیلا اور سب نے اللہ کو تمام جہان کا مالک
سمجھا چوراسیوین زبور مین ہے نیکبخت وہ ہین جو تیرے گہر مین بستی ہین اور سدا تیرا شکر کرتے ہین مبارک وہ انسان جسکی
قوت تجہسی ہے جنکے دلمین تیری راہین ہین جنہون نے باکا کے نشیب مین گذر کرتے ہوئی اور پادری میتہر کے ترجمہ
مین یون ہے کہ وے بکا کی وادی مین گذر کرتے ہوئی اوسے ایک کنوان بناتی اور تالابون کو مینہ کے پانیون سے بہرا ہے
اور پادری میتہر کے ترجمہ مین یون ہے کہ پہلے برسات اوسی برکتون سے ڈہانپ لیتے وے قوت سے قوت تک

زبور ۸۴

ترقی کرتے چلے جاتی ہین یہانتک کہ خدا کے آگے صیہون مین حاضر ہوتے مین ای ایمان والو اس زبور مین
صاف ذکر مکہ شریف کا ہے عبرانی لفظین یون ہین عوبریعمق ھبّاخا عبرانی مین کلمہ کے سرے پر حرف نہی گا
وہان آتاہے جہان عربی مین الف لام آتاہی تو ھبّاخا کے معنے ہین الباخا اور باخا کو ترجمہ مین ایک پادری نے
باکا لکھا پادری میتھرنے بکا لکھدیا اسکا یہ باعث ہے کہ بہت ناموں مین عبرانی مین الف آتاہی اور عربی مین
وہ الف جاتا رہتاہی حضرت اسماعیل کے ماں کا نام عبرانی مین ہاجار ہے عربی مین ہاجر رہ گیا الف جاتا
رہا دس کو عربی مین عشر کہتی ہین عبرانی مین عاشارہ کہتے ہین اور جہان عبرانی مین خی ہوتی ہے عربی مین
اوسکے بدلی کاف آتاہے تارے کو عبرانی مین کوخاب کہتے ہین عربی مین خی کے بدلے کاف آیا الف جاتارہا
کوکب ہوگیا اسی قاعدی کے موافق باخا کے عربی بکا ہے اور بکہ مکہ کو کہتے ہین اور وادی نالی کو کہتے ہین
قرآن شریف مین بہی مکہ کو وادٍ غیرِ ذی زرع فرمایا ہے یعنے ایسا نالا جسمین کہیتے نہین مگر پادریونکے دلسی
کیونکر ہوسکے کہ یہ اقرار کرین کہ بکا یہان مکہ کو کہا ہے مگر سیل صاحب نے عربستان کی تاریخ مین اقرار کیا ہی کہ مکہ کا
نام بکہ بہی ہے دیکہو یہان صاف یہ مطلب ہے کہ حضرت ہاجرا ور حضرت اسماعیل بڑے برکت والے ہین
جو اللہ کے گہر مین یعنے کعبہ مین بستی ہین جنہون نے بکہ کے یعنے مکہ کے نالے مین پہونچتی ہے زمزم کا کنوان بنایا
فرشتے نے اللہ کے حکم سے اونکے لیے پانی نکالا اور یہ جو فرمایا ہے کہ نالا اونکو مینہہ کے پانیون سے بہرا ہے
یہ خاص پتا عرب کی زمین کا ہے مختصر تاریخ اسلام کی جو ڈاکٹر جی ویلیو لٹیز پرسپال لاہور مین چہاپی ہے
اوسمین لکہا ہے کہ عرب کی زمین خشک تہی برسات کم ہوتی تہی اس لیے قومونکی قومین اپنے جانورونکو
لیکر جہان برسات کا پانی یا کوی چشمہ اور گذاری کی جگہ سنتی تہی وہان اوٹہ جاتی تہے صحیح بخاری مین ہے
کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ای آسمان کے پانی کے بیٹو مجمع البحار مین ہے کہ یہ عرب والونسے
کہا کہ وہ آسمان کے پانی کے تلاش مین رہتے تہے جہان وہ ہوتا تہا وہان اوترتے تہے سو یہان اسماعیلونکو
فرمایا کہ اونکے قوت بڑہتی چلی جاوے گی یہانتک کہ اللہ تعالے کے آگے صیہون مین حاضر ہونگے سو ایسا ہے ہوا
پہلے حضرت اسمعیل سے اونکو ایمانکی قوت ملی مدت تک ایمان پر قایم رہے پہر کئی سو برس بت پرستی مین
پہنسے رہے آخر کو اللہ نے اونہین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور آپ پر قرآن اوتارا اور لا دہعالی
کو زور دیا کہ اونہون نے ہر طرف کا فرونکو مارا اور صیہون اور بیت المقدس مین اللہ کے گہر مین حاضر ہو کر
اوس ملک مین بہی اللہ کے کلام کا نور پہیلایا جو سے نے عیسائیونکو دبایا پادری طامس اسکاٹ کو دیکہو

باکا کے یہ معنے لکھتا ہے کہ درختون مین شہتوت کے جو ایک ناپید اوار جگہہ تہی اور جو لوگ وہان جاتی تہے اپنے لیے پانی کے واسطے گڑہے کہودتے تہے اسکا یہ مطلب ہی کہ جو لوگ حضرت عیسی کے گرجی کو آتے ہین اونکو کوی روک نہین سکتا خدا اونکے ہمیشہ مدد کریگا بعضے لوگ باکا کے معنے کہتے ہین رونا یا تکلیف لیکن شاید اوس سے مراد ہے ناپیدا وار جگہہ جیسین ہو کر کسی زمین کے لوگ بیت المقدس کو جاتی تہے لیکن اللہ کے حکم سے وہ اچہی طرح لیجای جاتے تہے اور تالابون سے مراد ہے دعائین اور برکتین اور معنے یہ ہین کہ پانی برکتونکا ڈہانک لیتا ہے انکو دیکہو پادری نے آخر اقرار کیا کہ باکا سے ناپیدا وار جگہہ مراد ہے سو مکہ بہی ایسا ہی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ ایسا نالا جسمین کہتی نہین پچاسیوان زبور ای اللہ تو اپنی زمین پر مہربان رہے تو یعقوب کی قیدی کو پہیر لایا تو نے اپنے لوگونکے گناہ بخش دی تو نے اون کی سب خطا چہپا ڈالی تو اپنی سب قہر کو روکا تو نے اپنے غضب کی شدت کو پہیرا ای ہمارے نجات دینے والے خدا ہمکو پہیرا اور اپنے قہر کو ہم سے دفع کر کیا تو ہمسے سدا بیزار رہیگا کیا تو سارے پشتون پر اپنے قہر کو کہینچیگا کیا تو پہر کے ہمین نہ جلادیگا تاکہ تیرے لوگ تجہسے خوشی کرین ای اللہ ہمکو اپنی رحمت دکہا اور اپنی نجات ہمکو بخش مین سنونگا کہ اللہ خدا کیا فرماتا ہی وہ تو اپنے بندونکی اور اپنی ایک لوگون سے سلامتی کی باتین کہیگا پر لازم ہے کہ وے پہر جہالت کی طرف پہرین یقیناً اوسکی نجات اونسے جو اوس سے ڈرتے ہین نزدیک ہے تاکہ جلال ہمارے سرزمین مین بسی رحمت اور سچائی ملنے والیان ہین صداقت اور سلامتی نے ایک دوسرے کو چوما ہے سچائی زمین سے اوگی گی اور صداقت آسمان پر سے جہانکے گے ہان اللہ بہی جو کچہ خوب ہے سو دیگا اور ہماری سرزمین اپنے حاصل دی گی صداقت اوسکے آگے آگے چلیگی اور اوسکے قدم کو راہ مین رکہیگی اور پادری سہیتر نے یون ترجمہ کیا ہی کہ اپنے نقش قدم کو ایک راہ بناوینگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ جب اللہ تعالے نے یہودیون کو قید سے چہڑایا اپنی رحمت سے اپنے وعدی پوری کئے اور اپنے عدالت کو ظاہر کیا پہر یہ جو فرمایا کہ سچائی زمین سے اوگی گی اور عدالت آسمان سے جہانکیگی پہلے اسکا مطلب پادری یون لکہتا ہی کہ اونکی زمین کی پیداواری بڑہ گئی یعنے پہل زمین کے اور پہل نیکی کے پہر پادری لکہتا ہی کہ ان آیتون کے یہ معنی عمدہ نہین ہین اور ٹہیک معنے یون ہین کہ اللہ نے اپنے رحمت سے حضرت عیسیٰ کو بہیجا اور اپنے وعدونکو پورا کیا افسوس پادری عدالت کی لفظ مین غور نہین کرتا اور محمدی نور کو نہین دیکہتا عدالت کا بیان توراۃ مین صاف صاف ہوچکا ہی کہ اللہ اپنی تلوار تیز کریگا اور اپنے دشمنونکو قتل کریگا زبور مین بہی جا بجا اس عدالت کا بیان ہی اس عدالت کے ساتہ سچا دین ساری زمین مین پہیلا یہ دونو باتین محمدی وقت مین ہوگئین

یہ بشارت اسی وقت کی ہے اس زبور مین پہلی یہ اشارہ ہی کہ اللہ تعالے بابل کے قید سے اسرائیلیون کو پھر لاویگا پھر حضرت عیسی کے بعد کے زمانہ مین جو مصیبت اسرائیلیون پر پڑی اوسکے دفع ہونیکے لیے یہ دعا کیا یا اللہ اپنا قہر او غضب ہمسے دفع کر دے اور رحمت او نجات کو یعنے آخری شریعت کو بھیجدے اس اشارہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی کہیا بجزیون اب مین اللہ تعالے نے صاف کھولدیا پہلے ایک شریعت کے بھیجنے کا وعدہ کیا پھر فرمایا کہ یقینا صداقت نزدیک ہے اور میری نجات چل نکلی ہے یعنے آیا چاہتی ہے پھر فرمایا کہ میری صداقت ہمیشہ رہیگی اور میری نجات پشت در پشت یعنے جو لوگ اوس شریعت مین داخل ہونگے پشت در پشت اوسپر قایم رہینگے معلوم ہو کہ اس زبور مین اور انھا نوین زبور مین صداقت او نجات آخری شریعت کا نام رکہا ہے پھر صاف آیندہ وقت کی خبر دی کہ اللہ تعالے اپنی بندون سے سلامتی کی باتین کہیگا یعنے اپنا کلام جو وسیلہ سلامتی کا ہی بھیجیگا اونکو لازم ہے کہ پھر اگلی سے جہالتین نکرین پھر یہ تاکید کی کہ خدا کا جلال ہماری زمین مین یعنے ملک شام مین بسے گا یعنے اس ملک مین ایمان ہو جاییگا رحمت او سچائی اور صداقت او سلامتی تمام زمین مین پھیلجاویگی یعنے سچا دین رحمت کے ساتھ پہیلیگا او جن فرقون مین دشمنی ہے وہ ملکر ایک دین ہو جاوینگے اور دشمنون کے ہاتھون سے سلامت رہینگے یہ سب باتین محمدی وقت مین پوری ہوئین چھیاسیوین زبور مین ہے اے خداوند ساری امتین جنھین تو نے پیدا کیا آوینگے اور تیرے آگے سجدہ کرینگے اور تیرے نام کی بزرگی کرینگے تو بزرگ ہے اور عجائب کام کرتا ہی تو ہی اکیلا خدا ہی پادری کاتا ہی کہ یہ پیش خبری اسکی ہے کہ آس پاس کی قومین بت پوجا چھوڑ دینگی اور حضرت عیسی اور انجیل کو مانینگے اے ایماندارو ساری امتون کی لفظ کو دیکھو یعنے تمام جہان کی جن ولشر سب داخل ہین یہ صاف بشارت دین محمدی کی پھیل جانی کی ہے نواسیوین زبور مین ہے مبارک وہ قوم جو نیک بخت وہ گروہ جو تیرے شکر کی خوش آوازی کی شناسا ہی اے اللہ وہ تیرے چہرے کی روشنی مین خرامان رہینگے تیرا نام لینے سے وے ساری دن خوشوقت رہینگے تیری صداقت سے وہ بلندی پاوینگے کیونکہ اونکی توانائی کے شوکت تو ہی تیری مہربانی سے ہماری سینگ اونچی کیجائیگی کہ ہماری سپر اللہ ہے او اسرائیل کا قدوس ہمارا بادشاہ ہی دیکھو صاف آیندہ کی خبر ہے کہ ایک قدروالی قوم ہوگی کہ آنکا غلبہ دنیا مین ہوگا اور انکے ساتھ ہم بھی یعنے بنی اسرائیل بھی عزت پاوینگے جو لوگ جس قوم کے محمدی ہوئے او سنونے ہر طرحکا غلبہ پایا بانویسے زبور مین پہلی یہ خبر ہے کہ اللہ تعالی کے دشمن فنا ہونگے اور ایمان والون کا غلبہ ہوگا پھر تیرہوین آیت یون ہے دے جو اللہ کے گھر مین لگائے گئی ہین ہمارے خدا کی درگاہون مین پھولینگے وے بڑہاپے مین بھی میوہ دینگے وے موٹے اور تر و تازہ ہونگے تاکہ ظاہر کرین کہ اللہ سیدہا ہے دیکھو اس پیشے مین غور کرو جو اللہ کے گھر مین لگائی گئے یعنے حضرت اسمعیل جنکو حضرت ابراہیم نے

۸۶ زبور

۸۹ زبور

۹۲ زبور

کہ مین اللہ کے گھر کے پاس بسایا وہان اونکی اولاد یعنی حضرت اسمعیل کی سب اولاد کو درختون سے مثال دیکر فرمایا کہ وہ
اللہ کی درگاہون مین یعنے کعبہ اور مدینہ اور بیت المقدس مین پہولے پہلینگے اور بڑہاپے مین بھی میوہ دینگے یعنے اول
حضرت اسمعیل علیہ السلام سے انہنے ہدایت پائی پھر آخر زمانہ مین اوس قوم مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا
ہوئی جنکی باعث سے اللہ کے دشمنونکا زور ٹوٹا اور ایمان والونکا ہر جگہ غلبہ ہوا پادری ان آیتونکو حضرت عیسی علیہ السلام
کی خبر ٹہراتا ہے اور یہ صاف صاف ہیون سے انکی چہپاتا ہے چورانوی زبور مین ظالمون کے ہاتھ سے اللہ کے آگے فریاد ہے
اور آخر کو عدالت کی پیش خبری ہے چہیانوان زبور او اللہ کے لیے ایک نیا گیت گاؤ خداوند کے لیے گاؤ ای سارے
زمین خداوند کے لیے گاؤ اور اوسکے نام کو مبارک کہو روز بروز اوسکی نجات کی بشارت دو قومون کے درمیان
اوسکے جلال کی اور ساری قومونکے بیچ اوسکی عجائب قدرتونکو بیان کرو لوین اور دسوین آیت مین ہے اے ساری زمین
اوسکے سامنے کانپتے رہو قومون کے درمیان کہو کہ خداوند سلطنت کرتا ہے اس لیے جہان قایم ہے وہ جنبش نہین
پاتا وہ صداقت سے لوگون کا انصاف کریگا آسمان خوشی کرین اور زمین شادیانہ بجاوے سمندر اور اوسکی معموری
شور کرے میدان اور سب جو اوسمین ہے باغ باغ ہو وین بن کے سارے درخت خوشی کرین اللہ کے آگے
کیونکہ وہ آتا ہے وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہے وہ صداقت سے جہان کے اور اپنے سچائی سے لوگونکی عدالت
کریگا اے ایمانوالو نئی گیت سے مراد زبور شریف نہین ہے بلکہ قرآن مجید کی طرف اشارا ہی اس اشارہ کو اللہ تعالے
نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب مین صاف کہولدیا ہی عرب کے ملک کا صاف بتادیا ہی وہان
بھی یہی لفظ فرمایا ہے کہ خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ اللہ چاہیگا تو اوس جگہہ خوب طرح اسکا بیان ہوگا نئی گیت سے
مراد قران مجید ہے اوسکا پتا اس زبور مین یہ دیا ہی کہ اے سارے زمین خداوند کے لیے گاؤ یعنے وہ کلام سارے
زمین مین پڑہا جائیگا پھر عدالت کا صاف پتا بتلایا جسکا ذکر بار بار ہوچکا ہے ملا سعید بن مہرانی رحمۃ اللہ علیہ اقامۃ الشہود
مین اس چہیانوی زبور کی آتین لکھکر لکہتے ہین کہ ہماری شریعت مین اللہ کی نئی نئی تعریفین موجود ہین اور تمام روی
زمین یعنی ہر ہر قوم مین دین کا پہیلنا یہ بات خاص محمدی شریعت کے واسطے ہوی اور یہ بات اس زبور مین کئی جگہہ
بار بار فرمائی ہے اور دسوین آیت مین فرمایا کہ اللہ تعالے سلطنت کرتا ہی اوسنی جہان کو ایسی پائداری بخشی کہ اوسکو
تنزلزل نہوگا قومونکو راستی سے حکم کریگا اس مین یہ اشارہ ہے کہ آخری پیغمبر کا وقت عدالت کا وقت ہی اونکا دین ایسا
مضبوط ہوگا کہ اونکی سلطنت دوسرے کو پہنچاوی گی پادری طامس اسکاٹ دسوین آیت مین لکہتا ہی کہ اس پیشینگوی
کا پورا ظہور ہوا کہ حواریون نے بت پرستون کو وعظ سنایا اور تمام قومونین ایمان پہیلا پھر آخری خوش خبریہ نہین

۹۴ زبور

۹۶ زبور

لکہتاہے کہ اس مین حضرت عیسیٰؑ کے اول بار آنیکی ہی خبر ہے اور آخری زمانے مین اوترنیکی بہی خبر ہے جب وہ لوگونکو نجات دینگے
اور گنہگارونکو برباد کرینگے افسوس پادریونکو یہ نہین سوجہتا کہ جو جو پتے اور نشان اس عدالت کے وقت کے ان پاک کتابونمین
ہین وہ سب محمدی عدالت مین موجود ہین بیشک یہ عدالت محمدی وقت سے شروع ہوئی حضرت عیسیٰؑ آنکر اوسکو
تمام کرینگے اس عدالت اور سلطنت کے پتے اور نشان اور صحیفون مین صاف آتی ہین ستانواں زبور الله سلطنت کرتا ہے

۹۷ زبور

زمین خوشیان کرے بیشتر سے جزیرے شاد ہووین بدلیان اور کالی گھٹائین اوسکی آس پاس ہین صداقت اور عدالت
اوسکے تخت کا مکان ایک شعلا اوسکے آگی آگی جاتا ہے اور اوسکے دشمنونکو ہر طرف جلاتا ہی اوسکے بجلیون نے عالم کو
روشن کیا زمین نے دیکہا اور کانپ گئی ساری پہاڑ موم کے مانند پگہل گئی الله کے حضور ساری زمین کے
خداوند کے حضور سارے آسمان اوسکے عدالت کے منادی کرتے ہین اور سارے امتین اسکے جلال کو دیکہتے ہین شرمندہ
ہووین وے سب جو کہودی ہوے بت پوجتی ہین اور بتونپر پہولتی ہین ساری معبودو تم اوسی سجدہ کرو صیہون سنا
اور مگن ہوئی یہوداکی بیٹیان اے الله تیری عدالتون سے خوشوقت ہوئین کیونکہ ای الله تو سارے زمین پر مقدم
ہے تو سارے معبودون سے نپٹ سربلند ہے پادری طامس اسکاٹ اسکو حضرت عیسیٰؑ کی خبر ٹہراتا ہی اور کہتا ہے
کہ حواریون کے وعظ سے بہت بت پرست عیسائی ہوگئی اور ابر اور کالی گھٹاؤن سے مراد ہے الله کا خوف جو دشمنون
کو الله دکہاتا ہے جب اون سے بدلہ لیتا ہے ای پادریو جہان تمنے اتنا سمجہا کہ حواریون کے وعظ سے بہت بت پرست
عیسائی ہوئی وہان یہ بہی دیکہو کہ جناب محمد صلی الله علیہ وسلم پر قرآن کر اوترنیکی باعث سے تمام ملکون کے بت
پرستون نے بتونکو چہوڑکر محمدی دین قبول کیا اور اس جگہ بار بار عدالت کی پیش خبری ہے یہ عدالت محمدی وقت مین
ہوئی یہوداکی بیٹیان یعنے یہوداکی قوم جو بیت المقدس کے رہنے والے تہے اونمین جو محمدی دین مین آئے اس عدالت
سے بہت خوش ہوے اس عدالت کا بیان جا بجا دیکہو اور اوسکے پتے اور نشان پہچانو اٹہانوان زبور خداوند

۹۸ زبور

کا ایک نیا گیت گاؤ کیونکہ اوسنے عجائب صنعتین کین اوسکے داہنی ہاتہ اور پاک بازو نے اسکی فتح بخشی الله نے اپنی نجات
کو ظاہر کیا اور اوسنی اپنی صداقت کہول کے دکہلایا اوسنی اسرائیل کے گہرانے کی بابت اپنی رحمت اور امانت
کو یاد فرمایا زمین کی ساری کنارون نے ہمارے خدا کے نجات کو دیکہا اے ساری زمین الله کے لیے
خوشی سے نعرہ مار اور آواز بلند کر اور خوش ہو اور مدح گا الله کے لیے بربط بجاکے گاؤ بربط بجاکے اور سرپائند
کے گاؤ نرسنگہی اور قرنائی پہونکتی ہوئی الله بادشاہ کے آگے خوشی کے آواز مین کرو سمندر اور اوسکی تموری

شور مچاوین اور ساری دنیا بہی اور سب جو اوسمین بستی ہین نہرین تال دیوین اور سارے پہاڑیان اللہ کے آگے مل کے خوشیان کرین کہ وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہے وہ صداقت سے دنیا کے اور انصاف سے امتونکے عدالت کریگا اس زبور مین پہر نئی گیت کا یعنے قرآن پاک کا وعدہ کیا اور پہر عدالت کی خوشی کرنیکا سب کو حکم دیا ہے ان کتابون مین بار بار عدالت کا اور تلوار کا اور اللہ کے دشمنون کے قتل ہونکا وعدہ ہے وہ عدالت بیشک ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوی حضرت عیسیٰ آخری زمانہ مین اس محمدی عدالت کو تمام کرینگے اس زبور سے معلوم ہوا کہ حضرت داود کی شریعت مین جو زبور کی گانی کا اور اوسکے ساتھ باجی بجانے کا حکم تھا یہ سب محمدی عدالت کی خوشی کرنیکا حکم تھا کہ اوسوقت کی خوشی مین اللہ کی تعریف کے گیت گاو اور اوس عدالت کی خوشی سبکو سناؤ اور دشمنونکی ہاتھ سے اللہ کی آگے فریاد کرو اور خاطر جمع رکہو عدالت کا زمانہ آتا ہے اللہ سب دشمنون کا زور دباتا ہی یہ لفظ جو فرمایا کہ اللہ عدالت کرنے آتا ہے پادری لوگ اسکا یہ مطلب سمجھتے ہین کہ اللہ تعالے خود حضرت عیسیٰ کے شکل بنکر معاذ اللہ حضرت مریم سے پیدا ہوا اور اوسنے تمام جہان کی عدالت کی اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ کی کتابونمین یہ لفظ بہت جگہ آیا ہے وہان دیکہو کیا مطلب ہے توراۃ کی پانچوین سورت مین نوین باب مین بنی اسرائیل کو ارشاد ہوا کہ خداوند تیرا خدا وہ ہے جو تیرے آگے آگے پار جاتا ہی وہ اونکو فنا کریگا جہان کنعان کا فرون سے مقابلہ ہوا ہے وہان یہ لفظ ہے کہ تم ست ڈرو اللہ تمہارے ساتھ جاتا ہے یہ بات توراۃ مین جابجا موجود ہے بس معلوم ہوا کہ اللہ تعالے یون آتا ہی کہ اپنی نبیون اور اونکی امت کے ساتھ رہتا ہے اون کے ہاتھون سے بڑی بڑی قوی کام کرتا ہے توراۃ کی چوتھی سورۃ کی چودہوین باب مین لکھا ہی کہ اللہ تعالے بنی اسرائیل کے آگے آگے چلتا تھا اوسوقتمین کسی نے اسکا یہ مطلب نہین سمجھا کہ اللہ تعالے معاذ اللہ حضرت موسیٰ کی شکل پکڑکر اوترا تھا پادری لوگ بہی توراۃ مین اس لفظ کا یہی مطلب سمجھتے ہین کہ خدا حضرت موسی کے اور بنی اسرائیل کے ساتھ چلتا تھا اب ہم کہتے ہین کہ اب جو اللہ تعالے پہر خبر دیتا ہے کہ مین ساری دنیا کے عدالت کرنے آتا ہون یہان بھی وہی مطلب ہے کہ موسی کی طرحکا ایک نبی بہیجونگا اور اوسکی ساتھ اور اوسکی ساتھیون کے ساتھ رہونگا اور اپنی نشانیان اور اپنی قدرتین دکہاؤنگا اون تھوڑونکو بہتونپر غالب کردونگا اوس نبی کے اور اوسکے امت کے ہاتھون سارے عالم کے ظالمونکو سزا دونگا اسی بات کو قرآن مین بھی یاد دلاو یاہے سورہ انفال مین فرمادیا کہ اللہ ایماندارونکے ساتھ ہے تمہارے فوج کچھ تمکو کام نہ آوی کے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر کافرونپر پہینکے وے سب بہاگ گئے اللہ نے فرمایا جب تونے کنکر پہینکے تھے تونے نہین پہینکے ہمنے پہینکے اور اونکے ساتھیون سے فرمایا

کہ اونکو تم نے نہیں قتل کیا لیکن اللہ نے اونکو قتل کیا سورہ حشر میں یہودیون کے حق مین فرمایا کہ اللہ اون پر
کہ آیا جہان سے اونکو گمان نتھا اور اون کے دلونمین رعب ڈال دیا یہ جو جابجا توراۃ او زبور مین عدالت کا وعدہ
کیا تھا یہ مضمون کتاب والون کو قرانمین پہر یاد دلایا سورہ شوری مین ہمارے آن پڑہے نبی کی زبانی یہ بات
یون فرمایا وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ کِتَابٍ وَّاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ یعنی کہ مین یقین لایا اوسپر جو اللہ نے اوتارا کوئی سے
کتاب ہو اور مجکو حکم ہوا کہ مین عدالت کرون تمہارے بیچ مین دیکھو صاف ایسا وعدہ یاد دلایا کہ جو وعدہ عدالت
کا تھا وہ وقت آگیا ان پڑہے نبی نے فرمایا کہ مجکو عدالت کرنیکا حکم ہوا ہے دیکھو دوسرے زبور مین گیارہ آیتون کے بعد
یون ہے تو اے اللہ ابد تک باقی رہیگا اور تیری یادگشت در پشت ہوتی رہی گی تو اوٹھیگا اور صیہون پر رحمت
کریگا کہ اوسپر رحمت کا وقت ہے ہان اوسکا معین وقت پہنچا ہے کہ تیرے بندے اوسکی پتھرون سے شاد ہوتے ہین
اور اوسکے خاک پر مہربانی کرتے ہین ساری قومین اللہ کے نام سے ڈرینگی اور روی زمین کے ساری بادشاہ تیرے
جلال سے کیونکہ اللہ نے صیہون کو بنایا اور اپنی جلال مین ظاہر ہوا وہ بیکسون کی دعا کی طرف متوجہ ہوا اور انکی
دعا کو رد نکیا یہ پچھلی پشت کے لیے لکھا جائیگا اور لوگ جو پیدا ہوونگے اللہ کی تعریف کرینگے کہ اللہ نے اپنی بلند
اور مقدس مکانون پر سے نگاہ کی اللہ نے آسمان پر سے زمین پر نظر کی تاکہ قیدیونکا کراہنا سنے تاکہ انسبہون
جن پر قتل کا فتوی ہوا ہے چھڑاوے تاکہ وے صیہون مین اللہ کا نام ظاہر کرین اور اورشلیم مین اوسکا شکر کرین
جبکہ ساری لوگ اور مملکتین اللہ کی عبادت کے لیے جمع ہووین دیکھو ساری اس زبور مین اوسوقت کا یہ پتا
دیا کہ سب قومون مین اللہ کی عبادت پہیلیگی اور یہ پتا دیا کہ اوسوقت مین لوگ اسبات کا شکر کرینگی کہ شکر
خدا کا جسنے ہمپر رحم کیا اور جن پر قتل کا فتوی ہوا تھا اونہین چھڑایا سو یہ ظلم نبیون پر اور اچھی لوگون پر حضرت
عیسے کے وقت تک رہا خود حضرت عیسی پر یہودی ملاؤن نے فتوی قتل کا دیا اور کفر بکنے کی تہمت اون پاک
رسول پر جوڑی انجیل لکھنے والون نے اسکا حال مفصل لکھا ہے بعد اسکے پہر عیسائیونکا قتل پہلی بت پرستون نے
پہر تین خدا کہنے والون نے شروع کیا آخر کو سچی عیسائی جنگلونمین بیٹھ رہے جناب محمد کی وقت تک اللہ اوسپر
درود رحمت بہیجے کچھ عیسائی جنگلونمین رہا کرتے تھے ایسی لوگونکو اللہ نے ظلم سے چھڑایا ایک خدا کہنے والونکا
غلبہ ہوا تین خدا کہنے والے مارے گئے صیہون پر اللہ کی رحمت ہوئی محمدیونکا وہان عمل ہوا اللہ کی توحید
وہان پہیلی اللہ تعالے نے صیہون کو اور اورشلیم کو یعنے بیت المقدس کو اور تمام ملک شام کو اپنے
کلام سے اور اپنی توحید سے آباد کیا جو لوگ نصرانیونکی ڈر کے مارے بول نہ سکتے تھے محمدی عدالت کی

راہ تکتی تھے اون بیکسون کی دعا اللہ نے قبول کی کہ اپنے جلال مین ظاہر ہوا اے عقلمندو اس لفظ کا مطلب
سمجھو یہ لفظ حضرت موسیٰ نے جب بولا تھا جب فرعون فوجون سمیت ڈوبا تھا معلوم ہوا کہ جلال مین ظاہر
ہونیکا یہ مطلب ہے کہ اپنا قہر اور غضب منکرون پر ڈالا اور اونکو پیس ڈالا اور ایمان والون کو اون کے پنجہ سے
چھڑایا سچی عیسائی وحدت کا ڈنکا ملک شام مین دینے لگی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے لگے پادری طامس
اسکاٹ اسکو اوسوقت کی خبر ٹھہراتا ہی جب بیت المقدس کی پہلی ویرانی کی بعد اوسکو اسرائیلیون نے
خسرو بادشاہ کے حکم سے پھر بنایا پادری ان پتونکو نہین دیکھتا کہ ساری قومین اللہ سے ڈرینگی اور زمین کے
سارے بادشاہ اللہ کو پوجینگے اور سارے ملکون کے لوگ اللہ کی بندگی کے لئے جمع ہونگے یہ پتے صاف
محمدی وقت کے ہین یا اللہ اندہون کی آنکھین کھولدے آمین ایک سو دسوان زبور ہے داود نے یعنی اللہ نے
میرے خداوند سے فرمایا تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جبتک کہ مین تیرے دشمنونکو تیرے پانون تلی کی چوکی کرون
جناب متی اپنی انجیل کے بائیسوین باب مین لکھتے ہین کہ جب فریسی یعنی یہودی ملا جمع تھے حضرت عیسیٰ نے یہ
کہکر اون سے پوچھا کہ مسیح کے بابت تمھین کیا گمان ہے وہ کسکا بیٹا ہے وہ بولے داود کا اوسنے اونہین کہا
پس داود روح کی معرفت کیونکر اوسکو خداوند کہتا ہی کہ اللہ نے میرے خداوند کو کہا کہ میرے دہنے ہاتھ بیٹھ
جبتک کہ مین تیرے دشمنونکو تیرے پانون کی چوکی نکرون پس جب داود اوسکو خداوند کہتا ہے تو وہ
کیونکر اوسکا بیٹا ہوا اسکا بیان اللہ تعالے حضرت داود سے یون کہواتا ہے کہ داود نے یعنی اللہ جل شانہ
نے میرے خداوند سے یعنی حضرت عیسے سے فرمایا کہ میرے دہنے ہاتھ بیٹھ حضرت داود کے اولاد مین
حضرت عیسے پیدا ہوئے مگر حضرت عیسیٰ کا رتبہ اللہ کے نزدیک حضرت داود سے بہت بڑا ہے اس راہ سے
اونکو اپنا خداوند کہا یعنی مین اونکا تابعدار ہون وہ میرے سردار ہین سو اللہ تعالے نے میرے سردار حضرت
عیسیٰ سے یون فرمایا کہ تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھا رہ یعنی مین تجھی آسمانپر بلالونگا اپنے دہنے ہاتھ کی طرف بٹھا
لونگا اوسوقت تک تو بیٹھا رہ کہ تیرے دشمنون کو تیرے پانون تلے کی چوکی کردون یعنی تجھکو اونپر ہر طرح
زبردست کردون اونکو عاجز کردون کہ تیرے پانون تلے بیٹھی جاوین پادری لوگ اس آیت کو اس بات
پر سند لاتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کو خداوند کہا معاذ اللہ اس سے ثابت ہوا کہ وہ خدا کے بیٹے تھے الٰہی پناہ
اتنا نہین سوچتے کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ بندے تھے اللہ کے محتاج تھے کیونکہ اللہ اونسے
فرماتا ہے کہ تو میرے پاس بیٹھا رہ تیرے دشمنون کو مین تیرے قدمونکے نیچے کردونگا معلوم ہوا کہ

حضرت عیسیٰؑ کو خود اختیار نتھا کہ اپنے دشمنون کو عاجز کرین دشمنون نے جب بہت غلبہ کیا اللہ نے اونکو اپنے پاس بلالیا اور وعدہ کیا کہ تیرے دشمنون کو مین ذلیل کرونگا اس صاف مطلب کو یاد رہے نہین دیکھتے اور یہ جو فرمایا کہ وہ کیونکر اوسکا بیٹا ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ داود کا مین بیٹا ہون مگر ایسا اپنا مین کہ باپ سے رتبے مین چھوٹا ہو داود کا بیٹا ہون مگر اللہ کے نزدیک بھی اتنی ہے کہ داود نے مجھے اپنا آقا اور خداوند کہا اب سنو اللہ تعالے حضرت عیسےٰ سے بعد اسکی یون فرماتا ہے خدا تیرے زور کا عصا صیہون سے بھیجیگا تو اپنے دشمنونکے درمیان حکمرانی کر دیکھو دوسری زبور مین ہو چکا ہے کہ تو لوہے کے عصا سے اونہین توڑیگا اسکا پورا بیان اوپر ہو چکا کہ یہ بیٹا حضرت محمد کا ہے اللہ اونپر رحمت بھیجے حضرت یوحنا کو اللہ نے دکھلا دیا کہ وہ شخص اب پیدا ہوگا جو لوہے کی عصا سے حکومت کریگا یہان بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ حضرت عیسے کو تسلی دیتا ہے کہ مین تیرے دشمنونکو یون عاجز کرونگا کہ زور کا عصا بھیجونگا یعنے وہ رسول پاک جسکے ساتھ زور کا عصا ہوگا اسکے امتی جو تیرے محب ہین صیہون مین یعنے بیت المقدس مین زور پکڑینگے اور تیرے دشمنون پر حاکم ہون گے اونکے حکومت تیرے حکومت ہے کیونکہ وہ تیرے دوستدار اور تیری پیغمبری کے گواہ ہین تیرا اور اونکا دین ایک ہے پادری طامس اسکات لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ پہلے صیہون مین تو اپنے عصا کی قوت دکھلا اور پھر سلطنت تیری دنیا مین پھیل جاویگی اور تو سب مخالفون پر غالب آویگا ہم کہتے ہین کہ عیسائیون نے چھ سو برس ظالمون کے ظلم اوٹھائے اس خبر کا ظہور اس مدت مین نہین ہوا اس مدت کے بعد دیکھو ملک شام مین پہلے محمدیون کے حکومت کا زور بیت المقدس مین ظاہر ہوا پھر وہان سے تمام ملک شام مین محمدی حکومت پہیلے اور حضرت عیسیٰ کا اصل دین قوی ہوا بعد سے یہودی جو حضرت عیسے کے دشمن تھے وہ محمدیون ... حضرت محمد اور حضرت عیسی علیہما السلام اور قرآن اور انجیل پر ایمان لائے اور بہت سے جھوٹے عیسائی جو تین خدا کے قائل تھے وہ بھی محمدی ہوئے اور اللہ کو اکیلا سمجھتے حضرت عیسے علیہ السلام کا اصل دین جا بجا پھیلا اور جو ایمان نہین لائے اور محمدی ہوئے نہین آئے وہ محمدیون سے دبی رہے محصول دیتے رہے اسکے بعد اللہ فرماتا ہے تیری لوگ تیری قوت کے دن بہت اچھی پاکیزگی کے ساتھ آپسے مستعد ہون گے تیری جوانی کی شبنم صبح کے رحم کے شبنم سے زیادہ ہوگی اللہ تعالے حضرت عیسیٰؑ کو تسلی دیتا ہے کہ جو تیری راہ پر چلنے والے ہین جسدن تیرا زور ہوگا یعنے تیرے دین والون کا زور ہوگا اسدن وہ لوگ نہایت دل کی صفائی سے اور ایمان کے زور سے مستعد ہون گے اور صبح کی شبنم سے زیادہ تیری جوانی اور قوت کا فیض پھیلیگا

پادری ٹامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ شاید جوانی سے یہ مراد ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بادشاہی کے شروع مین انجیل
پھیلی اور بت سے یہودی اور بت پرست ایمان لائے آگے پادریو بچھ بھی دیکھو کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے اب تک کس قدر یہودی اور بت پرست محمدی دین مین آئے اور حضرت
عیسےٰ کا نام تمام جہان مین روشن ہوا یہی زمانہ حضرت عیسیٰ کی قوت اور جوانی کا ہے اس زبور کا مضمون
قرآن مجید مین اللہ تعالے نے صاف فرمادیا سورہ آل عمران مین فرمایا اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ
رَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
جب کہا اللہ نے اے عیسے مین بیشک تجھکو سمیٹ لونگا اور اونچی پر بلا لونگا اپنی طرف اور پاک کرونگا تجھکو منکر
لوگون سے اور کرونگا اون لوگونکو جو تیری راہ پر چلین سگے زبردست اون لوگونکے اوپر جو منکر ہین قیامت
کے دن تلک مولانا جلال الدین سیوطی بیچ درمنثور مین لکھتے ہین کہ ابن ابی حاتم نے جناب حسن بصرے
کی زبانی نقل کیا کہ اونہون نے فرمایا کہ وہ اسلام والے لوگ ہین اور ہم اونہین مین ہین اور ہم غالب ہین
منکرون پر قیامت کی دن تک دیکھو جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے صاف فرمادیا کہ حضرت
عیسےٰ کے تابع محمدی لوگ ہین کہ اونکو اللہ کا بندہ اور پیغام پہونچانیوالا جانتے ہین اور اونکی بشارت
کے موافق جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سب پیغمبرونکا سردار جانکر دین محمدی کی راہ پر چلتے ہین تفسیر
ابو سعود مین لکھا ہے کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ ہین جو حضرت عیسیٰ کو سچا جانتے
ہین اور اون کے دین کے تابع ہین یہ قول ہے قتادہ اور شعبی اور مقاتل اور ربیع کا وہ یہودیوں پر غالب ہین
اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ حواری لوگ ہین تو اون کے غالب ہونیکا یہ مطلب سمجھنا چاہئے کہ مسلمان
غالب ہوی کیونکہ اللہ کے اکیلا جانتی ہین اور اللہ کی تابعداری مین حواری اور سب مسلمان ایک ہین حضرت عیسےٰ
کے تابع وہی ہین جو اونکو اللہ کا بندہ اور اللہ کا پیغام پہونچانیوالا جانتے ہین اور نصاری تو حضرت عیسیٰ
سے بہت برخلاف ہین اگرچہ ظاہر مین موافق ہین اللہ حضرت عیسےٰ سے فرماتا ہے خداوند نے قسم کہای ہی
اور وہ نہ پچتاویگا تو ملک صدق کے طور پر اور ایک ترجمہ مین یون ہے کہ ملک صدق کی صف مین ہمیشہ تک کاہن
ہے یعنے امام ہے خداوند تیرے داہنے ہاتھ اپنے قہر کے دن بادشاہون کو دے ماریگا وہ قومون مین عدالت کریگا وہ
وہین لاشون سے بھر دیگا وہ مملکتون مین بہتون کی سر کچلیگا یہ جو فرمایا کہ تو ملک صدق کی طور پر اسکا مطلب یہ ہے
کہ ملک صدق ایک بادشاہ تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت مین اوسکا قصہ توریۃ شریف کی پہلی سورہ

کی چودھوین باب مین ہی کہ کدرلاعومر بادشاہ اور کئی بادشاہ جو اوسکی ساتھ تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی بھتیجی حضرت لوط علیہ السلام کو پکڑ لے گئے حضرت ابراہیمؑ نی اٹھارہ خانہ زاد غلاموں کی ساتھ جا کر اونہین
مارا اور حضرت لوط علیہ السلام کو عورتون اور لڑکون سمیت چھڑا لائی جب وہان سے لوٹے سدوم کا بادشاہ پیشوائی
کو نکلا اور ملک الصدق شالم کا بادشاہ روٹی اور شراب نکال لایا وہ اللہ تعالے کا کاہن یعنے دین کا حاکم اور امام تھا
اور اوسکو برکت دی اور بولا کہ آسمان اور زمین کے مالک اللہ تعالے کے حکم سے ابرام مبارک ہووے اور اللہ تعالے
جسنے تیرے دشمنونکو تیرے ہاتھوں مین گرفتار کیا مبارک ہے تب اوسکو سب چیزونکا دسوان حصہ دیا جناب پولوس
عبرانیونکی خط مین ساتوین باب مین لکھتے ہین کہ ملک صدق نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے برکت چاہی
جسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی سب چیزونکا دسوان حصہ دیا اور جو پہلے اپنے نام کی معنون کے
موافق راستی کا بادشاہ ہے اور پھر شاہ شلیم یعنے سلامتی کا بادشاہ ہے پس غور کرو کہ یہ کیسا بزرگ تھا جسکو
ہمارے دادا ابراہیمؑ نے بھی لوٹ کے مال سے دسوان حصہ دیا پھر پولوس لکھتے ہین کہ وہ جو کہانت اپنی امت
لیوی کی اولاد مین تہی اگر اوسکا منسوخ اور موقوف کرنا اللہ تعالے کو منظور نہوتا تو کیون فرماتا کہ ملک صدق
کی صف سے بلکہ یون فرماتا کہ ہارون کی صف سے ہمارے خداوند یعنے جناب عیسی علیہ السلام یہودا
کے قوم سے پیدا ہوئی جس فرقی کی حق مین حضرت موسیٰ نے امامت کے بابت کچھ نکہا آگی بڑی دور
تک جناب پولوس نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ مراد اسسے حضرت عیسے ہین حضرت عیسے سے اللہ تعالے
فرماتا ہے کہ تو ملک صدق کی صف مین ہمیشہ تلک کاہن ہے یعنے امام ہی یعنے ملک صدق حضرت ابراہیمؑ
کی اولاد مین نتھی اونکی مثال دی جناب پولوس نے مطلب یہ سمجھا کہ حضرت عیسے بھی بنی اسرائیل کی اوس فرقے
مین نتھی جس فرقے کے لوگ قربانگاہ کے خادم اور کاہن یعنے امام ہوتے تھے یعنے حضرت یعقوب کی بیٹے لاوی کی نسل
مین نہین تھی بلکہ آپ قوم یہودا مین سے تھے اس لیے اللہ تعالے نے ملک صدق سے آپ کی مثال دی یعنے
مین تجھکو کاہن یعنے امام بناونگا مگر نئی طرحکا امام ویسا امام نہین جیسا حضرت موسی کے شریعت مین قربانی چڑھانے
کے مقام مین لیوی کی فرقی مین سے امام ہوتی تھے وہ لوگ کاہن کہلاتے تھے تو اوس فرقے سے نہین
بلکہ تو دوسرے فرقی سے ہے مطلب یہ نکلا کہ تیری شریعت کی احکام نئے طرح کے ہین تو نئی شریعت کا کاہن
یعنے امام ہے اور یہ نسبت کرنیوالا نئی شریعت کا ہی جناب پولوس نے اس مطلب سے یہ ثابت کیا ہے کہ
شریعت حضرت موسی کی منسوخ ہوئی حضرت عیسی کی شریعت اور طرح کی ہے اب ہمکو اس پہلی شریعت

پر عمل کرنے سے نجات ملی کی اب ہم کہتے ہین کہ جناب پولوس کا ذہن کیا خوب پہنچا کہ ملک صدق کی مثال
دینے سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ یہ امامت جو حضرت موسیٰ کی شریعت مین ہی موقوف ہو جای گی نئی شریعت کا نیا
امام ہوگا جو دوسری فرقے مین سے ہوگا اتنی بات کیا خوب نکالی مگر اوسوقت مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا ظہور زمین ہوا تھا جو ملک صدق سے ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیتے اب ہماری سمجھ مین یون
آتا ہے کہ ملک صدق سے مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو سچی دین کی بادشاہ ہین اور وہ ملک صدق جو
حضرت ابراہیم کے وقت مین تھی اونکی طرح آپ بنی اسرائیلیون کے بارہ قومون سے باہر ہین اللہ تعالےٰ نے پہلے حضرت عیسیٰ
سے فرمایا کہ ای عیسے ملک صدق یعنے وہ نبی آخر الزمان جو سچائی کا بادشاہ ہے اوسکی صف مین یعنے اوسکے
امت مین یا اوسکے طور پر یعنے اوسکے شریعت کے موافق تو ہمیشہ تک کاہن یعنے امام ہے یعنے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا بندوبست بعد جناب محمد کے اللہ انپر درود و رحمت بھیجی تیری ہاتھو ہے تو اوس
رسول آخر الزمان کا نائب ہوگا محمدی جہاد کا بندوبست تیری ہاتھون ہوگا درمنثور مین لکھا ہے کہ ابن ابی شیبہ
اور احمد اور ابوداود اور ابن جریر اور ابن حبان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت
نبی صلعم نے فرمایا اَلْاَنْبِیَاءُ اِخْوَۃٌ لِعَلَّاتٍ اُمَّہَاتُہُمْ شَتّٰی وَدِیْنُہُمْ وَاحِدٌ وَاِنِّیْ اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَیٰ بْنِ
مَرْیَمَ لِاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ وَاِنَّہٗ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی اُمَّتِیْ وَاِنَّہٗ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاعْرِفُوْہُ رَجُلٌ
مَرْبُوْعٌ اِلَی الْحُمْرَۃِ وَالْبَیَاضِ یعنے نبی سب بھائی ہین الگ الگ ماونسی مائین اونکی الگ الگ ہین اور دین انکا ایک ہے
اور مین سب لوگون سے زیادہ نزدیک ہون عیسے مریم کی بیٹی کی ساتھو کیونکہ نہین ہوا بیچ مین میری اور بیچ مین
اونکے کوی نبی اللہ وہ میرے نائب ہین میری امت کی اوپر اور بیشک وہ اوترنے والے ہین سو جب تم اونکو دیکھو
تو اونہین پہچان لو ایک مرد ہین میانہ قد سرخی اور سفیدی کی طرف مائل آگی اوسوقت کا ذکر ہے جسوقت مین
آپ اوترینگے اس حدیث مین یہ لفظ فرمایا کہ وہ میرے نائب ہین میری امت پر اور دوسری روایت طبرانی
اور ابن عساکر سے یون لکھے ہے اَلَا اِنَّہٗ خَلِیْفَتِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ یعنے خبردار ہو وہ میرے نائب ہین میری امت
مین میری بعد اس حدیث کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ سب سے جناب محمد اللہ اونپر درود و رحمت بھیجی دنیا سے
اوٹھ گئی حضرت عیسیٰ جب ہی سے آپ کے نائب ہین امت محمدی کا بندوبست آپ کے ہاتھون ہوتا ہے
اخیر زمانہ مین دنیا مین ظاہر ہوکر بندوبست محمدی دین کا کرینگے اب مخفی ہین مگر امت محمدی کا بندوبست حضرت
رسول اللہ صلعم کے موافق کر رہے ہین تاریخ واقدی مین لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ کے وقت مین محمدی فوج

نے شہر اسکندریہ پر چڑہائی کی نصاریٰ کے بادشاہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت عیسی کو خواب مین دیکہا حضرت عیسی نے فرمایا کہ ہم محمدیون کے مدد کے واسطے آئے ہین اور حضرت یوحنا کے مشاہدات مین بہی ایسا بیان آویگا جس سے ثابت ہوتا ہی کہ جہاد مین اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ محمدیون کی مدد کیواسطے آئے دوسرا مطلب اس آیت کا یون بہی ہو سکتا ہی کہ تو اوس ملک صدق کی طرح ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت مین تہا وہ اپنے شہر مین بیٹہا رہا لڑنیکو نہین گیا خدا نے غیب سے اوسکے لیے سامان کیا حضرت ابراہیم اون بادشاہو نسے لڑے اور اونکو قتل کیا اسی طرح حضرت عیسے علیہ السلام کو حکم ہوتا ہی کہ تو میرے داہنے ہاتہہ کی طرف بیٹہا رہ تجہکو اپنے دشمنون سے لڑنے کی حاجت نہین تیرے دشمنونکو مین اور لوگون کے ہاتہون قتل کراونگا جسطرح ملک صدق کے دشمنونکو حضرت ابراہیم کے ہاتہون قتل کروایا سو حضرت عیسے علیہ السلام کے کہلے اور چہپے دشمنونکو یعنے یہودیونکو اور چہوٹے عیسائیونکو محمدیون نے قتل کیا اور اصل دین حضرت عیسیٰ کا دنیا مین پہیلایا جب حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے اترینگے اللہ اون کے ہاتہون دجال کو اور یہودیونکو اور اونکی دعا سے یاجوج اور ماجوج کو قتل کریگا اونکے لاشونکو تو دے کردیگا یا اللہ حضرت محمد اور حضرت عیسے پر اور سب نبیون پر ہیشہ درودین اور رحمتین نازل فرما آمین ایکسو سترہوان زبور اے ساری قومو اللہ کی تعریف کرو اے لوگو تم سب اوسکا شکر کرو اس آیت کو جناب پولوس نے رومیون کے خط کے پندرہوین باب مین اس بات پر سند پکڑا ہے کہ سوا بنی اسرائیل کے اور قومونمین بہی ایمان کے پہیلنے کا وعدہ ہی یہ وعدہ حضرت عیسے علیہ السلام کے وسیلے سے پورا ہوا ہم کہتے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام سے اسکا آغاز ہوا محمدی قومون خوب پورا ہوا پورب سے پچہم تک ایمان پہیلا ایکسو اٹہارہوین زبور مین اول سے فتح یابی کی خوشخبری اور دشمنون کے فنا ہونیکی خبر ہے پہر یون ہی صداقت کے دروازے میرے لیے کہولو کہ مین اونکے اندر جاؤنگا مین اللہ کا شکر کرونگا اللہ کا دروازہ یہ ہی جسمین راستباز داخل ہو سکتے ہین مین تیری ثناخوانی کرونگا کہ تو نے میری سن لی اور تو میری نجات ہوا وہ پتہر جسے معمارون نے رد کیا سو کونیکا سرا ہوا یہ اللہ کا کام ہے جو ہماری نظرونمین عجیب ہی اللہ نے یہ دن پیدا کیا ہم تو اس دن خوشی کرینگے اور شادمان ہووینگے ای اللہ منت کرتا ہون نجات بخشیو ای اللہ مین منت کرتا ہون کامیابی بخشیو مبارک ہے وہ جو اللہ کے نام سے آتا ہی ہم اللہ کے گہر مین سے تمکو مبارکباد دیتے ہین خداوند وہ خدا ہے جسنے ہمکو نور دکہلایا اس زبور مین بہی صداقت سے مراد آخری شریعت ہی جیسا کہ ہچاسویں زبور مین بیان ہوچکا ہے پادری طامس اسکات لکہتا ہی کہ پتہر سے مراد

حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور یہ اونکی پیش خبری ہو ای ایمان والو پتھر سے مراد دوسری قوم ہی جو اسرائیلیون سے الگ ہین جناب متی کی انجیل کے اکیسوین باب مین اس آیت کا مطلب صاف کہولدیا ہی حضرت عیسی علیہ السلام نے پہلے آیت زبور کی یاد دلائی پہر فرمایا کہ خدا کی بادشاہت تمسے لے لی جائیگی اور ایک قوم کو دی جائیگی بیان سے معلوم ہوا کہ اوس پتھر سے مراد دوسری قوم ہی کہ خدا کی طرف سے جو دین کی بادشاہت ہی وہ اسرائیلیونسے لیلی جائیگی اور اوس قوم کو دی جائیگی اور وہ عرب لوگ ہین جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین اور پتھر کی مثال کا یہ مطلب ہی کہ جیسی معمارون نے یعنے عمارت بنانے والون نے ایک پتھر کو رد کیا یعنے عمارت مین نہ لگایا آخر کو وہی پتھر اوس عمارت کے کونے کے سرے پر لگایا گیا یعنے وہی بہت عمدہ ٹہرا تب تو عمارت کے کونے پر لگایا گیا کہ سب لوگ اوسکو دیکہین یہ صاف اشارہ اسبات کا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسمعیل کو اور اونکی مان حضرت ہاجر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جورو حضرت سارہ نے الگ کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہی اوسوقت اللہ کا یون ہے حکم ہوا کہ اونکی مرضی پر چلو حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکو اللہ کے حکم سے مکہ مین چہوڑ کر چلے گیے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے اولاد عرب مین پہیلی اونمین کوی پیغمبر مدتون تک نہین ہوا حضرت اسحق علیہ السلام جو دوسرے بیٹے تہے اونکی اولاد مین بہت سے پیغمبر ملک شام مین پیدا ہوی عرب کے لوگ اونسے الگ رہے اللہ تعالے حضرت داود علیہ السلام کی زبانی یہ اشارہ فرماتا ہی کہ اخیر زمانے مین اونہین کو اس عمارت مین لگاونگا جنکو سارہ نے الگ کر دیا تہا حضرت داود علیہ السلام سے یون کہوایا کہ یہ کام اللہ کا ہی جو ہماری نظر مین عجیب ہے یعنے پہلے اونکو مدتون الگ رکہا پہر نوازا تو ایسا نوازا کہ سب نبیونکی سردار کو اونمین پیدا کیا پہر حضرت داود علیہ السلام سے یون کہوایا کہ ہم تو اسدن خوشی کرینگے وہ شخص جو اللہ کے نام کے ساتہ آتا ہی وہ برکت والا ہی ہم تمکو اسبات کی مبارکباد دیتے ہین یہ اسلیے فرمار کہا کہ بنی اسرائیل اوسوقت رشک نکرین بلکہ خوشی کرین کہ اللہ نے ہماری لیے نجات دہندہ پیغمبر بہیجا جو ہماری دشمنون سے ہمکو چہڑاویگا ایکسو پینتیسوین[۱۳۵] زبور مین یعنے حضرت موسی علیہ السلام کی وقت کا ذکر ہی کہ اللہ تعالے نے عجیب قدرتین فرعون والونکو دکہلائین سیحون اور عوج اور اور بادشاہون کو قتل کیا اور اونکا ملک بنی اسرائیل کو دیا پہر آگے یون ہی کہ اللہ اپنے لوگون کی عدالت کریگا اور اپنی بندون پر پہر متوجہ ہوگا اس زبور مین عدالت کا مطلب صاف کہل گیا کہ جیسا حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین دشمنونکو فنا کیا اور ایمان والون کو بچایا ویسا پہر کریگا ایکسو سینتیسوین[۱۳۷] زبور مین پہلے یہ ہی کہ بابل کی نہرونپر وہان ہم بیٹہے اور صیہون کو یاد کرکے روئی پہر سا توین آیت یون ہی ای خداوند بنی ادوم کے حق مین

یروشالم کے دن کو یاد کر اونہون نے کہا اوسی برباد کرو اوسی جڑ بنیاد سے برباد کرو اس بورین مدتون کے بعد کا حال یون فرمایا گویا گذر گیا حضرت داؤد علیہ السلام کے مدتون بعد بابل کا بادشاہ بخت نصر بنی اسرائیل کو قید کرکے بابل مین لے گیا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ ادومیون نے بابل والونکو ابہارا کہ اس شہر اور مسجد کو برباد کردو اسکے بعد عبرانی مین یون ہی بت بابل هشدوده پادری میتہر نے اسکا ترجمہ کیا ہے اے بابل کی بیٹی جو غارت گر ہے اور حاشی پر دوسرا ترجمہ یون لکہا ہی کہ برباد ہوا چاہتی ہی مبارک وہ جو اس سلوک کا جو تو نے ہمسے کیا تجھسے بدلا لیوی مبارک وہ جو تیری لڑکونکو پکڑکے پتھرون پر پٹک دیوی اور پادری میتہر نے حاشی پر دوسرا ترجمہ یون کیا ہی کہ چٹان پر پٹک دیوی اور عبرانی مین یون ہی نفص اث عولالیخ ال هسالع نفص کا ترجمہ لغت عبرانی مین پہوڑ ڈالنا اور پراگندہ کرنا دونو طرح لکہا ہی اور سلع کے معنے ہین چٹان مگر سلع ایک شہر کا نام بہی ہی جو عرب مین ہی جسکا ذکر ان پاک کتابون مین کئی جگہ ایا ہی تورات کی بشارت تونین ہم ثابت کرچکی کہ سلع نام مدینہ پاک کا ہی اسبات کی اور دلیلین بہی حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب مین آوین گی اگر اللہ چاہیگا اور یہان سالع پر ہی آئی جسطرح عربی مین الف لام آتا ہی تو اسی اک معین چیز مراد ہوتی ہی اب صاف کہل گیا کہ یہان معنی یہ ہین کہ مبارک وہ جو تیرے لڑکون کو پکڑے اور سالع کی طرف یعنے مدینہ پاک کیطرف پراگندہ کرے یعنے پہیلا دے پیغمبر صاف محمد یون کی ہی جو جہاد مین لوگون کو قید کرکے مدینہ شریف مین لاتے تھے بابل پر یعنے ملک عراق پر حضرت عمرؓ کے وقتین جہاد ہوا اوسکا بیان کتاب کے اخرین آویگا اگر اللہ چاہیگا

اب یہان سے حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد سے حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک کا حال لکہا جاتا ہے تاکہ ثابت ہوجاوے کہ جیسی

بڑے عدالت کی خبر زبور شریف مین ہے اوسکا وقت حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک نہین آیا اسوقت مین تو کافرون نے بہت پیغمبرون کے خون بہائے کافرون کا بڑا غلبہ رہا حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین پہر بڑی عدالت کی بشارتین اللہ نے دین جو زبور شریف مین دی تہین اور مظلومون کو بڑی بڑی تسلیان دین اور پیغامبر صاحب عدالت کے بڑی بڑے پتے اور نشان تبلائے بادشاہون کے حال مین جو دو کتابین ہین جو تورات شریف کی جلدین لگی ہوئی ہین اونین پہلی کتاب مین لکہا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے مرنے سی پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنی جگہ پر قایم مقام کیا

اور اللہ کے حکموں پر قائم رہنے کی نصیحت فرمائی اور دنیا سے اوٹھ گئے اور حضرت سلیمان اونکی جگہ بیٹھے پھر لکھا ہے
کہ آپنے اللہ تعالی کو خواب میں دیکھا اللہ تعالی نے فرمایا جو تجھے مانگنا ہو سو مانگ کہ میں تجھے دونگا آپنے عرض کیا کہ اپنے بندے کو ایسا
دل عنایت کر کہ وہ لوگوں کی عدالت کرسکے تاکہ میں نیک و بد میں امتیاز کروں یہ بات اللہ تعالی
کو پسند آئی فرمایا کہ مینے تجھکو عقلمند دل بخشا کہ تجھسا نہ تجھسے پہلے تھا نہ تیرے بعد ہوگا اور
تجھکو مینے دولت اور عزت بھی دی کہ بادشاہوں میں تمام عمر کوئی تیرا مثل نہوگا پھر لکھا ہی کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام سارے بنی اسرائیل کے بادشاہ تھے پھر لکھا ہی کہ حضرت سلیمان سارے ملکوں پر سلطنت کرتے تھے
نہر فرات سے لیکر فلستیوں کی زمین تک اور مصر کی سرحد تک سب آپکو تحفے دیتے تھے اور جب
آپ زندہ رہے آپکی خدمت گذاری کرتے تھے اور لکھا ہی کہ دریا کے پار تفسح سے لیکر عزہ تک اور
سارے بادشاہوں پر جو دریا کے اس طرف تھے مسلط تھے اور ان سب جوانب کے گرداگرد
صلح رکھتے تھے اور بنی یہودا اور بنی اسرائیل ہر ایک شخص اپنے تاک اور انجیر کے درخت کی چھاؤں میں
دان سے لیکے بیرسبع تلک سلامت بیٹھا رہا جب تاکہ حضرت سلیمان علیہ السلام زندہ رہے اور جب
صور کے بادشاہ حیرام نے آپکے پاس اپنے خادم بھیجے اور حیرام ہمیشہ حضرت داؤد کا دوست تھا
سلیمان نے حیرام کو کہلا بھیجا کہ تو جانتا ہی کہ میرا باپ داؤد خداوند اپنے خدا کے نام کیلئے ایک گھر
نہ بنا سکا کیونکہ ہر طرف لڑائی تھا یہانتک کہ خداوند نے اون سب کو اوسکے پاؤں تلے کردیا
اور اب خداوند میرے خدا نے مجھکو ہر طرف سے چین دیا ہی کہ کوئی میرا دشمن ہی اور نہ کوئی مصیبت سو مینے ٹھانا ہی کہ
خداوند اپنے خدا کے نام کا ایک گھر بناؤں جیسا کہ خداوند نے میرے باپ سے فرمایا تھا کہ تیرا بیٹا جسکو میں
تیرے جگہ تیرے تخت پہ بٹھاؤنگا وہی میرے نام کا گھر بناویگا سو تو حکم کر کہ میرے لیئے لبنان سے سرو کی
شہتیر کاٹیں اور میرے چاکر تیرے چاکروں کیساتھ رہینگے اور جو کچھ تو ٹھہرا دیگا تیرے چاکروں کو دونگا
کیونکہ تو جانتا ہی کہ ہمارے بیچ میں ایسا کوئی نہیں جسکے دانش ہو کہ لکڑی کاٹنے میں صیدانیوں کے مانند ہو جب حیرام نے یہ باتیں سنیں
تو بہت خوش ہوا اور بولا کہ آج کے دن خداوند کی حمد ہو جسنے داؤد کو ایسا عقلمند بیٹا دیا جو اس
بڑے گروہ کا حاکم ہی حیرام نے کہلا بھیجا کہ میں تیری خواہش کے موافق سرو اور صنوبر کے درخت کٹواؤنگا
اور جہاز بنا کے بھیجوا دونگا تو میری خوشی کے موافق میرے گھر کو رزق دیجیو سو حیرام نے سرو اور صنوبر
کے درخت دیئے اور حیرام میں اور حضرت سلیمان میں صلح تھی اور ان دونوں نے آپس میں قول و اقرار کیا

اور آپنے حکم کیا کہ بڑے بڑے نفیس پتھر تراشکے لاوین تاکہ گھر کی نیو ڈالی جاوے اور زمین مصر سے بنی اسرائیل
کے نکلنے کے بعد چارسو اسّی برس گذری تھی کہ حضرت سلیمان کی سلطنت کی چوتھی سال ایسا ہوا کہ آپنے اللہ
کا گھر بنانا شروع کیا وہ جو آپ نے اللہ کے لیے بنایا طول اوسکا ساٹھ ہاتھ اور عرض اوسکا بیس ہاتھ
اور بلندی اوسکی تیس ہاتھ تھی اور گھر کی ہیکل کے سامنے ایک اوسارا بنایا جسکا طول بیس ہاتھ تھا گھر کے
عرض کے برابر اور عرض اوسکا گھر کے سامنے کیطرف دس ہاتھ تھا اور گھر کی دیوار سے لگی ہوی کوٹھریان گرداگرد بنائیں
اور چھت سرو کے شہتیرون اور تختون سے پاٹی اور گھر کے اندر تمام اندر کندہ ان کا ملمع کیا اور دیوارونپر سرو کے تختے
لگائے اور الہام گاہ یعنی قدس الاقداس یعنی بہت بڑا پاک مکان جو تھا اوسمین بھی تختہ بندی کی اور الہام گاہ
جو تھا اوسے اندر کو گھر کے بیچ مین طیار کیا تاکہ اللہ کے عہد کا صندوق اوسمین رکھا جاوے اور الہام گاہ کے باہر
وار سونے کی زنجیر دنکے آس پاس ایک اوٹ بنائی اور اوسپر سونا لگایا اسیطرح تمام گھر پر سونیکا ملمع کیا اور الہام
گاہ کی طرف جو مذبح یعنی قربانیکا مقام تھا اوسپر بھی تمام سونیکا ملمع کیا اور دیوارونپر کھجورون اور سوسن اور
کھلی ہوے پھولونکی طرح زنگار رنگ سے نقش کئے اور فرش پر سونا لگایا چوتھی سال شروع کیا گیا گیارھوین سال تمام کیا
سات برس مین بنایا اور آپنے اللہ کے گھر کے لئے سب ظروف یعنے برتن بھی سونیکے بنائی اسکا بیان اور بڑے
بڑے طیاریونکا بیان اوس کتاب مین بہت طول سے لکھا ہی اور اللہ کا صندوق کہ قدس الاقداس مین تھا اوسکو جب مین رکھا
جب کاہن اور لاوی جو بربط وغیرہ لئی کھڑے تھے اللہ کی حمد او شکرگذاری مین سبکی یا ایک ہی آواز تھی اور سب نے ملکے
آواز اللہ کی شکرگذاری مین بلند ہوی کہ وہ بھلا ہی کہ اوسکی رحمت ابدی ہی تو اللہ کا گھر ایسے بادل سے بھر گیا کہ کاہنون کو
ابر کے سبب طاقت نہ ہوی کہ کھڑے ہوکر خدمت کرین اس لیے کہ خدا کا گھر خدا کے جلال سے معمور ہوگیا تب حضرت
سلیمان نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مین بڑی تاریکی مین رہونگا پھر حضرت سلیمان نے بہت دعائین مانگین
جب دعا مانگ چکی آسمان سے آگ اوتری اور سوختنی قربانی کو اور ذبیحونکو کھا گئی اور گھر اللہ کے جلال سے بھر گیا
اور حضرت سلیمان نے بائیس ہزار بیل اور ایک لاکھ بیس ہزار بھیڑ بکری قربانی کی شکرگذرانی پھر لکھا ہی کہ آپنے بہت شہر بسائے
اور جو کچھ آپ کے تمنا تھی سو یروشلیم مین اور لبنان مین اور اپنی تمام سلطنت کی زمین مین بنایا لیکن
وہ سارے گروہ جو اموری اور حتی اور فرزی اور حوی اور یبوسی سے باقی رہی تھے اور اسرائیلی نہتھین
بنی اسرائیل فقط انکو سبکی آپنے اونسے محصول کے بیگار کا لیا جیسا آجکے دن ہوتا ہی پھر لکھا ہی کہ سال بسال
چھ سو چھیاسٹھ قنطار سونا آپ پاس جمع ہوتا تھا سوا اوس سونیکے جو سوداگر اور اہل تجارت اور اہل

حدود اور عرب کے نواحی کے سارے سلاطین اور ممالک کے حکام آپکو پہنچاتے تھے اور آپ کے دولت اور حکمت زمین کی بادشاہون سے بہت زیادہ ہوی اور سارا جہان آپکا مشتاق تھا کہ آپکا عاقلانہ کلام جو اللہ نے آپ کے دلمین ڈالا تھا سنی اور اونمین سے ہر ایک سال بسال روپے اور سونیکے برتن اور پوشاک اور خوشبویان گذرانتے تھے اور آپ نے مصر سے بہت گھوڑی منگواے اور وہ کتابین جو تواریخ کی ہین جو توراة کی جلدمین لگی ہوی ہین اونمین سے پہلی مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا اور بیت المقدس کی طیاریونکا حال بہت طول سے لکھا ہے دوسری کتاب مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان اللہ کا گھر یروشالم مین کوہ موریاہ پر جو حضرت داود علیہ السلام کو دکھایا گیا بنانے لگے اب ہم کہتے ہین کہ اتنا ثابت ہوا کہ تمام زمین کے بادشاہ سب آپکے تابع تھے اور قرآن مجید سے ثابت ہے کہ سبا کی شہزادی آپ پاس حاضر ہوی اور ایمان لائی مگر یہ نہین معلوم کہ تمام قومون نے دین قبول کیا یا نکیا اگر یہہ بھی ثابت ہو کہ آپ کے وقت مین دین اور قومون مین پھیل گیا تھا تب بھی وہ بڑی رحمت اور بڑی عدالت کا زمانہ جسکی خبر تمام زبور مین بھری ہوی ہے وہ زمانہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا نہین ہے کیونکہ بہتر وین زبور مین اوس بادشاہ عادل کا یہ پتا دیا ہے کہ اوسکے وقت مین جبتک کہ چاند باقی رہیگا راست باز پھیلین گے اور سلامتی کا... ہوگی پہر آخر مین یون فرمایا ہے کہ اوسکا نام ابد تلک باقی رہیگا جب تک کہ آفتاب رہیگا اوسکے نام کا رواج ہوگا یہ پتا حضرت سلیمان مین نہین ہے صاف ظاہر ہے کہ یہ خبر حضرت سلیمان علیہ السلام کے نہین ہو سکتی کیونکہ آپ کے تھوڑے دنون کے بعد بنی اسرائیل مین بت پرستی پھیل گئے اور نبیون کے بہت خون ہوے حضرت سلیمان علیہ السلام کے نام کا رواج جاتا رہا بت پرستون کو پیغمبرون کے نام سے کیا کام اور اگر تھوڑے سے نام لینے والے باقی رہ گئی تو اوسکو رواج نہین کہتے زبور مین حق تعالے اوس مین جس بادشاہ کی خبر دیتا ہے جسکے وقت مین ظالم قتل ہونگے مظلومون کی جان بچای جاوگی ساری قومون مین ایمان پھیلیگا اور ساری پشتون کے لوگ اسے ذکر کرینگے یعنے پشت در پشت ایمان باقی رہیگا اچھی لوگ اللہ کے قیامت تک پھیلے رہین گے اللہ کو اکیلا جاننے والے اور سب پیغمبرون کے اور سب کتابون کے ماننے والے پشت بپشت رہینگے اور اس دین کی بادشاہ کی نام کا رواج جابجا قیامت تک باقی رہیگا تواریخ کی پہلی کتاب سے اور بادشاہون کے احوال کی پہلی کتاب سے یہ احوال لکھا جاتا ہے کچھ باتین اس کتاب مین ہین کچھ اوس مین سب ملا کر لکھی جاتی ہین بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے آپ کے صاحبزادے رحبعام جانشین ہوی اور یاراب عام ایک شخص تھا وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا نوکر تھا حضرت سلیمان کی ایام ... بھاگ کر مصر کی بادشاہ سیسق پاس

گیا اور وہین رہا بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے آپکے بیٹے سے باغی ہوا اور تمام بنی اسرائیل اوسکے ساتھ ہوے
رحبعام یروشلم مین آئے یہودا اور بنیامین کے فرقے کے لوگ آپ کے تابعدار ہوے اور کاہن
اور لاوی بنی اسرائیل کے سب زمین مین سے آپ پاس یروشلم مین آئے اور بنی اسرائیل کے سب فرقون مین
جو جو لوگ خدا کے طالب تھے یروشلم مین آئے اور ان دونون نے یہودا کی سلطنت کو قوی کیا اور تین برس
تک سلیمان علیہ السلام کے بیٹے رحبعام کو زور بخشا کیونکہ وہ تین برس تک داؤد کی اور سلیمان علیہ السلام
کی راہ پر چلتے رہے یہ لفظ تاریخ کی کتاب کا ہی پھر لکھا ہے کہ جب رحبعام کی بادشاہت قائم ہوی تب اوسنے
اور سارے بنی اسرائیل نے اللہ کی شریعت کو چھوڑ دیا تب مصر کا بادشاہ سیسق یروشلم پر چڑھ آیا
تب سمعیاہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے تم نے مجھے چھوڑ دیا اسلیئے مینے تمہین سیسق
کے ہاتھون مین چھوڑ دیا اس بات پر بنی اسرائیل کے سردارون نے اور بادشاہ نے اللہ کے آگے
عاجزی کی حضرت سمعیا کو کلام خدا کا آیا کہ اب مین انہین بچا لونگا پھر خدا کا غضب اتنا پڑ گیا کہ
بالکل ہلاک نکیا لیکن مصر کا بادشاہ خداوند کے گھر کا خزانہ اور بادشاہ کے گھر کا خزانہ سب لے گیا
سو رحبعام سترہ برس یروشلم مین مسلط رہا اور رحبعام اور یارابعام کے درمیان جب تک جیتے رہے
جنگ برپا رہی اور بادشاہون کے حال کے کتاب مین لکھا ہی کہ یارابعام نے اپنے دل مین کہا
کہ اگر لوگ یروشلم مین اللہ کی گھر مین قربانی چڑہانی کو جاوینگی تو رحبعام سے مل جاوینگی اس لیے
اوسنے دو بچھڑے سونے کی بنائے اور کہا او بنی اسرائیل یروشلم مین جانا کیا ضرور ہی تمہارا خدا جو تمکو زمین مصر سی نکال لایا یہ ہے
اوسنے ایک کو بیت ایل مین دوسری کو دان مین قائم کیا اور اونکے آگے قربانیان چڑہائین اور ایک مرد خدا
یہودا سے بیت ایل مین آئے اوس وقت مذبح کے پاس قربانی کے مقام کے پاس یارابعام خوشبو جلا رہا
تھا وہ بولے اے مذبح خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھ داؤد کے گھرانے سے ایک لڑکا پیدا
ہوگا جس کا نام یوسیاہ ہوگا سو وہ اونچے مکانونکے کاہنونکو جو تجھپر خوشبو جلاتی ہین تجھ مین ذبح کریگا
اور آدمیونکے ہڈیان تجھپر جلائی جاینگی اور اوسنے اوسی ہی دن ایک نشان بتایا اور کہا وہ علامت
جو خداوند نے بتای یہ ہے کہ مذبح پھٹ جائیگا اور راکھ جو اوسپر ہے گر جائیگی اور یارابعام نے اپنا ہاتھ
لمبا کیا اور کہا اوسی پکڑ لو سو اوسکا وہ ہاتھ سوکھ گیا اور مذبح پھٹ گیا اور راکھ گر گئی تب اوسنی کہا
اپنا خداوند اپنے خدا سے منت کر کہ میرا ہاتھ درست ہوجاوے اور

درست ہوگیا تسپر بھی یاراب عام اپنی گمراہی سے باز نہ آیا تاریخ کی دوسری کتاب میں ہے کہ یاراب عام کی سلطنت
کے اٹھارویں برس میں ابیاہ یہودا کا بادشاہ ہوا اوسنے یروشلم میں تین برس بادشاہت کی اور چار لاکھ
جنگی مردون سے صف باندھی اور یاراب عام نے بھی آٹھ لاکھ چیدہ دلیروں کی صف باندھی ابیاہ صمرین کے پہاڑ
پر جو افرائیم کے کوہستان میں ہے چڑھ گیا اور کہا ای یاراب عام اور سارے بنی اسرائیل میری سنو
کیا تم نہیں جانتے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے اسرائیل کی سلطنت داود کو اور اوسکے بیٹوں کو ہمیشہ
کے لیے دی ہے لیکن یاراب عام جو داود کے بیٹے سلیمان کا ایک نوکر تھا اوٹھا اور اپنے خداوند سے باغی ہوا
اور رحبعام جو ان اور نرم دل تھا سامنا نکر سکتا تھا اب تم چاہتے ہو کہ داود کی اولاد کے ہاتھ میں
جو ملک ہے اوسکا سامنا کرو اور تمہاری ساتھ وہ سنہلے بچھڑے ہیں جنہیں یاراب عام نے بنایا کہ تمہارے
معبود ہوویں لیکن ہم لوگ جو ہیں خداوند ہمارا خدا ہے ہمنے اوسکو چھوڑ نہیں دیا ہم خداوند اپنے خدا کی شریعت
کو حفظ کرتے ہیں پر تمنے اوسکو چھوڑ دیا اور کاہن یعنے امام جو خدا کی بندگی کرتے ہیں سو ہارون کے بیٹے
ہیں اور لاوی کام کے لیے حاضر رہتے ہیں اور ہر صبح شام خداوند کے لیے سوختنی قربانیان اور خوشبوئیان
جلاتے ہیں دیکھو خدا پیشوا ہوکے ہماری ساتھ ہے اور اوسکے کاہن حاضر ہیں اور شور کے نرسنگے
بھی موجود ہیں کہ تمہاری برخلاف شور مچاویں اے بنی اسرائیل اپنے باپ دادون کے خدا سے مت لڑو
کیونکہ تم ہرگز اقبالمند نہو گے پھر اونہون نے خداوند سے دعا کی اور کاہنون نے نرسنگیان پھونککے
شور مچایا اور یہودا کے لوگون نے للکارا اور جب یہودا کے لوگون نے للکارا تو خدا نے ابیاہ
اور یہودا کے آگے سے یاراب عام اور سب بنی اسرائیل کو مارا وہ بھاگ گئے اور ابیاہ اور
اوسکے لوگون نے اونہیں کاٹ ڈالا بنی اسرائیل میں پانچ لاکھ چنے ہوے مرد مارے پڑے
اور بنی یہودا غالب ہوئے کیونکہ وہ اپنے خدا پر بھروسا رکھتے تھے اور ابیاہ نے یاراب عام کا
تعاقب کیا اور شہرونکو اوس سے لے لیا یعنے بیت ایل اور اوسکا دیہات یشانا اور اوسکا
دیہات اور عفرون اور اوسکے دیہات اور ابیاہ کے دنونمین یاراب عام نے پھر زور نہ پکڑا اور
خداوند نے اوسے مارا اور وہ مرگیا اور ابیاہ کی بعد اوسکا بیٹا آسا اوسکے جگہ بادشاہ ہوا اوسکے دنون
دس برس تک ملک میں چین رہا اور یعنے اللہ تعالے کے حضور نیکوکاری کی یہودا کے سارے شہرون میں سے
اونچے مکانون کو اور سورج کے مورتونکو اوٹھا دیا اوس سے لڑنے کو زارح کوشی دس لاکھ کی فوج لیکر آیا آسا نے

اللہ سے فریاد کی اللہ نے اوسکو فتح دی آسا کی سلطنت کی دوسرے برس یاراب عام کا بیٹا ناذب بنی اسرائیل
کا بادشاہ ہوا اوسنے اسرائیل پر دو برس سلطنت کی اور خداوند کے حضور بدی کی اور اپنے باپ کے راہ پر
چلا اور بنی اسرائیل کو گنہگار کیا تب اِشکار کے گھرانے میں سے اخیا کی بیٹے بعشا نے اوسے مار لیا اور اوسکے جگہہ بادشاہ
ہوا اور یاراب عام کے سارے گھرانے کو قتل کیا اور اوسکے نسل میں سے ایک کو بھی نچھوڑا اور آسا اور
بعشا کی درمیان تمام عمر لڑائی رہے بعشا نے چوبیس برس بادشاہت کی اوسنے خداوند کے حضور بدی کی
اور یاراب عام کی راہ میں اور اوس گناہ میں چلا جسسے بنی اسرائیل سے گناہ کروائی اوسوقت حنانی کی بیٹے یاہو
پر خداوند کا کلام بعشا کے حق میں اوترا کہ میں نے تجھے خاک سے اوٹھایا اور سلطنت بخشی اور تو نے بنی اسرائیل سے گناہ
کروائی میں بعشا کے نسل اور اوسکے گھرانے کی بنیاد کو نابود کرونگا اور آسا کی سلطنت کی چھبیسوین برس بعشا کا بیٹا
ایلاہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوسنے دو سال بادشاہت کی بعد اوسکے اوسکی نام زمری نے اوسی مستی میں پڑا پاکر مار لیا اور
اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اور تخت پر بیٹھتے ہی بعشا کے سارے گھرانیکو قتل کیا اور اوسکے رشتہ دارون اور دوستدارون
میں سے ایک بھی باقی نرہا جیسا کہ اللہ تعالے نے یاہو نبی کے معرفت فرمایا تھا زمری نے سات دن بادشاہت کی پھر
اسرائیلیون نے عمری کو اپنا بادشاہ کیا زمری محل مین جاکر آگ لگاکر جل مرا کہ اوسنے خداوند کے حضور بد فعلیان کین اور
یاراب عام کی راہ پر چلکر اوسکے مانند آپ بھی گناہ کئی اور بنی اسرائیل سے بھی گناہ کروائی عمری نے بارہ برس سلطنت کی اور
سمرون شہر بسایا اور خداوند کے حضور گناہ کئی اور اون سبسے جو اوسکے آگے تھے بدتر کام کئی یاراب عام کے ساری بدکاری
اختیار کی پھر عمری مر گیا اور آسا کی سلطنت کی اڑتیسوین سال عمری کا بیٹا اخی اب بنی اسرائیل کا بادشاہ
ہوا اوسنے سمرون میں بنی اسرائیل پر بائیس برس سلطنت کی اور اون سب سے جو اوس سے آگی تھی خداوند کے
حضور زیادہ بدکاریان کین فقط یاراب عام کے سے گناہ کرنے پر کفایت نکی بلکہ صیدانیون کے بادشاہ
اِتبَعَل کی بیٹے اِیزبِل کو بیاہ لایا اور جاکے بعل کو پوجا اور اوسکے آگے سجدہ کیا اور بعل کے گھر مین جو اوسنے
سمرون میں بنایا تھا بعل کے لیے ایک مذبح بنا رکھا اور یسیرت بنائی یا بزرگی متبرک نے یسیرت کا ترجمہ کیا ہی کنہا
باغ لگایا اور خدا کو بہت غصہ دلایا اور اوسکے ایام میں خی ائیل بیت ایلی نے یریحو کو آباد کیا موافق رام کے اپنے
پہلوٹے بیٹے سے اوسکے بنا شروع کی اور اپنی چھوٹی بیٹے سجوب پر اوسکے دروازی قائم کئی جیسا کہ اللہ تعالے
نے نون کے بیٹے حضرت یوشع کی وسیلے سے فرمایا تھا چنانچہ حضرت یوشع کی احوال کی کتاب میں لکھا ہے کہ
جب حضرت یوشع نے یریحا کو فتح کیا تو شہر کو اور سب سمیت جو اوسمین تھا پھونک دیا اور حضرت یوشع نے

قسم دی اور کہا کہ جو شخص کھڑا ہو اور یریحا کے شہر کو پھر بنا کرے وہ خداوند کے سامنے ملعون ہو گا اور
اپنے پہلوٹھے پر اوسکی بنا ڈالے گا اور اپنے چھوٹے بیٹے پر اوسکے دروازے قائم کریگا اس خبر کا
ظہور اخی اب کے وقت مین ہوا تب ایلیاہ تشبی نے جو جلعاد کے باشندون سے تھے اخی اب سے کہا
کہ خداوند اسرائیل کا خدا جسکے سامنے مین کھڑا ہون زندہ ہی ان برسون مین نہ شبنم پڑیگی نہ مینہ برسیگا
مگر جب کہ مین کہون اور خداوند کا کلام اوترا کہ یہان سے چل دے اور مشرق کی راہ لی اور وادی کریت
مین جو یردن کے سامنے ہے جا چھپ اور تو اوس نالے سے پئیگا سو حضرت الیاہ وہان جا رہے
اور ایک مدت کے بعد اللہ کے حکم سے صیدا کے صرفت کو گئے ایک بیوہ کے گھر اوترے اور
اوسکا مٹکا آٹے سے خالی نہوا اللہ نے برکت دی آپکی برکت سے اوسکا مرا ہوا بیٹا اللہ نے
زندہ کردیا مدت کے بعد خداوند کا کلام تیسرے سال اوترا کہ جا اور اپنے تئین اخی اب کو دکھا کہ مین زمین پر مینہ
برساؤنگا آپ روانہ ہوئی سمرون مین قحط سخت تھا اوسوقت اخی اب نے عبدیاہ کو جو اوسکے گھر کا مختار
تھا طلب کیا اور عبدیا اللہ سے بہت ڈرتا تھا اور ایسا ہوا کہ جسوقت ایزبل نے خداوند کے نبیون کو
قتل کیا تو عبدیاہ نے سو نبیون کو لیکے پچاس پچاس ایک غار مین پوشیدہ کیا اور اونہین روٹی پانی سے پالا
سو اخی اب نے عبدیاہ سے کہا ملک مین گشت کر شاید کہین گھاس ملے تا کہ جانور برباد نہون سو عبدیاہ راہ
مین تھا کہ حضرت الیاس اوسے ملے اوسنے پہچانا آپ نے فرمایا جا اپنے خداوند کو کہہ کہ دیکھ الیاس ملے مین
وہ بولا کہ میرا کیا قصور ہے جو آپ مجھکو جو آپکا غلام ہون اخی اب کی ہاتھ مین گرفتار کرو اتے ہین کہ وہ مجھے
قتل کرے کوئی ملک باقی نہین رہا جہان اوسنے آپ کی تلاش کو نہین بھیجا اور جب لوگون نے کہا
کہ وہ یہان نہین تو اوسنے قسم لی کہ وہ نہین ملی اور جب مین آپ کے پاس سے جاونگا اور اللہ تعالے آپکو
ایسی جگہ لیجائیگا جہان مجھے خبر نہین اور اخی اب آپکو نپاویگا تو مجھے قتل کریگا آپ نے فرمایا خداوند
لشکرونکا خدا زندہ جسکے آگے مین کھڑا ہون مین آج کے دن اوسے اپنے تئین دکھلاونگا سو عبدیاہ
گیا اور اخی اب کو خبر کی وہ حضرت الیاس کی ملاقات کو نکلا آپکو دیکھکر بولا کیا اسرائیلیونکا بگاڑنے والا تو ہی
ہے آپ نے فرمایا مین اونکا بگاڑنے والا نہین بلکہ تو اور تیرے باپکا گھرانا کہ تمنے خداوند کے حکمونکو چھوڑ دیا
بعلیم کے پیرو ہوے اب تو لوگ بھیج اور سارے اسرائیلیونکو اور بعل کے ساڑھے چار سو نبیون کو اور یسیرت
کے چار سو نبیون کو کوہ کرمل پر جمع کرا اوسنے سب کو جمع کیا حضرت الیاس نے فرمایا خداوند کے

فرمایا نکل بیدان کی راہ سے دمشق کو جا اور جب تو وہان پہنچے تو حزائیل کو مسح کر کہ وہ ارام کا بادشاہ ہووے
اور نمسی کی بیٹے یاہو کو مسح کر کہ اسرائیل کا بادشاہ ہووی اور آبیل محولہ سے الیساع بن سافط کو مسح کر کہ تیری
جگہہ نبی ہوا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی حزائیل کی تلوار سے بچیگا اوسے یاہو قتل کریگا اور جو یاہو کی تلوار سے بچ رہیگا
اوسے الیساع ماریگا لیکن مین نے سات ہزار اسرائیلی اپنے لیئے رکھ چھوڑے ہین جنکے گھٹنے بعل کے آگے نہین
جھکے اور اونمین سے کسی نے اوسے مُنہہ سے نہین چوما آپ نے وہان سے روانہ ہوکے سافط کی بیٹے الیساع
کو پایا کہ ہل جوتتے تھے اور بارہ جوڑی اونکے آگے چل رہے تھی اور وہ بارہوین کے ساتھ رہی حضرت الیاس
اونکے برابر سے گذرے اور اپنے چادر اونپر ڈال دی اونہون نے بیلون کو چھوڑا اور حضرت الیاس کے
پیچھے دوڑے اور کہا مجھے مہلت دیجیے کہ اپنے ماں باپ کو چومون تب آپ کے ساتھ چلون پھر وہ گئے اور پھر
آئے اور آپ کے پیچھے روانہ ہوئے اور آپ کے خدمت کی اب ارام کے بادشاہ بن ہدد نے لشکر جمع کیا
اوسکے ساتھ بتیس ۳۲ بادشاہ تھے سمرون پر چڑہ کر اوسے گھیر لیا تب نبیون مین سے ایک نے اسرائیل کے
بادشاہ اخیاب سے کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ یہ بڑے گروہ تونے دیکھے سو دیکھ مین آج کے دن اوسے تیرے
ہاتھ گرفتار کرواد ونگا اور تو جان رکھیگا کہ خداوند مین ہی ہون اوسنے کہا کن کی معرفت فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے
کہ شہرونکے امیر جوانون کے معرفت کہا صف آرائی کون کرے فرمایا کہ تو سو شہرونکے امیر جوان دوسو بتیس ۲۳۲
تھے اور بنی اسرائیل سات ہزار تھے اور یہ سب دوپہر کو نکلی او شہرون کے جوان امیر نکلے اور لشکر اونکے پیچھے تھا
اور جسنے اونکا سامنا کیا اونہون نے اوسکو قتل کیا سو ارامی بھاگے اور شاہ اسرائیل نے نکل کر گھوڑون
اور رتھون کو مار لیا اور ارامیونکو شدت سے قتل کیا پھر شاہ ارام کے خادمون نے کہا کہ اونکے خدا
پہاڑ کے خدا ہین اس لیئے اونہونے ہم پر فتح پائی سو تو ہمکو حکم دے کہ میدان مین اون سے لڑین تو
ہم غالب ہون گے وہ لوگ بہت بڑا لشکر لیکر پھر آئے ایک مرد خدا اسرائیل کے پادشاہ پاس
آیا اور کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے چونکہ ارامیون نے یون کہا کہ خداوند پہاڑونکا خدا ہے اور وادیون کا خدا
نہین اس لیئے مین اس گروہ کو تیرے ہاتھ مین کر دونگا اور تم جانوگے کہ مین خداوند ہون پھر ارامی دوبارہ
پیشہ کر آئے اونہون نے شکست کہائی بنی اسرائیل نے ایک دن مین [illegible] لاکھ پیادی قتل کئی اور باقی [illegible]
کو بھاگے وہان ایک دیوار [illegible] ہزار بھاگے ہوؤن پر گر پڑی بن ہدد نے کہلا بھیجا کہ میرے جان بخشے
سو اخیاب نے اوسکو اپنے پاس بلا لیا اور صلح کر لی [illegible] اوس وقت [illegible]

کہا خداوند فرماتا ہی کہ تونے ایک شخص کو چھوڑ دیا جسے مین نے واجب القتل کیا تھا سو اوسکے بدلے تیری
جان جاویگی اور تیرا لشکر اوسکے لشکر کے بدلے ہوگا اب ایسا ہوا کہ نبات یزرعیلی کا ایک انگوری باغ
سمرونکے بادشاہ اخیاب کے محل سے لگا ہوا یزرعیل مین تھا سو اخیاب نے نبات سے کہا کہ اپنا انگوری باغ
مجھے دے مین اوسکے بدلے تجکو اوس سے بہتر انگوری باغ دونگا اور اگر تو چاہیگا تو اوسکی قیمت دونگا اوسنے
کہا خدا نکرے کہ مین اپنے باپ دادون کی میراث تجکو دون اخیاب کو بہت رنج ہوا اوسکی جورو ایزبل
نے کہا وہ باغ مین تجھے دونگی اوسنے لوگون کو گانٹھا اون لوگون [illegible] بڑی محفل مین نبات کے
سامنے دو شریرون سے گواہی دلوائی کہ نبات نے خدا کو اور بادشاہ کو برا کہا تب لوگ اوسے شہر سے
باہر لے گئے اور پتھراو کیا کہ وہ مرگیا جب اخیاب نے سنا کہ وہ مرگیا تب اوٹھا کہ اوسکے باغ پر قبضہ
کرے تب حضرت الیاس کو اللہ تعالے کا حکم ہوا کہ جا اخیاب سے کہ جس جگہہ نبات کا کتون نے لہو
چاٹا اوس جگہہ تیرا بھی لہو چاٹینگے اخیاب نے حضرت الیاس کو دیکھکر کہا اے میرے دشمن تونے مجھے
پایا فرمایا کہ ہان پایا کہ تونے خداوند کے حضور بدکاری کے لیے آپ کو بیچا اب مین تیری بنیاد کھود دونگا اور
تیرے گھر کو یاراب عام اور بعشا کے گھر کے مانند کردونگا کیونکہ تونے مجھے غصہ دلایا اور اسرائیلیونکو گنہگار کیا
اور خداوند فرماتا ہی کہ ایزبل کو کتے کھاینگے اخیاب نے اپنے کپڑے پھاڑے اور اپنے تن پر ٹاٹ ڈالا اور روزہ رکھا تب
اللہ کا کلام حضرت الیاس پر یون آیا تو دیکھتا ہے کہ اخیاب نے آپکو میرے حضور کیونکر خاکسار بنایا سو
اوسکی زندگی بھر اوسپر بلا نہ بھیجونگا بلکہ اوسکے بیٹون کے وقت مین اوسکے گھرانے پر بلا نازل کرونگا اب
یہان یہودا کا بادشاہ جو آسا تھا اوسنے اکتالیس برس یروشلم مین بادشاہت کی اور اپنے باپ
داود کے مانند خداوند کے حضور نیکوکاری کی اور اپنے مان معکہ کو ملکہ ہونیکی منصب سے معزول کیا
اس لیئے کہ اوسنے گھنے باغ مین ایک مورت بنائی تھی سو آسا نے اوسکے بت کو گرا دیا اور جلا دیا وہ جب تک
جیتا رہا اوسکا دل خدا ہی سے لگا رہا اور تواریخ کی دوسری کتاب مین اسکے برخلاف لکھا ہے کہ حنانی غیب گو
پر یعنی [illegible] درویش پر خفا ہوا اور قید مین ڈالا اور کتنون پر ظلم کیا الغیب عند اللہ پھر اوسکا بیٹا یہوشفط
اوسکے جگہہ بادشاہ ہوا اور وہ اسرائیل پر غالب ہوا اور خداوند یہوشفط کے ساتھ تھا کیونکہ وہ اپنے
باپ داود کے چالون پر چلتا تھا اور بعلون کا پیچھا نہ کرتا تھا سو اللہ تعالے نے اوسکے سلطنت کو مضبوطی
بخشی اوسنے اپنے سلطنت کے تیسرے برس کتنے سردار لاویونکے ساتھ بھیجے کہ یہودا کے شہرون مین

تعلیم دیوین وہی لوگ تعلیم کرتے تھے اور خداوند کی توراة کی کتاب اونکے ساتھ تھے اور وی یہوداکے سارے شہرونمین
تعلیم دیتے پھرتے تھے اور خداوند کی دہشت یہوداکے چارون طرف کے ملکون پر آپڑی کہ وہ یہوشفط سے لڑی
او فلستی اور عربی اوس پاس تحفے لائے اور اوسنے اخیاب سے نسبت ناتا کیا چند برسونکے بعد وہ اخی اب
پاس سمرون مین گیا اور دونون ملکر رامات جلعاد کو لڑنیکے لئے چلے جناب میکایاہ ابن املاہ نبی کو بلایا آپنے
خبر دی کہ مینے سارے بنی اسرائیل کو ان گوسپندون کے مانند جو بیچرواہے کے ہون پہاڑونپر بھٹکتے دیکھا
اور خداوند نے فرمایا کوئی انکا آقا نہین شاہ اسرائیل نے کہا میکایاہ کو پکڑو اور میری سلامت پھر آنے
تک اسی قیدمین رکھو اور اوسے روٹی پانی سے مصیبت دیجاوے آپ بولے اگر تو کسیطرح سلامت
پھر آوے تو خداوند نے میری معرفت سے کچھ نہین کہا پھر دونو بادشاہ گئے اور شاہ اسرائیل کو تیر لگا
وہ مر گیا اور جس گاڑی پر وہ زخمی ہوا تھا اور اوسکا لہو بہا تھا وہ گاڑی سمرون کے تالاب
مین دہوئی گئی اور کتون نے اوسکا لہو چاٹا جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا اور یہوشفط سلامت
پھر آیا تب حنانی کا بیٹا یاہو غیب بین اوسکے استقبال کو نکلا اور کہا کیا شریر کی مدد کرنا مناسب تھا
کیا تو خداوند کے دشمنونسی محبت کرتا ہی اس لیے تجہپر خداوند کی طرفسے غضب نازل ہوگا تسپر بھی
اچھی باتین تجھمین پائی جاتی ہین پھر لکھا ہی کہ یہوشفط نے ملک کا بندوبست خوب موافق شریعت کے
کیا اور یروشلم مین لاویون اور کاہنونکو مقرر کیا پھر بنی عمون اور بنی مواب اور سعیر چڑھ آئی اوسنے
دعا مانگی جب مقابلہ ہوا وہ لوگ آپسمین کٹ مری انہون نے اونکو لوٹ لیا پھر یہوشفط اسرائیل
کے بادشاہ اخزیاہ سے مل گیا جو گناہ کے کام کرتا تھا وہ اخیاب کا بیٹا تھا اوسنے یاراب عام
کی راہ اختیار کی اور بعل کو پوجا اور اوسے سجدہ کیا سو یہوشفط اوسے اس لیے ملا کہ جہاز بنادے
جو ترسیس کو جاوین تب الیعزر بن دودواہو نے جو مریسہ کا تھا اوسکے برخلاف نبوت کی اور کہا اسلئے
کہ تو اخزیاہ سے مل گیا خداوند تیرا کام بگاڑیگا اور وے جہاز بگڑ گئی ترسیس کو نجاسکے یہوشفط
پینتیس ۳۵ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور پچیس ۲۵ برس بادشاہت کی بادشاہونکی پہلی کتاب مین ہے
کہ یہوشفط کی سلطنت کے سترہوین برس اخی اب کا بیٹا اخزیاہ سمرون مین اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور
وہ دو برس بادشاہ رہا اور اوسنے خداوند کے حضور بدکاری کی تواریخ کی دوسری کتاب مین ہے کہ یہوشفط کے بعد اوسکا
بیٹا یہورام بادشاہ ہوا اوسنے اپنے ساری بہائیونکو تلوار سے قتل کیا اوسنے آٹھ برس سلطنت کی وہ

اسرائیلی بادشاہونکے روش پر چلا کہ اخی اب کے بیٹی اوسکی جورو تھی اور اوسنی خداوند کے حضور گناہ کئی اوسنی
یہودا کے پہاڑونپر اونچی مکان بنائی اور یروشلم کے باشندون سے زنا کروای اور یہودا کو خراب
کیا بادشاہونکے احوال کی دوسری کتاب مین ہے کہ اخیاب کے مرنیکی بعد موابی اسرائیل سے باغی ہوے اور اخزیاہ اپنی بالاخانے کی کھڑکی سے
جو سمرون مین تھا گر پڑا اور بیمار ہوا سو اوسنے قاصدونکو بھیجا اور اونہین کہا کہ جاؤ اور عقرون کے ٹھاکر
بعل ذبوب سے پوچھو کہ مین اس بیماری سے چنگا ہونگا کہ نہین اوسدم خداوند کے فرشتے نے حضرت
الیاس تشبی کو حکم کیا کہ اوٹھ اور شاہ سمرون کے قاصدون سے ملاقات کر اور اونہین کہہ کہ ہان
مگر اسرائیل کا کوی خدا نہین جو تم عقرونکے ٹھاکر ذبوب سے پوچھنے چلی ہو سو خداوند یون فرماتا ہے
کہ تو اس بستر پر سے جس پر تو چڑھا ہے اوترنے نپاویگا اور البتہ مر ہی جاویگا چنانچہ قاصد الٹے
پھری اور یہ حال بادشاہ سے کہا آخر وہ بادشاہ مر گیا اور اوسکا بھای یہورام یہوشفط کے سلطنت
کے اٹھارہوین سال بادشاہ ہوا اور یون ہوا کہ جب خداوند نے چاہا کہ حضرت الیاس کو ایک بگولے
مین اوڑا کے آسمان پر لیجاوے حضرت الیسع سے کہا اسی آگے کہ مین تجھ سے جدا ہون مانگ کہ
مین تجھکو کیا دون اونھون نے فرمایا مہربانی کر کے ایسا کیجیی کہ وہ روح جو تجھپر ہے سو مجھپر دوچند
ہو فرمایا تو نے بھاری سوال کیا سو اگر تو مجھی آپ سے جدا ہوتے ہوی دیکھیگا تو ایسا ہی ہوگا
اور اگر نہین تو کچھ نہوگا اور وہ دونو چلتے باتین کرتے چلے جاتے تھے کہ ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑے
اون دونون کے بیچ مین آگئی اور حضرت الیاس بگولے مین ہوکے آسمانپر چلے گئے اور حضرت الیسع
چلائی میرے باپ میرے باپ اسرائیل کی رتھ اور اوسکے سوار تھے سو اونھون نے اونہین پھر ندیکھا
پھر حضرت الیسع کے کئی معجزے لکھی ہین پھر لکھا ہے کہ اخیاب کا بیٹا جو یہورام تھا اوسنے بھی خداوند
کے آگے گناہ کئی بعل کو تو نکال پھینکا لیکن یاراب عام کی طرح گناہ کرتا رہا پھر موابی اوسپر چڑھ آے سو
شاہ یہودا یہوشفط کو اوسنے بلا بھیجا دونو ملکر شاہ ادوم کو ساتھ لیکر موابیونسے لڑنے چلے اور حضرت
الیسع پاس گئے آپنے شاہ اسرائیل سے کہا مجھی تجھ سے کیا اگر مجھکو شاہ یہودا یہوشفط کے حضوری کا
پاس نہوتا تو مین تیری طرف نظر نکرتا پھر فرمایا کہ خدا موابیونکو تمھاری ہاتھ مین گرفتار کروادیگا
پھر اسرائیلیون نے موابیونکو مارا اور فتح پائی حضرت الیسع کے پھر کئی معجزے لکھی ہین شاہ ارام کی فوج
کا سردار جسکا نام نعمان تھا اوسکو برص تھا وہ آپ کا نام سنکر آیا اور اچھا ہو گیا اور ایمان لایا اور اقرار کیا

کہ خدا ایک ہے اب کسی بت کو نہ پوجونگا پہر شاہ ارام شاہ اسرائیل سے لڑنے آیا حضرت الیساع کے بتانے
سے شاہ اسرائیل نے فتح پائی پہر بن ہدد شاہ ارام نے چڑہائی کی پہر حضرت الیساع کی برکت سے اسرائیلیون
نے فتح پائی اور بادشاہ اسرائیل نے سب معجزے حضرت الیساع کے اونکے چاکر سے پوچھے اوسنے بیان کیے
ایک عورت تھی جسکا بیٹا آپنے اللہ کے حکم سے جلایا تھا اوس عورت کو بادشاہ نے بہت کچھ دیا پہر حضرت
الیساع دمشق مین آئے اور بن ہدد بیمار تھا اوسنے حزائیل کو بھیجا کہ آپ سے پوچھو مین اچھا ہونگا فرمایا
وہ مرجائیگا اور حزائیل سے کہا خداوند نے مجھے خبر دی کہ تو ارامیونکا بادشاہ ہوگا پہر ایسا ہی ہوا تواریخ
کی دوسری کتاب مین ہے کہ یہوداکا بادشاہ جو یہورام تھا اوسکے وقت مین ادومی یہوداسے پہر گئے
یہورام فوج لے گیا اور اونکو مارا اور حضرت الیاس کی طرفسے اوس پاس خط آیا اوسکا مضمون یہ تھا
کہ خداوند تیرے باپ داود کا خدا یون فرماتا ہی کہ تو یہوسفط اور آسا کی راہونپر نچلا بلکہ اسرائیلی بادشاہو
چال پر چلا سو خداوند تیرے لوگونکو اور تیری بیٹونکو اور تیرے جوروونکو اور تیرے سارے مال کو بڑی
مار سے مارے گا اور تو بڑی بیماری مین گرفتار ہوگا تیری انتڑیونکا ایسا روگ ہوگا کہ تیری انتڑیان
سال بسال نکل پڑینگی چنانچہ ایسا ہی ہوگیا فلستیون نے اور عربیون نے اوسکو شکست دی
اوسکے سارے مال کو اور اوسکے بیٹون اور جوروونکو لے گئے ایک چہوٹا بیٹا یہوآحاز یعنے اخزیاہ
باقی رہا اور سال بسال اوسکی انتڑیان نکل پڑین اور وہ مرگیا اور اوسکا چہوٹا بیٹا بادشاہ ہوا
اوسنے ایک برس یروشلم مین بادشاہت کی وہ بہی اخیاب کے گھرانے کی راہونپر چلتا تھا
اوسکی مان اوسکی صلاح کار تھی وہ شاہ اسرائیل کی بیٹی یہورام کے ساتھ شاہ ارام حزائیل سے
لڑنے چلا اور یہورام زخمی ہوا تب وہ پہر آیا کہ وہ یزرعیل مین اون زخمون کی دوا کرے
جو اوسنے رامہ مین شاہ ارام حزائیل کی لڑائی مین کہائے تھے اور یہوداکے بادشاہ یہورام کا
بیٹا عزریاہ یعنے وہی اخزیاہ اوتر گیا کہ اخی اب کے بیٹے یہورام کو یزرعیل مین دیکہے کیونکہ وہ
بیمار تھا اور یورام کے پاس جانی مین خدا کی طرفسے اخزیاہ کی ہلاکت ہوی کہ جب آپہونچا تو یہورام کے ساتھ یاہو
نمشی پیشوای کو گیا اور قتل ہوا اسکے بعد بادشاہونکی دوسری کتاب کا بیان ہی کہ تب حضرت الیساع نبی نے انبیا
زادونمین سے ایک کو بلایا اور فرمایا یہ تیل کی شیشی لیجا اور رامات جلعاد مین یاہو جو یہوسفط کا بیٹا نمسی
کا پوتا ہی اوسکی سر پر ڈال اور کہہ کہ خداوند فرماتا ہی مین نے تجہی مسح کرکے اسرائیلیون کا بادشاہ کیا سو وہ

جوان نبی زادہ گیا اور اوسکی سر پر تیل ڈالا اور کہا خداوند اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہی کہ مین نے تجھی مسح کر کے
اپنے بندون بنی اسرائیل کا بادشاہ کیا اور تو اپنے آقا اخیاب کے گھرانی کو قتل کریگا تاکہ مین اپنی بندون نبیونکے
خون کا اور خداوند کی سارے بندونکے خونکا ایزبل سے بدلہ لون اور اخیاب کا سارا گھرانا برباد ہوگا سو یاہو یورام
سے پہر بیٹھا اور گاڑی پر سوار ہوکے یزرعیل کو گیا کہ یورام وہین پڑا ہوا تھا اور شاہ یہوداہ اخزیاہ اور شاہ اسرائیل یورام
یاہو کی پیشوائی کو گئے یورام بولا اے یاہو خیر ہے وہ بولا کیا خیر ہے جس حال مین کہ تیری مان ایزبل کی زناکاریان
اور اوسکے جادوگریان اسقدر ہین تب یورام بہاگا پہر یاہو نے تیر مارا اور وہ گر پڑا یاہو نے لشکر کے سردار کو حکم کیا
کہ اوسکو یزرعیلی نبات کی ملک کے کہیت مین ڈالدی اور اخزیاہ بہاگا یاہو کے لوگون نے اوسکو بھی مارا وہ بہاگا
اور مجدو مین آکے مرگیا اور پہر یاہو ایزبل کے دروازے پر پہونچا اور ایزبل کو دو تین شخصون نے کوٹھی پر سے
نیچے گرادیا اور اوسکا لہو دیوار پر اور گہوڑون پر پڑا اور اونسے اوسے پامال کیا اور اندر آکے اونسے
کہایا پیا پہر فرمایا جاؤ اسے دفن کرو جب اوسے گاڑنے لگے تو کہوپری اور پانون اور ہتیلیون کے سوا کچھ
نپایا یاہو بولا یہ وہ بات ہی جو خداوند نے حضرت الیاس کی معرفت فرمائی تھے کہ یزرعیل کے موروثی زمین مین
کتے ایزبل کا گوشت کہائینگی سمرون مین اخیاب کے ستر بیٹے تھے یاہو کے حکم سے شہر کے امیرون نے
اون ستر و نکو قتل کرکے اونکا سر یاہو پاس بہیجا پہر یاہو نے یزرعیل مین اوسکے سارے امیرون
اور رشتہ دارون اور اوسکے کاہنونکو قتل کیا ایکو بھی باقی نچہوڑا پہر سمرون کی طرف چلا اور یاہو راہ
مین شاہ یہوداہ اخزیاہ کے بہائیون سے ملا پوچہا تم کون ہو وہ بولے ہم اخزیاہ کے بہائی ہین ہم جاتی ہین بادشاہ
کے بیٹونکو اور ملکہ کے بیٹونکو سلام کرین تب یاہو نے اونکو پکڑلیا اور قتل کیا ایکو بھی نچہوڑا جب سمرون مین پہنچا
اخیابیون مین جو باقی تھے اونہین قتل کیا پہر یاہو نے بعل کی مورتونکو نکالا اور آگ مین جلایا اور بعل کے بت کو
چکناچور کیا اور بعل کا گہر ڈہادیا اور پاخانہ بنایا لیکن یاربعام نے جو سونیکی بچہڑی بنائی تھی اونکو رہنے
دیا اون دنونمین خداوند نے اسرائیلیونکو گہٹانا شروع کیا کہ حزائیل نے اونہین ہر طرف سے مارا یردن سے لیکی
پوربی سمت تک تب اخزیاہ کی مان عتلیاہ نے دیکہا کہ اوسکا بیٹا مرا تو اوسنے یہوداہ کے گھرانے کے سارے
شہزادونکو قتل کیا تب یورام بادشاہ کی بیٹی یہوشبع جو اخزیاہ کی بہن تھی اور یہویدع کاہن کی جورو
تھی اوسنے اخزیاہ کی بیٹی یوآس کو ایک کوٹہری مین چہپا رکہا اور چہہ برس تک وہ چہپا رہا اور ساتوین برس
یہویدع نے سب رئیسونکو جمع کرکے یوآس کو بادشاہ کیا اور عتلیاہ کو قتل کیا پہر یہویدع نے اپنے اور سارے

اوگون نے بادشاہ کے درمیان ایک عہد باندھا کہ وے خداوند کے لوگ ہووین تب سبھون نے بعل کے گھر کو
ڈھا دیا اور اوسکے مذبحون اور اوسکے مورتونکو چکنا چور کیا اور بعل کے کاہن متان کو قتل کیا تواریخ کی دوسری
کتاب مین ہے کہ یہویدع نے خداوند کے گھر کی عہدہ داری کاہنون کے ہاتھون مین سونپے کہ جیسا وے چڑہاوین
جیسا کہ موسی کی توراۃ مین لکھا ہے اور داود کے طور پر خوشی گاتے بجاتے رہین یہویدع کے جیتے جی یوآس شریعت
پر خوب قائم رہا اور یہویدع کے مرنے کے بعد یہودا کے سردارون نے بادشاہ کو سجدہ کیا تب بادشاہ اونکا شنوا
ہوا اور وے خداوند اپنے باپ دادون کے خدا کا گھر چھوڑ کر سیرتون اور بتونکو پوجنے لگے اللہ تعالے نے نبیونکو اون پاس بھیجا وے اونہین
نصیحت دیتے تھے پر وے نہین سنتے تھے تب خدا کے روح نے یہویدع کاہن کے بیٹے زکریا پر احاطہ کیا
اور پادری [illegible] نے یون ترجمہ کیا ہے کہ نازل ہوی اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ عبرانی مین یون ہے کہ
وہ روح سے ملبس ہوا سو اوسنے اوپر کھڑا ہو کے لوگون سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہی تم کیون خداوند
کے حکم سے باہر جاتے ہو تم ہرگز خوش حال نہین ہوسکتے اس لیے کہ تم خداوند کو چھوڑ دیتے ہو وہ تمہین
بھی چھوڑ دیگا تب وے ہمقسم ہو کے بادشاہ کے حکم سے اللہ کے گھر کے صحن مین اوسے پتھر مارتے
تھے سو یوآس نے یہویدع کے بیٹے کو قتل کیا اور مرتے وقت اوسنے کہا خداوند دیکھتا ہے اور وہ بدلہ لیگا ایک
برس کے بعد ارام کی فوج چڑھ آئی اور ساری سرگروہونکو مار ڈالا اور یوآس کو بہت زخمی کرکے چلے گئے تو اوسکے نوکرون
نے اوسے ایسا مارا کہ وہ مر گیا اور اوسکا بیٹا امصیاہ اوسکے جگہہ بادشاہ ہوا یوآس نے چالیس برس بادشاہت
کی اوسکی سلطنت کے تیئیسوین برس یاہو کا بیٹا یہوآحاز سمرون مین بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوسنے سترہ برس
سلطنت کی اور یارابعام کی راہ پر چلا اللہ تعالی نے ارام کے بادشاہ حزائیل کو اور حزائیل کے بیٹے بنہدد کو بہت مدت
اونپر مسلط رکھا اوسکے بعد اوسکا بیٹا یہوآس سمرون مین بادشاہ ہوا بادشاہ یہودا یوآس کی سلطنت کے سینتیسوین
برس وہ بھی یارابعام کی راہ پر چلا اوسوقت حضرت الیسع بیمار ہوی اور انتقال کیا سو اسرائیل کا بادشاہ
یہوآس آپ پاس گیا اور رویا اور بولا ای میرے باپ ای میرے باپ اسرائیل کے مرکب اور راکب اور امصیاہ
پہلے کچھ شریعت پر قائم رہا پھر ادومیون سے لڑنے گیا بادشاہونکی حال کی دوسری کتاب مین یون ہے کہ اوسنے
وادی شور مین دس ہزار ادمی مارے اور سلع شہر کو لڑ کے لی لیا اور اوسکا نام یقتئیل رکھا تواریخ کی دوسری
کتاب مین ہے کہ جب ادومیونکو مار کر پھر آیا تو بنی سعیر کے معبودونکو لایا اور اونہین اپنا معبود ٹھیرایا تب اللہ تعالے نے
ایک نبی اوس پاس بھیجا جسنے فرمایا جو معبود اپنے ہی لوگونکو تیرے ہاتھ سے چھڑا نہ سکے تو نے اونکا پیچھا کیون کیا

امصیا نے کہا کسنے تجھکو مقرر کیا کہ بادشاہ کا صلاح کار ہووی رہ جا تو کیون مارا جاوی تب امصیا اسرائیل
کے بادشاہ یوآس بن یہوآحاز بن یاہو سے لڑنے گیا اور شکست کہائی اور امصیا کو یروشالم مین لوگون نے
باغی ہوکر کے قتل کیا اوسکی جگہہ عزریاہ اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اور باون برس تک یروشالم مین مسلط رہا وہ زکریا
کے دنون مین جو خدا کی رویتون مین بینا تہا خدا کا طالب رہا اوسکی سلطنت مضبوط ہونے آخر کو اوسنے ہیکل
مین اپنے بیت المقدس مین خوشبو جلائے جو کام ہارون کے بیٹون کا ہے اس جہت سے وہ اوسے وقت کوڑہی
ہوگیا پہر مرگیا اور اوسکا بیٹا یوتام بادشاہ ہوا اور پہر ونہین امصیاہ کی سلطنت کے پندرہوین برس یہوآس
کا بیٹا یاراب عام بادشاہ ہوا اوسنے اکتالیس برس بادشاہت کی وہ بہی یاراب عام کی راہ پر چلا
جناب عاموس نبی علیہ السلام کا صحیفہ جو توراۃ شریف کی جلد مین لگا ہوا ہے اوسکے سر
پر لکہا ہے کہ عاموس کی باتین جو انہونے یہودا کے بادشاہ عزیاہ کے دنون مین اور اسرائیل کے بادشاہ یاراب عام
کی دنون مین اسرائیل کے باب بہونچال کے آنے سے دو برس پہلے دیکہین اس صحیفہ مین اللہ تعالے دمشق اور غزہ
اور اسقلون اور فیاست اور صور اور ادوم اور عمون و موآب اور یہودا اور اسرائیل ان سب قومون کی ظلم اور
شرارتون کی شکایتین کرکے اونکے ملک کی تباہی کی خبر دیتا ہے دس فرقے اسرائیلیون کے جو شہرون مین رہتے تہے
اونکی بادشاہت اسرائیل اور افرائیم کے نام سے مشہور تہے پہر شمرون کے نام سے مشہور ہوی سو شمرون والونکی
بدکاریون و ظلم پر تیسرے باب کی گیارہوین آیت مین اللہ تعالے خبر دیتا ہے کہ ایک دشمن اوس سرزمین کو گہیر لیگا اور
پانچوین باب کی پچھلی آیت مین فرماتا ہے کہ مین تمکو قید کرکے دمشق کے پار لیجاؤنگا ساتوین باب مین لکہا ہے
کہ بیت ایل کے کاہن امصیاہ نے اسرائیل کے بادشاہ یاراب عام کو کہلا بہیجا کہ عاموس خبر دیتے ہین کہ یاراب عام
تلوار سے مارا جاویگا اور اسرائیلی لوگ اپنے وطن سے یقیناً قید ہوکے جاوینگے امصیاہ نے عاموس سے کہا
کہ یہان سے بہاگ کر یہودا کی سرزمین مین جا اور وہان نبوت کر اور یہان ایسی خبرین مت دے یہان بادشاہ کا
پاک شہر اور اوسکا بادشاہی شہر ہے پہر حضرت عاموس علیہ السلام نے اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالے یون فرماتا ہے
کہ بنی اسرائیل اپنے وطن سے یقیناً قید ہوکے جاوینگے بعد اوسکے آٹہوین باب مین غضب کی خبرون کے بعد
گیارہوین آیت مین اللہ تعالے فرماتا ہے دیکہو وہی دن آتے ہین خداوند اللہ فرماتا ہے کہ مین اس ملک مین کال ڈالونگا
نہ روٹی کا اور نہ پانی کی پیاس کا کال بلکہ اللہ کے کلام سننے کا قحط اور وے اس سمندر سے اوس سمندر تک
اور اوتر سے پورب کو بہٹکتے پہرینگے اور خداوند کے کلام کے ڈہونڈنے کے لیے ادہر ادہر دوڑینگے پر نہ پاوینگے

پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یون معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیلیون کے سلطنت مین قید بابل سے پہلے بہت پیغمبر
ہوے پہر ہمر وہ شونکا مذہب زمین مین پہیل گیا اور اسرائیلی لوگ بت پرستونمین مل گئے یا بغیر پیغمبر کے رہے اور
اونکی تلاش سے فائدہ نہوتا تہا بعضے وقت خیال کرتے ہین کہ حالت موجودہ یہودیون کی مراد ہے جب کہ اونہونے
حضرت عیسی علیہ السلام اور حواریون سے انکار کیا تب اللہ نے قحط اپنے کلام کا اونپر نازل کیا اب ہم کہتے ہین
کہ پادریونکا یہ قول بیشک بہت ٹہیک ہے یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد کی ہی یہ قحط حضرت عیسی کے
بعد پڑ گیا تہا اس سے پہلے ہرگز نہین پڑا قید بابل سے پہلے پیغمبر اونکے کثرت رہے پہر جب اسرائیلی لوگ شہر
بابل مین ستر برس تک قید رہے وہان بہی اللہ کے کلام کا قحط نہین پڑا حضرت حزقیل علیہ السلام پر
او حضرت دانیال علیہ السلام پر اللہ کا کلام اترتا رہا پہر جب سرائیلی لوگ ملک کنعان مین آباد ہوی تب بہی
علم والے لوگ اللہ کی کلام کی تعلیم کرتے رہے چار سو برس بعد حضرت زکریا او حضرت یحیی نبی اللہ کے ظاہر
ہوے اوسی وقت مین حضرت عیسی علیہ السلام پر انجیل اوتری آپنے اللہ کا کلام اسرائیلیونکو سنایا بعد
حضرت عیسے علیہ السلام کے پیغمبرونکا آنا چہہ سو برس تک موقوف رہا حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریونا
نے شہرون شہرون انجیل پاک سنائی اور ٹہیک ٹہیک مطلب سبکو بتایا حواریون کے بعد دن پلٹ
دین پر پردہ پڑ گیا اللہ کے کلام کا ٹہیک ٹہیک مطلب بتانے والے تہوڑے سے رہ گئی جنگلون اور
پہارونمین چہپ رہے آپ کا ایک محمدی نور عرب سے چمکا دیکہو اسکے بعد اللہ تعالی پہر اسرائیلیون کی بت پرستی
کا ذکر کرکے اونکی حقمین بڑے بڑے قہر او غضب کے کلمے فرماکر نوین باب کی پہلی او چوتہی آیت مین اون کے
قتل کی خبر دیتا ہی پہر آٹہوین آیت مین فرماتا ہے کہ یعقوب کے گہرانیکو مین بالکل نہین مٹاؤنگا پہر دسوین آیت
مین فرماتا ہے کہ میری گروہ مین کے سارے گناہگار تلوار سے مارے جاوینگے مین اوسی دنمین داود کے گری
ہوی گہر کو کہڑا کرونگا اور اوسکے دراڑونکو بند کرونگا اور مین اوسکے ٹوٹے ہوئے مکان کی مرمت کرونگا او
اوسے جیسا اگلی دنون مین تہا ویسا تعمیر کرونگا تاکہ وی ادوم کے باقی لوگونکو اور ساری قومونکو جن پر
میرا نام کہا جائیگا اپنے میراث مین لیوین خدا وند جو اس کام کا کرنے والا ہی فرماتا ہی دیکہو یہان اللہ تعالے
اون یہودیون کی قتل کی خبر دیتا ہی جو ایمان نہین لاوینگے اور اسدن کا یہ پتا دیتا ہے کہ اوس وقت مین داود
کے گری ہوے گہر کو قایم کرونگا یعنے حکومت والا پیغمبر بہیجونگا جو داود کی طرح حکومت سے دین کو پہیلاوے
اور اسمین یہ اشارہ بہی ہے کہ مسجد بیت المقدس جسکے بنانیکا ارادہ پہلی حضرت داود علیہ السلام نے کیا تہا

پہر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اوسکو بنایا یہ مسجد حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد گر پڑی تھی محمدیون نے
اوسکو خوب طرح بناکر اوسکو آباد کیا اسکے بعد اللہ تعالے یہ بتا دیتا ہی کہ داود کے گہرانے کے لوگ جو ایماندار ہونگے
وہ ادوم کے باقی لوگونکو اور سب قومونکو میراث مین لینگے یعنے ایمان کی راہ اونکو سکہا وینگے جن پر میرا نام کہا گیا ہی
یعنے جنہونے مقدمین اللہ سے ایمان رکہا ہی اور اونکو اپنے نام کا کرلیا ہو اور وہی لوگ حضرت داود علیہ السلام
کے تابعدار تھے پادری ہنری کی کشف الآثار مین لکہتا ہے کہ اور وہی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت تک
تھے لیکن اسکے بعد وہ نہین باقی تھے عرب کی قوم مین ملکر سب ایک ہوگئی حضرت عیسی علیہ السلام کے اٹہائی سو
برس بعد اسکے قریب اس قوم کی بولی اور نام مٹ گیا ہم کہتے ہین اسی لیے ادوم کے باقی لوگونکا لفظ فرمایا یعنے بہت لوگ اس
قوم کے لڑائیونمین قتل ہوچکے اور تہوڑی باقی رہ گئے وہ عرب مین مل گئے جب تمام عرب مین دین پہیل گیا وہ
بہی مہدی ہوئی اسکے بعد یون ہے دیکہو وہ دن آتے ہین خداوند فرماتا ہی کہ جوتنے والا کاٹنے والے کا اور انگور کا
کچلنے والا بونے والیکا پیچہا کریگا اوسکے برابر آویگا اور سارے پہاڑونسے نئی مئی ٹپکیگی اور سارے
ٹیلے گداز ہونگے اور مین اپنی گروہ اسرائیل کے قیدیونکو پہیر لاونگا اور وہی اجاڑ شہرونکو بناوینگے اور اونمین بود و
باش کرینگے اور وہی انگور کے باغونکو لگاوینگے اور اونکی مئی پیوینگی وہی باغونکو لگاوینگے اور اونکی پہل کہاوینگے
کیونکہ مین اونکو اونکی سرزمین مین لگاونگا اور وہ اپنی سرزمین سے جسکو مین نے اونہین دیا ہی کبہی اوکہاڑے نجاوینگے
خداوند تیرا خدا فرماتا ہے جاننا چاہیے کہ مئی سے مراد یہان انگور کا رس ہے نشے والی شراب ہرگز مراد نہین کیونکہ
یہ بشارت محمدی وقت کی ہے اور محمدی شریعت مین شراب حرام ہے یوحنا کی انجیل کے دوسرے باب مین ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے ... مشکون کے پانی کو مئی بنا دیا اس مقام پر انجیل کی تفسیر مین
جو بہت سے پادریون نے جمع کر کے لکہی ہے یون لکہا ہے کہ ملک یہودیہ مین دستور تہا کہ انگورونکا کولہو مین
رس نکال کر مشکون مین بہر رکہتے تہے وہ دو قسم کا ہوتا تہا اچہی انگورونکا رس نکال کے علیحدہ رکہتے تہے اور
دوسری قسم کا علیحدہ وہ دہوپ مین رکہا جاتا تا کہ اگر رکہنا جاتا اسی اول اور دوسری قسم کے بابت میر مجلس نے
کہا کہ ہر شخص پہلے اچہی مئی خرچ کرتا ہی یعنے پہلے قسم اول کا رس استعمال کرتے تہے بعد دوسری قسم کا اور اوسمین نشا متعلق
نہ تہا اگرچہ مین پہر بہی پیا جاوے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ پیش خبری اسبات کی ہے کہ یہودی اور بہت سے
لوگ عیسائی دین مین داخل ہونگے وہ یہودی اپنی زمین مین آباد ہونگے وہ اپنے ملک مین قائم کیے جاوینگے
اور ترقی پاوینگے اور اوس سے پہر کبہی نکالے نجاوینگے پادری لکہتا ہے کہ یہ خبر اسوقت کی نہین ہے جب یہودی

بابل کی قید سے چھوٹ کر اپنی زمین مین آباد ہوی کیونکہ اونکو روم والون نے پھر وہان سے نکالدیا سو یہان اوسوقت
کی خبر ہے جب یہودی مذہب بدلین گے اور اپنے ملک مین آباد ہوون گے اسے یاد رہے آخمین کہ لو وہ وقت
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اوسوقت سے اسوقت تک بہت سے یہودی جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسی پر اور انجیل پاک پر ایمان لائے اور اللہ نے ملک شام مین اونکو
امن و امان سے بسایا آجتک وہ ملک شام مین بستے ہین کوی حاکم اونکو وہان سے نکال نہین سکتا جو
یہودی دین محمدی مین آئے وہ ظالم بادشاہون کے قید سے چھوٹے یا اللہ اپنے سب بندونکو ایماندار کر
اب پھر بادشاہونکا احوال سنو بادشاہون کی دوسری کتاب کا اور تواریخ کی دوسری کتاب
کا خلاصہ یہ ہی کہ عزریاہ کی بادشاہت کے اٹھتیسوین سال یاراب عام کا بیٹا زکریا سمرون مین بادشاہ ہوا
اوسنے چھ مہینے بادشاہت کی اور وہ یاراب عام کی راہ پر چلا اور یبیس کا بیٹا سلوم اوسے مارکر
اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اوسنے سمرون مین مہینہ بھر بادشاہت کی پھر جادی کا بیٹا منا حم اوسے مارکر بادشاہ
بنا اوسنے دس برس بادشاہت کی اور یاراب عام کی راہ پر چلا تب آسور یونکا بادشاہ پول اوسکے
ملک پر چڑہ آیا اوسنے بہت کچھ دے کر اوسے پھیر دیا پھر اوسکا بیٹا فقحیاہ اوسکے جگہہ بادشاہ ہوا
اوسنے سمرون مین دو برس بادشاہت کی اور یاراب عام کی راہ پر چلا اور فقح بن رملیاہ جو اوسکے
امیرون مین سے تھا اوسنے اوسی قتل کیا اور خود بادشاہ بنا اوسنے بیس برس بادشاہت کی اور اوسنے
خداوند کے آگے بدکاریان کین اور یاراب عام کی راہ پر چلا اور اوسکے وقت مین شاہ آسور تجلت پلاسر نے
بہت شہر لیلئے اور اونہین پکڑ کر آسور مین لے گیا اوسوقت ہوسیع بن ایلہ نے فقح کو قتل کرکے آپ بادشاہ
بنا اور فقح کی سلطنت کے دوسرے سال عزیا کا بیٹا یوتام بادشاہ ہوا وہ پچیس برس کا تھا اوسنے سولہ برس یروشلم
مین سلطنت کی اوسنے خداوند کے آگے نیکو کاری کی اوسکی بادشاہت مضبوط ہوی کیونکہ وہ اللہ تعالے
کے لئے سیدہا چلتا تھا اوسکے بعد اوسکا بیٹا آخز بادشاہ ہوا اور سولہ برس بادشاہ رہا اوسنے بعلون
کے آگے ڈہالے ہوی بت بنای اور اپنی بیٹونکو آگ مین ڈالا اور اونچی مکانون اور پہاڑون پر اور ہر ایک
ہرے درخت تلے ذبح کیا اور بخور جلایا تب اللہ تعالے نے اوسے شاہ ارام رصین کے ہاتھ مین کردیا
اونہون نے اوسے مارا اور بہتونکو قید کیا اور دمشق مین بھیجا اور شاہ اسرائیل کے ہاتھ مین بھی سونپا
گیا اوسنے [illegible] اور فقح بن رملیا نے یہوداہ مین ایک لاکھ بیس ہزار بہادر لوگونکو ایک دن قتل کیا

اور بنی اسرائیل اپنے بھائیون مین سے دو لاکھ عورتون اور بیٹی بیٹونکو قید کر کے لے گئے وہان عودید نام خدا کے
ایک نبی تھا اونہون نے نصیحت کی کہ ان قیدیونکو آزاد کر کے پھیر بھیجو تب لوگون نے اونہین پھیر بھیجا اوسوقت
آخذ نے آسور کے بادشاہون سے مدد مانگی شاہ آسور دمشق مین آیا اور رصین کو قتل کیا پھر ادومی
چڑھ آئے اور یہودا کو مار کر اسیرونکو لے گئے اور فلستی بہت شہرون پر قابض ہو گئے اور شاہ آسور تجلت پلاسر
چڑھ آیا اوسنے شاہ آسور کو بہت کچھ دیا پر اوسکی مدد سے وہ تنگی مین اور زیادہ بے ایمان ہوا اوسنے دمشق
کے ٹھاکرونکے لئے جنھون نے اوسے مارا تھا ذبح کیا اور کہا کہ ارام کے بادشاہون کے ٹھاکرون نے
اونکی مدد کی ہے سو مین اونکے لیئے قربانی کرونگا کہ میری مدد کرین اور آخذ نے خداوند کے گھر کے
برتنونکو جمع کیا اور خدا کے گھر کے برتنونکو کاٹ لیا اور خداوند کے گھر کے دروازونکو بند کیا اور اپنی لیے
یروشلم مین ہر ایک کونے پر مذبحونکو بنایا اور یہودا کی ہر ایک شہر مین اونچے مکان بنوائے کہ اجنبی ٹھاکرون کے
لیے خوشبو جلاوین اور [illegible] کو بہت غصہ دلایا اور آخذ کی سلطنت کے بارھوین برس ہوسیع
اسرائیلیونکا بادشاہ ہوا [illegible] نو برس بادشاہت کی اور بدکاریان کین اسرائیلی بادشاہونکے مانند
پھر شاہ آسور سلمنسر کا تابع [illegible] پھر شاہ آسور نے اوسے قید مین ڈالا اور شاہ آسور سارے ملک پر چڑھا
اور سمرون کو تین برس [illegible] اور ہوسیع کی سلطنت کے نوین برس شاہ آسور نے سمرون پر
قبضہ کیا اور اسرائیلیونکو [illegible] لے گیا اور [illegible] اور خابور مین جو جوزان کی نہر کے نزدیک تھے اور مادے
کی بستیون مین یعنے ایران کے [illegible] طرف جیسے ہمدان اور آذربیجان وغیرہ کے بستیون مین بسایا
اور شاہ آسور نے بابل کے اور کوتہ کی اور عوا کے اور حماۃ کے اور سفروائیم کے لوگونکو لا کے سمرون کی بستیون
مین بسایا سو خداوند نے اون پر شیرونکو چھوڑا او نہون نے اونہین مارا شاہ آسور کو یون خبر
پہونچی کہ جنکو تونے وہان بسایا ہے اونکو اوس زمین کے خدا کی پرستش کے طور معلوم نہین
چنانچہ اوسنے اون [illegible] چھوڑے ہین وہ اونہین پھاڑتے ہین تب شاہ آسور نے حکم کیا
کہ جن کاہنونکو تم پکڑ لائے ہو اونمین سے ایک کو وہان لیجاؤ وہ جاکر اون پاس حاضر رہے اور
اوس زمین کے خدا کے بندگی کا دستور سکھاوے سو کاہن نے آنکر اونہین سکھایا سو وہ لوگ خدا سے
سے بھی ڈرتے تھے اور اپنے بتونکو بھی پوجتے [illegible] خدا کا حکم نہین مانتے تھے کہ تم دوسرے معبودون
نذر دیا اور اونکے آگے سجدہ کیجیو ہوسیع کی سلطنت کے تیسرے سال آخذ کا بیٹا حزقیا بادشاہ ہوا

فائدہ پادری مارش مین نے خلاصۃ التواریخ مین لکھا ہی کہ وہ جو دس قومین اسرائیلیونکی جس مقام مین
بسائی گئین اونکی تلاش مین جتنی کوشش کی گئی سب بیفائدہ اور لاحاصل ثابت ہوئی مگر غالب یہ خیال کیا
جاتا ہی کہ وہ ملک افغانستان مین بسائی گئی پادری اگستس براؤ ہیڈ دینی اور دنیوی تاریخ مین جو سے ستر
صفحہ مین لکھتا ہی کہ ان دس فرقون کی بابت بڑی بحث ہو رہی ہی کہ اونکی اولاد کہان ہی بعضے گمان کرتے
ہین کہ امریکہ کے اصلی لوگ جنکو انڈین کہتے ہین اور بعضے سمجھتے ہین کہ افغانی ان دس فرقون سے نکلے ہین
لیکن اونکی تحقیق مین کوئی بات ثابت نہین ہوتی اغلب یہ ہی کہ اونمین سے بہتیری یہودیونکے ساتھ قید ہوکے
سے ملک یہودیہ مین پلٹ کر اون سے ملا دی گئی سید جمیل الدین صاحب ہجر کا اخبار جو میرٹھ مین چھپا ہی
اوسمین لکھا ہی کہ انگریزی اخبار فگیر بحوالہ اخبار المبین جلیکل ریویو نامی کی گئی انگریزی صاحبون کی تحقیقات اور ایک
جمہور یورپ کی اتفاق سے بضمن خبر افغانستان کی اس امر کو ثابت کرتا ہی کہ افغان یہودیون کی اولاد
مین سے ہین جس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہ تحقیقات افغانستان کے افغانون کے نسبت ہی اور اس مین
کچھ شک نہین کہ دونو انگریزی اخبار نویس اعلی درجے کے واقعہ نگار ہین اور چند صاحبان یورپ
شریک تحقیقات بھی کامل محقق روزگار ہین محمد حیات خان صاحب ضلع راولپنڈی کے رہنے والے
حیات افغانی مین لکھتے ہین کہ الفنسٹن جو صاحب علم انگریزی اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ تجلہ پائیسر اور اوسکے
فرزند سلمناصر نے جو ملک آسور کے بادشاہ تھے اونھون نے اسرائیلیون پر تباہی ڈالی اور تھوڑے
عرصہ بعد بخت نصر نے اسرائیلیونکو گرفتار کر کے بابل مین لے گیا اور بارہ قومون مین سے دس قومین
مشرق مین رہین اور دو قومین یہودا اور بنیامین واپس گئین تو ہوسکتا ہی کہ افغانونکا جد اعلی
قیس عبد الرشید اون باقی ماندہ اسرائیلیونمین سے ہو محمد حیات خان صاحب نے بہت بڑی تحقیق سے لکھی ہے
قیس عبد الرشید تک پٹھانونکی ساری قومونکے سلسلے پہونچائی ہین اور لکھا ہی کہ افغانی روایتین سب متفق ہین کہ قیس
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین مسلمان ہوئی اور ایک روایت غور کی تاریخ سے ایسی ملتی ہی کہ حضرت علی
کے وقت مین جب شنسب جو ملک غور کا رئیس تھا ایمان لایا تو اوسوقت قیس بھی مسلمان ہوئی اس کتاب کا لکھنے والا
لکھتا ہی کہ یہان عبرانی مین لفظ حلح کا ہی دونو جگہ ہین مگر ترجمہ مین پادریون نے پہلی حی پر نقطہ دیا ہی اور بعضون نے آخیر مین
جیم کا نقطہ دیا ہے اور خابور کی حی پر بھی نقطہ دیا ہی معلوم ہوا کہ عبرانی مین حی تھی اب خی اور جیم سے
خلج ہوگیا اور خابور مین بھی خی نقطہ دار ہوگئی اور حیات افغانی مین قوم خلج کا ذکر ہی اور تاریخ فرشتہ

سے نقل کیا ہی کہ جب اس قوم نے یعنے افغانون نے سن ایکسو تینتالیس ۱۴۳ ہجری مین پشاور کی نواح مین حملہ کر کر
قبضہ کر لیا تو لاہور کے راجہ نے فوج بھیجی اور چند لڑائیان ہوتی رہین لوگ کابل اور غور اور خلج کے جو مسلمان ہو چکے تھے
ایک دین ہونیکے باعث سے افغانون کے مدد کو آئی اور منشی عبد الکریم صاحب لکھنوی نے جو کتاب
گلشن ہند تاریخ ہندوستان کے بیان مین لکھی ہی اوسمین لکھا ہی کہ غزنوی تاریخون سے معلوم ہوتا ہی کہ سلطان محمود
کے بہت امیر قوم خلج مین سے تھی اور سلطان محمود کے بیٹے سلطان محمد کے حال مین لکھا ہی کہ اوسنے اپنے
بھائی سلطان مسعود سے لڑائی کی اوسکی امیر اوس سے پھر گئی اور اوسکو پکڑ کر قلعہ خلج مین قید کیا اور اونکے
بھائی سلطان مسعود کی پیشوائی کے لیے ہرات کی طرف دوڑے یہان سے معلوم ہوا کہ خلج کسی شہر کا نام
ہی جہان یہ قوم رہتی تھی اور وہ شہر ہرات کے پاس ہی اور حیات افغانی مین افغانستان کے پچھم طرف کے
حصہ کے چار شہر بہت بڑے لکھی ہین کابل غزنین قندہار ہرات اب ثابت ہوا کہ افغانستان مین قریب
ہراۃ کے مقام خلج مین اوس بادشاہ نے اسرائیلیونکو بسایا تھا اور خلج کے ساتھ لفظ خابور کا لکھا ہے
سو کیا عجب ہی کہ خابور کا لفظ بدلتے بدلتے کابل ہو گیا ہو اب پٹھانونکا بنی اسرائیل مین سے ہونا قریب
قیاس ہو گیا واللہ اعلم حیات افغانی مین ہی کہ کتاب مخزن افغانی جو سنہ [illegible] ہجری مین جہانگیر بادشاہ کے
کے وقت مین خان جہان قوم لودی نے نعمت اللہ ہروی کی مدد سے لکھی ہے اوسمین قیس عبد الرشید کا
نسب نامہ طالوت بادشاہ تک پہونچایا ہے اور طالوت کے بیٹے کا نام ارمیا اور پوتے کا نام افغان
لکھا ہے اور لکھا ہے کہ ارمیا کے دوسرے بھائی ارخیا تھے اور ارخیا کے بیٹے کا نام آصف تھا اور طالوت
کا نسب نامہ یہودا تک لکھا ہی محمد حیات خان لکھتے ہین کہ طالوت حضرت یہودا کی نسل مین نہین ہین بلکہ
حضرت بنیامین کی نسل مین ہین اور طالوت کے بیٹونکے نام جو حضرت شمویل علیہ السلام کی کتاب مین ہین
اونمین ارمیا اور ارخیا کوئی نہین ہے ہم کہتے ہین کہ حضرت ارمیا پیغمبر علیہ السلام کے رفیق ارخیا تھے
کیا عجب ہے کہ یہ نسب نامہ حضرت ارمیا تک پہونچا ہو اور اوپر کے نام طالوت تک لوگونکو معلوم نہوی
اونہون نے طالوت کا نام لکھدیا اور طالوت کو غلطی سے حضرت یہودا کی نسل مین لکھدیا اب حزقیا
کا حال سنو جب وہ بادشاہ ہوا پچیس برس کا تھا اوسنے اونتیس برس یروشلم مین بادشاہت
کی اوسنے اپنے باپ داود کی مانند خداوند کے حضور سب بات مین نیکوکاری کی اونچی مکانونکو ڈھا دیا
اور مورتون کو توڑا اور بیسرتونکو کاٹ ڈالا اور پیتل کا سانپ جو حضرت موسی علیہ السلام نے بنایا تھا

اوسنے توڑکر چکناچور کیا کیونکہ بنی اسرائیل اوس زمانہ تک اوسکے آگے خوشبویان جلاتے تھے اور اوسنے
خداوند پر ایسا بہروسا کیا کہ بعد اوسکے یہودا کے سب بادشاہون مین ویسا ایک ہوا اور نہ اوس سے
آگے کوئی ہوا تہا وہ خداوند سے لپٹا رہا اور اوسکی فرمانبرداری سے جدا نہوا اون حکمونکو جو خداوند نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو دئے تھے حفظ کیا اور خداوند اوسکے ساتھ تہا وہ جدہر کو گیا کامیاب رہا اور شاہ
آسور سے باغی ہوا اور اوسکی خدمت نکی اوسنے فلستیونکو غزّہ تک اور اونکی سرحدونکی انتہا تک مارا
حزقیا کی سلطنت کے چودہوین برس آسور کا بادشاہ سنحریب یہودا کے مضبوط شہرون پر چڑہا اور انہیں
لے لیا پہر آسور کے بادشاہ نے یروشالم کی طرف فوج بہیجی اوس فوج کے سردار نے حزقیا کو بہت دہمکایا اوسنے
حضرت اشعیا علیہ السلام سے کہلا بہیجا کہ دعا مانگئی اور حزقیا نے خود اپنے گہر مین جاکر دعا مانگی تب اللہ
کے فرشتہ نے آسور کے بادشاہ کی فوج مین جاکر ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی قتل کئے اور بادشاہ چلا گیا
اے محمدی بہائیو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد کا سارا احوال حضرت اشعیا علیہ السلام
کے وقت تک اسلیے صاف صاف لکہدیا گیا کہ حق خوب کہلجاوے کہ جس نبی آخر الزمان صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر زبور شریف مین جابجا موجود ہے اور اونکے پتے یہ ہین کہ اونکے وقت مین خداپرستی تمام
زمین مین پہیل جاویگی اور ایمان والے غالب ہون گے اور کافر مٹ جاینگے اور عاجز ہوکے وہ بجا لینگے پہر خداپرستی
قیامت تک پہیلی رہیگی پشت در پشت ایمان رہیگا یہ پتا حضرت سلیمان کا ہرگز نہین ہوسکتا کیونکہ بعد
حضرت سلیمان علیہ السلام کے اکثر فرقے بنی اسرائیل کے بت پرست ہوگئے یاراب عام تک جرام نے اور اوسکے
بعد اور بادشاہون نے اکثر ملکونمین بت پرستی پہیلائی اور نبیونکے خون بہائے گئے فقط یہودا اور بنیامین اور
لاوی کے فرقے مین اور جو اور فرقونمین سے خداپرست اونکے ساتھ تھے اونمین تہوڑی مدت خداپرستی رہی پہر
آخر کو یہودا کے بادشاہون نے بہی اور اسرائیلی فرقون کی راہ سیکہی کیسی کیسی بت پرستیان اس فرقے
مین بہی ہوئین نبیونکو اور اچہے لوگونکو کیسا کیسا ظالمون نے ستایا جو کوئی تواریخ شریف کو اول سے آخر تک
خوب دیکہیگا اور یہ سب ظلم اور کفر جو اسرائیلیونمین پہیلا ہوا تہا دیکہیگا وہ صاف دیکہ لیگا کہ وہ زمانہ
بڑی عدالت کا اور امن امان کا ابہی تک نہین آیا تہا اور فرقونمین ایمان اور خداپرستی پہیلنے کا کیا ذکر
ہے یہان تو اسرائیلیونمین مدتون کفر پہیلا رہا اور زبور شریف مین جابجا یہ خبرین ہین کہ ساری قومین اسکے
آگے سجدہ کرینگے اور ساری زمین مین خداپرستی پہیلی گی اور پہر قیامت تک پہیلی رہے گی جو شخص کہ

کہ وہ زمانہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اور اونکے بعد کا ہی وہ شخص دل کا اندہا ہی یا اللہ ہماری دلونکو نور
محمدی سے روشن رکہیو آمین چہٹا باب ہوسیع علیہ السلام کا صحیفہ جو توراۃ شریف کے
جلد میں لگا ہوا ہی اوس تمام صحیفہ کا درست ہیبتناک یہ انداز ہے کہ اللہ تعالے اسرائیلیونکو پہلے ظالم بادشاہ
مقرر کر کے اونکے ہاتھ سے انکو ہلاک کرونگا پہر یہ خبر دیتا ہی کہ آخری زمانہ مین پہر رحم کرونگا اور تمہارا اول سید ہا
کرونگا او یہ تمام باتیں اسکے وقت سے پیشتر اور نشان صاف صاف ہر صحیفہ مین بتلاتا ہی جناب ہوسیع علیہ السلام
عزیا او یوتام او آحز او حزقیا کے وقت مین تھے اونہین دنون بنی اسرائیل کے دس فرقونکا بادشاہ یارابعام
تھا اوسکے صحیفہ مین اللہ تعالے اسرائیلیونکو اور افرائیم کے فرقی کو ڈراتا ہی کہ مین تمہارے ملک کو اور تمکو برباد
کرونگا پہر رحمت کے وعدے بہی جابجا فرماتا ہی پہلے باب مین فرمایا کہ اسرائیل کے گہرانی پر رحم نکرونگا اونہین
بالکل اوٹھا لیجاؤنگا لیکن یہودا کے گہرانے پر رحم کرونگا سواس خبر کا یون ظہور ہوا کہ اسرائیلی دس فرقونکو
آسور کا یعنے عراق کا بادشاہ پکڑ لے گیا اور یہودا والے بچ گئی پہر تہوڑی مدت کے بعد جب اونہین بت
پرستی کی پہلے اونکو بخت نصر نے تباہ کیا پہر اسی پہلے باب کے آخر مین یہ وعدہ ہی کہ بنی یہودا او بنی
اسرائیل باہم اکٹھے ہونگی اسی طرح دوسرے باب مین پہلے یہ خبر ہی کہ مین انہین برباد کرونگا پہر بڑے بڑے
رحمت کے وعدے ہین کہ مین اونکو امن امان دونگا اور انپر رحم کرونگا اونسے فرماتا ہی تم اللہ کو پہچانوگی
تیسرے باب مین پہلے فرمایا کہ بنی اسرائیل بہت دن تک بغیر بادشاہ اور بغیر حاکم او بغیر قربانی کے رہین گے
اور اسکے بعد بنی اسرائیل رجوع کرینگے اور اللہ کو ڈہونڈین گے اور آخری دنون مین وہ ڈرتے ہوئے اللہ کی
اور اوسکی رحمت کی پناہ لین گے چوتہی باب مین اللہ تعالے بنی اسرائیل کے جہوٹ بولنی اور بے رحمی اور خون
اور چوری اور حرامکاری اور بت پرستی کی شکایت کر کے اونکی تباہی اور بربادی کی خبر دیتا ہی پانچوین باب مین
بنی اسرائیل اور افرائیم کی بدکاریون کی شکایت کر کے اسرائیلیونکی اور افرائیم اور یہودا سب کی ویرانی اور
بربادی کی خبر دیتا ہی پہر چہٹے باب مین رحمت کے وعدے ہین پہر افرائیم اور اسرائیل اور سمرون کی بت پرستی
اور بدکاریونکی اوپر قہر اور غضب کے کلمے دسوین باب تک چلے گئی ہین پہر گیارہوین باب مین شکایتون کے بعد
اللہ رحمت کے کلمے فرماکر نوین آیت مین فرماتا ہی کہ مین پہر کبہی افرائیم کو ہلاک نکرونگا تیرہوین باب مین پہر غضب
کے کلمے اور تباہی کے خبرین ہین پہر چودہوین باب مین رحمت کا جوش ہے اور یہ بشارت ہی کہ اسرائیلی لوگ
توبہ کرینگے اور افرائیمی لوگ بتونکو نہین پوجین گے اللہ فرماتا ہی کہ مین اونکی بناوٹونکو درست کرونگا مین اونسے

محبت کرونگا اسی طرح کی محبت اور رحمت کے کلمے اور بھی فرمائی ہین اب سمجھنا چاہیے کہ یہودا اور
بنیامین کے سوا اسرائیلیون کے دس فرقون سے بیان رحمت کا وعدہ ہوتا ہی سو جب سے عراق کا
بادشاہ حزقیا بادشاہ کے وقت مین ان دس فرقون کو پکڑ لے گیا تب سے یہود اور نصاری کے اندر اونکا
نام او نشان تک کہین نہین پادری گاڈفری ہگنس نے جو کتاب دین محمدی کے حمایت مین لکھی ہی اوسمین
لکھا ہی کہ قوم یہودا اور بنیامین کے فرقون سے معلوم ہوتا ہی کہ اسقدر لوگ دین محمدی مین داخل نہین ہوے
جسقدر باقی اسرائیلیون مین دین محمدی پھیلا کہ بالکل قومین دین محمدی مین کھپ گئین اگر محمدی ہوئین یہ قومین داخل نہین
ہوئین تو بتلاؤ وہ کیا ہوئین اس پادری کے بیان سے معلوم ہوا کہ اسرائیلیون کی دس قومین اب نہ یہودیون
مین نہ نصاری مین ہین وہ سب محمدیون مین مل گئین مدت ہوی کہ ایک یہودی بغداد کا لکھنؤ مین آ یا تھا وہ یون
کہتا تھا کہ بغداد مین اور ملک شام مین اور سب جگہ پر یہودیون کی بارہ قومون مین سے اڑھائی قومین باقی
ہین بنی یہودا اور بنی یوسف اور بنیامین کا آدھا فرقہ باقی ساڑھے نو قومین غائب ہین اور وہ قومین مین کے
اوس پار اور چین کے اوس پار ہین جہان کوئی اور یہودی جا نہین سکتا اگر جاوے تو وہ لوگ مار ڈالین
اس یہودی نے جو چین کا پتا دیا تھا ہتا ایک اخبار سے بھی معلوم ہوا مطبع نولکشوری کے اخبار مین
ایک مرتبہ یہ عبارت چھاپی گئی تھی وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ یعنے اسد تعالے سورہ
اعراف مین فرماتا ہی کہ موسی کی قوم مین سے ایک امت ہی کہ سچے دین کی راہ بتلاتے ہین اور اوسی کے موافق عدالت
کرتے ہین تفسیر مین سُدّی اور ابن جُریج کی روایت اور تفسیر والون کی ایک جماعت کی روایت لکھی ہی کہ یہ وہ
لوگ ہین کہ مغرب کی طرف ملک چین مین رہتے ہین مسلمانون کے قبلہ کیطرف نماز پڑھتے ہین اور مسلمان ہین
اور حضرت موسی علیہ السلام کی قوم مین سے ہین اخبار والا لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قوم یانتھی ہی جو ملک
یونان حصہ مغربی اقلیم چین مین رہتے ہین جو کہ آجکل مشہور ہو رہی ہین اور بعضے اخبارون مین بقول تاریخ والون کے
اونکو اولاد عرب سے خیال کیا ہی اور بعضون نے بنی اسرائیل مین سے کہا ہی پس عبارت تفسیر سے صحیح پتا اون لوگون کا
یہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ بنی اسرائیل مین سے ہین اس اخبار کے بیان سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ محمدی دین ہین اور وہ
یہودی جو کہتا تھا کہ اگر کوئی یہودی وہان جاوے تو وہ اوسکو مار ڈالین اسکا یہی باعث ہی کہ وہ لوگ محمدی
ہین یہودی کو اپنے ملک مین نہین آنے دیتے یہ جو سورہ اعراف کی آیت ہی اوسکے بیان مین امام محی السنۃ بغوی رحمۃ
اللہ علیہ نے تفسیر معالم التنزیل مین یون لکھا ہے کہ کہتا کلبی اور ضحاک اور ربیع نے کہ وہ کچھ لوگ ہین چین کے پیچھے

مشرق یعنے پورب کے کنارے پر ایک نہر پر جسکا نام نہر اُزُداف ہی اونمین کسی کے پاس ایسا مال نہین کہ اوسکی
ساتھی کا اوسمین دخل ہو رات کو اونپر مینہہ برستا ہی اور دنکو اونپر دہوپ پڑتی ہی اور وہ کہیتی کرتی مین ہم مین سے
اُن تک کوئی نہین پہونچتا اور وہ سچے دین پر ہین اور ذکر کیا گیا ہی کہ جبریل علیہ السلام حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو معراج کی رات مین اون ملک لے گئی آپنے اونسے باتین کین جبریل علیہ السلام نے اونسے کہا
بہلا تم پہچانتے ہو کسے باتین کر رہے ہو وہ بولے نہین اونہون نے فرمایا یہ محمد ہین ان پڑہ نبی تب وہ لوگ آپ پر
ایمان لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ موسی علیہ السلام ہمسے فرما گئے ہین کہ جو کوئی تم مین سے احمد کو پاوے
تو میری طرف سے اونکو سلام پہونچا دے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ کو اور اونکو سلام کا
جواب دیا پہر اونکو دس سورتین قرآن کی پڑہائین جو مکہ مین اوتری تہین اور اونکو نماز اور زکوۃ کا حکم
کیا اور اونکو حکم کیا کہ اپنی جگہ پر رہین اور وہ ہفتے کے دن عبادت کرتے تھے آپ نے اونکو جمعے کا حکم کیا
اور حکم فرمایا کہ ہفتے کو چھوڑ دین اور بعضون نے کہا ہی کہ اس آیت مین اون یہودیونکا ذکر ہی جو حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمان ہوئے اور پہلی بات زیادہ صحیح ہی اب سمجھنا چاہیے
کہ اس صحیفے مین جو اون دس قومون سے اللہ وعدہ کرتا ہی کہ پہلے مین تمکو بڑے بڑے سزائین دونگا
پہر آخر کو تمپر رحم کرونگا اور تمکو توبہ دونگا یہ وعدہ یون پورا ہوا کہ وہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
مرحومہ مین داخل ہوئے اور یہ جو پہلی باب کی گیارہوین آیت مین وعدہ ہی کہ اسرائیلی لوگ اسواسطے اکہٹے
اور یہودا اور اسرائیلی لوگ اکہٹے ہونگے اور دوسرے باب کی چودہوین آیت اور تیئیسوین آیت مین وعدہ
ہی کہ مین اونکو اونکی زمین مین یعنے ملک شام مین رکہونگا اور اونپر رحم کرونگا اوسکو یون سمجھنا چاہیے کہ کچھ
محمدی لوگ اون دس قومون مین کے ملک شام مین بسے ہین اور یہودا اور یہودا اسلئے محمدی دین مین ہین اونکے
ساتھ اکہٹے ہوتے ہین یا آیندہ زمانے مین امام مہدی علیہ السلام کے وقتین وہ سب ملک شام
مین رہینگے واللہ اعلم پادری گاڈفرئی ہگنس اوسی کتاب مین لکہتا ہی کہ سمرون کی دس قومین جو اوس وقت
گنتی مین بہت تہین اور نہایت فتح کرنے والے پیغمبر کو ڈہونڈتے تہین تو وہ دس قومین محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو وعدہ کیا ہوا پیغمبر کیون نہ سمجہتین پہر لکہا ہی کہ یہودیونکا قول ہی کہ سمرون کے لوگ بت پرستونکے
اولاد مین سے تہے پہر لکہتا ہی کہ رومیون کے زمانے مین اونکی گنتی بہت کثرت سے تہی وہ لوگ ایک اونچا
عبادت خانہ جرزیم کے پہاڑ پر بادشاہ ہرکنیس کے زمانہ تک رکہتی تہی اوس نے اوسکو مسمار کروا دیا اور اپنے

تیئین دسون قومون کی اولاد مین سے سمجھتے تھے اب ہم کہتے ہین کہ دس قومون کو جو وہ بادشاہ پکڑ لے گیا تھا
اور اونکے بدلے وہان بت پرستونکو بسایا تھا تو کیا عجب ہی کہ اسرائیلیون مین سے تھوڑونکو چھوڑ گیا ہو یا اون
دس قومونکے کچھ لوگ اپنے ملک مین چلے آئے ہون اونکی اولاد کا وہان ہونا تعجب کی بات نہین ہی یعقوب جو
اپنے خط کے سرے پر لکھتے ہین کہ اون بارہ فرقونکو جو تتر بتر ہین سلام اس سے معلوم ہوا کہ بارہ فرقون
مین سے کچھ لوگ جو تتر بتر تھے وہ عیسائی ہوگئی تھے پادری گاڈفری کے بیان سے صاف ظاہر ہوا کہ دس
فرقے سب دین محمدی مین داخل ہوئی اور سب بندونکو ایمان دی آمین جناب میکا علیہ السلام
کا صحیفہ جو توراۃ شریف مین داخل ہی اوسکے سرے پر لکھا ہی کہ اللہ کا کلام جو یہودا کے بادشاہون یوتام اور
آخز اور حزقیاہ کے دنونمین مورستی میکہ کو پہونچا جو اونہون نے سمرون اور یروشالم کی بابت دیکھا اس صحیفہ
مین بھی اللہ سمرون والے اسرائیلیونکو اور یہوداکو جو یروشالم کے رہنے والے تھے قید ہوکر پکڑی جانے سے
اور بڑی بڑی مصیبتون سے ڈراتا ہی اور اونکی بت پرستیون اور بد افعالون کے اوپر کھلی قہر اور غضب کے فرماتا
ہی اور اونکے ملک کی ویران ہونیکی خبر سناتا ہی تیسرے باب کی بارہوین آیت مین فرماتا ہی کہ صیہون تمہارے ہی
سبب سے کھیت کیطرح جوتا جائیگا اور یروشالم تودہ تودہ بنجائیگا اور ہیکل یعنے مسجد کا پہاڑ جنگل کے اونچے
مکانون کی طرح ہوجائیگا سید منصور علی صاحب دہلوی دولت فاروقی مین لکھتے ہین کہ میمندلیس ایک یہودی
تاریخ والا لکھتا ہی کہ ترنتیوس روفس جو طیطس کی فوج کا ایک افسر تھا اوسنے ہیکل کی یعنے مسجد کی بنیاد پر ہل چلوائی
ای محمدی بھائیو دیکھو اول اللہ تعالے نے اسرائیلیونکی بد اعمالونپر اونکو بخت نصر وغیرہ ظالم بادشاہون سے
ڈرایا یہانتک کہ اوس بڑی مصیبت کا پتا بتلایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے چالیس برس بعد طیطس رومی
بت پرست کی فوج سے مسجد بیت المقدس کی ویرانی ہوئی اور عین مسجد کی جگہ پر ہل چلوایا گیا اب اسکے بعد
دیکھو اللہ تعالے اوس مسجد کی بڑی آبادی کی خبر دیتا ہی وہ آبادی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے خادمون کے ہاتھ سے ہوئی چوتھے باب مین ارشاد ہوتا ہی لیکن آخری دنونمین ایسا ہوگا کہ خداوند
کے گھر کا پہاڑ پہاڑون کی چوٹی پر قائم کیا جاویگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا جاویگا اور قومین
اوسکی طرف روانہ ہون گی اور بہتیرے قومین آوین گے اور کہین گے کہ چلو کہ ہم لوگ خداوند کے پہاڑ
اور یعقوب کے خدا کے گھر کو چڑھ جائین اور وہ ہمین اپنی راہین سکھلاویگا اور ہم اوسکے راستونپر
چلینگی کیونکہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا کلام یروشالم سے نکلیگا دیکھو یہ صاف پتا اور نشان

محمدی وقت کا ہو کہ مسجد بیت المقدس پھر اچھی طرح بنائی گئی اور ہر طرف سے ایمان والے لوگ اوسکی زیارت کے واسطے جانے لگے اور اللہ کے کلام کا اور شریعت کا وہان سے ظہور رہا کیونکہ محمدیون کی حکومت پہلے شہر بیت المقدس مین قائم ہوئی وہان قرآن اور حدیث کا ظہور ہوا وہان سے تمام ملک شام مین اللہ کا کلام اور شریعت پہیلے اور بڑے بڑے علماء اہلے وہان رہے محمدی بادشاہون نے وہان بہت سے مدرسے بنائے ہر ہر طرف کے لوگ اللہ کا کلام اور اوسکی شریعت سیکھنے کو آئے اب ارشاد ہوتا ہی اور وہ بہتیری قومون کے درمیان عدالت کریگا اور دور تک زور آور گروہون کے لیے جو دور رہتی ہین فیصلہ کریگا یہانتک کہ وے اپنی تلوارونکو توڑ کر پہالین بنا دینگے اور اپنی برچہیونکو ہنسوئی۔ ایک قوم دوسری قوم پر تلوار نہین چلاوے گی اور وے پہر جنگ نہ سیکھینگے تب وے ہر کوئی اپنی اپنی تاک کے نیچے اور انجیر کے درخت تلے بیٹھین گی اور اونہین کوئی نہ ڈراویگا کیونکہ رب العالمین کے منہہ نے یہ فرمایا ہی۔ ان پاک کتابون کا جابجا یہ انداز ہی کہ اللہ تعالے کوئی خبر اول زمانے کی سناتا ہی کوئی حال اخیر زمانہ کا بتلاتا ہی ان خبرونکا ظہور حضرت عیسے علیہ السلام کے زمانے مین ہوگا تمام جہان کے سب لوگ محمدی ہو جاوینگے لڑائی موقوف ہو جاوے گی اب ارشاد ہوتا ہی کیونکہ ساری قومین اپنے ہر ایک اپنے اپنے معبود کا نام لیکے چلیگا اور ہم لوگ خداوند اپنے خدا کا نام لیکے ہمیشہ کے لئے ابدالآباد تک چلا کرینگے اسکا یہ مطلب کہ اول اول ایک زمانہ وہ گذرا کہ اسرائیلیونکے سوا تمام قومین بتونکو پوجتین تہین مگر اسرائیلیونکے کبہی بہت لوگ کبہی تہوڑے لوگ اللہ ہی اللہ پکارتے رہے اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کے بدولت ساری قومونمین ایمان پہیلایا اور قیامت کے قریب سبکو محمدی بنا دیگا اسکے بعد یون ہی خداوند فرماتا ہی کہ مین اوسی دنمین اونکو جو لنگڑاتے ہین اور اونکو جو خارج کی گئین ہین اکہٹا کرونگا اور اونکو جنہین مین نے دکہ دیا ہی سمیٹ لونگا اور مین اونکو جو لنگڑاتے ہین ایک بقیہ ٹہراؤنگا اور انہین جو دور تک آوارہ کی گئے تہے ایک زور آور قوم بناؤنگا اور خداوند صیہون کے پہاڑ پر ابتک ہمیشہ تک اونپر سلطنت کریگا۔ یہ بشارت اسرائیلیونکو ہی کہ جو اونمین لنگڑاتے ہین یعنے ظالمون سے دبی ہوئی ہین اور جو خارج کی ہوئے ہین یعنے ایمان سے باہر ہو گئی ہین اونکو ایمان دونگا اور سبکو اکہٹا کرونگا اور جنکو مصیبتونمین ڈالا ہی اونکو سمیٹ لونگا فی الحقیقت ایسا ہی ہوا ہمارے پیغامبر برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقتمین بہت لوگ ایسے تہے جو اللہ کو اکیلا جانتے تہے اور حضرت عیسیٰ کو اور سب پیغمبرونکو اللہ کا بندہ اور پیغام پہونچانے والا سمجہکر مانتے تہے وہ تہوڑے سے تہے کافرونکا ہر طرف زور تہا وہ بول نہ سکتے تہے

اونکو اللہ نے غلبہ دیا اور انکا ہونا اوس زمانہ مین بڑی نعمت تھی اور انکے باعث سے بکی
عقل والون نے بچا تاکہ جو ایمان کی راہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم بتلاتے ہین وہی راہ اگلی
پیغمبرون کی تھی کیونکہ اوس راہ کی جاننے والے ابتک موجود ہین اونکے حق مین فرمایا
کہ اونہین کو بقیہ ٹھہراونگا یعنی پیغمبرون کے طریق پر وہی باقی رہی ایسی مشکل وقت مین ایمان پر قائم رہے
اونکا بڑا رتبہ ہے صحیح مسلم مین ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی فرمایا اِنَّ اللّٰہَ نَظَرَ اِلٰی
اَھْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَھُمْ عَرَبَھُمْ وَعَجَمَھُمْ اِلَّا بَقَایَا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُکَ لِاَبْتَلِیَکَ
وَاَبْتَلِیَ بِکَ یعنی اللہ نی زمین کی لوگون کو عرب والون اور عجم والون کو غضب کی نگاہ سی دیکھا
مگر جو بقایا تھی کتاب والون مین سی اور فرمایا کہ مین نے تجکو اسی لیے بہیجا کہ تجکو آزماؤن اور تیری باعث
سی اورون کو آزماؤن یعنی کچھ لوگ کتاب والون مین یعنی توریت اور انجیل والونمین ایمان پر
قائم تھی اونپر رحمت کی نظر تھی باقی سب کو قہر و غضب کی نظر سی دیکھا اور اپنی پیاری پیغمبر
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سی فرمایا کہ مین نے تجکو ایسی وقت مین اسلیئی بہیجا کہ تجکو آزماؤن یعنی تیرا امتحان
سب کو دکھلاؤن کہ تو ایسی مشکل وقت مین سچا دین سب مین پہیلاوی اور اللہ کی راہ مین
بڑی بڑی محنتین اوٹھاوی اور اللہ کی سوا کسی کا ڈر دل مین نہ لاوی اور تیری باعث سی اورونکو
آزماؤن یعنی جو تیرا ساتھ دینگی وہ بہی اللہ کی راہ مین بڑی بڑی مصیبتین اوٹھاوینگی تب دین کو سارے
عالم مین پہیلائینگی اور یہہ جو فرمایا کہ جو دور تک آوارہ کیئی گئی ہین اونکو زور آور قوم بناؤنگا ظاہر
یون لگتا ہے کہ یہہ اون دس قومون کی طرف اشارہ ہی جن کو ظالم بادشاہ نی ایران و بلخ وغیرہ تک
نکالدیا تھا یا اور لوگ جو دور ملکون مین تتر بتر ہو گئی تھی اگر یہ وہ اسرائیلی ہین جو ملک چین مین ہین سچ مچ
ہین جنکا اوپر ذکر ہو چکا جو سب محمدی ہین تو اونکا غلبہ صاف ظاہر ہی کہ لعن تلک کوئی جا نہین سکتا
اور کوئی اونپر غلبہ نہین کر سکتا اور اگر وہ لوگ بہی پٹھان ہین جنکا اسرائیلیون مین ہونا
بعضی پادریون کا پکا گمان ہی تو اونکا زور اور قوت اور بہادری بہی سب پر ظاہر ہی علاوہ
کہ اللہ صیہون کی پہاڑ پر ہمیشہ تک سلطنت کریگا یعنی جو لوگ اللہ کی دین پر ہین وہ وہان سلطنت
کرینگے سو تیرہ سو برس سے وہان محمدیون کی سلطنت قائم ہی پہر اللہ تعالی دسوین آیت مین یہہ
خبر دیتا ہی کہ اے صیہون کی بیٹی اب تو شہر سی باہر نکلیگی اور بابل تک جائیگی پہر گیارہوین آیت

مین فرماتا ہی کہ اب بہتیری قومین تیری مقابل جمع ہوئین ہین اور کہتی ہین کہ وہ ناپاک
کیا جاوی ہم اپنی انکہون سی صیہون کو دیکہین پر وہ لوگ اللہ کے ارادی کو نہین جانتے کیونکہ
وہ اونہین اون گٹہون کی طرح جو کہلیان مین ہون جمع کریگا ای صیہون کی بیٹی اوٹہہ اور داین
چلا کیونکہ مین تیری سینگہہ کو لوہا اور تیری کہرون کو پیتل بناؤنگا اور تو بہتیری قومون کو ٹکڑی ٹکڑی
کریگی اور تو اونکی ذخیری کو اللہ کی نذر کریگی اور اونکی مال کو اوسی دیگی جو ساری زمین کا خداوند ہی
پادری طامس سکاٹ لکہتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ بہت سی قومین جمع ہووینگی کہ صیہون کو اپنی
بت پرستی سے خراب کرین اور یہ وہ لوگ نہ جانینگے کہ خدا نی اونکو جمع کیا ہی تاکہ غلہ کی طرح وہ جہاڑے جاین
اور صیہون جو کمزور تہا وہ لوہی کے سینگون اور پیتل کے کہرون سی مضبوط کیا جاویگا اونکو روندیگی اور
اونکی لوٹ سی مالا مال ہوکر اللہ کی نذر کریگا جسکی یہودی فتح پائینگا یہودی تواریخ مین کوئی ایسا واقعہ
نہین ہے جو اس پیش خبری سی موافق ہو سنحاریب کی فوج یہودیون سی برباد نہین ہوئی تہی نہ اونکا کچہہ
دخل بابل کی فتح مین تہا مکابیس کی فتوحات جو انٹیوکس پر تہی اوسمین کچہہ یہہ پیش خبری پوری
ہوئی ہی اور جب قسطنطین نے مذہب بدلا اور عیسائیون نے اپنی دشمنون پر غلبہ پایا اوسمین بہی کچہہ
یہ پیش خبری پوری ہوتی ہی لیکن ٹہیک کرکے بالکل پورا ہونا اسکا آیندہ دیکہو اسطی ہی ای یارو تو لو
دیکہو پادری نے اقرار کیا کہ سنحاریب کی فوج کو اللہ کی فرشتی نی قتل کرڈالا کچہہ یہودیون نے اوس پر جہاد نہین
کیا اور بابل کو خسرو بادشاہ نی فتح کیا اسکے بعد یہودا مکابیس نے جو لڑائیان بت پرستون سے لڑین
اونمین یہ پیش خبری کچہہ پوری ہوئی یعنی بالکل پوری نہین ہوئی کیونکہ یہودا نی بہت سی قومون
پر غلبہ نہین پایا فقط یونانیون پر غلبہ پایا اور جب قسطنطین جو ٹہہ موٹہہ عیسائی ہوا تب بہی
عیسائیون نے اپنی دشمنون پر کچہہ تہوڑا سا غلبہ پایا پادری اقرار کرتا ہی کہ یہ پیش خبری تب بہی
بالکل پوری نہین ہوئی آیندہ زمانی مین پوری ہوگی ہای افسوس پادری کو یہ نہین سوجہتا
کہ یہ پیش خبری محمدی وقت مین پوری ہوچکی جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوئے اونہون نے
ساری قومون پر غلبہ پایا کافرون کی سب قومون پر جہاد کیا اب پانچوین باب کا شروع
یہ ہی ای فوجون کی بیٹی تو اب فوجون کی طرح جمع ہو ہم پر محاصرہ کیا جاتا ہی اونہون نے اسرائیل
کے حاکم کی گال پر چہڑی ماری ہی اور اے بیت لحم افراتاہ تو یہودا کے ہزارون مین

شامل ہونیکی لیی چھوٹا ہی تو بھی تجھمین سے وہ شخص میرے واسطے نکلیگا جو اسرائیل مین حاکم ہوگا اور اوسکا
نکلنا قدیم سی ہمیشہ کی دنون سی ہی اسپیے وہ اونکو چھوڑ دیگا اوسوقت تک کہ وہ جننی والی جنے
اور اوسکی باقی بہائی بنی اسرائیل کے پاس پہر آوینگی یہہ جو فرمایا کہ فوجون کی طرح جمع ہو یہ خطاب
اسرائیلیونسی ہی یعنی اب تجھمین بہت سی فوجین جمع ہونگی کیونکہ اسرائیلیون کے ساتھ اور بہت قومین
ایماندار جمع ہونگی تم سب جمع ہو اور منکرون سی لڑو پہر یہ خبر دی کہ پہلی اسرائیلی لوگ گہیر جاوینگی
کیونکہ اونہون نے اسرائیل کے حاکم کی گال پر چھڑی ماری اسکی سزا مین ظالم حاکم اونکو گہیر لیگا جیسا کہ متی
کی انجیل کے ستائیسوین باب مین جہان یہ ذکر ہی کہ یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو گرفتار کیا وہان
لکھا ہی کہ انہون نی سرکنڈا لیکر اوسکی سر پہ مارا اس ظلم کی یہ سزا ہوئی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے
بعد رومیون نے اونکو گہیر لیا اور مسجد بیت المقدس کو ویران کر دیا اب اللہ تعالی شہر بیت اللحم کو
فرماتا ہی کہ اگرچہ تو چھوٹا شہر ہی مگر تجھمین سے وہ شخص نکلیگا یعنی ظہور کریگا جو اسرائیلیون پر دین کا
حاکم ہوگا اور اوسکا نکلنا ہمیشہ سی اللہ کی علم مین مقرر ہی یہ بشارت صاف حضرت عیسی
علیہ السلام کی ہی آپ شہر بیت اللحم مین پیدا ہوئی اور اسرائیلیون پر دین کی حکومت اللہ نی آپکو
دی پہر اللہ فرماتا ہی کہ اسلیی وہ انکو چھوڑ دیگا اوسوقت تک کہ جننی والی جن چکی اسکا صاف مطلب
یہ ہی کہ یہہ جو اسرائیلیون سی وعدہ ہوتا ہی کہ آخر کو تم بت پرستون کو قتل کروگی اس وعدہ کا ظہور
اوس حاکم کی ہاتھون نہین ہوگا جو بیت اللحم مین پیدا ہوگا بلکہ وہ حاکم اسرائیلیون کو اسی مظلومی
کی حالت مین چھوڑ دیگا یہانتک کہ دوسری جننی والی جن چکی پادری لکھتا ہی کہ جننی والی جننی کی بڑی
نجات دہندہ کو اور چھوڑ دینی کا یہ مطلب لکھتا ہی کہ اسلیئی یہودی اپنی گناہون کی باعث سے
آسوریون اور کلدیون اور رومیون سی دق کیی جاینگی یہانتک کہ جننی والی جننی کی بڑے
نجات دہندہ کو اوپسند کیے ہوئے بقایا یہودی اپنے حقون کو پہونچین گی ہم کہتی ہین اسکا صاف
یہ مطلب ہے کہ اسلیئی کہ یہودیون نے حضرت عیسی پر ظلم کیا اس باعث سی رومیون کا ظلم اونپر رہیگا
یہانتک کہ جننی والی بڑی نجات دہندہ کو یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جنے گی تب
اونکے باقی بہائی بنی اسرائیل ہی اور اور قومین جی جنکا ایمان دینا اللہ کی ارادی مین ہی وہ
محمدی ہوکر ایماندار اسرائیلیون مین ملجاینگی آسکے بعد یون ارشاد ہوتا ہی اور وہ قایم ہوگا اور

خداوند کی قدرت سی اور خداوند اپنے خدا کی نام کی بزرگی سی نگہبانی کریگا اور وے
قایم رہینگے کیونکہ اب وہ زمین کے سوانون تک بزرگ ہوگا اور یہی سلامتی کا باعث ہوگا
یہہ اشارہ دوسری نجات دہندہ پیغمبر کی طرف ہی کہ وہ قایم ہوگا اور اللہ کی نام کی زور سی ایمانوالون
کی نگہبانی کریگا اور حکومت کریگا اور وہ ایمانوالی بہی قایم رہینگے کیونکہ اوس پیغمبر نجات دہندہ
کا غلبہ اور حکومت ساری جہانمین پہیلیگی اب دیکہو اسکے بعد کیسا صاف پتہ محمدی جہاد کا سو چوین
ہی ارشاد ہوتا ہی اور جب آسور ہماری سرزمین مین آویگا اور ہماری محلونمین قدم رکہیگا تب ہم سات
چرواہی اور آٹہہ سرگروہ قایم کرکے اوسپر چڑہینگے اور وہ تلوارسی اسور کی ملک کو اور نمرود کی
سرزمین کو اوسکے مدخلونمین ویران کرینگے اور اسور سی رہائی ہوگی جبکہ وہ ہماری سرزمین مین
آویگا اور ہماری سرحدونمین قدم رکہیگا آئی است محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم دیکہو جناب
میکا علیہ السلام صاف یہہ پتہ دیتے ہین کہ جب آسور والے یعنی عراق والے ہماری ملک
مین قدم رکہین گے تب ہم اونپر چڑہائی کرینگے اور اوس نمرود ظالم کی زمین کو ویران کرینگے سو ملک
عراق کا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت تک آباد تہا ایران کی بادشاہون کا وہان
عمل تہا ایران والون نے اوسوقت مین ملک شام پر چڑہائی کی تہی ابن اثیر نے تاریخ کامل
مین لکہا ہی کہ نوشیروان روم کی بادشاہ غطیانوس سے لڑنے گیا اور شہر دارا اور رہا لیلیا اور
ملک شام تک گیا اور حلب اور انطاکیہ اور قامیہ اور حمص اور بہت شہر لوٹی دیکہو اسی
نوشیروان کی وقت مین ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئی اور آپکی بعد آپکی خادمون نے
ملک عراق پر جہاد کیا اوسوقت سی شہر بابل جو اوس ملک مین تہا ویران ہوگیا معلوم ہوا کہ جناب
میکا علیہ السلام نی اسی وقت کی خبر دی تہی اور یہ جو فرمایا تہا کہ ہم چرواہین گے اسکی یہہ معنی ہین کہ
قوم کی ایماندار لوگ اور اور قومون کی ایمان والی سب ملکر ملک عراق کی کافرون پر چڑہائی کرینگے
محمدیون مین اسرائیلی بہی تہی جو محمدی ہوگئی تہی یہہ سب وعدے اونسی پوری ہوئی اوسوقت سے
پہلی ملک عراق پر کسی نے جہاد نہین کیا تہا پادری طامس سکاٹ لکہتا ہی کہ یہہ نجات دینی والا کا
وعدہ ہوتا ہی جو یہود کو آسوریون سے یعنی عراقیون سے اور اور دشمنون کی حملونسے نجات دیگا لیکن
سنحاریب کی حملہ کو اسنے [illegible] نے نہین ہٹایا اور یہودیون نے کبہی آسوریون کی ملک پر

یا اوس ملک پر جسکو کلدیون نے پیچھے حاصل کیا تھا نہ حملہ کیا نہ برباد کیا دیکھو ای ایماندارو پادری اقرار
کرتا ہی کہ یہودیون نے کبھی ملک عراق والون پر جہاد نہین کیا اور بابل اونکی ہاتھون ویران نہین
ہوا مگر پادری اللہ سی نہین ڈرتا اور یہہ اقرار نہین کرتا کہ یہہ پیش خبری محمدی جہاد کی ہی بلکہ لکھتا ہی کہ
عراق والونسے مراد کوئی اور قوم ہی جو عراق والونکی طرح ظالم ہونگے وہ آیندہ زمانہ مین عیسائیونکو ستاینگے
اور ایک بڑا چرواہا یعنی زبردست حاکم تھوڑیسے آدمیونسے اونکو برباد کریگا یا اللہ ان اندھون کو
آنکھین دے آمین آب ارشاد ہوتا ہی اور یعقوب کے باقی لوگ بہتیری قومون کے درمیان ایسی ہونگے
جیسا اوس خداوندسے اور جیسا پھوہی گھانس پر جو آدمی کے لیے نہین ٹھہرتی اور نہ بنی آدم کی خاطر
رہجاتی ہی اور یعقوب کے باقی لوگ غیر قومونکے درمیان بہتیری گروہون کے بیچ ایسی ہونگے جیسا شیر
ببر جنگل کے جانورون کے بیچ اور جیسا جوان شیر ببر بھیڑون کے گلے مین ہوتا ہی کہ جب وہ اونکے درمیان
گذر کرتا ہی وہ لتاڑتا ہی اور پھاڑ ڈالتا ہی اور کوئی چھڑانیوالا نہین تیرا ہاتھ تیری دشمنون پر بلند کیا جاویگا
اور تیری ساری مخالف نیست ہو جاوینگے دیکھو ان آیتون مین یہودیون کا حال صاف فرمادیا کہ
حضرت یعقوب کی نسل کے لوگ جو اوسوقت مین باقی ہونگے اور ایمان لاوینگے بہتیری قومون کے
اندر اوس کی طرح ہونگے یعنی کمزور ہونگے جیسا کہ ہوسیع علیہ السلام کے چھٹی باب کی چوتھی آیت
مین ہی کہ تمہاری نیکی صبح کے بادل کے مانند ہی اور اوس کے مانند جو سویری جاتی رہتی ہی اس جگہ
پادری ڈائلوڈیٹی لکھتا ہی کہ صبح کا ابر سورج کے نکلتی ہی یکایک پریشان ہو جاتا ہی اللہ فرماتا ہی
کہ اسیطرح تمہاری نیکیان جھٹ پٹ مٹجاتی ہین اسیطرح اس مثال کا یہان بہی یہی مطلب ہے
کہ اسوقت مین اسرائیلی لوگ جو ایمان لاوینگے بہت قومون کے درمیان کمزور ہونگے دشمنونکا سامنا
نہ کرسکینگے اور بہت قومون کی درمیان نہایت زبردست ہونگے کافرون سے خوب لڑینگے آب نشانہ
ہوتا ہی اور اوسی دن مین یون ہوگا خداوند فرماتا ہی کہ مین تیرے گھوڑون کو جو تیرے درمیان
ہین کاٹ ڈالونگا اور تیری گاڑیونکو نیست کردونگا اور تیری سرزمین کے شہرون کو سنسان کرونگا
اور تیرے ساری قلعون کو ڈھا دونگا اور مین تیرے ہاتھ کی جادوگریان موقوف کردونگا
اور تیرے یہان جادوگر پھر نہونگے اور تیری کھودی ہوئی مورتین اور وہ مورتین جو کھڑی کیگئی تہی
ہین تیرے درمیان سے نیست کرونگا اور تو آگے اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیز کو نہین پوجیگا

اور مین تیری بستیون کو تیری درمیان سے اوکھاڑ ڈالونگا اور تیری شہرون کو تباہ کر دونگا اور مین غصہ اور قہر کی ساتھ اون قومون سی جو نشنوا ہوئین بدلہ لونگا یہہ جو فرمایا کہ تیری گھوڑون اور گاڑیون کو نیست کر دونگا پادری لکھتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ اوس اچھی زمانہ مین لوگون کو اللہ پر بھروسا ہوگا گھوڑون اور قلعون اور گاڑیون پر بھروسا نہوگا اور جادو اور بت پرستی دور ہو جائیگی اور حضرت یرمیاہ علیہ السلام کے صحیفہ کی نوین باب کی تفسیر مین پادری لکھتا ہی کہ وہ لوگ گاڑیون اور گھوڑون سے رغبت رکھتے تھے لیکن زمانہ کی مصیبتونکی باعث سی یہ بھروسہ جاتا رہا تھا ای پادری یہہ صاف بشارت محمدی وقت کی ہی کہ جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوے وہ شیر ببر کیطرح کافرون پر غالب ہوے اور اونکا بھروسا فقط اللہ پر تہا اور ملک شام کی اگلی قلعی اور بہت سے شہر باقی نرہی مگر وہ لوگ اللہ کی بھروسی پر جہاد کرتے رہی اور اونکی شہرون کو یعنی ملک شام کی شہرون کو بھی اونہونے ویران کیا اوس زمانہ مین جہونے عیسائیونکا وہان زور تہا او نمین بہت سے قتل ہوے جنہون نے اللہ کا حکم نہ سنا اور ایمان نہ لای اسکی بعد چہٹی اور ساتوین باب مین اسرائیلیونکی بدکاری کی بڑے شکایت ہی پہر آخر مین رحمت کا وعدہ ہی ساتوین باب کی دس آیتون کی بعد ارشاد ہوتا ہی جسدن کہ تیری دیوارین پہر اوٹہائیجائینگی اوسدن وہ حکم دور تک جاری کیا جاویگا اوسیدن مین وہ آسور سے مصر تک اور مصر سی نہر تک اور سمندر سی سمندر تک اور کوہستان سی کوہستان تک تجہہ پاس آوینگی باوجود اسکی یہہ سرزمین اونکی سبب سے جو اوسمین بستی ہین اور اونکی کامونکی پہل کی سبب سے ویران ہوگی دیکھو پہر رحمت کی زمانہ کا یہی پتا دیا کہ تیری دیوارین پہر اوٹہائیجاوینگی اور مصر اور عراق اور تمام پہاڑونکی لوگ تیری زیارت کو آوینگی پادری طامس سکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہی کہ یروشالم کی دیوار کی پہر بنانی کا مقدر وقت آویگا ای ایماندار مسجد بیت المقدس کو جو بخت نصر نے ویران کیا اوسکی بعد خسرو بادشاہ نی آباد کیا اوسوقت کی یہہ خبر ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ اوسوقت سب ملکونمین بت پرستی پہیلی ہوئی تہی ہان دوسری ویرانی اس مسجد کی جو حضرت عیسی کے بعد رومیون نے کی تہی اسکے بعد محمدیون نے اس پاک مسجد کو آباد کیا اوسوقت مین مصر اور عراق مین اور عرب اور شام کی تمام کوہستانمین دین محمدی پہیل گیا اور سب ملکونکی لوگ بیت المقدس کی زیارت کو آنے لگے یہہ بشارت صاف اوسیوقت کی ہی پہر فرمایا کہ اگرچہ آخری وقت مین یہہ سرسبز ہونیوالی ہی مگر پہلی اسرائیلیونکی بد اعمالون کی باعث سی یہہ سرزمین ویران ہوگی اور چودہوین آیت

کی بعد اللہ فرماتا ہے جیسا اون دنونمین کہ تو مصر کی سرزمین سی نکلا ہوا تہا مین اوسکی مطابق اونہین
اپنی عجائب قدرتین دکہلا ونگا غیر قومین اوسی دیکھینگی اور باوجود اپنی ساری توانائی کی شرمندگی
اوٹہائینگی وے اپنے منہہ پر اپنے ہاتہہ کہینگی اور اونکی کان بہرے ہو جائینگے وے سانپ کیطرح خاک چاٹینگی اور
زمین کے رینگنی والونکی طرح وے اپنے بلونمین تہرتہراوینگے وے خداوند ہماری خدا کی طرف ڈرتے ہوئی متوجہ
ہونگے دیکھو پہر یہی پتہ دیا کہ مصر سی نکلنی کے بعد اسرائیلیون نے حضرت موسی علیہ السلام کی ہاتہون
کیسی کیسی کافرون کا غارت ہونا اور قتل ہونا انکہونسی دیکہا ویسی قدرتین پہر دکہاونگا کہ کافرون کی
سب قومون پر ایمانوالونکا رعب پڑجاویگا وہ نہایت دہشت و حیرت مین آجائینگے یہان پہر
توریت کی آیت کا مطلب کہولدیا کہ موسی کی مانند ایک پیغمبر بہیجونگا اسکی بعد پہر اللہ کی رحمت کا بیان
ہی پہر بیسوین آیت مین یون ہی تو یعقوب سے وفاداری کریگا اور ابراہام کو وہ مہربانی دکہائیگا
جسکی بابت تونی قدیم زمانہ مین ہماری باپ دادون سے قسم کہائی تہی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
توریت کی پہلی سورت کی سترہوین باب مین ہی کہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سی وعدہ کیا کہ مین تجکو
اور تیری بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک دیتا ہون کہ ہمیشہ کی لئی ملک ہوا ور مین اونکا خدا ہونگا
یعنی وہ مجہہ کو پوجینگے اور چوبیسوین باب مین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نی قسم کہا کہ مجہسی فرمایا
کہ مین تیری نسل کو یہہ زمین دونگا سو یہان حضرت میکا علیہ السلام اوسی وعدہ کا ذکر کرتے ہین کہ یا اللہ
تو اس وعدہ کو ضرور پورا کریگا سو یہہ وعدہ محمدی وقت مین پورا ہوا کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام
کی بعد یہودی لوگ بیت المقدس سے نکالیگئے اور بت پرستونے بیت المقدس کو ڈہا دیا اور عیسائیونکی
بہت خون بہائی پہر محمدی وقت مین عرب کی لوگ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیٹی حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام کی نسل مین تہے اونکو اللہ نے کنعان کا ملک دیا اور اونکو اوسمین بسایا اور اسرائیلی بارہ
فرقون مین جو جو محمدی ہوئی وہ سب اس وعدہ مین شریک ہوے **حضرت اشعیانبی علیہ
السلام کو اللہ تعالی نے جو کتاب عنایت فرمائی** اور وہ توریت شریف
کی جلد مین لگی ہوئی ہی اوس کتاب مین اللہ تعالی پہلی اسرائیلیون کو بت پرست بادشاہونسی
ڈراتا ہی اور یہہ خبر دیتا ہی کہ تمہاری بدکاریون اور شرارتون اور ظلم کی باعث سی ان ظالم بادشاہونکو
تمپر چڑہالاونگا یہہ خبر دیکی پہر تسلی دیتا ہی کہ آخری زمانہ مین تمپر رحم کرونگا اور جنہون نے تمپر ظلم کیا

اونکو بھی اور تمہاری قوم مین جو شریر ہین اونکو بھی اور ساری قومونکے کافرون کو سزا دونگا
اور اپنی تلوار بھیجونگا جہان اسرائیلیون کو بت پرستون پر فتح ہوئی اوس ذکر کے ساتھ
اللہ تعالی بہت بڑی فتحونکی خوشی سناتا ہی کہ آخری وقت مین تمہاری دشمنون کا نام ونشان
بالکل مٹا دیگا اور تم خدا پرستون کو بہت بڑا غلبہ دونگا اوس وقت کا یہہ پتہ دیتا ہی کہ اوس وقت مین
اللہ کا نام اور اوسکی شریعت ساری جہان مین پھیل جائیگی جب رسول پاک کی ہاتھون یہہ کام ہوگا اللہ تعالی
جابجا اوسکی پتے اور نشان تبلاتا ہی اس کتاب پاک یعنی زبور شریف کی بہت اشارون کا مطلب
صاف صاف اللہ نے کھولدیا ہی جابجا مظلومون کو تسلی دی ہی اور بڑی عدالت کی زمانہ کا وعدہ
کیا ہی جو باتین زبور شریف مین تھین وہی باتین ہر طرح طرح سی ارشاد فرمائین تاکہ لوگونکو خوب
معلوم ہوجاوینگی کہ وہ زمانہ ابھی تک نہین آیا آگی بڑھکر آویگا حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کی
شروع مین لکھا ہی کہ رؤیا یعنی دکھاوا اشعیا بن آموص کا جو اوسنی یہودا اور یروشالم کی بابت یہوداکی
بادشاہون عزیا اور یوتام اور آخز اور حزقیا کی دنون مین دیکھا اس کتاب کی سری پر اللہ تعالی اسرائیلیونکی
اور خصوصا یروشالم اور صیہون کی رہنی والونکی بد اعمالی اور خونریزی اور چوری اور رشوت خوری اور
اور بی انصافی کی اور یتیمون اور بیواؤن پر ظلم کرنیکی بڑی بڑی شکایتین کرکے چوبیسوین آیت مین
فرماتا ہی آہ مین اپنی دشمنون سی چین حاصل کرونگا اور اپنی بیریون سے بدلہ لونگا مین تجہپر
اپنا ہاتھ پھیرونگا اور تیرا میل صاف کرونگا اور سب تیرے رانگی کو جدا کرونگا اور مین
تیری قاضیون کو آگے کی طرح اور تیرے مشیرون کو ابتدا کی دستور کے موافق بحال کرونگا اوسکی
بعد تو راستبازون کی بستی اور دیانتدار آبادی کہلائیگی صیہون عدالت کی سبب اور وے جو اوسمین
گناہ سی باز آتی ہین راستبازی کی باعث نجات پاوینگے لیکن گنہگار اور بدکار سب کی سب ہلاک ہونگے
اور جو خدا سی باغی ہوگئی فنا کئی جاوینگی کہ لوگ بلوطون سی جو تمہاری شوق ہین شرمندہ ہونگے
اور تم اون باغون سی جن پر عاشق ہو شرمندہ ہوگی اور تم اوس بلوط کی مانند ہو جاؤ گے
جسکی پتے جھڑ جاوین اور اوس باغ کی مثل جو پانی نہونے سے سوکھ جاوی وہانکا پہلوان ایسا
ہوجائیگا جیسا سن اور اوسکا کام چنگاری ہوجائیگا وی دونون باہم جل جاوینگی اور کوئی اونکی
آگ نہ بجھاویگا پادری ڈاؤلی ڈیٹی لکھتا ہی کہ بلوط کا درخت بت پرست لوگونسی اور یہودیون سی

پوجا جاتا تہا اور اوسکی چہوٹے چہوٹے بودہے اپنی بتخانون کی گرداگرد لگایا کرتے تہی اب اس جگہ سے
پادری اسکاٹ کی تفسیر کا بیان لکہا جاتا ہی جو ہماری ماننہ مین لکہی گئی ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ حضرت
اشعیا علیہ السلام کی وقت مین آخز بادشاہ نے جو بت پرستی پہیلائی تہی اور پہر دشمنون نے چڑہائی کی پہچاہے
بادشاہ بت پرست نے حزقیا بادشاہ پر چڑہائی کی حزقیا بادشاہ بڑا ایماندار خداپرست تہا اوسنی فتح پائی
پادری کہتا ہی کہ یہہ پیش خبری اسی کی ہی کہ اسرائیلیونکو پہلی اللہ نے یون سزا دی کہ اونکی دشمنون کو اونپر
چڑہایا پہر جب اونہون نے توبہ کی تب اللہ نے اونکو فتح دی اب ہم کہتی ہین کہ اللہ تعالی نے شہر صیہون سی فرمایا
کہ تیری قاضیون اور مشورہ والون کو اگلی وقت کی طرح عادل اور منصف بناؤنگا یعنی جیسا
حضرت یوشع اور اونکی بعد کی قاضیون کی وقت مین اور حضرت داود اور حضرت سلیمان کیوقت مین
سب کیسی منصف اور عادل تہی ویسی پہر ہونگے یہہ خبر حزقیا بادشاہ کی وقت کی ہرگز نہین ہوسکتی
حزقیا کی وقت کا حال پادری طامس اسکاٹ نی اٹہائیسوین باب مین لکہا ہی کہ حزقیا کی اصلاح کرنیکے
بعد بہی ملک شام مین بے انصافی پہیلی ہوئی تہی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت کی خبر بہی یہہ
ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ اوسوقت مین قاضی اور مفتی فریسی زمان یہودی تہی جنہون نے حضرت عیسی
علیہ السلام کو قتل کا فتوی دیا پہر چہہ سو برس تک بت پرستون کا زور رہا اور اللہ فرماتا ہی کہ اسکی
بعد تو سچی بستی اور دیانت دار آبادی کہلائیگی اور حزقیا کی بعد اوسکا بیٹا منسا بادشاہ پہر بت پرست
ہوگیا اوسنی وہ بت پرستی پہیلائی کہ اللہ کی پناہ پہر تہوڑی دنون کی بعد بابل کے بت پرستون نے
ساری شہر کو ویران کیا پہر ستر برس بعد یہہ شہر آباد ہوا پہر حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد روم کے
بت پرستون نے اوسکو ویران کردیا آبادی کا نام جاتا رہا اور یہان اللہ تعالی اس شہر کو توبہ اور نجات
کی بشارت اور کافرون کو قتل کی خبر سناتا ہی یہان توصاف محمدی وقت کی خبر ہی جسوقت مین
ہر ہر ملک کی بہت سے بت پرست بتونکو پوجنی سی شرمندہ ہوئے اور بت پرستی چہوڑ کر محمدی دین مین آ
اور مسجد بیت المقدس کی پہر بنائیگی اور وہ سچی بستی اور دیندار آبادی کہلائی اور وہان کی قاضی اور
مفتی محمدی وقت مین ایسی ایسی اللہ والی ہوئے کہ اونکا احوال معتبر کتابونمین دیکہو تو معلوم ہوا اوس
ملک کی لوگ جو ایمان لای وہ پاک صاف ہوئے جو ایمان نہ لای وہ ذلیل و خوار ہوئے دوسرا باب
سنو اللہ تعالی فرماتا ہی آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ خداوند کی گہر کا پہاڑ پہاڑون کی چوٹی پر

قایم ہوگا اور ٹیلون سی اونچا کیا جائیگا اور ساری قومین اوسکی طرف روانہ ہونگی اور بہت سی
قومین جائینگی اور کہینگی آؤ ہم خداوند کے پہاڑ پر چڑہین اور یعقوب کی خدا کی گہر مین جاوین
کہ وہ اپنی راہین ہمکو بتلاویگا اور ہم اوسکی راستون پر چلینگی کیونکہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا
کلام یروشلم سی نکلیگا پادری ڈایلی ڈیٹی لکہتا ہی کہ آخری دنون سی انبیا لوگ مراد لیتی ہین وہ کل
زمانہ جو حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدا ہونیسی شروع ہوتا ہی اونکے دوبارہ آنیتک اور پہاڑ
سی مراد ہی وہ مسجد جو موریہ پہاڑ پر ہوگی اور سب مسجدون پر شرف لیجائیگی آہی پادری یوحبا آخری دنون
سی وہ زمانہ مراد ہوا جو حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدا ہونیسی اونکی اوترنیتک ہی تو اسی زمانہ مین
حضرت عیسی علیہ السلام کو چہہ سو برس بعد محمدیون نی اس پاک مسجد کو موریہ پہاڑ پر حضرت سلیمان کے مسجد
کی اوپر بنایا یہہ پیش خبری اسی حقیقت کی ہی سید منصور علیصاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس مین لکہتی ہین
کہ شہر یروشلم چار پہاڑون پر آباد ہی موریا اور صیہون اور اکرا اور بزیتہا قدیم زمانہ مین سب کا نام موریا
تہا دوسری جگہ لکہتی ہین کہ جو عمارت کئی بار ڈہا جانیکی بعد بنتی ہی اوسکی زمین خواہی نخواہی بلند ہو جاتی ہے
اور مسجد بیت المقدس کا یہی حال ہوا اس کتاب کا لکہنی والا کہتا ہی کہ اس کتاب کی آخر مین یہہ
بیان آویگا کہ مسجد بیت المقدس جو محمدیون کی بنائی ہوئی ہے وہ قدیم مسجد کی اوپر ہی اور وہ جو
حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنائی ہوئی تہی وہ اس مسجد کی نیچی ہی جب لوگ سیڑہی پر سی اوترتی ہین
تب اوسکی زیارت کرتی ہین اس جگہ اس بات کا بہی اشارہ کر دیا کہ آخری دنون کی مسجد اس پہلی مسجد
سی اونچی ہوگی یعنی پہلی مسجد کی اوپر بنیگی اور یہہ جو فرمایا کہ خداوند کا کلام یروشلم سی نکلیگا اسکا یہہ
مطلب ہی کہ اللہ کا کلام جو آخری پیغمبر پر اوتریگا وہ یہان آویگا اور یہان سی تمام ملک شام مین پہیلیگا سو
ایسا ہی ہوا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انتقال کے چہہ برس بعد یروشلم مین محمدیون کی حکومت
قایم ہوئی اور وہ پاک مسجد بہی بنائی گئی اور قرآن جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اوترا اوسکو اور محمدی
حدیثون کو جاننے والے اور سکہلانیوالی کثرت سی وہان پہیلی اور شہرون شہرون سے لوگ بیت المقدس
مین آتے تہے کہ چلو وہان مسجد بیت المقدس کی زیارت بہی کرینگی اور قرآن و حدیث کا علم بہی سیکہینگی
محمدیون مین ہمیشہ یہہ دستور رہا کہ اپنے شہر مین بہی اور اور شہرون مین بہی حدیثونکی تلاش مین جایا کرتے تہے
محمدی حدیث والون کا حال کتابون مین دیکہو تو یہہ مطلب صاف کہلجاویگا اگر پادری کہین کہ اسکی یہہ

معنی ہین کہ پہلی اللہ کا کلام یروشالم سے ظہور کریگا اور مراد اوس سے انجیل ہو تو اسکا جواب یہہ ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام یہودی اور یروشالم مین پیدا نہین ہوئے بلکہ شہر بیت اللحم مین پیدا ہوئے پھر
صوبہ جلیل کا جو صیہون اور یروشالم سے بہت دور ہی وہان رہے اول اول جو آپنے انجیل سنائی اوسی
صوبہ جلیل مین سنائی کبھی کبھی یروشالم مین بھی تشریف لائے تھے اور اللہ کا کلام سنائی تھے مگر ساری
قومونکی لوگ آپسے انجیل سنی نہین آپنی خود فرمایا کہ مین اسرائیلیونکی سوا کسیکی پاس بھیجا نہین گیا جیسا
کہ متی کی انجیل کے پندرہوین باب مین صاف لکھا ہو اور حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد جب اونکے
خادمون نے غیر قومونمین بھی ایمان پھیلایا تب بھی ساری قومین اللہ کی گھر کیطرف روانہ نہین ہوئین
کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کی تیس برس بعد جب پولوس عیسائی یروشالم مین آئے تو یہودیون نے
ایک شخص افسی کو شہر مین پولوس کے ساتھہ دیکھا اور گمان کیا کہ پولوس اس شخص کو مسجد مین بھی لایا ہوگا
اس گمان پر یہودیون نے کہا کہ یہہ شخص یونانیونکو مسجد مین لایا اور اس پاک مقام کو ناپاک کیا جیسا کہ
رسالہ اعمال کی اکیسوین باب مین ہی پھر چوبیسوین باب مین ہو کہ یہودیون نے حاکم سے نالش کی کہ یہ شخص
ناصریونکی بدعت کا سردار ہی اور اوسنے مسجد کے ناپاک کرنیکا بھی قصد کیا اور ہمنے چاہا کہ اپنی شریعت کی موافق
اوسکی عدالت کرین اس بیان سے معلوم ہوا کہ بے ایمان یہودی اس غرور مین مست تھی کہ ہم ہی بڑے
اللہ والے ہین اور غیر قومین اگر بت پرستی چھوڑدین اور ایمان لاوین تب بھی مسجد مین آنکی قابل نہین
انہین بے ایمان یہودیون کا اوسوقت مین زور تھا اور عیسائیون کو بہت ستاتے تھے اور غیر قومون کی لوگ
جو عیسائی ہوئے تھے اونکو مسجد مین نہین آنے دیتے تھے پھر حضرت عیسی علیہ السلام کی چالیس برس بعد
بت پرستون نے اوس پاک مسجد کو ڈہا دیا پھر تین سو برس تک بت پرست بادشاہون نے عیسائیونکا
ہر طرف خون بہایا وہ پاک مسجد جو گری ہوئی پڑی تھی اوسکی زیارت کو اوسوقت مین جانا ان ظالم
بادشاہون کی باعث سے بہت مشکل تھا پھر حضرت عیسی علیہ السلام کی تین سو برس بعد جب روم کے
لوگ جھوٹھہ موٹھہ کے عیسائی ہوگئے اونہون نے یہودیون کی جلن مین اس پاک مسجد کی بڑی چٹان پر
کوڑا کرکٹ گوبر لید حیض کے لتون کا ڈھیر لگا دیا پھر وہ زیارت کو کیون آتے اگر تھوڑے سے
ایماندار لوگ زیارت کو آتے ہون تو یہہ بات کب مطابق پڑسکتی ہو کہ ساری قومین اوسکی طرف
روانہ ہونگی اس پیش خبری کا ظہور صاف محمدیون سے ہوا جب سے مسجد بیت المقدس کو اونہون نے

آباد کیا تب سے البتہ ساری جمع ہونگے محمدی لوگ اوسکی زیارت کو جاتے ہین پادریون کو یہہ سارا حال علوم ہے
مگر کھلی کھلی باتون کے مطلب بدلنے مین ذرا بھی اللہ کا ڈر اونکے دلمین نہین آتا پادری اسکاٹ لکھتا ہے
کہ اللہ کا گھر پہاڑون پر قایم ہونیکا یہہ مطلب ہے کہ حضرت عیسی کا دین دنیا مین پھیلیگا اوس دین کا غلبہ
ہوگا اور بت پرستی مٹجائیگی پادری لکھتا ہے کہ جسطرح حضرت سلیمان علیہ السلام کا بنایا ہوا اللہ کا گھر پہاڑون پر
یہہ تھا ویسا ہی حضرت عیسی کا عبادتخانہ ہوگا زمین کے معنے آسمان اور آسمان کے معنی زمین کہدینا
پادریونکا کام ہے اسکے بعد اللہ تعالی عدالت کا پتہ دیتا ہے اور فرماتا ہے لعدہ وہ امتون کے درمیان عدالت
کریگا اور بہت سی لوگون کو ڈانٹیگا اور وے اپنی تلوارون کو توڑکر پھالی اور اپنے بھالون کو ہنسوے
بناڈالینگے اور قوم قوم پر تلوار نہ اوٹھاویگی اور وے پھر کبھی جنگ نہ سیکھینگے اے محمدی بھائیو دیکھو یہہ وہ
عدالت ہے جسکا بیان توریت اور زبور مین صاف صاف ہوچکا ہے اون سب بیتونکو یاد کرو وہ عدالت
حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین نہین ہوئی اوس عدالت کا پتہ یہان یون تبلایا کہ وہ یعنی اللہ تعالے
قومون کے درمیان عدالت کریگا اور اونکو ڈانٹیگا یعنی اپنے پاک کلام مین اپنے عذاب سے سبکو ڈراویگا
اور کافرون اور ظالمون کو سزا دیگا یہہ صاف خبر محمدی جہاد کی ہے پھر انجام اوس جہاد کا یہہ تبلایا کہ
آخر کو لوگ تلوارین توڑکر پھالی اور بھالونکو ہنسوے بناڈالینگے یعنی آخر کو سب محمدی ہوجائینگے اپسکی
لڑائی بالکل موقوف ہوجاویگی یہہ بات جب ہوگی جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترکر
دجال پر اور یہودیون پر جہاد کرینگے دجال کو قتل کرینگے اور بہت یہودی قتل ہونگے آخر کو سب محمدی
ہوجائینگے لڑائیان موقوف ہوجائینگی قرآن مجید مین اللہ تعالی نے اوسوقت کا پتہ دیا ہے حتی
تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا یعنی یہانتک کہ لڑائی اپنے ہتیار اوتاریگی اور درمنثور میں امام احمد
اور ابن عساکر کی کتاب سے حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت کا حال لکھا ہے اوسمین یہہ لفظ ہے اور
صلح رجوع کریگی اور تلوارون کی ہنسوے بنائیجائینگے اور حدیثون مین اوسوقت کا بیان ہے کہ
عداوتین دلون سے نکلجائینگی ساری زمین مین کھیتی ہوگی دیکھو قرآن اور حدیث مین اللہ تعالی نے
حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا مطلب کھولدیا آگے اللہ تعالی فرماتا ہے اے یعقوب کے گھرانے تم آؤ
کہ ہم خداوند کی روشنی مین چلین کیونکہ تو نے اپنے لوگون کو یعنی یعقوب کی گھرانیکو ترک کیا اسلیے کہ
اونکی معموری پورب سے ہے اور فلسطیونکی مانند نجومی ہین الخ پادری مِتھر کے ترجمہ مین یون ہے کہ

شگونی ہین اور بیگانون کی اولاد سی شرط کا ہاتھہ مارتی ہین آہی محمدی بہائیو دیکہو اللہ تعالی صاف
یہہ بتا دیتا ہی کہ اوسوقت مین لوگ کہینگی ای یعقوب کے گہرانی تم آو صاف مطلب یہہ ہی کہ یعقوب کے
جتنے گہرانے ہین یعنی بارہ قومین اسرائیلیونکی اون سبکو حکم ہوتا ہی کہ تم سب آو اللہ کی روشنی
مین چلو یعنی اللہ کا نور یعنی اوسکا کلام اور اوسکا پیغمبر ان بارہ قومون مین سے کسیمین نہین ظاہر ہوا اللہ نے
اون سبکو چہوڑ دیا تو اون سبکو لازم ہی کہ جس قوم مین وہ نور ظاہر ہوا ہی وہان چلین اور اوس
نور کی روشنی مین اللہ کی راہ پر چلین حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر یہہ نہین ہو سکتی کیونکہ اونکا ظہور خود
اسرائیلیون مین ہوا اور حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد جو ایمان غیر قومون مین پہیلا تو اسرائیلی عیسائیون
کی تعلیم سی پہیلا اوسوقت مین اللہ نے اسرائیلیون کو چہوڑ نہین دیا اس خبر کا خاص ظہور محمدی وقت مین
ہوا کہ اللہ نے اخری پیغمبر کو اسماعیلیون مین پیدا کیا اور اسرائیلی اونکی تعلیم کے محتاج ہوئے اور اسرائیلیونکو
چہوڑ دینے کا باعث یہہ فرمایا کہ ان لوگون نے فلستیون وغیرہ بت پرستونکی رسمین سیکہین اور نجومی ہوگئے
اللہ تعالی فرماتا ہی یہہ اونکی زمین سونے روپے سے مالامال ہی اور اونکی خزانون کا کچہہ انتہا نہین اور
اونکا ملک گہوڑونسی بہرا ہوا اور اونکی رتہونکا کچہہ شمار نہین اور اونکی زمین بتون سی بہرپور ہے
وے اپنے ہاتہون کی بنائی ہوئے کامون کو اور اپنی اونگلیونکی کاریگری کو سجدہ کرتے ہین
اس سبب سے آدمی پست ہو جائیگا اور مرد ذلیل ہوویگا اور تو اونہین ہرگز معاف نہ کریگا
پہاڑ مین گہس جا اور زمین مین چہپ جا خداوند کی ہیبت کی اگی سے اور اوسکی بزرگیکی
جلال سے انسانکی تکبر کی آنکہہ نیچی کیجائیگی اور بشر کی شیخی جہکا ئیجائیگی اور اوسدن خداوند
اکیلا بلند ہوگا کیونکہ رب العالمین کا دن ہر اک مغرور اور سربلند اور گہمنڈی پر آویگا اور وہ
پست کیا جاویگا اور لبنان کی ساری صنوبرون پر اور پادری ٹیتہمر کی ترجمہ مین ہی کہ سارے
دیودارون پر جو بلند اور اونچی ہین اور بسان کی ساری بلوطون پر اور ساری اونچی پہاڑون پر
اور ساری بلند پہاڑیون پر اور ہر ایک اونچی برج پر اور ہر ایک شہرپناہ پر اور ترسیس کے
ساری جہازون پر غرض ساری خوشنما ظروف پر اور آدمی کی گمراہی جہکائیجاویگی اور لوگون کے
اکڑبازی اوتار دیجائیگی اور اوسدن خداوند اکیلا بلند ہوگا اور بت جو ہین وے بالکل فنا ہو جاینگے
اور لوگ پہاڑون کی غارون مین اور زمین کی سوراخون مین گہسینگی خداوند کی ہیبت کی اگی سے

اور اوسکی بزرگی کی جلال سی جب وہ اوٹھہ کھڑا ہوگا اور زمین کو لرزائیگا اوسدن لوگ اپنی پہلی
مورتون اور سنہلی صورتون کو جو انہون نے اپنی پوجا کی لئی بنائین چھچھوندرون اور چمگیدڑون کی آگی
پہینکدینگی اور ٹیلونکی شگافونمین اور چٹانون کی رخنونمین چہپ جاوینگی خداوند کی ہیبت کی آگی سے
اور اوسکی بزرگی کی جلال سی جب وہ اوٹھہ کھڑا ہوگا اور زمین کو لرزادیگا پس تم انسان سی جسکا
دم اوسکی نتہنونمین ہی درگذر و کیونکہ اوسکی کیا قدر ہی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودیون نے بھروسہ
کیا تھا اپنی پڑوسی بت پرستون پر جیسی اونہون نی رشتہ داری کی تہی اسیطرح اونہون نی بھروسہ
کیا تھا مصریون پر سریانیون پہ آسوریون پر کئی جداجدا وقتونمین سو اس آیت کا مطلب یہہ ہی کہ
فانی آدمیون پہ بھروسہ مت کرو پادری لکھتا ہی یہہ اوس زمانہ کی خبر ہی جب اللہ اوٹھیگا بدلہ لینے کو
گنہگار لوگونسی دیکھو پادری نی اوسوقت کا پتا نہ پایا کہ وہ کون وقت ہی پادری لوگ جان بوجھکر حق کو
چہپاتی ہین ای محمدی بہائیو دیکھو اللہ تعالی خبر دیتا ہی کہ یہودیون نے بتون کو پوجا مین اونکو ذلیل کردونگا
اور اونکا غرور مٹادونگا لبنان اور پیسان دو مقام ہین ملک شام مین پادری شیرنگ آفتاب صدیقین
لکھتا ہی کہ لبنان ایک کوہستان ہی ملک شام مین اوسکی اوترائی پر دمشق اور صیدا اور بعلبک
بستے تہے ہین پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ ترسیس کے جہازسی مراد ہی کوئی جہاز سوداگری کا ایک
اور پادری نی لکھا ہی کہ ترسیس ایک شہر تہا ملک اسپانیہ مین یعنی ملک اندلس مین اوس شہر سی جہاز
سوداگری کی سیدہی شیرین کو یعنی دریای روم کو جایا کرتے تھے ایک لغت مین لکھا ہی کہ باسان ایک
اچہا ملک کنعا مین ہی اور حد اوسکی دریای اردن کی پچہم طرف ہی ای ایمانوالو دیکھو اللہ تعالی ملک شام
کی عمدہ عمدہ مقامونکا پتا دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ اپنی دہشت اور جلال کو وہان ظاہر کردونگا اور اوسدن
خداوند اکیلا بلند ہوگا یعنی اس کلمہ کا شہرہ تمام جہانمین ہوگا کہ اللہ اکیلا ہی اوسکی سوا کوئی خدا نہین اسکا
صاف مطلب یہہ ہی کہ ایسی ایمانوالونکو اس ملک کا حاکم کردونگا جنکی باعث سی اللہ کا اکیلا ہونا خوب
مشہور ہوگا اسرائیلی پیغمبرون کی وقت مین اللہ کو اکیلا کہنی والی دبے ہوئے تھے بت پرستونکا ہر طرف
غلبہ تہا حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت مین یہودیون اور بت پرستونے تین سو برس تک عیسائیون پر
ظلم کیا پہر رومی لوگ جہوٹہہ موٹہہ کی عیسائی ہوئے اونہون نے ایک خدا کہنی والونکا گلا دبایا اپنی عیسائی
جنگلونمین جا بیٹہی تین خدا کہنی والونکا ہر طرف زور رہا پادری لوگ اسکو اونکی خلوت نشینی خبر سمجھین

وسلم اونہنے پہلے سی یہہ قید لگادی کہ خداوند اکیلا بلند ہوگا دیکہو محمدی وقت مین اس خوشخبری کا
خوب ظہور ہوا ہر طرف لا الہ الا اللہ کا نعرہ بلند ہوا دیکہو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی شعیا
علیہ السلام کی کتاب مین پڑہی تہی اونکی زبانی اللہ تعالی یہہ بتایا دلاتا ہی سورہ توبہ مین فرماتا ہی وَجَعَلَ
كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا اور کردیا منکرون کا کلمہ نیچا اور کلمہ اللہ کا وہی
اونچا ہی اللہ تعالی نی کتاب والون کو یاد دلایا کہ وہ وقت آن پہونچا جیسا فرمایا ویسا دکہادیا محمدی
حکومت نے سبکو عاجز کردیا ملک شام اور ملک اندلس مین محمدی دین کا خوب غلبہ ہوا اللہ کی دہشت
اور جلال سب پر چہاگیا بت پرستون نے جا بجا بتون کو پہینکدیا دری جان ڈیون پورٹ نی لکہا ہی کہ اُس
زمانہ مین ملک شام کی نصاری تصویرون کو پوجتی تہی اللہ کی فضل سی بہت سے یہود اور نصاری محمدی
دین مین آئی آج تک وہان محمدیون کا زور ہی **تیسرا باب سنو** کیونکہ دیکہو خداوند رب العالمین
یروشالم او یہودا مین سی ٹیکا ٹیکی کو روٹی کی ساری ٹیک اور پانی کی ساری ٹیک کو اوٹہالیگا بہادر
اور صاحب جنگ کو قاضی اور نبی کو تعبیر کرنیوالی اور بوڑہی کو پچاس کی سردار اور عزت دار کو اور صلاح کار
کو اور اوسکو جو کاریگری مین ماہر اور فصاحت مین مشتاق ہو اور مین لڑکون کو اونکا سردار بناؤنگا
اور ننہی بچے اونپر حکومت کرینگی دیکہو اللہ تعالی نی اوپر فرمایا کہ انسانون پر بہروسہ مت کرو اب فرماتا ہی
کیونکہ دیکہو تیسرا ایسا وقت آتا ہی کہ اللہ رب العالمین شہر یروشالم اور قوم یہودا مین سے روٹی پانی کا
سہارا اوٹہالیگا یعنی اون لوگون کو محتاج کردیگا پہر فرمایا کہ جن لوگونکی باعث سی سہارا ہوتا ہی اونکو
اللہ اوٹہالیگا بہادر اور جنگی لوگ اونمین نرہینگی اور نبی اور قاضی بہی نرہینگی یعنی نبیونکا ہونا اس قوم
مین موقوف ہوجائیگا یہہ بات حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت تک نہین ہوئی حضرت عیسی علیہ
السلام خود قوم یہودا مین پیدا ہوئی یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد کی ہی کہ یہودا مین سی پہر کوئی نبی نہوا
اور جن یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام سی دشمنی کی اونکو اللہ نی بت پرستونکی ہاتہون قتل کروایا یہودی
ملکون ملکونمین تتر بتر اور ذلیل و محتاج ہوگئی اللہ تعالی قران مجید مین یہودیونکی ذکر مین فرماتا ہے
وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ یعنی ڈالدی گئی اونپر ذلت اور محتاجی
اور کمالائی وہ غضب اللہ کا بعد اسکی اللہ فرماتا ہی لوگونمین ہر اک دوسری پر اور ہر ایک اپنی ہمسایہ پر
ستم کریگا اور لڑکا بوڑہی پر اور پاجی شریف پر گہمنڈ کریگا کہ آدمی اپنے باپ کی گہر مین سی اپنے

بہائی کو پکڑ کے کہیگا کہ تو تو پوشاک والا ہے سو آ تو ہمارا حاکم ہو اور یہ خانہ خراب تیرا محکوم ہووے اوس دن
وہ قسم کھائیگا اور کہیگا مین تیرا شفا بخش نہونگا کہ میرے گھر مین نہ روٹی ہے نہ کپڑا تو مجھے لوگونکا حاکم
مت کر کہ یروشالم ٹہکر کہا گئی اور یہودا گر گیا کیونکہ اونکی بول چال اور چال چلن خداوند کے برخلاف ہے
پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہہ بات پوری ہو گئی یوسیا بادشاہ کے مرنے کے بعد کہ اوسکی بیٹی اور پوتے
جو کم سن تھے تخت پر بیٹھے اور اونکے مصاحب اور رفیق بیوقوف اور دیوانے تھے کمزور بادشاہی کے
وقت مین ایک دوسرے پر ظلم کرنے لگے اور آپس کی صحبت کا تمیز جاتا رہا تھا اور نہایت بدکار آدمی
رئیس اور عزت دار لوگونسے حقارت اور بے ادبی کرنیلگی ہم کہتے ہین یہہ خبر یوسیا بادشاہ کے بعد کی نہین ہو سکتی
کیونکہ اوسوقت کا اللہ نے یہہ پتا دیا ہے کہ اوسوقت مین یہودا مین سے قاضی اور نبی کو اور رئیسون کو
اوٹھا لونگا اور یوسیا کے بیٹون پوتون کے وقت مین حضرت ارمیا علیہ السلام موجود تھے اور یروشالم
اوسوقت ویران نہین ہوئی تھی اسکے بعد صدقیا بادشاہ کے وقت مین جب یروشالم ویران ہو گئی
تب یہودی لوگ بابل مین قید رہے وہان حضرت حزقیل اور حضرت دانیال نبی موجود تھے یہان تو
صاف خبر ایسی وقت کی ہے جب کوئی نبی اس قوم مین نہوگا اور شہر یروشالم اوجڑ جائیگا اسکے بعد
اللہ تعالی اوس قوم کے ظالم سردارون کے ظلم کی اور صیہون کی بدوضع اور بدچلن عورتون کی شکایت کر کے
اونکی تباہی کی خبر دیتا ہے پھر صیہون سے فرماتا ہے تیرے بہادر مرد تلوار سے اور تیرے پہلوان جنگ مین گرینگے
اوسکے پھاٹک رونا پیٹنا کرینگے سو وہ اوجاڑ ہو کر خاک پر بیٹھینگے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہان یروشالم کو
ایک عورت ٹھیرایا جو اپنی بچون سے محروم کی گئی اور اونکا ماتم کرنے لگی یہہ بات وسپاشیان بادشاہ
کے حکم سے ہونے کے بعد بربادی شہر کے جو رومیون نے کی دیکھو یہان پادری نے بھی اقرار کیا کہ حضرت عیسی
کے بعد جو رومیون نے صیہون کو یعنی شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو ویران کیا یہہ اوسوقت
کی خبر ہے یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے بعد شہر یروشالم کو اور مسجد بیت المقدس
کو پہلی بار بابل کے بادشاہ بخت نصر بت پرست نے حضرت ارمیا علیہ السلام کے وقت مین ویران کیا
پھر ستر برس کے بعد خسرو بادشاہ نے اوسکو آباد کیا چارسو برس تک وہ پاک شہر اور وہ پاک مسجد
آباد رہے پھر حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد روم کے بت پرستون نے ویران کیا پھر پانچ سو برس بعد
جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ظہور ہوا اور اونپر اللہ نے قرآن اوتارا آپ کے بعد آپکے

خادسون نے ملک شام پر جہاد کیا اور اوس پاک مسجد کو کوڑی اور گوبر سے پاک کرکر آباد کیا اوسوقت سے
آجتک آباد ہے اس پاک کتاب مین کہین پہلی ویرانی کی خبر دیکر آبادی کی خبر اللہ نے دی ہے اور
کہین دوسری ویرانی کی خبر دیکر پہر آبادی کی خبر دی ہے اور اوسوقت کی بڑی تعریف کی ہے اس
خبر کو پادری لوگ چہپاتی ہین اور جہان اوسکا ذکر آتا ہے وہان ہی پہلی آبادی کی خبر ٹہراتے ہین
خسرو بادشاہ کی ہاتہہ سے ہوئی اس جگہ پر اللہ کی قدرت دیکہو اور پر تو پادری نے لکہا کہ یہہ
کی خبر ہے یہان اقرار کرتا ہے کہ یہہ خبر اوس ویرانی کی ہے جو رومیون کی ہاتہہ سے حضرت عیسی کے بعد ہوئی
اب صاف ثابت ہوا کہ اسکے بعد جو آبادی کی خبر ہے وہ محمدی وقت کی آبادی کی خبر ہے آب چوتہا باب
سنو اللہ تعالی فرماتا ہے اوس روز سات عورتین ایک مرد کے پیچہے پڑینگی اور کہینگی کہ ہم اپنی روٹی
کہائینگی اور اپنی کپڑے پہنینگی تو ہم سب سے صرف اتنا کہ ہم تیرے نام کے کہلاوین تا کہ ہماری ذلت
مٹی پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہہ آیت اول باب سے علیحدہ نہین ہونی چاہئے تہی کیونکہ ظاہرا اوس
مطلب سے علاقہ رکہتی ہے جب یروشالم کو کلدیون نے یعنے بابل والون نے گہیر لیا اور شہر لے لیا مرد اکثر برباد
کردئے گئے تہے لیکن عورتین بچ رہی تہین اور اونکو شادی کی امید باقی نہین رہی تہی اور چونکہ شادی
نہ کرنا یہودیون مین بڑا عیب ہے اس لیے عورتون نے درخواست کی ایک مرد سے دیکہو پادری نے
اوپر کی آیت مین اقرار کیا تہا کہ حضرت عیسی کے بعد جو رومیون نے بیت المقدس کو ویران کیا یہہ خبر
اوسوقت کی ہے اب اس آیت مین اوس روز کا لفظ صاف بول رہا ہے کہ یہہ اوسی وقت کا ذکر ہے
جسکا ذکر اوپر کی آیت مین ہے مگر پادری اوسکو اس دوسرے آیت مین بیت المقدس کی پہلی ویرانی
کی خبر ٹہراتا ہے جو حضرت عیسی کے پانسو برس پہلے ہوئی تہی ہنگسٹن برگ نے جو بشارات کی تفسیر
لکہی ہے اوسمین بہی پہلی ویرانی کو مراد لیا ہے یہہ پادریون کے بڑی نادانی ہے اس آیت مین
اوس ویرانی کی خبر ہے جو حضرت عیسی کے بعد ہوئی اسکے بعد جو آبادی کی خبر ہے وہ محمدی وقت
کی صاف بشارت ہے اسکے بعد اللہ فرماتا ہے اوسدن خداوند کا اشاخ شوکت اور حشمت کے
لیے ہوگا اور زمین کا پہل اونکے لیے جو بنی اسرائیل مین سے بچ نکلی مزہ دار اور خوشنما ہوگا ای
محمدی بہائیو شاخ کا لفظ آخری پیغمبر کے حق مین کئی جگہ پر آیا ہے سب جگہ صاف صاف یہی جناب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موجود ہین پادری لوگ ہر جگہ کہتی ہین کہ یہہ خطاب حضرت عیسی کا ہے

اس جگہ پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ کی شاخ سی مراد یا تو زروبابل ہی جو حضرت داود علیہ
السلام کی گھرانے سے تھا یا یہوشوع جو حضرت ہارون علیہ السلام کی گھرانے سے تھا اور مطلب یہ
ہی کہ جو اسرائیلی لوگ قید بابل سی پلسٹین گی اونکی لیے زمین سے بہت کچھ پیدا ہوگا دیکھو یہان پھر پادری
نے پہلی آبادی کی خبر ٹھہرائی کہ جب سرد بادشاہ نی بیت المقدس کو آباد کیا اوسوقت زروبابل
شہر یروشالم کو حاکم ہوئی اور یہوشوع سردار بیت المقدس کی امام ہوئی پادری کو یہہ یاد نہ آیا کہ حضرت زکریا
علیہ السلام کی صحیفہ مین موجود ہی کہ جب زروبابل حاکم اور یہوشوع امام ہوئی اوسوقت پھر اللہ تعالی نے
بشارت دی کہ مین اپنی بندی شاخ نامی کو لاونگا معلوم ہوا کہ اوس پاک بندی کا ظہور اوسوقت تک
نہین ہوا تھا پھر یہی سوچکر پادری پھر لکھتا ہی کہ یہہ بات کمزور ہی کیونکہ ایسی بڑی اور نشان یہان ظاہر ہین
جس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی اور اونکی دین کی پہیلنی کی ہی اور شاخ کا لفظ بار بار
اونکی حق مین کہا گیا ہی ہم کہتی ہین کہ اس جگہ ایسی کھلی ہوئی پتی اور نشان ظاہر ہین جس سے صاف روشن ہی
کہ یہہ خبر بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی جہان جہان شاخ کا لفظ ہی وہان آپ ہی کے
پتے اور نشان خوب ظاہر ہین شاخ کی لفظ کا مطلب حضرت زکریا علیہ السلام کی صحیفہ مین پادری
نے یون لکھا ہی کہ حضرت علیہ السلام چھوٹی شاخ کیطرح ایک ایسی درخت سے نکلا جسکو دشمنون نے
عیب لگایا تھا پھر وہ بڑی درجہ تک بڑہے ہم کہتے ہین کہ شاخ کا یہہ مطلب ہے کہ جسطرح درخت مین سے
شاخ پھوٹ نکلتی ہی اسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تمام اولاد گویا ایک درخت ہی کہ اوسمین ایک شاخ پھوٹی ہی
یعنی ایک پیغمبر پیدا ہوئی جو پہلی اکیلی تنہا تھی اور لوگ اونسی برخلاف تھی پھر بہت لوگ ایمان لائی تب آپکی
شوکت اور حشمت کا ایسا ظہور ہوا کہ دشمنونکا زور ٹوٹا اور ایمانوالون کو امن وامان ملا جیسی ایک
درخت کی کونپل نکلتی ہی پھر بڑا درخت ہوجاتا ہی اس صحیفہ کی گیارہوین باب کی سر پر بہی اللہ تعالی
نے کونپل کی مثال فرمائی ہی اور انجیل پاک مین اس مثال کا مطلب خوب کہولدیا ہی اور قرآن شریف
مین سورہ انا فتحنا مین پھر مطلب انجیل کا یاد دلایا ہی اس جگہ دیکھو پہلی یہودیون کی بڑی ذلت اور
محتاجی کا بیان فرمایا پھر فرمایا کہ اوسدن اللہ کا شاخ شوکت اور حشمت کی لیے ہوگا سو یہودیون کی
ذلت اور محتاجی کو دونون اللہ نے اپنی وعدہ کی موافق اوس رسول پاک کو بہیجا جو یہودی محمدی دین مین
آئے اونکی ذلت مٹ گئی اور اسرائیلیو نمین سی جو بچ نکلی یعنی جو یہودی قتل و غارت سے بچگئی اور

ایمان لای اونکی لئی زمین کا پہل موجود خوشنما ہوگیا اونہون نے دل کی خوشی سے کہا کیونکہ بت پرستون
اور ظالمون کا زور ڈہیگیا یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہرگز نہین ہوسکتی حضرت عیسی علیہ السلام
کا ظہور یہودیون کی ذلت اور محتاجی سی پہلی یہودیون کی ترقی کو دنو نہین ہوا یہودیون کی ذلت اور
محتاجی کا زمانہ آپکی بعد آیا اور ظاہری شوکت اور حشمت جس سے دشمنون کا زور ٹوٹے اوسکا ظہور حضرت
عیسی علیہ السلام مین نہین ہوا جو اسرائیلی آپ کی تابع ہوئی اونہون نے سیکڑون برس بت پرستون
در بدر ایمان یہودیون کی اور جہوٹے عیسائیون کی ظلم اوٹہائے زمین کا پہل اون غریبون نے دل کی خوشی
سے کب کہا یا یہہ خبر صاف محمدی وقت کی ہی آسکی بعد اللہ تعالی فرماتا ہی اور ایسا ہوگا کہ جو صیہون مین
بچا ہوگا اور یروشالم مین باقی رہیگا بلکہ ہر اک جسکا نام یروشالم کی زندون مین لکہا ہوگا مقدس کہلائیگا
مطلب یہہ ہی کہ جسکو اللہ نے زندہ دلون مین لکہا ہوگا وہ لوگ زندہ دل ہوجائین کی سو جنکا دل اللہ نے
زندہ کر دیا اونہون نی اللہ کو اکیلا جانا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لای اور حضرت عیسی
پر اور انجیل پاک پر بہی ایمان لای اور پاک کہلائے پہر اللہ فرماتا ہے جسوقت کہ خداوند صیہون کے
بیٹیونکی گندگی کو دہو ڈالیگا اور یروشالم کا لہو اوسکے درمیان روح عدل اور روح سوزان سے
صاف کریگا تب خداوند پہر صیہون کے پہاڑ کی ہر اک مکان پر اور اوسکی جماعت گاہون پر دن کو
ایک بادل اور دہوان اور رات کو روشن شعلہ پیدا کریگا جو اوس ساری شوکت والی پر نگہبانی
کے لیے ہوگا اور ایک خیمہ ہوگا جو دن کو گرمی مین سایہ دار مکان اور آندہی اور جہڑی کی وقت
آرام کا مقام اور پناہ کی جگہ ہوگا پادری ڈاایوڈیٹی لکہتا ہی کہ بیٹیون سے مراد دین لوگ اوس مسجد کی
پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ روح عدل اور روح سوزان کے یہہ معنی کہ روح بدل جائیگی
جسطرح آگ پاک صاف کر دیتی ہی اور کوڑے کرکٹ کو جلا دیتی ہی اسطرح وہ لوگ گناہون سی
بیزار ہوجائین گے ای ایمانوالو خلاصہ یہہ ہوا کہ صیہون یعنی شہر یروشالم کی ناپاکی کو اللہ دہو ڈالیگا
یعنی جو لوگ بد دین ہونگی اونکو قتل کریگا اور بہت لوگون کا خون صاف کریگا یعنی اونکی شرارتین
کو دور کر دیگا اور اونکی روح مین عدل اور انصاف بہر دیگا اور اونکی دل اور روح مین اپنی عشق کی
آگ بہی رکہدیگا اوس گرمی سے بری خصلتین جلجائین گی یہہ وہی بات ہی جو توریت مین فرمائی ہے
کہ اوسکی دہنی ہاتہہ مین آتشی شریعت ہی اوس جگہ پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ آتشی شریعت

سلگتی تھا اور وہ آگ مین سے دیکہی اور وہ آگ کیطرح کام کرتی ہے جو کوئی اوسکو مانتا ہے وہ اوسکو پگہلا دیتی ہے اور گرم کر دیتی ہے اور بت پرستیون کو جلا دیتی ہے اور جو کوئی منکر ہو اوسکو غارت کر دیتی ہے پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ یروشالم کی پہلی ویرانی کے بعد جب یہودی قید بابل سے چہوٹے تب اونہون نے بت پرستی چہوڑ دی اور عورتون کی چال چلن بہی درست ہو گئی دیکہو یہان پادری کیسا گہبرایا ہوا ہے اوپر کی آیت مین لکہہ چکا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ہے اوسکے بعد دوسری آیت مین جو صیہون اور یروشالم کی آبادی کی خبر ہے اور پادری جانتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد یروشالم کی بڑی ویرانی ہوئی اسلئے اس آبادی کی خبر کو حضرت عیسی علیہ السلام سے چارسو برس پہلے کی خبر ٹہراتا ہے آہی پادری لوا ہسی ڈرو اوپر کی آیت مین صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ہے اور ان آیتون مین یروشالم کی اوس آبادی کی خبر ہے جو محمدیون کے ہاتہون ہوئی اے ایماندارو دیکہو اس جگہ اللہ نے صیہون کے تمام مقامونکی نگہبانی کا وعدہ کیا ہے یہہ جو بادل اور شعلہ کا ذکر ہے اسکو پادری ڈایوڈ ریتی لکہتا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ اللہ محفوظ رکہیگا اس مسجد کو اے محمدی بہائیو اللہ تعالی وعدہ کرتا ہے کہ اوس زمانہ مین صیہون پر اور اوسکے جو جو مقام ایسے ہین جہان ایماندارونکا مجمع ہے وہان دن کو بادل اور دہوان اور رات کو روشن شعلہ پیدا کریگا یعنی جیسا حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین ہوا تہا جب اسرائیلی لوگ حضرت موسی علیہ السلام کے ساتہہ مصر سے نکلے توریت شریف کی دوسری سورت مین لکہا ہے کہ خداوند دن کو بدلی کے ستون مین تاکہ اونہین راہ بتادے اور رات کو آگ کے ستون مین ہوگی تاکہ اونہین روشنی بخشے اونکے آگے چلا جاتا تہا تاکہ وے رات دن چلیجاوین بدلی کا ستون دن کو اور آگ کا ستون رات کو اون لوگون کے آگے سے ہرگز غائب نہین ہوتا تہا سو اللہ تعالی وعدہ کرتا ہے کہ آخری پیغمبر کے وقت مین صیہون مین یہہ اسطرحکا معاملہ ہوگا کہ اللہ کے فرشتے دن رات وہان سایہ کئے رہین گے بادل اور شعلہ مین اکثر فرشتے آتے ہین بخاری اور مسلم مین ہے کہ اسید بن حضیر نے رات کو سورہ بقر پڑہہ رہے تہے آسمان کی طرف دیکہا تو اونکو ایک سائبان نظر آیا اور اوسمین چراغ چراغ دکہائی دیے جب حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے یہہ ذکر کیا آپنے فرمایا وہ فرشتے تہے تیری آواز کے لیے نزدیک آگئے تہے اور اگر تو پڑہے جاتا تو صبح تک یون ہی رہتے کہ لوگ اونکو دیکہتے وہ اونسے نہ چہپتے اور بخاری اور مسلم مین ہے کہ ایک شخص سورہ کہف پڑہ رہا تہا کہ ایک بدلی نے اوسکو ڈہانک لیا جب حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے سنا آپنے فرمایا یہہ سکینہ تہی کہ قرآن کے لیے اوتری تہی دیکہو سکینہ تسلی کو کہتے ہین اللہ تعالی کی طرف سے

ایک جنت کا فیض بندون پر اوترتا ہی اوسکی ساتہہ فرشتی ہوتے ہین اوسکا نام سکینہ ہی حضرت موسی نے
جو صندوق بنایا تہا اوسکی حق مین قرآن مین فرمایا کہ اوسمین سکینہ ہی اللہ کیطرفسی اور سورہ انا فتحنا مین
محمدیونکی حق مین فرمایا کہ اونکی دلمین اللہ نے سکینہ اوتارا دیکہو بدلی اور چراغان کی صورت مین فرشتی جسطرح
اسرائیلیونکی ساتہہ ہی اوسیطرح محمدیون کی ساتہہ ہی مگر یہہ چیزین اللہ نی پوشیدہ رکہی ہین کبہی کبہی خاص
بندونکو دکہادیتا ہی امام احمد اور ترمذی نی لکہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خوبی ہی شام کو ہم
نے کہا کسلئی ای پیغام پہونچانیوالی اللہ کی آپنی فرمایا اسلئی کہ اوس بڑے مہربان کی فرشتی اوسپر اپنے
پرون کو پہیلائے ہوئے ہین اور امام بیہقی نے دلائل النبوۃ مین لکہا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی فرمایا کہ مین نے دیکہا ایک ستون نور کا کہ میرے سر کے نیچی سے نکلا یہانتک کہ شام مین ٹہیر گیا دیکہو
امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اشعیا نے جو کچہہ خبر دی اوسکا ظہور اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
آنکہوں سے دکہایا اور یہہ جو فرمایا کہ ایک خیمہ دن کو گرمی مین سایہ دار مکان اور آندہی اور جہڑی کی وقت
آرامگاہ اور پناہ کی جگہ ہوگا اسکا یہہ مطلب کہ جسطرح گرمی مین سایہ دار خیمہ مین دہوپ سے پناہ ملتی ہی
اور آندہی اور مینہہ کی جہڑی سی اوسکی سایہ مین لوگ بچتی ہین اسطرح آخری زمانہ مین صیہون یعنی شہر
یروشالم ایمانوالونکی لیے پناہ کا مقام ہوگا سو تیرہ سو برس ہوی کہ صیہون اور تمام ملک شام کا محمدیون
نے پایا وہان اگر کسی کلی فریاد ظالم کا بہی دخل ہوا تو اوسنی وہان چین نہین پایا مار مار پڑتی رہی چندروز
مین وہانسی نکالا گیا آج تک وہان محمدیون کا عمل ہی معلوم ہوا کہ جن ایمانوالون کی حضرت اشعیا نے
خبر دی تہی جو یروشالم اور صیہون مین پناہ پاوینگی وہ یہی محمدی لوگ ہین نصاری اور یہود کا وہان عمل بہی
نہین ہی اب ہمارے زمانہ مین ہر ہر ملک مین ظالمون کا ظلم پہیل رہا ہی اسوقت مین مکہ اور مدینہ اور ملک
شام اور ملک یمن ایمان کا مقام ہی امام ابوداود نی لکہا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ قریب ہی کہ ہجرت کی بعد ہجرت ہوگی سو اچہی لوگ وہان جاوینگی جہان ابراہیم ہجرت کر کے گئی تہی
اور بعضی کہتی ہین کہ آپنی یہہ لفظ فرمایا کہ زمین کی لوگونمین بہتر وہ ہین جو سب سی زیادہ چمٹی رہین اوس
جگہ سے جہان ابراہیم ہجرت کر کے گئے اور امام احمد اور ابوداود نے لکہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ابن حوالہ سی فرمایا کہ تو شام مین رہو کہ اوسکو اللہ نے اپنی زمین مین سے چن لیا ہی اوسکی طرف اپنی
اچہی بندون کو چن لیتا ہی پہر اگر نمانو تو اپنے یمن مین رہو اور آپنے فرمایا کہ اللہ ضامن ہوا ہی مجہسی شام کا

اور اوسکی لوگون کا دیکھو ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمکو خبر دیگئی کہ آخری زمانہ مین ملک شام
مین امن و امان ہوگا وہان جا رہیو امام احمد نے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اب
شام فتح ہوگا سو جب تمکو وہانکی گھرونمین اختیار دیا جاوی سو تو اوس شہر کو لیجیو جو دمشق کہلاتا ہی
کہ وہ پناہ کی جگہ مسلمانون کی بیچ لڑائیون سی اور خیمہ اوسکا اوسمین سے ایک زمین ہی کہ اوسکو
غوطہ کہتے ہین اور ابو داود مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خیمہ مسلمانون کا لڑائی کے
دن غوطہ مین ہوگا ایک شہر کے پہلو مین کہ اوسکو دمشق کہتی ہین شام کی بہتر شہرونمین سی ہی ونیز
مین امام احمد کی کتاب سی لکھا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین اور بنی اصفر مین
یعنی نصاری مین صلح ہوگی پہر وہ قول توڑینگے اور اسی جھنڈون کے نیچے تم پاس آوینگے ہر جھنڈے
کے نیچے بارہ ہزار ہونگے مسلمانون کا خیمہ اوسدن اوس زمین مین ہوگا جسکو غوطہ کہتی ہین ایک شہر
مین جسکو دمشق کہتی ہین پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ بادل اور آگ ... ایلیاوت کی نگہبانی کے لیے
جنگل مین تہا اور یہان اس بات کا یہ مطلب ہی کہ اللہ تمام لوگون کے گہرون کی اور عبادت
کرنیوالون کی تمام مجمع کی خبر لیویگا اور اونکو ظلم کی خواہشون سی اور موت اور زندگی کی آفتون سے
بچاویگا چونکہ یہ پیش خبری گذر جاتی ہی وہ اسکی بعد پوری ہو جائیگی دیکھو پادری آنکہونسی دیکہتا ہی
کہ جن ایماندارون کی خبر پیغمبرون نے دی تہی وہ یہی محمدی لوگ ہین جو اللہ کو اکیلا جاننی والی اور سب پیغمبرونکو
اور سب کتابون کو ماننیوالے ہین اونہون نے پیغمبرون کا ملک پایا مگر پادری ہٹ دہرمی سی کہتا ہی کہ
کہ یہ خبر نصاری کی ہی جو سب پیغمبرون کے برخلاف ہوکر تین خداؤن کے قائل ہین اونکو اگر ملک
شام کا اب تک نہین ملا تو آگے بڑہکر ملیگا اور یہ پیش خبری پوری ہو جائیگی یا اللہ پادریون کے
آنکہین کہول دے اور اونکو محمدی بنادے آمین **پانچوان باب** اس باب مین اللہ تعالی اسرائیلیون کی
بدکاریون کی شکایتین کر کے اونکے ملک کے ویران ہونے کی خبر دیتا ہی پہر سترہوین آیت
مین فرماتا ہی کہ آدمی جہکایا جائیگا اور مرد پست ہوگا و متکبرون کی آنکہین نیچی ہو جاوینگی اور
رب العالمین عدالت مین سربلند ہوگا اور قدوس خدا کی تقدیس صداقت سی کیجائیگی تب
بکریان کی بچی جہان جی چاہی چرینگی اور عیش کرنیوالونکو ویران کہیتون پر غیر چراوینگی اے محمدیو یہان ہو
اللہ تعالی یہ عدالت کا پتا دیتا ہی اور یہ بتا دیتا ہی کہ اسوقت مین سچے دین کے موافق اللہ پاک

باب ۵

کی باکی بولیجائیگی یہہ قید اسلیے لگادی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے بعد اسرائیلیون کو بابل کے سپاہیون
نے قتل کیا اور اونکا ملک ویران کیا یہہ اونکی خبر نہین ہے آخری زمانہ مین محمدیون نے اوس ملک کو
فتح کیا سو اللہ تعالی جہان محمدی وقت کی خبر دیتا ہے وہان یہہ قید لگا دیتا ہے کہ اوسوقت مین عدالت
ہوگی اللہ کا ذکر سچی طریق سے ہوگا یعنی جو لوگ اوس ملک سے لڑینگے وہ سچی دین والے ہونگے پادری اسکاٹ
لکھتا ہے کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ تمام زمین جانورونسے بھر جاویگی وہ زمین جسمین یہودی بستی تھے اوسکو
غیر لوگ لے لینگے اور بعضی لوگ کہتے ہین کہ بکری کے بچے فرمایا غریب اور بیگناہ لوگون کو جو اللہ کو مانتے ہین
دیکھو پادری نے بھی اقرار کیا کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ یہودیون کی زمین مین یعنی ملک شام اور شہر
یروشالم پر اسد والون کا غلبہ ہوگا یہہ صاف خبر محمدیون کی ہے اسکے بعد پھر اللہ تعالی اسرائیلیون کی
بدفعلیون کی اور رشوت خوری کی شکایت کرکے تیئیسوین آیت کے بعد فرماتا ہے سو جسطرح کہ آگ بھوسیکو
کھاتی ہے اور شعلہ پوال کو فنا کرتا ہے اسی طرح اونکی اصل بوسیدہ ہوگی اور اونکی نسل گرد کی طرح اڑ جائیگی
کیونکہ اونھون نے رب العالمین کی شریعت کو ناچیز اور اسرائیل کے قدوس کے سخن کو ذلیل جانا اسلیے
خداوند کا قہر اوسکے لوگون پر بھڑکا ہے اور وہ اونپر ہاتھ چلاتا ہے اور اونھین مارتا ہے کہ پہاڑ کانپ
جاتے ہین اور اونکی لاشین بازارون مین گوبر کے مانند پڑی ہین باوجود اس سب کے اوسکا غصہ
دور نہین ہوتا بلکہ اوسکا ہاتھ ابتک پھیلا ہوا ہے اور وہ قومون کے لیے دور سے ایک جھنڈا کھڑا کرتا ہے
اور اونھین زمین کی انتہا سے سیٹی بجا کے بلاتا ہے اور دیکھو وے دوڑ کے جلد آتے ہین کوئی اونمین
نہ تھک جاتا اور نہ پھسل پڑتا ہے کوئی اونگھتا نہ سوتا اور نہ کسیکا کمربند کھلتا ہے نہ کسیکی جوتی کا تسمہ ٹوٹتا ہے
اونکے تیر تیز ہین اور اونکی ساری کمانین کشیدہ ہین اونکے گھوڑون کے سم چقماق کے پتھر کے مانند
ہین اور اونکے پہیے گردباد کے مانند وے شیر کی مانند گرجتے ہین ہان وے جوان شیر کے مانند گرجتے ہین
وے غراتے شکار پکڑتے ہین اور اوسے الگ لیجاتے ہین اور کوئی بچانیوالا نہین اور اوسدن
اونپر ایسا شور مچیگا جیسا سمندر کا شور ہوتا ہے اور یہہ زمین کیطرف تاکینگے اور کیا دیکھتے ہین کہ تاریکی
اور غم ہے اور روشنی اوسکی بدلیون سے تاریکی ہوجاتی ہے دیکھو حق تعالی یہہ باعث بتلاتا ہے
کہ اسرائیلیون نے میری شریعت کو نمانا اسکی سزا مین سے یہہ مقرر کی کہ اونکی نسل تباہ ہوگی اور
اونکو قتل کرواونگا پھر فرماتا ہے کہ قومون کے لیے دور سے جھنڈا کھڑا کرونگا اور یہہ بتا دیا کہ وہ جھنڈا

اونکی ملک سی دور ہوگا یعنی آخری پیغمبر کا ظہور اونکی ملک سی دور زمین مین ہوگا اور ساری قومونکو
وہ اللہ کی طرف بلاویگا اسی کتاب کی گیارہوین باب مین صاف صاف آخری پیغمبر کی تعریف ہے
وہان پادری لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کو مراد لیتی ہین وہان اوس رسول پاک کو اللہ نی جہنڈے
سی مثال دی ہی اور یون فرمایا ہی کہ وہ قومونکی لئی جہنڈی کی طرح اوٹہہ کہڑا ہوگا اسمین اوسکی طالب
ہونگی پہر وہان یہہ لفظ بہی ہی کہ اللہ تعالی دوبارہ قومون کی لیے ایک جہنڈا کہڑا کریگا وہان آخری زمانکا حال
ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وقت مین گذریگا اور اٹہارہوین باب مین بہی ہی کہ جسوقت پہاڑونپر
جہنڈا کہڑا کیا جاویگا وہان بہی صاف دین کی ترقی کی خبر ہے ان مقامونسی بہا انکا مطلب بہی کہا گیا
یہان بہی آخری پیغمبر کو جہنڈی سی مثال دی ہی کہ اوسکی بلانے سے بہت لوگ چالاکی اور جستی سے
چلی آوینگی اللہ کی راہ مین خوب چالاک ہونگی ذرا سستی نہ کرینگی گہوڑون پر سوار ہوکر تیر کمان لیکر
اللہ کی راہ مین شکرون پر جہاد کرینگی اسرائیلیون پر اوس دن بڑا اندہیرا اور بہت غم ہوگا کیونکہ انمین
بہت لوگ اوس رسول پاک سی دشمنی کرینگی محمدی تلوار سی قتل ہونگی پادری اسکاٹ نی دیکہا کہ حضرت
عیسی علیہ السلام نی جہاد نہین کیا یہہ اونکی خبر نہین ہوسکتی یہہ سوچکر پادری نے اسکو بخت نصر
بادشاہ بت پرست کی خبر ٹہیرا دی پادری لکہتا ہی کہ یہہ سارا بیان بخت نصر بادشاہ کی حملہ کا ہے
یہہ کہنا اس کہنی سی بہتر ہی کہ یہہ خبر سنحاریب بادشاہ کی ہی پادری لکہتا ہی کہ جسوقت اللہ تعالی نے
اپنا جہنڈا اوٹہایا یعنی ایک نشان دیا ایک بیٹہنی کی سیاہی تو وہ لوگ جو یہودیونپر والی اور قتل کرنیوالی
ہین ملکونمین سی حاضر ہو جاوینگی اور اونکو شمعون کا سہم کرینگا اور اللہ تعالی سے کامیابی حاصل کرسکیگا
وہ بہت جلد آوینگی یہود دور ملکونسی کوئی وقت تہکنی سے اور سستی سی ضایع نہ کرینگی اور اونکا کوئی
روکنی والا نہوگا اور لڑائی کی لیی بالکل مسلح ہونگی اور اونکی گہوڑون کی گہر جن پر اوسوقت مین نعل
نہین لگا کرتے تہے جیسی ہماری یہان اب لگتی ہین ایسی مضبوط ہونگی جیسی چقمق اونکی بہادر
شیر کے مانند ہوگی وہ یہودیونکی لیی ایسی خوفناک ہونگی جیسی سمندر جہازونکو ٹوٹنی کی وقت ہوتا ہی
اوسوقت یہودیون کو نا امیدی ہوگی اوسی جہاز کا ہر ایک تختہ اندہیرے مین ڈوب جائیگا یا آسمان کی
کی کہڑکیین کہولدی اور اونکو سمجہادی کہ اللہ کا خاص جہنڈا خدا ہی تونکا جہنڈا ہی یہہ صاف محمدیونکی
جہاد کی بشارت ہی جو یہہ جتناب مین استعالی اوس ملک کو ویران ہونیکی اور ان لوگون کو

دور تک نکالدینے کی خبر دیتا ہی یہہ خبر البتہ بخت نصر کی ہی کہ وہ یہودیوں کو قید کر کے بابل میں لے گیا

پہر ساتوین باب میں یہہ بیان ہی کہ یہوداکی بادشاہ آخذ کی زمانہ میں ارام کا بادشاہ رصین اور اسرائیلیونکا بادشاہ فقح ابن رملیاہ یروشالم سے لڑنیکو چڑہ آئی پر انہوں نے فتح نپائی اور حضرت اشعیاؑ کی زبانی اللہ تعالی نے بادشاہ کو تسلی دی اور فرمایا کہ اللہ تعالی تمکو ایک نشان دیگا وہ جوان عورت حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اوسکا نام عمانوایل رکہینگے یعنی ہماری ساتہہ اللہ ہی اور اس سے پہلی کہ یہہ لڑکا بدی ترک کرنے اور نیک پسند کرنیکی تمیز پاوے ان دونوں بادشاہوں کی زمین ویران ہو جاویگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ آخذ اگرچہ خراب آدمی تہا مگر محفوظ رہا کیونکہ وہ حضرت داود علیہ السلام کی نسل میں تہا اور اوسی خاندان سے تہا جس سے حضرت عیسی علیہ السلام کا ظہور ہوا پہر

آٹھوین باب میں ہی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتی ہین کہ مین نبیہ کے پاس گیا اور وہ پیٹ سے ہوئی اور ایک بیٹا جنی تب خداوند نے مجہی کہا اوسکا نام رکہہ مہیر شالال حاش بز یعنی جلد آتا ہی لوٹ کے لیے کہ اوس سے پیشتر کہ یہہ لڑکا ابا اماں بول سکے دمشق کا مال اور سمرون کی لوٹ کو اوٹہوا کی شاہ اسور کے سامنے لیجاینگے ساتوین آیت میں ہی اب دیکہہ کہ خداوند دریا کو سخت شدید سیلاب کو یعنی شاہ اسور اور اوسکی ساری شوکت کو اونپر چڑہا لائیگا آٹھوین آیت میں ہی کہ وہ یہوداکو دریان بہیگا اور چلا جائیگا وہ گردن تک پہونچ جائیگا اور اوسکے پرون کے پہیلاؤ سے تیری ساری زمین اے عمانوایل ڈہپ جائیگی اے قومو تم دہوم مچاؤ کہ تم ٹکڑے ٹکڑے کیے جاؤگے اور اے تم سب جو زمین کے دور اطراف میں ہو سنو اپنی کمرین باندہو پر تمہاری ٹکڑے ٹکڑے کیے جائینگی اپنی کمرین کسو پر تمہارے ٹکڑے ٹکڑے ہونگے بندش باندہو اور وہ ٹوٹیگی حکم کرو اور کچہہ نہ پڑیگا کہ عمانوایل یعنی اللہ ہماری ساتہہ ہی اس جگہ تین بار حتو کا لفظ آیا ہی جسکا ترجمہ ایک پادری نے پہلی جگہ لکہا ہی کہ پشیمان ہو جاؤ اور دوجگہ لکہا ہی کہ گہبرا جاؤ مگر پادری متہر نے یون ترجمہ کیا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کیے جاؤگے یہہ ترجمہ بہت ٹہیک ہی کیونکہ نوین باب میں جہان یہہ بیان ہی کہ تو ظالموں کی لٹہہ کو توڑتا ہی وہان بہی حتوتا کا لفظ ہی جسکا ترجمہ کیا ہی کہ تو توڑتا ہی یہان دوسرے معنی نہیں ہو سکتے اے محمدی بہائیو اللہ تعالی نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو ایک بیٹا دیا اور اوسکا نام عمانوایل رکہا گیا اور دوسرا نام مہیر شالال حاش رکہا گیا پہلی نام میں یہہ اشارہ ہی کہ ہم مدد کرینگے

ساتہہ اللہ ہی اگرچہ وہ ہمپر غلبہ کرین مگر آخر کو وہ تباہ ہوجاوینگی ہم ہمیشہ بت پرستون پر غالب
رہینگی دوسری نام مین یہہ اشارہ ہی کہ عراق کا بادشاہ دمشق اور سمرون کی لوٹنے کی لیے
آتا ہی پہلی اللہ تعالی نے یہہ خبر دی کہ عراق کا بادشاہ تمپر چڑہائی کریگا اسکی ساتہہ ہی کافرونکو
خبر دی کہ تم قتل کیے جاؤگے جناب متی حواری نی انجیل کی سری پر حضرت عیسی علیہ السلام کی
پیدا ہونیکی ذکر مین لکہا ہی کہ یہہ سب ہوا کہ جو اللہ نی نبی کی معرفت کہا تہا پورا ہو کہ دیکہو ایک
جوان عورت حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اوسکا نام عمانوایل رکہینگی اس جگہ یہہ مطلب
ہرگز نہین بن سکتا کہ یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہو دی کیونکہ وہ لڑکا جسکی یہہ بشارت
تہی وہ تو حضرت اشعیا علیہ السلام کا صاحبزادہ تہا اسلیے پادری اسکاٹ نی انجیل کی تفسیر مین
لکہا ہی کہ اشعیا نبی کی بیان سی یہہ مطلب پایا جاتا ہی کہ اللہ تعالی اپنے لوگون کا حافظ و ناصر ہوگا
اے محمدی بہائیو حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا مطلب یہہ ہی کہ اوس لڑکے کا جو نام
رکہا گیا تو اس اشارہ کی لیے رکہا گیا کہ اللہ تعالی خداپرستون کا مددگار رہیگا بار بار اونکی مدد کریگا
اس راہ سی حضرت متی نی لکہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو جو اللہ نے پیدا کیا اور خداپرستون کی بڑی مدد
کی یہہ بہی اوس اشارہ کا ایک ظہور ہی اب ہم کہتی ہین کہ اوس صاحبزادی کا دوسرا نام رکہنی کا یہہ
نتیجہ اللہ نی بتلایا کہ ارام کا بادشاہ جو دمشق مین تہا اور اسرائیلیونکی دس فرقون کا بادشاہ جو سمرون
مین تہا یہہ دونون بادشاہ جو یروشالم کی بادشاہ اخز سی لڑنے آئے تہے اون دونون کو
اس صاحبزادی کی پیدا ہونیکی تہوڑی مدت بعد عراق کی بادشاہ نے لوٹ لیا اور یروشالم کو بچا لیا
اس اشارہ کا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت مین اسقدر نہین ہوا حضرت عیسی علیہ السلام
کی بعد تو مسجد بیت المقدس کو بت پرستون نی ڈہا دیا اور شہر یروشالم کو ویران کر دیا اس اشارہ
کا بڑا ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اللہ نے پیدا کیا اور آپ پر
قران اوتارا اونکی ہاتہون اللہ نے خداپرستون کی ایسی مدد کی کہ ویسی کبہی نہ کی تہی آپکی خادمون
نے مسجد بیت المقدس کو اور شہر یروشالم کو ایسا آباد کیا کہ ساری جہان پر روشن ہی یہہ اشارہ
خاص محمدی وقت کی طرف ہی یہہ ایسی بات ہی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی بعد جب اسرائیلی لوگ
قید بابل سے چہوٹے اور یروشالم آباد ہوا اور وہان کی حاکم زروبابل ہوگے اور یہوشوع

امام ہوئے تب اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو خبر دی کہ یہہ معاملہ نمونہ کے طور پر ہے دیکھہ مین اپنے
بندے شاخ نامی کو لاؤنگا مین اس سرزمین کی بدکاری کی سیاست کو ایک ہی دن مین دور کرونگا
مطلب یہہ ہے کہ پوری آبادی اس زمین کی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وقت مین ہوگی اور
اوسوقت مین جو کفر و شرک کا غلبہ اس ملک مین ہوگا اوسکو ایک ہی دن مین دفع کرونگا پس
اسی طرح اس جگہہ بھی عمانوایل اوس صاحبزادہ کا نام رکھکر نمونہ آخری زمانہ کا دکھلایا اور صاف فرمایا
کہ اے قومو دہوم مچاؤ تمہاری تدبیرین کچہہ بن نہ پڑینگی یعنی آخری پیغمبر اور اونکی امت تم سب پر
غالب ہوگی کیونکہ اللہ ہماری ساتھہ ہے یعنی ہم خدا پرستون پر ہر وقت مین اللہ کی مدد ہے پادری
اسکاٹ لکھتا ہے کہ ان آیتونمین یہہ خبر ہے کہ اللہ کی لوگ اللہ کے دشمنون سے لڑینگے اور دشمنونکو
حکم ہوتا ہے کہ کیسی جسقدر ہوسکے اپنی مضبوطی کرلو اور سب کامونکے لیے حکم بہیدو مگر تمہارا بندوبست
توٹجائیگا تین بار تاکید سے فرمایا یعنی البتہ ضرور ہوگا کیونکہ خدا ہماری ساتھہ ہے پادری لکھتا ہے کہ
حزقیا بادشاہ کے وقت مین اسور کا بادشاہ سنحاریب شہر یروشالم پر چڑہکر آیا اور اوسکی فوج کے
ایک لاکہہ پچاسی ہزار آدمی فرشتے نے اللہ کے حکم سے قتل کیے پہر وہ بادشاہ بھی اپنے وطن مین جاکر
مارا گیا اوسوقت یہہ پیش خبری پوری ہوئی پادری لکھتا ہے کہ یہہ پیش خبری ایکبار پوری ہوگئی اور
ہر بار مطابق ہوسکتی ہے عیسائی گرجی پر پادری کا مطلب یہہ ہے کہ اس خبر مین اللہ تعالی نے قاعدہ
کلیہ بتایا ہے کہ بت پرست بادشاہ بار بار لڑائی کا سامان کرینگے مگر اونکی تدبیر کچہہ نہ چلیگی قیامت تک
جہان جہان عیسائیون نے بت پرستون پر فتح پائی وہ سب فتحین اسمین داخل ہین اب ہم کہتے ہین
کہ حضرت عیسی کے بعد عیسائی لوگ تین سو برس تک بت پرستونکے ہاتھون قتل ہوتے رہے پہر
چودہ سو برس کے عیسائی جو تین ۳ خداؤن کے قائل تھے اونکا غلبہ ہوا ایماندار عیسائی ہر طرف عاجز تھے
عیسائیون نے بت پرستون پر کب فتح پائی اس جگہہ بیشک محمدی فتحونکی خبر ہے جو قیامت تک ہونگی
جن سے بت پرستون کا سر ٹوٹا حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کیونکہ خداوند نے جب اوسکا
ہاتہہ مجہہ پر غالب ہوا اور ان لوگونکی راہ مین چلنی سے مجکو منع کیا مجکو یون فرمایا کہ تم سب کچہہ
جسے یہہ لوگ بندش کہتے ہین بندش مت کہو اور جس سے وہ ترسان اور حیران ہین تم ترسان اور
حیران مت ہو رب العالمین جو ہے تم اوسکی پاکی بولو وہی تمہارا خوف اور تمہاری حیرت ہو

وہ تمہاری لیے ایک مقدس ہوگا اور اسرائیل کے دونو گھرانونکو لیے ٹھوکر کا پتھر اور ٹھیس کے
چٹان اور یروشالم کے باشندون کے لیے پھندا اور دام ہوویگا بہت لوگ اوس سے ٹھوکر کھاوینگے
اور گرینگے اور ٹوٹجاوینگے اور جال مین پھنسینگے اور پکڑیجاوینگے عہد نامہ کو باندھ توریت پر
میرے شاگردون مین مہر کر بس مین یہوواہ کی یعنی اللہ کی راہ دیکھونگا جو اب یعقوب کے گھرانے سے
اپنا منہ چھپاتا ہے اور مین اوسکا انتظار کرونگا دیکھ مین اور میرے لڑکے جو خداوند نے مجھے بخشے
رب العالمین کی طرف سے جو صیہون کے پہاڑ مین رہتا ہے اسرائیلیونکے درمیان نشانیون اور عجائب
غرائب کے لیے ہین دیکھو اللہ تعالی حکم فرماتا ہے کہ ان ظالم بادشاہون سے مت ڈرو تم اللہ سے ڈرو وہ
تمہارا خوف ہو یعنی وہی تمہارے خوف اور حیرانی کا باعث ہو کہ اوس سے ڈر کر اوسکی قدرت مین حیران ہوجاؤ
وہ تمہاری لیے یعنی اللہ سے ڈرنیوالونکے لیے ایک مقدس ہوگا یعنی آخری زمانہ مین اوسکی پاکی
تمہین خوب طرح کہلجائیگی اور تم اوسکو خوب پہچانوگے اور پادری ڈاویوڈیٹی کہتا ہے کہ مقدس ہوگا یعنی
پاک لوگون کے لیے ایک جگہ امن اور حفاظت کی اور اسرائیلیونکے دونو گھرانون کے لیے یعنی یہودا
اور اسرائیل کے لیے ٹھوکر اور ٹھیس کا باعث ہوگا اور شہر یروشالم کے رہنے والے جو ایمان نہ لاوینگے
وہ پکڑے جاوینگے پادری اسکاٹ ان آیتون کا مطلب یون لکھتا ہے کہ جو لوگ تمہاری برخلاف جمع
ہوگئے ہین انسے مت ڈرو جہین اونکے جمع ہونیسے مت ڈرو اللہ سے ڈرو اور اوسکی
جلال اور عزت کو پہچانو تو وہ تمہاری لیے مقدس ہوگا اور پاک پناہ ہوگا اونکے واسطے جو اوسکی پاکی
پہچانینگے اور وہی ٹھوکر کا پتھر اور پھندا ہوگا پادری لکھتا ہے کہ سحاریب کے حملہ کے وقت اور جب
بخت نصر نے شہر یروشالم کو گھیرا اور بہت لوگ قیدی ہوئے اور بہت وقتون مین اوسوقت
سچی اللہ کے یقین کرنیوالون نے اللہ کو پاک پہچانا اور بہت سی نسلین یہودی اپنی آزادی مین
بہی رہے اور گنہگار ہوگئے اونکا پہنسنا ثابت ہوگیا اور اونکی تباہی جلد گئی پادری لکھتا ہے
کہ حواری لوگ یہانتک سمجھے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام مقدس ہوئے یقین والون پر اونہون نے
ثابت کردیا ایک ٹھوکر کا پتھر عوام مین وہ جو توراۃ مین اونکی غلطیان تہین اور جھوٹا یقین کرتے تہے
کہ شاید اونکی مدد کریگا ان سب باتون نے اونکی تباہی کے لیے پہندا ڈالدیا اور اوس خوف مین
گرفتار ہوے جسکی اونکو خبر نہ تہی یہ آیت یقینی حضرت عیسی علیہ السلام پر مطابق ہے اب ہم کہتے ہین

که اس بات کا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین خوب ظاہر ہے کہ جو یہودی آپ پر
ایمان نہین لائے اور پہر سمجہے کہ اللہ ہمارے ساتہہ ہے وہ ہماری مدد کریگا یہ نہ سمجہی کہ اللہ کا غضب ہم پر
وہ پکڑے گئے اور قید کیے گئے اور تباہ ہوئے اور قتل ہوئے اور یہہ جو فرمایا کہ توراۃ پر مہر کر
پادری ڈاایوڈیٹی لکہتا ہے کہ اسکے یہہ معنی کہ جب نبی نے اللہ کے حکم اور خاص کر حضرت عیسی علیہ
السلام کی بشارت سنائی تو وہ ایک خط مہر شدہ ہوجائیگا اور بند رہیگا لوگون سے سوا اونکے جو ایمان
لاے اور اونکا دل روشن ہے اور یہہ جو فرمایا کہ اللہ اسرائیلیونسے اپنا منہہ چہپاتا ہے اسکا
مطلب یہہ پادری یون لکہتا ہے کہ اللہ نے اپنا فضل اونپر سے اوٹہالیا اب ہم کہتے ہین کہ
اسرائیلیونکی تباہی حضرت عیسی کے وقت مین اور اونکے بعد بہی رہی جو اونمین ایمان لای اور
عیسائی ہوئے وہ بہی ہمیشہ ظالمون کے ظلم اوٹہاتے رہے ایمانوالون کو کافرون کے ظلم سے امان
محمدی وقت مین ملا حضرت اشعیا علیہ السلام اسی وقت کے انتظار مین تہے پہر فرمایا کہ دیکہو مین اور میرے
لڑکے نشانیون اور عجائب وغرائب کے لیے ہین پادری ڈاایوڈیٹی لکہتا ہے کہ اسکا یہہ مطلب
کہ مجہکو اللہ نے ایسے خوف کے مقام مین مضبوط کردیا اور میرے دو لڑکون کے نامون مین اشارہ ہے
کہ اللہ تمہارے ساتہہ بہلائی کریگا اور تمہاری دشمنون کو تباہ کردیگا ہم کہتے ہین کہ دوسرے
صاحبزادی کا ذکر ساتوین باب مین ہے اونکا نام عبرانی مین شِئَاریاشُوبْ ہے اوسکا ترجمہ عربی
مین ایک پادری نے سائرتیتوب لکہا ہے اسکے یہہ معنی ہین کہ بقیہ توبہ کریگا اس نام مین یہہ
اشارہ ہے کہ آخری زمانہ مین جو اسرائیل لوگ قتل سے باقی رہجائین گے وہ کفر سے توبہ کرینگے
اور آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین مین آئین گے اور خود حضرت اشعیا علیہ السلام کے
نام مبارک مین اشارہ نجات دہندہ پیغمبر کا ہے کیونکہ اس نام کے معنی ہین نجات اللہ کی سو بڑے
نجات دہندہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنکے ہاتہون اللہ نے ایمانوالون کو دشمنون سے نجات دے
اونکی بشارتین آپکی بہت کثرت سے دینی ہین اور اوس نجات کا نمونہ آپکے وقت مین ظاہر ہوا کہ
سنحاریب کی فوج کو اللہ کے حکم سے فرشتے نے مار ڈالا بعد اسکے اللہ تعالی یہہ خبر دیتا ہے کہ یہود
بہوکون مرینگی اونپر بڑی مصیبت پڑیگی یہہ بیان کرکے اللہ فرماتا ہے لیکن وہان اندہیر نرہیگا
جہان اب تعدی ہے جیسا اگلے زمانہ نے زبولون کی سرزمین کو اور نفتالی کی سرزمین کو ذلت دی

ویسا ہی پچھلا زمانہ اوس دریا کی راہ نواح اردن کی کنارہ پر غیر قوموں کی جلیل کو بزرگی دیگا پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ آسور کی یعنی عراق کی بادشاہوں نے پہلی اونہین ملکون پر چڑہائی کی جو دریاء طبریس کی کناری پر اردن کی اوتر طرف ہی جسکو جلیل کہتی ہین اور وہی ملک پہلی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور اونکی رفیقون کی وعظ سی مبارک ہوا جناب متی حواری انجیل کی چوتہی باب مین لکھتی ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ناصرہ کو چھوڑکر کفرناحوم مین جا رہی جو دریا کی کناری زبولون اور نفتالی کی سرحدون مین تہا تاکہ جو اشعیا نبی علیہ السلام کی معرفت کہا گیا تہا پورا ہو کہ زبولون کی سرزمین او نفتالی کی سرزمین یعنی غیر قوموں کا جلیل جو دریا کی راہ اردن کی پار ہی اسکا یہہ مطلب کہ زبولون اور نفتالی دونون بیٹی حضرت یعقوب علیہ السلام کی ہین اونکی نسل مین جو دو فرقی تہی اونکا حصہ اوس سرزمین پر تہا پادری اسکاٹ انجیل کی اردو تفسیر مین لکہتا ہی کہ ملک یہودیون کا تین صوبون مین تقسیم ہوا تہا یہودیہ اور سامریہ اور جلیل اور جلیل غیر قوموں کا اسلیی کہلایا کہ بہی سببون سی غیر قوم یہودیون مین ملگئی تہی اور اس سبب سی اونکا مذہب بگڑ گیا تہا سو یہان یہہ بشارت ہی کہ اگلی وقت مین اس زمین کو بہت ذلت ملی اوسکو بدلی پچھلی زمانہ مین اوسکو بزرگی ملیگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سرزمین کی سرحدون مین تشریف لائی جناب متی حواری نی سمجہا کہ اس بشارت کا مطلب یہہ تہا کہ اس ملک کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قدم مبارک سی بزرگی اور شرافت ملیگی ای پادریو جسطرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس بشارت کو سمجہتی ہو اسی طرح اسکی بعد محمدی بشارت صاف موجود ہی اوسکو بہی سمجہو نوان باب

۹- باب

سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وہی لوگ جو اندہیری مین چلتی ہین اونہون نی بڑی روشنی دیکہی اور او پر جو موت کی سایہ کی ملک مین رہتی ہین نور چمکا ہی ای عقلمند دیکہو موت کی سایہ کا ملک ہی یہہ خطاب مکہ کا اور عرب کا ہی یہہ مطلب اللہ نی پہر یون کہولدیا کہ حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کی دوسری باب مین یون فرمادیا کہ اونہون نی نہین کہا کہ خداوند کہان ہی جو ہمین مصر کی سرزمین سی چڑہا لایا اور بیابان مین ہمکو چلایا جو ویران اور غاردار زمین ہی اندہیری کی اور موت کی سایہ کی زمین ہی جہان کوئی نہین گذرتا اور کوئی آدمی بود و باش نہین کرتا اور مین تمکو پہلدار زمین مین لایا کہ تم اوسکا پہل اور تحفی کہاؤ او پہر یاد رہی کہ اونکی کتابون ہی سی ہم خوب ثابت کرچکی ہین کہ

حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے نکلے ہین عرب مین آئے ہین عرب کے میدانمین چالیس برس رہے ہین اسپر سب پادریونکا اتفاق ہے اور اب ملک عرب مین بنی اسرائیل کا جنگل مشہور ہے جو مدینہ شریف سے چند منزل پر ہے بعد اسکے بنی اسرائیل ملک شام مین پہونچے ہین سو اس جگہ اللہ تعالی اسرائیلیونکی شکایت کرتا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے جب ہمکو مصر سے نکالا تو ہمکو بیابانمین چلایا جو ویران اور غاردار زمین اور اندہیری کی اور موت کے سایہ کی زمین ہے یعنی عرب کے میدانمین لایا اسکی شکایت کرتے ہین اور اسکا شکر نہین کرتے کہ بعد اسکے اللہ انکو ملک شام مین لایا جو پہلدار زمین تھی دیکھو اس جگہ ملک عرب کو اسنے خطاب مین بیابان کا لفظ عرب کے حق مین اس کتاب کے بیالیسوین باب مین صاف صاف آیا ہے اور اندہیرون کی اور موت کے سایہ زمین اس جگہ اسی ملک عرب کو کہا اندہیرونکا ملک اسلیے کہا ہے کہ مقام وہانکے دہشت والی ہین جہان گذر ہونا بہت مشکل ہے وہانکی مصیبتونمین موت کا نمونہ ہے جان کٹو پادری نے لغت مین لکھا ہے کہ اسرائیلی لوگ نیچی زمین کے ملک سے بلندی کے ملک کو گئے اوس جنگل مین ویرانہ ہے اور بہت خطرہ کا مقام ہے جہان گذر بہت مشکل سے ہو سکتا ہے پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے کہ جسوقت مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اوسوقت مین اکثر حصے ملک عرب کے غیر قوم حاکمون کے تابع فقط مکہ اور بیچون بیچ کے دشوار گذار ملک آزاد تھے دیکھو اس پادری نے عرب کے بیچون بیچ ملک کو دشوار گذار کہا معلوم ہوا کہ اوسی ملک کو یہان اندہیرا اور موت کے سایہ کا ملک نام رکہا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ اوس ملک کے لوگ بڑی روشنی دیکھینگے اور اونپر نور چمکیگا اس خبر کا صاف ظہور یون ہوا کہ اوس ملک مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے پیدا کیا جو سب پیغمبرون کے سردار ہین اور اونپر اللہ نے اپنا کلام اوتارا جو سب کتابون سے افضل ہے پادری اسکاٹ کو اس جگہ حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کا یہہ مقام یاد نہ آیا اس جگہ لکھتا ہے کہ جب اسرائیلی لوگون نے اللہ کی شریعت کو چھوڑ دیا تو غفلت کے اندہیرے مین چھوڑ دیے گیے جیسا کہ موت کے سایہ کی زمین مین یعنی سایہ شریرون کی حالت کا جو دوسرے عالم مین ہے لیکن جب حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے بڑی روشنی چمکی بعد اسکے اللہ تعالی فرماتا ہے تو اسکو زیادہ کرتا ہے جسکی خوشی تو نے نہین بڑہائی تہی وہ تیرے آگے ایسی خوش ہوئے جیسے کہ کھیت کاٹنے کے وقت اور لوٹ بانٹتی وقت لوگ خوش ہوتے ہین کیونکہ تو اوسکی بوجہہ کے جوے کو

اور اوسکی کندہے کی لٹہہ کو اور اوسپر ظلم کرنیوالی عصا کو ایسا توڑتا ہے جیسا کہ مدیان کے
دن مین ہوا تہا کہ جنگ مین کھڑبڑ پہنے ہوئے تہے سب کہڑبڑے اور کپڑے جو لہو سی بہرے ہوں
ہون جلانے کے لیے آگ کا ایندہن ہونگے یادری ڈاایوڈیٹی لکہتا ہے کہ تمام دنیا بہرجا ئی گی
لڑائیون سے اور خون سے اور آخر سب کے سب جل جائینگی آگ سے انصاف کی دن مولوی
رحمۃ اللہ صاحب اعجاز عیسوی مین لکہتے ہین کہ ترجمہ موافق بعضی نسخون عبرانی کے یون ہے
تو امت کو زیادہ کرتا اور اونکی خوشی کو زیادہ کرتا اور بعضی نسخون مین یون ہے تو امت کو زیادہ کرتا
اور نہین زیادہ کرتا اونکی خوشی کو اور تفسیر ہنری اسکاٹ مین اول کو قوی کہا ہے ای امت محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم دیکہو یہہ عرب کے ملک کا پتا دیا پہر آخری پیغمبر سے فرماتا ہے کہ تو امت کو بڑہاتا
ہے یعنی تیری وقت مین ایمان والی بہت کثرت سی ہونگے اور تیرے ظہور سے ایمانوالے اسلیے بہت
خوش ہونگے کہ اونکی اوپر جو بوجہ کا جوا ہے یعنی زبردست ظالم بادشاہون کی تابعداری مین
اونکی گردن دبی ہوئی ہے اور اونپر ظلم کا لٹہہ چل رہا ہے تو اوس ظلم کی لٹہہ کو اور بہاری جوے کو
توڑ ڈالیگا یعنی ظالمونکو تو قتل کریگا ایمانوالے اونکی ظلم سی چہوٹین گے جیسا مدیانیون کو حضرت جدعون
علیہ السلام نے قتل کیا اسکا بیان صاف اوپر ہو چکا اس بات کو اللہ تعالی سورہ اعراف
مین فرماتا ہے کہ جو لوگ ان پڑہ نبی کی تابعداری کرتے ہین جسکو اپنے پاس لکہا ہوا پاتے ہین
توراۃ اور انجیل مین وہ اونکو نیک کامون کا حکم کرتا ہے اور بری کامون سی منع کرتا ہے اور پاک
چیزین اونپر حلال ٹہیراتا ہے اور پلید چیزین اونپر حرام ٹہیراتا ہے یہہ فرماکر فرمایا وَيَضَعُ عَنْهُمْ
إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ اور اوتارتا ہے اونسی بوجہہ اونکا اور وہ طوق جو اونپر
تہی دیکہو حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کی بات اللہ نے ہمارے ان پڑہ نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی زبانی یاد دلائے پادری اسکاٹ نے اوس نسخہ کو قوی سمجہا ہے جسمین یون ہے کہ نہین زیادہ
کرتا اونکی خوشی کو اور ان آیتونکا یہہ مطلب لکہا ہے کہ اسرائیلی لوگ بہت جمع کیے گئے تہے مگر
اونکی خوشی نہین بڑہائی گئی تہی لیکن جب روشنی اوٹہی ایمانوالون نے اللہ کے سامنی خوشی
منائی پہر لکہتا ہے کہ یہودی لوگ آسور والون سے اور کلدیہ والون اور ادومیون اور مقدونیہ والون
کی جوے سے چہڑائے گئے تہی لیکن یہہ تہا فقط سایہ اوس رہائی کا جو اونکو شیطان کے

جوی سی رہائی ملی حضرت عیسیٰ کی انجیل کی وسیلہ سی اللہ نے اپنی لوگون کا جوا توڑا اور اونکو
بہاری بوجہ سی چہڑایا جیسا اللہ نے اسرائیلیون کو مدیان کی لوگون سی حضرت جدعون علیہ
السلام کی وسیلہ سی چہڑایا تہا وہ لڑائیان جسمین لڑنیوالون نے قوت ونکو ظلم سی چہڑایا اوسمین شور
بہت تہا جس سی لوگ گہبرائے اور خونمین بہری ہوئے کپڑے تہی لیکن یہ علاج یہان کیا جائیگا
وہ شعلون اور آگ کی ایندہن سی ہوگا روح کا اثر ایسا ہوگا جیسا صاف کرنیوالی آگ
اور تیرہ مصیبتین آگ کی مانند ایمانوالون کو صاف کر دیتی ہین جیسی کہ سونا کسوٹی پر پچہلی آیت
مشکل ہے اور بعض لوگ اوسکے معنی لڑائیکی کنار کی آگ بیان کرتے ہین اور لباس خون سی
بہرا ہوا وہ عہد ہی جو امن کی بادشاہ کی وقت مین ہوا دیکہو پادری نے دیکہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام نے جہاد نہین کیا تو یون مطلب بدل دیا کہ شیطان کی جوی سی اور اوسکی بہاری بوجہ سے
اللہ نے اونکی بدولت ایمانوالون کو چہڑالیا اللہ تعالیٰ نے صاف مدیان کی لڑائی کی مثال
دیکر محمدی جہاد کا پتا بتلایا ہی اور صاف فرمایا ہی کہ لہو مین ڈوبے ہوئے کپڑے آگ کا ایندہن
ہونگی مگر پادری کی آنکہ سی دکہائی نہین دیتا آی ایمانوالو تراسیوین زبور مین اللہ تعالیٰ نے
حضرت داود علیہ السلام کو یہہ دعا سکہلائی کہ یا اللہ اپنے دشمنون سے ویسا معاملہ کر جیسا تو نے مدیانیو
کیا تاکہ وہ تیری نام کی طالب ہون اس جگہ صاف اوس دعا کی قبول ہونیکا وعدہ فرمایا کہ اخیری
پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت مین ظالمونسی ویسا ہی معاملہ ہوگا جیسا مدیانیون سی ہوا تہا
بعد اسکی اللہ کی حکم سی حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہماری لیے ایک لڑکا پیدا ہوتا ہی
اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اوسکی کندہی پر ہوگی اور وہ اس نام سی کہلاتا ہی عجیب مشیر
یعنی مشورہ دینے والا سردار زبردست صاحب آخر زمانہ کا سلامتی کا بادشاہ اصل عبرانی
مین اِل کا لفظ ہی جسکی معنی ہین سردار پہر جبور کا لفظ ہو یعنی جبار زبردست جو راتوے
زبور کی سرے پر ہی اِل نِقَامُوت یعنی ای صاحب انتقامون کی دیکہو اِل کا لفظ حاکم اور
صاحب کی طرح پر ہی زبور مین اللہ کو کہا تو بدلہ لینی کا صاحب ہی یعنی بدلہ لینی والا ہی حضرت اشعیا
علیہ السلام نے بندی کو کہا اِل جبور یعنی حاکم زبردست یعنی اللہ نے اوس بندی کو اور بندون
پر حاکم زبردست کر دیا اس سی بندہ خدا نہین ہو گیا پادری ناحق کودتے ہین کہ دیکہو یہہ خبر

حضرت عیسی علیہ السلام کی ہی اور ال کی لفظ سی معاذ اللہ۔ اونکا خدا ہونا ثابت ہوتا ہی پھر
آبی عدی کا لفظ ہی اور عد کا لفظ اخیر زمانہ کی معنی مین بہت آتا ہی یہان یہہ معنی خوب ظاہر ہین مگر
پادری متیصر نے یون ترجمہ کیا ہی کہ ہمیشگی کا باپ تو یہہ مطلب ہی کہ اوسکا دین ہمیشہ رہیگا یہہ خبر
حضرت عیسی علیہ السلام کی نہین ہی کیونکہ اوپر صاف جہاد کا پتا بتایا ہی اور ایکسو اٹھارہوین
زبور کی بائیسوین آیت مین جہان آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اشارہ ہی وہان یون ہی
کہ ہماری نظرونمین عجیب ہی اور جبور کا لفظ پینتالیسوین زبور کی تیسری آیت مین آیا ہی اور چھٹی
آیت مین ہی کہ تیرا تخت اے بادشاہ ہمیشہ تک ہی یہان یہہ لفظ ہی عولام واعد عولام کی معنی
ہین ہمیشہ اور عد کی معنی تک کی جابجا آتے ہین مگر یہان داو کی باعث سی اخیر زمانہ کی معنی خوب
جستے ہین یعنی تیرا تخت ہمیشہ ہی اور آخر زمانہ تک ہی اور بہتروین زبور کی نوین آیت مین ہی کہ
اوسکی وقت مین سلامتی فراوان ہوگی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی دوستونکسی
مشورہ بہت کیا کرتے تھے یہہ بات حدیثونمین بہت مشہور ہی اکثر نام جو زبور مین تھی وہ یاد
پھر یاد دلائے اور فرمایا کہ سلطنت اوسکی کندہی پر ہوگی یعنی اوسکا ظہور بادشاہی کی ساتھ ہوگا
اور کندہی کا پتا اسلیے دیا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کندہی پر پیغمبری کی مہر تہی اسی
نشانی سی توراۃ اور انجیل والون نے آپکو پہچانا بعد اسکی ارشاد ہوتا ہی کہ اوسکی سلطنت کے اقبال
کی کچھہ انتہا نہوگی۔ وہ داؤد کی تخت پر اور اوسکی مملکت پر بندوبست کریگا اور عدالت
اور صداقت سی اب سے ہمیشہ تک اوسی قیام بخشیگا رب العالمین کی غیرت مندی یہہ کریگی دیکھو
حضرت داؤد علیہ السلام کی تخت کا بندوبست کسنی کیا ذرا غفلت سی ہوشیار ہو جاو حضرت
داؤد علیہ السلام حکومت کی غلبہ سی دین کو پھیلاتے تھے منکرون کو قتل کرتے تھے اور رات
اسی آرزو مین تڑپتے تھے کہ الٰہی وہ کونسا وقت ہوگا کہ تیرا دین ساری زمین مین پہیلی تمام
زبور اس بیان سی بہری ہوئی ہی حضرت عیسی علیہ السلام ظالمون کی ظلم ہمیشہ سہتی رہی یہہ خبر
اونکی نہین ہوسکتی یہہ بشارت صاف حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہی بعد اسکی نوین
اور دسوین باب مین بڑی دور تک یہہ بیان ہی کہ اسرائیلی لوگ ہلاک ہونگے ارامی اور فلستی
اونکو ہلاک کرینگے اونکی برے اعمالون کی شامت سے اونپر تباہی آویگی آسور کی یعنی عراق

کی بادشاہ کی ہاتھون اسد انہین سزا دیگا یہہ خبر دیکر پہر اللہ تعالی یہہ خبر سناتا ہو کہ جب مین اوسکی
ہاتھون اسرائیلیون کو سزا دیچکونگا تب اوسکو بھی اوسکی غرور کی سزا دونگا کیونکہ وہ بہت مغرور ہوگیا ہی پہر
اللہ تعالی خبر دیتا ہی کہ مین اوسکی موٹے مردون کو دبلا کردونگا اور اوسکی باغ اور بن کی خوشنمائی کو
جان سی گوشت تک فنا کردونگا پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہی کہ اوسکی مضبوط
سپہسالارون اور فوجون کو جلا دونگا اور اونکی بدن اور روح کو غارت کردونگا بعد اسکی
دسوین باب کی اونیسوین آیت کی بعد اللہ فرماتا ہی اور اوس دن ایسا ہوگا کہ وی جو اسرائیلیون مین
سی باقی بچ جائینگی اور یعقوب کی لوگون مین سی بچ رہین گی اوسپر جسنی اونہین مارا پہر بہروسا نکرینگی
بلکہ خداوند اسرائیل کی قدوس پر سچی دلسی بہروسا کرینگی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودی اور
اسرائیلی بہروسا کئی ہوئی تھی آس پاس کی قومون کی مدد پر اور آخر کی حکومت مین انہون
نی اسور والون کی پناہ ڈہونڈہی لیکن اونکو بچی ہوئی جو سنحاریب کی لڑائی سی بہاگی اونہون نی
اسکی معجزہ کی وسیلہ سی اللہ پر بہروسا کرنا سیکہہ لیا اور اللہ کی طرف رجوع ہوئی اللہ فرماتا ہی
اور بقیہ جو یعقوب والون سی باقی ہوگا خدای قادر کیطرف پہر لیگا کیونکہ اگرچہ تیری لوگ ای بنی اسرائیل
سمندر کی ریت کی مانند ہون مگر اونمین کا ایک بقیہ پہر لیگا کہ وہ سزا کی تکمیل جو اوسنی ٹہرائی ہی
صداقت سی ابریز ہوگی کیونکہ خداوند رب العالمین سزا کی وہ تکمیل جو مقرر کی گئی ہی سارے زمین
کی بیچمین کریگا پادری لکھتا ہی کہ اسرائیلیون کی بقیہ سی مراد ہی ساریتوب جو حضرت اشعیا علیہ
السلام کا صاحبزادہ تہا اور اوسکو یہہ نام اسواسطی دیا گیا کہ اوسنی اللہ کی وعدہ کو پورا کیا تہا
اسرائیلی لوگ اگرچہ بیشمار تہی مگر اکثرون نی اللہ کو چہوڑ دیا تہا اور سوا اوس بقیہ کی کوئی پہر آیا فقط
سنحاریب سی بدلہ نہین لیا بلکہ زیادہ انصاف کیا گیا جو سخت اور خوفناک انصاف مین کیونکہ
اللہ نی ارادہ کیا تہا دنیا مین لوگون کی جلا دینی کا معلوم ہوتا ہی کہ روح قدس نی بڑی واردا تون کی
پیشین گوئی کرنیکا ارادہ کیا تہا اور منکرون کو سزا دینی کا ای محمدی بہائیو دیکہو پادری اوپر
لکہ چکا ہی کہ سنحریب بادشاہ بت پرست کی فوج کو جو اللہ کی حکم سی فرشتے نے مار ڈالا تب اسرائیلی
لوگ اللہ پر بہروسا کرنا سیکہہ گئی پہر اپنی اس بات کو بہولکر لکہتا ہی کہ بقیہ کا اشارہ حضرت اشعیا علیہ
السلام کی صاحبزادہ کی طرف ہی فقط وہی اللہ کی طرف رجوع ہوئے اور کوئی نہین ہوا اور بقیہ کا

لفظ اس صحیفہ مین اور دوسری صحیفونمین بار بار آیا ہی اس صحیفہ کے اول مین جہان اسرائیلیونکی
بڑی تباہی کی خبر ہی اوسکی بعد بہی اسرائیلیونکے باقی لوگونکی حق مین بشارت کی لفظین ہین
حضرت میکا علیہ السلام کی صحیفہ مین جہان سے بیت المقدس کی پچہلی آبادی کی خبر ہی وہان بہی بقیہ
کا ذکر ہی وہی مطلب یہان بہی ہی اللہ تعالی صاف یہہ بتلاتا ہی کہ مین ساری زمین کو پورے
سزا دونگا اور وہ پوری سزا صداقت سے لبریز ہوگی یعنی سچی اللہ والونکے ہاتہون وہ سزا ہوگی
یعنی یہہ اوس سزا کا ذکر نہین جو بخت نصر بت پرست اور طیطس رومی بت پرست کی ہاتہون ہوئی
یہہ اوس سزا کی پیشین خبری ہی جو سچے اللہ والی محمدی لوگونکے ہاتہون ساری زمین مین جن و انسانون
کے سب قومونکے کافرون کو دیگئی اس مطلب کو پادری صاف نہین کہتا اتنا کہتا ہی کہ اللہ تعالی نے
یہودیونکے گناہونکے باعث سے سخت خوفناک عدالت کا اور ساری دنیا کے سزا دینی کا ارادہ کیا پہر
کہتا ہی کہ بڑی واردات ہونیکی یہہ پیشین خبری ہی اور منکرون کے سزا دینے کی خبر ہی آگی پادری تو صاف
کیون نہین کہتا کہ یہہ محمدی جہاد کی صاف خبر ہی اور یہہ خبر ہے کہ اوس سزا کے وقت یہودی لوگ
تہوڑے سے ایمان لاوینگے بہت سے قتل ہونگے اور ایمان نہین لاوینگے پہر آہستہ آہستہ بہت ایمان لاوینگے
اس کتاب کا یہی قاعدہ ہی کہ اللہ تعالی ایک معاملہ کی خبر دیکر آخری زمانہ کی خبر دیتا ہی پہلی آسور کے
بادشاہ اور اوسکے فوج کی غارت ہونیکی خبر دی پہر اس علاقہ سے یہہ بہی خبر دیدی کہ آخر کو ساری دنیا
کے کافرون کو سچی دین والونکے ہاتہوں سزا دیجائیگی بعد اسکے ارشاد ہوتا ہی اسلئے خداوند رب العالمین
یہہ فرماتا ہی کہ ای میری لوگو تم جو صیہون مین بستی ہو آسور سے مت ڈرو وہ تجکو لٹہہ سے ماریگا اور
تجپر اپنا ڈنڈا اوٹہائیگا مصر کے طور پر لیکن اک تہوڑی ہی دیر ہی کہ جوش و خروش موقوف ہوگا
اور میرا قہر اوسکے ہلاک کرنے پہ ہو جائیگا اور رب العالمین مدیان کی خونریزی کی مطابق جو غراب
کی پہاڑی پہ ہوئی اوسپر کوڑا اوٹہا دیگا اوسکا عصا سمندر پر ہوگا ہان وہ اوسی مصر کی طرح
اوٹہائیگا اور اوس دن ایسا ہوگا کہ اوسکا بوجہہ تیرے کندہی پر سے اور اوسکا جوا تیری گردن
پر سے اوٹہالیا جائیگا اور وہ جوا بہی گویا تیل سے توڑا جائیگا پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ اللہ تعالی نے
یہودیہ کی سلطنت کو پوری تباہی سے بچالیا کیونکہ اس قوم مین حضرت عیسی علیہ السلام پیدا
ہونیوالے تہی اسطرح کی اشارون کو پادری سمجہتا ہی مگر محمدی بشارتین کہلی کہلی اوسکو نہین دکہائی دیتین

پادری کی نزدیک یہہ پیش خبری اوس وقت پوری ہوگئی جب اللہ کی فرشتی نے نینوی کی بادشاہ
سنحاریب کی ساری فوج کو قتل کر ڈالا مگر پادری نے یہہ نہ دیکہا کہ تہوڑی مدت بعد بخت نصر جو بابل
کا بادشاہ تہا اوسنی پہر اسرائیلیون کو قتل کیا اور ستر برس تک بابل مین قید رکہا پہر ایران کے
بادشاہون کی حکومت بابل مین رہی اونہون نے بڑے بڑے ظلم کیے اس احوال کو اس کتاب مین اپنے
مقام مین دیکہو عراق والونکا جوش وخروش محمدی وقت مین موقوف ہوا اور اللہ کا پورا قہر اونپر
ٹوٹ پڑا اور جسطرح حضرت موسی علیہ السلام کی ہاتہون مصر والون کو دریا مین ڈبو دیا اور حضرت
جدعون علیہ السلام کی ہاتہون مدیانی بت پرستون کو عراب کی پہاڑی پر قتل کیا تہا جسکا قصہ
تیسوین بشارت کی بیان مین ہو چکا ہی اوسطرح پر اللہ تعالی نے عراق والون کو محمدیون کی ہاتہون قتل کیا
اور ایمانوالون کو اونکی ظلم سی چہڑایا اگر پادری کہین کہ اللہ تعالی نے یہان تہوڑی دیر کا لفظ
فرمایا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ اسرائیلیونکی دشمنونکی حق مین اللہ تعالی نے توریت مین فرمایا ہی کہ اونکی
ہلاکت کا دن نزدیک ہی اور ہماری نزدیک وہ وقت ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ کا ہی اور پادریونکی
نزدیک وہ وقت ابتک نہین آیا پہر یہان تو حضرت اشعیا علیہ السلام کی وقت سی حضرت محمد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی وقت تک تیرہ سو برس کا زمانہ ہی اسکو اگر اللہ نے تہوڑی دیر فرمایا تو کیا تعجب ہے اللہ کی
سامنی سب نزدیک ہی بعد اسکی اللہ تعالی آسور کی بادشاہ کی خبر دیتا ہی کہ وہ اس شہر مین اور اوس
شہر مین آویگا یہان تک کہ یروشالم پر آویگا تب اللہ تعالی اوسکو ہلاک کر دیگا اور آخر مین یون ہے
کہ لبنان ایک زبردست کی ہاتہ سی گر جائیگا پادری لکہتا ہی کہ اوسکا لشکر جو لبنان پر آیا تہا ایک ہی
دفعہ ہار گیا وہ بہت جلد قتل کیے گیے ایک زبردست سی یعنی ایک فرشتے نے اللہ کی حکم سی سبکو
قتل کر ڈالا انگریزی جغرافیہ مین لکہا ہی کہ وہ ملک جو فرات اور دجلہ کے قریب ہی آسور کی بادشاہت
وہان تہی اور نینوا جو دجلہ پر آباد تہا اور بابل فرات پر یہہ دونون آسور کا پایہ تخت تہا معلوم ہوا
کہ بغداد اور بصرہ اور کوفہ وغیرہ اب جہان ہین یہان وہ سلطنت تہی یہی ملک عراق کہلاتا ہی اب

گیارہوان باب

سنو اللہ تعالی فرماتا ہی ویَاصَا حُوطِیر مِجیزع یِسّای ونِصیر مِشاراشاو
یِفریہ اور یسّی کے تنے سے ایک کونپل نکلیگا اور اوسکی جڑون سی ایک پہلدار شاخ
پیدا ہوگی اور خداوند کی روح اوسپر ٹہہریگی حکمت اور عقل کی روح مصلحت اور قدرت کی

روح خدا کی پہچاننی کی اور خدا سی ڈرنیکی روح اور وہ خداوند کی خوف کی خوشبو سونگھیگا اُسی
ایمانوالو اس مقام کو یاد رکھو یہہ لفظ ان کتابون مین بار بار آیا ہی کہ اللہ کی روح اسکا مطلب یہہ ہی
کہ اللہ کی بنائی ہوئی روح اس جگہ یہہ مطلب صاف کھولدیا ہی کہ وہ روح اللہ کی پہچاننے کی اور اللہ سے
ڈرنے کی ہی تو جس روح مین اللہ کا ڈر بھرا ہوا ہی وہ بیشک اللہ کی بنائی ہوئی ہی تب تو اللہ سے
ڈرتی ہی پادری لوگ اللہ کی روح کا یہہ مطلب سمجھتے ہین کہ خود اللہ اوسمین سما گیا ہی یہہ سمجھکر اسکو
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر ٹھیرا کر اونکو خدا کا دوسرا جانتے ہین یا اللہ اپنے سب بندون کو اپنی
سمجھا دے آمین کتاب ستین مجالس جسمین جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رحؒ کی وعظ
جمع کیے ہین اوسمین لکہا ہی کہ آپنے فرمایا کہ جب جی چین پکڑتا ہی تو اوسمین اوس روح کے سوا اور
روح پھونکی جاتی ہی عقل کی روح خلق سے دور رغبت ہونیکی روح اللہ کی ساتھہ چین پکڑنی کے
روح پادری اسکاٹ شاخ کے لفظ کا مطلب یون بیان کرتا ہی کہ وہ شخص جسکا وعدہ کیا گیا ہی
جسکی بیان پیش خبری دیگئی ہے ایسی ایک درخت کی شاخ سے مشابہ ہوگا جو کاٹ ڈالا گیا تہا
اور پھر بھی وہ نہایت بلندی کو پہونچا بعضی لوگ خیال کرتے ہین کہ یہہ پیش خبری حزقیا
بادشاہ کی یا زروبابل کی ہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نمونہ ہی مگر اس پیش خبری سے بہت
پیشتر حزقیا پیدا ہو چکا تہا اور زروبابل کے زمانہ مین یہودیونکی حالت مین ایسی کوئی چیز نہ تہی
جو کہ اون شاندار چیزون کے موافق پڑتی جنکا ذکر اس باب کے آخر مین کیا گیا ہی اصلی یہہ پیش خبری
ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہی اور کسی شخص پر مطابق نہین پڑسکتی حضرت اشعیا علیہ السلام
نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ وہ یسّی کے جڑ سے نکلیگا نہ داود کی کیونکہ یسّی تمام
عمر ایک غریب حالت مین رہا لیکن داود علیہ السلام ایک بڑی بادشاہ تھے اور جبکہ اونکے
خاندان کی تمام شان وشوکت ایک درخت کے سوکہی ہوئے تنے کے مانند معلوم ہوتی تہی اوس سے
ایک ہری ٹہنی نکلیگی جسمین وہ شان وشوکت پھر پیدا ہوگی اور بڑہیگی اور پھر ہمیشہ کیواسطے
قایم ہو جائیگی اور جو فی الحقیقت ایک مشہور درخت ہو جائیگا اب ہم کہتے ہین کہ اس جگہ اللہ نے
حضرت داود علیہ السلام کا نام نہ لیا جنکی نسل مین حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام پیدا ہوئے
بلکہ حضرت داود علیہ السلام کے باپ یسّی کے نام لیکر اونکی جڑ کا نام لیا اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہہ

خبر ہوتی تو یون ارشاد ہوتا کہ داود کی نسل مین سے یا یسی کی نسل مین سے ایک شاخ پہوٹیگی
جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ کے دسوین باب مین ایک بادشاہ کے ذکر مین ہے
کہ اوسکی نسل سے کونپل کیطرح جو جڑ سے نکلے ایک اوسکی جگہ برپا ہوگا دیکھو یہان نسل کا لفظ ہے
پہر کونپل اور جڑ کی مثال ہے اور اس جگہ اللہ نے حضرت داود علیہ السلام کا نام چہوڑکر اونکے
باپ یسّی کا نام لیکر اونکی جڑ کا نام لیا اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ حضرت داود کی باپ کی
جو اصل جڑ ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکی نسل مین ایسا شخص پیدا ہوگا اور
حضرت داود کے باپ کا نام اسلیے لیا کہ یہودی لوگ اوسکو دوسری قوم کا نہ سمجہین اس رشتے کو
یاد کرین کہ ہماری باپ دادا کی اصل جڑ سے اوسکا نسب ملتا ہے اوسکی محبت سے منہ نہ موڑین
یا درہے کہ جو یہہ نکتہ بیان کیا کہ حضرت داود علیہ السلام کے باپ یسّی غریب آدمی تہے اور حضرت
داود علیہ السلام کی نسل آخیر زمانہ مین غریب ہوگئی پہر حضرت عیسیٰ کے باعث سے اونہون نے
شان وشوکت پائی تو اونپر یہہ مثال خوب جمتی ہے کہ ایک درخت کاٹ ڈالا گیا اور اوسکی
سوکہی ہوئی جڑ رہگئی پہر اوسمین سے ایک ہری ٹہنی نکلی اور بڑا درخت ہوگیا ہم کہتے ہین یہہ مثال
اس جگہ اور زیادہ جمتی ہے کہ حضرت ابراہیم کی صاحبزادے حضرت اسماعیل کی نسل کے لوگ
جو ملک عرب مین آخر زمانہ مین ایمان اور علم سے خالی ہوگئے بت پرستی اور جہالت مین پہنس گئے
گویا درخت کی سوکہی ہوئی جڑ رہگئی پہر اوس جڑ مین ایک ہری ٹہنی نکلی یعنی اللہ نے اونمین حضرت
محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر ایسا پاک کلام اوتارا جسکی بدولت پہر ایمان کا درخت
بڑا اونچا ہوگیا اور حضرت داود کی طرح دین والونے حکومت پائی حضرت عیسیٰ کے بعد تو دین والے
ظالمون کے پنجہ مین پہنسے رہتے اور یہان سب تہے اور نشان حکومت اور بادشاہت کے موجود تہے
یہہ مثال کونپل کے اللہ نے انجیل اور قرآن مین بہت صاف کہولدی ہے انجیل کی بشارت تو ہمین
اسکا اور زیادہ بیان آویگا اگر اللہ چاہیگا بعد اسکے ارشاد ہوتا ہے کہ وہ اپنی آنکہون کی دیکہنی
کے موافق حکم نہ کریگا اور نہ اپنے کانون کے سننے کے موافق فیصلہ کریگا بلکہ وہ راستی سے مسکینونکا
انصاف کریگا اور انصاف سے زمین کے خاکسارونکے لیے فیصلہ کریگا یاد رہے اسکا ٹ اسکا مطلب
یون لکہتا ہے کہ اوسکا عقل اور انصاف ایسا کامل ہوگا کہ وہ کسی امر مین ظاہری باتون یا

یا لوگونکی خبر دینی سی فیصلہ نہ کریگا لیکن لوگونکی خصلتونمین تمیز کریگا اور مقدمون کو نہایت تیز فہم
اور انصاف سی فیصلہ کریگا پادری جان ڈیون پورٹ نے جو کتاب دین محمدی کی تقویت مین
لکھی ہی اوسمین لکھا ہی کہ تامس کارلائل نے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا احوال لکھا ہی
اوسمین لکھتا ہی کہ آپ اون لوگو نمین تھی جنکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھہ سے صاف باطن پیدا کیا ہی
اور لوگونکا قاعدہ ہی کہ قدیمی قاعدون پر اور قدیمی روایتون پر چلتی ہین مگر آپ فقط حق پر عمل کرتے
تھے خلق کا بھید آپ پر کھلا ہوا تھا اسطرح کہ صاف دلی فی الحقیقت اللہ ہی کیطرف سی ہے اوس پر بغیر
عمل کیے بن نہین پڑتا اسی ایمانوالو دیکھو یہ پادری سمجھہ گیا ہی کہ یہ آیت آپ ہی کے حق مین ہی یعنی دنیا
کی لوگ جو طریقہ فیصلہ کا آنکھونسی دیکھتی ہین اور کانون سی سنتی ہین اوس قاعدہ کی موافق فیصلہ
کرتے ہین جنکو اللہ تعالی تعلیم کرتا ہی وہ اللہ کے بتائے ہوئے قاعدہ پر چلتے ہین بعد اسکی
اللہ فرماتا ہی اور وہ اپنی منہہ کی لاٹھی سے زمین کو ماریگا اور اپنی لبونکی دم سی شریرونکو فنا
کر ڈالیگا اوسکی کمر کا پٹکا سچائی ہوگی اور اوسکی پہلو وفاداری کی پٹکے سے کسی ہوئے ہونگی
اوسوقت بھیڑیا بکری کے ساتھہ رہیگا اور چیتا حلوان کے ساتھہ بیٹھیگا اور بچھیا اور شیر بچہ اور
پالا ہوا بیل ملے جلے رہین گے اور ننھا بچہ اونکی پیشروی کریگا گائے اور ریچھنی ملکر چرینگی اونکی
بچے ملے جلے بیٹھین گے اور شیر ببر بیل کیطرح پوال کھائیگا اور دودھ پیتا بچہ سانپ کی بل پاس
کھیلیگا اور وہ لڑکا جسکا دودھ چھڑایا گیا ہوگا کالی کی بانبی مین ہاتھہ ڈالیگا وہ میرے پاک
پہاڑ کی سب طرفونمین کسی کو دکھہ نہ دینگے اور توڑ نہ ڈالین گے جسطرح پانی سے سمندر بھرا ہوا ہی
اوسی طرح زمین خداوند کی پہچاننی سے بھر جائیگی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ حضرت عیسی کی زمانہ مین
اللہ کی رحمت کی اثر جو آدمیون کے دلون پر تھی نہایت خوبصورتی سے بیان کیے گئے ہین
کہ نہایت بدخلاف مزاجون اور پیشون کی آدمے اور وہ آدمی جو طرح طرح کی برائیون مین
گرفتار ہونگے انجیل کی مہربانی سے ایسے بدلجائینگے کہ وہ ایک دل کے اور ایک ارادہ کی ہوجائینگے
خود غرض اور جھگڑالو اور ظالم اور وحشی اور مکار اپنے اپنے کمینہ مزاجون کو کھو دینگے اور باہم
محب ہوجائینگے زمین اللہ کے پہچاننے سے ایسے اتنک معمور نہین ہوئی جیسا سمندر پانی سے
بھرا ہوا ہے سو یہ پیشخبری ابھی پوری نہین ہوئی ہم کہتی ہین یہہ خبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی ہی آپکی وقت مین ہر ہر قوم کی لوگ جو آپسمین دشمن تہی یکدل ہو گئی مولانا جلال الدین سیوطی نے
تاریخ الخلفا مین لکہا ہی کہ عمر بن عبد العزیز بادشاہ کی وقت مین بکری اور بہیڑیا ساتہہ چرتے تہے
اور سنن ابو داؤد اور سنن ابن ماجہ کی حدیث مین یہہ بیان ہی کہ جب حضرت عیسی آسمان سی اوترینگی
اور محمدی دین کو پہیلاوینگی اوسوقت مین دشمنی اور بغض اوٹہا لیا جائیگا اور زہر ڈنک والی کا ڈنک
نکال لیا جاویگا یہانتک کہ لڑکا اپنا ہاتہہ سانپ کی منہہ مین ڈالیگا پہر وہ اوسکو نہ ستاویگا اور لڑکی
شیر کا منہہ چیر لیگی پہ اوسکو نہ ستاویگا اور بہیڑیا بکریون مین ایسا ہوگا گویا وہ اونکا کتا ہی یعنی
نگہبانی کا کتا ہی اور یہ ایک دین اور ایک کلمہ ہوگا اللہ کے سوا کوئی کسی کو نہین پوجیگا یہہ جو
فرمایا کہ وہ میرے پاک پہاڑ کی سب اطراف مین سو اصل عبرانی مین یون ہے بکل ہر قادشی
یعنی میری قادس کی تمام پہاڑ مین کسیکو دکہہ نہ دینگی امام نووی نے تفسیر مین لکہا ہی کہ مطالع
مین ہی کہ مکہ کا نام قادس بہی ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ جو جانور حرم مین گہس جاتا ہی پہاڑنیوالا
جانور اوسکو نہین ستاتا ہی زمین اللہ کی پہچان سی اسقدر بہر گئی ہی کہ جانور بہی اللہ کو پہچانتی ہین
اور اگر شہر بیت المقدس کی طرف اشارہ ہو تو بہی کچہہ تعجب نہین ہی مولانا مجیر الدین حنبلی نے
تاریخ بیت المقدس مین لکہا ہی کہ ابن عساکر نے فرمایا ہی کہ مین نے ایک قدیم کتاب مین پڑہا ہی
کہ بیت المقدس مین بڑے بڑے قاتل سانپ ہین مگر اللہ تعالی نے اپنا فضل کیا ہی کہ جب
کسی انسان کو بیت المقدس مین سانپ کاٹتا ہی اوسکا کچہہ نقصان نہین ہوتا اور اگر بیت المقدس
سے یعنی شہر سی ایک بالشت بہر باہر جاوی اوسیوقت مرجاتا ہی اور اوسکی دوا یہہ ہی کہ بیت المقدس
مین تین سو ساٹہہ ۳۶۰ دن رہی اگر اس گنتی سے ایک دن بہی باقی ہو اور وہ وہانسی نکل جاوی
مرجاتا ہی جانیو نہین بیت المقدس نام اوس مسجد کا ہی جو شہر یروشالم مین ہے اور کہین
سارا شہر بہی بیت المقدس کہلاتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی اور اوسدن ایسا ہوگا کہ یسی کی
وہ جڑ جو قومون کی لیے جہنڈے کیطرح اوٹہہ کہڑا ہوگا قومین اوسکی طالب ہونگی اور اوسکی
آرامگاہ جلال بنیگی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ آسمان پر چڑہگیا اور جہنڈے کی مانند کہڑا ہوا جسکی
طرف اللہ کی بندے گئی اوسکی آرامگاہ شاندار ہوگی یعنی جو لوگ اوسپر بہروسا کرینگی اونکو وہانی
آرام ملیگا یا یہ معنی کہ وہ شفیع نہایت خوشی کے ساتہہ اپنی امت کی لوگون مین آرام کریگا اگر امت

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان اوس نبدہ مقبول کو یسی کی جڑ فرمایا اور یسی کی نسل نہین فرمایا
یعنی وہ شخص یسی کی جڑ سے یعنے اونکی اصل باپ دادا سے پیدا ہوگا پہر اس لفظ مین غور کرو
کہ وہ قومون کے لیے جہنڈے کیطرح اوٹہہ کہڑا ہوگا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ وہ خود سب
قومون کے لیے بہیجا جاویگا سب کو اللہ کا پیغام پہونچاویگا سو ہماری پیغامبر حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کا پیغام عرب والون کو پہونچایا اور روم اور مصر اور ایران وغیرہ کے
لوگون کو خطون اور قاصدون کی ذریعہ سے اللہ کا پیغام پہونچایا یہہ خبر بیشک آپ ہی کی ہی اور
یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہین ہوسکتی اونہون نے تو صاف فرمایا کہ مین اسرائیلیونکی سوا
کسیکی طرف نہین بہیجا گیا جیسا کہ متی کی انجیل کے پندرہوین باب کی چوبیسوین آیت مین ہے
پہر جب دنیا سے اوٹہہ گئے تب اپنے نایبون کو بشارت دی کہ غیر قومون کو بہی انجیل سناو اور
فرمایا کہ امتین اوسکی طالب ہونگی سو ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ساری قومون
مین پہیلا ہی سب آپکی زیارت کی طالب ہین اور فرمایا کہ اوسکی آرامگاہ شاندار بنی گی سو جناب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرامگاہ جو مدینہ مین ہی نہایت شاندار ہی بادشاہون نی اوس
درگاہ نورانی کو طرح طرح کی آرایشین کی ہین اور روحانی نعمتین تو آپنے اللہ کے حکم سی اپنی امت کو
ایسی دی ہین جو کبہی کسی نے نہین پائین اللہ فرماتا ہے اور اوس دن ایسا ہوگا کہ خداوند دوسری مرتبہ اپنا
ہاتہہ بڑہا کر اونکو جو اوسکی لوگون مین باقی ہونگی آسور یعنے عراق اور مصر اور فتروس اور کوش یعنے
حبش اور عیلام یعنے ایران اور سنعار اور حماۃ اور سمندری اطراف سی بچ رہے ہونگے پہیر لاویگا
اور وہ قومون کے لیے ایک جہنڈا کہڑا کریگا اور اون اسرائیلیون کو جو خارج کیے گئے ہین جمع
کریگا اور ساری قوم یہوداہ کی جو پراگندہ ہوونگی زمین کے چارون کونون سے جمع کریگا تب
افرائیم کی نسل مین رشک نرہیگا اور یہوداہ کی نسل کے کینہ ور کاٹ ڈالیجائینگے افرائیمی یہوداہ
کی نسل پر رشک نہ کرینگی اور یہوداہ کی نسل افرائیم کی نسل سی کینہ نرکہینگے اور وے پچہم کیطرف فلسطینون
کے کندہون پر جہپٹین گے اور وے مل کے پورب کی بستی والون کو لوٹین گے ادوم اور
مواب پر ہاتہہ ڈالین گی اور عمونی اونکی تابعدار ہونگے تب خداوند دریاے مصر کی زبان کو بالکل
میٹ دیگا اور اپنی زور اور آندہی سے ندی پر اپنا ہاتہہ ہلاویگا اور اوسکو سات نالی کر دیگا

اور ایسا کریگا کہ لوگ جوتے پہنے ہوئے پار چلیجاینگی اور اوسکی باقی لوگون کی لیی جو آسور مین ہے
یعنی عراق مین سے بچ رہین گی ایسی ایک شاہراہ ہوگی جیسی اسرائیلیون کے لیے تہی جسدن
کہ وہ مصر کے زمین سے نکلی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ نے آسوریون اور بابل والون سے
اپنی لوگون کا ایک بقیہ بچایا اوسی قدرت سی جسکے سبب وہ تمام قوم کو مصر سی باہر لایا تہا یہہ یہان پیش خبری
ہے کہ وہ دوبارہ اونکو جمع کریگا تمام قومون مین سی جن مین وہ پہیل گئے تہی اور یہودیون کا یعنی
یہودا کی نسل کا اور اسرائیلیون کا یعنی باقی دس فرقون کا رشک اور بیر جاتا رہیگا اور اونکی مخالف
ہلاک ہونگے اور بہت سے لوگ جو اونکے پہلے دشمنون مین سے تہی اونکے تابعدار ہو جاوینگی ایک تیز
ہوا کے وسیلہ سے دریای فرات کے پانی کو اللہ تعالی اوسکی تمام شاخون مین جدا کر دیگا اسطرح اسرائیلیون
کو پہر آنیکے لیے ایک سڑک ہو جائیگی اس باب کے حصہ کی پیش خبری اب تک پوری نہین ہوئی ہے
پادری لوتہہ کا قول ہے کہ اس باب مین ایک عام پیش خبری ہے اوس ترقی کی جو عیسائی سلطنت
دنیا مین حاصل کرینگی اور میرے نزدیک یہہ پیش خبری اوس زمانہ کی ہے جسمین یہودیون کی
قوم بحال ہوگی جبکہ وہ انجیل کو مانین گے اور اپنے ملک کو پہر آجاوینگی امی پادری یہہ اوسوقت
کی خبر ہے کہ محمدی لوگ جو سچی عیسائی ہین اور حضرت عیسی کے آسمان سی اوترنیکی راہ دیکہہ رہین ہینگے
اونکی سلطنت کا غلبہ ہوگا اور یہودی لوگ قرآن اور انجیل دونون کو مانین گے اور پکے محمدی
ہو جاوینگی اوس قیامت کا حال ہم سے سنلو اور محمدی عیسائی ہو جاؤ مولانا جلال الدین سیوطی نے جو کتاب
بیت المقدس کی تعریف مین لکھی ہے اوسمین لکھاہی کہ سلیمان بن عیسی نے فرمایا کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتہہ پر تابوت سکینہ یعنی وہ صندوق جو حضرت موسے نے بنایا
تہا وہ طبریہ کے دریا سی ظاہر ہوگا اور اوٹہالایا جائیگا اور بیت المقدس مین آپ کی آگے رکہا جائیگا جب
یہودی لوگ اوسکو دیکہین گے ایمان لاوینگے مگر تہوڑے بے ایمان رہجائین گے اور سید محمد
برزنجی جو مدینہ شریف کے رہنے والے تہے اونہون نے جو کتاب قیامت کی نشانیون مین لکہی ہے
اوسمین لکہاہی کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تابوت سکینہ کو انطاکیہ کے غار سے یا دریاے
طبریہ سے نکلواوینگے وہ نکالا جائیگا اور آپکے آگے بیت المقدس مین رکہا جائیگا جب یہودی
اوسکو دیکہین گے سب مسلمان ہو جاوینگے مگر تہوڑے بے ایمان رہجائین گے اور لکہا ہے امام مہدی کے

علیہ السلام کی واسطے دریا پہٹ جاویگا جیسا کہ اسرائیلیونکی واسطے پہٹ گیا تہا اس بشارت سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ افرائیم جو ایک قوم یہودکی ہی اور ادومی اور موابی سب اوسوقت تک باقی ہونگی اگرچہ ادومی اور موابی اور عمونے اب ظاہر نہین ہین اور قومون مین ملگئی ہین اب

بارہوان باب سنو اور اوسدن تو کہیگا کہ ای خداوند مین تیرا شکر کرونگا کہ اگرچہ تو مجہسے ناخوش تہا پہ تیرا غصہ اوتر گیا اور تو نے مجہو تسلی دی دیکہو خدا میری نجات ہی مین اوسپر توکل کرونگا اور نہ ڈرونگا کہ اللہ میرا بوتا اور میرا سرود ہی اور وہ میری نجات ہوا ہی سوتم خوش ہوکر نجات کی چشموں سی پانی بہروگے اور اوسدن تم کہوگی کہ خداوند کی تعریف کرو اوسکا نام لو لوگون کی درمیان اوسکی قدرتین بیان کرو اور کہو کہ اوسکا نام عالیشان ہی خداوند کی مدح سرائی کرو اسلیے کہ اوسنی ایک جلیل کام کیا ہی ساری زمین کو یہ معلوم ہی ای صیہون کی بسنی والی تو چلا اور للکار کہ تیرے درمیان اسرائیل کا قدوس بزرگ ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس باب کا علاقہ اوپر سے ہے کہ اسرائیلی لوگ اپنے گذرے ہوئے حال پر غور کرینگی کہ اسقدر عرصہ تک حضرت عیسی علیہ السلام کی نہ ماننے سے ہمپر اللہ کا غضب رہا اور پہر اس عمدہ انقلاب سے خوش ہوکر یون کہین گے صیہون کی بسنے والی یہودی جو اچہی مذہب مین آگئی ہین خوشی کی آوازین بلند کرینگی آخر پادری یہ اتنا اور کہدو کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہ ماننے سے جو اللہ کا غضب اونپر تہا وہ جاتا رہیگا سب یہودی حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاوینگی اور پکی محمدی ہوجاوینگی اس بات کو سمجہلو اور محمدی عیسائی ہوجاؤ

تیرہوان باب بابل کی بابت وہ الہامی بات جسی آموص کی بیٹی یشعیاہ نے رویا مین دیکہا یاد رکہنا چاہیے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کی وقت مین بابل کے بادشاہ بخت نصر بت پرست نے مسجد بیت المقدس کو ویران کردیا اسرائیلیون کو قتل کیا کچہہ باقی بچی اونکو قید کرکے بابل مین لیگیا پہر ستر برس بعد ایران کے بادشاہ خسرو نے بابل کو فتح کیا بابل والون کو قتل کیا اور اسرائیلیون کو قید سی چہوڑ دیا اور بیت المقدس کی بنانے کو لیے بہت کچہہ خرچ دیا تفسیر معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ خسرو بادشاہ ایماندار تہا اس کتاب مین اللہ تعالی نے ایک مقام مین خسرو بادشاہ کی بہی تعریف کی ہی پہر محمدی وقت مین محمدیون نے

بابل پہ جہاد کیا ہے اس کتاب مین اونکی تعریفین بہی موجود ہین پادری لوگ ہر جگہ خسرو بادشاہ
کی تعریف سمجہتے ہین انصاف والونکو چاہیے کہ لفظونمین غور کرین اللہ تعالی فرماتا ہے تم نے آرٹ پہاڑ پہ
ایک جہنڈا کہڑا کرو اونکو بلند آواز سے پکارو اور ہاتہ ہلاؤ کہ وہ سردارون کی دروازونمین اندر
جاوین مینے اپنے مقدسون کو حکم کیا مین نے اپنے قہر کے لیے اپنے بہادرون کو جو میری
خداوندی سے خوش ہین بلایا پہاڑونمین اک ہجوم کی آواز ہے اک بڑے لشکر کا سا شور ہے مملکتون
اور قومونکی دنگوں کی آواز ہے جو جمع ہوئین رب العالمین جنگی لشکر کی موجودات لیتا ہے وہ دور
ملک سے آسمانکی انتہا سے آتے ہین ہان خداوند اور اوسکے قہر کی ہتیار تاکہ ساری زمین کو برباد
کرین دیکہو اس جگہ پہ اللہ تعالی نے اپنا مقدس اور اپنا بہادر اور اللہ سے خوش ہونے والے
اون لوگون کو فرمایا جو ساری زمین سے لڑینگے یہان بہی بابل کا ذکر نہین ہے اور قومونکا ذکر
فرمایا یعنے وہ پاک ایمانوالے اللہ کی راہ مین لڑنیوالے بہت سی قومون مین کے ہونگے پادری
اسکاٹ لکہتا ہے کہ اللہ نے یہان ایران کے حاکمون کو حکم کیا کہ فوجین جمع کرین اور بابل پر قبضہ
کرلین اور اونکو مقدس اسلیے کہا کہ اللہ نے اونکو اس کام کیواسطے مقرر کیا تہا اور اس کام کے لیے
اونکو پسند کیا تہا پادری نے یہ اسلیے کہا کہ ایران کے لوگ آگ کے پوجنے والے تہے اور پاک نہین تہے
اسلیے مقدس کے یہ معنے لکہدیے کہ وہ اس کام کے لیے مقرر کیے گئے تہے اسی لیے پادری ملیمر نے اپنے
ترجمہ مین مقدسون کا یون ترجمہ لکہدیا کہ مینے اپنے مخصوص کیے ہوؤنکو حکم کیا پادریون نے یہ نہ دیکہا
کہ اللہ تعالی نے اس جگہ صاف فرما دیا ہے کہ وہ میری خداوندی سے خوش ہین یہہ صفت خاص مقدس اور اولیا لوگون
کی ہے اگرچہ مقدس کرنیکے معنی خاص کرنا بہی حضرت ارمیا علیہ السلام کے صحیفہ مین آیا ہے کہ مقدس کرو
یعنی خاص کرو اوسپر یعنی بابل پر قومونکو مادی کے بادشاہونکو مگر یہہ معنی یہان ہرگز نہین ہوسکتے
کیونکہ یہان قید لگادی ہے کہ وہ میری خداوندی سے خوش ہین اور یہان یہہ لفظ فرمایا ہے کہ مینے
اپنے مقدسونکو حکم کیا اپنے کے لفظ کو دیکہو یہان صاف اپنے خاص بندونکا ذکر کیا ہے اور
یہہ جو فرمایا کہ وہ دور ملک سے آسمانکی انتہا سے آتے ہین سو پادری نے یہہ خیال کیا ہوگا کہ ملک
ایران بابل سے بہت دور ہے مگر پادری نے یہہ نہ دیکہا کہ یہان بابل کا بالکل ذکر نہین ہے ساری زمین کا

ذکر ہی اور شہر یروشالم جہان حضرت اشعیا علیہ السلام یہہ خبر دی رہے ہین وہانسی عرب بہت دور تک
ہے متی کی انجیل کی بارہوین باب مین بیالیسوین آیت مین جہان یہہ ذکر ہی کہ دکھن کی ملکہ زمین کے
کنارے سے سلیمان کی حکمت سننے کو آئی وہان پادری اسکاٹ نے لکھا ہی کہ زمین کا کنارہ وہ وقت اوسکو
کی محاورہ مین عرب کی ملک کو بولتے تھی یعنی یمین کا ملک جو عرب کا ایک ضلع ہی وہانسی بلقیس ملک
شام مین شہر یروشالم مین آئین تہین اوسکو زمین کا کنارہ فرمایا اب پادریون کو لازم ہی کہ یہان
بہی یہی معنے سمجہین کہ وہ لوگ آسمانکی انتہا سی یعنی عرب سی آتے ہین کہ ساری زمین پر یعنی ملک
شام پر اور مصر و عراق پر جہاد کرین دیکہو اس کتاب کی تیسوین باب کی ستائیسوین آیت مین ہے
کہ دیکہو اللہ کا نام دور سی چلا آتا ہی اوسکا غضب بہڑکا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ اللہ کا نام
سیکہ دلسی لینے والی لوگ دور سی چلے آتے ہین یہہ تعریفین صاف محمدیون کی ہین جنکو اللہ نے اپنا مقدس
اور اپنا بہادر نام رکہا اور اونکو اپنے قہر کا ہتیار خطاب دیا اور فرمایا کہ وہ میری خداوندی سے
خوش ہین پادری لکہتا ہی کہ ساری زمین اوسی بابل کی سلطنت کو کہا ہی جو ایک زمانہ مین بنائی
بہت بڑی معلوم ہوتی تہی یہہ پادری کی بڑی نادانی ہی کہ فقط بابل کو ساری زمین سمجہہ لیا اللہ تعالی
فرماتا ہی اب تم واویلا کرو کہ خداوند کا دن نزدیک ہی وہ قادر مطلق کیطرف سی ایک بڑے
ہلاکت کی مانند آویگا اس باعث سی سارے ہاتہہ ڈہیلے ہوینگے اور ہر ایک آدمی کا دل پگہل جاویگا
اور وے ہراسان ہوینگے جانکنی اور غمگینی اونہین آلیگی اوپر ایسی دشواری ہوگی جیسی
اوس عورت پر ہوتی ہی جسی درد لگتے ہین وے سراسیمہ ہونگے ایک دوسرے کو تاکیگا اور اونکے
چہرے شعلہ کیطرح ہونگے دیکہو خداوند کا وہ دن آتا ہی جو غضب مین اور قہر شدید مین سخت
درشت ہے تاکہ زمین کو ویران کرے اور گنہگارون کو اوسپر سے نیست نابود کرے کہ آسمان
کی ستارے اور کواکب روشنی نہ چمکاوینگے اور سورج طلوع ہوتے ہوتے اندہیرا ہو جائیگا
اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور مین جہانکو اوسکی برائی کے سبب سی اور شریرون کو
اونکی بدکاری کے باعث سی سزا دونگا اور مین مغرورونکا فخر کہو دونگا اور ہیبت والے
لوگونکا غرور ڈہا دونگا مین ایک مرد کو کندن سی ہان ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے
زیادہ بیش قیمت کرونگا آئی ایمانوالو اللہ صاف فرماتا ہی کہ وہ دن اسلیے آتا ہی کہ زمین کو

کو ویران کرے اور گنہگارونکو یعنی کافرون کو فنا کرے ظاہر یون ہی کہ اس دنسی وہ دن مراد ہے
جب پہلی بار صور پہونکا جائیگا اور سورج اور چاند اور تارے ایکا ایک بے نور ہو جائینگے
جیسا کہ قران مجید مین ان سب باتونکی اللہ نے خبر دی ہی اسمین یہہ اشارہ ہی کہ جب
محمدی جہاد ہوگا اوسوقت سی قیامت کا دن بہت نزدیک ہی صحیح بخاری مین ہی کہ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بہیجا گیا ہون قیامت کی ساتہہ ان دونونکی طرح جیسے
اور ترمذی کی روایت مین ہی کہ آپنے فرمایا کہ مین خود قیامت مین بہیجا گیا پہر مین اوس سے
آگے بڑہہ گیا جسطرح یہہ اس سے آگے بڑہہ گئی اور آپنے بیچ کی اونگلی اور کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیا
یعنی جسطرح بیچ کی اونگلی کلمہ کی اونگلی سے آگے بڑہی ہوئی ہی اسیطرح آپ قیامت سے کچہہ پہلے
ہین پادری نے سورج اور چاند اور تارونکی بے نور ہونیکا مطلب یون لکہا ہی کہ سلطنتین
اولٹ پلٹ ہو جائینگی بادشاہ اور امیر تباہ کردیے جائینگے پہر اللہ صاف فرماتا ہی کہ
مین ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے زیادہ بیش قیمت کرونگا یہہ صاف اشارہ ہمارے
رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کیطرف ہی کہ آپ ان پڑہونمین پیدا ہوئے اور اللہ نے
اپنا پاک کلام اونپر بہیجا اور ساری خوبیان اونمین بہر دین اسلیے پہلے فرمادیا کہ مین مغرورونکا
فخر کہو دونگا یعنی اسرائیلی لوگ اس گہمنڈ مین مست تہے کہ ہماری قوم کے سوا سب قومین
جاہل ہین اونمین پیغمبر کیونکر ہوگا اللہ نے ان پڑہہ نبی کو اپنا کلام سکہایا اور عرب کے
ان پڑہونکو سب علم والونکا سردار بنایا اس جگہہ پر ایک پادری نے یونہین ترجمہ کیا تہا
کہ مین ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے زیادہ بیش قیمت کرونگا اب پادری متہر نے کچہہ
سوچکر یون ترجمہ کردیا کہ مین ایسا کرونگا کہ مرد کندن سے اور اوفیر کے سونے سے بہی
بہت ہی کمیاب ہونگے دیکہو کہان بیش قیمت ہونا کہان کمیاب ہونا پہلے ترجمہ کا یہہ مطلب
تہا کہ ایک مرد بہت خوبیون والا ہوگا اب یہہ مطلب ہوگیا کہ اچہے لوگ بہت کم ملینگے پادری
اسکاٹ نے اسکا مطلب یون لکہدیا کہ بابل والونکے تباہ ہو جانے سے سپاہی اور
ہتیار اوٹہانیوالے لوگ کم ملینگے بہلا یہان سپاہیونکا کیا ذکر ہی یہان تو اللہ یہہ خبر دیتا ہی
کہ مین غروروالونکا غرور ڈہا دونگا یہہ بات تو جب ہی ہو جب کوئی شخص یا کوئی قوم اون

مغرور ولسی افضل و بہتر ہوجاوے اصل عبرانی مین یہ لفظین ہین اوقیر انوش میتام وآدام
مکیتیم اوفیر یعنی مین بیش قیمت کرونگا مرد کو کندن سے اور آدمی کو اوفیر کے سونے سے
اگرچہ ظاہر مین ایک کا لفظ نہین ہے مگر عبرانیمین ایسے اشارے بہت ہوتے ہین حضرت زکریا
علیہ السلام کے صحیفہ کے تیرھوین باب مین ہے حیرب عوری عل روعی وعل جیبر عمیتی
اے تلوار جاگ میرے چرواہے پر اور انسان پر جو میرے ساتھہ ہے دیکھو یہان مراد حضرت عیسی
علیہ السلام ہین مگر انسان کا لفظ ہے اور اوس سے مراد ایک معین انسان ہے اسیطرح یہان بھی ایک
ہی مرد کا ذکر ہے بعد اسکے اللہ فرماتا ہے اسلیے مین آسمان کو لرزاونگا اور زمین اپنی جگہ سے
جھنکی جائیگی رب العالمین کے قہر کے مارے اور اوسکے بھڑکتے ہوے غضب کے دنمین اور وے
ہرن کی مانند ہونگے جو کھدیرا جاتا ہے یا بھیڑونکیطرح جنھین کوئی اکٹھا نہ کرے اونمین سے ہرایک
اپنی قوم کیطرف متوجہ ہوگا اور ہر ایک اپنے وطن کو بھاگیگا ہر ایک جو ملجائیگا کھونچا جائیگا
اور ہر ایک جو غائب ہوجاتا تلوار سے مارا پڑیگا اور اونکے بال بچے اونکی آنکھونکے سامنے پٹکے جائینگے
اونکے گھر لوٹیجائینگے اور اونکی جورؤنکی حرمت لیجائیگی اے ایماندارو یہہ جو فرمایا کہ آسمانون کو لرزاونگا
اور زمین جھٹکی کھائیگی اسیطرح جناب حجی علیہ السلام کے صحیفہ مین جہان صاف محمدی بشارت ہے
وہان بھی فرمایا ہے کہ اب سے ایکمرتبہ اور تھوڑی مدت بعد مین آسمان اور زمین اور تری
اور خشکی کو ہلادونگا اور ساری قومونکو ہلادونگا اور ساری قومونکا پسند کیا ہوا آویگا ویسا ہی
یہان بھی فرمایا کہ مین ایک مرد کو سونے سے بڑھکر بیش قیمت کرونگا یعنی ساری قومون کی ایماندار
اوسکو ساری جہان سے افضل سمجھینگے سبب یہ محمدی جہاد کی تباہی وہ سب ظہور مین آئے
کافرون کے بال بچے اونکی آنکھونکے سامنے پٹکے گئے یعنی ذلیل کیے گئے اور قید کیے گئے اور غلام
بنائے گئے اور اونکی بیبیان پکڑی گئین اور محمدیونکی لونڈیان بنائیگئین اسکے بعد اللہ تعالی
ایران والونکی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو مین مادیون کو اونپر چڑھاؤنگا جو کہ روپے کو
خاطر مین نہین لاتے اور سونے سے خوش نہین ہوتے اونکی کمانین جوان لوگونکو ٹکڑے
ٹکڑے کر ڈالینگی اور وے پیٹ کے پھل پر رحم نہ کرینگی اور بابل جو مملکتونکی حشمت اور کسدیونکی
بزرگی کی رونق ہے سدوم اور عمورہ کی مانند ہوجائیگی جنکو خدانے اولٹ دیا وہ ہمیشہ تک

آباد ہوویگی اور پشت در پشت کوئی اوسمین نہ بسیگا وہان ہرگز عرب لوگ خیمے کہڑے نکرینگے اور وہان گلہ بانی گلہ ونکو تہہراوینگے بلکہ جنگلی درندے وہان بیٹہینگے اور اونکے گہر نیلی ابہرے ہوے ہونگے وہان شتر مرغ بسین گے اور پہاڑی بکری وہان کودینگی پہاڑ بتینگے اور گیدڑ اونکے عالیشان مکانون مین اور بہیڑیے اونکے رنگ محلون مین چلاینگے اوسکا وقت نزدیک پہنچا ہے اور اوسکے دن دراز نہونگے دیکہو یہان اللہ تعالی ایران والونکی خبر دیتا ہے کہ مین مادیون کو یعنے فارس اور آذربیجان والونکو اوسپر چڑہاؤنگا دیکہو اس جگہ پر اللہ نے اون لڑنیوالون کی کچہہ تعریف نہین کی اونکو اپنا مقدس اور اپنا بہادر نہین فرمایا بلکہ اونکی بیرحمی کا بیان فرمایا پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ جب مادیون نے بابل لیا وہ پیش خبری پوری ہونے لگی اور تمام چند بات پوری ہو گئیں یا بعد کی یہہ بات نہین پادری کا مطلب یہہ ہے کہ جب خسرو نے بابل کو فتح کیا اوسوقت بابل ویرانہ نہین ہوگیا دن بدن اوسکی آبادی گہٹتی گئی یہانتک کہ محمدیون نے بابل پر جہاد کیا اسکے بعد بابل ویرانہ جنگل ہوگیا اس کتاب کا انداز یہی ہے کہ اللہ تعالی کچہہ خبرین اول کی کچہہ آخر کی بتاتا ہے اسپر تعجب نہ کرو اور سمجہہ لو کہ اللہ تعالی نے پہلے اپنے پاک بندون کی خبر دے جیسا ہی زمین کو کافرون پر جہاد کرینگی یہہ خبر محمدیون کی ہے پہر ایران والونکی خبر دی جنہون نے بابل پر سب سے پہلے چڑہائی کی پہر بابل کی بڑی ویرانیکی خبر دی جو محمدیون کے وقت مین ہوے اسیوقت کی خبر حضرت میکا علیہ السلام نے دی تہی کہ آسور پر ہم چڑہائی کرینگے اور تلوار سے نمرود کی زمین کو ویران کرینگے بابل کے جہاد کا پورا احوال اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ چاہیگا اب چودہوان باب سنو اللہ تعالی فرماتا ہے کیونکہ اللہ یعقوب پر رحم فرماویگا اور اسرائیل کو ہنوز برگزیدہ کر رکہیگا اور اونہین اونکی سرزمین مین پہر بساویگا اور پردیسی اونکے ساتہہ میل کرینگے اور یعقوب کے گہرانے سے ملجاوینگے اور قومین اونہین لے آوینگی اور اونہین اونکے ملک مین پہونچاوینگی اور اسرائیل کا گہرانا خداوند کی سرزمین مین اونکا مالک ہوکے اونہین غلام اور لونڈیان بنائیگا اور وے اونہین جنہون نے اونکو قید کیا تہا قید کرینگے اور اپنے ظلم کرنیوالون پر حکومت کرینگے پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ بابل کا تباہ ہونا یہودیون پر رحم کیے جانے سے علاقہ رکہتا ہے اور خسرو کی

فتح یہودیونکی قید سے چھوٹنے کا باعث ہوئی یعقوب اور اسرائیل کے لفظ سے شاید یہہ مراد ہوگی کہ
بارہ قوموں میں سے جو آدمی بچے تھے اونپر رحم کیا گیا اغلب ہو کہ گنتی کے آدمی یہودیوں کے
مذہب میں لائے گئے تھے جب وہ اپنی زمین میں بحال کئے گئے تھے لیکن یہ کہیں نہیں پتا کہ
انہوں نے کبھی کلدیوں پر یعنی بابل اور عراق والوں پر حکومت کی ہو یا اونمیں سے کسیقدر
آدمیوں کو اپنا غلام بنایا ہو اسواسطے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اس سے بھی بڑے معاملوں کی
خبر دی ہوگی ای محمدی سیائیو دیکھو پادری نے اقرار کیا کہ خسرو نے جب بابل کو فتح کیا اور
یہودی یروشالم میں پھر آئے تب یہہ بات تو غالبًا ہوئی کہ اور قوموں کے کچھہ لوگ حضرت موسی
علیہ السلام کی شریعت میں داخل ہوئے مگر یہہ بات نہیں ہوئی کہ یہودیوں نے غیر قوموں کو
اپنا غلام بنایا ہو اور اونپر حکومت کی ہو اس سبب سے پادری اقرار کرتا ہے کہ یہہ خبر کسی اور
وقت کی ہے جس میں یہہ معاملہ بھی گذر لیگا ای پادریو انکھیں کھولو یہہ خبر صاف محمدی وقت کی ہے
دیکھو اللہ نے پہلے بابل کے جنگل ویران ہوجانیکی خبر دی اور تم بھی خوب جانتے ہو کہ یہہ ویرانی
بابل کی محمدیوں کے ہاتھوں ہوئی اسکے بعد اللہ ایماندار اسرائیلیونکو بشارت دیتا ہے دیکھو جن
اسرائیلیوں نے محمدی دین قبول کیا اونکو اللہ نے ملک شام اور شہر یروشالم میں پھر بٹھلایا اور
اور قوموںکے محمدی لوگ اونکے ساتھہ ملگئے اور قوموں کے بہت لوگ اونکے خادم ہوکر اونکو ملک
شام میں پہونچاتی ہیں محمدی اسرائیلیوں نے سب محمدیونمیں ملکر بت پرستوں پر اور جھوٹے
عیسائیوں پر جہاد کیا اور اونمیں کے بہت لوگ قید کیے اور اونکو اپنا لونڈی اور غلام بنایا اسکے
بعد بڑی دور تک بابل کے بادشاہ کی اور اوسکی نسل کی تباہی اور بربادی کی خبر اللہ دیتا ہے
پھر چھبیسوین آیت میں آسور کے بادشاہ کے تباہی کی خبر دیکر اللہ تعالی فرماتا ہے یہہ وہ ارادہ ہے
جو ساری دنیا کے بابت مقرر کیا گیا اور یہہ وہ ہاتھہ ہے جو ساری استون پر بڑھایا گیا رب العالمین
نے ارادہ کیا ہے سو کون اوسکو باطل کریگا اور اوسکا ہاتھہ لنبا کیا گیا ہے سو کون اوسکو
پھرا دیگا دیکھو آسور اور بابل کے بت پرستوں کے غارت ہونیکے علاقہ سے یہہ خبر بھی دیدی کہ
یہہ ارادہ غارت کرنیکا اللہ نے ساری قوموں کے کافروں کے لیے کیا ہے اس خبر کا ظہور محمدی
وقت میں ہوا سب کافروں پر جہاد ہوا تب اللہ کا اور اللہ کے نبیوں کا نام ساری

دنیا مین پہیلا اسکے بعد لکہا ہے کہ جس سال آخز بادشاہ مرگیا اوسی سال یہہ الہامی کلام بیان ہوا
اے ساری فلسطینہ تو اسلیے خوشی مت کر کہ اوسکا لٹھ جسنے تجھے مارا ٹوٹا ہے کیونکہ سانپ کی اصل سے
ایک ناگ نکلیگا اور اوسکا پہل ایک آتشی اور اڑنیوالا سانپ ہوگا اسکا مطلب پادری اسکاٹ
نے یون لکہا ہے کہ عزیا بادشاہ نے فلسطین والون کو شکست دی تہی جب وہ مرگیا تب آخز
کی بادشاہی مین یہودی بہت کمزور ہوگئے تب فلسطی خوش ہوے اللہ تعالے نے خبر دی کہ
حزقیا بادشاہ فلسطیون کو عزیا سے زیادہ عاجز کریگا ہم کہتے ہین تو مطلب یہہ ٹہیرا کہ آخز نے
اگر فلسطیون کو نہین مارا تو اس سانپ کی اصل جڑ سے یعنے عزیا سے آخز کا بیٹا حزقیا ظاہر
ہوگا آخز کا نام اسلیے نہ لیا کہ وہ کافر بت پرست تہا اوسکے دادا عزیا کی طرف اشارہ کیا کہ حزقیا
اپنے پردادا عزیا کی طرح ایماندار اور اللہ کی راہ مین مضبوط ہوگا فلسطیونکے حق مین وہ ناگ اڑنیوالا
سانپ ہوگا **پندرہوین اور سولہوین باب** مین مواب کے تباہ ہو جانیکی خبر ہے
پندرہوین باب کی پانچوین آیت مین اونکے بہاگنے کی خبر ہے پہر ساتوین آیت مین ہے کہ وہ تحفہ مال
جو اونہون نے حاصل کیا تہا اور ذخیرہ جو اونہون نے رکہہ چہوڑا تہا بید کی ندی پار لیجاتے ہین
پادری ہیتھر نے حاشیہ پر دوسرا ترجمہ یون لکہا ہے کہ عربون کی وادی مین لیجاتے ہین اور عبرانیمین
یہہ لفظ ہے عَل نَحَل هَعَرابيم اور نحل کے معنے عبرانی لغت مین ندی کے اور نالے کے لکہی ہین تو یہہ معنے
ہوے کہ عربونکی ندی پر یا نالے پر اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے اڑتالیسوین باب مین بہی
پہلے موابیونکی تباہی اور قتل ہونیکی بڑی دہوم سے خبر ہے پہر اٹہائیسوین آیت مین یون ہے
اے مواب کے باشندو شہرون کو چہوڑ دو اور سلع مین جا بسو اور کبوتر کے مانند ہو جو کہ گہرے
غار کے منہہ کے کنارونمین گہونسلا بناتے ہین اس جگہ عبرانیمین سلع کا لفظ ہے مگر پادری ہیتھر نے
چٹان کا لفظ ترجمہ مین لکہا یا سلع کے معنے چٹان کے بہی ہین مگر یہان صاف اوس شہر کا ذکر ہے
جسکا نام سلع ہے ان دونو صحیفونکی پیشخبری سے ثابت ہوا کہ موابیونکا بہاگنا حضرت ارمیا علیہ
السلام کے خبر دینے کے بعد بخت نصر کے وقت مین ہوا اور جب وہ بہاگینگے عرب مین اپنا مال اسباب لے بہاگینگے
اور شہر سلع مین جا بسینگے حضرت اشعیا علیہ السلام کے سولہوین باب کے سرے پر ارشاد ہوتا ہے تم
سلع سے بیابان کی راہ صیہون کی بیٹی کے پہاڑ پر زمین کے حاکم کے برّے بہیجو پادری اسکاٹ لکہتا ہے

ہے موآب کی بادشاہ حضرت داود علیہ السلام کی خاندان کی بادشاہون کو محصول دیتے تھے پھر اونہون
سرکشی کی تو اونکو پھر حکم ہوتا ہی کہ بہیڑ کا بچہ جو دن مین بھیجو یادری ٹیتمس نے اس باب کی شرح مین
یون لکھا ہی کہ موآب کو حکم ہوتا ہی کہ بھیج بادشاہ کی تابعداری کرین یا دریون نے لکھا ہے
کہ سلع ایک شہر تہا جو سنگستانی عرب کا پای تخت تہا اور ہماری نزدیک سلع مدینہ منورہ کا نام ہے
جسکی پاس کا پہاڑ حدیث کی کتابون مین سلع کہلاتا ہی اس بات کی دلیلین کچھہ کتاب کے اول مین
حضرت ہارون علیہ السلام کی احوال مین ہو چکین ہین اور کچھہ بیالیسوین باب مین آتی ہین اللہ تعالے
آتی ہین بیابان ان کتابون مین عرب کو کہا ہی جیسا کہ اس کتاب کی بیالیسوین باب مین صاف ظاہر ہی
سو ارشاد ہوتا ہی کہ سلع سی یعنی مدینہ منورہ سی بیابان عرب کی راہ ہی جو ہو کر اور بیت المقدس
مین رہین کے حاکم کی لیے یعنی اللہ تعالی کے لیے نذرین بھیجو ستائیسوین زبور مین ہی اللہ تعالی کی حق
مین یہہ لفظ ہی کہ ساری زمین کا خداوند اسیطرح یہان بہی فرمایا ہی یہہ حکم تقدیری ہی موآب کے
لوگ حضرت اشعیا علیہ السلام کی وقت مین بت پرست تھی مگر تقدیری حکم دیا ہی کہ سلع مین جاینگی
اور ایماندار ہوجاوینگی اور وہان سی بیت المقدس مین اللہ کی نذرین بھیجینگی سنن ابو داود مین ہے
کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیت المقدس کی حق مین فرمایا کہ وہان جاؤ اور اوسمین
نماز پڑہو راوی نے کہا کہ اوس زمانہ مین شہر ویران تھی پہر آپنے فرمایا کہ اگر وہان نجاؤ کہ وہان نماز
پڑہو تو زیتون کا تیل بھیجو کہ اوسکی قندیلون مین چراغ روشن کیا جاوی اب ارشاد ہوتا ہی
اور ایسا ہوگا کہ جسطرح بھٹکا ہوا پرندہ ہی جو گہونسلی سی نکالا گیا اوسیطرح موآب کی بیٹیان ارنون
کی گہاٹو مین ہونگی صلاح دو انصاف کرو اونکو جو نکالدیے گئے ہین چہپالو موآب کی آوارہ تیری
ساتہہ رہین تم اونکو لوٹنی والونکی سامنی سی چہپالو اسکا مطلب ظاہر ایہہ معلوم ہوتا ہی
کہ موآبی لوگ بخت نصر سی بہاگینگی اور ارنون کے گہاٹون پر جاینگی اور سلع والون سے کہینگی کہ
ہمکو ان ظالمون سی چہپالو ارنون ایک نالہ مدینہ شریف کی پاس تہا ظاہر یہہ ہے کہ اوسکو عبرانی مین
ارنون فرمایا ہی یہہ سلع والون کو تقدیری حکم ہوتا ہے کہ موابیون کو تم چہپالو اسطرح کا بیان
اکیسوین باب مین بہی آتا ہی کہ ددانی لوگ بہاگینگی تیما کے لوگ اونکو پناہ دینگی اسکی بعد
ارشاد ہوتا ہی کیونکہ ستمگر موقوف ہوجاوینگی اور غارت گری تمام ہوجائیگی اور سارے

پائیمال کرنیوالی زمین پر سے فنا ہونگے یون تخت رحمت سے قائم ہوگا اور اوسپر ایک انصاف کرنیوالا داؤد کے خیمہ مین جلوس فرما کے عدل کی پیروی کریگا اور عدالت کرنے پر مستعد رہیگا دیکھو ای ایمانوالو اللہ تعالی نے پہلے یہہ خبر دی کہ سوا بیون کو سلع والی پناہ دینگے پھر اس امن کے علاقہ سے آخری زمانہ کی بڑی امن کی بھی بشارت دیدی کہ آخر کو سب ظالم فنا ہو جائینگے سارے زبور کی دعاؤنکا یہی خلاصہ ہے کہ سب ظالم فنا ہو جاوین اور اللہ والی لوگ امن امان سے اللہ کی تعریفو نکا ڈنکا بجاوین اس جگہ تمام زبور کی دعاؤنکے قبول کرنیکا وعدہ فرمایا ہے یہ سب وعدے محمدی وقت مین پوری ہوئے اور یہان یہ بھی صاف اشارہ ہے کہ وہ تخت رحمت کا سلع مین قایم ہوگا اور ایک انصاف والا یعنی وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنکے ہاتھہ پر عدالت کا وعدہ ہے اونکی بادشاہی مدینہ مین قائم ہوگی **سترویں باب** مین دمشق کے تباہ ہونیکی خبر ہے پادری لکھتا ہے کہ یہ اسکی خبر ہے کہ دمشق غارت ہوگا عراق والون سے یہ خبر اوسوقت دیگئی جب اسرائیلی لوگ اور شاہان شام حضرت داؤد کی اولاد کے برخلاف جمع ہوئے مطلب یہ ہے کہ سلطنت دمشق سے الگ ہو جائیگی بقیہ شام کا جو دمشق کی لینے کے بعد رہا آیندہ بطور اک سلطنت کے قایم ہوگا دمشق پھر دوبارہ بنایا گیا اور بعد بہت سے انقلاب کے ابتک ویسا ہی چلا جاتا ہے **اٹھارہوان باب** اس باب کے سرے پہ زمین مصر کے کچھ پتے اور نشان ہین اور اونکی زبردستی اور رعب اور دبدبہ کا بیان ہے بعد اسکے یون ارشاد ہوتا ہے کہ ای جہان کے ساری باشندو اور ای زمین کے رہنیوالو جسوقت کہ پہاڑون پر جھنڈا کھڑا کیا جاوی تم دیکھو اور جسوقت کہ نرسنگا پھونکا جاوی تم سنو کہ خداوند نے مجھسے یون فرمایا ہے کہ مین اپنی مقر مسکن مین چپ چاپ بیٹھونگا اور نگاہ کرتا رہونگا اوس شدید گرمی کی مانند جو کڑی دہوپ کے وقت پڑتی ہے اور اوس شبنم سے بادل کیطرح جو کھیت کاٹنے کی گرمی مین ہوتا ہے کہ فصل سے پیشتر جسوقت کلی کہل چکی اور پھول کی جگہ انگور لگے جو پکنے پر ہین اوسوقت وہ ٹھنیون کو ہنسوی سے کاٹ ڈالیگا اور کونپلون کو کاٹ کر جدا کریگا اور وی پہاڑ کے شکاری پرندون اور میدان کے وحشی درندون کے لیے پڑے رہینگے اور شکاری پرندے اونپر گرمی کے موسم مین بیٹھینگے اور زمین کے سارے وحشی درندے جاڑے کے موسم مین اونپر بیٹھینگے اوسوقت اوس قوم کی طرف سے جو زور آور اور بہنی ہے اوس گروہ کی جو ابتدا سے آجتک ڈرتے ہوئے

اوسی قوم کی جو زبردست اور فتحیاب ہی جسکی زمین ندیون سے بانٹی ہوئی ہی ایک ہدیہ رب العالمین کو
رب العالمین کی نام کی مکان پر جو صیہون کی پہاڑ پر ہی پہونچایا جائیگا یہہ جو فرمایا کہ فصل سے پیشتر اسکا
مطلب پادری طامس اسکات نے یون لکھا ہی کہ اس سے پہلے کہ دشمنون کی ارادہ کی کلی پہل چکی اور اس
سے پہلے کہ اونکی ارادونکی پورا کرنیکا وقت آجاوی مین اونکو کاٹ ڈالونگا پادری اسکاٹ لکھتا ہی
کہ دریای نیل حبش مین اور مصر مین بہت سی ندیون مین منقسم ہوا ہی اس سی پہلی کہ دست درازی مین پہونچی
اور حبش مصر کی دکھن طرف ہی اور مصریون کی قوم اول سے اب تک رعب اور دہشت والی ہی آی
محمدی بہائیو اللہ تعالی صاف خبر دیتا ہی کہ جب پہاڑون پر دین کا جھنڈا کھڑا ہوگا یعنی آخری پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑونکی ملک مین دین کا جھنڈا کھڑا کریگا اور وہ خود جھنڈی کی طرح
اوٹھہ کھڑا ہوگا جیسا کہ پہلی دین باب مین ہو چکا ہی اوسوقت اللہ تعالی عین موقع پر کافرونکو کاٹ ڈالیگا
اور اونکی لاشین جانورونکو کہلا دیگا اوسوقت کا یہ پتا دیا کہ مصر کے لوگ جو بڑی زبردست اور
دہشت والی ہین بیت المقدس مین اللہ کی نذرین بہیجینگی اسکا ظہور صاف محمدی وقت مین ہوا
مولانا مجیر الدین حنبلی بیت المقدس کی تاریخ مین لکھتے ہین کہ عبد الملک بادشاہ کی وقت مین سب
بیت المقدس کی بڑی چٹان پر قبہ بنایا گیا اوسمین بہت مال صرف ہوا کہا جاتا ہی کہ وہ مصر کا
محصول تہا سات برس تکا **اکیسوان باب** اللہ تعالی فرماتا ہی خداوند ایک تند رو ابر
پر سوار ہوکے مصر مین آویگا اور مصر کے بت اوسکی حضور مین لرزان ہو جائینگی اور مصر کا
دل اوسکی اندر پگہل جائیگا اور مین مصریون کو آپس مین ایک دوسری سی مخالف کر دونگا اور وی ہر ایک
اپنی بہائی سے اور ہر ایک اپنی ہمسایہ سی لڑیگا شہر شہر سی اور سلطنت سلطنت سی پہر
چوتھی آیت مین فرماتا ہی کہ مین مصریون کو ایک سنگدل حاکم کی ہاتھ مین کر دونگا اور ایک
زبردست بادشاہ اونپر سلطنت کریگا یون خداوند رب العالمین فرماتا ہی پادری اسکاٹ لکھتا ہی
کہ سنحاریب کی عروج کی زمانہ سے تہوڑی برس بعد ملک مصر کی دسیان مین خلل اور غدر ہوا
اور اوسوقت ختم ہوا جب بارہ شہزادون نے زمین آپس مین بانٹ لی آخر کو سمیکس اون
اکیلا غالب ہوا اور اوسکا کل اختیار چون برس تک رہا سمیکس کے مرنیکی بعد بخت نصر
ارشا[illegible] فتح کیا اور اوسکی اور اوسکی جانشینون نے اور بعد ازان ایران کے

بادشاہون نی خود مختار ہوکر حکومت کی اور نہایت ظلم سکندر کی زمانہ تک کرتے رہے اور سکندر اعظم جو ملک مصر کا ایران والون کی ظلم سی ایک طاقتور نجات دینی والا تھا اوسکی اور اوسکی جانشینون کی ماتحت مین ملک مصر والون کو نہایت آرام پہونچا اوسکا ذکر کیا جاتا ہی کہ مین مصریون کو ایک سخت حاکم کی سپرد کرونگا تو تیکیلہ ایک طاقتور بادشاہ اونپر حکومت کریگا یعنی زبردست بادشاہ سی مراد حضرت سکندر ہین جنہون نی ایرانوالون کی ظلم سی مصریونکو نجات دی مولانا جلال الدین سیوطی نے تاریخ مصر مین ابن عبد الحکم کی کتاب سی لکھا ہی کہ جب بخت نصر نے بادشاہ مصر قومس کو قتل کیا اور سب مصر والون کو قید کر لیا اور جن کو قتل کیا اونکا قتل کیا پھر بخت نصر نے چالیس برس بعد مصر والون کو مصر مین بھیجدیا اونہون نے اوسکو آباد کیا پھر اوسوقت سی مصر ویران ہوا رہا اب اللہ تعالی یہ خبر دیتا ہی کہ مصر کی ندیان سوکھ جائینگی اور کھیتیان مرجھا جائینگی سولہوین آیت مین فرماتا ہی کہ مصری ہیبت زدہ اور ہراسان ہونگی سترہوین آیت یون ہی تب یہودا کی سرزمین مصر کی لیئے دہشت کی جیز ہوگی ہر ایک جسکی آگی اوسکا ذکر ہو وی اپنی دلمین ہول کھائیگا اوس ارادی کی سبب جو رب العالمین اوسکی حق مین کرتا ہی اوس روز ملک مصر مین پانچ شہر ہونگی جو کنعانی زبان بولین گے اور رب العالمین کی قسم کھائینگی اونمین سی ایک کا نام قریۃ الہس کہلاویگا پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ معلوم نہین کہ وہ پانچ شہر کونسی تھی اسکا بھی حال معلوم نہین کہ ایک شہر غارتی کا شہر کہلائیگا یعنی اوس سے مراد ہلیوپولس ہی یعنی آفتاب کی شہر سی مراد ہی پادری ملتمر نے بھی حاشیہ پر یون ترجمہ کیا ہی کی سورج کا شہر پادری ڈاایوڈیٹی لکھتا ہی کہ اسکو کتابون مین ہلیوپولس کہا ہی جہان لوگ نہایت اعتقاد سی بت پوجا کرتے تھے مطلب یہ ہی کہ بڑے بڑے بت پرست اپنا مذہب بدلکر سچے خدا کی طرف رجوع ہونگی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ کئی شہرون پر مہربانی کیجائیگی خصوصا اوس شہر پر جو بت پرستی کی نام سی مشہور تھا اور غارتی کیواسطے تیار تھا ماتحت متقدونیا کی بادشاہونکی جو کہ سکندر اعظم کی جانشین تھی اور ملک مصر مین حکومت کرتے تھے خاص حقوق یہودیون کو دیے گئے اور بہت سی اوس ملک مین رہنی لگی وہان انہون نے اپنا دین جاری کیا اور اللہ کی بندگی کرنے لگی کچھ عرصہ مین پاک کتاب کا ترجمہ یونانی بولی مین ہوگیا اور اوسکو اوسوقت ملک مصر مین خوب سمجھتے تھے اس سبب سی بہت سی باشندے ملک کی اللہ تعالی سے واقف ہو گئے

اور اونیاس نے ہلیو پولس کے مقام پر ایک عبادتخانہ بنایا جہان اللہ کی عبادت اوسی طرح
ہوتی تھی جسطرح بیت المقدس مین ہوتی تھی آفتاب صداقت مین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
ایکسو تینتیس برس آگے تک یہود اپنے ملک مین دشمنون سے لڑتے رہے اور اپنا ملک بچاتے رہے
دیکھو یہ وہ وقت آیا کہ یہودا کی زمین مصریون کے حق مین دہشت کا باعث ہوگئی یہودا کے
بہادری سے یہ کہلگئی اسکے بعد اللہ تعالی فرماتا ہی اوس روز مصر کی سرزمین کے بیچون بیچ
خداوند کا ایک مذبح یعنی قربانی کا مقام اور اوسکی سرحد مین خداوند کا ایک ستون ہوگا اور وہ
مصر کی سرزمین مین رب العالمین کا ایک نشان اور ایک گواہ ہوگا اسلیے کہ وہ ظالمون کی
ظلم سے خداوند کو پکارینگے اور وہ اونکے لیے ایک رہائی دینے والا اور ایک حامی بھیجیگا اور وہ
اونہیں رہائی دیگا اس جگہ عبرانی مین یصعقو کا لفظ ہی یعنی پکارینگے پھر یشلح کا لفظ ہی یعنی بھیجیگا
ایک پادری نے یونہین ترجمہ کیا ہی اور یہی ترجمہ بہت ظاہر ہے مگر پادری میتھر نے یون ترجمہ
کردیا کہ پکارا اور رہائی دی آیندہ زمانیکی صاف خبر ہے اوسکو گذرے ہوئے وقت کی خبر ٹہرائی
اسکے بعد اللہ فرماتا ہی اور خداوند مصر مین پہچانا جائیگا اور مصری خداوند کو اوسدن پہچانینگے اور
ذبیحے اور ہدیے گذرانینگے اور خداوند کے لیے نذرین مانینگے اور ادا کرینگے اور خداوند مصریونکو
ماریگا وہ ماریگا اور وہی چنگا کریگا اور وے خداوند کیطرف رجوع ہونگے اور وہ اونکی دعا سنیگا
اور اونہین صحت بخشیگا پادری میتھر کی مفتاح الکتاب سے ثابت ہوتا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
کچھہ اوپر ڈیڑھ سو برس پہلے جب انٹیوکس ظالم نے مسجد بیت المقدس پر بڑے بڑے ظلم کیے
اور یہودیون نے اوسپر جہاد کرکے مسجد کو پھر آباد کیا اونہین دنونمین اونیاس امام مصر مین چلاگیا
معلوم ہوا کہ اونہین دنونمین اونیاس امام نے مصر مین عبادتخانہ بنایا اور اللہ سے فریاد شروع کی
سو اللہ تعالی یہ پتا دیتا ہی کہ یہ اللہ کیطرف کا ایک نشان ہوگا کہ ادہر ظالمون کا ظلم زور پر ہوگا ادہر
اللہ والے لوگ مصر مین مسجد بناکر اللہ سے فریاد کرینگے اوس فریاد کا انجام یہ ہوگا کہ آخر کو اللہ
اوس نجات دہندہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجیگا جو ایمانوالون کو ظالمون کے ظلم سے
چھڑاوینگے سو یہ فریاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین بھی اور اونکے بعد بھی چھہ سو
برس تک رہی پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

چونسٹھہ برس بعد سے فرنگستان کے بادشاہون نے عیسائیون کو چُن چُن کر قتل کیا حواریون نے
بڑے بڑے صدمے اوٹھاے تین سو برس تک یہ آفت رہی کتنے بادشاہون نے یہہ
ظلم ڈہایا ایک بادشاہ کے وقت مین لکہا ہے کہ ہزارہا آدمی مصر مین اور فرانس مین قتل ہوے
اور ایک بادشاہ کے وقت مین لکہا ہے کہ اوسنے چاہا کہ دین عیسائی بالکل مٹجاوے مصر اور افریقہ
اور اٹالی اور مشرق تماشاگاہ اوسکے ظلمون کا تھی ای پادریو اللہ سے ڈرو دیکھو حضرت عیسی
علیہ السلام نے ظالمون کے ظلم سے رہائی نہین دی یہ خبر اونکی نہین ہوسکتی یہ تو صاف محمدی بشارت
ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد محمدیون نے ملک مصر اور عراق وغیرہ پر جہاد کیا
اللہ تعالی نے مصریون کو مارا یعنے قتل کیا پہر چنگا کیا یعنے اونمین اپنا دین پہیلایا بڑا پتا اوسوقت
کا یہہ دیا ہے کہ اوسدن مصری لوگ اللہ کو پہچانینگے اور ذبیحے اور ہدیے گذرانینگے یہ قربانے
خاص پتا محمدی شریعت کا ہے نصاری کے یہان قربانی نہین ہے یہ اونکی خبر نہین ہوسکتی
بعد اسکے ایک اور بڑا پتا اوسوقت کا اللہ تعالی بتلاتا ہے اور یون فرماتا ہے اوس روز مصر سے
اسور تک ایک شاہراہ ہوگی اور آسوری مصر مین آوینگے اور مصری آسور کو جاوینگے اور مصری
آسوریون کے ساتہہ ملکے عبادت کرینگے اوس روز اسرائیل مصر اور آسور کا تیسرا ہوگا اور زمین
کے درمیان برکت کا باعث ٹہیریگا کہ رب العالمین اوسی برکت بخشیگا اور فرمائیگا مبارک ہو
مصر میری امت اور آسور میری ہاتہہ کا کام اور اسرائیل میری میراث ای محمدی بہائیو دیکہو یہہ خاص
پتا محمدی وقت کا ہے کہ مصر سے آسور تک یعنی عراق عرب کوفہ بصرہ بغداد وغیرہ تک بڑی راہ ہوگئی
اور سب ملک اللہ کی بندگی کرتے ہین کیونکہ سب محمدی ہین سبکا ایک دین ہے اور سب جگہ محمدیون
کی حکومت ہے اور بہت اسرائیلی بہی دین محمدی مین داخل ہین اونکو اللہ نے بڑی برکت
بخشی ہے اونکی نسل بڑہائی ہے اور سب قومون کے محمدی لوگ اونکو پیغمبرون کی اولاد
سمجہکر برکت کا باعث جانتے ہین اگلے وقتون مین مصری اور آسوری یعنے عراقی بت پرست
تہے اور اسرائیلیون کے بڑے دشمن تہے اور عراقی مصریون کے دشمن تہے بخت نصر عراقی نے
مصریون پر بڑے بڑے ظلم کیے اب تینون ملکونمین محمدی دین پہیلا ہوا ہے پادری طامس اسکاٹ
لکہتا ہے کہ بہت سے زمانہ تک آسوری مصریون کے دشمن تہے مگر یہان پیش خبری ہے کہ وہ آپسمین ملجاینگے

اسرائیلیون کی ساتھہ اللہ کی بندگی مین اس پادری نے یہان کچھہ نہ لکھا کہ یہ بات کس زمانہ مین ہوئے ہای افسوس اون لوگون پر جو جان بوجھکر حق کو چھپاتے ہین پادری اسکا شاید اقرار کرے
کہ اس پیش خبری کا پورا ہونا باقی ہی ہان عیسائی دین کچھہ دنون تک اون ملکون مین پہیلا تو ضرور رہا لیکن ابتک یہ سامان نہین ہوا جسکی یہان پیش خبری ہے پادری خوب جانتا ہی
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد تین سو برس تک عیسائی قتل ہوتے رہے پہر روم کی جو دوسرے عیسائیون کی وقت مین ملک عراق مین ایران کی آگ پوجنے والون کی حکومت رہی ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی وقت تک ملک عراق پر حکومت ایران والون کی تہی اور وہانکی نصاری اونکی تابعدار تہی اور ایران والونمین اور روم کی نصاری مین لڑائیان رہتی تہین پہر مصر
کی نصاری عراق مین امن امان سی کیونکر جاسکتی ہونگی اسی لیی پادری اقرار کرتا ہی کہ یہہ سامان عیسائیونکی لیے نہین ہوا آخر پادریو اللہ نے جس سامان کا وعدہ کیا تہا وہ سامان ہم محمدیون
کیواسطی کر دیا اس نشانی سے تم کیون نہین پہچانتی کہ محمدی لوگ سچی دین پر ہین اونہین کے تعریفین ان آیتونمین اللہ تعالی فرما رہا ہے مصر والون کو فرمایا کہ میری امت یعنی میرے خاص لوگ عراق والون کو فرمایا میرے ہاتہہ کی بنائے ہوئے یعنے اونکو ایمان دیا گویا اونکو نئے سر سے بنایا اسرائیلیونکو فرمایا میری میراث یعنی پچھلے اسرائیلی اگلون کی نسل ہین اونکو اللہ نے پہر اپنا خاص بندہ کر لیا یہ سب تعریفین محمدیون کی ہین دیکھو جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین محمدیون نے مصر کو اور عراق کو فتح کیا اوسوقت سی مصر اور عراق مین اللہ کے عبادت ہو رہی ہے اور سب ملک عبادت کرتے ہین اور مصر سے عراق تک شاہراہ ہے رستہ کہلا ہوا ہی سب جگہہ محمدیون کی حکومت ہے اللہ تعالی نے ملک شام اور مصر اور عراق
کو مکہ اور مدینہ کی بعد بہت بڑا رتبہ دیا ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی برکت سی بڑے بڑے صاحب کرامات ولی اللہ کی اور بڑے بڑے قران اور حدیث کی جاننے والے اور سکہلانیوالی مکہ اور مدینہ اور یمن مین ہوگئے ہین اسیطرح ان تین ملکونمین بہی ہوئے ہین شام مین ابدالون کا ہونا بہت حدیثونمین آیا ہے مولانا جلال الدین سیوطی نے دو تین حدیثین ایک رسالہ مین جمع کی ہین اوسمین لکہا ہے کہ امام احمد نے مسند مین حضرت علی مرتضی علیہ السلام

سند پہونچائی کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابدال شام مین ہین اور وہ چالیس
مرد ہین جب ایک مرد مرتا ہی اللہ اوسکی جگہ پر اور مرد کو بدل دیتا ہی اونکی باعث سی مینھہ دیا
جاتا ہی اور اونکی باعث سی دشمنون پر مدد دیجاتی ہے اور شام والون سے اونکی باعث سے عذاب
پھیر دیا جاتا ہی اسکے راوی سب صحیح بخاری کے راوی ہین سوا شریح کے اور وہ بھی ثقہ ہین حکیم
ترمذی نوادر الاصول مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا عمر وابن یحیی ابن نافع نے جو ایلہ کے
رہنیوالے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے فرمایا علاء ابن زید نے اونہون نے روایت کی انس ابن مالک سے کہ حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابدال چالیس ہین بائیس شام مین اور اٹھارہ عراق مین
جب ایک مرتا ہی اللہ اوسکی جگہ پر دوسرا بدل دیتا ہی پھر جب حکم آویگا وہ سب اوٹھالیے جاینگے
اوسی کے نزدیک قیامت قایم ہوگی مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ خلال
نے کرامات الاولیا مین اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین حضرت علی علیہ السلام تک سند پہونچائی ہے
کہ اونہون نے فرمایا کہ خیمہ اسلام کا کوفہ مین ہی اور ہجرت مدینہ مین اور نجبا یعنی نجیب لوگ مصر مین اور ابدال
شام مین اور ابن عساکر نے دوسری سند حضرت علی علیہ السلام تک پہونچائی کہ اونہون نے فرمایا
کہ ابدال شام مین اور نجبا مصر والونمین اور اخیار عراق والونمین اور ابن عساکر نے احمد ابن ابی الحواری
تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ مین نے سنا ہی ابو سلیمان سی اونہون نے فرمایا کہ ابدال شام مین
اور نجبا مصر مین اور قطب یمن مین اور اخیار عراق مین اور خطیب بغدادی نے اور ابن عساکر نے
عبد اللہ ابن محمد سی تک سند پہونچائی کہا کہ مین نے کسائی سے سنا ہی وہ فرماتے تھے کہ نقبا یعنی
نقیب لوگ تین سو ہین اور نجبا یعنی نجیب لوگ ستر ہین اور ابدال چالیس ہین اور اخیار سات ہین
اور عمد یعنی ستون چار ہین اور غوث ایک ہی سو مقام نقبا کا مغرب ہی اور مقام نجبا کا مصر ہی اور
مقام ابدال کا شام ہی اور اخیار زمین مین سیر کرنیوالے ہین اور عمد زمین کی کنارونمین ہین اور مقام
غوث کا مکہ ہی پھر جب عام لوگونکی معاملہ مین کوئی حاجت درپیش آتی ہی اسکو مقدمہ مین نقبا
گڑگڑا کے دعا کرتے ہین پھر نجبا پھر ابدال پھر اخیار پھر عمد پھر اگر اونکی دعا قبول ہوئی تو خیر نہین تو
غوث گڑگڑا کر دعا کرتا ہی پھر اوسکا سوال تمام نہین ہوتا ہی کہ اوسکی دعا قبول ہو جاتی ہے
اور ملک شام اور مصر اور عراق مین جو جو کامل ولی اللہ کی اور قرآن و حدیث کی جانشی والے

اور سکھلانیوالے ہوے ہین اون سب کا احوال اگر جمع ہو تو بہت بڑی کتاب تیار ہو اسلیے
بڑے بڑے مشہور لوگونکا نام نمونہ کے طور پر لکھا جاتا ہے ملک عراق کے شہرونمین سے بغداد
مین امام علی نقی علیہ السلام اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ملک مصر مین حضرت ذو النون مصری اور ملک شام مین حضرت
ابو اسحاق شامی چشتی رہے اور اسیطرح بڑے بڑے اولیا صاحب کرامات ان ملکونمین ہوئے
اور قران و حدیث کے سمجھنے والون اور سکھلانیوالونمین سے ملک عراق کے شہرونمین سے کوفہ مین امام
ابو حنیفہ اور اونکے بڑے بڑے شاگرد اور بغداد مین امام احمد ابن حنبل اور بصرہ مین حضرت
حسن بصری اور شعبہ ابن حجاج اور حافظ زین الدین عراقی اور مصر مین لیث ابن سعد مصری
اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور جلال الدین سیوطی اور بغداد اور مصر مین امام شافعی اور
ملک شام مین ابو طاہر محمد ابن طاہر مقدسی اور ابن عساکر علی ابن حسین شامی دمشقی اور سلیمان
ابن احمد طبرانی شامی اور جمال الدین یوسف مزی شامی اور امام شمس الدین ذہبی دمشقی
شامی اور امام عبد العظیم منذری شامی ان لوگون نے دین کی باتون کی تحقیق مین بڑی بڑی
کتابین لکھی ہین اللہ اونکے درجے بلند فرماوے آمین **بیسوین باب مین** یہ پیش خبری ہے
کہ آسور کا بادشاہ مصریون کو اور حبشیون کو قید کر کے لیجائیگا تب اسرائیلی لوگ شرمندہ
ہونگے کہ جن سے ہمنے مدد مانگی تھی کہ آسور کے بادشاہ سے بچ نکلین اونکا یہہ حال ہوا یا دری طامس اسکاٹ
لکھتا ہے کہ شاید یہ پیش خبری سنحاریب سے پوری ہوی **اکیسوان باب** اللہ کے حکم سے
حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین ایک ہولناک رویا مجھے نظر آیا لٹیرا لوٹتا ہے اور غارتگر غارت
کرتا ہے اے عیلام چڑھائی کر اے مادی محاصرہ کر اسکا یہ مطلب ہے کہ بابل کا بادشاہ بخت نصر ظلم سے
لوٹتا پھرتا ہے اے عیلام اور مادی یعنی اے ایران والو اوسپر چڑھائی کرو پادری شیرنگ نے
آفتاب صداقت مین لکھا ہے کہ فارسی لوگ عیلامی کہلاتے تھے جو عیلام ابن سام ابن نوح کے
نسل مین کہلاتے تھے اور مادی اون لوگون کو کہتے جو اوتر طرف رہتے تھے خسرو یعنی کیخسرو جسنے قدیم فارس کے
سلطنت کو نئے سرے سے آباد کیا اوسکی مان مادیون کے بادشاہ کی بیٹی تھی حضرت عیسی علیہ السلام سے
پانسو اڑتیس برس آگے بابل کی سلطنت پر اور اوسکے ساری ملک پر قابض ہوا اور یہودیونکو

حکم دیا کہ اپنی ملک مین جاؤ اور سبی بیت المقدس کو پہرنیاؤ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتی ہین
کہ اللہ نے مجھے فرمایا جا نگہبان بٹھلا جو کچھ دیکھے سو بتلاوے اوسنے سوار دیکھے فارس دو دو سولیہ
گدہے پر اور سوار اونٹ پر اور اوسنے تاک لگا کر بڑی تاک باندہی تب اوس نگہبان نے پکارا
کر دیکھ یہ سوار مرد فارس دو دو آتے ہین اور وہ بولا اور چلایا گر پڑی بابل گر پڑی اور
اوسکی ٹہاکرون کی ساری تپلیان زمین پر اوسنے ٹپک ڈالین فارس کی جگہ اصل عبرانی مین
پاراشیم کا لفظ ہے اوسکا ترجمہ پادری مینصر نے یون کیا ہے گھوڑون کی چڑہنے والے ملا احمد ایرانی
نے سیف الاسنہ مین یون لکھا ہے کہ گدہے کے سوار کا اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف ہے
اور اونٹ کے سوار کا اشارہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہے پھر یہ خبر ہے کہ بابل بالکل
ویران ہو جائیگا محمدی وقت مین بابل برباد ہوا پھر وہ ویرانہ ہوا ملا احمد لکھتے ہین کہ مین نے
بعضے یہودی ملاؤن سے اسمقام مین بحث کی بعضون نے کہا کہ حمار کا سوار مسیح ہے اور اونٹ کے سوار کو
ہم نہین جانتے شاید اسرائیلیون مین کوئی پیغمبر ہو ایک دوسرا اونمین کا یون بولا کہ ہمنے اپنے بزرگون
سے سنا ہے کہ یہ اشارہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہے جو عبد اللہ کے بیٹے ہین جو اولاد
اسماعیل علیہ السلام کیطرف بھیجے گئے ہم کہتے ہین کہ یہ اقرار اون یہودیون نے کیا جو کہتے ہین کہ آپ پیغمبر
ہین مگر فقط عرب والون کیطرف بھیجے گئے یہ نہین دیکھتے کہ ان پاک کتابون مین جابجا یہ خبر ہے کہ ساری
قومون کیطرف اللہ آپکو بھیجیگا خلاصہ اس پیش خبری کا یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے حضرت اشعیا علیہ
السلام نے اپنے کسی خادم کو یا کسی فرشتے کو بٹھلایا کہ دیکھو کہ غیب کے عالم مین کیا دکھائی دیتا ہے اوسنے
خوب دیکھا تو کہا دو دو سوار گھوڑون کے چلے آتے ہین پھر کہا کہ سوار گدہے کا اور سوار اونٹ کا
یہ اشارہ حضرت عیسی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہے کہ غیب کے عالم مین یہ ظہور اوسنے دیکھا
پادری مینصر نے یون ترجمہ کیا کہ سوار گدہون پر اور سوار اونٹون پر عبرانی مین رخیب کا لفظ ہے
ملا احمد کے بیان سے معلوم ہوا کہ اسکے معنی ایک سوار کے ہین اور اگر سوارون کے معنی ہین تو بھی
صاف عرب کا پتا ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور آپکے ساتھ والے
بھی اونٹون پر سوار ہو کر جہاد کو آپکے ساتھ جاتے تھے اور گدہون کی سواری بھی عرب مین بہت تھی
اگر یہ معنی ہین تو بھی عرب کی فوجون کا سامان اللہ نے پہلے سے دکھلا دیا ہے یہ بھی بتلا دیا کہ بابل

گر پڑا گر پڑا یعنی ان لوگونکی وقت مین بابل بالکل ویران ہو جائیگا اول یہ خبر دی کہ ایران کے
لوگ بابل پر چڑہائی کرینگے اب دوسری چڑہائی بابل پر جو عرب والون سی ہونیوالی تہی اسکا
سامان اللہ نے دکہلایا پہر عرب کی ذکر مین ارشاد ہوتا ہی عرب کی جنگل مین تم رات کاٹوگے
اے ددانیون کے قافلو پانی لیکر پیاسی کا استقبال کرنے آؤ اے تیما کی سرزمین کے باشندو
روٹے لیکے بہاگنے والے کے ملنے کو نکلو کیونکہ وے تلوارون کے سامنے سے ننگی تلوار سے
اور کہینچی ہوئی کمان سے اور لڑائی کی شدت سے بہاگے ہین کیونکہ خداوند نے مجکو یون فرمایا
ہنوز ایک برس ہان مزدور کیسی ایک ٹہیک برس مین قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی
اور بنی قیدار کے باقی بہادر تیراندازونکا شمار کم ہوگا کہ خداوند اسرائیل کی خدا نے یون
فرمایا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس پیش خبری کی مشہور ہونے سے ایک ٹہیک
برس مین یہ ویرانی عرب مین ہونیوالی تہی غالب یون ہی کہ اسکا ظہور جب ہوا جب سنحاریب
پہلے اپنے فوج کو یہودیہ مین لیگیا جماعتین ددانیون کی جو ایک فرقہ عرب کا ہے پناہ لینگی
جنگلو مین اپنی دشمنون کی ہاتہہ سی اور اور فرقے اونکو اپنے ساتہہ ملا لینگے تاکہ وہ مر نجائین اس
کتاب کا لکہنے والا کہتا ہی کہ ارمیا علیہ السلام کی چوتہی باب مین ضلع ادوم کے ذکر مین ددان
اور تیما کا ذکر ہی پادری ڈایوڈیٹی لکہتا ہی کہ ددانی وہ عرب کے لوگ ہین جو قطورا کی نسل مین تہے
بائیسوان باب اس باب مین شہر یروشالم کی حق مین یہہ پیش خبری ہی کہ ای
غوغای شہر تیرے سب سردار بہاگ گئی تیرے سب حاضرین قید کئے گئے وے دور آوارہ
ہوئے ہین چہٹی آیت مین ہی کہ عیلام ترکش اوٹہاتا ہی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ
عیلام یعنی عیلام کی لوگ سنحاریب کی فوج کی تابع تہی گویا کہ آسوریون کی رعیت تہی نوین آیت
مین ہے کہ تم شہر داؤد کی رخنی دیکہو گی دسوین آیت مین ہی کہ گہر ڈہا دو گے تاکہ شہر پناہ کو
مضبوط کرو پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہ پیش خبری جب پوری ہوئی جب یروشالم
بخت نصر کے ہاتہون برباد ہوا کیونکہ یہ معلوم نہین کہ سنحاریب کی حملہ کے وقت حاکم بہاگ گئے
ہون یا قید کئے گئے ہون یا دیوارین توڑ ڈالی گئی ہون **تئیسوان باب** اس باب مین
اللہ تعالی یہ خبر دیتا ہی کہ صور کا شہر ویران اور تباہ ہو جائیگا اور صیدا بہی تباہ ہو جائیگا

پہر تیسویں آیت مین فرماتا ہی کہ اوسدن ایسا ہوگا کہ صور ایک بادشاہ کی ایام کے مطابق
ستر برس تک فراموش ہوجائیگی اور ستر برس کے پیچہے صور کو چہنال کے مانند گیت گانیکی
نوبت ہوگی او چہنال بربط اوٹہالا اور شہر مین پہرا کرتا ہے کو خوب چہیڑ اور بہت سی غزلین گا
تاکہ تجہے یاد کرین اور ستر برس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صور کی خبر لینے آئیگا اور وہ خرچی کے لیے
جائیگی اور روی زمین پر کی ساری مملکتون سے زناکاری کریگی پادری ڈالیو ڈیٹی لکہتا ہے
کہ صیدا ایک بڑا شہر ہی جو نزدیک صور کے ہے اور اوسمین ملکر ایک ضلع ہوگیا ہی اور
ستر برس کے بیانمین لکہتا ہے کہ اوسوقت سی کہ صور کو بخت نصر نے لے لیا تہا اوسوقت تک
اوسکے قبضہ مین وہ رہا تہا جبتک فارس کے لوگون نے بابل پر قبضہ نہین کیا تہا جنکی حکومت کے
وقت مین صور کو پہر وہی اگلی رونق حاصل ہوگئی تہی اور یہ رونق سکندر اعظم کے وقت
تک باقی رہی اور کسی بادشاہ کی ایام کی موافق یعنی اوسوقت تک کہ سلطنت بابل والونکی
باقی رہیگی پہر وہ اپنی اگلی کاموںمین پڑ جائینگے اور نئی نئی قومون کو اپنے مین داخل کرینگے
اور اپنے رونق کو پیدا کرینگی صورت نہایت ہی مکر و فریب سے کرینگی آخر تا دہہتا ہی اور
اوسکی تجارت اور اوسکی خرچی خداوند کے لیے مقدس ہوگی اوسکا مال ذخیرہ نہ کیا جائیگا
اور نہ رکہہ چہوڑا جائیگا بلکہ اونکی تجارت کا حاصل اونکے لیے ہوگا جو خداوند کے حضور رہتے ہین
کہ کہاکے سیر ہووین اور نفیس پوشاک پہنین پادری ہنیتہر نے اس باب کے سرے پر لکہا ہی
کہ یہ صور کے غارت ہونیکی خبر ہے اور یہ خبر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مین
وہانکی لوگ خدا پرستون کی جماعت مین داخل ہونے لگے پادری مرِیک نے کشف الاثار
مین لکہا ہے کہ صور کو بخت نصر نے ویران کیا وہان کے لوگون نے اوس جگہ کے
پاس نیا صور بنایا پہر حضرت سکندر نے اوس شہر کو فتح کرکے ویران کردیا پہر تہوڑے
مدت مین آباد ہوا اوسمین بہت تجارت ہونے لگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقتمین
یہ شہر بہت آباد تہا اور حواریون کے زمانہ مین اس شہر مین بہت سے عیسائی رہتے تہے
دیکہو تجارت اور مال اوس شہر کا اللہ کی راہ مین نذر ہوا اور ہجرت کی پہلی صدی مین عرب
کے لشکر نے صور کو لے لیا تمام ہوا قول پادری کا آخر پادری جسطرح تمنے یہ مطلب سمجہا

کروہان انکا مال عیسائیونکے صرف مین آیا وہی اللہ والے تھے جنکی اللہ نے خبر دی تھی اور اونکے
حق مین فرمایا تھا کہ وہ اللہ کے حضور رہتے ہین اسیطرح یہ بھی ہے کہ محمدی لوگ بھی اونہین سدوالون
مین داخل ہین جنکو اللہ کی حضوری ہر وقت حاصل ہے جنھون نے صور پر جہاد کیا اور اسکو
فتح کیا اور وہان کا مال اونکے صرف مین آیا اگرچہ اصل وہ مال بت پرستونکا یا جو قوم عیسائیونکا
تھا اور اونہون نے بحرام طریقون سے حاصل کیا تھا مگر جب محمدیون نے اسکو جہاد کی لوٹ مین یا
جزیہ مین یا قیمت دیکر پایا یا جنکا مال تھا وہ خود محمدی ہوگئے تب وہ مال اللہ کے حکم سے اونکے
حق مین حلال پاکیزہ ہوگیا تاریخ ابوالفدا کو دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین صور جو ملک
شام مین تھا فتح ہوا جناب علامہ شمس الدین ذہبی سیر النبلا مین لکھتے ہین کہ ابن
ابی عقیل صور کے شیخ ابو اسحاق شیرازی کو بیش قیمت پگڑی بہجا کرتے تھے اور ابو اسحاق
شیرازی پانچوین صدی مین تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ صور کے کپڑے بہت عمدہ تھے اور انکے بھی
اسیطرح جابجا محمدیون کے صرف مین آتے ہونگے واللہ اعلم [illegible] ان باتون [illegible] مین
کو خالی کرتا ہے اور اوسی اوجاڑتا ہے اور اوسکے باشندون کو تتر بتر کرتا ہے
تیسری آیت مین ہے کہ سرزمین بالکل خالی کیجائیگی اور نہایت ویران ہوگی کہ اللہ نے یہ
بات فرمائی ہے پانچوین آیت [illegible] ہے کہ زمین اپنے بسنے والون کے نیچے نجس ہوئی اونہون نے شریعتون
سے عدول کیا قانونکو بدلا عہد ابدی کو توڑا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسرائیلیونکی
سلطنت کی بربادی آسوریونسی اور کلدیونسی کیلین رومیونکی ہاتھون یروشلم
کی بربادی اور یہودیونکا تمام قومون مین تتر بتر ہوجانا خاصکر معلوم ہوتا ہے کہ یہان مراد ہے
گیارہوین آیت کے بعد یون ہے کہ شہر مین ویرانہ باقی رہا اور دروازے توڑ تاڑ کے دیئے گئے تو بھی
سرزمین کے بیچ لوگونکے درمیان ایسا ہوگا جیسا زیتون کا درخت جب جھڑ جھاڑا گیا اور
انگورون کے چھوڑے ہوئے خوشے جب پہل توڑ چکین پادری طامس اسکاٹ اسکا یہ مطلب
اس بربادی نے اونکو تمام ملکونمین تتر بتر کردیا وہ لوگ بہاگ گئے مصر اور ایشیا
یمین اور یونان کے کنارے [illegible] اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے وہ اپنی آواز بلند
اونکے جلال کے سبب وہی دریا پر سے للکارینگے پادری لکھتا ہے

لکھتا ہے یہ
کوچ اوٹھایا ہے
کرینگے وے گیت گاوینگے خدا

کہ ادن لوگون نی اللہ کا دین بت پرستونمین پہیلایا اور عیسای دین انکو سکہلایا اسکی بعد یون ہی اسلیئے تم شعلونمین خداوند کی اور سمندر کی ٹاپونمین خداوند کی نام کی جو اسرائیل کا خدا ہے تعریف کرو پادری لکہتا ہی کہ اونکو رغبت دلای کہ آگ کیسی تکلیفون اور مصیبتونمین بہی اللہ کی تعریف کرو اور ایمانو الوں دمیونکی ہاتہون جو بابادی یروشالم کی حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد ہوئے اور اسرائیلی لوگ ہر ہر ملک مین پہیل گئی اسکی بیان کی بعد دیکہو صاف محمدی بشارت ہی ارشاد ہوتا ہے انتہا مرزمین سی نغمون کی آواز ہمین سنای دیتی ہی جلال اور عظمت اوس صدیق یعنی سچی دل والی کیواسطی عبرانیمین صبی کا لفظ ہی اوسکی معنی لغت عبرانیمین جمال کو لکہی ہین جسکا ترجمہ پادری ٹہتہرس نی عظمت اور جلال لکہا ہی انجیل پاک کی تفسیر مین متی کی بارہوین باب مین بیالیسوین آیت مین جہان بلقیس کا ذکر ہی کہ وہ زمین کی کناری سی سلیمان کی حکمت سنی کو آئی اس جگہ پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ زمین کا کنارہ اوس وقت کی محاورہ مین عرب کی ملک کو بولتی تہی یعنی یمن جو عرب کا ایک ضلع ہی وہانسی بلقیس یروشالم مین حضرت سلیمان علیہ السلام کی پاس آئی ای پادریو اس جگہ بہی وہی مطلب سمجہو کہ انتہای زمین سی یعنی عرب کی ملک سی گانیکی یعنی خوشی کی آواز حضرت اشعیا علیہ السلام کو سنای دیتی ہی یہہ صاف اشارہ ایک سچی بندی کیطرف ہی کہ اوسکی واسطی عظمت اور جلال اور جمال ہی اسمین صاف اشارہ ہی کہ وہ سچا بندہ جمال اور جلال والا عرب مین ہوگا اسکی بعد یون ہی کہ مینی کہا میری تباہی میری تباہی مجہپر واویلا ہی لٹیری لوٹتی ہین اور لوٹ کو لٹیری لوٹتی ہین اور بیسوین آیت مین ہی کہ زمین ایک لخت اوجڑ گئی بیسوین آیت مین ہے کہ اوسکا گناہ اوسپر بہاری ہی وہ گر پڑیگی اور پہر نہ اوٹہیگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ جیسا قید بابل کی بعد اوٹہی تہی اب نہین اوٹہیگی ہم کہتی ہین کہ اگر یہ خبر زمین بیت المقدس کی ہی تو یہ خبر نہین کہ بہت جلد آباد ہوگی جیسا کہ قید بابل کی ستر برس بعد آباد ہوئی بلکہ پانسو برس بعد آباد ہوگی ان پاک کتابونمین جا بجا یروشالم کی ہمیشہ کی ابادی کے خبرین موجود ہین وہ آبادی محمدی وقت مین ہوئی پادری لکہتا ہی کہ خاص یہ مطلب معلوم ہوتا ہی کہ رومیون کی سلطنت برباد ہوگی اور عیسای سلطنت قایم ہوگی ای پادریو تمکو خوب معلوم ہی کہ روم کی بت پرست جو جو تہہ سو تہہ عیسائی ہوئے تھے اونکی سلطنت محمدیون نی اللہ کی حکم سے

برباد کی دیکھو اسکے بعد اللہ فرماتا ہے اور اوس دن ایسا ہوگا کہ خداوند عالیشان تو تلی لشکر کو جو بلندی
پر ہین اور زمین پر زمین کے بادشاہونکو سزا دیگا پادری طامس اسکاٹ اسکا یہ مطلب لکھتا ہے کہ جو دیون
نے جو انجیل کو روکا وہ برباد ہوے اور پادری ڈالیوڈیٹی لکھتا ہے کہ اسکے یہ معنی کہ وہ عبادتخانے جو سمانکو
تارونکی مانند آسمان کا سامنا رکہتا ہی دونو پادریونکا مطلب یہ ہی کہ عالیشان یہان یہودیونکو قربانیا ہی جو
کہ وہ برباد ہوجاوینگی اب ہم کہتے ہین کہ اوس دن کا اشارہ اوسطرف ہی جسکا ذکر اوپر ہوچکا یعنی جب
اوس ہجے شیدی کا جمال اور جلال عرب مین ظاہر ہوگا اوس دن اللہ تعالی بلندی پر رہنے والونکو یعنی اون
جنون اور دیونکو جو آسمان کے قریب ہوا مین اوڑا کرتے ہین اور اون آدمیون اور جنونکو جو زمین
پر رہتے ہین سزا دیگا سو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد چہہ سو برس ظالمونکا دور رہا یہ پوری سزا محمدی وقت
مین ملی اوسوقت سے پہلے دیو اور جن آسمانکے پاس جایا کرتی تہی اور فرشتونکو جو اللہ تعالی آیندہ ماضی کا
احوال بتلاتا ہے کہ کون مریگا کون جئےگا کسکی فتح ہوگی کسکی شکست ہوگی ایسے ایسے آیندہ احوال کو جو
فرشتے ذکر کرتے تہی جن اوسکو چوری سے سنتی تہی اور آدمیونمین جو اونکے آشنا تہے اونکو بتلاتی تہی ایک
بات وہان کی کہتی تہی اوسمین سو جہوٹہہ اپنی طرف سے ملاتی تہے جسوقت سے اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم پر قرآن کا اوتارنا شروع کیا تو ہی فرشتونکی چوکی پہرے چوتہے والے آسمان پر بٹہادی جب کوئی
جن فرشتون کی باتین سننے کو جاتا تہا فرشتے تارونمین سے آگ کا شعلہ لیکر اوسپر پہینکتے تہے جب اسطرح دیو
جن آگ سے جلائے گئے جنون مین اور جنون کے آشناؤن مین اس بات کا شور و غل پڑگیا بہت جن اور
بہت آشنا جنون کے یہ نشانی دیکہکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور محمدی
دین مین داخل ہوے اور حبیب اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم جہاد کا فرمایا محمدی آدمیون
نے کافر آدمیون پر جہاد کیا اور محمدی جنون اور دیون نے کافر جنون اور دیوون پر جہاد کیا اسکا
ہوتا ہے اور وے اون قیدیون کی مانند جو گڑہے مین ڈالی جاوین جمع کیے جاوینگے اور وے قیدخانہ مین
قید کیے جاوینگے اور بہت دنون کے بعد اونکی خبر لیجائیگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ جو انجیل کو
روکین گے سب قید کیے جاوینگے اور اخیر زمانہ مین اونکا فیصلہ ہوگا اور ہمارے نزدیک اسکے معنی
معنی یہ ہین کہ وے قیدخانہ مین یعنی قبرونمین رہینگے اور بہت دنون کے بعد خبر لیجائیگی یعنی
قیامت مین قبرون سے اوٹہائے جائینگے اور حساب لیا جائیگا اسکی آیت مین یفقد کا

لفظ ہی جسکا ترجمہ پادری میتھر نی یون لکھا ہی کہ سزا دیگا اور یہان بھی یفاقدُو کا لفظ ہی جسکا
ترجمہ کیا ہی کہ خبر لی جائیگی اب بھی بولتے ہین کہ تمہاری خبر لیجائیگی یعنی سزا دیجائیگی پہلی جگہ
صاف یہی معنی ہین کہ سزا دیگا جیسا کہ ستائیسوین باب کی پہلی آیت مین یفقد کا لفظ ہی اور یون ترجمہ کیا ہی
کہ اللہ اپنی تلوار سی خبر لیگا یعنی سزا دیگا اور دوسری جگہ جو فرمایا کہ بہت دنونکے بعد خبر لیجائیگی
یہان یہ معنی ہین کہ حساب لیا جائیگا اور سزا دیجائیگی [illegible] ہوتا ہی اور چاند مضطرب ہوگا
اور سورج شرمندہ کیونکہ رب العالمین صیہون کی پہاڑ پر اور یروشلم مین سلطنت کریگا اور اوسکی
بزرگون کے آگی جلال ہوگا پادری طامس سکاٹ چاند کا گہنا جانا اور سورج کا شرمندہ ہونا
یون بیان کرتا ہی کہ بہت سی بادشاہ اپنی فوج سمیت گر جاوینگی ہم کہتی ہین یہ معنی بھی ہوسکتی
ہین کہ اللہ کی پوجنی والی تمام جہان مین پھیل جائینگی اور سورج اور چاند کی بہت سی پوجنی والی اونکی پوجا
سی توبہ کرینگی اور سورج اور چاند کی وہ بڑائی اور بزرگی جو کافرونکی دل پر چھائی ہوئی تھی وہ
اونکی دل سی نکلجائیگی عبرانی مین چاند کی حق مین حافِراہ کا لفظ ہی اسکی معنی پادری میتھر نی زبور
شریف مین شرمندہ ہونگی لکھی ہین تو یہ معنی ہوئی کہ چاند اور سورج دونون شرماوینگی کہ ہمکو ان
لوگون نی کیون پوجا کیونکہ اللہ اپنی پاک بندون کو یروشلم کی بادشاہی دیگا اللہ اپنی بادشاہی
اونکی ذریعہ سی ظاہر کریگا اور اوسکی یعنی یروشلم کی بوڑھے لوگون یا سردارون کی آگی شان و شوکت
کا ظہور ہوگا یہ صاف محمدی بادشاہی کی خبر ہے جو یروشلم مین امیر المومنین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کی وقت مین ظاہر ہوئی اسکی بعد دیکہو پہر بابل کی ویرانی کی خبر ہی پچیسوان باب
اللہ تعالی حضرت اشعیا علیہ السلام سی یون کہواتا ہی ای خداوند تو میرا خدا ہی مین تیری
تعظیم کرونگا تیری نام کی تعریف کرونگا کیونکہ تونی عجایب کام کیی ہین تیری مصلحتین قدیم سی
راست اور سچ ہین کیونکہ تونی شہر کو خاک کا ڈھیر کیا اور مضبوط بستی کو ایک ویرانہ اور پردیسیون
کی محلون کو ایسا کیا کہ شہر نہ رہا وہ پہر بنایا نجائیگا اسلیی زبردست لوگ تیری تعظیم کرینگی اور
ہیبت والی گروہون کی بستی تیرا ڈر مانینگی کہ تو مسکین کی لیی قلعہ ہوا اور محتاج کی لیی اوسکی پریشانی
کی وقت مین ایک محکم شہر اور آندہی سی ایک پناہ کی جگہ اور گرمی سی چہاون جسوقت ظالمونکی
آندہی ایسی چلی جیسا طوفان جو دیوار پر چلتا ہی تو پردیسیونکی شور کو یون پست کریگا جیسے

جیسی گرمی جو بن پانی کی مکان مین ہو کہ جسطرح ابر کی سایہ سی گرمی پست ہوتی ہی اوسیطرح [illegible]
شادیانہ بجانا موقوف ہوگا پادری طامس اسمیث کہتا ہی کہ بابل وغیرہ شہر برباد ہوئی [illegible]
کہ عیسائی مذہب سے پہلی حضرت اشعیا علیہ السلام اللہ کا شکر کرتے ہین کہ وہ اپنی پیش خبریونکو
پورا کریگا اور اجنبی لوگ جو اللہ کو نہین پوجتی تھی وہ غارت ہونگی جسطرح ابر کو [illegible]
ہٹجاتی ہی اسطرح دشمنونکا غلبہ ہٹجائیگا اونکی تباہی اور خرابی دیکھکر بہت سی زبردست اور زور آور
لوگ اللہ سے ڈرینگی اللہ تعالی نے اپنی محتاج غریب لوگونکو مصیبتونمین بچالیا ہی پادری تم خوب جانتی ہو
کہ بابل پر جب محمدیون نے جہاد کیا تب وہ ویران جنگل ہوگیا پھر تم صاف کیون نہین کہتی کہ عرب کی
محتاج اور غریب لوگون نے بابل پر جہاد کیا اسکی تمام کی زور سی بڑے بڑے زبردستونکا زور توڑا ان
پیش خبریونکا ظہور دیکھکر بہت سے بت پرست اور آتش پرست اور جو کئی عیسائی تھی اوسوقت نے
بہت زبردست تھی اللہ سے ڈرے اور بہتون نے دین محمدی قبول کیا جو باقی رہی وہ محمدیون سے دبی رہے
بعد اسکی اللہ فرماتا ہی اور رب العالمین اس پہاڑ پر ساری قومون کی لیی فربہ چیزون سی ایک
ضیافت تیار کریگا بلکہ ایک ضیافت تلچھٹ پر سے نتھری ہوئی مے سے ہان فربہ چیزون سے جو پر مغز ہوان
اور مے سے جو تلچھٹ پرسی خوب نتھری ہوئی ہو اور وہ اس پہاڑ مین اوس پردیکو جو سارے
قومون پر پڑا ہی اور اوس نقاب کو جو ساری گروہون پر لٹک رہا ہی نیست کریگا وہ فتحمندی سے
موت کو نیست کریگا اور خداوند خدا سبھونکی چہرون سی آنسو پونچھ ڈالیگا اور اپنی لوگون کے
رسوائی تمام زمین پر سی کھودیگا کیونکہ خداوند نے یہ فرمایا ہی اے محمدی بھائیو دیکھو بابل وغیرہ مضبوط شہرون
کی بربادی کی خبر دیکر اللہ تعالی یروشالم کی آبادی کی خبر دیتا ہی حضرت اشعیا علیہ السلام کے
وقت مین اسرائیلیون کے سوا ساری قومین بت پرست تھین جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر اللہ نے مکہ اور مدینہ مین قرآن پاک اوتارا بت پرستون کی آنکھون پر سے اللہ نے پردہ اوٹھا دیا انہون
نے بتون کو چھوڑا اللہ کو پایا بابل فتح ہوا اللہ نے محمدیون کو شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کا
اور تمام ملک شام کا حاکم کیا اللہ نے شہر یروشالم مین ہر ہر قوم کے محمدیونکے واسطے ضیافت تیار کی
بڑی بڑی فیض اوس پاک مسجد کی زیارت مین اور انبیاؤن اور اولیاؤن کی زیارت مین ساری
قومون کو محمدیون پر جاری ہوئے محمدیون نے دین محمدی کی بدولت شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کا

رتبہ اور اسرائیلی پیغمبرونکا رتبہ پہچانا وہ پردہ جو بت پرستون پر پڑا ہوا تھا کہ بیت المقدس کے
اور وہانکے نبیون اور ولیون کو دشمن تھے وہ پردہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت
اور قرآن کی بدولت اوٹھگیا ساری قومون کی محمدی لوگ بڑے شوق سے اللہ کی ضیافت
مین حاضر ہوتے ہین اور مسجد بیت المقدس کی زیارت سے اور انبیاؤن اور اولیاؤن کی زیارت
سے بڑی بڑی فیض پاتے ہین اور اندر اونکے ایمان کی لذت بڑھتا جاتا ہے اور ساتھ عشق کی شراب پلاتا ہے
مرے ہوے دلون کو جلاتا ہے جو عیسائیون پر یہ پردہ پڑا ہوا تھا کہ وہ تین خداؤن کے قایل تھے
یہودیون کی چلن مین مسجد بیت المقدس کو گوبر خانہ بنایا تھا پھر عیسائی اونکے ظلم سے روتے تھے
اسنے دین محمدی کے وسیلہ سے وہ پردہ جو عیسائیون سے اوٹھا دیا جب وہ محمدی ہوئے اونہون
نے اللہ کو اکیلا جانا اور اسکو اوسکا بندہ مانا اور بیت المقدس کا مرتبہ پہچانا ایمان والون کے
چہرون سے آنسو اونکے پونچھے یعنی ظلمت سے چھڑایا اور جو عیسائیونکا انپر سے موقوف ہوا
بت پرست لوگ ایمانوالونکو ستاتے تھے کہتا ہے تو تمکو کیون نہین پوجتے ہو حضرت عیسی علیہ
السلام کے وقت سے دو ایمان یہودی تھے عیسائیون اوپر ستاتے تھے کہ حضرت عیسی کو کیون مانتے ہو
جو عیسائی تھے عیسائیون کو ستاتے تھے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بندہ کیون سمجھتے ہو
معاذ اللہ اونکو خدا سمجھو اب سب ملک مین محمدی لوگ حضرت عیسی کی اور سب پیغمبرونکی
اور اونکے ساتھ کے ایمانوالون کی تعریف کرتے ہین اور سب اسرائیلی دین محمدی مین آگئے ہین
اونکے پیغمبرون کی اولاد جانکے سید سمجھتے اونکا ادب کرتے ہین پادری طامس سکاٹ لکھتا ہے
کہ ان آیتون مین صاف صاف ایک پیش خبری ہے تعلیم انجیل کی حضرت عیسی علیہ السلام کے
آنے سے دنیا کی تمامی تک رب العالمین اپنی [illegible] کریگا صیہون پہاڑ پر ضیافت طیار ہوگی
واسطے تمام بت پرستون اور یہودیون کے اور نہایت عمدہ کھانا سب طرح کا اور عمدہ شرابین
ان مثالون سے سب قدرتی برکتین مراد ہین جو حضرت عیسی کے وسیلہ سے ملین اور جہالت اور
بت پرستی جو ایک پردہ کی طرح پھیلی ہوئی تھی تمام قومون پر سے وہ ہٹا دیجائیگی یہ بات جلسے کر
شروع ہوئی جب سے حواریون نے بت پرستونکو عیسائی کیا اور انجیل کو اونمین پھیلایا یہ بات
قرب قیامت تک جاری رہیگی آخر کو موت فنا ہوجائیگی یا یہ معنی کہ بہشت اور دوزخ

لوگ ہمیشہ ہنسینگے یا یہ معنی کہ آخری زمانہ مین سب برائیان مٹجائینگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام
آسمان سے اوترینگے اور محمدی ہوجاینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاص رفیقون نے ملک یونان
اور ملک روم کو اور ہر شہر کے بت پرستون مین انجیل کا وعظ سنایا اور اونکو عیسائی بنایا مگر پیچھے
عیسائیون نے تین سو برس تک اوس ہر ذرا ایمان یہودیونکو اور بت پرستون کے ظلم اوٹھائی ایمانوالونکے
آنسو نہین اچھی گئے بلکہ اونکے خون کے دریا بہائی گئے اور بے ایمان یہودیون نے اور بت پرستون نے
طرح طرح سے اونکو ذلیل کیا اونکی رسوائی دن بدن بڑہتی گئی شہر یروشالم اور بیت المقدس کو
بت پرستون نے ڈہادیا ایمانوالون کے آنسوونکا دریا بہایا گیا تین سو برس بعد روم کی بت پرست
چھوٹے سو تخت عیسائی بنکے بیٹھے تبین سے آکہنے والونکا ہر طرف رو ہوا اب کو اکیلا جانے والی
خنگاون اور پہاڑونمین چھپے پہ بیٹھے تو اوس زمانہ مین یہ پیش خبری کہان پوری ہوتی
کہ ساری قومون پر سے پردہ اوٹھ جائیگا جھوٹے عیسائیون نے بہت بڑا بہاری پردہ شرک
کا بت لوگون پر ڈالدیا ایمانوالون کے آنسو اوسوقت مین نہین پونچھے گئے ایمانوالونکی شرافت
رسوا ہوتی رہی یہہ تو صاف محمدی وقت کی بشارت ہے اور یہہ جو پادریون کے لین آتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ کا یعنی صیہون اور یروشالم کا پتا دیتا ہے کہ اس پہاڑ پر ضیافت
تیار کریگا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہان ظہور نہین ہوا بلکہ مکہ مین ظہور ہوا اسکا
جواب یہہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یروشالم مین نہین پیدا ہوئے بلکہ شہر
بیت اللحم مین پیدا ہوئے جو یروشالم سے پانچ میل پر ہے اور صوبہ جلیل مین شہر ناصرہ مین
اکثر رہا کرتے تھے جو یروشالم سے ستر میل کے قریب ہے کبھی یروشالم مین بھی تشریف لاتے تھے
اور قرآن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اگرچہ مکہ اور مدینہ مین اوترا مگر قرآن اور
حدیث بہت جلد ملک شام اور بیت المقدس مین اللہ نے پہونچایا اور اوس پاک ملک مین
بڑے بڑے محمدی لوگ پیدا کیے جنکا فیض ہر طرف اللہ نے پہیلایا اور مسجد بیت المقدس کو اور
ملک شام کو نبیون اور ولیون کا فیض بھی سب محمدیون نے پایا اور حضرت اشعیا علیہ السلام کو
اور اسرائیلی پیغمبرون کو بڑی خوشی اسی بات کی تھی کہ ہماری ملک مین اللہ کا نام پہیلے اور کافرون
کے زور ٹوٹ جاوے سو اللہ تعالیٰ اونکو بار بار یہی خوشی سناتا ہے کہ تمہاری اس ملک مین

بہت بڑا فیض جاری کرینگا اوس فیض سے ساری دنیا کے ایمانداروں کے دل ایمان کی حلاوت
پاوینگے پادریوں کو لازم ہے کہ تیسوین باب کی ستائیسوین آیت کو دیکھین کہ دیکھو اللہ کا
نام دور سے چلا آتا ہے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ کا نام پہیلانیوالے اس ملک مین
دور سے آوینگے آگے ارشاد ہوتا ہے اور اوس روز یہ کہا جائیگا کہ دیکھو یہ ہمارا خدا ہے ہم اوسی کی
راہ تکتے تہے اور اوسی نے ہمین بچایا یہ خداوند ہے ہم اسکے انتظار مین تہے ہم اوسکی نجات سے
محظوظ و خرم ہوینگے کیونکہ اس پہاڑ پر خدا کا ہاتہ دہرا رہیگا اور موآب اپنی ہی جگہ مین
پوال کی مانند جو مزبلی کے بیچ روندا جاتا ہے لتاڑا جاویگا اور وہ اوسکے درمیان اوسکے ہاتہ جیسے تیرنے
والا ہاتہ پہیلاتا ہے اپنے ہاتہ پہیلاویگا اور وہ اوسکے غرور کو اوسکے ہاتہون کے فن فریب سمیت
پست کریگا اور وہ تیری دیوارونکے اونچے برجونکو ڈہا دیگا اور نیچی کریگا اور زمین کی بلکہ
خاک کے برابر کر دیگا دیکھو اے محمدی بہائیو کیسا صاف بیان ہے کہ اوس دن سب اللہ والے
اللہ کا شکر کرینگے کہ اللہ نے ہمکو اور ہماری ملک شام کو ظالمون کے ظلم سے بچا لیا اللہ کا ہاتہ اس
پہاڑ پر یعنی شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس پر دہرا رہیگا حضرت عیسی کی بعد تو اللہ کے
حفاظت کا ہاتہ اوس پر سے اوٹہا لیا اور بت پرستون کے ہاتہون اوس شہر اور اس مسجد کو
ویرانہ بنا دیا پہر محمدیون کی ہاتہون اوسکو آباد کیا آجتک اوس شہر اور اوس مسجد پر اور
وہانکے محمدیون پر اللہ کی نگہبانی کا ہاتہ دہرا ہوا ہے ملا احمد ایرانی نے اس جگہ سے جو آگے کی
عبارت لکہی ہے اور موآب کی لفظ مین جو کہ پہلی واو لکہا ہے معلوم ہوا کہ یہ لفظ دونو
طرح سے ہے ملا احمد لکہتے ہین کہ کتاب قاموس مین لکہا ہے کہ موآب ایک قدیم شہر ہے عراق عرب
مین کہ دریا کے کنارے پر ہے اسکے موافق اس سے مراد مداین ہے جو عجم کے بادشاہون کا تختگاہ تہا
اور بعضے اور لوگون نے کہا ہے کہ موآب سے مراد خیبر ہے جو یہودیون کی ولایت تہی پہر ملا احمد لکہتے ہین
کہ دیکہو شہر مداین کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتیون نے پست و خراب کیا اور
اپنے ہاتہ وہان پہیلائے اور اوس شہر کے محل لے لئے گئے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیشین گوئی بات مین کہ ہے دیکہو اے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر کو جناب محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فتح کیا اور مداین کو آپ کے بعد محمدیون نے فتح کیا پادری مرک صاحب

کشف الآثار مین لکھا ہو کہ مواب کو سب شہر فنا ہو گئے اور بدوؤن نے مواب پر قبضہ کیا اور
وہان پھر آکر رہتے ہین وہان تھوڑی سی کھیتی ہو اور بڑا جنگل ہے مگر تھوڑی تھوڑی چھوٹی
چھوٹی شہر کو بیت بوئے جاتے ہین بدوؤن کے گلے وہان چرتے ہین اس بیان سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ مواب ملک عرب مین یا اوسکی قریب تھا

چھبیسوان باب

اللہ تعالی فرماتا ہو اوسدن یہوداہ کی سرزمین مین یہ گیت گایا جائیگا ہمارا ایک محکم شہر
ہو اوسکی دیوارون اور برجون کی بدلی وہ نجات ہی کو مقرر کریگا پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہو کہ معلوم ہوتا ہو کہ یہان یہ مطلب ہو کہ یروشالم اور لوگ جو یہودیون کا تھے
بچ جائینگے اور بابل کی قید سے بھی چھوٹ جائینگے اور انٹیوکس کے ظلم سے بھی خلاصی پائینگے
اور دین سے یہ مطلب ہو کہ وہ زمانہ جب آئیگا کہ یہودی ایک عیسائی ہو جائینگے تو وہ کہینگے
کہ ہمارا شہر یروشالم بابل اور روم سے زیادہ مضبوط ہو کیونکہ اللہ نے نجات مقرر کی ہو دیوارون
اور برجون کیجگہ اسطرح اور اللہ کی محبت عیسائیون کو ایسی طاقت دیگی جیسی شہر کو
ہم کہتے ہین کہ اوسدن کا اشارہ اوس دن کیطرف ہو جسکا اوپر کی آیتون مین ذکر ہو کہ یہوداہ تک
اللہ کی نگہبانی کا ہاتھ رہیگا وہی وقت ہو شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کی
بڑی مضبوطی ظاہر و باطن کی اوسی وقت مین ہوئی آگے ارشاد ہوتا ہو تم دروازون کو کھولو تاکہ صادق
یعنی راستباز قوم جسنی صداقت کو حفظ کیا ہو اندر آوے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ
جب سچی عیسائی جو ہوئی عیسائیون پر فتح پائینگے تو بت پرستون کی جماعت بہت بڑی ہو جائیگی جو
اللہ کی حکمون کی خوب طرح تابع ہوگی اور جو نیا ایمان لاویگا اوسکی واسطی عیسائی لوگ دروازی کو
کھولینگے اور اس مضبوط شہر مین اوسکو رہنی دینگے اور وہان اوسکو حصہ دینگے یہ پیش خبری
جب پوری ہوئی جب بت پرستونکو قدیم زمانہ مین دین کیطرف بلایا اور یہ پیش خبری اسیطرح
پوری ہوجائیگی جب یہودی عیسائی ہوجائینگے ہم کہتے ہین اس پیش خبری کا ظہور محمدی
وقت مین ایسا ہوا کہ پادریون کا دل جانتا ہی محمدی لوگ جو سچے عیسائی ہین اونھون نے
جب جھوٹے عیسائیون پر فتح پائی اون لوگون نے عاجز ہو کر شہر یروشالم کی دروازی کھولدئے
محمدیون نے شہر مین جاکر مسجد مقدس کو کوڑی کرکٹ سی صاف کرکرا آباد کیا کہ آجتک آباد رہی

اور یہہ بیان ہوچکا کہ صداقت زبور شریف مین اور اس کتاب کی اکاونوین اور چھبیسوین
باب مین آخری شریعت کا نام ہی تو یہان اس بات کا اشارہ ہے کہ وہ لوگ قرآن اور حدیث
کو بڑے یاد کرنے والے ہونگے وہ شریعت انکے دلون پر نقش ہوگی ارشاد ہوا ہے جسکا
دل قائم ہے تو وہ سلامتی سے اسکی نگہبانی کریگا کیونکہ اوسکا بہروسا تجھپر ہے ہمیشہ تک
خداوند پر بہروسا رکہو کہ اللہ یقینی ایک ہمیشہ کی چٹان ہے فائدہ یعنی پناہ اوسکے پاس ہے
پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہہ خیال ہوسکتا ہے کہ یہہ خبر اون عیسائیون کی ہے جو اللہ پر بہرو
سا رکہتے ہین گو پہر فرمایا کہ اللہ پر بہروسا رکہو یعنی اوسوقت کی امید اللہ سے رکہو اور اپنے مصیبتون مین
صبر کرو ہم کہتے ہین بیشک عیسائیون نے مصیبتون مین بڑی بڑی صبر کی اور محمدی
وقت کے انتظار مین بیٹھے رہے محمدی وقت مین اونہون نے ظالمون کے ظلم سے نجات پائی ارشاد ہوتا ہے
وہ اونکو جو اونچے پر بیٹھے ہین نیچے اوتاریگا اور بلند شہر کو پست کریگا وہ اوسے پست کرتا ہے زمین
ملائیگا اور [illegible] کر دیگا وہ پاؤنسے روندا جائیگا ہان مسکینون کے پاؤنسے اور محتاجون کے قدمون سے
طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ بابل کا عاجز ہو جانا یہودیون کی بحال ہو جانیکی لیے تہا سو سب جو عیسائی
بنیاد ہو جاتے ہین گو وہ بہی عیسائی جو حقیر ہین اللہ کے حکمون پر چلینگے آخر یہہ بہی عیسائی وہی
عرب کے محمدی لوگ ہین دیکہو اون مسکینون اور محتاجون نے بابل کو کیسا روند ڈالا ابن اثیر جزری
تاریخ کامل مین لکہتے ہین کہ مسلمانون نے جب فارس والون کے ملک پر جہاد کیا تو فارس والے لوگ
اونسے کہا کرتے تہے جسوقت لڑائی نہین آپسمین پیغام اور گفتگو ہوتی تہی کہ تم لوگ سب
قومونسے تہوڑے ہو اور سب سے زیادہ حقیر ہو اور ایمان تو العرب کے لوگ جو سب قومون سے زیادہ
کمزور تہے لوگ بہی تہوڑے اور سامان لڑائیکا بہی تہوڑا اونکو اللہ نے اپنے نام کا زور دیا اور سب قومون پر
غلبہ دیا اوسی تاریخ کامل مین دوسری جگہ لکہا ہے جہان قادسیہ کی لڑائیکا بیان ہے جو بابل کے
علاقہ مین ہے وہان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین فارس والون سے لڑائی تہی وہان رستم
نے مسلمانون سے کہا کہ ہم لوگ ہمیشہ شہرونمین غالب رہے ہمارے سی حکومت اور بادشاہی کسی کو
نہین ملی اور قومون مین کوئی قوم ہمارے نزدیک تمسے زیادہ حقیر نہین تہی تمہاری زندگی بری
طرح گذرتی تہی ہم تمکو کچھہ نہین سمجہتے تہے جب تمہارے شہرون مین قحط پڑتا تہا تم ہمارے پاس

آتے تھے تو ہم تمکو کچھ چھوارے اور جو دلا دیتی تھی پر تمکو رخصت کر دیتی تھی اور میں جانتا ہون
کہ تمہارے شہرون میں مفلسی پڑی ہوا ہے تم اس کام پر ... میں تمہارے حاکم کو
کچھ کپڑا اور ہزار درہم دلوا دیتا ہون مغیرہ ابن شعبہ نے ... اللہ ... کا پیدا کرنے والا ہے
اور رزق دینے والا ہے اور تو نے جو اپنی ملک کے لوگون کا ذکر کیا ... اسکو جانتے ہیں اللہ نے
تمکو بہت دیا تھا اور ہماری تنگی اور برا حال جو تمنے ذکر کیا ... جانتے ہیں اور اس بات کو
منکر نہیں ہیں اللہ نے ہمکو آزمایا تھا اور مصیبت ... آگے ... راحت کی امید رکھتے ہیں یہانتک
کہ راحت اونکو ملجاتی ہے ارشاد ہوتا ہے صادقون کی راہ راستی ہے اے ... تو جو حق ہے تو ہی صادق کی
راہ کو ہموار کرتا ہے ہان تیری عدالتون کی راہ میں اے خداوند ہم تیرے منتظر رہے ہماری جان کا اشتیاق
تیرے نام اور تیری یاد کی طرف ہے رات کو میری جان تیری مشتاق رکھتی ہے میں اپنی دل سے سحر تیری
تلاش کرتا ہون کیونکہ جب تیری عدالتیں زمین پر ہوتی ہیں تب دنیا کی بستی والے صداقت سیکھینگے
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اللہ والون نے مصیبت ... اللہ کی عدالت ... ظاہر ہونیکا انتظار کیا
... اس عدالت کی امید رکھی جو قومون کو ویران کریگی ... اسکے ذریعے سے لوگ اچھی راہ
سیکھیں ... اس بات کا صاف ظہور محمدی وقت میں ہوا اللہ نے تیری عدالت میں
ظالمون کو قتل کیا اس سزا کو دیکھکر بہت لوگون نے سچا دین سیکھا ارشاد ہوتا ہے ہرچند شریر پر
مہربانی کیجاوے پر وہ راستی نہ سیکھیگا سچائی کی زمین میں ناراستی کو کام لگا اور خدا کی عظمت پر
لحاظ نہ کریگا اے خداوند تیرا ہاتھ بلند ہے پر وے اوسکو نہیں دیکھتے لیکن وہ دیکھینگے اور پشیمان
ہونگے قوم کی غیرت ہان آگ تیرے دشمنون کو بھسم کریگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسرائیلیون
کی قوم میں جو بری لوگ تھے اونہون نے اوس پاک زمین یروشلم میں شرارت کی اور اللہ کو جلال کو
نہ دیکھا اور اللہ نے جب ہاتھ بلند کیا یعنی تھوڑی سی سزا دی یا بڑی عذاب سے دھمکایا تب بھی وہ
نہ سمجھے تو اللہ اونکو شرمندہ کریگا اس سبب سے کہ وہ اللہ والون سے دشمنی کرینگے تب اللہ کی
غیرت اور اوسکی آگ جو اوسکے دشمنون کے لیے طیار ہے اونکو ہلاک کریگی یہہ خیال ہوسکتا ہے کہ یہہ
اسکی خبر ہے کہ یہودی لوگ بابل والون کے ہاتھ میں قید ہونگے اور پھر اوس حال کو بھی موافق ہے
جو رومیون نے یروشلم کی بربادی سے پہلے کیا اور یا دریو بابل والی اور رومی لوگ بت پرست

تھے اونکی ہاتھوں انہی یہودیون کو سزا ملی یہان وہ ذکر نہین ہے یہان تو اوس وقت کا ذکر ہے جب وہ
اللہ کا ہاتھ دیکھین گے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنی خاص بندونکی ہاتھوں بیت المقدس
اور ملک شام والون کو سزا دیگا وہ اللہ کی قدرت کا پورا ظہور دیکھین گے اور اللہ کو جو اپنے
خاص بندونکو بچانے کی لیے غیرت ہے وہ غیرت اور آگ اونکو سزا دیگی محمدی وقت کا حال
تمام جہت معلوم ہے کہ شہر یروشالم اور ملک شام کو یہودیون اور جو لوگ [illegible] انہون کو اللہ نے
محمدیون کے ہاتھون کیسی سزا دی ارشاد ہوتا ہے اے خداوند تو ہمارے لیے سلامتی ٹھہرائیگا کیونکہ
تو ہی نے ہمارے سارے کامون کو ہمارے لیے بنایا ہے اے خداوند ہمارے خدا تیرے سوا اور خداوند
ہم پر خداوندی کرتے ہین پر ہم تجھی سے فقط تیرا نام لیا کرینگے وے مرگئے پھر نہ جئینگے وے رحلت
کر گئے پھر نہ اوٹھینگے کہ تونے اونکو سزا دی اور اونہین نابود کیا اور اونکے ذکر کو بھی مٹادیا اے
خداوند تونے اس قوم کو کثرت بخشی ہے تونے اس قوم کو کثرت بخشی تو جلالی ظاہر ہوا تونے زمین
کی ساری سرحدون کو دور تک بڑہا دیا ہے طامس اسکاٹ کا بیان ہے کہ اللہ والے لوگ ظالم
حاکمون کے قبضہ مین رہے اب خبر دیجاتی ہے کہ جھوٹی مذہب والی اور سب ستمگرون کا زور
ٹوٹ جائیگا اور اونکے بہکانیوالے مرجائینگے اور اللہ والے لوگ بہت بڑہ جائینگے اور اللہ کا
نام جسطرح بیت المقدس وغیرہ مین ہے تمام دنیا کے کنارون مین پھیلا دیا جائیگا کیونکہ نیک لوگون نے
مصیبت مین دعائین کی تہین وہ اللہ قبول فرمائیگا ارشاد ہوتا ہے اے خداوند تنگی مین وے تیری
طرف رجوع ہوئے اور جسوقت تیری تنبیہ اونپر تھی اونہون نے تجھسے دھیمی آواز سے دعا مانگی جسطرح
کہ پیٹ والی عورت جسکے جننے کے دن نزدیک ہون درد کہاتی ہے اور اوس درد سے چلاتی اور چیخین
مارتی ہے اے خداوند ہم تیری نگاہ مین ویسی ہی ہین طامس اسکاٹ کا بیان ہے کہ خداپرست
لوگ مدت تک درد کہانیوالی عورت کی طرح مصیبتین اوٹھاتی رہے اور انتظار مین رہے کہ ہماری
دعا کب قبول ہوویگی اور وہ جو اللہ نے ان ظالمون کے ظلم سے چھوٹنے کی خبر دی ہے اوسکا ظہور
کب ہوویگا ارشاد ہوتا ہے ہم حاملہ ہوئے ہمین دردزہ لگا پر گویا ہوا جنی ہم نے زمین مین کچھ
رہائی حاصل نہین کی اور دنیا کے بسنے والے جن نہین پڑے ہین طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ وہ لوگ
نتیجہ نکالنے پر تیار ہوے کہ وہ اچھی وقت نہ آوینگے اور پیشخبریونکا مطلب اونہون نے غلط سمجھا اور ہم

ناامید ہوے ارشاد ہوتا ہی تیری مردی جی اوٹھینگے اونکی لاشین اوٹھ کھڑی ہونگی اور دوسرے
ترجمہ مین یون ہی کہ میری لاش سمیت وی اوٹھ کھڑی ہونگی تم جو خاک مین جا بسی ہو جاگو اور گاؤ
کیونکہ تیری اوس اوس اوس کی مانند ہی جو اوگتی چیزون پر پڑتی ہی اور زمین مردون کو نکال دیگی
پادری ڈاایوڈیٹی لکھتا ہی کہ میری لاش سمیت یہہ وہ شخص کہتا ہی جو اللہ کے وعدون کو سچا جانتا ہی
اوٹھینگے یعنی اللہ کا فضل اور اوسکی قدرت اوگاویگی اور سرسبز کر دیگی اون پودہون کو جو
سوکھ گئے تھے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان اس بات کی پیش خبری ہی کہ خداپرستونکی
جماعت جو مردہ سی ہو گئی تھی پوپون کی مذہب کی رشوت خوری مین اور بت پرستی کی جاری
ہونیمین سے خداپرستونکی جماعت سرسبز ہو جائیگی جسطرح مردہ جسم جو قبر مین رکھا گیا ہو معجزی سے
جلایا گیا جسطرح اوس اوگتی چیزون کو سرسبز کر دیتی ہی اسطرح خداپرستونکی جماعت جاری
رہیگی اخیر فقرہ یون بھی بیان ہو سکتا ہی کہ زمین ظالمون کی تو گرائیگا فائدہ یعنی پچھلا
فقرہ یہہ ہو وآرص رپاقیم تپیل اسکی معنی دوسری طرح بھی ہو سکتی ہین جو لکھی گئی
ابھی ہم کہتے ہین کہ حضرت خرقیل علیہ السلام کو سینتیسوین باب مین بھی یون ہی فرمایا ہی کہ تمکو
تمہاری قبرون سی باہر نکالونگا اور تمہاری سرزمین مین تمکو بساؤنگا قبرون سی نکالنے کے
یہ معنی کہ مصیبت کی مقامون سی نکالکر راحت کی جگہ پر لاؤنگا اب یاد رکھنا یہی بات تو
سچی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد پوپ لوگ جو بڑی بت پرست اور رشوت خور تھی
اونہون نے دین کو بگاڑ دیا تھا اب اس آسان بات کو بھی سمجھ لو کہ اسکی بعد جو اللہ والون کی
جماعت کو سرسبز ہونیکا وعدہ ہی وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محمدی لوگ ہین جنہون نے
ساری دنیا مین اللہ کا اور نبیون کا نام پھیلایا اور پوپون کی شرارتین جو تین سو برس سی پھیلی
ہوئی تھین اونکو شہر یروشلم سی اور شام و روم سی مٹایا اس جگہ پر ہم محمدیون کو پوپون کا
حال ضرور یاد رکھنا چاہیے وہ یہہ ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی تین سو برس بعد روم کا بادشاہ
قسطنطین جو [illegible] کا عیسائی ہوا اور اوسنے بہت لوگون پر زور کرکے تین خدا ونکا
اقرار کروایا اسی بادشاہ کی وقت سی پوپ لوگ یعنی بڑی بڑی پادری اس منصب پر
بیٹھے کہ دنیا مین جو چاہین سو کرین اور جس چیز کو چاہین حلال کر دین جس چیز کو چاہین حرام

کردین مولوی رحمت اللہ صاحب نے اعجاز عیسوی کے اخیر مین پادریون کی کتابون سے پوپون کی
شرارتون کا حال لکہا ہے ایک پادری یعنی ناپیر صاحب اپنی کتاب مین مشاہدات کی بابت
صفحہ ۶۸ مین لکہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تین سو سولہ برس بعد دجالی اور پوپی
سلطنت شروع ہوئی پوپون کا حال یون کہلا کہ سولہوین صدی عیسوی مین پادری لوتہر نے
اپنی سمجہ کے موافق دین کو سنبہالا اور پوپون کی غلط غلط باتون کو مٹایا اس پادری کا فرقہ
پروٹسٹنٹ کہلایا مگر اگلون کیطرح یہہ بہی تین خدا اونکے قایل ہین اس بڑی شرک مین اونکے
شریک ہین مگر پوپون کی شرارتون کا بیان اپنی کتابونمین بہت کچہہ کرتے ہین اور وہ فرقہ
جو پوپون کی مذہب پر ہے وہ رومن کاتلک کہلاتا ہے اوس فرقہ کے لوگ بہی ابتلک انگریزی ملکونمین
بہت پہیلے ہوئے ہین مولویصاحب نے اظہار الحق مین لکہا ہے کہ وہ لوگ تصویرونکو سجدہ کرتے ہین
اور روسیہ مین اونکا بہت بڑا پادری رہتا ہے اونکے پادری کچہہ لیکر لوگون کے گناہ بہی معاف
کردیتے ہین سو یہ پادری اقرار کرتا ہے کہ پوپون نے دین کو بگاڑ دیا تہا مگر کہتا ہے کہ وہ اللہ والونکی
جماعت جنکی سرسبز ہونیکی بشارت ہے وہ فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے جو اخیر زمانہ مین رومن کاتلک
کے فرقہ پر غالب ہو جائیگا ارشاد ہوتا ہے ای میری قوم اپنی اندر کی کوٹہریومین داخل ہو
اور اپنا دروازہ اپنی پیچہے بند کرلے اور اپنی تئین تہوڑی دیر چہپا جبتک کہ غصہ اوتر جاوے
کیونکہ دیکہو خداوند اپنی مقام سے چلا آتا ہے تاکہ زمین کے باشندون کو اونکی شرارت کی سزا
دیوے اور زمین اپنے خون کو ظاہر کریگی اور اپنی مقتولون کو پہر نہ چہپاویگی پادری طامس سکاٹ
لکہتا ہے کہ اللہ اپنی لوگون کو اپنے نبی کی زبانی نصیحت کرتا ہے کہ جب وہ لوگ قتل ہو رہے تہی
اوسوقت خوشی کی امید رکہین کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے مقام رحم سے قریب ہے کہ ہٹ جاوے اور
عدالت کی مسند پر آوے تاکہ شریرون کو سزا دیوے جنہون نے اوسکے لوگون کو قتل کیا ہے تب
بڑی مقدار خون کی جو ظلم سے بہایا جائیگا کہل جائیگی اور خون کرنیوالون کو واجبی سزا ملیگی
ہر شخص کو چاہیے کہ بڑی ہوشیاری سے اس باب کی ساتھ سولہوین باب سے لیکر عیسوین
باب تک شریک کرلے پہر یہ خیال کرے کہ یہ پیش خبری اس بات کی ہے کہ اون لوگون سے بدلہ
لیا جائیگا جنہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شہیدون کا خون بہایا ہے آگے پادری مذکور خوب

جانتی ہو کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد بت پرستون نے تین سو برس تک عیسائیون کا
خون بہایا اور اوسکی بعد پوپ لوگ جو جھوٹھے موٹھے عیسائی بن بیٹھے تھی اونہون نے
بت پرستی اور رشوت خوری اختیار کی تہی اور سچی عیسائی جو اللہ کو ایک جانتی تھی اور
حضرت عیسی کو اللہ کا بندہ اور پیغام پہونچانیوالا سمجھکر مانتی تہی اونپر یہ جھوٹی عیسائی بڑی بڑی
ظلم کرتے تھے اور یہ جو ظالمون کی قتل کی خبرین ہین یہ اونہین کی قتل کی خبرین ہین جنہون
نے عیسائیون کو شہید کیا اور یہ بھی جانتی ہو کہ وہ لوگ جو جھوٹی عیسائی تھی اونہین کی
تلوار سی قتل ہوئی پھر تم اس صریح ہدایت کو برحق سمجھکر محمدی کیون نہین ہو جاتی ای محمدی
بہائیو حضرت اشعیا علیہ السلام اللہ کی حکم سی فرماتی ہین کہ ظالم لوگ جو تمکو قتل کرتی ہین
تم اونسی چھپ چھپ رہو یہانتک کہ اللہ کا غصہ جو تمپر ہی اوتر جای حضرت عیسی
علیہ السلام کی بعد یہی حال تہا کہ سوا چھپ رہنی کی کچھ بن نہ پڑتا تہا اسکی بعد یہ بشارت
ہی کہ اللہ اپنی مقام سی چلا آتا ہی اسمین کیا عجب ہی کہ یہ اشارہ ہو کہ اللہ تعالی اپنی مقام
یعنی مکہ اور کعبہ سی محمدیون کی ساتھہ ملک شام کو شریرونکو سزا دینی آتا ہی اس کتاب کی
ساٹھوین باب مین جہان صاف کعبہ کی آنی پر [illegible] وہان اوسکو اپنا پاک مقام فرمایا ہے

ستائیسوان باب اوس دن خداوند اپنی سخت اور بڑی اور مضبوط تلوار سی لویاتان
کو اوس تیز رو سانپ کو اور لویاتان کو اوس ٹیڑھی سانپ کو سزا دیگا اور دریا کے
اژدہی کو قتل کریگا [illegible] لکھتا ہی کہ لویاتان ایک نام [illegible] بڑی بڑی
مچھلیون اور دریائی [illegible] اور جانورون کا [illegible] ہی کہ اس باب
مین اوس مطلب کا بیان ہی اور دونون اگلی بابون مین ہی اور خدا پرستون کی اچھی حال کی
خبر ہے جبکہ شیطان اور اوسکی کارندی تابع کر لیے جائین گی اور خدا پرستون کی جماعت بڑھا
دیجائیگی اور بت پرستی مٹجائیگی اور یہودی لوگ بحال کر دی جائین گی اوس دن اللہ تعالی
اپنی لوگون کی قتل کرنیوالون کو سزا دیگا اور مکہ مین سی بدلہ لیگا یعنی قتل کرنیوالی ظالمون اور
بت پرستون سی اور لفظ مگرمچھ کو دوبارہ ہونی سی معلوم ہوتا ہی کہ ایسا [illegible] جانور
اور لفظ اژدہا کا اور مقام پر دریائی سوت کا ترجمہ کیا گیا ہی [illegible] لوگ [illegible]

کی مراد ہین اور شیطان پرانی اژدہی نی دی تہی اپنی طاقت اوس چوپائی کو جسکو کہ ہمنے ایک
نے سمندر سی نکلتی ہوی دیکہا **فائدہ** جناب یوحنا حواری رح کتاب مشاہدات مین
لکہتی ہین کہ مین نے سمندر سے نکلتی ہوی ایک جانور کو دیکہا اوس جانور کی بہت کچہہ ہیئتی
اور نشان بیان فرمای ہین وہ سب نشانیان قسطنطین بادشاہ مین موجود تہین جسنی
عیسائیون پر ظلم کر کر اونسی تین خدا اونکا اقرار کروایا اسکا پورا بیان کتاب کی آخر مین آویگا
اگر اللہ چاہیگا سو اوسی جانور کی حضرت اشعیا علیہ السلام بہی خبر دیتی ہین اوسکی ہسالی
جو جہوٹی عیسائی تہی اونپر اللہ نی محمدی تلوار بہیجی یہہ اوسی تلوار کی خبر ہے ارشاد ہوتا ہے
اوس روز تاکستان کی بابت ایک گیت گاؤ مین خداوند اوسکی نگہبانی کرتا ہون اوسی
ہر دم سینچتا ہون تا نہو کہ اوسی کچہہ صدمہ پہونچی مین رات اور دن اوسکی خبرداری کرتا ہون
طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ جب یہہ معاملہ ظاہر ہوا تب اللہ والون کو گانا چاہیے جب انگور ستاعین
جنگلی انگور نہ لگین کی مگر عمدہ پہل کثرت سے لگین گے **فائدہ** یہہ اشارہ اس کتاب کی پانچوین
باب کیطرف ہے وہان اللہ نی فرمایا ہے کہ اسرائیلیونکا گہرانا اللہ کا انگوری باغ ہے گرادسمین
جنگلی انگور لگی سو مین اوسکو ویران کر دونگا وہان اللہ نی یہہ خبر دی ہے کہ اسرائیلیون
کو تباہ کر دونگا بار بار اونکو تباہ کیا اب یہان یہ خبر ہے کہ جب دشمنون کو سزا ملیگی اوس روز
جو اسرائیلی اللہ والی ہو جائینگی اونکی اللہ تعالی خوب نگہبانی کریگا اس بات کا ظہور محمدی
وقت مین ہوا جو یہودی ایمان لای اور پکی محمدی ہوگئے وہ بڑی امن و امان مین ہے کیونکہ
ظالم بادشاہون کا زور ٹوٹ گیا ارشاد ہوتا ہے مجہہ مین قہر نہین کون ہے کہ جنگ گاہ مین کوڑا کانٹا
میری سامنی کہڑا کرے مین اونپر خروج کرونگا اور اونہین یک لخت جلا دونگا یا وی میری پناہ
پکڑین تا مجہسی صلح کرین ہان مجہسی صلح کرین آیندہ مین یعقوب جڑ پکڑیگا اور اسرائیل
پہپیگا اور پہولیگا اور زمین کی سطح کو میوونسے مالامال کریگا طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ خدا اپنے تاکستان
پر ویسا غصہ نہین ہے جیسا دشمنون پر ہے اوسکا غصہ اوتر جائیگا اور جو کوئی اوسکی
برخلاف ہوکر لڑیگا وہ اوسکو بہت آسانی سے جلادیگا اور جو کوئی اوسی ڈری تو اوسکی
پناہ مین آوی اغلب یون ہے کہ یہہ پیش خبریان جب پوری ہونگی جب جہوٹی عیسائی برباد

ہونگے اور اس سے انجیل کی پھیلنے کی راہ تیار ہوگی دنیا مین تمام قومین قلم لگائین گی اوس بڑی
زیتون کی درخت مین جسکا کہ ابراہیم یا اسرائیل جڑ ہین یہہ الفاظ بیان کرتے ہین سرسبز ہودیون
کی حالت کا جب وہ مذہب بدلین گے گویا مردیین جان پڑگئی اور سب بت پرست
ایمان لائین گے سوال کون ایسا واقعہ ابتک ہوا ہی جو خیال ہوسکتا ہی کہ اوسمین
یہہ پیش خبری پوری ہوئی ای محمدی بہائیو اس جگہ یہہ اس پادری نی سوال کرکے چھوڑ دیا
اور جواب نہ لکھا نہین معلوم اوسکی آنکھین کدہر رہین یہہ سب احوال محمدی وقت کا ہی جن
یہودیون کی فوج نے جناب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا سامنا کیا تو اونکا لشکر اور ہتیار
اللہ کی آگی کوڑا کا تنکا تہا یعنی اوسکا جلا دینا بہت آسان تہا اللہ نی اونکو قتل کیا اور جو
یہودی محمدی ہوی اونہون نی ہر طرحکا امن امان پایا اونہون نے جڑ پکڑی اونکی نسل تمام
زمین مین پہیل گئی ارشاد ہوتا ہی کیا اوسنی اوسی مارا جسطرح سے اوسنی اوسکے مارنیوالی
کو مارا ہی آیا وہ قتل ہوا جسطرح اوسکی قتل کرنیوالی قتل ہوئی تو نی اندازہ سی اوسکی رخصت کرتی
وقت اوس سے بحث کی وہ پوربی ہوا کی دن اپنی سخت آندہی سی اوسکو اوڑا لیگیا طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ اسرائیلیون کی جو مارنیوالی تہی مصری اور آسوری اور بابلی اور یونانی اور رومی
سلطنتین جنہون نے ایک دوسرے کے بعد اونکو ستایا اونکی سلطنتین اولٹ دیگئین اللہ نی اونکو
ایسا مارا کہ اونکا نام و نشان مٹا دیا اور جو باقی رہے وہ فتح کرنیوالون مین ملکر کہو گئی اسرائیلیون کو
اوسطرح نہین مارا بلکہ کچہہ مارا کچہہ باقی رکہا جب اوسنی سخت ٹہنڈہی پوربی ہوا کو چلنے کا حکم دیا
اوسنی اوسکو ٹہیرالیا ہم کہتی ہین کیا عجب ہی کہ پوربی ہوا کا اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم کی اور عرب لوگون کی طرف ہو کیونکہ عرب کا ملک یروشلم سی پورب کی طرف ہی
اسکا بیان پادریونکی کتابون مین جابجا موجود ہی اور جب مکہ کی بت پرست اور قوم قریظہ
کی یہودی آپ سے لڑنے آئے تہے اللہ نے فرشتونکی فوجین آندہی کی ساتہہ بہیجین پوربی ہوا آکی
اوسنی کافرون کی فوج کی خیمی اوکہیڑ ڈالی اور اونکو بہگا دیا بخاری اور مسلم مین ہی کہ آپنے
فرمایا کہ میری مدد کی گئی صبا سی یعنی پوربی ہوا سے ارشاد ہوتا ہی اسلیے اس سے یعقوب
کی گناہ کا کفارہ ہوا اور یہہ اوسکا سارا پہل ہی کہ اوسکا گناہ دور کیا گیا جسوقت وہ مذبح کے

یعنی قربانی کی مقام کی سب پتھرون کو ٹوٹے کنکرون کی مانند ٹکڑی ٹکڑی کری کہ یسیرتین
یعنے گھنی باغ اور سورج کی ستون پہر قایم نہ کیہی جائینگی کیونکہ وہ مضبوط شہر ویران ہی اور
وہ بستی اوجاڑ اور بیابان کی مانند خالی ہے وہان بچھڑا چریگا اور وہان وہ لیٹ رہیگا
اور اوسکی ڈالیان کہایا کریگا جب اوسکی شاخین مرجہاجائینگی تب توڑی جائینگی عورتین آئینگی
اور اونہین جلائینگی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جب کالدیون نے اونکی قربانگاہ ہونکا بتیل نکال لیا
اور پتھرون کو مسجد اور شہر کی ساتھہ جلادیا اونکی باغات اور بت بہی برباد ہوگئی اللہ کا ارادہ
ہوا کہ یروشالم ویران ہوجاوی اور زمین بے زراعت پڑی رہی یہہ بات بڑی خوف کی ہی
اس سے مراد ہی بربادی یروشالم کی جو رومیون کی ہاتہہ سی ہوئی اور اوسکی دور دور
نتیجے نکلی یہہ کہنا اس سے بہتر ہی کہ یہہ بابل کی قید کا ذکر ہی یہہ بات پادری نی اسلیے کہی ہی
کہ بخت نصر بابلی نے جب یروشالم کو ویران کیا اور لوگون کو قتل کیا تب شہرین کنگالونکو
چھوڑ دیا کہ انگور کی باغون کی خبر لین اور کہیتی کرین اسکا بیان اپنی جگہہ پر آویگا اگر اللہ
چاہیگا اور یہان یہہ خبر ہی کہ وہ بستی اوجاڑ اور بیابان کی مانند خالی ہوجائیگی یہہ بات یروشالم
کی دوسری ویرانی مین ہوی بیشک یہی مطلب ٹہیک ہی اور کفاری کا یہہ مطلب ہی کہ اونمین
بہتون نے دین محمدی قبول کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اور قران شریف پر اور
حضرت عیسی علیہ السلام پر اور انجیل پاک پر ایمان لای اونکی اگلی گناہ معاف ہوی ارشاد
ہوتا ہی اور ایسا ہوگا کہ خداوند اوسدن ندی کی باڑہ سی لیکی مصر کی دہار تک جہڑ جہڑ اویگا
اور تم ای بنی اسرائیل ایک ایک کرکی جمع کیہی جاوگی اور اوسدن ایسا ہوگا کہ بڑا نرسنگہا
پہونکا جائیگا اور وی جو آسور کی ملک مین ہوکی مرنے پر تہی اور وی جو مصر کی مملکت مین
جلاوطن ہوئے آوینگی اور یروشالم کی مقدس پہاڑ پر خداوند کی پرستش کرینگی طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ یہان یہہ پیش خبری ہی کہ یہودی بابل کی قید سی چہوٹ کر آوینگی سو وہ دریای فرات
کی نہر سے دریای مصر تک جدا جدا مقامون مین سی جمع کیہی گئی تہی اور بہت لوگ اون دس قومونکی
اونکی ساتہہ ہوئی پہر بیت المقدس مین آی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ سچی نرسنگی کی پہونکنی کا یہہ
مطلب ہی کہ انجیل کا وعظ سنا کر اللہ جمع کریگا قلیل اور باہر پہنکی ہوی یہودیون کو اور

اونکو اپنی مقبول بندون مین شمار کریگا اور غالبا اونکو [illegible] مین اونکو قائم کریگا ای محمدی
بہائیو اوپر پادری لکہہ چکا ہی کہ یہہ جو یروشالم کی ویرانیکی خبر ہی اسکو دوسری ویرانیکی
خبر سمجہنا بہت بہتر ہی جو رومیونکی ہاتہہ سی حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد ہوئی تو اس
ویرانیکی بعد جو ارشاد ہوتا ہی کہ بڑا نرسنگا پہونکا جائیگا یعنی بہت بڑی منادی اللہ کے
غلامون کی ہوگی یہہ خبر بیجا ہی کیونکہ ہوسکتی ہی انجیل کی منادی تو حضرت عیسی علیہ السلام
کی ہیکی اونکی چالیس برس بعد رومیون نی یروشالم کو ویران کیا اس ویرانیکی پانسو برس بعد
قرآن کی منادی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کی یہہ اوسی منادی کی بشارت ہی اور
بڑا پتا یہہ ہی کہ اسرائیلی لوگ جو اسور مین یعنی ملک عراق مین تباہ تہی اور جو شام کے
بادشاہون کی ظلم سی مصر مین جلاوطن ہوئی تہی یعنی ظالم بادشاہون نے اونکو نکالدیا تہا وہ
پاک پہاڑ پر یروشالم مین اللہ کی بندگی کرینگی حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت مین اور
اونکی بعد بہی بے ایمان یہودیونکا اور بت پرستونکا اور جہوٹی عیسائیونکا طرح طرح کا ظلم
سچی عیسائیون پر چہہ سو برس تک رہا ایسا امن امان کہ مصر کی اور عراق کی لوگ کثرت
سی یروشالم مین آوین ایسا امن امان ہر ہر ملک مین محمدی وقت مین ہوا بہت سی یہود
محمدی ہوجاتے ہین اور یروشالم مین اللہ کی بندگی کرتے ہین اور جو یہود ایمان نہین لاتے
وہ بہی یروشالم مین محمدیون کی رعیت ہوکر رہتی ہین اور آہستہ آہستہ محمدی ہوجاتے ہین
محمدی وقت سی پہلی یہہ امن امان اونکو نہین ملا تہا **اٹہائیسوان باب** پادری میتھر
نے اس باب کی سری پر لکہا ہی کہ افرائیمی لوگونکو دہمکی دیجاتی ہی اونمین سی ایک بقیہ
حضرت عیسی علیہ السلام کی بادشاہت مین سرفرازی پائیگا اللہ تعالی فرماتا ہی واویلا گھمنڈ
کی تاج پر جو افرائیم کی متوالونکا ہی اور اونکی شاندار شوکت پر جو کمہلایا ہوا پہول ہی جو
اون لوگون کی شاداب وادیونکی سری پر ہی جو شراب سی مغلوب ہین طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ وہ جو دس فرقون کی بادشاہی الگ تہی اونمین افرائیم کا فرقہ خاص تہا اونکا ملک
میوہ دار انگوری باغون سی بہرا ہوا تہا سمرون ایک پہاڑ پر تہا اون سبہون کی سر پر اور
اوسکی قوت اور خوبصورتی تاج کی طرح تہی ارشاد ہوتا ہی دیکہو خداوند کا ایک زبردست

اور زور آور ہی جو اولون کی آندہی اور لوٹنی کی ہوا کی مانند اور پانیون کی بڑی بہاد کے
مانند اوسی زمین پر اپنی ہاتہہ سی پٹک دیگا افرائیم کے متوالون کی گھمنڈ کی تاج روندی
جائینگے اور شاندار شوکت کا جہایا ہوا پہول جو اوس شاداب وادی کی سر پر ہی
انجیر کے پہلے پہل کے مانند ہوجائیگا جو گرمی کے ایام کی پیشتر لگی جسپر کسیکی نگاہ پڑی اور وہ اوسے
دیکھتی ہی اور ہاتہہ میں لیتی ہی ہڑپ کرجاتا ہی ای محمدی بہائیو افرائیم حضرت یوسف علیہ
السلام کی صاحبزادی کا نام تہا اور اونکی اولاد بنی افرائیم کہلاتی تہی سو افرائیم کو اور دسوین
فرقون اسرائیلیون کو شلمنسر بادشاہ کی وقت مین شالمندر بادشاہ بت پرست نے تباہ کیا طامس اسکاٹ
نے لکہا ہی کہ یہہ خبر اوسکی ہی ہم کہتی ہین دیکہو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ وہ اللہ کا ایک قوی
اور زور آور ہی اگرچہ سب لوگ اسی کی بنائی ہوی ہین مگر اللہ اپنا اونہین کو کہتا ہی جو
اوسکی پیاری بندی ہین ہماری نزدیک اللہ کو زبردست زور آور بندی سے مراد جناب محمد
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اونہون نے یہودیون کی قوم قینقاع کو مدینہ شریف سی نکالدیا اونکا
گھمنڈ جو تاج کی طرح اونکی سر پر تہا وہ روندا گیا وہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد
مین تہی اور کیا عجب ہی کہ حضرت یوسف کی صاحبزادی افرائیم کی نسل سے ہون اور پہر جو فرمایا
کہ وہ شاندار پہول جو اوس شاداب میدان کی سر پر ہی پہر اوسکی یہہ مثال دی کہ جیسی
انجیر کا پہلا پہل جسکو کوئی دیکہتی ہی کہا جای ظاہر یون ہی کہ یہہ اشارہ شالمندر بادشاہ
کیطرف ہی یعنی یہہ مصیبت بہت جلد انپر آویگی اور پہر آخر زمانہ مین وہ اللہ کا زبردست
بندہ انکا گھمنڈ توڑ دیگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ انجیر کا پہل جو پہلا پکا ہوا ہو جب
اوسکو کوئی نہین ملتا ہی وہ جلد ایسی کہا لیا جاتا ہی ارشاد ہوتا ہی اوسدن رب العالمین
اپنی قوم کی باقی لوگون کی لیے شوکت کا افسر اور حسن کا تاج ہوگا اور عدالت کی روح ہوگا
اوسکی لیے جو عدالت کی کرسی پر بیٹہتی گا اور ہمت اونکی لیے جو دروازون پر سی لڑائی کو
پہرا دینگی دیکہو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اون دنونمین یعنی جن دنونمین بے ایمانون کا تاج
روندا جائیگا اوسدن اللہ تعالی اپنی قوم کی یعنی اسرائیلیونکی باقی لوگونکی لیے یعنی جو لڑائیون
اور تباہیوں سی باقی رہجائینگی اور ایمان لائینگی اونکی لیے اللہ تعالی حسن اور شوکت کا تاج ہوگا

یعنی اللہ ہی کی بندگی کرنا اور اوسکی آگی سجدہ کرنا اونکی رونق اور حسن کا باعث ہوگا اور
اوسکی ذکر اور اوسکی محبت کی نور سی اونکی چہرے نورانی ہونگے اور جو شخص اوسوقت عدالت
کی کرسی پر بیٹھیگا اوسکی لیے اللہ تعالی عدالت کی روح ہوگا یعنی عدالت کا سکہلانیوالا ہوگا
اور اپنی عدالت کی صفت کا سایہ اوسپر ڈالیگا اور اللہ اون لوگون کی لیے ہمت ہوگا
یعنی ہمت کا دینی والا ہوگا جو اپنی دروازون پرسی دشمنون کو بھگا دینگی دیکھو یہہ
اشارہ صاف اوس دین کے بادشاہ کی طرف ہی جسکی ہاتہون عدالت کا وعدہ اگلی کتابون مین
بار بار ہو رہا ہی اور آپکی ساتہہ والونکی بہادری اور شجاعت کی تعریف فرمائی ہی جناب
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وقت مین اسی قوم قینقاع مین عبداللہ ابن سلام رہ اور بہت
بہت یہودی ایمان لائی اور یکر محمدی ہوی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہہ خبر حزقیا بادشاہ
کی ہی کہ وہ بڑا ایماندار تہا اور اوسکا ارادہ تہا کہ لوگون کو بہتری کی طرف لاوی ای ایمانو اللہ تعالی
اسکی بعد حزقیا کی رعیت کی بہی شکایت کرتا ہی اونمین اگرچہہ لوگ اچہی بہی تہی تو اونہون
نے دشمنون کو کب بہگایا وہ تو مصر والون کی مدد دہونڈتی تہی یہہ تعریف اونکی نہین ہوسکتی
یہہ تعریفین صاف محمدیونکی ہین جنہون نے باربار بڑی بڑی دشمنون کو بہگا دیا اللہ فرماتا ہی
اور یہہ بہی شراب کی باعث سی خطا کرتے ہین وی نشی سے ڈگمگاتی ہین امام اور نبی نشی سے
خطا کرتے ہین وی شراب سے مغلوب ہوتے ہین وی نشی سے ڈگمگاتے ہین دیکہنی مین خطا کرتے
ہین وے عدالت مین بہیلتی ہین کہ سب دسترخوان قے اور گندگی سے بہرے ہوئے ہین کہ
کوئی جگہہ بہی صاف نہین جانا چاہیی کہ اوس زمانہ مین وہ لوگ پیدا ہوئے تہی جو جہوٹہہ موٹہہ
پیغمبری کا دعوی کرتے تہی اونکا ذکر حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کی تیئیسوین باب مین
بہت کچہہ ہی اللہ فرماتا ہی مین نے اونکو نہین بہیجا مین نے اونسی نہین کہا جب سچی پیغمبر یہودیونکو
خبر دیتے تہے کہ تمہارا ملک ویران ہو جائیگا کیونکہ تمنی بت پوجی اور بڑی بڑی گناہ کیے
تب وہ جہوٹے پیغمبر اور جہوٹی امام کہتی تہے کہ تم سلامت رہوگے تمپر کوئی بلا نہ آویگی یہہ جہوٹے
نبی یروشالم مین تہی سو اللہ تعالی اونہین لوگون کا یہان بہی ذکر کرتا ہی کہ یہہ لوگ بہی یعنی
یروشالم والی بہی شراب مین مست ہین کوئی جہوٹہہ موٹہہ پیغمبر بن بیٹہا ہی کوئی امام بن بیٹہا ہی

اور غلط غلط باتین لوگون کو سکھلاتی ہین اسی طرحکا مطلب حضرت ہوسیع علیہ السلام کو صحیفہ
کی نوین باب مین بھی ہو افرائیم کہ بد اعمالون پر سخت کلمی فرماکر تیسری آیت مین فرماتا ہو وہ گ
خداوند کی سرزمین مین نلبسین گی بلکہ افرائیم مصر کو پھر جائیگا اور وے آسور مین ناپاک چیزین
کھائین گی چھٹی آیت مین ہو کہ مصر اونکو سمیٹیگا معرف اونکو گاڑیگا ساتوین آیت مین
ہے کہ سزا کی دن آئی ہین انتقام کی دن آئی ہین اسرائیل معلوم کریگا نبی بیوقوف ہی روحانی
آدمی دیوانہ ہو تیری بڑی بدکاری اور نہایت عداوت کی سبب سی افرائیم میری خدا کی
طرف سے مدد کا انتظار کرتا ہی نبی اپنی ساری راہون مین چڑیمار کا جال ہے وہ اپنی خدا کے
گھر مین ایک پھندا ہی اونہون نے جیسا کہ جبعہ کی ایام مین ہوا آپکو نہایت خراب کیا ہو پادری
طامس اسکاٹ ان آیتون کا مطلب یون بیان کرتا ہو کہ اونھون نے پیغمبر کو بیوقوف خیال کیا اور
خدا کی بندی کو دیوانہ سمجھا یا یہ مطلب ہو کہ اونکی جھوٹے پیغمبرون کو اپنی بیوقوفی اور دیوانگی
معلوم ہو جائیگی جب یہہ معاملہ ظہور مین آویگا اور یہہ جھوٹے پیغمبر چڑیمار کی جال کی مانند ہین
کہ آدمیون کو برباد کرنیکی لیے پھنساتی ہین جبعہ کا قصہ قاضیون کی کتاب کی انیسوین اور
بیسوین باب مین ہو کہ جبعہ کی بعضے لوگون نے ایک مسافر کی بی بی سے اسقدر برا فعل کیا کہ وہ
مرگئی تمام اسرائیلیون نے بنیامین والون سی کہا اون لوگون کو ہماری حوالی کرو ہم اونکو قتل
کرین اونہون نے نہ مانا تب تمام اسرائیلیون نے بنیامینیون پر چڑہائی کی اور بنیامینیون نے بڑے
شکست کھائی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جز قیاکر اصلاح کرنیکے بعد یہودیہ مین بھی انصافی
پھیلی ہوئی تھی عام خاص سب شہر الجوار تھی اونہون نے برائیونکا فتوی دیا کچھہ باقیماندہ اور قسم
کی بھی لوگ تھی جنکی باعث سی شہر بچگیا اب ہم کہتی ہین کہ وہ جو اچھی لوگ تھی اونہون نے
دشمنون پر حملہ نہین کیا تو یہہ جو اللہ بشارت دیتا ہو کہ وہ لوگ دروازون پر سی لڑائی کو
پھرا دینگی یعنی لڑنیوالی دشمنون کو بھگا دینگی یہہ محمدی وقت کی بشارت ہو کہ جو یہودی ایمان
لائی اوراچھی طرح دین محمدی پر قایم رہی اونکی چہرے نور ایمان سی روشن رہی اور اپنی دشمنون
پر ہمیشہ غالب رہی دیکھو آگی بہت بڑا اپنا محمدی وقت کا اللہ بتلاتا ہو اور یون فرماتا ہو
یہہ کسکو دانش سکھاویگا کسکو وعظ کرکی سمجھاویگا اونکو جنکا دودھ چھڑایا گیا جو چھاتیو سی

جب انکو بولیگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تھوڑا یہان تھوڑا وہان کیونکہ وہ بیگانہ ہونٹھونسے اور
اجنبی زبان سے اس قوم کے ساتھ باتین کریگا جس نے اونسے کہا کہ یہ وہ آرام گاہ ہے تم انکو جو تھکے ہوی ہین
آرام پہنچاؤ اور یہ چین کی حالت ہی پر وے شنوا نہ ہوی او خداوند کا کلام اونکے لیے ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون
پر قانون قانون پر قانون تھوڑا یہان تھوڑا وہان تاکہ وے چلی جاوین اور پچھاری گرین اور شکست کھاوین اور
دام مین پھنسین اور گرفتار ہوین آئی محمدی بہائنوا حد فرماتا ہے کہ وہ یعنے اسد تعالی انکو علم سکھاویگا اونہین کو سمجھا
سکیگا وہ دودھ چھوڑائے گئے یعنے جو دنیا کی طمع سے الگ ہو گئے وہی اوس تعلیم کو قبول کرینگے یہ مثال ایکسو اکتیسوین[۳]
زبور مین بھی آئی ہے کہ مین نے اپنی جی کو ٹھنڈا کیا اور اُسی قرار کروایا جیسا کہ دودھ سے چھڑائی ہوی
لڑکے کو اپنی ماں پاس ہے ہان میرا جی لیٹے مین اُس لڑکے کا سا ہے جسکا دودھ چھڑایا گیا ہو اسکا مطلب طامس
اسکاٹ نے یون لکھا ہے کہ فی الحقیقت حضرت داؤد علیہ السلام دنیا کی لذتون سے اسقدر اجنبی ہوگئے تھے
جیسا کہ بچا دودھ سے اجنبی ہو جاتا ہے جب وہ ا ور مزے چکھنے لگتا ہے ہم کہتے ہین یہان بھی یہی معنے ہین
کہ اسد تعالے آخری پیغمبر صلی اسد علیہ وآلہ کی زبان پاک سے اونہین کو سمجھاویگا یعنے اونہین کی دلو
مین اثر کریگا جو دنیا کے مزون سے الگ ہو گئے جسطرح بچا دودھ کا مزا بھول جاتا ہے پھر اسد تعالی اپنی آخری
کتاب کا پتا بتلاتا ہے کہ وہ کلام اسد کا اونکے لیے یعنے اسرائیلیون کے لیے اسطرح ہوگا کہ حکم پر حکم اونکے لیے اونکی
نگاہ میں تھوڑا یہان تھوڑا وہان ہوگا اسکا یہ مطلب کہ اور تمام کتابین اسد تعالے نے اسرائیلیون سے باتین
نہین کرینگے جیسے توریت اور زبور اور صحیفون مین اور انجیل مین اپنے پیغمبرون کے وسیلہ سے تمام کتاب
مین فقط اسرائیلیون ہی سے اسد نے باتین کین ہین آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کتاب
اترے گی اوسمین اور قوم کو اسد سمجھاویگا اسرائیلیوں کو بھی اوس کتاب مین تھوڑا یہان تھوڑا وہان سمجھاویگا
اسرائیلی لوگ دوسری قوم کے طفیلی ہو جاوینگے سو قرآن مجید کی جو سورتین جناب محمد صلی اسد علیہ وسلم پر مکے مین اتری
انمین بسبب مکے کے بت پرستونکو اور کلیسیا ساری قومونکو اسد نے سمجھایا ہے جب آپ مدینے مین تشریف لائے مدینے مین اسرائیلی لوگ
بہت تھے جو سورتین مدینے مین اوتری جیسی سورہ بقر اور سورہ آل عمران اور سورہ نسا اور سورہ مائدہ انمین جابجا
اسرائیلیون کو بھی سمجھایا یا بنی اسرائیل یا اہل الکتاب جا بجا فرمایا دوسرا پتا اسد یہ بتلاتا ہے کہ اسد تعالی اجنبی زبان مین
ان لوگون سے یعنے اسرائیلیون ہی سے باتین کریگا ہر شخص کو اپنی بولی آسان معلوم ہوتی ہے دوسری بولی مشکل
معلوم ہوتی ہے اسد تعالے نے حضرت موسیٰ سے حضرت عیسیٰ تک بہت سے پیغمبر اسرائیلیون مین بھیجے

وہ پیغمبر اسی قوم کے تھے جو کلام اللہ کا اونپر اوترا اسرائیلیون کی بولی مین یعنے عبرانی زبان مین اوترا جو اسرائیلی
لوگ بولتے تھے اونھین کی بولی مین توریت اور زبور اور صحیفے اور انجیل اوتری اب اللہ تعالی ایسی [illegible]
کرتا ہی کہ وہ اللہ اجنبی زبان مین ان لوگون سے باتین کریگا جسنے اونسے فرمایا ہی کہ خستہ دلونکو راحت دو [illegible]
قرآن مجید کا ہی جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر عربی بولی مین اوترا پھر فرمایا کہ اللہ کا کلام جو اونپر [illegible]
تھوڑا ہوگا اسکا انجام یہ ہی کہ اونمین جو ایمان نہ لاوین گو وہ شکست کھاوینگے اور قید کیے جاوینگے عبرانی [illegible]
سافاہ کا لفظ ہی جسکا ترجمہ کیا گیا ہی بیگانہ ہونٹون سی یہ لفظ اس کتاب کے تینتیسوین باب کی انیسوین آیت
مین بھی آیا ہی کہ سافاہ مشعوع نلیج لاشون یعنے ہونٹ یعنے بولی ایسی کہ سنی نجاوی یعنے سمجھی نجاوے [illegible] بیگانہ
زبان جو سمجھی نہین جاتی اس پادری نے وہان نلیج کے ترجمہ مین بیگانہ کا لفظ لکھا ہی یہان بھی یہی ترجمہ کرنا چاہیے
کہ بیگانہ ہونٹون سے مگر اس جگہ اس پادری نے وحشی ہونٹون کا لفظ لکھدیا یہ لفظ بڑے [illegible] ملا سید علی طہرانی نے
ملا محمد رضا طہرانی کی کتاب کے ترجمہ مین لکھتے ہین کہ یہ جو فرمایا کہ زبان بیگانہ کے ساتھ اللہ تعالی اسرائیلیون سے باتین
کریگا اسکا مطلب ظاہر ہے کہ عربی زبان اسرائیلیون کی زبان سے بیگانہ ہی وہ لوگ اس زبان کو [illegible]
اور یہ جو فرمایا کہ شکست کھاوین اور جال مین پھنسین اگر نہ مانین تو ذلیل ہوین اور [illegible] مسلمانون کے
جال مین پھنسین دیکھو [illegible] سال کی جمعیت رکھتے ہین پھر بھی مسلمانون کے تمام شہرون مین اونکی جال مین قیدیون
کیطرح پھنسی رہتی ہین اور اونمین سے کوئی بادشاہ نہین ہوا اور نہ ہوگا اور سب رعیت اور تابعدار مسلمانون یا
نصاری کے ہو کر رہتی ہین ان سب آیتون مین وعدہ کیے ہوئے پیغمبر کے پتے اور نشان ہین اور یہ وعدہ
ہی کہ نئے شریعت مشکل اور صاف زبان مین ان پتون اور نشانون کے ساتھ آوی گی اور حضرت اشعیا علیہ السلام
کے وقت سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچ جانیکے وقت تک اسطرح کا کوئی پیغمبر اور اسطرح کی کوئی کتاب اللہ
کی طرف سے نہین آئی سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے اور قرآن مین یہ سب نشانیان موجود ہین
جو حضرت اشعیا علیہ السلام نے بتلائین ہین پھر کیا باعث ہی کہ یہودی لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر
ایمان نہین لاتے اور اس امید مین ہین کہ مسیحا اب آویگا اونکی نادان ضدی دنیا پرست ملاؤن نے
اونکے لیے ایک بات بنائی ہی اور جاہلون کو گمراہی کے جنگل مین حیران اور سرگردان کر رکھا ہی تمام ہوا بیان
ملا سید علی طہرانی کا پادری طامس اسکاٹ نے یون مطلب بدلا ہی کہ یہودی لوگ بچون سے بھی زیادہ نہین
سمجھ سکتے تھے اس لیے ضرور تھا کہ بار بار ایک ہی بات بتائی جاوے تھوڑا ایک وقت مین اور

تھوڑا دوسرے وقت مین اور اجنبی زبان کا یون مطلب بدل دیا ہی کہ یہودیون نے اللہ کا کلام نہ سنا تو اللہ نے
انکو یہ سزا دی کہ آسوریون اور بابل والون کے وسیلہ سے اونکو تعلیم کیا جو بُری باتین اور دھمکیان عبرانی زبان
مین دیئے سکین اور دوسری چیزون مین ایک زبان بولین جسکو وہ سمجھ نہ سکین یہ پادری نے اسلیئے لکھا کہ ستخاریب
کے فوج کی سردار نے یہودیون کو عبرانی بولی مین دھمکیان دین تھین جسکا بیان چھتیسوین باب مین ہی ای پادریو
اللہ سے ڈرو اب قیامت بہت نزدیک ہی دیکھو اللہ صاف فرماتا ہی کہ مین اجنبی زبان مین اسرائیلیون سے باتین کرونگا
حکم پر حکم دونگا تمنے اس صاف بات کا مطلب یون بدل دیا کہ بت پرستون کی زبان سے اللہ اونکو عبرانی مین دھمکیان
دلواویگا باقی اور باتون مین وہ اپنی زبان بولین گے بت پرستون کی کلام کو تمنے اللہ کا کلام ٹھہرا دیا اس تمہاری
بے انصافی اور ہٹ دھرمی پر ہزار افسوس پھر پادری نے جہان اس باب کا خلاصہ لکھا ہی وہان لکھتا ہی کہ جن
لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی انجیل کے رحم کی گفتگو سے انکار کیا اور پاک آرام اور تسلیونکو نمانا اونکو
اللہ اور طریقون سے سکھلاویگا ای ایمان والو اس جگہ تو پادری اصل مطلب کی نزدیک پہونچ گیا اے
پادریو اتنا اور اقرار کرو کہ جن لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیم نہ سنی جو اونکو اونکی زبان عبرانی
مین اللہ کا کلام سُناتی تھے تب اللہ نے اونکو اس طریق سے سکھلایا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبان پاک سے عربی بولی مین سمجھایا اس جگہ یاد رکھنا چاہیے کہ انجیل عبرانی مین تھی اب
جو یونانی مین ہی یہ اوسکا ترجمہ ہی اگر پادری لوگ کہین کہ یہ بشارت انجیل کی ہی کہ اللہ نے اوسکو یونانی بولی مین
اوتارا اسکا جواب یہ ہی کہ اگلی زمانہ کے پادری اپنی کتابون مین صاف لکھ گئی ہین کہ انجیل عبرانی مین تھی مولوی
رحمت اللہ صاحب اعجاز عیسوی مین لکھتی ہین کہ اپی فینیس کہتا ہی کہ متی نے انجیل کو عبرانی مین لکھا تھا نہ
یونانی مین جیسا کہ بعض قائل ہین کہ متی نے دونون زبانون مین انجیل کو لکھا تھا اور بیر یو صاحب اپنی تاریخ مین
لکھتا ہی کہ یہ بات غلط ہی جو لوگ کہتی ہین کہ متی نے اپنی انجیل کو یونانی مین لکھا تھا یوسی بیس نے اپنی تاریخ مین
اور بہت سی عیسائی مرشدون نے لکھا ہی کہ متی نے انجیل عبرانی مین لکھی تھی نہ یونانی مین جیروم کہتا ہی کہ
پین ٹی نس نے اس انجیل کی ایک عبری جلد انڈیا مین یعنی حبش مین پائی تھی اور اُسنے اوسکو اسکندریہ مین
لاکر سی سریا کی کتابخانہ مین رکھا تھا وہان سے وہ جاتی رہے مگر یونانی ترجمہ اسکا باقی رہا اور نام
ترجمہ کرنیوالے کا ٹھیک معلوم نہین ہیانتک قول ریو کا تھا اور یوسی بیس اپنی تاریخ مین لکھتا ہے
کہ اریمی نیس کہتا ہی کہ متی نے اپنی انجیل عبرانی مین لکھی ہی اور لارڈ نر اپنی تفسیر کی دوسری جلد کو اکیسو

اور نسوین صفحہ مین لکہتا ہی کہ پی پیس لکہتا ہی کہ متی نی انجیل عبری مین لکہی اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کی
موافق اوسکا ترجمہ کیا اور صفحہ ایکسو ستر مین لکہا ہی کہ ارینیس لکہتا ہی کہ متی نی یہودیونکے لئی اونکی بولی مین
انجیل لکہی جب دونون پولوس اور پطرس روم مین وعظ کہتی تہے اور دوسو سترہ صفحہ مین لکہتا ہی کہ یوسی بیس
لکہتا ہی کہ پین تی نس جب انڈیا یعنی حبش مین آیا اوسنے وہان متی کی انجیل عبری مین پائی جو وہان کے
لوگونکو برتولما حواری سی پہونچی تہی اور اوسوقت سی اونکی پاس محفوظ تہی اور جیروم کہتا ہی کہ پین تی نس
اوسکو وہان سے اسکندریہ مین لایا اور لارڈنر یوسی بیس کی باتکو سچا جانتا ہی اور صفحہ پانسو چوہتر
مین لکہا ہی کہ ارجن کی تین فقرے ہین ایک وہ کہ یوسی بیس نے نقل کی کہ متی کی انجیل یہودی ایماندارونکو
عبری مین دی دوسرا یہ کہ روایت ہی کہ متی نے پہلی لکہا اور انجیل دی عبریونکو تیسرا یہ کہ متی
نے لکہا عبریونکی لیے جو منتظر اوسکی تہے جو ہونیوالا تہا ابراہیم اور داود کی نسل سے پہر چوتہی جلد کی پچانوی صفحہ
مین لکہا ہی کہ یوسی بیس لکہتا ہی کہ متی نی عبریونمین وعظ کہکر جب اور قومونکی طرف جانی کا ارادہ کیا
تو انکو اونکی زبان مین انجیل لکہہ کر دی کیا اور ایکسو پینسٹہوین صفحہ مین قول اتہانی سیئش کا یون نقل
کرتا ہی کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین یروشلم مین لکہی تہی اور یعقوب خداوند کی بہائی نی اوسکا ترجمہ کیا
یعنی یونانی مین اور ایکسو چوہترین صفحہ مین لکہا ہی کہ اپی فانیس لکہتا ہی کہ متی نے وعظ کہا اور انجیل عبرانی
مین لکہی اور صفحہ چارسو اونتالیس مین لکہا ہی کہ جیروم لکہتا ہی کہ متی نی یہودیہ مین ایماندار یہودیونکے لیے انجیل
عبرانی مین لکہی اور چارسو اکتالیسوین صفحہ مین لکہا ہی کہ جیروم لکہتا ہی کہ متی نے اپنی انجیل یہودیہ مین ایماندار
یہودیون کے لیے عبری زبان مین اور عبری حرفون مین لکہی اور یہ بات کہ اوسکا ترجمہ یونانی مین ہی اور یہ بات
کہ کسنی اوسکا ترجمہ یونانی مین کیا ہے تحقیق نہین علاوہ اسکے کتاب خانہ سی سریا مین جسکو پمفلس شہید
نے بڑی جانفشانی سے جمع کیا تہا وہ عبری انجیل موجود ہی اور مین نی ناصریون کے اذن سے
جو بریا ضلع سریا مین رہتے تہے اور اُس عبری انجیل کا استعمال کرتی تہے ایک نقل لی اور صفحہ پانچسو ایک
مین لکہا ہی کہ اگسٹائن لکہتا ہی کہ ان چارون مین سے متی ہی کے حق مین کہا گیا کہ اوسنی عبری مین
لکہی اور باقیون نے یونانی مین اور صفحہ پانچسو اٹہتیس مین لکہتا ہی کہ کریزاسٹم لکہتا ہی کہ کہا گیا ہے
کہ متی نے ایماندار یہودیون کی درخواست سی اپنی انجیل عبری مین لکہی پہر پانچوین جلد کے ایکسو تیسوین
صفحہ مین لکہتا ہی کہ اسی ڈور لکہتا ہی کہ ان چارون مین سے متی نے صرف عبرانی مین لکہی اور باقیون نے یونانی

مین ہارن صاحب نے اپنی تفسیر کی چوتھی جلد مین چوبیس شخصونکا نام لکھا ہی جو اسکے قائل مین کہ انجیل عبری مین
تھی ہم کہتے ہین کہ یہ بات خوب ثابت ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام اسرائیلیون مین پیدا ہوے اور اونکی
بولی عبرانی تہی تو بیشک آپ نی اللہ کا کلام عبرانی مین سنایا اللہ تعالے نے ہمکو یہ قاعدہ ہمارے اپنے پیغمبر صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پاک سے قرآن مجید مین بتلا دیا اور فرما دیا وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ
إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ اور نہین کوئی پیغام پہونچانی والا ہمنے بہیجا مگر اوسکی قوم کی زبان مین تاکہ وہ بیان
کرے انکو واسطے یعنی اللہ نے سب پیغمبرون پر اپنا کلام اونکی قوم کی بولی مین اوتارا ہی تو بیشک انجیل پاک
بھی عبرانی مین اوتاری ہی جو سو جناب متی نے جو کلام اللہ کا حضرت عیسی علیہ السلام سے جیسا سنا تھا
ویسا ہی لکھا اور اسکے ساتھ حضرت عیسی علیہ السلام کا کچھ کچھ احوال بھی لکھدیا جتنا کلام حضرت عیسی علیہ السلام
نے دین کی تعلیم مین سنایا ہی وہ کلام اللہ کا ہی انجیل یوحنا کے چودھوین باب مین لکھا ہی کہ آپنے فرمایا کلام
جو تم سنتے ہو میرا نہین یہ کلام اللہ کا ہی جسنے مجکو بہیجا ہی یوحنا اور مرقس اور لوقا نے انجیل کو یونانی مین
لکھا ہی عبری کا ترجمہ یونانی مین کر لیا ہی متی اور یوحنا حضرت عیسی علیہ السلام کے خاص رفیقون مین ہین اور
لوقا اور مرقس حضرت عیسی علیہ السلام کے دیکھنے والون کی شاگرد ہین معلوم ہوا کہ اس شریعت مین اصل
زبان کے یاد رکہنی کی تاکید نہین تہی فقط مطلب یاد رکہنا فرض تھا جیسی ہمارے دین مین محمدی حدیثون
مین بعینہ لفظین یاد رکہنا افضل اور بہتر ہے اور اگر فقط مطلب یاد رہا تو بھی کفایت کرتا ہی ہمارے دینکے
ایک بڑے عالم نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ اگلی کتابون مین بعینہ لفظون کے یاد رکہنی کی ضرورت نہ تھی
فقط مطلب یاد رکہنا کافی تھا یہ بات فقط قرآن مجید مین ہوی کہ ایک ایک حرف یاد رکہنی کا حکم ہوا یہ جو
اللہ نے وعدہ کیا کہ مین اجنبی زبان مین اسرائیلیون سے باتین کرونگا یہ وعدہ قرآن مجید مین یاد دلایا ہی سورہ
بنی اسرائیل مین فرمایا ہی إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ
لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا جن لوگونکو علم دیا گیا ہی اوسکے پہلے جب اونپر
پڑھا جاتا ہی گر پڑتے ہین ٹھوڑیون کے بل سجدے مین اور کہتے ہین پاک ہی ہمارا مالک بیشک وعدہ
ہمارے مالک کا پورا ہونے والا تھا یعنی جن لوگون کو اگلی کتابون کا علم ہی وہ قرآن سنکر اللہ کے آگے
سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین سبحان اللہ ہمارے رب نے جس کتاب کے بہیجنی کا وعدہ کیا تھا وہ وعدہ پورا
کیا اللہ فرماتا ہی اسلیے ای شخصو باز آؤ جو اس گروہ پر کہ ہر روز شام مین ہی حکم رانی کرتی ہو خداوند کا

کلام سنو از بس کہ تم کہا کرتے ہو کہ ہمنے موت سے عہد باندہا اور عالم غیب سے پیمان کیا جب ہلاک
کرنیوالا کوڑا بیچ سے ہو کے چلیگا ہمپر نہ پڑیگا کہ ہمنے جہوٹہ کو اپنی پناہ کیا اور دروغ گوئی کی آڑ مین اپنے
تئین چہپایا ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ جب نبیون نے بیان فرمایا کہ اللہ تمسے
بدلا لیویگا اون لوگون نے خصوصاً یہودیہ کے حاکمون نے اس پر ٹہٹہا کیا اور وہ سمجہے کہ ہم جہوٹہ
اور فریب سے ایسی تدبیرین کر رہے ہین کہ ہمکو قتل ہونے سے بچالینگی ارشاد ہوتا ہی اسلیئے خداوند اللہ
یون فرماتا ہی دیکہو مین صیہون مین بنیاد کے لیے ایک پتہر رکہونگا ایک آزمایا ہوا پتہر کونے کے سر کا ایک
مہنگا مول ایک مضبوط نیو والا پتہر جو اوسپر ایمان لاوے شرمندہ نہوگا طامس اسکاٹ لکہا ہی کہ یہ پیشخبری
حضرت عیسی علیہ السلام کے سوا کسی سے علاقہ نہین رکہتی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی ذات پاک کو
یہان ایک نیو کی مثال دی ہی جیسے کوئی بڑی عمارت طیار ہونیوالی ہی کیونکہ مذہبی عبادتخانہ اوسپر
بنایا گیا ہی یہ نیو صیہون مین ڈالی گئی اللہ نے خود اسکی بنیاد ڈالی کہ انجیل کو اور قومون مین بہیجا یہ ایک
کونے کا پتہر ہی جو ملائے ہوئے ہی اسمین تمام عمارت کو ای محمدی بہا نیو اس مقام مین اللہ تعالے نے پہلی یروشالم
کی حاکمون کو سزا دینے کا وعدہ کیا پہر فرمایا کہ مین صیہون مین بنیاد کے لیے ایک پتہر رکہتا ہون اور حضرت
عیسی یروشالم کی حاکمون نے بڑے بڑے ظلم کیئے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے اونکو سزا نہین دی
یہ خبر اونکی نہین ہوسکتی کیونکہ اسمین یروشالم اور صیہون مین عدالت کی نیو ڈالنے کا وعدہ کیا ہی دوسری
آیت مین صاف عدالت کا اور ظالمون کی سزا دینیکا وعدہ ہی وہ بیش قیمت پتہر جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہین جنکو معراج کی رات مین اللہ تعالے صیہون مین مسجد بیت المقدس مین لایا اور سب
پیغمبرون کو انسے وہان بہیجا آپنے امام ہوکر سب پیغمبرون کے ساتہ اس مسجد مین نماز پڑہی یہ اللہ نے دین
کی نیو اوس ملک مین ڈالی پہر آپ کی خادمون کو وہان بہیجا اونہون نے صیہون یعنی یروشالم کے لوگون پر
جہاد کیا اور اوس شہر اور مسجد کو اونہون نے لیا اور خوب آباد کیا حضرت عیسی جب صیہون مین تشریف لائے اس مسجد
کی ویران ہونے کی خبر سنائی اور آپ کے بعد یہ مسجد چہ سو برس ویران رہی اور بنیاد کے لیے پتہر رکہنے مین اس
مسجد کی آبادی کیطرف بہی صاف اشارہ ہی یہ آبادی محمدیون کے ہاتہ سے ہوئی ارشاد ہوتا ہے
اور مین سوت پر عدالت اور سہول پر صداقت رکہونگا اور اولے جہوٹ کی پناہ کو جہاڑ ڈالینگے
اور پانی چہپنے کے مقام بہا لیجاویگی طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہی کہ جسطرح معمار

اپنا کام رہتی دنیا تک سیدھا کرتا ہی اسطرح اللہ تعالے عدالت وانصاف کریگا مغرورونکو سزا دیگا یقین والونکو بچالیگا طوفان اوسکی غصہ کا ہرایک جھوٹ عقیدی کو بہالیجائیگا آئی ایمان والو اوپر نیو کی پتھر کی مثال دی تھی یہان دوسری مثال فرمائی کہ اوس نیو کی پتھر کے اوپر عدالت اور صداقت کی عمارت بنی گی یعنے دین کے حاکم عدالت کرینگے اور جھوٹی لوگون کو سزا ملی گی یہ جو فرمایا کہ کونے کے سرے کا پتھر اسکا یہ مطلب کہ وہ سب پیغمبرون کی بعد ہی اوسکے بعد کوئی پیغمبر نہین صیہون مین اوسکا آنا ایسا ہی جیسا کہ ایک بیش قیمت پتھر دین کی عمارت بنانی کے لیے اس ملک مین رکھا گیا اس ملک مین ایمان کی نیو خوب مضبوط ہوی اور مسجد بھی ہمیشہ کی لیے آباد ہوی ارشاد ہوتا ہی اور تمہارا عہد جو موت سے ہوا ہی ٹوٹے گا اور تمہارا پیمان جو قبر سے ہوا قائم نرہیگا جب وہ ہلاک کرنے والا کوڑا بیچ سی ہو کر چلیگا تب تم اوسکی چڑہائی والیکی نیچے روندے جاؤگے اور جس جس وقت وہ گذرتا ہوی وہ تمہین لی جائیگا ہر ایک صبح کو گذریگا اور دن اور رات کو بھی بلکہ اوسکا چرچہ سُننا ہی گبھرانی کا سبب ہوگا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ سنحاریب کے حملہ سے جو بد اقبالی اور خوف ہوا اور وہ یروشلم تک ایا اور اسکو گیر لیا اسمین اس خبر کا تھوڑا اسا ظہور ہوا لیکن نہ پورا جیسا نہ بابل کی قید نہ کوئی اور بداقبالی اس سے علاقہ رکھتی ہے فقط یروشلم کی بربادی جو رومیونکی ہاتھ سے ہوی جب یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو چھوڑ دیا اسمین اس خبر کا پورا ظہور ہوا دیکھو پادری سے نے یہ مطلب سمجھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر جو یہودی ایمان نہ لائے اونکو رومی بت پرستون کے ہاتھون اللہ نے قتل کیا یہ اسکی خبر ہے اور ہمارے نزدیک یہ خبر محمدیون کے جہاد کی ہی یروشلم کے حاکم جو جھوٹے عیسائی تھے اونپر جہاد ہوا پھر وہ محمدیون کے تابع ہوگئی ارشاد ہوتا ہی کیونکہ پلنگ چھوٹا ہی کہ کوئی اوسپر اپنے تئین پسار نہین سکتا ہی اور بالاپوش تنگ ہی کہ کوئی آپ کو اسمین لپیٹ نہین سکتا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اون کی تدبیرین اونکو بچا نہ سکین گی اور آفتون سی ان کو چھپا نہ سکین گی سرداروں سے یہودیون کا سازش کرنا اور کوئی تدبیر اونکو بچا نہ سکی گی نہ آسوریون سے نہ کلدیون سے نہ مسجد بیت المقدس نہ اونکے اعمال اونکی سفارش کرینگے جب اونہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو چھوڑ دیا تو اونکی قلعے اونکو رومی لوگون سے بچا نینگے جب بعد ہی اونکا دشمن ہو جائیگا یہ قول پادریون کا ہی اور ہمارے نزدیک یہ اسوقت کی خبر ہے جب محمدیون نے حضرت عمرؓ کے وقت مین ملک شام اور یروشلم والون پر جہاد کیا دیکھو اسکی بعد بہت برا اپتا اللہ بتلاتا ہی اور یون فرماتا ہی کہ خداوند اوٹھیگا جیسا پراضیم کے پہاڑ پر اور وہ

غصّے مین آویگا جیسا جبعون کی وادی مین تاکہ اپنا بلکہ اپنا اچنبا کام کرے اور اپنا کام ہان اپنا عجیب کام کر گذرے اب تم ٹھٹھا کرنے والے نہ بنو نہو کہ تمہاری بندین سخت ہو جاوین کیونکہ مین نے خداوند رب العالمین سے پوری سزا جو مقرر کی گئی ہی ساری زمین پر سنی ہی ای محمدی بہائیو پراصیم پہاڑ کا حال حضرت سموئیل علیہ السلام کی دوسرے کتاب کے پانچوین باب مین لکھا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے فلسطی لوگ لڑنے کو آئے تھے اللہ تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا کہ اونپر چڑھ جا کہ مین فلسطیون کو تیرے ہاتھوں مین کر دونگا سو حضرت داؤد علیہ السلام بعل پراصیم مین آئے اور وہان اونکو مارا اونھون نے اپنے بتون کو وہین چھوڑا سو حضرت داؤد علیہ السلام اور انکی لوگون نے اونکو یعنے بتون کو جلا دیا اور جبعون کا حال حضرت یوشع علیہ السلام کی کتاب کے دسوین باب مین ہے کہ شہر جبعون کی لوگ حضرت یوشع علیہ السلام کے تابع دار ہوتے تو اونپر یروشالم کا بادشاہ اور حبرون کا بادشاہ اور کئی بادشاہ چڑھ آئے حضرت یوشع علیہ السلام کو اللہ نے فرمایا کہ مین نے اونکو تیرے قابو مین کر دیا تب یوشع علیہ السلام نے جا کر جبعون مین اونکو شدت سے قتل کیا اور جب وہ بھاگے تب اللہ نے اون پر پتھر برسائی اور اسی لڑائی مین اللہ نے حضرت یوشع علیہ السلام کے لیے سورج کو ٹھہرا دیا یہان تک کہ انہون نے اپنے دشمنون سے بدلہ لیا آفتاب آسمان کے بیچون بیچ ٹھہر رہا اور قریب دن بھر کے پچھم کی طرف نجھکا سو ان پیغمبرون کا جہاد جو اللہ کے صاف حکم سے تھا جسمین اللہ نے اپنی عجائب قدرتین دکھائین اوسکی مثال دیکر اللہ تعالے نے فرمایا ہی کہ جسطرح مین اُن وقتون مین بت پرستون مین غصے مین آیا تھا اور اُنکو قتل کروایا تھا اسی طرح پھر غصے مین اُونگا اور اپنا عجائب کام کر گذرونگا اسکا یہ مطلب کہ وہ جہاد نئی طرح ہوگا کہ اسطرح پر کبھی نہین ہوا تھا سو حضرت یوشع اور حضرت داود کے وقت مین اسرائیلیون کی ہاتھون سے بت پرستون کو قتل کروایا تھا اب اللہ نے اپنا عجائب کام یہ کیا کہ اسرائیلیون سے باہر بت پرستون کے ملک مین پیغمبرون کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرکے اونکے ہاتھون اور اونکی ساتھ والون کے ہاتھون بت پرستون کو قتل کیا اور جو اسرائیلی ایمان نہ لائے اونکو بھی قتل کیا اور یروشالم کے حاکمون کو بھی سزا دی پھر یروشالم کو انسے لے لیا اس عجائب کام کا ذکر اللہ نے پھر اونتیسوین باب کی چودھوین آیت مین کیا ہی اور پھر ستروین آیت مین صاف مطلب کھولدیا ہے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ پراصیم اور جبعون مین اللہ نے اسرائیلیون کو بچایا بت پرستون کو سزا دی ایسا اللہ نے

نیا کام کیا کہ اسرائیلیون کو برباد کیا شاید اوسکا عجائب کام یہ ہی کہ سنحاریب کی فوج کو مار ڈالا مگر وہ عجائب
کام جسکو یہودی کہتے تھے کہ کبھی نہ ہوگا وہ یہ ہی کہ اوسنے یہودیون کو اونکے لوگون مین سے خارج کیا اور اپنے دشمنون
مین اونکو شمار کیا اور رومی لوگون کے ہاتھون اونکو سزا دی آیہ پادریو رومیون کی ہاتھون اللہ نے
ساری زمین کے لوگون کو سزا نہین دی اور یہان ساری زمین کے کافرون کو سزا دینے کی خبر ہی تمکو
خوب معلوم ہی کہ دوسری قوم مین پیغمبر کا پیدا ہونا یہودیون کے نزدیک محال تھا اللہ نے اپنا عجائب
کام اونکو دکھایا کہ دوسری قوم مین سب پیغمبرون کے سردار کو پیدا کیا اور اپنا پاک کلام اوسپر اوتارا اور
عرب کے بت پرستون کو جو بتون کی بندگی چھوڑ کر ایمان لائے اون کا سردار بنایا اور بی ایمان یہودیون کو
اور جھوٹے عیسائیون کو اونکے ہاتھون قتل کرایا اب معلوم ہوا کہ وہ کونسا پتھر جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہین جنکے ہاتھون اللہ نے اپنا عجائب کام پورا کیا مشارق الانوار مین بخاری اور مسلم
سے لکھا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ
رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ مِنْ زَوَایَاہُ فَجَعَلَ النَّاسُ
یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا
خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ یعنی میری کہاوت اور ان نبیون کی کہاوت جو مجھسے پہلے تھے جیسے کہاوت ایک مرد کی
جسنے ایک عمارت بنائی پھر اوسکو اچھی طرح بنایا اور خوب بنایا مگر اوسکے کونون مین سے ایک کونی پر ایک اینٹ
کی جگہ خالی رہی سو لوگون نے اوسمین پھرنا شروع کیا اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے یہ اینٹ کسلیے نہ رکھی
سو مین ہی ہون وہ اینٹ کہ مین تمام کرنے والا ہون نبیون کا سبحان اللہ حضرت اشعیا علیہ السلام کا
مطلب محمدی حدیث سے صاف کھل گیا آگے فرماتا ہی کان دھرکے میری آواز سنو متوجہ ہوکر میرا حکم
مانو کیا کسان بونے کے لیے ہر دن ہل چلایا کرتا ہی اور اپنی زمین کو چاسا کرتا اور اوسکی ڈھیلی پھوڑا کرتا ہی اور جب
اوسکو برابر کرچکا تو کیا وہ اجوائن کہین اور زیرہ کہین نہین بکھیرتا اور ستھرے گیہون اور جو اور بو گندم
جدا جدا اوسکے معین مکان مین نہین کہنڈ آتا کیونکہ اوسکا خدا اوسکو تربیت کرکے تمیز بخشتا اور
اوسے سکھلاتا ہی کہ اجوائن کو دانوکی چیزون سے نہین داوتا اور زیرہ کی اوپر گاڑی کی چکر نہین
گھماتا بلکہ لاٹھی سے اجوائن کو جھاڑتا ہی اور زیرہ کو چھڑی سے روٹی کے غلہ پر داین چلاتا ہی لیکن وہ
ہمیشہ اوسکو کوٹتا نہین رہتا اور اپنی گاڑی کی چکر اور گھوڑون کو اوسپر ہمیشہ پھراتا نہین رہتا وہ

اوسے سزا مین کچھ کمی نہین ہی رب العالمین سے مقرر ہوا جسکا بندوبست عجیب اور اوسکی
دانائی بڑی ہی سمجھانا اور محمدی جہاد کی حکمت بہی بتلادی مثال دیکر سمجھادیا کہ کسان ایک
بندہ اللہ کا ہوتا ہی اسنے عقل دی ہی وہ جو اناج کوٹتا ہی تو اوسکا فعل بی حکمت نہین منظور یہ ہی
کہ بہوسی الگ ہوجاوے اور دانہ اناج الگ صاف ہوجاوی آہستگی سے پہلتا ہی کہ سب فنا
نہوجاوی سخت چیز کو کوٹتا ہی نرم چیز کو چھڑی سے جہاڑتا ہی کہ سب فنا نہوجاوی جب کسان کا فعل بی حکمت
نہین صورت قہر کی ہی حقیقت مین نہین رحمت ہی اسی طرح سمجھو کہ اللہ رب العالمین کی حکمتین بڑی
بڑی ہین جہاد مین اوسکو منظور یہ ہی کہ جو لوگ بالکل بری ہین وہ فنا ہوجاوین جو دل کے صاف ہین ایمان لاوین
اور امن اور امان سے رہین انکی دشمن دبی رہین تاکہ اللہ والے لوگ اللہ کا نام دنیا مین پہیلاوین
اللہ کا کلام پڑہین شرک مٹادین انکی نور سے دنیا روشن ہووین کہین سزا سخت ہوگی کہین ہلکی جیسی جہان
مصلحت ہوگی وہان ویسا ہوگا طامس سکاٹ لکہتا ہی کہ کسان اپنی کام کو موقع کی موافق طرح طرح
کرتا ہی ہر وہ زمین جوتتا ہی بیج کی واسطے زمین طیار کرتا ہی اسطرح طرح کے دانے اوسمین بوتا ہی ہر ایک کو
ویسی ہی جگہ مین گیہون کو کسی خاص جگہ مین کیونکہ وہ بہت قیمتی ہی اور جب اوسکی فصل جمع کرلی تو وہ خوب
جانتا ہی کہ اناج کو بہوسی اور تنکون سے کیونکر جدا کرنا چاہیے وقت اور جگہ کی موافق اور اناج کی موافق
کہ اوسکو نقصان نہ پہنچے یہ سب اللہ تعالے کے فضل اور سوچ کی موافق ڈرتا ہی درست کرتا ہی کہ کانا
رحم کیا جاتا ہی یا بدلا لیتا ہی اسیطرح طرح کی سزائین اپنی لوگونکو مناسب انکے واسطے مقرر کرتا ہی اور انکو
جدا کرتا ہی اونکے دشمنون سے اور اپنی گناہون سے وہ امتحان مین اپنی لوگون کی نگہبانی کرتا ہی
کہ دشمن اونکو ضرر نہ پہونچا سکین لیکن انکی دشمنون کو برباد کریگا آب انتیسوان ٢٩ باب سنو
اری ایل پر یعنے اسکی شیر پر افسوس اری ایل اوس شہر پر جسکو داؤد نے گہیر لیا سال پر سال زیادہ
کرو عید پر عید مانی جاوی تو بہی مین اری ایل کو دکہہ دونگا اور وہان نوحہ اور غمخواری ہوگی پر میرے
لئے اری ایل ہی ٹہریگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اری ایل سے مراد یروشالم ہی جسکے معنی ہین
شیر خدا کا شاید یہودی بعضی وقت اس شہر کو اس نام سے پکارتے تھے اغلب یہ ہی کہ قربانی
کی مقام سے مراد ہی جو قربانی کو اوڑادیتا ہی جیسے شیر شکار کو اوڑادیتا ہی اور داود علیہ السلام نی
اس شہر کو یبوسیون سے لیا اور اپنے رہنی کا مقام ٹہرایا اللہ فرماتا ہی اگرچہ عیدین اور قربانیان

یہان ہوا کرین مگر مین اس شہر کو تکلیفون مین ڈالونگا پھر فرمایا کہ میری لیے اری ایل ہی ٹھریگا یعنی جسطرح قربانی کا
مقام آگ سے بھڑکتا ہی جسپر نذر خرچ ہو رہی ہی اور اوسمین خون قربانیکا ڈھیر ہے اور اوسمین اللہ کی عدالت کا
ظہور ہی یہی حال یروشلم کا ہوگا جب قتل کی ہوی لوگون سے بھر جائیگی اور آگ سی جل جائیگی اور سنحاریب
نی یروشلم کو تکلیف تو دی مگر اوسکو قربانی کی مقام سا نہین کر دیا کہ وہ ایکبار جلنے لگی یہ حال اوسکا جب
ہوا جب بابل والون نی اوسکو لے لیا اور لاشون و خون سی دہک گئی جب رومیون نی اوسکو لیلیا شاید
دور کے حادثون کا اسمین اشارہ ہو اللہ فرماتا ہی مین تیرے آس پاس خیمہ کھڑا کرونگا اور مورچہ بندی کر کی
تجکو گھیر لونگا اور تجپر برج اوٹھاونگا اور تو نیچے اوتارا جائیگا اور زمین پر سے بولیگا اور خاک پر سی تیری آواز
دھیمی آویگی تیری صدا گویا ایک بھوت کی سی ہوگی جو زمین کے اندر سے نکلیگی اور تیری بولی خاک پر سی چیرکی
کی آواز معلوم ہوگی پادری ڈاایوڈیجی لکھتا ہی تیرا غرور ڈھی جائیگا اور تیری بہادری برباد ہو جائیگی اور تو
اپنی دشمنون سی عاجز ہو جائیگا اور نہایت عاجزی کے ساتھ اون سے بولیگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ سنحاریب نے ایک فوج یروشلم پر بھیجی لیکن یہ بات ظاہر نہین کہ اونہون نے بالکل اوس شہر کو گھیر لیا
پر یہ بات صاف کہی گئی ہی کہ سنحاریب کو اوسکی نزدیک خیمہ نہ ڈالنا چاہیے جب آسوری سردار یروشلم
کے نزدیک پہونچے حزقیاہ اور انکی نزدیک ایلچی بھیجے حقیقت مین بہت سی یہودی نہایت تکلیف زدہ تھے مگر ان
آیتون کی لفظون سی یہ مطلب معلوم ہوتا ہی کہ شہر بالکل گھر جائیگا اور لیلیا جاویگا اور روندا جاویگا اور
یہ پیش خبری پوری پوری ظاہر ہوی جب یروشلم کو بابل والون نی برباد کیا اور انکی بعد رومیون نے
یہ بات قیاس کے لائق ہی کہ بہت سی یہودی جو زندہ رہے جب ایسی تکلیف مین پڑی تو اونہونی ظالمون سے
نہایت عاجزی سے بھیک مانگی ہوگی اپنی جان کی ای محمدی بھائیو ہماری نزدیک تو یہ صاف محمدی جہاد کی
خبر ہے پادری اوسکو بت پرستون کی لڑائی کی خبر ٹھہراتا ہی دیکھو یسعیاہ فرماتا ہی کہ اوسکو داؤد نے گھیر لیا تھا
اسمین یہ اشارہ ہی کہ اب پھر اس شہر کو وہ لوگ گھیر لینگے جو داؤد کیطرح میرے پہچاننے والی ہونگی تو انکی
گھیرنے سی یہ شہر برباد ہوگا پھر فرمایا کہ عید پر عید مانی جاوی یعنی اس شہر کے لوگ جو عیدین کیا کرتے ہین یہ انکی
نیک کام اللہ کی محبت سی نہین ہی وہ کفر اور شرک مین پھنسی ہوی ہین اونکی اعمال اونکو نہین بچائینگی
پھر فرمایا کہ مین اونکو دکھ دونگا یعنی اس شہر کے لوگون پر لڑنے والون کو بھیجونگا پھر فرمایا کہ میرے لیے
اری ایل ہی ٹھریگا یہ لفظ اریایل کا حضرت حزقیل علیہ السلام کے تینتالیسوین باب کی پندرھوین آیت مین

بھی آیا ہی وہان قربان گاہ کی معنے لکھی ہین معلوم ہوا کہ وہان قربانی کے مقام کو اللہ کا شہر فرمایا اور یہان سارے
شہر کو اللہ کا شہر خطاب دیا اور فرمایا کہ میرے لئے اللہ کا شہر ہی ٹہریگا یعنی یہ شہر سب شہرون پر غالب رہیگا
جسطرح حضرت داؤد علیہ السلام کی وقتمین غالب تھا اور حضرت داؤد کی بادشاہت کا شہر تھا وہ لوگ جو اسکو
گھیر لین گی اسکی بڑی تعظیم اور بڑا ادب کرینگے اور فرمایا کہ مین تجھکو گھیر لونگا یعنے میرے خاص بندے تجھکو گھیر لین گے
اور فرمایا کہ تجھپر برج اوٹھاونگا یعنے وہ لوگ تجھکو آباد کرینگے یہ خبر بابل والونکی اور رومیون کی ہرگز نہین ہوسکتی
اونہون نے تو اس شہر کو اور مسجد کو ویران کر دیا تھا اس کتاب مین جہان جہان اس شہر کے ویران ہوجانے کی خبر ہی
وہان بیشک کہین خبر بابل والون کی اور کہین رومیون کی ہی مگر یہان صاف خبر محمدیونکی ہی جنہون نے مسجد
کو آباد کیا اور سارے شہر مین برج اور محل بنائی اور فرمایا کہ تو نیچا اوتارا جاویگا یعنے ترے لوگ اون بد
بندون کی آگے عاجز ہوجاوینگے اس پیش خبری کا اوسوقت ظہور ہوا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت
مین محمدی لوگ شہر یروشالم کو چار مہینے گھیرے رہے اور کافرون سے لڑتے رہے آخر کو نصارا عاجز ہوگئے اور
شہر مسلمانون کو سونپ دیا اللہ فرماتا ہی اور تیرے دشمنون کا غول باریک گرد کی مانند ہوگا اور ان ہیبتناکون
کی گروہ اوڑنی والی بھوسی کی مانند اور یہ ناگہان ایکدم مین واقع ہوگا دیکھو اللہ تعالی یہ بتا دیتا ہی کہ جو قومین
شہر یروشالم کے دشمن ہین وہ گرد اور بھوسی کیطرح ایکدم مین اوڑجاوینگے سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت
مین ایران کے آگ پوجنے والے جو شہر یروشالم کے دشمن تھے اور بابل مین بھی اونہین کی حکومت تھی اور اونکی
سلطنت بڑی زبردست تھے اور اونکی دہشت سب پر چھائی ہوی تھی اونپر محمدیون نے بابل مین جہاد
کیا اور اونکو بھوسی کیطرح اوڑا دیا اور اونکی سلطنت تباہ ہوگئی اللہ فرماتا ہی رب العالمین خود گرجنے اور زلزلہ
کی ساتھ اور بڑی آواز اور آندھی اور طوفان اور آگ کے مہلک شعلہ کے ساتھ سزا دینے آویگا ای محمدی بھائی عبرانی
مین تِفاقِد کا لفظ ہی جسکا ترجمہ کیا ہی کہ سزا دینے آویگا یفقد کی یہ معنے ستائیسوان باب کی سر
پر بھی آئی ہین کہ اللہ بلاؤ اسے سزا دیگا اور دوسری جگہ اس لفظ کا یون ترجمہ کیا ہی کہ خبر لینے آویگا اور اسجگہ
ایک ترجمہ مین یون ہی کہ مطالبہ کریگا دیکھو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین آپ بڑی جلال اور قہر کے ساتھ سامنا
کرونگا اور بحث کرونگا جیسی بادل گرجتے ہین اور آندھی آتی ہی اور طوفان آتا ہی اور آگ پھیل جاتی ہی اسطرح
اللہ تعالی کا قہر سب کافرون پر یکا ایک آن پڑیگا فی الحقیقت ایسا ہی ہوا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر قرآن کے اوترنے کے ساتھ تمام منکرون پر چارون طرف سے قہر ٹوٹ پڑا

لوگون کو چھپا لیا یہ اشارہ صاف اس بات کا ہی کہ پیغمبرون کا آنا مدت تک موقوف رہے گا یہ حال حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوا کہ چھہ سو برس تک کوئی پیغمبر اللہ نے نہین بھیجا نبیونکا مونڈا یعنے موقوف
کیا اور غیب دیکھنے والون پر پردہ ڈالا یعنے اونکو چھپا لیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب
تین خدا کہنے والون کا زور ہوا اللہ کو اکیلا جاننے والے عیسائی درویش چھپ چھپ رہے جنگلون
مین یا بسو جب اللہ کے کلام کے [illegible] یون چھپ رہے تو حق بات کون سمجھاوے اللہ فرماتا ہی
اور سارا دکھاوا تمھارے نزدیک ایسا ہو گا جیسا اوس مہری کتاب کی باتین جسے لوگ ایک پڑھے
لکھو کو دیوین اور کہین آپ اسے پڑھیے اور وہ کہے پڑھ نہین سکتا کیونکہ اوسپر مہر ہے اور پھر وہ کتاب ایک ان پڑھ
کو دین اور کہین آپ اسے پڑھیے اور وہ کہے مین ان پڑھ ہون پڑھ نہین سکتا ای محمدی بھائیو اللہ تعالیٰ یہ خبر
دیتا ہی کہ یہ سب دکھاوا جو اللہ نے نبیون کو دکھایا ہی جب وہ وقت آ گیا تم ان کتابون کا مطلب سمجھنے
مین اندھے ہو جاؤگے جیسے ان پڑھ کے ہاتھ مین کتاب ہو یا کتاب بند ہو کہ کھل نہ سکے خلاصہ یہ کہ
پیش خبریان اونکے علم والون کو مشکل معلوم ہوتی تھین اور رکھتے تھے کہ پیش خبریان اسقدر [illegible]
[illegible] ہون تو ظاہر نہین ہو سکتی اور حقیقت مین یہ پیش خبریان پوری ہو گئین جب یہودیون نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانا اور جبتک [illegible] کتابین اونکی ہاتھ مین ہین
کوئی ظاہر نہین کر سکتا کہ یہ خبرین حضرت عیسیٰ کی ہین آخر یاد رہے اس جگہ صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیش خبریان ہین یہودی سمجھے اور تم بھی اونکو چھپاتی ہو اور اقرار نہین کرتے اور جہان حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بشارتین ہین اوسکو یہودی اوڑہے ہے اور [illegible] ہین اور اقرار نہین کرتے تم
پر افسوس ہے افسوس اللہ فرماتا ہی سو خداوند فرماتا ہی ازبسکہ یہ لوگ اپنی زبان سے میری نزدیکی [illegible]
ہین اور اپنے ہونٹون سے میری عزت کرتے ہین اور اونکی دل مجھسے دور ہین کہ میرا خوف جو اونکو ہوا سو فقط آدمیون کی
تعلیمون کے سننے سے ہوا اس لیے مین اون لوگون کے ساتھ عجیب سلوک کرنے کے لیے آگے بڑھونگا
ایسا سلوک جو حیرت اور تعجب میں ڈالنے والا اور تعجب کا باعث ہوگا کہ اونکے عاقلون کی عقل زائل ہو جاوے گی
اور اونکے داناؤن کی ہوش حواس ٹھکانے نرہینگے خلاصہ اسکا یہ لکھتا ہی کہ بہت سے یہودی نسل [illegible]
نسل فقط آدمیون کی حکومت سے دین پر قائم تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین وہ بہت بگڑ گئے
تھے اللہ نے اونسے عجائب سلوک کیا یروشلم کو ویران کر دیا اور یہودیون کو [illegible] لوگون سے پامال [illegible]

یہان تو صاف اوسوقت کی خبر ہے جب یروشالم کے سب دشمن مٹ جاوینگے یہ عجائب کام اللہ نے کر دکہایا اسرائیلیون سے باہر دوسری قوم مین پیغمبرون کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر اپنا پاک کلام اوتارا اور بے ایمان یہودیونکو اور یروشالم کے دشمنون کو اور جہوٹے عیسائیونکو اونکے ہاتون قتل کروایا اور یروشالم اور مسجد کو عرب کے محمدیون کے ہاتہون آباد کردیا اور حکومت اوس پاک شہر کی عرب کے محمدیون کو دی جو یہودی اور نصرانی ایمان لائے اور محمدی ہوی وہ عربیون کے تابع ہوی یہودیون کی عقل سے یہ بات بہت دور تہی کہ اونکے سوا دوسری قوم مین کوئی پیغمبر پیدا ہوا اور اونپر غالب ہوا اونکی عقلین جاتی رہین ہوش اوڑ گئے تدبیرین کچہہ نہ چلین جن نبیون نے یہ خبر دی اونکو شہید کیا اسی سبب یسعیا علیہ السلام کو شہید کیا کہ ان پڑہون مین نبی کے پیدا ہونیکی خبر کیون دیتے ہین اسکی بابت اللہ فرماتا ہے اونپر واویلا ہے جو اپنی مشورت کو خدا سے خوب چہپا رکہتے ہین جنکا کاروبار اندہیرے مین ہوتا ہے اور وے کہتے ہین کون ہمکو دیکہتا ہے کون ہمین پہچانتا ہے ہای تمہاری کیسی کجی ہے کیا کمہار مٹی کے برابر گنا جائیگا کیا وہ کام جو اوسنے کیا ہے کہیگا کہ اوسنے مجہے نہین کیا کیا بنائی ہوی چیز بنانیوالیکو کہیگی کہ تو کچہہ نہین جانتا طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہودی لوگ اللہ تعالے سے دغا بازی کرتے تہے سو اللہ اونکی سب تدبیرین توڑ دیگا جسطرح برتن کا بنانیوالا مٹی کی شکل بدل دیتا ہے آسیات کا ظہور جب ہوا جب رومیون نے یہودیون پر غلبہ کیا آئی ایمان والو اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا دیکہو اسکے بعد اللہ تعالے اپنے عجائب کلام کا مطلب صاف بتلاتا ہے اور فرماتا ہے کیا بہت تہوڑا عرصہ نہین ہے کہ لبنان بدل جاکر ایک شاداب میدان ہو جاویگا اور شاداب میدان جنگل گنا جایگا طامس اسکاٹ نے اسکا اور سب آیتین لکہدین ہین جنمین یہی بیان آیا ہے اس کتاب کے بتیسوین باب کی پندرہوین آیت مین یون ہے تب بیابان باغ ہو جاویگا اور باغ ایک جنگل گنا جاویگا اور پینتیسوین باب مین بیابان اور ویرانہ شادمان ہونگے لبنان کی شوکت اور کرمل اور سرون کی عزت اونسے دیجائیگی ہمکو یہ مثال کئی جگہ آئی ہے سبکا ایک ہی مطلب ہے آئی محمدی بہائیو آفتاب صداقت مین ہے کہ لبنان اور کرمل ملک شام کے پہاڑ ہین اونپر سرسبز درخت بہت ہین سو اللہ تعالے فرماتا ہے کہ لبنان بدل جاویگا یعنے لبنان پر جو آبادی اور سرسبزی ہے اوسکی جگہ بدل جاویگی وہ آبادی اور سرسبزی میدان کو اور جنگل کو دیجائیگی اسکا یہ مطلب کہ ملک شام مین جو اللہ کا فیض اوترتا ہے اوسکے بدلے دوسرے ملک مین اوتریگا وہ دوسرا ملک اوسکی بہلے باغ کیطرح ترو تازہ ہوگا پہر فرمایا کہ شاداب میدان یعنے شام کا ملک جو اللہ کے کلام سے

اور نبیون سے تر و تازہ ہی اوسوقت جنگل گنا جائیگا سو ایسا ہی ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد
اللہ کے نبیون کا اور اللہ کے کلام کا ظہور بہانسو مدتون موقوف رہا پھر ملک عرب مین جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا اور قرآن پاک کا فیض جاری ہوا تمام عرب کے لوگ اکیلے اللہ کو پوجنے لگے اور ملک شام مین
نصاریٰ تین خداؤنکی قائل تھے وہ ملک شرک سی ویران ہو رہا تھا پھر تھوڑی مدت کے بعد ملک شام مین
بھی نور ایمان کا پھیلا طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکھتا ہی کہ یہودی لوگ رد ہو جاوینگے اور
دوسری قومین بلائی جاوینگی پس جوتا ہوا جنگل ایک پھلدار کھیت ہو جاویگا اور اوسوقت وہ کھیت
جو بہت ونسی جوتے گئے وہ جنگل کی طرح سمجھے جاینگے یعنے یہودی رد کیے جاینگے اللہ کا فضل اونپر نہ رہیگا وہ اجاڑ
اور ویران ہو جاوینگے آئی یادریو اتنا مطلب اور بھی بیان ظاہر ہی کہ عرب کا جنگل جو ایمان سی خالی تھا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن کی بدولت ایمان کی نور سی باغ و بہار ہو گیا آئی پڑے ترقی ایمان کی تکو نہیں
سوجھتی اللہ تمہارے آنکھین کھولے آمین آئند فرماتا ہی اور اوسدن بہرے کتاب کی باتین سنینگے اور
اندھون کی آنکھین تاریکی اور اندھیرے مین سی دیکھین گی اور مسکین لوگ خداوند کے حق مین زیادہ خوشی
کرینگے اور لوگونکی غریب غربا اسرائیل کے قدوس سی خوش وقت ہونگی کہ ظالم فنا ہو جائیگا اور ٹھٹھا کرنیوالا
نابود ہوئیگا اور سب جو بدکاری کرنے کے لیے بیدار رہتی ہین کاٹ ڈالے جاینگے جو آدمیکو اوسکے مقدمی مین مجرم ٹھہراتے
اور اوسکے لیے جنے عدالت کے دروازی پر مقدمہ فیصل کیا پھندا لگاتی اور راستبازکو بی سبب پھیر دیتے
ہین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جو لوگ اللہ کے کلام سے بہرے تھے وہ سنین گے یا سمجھینگے اوس کتاب کی لفظونکو
جسپر مہر ہی یعنے بے یقین یہودی اور غریب اندھی بت پرست اپنے اندھیرے سی نکل کر خوشی کرینگے انجیل
کی عجائب دکھلانی والی روشنی سی اور وہ ایمان لانیوالی یہودیون سے بھی زیادہ خوش ہونگی آئی یادریو یہان
تو صاف اوسوقت کی خبر ہے جب ظالم لوگ کاٹ ڈالے جاینگے بت پرستون مین ایمان کا پھیلنا اور کافرونکا
قتل ہونا یہ دونو باتین محمدی وقت مین اکٹھی ہوئین مگر پادری کو نہیں سوجھتا وہ لکھتا ہی کہ حضرت عیسیٰ ع
کے بعد روم کی بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا یہ اوسوقت کی خبر ہے ارشاد ہوتا ہی اسلیے خداوند جو ابراہام
کا نجات دینیوالا ہی یعقوب کی خاندان کے حق مین یون فرماتا ہی کہ یعقوب اب پشیمان نہوگا اور ہرگز زرد رو
نہوگا بلکہ جب اوسکی فرزند میری ہاتھون کے بنائی ہوی کامون پر اپنے بیچ مین نگاہ کرین تب وے میری نام
کی تقدیس کرینگے ہان وے یعقوب کی قدوس کی تقدیس کرینگے اور اسرائیل کے خدا سے ڈرینگے اور وی بھی

جو وہ ہین گمراہ ہین سمجھ حاصل کرینگے اور وے جو بگڑے ہین تعلیم قبول کرینگے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ اسبات
کی بشارت ہے کہ اللہ تعالے حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہما السلام کی ساری نسل کو مردود نہین کریگا
کہ یہ خاص بندے اللہ کے شرمندہ اور زرد رو ہو جاوین بلکہ اونکی نسلین ایمان لاوینگی اور بت پرستونکا
ایمان لانا جو اللہ کی ہاتھون کا بنایا ہوا اوسکے فضل اور رحمت کا کام ہوگا اس کام کو دیکھین گے اور زیادہ اللہ
کا شکر کرینگے ایمان کی ترقی دیکھکر خوش ہونگی بہت سی یہودی جو حضرت عیسی علیہ السلام اور انجیل کے بڑے دشمن تھے
وہ عیسائی ہوے اور آخر کو تمام یہودی عیسائی ہو جاینگے اونتیسوین باب مین جہان یہ لفظ ہے کہ آنسو میرے
ہاتھ کا کام وہان پادری اسکاٹ نے لکھا ہے کہ لوتھ صاحب کہتا ہے کہ ہاتھ کے بنائی ہوی اس کتاب کے
محاورہ مین وہ لوگ ہین جو اللہ سے عہد کر چکے اور اوسکی جماعت مین شامل ہین آہی یادریو یہ بات محمدی
وقت مین اور زیادہ ظہور مین آئی بہت یہودی جو نہایت سخت دل تھے اور حضرت عیسی علیہ السلام اور انجیل
کے بڑے دشمن تھے اونہون نے محمدی دین قبول کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت
عیسی پر اور انجیل پاک پر ایمان لاے اور وہ اس بات سے نہایت خوش ہین کہ اللہ نے بت پرستون
کی قومون کو کفر سے چھڑا کر ایمان دیا اور اونکو نئے سرے سے اپنی ہاتھ سے بنا کر ٹھیک کر دیا ہر قوم کے
ایماندار بھائیون کو اپنے بیچ مین دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہین اسجگہ بیشک آئین کا ذکر ہے کیونکہ
اوپر کے آیتون مین ظالمون کی قتل کی بھی خبر ہے تیسوان باب اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلیونکو
خبر دیتا ہے کہ مصر کی بادشاہ کی پناہ مین جو تم جایا چاہتے ہو کہ اپنی دشمنون سے بچو اس جانے سے تمہین کچھ حاصل
نہ ہوگا تم ذلیل ہوگے تم نبیون کی باتین نہین سنتے یہ شکایتین کرکے اللہ تعالے تیرہوان اور
چودھوین آیت مین یہودیونکو ایک دیوار سے مثال دیتا ہے جو یکایک توٹ پڑے اور ٹکڑے ٹکڑے
ہو جاوے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہودیون کو اللہ تعالے نے رومیون کی ہاتھون ایسا تباہ کیا کہ وہ
پھر درست نہین ہو سکتے اسکے بعد اللہ تعالے آخر زمانہ کی خوشی سناتا ہے اور فرماتا ہے اس لیے خداوند تمپر
مہربانی دکھلانے کے لیے ٹھہرا رہیگا اور اس لیے تمپر رحم کرنیکے لیے وہ اوٹھیگا کیونکہ خداوند عادل خدا ہے
مبارک ہے سب جو اوسکی راہ تکتی ہین کہ یقینا صیہونی قوم یروشلم مین بسی گی تو ہر وقت نروے گی وہ
تیری دہای کی آواز سنکے یقینا تجھپر رحم فرماویگا وہ اوسے سنتی ہی تجھے جواب دیگا آی محمدی بھائیو پادری
اوپر اقرار کر چکا ہے کہ یہ چودھوین اور چودھوین آیت مین یہودیون کے بالکل تباہ اور برباد ہو جانیکی خبر ہے

یہ اوس بربادی کی خبر ہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئی روم کے بت پرستون کی ہاتہون بے ایمان
یہودی قتل ہوئے تب اوسکے بعد جو اللہ تعالیٰ نے فضل اور رحمت کی زمانہ کی بڑے دہوم سی خبر دیتا ہی اور کافرونکے
خون بہانے کا وعدہ کرتا ہی یہ خبر بیشک محمدی وقت کی ہی اس آیت مین یہودیون کو بشارت ہی کہ جو ایمان لاینگے
پہر یروشالم مین بسینگے طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہی کہ نزدیک آنے والے بربادیون کے
بعد بہی لوگ یروشالم مین بسنے کی لائق کیجاینگی اس آیت سی ستائیسوین آیت تک بہت سی حصے
اقرار مین جو ابہی طرح حزقیا کے زمانے آنیوالے وقتون پر مطابق نہین پڑتے اس لیے ہم کہتے ہین کہ
اس فتح کی بعد جو ابہی وقت ہین اونکا ایک اشارہ لیکر اچہی دنون کی خبر دی گئی جسمین خوشخبری نہایت سرسبز
ہو گی ارشاد ہوتا ہی اور اگرچہ خداوند تمکو مصیبت کی روٹی ور دشواری کا پانی دیتا ہی پر آگی کو تیرے
سکہلانیوالے نہ چہپینگے اور تیری انکہین تیرے تعلیم دینے والونکو دیکہینگی اور تیرے کان تیرے پیچہی
سی یہ آواز سنینگی جو کہتی ہی راہ یہی ہی اوسپر چلو جب تم داہنی اور جب کہ تم بائین مڑو طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ حزقیا کی دنون مین لوگونکو اچہی تعلیم ہوئی مگر اوسکے بعد منسا کی وقتین پہر ایماندار اوستاد
گوشون مین چہپ رہی لیکن قید بابل سی چہوٹنے کے بعد اگرچہ یہودی غریب حالت مین ہی مگر اللہ نے
اونکی پاس اچہی اچہے اوستاد بہیجے اور لوگ عام طور پر شریعت کی تعلیم پاتی تہے اور جب انبیاؤنکا آنا
موقوف ہوگیا تب بہی اونکی سب عبادتخانون مین لوگون نے اچہی طرح تعلیمین پائین حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے آنے تک برابر بے روک ٹوک تعلیم قائم رہے پر عام تعلیم کلام خدا کی بہت عام ہوگئی عیسائیون
کی وقتین اور کچہہ کچہہ محفوظ کی گئی ہین تمام زمانون مین ای یاد رہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد
تین سو برس تک بت پرستون نے عیسائیون کے خون کا دریا بہایا پہر قسطنطین بت
پرست جہوٹ موٹ کا عیسائی ہوا اوسنے تین خداؤنکا اقرار بہت لوگون سے لیا اور ایسی ایسی
فساد دین مین ڈالے کہ تم بہی انکو جہوٹا عیسائی کہتی ہو مگر تین خدا کے کہنے مین اونہین کے تابع
ہو جو عیسائی اللہ کو اکیلا کہتے تہے وہ ان جہوٹے عیسائیون کے ظلم سے پہاڑون اور جنگلون مین
چہپ چہپ بیٹہی جسطرح منسا کی وقت مین ایماندار اوستاد گوشون مین چہپ رہی تہے پہر ایمان کا اوستاد
اچہی طرح سی محمدی وقت مین ظاہر ہوئی اور آجتک ظاہر ہین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوترنے
تک ظاہر رہینگے ہماری پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش خبری دی ہی کہ کچہہ لوگ امت میری کی

ہمیشہ حق پر ہینگی اور غالب رہینگی کوئی اونکا کچھ بگاڑ نہین سکیگا دیکھو اس وقت مین بھی یہ پیش خبری کیسے
ظاہر ہو رہی ہے اللہ فرماتا ہی تب تم اپنی کھودی ہوئی مورتون کا روپہلا لباس اور ڈھالے ہوئی پتلون کے
سُنہلے اسباب زینت کو ناپاک کروگے تو اوسی حیض کے لتے کے مانند پھینک دیگا تو اوسی کہیگا نکل دور ہو
طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ قید بابل کے بعد وہ بالکل بت پرستی سی پاک ہو گئی پھر جب عیسائی دین پھیلا لوگ
دلکی بتون سے پاک ہوگئی اسی پادری پر دہم کے جھوٹے عیسائیون نے دیکھو کیسی بت پرستی پھیلائی تھی اون
مین بہت لوگ محمدی ہوئی اونھون نے بتون کو پھینک دیا اللہ فرماتا ہی تب وہ تیرے بیج کیلیے جو تو زمین
مین بووے مینہ دیگا اور زمین کی افزائش کی روٹی دیگا اور وہ فربہ اور برکت سی معمور ہوگی اوسدن
تیرے چارپاے چوڑی چراگاہون مین چرینگی اور بیل اور گدھے بھی جنسے زمین کی ہلوائی ہوتی ہی ایسا
چارا جو چھلنی مین ڈالکے اوپھا کرکے چھانا گیا کھائینگے اور ہر ایک اونچے پہاڑ پر اور ہر ایک بلند ٹیلے پر
بڑی خونریزی کے دن جسوقت کہ برج گرجاوینگے چشمے اور پانی کی ندیان ہونگی ای محمدی بھائیو دیکھو کیسی
صاف برکتونکا اللہ وعدہ کرتا ہی اور یہ بتا دیتا ہی کہ یہ بات بڑی خونریزی کے دن ہوگی یہ اشارہ اوس
بڑی خونریزی کی طرف ہی جسکا ذکر دسوین باب مین اور اٹھائیسوین باب مین ہو چکا جہان اللہ نے پیغمبر
جہاد کی مثال دیکر جہاد کا وعدہ کیا ہی اس قید سی اوپر کی سب آیتونکا مطلب کھل گیا یہ صاف محمدی
جہاد کی اور اوسوقت کی برکتون کی بشارت ہی برج گرجائینگے یعنی کافرون کی بڑے بڑے قلعے ویران ہوجائینگے
طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ آسوریون کے قتل ہونیکی بعد اونکی بڑھی ہوئی طاقت جو ایک مضبوط قلعہ کے
مانند تھی بگڑ گئی تو یہودیونکا ملک سرسبز ہوگیا لیکن زیادہ اور روحانی برکتون کی صاف صاف پیش خبری ہے
اللہ کا کلام اچھا بیج ہی جو دل مین بویا جاتا ہی اور روح القدس سے سینچا جاتا ہی اور جب حواریون نے انجیل
کی منادی پھیلائی بہت کثرت سے ایمان پھیلا اس جگہ خوشخبری ہی عیسائیون کی پھلداری اور کثرت کی
اور صاف خوراک واسطے محنت کرنے والون کے اسکا یہ مطلب کہ جو اللہ کے کلام کے پھیلانے مین محنت کرینگے
اونکو مناسب خوراک ملیگی اسکا یہ مطلب کہ وعدہ کرنیوالے ان سچائیون اور تسلیمون پر جنکی اور ونکو نصیحت
کرینگے اور سچی تعلیمون کو پکار دیا نون سے جدا کرینگے دریا اور پانی کی عام طرح پر بلند پہاڑ کی چوٹی پر
نہین پائی جاتی مگر مطلب یہ ہی کہ اللہ کی رحمت کے وسیلے اور روح القدس کی تاثیرین ان جگہون مین پھیلینگی
جہان اونکی بہت کم امید ہوتی تھی اور یروشلم کا کھودا جانا اور یہودیون کا برباد ہونا وغیرہ ہونگی

بلانے کی ساتھ بلا ہوا ہی اور اوتر کی قوموں نے جو رومیونکو برباد کیا ان دونوں باتوں نے ایندہ کی مضبوطی
کو سنوار دیا اہی پادریوا اوتر کے بت پرستون نے جو روم سے کے جہوٹے عیسائیون کو برباد کیا اسکی
تہوری مدت بعد محمدیون نے روم سکے جہوٹی عیسائیون پر جہاد کیا اس جہاد کو برحق سمجہو بڑی خوبی کا
اشارہ اسی محمدی جہاد کی طرف ہی جسمین بت پرست اور بی ایمان یہودی اور جہوٹے عیسائی بہت
سی قتل ہوے اور بہت سی محمدی دین مین آی اونہون نی ہر طرح کی محمدی برکتین پائین مسجد بیت المقدس خوب آباد
ہوئی افسوس تمہاری عقل پر تم یہودیون کی ضد کے مارے اوس پاک مسجد کے کہودے جانی کو ایمان
کی ترقی کا باعث سمجہتے ہو اور اوسکی آبادی جو محمدیون کے ہاتہو سی ہوی اوستی جلتے ہو اوتر کے بت پرستون نے
جو جہوٹی عیسائیون کو قتل کیا اسکو دین کی ترقیونکا باعث جانتے ہو اور محمدیون نی جو اونھین جہوٹی
عیسائیون کو قتل کیا اس جہاد کو برحق نہین سمجہتے ہو اللہ تمہاری آنکھین کہولے آین اللہ فرماتا ہی
اور چاند کی چاندنی ایسی ہوگی جیسی سورج کی روشنی اور سورج کی روشنی سات گنی بلکہ سات دن کی روشنی
کے برابر ہوگی جسدن خداوند اپنی بندونکی زخم کو باندہیگا اور اونکی دردناک گہاوکو چنگا کریگا طامس
اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس آیت مین ایک روحانی برکت کی خوشخبری ہی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے
آنے سے پہلی کچھ نہین خیال کیا جا سکتا کہ وہ کسی طرح سی پوری ہوی لیکن جب کہ خداپرستون کی
جماعت ایسی خوبصورت تہی جیسی ماہتاب اور آفتاب اور آفتاب سات گنی روشنی کی سات چمکا
تب بہت کثرت سی علم اور پاکیزگی اور تسلی کو پہیلایا لیکن آخر کو خداپرستون کی جماعت پاک کیجائیگی
اور ہر ایک بدی دفع ہوجائیگی اور یہودی لوگ مذہب بدلین گے ای محمدی بہائیو یہ بشارت صاف
محمدی وقت کی ہی جسمین نور ایمان کا سورج اور چاند سی کہین زیادہ چمکا اور اللہ نے ایمان والون کے
زخم کو چنگا کیا وہ جو کافرون کی غلبہ کا زخم اونکی دل پر لگا ہوا تہا وہ چنگا ہوا حضرت عیسی علیہ السلام
کے بعد سچے عیسائی چہہ سو برس تک زخم پر زخم کہاتے رہے محمدی وقت مین ہر طرف کافرون کا
خون بہایا گیا تب ایمان والون نے کہانی پینے کا اور چاند سورج کی روشنی کا مزا پایا دیکہو اسکی بعد
اللہ تعالی اور صاف بتا دیتا ہی اور فرماتا ہی دیکہو خداوند کا نام دور سے چلا آتا ہی اوسکا غضب بہڑکا
اور بہاری دہوان ہوتا ہی اوسکے ہونٹ قہر آلودہ ہی اور اوسکی زبان دہدہکتی آگ کی مانند ہی اور اوسکا
دم ایسا جیسا زور کا بہاؤ جو آدہی گردن تک چڑہی وہ گروہونکو بطالت کی چہلنی مین چہانیگا

اوقدمون کے گالون پر گمراہی کا لگام لگاویگا ای محمدی بہائیو دیکھو اللہ تعالی صفات او شوکت کا پتا دیتا ہی
کہ اللہ کا نام دور سے چلا آتا ہی یعنی اونکا نام لینے والے اس ملک مین دور سی آوینگی اس پتی سے اول سے
آخر تک سارا مطلب کھل گیا معلوم ہوا کہ یہ ذکر حضرت عیسی علیہ السلام کا نہین کیونکہ وہ دور سے
نہین آی وہ تو اوسی ملک مین پیدا ہوے اور اونکا ظہور جلالی صفت سی نہین ہوا وہ تو ظالمون کے
ظلم سہتو رہے یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہی شہر یروشالم سے مکہ بہت دور ہی مہینہ بہر کی راہ پری
وہان سے اللہ کا نام اور اوسکا کلام ظاہر ہوا اور محمدیون کو اللہ نے یروشالم مین بہیجا یا اللہ نے
اپنی غضب کی آگ کافرون پر بہڑکائی اور اپنا جلالی کلام سب کو سنایا جسمین کافرون کو بہڑکتی
آگ سی ڈرایا اور جنکو ایمان دینا منظور نہ تہا اونکو ہلاکت کی چہاج مین پہٹکا اور اونکی منہ کو گمراہی
کا لگام لگا دیا اور اونکو قتل کیا محمدی تلوار سی جہنم کی آگ مین پہونچی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ
سنحاریب کی فوج کی برباد ہونیکی اور جہوٹی اعیسائیون کے برباد ہونے کی خبر ہی ای یادری وہ لوگ
جنکو تم جہوٹا عیسائی کہتی ہو محمدیون کی تلوار سے قتل ہوی اور اونہین بہت سی محمدی ہوے پہر تم محمدی
جہاد کو برحق کیون نہین سمجہتی ارشاد ہوتا ہی تب تم گیت گاوگی جیسے اوس رات گاتی ہو جب مقدس عید
مانتی ہو اور دل کی ایسی خوشی ہوگی جیسی اوس شخص کی جو بانسری لیے ہوی روانہ ہو کہ خداوند کی پہاڑ
مین اسرائیل کی چٹان کے پاس جاوے اور خداوند اپنی جلال والی آواز سناویگا اور اپنی قہر کی
شدت اور جلانے والی آگ کے شعلہ اور باڑہ اور آندہی اور اولونکی ساتہ اپنی ہاتہ کا اوترنا دکہلاویگا
ہان خداوند کی آواز سے آسور تباہ ہو جاویگا وہ اوسی لٹہو سی ماریگا اور جس جس طرف اوس مقرر لٹہو کی
جو خداوند اوسپر لگاویگا چوٹ ہوگی اوس اوس طرف رباب اور بربط کے ساتہ ساتہ ہوگی کہ وہ بیشمار
شمار کی لڑائیون مین اوسی لڑیگا ای محمدی بہائیو سرائیل کی چٹان وہ بڑا پتہر ہی جو مسجد بیت المقدس
مین ہی اور زمین سی جدا ہی وہ وہی پتہر ہی جسپر حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرشتون کو چڑہتے دیکہا تہا
دیکھو اللہ تعالے اپنی پاک کلام کا پتا دیتا ہی کہ اللہ اپنی جلالی آواز سناویگا سو اللہ نے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف اوتارا جسمین جابجا کافرون کی قتل کا حکم ہی اور ہیبت اور رعب اوسکا
دلون پر چہا گیا قرآن سن سن کر بہتون کے دل کانپ گئی جب سی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر قرآن کا اوتارنا شروع کیا تب سی اللہ کے حکم سی فرشتون نے آسمان سے آگ کے شعلے شیطانون پر

پھینکنے شروع کردی ملک آسور کو یعنی ملک عراق اور بابل کو اللہ نے محمدیون کی ہاتھون مارا اونمین بہت
لوگ محمدی دین مین آی اونھون نے اور محمدی اسرائیلیون نے خوشی کے ڈنکی بجائی طامس اسکاٹ لکھتا ہی
کہ آسوریون کی فوج کو اللہ کے حکم سے فرشتے نی قتل کر ڈالا یہ اوسکی خبر ہی طامس اسکاٹ نی مقرلیٹھ
کی جگہ پریون ترجمہ کیا ہی کہ بنیاد ڈالا ہوا عصا گذریگا جو خدا اوسپر رکھدیگا پھر لکھا ہی کہ اسکا
مطلب ہی ڈنڈا اصلاح کا پادری لوتھ دودستی لکھی ہوی کتابون سے ہسکو بیان کرتا ہے
ڈنڈا تعلیم دینی کا یہ فرق ترجمہ کا اسی ہوگیا کہ ایک حرف دوسرے حرف سی بدل گیا جو اوسی بہت
مشابہ ہی پھر لکھا ہی کہ ڈنڈا اصلاح کا وہ کیونکر ہوسکیگا وہ توسب کے سب برباد ہوگئی لرونکو
تعلیم نہین ملی دیکھو پادری اقرار کرتا ہی کہ وہ ڈنڈا اصلاح کا نہین تھا اصلاح توجب ہوتی جب کچھ
قتل ہوتے کچھ ایمان لاتی شورشار کی لڑیون کی جگہ یون ترجمہ کیا ہی کہ ہلنی کی لڑائیومین سیر لکھا ہے
کہ ہلانی کی لڑائیون مین اوسکو پکڑے گا اور زور سے ہلا کر اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا ای
ایمان والو لڑائیون کا لفظ صاف بول رہا ہی کہ عراق والون سے کئی لڑائیان ہونگی تب وہ
برباد ہوگا وہ جو اللہ نے فرشتی کے ہاتھون ساری فوج کو ایکا ایک قتل کیا وہ تو ایک ہی لڑائی
تھی یہان اوسکا ذکر نہین یہ محمدیون کی لڑائیون کا ذکر ہی جسکی سارے جہان مین دھوم
ہی یہی ڈنڈا اصلاح اور تعلیم کا تھا جس سے بہت قتل ہوی اور بہت ایمان لاے ارشاد
ہوتا ہی کیونکہ طوفت مدت سی آراستہ کیا گیا ہان وہ بادشاہ کے لیے گہرا اور چوڑا طیار کیا گیا ہی اوسکا ڈھیر
آگ اور بہت سا ایندھن ہی اور خداوند کا دم گندھک کے بہاؤ کے مانند اوسکو سلگاتا ہی طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ طوفت ایک گھاٹی تھی قریب یروشالم کے جہان لڑکے اکثر آگ مین جلائی جاتی تھے اوسکو گہائی
ہنام یا جہنا کی بھی کہتی تھے اسی لیے اس سے مراد ہی وہ مقام جہان آگ سے سزا دیجاوی اور انجیل
پاک مین جہنم کی آگ کا لفظ آیا ہی یہان طوفت اوس مقام کو فرمایا ہی جہان اسوریون کی فوج تباہ ہوئی وہ
فوج غالبا یروشالم سے بڑے فاصلہ پر تباہ ہوی اور یہ جو فرمایا کہ بادشاہ کے لیے تو سنحاریب کو
اوس فرشتنے نہین مارا اگر اوسکی شان وشوکت جاتی رہی سو بڑی اور گہری گھاٹی سی مراد ہی خوف
برباد کیا اور اسمین ایک نشان ہی اوس ہمیشہ قایم رہنی والی آگ کا جو طیار کی گئی ہی ابلیس کے تھپونکے
واسطے اکتیسوان باب ۳۱ اسمین یہ مضمون ہی کہ تم مصر کو مدد مانگنی نجاؤ اور نہ بہروسا کرو اللہ تعالی

شہرون کے گہرانے پر اور اوس جو بدکردارون کی حمایت کرتے ہین چڑہائی کریگا کیونکہ مصری تو انسان ہین
خدا نہین اور اونکی گہوڑے گوشت ہین روح نہین پہر فرمایا کہ اللہ تعالے اپنا ہاتھ بڑہاویگا اور مددگار پہسلیگا
اور مدد مانگنے والا گریگا اور وے سب کے سب ایک ساتھ ہلاک ہوجاوینگے کہ خداوند نے مجھے یون کہا ہی
کہ جسطرح شیر اور شیرنی کا بچہ اپنے شکار کو دیوچے ہوے اون گڈریون کے غول کے مقابل جو بلائی جاکے اوسپر
چڑہتی کو آتے ہین غراتا ہی اور اونکی للکار سے نہین ڈرتا اور اونکی ہجوم سے دب نہین جاتا اوسیطرح رب العالمین
لڑنیکو اوتریگا صیہون پہاڑ پر اور اوسکے ٹیلے پر جیسا پرندا پہرا آتا ہی ویسا ہی رب العالمین یروشالم پر سایہ
کریگا سایہ کریگا اور نجات دیگا ترس کہائیگا اور بچائیگا اے تم اوسکی طرف پہرو جسسے بنی اسرائیل نے نہایت
بغاوت کی ہی کیونکہ اوسی دن ہر ایک انسان روپے کے بتون کو اور سونے کی پتلیونکو جو تمہارے ہاتہون
سے گناہ کرنے کے لئے بنائی ہین ردکریگا اور آسور گرجاویگا اوسکی تلوار سی جو انسان نہین ہان اوسکی تلوار
جو آدمی نہین اوسی ہلاک کریگی وہ تلوار کے ڈر سے بہاگیگا اور اوسکے جوان مرد خراج گذار نہین گے اور وہ خوف
کے سبب اپنے مضبوط مکان مین چلا جاویگا اور اوسکے سردار جہنڈی سی لرز جاوینگے یہ خداوند فرماتا ہی جسکی
آگ صیہون مین اور جسکا تنور یروشالم مین ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ آسوریون کی
فوج سی اللہ تعالے صیہون کو بچاویگا تاکہ یہودیون کو مصر سے مدد مانگنے کی حاجت نہ رہے جسطرح پرندا پنے
بچہ کو بچاتے ہین چارون طرف اوڑ کے اوسیطرح اللہ تعالے یروشالم کو بچاویگا اور پہر وہ بتون کو چہوڑ
دینگے اگرچہ وہ بت سونے چاندی کے ہون اللہ تعالے آسوریونکو غارت کردیگا کسی انسان کی تلوار سے نہین بلکہ
فرشتے کی تلوار سے سونحاریب بہاگ گیا اوس تلوار سے جو دکہائی نہین دیتی تہی اور وہ نینوی کو چلا گیا اور
اوسکے شہزادے بہی خوف زدہ کردی گئی تہی اوس جہنڈی کی باعث سی جسکو اللہ نے صیہون پر ظاہر کیا اور آگ
اوسکے قربانگاہ کی جو قربانیون کو جلاتی تہی وہ اوسکے لوگون کی حفاظت تہی اے محمدی بہائیو سنحاریب کی
سب فوج جو یروشالم کے قریب تہی اللہ کے حکم سے فرشتے کی مار ڈالی اور وہ بہاگ گیا مگر اوسکے جوان مرد خراج
گذار نہین ہوے اور یروشالم کے لوگ اوسوقت بچ گئے تہے اور یہان پہلے یہ خبر ہی کہ جو لوگ مصر والون سے مدد مانگتے
ہین یعنی یروشالم کے لوگ وہ اور مصر والے ایک ساتہ ہلاک ہونگے بخت نصر نے یروشالم والون کو اور مصر
والون کو قتل کیا مگر وہ خود عراقی تہا اور یہان آسور یعنے عراق والونکے قتل کی بہی خبر ہی یہ تینون باتین
محمدیون کے جہاد مین اکٹہی ہوئین اوسسے پہلے ہرگز اکٹہی نہین ہوئین یہ خبر بیشک اوسی وقت کی ہی اللہ تعالے

محمدی فوجون کے ساتھ یروشالم والون سے لڑنے کو اوترا پھر اونپر سایہ کیا اور آگ کو نجات دی یعنی اوس کے
شہر کو محمدیون کے قبضے مین کر دیا بت سے یہود اور نصاریٰ کو محمدی کر دیا ہر ایک انسان نے جنکو جیسا کہ
پادریون کی کتابون سے ظاہر ہے کہ نصاریٰ اوندنون مین سونے چاندی کے بت اور صلیبین بناتے تھے جو محمدی
ہوے اونھون نے صلیبیون اور بتون کو پھینکدیا آسوری یعنے عراق والے اللہ کی تلوار سے قتل ہوے
محمدیون کی تلوار انسان کی تلوار نہین تھی وہ تلوار اللہ کی تھی جو اللہ کے حکم سے اور اوسکی شریعت کے
موافق تھی چوتیسوین باب مین بھی اللہ نے فرمایا ہی کہ میری تلوار آدومیون پر عدالت کرنیکو اتری
گی عراق کے سردار بار بار بھاگ گئے اسکا بیان اس کتاب کے آخر مین دیکھو عراق والون نے محمدیونکو
خراج یعنے محصول دینا قبول کیا اسکا بیان امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی کتاب الخراج مین دیکھو
بتیسوان باب ۳۲ دیکھو ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور سردار عدالت سے حکمرانی کرینگے اور ایک شخص
آندھی سے پناہ کی جگہ کی مانند ہوگا اور طوفان سے چھپنے کی جگہ اور پانی کی ندیون کی مانند خشک زمین مین اور
بھاری چٹان کے سایہ کے مانند ماندگی کے سرزمین مین ای محمدی بھائیو عراق والون پر جہاد کی خبر دیکر اللہ
تعالے پھر جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاف صاف پتے بتلاتا ہی کہ وہ دین کا بادشاہ سچائی سے
بادشاہت کریگا اور سردار یعنی اوسکے نائب عدالت سے حکومت کرینگے عبرانی مین لفظ ساریم کا ہی اسکے معنی شہزادے
اور جگہ بھی آئین مین بیان پادریون نے شہزادون کا ترجمہ کر دیا پھر اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہی کہ اوس
بادشاہ عادل کا ظہور اوس ملک مین ہوگا جہان آندھی ظلم اور فساد کی ہر طرف چل رہے ہی کفر اور جہالت کا طوفان
ہر طرف زور پر ہے ایمان اور علم کے نہ ہونے سے عرب جلے ہوے ہین جیسے بن پانی کی سوکھی زمین سایہ انکو
کہین نہین ملتا لوگ اوس سایہ کی تلاش مین تھکے جاتے ہین ایسے ملک مین اوسکے ظہور کی یہ صاف مثال ہی کہ
خشک زمین مین پانی کی ندیان بہہ نکلین بڑی چٹان کا سایہ بڑے میدان کی دھوپ مین مل گیا آندھی
اور طوفان اور ہوا سے پناہ کی جگہ مل گئی یہی مثالین چھبیسوین باب مین بھی ہو چکی ہین جہان صاف بابل
کے ویرانی کے خبر دی ہی اور یہ مثال دی ہی کہ آندھی سے ایک پناہ کی جگہ اور گرمی جو ایسے مکان مین
ہو جہان پانی نہو وہان ابر کے سایہ سے گرمی مٹجائے خشک زمین کا لفظ ترپنوین باب مین بھی ہی جہان
آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہے یہ خاص پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی پادری میتھر نے اور
پادری ڈایوڈ ٹی نے اسکو حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر ٹھہرایا ہی ای ایمان والون یہ پتا حضرت عیسے سے

منزلون و ور بھی وہ تو ملک شام مین پیدا ہوے جہان تورات اور زبور اور نبیون کے کتابین پھیلی ہوئین
تھین اور حضرت زکریا او حضرت یحیی علیہما السلام اوسوقت مین وہان موجود تھے اشعیا فرماتا ہی اور اونکی آنکھین
جو دیکھتے ہین تو دھندلائین گی اور اونکے کان جو سنتے ہین نہین گے بی لحاظ کا دل بھی معرفت سمجھیگا اور ہکلے
کی زبان صاف بولنے پر مستعد ہوگی پاجی آدمی پھر صاحب مروت نہ کہلائیگا اور بخیل کو کوئی سخی نہ کہیگا
طامس اسکاٹ اٹھائیسوین باب کے بیان مین لکھچکا ہی کہ حزقیا بادشاہ کی اصلاح کرنے کے بعد بھی
ملک یہودیہ مین بی انصافی پھیلی ہوئی تھی اس مقام مین پہلے تو لکھتا ہی کہ یہ خبر حزقیا بادشاہ کی ہی کہ اونے
جاہل لوگون کو اچھی طرح تعلیم کیا پھر لکھتا ہی کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی او اونکی روحانی فیض اور بڑے
علم کی ہی کہ جو لوگ دین مین کم زور تھے وہ علم مین کامل ہوجاوینگے اور جو لوگ اتنا بھی نہین بول سکتے تھے کہ لوگ
سمجھ لین صاف صاف خدا کے حکمونکا بیان کرینگے اور نیکی اور بدی کی پہچان لوگونکو اچھی طرح ہوجائیگی
احمق کو پھر لوگ عزت دار نہین کہینگے جیسا خوشامد سے لوگ کہا کرتے تھے اشعیا فرماتا ہی اے عورتو جو
تم چین مین ہو اوٹھو میری آواز سنو سال سے کچھ زیادہ عرصہ مین اے بی پرواؤ تم بی آرام ہوجاوگی
طامس اسکاٹ کے کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ خبر سنحاریب کے حملہ کی ہی پھر فرماتا ہی اے عورتو
تم جو سکھ مین ہو گھبراؤ اے بی پرواؤ اپنے تئین برہنہ اور ننگا کرو اور ٹاٹ اپنی کمرون پر باندھو
وی عمدہ کھیتون کے اور پھلدار انگوری درختون کے سبب اپنی چھاتیان پیٹتی ہین میرے لوگون کی سرزمین
مین کانٹے اور سد اگلاب جین گے ہان باغ و بہار شہر کے سارے شادمان گھرون مین بھی کیونکہ محل چھوڑ دیے
جاوینگے اور شہر کا انبوہ سنسان ہوگا عوفیل اور دیدبانی کا برج مدت تک ماند ہونگے گورخرون کی آرام
گاہین اور گلون کی چراگاہین جبتک کہ عالم بالا سے روح ہم پر اونڈیلی نجاوی تب بیابان باغ ہوجائیگا اور
باغ ایک جنگل گنا جاویگا تب بیابان مین عدل بسیگا اور صداقت یعنی سچائی باغ مین رہا کریگی اور صداقت کا
انجام صلح ہوگا اور صداقت کا پھل ہمیشہ کا چین اور آرام ہوگا کیونکہ میرے لوگ چین کے مکانون مین اور بے
خطر گھرون مین اور آسودگی اور آسایش کے کاشانون مین رہین گے اور ساوس جنگل کے گرنے مین اولے گرینگے
اور وہ شہر پستی مین پست ہوجاویگا تم نجبا ور ہو جو سب نہرون کے آس پاس بوتے ہو اور بیل اور گدہونکے
پانو چلاتے ہو طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یروشالم کی عورتین عیاش اور خراب تھین اور کچھ دین کا
خیال نہین رکھتی تھین اس لیے خاص اونسے خطاب کیا عوفیل جسکا ترجمہ قلعہ ہی ایک پہاڑ صیہون کا تھا

جو کسی قدر بلند تھا اوربی کنارہ کی طرف نزدیک مسجد کے جو اوسکی تھوڑی دور پر دکھن کی طرف واقع ہی
اور اس ضلع کی ایک تلوار تھی جو اوسکو باقی حصہ صیہون سی جدا کرتی تھی مطلب یہ ہی کہ قید سے چھوٹنے سی پہلے یہودیونپر
روح اونڈیلی گئی کہ انھون توبہ کی اور دعا مانگی او یروشالم جو پھر بنایا گیا اور وہان شریعت پھیلی تو جنگل
ایک باغ بن گیا اور وہ جو پہلے بت پرستی کر چکے تھے اگلے زمانے مین اور اللہ کو بھی پوجتے تھے تو وہ جنگل
شمار کیا گیا پھر لکھتا ہی کہ یہ مطلب بن نہین سکتا کیونکہ بربادی یروشالم کی بڑے زمانے تک قائم نہین
رہی کہ اسمین روح اونچی پر سے اونڈیلی گئی ہو لیکن حال کی بربادی یہودیون کی او یروشلم کا تباہ ہونا
قائم رہیگا یہان تک کہ روح اونڈیلی جاوی جیسا پنتکوست کے دن تھا دیکھو پادری نے اقرار کیا کہ یہ ذکر
پہلی ویرانی اور آبادی کا نہین کیونکہ وہ ویرانی ستر برس رہی اور یہان عبرانی مین عد عولام کا لفظ ہی
یعنے ہمیشہ تک مگر یہان یہ معنے مین کہ بڑی مدت تک کیونکہ اوسکی بعد پھر آبادی کی خبر دی ہی پادری اقرار کرتا ہے
کہ یہان دوسری ویرانی کا ذکر ہی جو رومیون کی ہاتون حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد ہوے پھر اسکے
بعد آدریان بادشاہ نے شہر کو پھر بنایا مگر مسجد اوسی طرح چھ سو برس کے قریب تک ویران رہے یہانتک
کہ محمدیون کی ہاتون اللہ نے اوس پاک مسجد کو پھر آباد کیا مگر پادری محمدیون کی ضد سے اس آبادی کو بھی
ویرانی سمجھتا ہی اور لکھتا ہی کہ وہ آبادی جسکا یہان وعدہ ہی وہ ابھی نہین ہوے وہ جب ہوگی
جب روح القدس کا فیض اوتریگا جسطرح حواریون پر عید پنتکوست کے دن اوترا تھا یا اللہ
پادریون کی آنکھین کھولدے اور اونکو دیکھلا دے کہ وہ وقت آچکا روح القدس نے اللہ کے حکم
سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوتارا روح القدس اور قرآن کا فیض جو روح کی طرح دلونکو زندہ
کرتا ہی سارے جہان کے ایمان والون پر آسمان کیطرف سی اونڈیلا گیا بیابان اس کتاب مین عرب کو کہا ہے
جیسا کہ بیالیسوین باب کی گیارہوین آیت مین بیابان کے لفظ کے ساتھ مکہ اور مدینے کا پتا دیا ہی یہان
ارشاد ہوتا ہی کہ بیابان باغ ہو جائیگا سو ایسا ہی ہوا ملک عرب جو ویران تھا جہان مدتون اللہ کا کلام
نہین اوترا تھا وہ بیابان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اللہ کے کلام کے نور سے اور اللہ
کے رسول کے جمال نورانی سے باغ و بہار ہو گیا اور فرمایا کہ باغ جنگل گنا جائیگا سو ایسا ہی ہوا ملک شام جہان
اللہ کا کلام سیکڑون برس اوترتا رہا تھا وہ باغ و بہار ملک اوس وقت مین جنگل کی مانند ہو گیا تھا کیونکہ اللہ
کے کلام کا اوترنا چھ سو برس سے موقوف ہو گیا تھا اس باعث سے وہان کفر اور شرک پھیل گیا تھا

پھر فرمایا کہ بیابان مین عدل بسیگا اور صداقت یعنے سچائی باغ مین رہا کریگی سو ایساہی ظہور مین آیا اللہ کا کلام
جو عرب کے بیابان مین عدالت کے ساتھ اوترا وہان سے وہ سچا دین ملک شام مین بھی آیا عرب اور
شام سارا باغ و بہار ہوگیا اور صداقت یعنے سچے دین کا پھل صلح اور ہمیشہ کا آرام ہوا ایمان والے
وہان ہمیشہ امن امان سے رہتے مین بت پرستون کا زور ٹوٹ گیا اونکا سلطنہ نہ رہا اونکے شہر اوجڑ
گئے اور بابل ویران ہوگیا اور ملک شام کے ایماندار جابجا بی خطر اناج بونے لگے طامس اسکاٹ ان
آیتون کا یون مطلب لکھتا ہی کہ بیابان مین عدل بسیگا یعنی یہودیون اور بت پرستون مین سچا دین
پھیلجاویگا دنیا کے اوس حصے مین جو اب تک جنگل ہی اور جس مین بہت کم میوہ دار کھیت ہین امن والے
لوگ امن اور چین مین رہینگے اسواسطے اونکے دشمنون کے مکانون کو برباد کردیگا گو کہ بی شمار مثل جنگل کے
درختون کے ہین اور وہ شہر جو مدت سے جھوٹے عیسائیون کے بادشاہی کا مقام رہا ہی گھٹا دیا
جائیگا تب محنت عیسائیون کی کامیاب ہوگی اون لوگونکی طرح جنھون نے زمین کو سینچا اور بیج بویا
تینتیسوان باب ۳۳ پھر وا ویلا ہی کہ تو اوجاڑتا ہی اور اوجاڑا نہ گیا تھا تو لوٹتا ہی اور لوٹا نہین گیا
تھا جب تو اوجاڑ چکیگا تب تو اوجاڑا جائیگا اور جب تو لوٹ چکیگا تب تو لوٹا جائیگا ای خداوند ہمپر رحم کر
کہ ہم تیری راہ تکتے ہین تو ہر صبح اونکا بازو ہوا اور مصیبت کے وقت ہماری سلامتی پادری ڈایلیٹی لکھتے ہے
کہ یہ پیشخبری ہی برخلاف آسوریون اور کلدیون اور اور دشمنون کے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ
سنحاریب نے اپنے گرد پیش کی قومونکو لوٹ لیا اور حزقیاسی قول توڑا اسو یہ خبر دی جاتی ہی کہ تو فوراً
نا امید ہوجاویگا بعد اسکے سلاطین کے حق مین فتح کی دعا ہی ارشاد ہوتا ہی لوگ گھڑبڑی کی آواز سنتی
ہی بھاگ گئے تیرے اوٹھتے ہی قومین تتر بتر ہوگئین اور تمھاری لوٹ کا مال اسطرح بٹورا جاویگا جسطرح
کیڑے بٹور لیتے ہین وے ٹڈیون کی دوڑنے کے مطابق اوسپر دوڑین گے ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے نزدیک تو یہ آیت بھی دعا مین داخل ہی اور مطلب یہ ہی کہ یا اللہ جسوقت تو دشمنون سی لڑیگا اوٹھیگا
تیری فوج کی گھڑبڑی کی آواز سنتے ہی لوگ بھاگین گے پھر دشمنون سے فرمایا کہ تمھارا مال لوٹا جائیگا جسطرح
کلّے بٹورتے ہین درختون پر سے سبزی کو اور ٹڈیان ادھر اودھر دوڑتی ہین اناج پر پادری ڈایلی بھی
اسی کے موافق لکھتا ہی کہ یہ ایک بیان ہی اوس بربادی کا جو اللہ تعالے نے انکے دشمنون پر بھیجی ہی طامس
اسکاٹ یون مطلب لکھتا ہی کہ اللہ تعالے نے آسور کی بادشاہ سے فرماتا ہی کہ تیری حملہ کے وقت سب بھاگ گئے

جب آسوری فوج مرگئی تو یہودیون نے اونکا مال لوٹ لیا جو وہ چھوڑ گئی تھے ارشاد ہوتا ہی خداوند سربلند ہے کیونکہ وہ بلندی پر رہتا ہی وہ عدالت اور صداقت سی صیہون کو معمور کردیتا ہی اور تیرے زمانیکی پایداری ہوگی وہ تیرے لئی نجات اور حکمت اور دانش کا ذخیرہ ہوگا خداوند کا خوف اوسکا خزانہ ہی آئی محمدی بھائیو اللہ تعالے خبر دیتا ہی کہ صیہون کو عدل اور انصاف سی اور سچی دین سی آباد کرونگا وہان علم اور حکمت اور خدا کے خوف کا خزانہ ہوگا اور تمھارے اوس زمانہ کو پایداری ہوگی یہ پتا صاف محمدی وقت کا ہی شہر صیہون اور مسجد بیت المقدس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت سے آجتک آباد ہی اور دین کی علم ہی اور اللہ کے خوف سی معمور ہی ارشاد ہوتا ہی دیکھو اونکے سارے بہادر باہر کھڑے ہوکی چلاتی اور صلح کی ایلچی پھوٹ پھوٹکر روتے ہین شاہراہین سنسان ہین کہ چلنے والا نرہا اوسنی قول توڑا شہرون کو حقیر جانا اور انسان کو حساب مین نلایا زمین کڑہتی اور مرجھاتی ہی لبنان رسوا ہوا اور کملایا جاتا ہی سرون بیابان کی مانند ہی باسان اور کرمل کے پتے جھڑجاتے ہین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ قاصد لوگ جو صلح کی درخواست کے لیے گئے تھی بہت رونے حملہ والون کی بی رحمی دیکھکے اور سنحاریب نے اقرار توڑ ڈالا اللہ فرماتا ہی اب مین اوٹھونگا خداوند فرماتا ہی اب مین بلند ہونگا اب مین اپنی تئین بلند کرونگا تمھارے پیٹ ہی مین کوڑی کا حمل ہوگا تم کرکٹ جنوگے تمھاری غضبناکی وہی آگ ہی جو تمھین بھسم کریگی اور قومین جلتے ہوے کنکر کے مانند ہونگے وہ کاٹی ہوی کانٹون کے مانند آگ مین جلائی جاوینگی پادری مجاویر یمی لکھتا ہی کہ اب سی مراد وہ وقت ہے جسکو اللہ تعالے مقرر کریگا بعد اسکی کہ دشمن اپنا غصہ دکھلا چکین گے آسوری مقتا رستمام ارادے برباد ہوجاوینگی آئی محمدی بھائیو اللہ تعالے نے اوس بادشاہ ظالم کے ظلم کا ذکر کرکے وعدہ کیا کہ اب مین اپنا غلبہ اور بلندی ظاہر کرونگا اور ظالمون کو غارت کردونگا جیسا قرآن مجید مین فرمایا کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ لکھدیا اللہ نے کہ بیشک مین غالب ہونگا مین اور میرے پیغام پہونچانے والے پھر صاف قومون کا لفظ فرمایا یہ صاف آخری زمانہ کی خبر ہے جسمین ساری قومون پر جہاد ہوا ارشاد ہوتا ہی تم جو دور ہو سنو کہ مین نے کیا کیا اور تم جو نزدیک ہو میری قدرت کا اقرار کرو وے گناہگار جو صیہون مین ہین ڈرگئی کپکپی نے بی دینون کو گرفتار کیا ہی کون ہم مین سے اوس ہلاک کرنے والی آگ پاس رہیگا اور کون ہم مین سے ہمیشہ رہنے والے شعلون پاس ٹہریگا یہ ترجمہ جو ایک پادری نے کیا ہی اصل عبرانی کے موافق ہی اور ترجمہ انگریزی جو تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین ہے

اور یا دریون کے بیان پڑھا جاتا ہی اوسمین بھی یون ہی ترجمہ کیا ہی کون ہم مین سے رہیگا کھا جانیوالی آگ کی ساتھ
کون ہم مین سے رہیگا ہمیشہ کے شعلون کے ساتھ مگر پادری میتھ نے یون ترجمہ کردیا کون ہم مین سے اوس ہلاک
کرنیوالی آگ مین رہ سکتا ہی اور کون ہم مین سے ہمیشہ رہنیوالے شعلون کے درمیان بستی کرسکتا ہی درمیان
کا اور پاس کا لفظ عبرانی مین نہیں مگر قرینہ سے تفسیر ڈالی والے نے پاس کا لفظ لکہا تھا اب میان
کا لفظ دوسرے پادری نے لکہدیا طامس اسکاٹ نے یون مطلب بیان کیا ہی کہ بہت سے مکار بھی صیہون مین
تھے جو آنے والی بربادی سی بہت ڈرتے تھے اور اوس ہمیشہ کی آگ سے ڈرتے تھے جو بدکارون کی سزا
کی واسطے اوس جہان مین ہی یا یہ مطلب ہی کہ آسوری فوج کے ہلاک ہوجانے سے وہ لوگ ڈر گئے اب ہم کہتے ہین
کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ وہی وقت جسمین سب قومون کی سزا دینے کا وعدہ اوپر کی آیت مین ہی اوسی وقت کی
اللہ خبر دیتا ہی کہ صیہون کے رہنے والے گنہگار بھی اوس وقت رعب مین آجاوینگے پھر اللہ تعالے حضرت
اشعیا علیہ السلام سے کہواتا ہی کہ ہم مین سے یعنے اسرائیلیون مین سے کون شخص ایسا ہوگا جو آخری
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے وہ پیغمبر فنا کرنے والی آگ کی طرح پر ہی جسکے جلال کے زور سے
اور قہر کے گرمی سے کافر جل جاوینگے حضرت ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ مین بھی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی تعریف میں اسی طرح کا سوال فرمایا ہی کہ اوسکی آنے کی دن کون ٹھہر سکیگا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہی جو کھڑا
رہیگا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دہوبی کے صابن کے مانند ہی اور وہ روپے کا میل کاٹتا ہوا اور اوسے
خالص کرتا ہوا بیٹھیگا اسی راہ سے یہان بھی آگ سے مثال دی ہی اور شعلون کا لفظ آپ کے
اصحابون کیطرف اشارہ ہی اوپر انتیسوین باب مین ہوچکا ہی کہ اللہ تعالے آگ کے ہلاک کرنیوالے
شعلے کے ساتھ سزا دینے کو آویگا اور تیسوین باب مین ہی کہ اللہ تعالے اپنی قہر کی شدت اور جلانے
والی آگ کے شعلے کے ساتھ اپنے ہاتھ کا اوترنا دکھلائیگا اس جگہ یہ سوال کرکے حضرت اشعیا
علیہ السلام جواب دیتے ہین اور اللہ کے حکم سے فرماتے ہین جو راستی سے چلتا ہی اور سیدہی باتین کرتا ہے
جو اوس سود کو جو جور و جفا سے حاصل ہو ناچیز جانتا ہی جو رشوت کے علاقہ سے اپنا ہاتھ کھینچتا ہی جو اپنے
کان بند کرتا ہی تاکہ خونریزی کی مشورت نہ سنے اور آنکھیں موندتا ہی تاکہ بدی نہ دیکھے یہ اوس سوال
کا جواب ہے یعنے اسرائیلیون مین سے جو پرہیزگار ہین اور بی طمع ہین وہی اوس رسول پاک کے ساتھ
رہینگے اور طامس اسکاٹ کے نزدیک یہ جو پرہیزگارونکا ذکر ہی اونکی خبر اسکے بعد دوسرے آیت مین ہے

ارشاد ہوتا ہی وہی ہے جو اونچے پر رہیگا اوسکی پناہ گاہ پہاڑ کا قلعہ ہوگا اوسکو روٹی دیجایگی اوسکو پانی بھی ہر وقت
ملیگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ حزقیا کا چال چلن اچہا تہا اوسنے اوسکو اور اوسکی مددگارونکو اونچے پر کردیا
جہانتک حملہ کرنیوالون کی سوچ سے باہر اسیطرح اونکو تباہی سے بچا لیا اور ہمارے نزدیک یہ خبر اون اسرائیلیون
کی ہی جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لائے وہ دنیا مین بھی امن امان سے اور عزت سے رہے
ارشاد ہوتا ہی تیری آنکہین بادشاہ کو اوسکی جمال مین دیکہین گے وے اون سرزمینون پر جو بہت دور ہین
نظر کرینگی تیرا دل اوس ہول کو تامل سے سوچیگا کہان ہی وہ لکہنیوالا کہان ہی وہ تولنیوالا کہان ہی
وہ جو برجون کو گنتا تہا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ حزقیا بادشاہ جب ٹاٹ اوڑہ کر مسجد مین دعا
کرنیکو گیا لوگ اپنی بادشاہ کو اوس حالت مین دیکہکر غمگین ہوے سو ارشاد ہوتا ہی کہ تم اوسکو بادشاہی لباس
مین پہر دیکہوگے اور وہ یروشلم مین گہیرے ہوے تہے ارشاد ہوتا ہی کہ تم بڑی دور دور زمینون مین
امن امان سے چلو پہروگی آسوری فوج کے سردارون نے اونکی خوراکین بانٹین اور سونا چاندی تولا سو
یہ لوگ سب جلتے رہینگے پادری ڈایو ویڈ پہیلے اوسکو حزقیا پر جماتا ہی پہر حضرت عیسی علیہ السلام کی
بشارت ٹہراتا ہی اور ہمارے نزدیک اسکا یہ مطلب ہی کہ تم آخری زمانے مین آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کا حسن اور جمال دیکہوگے اور دور دور کے ملکون مین خداپرستی پہیلیگی تم اون ملکون کی امن
امان سے سیر کروگے اور بت پرست ظالم فنا ہوجاوینگے اسکے بعد دیکہو کیسا صاف پتا اوس وقت کا
اللہ تعالے بتلاتا ہی اور فرماتا ہی تو پہر اوس زبردست گروہ کو نہ دیکہیگا اوس قوم کو جسکی بولی ایسی مشکل
ہی کہ تو سمجہ نہین سکتا اور زبان بیگانہ ہو کہ سمجہ مین نہین آتی دیکہو یہ ذکر حضرت اشعیا علیہ السلام کی وقت
کا نہین ہی اوس وقت مین اگرچہ آسوری یعنی عراقی فوج کو اللہ نے غارت کردیا مگر پہر حضرت ارمیا علیہ
السلام کے وقت مین بابل کی فوجون نے یروشلم کو برباد کردیا پہر حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد رومیون
نے اوس شہر کو ویران کردیا اور پہر توریت شریف کی بشارت مین یہ بات ہم لکہ چکا ہی کہ بابل والون کی زبان
عبرانی سے ملتی تہی اور رومیون کی بولی یہودیون کی بولی سے بالکل اجنبی تہی جسکو وہ نہین سمجہتے تہے معلوم
ہوا کہ یہان اللہ نے رومیون کا پتا دیا ہی کہ اون زبردست ظالمون کو پہر نہ دیکہوگے گویا اونکا زور ٹوٹ
جائیگا سو اونکا زور محمدی تلوار سے ٹوٹا اور بہت کم زور ہوگیا ارشاد ہوتا ہی ہماری عیدگاہ صیہون
پر نظر کر تیری آنکہین یروشلم کو دیکہینگی کہ سلامتی کا مقام ہی ایسا خیمہ جو ہلایا نجائیگا جسکی [illegible]

ایک بھی اوکھاڑی نجاویگی اور اوسکی ڈوریون مین سے ایک بھی توڑی نجاویگی بلکہ وہان ذوالجلال
خداوند ہمارے لیے چوڑی نہرون اور ندیون کی جگہ ہوگا وہان ڈانڈکی کوئی کشتی نہ جائیگی اونمین نمود
کے جہازون کا گذر نہ ہوگا کہ خداوند ہمارا حاکم ہی خداوند ہمارا شریعت دینے والا ہی خداوند ہمارا
بادشاہ وہی ہمکو بچاویگا طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسکا یہہ مطلب کہ آسوری فوج سے اس گرکو ذرا
بھی صدمہ نہ پہونچیگا اللہ تعالے اوسی بچا ئیگا گویا بڑے بڑے گھومنی والی دریاون سے گہرا ہوا ہی جن مین
جنگی جہاز دشمنون کا جا نہین سکتا پہر لکھتا ہی کہ یہہ خبر گرجا کی اور انجیل کی حفاظت و نگہبانی کی
ہی کیونکہ یروشالم حضرت اشعیا علیہ السلام کی بعد ایک جگہ بھی دشمنون کی حملہ سے قائم نہین رہا
اور خیمہ کی طرح باربار اوتار دیا گیا دیکھو پادری اقرار کرتا ہی کہ شہر یروشالم دشمنون کے ہاتھون بارہا
ویران ہوا ای محمدی بہائیو یہہ خاص پتا محمدی وقت کا ہی جسمین شہر یروشالم اور قلعہ صیہون اور
مسجد بیت المقدس سلامتی کا مقام ہوگیا بت پرستون کا زور ٹوٹ گیا بت پرست جو اوسکو توڑنے والے
اور ڈہا دینیوالے تھے اونکا گذر وہان تک نہین ہو سکتا ہی پادری اس پیشینگوئی کا کھلا ہوا ظہور دیکھ
بہال کر کہتا ہی کہ یروشلم سے مراد گرجا اور انجیل ہی زمین کے معنی آسمان کہدینا پادریونکا کام ہی ارشاد
ہوتا ہی تیری رسیان ڈھیلے ہو کے لٹک رہین لوگ مستول کی چول کو مضبوط نکرسکے وے پال نہ اوڑا
سکے سو لوٹ کا وافر مال بانٹا گیا لنگڑے بھی لوٹ پر قابض ہوگئی وہان کے باشندونمین کوئی نہ کہیگا
کہ مین بیمار ہون اون لوگون کے گناہ جو اوسمین بستی ہین بخشے جائینگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ آسوری
فوج کی تباہی ایک کشتی کی مانند تھی جو طوفان مین تباہ ہوجاتی ہی اونکے نشان جاتے رہے مستول گرگئے
اونکی کشتی کا اسباب لوٹا گیا لنگڑے بھی لوٹ لینے کو چلے اور بیماری نے اونکو نہ روکا پہر لکھتا ہی کہ اس اخیر
کی آیت مین ایک بڑا مطلب نکلتا ہی یہہ عیسائی جماعت کی خبر ہی یا بہشت کی بشارت ہی پادری یہہ نہین
دیکھتا کہ یہہ سب پتے اور نشان محمدی وقت کے ہین اوسی وقت مین شہر یروشالم کو اللہ نے دشمنونسی
امن دیا اور دشمنون کا جہاز ڈوب گیا اور اونکا مال جابجا لوٹا گیا معلوم ہوا کہ جو محمدی لوگ شہر یروشالم
مین بستے ہین اونکے گناہ بخشے جائینگے

چونتیسوان باب

اے قومو تم نزدیک آکے سنو اور اے
لوگو تم کان رکھو زمین اور اوسکی آبادی دنیا اور سب چیزین جو اوس سے نکلتی ہین سنین کیونکہ خداوند کا
قہر ساری قومون پر اور اوسکا غضب اونکی ساری فوجون پر ہی اوسنے اونہین حرم کردیا اوسنے

اونہین سونپ دیا کہ ذبح کیجی جائین اور اونکے مقتول پھینک دیے جائینگے اور اونکی لاشون سے سڑی بو اوٹھیگی اور پہاڑ اونکے لہو سے پگھل جائینگے اور آسمان کا سارا لشکر گل جائیگا اور آسمان کاغذ کی تاو کی مانند لپیٹے جاوینگے اور اونکا سارا جتھا یون جھڑ جائیگا جیسے کہ انگور کے درخت سے پتے اور انجیر کے درخت سے کمہلایا ہوا پتا جھڑ جاتا ہی کہ میری تلوار آسمان مین شرابور ہوجاویگی عبرانی مین لِرِوْثاہ کا لفظ ہے یہی لفظ آگے بڑھکر پھر آیا ہی وہان پادری میتھیو نے یہی ترجمہ کیا ہی کہ اونکی سرزمین لہو سے شرابور ہوجائیگی مگر اس جگہ یون ترجمہ کیا ہی کہ مست کرائی جائیگی اور ہنری اسکاٹ مین یون ہی کہ نہلائی جائیگی دیکھو وہ ادوم پر اون لوگون پر جنہین مین نے حرم کردیا ہی عدالت کرنے کو اوتریگی خداوند کی تلوار لہو سے بھری ہی وہ چربی اور بکری کے بچون اور بکرون کے لہو اور مینڈھون کے گردون کے چربی سے چکنائی گئی کیونکہ خداوند کو بصراہ مین ایک ذبیحہ کرنا ہی اور ادوم کے ملک مین بڑی خونریزی اور اونکے ساتھ گینڈے اور سانڈ اور بیل گرینگے اور اونکی سرزمین لہو سے شرابور ہوجائیگی اور اونکی گرد چربی سے چکنائی جائیگی کیونکہ خداوند کے انتقام کا دن بدلا لینے کا سال ہی کہ صیہون کا بدلہ لیوے پادری ہارن تفسیر مین لکھتا ہی کہ ادوم ایک صوبہ تھا جو ملک یہودیہ کے دکھن حصہ کی انتہا پر تھا اور اوسمین کس قدر عرب کا بھی حصہ ملا ہوا تھا پادری شیزر کتاب مقدس کے لغت کی کتاب کے بائیسوین صفحہ مین ملک ادوم کے بیان مین لکھتا ہی کہ ادوم کے شہرون مین جو سب سے زیادہ مشہور تھے وہ بُصرا سیلع یعنے پترہ ایلات عصیون جبر مین پادری مری کشف الآثار مین لکھتا ہی کہ یہ ملک یہودیہ اور بحر مردار کے دکھن طرف تھا اور پورب کے طرف پہاڑی عربستان کے پاس ایکی سرحد تھی اور کبھی وہ عربستان مین گنا جاتا تھا آپ محمدی بھائیو دیکھو پہلے اللہ تعالے نے ساری قومون مین قتل ہونے کی خبر دی پھر اوسکے ساتھ قیامت کا پتا دیا کہ آسمان لپیٹا جائیگا اور تارے جھڑ پڑینگے جیسا کہ قرآن شریف مین فرمایا ہی کہ ہم آسمان کو لپیٹین گے کاغذ کے لپیٹنے کے طرح اور فرمایا کہ تارے جھڑ پڑینگے پادری ڈایوڈی بھی اقرار کرتا ہی کہ یہ خبر قیامت کی ہی ایمان والو اسمین یہ اشارہ ہی کہ اس محمدی جہاد کے بعد انجام یہ ہوگا کہ قیامت آجاویگی پھر ادوم اور بُصری کا پتا دیا کہ وہان خون بہایا جاویگا یہ بُصری جو ملک ادوم کا ایک شہر تھا صحابہ کے وقت تک موجود تھا حدیثون مین جابجا اسکا ذکر ہی عبرانی مین اوسکو باصرا لکھا ہی

اور حدیث کی کتابون مین بُصرے ہی کے ساتھ لکھا جاتا ہی اور الف پڑھا جاتا ہو اور سرے پر جو پیش
ہو اور وہ بصرہ جو کہنے کی طرف ہی اُسکا بیان ذکر ہنین ہی اُسکے آخر مین ہ لکھی جاتی ہی ناسے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تیسرے سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے وقت مین
حضرت خالد ابن ولید جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی تلوار خطاب دیا تھا اُنھون نے جاکر
اُس بصرے کو فتح کیا اون دنون مین وہان انصاری کا عمل تھا واقدی نے لکھا ہی کہ روماس جو اوس
شہر کا حاکم تھا بڑا علم والا تھا وہ سوار ہوکر آیا اور محمدی ہوگیا باقی نصرانیون نے لڑنا شروع کیا آخر
بھاگ گئے اور شکست کھائی روماس مسلمانون کو شہر مین لی گیا فوج کے سردار کو قتل کیا پادری
مارش مین نے بھی سیر الاسلام مین لکھا ہی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت مین خالد نے بُصرے
کو فتح کیا اور اُنکا حاکم پہلے ہی حملہ مین مسلمانون کے ساتھ ہوگیا یہ شہر بُصرے جو دمشق سے چار
منزل پر ہی عرب جو ریگستان کے یعنی مکہ اور مدینے کے رہنے والے تھے اونکی تجارت کی یہ بڑی
جگہ تھی اے ایمان والو اللہ تعالے نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو صاف صاف پتا اس لڑائی کا پہلے
سے بتلا رکھا کہ بُصرے مین ایک ذبیحہ ہوتا ہی اور ادوم کے تمام ملک مین بڑی خونریزی ہونی والی
ہی اس جگہ پر مدینے شریف کے پاس ملک شام کی طرف کے مقامون مین جو لڑائیان کافرون سے ہوئی
ہین اُنکو دیکھنا چاہئی سلع مدینہ منورہ کا نام ہے وہ ادومیون کا پایہ تخت ہوگیا تھا تو ادومیونکا
ملک مدینہ پاک سے لگا ہوا تھا اُس ملک مین بڑے بڑے بہادر ہوے اونکی ساتھ گینڈے اور
سانڈ اور بیل یعنے بڑے بڑے بادشاہ اور رئیس قتل ہوے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ فقط کم
رتبے کے دشمن نہین بلکہ گینڈے اور سانڈ اور بیل یعنے مغرور اور بڑے بڑے بادشاہ دنیا کی برباد ہوجائینگے
جائینگے یہ سب صیہون کا بدلہ تھا کہ بابل والون نے اور رومیون نے صیہون کو ویران کیا تھا اور
ادومی لوگ اُسکے ویران ہونے سے خوش ہوے تھے اور لوٹنے مین اور قتل کرنے مین دشمنون کے
شریک تھے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہان بار بار قومون کو اللہ نے پکارا ہی اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ تمام دنیا کے بڑے ماجرے کی خبر دی ہی سو ہمکو یہ خیال آتا ہی کہ تمام قومین جو حضرت عیسے علیہ السلام
کے بادشاہی قائم کرنے کے لیے اونکے دشمنون سے لڑینگی یہ اوسوقت کی خبر ہی ادومیہ کے
لوگ یہودیون کے دشمن تھے سو ہو سکتا ہی کہ یہ پیش خبری تھوڑی سی یون پورے ہوگئی کہ آسوریون

نے بابلیون سے یونانیون نے رومیون نے اوسکی بربادی کی مگر ان لڑائیون کے بعد دین تین
پھیلا اسکی بشارت اسکے بعد موجود ہی غرض وہ بربادی ایسی تھی جسکا بیان بہت بڑا بیان ہی دیکھو
پادری نے پہلے لکھا ہی کہ عراق اور یونان اور روم کے بت پرستون نے جو ادوم کے بتون کو
تباہ کیا اسکی خبر بھی ہوسکتی ہی پھر آگے لکھتا ہی کہ یہ مطلب نہین ہو سکتا ہی کیونکہ اسکے بعد دوسرے
باب مین دین کے پھیلنے کی بشارت صاف موجود ہے اسکا ظہور ان لڑائیون کے بعد نہین ہوا پھر
پادری اقرار کرتا ہی کہ اگلی لڑائیون کے بعد ضلع ادومیہ کی ایسی ویرانی نہین ہوئی جسکا بیان بہت بڑا
بیان ہی اسکے بعد اللہ فرماتا ہی اور اوسکی ندیان رال ہوجاوینگی اور اوسکی خاک گندھک اور اوسکی
زمین رال سوزان ہوگی رات اور دن کبھی نہ بجھے گی اوسکا دھوان ہمیشہ اوٹھتا رہیگا نسل درنسل
وہ اجاڑ رہیگی اوس طرف سے ہمیشہ تک کسیکا گذر نہوگا حواصل اور خارپشت اوسکے وارث ہونگے
الو اور جنگلی کوے اوسمین بسینگے اور اوسپر ویرانی کا سوت پڑیگا اور سنسانی کا ساہول ڈالا جائیگا
اوسکے اشراف مین سے کوئی نہوگا جسے وے بلاوین کہ حکمرانی کرے اور اوسکے شہزادون مین سے کوئی
موجود نہین اور کانٹے اوسکے محلون مین اور اونٹ کٹارے اور گوکھرو اوسکے قلعون مین جمینگے اور وہ
بھیڑیون کی بستی اور شتر مرغون کے رہنیکا مکان ہوگا اور گیدڑ اور جنگلی بلیان ایکدوسرے سے ملاقات
کرینگے اور جھبوا بکرا اپنے یار کو پکاریگا اور رات کا پرندہ وہان آرام کریگا اور اپنے چین کا مقام پاویگا وہان
قفازہ بانبھی لگائیگی اور انڈے دیگی اور اپنی چھاؤن تلے سیویگی اور پوسے گی وہان گدھ جمع ہونگے
اور ہر ایک کے ساتھ اوسکی مادہ ہوگی تم خداوند کی کتاب مین ڈھونڈو اور پڑھو انمین سے ایک بھی کم نہوگا
اور کوئی بیجفت نہوگا کیونکہ اوسکے منھ نے یہی حکم کیا ہی اور اوسکی روح ہی جسنے اونھین جمع کیا ہی اور اوسنے اونکے لیے قرعہ ڈالا
اور اوسکے ہاتھ نے رسی ڈالکے اونھین حصہ بانٹ دیا سو وے ہمیشہ تک اوسکے وارث ہونگے اور پشت در پشت اوسمین
بسینگے طامس اسکات لکھتا ہی کہ اللہ تعالی اون جانورون کی حفاظت کریگا اور اونکی نسل مین ترقی کریگا حضرت
حزقیل کے صحیفہ کے پینتیسوین باب مین ملک ادوم کی ویرانی کی بڑی دھوم سی خبر ہی کہ اون لوگون نے اسرائیلیون سے عداوت
کی اللہ فرماتا ہی اوشعیر کے پہاڑ مین تجھے ویران اور بے چراغ کردونگا مین تجھے ہمیشہ تک ویران رکھونگا چودھوین آیت
مین ہے کہ جسوقت ساری دنیا خوشی کریگی تب مین تجھے ویران کرونگا جسطرح تونے اسرائیل

سے گھرانے کی میراث پر اسلیئے کہ وہ ویران تھی شادمانی کی اے شعیر کے پہاڑ تو اور سارا ادوم ویران
ہوگا پادری شیرنگ کتاب مقدس کے لغت کی کتاب مین لکھتا ہی کہ ساتوین صدی مین مسلمانون
کے حکومت کے سبب ادومیون کی تجارت مٹ گئی اور تمام ملک وہ بیابان بنا جو آجتک ہی ای ایمان
والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ساتوین صدی مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا
اسی صدی مین سارا ملک ادومیہ بیابان بن گیا معلوم ہوا کہ اسی وقت کے حق مین اللہ نے فرمایا
تھا کہ جسوقت ساری دنیا خوشی کریگی تب مین تجھے ویران کرونگا معلوم ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے ظہور کا وقت ساری دنیا کی ایمان والون کی خوشی کا وقت ہی ساری دنیا کی ساری
قومون مین جنھون نے نعمت ایمان کی پائی کسقدر اونکو خوشی ہوی کہ اللہ نے کفر اور شرک سے چھڑا کر
ہمکو نعمت ایمان کی دی اور دوسری خوشی یہ ہوی کہ جو لوگ ایمان والون کی جان اور ایمان کے دشمن
تھے اونکو اللہ نے قتل کیا ایمان والون کو امن امان دیا پہلے سے یہ بتا بتا رکھا کہ اوس خوشی کی وقت
مین ملک ادومیہ ویران اور جنگل ہو جائیگا اس وعدہ کے موافق یہ ملک آدمیون سے چھین کر
جانورون کو دے دیا پادری شیرنگ کتاب پاک کے لغت مین لکھتا ہی کہ بصرے ملک ادوم کا ایک
مشہور شہر تھا وہ اب تک بصرے کہلاتا ہی نبیون کی ہولناک پیش خبری اوسکی بابت بہت دنون سے
پوری ہوی اشعیا علیہ السلام کی چونتیسوین باب کی چھٹے آیت اور ترسٹھوین باب کی پہلی آیت
دیکھو چنانچہ اوسکی رونق بالکل جاتی رہی اور اب تک فقط چالیس یا پچاس گھر اور ایک قلعہ دکھائی
دیتا ہی قدیم زمانے مین بہت بھیڑ بکری وہان تھے اور ان دنون مین بھی جھنڈ کے جھنڈ نظر آتے
ہین پادری جریک کشف الآثار مین ملک ادومیہ کے ذکر مین لکھتا ہی کہ ولنی نے نقل کیا ہی کہ
بدوون نے گواہی دی ہی کہ اس ملک مین تیس شہر سے زیادہ تھے جو بالکل ویران ہو گئے اور
چھوڑ دئے گئے اور ایک شہر مین بڑے بڑے ستون والی عمارت تھی کہ اون ویرانون مین بعضے وقت
بدو لوگ اوس عمارت مین گلون کے سونے کے لیے تصرف کرتے ہین لیکن اکثر اوقات ان جگہون سے
پرہیز کرتے ہین کہ وہان بچھوون کی کثرت ہی اب دیکھو اس ملک کے ویران ہونے کی خبر دیکر بیابان
عرب مین ایمان کا نور پھیلنے کی اللہ خبر دیتا ہی پینتیسوان ۳۵ باب بیابان اور ویرانہ شادمان ہونگے
اور جنگل خوشی کریگا اور نرگس کی مانند کھل جائیگا اور پادری میتھر نے دوسرا ترجمہ حاشیہ پر یون

لکھا ہی کہ گلاب کی مانند کہل جائیگا وہ کثرت سے کلیان لائیگا اور شادمان ہوکے اور نعرہ مار کے خوشی کریگا لبنان کی شوکت اور کرمل اور سرون کی شرافت اوسے دیجائیگی وی خداوند کا جلال اور ہمارے خدا کی حشمت دیکھینگے آی محمدی بہائیو عبرانی مین صیاہ کا لفظ ہی جسکا ترجمہ بیابان ویرانہ لکھا ہی اور عراباہ کا لفظ ہی جسکا ترجمہ جنگل لکھا ہی اور ترسٹھوین باب مین جا بارض صیتاہ کا لفظ ہی وہان صیاہ کا ترجمہ لکھا ہی خشک زمین لغت عبرانی سے معلوم ہوا کہ اصل معنی خشک زمین کے ہین اور یکم کے معنے بھی سوکھی زمین کے ہین بعد اسکے عراباہ کا لفظ ہی جسکے معنے جنگل کے ہین مگر یہ بھی صاف اشارہ ہی کہ وہی جنگل جسکا نام عرب ہی وہ خوشی کریگا اور بیالیسوین باب مین بیابان کا لفظ فرماکر صاف مکہ اور مدینے کا پتا دیا ہی وہ صحرائی عرب کہلاتا تھا اور یرملک اور میہ کے ویران ہونے کی خبر دی جو صحرائی عرب کے نزدیک ہی اب صحرائی عرب کے آباد ہونے کی اللہ بشارت دیتا ہی کہ جنگل اور بیابان باغ کیطرح کہل جائیگا یعنے عرب کا بیابان جہان اللہ کا کلام نہین پہونچا ہرے بہرے ہین وہان کلام اللہ کا آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتریگا اوسکی فرحت اور بشاشت دلون مین پہیلیگی پادری شیرنگ نے آفتاب صداقت مین لکھا ہی کہ لبنان ایک کوہستان ہی ملک شام مین اوسکی ہرطرف اوسکی اوترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سرسبز رہتے ہین اور دریاے جلیل کے پاس کرمیل ایک پہاڑ ہی کرمیل کے معنے باغ اللہ کا اوسکی چوٹیون پر بلوط اور دیودار اور اوترائی مین تیج پات اور زیتون کے درخت اور طرح طرح کے پہول پیدا ہوتے ہین اور سرون ایک میدان ہی کرمل کے پاس تمام ہوا بیان آفتاب صداقت کا سو اللہ فرماتا ہی کہ شان اور شرافت ان آباد مقامون کے اوس کو یعنے عرب کو دیجائیگی یعنے جس طرح لبنان اور کرمل اور سرون درختون اور پہولون سے باغ وبہار ہو رہا ہی اوسطرح وہ عرب کا جنگل دین وایمان کے پہولون سے باغ وبہار ہو جائیگا افسوس ان پیشین خبرون کا ظہور پادریون کو نہین سوجہتا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ خزقیاہ کے دنو نین یہودیون کو فتح ہوئی جب اور میہ لوٹا گیا یہ اوسوقت کی کچھ خبر ہوسکتی ہی یا جب یہودی بابل کی قید سے پلٹے گئے یا بیشک حضرت عیسی علیہ السلام کی سلطنت کا ایک بڑا مضمون ہی جو یہان بیان کیا گیا ہی کہ غیر قومون نے انجیل کو قبول کیا اور بڑی جماعت خدا پرستون کی اونہین قایم ہوئی تو جنگل اور ویران مقام خوش ہونگے

اور گلاب کی طرح کھل گئے اب بھی ایک بڑا حصہ زمین کا ریگستان ہی جہان جا بستی نہین ہی لیکن جب اوسکا
باپ کی خبر دینے والا ظہور ہوگا تمام ملک خوش ہون گے خدا پرستون کے دشمن نکالے جاوینگے گنہگار
توبہ کرینگے جھوٹے عیسائیون کی بربادی کے بعد اور انجیل بہت پھیل جائینگے اور بت پرستون کا
ملک اپنے حصون مین بکثرت پھول کھلائیگا اور اللہ کی تعریف اور خوشی سے بھر جائیگا اور شان شوکت
اور عظمت لبنان کی بہت عزت دار اور میوہ دار مقامون کی جو گذرے ہوے زمانہ مین ہوئی ہی ویران اور اندھیر
ملک کو دیجائیگی گویا کہ بیدا اور لبنان و [illegible] کرمل کی بدل کر کے خشک ریگستان ہوگئی اور
وہان پر اگر سبز ہوگئی کیونکہ وہ لوگ خدا کی بزرگی دیکھینگے اور اللہ سے خوف کرنا اور اللہ سے
محبت رکھنا اور اوسکا پوجنا سیکھینگے آگے پادری حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد حواریون کے
وعظ سے بت پرستون کے ملک مین ایمان کے پھول کھلے اگرچہ روم اور [illegible] اور بڑے بڑے مغرور بادشاہون
پر اللہ کی تلوار رہتی ہی اور تم خوب جانتے ہو کہ محمدی وقت مین یہ دونو باتین اکٹھی ہوئی ہین ان
دونو باتون کی پیش خبری کا صاف ظہور ہوا پھر تم آیندہ زمانہ کی راہ کیون دیکھتے ہو اللہ سے ڈرو اور
تعجب نہ کرو جیسا ارشاد ہوتا ہی کہ کمزور ہاتھون کو زور دو اور ناتوان گھٹنون کو پائداری بخشو اونکو جو کچے دل ہین
کہو ہمت باندھو مت ڈرو دیکھو تمہارا خدا سزا اور جزا ساتھ لیے ہوے آتا ہی ہان خدا ہی آئیگا اور تمہین بچائیگا
علما اسکی بابت لکھتے ہین کہ اسکا یہ مطلب کہ تعلیم کرنے والے کچے دلون کو اس بشارت کی امید پر مصیبتون مین
تسلی دیتے ہین کہ اللہ اگرچہ کچھ دنون دشمنون کو رہنے دیگا مگر وہ بدلا لینے آویگا اور اپنے مصیبت زدہ
بندون کو بچائیگا یہ حضرت عیسی علیہ السلام کی پہلی بار آنیکی بھی خبر ہو سکتی ہی کہ اونھون نے کام شیاطین کا
برباد کیا اور بے ایمان یہودیون کو غارت کرنے کے لیے آئے اور اپنی سلطنت قایم کی اور آخری زمانہ
مین جو آپ آوینگے اوسکی خبر بھی ہو سکتی ہی مگر یہان پیش خبری اوس احوال کی معلوم ہوتی ہی جسکا بیان پہلے
باب مین تھا ای ایمان والو یہ قول پادری کا بہت ٹھیک ہی پہلے باب مین اللہ کے تلوار کے اوترنے
کی خبر ہی اس باب مین بت پرستون کے ملک مین ایمان پھیلنے کی خبر دیکر صاف فرما دیا کہ اوسکے ساتھ
ہی وہ بات بھی ہوگی کہ منکرون کو سزا دیجاویگی حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالے
سزا اور جزا کے ساتھ نہین آیا مگر پادری یہ سمجھتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جو روم
کے بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا اوسوقت حضرت عیسی علیہ السلام اونکے ساتھ

یہودیون کو غارت کرنے آسکے تھے یہ پادریون سے بانغ کا خلل ہو حضرت عیسی علیہ السلام ہمیشہ یہودیون کے ساتھ کیون آنے لگے بت پرستون کا اور جھوٹے عیسائیون کا ظلم ایمان والون پر برابر ہوتا رہا یہہ خبر اوسوقت کی ہرگز نہین یہ بیشک محمدی وقت کی بشارت ہی اللہ تعالے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بت پرستون کو اور سب بے ایمانون کو سزا دینے آیا اور ایمانوالون کو بچایا ارشاد ہوتا ہو تب اندھون کی آنکھین کھولی جاوینگی اور بہرون کے کان کھولے جاوینگے تب لنگرے ہرن کی مانند چوکڑیان بھرینگے اور سراب یعنی ریتیلا جنگل تالاب ہوجائیگا اور پیاسی زمین پانیون کے چشمے بنجائیگی بھیڑیون کے مکانون مین جہان ہر ایک پڑا رہتا تھا اون نل کا ٹھکانا ہوگا اور ایک ترجمہ مین یون ہی کہ بید اور نل کا مقام ہوگا ای محمدی بہائیو دیکھو کیا کیا مثالین دیکر اللہ تعالے محمدی وقت کا پتا بتلاتا ہی کہ اندھی اور بہرے یعنے جنھون نے اللہ کا کلام نہین سُنا اور پیغمبرون کی کتابین نہین دیکھین وہ لوگ اوسوقت اللہ کو اور پیغمبرون کو پہچانینگے کمزور لوگ خوب اللہ کی راہ مین دوڑینگے خوش آوازی سے اللہ کا کلام پڑہین گے ٹامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزے اس جگہ صاف صاف بیان ہوئے ہین یعنی پادری کا مطلب یہ ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اندھون کو اور لنگڑون کو اور بہرون کو اور گونگون کو اچھا کیا یہ اونکے خبر ہے پادری اتنا نہین سمجھتا کہ جسطرح جنگل مین ندیان پھوٹ نکلنے کے یہ معنے ہین کہ ایمان اور علم کا فیض وہان پہیلے گا اوسی طرح اندھی اور بہرون سے ان پڑھ لوگ مراد ہین بیالیسوین باب کو دیکھو وہان اندھون کے معنے اللہ نے صاف کھولدئی ہین ٹامس اسکاٹ پھر لکھتا ہی کہ دوسرا مطلب بھی ہوسکتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اندھون کی آنکھین روشن کین اور وہ کان جو جہالت سے بند تھے تعلیم کے لیے کھولے اور گنہگار اللہ کی راہ مین چلے اور اونکے ہونٹون نے اللہ کی تعریف گائی اور یہودیون نے مذہب بدلا اور ریگستان مین جب وہ خشک اور جلی ہوی زمین تھی وہ بدل کر پانی سے سیراب مین ہوگئی اتنی مراد ہی بلانا بت پرستون کا کہ جو مقام شیطان کا اور اُسکے پوجنے والون کا تھا وہ نیکی پیدا ہونیکی جگہ ہوگیا ای ایمان والو اس جگہ پر اللہ تعالے صاف محمدی وقت کا پتا دیتا ہی کہ جنگل مین ندیان پھوٹ نکلین گی اور جو زمین پیاسی تھی وہی پانیون کا چشمہ بن جائیگی ان مثالون کا صاف مطلب یہی ہی کہ جس ملک مین اللہ کا کلام نہین تھا اُسی ملک مین سے چشمہ فیض کا جاری ہوگا اُسی سوکھی زمین سے ندیان پھوٹ نکلین گی اور مدینے سے نہرلانیکی

وہان حاجت نہین رہیگی سوا اسکا صاف ظہور یون ہوا کہ مکہ مین اور عرب مین جہان سوکھی زمین تھی اللہ کا کلام
وہان نہین تھا وہان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا کلام اوترا حضرت عیسی علیہ السلام اسرائیلیون کے
ملک مین پیدا ہوئے جہان چشمہ فیض کا جاری تھا حضرت زکریا اور حضرت یحیی علیہما السلام موجود تھے وہان
حضرت عیسی علیہ السلام سے جو دریاے فیض جاری ہوا اسی کا فیض سوکھی زمین کو اور اور قومون کو
بھی پہونچا اور یہان اوسوقت کا یہ پتا دیا ہی کہ خود سوکھی زمین سے ندیان پھوٹ نکلینگے یہ صاف
پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی آسکے بعد اللہ تعالے صاف مکہ اور مدینہ کا پتا بتلاتا ہی اور فرماتا ہی اور
وہان ایک اونچی کی ہوئی راہ اور ایک شاہ راہ ہوگی اور وہ راہ مقدس راہ یعنے پاک راہ کہلائیگی وہ
جو ناپاک ہی اوسپر گذر نہ کریگا اور وہ اونھین کے لیے ہی راہ کا چلنے والا اور انجان بھی اوسمین گمراہ نہونگے وہان
شیر نہوگا اور نہ کوئی پھاڑنے والا جانور اوسپر چڑھیگا وہ وہان نہ ملیگا مگر وے جو چھڑائے ہوے ہین
وہان سیر کرینگے ہان خداوند کے چھڑائے ہوے پلٹینگے اور صیہون مین گاتے ہوے آوینگے اور ہمیشہ کی خوشی اونکے
سرون پر ہوگی وے خوشی اور شادمانی حاصل کرینگے اور غم اور آہ سرد دفع کیجائیگی پادری ڈایوڈی
لکھتا ہی کہ یہ جو فرمایا کہ پلٹینگے اسکے یہ معنے کہ گناہون سے توبہ کرینگے اور اللہ کا دین اختیار کرینگے
ای محمدی بھائیو دیکھو یہ اور صاف پتا بتلا دیا کہ وہان ایک راہ ہوگی جو پاکی کی راہ کہلائیگی اسکا
صاف مطلب یہ ہی کہ شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کے سوا اور ایک پاک راہ ہوگی وہان
ناپاک نجانے پاوینگے بت پرستون کا مکہ مین جانا اللہ نے قرآن مین منع فرما دیا اور وہ وہان
نہین جانے پاتے اور شیر اور پھاڑنے والے جانور وہان نہین جا سکتے یہ پتا صاف کعبہ شریف کا ہی قاضی
ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری مین لکھتے ہین کہ پھاڑنے والا جانور کسی شکار کا ارادہ کرتا ہی جو حرم
کے باہر ہوتا ہی پھر جب وہ شکار حرم کے اندر داخل ہو جاتا ہی وہ پھاڑنے والا جانور اپنے تئین روک لیتا ہی
ان آیتون سے اور زیادہ مطلب کھل گیا کہ سوکھی زمین مکہ اور عرب کو فرمایا ہی پھر ارشاد ہوا کہ جو لوگ اللہ کے چھڑائے
ہوے ہین یعنے جنکو اللہ نے کفر اور شرک سے اور ہر طرح کے عذاب سے اور کافرون کے ظلم سے نجات دی ہی وہ
یا پھیرے گئے یعنے توبہ کرینگے اور نعمت ایمان کی حاصل کرکے اون پاک مقامون مین سیر کرینگے اور صیہون و بیت المقدس
مین خوشی خوشی آوینگے کیونکہ وہ اللہ کے سب پیغمبرون کے عاشق ہین ہمیشہ کی خوشی اور لذت جو اللہ کی یاد سے اور اسکی
محبت سے اونکے دلون مین بھری ہوئی ہی اوسکا نور اور تازگی اونکے چہرہ پر ظاہر ہوگا ایمان کے پھیلنے سے وہ نہایت خوش ہونگے

اور کافرون کے غلبہ سے جو غم اور درد تھا وہ دفع ہو جائیگا آی محمدی بہائیو سیودی لوگ توراۃ اور زبور اور
سب صحیفون کو ملا کر بہی توراۃ بولتی ہین یہہ محاورہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بہی تھا اور ابتک
ہی سنن نسائی مین ہی کہ کعب احبار فرماتے ہین کہ توراۃ مین لکہا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام یون دعا کرتے
تھے حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب کو بہی توراۃ بول دیا اسی محاورہ کے موافق اللہ تعالی سورہ انا فتحنا
مین فرماتا ہی مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ

محمد پیغام پہونچانے والے ہین اللہ کے اور جو لوگ ونکے ساتھ ہین سخت ہین کافرون پر رحم دل ہین اپنی آپس مین
تو اونکو دیکہتا ہی رکوع کرنے والے سجدہ کرنیوالے ڈہونڈتے ہین فضل اللہ سے اور خوشنودی اوسکی
نشانی اونکی چہرونپر ہے سجدے کی اثر سے یہ ہی صفت اونکی توراۃ مین اس آیت مین سب کتابون کا
مطلب اللہ نے خلاصہ کر کے بتلا دیا کہ توراۃ مین اور زبور مین اور صحیفون مین جنلوگون کی یہ صفتین بھی
بیان فرمائین ہین وہ یہی لوگ ہین اونکو دیکہہ لو محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اونھین کا پتا توراۃ
اور انجیل مین دیا ہی اور اونکے ساتھ والے انکے یہ صحابی ہین اے عقلمندو غور کرو زبور شریف مین
اور اس کتاب مین جہان جہان آخری امت کا ذکر ہی کہین اللہ تعالے اونکی بہادری اور چالاکی
کی تعریف کرتا ہی کہ وہ منکرون کو قتل کرینگی اللہ تعالے کا نام اونچا ہوگا منکرون پر رعب چہاجائیگا
کہین آپس کی محبت اور صلح کی اللہ تعریف کرتا ہی کہین رکوع اور سجدے کا ذکر آتا ہی کہ تمام زمین مین اللہ کو
سجدہ اور رکوع ہوگا اور وہ رکوع اور سجدہ خالص اللہ کے لیے ہوگا اللہ ہی سے اوسکا فضل اور
خوشی مانگین گے لوگون کے دیکہلانے کے لیے نہوگا یہ باتین ان کتابونمین الگ الگ جابجا کثرت
سے ہین ان سبکا خلاصہ اس آیت مین کر دیا اور فرما دیا کہ یہ صفتین توراۃ مین انہین لوگون کی ہین یعنی ان
صفتون کو انہین دیکہہ کر پہچانو اسجگہ یہ ذکر ہی کہ اونکے سر ونپر ہمیشہ کی خوشی ہوگی قرآن مجید مین اسکو
یون فرمایا کہ اونکی نشانی اونکے چہرون پر ہی سجدے کے اثر سے یعنے اللہ کے پوجنے سے اونکے چہرے خوش
خرم تر و تازہ ہین اب سنو کہ وہ پاک مقام جسپر ناپاکونکا گذر نہوگا اوسکے سب نشان مکہ اور مدینے مین
دیکہہ بہال کر جانچ لیں اسکا سب آیندہ زمانہ کیطرف دوڑتا ہی اور لکہتا ہی کہ ہم کہہ سکتے ہین کہ چین اور جاپان عرب
حبش کے اندرونی ملک اور پہر ایک حصے دنیا کے جہان حضرت عیسی علیہ السلام کا نام نہین لیا گیا وہان

ایک راہ ہوگی حضرت عیسی علیہ السلام کو وہ لوگ پہچانینگے اوس راہ کو رستہ پاکی کا کہینگے اور کوئی ناپاک یا گناہگار اوسپر سے نجا سکیگا مگر یہ مطلب گذرے ہوے معاملون پر بھی لگایا گیا ہی کہ جو لوگ اس راہ کے چلنے والے ہین اگرچہ جاہل اور غلطی کرنے کے لائق ہون وہ بچایے جاوینگے راہ کے بہولنے سے اور اونکو کوئی نہین ستاویگا یا اللہ مکے اور مدینہ کا نور ان اندہون کو بھی دکھا دے جو چیز آنکھون کے سامنے ہی اور سارے پتی اور نشان اللہ کے بتلائے ہوے اوسمین موجود ہین اوسکو جان بوجہ کر جھٹلاتے ہین یا اللہ محمدی نور ساری دنیا مین پہیلا دے آمین پھر چھتیسوین باب مین یہ بیان ہی کہ حزقیا بادشاہ کے سلطنت کے چودھوین سال آسور کا یعنی ملک عراق کا بادشاہ سنحاریب یہودا کے مضبوط شہرون پر چڑہا اور اونہین لے لیا اور اوسنے لکیس سے حزقیا کے پاس شہر یروشالم پر ایک بڑا لشکر بہیجا لشکر کا سردار اوپری تالاب کے آبریز پر جو دہوبے کے کہیت کی سڑک مین ہی ٹھہرا اور محل کا ناظم اور منشی اور سررشتہ دار اوس پاس آئے سنحاریب کے لشکر کے سردار نے ان لوگون کو بہت دہمکایا پہر سینتیسوین باب مین یہ بیان ہی کہ حزقیا بادشاہ نے یہ سنکر اپنے کپڑے پہاڑے اور ٹاٹ اوڑہا اور اللہ کے گھر مین جاکر دعا مانگی اور لوگونکو ٹاٹ اوڑہا کر حضرت اشعیا علیہ السلام کے پاس بہیجا کہ دعا کیجے حضرت اشعیا علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہی کہ وہ ایک خبر سنکی اپنے ملک کو پہر جاویگا اور مین اوسکو اوسہی کی سرزمین مین تلوار سے مروا ڈالونگا سو آسور کے بادشاہ نے سُنا کہ کوش کا یعنی حبش کا بادشاہ تجھسے لڑنیکو آتا ہی وہ لکیس سے کوچ کرگیا اور اوسنی پھر حزقیا کو پیغام بہیجا اور بہت دہمکایا حزقیا نے اللہ کے گھر مین جاکر دعا مانگی حضرت اشعیا علیہ السلام نے کہلا بہیجا کہ اللہ فرماتا ہی جو کچھ تونے دعا مین مانگا مین نے سُنا مین اپنی خاطر اور اپنے بندے داود کے خاطر اس شہر کو بچاؤنگا پہر اللہ کے ایک فرشتے نے جاکر آسوریون کے لشکرگاہ مین ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی جان سے مارے تب سنحاریب کوچ کرگیا اور نینوی مین آرہا اور جسوقت وہ اپنے بت کی پوجا کر رہا تہا اوسکے بیٹون نے اوسی تلوار سے قتل کیا پہر اڑتیسوین اور اونتالیسوین باب مین یہ بیان ہی کہ حزقیا بادشاہ بیمار ہوکر اچھا ہوا مرودک بلادان جو بابل کا بادشاہ تہا اوسنے تحفے بہیجے حزقیا بہت خوش ہوا اور اپنا سارا خزانہ اون لوگونکو دکہلایا حضرت اشعیا نے فرمایا کہ سب جو کچھ تیرے گھر مین ہی اوسکو بابل کو لیجاوینگے اور وہ تیرے بیٹون مین سے جو تیری نسل مین ہونگے لیجاوینگے تب حزقیا بولا کہ میرے دنون مین تو سلامتی اور امن ہوگا چالیسواں باب خلاصہ اسکا اس باب کے سرے پر لکھا ہی

کہ جسمین بہت سی تسلی دینے والی باتین ہین جسمین بالکل صاف صاف حضرت عیسیٰ کا حال ہی اور بڑی نازک اور عمدہ
باتین ہین اور پڑھنے والا اسکا مزہ جانتا ہی پہلے باب مین بابل کی قید کی خبر تھی اس باب مین اوس قید سے چھوٹنے کی بشارت
ہی اور اوسکی ساتھ تمام رہائیون کی بشارت ہی اور حضرت عیسیٰ کی باعث جو رہائی ہوی اوسکی بشارت ہی ای محمدی
رہائیو خلاصہ یہ ہوا کہ اب یہان سے قید بابل سے چھوٹنے کی پیش خبری ہی اور اوسکے ساتھ اوسکی علاقے سے بہت بڑی
رہائی جو بت پرستون اور بیدینون کی ظلم سے آخر مین محمد صلعم کی وقت مین ہوی اوسکی بڑی دھوم سے بشارت ہی یہودی
لوگ اوسکو حضرت عیسیٰ کی بشارت ٹھہراتے ہین جنکی وقت مین سچی عیسائیون پر ظالمون کا ظلم نہایت حد سے بڑھ گیا تھا
اللہ فرماتا ہی تم تسلی دو میرے لوگون کو تم تسلی دو تمھارا [illegible] ہی یروشلم کو دلاسا دو اور اوسے پکار کے کہو کہ اوسکی لڑائی
تمام ہوی اوسکے گناہ کا کفارہ ہوا اور [illegible] خداوند [illegible] سب گناہون کا بدلہ دونا پایا ظاہر اسکلام سے
لکھتا ہی کہ باقی پیش خبریون کا یہ شروع ہی [illegible] عیسائیون کو دی گئی اوسمین اونکی گناہون کا
کفارہ ہوا اور اونکو تسلی دی جاتی ہی کہ ان مصیبتونکا انجام [illegible] ای محمدی رہائیو جو کچھ آئندہ ہونے والا تھا
وہ اللہ کے علم مین حاضر ہے اوسکو یون فرمایا کہ [illegible] حضرت اشعیا کے بعد شہر یروشلم مسجد بیت المقدس
دوبار ڈھا دیا گیا پہلے حضرت ارمیا کے وقت مین [illegible] کے بعد سو اللہ تعالے تسلی دیتا ہی کہ تونے
یعنی تیرے لوگون نے دونی سزا پائی لوگ بہت قتل [illegible] لوٹی گئی اب حکم فرماتا ہی کہ یروشلم کو
تسلی دو یعنی اب رحمت کا وقت آتا ہی پھر سے [illegible] ہوگا [illegible] حضرت عیسیٰ کے بعد تک ہی تو تسلی
دینے مین یہ صاف اشارہ ہی کہ محمدی وقت مین ہر طرح کی آبادی ہوگی اللہ فرماتا ہی ایک منادی کرنیوالے
کی آواز بیابان مین یعنی بیابان مین خداوند کی راہ سنوارو اور عرابا مین یعنی جنگل مین ہمارے خدا کے لئے ایک
سیدھی شاہراہ طیار کرو ہر ایک نشیب اونچا کیا جاوے اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلا پست کیا جاوے اور ہر ایک
ٹیڑھی چیز سیدھی اور ہر ایک ناہموار جگہ ہموار کی جاوے اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایک
ساتھ دیکھینگے کہ خداوند کے منہ نے یہ فرمایا ہی ای محمدی رہائیو یہ جو فرمایا کہ ایک منادی کرنیوالے کی
آواز یہ اشارہ حضرت یحییٰ پیغمبر کی طرف ہی جیسا کہ [illegible] انجیل مین لکھا ہی اور جناب یوحنا نے یون
لکھا ہی کہ حضرت یحییٰ نے خود فرمایا کہ یہ میری خبر ہی جو اشعیا فرماتا ہی کہ جنگل مین اللہ کی [illegible] یعنی
حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام تھے جو جنگل مین [illegible] کی یہ نمونہ اس بات کا تھا کہ آخر کو عرب کے
جنگل مین بہت بڑی منادی دین کی ہوگی آخری پیغمبر [illegible] کا جہان [illegible] راستہ

اونچا نیچا ٹیڑا ہی پہنچے دین کا رستہ وہان بہت خراب ہو رہا ہی عراباہ جنگل کو کہتے ہین مگر اس لفظ مین یہ بہی
صاف اشارہ ہی کہ وہ جنگل جسکا نام عرب ہی وہان ایمان پہیلاؤ سیدہی راہ تیار کرو جسمین اونچ نیچ
کچہ نہین جو بات جتنی ہی اوتنی ہی نہ گہٹا ہوی نہ بڑہا ہوی جو لوگون نے گہٹا یا بڑہایا ہی اوسکو پہر درست کر دو
سیدہی سڑک شریعت کی سبکو دکہلا دو پہر اوسوقت کا یہ پتا دیا کہ اوسوقت اللہ کا جلال خوب ظاہر
ہوگا اور سب آدمی اللہ کا کلام سنینگے ارشاد ہوتا ہی ایک آواز ہوی کہ منادی کر وہ بولا مین کیا
پکارون سب بشر گہاس ہی اور سارا اجمال میدان کی پہول کے مانند ہی گہاس مرجہاتی ہی پہول
کمہلاتی ہین کیونکہ خداوند کی ہوا اوسپر بہتی ہی یقیناً لوگ گہاس ہین ہان گہاس مرجہاتی ہی پہول
کمہلاتی ہین پر ہمارے خدا کا کلام ہمیشہ تک قائم ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہ حکم حضرت شعیا
علیہ السلام کو ہوا تہا یا حضرت یحیی علیہ السلام کو کہ ایک اشتہار دیدو اور انسان چند روزہ
ہین مگر اللہ کا کلام ہمیشہ رہیگا پہر لکہا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی
شریعت چند روز کے واسطے ہی مگر انجیل ہمیشہ رہنے والی ہی ای محمدی بہائیو اوپر صاف عرب کے
بہتی رہنے ہی صاف محمدی بشارت ہی کہ اللہ کا کلام جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترے گا وہ
ہمیشہ رہیگا اوسکا حکم کبہی موقوف نہوگا ارشاد ہوتا ہی ای تو جو صیہون کو خوش خبریان سناتی
ہی اونچے پہاڑ پر چڑہ جا ای تو جو یروشالم کو بشارت دیتی ہی زور سے اپنی آواز بلند کر خوب پکار
اور مت ڈر یہوداہ کی بستیون سے کہہ دیکہو تمہارا خدا دیکہو خداوند خدا زبردستی کے ساتہ آویگا اور اوسکا
بازو اوسکے لیے سلطنت کریگا دیکہو اوسکا انعام اوسکے ساتہ ہی اور اوسکا کام اوسکے آگے وہ چرواہی
کی مانند اپنا گلہ چراویگا وہ بکری کے بچون کو اپنے ہاتہ سے جمع کریگا اور اپنی گود مین اوٹہا کر لیجلیگا
اور اونکو جو بچے والیان ہین ملائمت سے لیجاویگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہان جو کسی عورت کو حکم
ہوتا ہی تو اوسکا بیان بعضون نے یون کیا ہی کہ عورتون مین رواج تہا کہ گاتی ہوی جماعت کی جماعت
جاتی تہین بڑی کارہائیون کو مشہور کرنیکو پہر لکہا ہی کہ یہ بشارت حضرت عیسی علیہ السلام کی ہی کہ جبتک وہ
نہ آوین تب تک تم تمام شہرونمین اونکی خبر مشہور کرو آسے ایمان والو دیکہو اللہ تعالے صاف یہ پتہ
دیتا ہی کہ مین غلبہ اور سلطنت کے ساتہ آونگا اسمین صاف بشارت ہی کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
اور اونکی امت بت پرستون اور بے ایمانون پر جہاد کرینگے ایمان والون کی اللہ نگہبانی کریگا اسبات ۵

ظہور محمدی وقت میں ہوا اسی وقت کی خوشی میں خوشی کے گیت گائی جاتی تھے اسکی بعد اللہ تعالے نے بہت آیتوں میں اپنی عظمت اور جلال اور اپنی قدرت کا بیان فرمایا ہی کہ اللہ کی طرح کا کوئی نہیں اوسی نے سب کو پیدا کیا ہے پھر انتیسوین آیت مین فرماتا ہی وہ تھکی ہونکو زور دیتا ہی اور ناتوانون کی توانائی زیادہ کرتا ہی نوجوان تھکر جاینگے اور ماندہ ہوجاوینگی اور خاص جوان ایک لخت گر پڑینگے اور وے جو خداوند کی راہ تکتی ہین سر نو زور پیدا کرینگے وے عقابون کی مانند بلند اوڑینگے وے دوڑین گے اور تھکین گی وہ چلینگے اور ماندہ نہو جاینگے اے ایمان والو اللہ نے پہلے اپنا اکیلا ہونا بڑے بڑے دلیلون سے بیان فرمایا اور شریک ٹھہرانے والون کا خوب طرح رد کیا پھر اس بڑی قدرت کی ظہور کی خبر دی کہ قوی لوگ تھک جاوینگے یعنے بے ایمانون کا زور ڈھجاویگا اور ایمان والے جو اللہ کے مدد کی راہ دیکھ رہے ہین اللہ انکو بڑا زور دیگا اسکا ظہور یون ہوا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے تین سو برس بعد تین خدا کہنے والون کی ظلم سے سچے عیسائی جنگلون اور پہاڑون مین چھپے ہوے اللہ کی راہ تکتے تھے کہ اللہ کب ایمان والونکو غلبہ دیگا اونکو نئے سرے سے اللہ نے محمدی وقت مین غلبہ دیا شرک والون کا زور ڈھگیا سارے جہان مین یہ نعرہ بلند ہوا کہ اللہ اکیلا ہی اوسکا دوسرا کوئی نہین **اکتالیسوان باب** اے دریا کی ملکو میرے آگے چپ ہو رہو اور قومین جو ہین دی سر نو زور پیدا کرین وے نزدیک آوین تب کہین ہم ایک ساتھ عدالت مین داخل ہووین طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اس جگہ اللہ تعالے قومون سے فرماتا ہی کہ میری دلیلین سنو کہ مین ہی سچا خدا ہون اور تمھارے بت کچھ نہین ہین تم چپ ہوکر سنو اور جواب دینے کے لیے نزدیک آؤ کہ اس بحث کا فیصلہ ہوجاوے کہ اللہ یونہی کہلاتا ہے یا اونکے بت آگے فرماتا ہی کسنے اوس راست باز کو پورب کی طرف سے اوٹھایا اور اپنے پانون کے پاس بلایا اور امتونکو اوسکی آگے دھر دیا اور اوسکو بادشاہون پر مسلط کر دیا اور اونکو خاک کے مانند اوسکی تلوار کے اور اوڑتے بھس کی مانند اوسکی کمان کے حوالے کیا اوسنے اونکا پیچھا کیا اور جس راہ پر پیشتر قدم نہ مارا تھا سلامت گذر گیا کسنے یہ کام کیا ہی اور اوسی انجام دیا ہی وہ جو ساری پشتون کو ابتدا سے طلب کرتا ہی مین خداوند پہلا ہون اور پچھلون کی ساتھ مین وہی ہون دریائی ملک یہ دیکھتے اور ڈرجاتے ہین زمین کے کنارے لرزجاتے ہین وے نزدیک آتے اور حاضر ہوتے ہین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بعضے بڑے تفسیر والے یہ خیال کرتے ہین کہ یہ خسرو بادشاہ کی خبر ہی مگر یہ مناسب نہین کہ اوسکو نیک آدمی کہین البتہ اوس بادشاہ کی فتح سے ایک عام خوف بت پرستون پر پڑگیا مگر اس سے دل کو تسلی

نہین ہوتی کہ یہان اوسکی بشارت ہی اللہ تعالے بت پرستون کو اپنے سچی خدا ہونے کی دلیلین تبلاتا ہی
اور آگے اللہ تعالے وہ پیش خبریان دیتا ہی جن سے بت پرستی بالکل غلط ہو جاوے مگر پہلے اللہ تعالے وہ
نصیحتین بیان فرماتا ہی جو اوسکے پوجنے والون کو بت پرستون پر ہین اللہ تعالے نے جو حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو پورب کے ملک مسوپوتامیہ سے یعنے عراق عرب سے بلایا یہ پہلا اللہ کا رحم تھا جو بت
پرستون کو اللہ نے طوفان کے بعد دیا چونکہ یہ بات قریب عام ہونے والی تھی اور ساری سلطنت
شیطان کی ایک وقت مین اولٹنے والی تھی تو آیندہ ایمان والون کی واسطے ابراہیم پہلا نمونہ گیا
خدا نے اوسکو اپنے پاؤن تک بلایا یعنی اپنے اعتقاد اور فرمانبرداری کے واسطے اور وہ سپاہی
نہین تھا مگر اللہ کی قدرت پر بھروسا کر کے اوسنے یکبارگی تھوڑے سے فوج لیکر چار زبردست
بادشاہون پر اور اونکی فوج پر حملہ کیا اللہ نے اوسکو فتح دی اور اوسکو اونکا مالک کر دیا اور جو اونکی
تلوار اور کمان کے سامنے راکھ کی طرح پر ہو گئے جو آندہی سے ہٹا دی جاوے اور اوسنے اونکا
پیچھا کیا اون مقامون مین جہان وہ کبھی نہین گیا تھا ای محمدی یہان تو اللہ کا شکر ہے
پادری نے اس بات کا اقرار کیا کہ یہ بشارت خسرو بادشاہ کی نہین ہو سکتی عبرانی مین
صدق کا لفظ ہی جسکا ترجمہ راستباز لکھا ہی یعنے وہ بہت بڑا سچا ہی دل کا اور زبان کا ہر طرح سے
سچا ہی یہ بہت بڑا کلمہ تعریف کا ہی اوس بادشاہ کی حق مین نہین ہو سکتا ہی اوسنے فقط مسجد بیت المقدس
کے آباد کرنے کا سامان کیا تھا اگر اوسنے بت پرستون کا دین چھوڑ دیا ہو تب بھی اوسکے باعث سے
ایسا نہین ہوا جیسا کہ اس مقام مین بشارت ہی کہ بت پرستون پر خدا پرستون کا بالکل غلبہ ہو جاویگا
لاچار ہو کر پادری نے اسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف ٹھہرایا ہی مگر یہ نہ دیکھا کہ پہلے اللہ تعالے
صاف فرما چکا ہی کہ قومین سر نو زور پیدا کرین اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ سب قومین نئے سر سے
زور اور قوت ایمان کی پیدا ہوگی پھر جس رسول پاک کے وسیلہ سے یہ فیض اللہ پہنچاویگا
اوسکا پتا بتلا دیا کہ اللہ نے اوسکو پورب کی طرف سے اوٹھایا عرب کا ملک شہر یروشلم
سے پورب کی طرف ہی جیسا کہ حضرت ارمیا علیہ السلام کے کتاب کے اونچاسوین باب کے
اٹھائیسوین آیت مین ہی قیدار پر چڑھو پورب کے لوگون کو ہلاک کرو یہان یہ خبر ہی کہ بخت نصر
بادشاہ عرب والون کو لوٹیگا اور جابجا آن کتابون مین یہ ذکر ہے اور پادری لوگونکو اسکا اقرار ہی کہ عرب یروشلم سے

پورب کی طرف ہی سو یہان صاف محمدی بشارت ہی کہ اوس سچے دین والے کو اللہ نے پورب سے اوٹھایا یعنی
اوٹھاویگا اور اپنے پانون کے پاس بلاویگا عبرانی مین یقرا کا لفظ ہی یعنے بلاویگا ظاہر ا یہ اشارہ معراج کیطرف
ہی کہ اللہ نے آپکو اپنے عرش تک بلایا پھر آگے بھی سب جگہ آیندہ کی لفظین ہین کہ امتونکو اوسکے آگے کردیگا
اور اوسکو بادشاہون پر مسلط کر دیگا اور اونکو خاک کے مانند اوسکے تلوار کے اور اوڑتے بھس کی مانند
اوسکی کمان کی حوالہ کریگا وہ اونکا پیچھا کریگا اور جس راہ پر پیشتر قدم نہ مارا تھا سلامت گذریگا پادری
نے سمجھا کہ یہان آیندہ کی لفظین ہین مگر گذرے ہوے وقت کے معنے ہین یہ پادری کی زبردستی ہی
اسکا یہان کوئی قرینہ نہین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فقط ایکبار چار بادشاہون پر حملہ کیا اور
اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام کو اور اونکے لوگون کو چھڑالای جیسا کہ توراۃ شریف کی پہلی سورت کے چودھوین
باب مین ہی یہان اوس رسول پاک کی بشارت ہی جنھون نے بار بار بہت قومون پر بڑے بڑے جہاد کئے
جس راہ پر پہلے قدم نہ مارا تھا یعنے فوج کشی اور شمشیرزنی کا بندوبست پہلے ظاہر مین کسی سے نہین
سیکھا تھا اللہ کی قدرت سے وہ کام کیا جو کبھی نہ کیا تھا اور اس کام کے بڑے بڑے واقفکارونکو
عاجز کردیا اور اللہ نے اونکو سلامتی سے رکھا یہ کام اللہ ہی کا ہی اوسکی قدرت دیکھو کر ساری زمین
کے جن و بشر کیونکر نہ لرزین اللہ صاف فرماتا ہی کہ دریا ہی ملک دیکھکر ڈرجاوینگے زمین کے کنارے
کانپ جاوینگے یہ بات حضرت ابراہیمؑ کے وقت مین نہین ہوی اسکے بعد اللہ تعالی بت پوجنے والونکی
بے عقلی اور بے وقوفی بیان فرماتا ہی اور اسرائیلیون کو تسلی دیتا ہی کہ یہ بتون کے پوجنے والے جو تمہارے
دشمن ہین اور تم سے لڑتے ہین مین اپنر تمکو غلبہ دونگا اور اونکو ہلاک کردون گا پھر پندرہوین آیت مین فرماتا
ہی دیکھ مین تجھی داونے کی ایک نئی گاڑی کہ جسکے بہت سے تیز دودھارے دانت ہون بناؤن گا
[illegible] پہاڑون کو داویگا اور اونہین چورچار کریگا اور ٹیلون کو بھوس کی مانند بناون گا تو اونہین پچھوڑیگا
[illegible] اور ہوا اونہین اوڑالے جائی گی اور گردباد اونہین تتربتر کردےگی پر تو خداوند سے شادمان
[illegible] اسرائیل کے قدوس پر فخر کریگا محتاج اور مسکین پانی ڈھونڈتے پھرتے پر وہ نہ ملتا
[illegible] پیاس سے خشک ہے مین خداوند اونکی سنون گا مین اسرائیل کا خدا
[illegible] نہ چھوڑون گا مین ٹیلون پر نہرین اور وادیون مین چشمے کھولون گا مین جنگل
[illegible] تالاب اور سوکھی زمین کو پانی کی نہرین کردون گا مین بیابان مین دیودار

اور ببول اور آس اور بلسان کے درخت اوگاونگا مین عرابا ہ مین یعنی جنگل مین صنوبر اور شمشاد اور کیہر کے درخت اکٹھے لگا ونگا تاکہ وے سب دیکہین اور جانین اور غور کرین اور سمجہین کہ خداوندہی کے ہاتہہ نے یہ کیا ہی ای محمدی بہائیو ان سب آیتون مین اللہ تعالی یہہ بیان فرماتا ہی کہ ای اسرائیلیو مین تمکو ایسا زور دونگا کہ تم بت پرستونکا زور توڑو گے پھر فرمایا کہ مین سوکھی زمین مین چشمہ فیض کا جاری کرونگا اور جنگل کو باغ بناونگا یہ مثال اوپر بھی ہوچکی ہی اسکا یہ مطلب کہ جن ملکومین جہالت اور کفر پھیلا ہوا ہے وہان ایمان اور علم کا دریا بہاونگا اسکا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد سے شروع ہوا محمدی وقتمین انہی دونون باتون کا پورا ظہور اللہ نے سارے جہان کو دکہا دیا بہت کافر قتل ہوے بہت ایمان لائے طامس اسکاٹ اسکا یہ مطلب لکہتا ہی کہ تو پہاڑونکو چور چار کریگا یعنے جو بگڑے ہوے بت پرستونکی ملک اور طریقہ شرک کے ایسے تھے جیسے پہاڑ جس سے کوئی جا نسکے اور وہ لوگونکو اللہ کی راہ سے روکتے تھے لیکن اللہ تعالے وقت بوقت ایسے اسباب مہیا کریگا جسسے یہ سب دشمن غارت ہوجائینگے کچھ ظہور اسکا یون ہوا کہ بابل والے تباہ ہوے اس باعث سے اسرائیلی قید سے چھوٹے اور رومیون پر اس سے زیادہ ظہور ہوا تاکہ عیسائی دین قایم ہوجاوے لیکن آگے کے معانی اور زیادہ ان مطلبون کو کہولدینگی ای یارو دیکہو یہان اللہ اسرائیلیون سے فرماتا ہی کہ تم بت پرستون کا زور توڑوگے بابل والونپر اور رومیونپر اسرائیلیون نے کب جہاد کیا اسکا ظہور صاف محمدی وقت مین ہوا جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوے اونہون نے بت پرستون پر اور سب بے ایمانون پر بڑے بڑے جہاد کئے یہ جو فرمایا کہ محتاجون کی زبان پیاس سے خشک ہی مین جنگل مین نہرین بناونگا اسکا مطلب طامس اسکاٹ نے یون لکہا ہی کہ یہودی لوگ جب بابل کی قید سے چھوٹے یروشلم مین پھر آباد ہوے پھر لکہا ہی کہ یہ بات ضعیف اور کم زور ہی اور ہمکو ان کتابون سے معلوم ہوا ہی کہ بار بار بت پرستون پر تباہی آئی ہی جس سے اللہ والے لوگون کے لیے سامان ہوا ہی لیکن شاید یہان یہ بھی اشارہ ہی کہ اللہ سچے دین کے پھیلانے مین اپنے وعدون کو پورا کریگا یعنے غریب لوگ پانی ڈھونڈتے ہین اور نہین ملتا اسمین ان ایماندار بندونکا حال بیان فرماتا ہی جو اسکے فضل سے محروم ہین اگرچہ تہوری ہدایت اونکو ملی ہی اور قرنیلیوس اور اوسکے دوست جو بت پرست تھے اسی طرح دین قبول کرنیکو طیار رہے پولوس فرنگستان مین بلائی گئی کیونکہ ایک شخص جو مقدونیہ کا رہنے والا تہا اوسنے ایک خواب دیکہا سو اللہ تعالے نے عیسائی دین کو بہت آسانی سے

سنا دیا کہ جو ... اللہ کی باتین نہین سنتی تھین اونکے دلون مین اللہ نے شوق بہر دیا سو اللہ خبر دیتا ہے
کہ ... اور اللہ اونکے واسطے فیض کا دریا بہا دیگا اور درخت نیکی کے پہلین پہولینگے
جنگل ... سے ... خبرین زیادہ پوری ہوتی جاوینگی اللہ کی محبت خوب طرح لوگونکی
دل مین سما جاتی ہی ... کی کتابون مین دیکھو کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جب چہ سو
برس گذر چلے اور اللہ کے سچے عاشق جنگلون اور پہاڑون مین بیٹھے ہوے تھے اوسوقت مین جن لوگون
کو اللہ کی ... تھا اللہ والون کو ڈہونڈہتے پہرتے تھے حضرت سلمان فارسی کا حال دیکھو
کس طرح سچے دین کی تلاش مین پہرے آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پایا اسی طرح اوسوقت
مین بہت لوگ طالب ہوے ہین اللہ نے اونپر رحم کیا عرب کے بیابان مین اپنا کلام پاک محمد صلعم
پر اوتارا اوسکا فیض ساری دنیا مین پہیلایا اللہ فرماتا ہی اپنی حجتین پیش کرو خداوند فرماتا ہی اپنی مضبوط
دلیلین لاؤ یعقوب کا بادشاہ کہتا ہی وے لاوین اور ہمین آشکارا کرین اور ہمین ہونے والی چیزون کی خبر دوین
پیش خبریان کیا تھین بیان کرو تاکہ ہم اونپر سوچین اور اونکے انجام کو سمجھین یا آیندہ کا احوال
ہمین کہ سناؤ بتاؤ کہ آگے کو کیا ہوگا کہ ہم جانین کہ تم الہ ہو ہان بہلا یا برا کچھ تو کرو کہ ہم ڈرین اور سبکے
سب گہبرا دین دیکھو تم ناچیز سے بدتر ہو اور تمہارا کام نیستی سے بہی خراب ہی وہ جو تمھین پسند کرتا ہی
ناپسند ہی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے بت پرستون کے قائل کرنے کے لیے دلیل لاتا ہی کہ
اونکے بتون سے کہو کہ تم بہی آیندہ کی خبرین سناؤ اگلے زمانہ مین کچھ خبرین تمنے دین ہون اور اب ظہور مین
آئی ہون وہ ہمکو دکہاؤ یا اب آیندہ کی خبرین سناؤ تاکہ ہم جانین کہ تم خدا ہو پہر فرمایا کہ تم ناچیز ہو تمہاری
کچھ اصل نہین اللہ فرماتا ہی مین نے اوتر سے اوٹھایا اور وہ آتا ہی سورج کی نکلنے کی جگہ سے وہ میرا نام
لیگا اور وہ شہزادون کو گارے کی طرح لتاڑیگا کمہار کی مانند جو مٹی گوندھتا ہی کسنے یہ شروع سے
بیان کیا کہ ہم جانین اور کسنے آگے سے خبر دی کہ ہم کہین کہ سچ ہی کوئی اسکا بیان کرنیوالا نہین کوئی
اسکی خبر دینیوالا نہین کوئی نہین جو تمہاری باتین سنے مین ہی نے پہلے صیہون سے کہا کہ دیکھ اونہین
دیکھو اور مین ہی یروشلم کو ایک بشارت دینیوالا بخشونگا کیونکہ مین نے دیکھا کوئی نہتھا اونکے درمیان
کوئی مشورہ دینے والا نہ تھا جنسے مین پوچہون اور وے مجھے جواب دیوین دیکھو وے سبکے سب بطالت ہین اونکے
کام ہیچ ہین اونکی ڈہالی ہوئی مورتین ہوا اور خلو ہین یہ محمدی بہائیو اور پادری اقرار کر چکا ہی کہ یہ خبر خسرو

بادشاہ کی نہین ہے وہان یہ لفظ تھا کہ اسکو پورب کی طرف سے اوٹھایا پادری نے اوسکو حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی خبر ٹھہرایا جنکا زمانہ گذر گیا اور سب لفظین وہان آیندہ کی ہین اون لفظون کو نہ دیکھا اب
یہان پادری خسرو بادشاہ کی خبر ٹھہراتا ہی اللہ فرماتا ہی کہ مین نے اوترسے اوٹھایا یہان پادری کی نزدیک
آیندہ کی خبر ہی اور مطلب یہ ہی کہ مین بابل پر لڑنے والون کو اوترطرف سے اوٹھاونگا کیونکہ مدینہ بابل
کے اوترطرف ہے اور اوسکے پورب مین فارس ہی اور خسرو دونون قومون پر حاکم تھا اللہ تعالے
نے اوسکو بڑا زور دیا اوسکی قوی کامیابی یہ ہوئی کہ اوسنے بڑے بڑے بادشاہون کو گارے کی طرح
پیس ڈالا اگرچہ ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ اوسنے بت پوجنے سے انکار کیا ہو اور فقط اللہ ہی کو پوجتا ہو
تو بھی اوسنے اپنے نام کو تھوڑی سی عزت دی یعنے یروشالم کی مسجد کے بنوانیکا سامان کیا اب
ہم کہتے ہین کہ بابل کی طرف سے مدینہ پاک بھی اوترطرف ہے وہان سے محمدیون کی قوم نے بابل سے
لڑائی کین تحقیق اسکا پورا بیان حضرت یسعیاہ علیہ السلام کے صحیفہ مین [illegible] سچا پیغمبر محمدیون کے
جہاد کی ہی پھر فرمایا کہ وہ یعنے وہی سچا بندہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا سورج کے نکلنے کی جگہ سے یعنے پورب کے
طرف سے آتا ہی اسکا پتا یہ ہی کہ وہ میرا نام لیگا اور جہان پینتالیسوین باب مین خسرو بادشاہ کی بابت
خبر ہے وہان خسرو سے صاف فرمایا ہی کہ تو نے مجھکو نہ پہچانا افسوس پادریون کو یہ کھلے کھلے پتے نہین
سوجھتے اور یہ جو فرمایا کہ مین یروشالم کو ایک بشارت دینے والا بخشونگا خسرو بادشاہ ہرگز اس تعریف
کے لائق نہین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ خبر نہین ہو سکتی جنکی زبان پاک سے اللہ نے اس مسجد
کے ویران ہونے کی خبر دی ہی متی کے انجیل کے تیئیسوین باب کی اڑتیسوین آیت دیکھو یہ بہت
بڑا پتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جنھون نے یروشالم کو بلکہ تمام ملک شام کو بڑی بڑی خوشیان سنائین
اور وہ خوشیان ظہور مین آئین باقی امام مہدیؑ کے وقت مین ظاہر ہون گی یہ خبر دیکر اللہ تعالے
بت پرستون کو قائل کرتا ہی کہ بھلا اونکے بتون نے بھی کوئی آیندہ حال اسطرح بیان کیا ہی جسطرح
اللہ تعالے نے صیہون اور یروشالم کو پہلے سے بشارت دی اونکے قید ہونے سے پہلے قید سے
چھوٹنے کی خوشی سنائی بیالیسوان باب دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالونگا میرا برگزیدہ
جس سے میرا جی راضی ہی مین نے اپنی روح اوسپر رکھی وہ قومون پر عدالت ظاہر کریگا وہ نہ چلائیگا
اور اپنی صدا بلند نکریگا اور اپنے آواز بازارون مین نہ سناویگا وہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑیگا اور

وہ گھٹتی ہوئی بتی کو نہ بجھائیگا وہ ہمیشہ کے لیے عدالت کو جاری کریگا وہ نہ گھٹیگا اور نہ تھکیگا جب تک عدالت
کو زمین پر قائم نہ کیسے اور دریائے ملک اوسکی شریعت کی راہ تکین ملا محمد رضا طہرانی نے اسکا ترجمہ کیا ہی
مین اوسکو نہ پست ہونے دیگا پھر لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ ہی کا بھروسا تھا کہ تھوڑے سے
لوگون کے ساتھ بڑے بڑے بہادرون سے سامنا کیا اور سب پر غالب ہوے اور جس لفظ کا ترجمہ
ہی کہ نہ گھٹیگا نہ تھکیگا اوسکا ترجمہ یون کیا ہی کہ وہ غفلت نکریگا اور جلدی نکریگا پھر لکھا ہی کہ آپ
دین کے پھیلانے مین غافل اور سست نہین تھے اور آپکے سب کام آہستگی اور صبر اور تحمل کے ساتھ
تھے جناب متی اپنی انجیل کے بارھوین باب مین لکھتے ہین کہ یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی ضد
مین صلاح کی کہ اونکو کیونکر قتل کرین آپ وہان سے چلے اور لوگون کو تاکید کی کہ مجھے ظاہر نہ کرنا تاکہ وہ
جو اشعیا نبی نے کہا تھا پورا ہو کہ دیکھو میرا بندہ اسکے بعد یہ آیتین لکھین ہین اسکا مطلب یہ ہی کہ حضرت
عیسی علیہ السلام مین بھی کوئی بات ان آیتون کی ظاہر ہوئی وہ یہ ہی کہ فرمایا مجکو ظاہر نہ کرنا تو یہ بات
پائی گئی کہ اپنی آواز بازارون مین نہ سناویگا یہ ساری خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہرگز نہین ہی
اسمین صاف صاف پتی اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہین جناب متی کی یہ بات
ویسی ہی جیسے ساتوین باب مین جو حضرت اشعیا علیہ السلام کے صاحبزادے کے حق مین پیشخبری
ہی اوسکو جناب متی نے لکھدیا کہ حضرت عیسے علیہ السلام پر یہ بات پوری ہوئی یعنے اونمین بھی اسکا
نمونہ پایا گیا اسکا بیان ساتوین باب مین ہوچکا ہی ایمان والو اس جگہ ایک بڑے کام کی بات ہی اوسکو
یاد رکھو سنہ ۱۸۱۱ عیسوی مین جو عربی ترجمہ پادریون نے چھاپا ہی اوسمین یون لکھا ہی یعقوب
فتای اعضدہ واسرائیل مختاری قبلتہ نفسی یعنی یعقوب میرا جوان ہین اوسکی مدد کرونگا اور
اسرائیل میرا پسند کیا ہوا میرے جی نے اوسکو قبول کیا اللہ کا شکر ہی کہ اوسنے ہمکو عبرانی سے واقف
کردیا عبرانی مین یعقوب اور اسرائیل کا لفظ نہین ہی عربی ترجمہ والے نے اس لیے یہ لفظ بڑھا دیا کہ دیکھنے
والے سمجھین کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہی جو اسرائیلیون مین پیدا ہوے اے محمدی بھائیو یہ
وہی مقام ہے جسکا ذکر صحیح بخاری مین ہے کہ عبداللہ جو عمرو بن عاص کے بیٹے ہین اللہ اونسے راضی ہے
نے فرمایا کہ قسم اللہ کی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضے تعریفین جو قرآن مین ہین وہی
تعریفین توراۃ مین بھی ہین اے نبی ہمنے تمھین بھیجا گواہ کرکے اور خوشی سنانے والا

اور ڈر سنانے والا اور پناہ ان پڑھوں کے لیے تو میرا بندہ اور میرا پیغام پہنچانیوالا ہی نام رکھا مین نے
تیرا متوکل یعنے اللہ پر بھروسا کرنیوالا نہین ہی تند مزاج اور نہ سخت اور نہ غل کرنیوالا بازارون میں نہین
بدلا دیتا بدی کے عوض بدی لیکن درگذر کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اور ہرگز نہین فوت ہوگا جب تک
کہ سیدھا کریگا اُسکی باعث سے ٹیڑھی دین کو اس طرح پر کہ وہ کہین نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور
کھولیگا اسکے باعث سے آنکھین اندھی اور کان بہرے اور دل غلافون مین چھپے ہوئی اور یہی مطلب امام عبد اللہ
دارمی نے اپنی مسند مین عبد اللہ بن سلامؓ کی زبانی نقل کیا ہی اے محمدی بھائیو عبد اللہ بن سلامؓ مدینہ طیبہ
مین سب یہودی علم والون کی سردار تھے یہودیون نے اقرار کیا کہ ہم سب سے زیادہ علم والا ہے اور ہم سب سے اچھے ہین
جسدن جناب پیغمبر صلعم مدینہ مین تشریف لائی اوسی دن عبد اللہ بن سلامؓ ایمان لائے محمدی دین مین آئی انکا قصہ
صحیح بخاری مین ہی قرآن شریف مین اونکی بڑی تعریف ہی اونھون نے اور یہود نے بھی اپنے پیغمبر کو پہچانا اور پیغمبر
محمد صلعم کو خوب پہچانا یہ لفظین جو اس مقام مین نقل کین ہین اکثر اسی رکتاب کی ہین اسی صحیفہ کو سبحان تورات
کہا ہے جیسا کہ کتاب والونکا محاورہ ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی توراۃ کو اور حضرت عیسی علیہ
السلام سے پہلے کی سب کتابون کو توراۃ بولتے ہین شاہد یعنے گواہ کا لفظ اس کتاب کے چھپنویں
باب مین اور بشارت دینیوالے کا لفظ باونویں باب مین آیا ہی اور یہ لفظ کہ پناہ ہی ان پڑھون کے لیے
یہ مطلب اس مقام مین بھی ہی اور مقامون مین بھی ظاہر ہی کہ اسرائیلیون کے سوا اور قومونکو بھی اوسکی
باعث سے پناہ ملے گی یعنے ایمان ملیگا اس آیت مین اللہ نے یہ لفظ فرمایا کہ میرا بندہ اور پیغام پہنچانے
والے کا لفظ اس باب کی اٹھارون آیت مین آتا ہی اور اناج کا ایک ترجمہ یہ ہی کہ مین اوسکو بھروسا دونگا
پھر فرمایا کہ مین نے اپنی روح اوسپر رکھی یعنے اپنا کلام اوسپر رکھا قرآن مین فرمایا ہی وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا
اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا اسی طرح ہمنے پیغام بھیجا تیری طرف روح اپنے حکم سے اپنے کلام
کو روح فرمایا یعنے جیسے جان سے بدن زندہ ہوتا ہے اللہ کے کلام سے روح اور دل زندہ ہوتا ہی
بتلایا اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہان یہ بتلایا کہ وہ قومون پر عدالت ظاہر کریگا
یہ پتا حضرت عیسی علیہ السلام سے بہت دور ہی کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام جب تک دنیا مین
رہے بت تک انھون نے فقط قوم اسرائیل کو اللہ کا کلام سنایا انجیل پاک مین صاف فرمایا کہ
مین سوا اسرائیلیون کے اور کسی پر نہین بھیجا گیا پھر جب اللہ نے آپ کو دنیا سے اوٹھا لیا تب

اپنے خاص فیقون کو اپنے بشارت دی کہ سب قومون کو انجیل سناؤ تب حواریون نے غیر قومونکو انجیل سنائی
اور اس جگہ اللہ تعالے نے اسرائیلیون کے سوا اور قومونکا پتا دیتا ہی کہ وہ بندہ خود آپ اور قومونپر عدالت کو
ظاہر کریگا سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عدالت والی شریعت کو سب قومونپر ظاہر کردیا تمام ملک عرب مین
ویان پھیلا دیا اور روم اور شام اور مصر اور حبش اور ایران والون کو قاصدون اور خطون کے وسیلہ سے
اللہ کا پیغام پہونچا دیا آپ کی نرمی اور خلق اور محبت کو یون بیان فرمایا کہ بلند آواز سے نہ بولیگا اپنے
جھگڑا اور گھڑکی بھی اوسکی عادت نہین ہر ایک کے ساتھ نرمی سے بولے گا بازارون مین جہان
جگہہ تقاضی اور جھگڑے ہی وہان بھی نرم آواز سے بولیگا حدیث کی کتابون مین خلق محمدی کو دل کی
آنکھون سے دیکھو یہہ جو فرمایا کہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑیگا سو درّ منثور مین ابن ابی حاتم اور ابونعیم
کی کتاب سے لکھا ہی وہب بن منبہ نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت اشعیا کو پیغام بھیجا کہ مین ایک ان
پڑھ نبی بھیجونگا وہ سخت اور تند نہین اور بازارون مین غل شور کرنیوالا نہین وہ اگر چراغ کے پاس سے
گذریگا تو اوسکو نہ بجھاویگا یہ اوسکی آہستگی کی باعث سے ہی اور اگر سوکھے سینٹھے پر چلے گا تو اوسکے
قدمون کے نیچے سے آواز نہ سنی جاویگی پہر فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے عدالت جاری کریگا اسکا یہ
مطلب کہ اوسکی شریعت کبھی موقوف نہو گی اوسکی شریعت قیامت تک کے واسطے اللہ
بھیجے گا پہر فرمایا کہ وہ نہ گھٹیگا نہ تھکیگا جب تک عدالت کو زمین پر قائم نکرے اور دریا کے پار کی
شریعت کی راہ تکین اور پہر آگے بڑھکر فرمایا کہ مین تیری حفاظت کرونگا کہ تو اندھون کی آنکھین
کھولے پھر فرمایا کہ مین اونچی نیچی جگہ کو میدان کردونگا ان سب آیتون کا خلاصہ عبد اللہ بن
عمرو بن عاص رضی اللہ تعالے عنہما نے یون فرمایا کہ اللہ اونکو نہین اوٹھاویگا
یہان تک کہ اونکی باعث سے ٹیڑھے دین کو سیدھا کردیگا یعنی جو لوگ اللہ کے سوا اورون
کو پوجتے ہین ٹیڑھی راہ چلتے ہین اونکے دلون کو اللہ آپ کی باعث سے سیدھا کردیگا وہ
لوگ اقرار کرینگے کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور اندھون کی آنکھین اور بہرون کے
کان اور وہ دل جنپر پردے ہین اونکی باعث سے اللہ کھولدیگا یہی مقابلہ اس
کتاب مین اور یہہ جو کہین اونکا مطلب بھی ہو چکا اللہ نے آپکو زور و قوت کے ساتھ دنیا
مین دکھایا یہانتک کہ ٹیڑھے دین کو زمین پر قائم کیا اور دریا کی ملک یعنی عرب کا مالک جزیرہ دریاؤن

کے بیچ مین سبھو وہان کے لوگ سب بت پرستی چھوڑکر آپکے دین مین آئے اور آپکی شریعت اوحکم
کی راہ دیکہا کرتے تھے کہ آپ کیا حکم فرماوین کہ ہم اوسکو بجالاوین اسمعیل کی اولاد نے ملک عرب
کے ملک مین کئی حصے ہین ہر حصہ ایک ایک ہی سولانا محمد امین بغدادی نے سبایک الذہب مین
لکھا ہی کہ عرب کے ملک کے پچھم طرف دریاے قلزم ہے اور دکھن طرف دریاے ہند ہے اور
پورب طرف دریاے فارس ہے اور اوتر طرف دریاے فرات ہے آپ کے وقت مین
تمام ملک عرب مین ایمان پھیل گیا ہاے پادریون کو یہ کہلے ہوے پتے نہین سوجتے افسوس
یہودیون کے ملا نصرانی پادریون سے بھی بدتر ہین ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اقامت
الشہود ملا محمد رضا طہرانی کی عبرانی کتاب سے فارسی مین لکھی ہے اوسمین یہودی ملاؤن کا حال دیکھ
کر نہایت غصہ مین اگر اونکی باتین نقل کرتے ہین کہ دیکھو کسطرح یہ لوگ سچے باتون سے آنکھون
کو بند کرتے ہین اس جگہ پر راشہ جو یہودی تفسیر والا ہی وہ پہلی آیت کا یون مطلب بیان کرتا ہی
کہ اللہ جو فرماتا ہے کہ میرا بندہ جسکو مین بھروسا دونگا اور میرا برگزیدہ جسسے میرا جی خوش ہے اس سے
اسرائیلی لوگ مراد ہین اور یہ جو فرمایا کہ مین نے اپنے روح اوسپر رکھے اس سے اسرائیلی پیغمبرون
کو مراد لیا ہے اور یہ جو فرمایا کہ وہ قومونپر حکم کو ظاہر کریگا اسکا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے دن
اسرائیلی لوگ توراۃ کو تمام محشر کے لوگون پر ظاہر کرینگے اور ناربوع نے کہا ہے کہ اکثر تفسیر والے
اس بشارت کو یون کہتے ہین کہ اسرائیلیونمین جو اچھے لوگ ہین یہ اونکی تعریف ہے اور ہاربوع نے
ربی نوسعدیاہ کاؤون کی زبانی لکھا ہے کہ اس بندے سے مراد کورش بادشاہ ہے جسنے
اسرائیلیون کو رخصت کرکے بابل کی ذلت سے چھڑایا جسنے یہ سنا وہ خوش ہوا اور اللہ کا شکر
کیا اور خود ہاربوع کہتا ہے کہ یہ تعریف حضرت اشعیا علیہ السلام کی ہے اور ربی اسحق ابربنال
ان سب قولون کو نہین مانتا اور لکھتا ہے کہ جن جن لوگون نے یہ معنے لکھے ہین وہ سب اندھے
وہ کہتا ہے کہ یہ ماشیح کی یعنے مسیحا کی خبر ہے اور پھر کہتے ہین کہ مسیحا جب آویگا حضرت موسیٰ علیہ السلام
کی شریعت کو رواج دیگا ملا محمد رضا طہرانی فرماتے ہین کہ یہ سب باتین حضرت اشعیا علیہ السلام
کے بیان سے بالکل برخلاف ہین اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین وہ سب پتے اور نشان موجود
ہین جو حضرت اشعیا علیہ السلام نے فرمائے ہین حضرت اشعیا نے صاف اوس پیغمبر پاک کی خبر دی ہے

جو تمام خلق پر بھیجے گئے اور راشہ وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ خبرین خود توراۃ کی ہین تو اُسکا جواب یہ ہی کہ
حضرت اشعیا علیہ السلام نے آیندہ زمانہ کی خبر دی ہی گذرے ہوئی وقت کی یہان خبر نہین ہی توراۃ تو
پہلے اوتر چکی حضرت اشعیا علیہ السلام کی خبر دیتی ہے اور توراۃ سے کچھ علاقہ نہین ملا سید علی بن حسین طہرانی
جنھون نے اس کتاب کو عبرانی سے فارسی مین ترجمہ کیا ہی وہ لکھتے ہین کہ ملا محمد رضا اپنے وقت مین
یہودیون کے معتبر علماؤن مین سے تھے اور اون کے مسلمان ہونے سے اونکے وقت کے بہت
لوگ مسلمان ہوئے جواب تک باقی ہین بلکہ ہر ایک کی باعث سے ایک جماعت مسلمان ہوئی اللہ فرماتا ہی
خدا وند خدا جو آسمانون کو پیدا کرتا اور اونھین تانتا ہی جو زمین کو اور اونھین جو اوسمین سے نکلتے ہین
پھیلاتا ہی اون لوگون کو جو اوس پر ہین سانس دیتا ہی اور اونکو جو اوس پر چلتے ہین روح بخشتا ہی یون
فرماتا ہی مین خداوند نے تجھے صداقت کے لیے بلایا مین ہی تیرا ہاتھ پکڑون گا اور تیری حفاظت
کرونگا اور لوگون کے عہد اور قومون کے نور کے لیے تجھے دونگا کہ تو اندھون کی آنکھین کھولے
اور بند ہوؤنکو قید سے نکالے اور اونکو جو اندھیرے مین بیٹھے ہین قیدخانہ سے چھڑاوے یہوواہ
مین ہون یہ میرا نام ہی اور اپنا جلال دوسرے کو نہ دونگا نہ اپنی تعریف کھودی ہوئی مورتون کو اہی
محمدی ہوا یہو عہد ان کتابون کی بولی مین شریعت کے حکمون کو کہتے ہین یعنے اللہ اپنے بندون سے
اقرار لیتا ہی اور عہد باندھتا ہی کہ میرے یہ یہ حکم ہین اونپر عمل کیجیو سو فرمایا کہ شریعت کے احکام
اور نور یعنے اپنا کلام تجھے دونگا قرآن مجید مین فرمایا کہ ہمنے یہ نور اوتارا ہی یہان فرمایا کہ تجکو اپنا
کلام سب قومون کے لیے دونگا اس لیے کہ اندھون کی آنکھین کھولے یعنے دل کے اندھے اَن
پڑھے جو اندھیرے مین بیٹھے ہین یعنے نور ایمان و علم اونکے پاس نہین بتون کو پوجتے ہین اونکو
تو جہالت کے اندھیرے سے نکال کر نور مین لاوے قرآن مجید مین بھی فرمایا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ
لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ یعنے ہمنے تجھپر کتاب اسلیے اوتاری کہ تو لوگون
کو اللہ کے حکم سے اندھیرون مین سے نور کی طرف نکالے اللہ تعالے صاف بشارت دیتا ہی کہ تیرے
نگہبانی یہان تک کرونگا کہ تو اَن پڑھون کو ایمان کے نور مین داخل کرے یہ تھا صاف حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہی آپکو اللہ نے عرب کے ان پڑھون مین پیدا کیا اور دشمنون سے بچایا اور یہان تک دنیا
مین زندہ رکھا کہ آپنے تمام عرب مین نور ایمان کا پھیلایا اور حضرت عیسی کے بعد اونکے خادمون نے ان پڑھون

مین وین پہیلا پایہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہین ہوسکتی اگر کہو کہ یہ خیال آتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے اللہ کے حکم سے مان کے پیٹ کے اندھی کو اچھا کیا اسکا جواب یہ ہی کہ اندھون سے یہان جو اند
آن پڑھ ہین کیونکہ اسکے بعد اللہ فرماتا ہی کہ جو اندھیرے مین بیٹھے ہین انہین قید سے نکالیگا یہان
تو کسی بادشاہ کے قیدخانہ کا ذکر نہین ہی بلکہ جہالت اور کفر کے اندھیرے اور قیدخانہ کا ذکر ہی پھر
فرمایا کہ جو میری تعریف ہی وہ کھودی ہوی مورتون کو نہ دونگا اس سے صاف مطلب کھل گیا کہ اندھون
سے مراد بت پرست ہین جو دل کے اندھے ہین پھر سولہوین اور سترہوین آیت مین صاف بت پرستون
کا ذکر کر دیا اور ایک قاعدہ کلیہ یہ بتادیا کہ جو میرا جلال ہی وہ کسی دوسرے کو نہ دونگا یعنے کسی نبی کو
اور ولی کو اور فرشتے کو اپنا جلال نہ دونگا پہلے سے ان لوگون کو رد کر دیا جو حضرت عیسی کو اور روح القدس کو اور
حضرت مریم کو یا کسی اور نبی یا ولی کو اللہ کا دوسرا ٹھیراتے ہین آگے اللہ فرماتا ہی پیش خبریان دیکھو آئین
اور مین نئی باتین بتلاتا ہون اس سے بیشتر کہ واقع ہوان مین تمسے بیان کرتا ہون خداوند کے لیے ایک
نیا گیت گاؤ آئی محمدی بھائیو جیسا نوی زبور مین فرمایا تھا کہ اللہ کے لیے ایک نیا گیت گاؤ وہی
بات یہان پھر فرمائی زبور کا مطلب صاف کھولدیا پہلے فرمایا کہ مین واقع ہونے سے بیشتر بیان کرتا ہون
پھر فرمایا خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ یعنے وہ وقت ابھی نہین آیا آیندہ وقت مین اس خبر کا ظہور
ہوگا آئی ایمان والو یہ بتا صاف قرآن مجید کا ہی اسکو خوب سمجھ لو توراۃ شریف کے پڑھنے کا طریقہ
نہین تھا کہ ذوق شوق بڑہانے کے لیے ہمیشہ تنہائی مین یا مجمع مین پڑھے جاتی ہو توراۃ کی پانچوین
سورۃ کی سترہوین باب کی اٹھارہوین آیت مین ہی کہ بادشاہ کو چاہیے کہ اس شریعت کی ایک نقل
کتاب مین لکھے اور اوسکو اپنی زندگی کی سب دن مین پڑھا کری تاکہ اللہ سے ڈرنا سیکھی اور اکتیسوین باب
کی نوین آیت مین ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ سات برس کی اخیر مین خیمون کی عید
مین جب سارا اسرائیل حاضر ہوا کرے تو تو اس شریعت کو پڑھکر سارے اسرائیل کو سنایا کر سارے
لوگون کو مردونکو اور عورتون کو اور لڑکون کو اور اپنے مسافر کو جمع کیجیو تاکہ وہ سنین اور اللہ سے ڈرنا
سیکھین اور اس شریعت کی سارے حکمون پر دھیان رکھکر عمل کرین اور تاکہ اونکے لڑکے جنھون نے
یہ باتین نہین جانین سنین دیکھو توراۃ وعظ اور نصیحت کے طور پر سات برس کے بعد سنائی جاتی تھی اور
بادشاہ کو ہمیشہ پڑھنی کا حکم تھا جب حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے زبور دی تو زبور باجون کی

ساتھ نہایت ذوق شوق سے گائی جاتے تھے زبور مین اللہ کی تعریفین اور اللہ کے عشق و محبت کا اور نہایت مزہ کا بیان ہے بہت سے گانے والے مسجد مین موجود تھے رات دن حاضر رہتے تھے حضرت داود اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے وقت مین زبور کے گانے کا بیان تواریخ کی پہلی کتاب کے چھٹے باب کی تبیسوین آیت مین اور نوین باب کی تینتیسوین آیت مین اور سولھوین باب کی چالیسوین آیت مین اور پچیسوین باب کی پہلی آیت سے ساتوین آیت تک اور تواریخ کی دوسری کتاب کے آٹھوین باب کی چودھوین آیت مین ہی یہ دونون کتابین توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوی ہین اب جو اللہ وعدہ کرتا ہی کہ اللہ کی لیے نیا گیت گاؤ اسمین صاف یہ اشارہ ہی کہ ایک ایسی کتاب اترے گی جو زبور کے طرح پر بار بار نہایت ذوق وشوق سے اور خوش آوازی سے پڑھی جاویگی جو کلام خوش آوازی سے ذوق شوق کے ساتھ بلند آوازی پڑھا جاوے اوسکو گیت کہتے ہین یہ پتا قرآن مجید کا ہی انجیل کا یہ پتا نہین ہو سکتا کیونکہ جب اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو انجیل دی آپنے لوگون کو انجیل سنا دی اللہ کے حکم پہونچا دئے پھر حضرت عیسی علیہ السلام کے خادمون نے کہین یہ ذکر نہین کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام تنہائی مین یا مجمع مین انجیل کی تلاوت کیا کرتے ہون یا اونکی خادم اپنے ذوق شوق بڑہانے کے لیے انجیل پڑھتے ہون معلوم ہوا کہ انجیل بھی توراۃ کیطرح پر اللہ کے حکمون کے سمجھانے کے لیے کبھی کبھی سنائی جاتی تھے یعقوب حواری اپنے خط کے پانچوین باب کے تیرھوین آیت مین لکھتے ہین کہ جو کوئی تم مین غمگین ہو وہ دعا مانگی کوئی خوش حال ہو تو زبور گاوے پولوس افسیون کے خط کے پانچوین باب کی انیسوین آیت مین لکھتے ہین کہ تم آپسمین زبورین اور گیت اور روحانی غزلین گایا کرو دیکھو خوشی کے وقت ذوق شوق بڑہانے کے لیے زبور کے گانے کا حکم کیا انجیل پڑھنے کا حکم نہین کیا یہ جو حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفے مین ارشاد ہوتا ہی کہ خداوند کے لیئے نیا گیت گاؤ یہ پتا صاف قرآن مجید کا ہی جو توراۃ اور انجیل کی طرح پر لوگون کے سمجھانے کے لی بھی سنایا جاتا ہی اور زبور کی طرح پر اللہ کی کا ذوق شوق بڑہانے کے لی مجمع مین بھی اور تنہائی مین بھی نماز کے اندر بھی اور نماز کے باہر بھی خوش آوازی سے پڑھا جاتا ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھکر خوبصورت اور خوش آواز تھے آپنے قرآن شریف سمجھانے کے لیے بھی نماز مین اور نماز کے باہر بھی سب کو سنایا اور خوش آوازی کی نماز مین بھی اور نماز سے باہر بھی بار بار اللہ کی محبت کے ذوق مین پڑھا کرتے تھے

آج تک چلا آتا ہی صحیح بخاری مین ہی کہ ابو موسی اشعری جو آپکی خادمون مین بہت خوش آواز تھے آپنے جب انکا قرآن پڑھنا سنا تو آپنے فرمایا کہ اسکو داؤد کے لوگون کے مزامیر مین سے یعنے باجونین سے ایک باجا دیا گیا ہی یعنے حضرت داؤد علیہ السلام کے یہان کے گانے والے جو زبور کو باجون پر نہایت خوش آوازی سے گاتے تھے ویسی خوش آوازی ابو موسی اشعری کو بغیر باجون کے اللہ نے دی ہی اس قرآن مین سب کتابون کی خوبیان اللہ نے جمع کر دین ہین اسکی بعد کی آیت مین فرمایا ہی کہ تم زمین پر سر تا سر اوسی کی تعریف کرو یہ بتا بھی صاف قرآن مجید کا ہی بار بار اللہ کی تعریفین بہت کثرت سے زبور مین اور قرآن مین ہین انجیل مین اللہ کے حکمون کا بیان ہی کہ یہ کام کرو یہ کام نکرو توراۃ شریف مین پیغامبرون کے قصون کا اور اللہ کے حکمون کا بیان ہی قرآن مین اللہ کی تعریفین اور اللہ کے حکم اور پیغمبرون کے قصے جمع مین اس جگہ پر دو پتے قرآن کے اللہ نے بتلائین ہین اللہ کی تعریفون کی کثرت اور بار بار خوش آوازی سے پڑہا جانا سنن ابو داؤد مین ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وہ شخص ہمارا نہین ہی یعنے ہماری راہ پر نہین ہی جو نہ گاوے یعنے خوش آوازی سے نہ پڑہے قرآن کو ابن ابی ملیکہ سے پوچھا کہ جو شخص خوش آواز نہو وہ کیا کرے فرمایا کہ جہان تک ہو سکے اچھی طرح پڑہے اللہ فرماتا ہی اے تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوسمین بستے ہو ای دریای ملکو اور اونکی باشندو تم زمین پر سر تا سر اوسی کی تعریف کرو بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کے آباد دیہات اپنی اواز بلند کرینگے سلع کے بسنے والے گیت گاوینگے پہاڑون کی چوٹیون پر سے للکارین گے وے خداوند کا جلال ظاہر کرینگے اور دریائی ملکونین اوسکی ثنا خوانی کرینگے ای محمدی بھائیو غور کرو پہلے عرب کا پتا دیا کہ ای دریائی ملکو تم ساری زمین مین اللہ ہی کی تعریف کرو اسکا یہ مطلب کہ عرب لوگ جو دریائی ملک مین رہتے تھے اونکو بشارت ہی کہ تم مین اللہ کا دین پھیلیگا پھر تم تمام جہان مین اُس دین کو پھیلا دگے پھر دریائی ملک کا مطلب کھولنے کے لیے فرمایا کہ بیابان اور اوسکی بستیان یعنے عرب کا بیابان اور اوسکی بستیان مکہ اور مدینہ کا ضلع صحرائی عرب کہلاتا تھا اسکا پورا بیان کتاب کے سرے پر ہو چکا ہے اور صاف مطلب کھولنے کے لیے فرمایا قیدار کے آباد دیہات سو قیدار حضرت اسمعیل علیہ السلام کے صاحبزادے ہین جیسا کہ توراۃ

شریف سے ثابت ہی اونکی نسل مین قریشی لوگ ہیں اوس قوم مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا ہو
محمد بن اسمٰعیل بخاری نے صحیح بخاری مین آپکا نسب عدنان تک پہونچایا ہی حافظ ابن حجر عسقلانی
نے عدنان سے آگے کے نامون مین تین قول لکھی ہین جنمین عدنان کا نسب قیدار تک پہونچایا
ہی جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹے ہین قریشی لوگ مکّے مین رہتے تھے اونکے آباد دیہات مکّہ اور مکّے
کے پاس کے مقام ہین سلع مدینے شریف مین ایک پہاڑ کا نام ہی اوسکا ذکر حدیث کی کتابون مین
آتا ہی معلوم ہو کہ اگلے زمانہ مین یہ شہر سلع کہلاتا تھا پہلے قیدار کی اولاد کا یعنے مکّے والون کا
ذکر کیا کہ وہ اللہ کے کلام مین اور اوسکے ذکر مین آواز بلند کرینگے پھر سلع کے یعنے مدینے کے
بسنیوالون کا ذکر کیا کہ وہ گیت گاوینگے یعنے اللہ کا کلام خوش آوازی سے پڑھینگے اللہ کے
ذکر مین آواز بلند کرنا یہ بھی خاص تیا محمدی شریعت کا ہی اذان مین آواز بلند کرنیکی بڑی تاکید ہی نمازون مین
اور نمازون سے باہر بھی قرآن مجید بلند آواز سے پڑھا جاتا ہی جہان تک آواز پہونچتی ہی شیاطین بھاگتے
ہین حج مین ہزارہا حاجی بلند آواز سے لبیک اللہم لبیک پکارتے ہوے چلے آتے ہین حضرت عیسیٰ
کی شریعت مین حکم تھا کہ کوٹھری مین جاکر دروازہ بند کرکر اللہ سے دعا مانگو متی کی انجیل کا چھٹا
باب دیکھو اس جگہ طامس اسکاٹ کی ضد اور ہٹ دیکھنا چاہئے لکھتا ہی کہ یہ بات آیندہ زمانہ مین ظاہر
ہوگی بیابان اور وہان کے ملک اپنی آواز بلند کرینگے جو اندھیرے اور ویران ملک ہین جو ریگستان
عرب کی طرح پڑے ہین یا بن جوتے ہوے پہاڑون کی طرح سے ہین وہان نور پھیلیگا ہائی افسوس پادری
لوگ ان کھلی کھلی خبرون کا ظہور آنکھون سے دیکھ بھالکر مکراتے ہین اور آیندہ زمانہ کی خیالی وقت
کی خبر ٹھیراتے ہین یا اللہ انکی دل کی آنکھین کھولدے آمین آب اسبات کی دلیلین سنو کہ
سلع مدینہ پاک کا نام ہی اُسکی کچھ دلیلین حضرت ہارون علیہ السلام کے ذکر مین ہو چکی
کچھ یہان لکھی جاتی ہین مولانا سید علی مدنی نے وفاء الوفا مین سلع پہاڑ کے ذکر مین لکھا ہی کہ ایک
لونڈی تھی کہ سلع مین پلی ہوی تھی اوسنے یہ گیت گایا ؎ لعمرک انّنی لاحب سلعًا ٭ لرؤیتہ و
من اکناف سلع ٭ یعنے قسم تیری جان کی مین سلع سے محبت رکھتی ہون اوسکے دیکھنے کے لیے اور جو
لگے آس پاس سے اوسکی آقا نے کہا کہ اگر تو چاہے تو مین اوسکا ایک پتھر اوٹھالاؤن وہ
بولی اوسکو مین کیا کرون گی میرا مطلب تو وہان کے رہنے والون سے ہی اس قصّے سے معلوم ہوا

[illegible] پہاڑ اور اوسکے آس پاس لوگ رہا کرتے تھے وہ پہاڑ آباد تھا پھر سارا شہر کسی وقت مین سلع
[illegible] کیا [illegible] پادری شیرنگ نے شہر سلع کا احوال کتاب عمارات المعروف مین یون لکھا ہی کہ یہ
شہر [illegible] ادومیون کا بادشاہی شہر اور سعیر پہاڑ کے وادی موسی مین تھا پھر کوہستانی عرب کا بادشاہی
شہر ہو گیا اور حضرت عیسیٰ کے پانسو برس بعد تک آباد تھا پھر کسی کتاب مین اوسکا حال نہین
[illegible] عربی کتاب مین بھی اوسکی آبادی کا کچھ ذکر پایا نہین جاتا ۱۸۱۲ عیسوی مین
ایک مشہور مسافر بروک صاحب نے ملک یہودیہ مین سفر کرتے ہوے وادی موسیٰ کا عجیب
خرابہ [illegible] اوسکو جا کر دیکھا اور کئی دلیلون سے ثابت کیا کہ کوہستانی عرب کا قدیم پای تخت یہی
تھا اب ہم کہتے ہین کہ اوس مشہور مسافر کی اٹکل مین غلطی پڑی ہی شہر سلع سے تو اللہ تعالے
آبادی کا وعدہ کرتا ہی اور پادری کہتے ہین کہ وہ شہر ویران ہو گیا اور جنگل ہو گیا اور اوسکا
مقام سعیر پہاڑ کے وادی موسی مین ٹھہراتے ہین اور اللہ تعالے سلع کے بسنے والون کو بڑی
بڑی خوشیان سناتا ہی معلوم ہوا کہ سلع یہی مدینہ ہی اور اگر اُس نام کا کوئی اور شہر سعیر پہاڑ
کے پاس تھا اور ویران ہو گیا تو یہان ہرگز اوسکا ذکر نہین پادری لکھتا ہے کہ یہ شہر ادومیون کا
پای تخت تھا اور توراة شریف مین ہی کہ جو پہاڑ ادوم کی سرحد سے ملا ہوا ہی اور شہر سلع جو پہاڑ کے
[illegible] سیفس وغیرہ لکھتے ہین تو یہ شہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین ادوم
[illegible] ادوم مین داخل نہین تھا پھر سعیر پہاڑ کے پاس کیونکر ہوگا اور حضرت حزقیل
[illegible] پہاڑ [illegible] اور سارے ادومیہ کی ویرانی کی خبر ہی اور یہان سلع کے بسنے والون کو بڑی
[illegible] معلوم ہوا کہ سلع اصل مین ادومیہ سے باہر تھا پھر کسی زمانہ مین ادومیہ کا پای تخت
ہوا [illegible] اوسکو لی لیا پادری شیرنگ کتاب مقدس کے لغت مین لکھتا ہی کہ جب فرنگستانی نصرانی
[illegible] بیت المقدس کو مسلمانون سے چھڑانے کے لئے گئین تھین تب ملک ادوم مین بھی پہونچین بلکہ
[illegible] پہونچین اور اُس نشیب کا جسمین وہ ہی وادی موسی نام رکھا ہی اوس سے بارہ میل کے
فاصلہ [illegible] قلعہ بنایا جو اب شبیک کہلاتا ہی اس بیان سے معلوم ہوا کہ فرنگیون کی فوجین
جو بیت المقدس کی [illegible] مسلمانون سے لڑنے گئین تھین اونھون نے اوسکا نام وادی موسیٰ رکھا ہی کیونکہ حضرت
موسی علیہ السلام سعیر پہاڑ کے گرد بہت مدت تک رہے ہین اور پادری شیرنگ نے عمارات المعروف

یہ لکھا ہی کہ یوسی بئیس اور جیروم لکھتے ہین کہ حور پہاڑ سلع کے پاس ہی چنانچہ آجتک وہ پہاڑ وادی موسی
کے پاس ہی اور وہان کے عربون مین جبل الہارون کرکے مشہور ہی ہم کہتے ہین کہ جب فرنگیون نے اپنی اٹکل
سے ٹہرالیا کہ شہر سلع یہی تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ حور پہاڑ سلع کے پاس ہی اور حضرت ہارون علیہ السلام
حور پہاڑ پر دفن ہوے ہین تو جب اس میدان کو شہر سلع کا مقام سمجھا تو یہ بھی ضرور ہوا کہ اوسکے پاس والے
پہاڑ کو حور پہاڑ سمجھ کر جبل الہارون نام رکھا اور انھین فرنگیون کی باعث سے اوس پہاڑ کو وہانکے
بدو جبل الہارون کہتے ہونگے قاموس مین لکھا ہی کہ سلع ایک پہاڑ مدینہ مین ہی اور ایک پہاڑ قوم ہذیل کا
ہی اور ایک قلعہ ہی وادی موسی مین شوبک کے علاقہ مین دیکھو صاحب قاموس مولانا مجد الدین فیروزآبادی
جو آٹھوین صدی مین تھی اونکے وقت مین وہ مقام وادی موسی مشہور تھا اور وہان کا قلعہ سلع کہلاتا
تھا اور یہ بات فرنگیون کی جہت سے مشہور ہوی تھی پادری مریک کشف الآثار مین لکھتا ہی
کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو برس پہلے قوم نبایوت کے عربون نے سلع کو لے لیا اور وہ شہر سلطنت
عرب کا بادشاہی شہر ہوگیا عرب کے بادشاہون کی وہان حکومت رہی آگے ایمان والو عرب لوگ دو قسم
ہین عدنانی اور قحطانی سو یمن کے لوگ قحطانی ہین اور انصاریون کی اصل یمن سے ہی امام ابراہیم
کردی مدنی نے مسالک الابرار مین لکھتے ہین کہ انصاریون کی اصل اوس اور خزرج ہین اور وہ دونو
ثعلبہ کی اولاد مین ہین اوسکا نسب کہلان تک پہونچتا ہی جو سبا کا بیٹا وہ یشجب کا بیٹا
وہ یعرب کا بیٹا وہ قحطان کا بیٹا واللہ اعلم حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری مین لکھتے ہین کہ
اکثرون نے یون کہا ہی کہ یہ قحطان وہ ہین جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے ہین اور
زبیر بن بکار کا قول یہ ہی کہ یہ قحطان وہ ہین جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین
اور یہ قحطان بیٹے ہین ہمیسع کے وہ بیٹے تیم کے وہ بیٹے نبت کے وہ بیٹے اسمعیل علیہ السلام
کے اور یہ بات ابوہریرہ کے قول سے ظاہر ہے کہ اونھون نے انصاریون سے فرمایا کہ وہ یعنی
ہاجرہ تمہاری مان ہی اور میری ذہن مین بھی یہی بات پکی ہی کیونکہ اصحابونمین جو مشہور ہین اونکے
بیچ مین اور قحطان کے بیچ مین باپ دادے اوسی کے قریب قریب ہین جتنے باپ دادے اصحابونکے
اور عدنان کے بیچ مین ہین اور ایک دلیل اسپر یہ ہے کہ حسان ابن ثابت کے دادا منذر ابن عمرو
ابن حرام نے یہ شعر کہا ہی جسکا مطلب یہ ہی کہ ہمنے شان و شوکت ورثہ مین پائی ہی جنکو عمرو بن عامر سے

اور حارثہ عطریف سے جو باتین چلی آئی ہین نبت ابن مالک کی بیٹے کی آل سے اور نبت بن اسمعیل سے حافظ ابن حجر کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ انصاریون کا نسب جن قحطان تک پہونچتا ہے یہ وہ قحطان نہین ہین جو عابر کے بیٹے ہین حضرت نوح علیہ السلام کے بعد پانچوین پشت مین بلکہ یہ قحطان وہ ہین جو نبایوث ابن اسمعیل کے پر پوتے ہین تو نبایوث کی اولاد کی حکومت مدینہ مین ثابت ہوے پادری فریک کشف الآثار مین سلع کے بیان مین لکھتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے نسو برس پہلے اس شہر کا ایک بادشاہ عبودس تھا اوسنے سکندر کو جو ایک بادشاہ شام کا تہا شکست دی پہر عبودس کے جانشین اریطس نے انطیوقس بادشاہ شام کو شکست دی اور ملک شام کے بڑے بڑے شہر لیئے حضرت عیسی علیہ السلام کے سو برس بعد تک وہان عربون کی حکومت رہی پہر رومیون نے سلع کو لے لیا تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین حضرت یوحنا کی مشاہدات کی تفسیر مین جہان لفظ اَبَدّوُن کا ہے وہان لکھا ہے کہ مسٹر مید کہتا ہے کہ اسمین اشارہ عبودس کے نام کا ہے جو خطاب عرب کے اوس حصہ ملک کے بادشاہون کا ہے جہان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے جسطرح قیصر خطاب ہے روم کے بادشاہون کا اس پادری کے قول سے ثابت ہوا کہ وہ حصہ ملک عرب کا جہان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملک شام کی طرف تشریف لیگئے تھے اس ٹکڑے کے بادشاہ کا خطاب عبودس ہوتا تھا اور پادری فریک لکھتا ہے کہ عبودس سلع کا بادشاہ تھا اب خوب ثابت ہوگیا کہ سلع مدینہ کا نام ہے اور پادری شیزنگ نے کتاب عمارات المعروف مین لکھا ہے کہ یوسیفس نے بار بار اس شہر کا ذکر کرکے اوسکو کوہستانی عرب کا بادشاہی شہر ٹہرایا ہے اور کوہستانی عرب قیصر تراجن کے وقت مین رومیون کے عمل مین آیا تھا اور اوسکے جانشین آدریان نے پیٹرا کے یعنی سلع کے باشندون پر بڑا احسان کیا جسکی باعث سے اون لوگون نے سکون مین اپنے شہر پر اوسکا نام رکہا اون سکون مین ابتک بعضے موجود ہین مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجر علیہا السلام کو مکے مین بسایا تب مصر کے ایک بادشاہ نے مصر کے پورب طرف کو ایک نہر کہودی اور وہ نہر کہاری سمندر تک پہونچی جہان لوگ جہاز ونپر چڑہتے تھے تو گیہون اور طرح طرح کے غلے اون جہازون پر لدکر جدہ تک آتے تھے اور وہان سے اونٹون پر لادے جاتے تھے تو اوسنے حجاز کو ایک مدت تک آباد کیا بہت مدت

گذرگئی اور روم کا ایک بادشاہ جسنے مصر مین عمل کرلیا تھا اور اوسکا نام آدریان تھا اوسنے اوس نہر
کو نئے سرے سے کھودا ان دونون کے بیان کے ملانے سے معلوم ہوا کہ آدریان نے جو بڑا احسان ملک
والون سے کیا تھا وہ یہی احسان تھا کہ اوس نہر کو دوبارہ کھودا تاکہ رسد اناج کی مصر سے مدینے اور
مکے تک پہونچے مولانا لکھتے ہین کہ پھر اوس نہر کو حضرت عمرؓ نے کھودوایا اور وہ نہر دریائے قلزم مین
اگر گرتی تھے اور اوسمین کشتیان جاری ہوتی تھین اونمین اناج مدینے اور مکے تک آتا تھا اوس نہر کا بہت
بڑا بیان ابن عبد الحکم کی کتاب سے لکھا ہی اوسمین یہ بہی ہی کہ وہ نہر دریای نیل سے دریائے قلزم تک
تھے اور عمرو ابن عاصؓ نے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ زمانہ اسلام سے پہلے ہمارے پاس جہاز آیا کرتے تھے
اوسمین مصر کے سوداگر ہوتے تھے جب ہمنے مصر کو فتح کیا وہ نہر بند ہو گئی اور سوداگرون نے اوسکو چھوڑ
دیا پھر لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ کی وہ نہر یہان تک رہے کہ محمد بن عبد اللہ یعنے حضرت امام حسن علیہ السلام
کے پروتے مدینے شریف کے حاکم ہوئے تب منصور بادشاہ نے مصر مین اپنے نائب کو لکھ بھیجا کہ اس نہر
کو بند کر دے تاکہ اناج کی رسد مصر سے مدینے شریف تک نہ پہونچے اوسوقت سے یہ نہر بند کر دی گئی
اور دریائے قلزم سے ملی ہوی نہ رہی اور جیسے اب ہی ویسی ہو گئی مولانا سید علی مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے
وفاء الوفا مین مدینے شریف کے نامون مین سے ایک نام سلقہ لکھا ہی اور لکھا ہی کہ اس نام
کو ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن امین اقشہری نے ذکر کیا ہی اون نامون مین جو توراۃ سے
نقل کئے ہین پھر مولانا سید علی لکھتے ہین کہ سلق مین سین اور لام دونون پر زبر ہے اوسکی معنے
ہین صاف میدان مولانا نے جس کتاب مین دیکھا اوسمین سلقہ قاف سے لکھا تھا کیا عجب ہے
کہ یہ لکھنے والے کی غلطی ہو اور یہ لفظ سلع عین کے ساتھ ہو واللہ اعلم صحیح مسلم مین ہی کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو اوس شہر مین جانے کا حکم ہوا جو شہرون کو کہا جاتا ہی
اوسکو یثرب کہتے ہین اور وہ مدینہ ہی امام نووی نے مسلم کی شرح مین لکھا ہی کہ اسکا یہ مطلب
کہ اول اسلام کا غلبہ وہان ہوگا پھر سب شہر فتح ہونگے اور شہرونکا مال دولت اور قیدی وہان
آوینگے ہم کہتے ہین اسکے یہ معنے بہی ہوسکتے ہین کہ یہ شہر آگے بہی سب شہرون کا مال کہاتا تھا
بادشاہی شہر تھا اور اب پھر سب شہرون کا مال کہاویگا یادری عربک کشف الآثار مین لکھتا ہے
کہ شہر سلع مین ہندوستان اور عربستان کا مال تجارت جمع ہوتا تھا اور شام اور مصر کیطرف

بہیجا جاتا تھا پادری شیز نگ نے کتاب عمارات المعروف مین یون لکہا ہی کہ سلع عبرانی لفظ ہی اور پیٹرا یونانی
ہی دونون کے ایک ہی معنی ہین یعنے چٹان یونانی کتابون مین پیٹرا کے نام پر اوس شہر کا پہلا بیان جو
پایا جاتا ہی اس مضمون کا ہی کہ انٹیوکس نے وہان کے باشندون کے مقابلہ مین دوبار فوج بہیجی اسٹرابو
تاریخ لکہنے والا اگستس بادشاہ روم کے وقت کا حال یون لکھتا ہی کہ وہ شہر اس باعث سے پیٹرا
کہلاتا ہی کہ ایک پتھریلے چپٹے وادی مین واقع ہی جسکے چارون طرف بلند چٹانین ہین مگر وہان
پانی پینے اور باغچون کے سینچنے کے لیے اچھے چشمے ہین اوس حاطہ کے باہر اکثر زمین دشتی ہے
معلوم ہوتا ہی کہ اوندنون مین پاس کے ملکون کی پائدار چیزین اوس راہ سے روانہ کیجاتی تھین
ویسپیسن بادشاہ روم کے وقت مین پلینی جغرافیہ دان نے پیٹرا کا زیادہ صاف بیان
کیا ہی کہ وہ کوس بہر کے لنبے وادی مین واقع ہی جسکے چارون طرف کرارے دار پہاڑ ہین
اوسکے بیچ مین نالہ بہتا ہی اب ہم کہتے ہین کہ اگستس وہ بادشاہ ہی جسکے وقت مین حضرت عیسیٰ
پیدا ہوئے اور ویسپیسن آپکی چالیس برس بعد تھا یہ ہی اور نشان جو اوس وقت کے لوگون نے
لکھے ہین یہ مدینے کے ہی اور نشان ہین دونون طرف دو پتھریلے میدان ہین جنکا ذکر حدیثون
مین جابجا موجود ہے مولانا سید علی نے وفاء الوفا مین لکھتے ہین کہ دونون پتھریلے میدان ایک پورب
کی طرف ہی ایک پچھم کے طرف ہی اور مدینہ دونون کے بیچ مین ہی اور ایک اور پتھریلا میدان قبلہ
کی طرف ہی اور ایک پتھریلا میدان شام کی طرف ہی لیکن وہ دونون پچھم والے اور پورب والے
کے طرف رجوع کرتے ہین کہ یہ دونون اُن دونون سے ملے ہوے ہین وفاء الوفا مین مدینہ
کے نامون مین سینتیسوان نام ذات الحرار لکھا ہی یعنے پتھریلے میدانون والا کیونکہ وہان پتھریلے
میدانون کی کثرت ہی اور خنافر حمیری جو کاہن تھا اوسنے اپنے جن کی زبانی دین اسلام کی
تعریف سنے تب پوچھا کہ اوس دین کو کہان ڈھونڈون اوسنے کہا ذات الاحرین مین یعنے پتھریلے
میدانون والے شہر مین اور کنوون اور نہرون کا ذکر بھی حدیثون مین موجود ہی اور وفاء الوفا
مین ہی کہ بطحان کا نالہ ابن شبہ نے کہا ہی کہ وہ مدینے کے گہرون کے بیچ مین ہی اور مدینے کے
نزدیک کہاری زمین ہے جسکا ذکر صحیح مسلم مین دجال کے ذکر مین آیا ہی کہ وہ کہاری زمین
جو مدینے کے پاس ہین اوس مین سے ایک تک وہ پہونچیگا مدینے کے پہاڑ اُحد اور سلع اور عیر اور

اور ثور ہین وفاء الوفا مین ہی کہ عَیر پہاڑ مدینہ شریف کے قبلہ کی طرف ذو الحُلیفہ کے قریب ہی اور مجد نے
عیر کے بیان مین نصر سے نقل کیا ہی یہ عیر ایک پہاڑ ہی اور کہا جاتا ہی کہ وہ ٹیلا ہی جو شعب الجوز کرکے مشہور ہی
اور ثور ایک پہاڑ اُحد کے پاس ہی میطان قوم قُریظہ کے پورب طرف ایک پہاڑ ہی اور شوزان ایک پہاڑ
ہی اوسکے پاس شوزان کا پتھریلا میدان کہلاتا ہی اور لحیا جمل دو پہاڑ ہین مدینہ مین اور قدوم ایک پہاڑ
ہی جہان اُحد مین شہیدون کی قبرین ہین ایک جگہ لکھا ہی کہ شوزان کے سامنے ایک اور پہاڑ ہی اور
بڑے بڑے اونچے پہاڑ ہین جہان کچھ اوگتا نہین چکیون کے اور عمارت کے لیے لوگ اوسمین سے مدینہ
کی طرف کاٹ کاٹ لیجاتے تھے مین ایک جگہ لکھا ہی کہ دو چھوٹے پہاڑ ہین بُطحان کی پچھم طرف اور عصارنی ایک پہاڑ
ہی مدینہ کے قبلہ کی طرف اور وفاء الوفا مین جہان یہ قصہ لکھا ہی کہ جب ملک یمن مین تباہی کا وقت آیا
وہان کے لوگ شہرون شہرون تتر بتر ہوگئے وہان لکھا ہی کہ رزین نے لکھا ہی کہ جب وہ لوگ چلنے لگے
عمرو بن عامر کاہن نے کہا کہ جو شخص یہ چیز چاہتا ہو وہ عمان کے محل مین جاوے پھر زمین ہمدان کا اور
شراۃ کا اور بطن مر کا ذکر ہی پھر یہ ہی کہ جو کوئی ایسی زمین چاہتا ہو جو کیچڑ مین مضبوط ہو تو اوس پتھریلے
میدان مین جاوے جہان چھوہارے کے درخت ہین تب اوس اور خزرج مدینہ مین رہے اور جو کوئی
تم مین سے شراب اور خمیر اور دیبا اور حریر چاہتا ہو وہ بُصریٰ اور مدیر مین جاوی دیکھو پادری
شیرنگ نے لکھا ہی کہ پھر اے تقلہ اور سلع کے درمیان مین ہی اور یہان مدینہ اور بصری کے بیچ
مین سلع کا ذکر نہین کیا معلوم ہوا کہ سلع نام مدینہ کا ہی اللہ فرماتا ہی خداوند ایک بہادر کی مانند
نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کے لیے بلائیگا وہ اپنے دشمنوں پر
بہادری کریگا بعد اسکے فرماتا ہی مین پہاڑون اور ٹیلون کو ویران کر دونگا اور اونکے سبزہ زارون
کو خشک کردونگا اور اونکی ندیان بسنے کے لائق زمین بناونگا اور تالابون کو سکھا دونگا اور
اندھون کو اوس راہ سے جسے وے نہین جانتے لیجاؤنگا مین اونہین اون رستون پر جن سے وے
آگاہ نہین لیچلونگا مین اونکے آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہون کو میدان کر دونگا
مین اون سے یہ سلوک کرونگا اور اونہین نچھوڑونگا تب وے پیچھے ہٹینگے اور نہایت پشیمان
ہونگے جو کھودی مورتون کا بھروسا رکھتے ہین اور ڈھالے ہوئے بتون کو کہتے ہین تم ہمارے خدا ہو
ای محمدی بھائیو دیکھو پہلے صاف صاف جہاد کی خبر سنائی پھر فرمایا کہ پہاڑون اور سبزہ زارونکو ویران

یعنے بت پرستون پر ہر طرح کی تباہی آوے گی اسکا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہی کہ بتون مین گھس گھس کر جو شیاطین
کرشمے دکھاتے تھے اونھین مٹادونگا بت شیاطین جہاد محمدی مین محمدی ہمون کے ہاتھون قتل
ہوئے اور بیت محمدی ہوگیٔ بت خالی ہوگئے اونکے پوجنے والے شرمندہ ہوی جن دین بشر دو نونمین
محمدی دین پھیلا اور آجتک پھیلا ہوا ہی آب اسباب کی اٹھارہن آیت مین دیکھو اللہ تعالے
بہت بڑا پتا اپنے ان پڑھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بتلاتا ہی اور یون فرماتا ہی سنو ای بہرو اور
تاکو ای اندھو تاکہ دیکھو اندھا کون ہی مگر میرا بندہ اور کون ایسا بہرا ہی جیسا میرا رسول جسے
مین بھیجونگا اندھا کون ہی جیسا وہ جو کامل ہی اور اندھا کون ہی اللہ کے بندیکے مانند ای محمدی بھائیو
اور سب جگہ اللہ نے ان پڑھون کو اندھا کہا ہی اب بھی ان پڑھ لوگ بولتے ہین کہ ہم اندھے ہین سو
اسجگہ اللہ تعالے یہ وعدہ کرتا ہی کہ جس پیغمبر کو مین ان پڑھون مین بھیجونگا وہ سب سے زیادہ
ان پڑھ ہوگا پھر مین اوسکو سب کچھ پڑھادونگا امام محیی السنتہ بغوی نے تفسیر معالم التنزیل
مین حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا خلاصہ لکھا ہی اوسمین یہ لفظ ہی اعمی من العمیان یعنے
وہ پیغمبر برحق اندھون مین کا یعنی ان پڑھون مین کا اندھا یعنی ان پڑھا ہوگا پھر اللہ اوسکو اپنا
کلام سکھادیگا بعضے ان پڑھ ایسے ہوتے ہین جو پڑھون کی باتین سن سن کر کتابون کی باتین یاد
کر لیتے ہین سو اللہ فرماتا ہی کہ ایسا کون بہرا ہی جیسا میرا رسول جسے مین بھیجونگا یعنے اوسنے
کتابون کی باتین بھی کسی سے نہین سنی ہونگی اور کتابون کو دیکھا بھی نہوگا پھر فرمایا کہ اندھا
یعنے ان پڑھا کون ہی اوس مشولام کی مانند مشولام کے معنے ہین کامل یعنے وہ ہر کمال کی بات
مین پورا کامل ہی سب خوبیان اوسمین پوری پوری موجود ہین پھر صاف فرمایا کہ اللہ کے بندیکی
مانند اندھا یعنے ان پڑھا کون ہی اسمین یہ اشارہ ہی کہ وہی بندہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا جسکو فرمایا
کہ میرا بندہ اوسی بندہ کا بیان بھی ذکر ہی اللہ اور ان پڑھون سے فرماتا ہی کہ وہ تم سب سے زیادہ
ان پڑھ ہوگا سو بیشک مکہ کے لوگ اگرچہ اللہ کی کوئی کتاب اونکے پاس نہین تھی مگر ان مین بہت
لوگ حرف شناس تھے لکھنا پڑھنا جانتے تھے مگر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی
لکھنا پڑھنا نہین سیکھا اور لوگ یمن اور شام کی طرف سفر کیا کرتے تھے بہت باتین اونھون نے
سنین تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے اترنے سے پہلے فقط دوبار سفر کیا ایک بار

بارہ برس کی عمر مین اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ دوبارہ پچیس برس کی عمر مین حضرت خدیجہ رض کے غلام میسرہ کے ساتھ دونون بار شہر بصرے تک جا کر پلٹ آئے کبھی علم والون کی صحبت نہین پائی اور کتابون کی باتین نہین سنی اللہ کے سوا آپکا کوئی سکھانے والا اور پڑھانیوالا نہین تھا طامس اسکاٹ نے دیکھا کہ حضرت عیسے علیہ السلام ان پڑھ نہین تھے یہ بشارت اونکی نہین ہوسکتی یہ سوچ کر اس مطلب کو بہت دور تک پھیر دیا اور یون لکھدیا کہ اللہ تعالے یہودیکو الزام دیتا ہی کہ پادری اور وعظ کہنے والے جو اللہ کے قاصد تھے وہ بت پرستون سے بھی زیادہ اندھے ہو گئے او حضرت عیسے علیہ السلام پر ایمان نہ لائے ہائے افسوس پادریکو یہ نہ سوجھا کہ بت سے وعظ کہنے والون کا لفظ بیان نہین ہی بیان تو ایک بندہ کا صاف ذکر ہی کہ میرا بندہ اور میرا رسول جسے مین بھیجون گا صاف صاف قیدین لگا دین کہ اوسکو مین بھیجون گا یعنے وہ کسی پیغمبر کا بھیجا ہوا نہین جس طرح حضرت عیسے علیہ السلام نے اپنے رفیقون کو انجیل سُنانے کے لیے بھیجا تھا اللہ فرماتا ہی اوسکو مین بھیجون گا یعنے وہ اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہی اور پھر اوسکی تعریف مین مشولام کا لفظ فرمایا اور مشولام کے معنے مین پادریون نے بھی کامل کا لفظ لکھا ہی اور پھر اوسکو اللہ کا بندہ کہا اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ وہ مقبول بندہ ہی اور یون تو سبھی اللہ کے بندے ہین اتنی تعریفون سے پادری نے آنکھین بند کرلین اور اللہ کے اس کلام کا مطلب اُلٹ دیا اے ایمان والو دیکھو آگے بڑھکر بیسوین آیت مین اللہ تعالے اپنی مشکل لفظون کا مطلب آپ بتلاتا ہی اور یون فرماتا ہی تو نے بہت چیزین دیکھین ہین پر اونپر لحاظ نہین رکہا اور کان کہلے ہین پر کچھ نہین سُنا سبحان اللہ اپنے کلام کا مطلب صاف کھولدیا کہ اندھی اور بہرے کا یہ مطلب ہی کہ وہ رسول جسکو مین بھیجون گا اوسنے بہت چیزین دیکھین ہین مگر اوس طرف دہیان نہین کیا اور کان کہلے ہین مگر کچھ نہین سُنا یعنے کتابین نہین سنین اور کتابین نہین دیکھین ملا محمد رضا طہرانی رح اقامت الشہودین لکھتے ہین کہ دیکھو انیسوین آیت مین آخری پیغمبر کی ایک اور نشانی اللہ نے بتلائی اور پھر بیسوین آیت مین اندھے ہونے اور بہرے ہونیکا مطلب صاف کھولدیا اللہ فرماتا ہی خداوند اوسکی صداقت کے سبب راضی ہوا وہ توریت کو بزرگی دیگا اور اوسے عزت بخشیگا اور دوسرے ترجمہ مین یون ہی کہ بہت بڑی شریعت دیگا ای ایمان

عبرانی مین واو اور عربی مین حرف ہی کا اس لیے آتا ہی کہ جسکا ذکر اوپر ہوتا ہی اوسکی طرف اشارہ ہوتا ہی ہندی بولی مین کہین یون معنی ہوتے ہین کہ اوسکا کہین یون معنے ہوتے ہین کہ اپنا اس جگہ طامس اسکاٹ نے دونون طرح معنے لکھین ہین ایک یہ معنے کہ اللہ اپنی صداقت کے سبب راضی ہوا دوسرے یہ معنے کہ اللہ اوسکی صداقت کے سبب راضی ہوا پھر لکھتا ہی کہ یہی معنے ٹھیک ہین اور مطلب یہ ہی کہ اللہ تعالے حضرت عیسے علیہ السلام کی سچائی سے بہت راضی ہوا وہ شریعت کو پھیلاویگا اور اوسے عزت دیگا ہم کہتے ہین بیشک معنے تو یہی ہین کہ اللہ اوسکی صداقت کے سبب راضی ہوا مگر یہ صاف اشارہ اوس ان پڑھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہی جسکا ذکر اوپر کی آیت مین ہے اور مطلب یہ ہی کہ اگرچہ وہ سب ان پڑھون سے بڑھکر ان پڑھ ہوگا مگر پہلے سے سچائی کی راہ چلیگا اللہ اوسکی سچائی سے نہایت خوش ہوکر بہت بڑے توراۃ یعنے قرآن جو سب کتابون کا خلاصہ ہی اوسکو عنایت کریگا دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دیکھو آپ لڑکپن سے ہمیشہ بتون سے بیزار رہے اور اللہ کی یاد مین ڈوبی رہے اور آپس کے معاملون مین آپکی سچائی اور امانت داری سارے شہر مین مشہور تھی حدیثون مین جابجا اسکا ذکر ہی اب سنو کہ آپکی ان پڑھ ہونیکا بیان اللہ نے قرآن مجید مین بھی صاف صاف فرمادیا ہی اللہ تعالے سورہ عنکبوت مین فرماتا ہی وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتٰبٍ وَلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ یعنے ای محمد تو نہین پڑھتا تھا اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہین لکھتا تھا اوسکو اپنے دہنی ہاتھ سے تب البتہ شک لاتے یہ جھوٹے لوگ یعنے اگر تو پڑھا لکھا ہوتا تو منکرون کو شبہہ کی جگہ ہوتی وہ کہتے کہ کتابون کی باتین اکھٹے کرلین ہین پھر وہ اور معجزے مانگتے تو نے تو کبھی اور کتاب پڑھی نہ لکھی تجھکو توراۃ اور زبور اور انجیل کی باتین اللہ کے سوا کسنے بتلائین بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝ بلکہ یہ قرآن نشانیان ہین کہلی ہوئی اون لوگون کے سینہ مین جنکو دی گئی سمجھ اور نہین منکر ہوتے ہماری نشانیون سے مگر بے انصاف لوگ یعنے اس قرآن کی ایک ایک آیت ایک ایک نشانی ہی یہ بڑی بڑے نشانیان علم والون کے دلون پر نقش ہین وہ اوسکو یاد کرتے ہین اور اوسکی نشانیان دیکھتے ہین کہ ان پڑھ نبی کی زبانی اللہ نے کیا کیا بھید بتلائی ہین سورہ یوسف مین اللہ فرماتا ہی وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ یعنے ای محمد اس سے پہلے یعنے قرآن کے اوترنے سے پہلے

تو غافلون مین سے تھا نہ کتابون سے غافل تھا آخر ایمان والو قرآن پاک کو دیکھو توراۃ اور
زبور اور انجیل کی جدا جدا باتین اسمین لکھے ہین جو جو باتین ان کتابون مین مشکل لفظون مین تھین اُن
باتون کو آسان لفظون مین فرمادیا ہی ساری کتابون کا مطلب کھولدیا ہی حضرت عیسے علیہ السلام ان
پڑھون مین نہین پیدا ہوے اسرائیلیون کے ملک مین پیدا ہوی جہان توراۃ اور زبور اور سب کتابونکا
چرچا تھا حضرت زکریا اور حضرت یحیی یروشالم مین موجود تھے لوقا کی انجیل کے چوتھے باب مین لکھا ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام ناصرہ مین آے جہان آپنے پرورش پای تھی اور اپنی دستور کے موافق ہفتے
کے دن عبادتخانہ مین گئے اور تلاوت کو کھڑے ہوے اور اشعیا نبی کی کتاب اونکو دی گئی اور
کتاب کھول کر وہ مقام پایا آگے آپ کے پڑھنے کا اور لوگون کے خوش ہونے کا ذکر ہے یہان سے
ثابت ہوا کہ حضرت عیسے علیہ السلام حرف شناس تھے ہفتے کے دن کتاب دیکھکر لوگون کو سنایا
کرتے تھے اور یوحنا کی انجیل کے ساتوین باب مین جو لکھا ہی کہ یہودی لوگ تعجب سے بولے کہ اس مرد
کو بن پڑھے کیون کر کتابون کا علم ہی وہان یہ مطلب ہی کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے کسی اوستاد سے
علم نہین سیکھا تھا مگر کتابون کو پڑھتے تھے ایسے ان پڑھ نہ تھے کہ حرف شناس نہ ہون اور یہ تو ظاہر
ہی کہ علم والون مین پیدا ہوے علم والون کی صحبتین پائین اونکی بہت باتین سنین یہ پتا جو حضرت
اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین ہی یہ اونکا پتا کسی طرح نہین ہوسکتا اللہ تعالے فرماتا ہی اور یہ ایک
گروہ ہی جو لوٹی گئی اور غارت کی گئی یہ سب کے سب زندانون مین بندھے ہوے اور قیدخانون
مین چھپای ہوے ہین وہ شکار ہوے اور کوئی نہین بچاتا وے لوٹے گئے اور کوئی نہین کہتا پھیر دو
کون ہی تمہارے درمیان جو اسپر کان دھرے کون جی لگاوے اور آیندے مین سنا کرے کسنی یعقوب
کو حوالے کیا کہ لوٹے جاوین اور اسرائیل کو کر لوٹنی والون کے ہاتھوین پڑین کیا خدا اوتنے نہین
جسکے برخلاف ہوکر اونھون نے گناہ کیا کیونکہ اونھون نے نچاہا کہ اوسکی راہون پر چلین اور وے
اوسکی شریعت کے شنوا نہین ہوے اسلیے اوسنے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوسپر ڈالا کہ اوسے
گرداگرد آگ لگی پر وہ اوسے دریافت نہین کرتا وہ اوس سے جل جاتا پر وہ خاطر مین نہین لاتا ای
محمدی بھائیو اللہ تعالے یہودیون کی خبر دیتا ہی کہ جو اوسوقت مین ایمان نہین لاینگے اون پر
جہاد ہوگا اور قید کیے جاینگے اون کا مال لوٹا جاییگا یعقوب کو یعنے یعقوب کی اولاد کو اللہ نے

لوٹنے والون کے ہاتھ مین دے دیا کیونکہ اونھون نے اللہ کی شریعت کو نہ مانا اور اونکے دل ایسے سخت
ہین کہ اللہ کے غضب اور قہر کی آگ مین جلتے ہین تب بھی توبہ نہین کرتے جل جانا قبول کرتے ہین مگر حکم نہین
مانتے ملا محمد رضا طہرانی رح لکھتے ہین کہ یہ سب احوال اُن یہودیون کا ہی جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت مین تھے قوم قریظہ وغیرہ تینتالیسوان باب سو اب خداوند جسنے ای یعقوب تجھکو پیدا
کیا اور جسنے ای اسرائیل تجھکو بنایا یون کہتا ہی مت ڈر کہ مین نے تجھے رہائی دی مین نے تیرا نام لیکے
تجھے بلایا تو میرا ہی جب تو پانیون مین گذر کریگا تو مین تیرے ساتھ ہون گا اور جب تو ندیون مین ہوکے
جائیگا تو وے تجھے نہ ڈوبائین گی جب تو آگ کے درمیان چلیگا تو تجھے آنچ نہ لگی گی اور شعلہ تجھے
نہ جلاویگا کہ مین خداوند تیرا خدا ہون اسرائیل کا قدوس تیرا بچانے والا مین ہون طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ اللہ تعالے وعدہ کرتا ہی کہ وہ ابھی اور مہربانیان اسرائیلیون کو دکھلاویگا گویا وہ آگ اور پانی
مین بیخطر چلین گے اسکے موافق یہ قوم قائم رکھی گئے بابل والون کے حملہ مین اور قید مین اور پھیر قبل اللہ
کی لگئے اور وہ بربادیان بھی جو رومیون کے ہاتھ سے ہوئین اون مین بھی اونکو بالکل برباد نہین کیا اگرچہ
اونپر قتل برابر جاری رہا گویا وہ گذرے درمیان سمندرون اور شعلون کے اس سے یہ مطلب نکلتا ہی
کہ سچے ایمان والے تمام آزمایشون مین قائم رہینگے اور اونکو اللہ بالکل کبھی نہین چھوڑیگا اسکی
یاد رہو جو اسرائیلی حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے وہ تو ہمیشہ ظالمون کے ظلم مین پھنسے رہے
اس خبر کا ظہور صاف محمدی وقت مین ہوا جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوے وہ سب محمدیون مین مل کر
بت پرستون پر اور بی ایمان یہودیون پر اور جھوٹے عیسائیون پر ہر جگہ غالب رہے اللہ فرماتا ہی
مین نے تیرے فدیہ مین مصر کو اور تیرے بدلے کوش اور سبا کو دیا از بسکہ تو میری نگاہ مین بیش قیمت
تھا تو نے عزت پائی اور اس لیئے کہ مین نے تجھے پیار کیا مین نے تیرے بدلے لوگ اور تیری جانکے
عوض مین گروہین دین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے نے مصریون کو ویران کیا تا کہ اسرائیلی
رہائی پاوین تو اللہ نے مصریون کو اونکے فدیہ مین دیا اور سنحاریب نے پہلے مصریون سے اور
کوشیون سے یعنے حبشیون سے لڑائیان لڑین پھر اللہ نے اوسکے ہاتھ سے یروشالم کو بچایا اور
جب یہ قومین خسرو بادشاہ سے شکست کھاگئین تو گویا وہ فدیہ مین دی گئے اسرائیلیون کی
رہائی کیواسطے اللہ فرماتا ہی تو مت ڈر کہ مین تیرے ساتھ ہون مین تیری نسل کو پورب سے

لے آونگا اور پچھم سے تجھے فراہم کرونگا مین اوتر سے کہونگا کہ دے ڈال اور دکہن سے کہ مت رکھ چہوڑ میرے بیٹون کو دور سے اور میری بیٹیونکو زمین کی انتہا سے لاؤ ہر ایک کو جو میرے نام سے کہلاتا ہی جسے مین نے اپنے جلال کے لیے پیدا کیا جسے مین نے بنایا ہان جسے مین نے طیار کیا ٹامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بابل والون نے یہودیون کو جدا جدا ملکون مین پہیلا دیا تھا وہ رفتہ رفتہ اپنی قید سے جمع کیے گئے تھے یروشلم مین مگر یہ معلوم نہین ہوتا کہ بہت سے اون مین سے لائے گئے تھے پچھم سے یا دکہن سے یا یہ کہ وہ پاک مین نئے پیدا کیے گئے تھے اور اللہ کی بندگی کے لیے طیار کیے گئے تھے مگر معلوم ہوتا ہی کہ یہان اسباط کی پیش خبری ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے آیندہ زمانہ مین دنیا کی کنارون مین سے جدا جدا یہودی عیسائی دین مین آوینگے ایمان والو پادری جانتا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چالیس برس بعد وہ یہودی جو آپ پر ایمان نہین لائے تھے یروشلم سے نکالدیے گئے اور ہر ہر ملک مین تتر بتر ہو گئے بعد اسکے یہودیون مین بہت کم لوگ عیسائی ہوتے تھے اس لیے پادری آیندہ زمانہ کی راہ دیکھتا ہی اور یہ نہین دیکھتا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہر ہر ملک مین پہیلا ہی ہر زمانہ مین جا بجا یہودی لوگ دین محمدی مین داخل ہوتے جاتے ہین باقی امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین محمدی ہو جاوینگے اللہ فرماتا ہی اُن اندہی لوگون کو جو آنکہین رکہتے ہین اور اون بہرونکو جنکے کان ہین باہر لاکے حاضر کر ساری قومین فراہم کی جاوین اور ساری لوگ جمع ہووین اونکی درمیان کون ہے جو اوسے بیان کرے یا ہمکو اگلی پیش خبریان بتا دے وے اپنے گواہون کو لاوین تاکہ وے سچے ثابت ہووین اور لوگ سنین اور کہین کہ یہ سچ ہی تم میرے گواہ ہو خداوند فرماتا ہی اور میرا بندہ بہی جسے مین نے برگزیدہ کیا تاکہ تم جانو اور مجہپر ایمان لاؤ اور سمجہو کہ مین وہی ہون مجہسے آگے کوئی خدا نہ بنا اور میرے بعد بہی کوئی نہ ہوگا مین مین ہی یہوواہ یعنے اللہ ہون اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہین مین نے بیان کیا اور مین نے بچایا اور مین ہی نے ظاہر کیا جس وقت کہ تم مین کوئی اجنبی معبود نہ تھا سو تم میرے گواہ ہو خداوند فرماتا ہے کہ مین ہی خدا ہون ابتدا سے مین ہی ہون اور کوئی نہین کہ میرے ہاتھ سے چہڑا سکے مین کام کرونگا اور کون ہے جو اوسکو روکے ٹامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے تمام بت پرستون اور بے ایمان یہودیون کو فرماتا ہی کہ وہ اپنے کانون اور آنکہون کو اپنی جگہ پر کام مین نہین لاتے ہمیشا اونکو ... ہے و

فرماتا ہی کہ تمام بت . . . اوسکے پوجنے والے اکٹھے ہوجاوین وہ اپنے گواہ لاوین کہ ان مین کون ہی جو اللہ
کی طرح پہلے سے خبرین دے سکتا ہی اگر اونمین ایسا کوئی نہین کرسکتا تو وہ اللہ کا کلام سنین اور کہین
کہ اللہ ہی فقط لائق پوجنے کے ہی اسرائیلی لوگ اللہ کے گواہ تھے اور اسی طرح سے اوسکا نبی اور بعضے خیال
کرتے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام جنہون نے آیندہ باتون کی خبر دی ہی اور محمدی بہائیو دیکہو اللہ
آخری زمانہ کی خبرین دیکر اسرائیلیون سے فرماتا ہی کہ تم میرے گواہ ہو کہ یہ خبرین مین نے دی
ہین اور کسی نے نہین دین ہین جب ان خبرون کا ظہور ہو تم بت پوجنے والون کو یون قائل
کیجیو کہ تمہارے بتون مین بھی کوئی ایسا ہی جو پہلے سے خبرین سناوے یا آگے ایسی خبرین دیکہا
ہو اور اب اوسکا ظہور دکھاوے فرمایا کہ تم میرے گواہ ہو کہ تم مین نبی اور خدا میرے ساتھ
نہین ہی اور میرا بندہ جسے مین نے برگزیدہ کیا وہ میرا گواہ ہی یہ اشارہ اوسی بندے کی طرف
ہی جسکے حق مین بیالیسوین باب کے سرے پر فرمایا ہی کہ میرا بندہ میرا برگزیدہ یعنے جسکو مین نے
سب بندون مین سے چن لیا یعنے وہی ان پڑھ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ بہی میرے اکیلے
ہونیکی گواہی دیگا اور تم بہی گواہی دیجیو کہ اللہ اکیلا ہی اوس اکیلے نے خبرین دین تہین مین تمکو
تمہارے دشمنون سے بچاؤنگا کوئی اور بچانے والا نہین اور تمہارے دشمنون کو غارت کرونگا
اونکو کوئی میرے ہاتھ سے چہڑا نہ سکیگا اتنے بڑی پیش خبری کا ظہور جب دیکہو گے تب صاف گواہی دیجیو
کہ اوس اکیلے نے یہ خبر دی تہی یہ اسلیے پکار کہا کہ اللہ جانتا تہا کہ اوسوقت مین جہوٹے عیسائی کہین
گے کہ تین خدا ہین اسلیے بار بار فرمایا کہ مین اکیلا ہون میرا دوسرا نہین تم خوب سمجھے رہیو کہ جسوقت
اللہ نے یہ خبرین دین تہین تب کوئی دوسرا خدا اوسکے ساتھ نہ تہا تو اب دوسرا اور تیسرا خدا کہان سے
آیا قرآن مجید مین اللہ فرماتا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ اور کون زیادہ
بے انصاف ہی اوس سے جس نے چہپائی گواہی جو اسکے پاس ہے اللہ کی طرف سے یعنی یہود یون
ان گواہیون کو چہپایا وہ بڑے بے انصاف ہین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین فرمایا یٰۤاَیُّهَا
النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا ای نبی ہم نے تجھکو بہیجا گواہ کرکے ارشاد ہوتا ہی خداوند
تمہارا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس یون فرماتا ہے کہ تمہاری خاطر سے مین نے بابل کو بہیجا ہی
اور سارے بہاگنے والون کو بلی اوتارا اور کسدیون کو بہی جو اپنی خوشی کے جہازون پر ہین ظاہر ساکٹ

لکھتا ہی کہ یہان بابل کی قید سے چھوٹنے کی بشارت خبری ہی لیکن لفظین اسجگہ بہت قوی ہین جنسے
بڑے بڑے معاملون کی خبر ہوسکتی ہی اللہ تعالی نے مادی اور فارس والون کو بابل کے لینے کے لیے
بہیجا اور انکی امیرون کی ذلت دینے کے لیے بابل جہاز رانی کی جگہ پر تھا یہانتک کہ نہر فرات جہان بوجہہ
کر بند کردی گئی تھی جب خسرو نے اوس شہر کو لیے لیا تھا ارشاد ہوتا ہی مین خداوند تمہارا قدوس ہون
اسرائیل کا خالق تمہارا بادشاہ ہون خداوند یون فرماتا ہی وہ جسنے دریا مین رستا اور بڑے پانیون
مین گذرگاہ بنائی جسنے گاڑیان اور گھوڑے اور لشکر اور بہادرون کو نکالا ہی یون فرماتا ہی وہ
سب کے سب گر گئے وہ نہ اوٹھینگے وے بجھ گئے ہان وے بتی کی طرح بجھ گئے آمد محمدی بہائیہ
پادری اسنہین لفظون کو کہتا ہی کہ بہت قوی ہین بابل کو جو خسرو نے فتح کیا اوسی بڑھکر کسی بڑے
معاملے کے خبر ہے اللہ فرماتا ہی تم اگلی چیزون کو یاد نکرو اور قدیم باتون کو سوچتے نہ رہو دیکھو مین ایک نئے
چیز پیدا کرونگا اب وہ نمود ہوگی کیا تم اوسکو نہ پہچانوگے ہان مین بیابان مین ایک راہ اور جنگل مین ندیان
بناؤنگا جنگل کے جانور گیدڑ اور شتر مرغ میری تعظیم کرینگے کہ مین بیابان مین پانی اور جنگل مین ندیان
موجود کرونگا کہ وے میرے لوگون کو میرے برگزیدون کو پینے کی ہووے بندون کو پانی دیوین مین نے
ان لوگون کو اپنے لیے بنایا وہ میری تعریف کرینگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس جگہ اس بات
کے نشان دیے گئے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی باعث سے بت پرست لوگ ایمان لاوینگے اللہ تعالی نے
ایسی عجیب مدد ربانی کی دیگا کہ جنگلی جانور جو ریگستانی ملک مین رہتے ہین اللہ کا شکر کرینگے آمد محمدی بہائیو
اور سب ظالمون کے غارت ہونے کی خبر و بت پرستون کے ایمان لانیکی خبر دی یہ دونون باتین محمدی
وقت مین ہوئین یہ خبر بیشک اوسی وقت کی ہی اور بیابان ان کتابون کی بولی مین عرب کو کہتے ہین جناب
ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے تیسرے باب مین ہی کہ عرب کے مانند جو بیابان مین ہی سوا اسکے وعدہ
کرتا ہی کہ عرب مین فیض کا دریا بہاؤنگا جو لوگ جانورون کی طرح بے تمیز تھے وہ دین و ایمان مین
بڑے سمجھدار اور اللہ کے بڑے پہچاننے والے ہوجائینگے پھر فرمایا کہ مین نے ان لوگون کو اپنے لیے
بنایا یعنے اونکو خاص اپنے محبت اور اپنی یاد کے لیے بنایا ہی وہ میرے تعریف کرین گے اسکا یہ
مطلب کہ اس امت کے لوگ اللہ کے عشق اور محبت مین اور اللہ کی تعریف کرنے مین سب امتون سے
بڑھکر ہین اگرچہ سب امتون کے اچھے لوگ اللہ سے محبت رکھتے تھے اور اوسکی تعریف کرتے تھے

مگر وہ لوگ اس کام مین سب سے بڑھی ہوی ہین آسکے بعد اللہ تعالے اسرائیلیون کے بڑے اعمالونکے
شکایتین کرکے فرماتا ہی کہ مین وہ ہون جو اپنے نام کی خاطر تیرے گناہون کو مٹاتا ہون اور تیرے
گناہون کو یاد نہین رکھونگا یہ اللہ آخری زمانہ کی خبر دیتا ہی کہ اوسوقت مین تمپر رحم کرونگا
اور توبہ اور ایمان دونگا اور تمھارے گناہون کو غضب اور قہر کے ساتھ یاد نکرونگا
پھر اونکے گناہون کی شکایتین کرکے فرماتا ہی اس لیے مین نے مقدس کے امیرون کو ناپاک
ٹھہرایا اور یعقوب کو یعنے اوسکی نسل کو ہلاک ہونے کے لیے اور اسرائیل کو یعنے اوسکی نسل کو ملامت
کے لیے سونپ دیا اس آیت مین اللہ تعالے بے ایمان یہودیونکی خبر دیتا ہی کہ وہ قتل ہونگے ہر
طرف سے اونپر ملامت ہوگی چوالیسوان باب اور اب ای یعقوب میرے بندے اور اسرائیل
میرے برگزیدے سن خداوند تیرا پیدا کرنیوالا جسنے تجھے بنایا اور پیٹ ہی سے تیری مدد کی یون
فرماتا ہی ای یعقوب میرے بندے اور یسوُرون میرے برگزیدے مت ڈر کہ مین پیاسے پر
پانی اونڈیلونگا اور خشک زمین پر نالے بہاؤنگا مین اپنی روح تیری نسل پر اور اپنی برکت
تیرے اولاد پر نازل کرونگا اور وے گھاس کے درمیان اوگین گے بید کی طرح جو بہتے پانی
کے کنارے پر ہو ایک تو کہیگا کہ مین خداوند کا ہون اور دوسرا آپکو یعقوب کے نام کا ٹھہرائیگا اور تیسرا
اپنے ہاتھ سے لکھیگا کہ مین خداوند کا ہون اور اپنے تئین اسرائیل کے نام سے خطاب دیگا آگے
محمدی سپاہ یسوُرون اسرائیلیون کا خطاب تھا اوسکے معنے ہین سچای والا پہلے اللہ تعالے نے اسرائیلیون
کو ڈرایا کہ تمھارے بد اعمالون کی اور کفر کی سزا مین تمکو قتل کرونگا پھر اللہ بڑے خوشی سناتا ہی کہ
اور اوس وقت کا وہی پتا دیتا ہی جو بار بار فرماچکا ہی کہ خشک زمین پر پانی بہاؤنگا یعنے جو ملک
ایمان سے خالی ہی وہان اپنا کلام پاک آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارونگا اوسوقت کی
خوشی اسرائیلیون کو بھی سناتا ہی کہ تمھاری اولاد مین جو ایمان لاوینگے اور محمدی ہوجاوینگے اونپر
برکت نازل کرونگا وہ بہت پھولے پھلینگے اور گھاس کی درمیان اوگین گے یعنے اور قومون
کے لوگ جو بہت کثرت سے ایمان لاوینگے اونھین کے درمیان مین اسرائیلی بھی پھلین پھولینگے
ایک کہیگا کہ مین اللہ کا بندہ ہون دوسرا اپنا نام یعقوب رکھیگا تیسرا کہیگا کہ مین اللہ کا بندہ
ہون اور اسرائیلی قوم کا ہون یعنے اوسوقت مین سب قومون مین ایمان پھیلیگا اور قومون کے

محمدی لوگ بہت کثرت سے ہون گے اور محمدی اسرائیلی بھی اونکے درمیان مین نہایت رونق
اور سرسبزی کے ساتھ ہون گے محمدی اسرائیلیون کا سب محمدی لوگ ادب کرینگے کیونکہ پیغمبرون کی
اولاد ہین اس باعث سے اسرائیلی لوگ اپنا نام لکھین گے تو اسرائیلی اپنا خطاب بھی اوسکے ساتھ
لکھدینگے کیونکہ اس نام کی سب تعظیم کرینگے جب ساری قومون کے لوگ بت پرست تھے اپنے تئین
اللہ کا بندہ نہین کہتے تھے اور اسرائیلیون کے نام سے بیزار تھے اب محمدی دقتین ساری قومون
مین ایمان پھیلا بہت لوگ عبد اللہ اپنا نام رکھتے ہین اور بہت لوگ اپنا نام یعقوب کہتے ہین اور جو محمدی
اسرائیلی ہین وہ جہان اپنا نام لکھتے ہین تو اسرائیلی کا خطاب بھی لکھدیتے ہین ہمنے اس زمانہ مین کئی کتابین
دیکھین جنکے آخر مین کاتب نے اپنا نام لکھکر لکھا ہی کہ مین بنی اسرائیل مین سے ہون طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ جسطرح پانی زمین کو تر و تازہ کرتا ہی اور زندہ کرتا ہی اور صاف کرتا ہی اور پھلدار کرتا ہی اسیطرح
اللہ کے احکام روح کو تر و تازہ کرتے ہین پھر لکھا ہی کہ یہ پیش خبری پوری ہوئی جب سچا دین سرسبز
ہوا اگر معلوم ہوتا ہی کہ خاص خبر ہی روح کے اوترنے کی پنتکوست کے دن یعنے جب حواریون پر اللہ نے
روح القدس کا فیض نازل کیا اور بعد اسکے اور زیادہ شہرہ ہوا اور مذہب بدلنے والے نکل
پڑین گے جیسے گھاس خوب پانی دے ہوے سبزہ زارون مین یا جیسے بید دریاؤن اور نالون
کے کنارون پر اور یہ لوگ اپنے تئین اللہ کا بندہ اور اوسکا پوجنے والا کہین گے اور اوسکے بزرگی کے
اقرار نامہ پر اپنی مہرین کرینگے بعضے کہتے ہین کہ اسکے یہ معنے ہین کہ اپنے ہاتھ سے دستخط کرینگے کہ ہم
اللہ سے علاقہ رکھتے ہین اسیطرح کا مطلب ستاسیئوین زبور مین بھی ہی اللہ فرماتا ہی مین رہب
یعنے مصر اور بابل کا ذکر کرون گا اپنے پہچاننے والون مین دیکھو فلسطاور سور کوش سمیت یہ وہان
پیدا ہوا اور صیہون کی بابت کہا جائیگا کہ فلان فلان اوسمین پیدا ہوا اور اللہ تعالے آپ اوسکو قیام
بخشیگا خداوند جسوقت قومون کے نام لکھیگا تو گن کے کہیگا کہ یہ شخص وہان پیدا ہوا تھا طامس
اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ پیش خبری عام سمجھی جاتی ہی کہ تمام قومون مین سے آدمی بلاے جاینگے
انجیل کے گرجا مین اور دوسری قومون کے لوگ عمدہ عمدہ خصلتین حاصل کرینگے اور اوسمین شہرت
پائینگے اور صیہون کے حق مین آیندہ زمانہ مین کہا جائیگا کہ یہ اور وہ آدمی بہت سے لایق اوسمین پیدا
ہوسے تھے اے ایمان والو دیکھو مصر مین اور بابل مین یعنے ملک عراق مین اور فلسطین وغیرہ مین

اور صیہون مین اور تمام ملک شام مین امت محمدی کی کیسے کیسے کامل لوگ پیدا ہوے کتابون مین لکھا
جاتا ہی اور زبانون سے کہا جاتا ہی کہ فلان ولی اللہ کے اور فلان خادم قرآن اور حدیث کے
مصر مین پیدا ہوے یا عراق مین پیدا ہوے یا صیہون مین یعنے بیت المقدس مین پیدا ہوے
بڑے بڑے کامل لوگ ان ملکون مین پیدا ہوے جنکا کمال ہر طرف مشہور ہوا امت محمدی کے
اولیاؤن اور علماؤن کا حال کتابون مین دیکھو اور ان آیتون کا مطلب سمجھو آپ اللہ تعالے
حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی بت پرستون کو بڑی بڑی دلیلون سے قائل کرتا ہی
اور فرماتا ہی میرے سوا کوئی خدا نہین پھر فرماتا ہی تم میرے گواہ ہو یعنے ایسی پیش خبریان اللہ کے
سوا کوئی نہین دے سکتا وہی اکیلا خدا ہی پھر گیارہ آیتون کے بعد فرماتا ہی ان باتون کو
یاد رکھو ای یعقوب اور ای اسرائیل کہ تو میرا بندہ ہی مین نے تجھے بنایا کہ تو میری بندگی کرے اے
اسرائیل تجھکو مجھے فراموش نہ کرنا ہی مین نے تیری خطاؤن کو بادل کی مانند اور تیرے گناہون
کو گھٹا کے مانند مٹا ڈالا میری طرف پھر آ کہ مین نے تیرا فدیہ دیا ہی اے آسمانو گاؤ کہ خداوند
نے یہ کیا اور للکارو ای زمین کے گہراؤ پھوٹ نکلو ای پہاڑو ای جنگل اور اسکے سب درختو
کہ خداوند نے یعقوب کو نجات دی اور اسرائیل مین اپنی تعریف کرائی خداوند تیرا نجات دینے والا
جسنے تجھے پیٹ مین بنایا یون فرماتا ہے کہ مین خداوند سبکا بنانے والا ہون
مین ہی نے اکیلا آسمانون کو تانا اور آپ ستہنا زمین کو فرش کیا ہے جہوٹ
کہنے والونکے نشانونکو باطل ٹہراتا اور فال گیرون کو دیوانہ بناتا ہون
اور حکمت والونکو رد کر دیتا اور اونکی حکمت کو احمق ٹہراتا ہون ای محمدی بھائیو
یہ بہت ٹہراتیا آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ ظاہر مین ان پڑہ
تہے اللہ تعالے نے آپ پر ایسا پاک کلام اوتارا اور ایسی حکمت کی باتین اونکو سکہلائین کہ
بڑے بڑے پڑہے لکہے آپکے سامنے عاجز ہو گئے عرب کے لوگ اگرچہ اللہ کی کتابونکا علم
نہین رکہتے تہی مگر شعر وغیرہ شعر مین اور قصیدہ کہتے تہے اللہ نے قرآن مین فرمایا کہ اگر تمہارے
نزدیک قران اللہ کا کلام نہین ہے تو تم ایسی ایک سورت بنا لاؤ وہ لوگ عقلمند سب
کے سب عاجز ہوی اور کسے چہوٹی سورۃ کا بنانا بہی کسی سے نہ ہو سکا پہر

جو اپنی عقل پہ بہت مغرور تہی اونکو اللہ نے نادان ٹہرادیا یونان والون نے اپنی اکلیدس
دوڑا دوڑا کر بڑی بڑی باتین عقل سے سوچی تہین اونکی بہت حکمتین غلط نکلین فال اور
شگون والونکا علم محمدی علم کے سامنے ناچیز ہوگیا اور ہی شیر نگ نی افتاب صداقت
مین لکہا ہیکہ روم کے لوگ فال اور شگون کو بہت مانتی تہو جو لوگ کچہ نشانیان
دیکہکر جہوٹی خبرین دیا کرتے تہے اونکی نشانیون کا کچہ اعتبار نرہا اس بشارت مین
اللہ اسمانون اور زمین کو اور پہاڑون اور درختون کو خوشی کرنیکا حکم دیتا ہی
طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس جگہہ پر ساری دنیا کو اللہ کی تعریف کرنیکا حکم ہوتا ہی اوسکی ایسی
رحمت پر جسکا علاقہ تمام دنیا سی ہی اور انجیل کی رحمت ایسی ہی کہ اوسکی فائدی ساری
خلق کو پہنچتی ہین اللہ فرماتا ہی جو اپنی بندی کی کلام کو ثابت کرتا اور اپنی پیغمبرون کی
مصلحت کو پورا کرتا ہون جو یروشالم کی بابت کہتا ہون کہ وہ آباد کیجاویگی اور یہودا
کی شہرون کو کہ وی بنائی جاوینگی اور مین اوسکی ویرانون کو تعمیر کرونگا جو سمندر کو
کہتا ہون کہ سوکہ جا اور مین تیری ندیان سکہا ڈالونگا جو خورس کی حق مین کہتا ہون
کہ وہ میرا چروا ہا ہی اور وہ میری ساری مرضی پوری کریگا اور یروشالم کی بابت
کہتا ہون کہ وہ بنائی جائیگی اور ہیکل کی بابت کہ اوسکی بنیاد ڈالیجائیگی طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ جب یہ پیش خبری دیگئی اوسوقت شہر یروشالم آباد تہا اللہ نے خبر دی کہ شہر
اور مسجد نیو تک برباد کیا جائیگا اور یہ خبر دی کہ وہ خسرو کے حکم سی پہر بنائی جائیگی اور خسرو کا
نام اوسکی پیدا ہونے سے پہلے اللہ نے بتلا رکہا

پینتالیسوان باب

خداوند اپنی مسیح
خورس کے حق مین یون فرماتا ہی جسکا دہنا ہاتہہ مین نے پکڑا کہ قومون کو اوسکی قابو مین کرون
اور بادشاہونکی کمرین کہلوا ڈالون تاکہ دو پہرا کے ہوئے دروازے اوسکی لیے کہولدون اور وہ
دروازے بند نکیے جاوینگے مین تیری آگی چلونگا اور ٹیڑہی جگہونکو سیدہا کرونگا مین پیتل
کی دروازونکو ٹکڑے ٹکڑے کردونگا اور لوہی کے قفلون کو کاٹ ڈالونگا اور مین چہپی ہوئے
خزانے اور پوشیدہ مکانون کے گنج تجہی دونگا تاکہ تو جانی کہ مین خداوند اسرائیل کا خدا ہون
جسنے تیرا نام لیکے بلایا ہی مین نے اپنی بندی یعقوب اور اپنی برگزیدہ اسرائیل کی لیے تجہی تیرا

نام لیکر بلایا مین نے تجہو مہربانی سی پکارا اگرچہ تو مجکو نہین جانتا مین ہی خداوند ہون اور کوئی
نہین میرے سوا کوئی خدا نہین مین نے تیری کمر باندہی اگرچہ تو نے مجھی نہ پہچانا تاکہ لوگ سورج
کی نکلنے کی جگہ سی اوسکی ڈوبنی کی جگہ تک جانین کہ میرے سوا کوئی نہین مین ہی خداوند ہون اور میرے
سوا کوئی نہین طامس سکاٹ لکہتا ہی کہ اللہ تعالی اس جگہ سے خسرو سے خطاب کرتا ہی گویا وہ جو رہا ہو اللہ کا تیل لگایا ہوا تہا
کیونکہ وہ اس کام کی لیی مقرر کر دیا گیا تہا اللہ تعالی نے بابل کے فتح کرنے سے پہلی بہت
سی قومون کو اوسکا تابعدار کر دیا اور بہت بادشاہون کو کمزور کر دیا اور بابل کی تمام
گلیان جو دریا کی ادہر ادہر تہین پیتل کی پہاٹکون سی محفوظ تہین جو ہر رات کو بند ہو جاتی تہے
اور جب وہ دریا کی نہر مین سی اپنی فوج کو لیگیا بابل کے لوگ اوس رات دعوت اور خوشی
مین مشغول تہی اونہون نے اون پہاٹکون کو کہلا چہوڑ دیا خسرو کی فوج نی بادشاہ پر حملہ کیا اور
اوسکو قتل کیا اور لوٹ مین بارہ کروڑ اور ستر لاک پائی اسی پیش خبری کی پورا کرنی مین
اللہ نے خسرو کو یقین دلایا کہ اسرائیل کا خدا وہی سچا خدا ہی اوسکی سوا کوئی خدا نہین مجوسی
لوگ جنکا مذہب خاص کر پورب مین جاری تہا وہ جانتی ہی کہ دو ملی ہوئی چیزین ہین
روشنی اور اندہیرا ایک سب نیکیون کا بنانیوالا ہی دوسرا سب برائیون کا بنانیوالا ہی اونکی
روک کی لیے اللہ تعالی فرماتا ہی مین روشنی کا پیدا کرنیوالا ہون اور تاریکی کا پیدا کرتا ہون مین سلامتی کو بناتا ہون اور بلا کو پیدا کرتا ہون
مین ہی خداوند ان سبہون کا بنانیوالا ہون ای محمدی بہائیو اللہ تعالی نی خسرو بادشاہ کی
خبر سنائی کہ اوسکی باعث سی مسجد بیت المقدس پہر بنائی جائیگی اللہ نی اوسکو مسیح کہا ہی جسکا
بیان اوپر ہو چکا ہی کہ ان پاک کتابون کی بولی مین مسیح کے معنے یہ ہین کہ اللہ نی اوسپر رحمت کا
ہاتہ پہیرا تو یہ لفظ پیغمبرون کی حق مین بہی آتا ہی اور بادشاہون کی حق مین بہی آتا ہی اور جو
بادشاہی پر بیٹہتا تہا اوسپر تیل ملا جاتا تہا تفسیر معالم التنزیل مین ہی کہ خسرو بادشاہ
ایماندار تہا اب یہ سنو کہ جو ترقی ایمان کی اور ایمانوالون کی خسرو بادشاہ کی بدولت ہوئی
اس علاقہ سی اللہ تعالی اوس بڑی ترقی کی اور ایمان کی بڑی رونق کی خوشخبری سناتا ہی
جو آخری زمانی کی پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باعث سی ہوئی اس جگہ ہم
اس بات پر اللہ کا شکر کرتے ہین کہ پادری طامس اسکاٹ نی اسکی بعد کی آیتون کو

خسرو بادشاہ کی خبرین داخل نہین کیا بلکہ اون آیتون کو علاحدہ سمجھکر حضرت عیسیٰ کی خبر ٹھہرائی
پادری لکھتا ہی کہ قدرتی برکتونکی اکثر پیش خبری دیگی ہی دنیوی رہائیونکی پیروی مین پہلی بابل
سی چھوٹنی کی خبر دی اور اب نجات کی برکت کی خبر دیجاتی ہی پادری کا مطلب یہ ہی کہ ان پاک
کتابونکا اکثر یہ قاعدہ ہی کہ اللہ تعالی پہلی اک چھوٹی سی برکت کی خوشی سناتا ہی پھر اوسکی علاقہ
سی آخری زمانہ کی بہت بڑی برکتونکی خوشی سناتا ہی اسی قاعدہ کی موافق اللہ فرماتا ہی ای
آسمانو اوپرسی ٹپک پڑو وہان بدلیان سچائی کو برساوین زمین کھلجاوی اور نجات اور صداقت
سی پہلی دونون ایک ساتھ اوگاوی مین خداوند اوسکا بنانیوالا ہون طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ آسمان اوپرسی بوچھار نیکیونکی زمین کی تروتازہ کرنیکو گراوینگی
اور زمین بڑی بوچھار کر لینی کے لیے کھل جاویگی اور انہین مین اک بڑی نجات پیدا کریگی
اس پیش خبری کا کچھہ تھوڑا سا ظہور اوسوقت ہوا جب یہودی بابل سی پلٹی اور سچا دین
پھر پھیلا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہاتھون گنہگارونکی نجات اور انجیل کا پھیلنا خاصکر مراد
ہی آسمان نے نیکیونکو اونڈیلا اور زمین نے برکت کو پایا اور نجات اور نیکیان ملی ہوئی پیدا
ہوئین کسیطرح اسکا یہ مطلب نہین ہوسکتا کہ یہودی بابل سی پلٹی تو ضرور یہان بہت بڑی
برکت کی خبر ہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہاتھون ہوئی ای پادری حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی وقت مین اگرچہ ایمان بہت ملکونمین پھیلا مگر ایمان والی لوگ ظالمون کی نیچی
مین جسطرح سی پہلی رہی اور یہان اللہ یہ بتادیتا ہی کہ نجات اور صداقت دونون مین
سی ساتھہ اوگینگی یہان صداقت اور نجات کیطرف اشارہ ہی جسکا صاف وعدہ اوسی
باب کی بیسوین آیت مین ہوچکا ہی یہان صداقت محمدی وقت کی بشارت ہی اوسوقت مین
سچا دین ساری دنیا مین پھیلا اور ظالمونکی ظلم سی نجات بھی ایمانوالون کو ملگئی اللہ فرماتا ہی
واویلا اوسپر جو اپنی خالق سی جھگڑتا ہی وہ تو ٹھیکرا زمین کی ٹھیکرون مین سے ہی کیا مٹی کمہار
سے کہی کہ تو کیا بناتا ہی کیا تیری دستکاری کہیگی اوسکی تو ہاتھہ نہین اوسپر واویلا ہے
جو اپنے باپ سی کہتا ہی کہ یہ کیا ہی جسکا تو باپ ہوا اور اپنی مان سی کہ تو کیا جنتی ہے
طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان اللہ تعالی یہودیون کو قائل کرتا ہی

جو اللہ کی کامون سی لڑتے تہی ارشاد ہوتا ہی خداوند اسرائیل کا قدوس اور اوسکا
خالق یون فرماتا ہی آنیوالی چیزون کی بابت کیا تم میری بیٹون کے حق مین مجسی پوچہوگے
یا میری ہاتہونکی کامون کی بابت کچہہ مجہو فرماؤگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودی اس
خیال مین تھی کہ اللہ کی مہربانی کے فقط ہم ہی حقدار ہین یہ حق ہمارا جا نہین سکتا اللہ تعالی
اونکو خبر دیتا ہی کہ مین یہودیون کو پہینکدونگا اور بُت پرستون کو ایمان دونگا ای محمدی
بہائیو بیٹی کے معنے یہ ہین کہ اللہ کی پیاری بندی اس مطلب کے کہولنی کی لیے فرمایا کہ میری
ہاتہونکی کام یعنی وہ بندی جنکو مین ایمان دونگا تو گویا اونکو نئے سری سے بناؤنگا اس کتاب
مین کئی جگہ یہ لفظ فرمایا ہی یہودیون نے جب سنا کہ ان پڑہ لوگونمین ان پڑہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ظہور ہوگا اونکا رتبہ سب پیغمبرون سی بڑا ہوگا اونکے ہاتہون ساری دنیامین
ایمان پہیلیگا یہ سنکر یہودیونکو بہت رشک آیا امام محی السنت معالم التنزیل مین لکھتی
ہین کہ حضرت اشعیا علیہ السلام جب یہ سب خبرین سنا چکی یہودیون نے اوسیوقت اونہین
شہید کیا اللہ فرماتا ہی مین نے زمین بنائی اور اوسپر انسان پیدا کیا اور مین ہی نے ہان میرے
ہاتہون نے آسمان تانے اور اونکو سب لشکرون پر مین نے حکم کیا مین نی اوسکو صداقت
کے لیے اوٹہایا ہی اور مین اوسکی ساری راہین آراستہ کرونگا وہ میرا شہر بنائیگا اور میرے
قیدیونکو بغیر قیمت اور عوض کے چہڑائیگا رب العالمین فرماتا ہی طامس اسکاٹ لکھتا ہی
کہ اللہ تعالی نے خسرو کو بڑی مقام اور طاقت پر اوٹہایا وہ اوسکی تمام کامونمین اوسکو
ہدایت کریگا اور اقبالمند کریگا کہ وہ مسجد بیت المقدس کو پہر بنادی اور یہودیون کو بغیر
قیمت یا بدلے کے چہڑادے خسرو نے فقط مسجد بنانی کا حکم دیا تہا اور پہر شہر کا بنانا اوسکا
نتیجہ ہوا ای محمدی بہائیو یہ خبر خسرو بادشاہ کی ہرگز نہین ہوسکتی پادری اوسکی آیتونمین
اقرار کرچکا ہی کہ یہ خبر خسرو بادشاہ کی نہین ہی بلکہ حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر ہی اب
یہان حضرت عیسی علیہ السلام کو بہی ہو گیا اتنی بڑی بہاری پیش خبری کو خسرو بادشاہ
کی خبر ٹہیرایا ہی ای ایمانوالو یاد کرو بیالیسوین [٤٢] باب مین اللہ نے اپنی ایک مقبول بندی کی
کی تعریفین کرکے فرمایا تہا کہ مین خداوند تجہی صداقت کی لیے بلاتا ہون یہان بہی فرمایا

کہ مینے اوسکو صداقت کی لیے اوٹھایا وہان تو صاف صاف بنی اور نشان جناب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تہی یہان بہی وہی محمدی بشارت ہی وہان فرمایا تہا کہ تو قیدیونکو قید سی
نکالی اور اونکو جو اندہیری مین بیٹھی ہین قیدخانہ سی نکالی جو مطلب وہان تہا وہی
یہان بہی ہی کہ جو لوگ نادانی اور جہالت کی قید مین پہنسی ہین اونکو اس قید سی چہڑا کر
ایمان کی نور مین لاویگا اور کچھہ قیمت اور بدلا اونسی نہین مانگیگا اللہ تعالی قرآن مین
فرماتا ہی قُل لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی تو کہہ مین نہین مانگتا
تمسی اسپہ کچھہ بدلا مگر محبت رشتہ داری مین یعنی میری رشتہ دارونسی محبت رکھو
اور یہہ جو فرمایا کہ وہ میرا شہرہ بناویگا اسکا یہہ مطلب کہ مکہ جو اللہ کا شہر ہی وہ اوسکو
بتونسی خالی کرکی اللہ کا ذکر وہان پہیلاویگا اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ شہر سی مراد
شہر یروشالم ہو جسکا اوپر ذکر ہوا کیونکہ اس پاک شہر مین جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے قدم مبارک معراج کی رات مین آئی پہر آپکی امتیون نے خوب طرح اس شہر
کو آباد کیا جو کام امت سی ہوا وہ حقیقت مین آپ ہی سے ہوا پادری بہی اسی کو
سہی اسکو خسرو بادشاہ کی پہر تہہ اتا ہی کہ اوسکی بعد دوسرا بادشاہ جو اوسکی قوم کا
تہا اوسنی یہ شہر بنوایا اور خسرو نی فقط مسجد بنانی کا حکم دیا تہا پادری اسکو حضرت عیسی
علیہ السلام کی خبر نہ کہسکا کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد یہ شہر ویران ہوا پہر
عیسائیون نے اوسکو کبہی آباد نہین کیا ارشاد ہوتا ہی ... اور یون فرماتا ہی مصر کی دولت
اور کوش کی یعنی حبش کے فائدی اور سبا کی قد آور لوگ تجہ پاس آوینگی اور وی تیری
ہووینگی وی تیری پیچھی چلینگے وہ بیڑیان پہنے ہوئی آوینگی اور تیری آگی سر جہکاوینگی وہ تیری
آگی عاجزی کرینگی اور کہینگی کہ یقینًا خدا تیری ساتھہ ہی اور کوئی دوسرا نہین اور اوسکی
سوا کوئی خدا نہین یقینا تو ایک خدا ہی جو آپکو چہپاتا ہی ای اسرائیل کی خدا ای نجات
دینیوالی ای ایمانوالو دیکہو اللہ تعالی صاف یہہ بتا دیتا ہی کہ مصر اور حبش کا مال دولت
اور سبا کی لوگ تیری تابعداری کرینگی اور لوگ بیڑیان پہنے ہوئی آوینگی اور تیری تابع ہوجاوینگی
اور اللہ پر ایمان لاوینگی سو ایسا بہت ہوا ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہی کا وقت

ہوکہ بیڑیان پہنی ہوئے لائینگی پہر ایمان الائی صحیح بخاری اور غیرہ میں ہی کہ جناب نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ قَوْمٍ يُقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ
یعنی ہماری ربنے تعجب کیا اون لوگون سے جو زنجیرون کے ساتھ بہشت کیطرف کہینچی جاتی ہین
ابو داؤد نی کہا کہ اسکی یہ معنی ہین کہ قیدی باندہا جاتا ہی پہر مسلمان ہوجاتا ہی ارشاد
ہوتا ہی کہ وہ لوگ اقرار کرینگی کہ اللہ تیری ساتہہ ہی عبرانی مین یون ہی اَخْ بَاخْ اِلٰہ
باخ کی عربی ہی بِکَ یعنی تیری ساتہ دیکہو اوس خسرو بادشاہ کو کہ جنہین فرمایا تہا کہ تو مجکو
نہین پہچانتا اور نہین جانتا یعنی خسرو بادشاہ پہلی اللہ کو نہین پہچانتا تہا جب یہ کلام سنکر تب
ایمان لایا اب یہان دوسری جگہ ہرگز خسرو بادشاہ کی خبر نہین ہی یہان ایسی خاص بندگی
خبر ہی کہ لوگ اوسکو دیکہکر کہینگی کہ اللہ تیری ساتہہ ہی سو دیکہو مصر کی بادشاہ نی جناب محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفی بہیجی اور نجاشی حبش کا بادشاہ جو عیسائی تہا وہ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر ایمان لایا اور سبا ایک قوم ہی اونکا وطن عرب ہی اون ملک یمن مین ہی قرآن مجید
مین سورۂ سبا مین اونکا ذکر ہی وہ شہر پہلی آباد تہا پہر اونکی ناشکری سی برباد ہوگیا اور وہ
لوگ تتر بتر ہوگئی تفسیر حسینی مین ہی کہ اونمین کا ایک ہی پہر وہان نہ رہا غسان ملک شام مین
گئی قضاعہ مکہ مین اسد بحرین مین انمار مدینہ مین جذام تہامہ مین ازد عمان مین سو ان
قومونکی بہت لوگ محمدی دین مین آئی مصر اور حبش مین بہی محمدی دین پہیلا طامس اسکا
لکہتا ہی کہ یہ ذکر بیت المقدس کا ہی کہ مصر اور حبش اور سبا کی لوگ جولمبی قد ہین مشہور ہین وہ
ایمان لاوینگی اور اپنی دولت اس مسجد مین مسیح کی طرف پر لاوینگی اور کہینگی کہ اللہ یہان ہی
اس جگہ پادری کو یاد نہ رہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو بعد یہ مسجد ڈہا دیگئی پہر جہوٹی عیسائیون
نے اوسکی بڑی چٹان پر گوبر کا ڈہیر لگایا او ڈہونڈنے اس مسجد مین کے لیے پتا نال حصر دیا پہر
پادری لکہتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی باعث سی بت پرستونکو ایمان لانی کی یہی یہان
پیش خبری ہی آئی ایمانوالو حضرت عیسی علیہ السلام نی جہاد نہین کیا اور لوگ اونکی ساتہ
بیڑیان پہنی ہوئے نہین آئے یہ اونکی خبر نہین ہو سکتی ارشاد ہوتا ہی وی سبکی سب پشیمان
اور سراسیمہ ہونگی جو بت تراش ہین سب کے سب گہبرا جائینگی پر اسرائیل خدا سی نجات ابدی

نجات کی ساتھ رہائی پاؤ گی تم ہمیشہ کبھی نہ پشیمان اور سراسیمہ نہو گی کیونکہ خداوند جسنی آسمان پیدا
کیے وہ خدا ہی اوسی نے زمین بنائی اور تیار کی اوسنی اوسی قائم کیا اوسنی اوسی عبث پیدا
نہین کیا بلکہ اوسی آبادی کو لیے آراستہ کیا وہ یون فرماتا ہی کہ مین خداوند ہون اور میرے
سوا اور کوئی نہین مین نے چھپی مین زمین کے کسی اندھیری مکان مین تو کلام نہین کیا مین نے
یعقوب کی نسل کو نہین کہا کہ مجھی عبث ڈھونڈو مین خداوند سچ کہتا ہون اور راستی کی باتین
فرماتا ہون اس عبارت سی صاف کھلتا ہی کہ اللہ کو منظور یہی تہا کہ ایمان والی لوگون سی اپنی جماعت
بہرے [illegible] تو معلوم ہوتا ہی کہ سب بت پرست اللہ پر ایمان لاوینگے اسرائیل سی یہان مراد
ہین سب ایمان والی امتی محمدی بہائیو اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا بہت سی
[illegible] تھے اور اور قومونکو بت پرستون نے بتونکو توڑا اور اللہ کو پہچانا اور اوسکو
[illegible] پہچانا اور اسرائیلی لوگ امتی محمدی ایمان والی جو پیغمبرونکی راہ پر ہین اونہون نے ظالمون کے
ظلم سی نجات پائی ارشاد ہوتا ہی امتون مین سی تم جو بچ نکلی ہو غول باندھو اور جمع ہو کے
پاس آؤ [illegible] اپنی [illegible] کی صورت لیے پہرتے ہین اور ایسی خدا سی جو بچا نہین سکتا دعا مانگتے
ہین عقل سی خالی ہین تم منادی کرو اور نزدیک آؤ ہان وی باہم مشورت کرین کسنی
[illegible] ظاہر کیا کسنی قدیم ایام مین اسکی خبر آگی سی دی ہی کیا مین خداوند نی یہ خبر نہین دی کہ
[illegible] نہین ہی [illegible] کا سچا اور نجات دینی والا خدا میری سوا کوئی نہین ہی میری
[illegible] دنیا کی [illegible] زمین کی کنارو تک [illegible] میری سمتی [illegible] والو کہ مین خدا ہون اور میرے
سوا کوئی نہین [illegible] اس عبارت سی صاف کھلتا ہی کہ اللہ تعالی حکم کرتا ہی کہ لوگ اکٹھی ہو کر میری سی ان احوالکو
کہین اور آزماوین کہ پیش خبریان پوری ہوئین یا نہین اور یہ خبرین اللہ نے دی ہین یا نہین
اس بات کو سمجھین اور یقین لاوین کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہین ارشاد ہوتا ہی مین نے اپنی قسم کہائی
ہی سچا کلام میری منہ سی نکلا ہی اور نہ پہریگا کہ ہر ایک گہٹنا میری آگے جہکیگا اور ہر ایک زبان
میری قسم کہائیگی میری حق مین یہ ذکر ہوگا کہ یقینا خداوند ہی مین ہیرے لیے سچائی اور توانائی
ہی لوگ اوسکی پاس آوینگے اور وی سب جو اوس سی بیزار تھے پشیمان ہونگے اسرائیل کی ساری نسل
خداوند مین صادق ٹھہریگی اور اوس پر فخر کریگی ایمان والو اللہ صاف خبر دیتا ہی کہ میری آگی ہر ایک گہٹنا جہکیگا

یعنی ساری زمین مین اللہ کی آگی رکوع اور سجدہ ہوگا اور اللہ کی لوگ قسم کہائینگی یعنی بتونکو
بہول جائینگی اللہ ہی کا ذکر ہر بات مین ہوگا لوگ کہین گی کہ اللہ نے ہمکو قوت دی کہ دین کو
غالب کیا اور اپنا سچا وعدہ پورا کیا جو لوگ اللہ سی بیزار تہی سب پشیمان ہونگی اسرائیل کی
ساری نسل اوسوقت مین صادق ٹہیریگی یعنی جو اسرائیلی محمدی ہو جائینگی اونکی نسل بہی ہدایت
ہوگی ایمان اونمین پشت در پشت رہیگا ایسا ہوگا کہ اونکا دل بار بار پہر جاوی چہیالیسوان

باب اس باب مین اللہ تعالی نے بت پوجنی والونکی بیوقوفیان بیان فرمائی ہین اور
اسرائیلیون پر اپنے احسانونکا بیان فرماکر پانچوین آیت مین فرماتا ہی کہ تم مجہکو کس سے متشابہ
ٹہیراوگے اور مجہکو کسکی مانند کہوگے اور مجہی کسکی ساتہہ تولوگے تاکہ مین اور وہ دونون ہمشکل ہون
نوین آیت مین فرماتا ہی اگلی چیزون کو جو قدیم سی ہین یاد کرو کہ مین خدا ہون اور کوئی
دوسرا نہین مین خدا ہون اور مجہسا کوئی نہین جو اول سی آخر تک کا احوال اور اگلی وقتون
کی باتین جو ابتک پوری نہین ہوئین بتاتا ہون اور جو کہتا ہون میری مصلحت قائم رہیگی
اور مین اپنی ساری مرضی کو پورا کرونگا جو عقاب کو پورب سی اور اوس شخص کو جو میرے
ارادے کو تمام کریگا اک دور ملک سی بلاتا ہون مین ہی نے یہ کہا اور مین اسکا انجام دونگا مین نے
اسکا ارادہ کیا اور مین ہی اوسی پورا کرونگا ای سخت دلو جو سچائی سی دور ہو میری سنو مین
اپنی سچائی کو نزدیک لایا وہ دور نہین ہوگی اور میری سلامتی دیر نہین کریگی اور مین
صیہون مین نجات اور اسرائیل کو اپنا جلال بخشونگا ای محمدی بہائیو اللہ تعالی نے بت پرستونکی
جہالت کا بیان فرماکر فرماتا ہی کہ مین اپنی ساری مرضی کو پورا کرونگا اسمین صاف یہ اشارہ ہی
کہ بت پرستی کو مٹاونگا ہی اور ملک مین سی مٹا دونگا [illegible] اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہودی لوگ
بت بنایا کرتے تہے اور اور قومونکی بتونکو پوجتی تہے اونکو اللہ نے سمجہایا کہ تم مجہکو کسکی مانند ٹہیراوگی
[illegible] حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد جہوٹی عیسائیون نے حضرت عیسی کو اور روح القدس
کو اللہ کے برابر ٹہیرایا تہا اور بڑی بت پرستی پہیلائی تہی ان سب شریک ٹہیرانیوالون کو
ذکر کرکے اللہ فرماتا ہی کہ قدیم وقتون کی باتین جو ابتک پوری نہین ہوئین بتاتا ہون اسکا
یہ مطلب کہ پیش خبریان جو توراۃ اور زبور مین دی تہین کہ تمام قومون مین ایمان پہیلیگا اور

ہر ملک کے لوگ اللہ کو سجدہ کرینگے اور ابتک ان خبرونکا ظہور نہین ہوا مین یہ خبرین پہر یاد دلاتا ہون
کہ وہ ضرور ظہور مین آوینگی پہر جس شخص کے ہاتہون یہ سارا بندوبست ہوگا اوسکا اللہ یہ پتا دیتا ہے
کہ وہ پورب سے آویگا یہ پتا صاف عرب کا ہے یہی پتا اکتالیسوین باب مین بہی [illegible] ہے اور
عقاب ایک اوڑنیوالا جانور ہے جو شکار کرتا ہے اس مثال کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص بڑا زبردست
ہوگا اور بہت جلد یہان آپہنچیگا یعنی پہلے معراج کی رات مین براق پر سوار ہوکر شہر یروشلم
مین مسجد بیت المقدس مین آویگا پہر اوسکا دین بہت جلد یہان پہیلجاویگا اللہ تعالی صاف
یہ پتا دیتا ہے کہ مین اپنی سچائی کو یعنی سچی شریعت کو نزدیک لایا ہون اور سلامتی کا وقت
جسمین صیہون کو سلامتی کا وعدہ ہے اوس وقت مین دیر نہین اس کتاب کے اکانوے باب مین
یہان آخری شریعت بہیجنے کا صاف صاف وعدہ ہے وہان اوس شریعت کا نام صداقت اور
نجات رکہا ہے یہان بہی یہی مطلب ہے کہ اوس سچی شریعت اور نجات دہندہ پیغمبر کے آنیکا
وقت نزدیک ہے جسکے وقت مین صیہون کو اور ایمانوالون کو کافرونکے ظلم سے نجات ملیگی اور سلامتی
رہیگی طامس اسکاٹ نے اسکو خسرو بادشاہ کی خبر ٹہرایا ہے اور یہ نسوچا کہ یہان اللہ نے پہلے
بت پرستونکو قائل کیا پہر آخری شریعت بہیجنے کا وعدہ کیا جس سے صیہون کو نجات ملیگی اب
اسکے بعد اون لوگونکی خبر ہے جو بابل پر چڑہائی کرینگے اسمین صاف اشارہ ہے کہ جو لوگ اوس
شریعت کے تابع ہونگے وہی بابل پر جہاد کرینگے سینتالیسوان باب اوتر اور خاک مین بیٹہ
ای بابل کی کنواری بیٹی تو زمین پر بغیر تخت کے بیٹہ طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ شہر بابل کو
اللہ نے ایک کنواری لڑکی سے مثال دی ہے تیسری آیت مین اللہ فرماتا ہے مین بدلا لونگا اور
کسی سے میل نکرونگا نوین آیت مین فرماتا ہے کہ ایکا ایک ایک ہی دن مین یہ دو مصیبتین تجہپر آوینگی
کہ تیرے لڑکے جاتے رہین گے اور تو بیوہ ہو جائیگی وہ باوجود تیرے بہت سے جادو اور تیرے
بیشمار قوی جادوونکے کامل ہوکے تجہپر پڑینگی عبرانی مین یہ لفظ ہے کتُوماَم باؤُ عالَیِک یعنی کامل
ہوکے وہ لوگ آوینگے تیرے اوپر اس کتاب کے سینتیسوین باب کے دوسری پر [illegible]
کا لفظ ہے یعنی یہ سنکر بادشاہ نے کپڑے پہاڑے کاف کے باعث سے یہ معنی ہوگئے کہ سنکر [illegible]
یہان کتُومام کے معنی ہین کامل ہوکر جیسا پادری ملیچمر نے ترجمہ کیا ہے اسکا مطلب ہے کہ وہ لوگ اللہ کی

عشق اور محبت مین کمال حاصل کرینگے تب تو بابل کا جادو اونپر نہ چلیگا گیارہوین آیت مین یہہ
ایسی بلا تجھپر نازل ہوگی جسکا کفارہ تو نہ دے سکیگی بارہوین آیت مین ہی کہ اب اپنا جادو اور
اپنا سارا سحر جنمین تو لڑکائی سے مشغول رہی ہے [illegible] پکڑ [illegible] کہ تو ایسی نفع پاوے [illegible]
آوے تیرہوین آیت مین ہی کہ اب جو آسمان کا اندازہ کرتے تھے اور ستارون کو دیکھنے والے اور وے
جو نئے چاندکی خبر دیتی تھے اوٹھکر تجھکو بچاوین اور تجھکو بچاتے [illegible]
باب یہہ بات سنو ای اہل یعقوب جو اسرائیل کے نام سے کہلاتے ہو اور یہوداکے چشمہ سے نکلے ہو
جو خداوند کا نام لیکے قسم کہاتے ہو اور خدای اسرائیل کا ذکر کرتے ہو پر سچائی اور صداقت
سے نہین کہ وے شہر قدس کے لوگ کہلاتے ہین اور اسرائیل کے خدا پر بہروسا رکہتے ہین
جسکا نام رب العالمین ہے ای ایمانوالو اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ اے اسرائیلیون [illegible]
ہے کہ وے لوگ یعنی وہی کامل لوگ جنکا اوپر ذکر ہے جو بابل پر چڑھائی کرینگے وہ پاک
شہر کے لوگ کہلاتے ہین یعنے مکہ یا مدینہ جو پاک شہر ہے وہ اونکے سچے خدا [illegible]
بہروسا رکہتے ہین تب تو اللہ کے نام کے زور سے ایسے نوری جادو والے شہر کو ویران
کرڈالینگے طامس اسکاٹ نے کامل ہونیکا مطلب یون لکہا ہے کہ یہہ بری بلائین [illegible]
تجھپر آوینگی ہای ہای کے لفظ کا خیال کیا اور دوسری آیت کا [illegible]
اسیر مغرور تھے کہ ہم یروشالم کے رہنے والے ہین [illegible]
اسرائیلیو پہر فرماتا ہے کہ وہ پاک شہر کے لوگ کہلاتے ہین [illegible]
قوم کا حال سناتا ہے اور اونکی تعریف کرتا ہے کہ وہ اللہ پر بہروسا رکہتے ہین ان خبرون
یون ظہور ہوا کہ حضرت عمرؓ کے وقت مین بابل والون پر جہاد سے اہل محمدیون کو کمال [illegible]
بابل کا جادو جو مدت سے مشہور تھا کچھ نہ چلا اور ایران والے جنکی بابل مین بہی حکومت
تہی اونکا جادو بہی بے اثر ہوگیا ابن خلدون نے اپنی تاریخ مین لکہا ہے کہ تاریخ والون نے
نقل کیا ہے کہ زرکش کاویان جو کسری کا یعنی ایران کے بادشاہ کا جھنڈا تھا اوسمین وفق
عددی تھا یعنی گنتی کے کچھ حرف تہے وہ سونے سے بنا ہوا تھا جو آسمان کی وضع دیکھکر [illegible]
بنایا گیا تھا جب [illegible] کی لڑائی مین [illegible] اوڑا گیا وہ جھنڈا فارس والون کے ہاتہ [illegible]

اور جب یہ ہو جائیگی بعد زمین پر گمراہوا پایا گیا اور طلسمات اور اوفاق والی لوگ یعنی جو
لوگ گنتی کے حرفوں کا نقش بناتے ہین وہ گمان کرتے تھے کہ وہ خاص لڑائیون مین
غلبہ کے واسطے تہا اور وہ جھنڈا جسمین وہ نقش ہوگا یا اوسکے ساتھ ہوگا وہ کبھی نہ بہاگیگا
مگر یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ والونکا جو ایمان تہا اور وہ اللہ کے
کلمہ پر مضبوط تہے تو اونپر جو اللہ کی مدد ہوئی اوس سے جادو کی سب گرہین کھلگئین اور
جو کچھ وہ کرتے تہے وہ سب بیکار ہوگیا اوفاق گنتی کی لفظون کو کہتے ہین اور وہ آسمان کے
اور تارون کی چال کا کوئی وقت دیکھکر بنایا جاتا تہا یہ قادسیہ جو بابل کے علاقہ مین تہا یہان
حضرت عمرؓ کے وقت مین ایران والون پر جہاد ہوا اللہ نے کامل ایمان والی محمدیون
کے ہاتھون اوس جادو کو مٹا دیا اللہ تعالی اسرائیلیون سے فرماتا ہے کہ مین نے یہ خبرین تمکو
پہلے سے دیرکہین اوسوقت یہ نہ کہیو کہ یہ کام میری بت نے کیا اور میری مورت نے
یہ باتین فرمائین پہر اللہ اپنی بڑی بڑی قدرتونکا بیان فرماکر چودہوین آیت مین فرماتا ہے
کہ تم سب ملکر جمع ہوا ور سنلو اون سبہونمین وہ کون ہے جسنے اوسکا بیان کیا ہے جنکو خدا
نے پسند کیا ہے جو اوسکا مطلب بابل پر اور اوسکا ہاتھ کسدیون پر پہونچا ویگا مین ہی نے
کہا ہان مین نے اوسکو بلایا مین اوسکو لایا ہون اور وہ اپنی روش مین بختاور ہوگا۔
طامس اسکاٹ نے یہان بہی خسرو بادشاہ کی خبر ٹہرادی کیونکہ عیسائیون نے کبہی بابل مین
ایسا غلبہ نہین پایا اور یہان صاف یہ لفظ ہے کہ جسکو اللہ نے پسند کیا یہ صاف اشارہ
اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہے جسکے خادمون نے بابل پر قبضہ کیا ارشاد
ہوتا ہے کہ تم میرے نزدیک آؤ اور یہ سنو مین نے شروع ہی سے پوشیدگی مین کچھ نہین کہا جسوقت
سے یہ ہوتا مین وہین ہون اور اب خداوند خدا نے اور اوسکی روح نے مجکو بہیجا ہے طامس اسکاٹ
لکھتا ہے کہ اسکا معلوم کرنا ذرا مشکل ہے کہ یہ کون فرماتا ہے اگر یہ خیال کرین کہ نبی نے یعنی حضرت
اشعیا علیہ السلام نے یہ کہا تو یہ اللہ کے برگزیدہ بندی کی خبر ہوگی جسکی پہلی پیشین خبری ہوچکی
حضرت اشعیا علیہ السلام نے شروع پیغمبری سے صاف صاف سب خبرین دیدین اور اب
خدا نے اور اوسکی روح نے اونکو بہیجا یہودیون کی قیدی اور رہائی کی خبر دینے کو یا یہ معنی ہین

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین آی ایمانوالو یہان پادری اقرار کرتا ہی کہ اللہ کا برگزیدہ
یعنی وہ بندہ جو سب سے افضل اور بہتر ہی جسکی تعریف بیالیسوین باب مین اور پہر اوسکا
ذکر سینتالیسوین باب مین ہو چکا ہی یہ اوسکی خبر ہی پہر اوپر کی آیتونمین پادری کیون نہین
کہتا کہ اوسی بندہ مقبول کی خبر ہی اور وہ وہی ہی جو بتان پر غالب ہوگا ایک مطلب پادری کی
نزدیک یہ ہوا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین پہلے سی صاف صاف سب خبرین
دے رہا ہون اور اب اللہ نے اور اوسکی روح نے یعنی اوسکی بنائی ہوئی روح نے جسکا
نام جبریل ہی تمکو بہیجا ایک مطلب یہ ہی کہ اللہ تعالی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سی کہوا تا ہی کہ تم یون
کہو ہم کہتے ہین اگرچہ معنے یہین تو یہ لفظین اللہ فرماتا ہی کہ تم میری نزدیک آؤ مین شروع
سے پوشیدہ کچہ نہین کہا ایسا کلام اللہ اوپہی فرما چکا ہی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کی نور سی اللہ کہوا تا ہی کہ جسوقت سی یہ ہوتا ہی مین وہین ہون یعنی جسوقت سی اللہ یہ
خبرین دے رہا ہی مین بہی حضور مین حاضر تہا اب اللہ نے اور اوسکی بنائی ہوئی روح نے
یعنی جبریل نے اوسکی حکم سی مجکو بہیجا

اونچاسوان باب

ای دریای سرزمینو میری
سنو ای لوگو تم جو دور ہو کان دہرو خداوند نے مجہے پیٹ سی بلایا اور میری مان کے پیٹ
سی میرے نام کا ذکر کیا اور اوسنے میرے منہہ کو تیز تلوار کی مانند کیا اور مجکو اپنے ہاتہہ کی سایے
تلے چہپایا اوسنے مجہے تیر آبدار بنایا اور اپنے ترکشمین مجہے چہپا رکہا اور اوسنے مجہے کہا تو میرا بندہ
ہے اسرائیل جس سے مین اپنا جلال ظاہر کرونگا اور مین نے کہا کہ مین نے عبث مشقت
کہینچی مین نے مفت اور بیفائدہ اپنی قوت کہوئی یقینا میری عدالت خداوند کے ساتھہ ہی
اور میرا کام میرے خدا کے پاس اور خداوند اب یون کہتا ہی جسنے مجہے پیٹ سی اپنا بندہ بنایا
مین یعقوب کو اوسکی پاس پہرالاون اور اسرائیل کو اوسکی نزدیک جمع کرون اور مین
خداوند کی نظر مین رتبہ والا ہونگا اور میرا خدا میری توانائی ہوگا وہ فرماتا ہی یہ تو کم ہی کہ تو
یعقوب کی فرقونکو قایم کرنے اور اسرائیل کے بچے ہودن کے پہرالانیکو لیے میرا بندہ ہو بلکہ
مین نے تجکو غیر قومونکا نور بنایا تاکہ میری نجات زمین کے کنارون تک پہنچی طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ اس جگہ قدرتی رہائی کی پیشین خبری ہی یہان سی اور حصہ پیشین خبری کا شروع

ہوتا ہے جیسے کہ ہماری آنکھونکی سامنے حضرت عیسی علیہ السلام کی پیش خبری برابر رہتی ہے اور
بائیں دور طرف کا خیال جاتا رہتا ہے ہم یہ بات نہین مانسکتے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام نی اپنا ذکر کیا ہے
یہ بیان اونپر کسیطرح مطابق نہین آسکتا نہ کسی اور پر کیونکہ اور کسی شخص کو کبھی نہین کہا گیا ہے
کہ اونسی بت پرستونمین نجات پہیلائی تمام دنیا مین تو یہ کلام حضرت عیسی علیہ السلام نی فرمایا ہے
کہ دور کی قومین رجوع ہووین اور پیٹ مین آنیسی پہلی اونکا نام عیسی رکہا گیا اونکا منہ او
اونکا کلام تیز تلوار کی مانند ہے خوف دلاتا نہین اور یقین دلاتا نہین اور بزور سدا اونکی کلام کا اونکی دشمنونکو
یاد کرتی نہین وہ تیر آبدار ہین تیر آبدار کو سپاہی اپنی ترکش مین چہپا رکہتا ہے کہ جب موقع ہوا اوسکو
کام مین لاوے ان آئندہ شک ہے کہ یادری نی اقرار کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے پہلی کسی اور پیغمبر کی
خبر نہین ہوسکتی کیونکہ اگلی پیغمبرون سے اسرائیلیونکو سوا کسی قوم کو ایمان نہین ملا اب ہم کہتی ہین
کہ حضرت عیسی علیہ السلام جبتک دنیا مین رہے تب تک آپنی بنی اسرائیلیونکو سوا کسی کو اللہ کا کلام نہین
سنایا متی کے انجیل کی پندرہوین باب کی چوبیسوین[۲۴] آیت مین ہے کہ بجز سوا بنی اسرائیل کی
گہرانیکی بہیڑونکو جو کہوئی ہوئی ہین کسی پاس بہیجا نہین گیا قرآن مجید مین سورہ آل عمران مین اللہ
فرماتا ہے کہ عیسی علیہ السلام نی فرمایا وَرَسُولًا اِلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ یعنی مین پیغام پہونچانیوالا
ہون اسرائیل کی اولاد کو اور متی کی انجیل کے دسوین باب مین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے اپنی بارہ شاگردون کو بہیجا اور یہ فرمایا کہ غیر قومونکیطرف نجانا اور سامریونکی کسی شہر مین
داخل نہونا بلکہ پہلی اسرائیل کے گہر کی کہوئی ہوئی بہیڑونکی پاس جاو معلوم ہوا کہ حضرت عیسی
علیہ السلام فقط اپنی قوم اسرائیل کیطرف بہیجے گئی اگرچہ ایسی اور اگلی پیغمبرونسی کچہہ کچہہ ہدایت
اسکا تاہم غیر قومونکی بعضی لوگونکو بہی ہوئی جب حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے دنیا سے اوٹہا لیا تب آپنی
اللہ کے حکم سے اپنی خادمون کو بشارت دی کہ سب قومونکو شاگرد کرو تب آپکی خادمون نے غیر قومون
کو بہی انجیل سنائی اور یونانیون مین اور رومیون مین رہان پہیلا تو حضرت اشعیا علیہ السلام
کی کتاب مین جو اللہ فرماتا ہے کہ مین نے تجکو غیر قومونکا نور بنایا یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کے
نہین ہے وہ تو فقط اپنی قوم اسرائیل کیطرف بہیجے گئی تہی وہ خود آپ دوسری قومونکی طرف نہین
بہیجی گئی یہ پتا صاف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جنکو اللہ نی اسرائیلیونسی باہر دوسری

قوم مین دوسری ملک مین پیدا کیا اور سب قومونکا نور آپکو بنایا اور بہت سی اسرائیلیونکو بھی
اوس نور مین اپنی راہ سمجھائی تو یہ کلام اللہ تعالی جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبانی
سب لوگون کو سناتا ہی کہ آپ ارواحون کی عالم مین اللہ کی حکم سی اپنا آیندہ حال یون
فرمارہے ہین کہ مین جب مانکی پیٹ مین ہونگا تب ہی سی اللہ میری نام کا ذکر کیا کریگا چنانچہ آپکی
والدہ آمنہ کو کسی بزرگ نی خواب مین فرمایا کہ جب یہ پیدا ہون تو انکا نام محمد ﷺ رکھنا اور اللہ نے
آپکو منہہ کو تیز تلوار بنایا آپ پر ایسا قرآن اوتارا جسکا ایک ایک حرف شیطانونکی حق مین تیز تلوار
ہی نہین تو ابلیس اور اوسکی فوج جو پیغمبرون کی بڑی دشمن ہین کافرونکی دلونمین وسوسہ ڈال
ڈالکی کتنی پیغمبرون کا خون بہا چکی تہی اسرائیلی جو یہودی کہلاتی تہی جو توراۃ اور زبور کی پڑہنی والی تہی
اونکی ہاتہون پیغمبرونکی خون ہوئی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اللہ نی پتہر پوجنی والونکی
شہر مین پیدا کیا وہ لوگ بہت بڑی دشمن خدا پرستونکی تہی اور پہر انہی اوہین بت پرستونکو بہی
اللہ کا کلام سنایا اور اونکی بتونکو خوب طرح ذلیل کیا مگر اون دشمنونکا کچہہ قابو نچلا اس قرآن پاک کی
کے ایک ایک حرف نی شیطانونکی پرزی اوڑادی اللہ نے آپکو اپنی ہاتہہ کی سایہ تلی چہپایا اور دشمنون
کی تلوار سی بچایا اور آپکو تیر آبدار بنایا اور اپنی ترکش مین چہپایا یعنی آپکو ایسی تاثیر دی کہ دشمنون کو ہلاک
کرین یہ تاثیر دیکر مدت تک اس تاثیر کو چہپا رکھا مکہ مین جہاد کا حکم ندیا پہر مدینہ مین بہیجکر انکا ایک
جہاد کا حکم دیا آپکی ظاہری اور باطنی تاثیر سب کو دکہلادی اور فرمایا کہ تو میرا بندہ اسرائیل ہی
یعنی جسطرح یعقوب علیہ السلام کی نسل سی خدا پرستی پہیلی اوسیطرح تجہسی اور تیری اولاد سی فیض
ایمان کا جہانمین پہیلیگا پہر آپ فرماتے ہین کہ مینے عبث محنت اور مشقت کی اسمین یہ اشارہ ہی
کہ مکہ مین آپنے دس برس تک بت پرستون کو اللہ کا کلام سنایا مگر بت پرستون نی بڑی بڑی
ظلم کیے اور تہوڑیسی لوگ ایمان لائے مگر میری عدالت اللہ کی ساتہہ ہی یعنی وہ ظالمون سی بدلہ لیگا اور
اونکو قتل کرائیگا اور میرا کام اللہ کے پاس ہی یعنی اللہ میری محنت کا بدلہ دیگا پہر آپ فرماتی ہین
کہ اب اللہ یون فرماتا ہی کہ مین اسرائیلیون کو اوسکیطرف پہیر لاؤن یہ کی لفظ مین صاف
اشارہ ہی کہ پہلی اور قوم کی سمجہانیمین بڑی محنت اوٹہائی اب یون حکم ہوتا ہی کہ اسرائیلیون کو
اللہ کیطرف لاؤ سو مکہ مین دس برس بت پرستون کو سمجہا کہ آپ مدینہ مین تشریف لائی اور

بہت یہودی آپ پر ایمان لائی اور بکی محمدی ہوئی اور یاالله فرماتا ہی کہ فقط اسرائیلیونکی لیی نہین بلکہ سب قومونکی لیی تجکو نور بنایا یعنی تیری روشنی مین سب قومونکے لوگ الله کو پہچانینگی ارشاد ہوتا ہی خداوند اسرائیل کا نجات دینی والا اور اوسکا قدوس اوسکو جسی انسان حقیر جانتا ہی اور اوسی جس سے قوم کو نفرت ہی اور اوسی جو حاکمونکا چاکر ہی یون فرماتا ہی کہ بادشاہ دیکھین گی اور سردار اوٹھہ کھڑے ہونگی اور خداوند کے لیے سجدہ کرینگی جو بات کا سچا اور اسرائیل کا قدوس ہی جسنی تجھی برگزیدہ کیا ہی خداوند یون فرماتا ہی کہ مین نی قبولیت کی وقت مین تیری سنی اور نجات کی دنمین تیری مدد کی اور مین نی تیری حفاظت کی اور است کی لیی تجھی ایک عہد بخشا تاکہ زمین کو برقرار رکھی اور ویران میراث وارثون کو دیوی ای ایمانوالو الله تعالی آپکا یہ پتا دیتا ہی کہ جو شخص پہلی حکومت ظاہر کی نہین رکھتا ہی وہ آخر کو سب بادشاہون پر غالب ہوگا پہلی اوسکا یہ حال ہوگا کہ لوگ اوسکو حقیر جانینگی یعنی بہت پرست لوگ برا کہین گی اور بہت ستاوینگی اور اوسکی قوم کے لوگ بہت بیزار رہین گی کہ ہماری باپ دادا کا دین مٹا دیتا ہی اور وہ حاکمون کا چاکر ہی یعنی وہ رسول پاک پہلی امیرون کی چاکری کریگا جناب محمد صلی الله علیہ والہ وسلم نی پہلی مکہ والونکی بکریان ا جورہ ٹہیرا کر چرائین حضرت خدیجہ کا مال لیکر اونکیطرف سی سوداگری کی صحیح بخاری مین ہی کہ آپنی فرمایا الله نی کوئی نبی ایسا نہین بہیجا جسنی بکریان نہ چرائی ہون لوگون نی کہا اور آپنی بہی تب فرمایا ہان مین بکریان چراتا تہا قراریط پر یعنی قیراطون پر مکہ والونکی لیی فتح الباری مین ہی کہ سوید ابن سعید نی فرمایا کہ اسکی یہ معنی ہین کہ ہر بکری ایک قیراط پر یعنی وہ قیراط جو ایک حصہ روپیہ کا یا اشرفی کا ہی مکہ مین آپنی دس برس دشمنونکی ظلم اوٹھائی پہر مدینہ مین دن بدن آپکا غلبہ بڑہتا گیا نجاشی بادشاہ حبش کا اور باذان حاکم یمن کا ایمان لایا عرب کے بڑے بڑے سردار اور امیر آپ ہی کے وقت مین ایمان لائی اور ایک عہد یعنی شریعت الله نی آپکو دی اسلیی کہ زمین کو برقرار رکھی یعنی دنیا مین ایمان پہلی اور الله ایمانوالون کی طفیل سی زمین کو قائم رکھی اور ویران میراث وارثون کو دیوی سو ویران میراث کعبہ ہی جسمین سیکڑون برس سی بے ایمانون نی بت پرستی پہیلائی تہی دوسری ویران میراث مسجد بیت المقدس ہی جسکو بہت پرستون نی ڈہا دیا تہا الله نی اپنی دونون گہرونکا وارث محمدیون کو کیا طاس اسکا لکہتا ہی

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہودیون نے نفرت کی اور اونکے حاکمون نے اور پنطوس پلاطوس
اور ہیرودس نے اونسے ایسا سلوک کیا پر ساتہ اونکے کرتے مین یہ لکہا ہے پادری نے سو جب کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظالمونکے ظلم اوٹہاتے رہے اور دنیا سے اوٹہگئے پادشاہون نے
اونکی تعظیم نہین کی یہ خبر اونکی نہین ہوسکتی یہ سوچکر اسکے بعد لکہتا ہے کہ جب روم کے پادشاہ قسطنطین
نے عیسائی دین قبول کیا یہ امر پورا ہوگیا ہے پادری روم کے پادشاہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے تین سو برس بعد عیسائی دین قبول کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
نہ گئے تہے کئی پادشاہ اور حاکم آپکے تابع ہوئے بڑے بڑے پادشاہون نے انکا فرمانا ارشاد
ہوتا ہے تاکہ تو قیدیون کو کہے کہ نکل چلو اور اونکو جو اندہیرے مین ہین کہ اپکو دکہلاؤ وے
راہون مین چرینگے اور ساری اونچی جاگہین اونکی چراگاہین ہونگی وے نہ بہوکے ہونگے
اور نہ پیاسے اور نہ گرمیکا جوش اور دہوپ اونکو ماریگا کیونکہ وہ جسکی رحمت اونپر ہے اونہین لیچلیگا
اور پانیکے سوتونکیطرف اونکی رہبری کریگا اور مین اپنے ساری کوہستان کو ایک راہ کر
ڈالونگا اور میری شاہراہین اونچی کیجائینگی دیکہہ یہ دور سے آوینگے اور دیکہ یہ اوتر سے
اور پچہم سے اور یہ سینیم کے ملک سے ای آسمانو الواب ارشاد ہوتا ہے کہ تو قیدیون کو یعنی اونکو
جو کفر اور جہالت کے اندہیرے مین پہنسے ہین تو اونکو اس قید سے نکالے اور ایمانکے نور مین لاوے
وہ سب راہون مین چرینگے یعنی وہ سب ملکون پر غالب ہونگے سب ملکون مین نور ایمان کا
پہیلاوینگے اور دنیا کی بہی ترقی اونکے لیے ہوگی اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے لَنُبَوِّئَنَّهُمْ
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ہم جگہ دینگے دنیا مین اونکو اچہی وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ اور
عقبیٰ کا اجر تو بہت بڑا ہے سو اللہ نے محمدیون کو تمام ملکونکی حکومت دی اور یہ جو فرمایا
کہ وہ بہوکے پیاسے نہونگے کیا عجب ہے کہ اسمین اشارہ اس معجزہ کا بہی ہو جو ہماری نبی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جابجا ظہور مین آتا تہا کہ تہوڑا سا کہانا سیکڑون آدمی پیٹ
بہر کر کہا لیتے تہے اور تہوڑے سے پانی سے سیکڑون آدمی وضو کر لیتے تہے اور خوب طرح پی لیتے تہے
اور وہ کہانا اور وہ پانی اوتنا ہی رہتا تہا حدیث کی کتابون مین جابجا یہ ذکر ہے پہر صاف
فرمادیا کہ سارا کوہستان یعنی ملک عرب اور ملک شام سبکو ایک راہ کر ڈالونگا سو آپ

تمام ملک مین محمدیون کو پہیلا دیا اور سب کو ایک دین کر دیا اوس اوسکے بعد تمام ملک اور ہر شہر کے لوگ آئے اور محمدی دین مین داخل ہوئے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ تسلیم کوئی صلاح یہی ملک مصر مین یا عرب کے ضلع مین اس جگہ پیٹوہونکی ایمان لانے کی خبر ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوینگے اور بت پرست گمراہی کی قید سے نکالینگے اونکو کسی طرح کی تکلیف نہوگی وہ لوگ فوج فوج دین مین آوینگے ای یادریو حضرت عیسی علیہ السلام پر جو لوگ ایمان لائے اونہون نے ظالمون کے ہاتہ سے بڑی بڑی مصیبتین اوٹہائین یہ خبر اونکی نہین ہوسکتی دیکہو اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی آئے آسمانو گاؤ خوش ہواے زمین اواز راگ کی اوٹہاؤ ای پہاڑو کہ خداوند اپنے لوگونکو تسلی دیتا ہی اور اپنے مجبورون پر رحم فرماتا ہی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسدو اسلے لوگ جو مصیبت زدہ ہونگی اونکو اللہ تسلی دیگا اس خوشی مین آسمان اور زمین اور اونکے باشندون کو حکم ہوتا ہی کہ خوشی اور تعریف مین گائین آئے یادریو اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا ارشاد ہوتا ہی لیکن صیہون کہتی ہی خداوند نے مجہے چھوڑ دیا اور خداوند مجہے بہول گیا کیا ہوسکتا ہی کہ کوئی عورت اپنی دودہ پیتی بچے کو بہولجائے اور اپنے پیٹ کے فرزند پر ترس نکہائے ہان وے شاید بہولجائین پر مین تجہے نہ بہولونگا دیکہہ مین نے تیری تصویر اپنی ہتیلیون پر کہودی ہی اور تیری شہر پناہ ہمیشہ تک میرے سامنے ہی تیرے بیٹے آئینگے جلدی کرینگے اور تیرے بگاڑنے والے اور اوجاڑنے والے تجہہ سے نکل جائینگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ تیرے بنانیوالے جیساکہ پرانے ترجمہ مین ہی وہ جلد اپنا کام پورا کرینگے سو بخت نصر بادشاہ نے بابل کو جلد لیسے لے لیا اور مسجد بیت المقدس کو پہر بنانیکا جلد حکم دیدیا آئے یادریو نے یہ نہ دیکہا کہ یہان یہ وعدہ ہی کہ تیری شہر پناہ ہمیشہ تک میرے سامنے ہی خسرو بادشاہ نے مسجد کی بنیاد ڈالی تہی پہر اوسکے بعد اوس گہرانیکی دوسرے بادشاہ کے حکم سے سارا شہر بنایا گیا مگر وہ سارا شہر مسجد سمیت حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد رومیون نے ڈہا دیا اور وہ شہر پناہ ہمیشہ نہین رہی پہر جب محمدی لوگ وہان پہونچے اور مسجد کو اور شہر کو آباد کیا تب سے وہ پاک شہر اور اوسکی شہر پناہ ہمیشہ تک قائم ہی پانچوین صدی مین اگرچہ نصاری دیوار اونکو توڑ کر شہر مین گہس پڑے تہے اور قتل عام کیا تہا مگر بار بار اونپر جہاد ہوتا رہا

اسی برس بعد صلاح الدین بادشاہ نی یہ پاک شہر نصاری سی چہین لیا اور شہر پناہ بنائی
اور خوب طرح آباد کیا اور محمدیون کی وہان خوب کثرت ہوئی یہ جو فرمایا کہ مین نے تیری تصویر
اپنی ہتھیلیون پر کہودی ہی یہ وہی بات ہی جو باسٹھوین باب مین فرمائی ہی کہ تو خداوند
کے ہاتھہ مین شاہانہ تاج ہوگا اور اپنے خدا کی ہتھیلی مین ایک شوکت کا افسر یعنی تیری بہت
بڑی رونق ہوگی یہ صاف خبر محمدی وقت کی ہی اور کیا عجب ہی کہ یہان یہ بہی اشارہ ہو
کہ تیری شہر پناہ توڑی جائیگی مگر تیری بیٹی یعنی تیرے بنانے والے بہت جلد آجائینگے اور
نصاری جو تیرے اوجاڑنیوالے ہین تجہہ مین سے نکل جائینگے ارشاد ہوتا ہی اپنی آنکہین اوپر کر
اور چارون طرف نگاہ کر یہ سب کے سب ملکر اکہٹی ہوتے ہین اور تجہہ پاس آتے ہین خداوند
کہتا ہی اپنی حیات کی قسم کہ تو ان سبہون کو زیور کے مانند پہن لیگی اور انہین اپنی اوپر
دولہن کے مانند باندہیگی کہ تیری خراب اور اوجاڑ مکانون اور برباد کیے ہوئے ملک مین
اب بسنے والونکی کثرت سی سمائی نہین رہیگی اور تیرے اوجاڑنیوالے دور دفع ہونگے بلکہ
تیرے بانجہ پن کے لڑکے تیرے کانون مین پہر کہینگے کہ جگہ بسنے کے لیے تنگ ہی ہمین جگہ
دے کہ ہم بسین تب تو اپنے دل مین کہیگی کون میرے لیے انکا باپ ہوا کہ مین تو لاولد
ہوگئی اور اکیلی تہی مین تو خارج کی ہوئی اور بیٹھی رہی سو کسنے انکو پالا دیکہہ مین تو اکیلی
چہوڑی گئی پہر یہ کہان سے آئے طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ صیہون گویا ایک بیوہ ہی جو اپنے
لڑکون سے جدا ہی پس صیہون کی اگلی بربادی کے بعد اوسکی لوگ بیشمار ہوجائینگے کہ اونکو
جگہ درکار ہوگی بربادی یہودیون کی بابل والونکے ہاتہون اور بعد اوسکے رومی لوگونکے
ہاتہون اور نکالدیا جانا یہودیونکی قوم کا اونکی بے ایمانی کے باعث سے یہ ایسا تہا گویا صیہون
کے لڑکے جاتے رہے اور بعد ان بربادیون کے سرسبز ہونا اوس پاک مقام کا ایسا ہی
گویا لڑکے مر گئے تھے پہر زندہ ہوکر آئے سو قید کے بعد یہودی بہت بڑہ گئے ملک یہودیہ کو
سو اور آس پاس کے شہرون مین آباد ہوئے تو بہی یہ مطلب ہمکو سمجہنا چاہیے کہ بت پرست
لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوینگے اسی یا دیہو بت پرست لوگ حضرت عیسی علیہ
السلام پر ایمان لائے اور اوس پاک شہر مین اور آس پاس کے شہرون مین بسے تو بہی

ہمکو یہ مطلب ضرور سمجھنا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چھہ سو برس بعد محمدیون نے اس پاک شہر کو اور مسجد کو اور تمام ملک شام کو ایسا آباد اور سرسبز کیا کہ تمھارا دل خوب جانتا ہے اور یہ جو فرمایا کہ تیرا اوجاڑنیوالی تجھسے دور دفع ہونگے اسکا پورا ظہور ہمکو اوس وقت دکھائی دیتا ہے جب صلاح الدین نے نصاریٰ کو اس پاک شہر سے نکالدیا پھر محمدیون نے نصاریٰ کا اور بہت سا ملک لیلیا نصاریٰ اوس پاک شہر سے ہٹ وہ ۔ ہو گئے آرشاد ہوتا ہے خداوند اللہ فرماتا ہے دیکھہ مین قومون پر اپنا ہاتھہ اوٹھاؤنگا اور امتون پر اپنا جھنڈا کھڑا کرونگا اور وے تیرے بیٹون کو اپنی گود مین لیے آوینگے اور تیری بیٹیون کو اپنے کندہون پر چڑہا کے پہونچاوینگے اور بادشاہ تیری پالنے والے باپ ہونگے اور اونکی بیگمات تیری پالنے والی مائین ہونگی تیرے آگے اوندھے منھہ زمین پر جھکین گے اور تیرے پاؤنکی خاک چاٹینگے اور تو جانیگی کہ مین ہی خداوند ہون کیونکہ وہ جو میری راہ تکتے ہین پشیمان نہونگے ای محمدی بھائیو یہ صاف خبر محمدی وقت کی ہی گیارہوین باب مین اللہ نے آخری پیغمبر کو صاف جھنڈے سے مثال دی ہی یہان بھی وہی لفظ ہی اللہ نی ساری قومون پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھنڈے کیطرح کھڑا کر دیا ہر ہر قوم کی بڑی بڑی بادشاہ محمدی ہوئے اور اللہ کا کلام جو آپ پر اور سب پیغمبرون پر اوترا سب ایمان لائے اور مسجد بیت المقدس اور اوس پاک شہر کی بڑی بڑی خدمتین بجالائے سب محمدی لوگ وہان کی خاک کو تبرک جانتے ہین محمدی بادشاہون نے جو خدمتین اوس پاک مسجد اور پاک شہر کی کے ہین اونکا بیان اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ چاہیگا طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ صیہون کی خاندان کی ترقی انجیل کے وعظ سے ہوگئے اور بیشمار لوگ بت پرستی چھوڑکر عیسائی ہو جائینگے پھر لکھا ہے کہ بہت بڑا ظہور اس خبر کا ابھی آیندہ ہونیوالا ہے ای یاد رہے بہت بڑا ظہور اس خبر کا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وقت سے آجتک ہے۔ اب پھر ایک امام مہدی اور حضرت عیسیٰ آتے ہین اور محمدی دین کو صیہون مین خوب چمکاتے ہین ارشاد ہوتا ہے کیا ہو سکتا ہے کہ شکار زبردستون سے چھین لیا جای یا وہ جو زبردست آور سے قید ہو چھڑایا جادی ہان خداوند یون فرماتا ہے کہ زور آور کے قیدی ہو لیے جائینگے اور ہیبت والی کا شکار ہے

چہڑا دیا جائیگا کہ مین اوس سے جو تیرے ساتھ جہگڑتا ہے جہگڑا کرونگا اور تیرے فرزندون کو رہائی دونگا اور مین اونکو جو تجہپر ظلم کرتے ہین اونہین کا گوشت کہلا ونگا اور وے بہی شراب کے مانند اپنا ہی لہو پیکے بدمست ہوجاوینگے اور سارا بشر جانیگا کہ مین خداوند تیرا بچانیوالا مین یعقوب کا قادر تیرا چہڑانیوالا ہون آہی ایمانوالو پادری مارٹن مسیر الاسلام مین لکہتا ہے کہ جب نصاری اس لڑائی سے پلٹی تو اون بدکارون نے ترکون کو یعنے مسلمانون کو چہوڑ کر آپسمین لڑنا شروع کیا اونتالیس ۳۹ برس کے عرصے مین تیرہ ہزار عیسائیون کو چن چن کر آگ مین جیتا جلا دیا دیکہو یہ پیشخبری کیسی پوری ہوئی کہ جو اس پاک شہر پر ظلم کرتے ہین اونکو اونہین کا گوشت کہلاونگا اب گیارہوان باب سنو ارشاد ہوتا ہے میری سنو اے لوگو تم جو صداقت کی پیروی کرتے ہو اور خداوند کو ڈہونڈتے ہو اوس چٹان پر جس مین سے تم کاٹے گئے ہو اور اوس گڑہے کے سوراخ پر جہان سے تم کہود کے نکالے گئے ہو نظر کرو اپنے باپ ابراہام پر اور سارہ پر جو تمہین جنی نگاہ کرو کہ جب مینے اوسے بلایا وہ اکیلا تہا پر اوسکو برکت دی اور اوسکو بہت بنایا کہ خداوند صیہون کو تسلی دیگا وہ اوسکی ساری ویران مکانونکی دلداری کریگا وہ اوسکا بیابان عدن کے مانند اور اوسکا جنگل اللہ کے باغ کے مانند بنادیگا خوشی اور خورمی اوسمین پائیجاویگی شکرگذاری اور گانیکی آواز اوسمین ہوگی خلاصہ اسکا یہ ہے مطلب یون لکہتا ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیم کو بڑہاپے مین اولاد دی وہی اللہ ایمانوالون کو سچے دین کیساتہ آرام دیگا اور ان جگہون جو برباد اور ویران ہوگئی ہین پہر اونکو باغ و بہار کر دیگا بت پرست لوگ ایمان لاوینگے اور صیہون جو برباد کیا گیا تہا اور یہودی نکالدیے گئے تہے اونکا پہر آباد ہونا اور جو دین سست ہوگیا تہا اوسکا پہر غالب ہوجانا اور یہودیونکا سچے دین کو قبول کرنا ان باتون کی یہان پیشخبری ہے اے پادریو ان سب خبرونکا ظہور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور قرآن سے ہوا اور ہورہا ہے بہت یہودی اور نصرانی محمدی ہوئے شہر صیہون جو حضرت عیسے کے بعد ویران اور برباد ہوگیا تہا محمدی وقت مین ایمان سے اور دین سے اور مسجدون

اور مدیون سے اور اللہ کے کلام سے اور اوسکے ذکر سے ایسا آباد ہوا کہ تمام جہان پر روشن ہے
پادری لکہتا ہے کہ رومیون نے یہودیون کو برباد کیا یہودیون کو قتل کیا حضرت عیسی علیہ
السلام کے بعد پہلی تین صدیون مین دس بار خرابیان ہوئین اول کے عیسائیون کے لیے ایمان
اور صبر کا امتحان تہا اور بڑا ظلم عیسائیون نے اوٹہایا اور بت پرستی ناخدا ترسی بے ایمانی نے رواج
پایا اور ایک زمانہ آتا ہے کہ مظلوم یہودیونکو انجیل سے قوت ملیگی وہ دین مین شامل ہونگے
اور یاد رہے وہ زمانہ آچکا بہت سے یہودیون کو انجیل اور قرآن سے قوت ملی جو یہودی محمدی
ہوگئے وہ صیہون مین نہایت خوش و خرم ہین اللہ نے وہانکی ویران مسجد کو اور سارے
ویرانون کو آباد کیا ارشاد ہوتا ہے میری سنو اے میری امت میری طرف کان دہرو میری
گروہ کہ ایک شریعت مجہسے نکلیگی اور مین اپنی عدالت کو قومون کی روشنی کے لیے قایم
کرونگا میری سچائی نزدیک ہے میری نجات نکلیگی اور میرے بازو قومون پر حکومت کرینگے
دریائی ملک میرا انتظار کرینگے اور میرے بازو پر بہروسا رکہینگے آگے ایمانوالو یہ صداقت محمدی کی
شریعت کی خبر ہے جو اللہ نے ساری قومونکے واسطے بہیجی اوس شریعت کا یہ پتا دیا کہ وہ حکومت
اور غلبہ کے ساتہ ہوگی محمد ضیا طبرانی [illegible] لکہتے ہین کہ یہ خبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
کی ہے کہ آپ کے احکام تمام خلق مین روشن ہونگے اور محمدی دین کی قوت سے کافرون کے
اکثر ملک فتح ہوگئے اور شہرہ دین اسلام کا تمام ملکون اور ٹاپوؤن مین پہیلا یہانتک کہ بیت المقدس
مین بہی بعد اوس ویرانی کے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے قتل کے ارادہ کرنیکی باعث سے ہوئی تہی
مگر اللہ نے اوسکو آباد کر دیا جیسا کہ اسی باب مین وعدہ کیا تہا کہ اللہ تعالی صیہون کو تسلی
دیگا اور اوسکے تمام ویرانون کو عدن کیطرح بنا اور اوسکے جنگل کو اللہ کے باغ کیطرح کر دیگا
خوشی اور خرمی اور شکر اور آواز تسبیح کی اوس مین ہوگی چنانچہ پانچون نماز وہان اور اللہ کے
ذکر اور شریعت محمدی دین کی برکت سے ایسی آباد ہوئی کہ گویا اوسکے لائق اور اوسکی شان ہوا
یعنی بہشت عنبر سرشت ہی جیسا کہ قرآن مین اللہ تعالی فرماتا ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی
بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ
پاک ہے وہ اللہ جو رات کو لیگیا اپنے بندہ کو حرمت والی مسجد سے دور والی مسجد تک جسکے

آسمان پاس بہنی برکت دی ہی گویا اسی خوشی اور خرمی اور شکر اور تسبیح کا یہان اشارہ ہے
کہ معراج کی رات مین تمام پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک اوس
برکت کے مکانمین جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین آئی اور نزدیکی فرشتونکے
ساتھہ آپکے پیچہی نماز پڑہی اور خوشی اور فرحت کو ظاہر کیا ملا محمد خفافہ باقی ہین کہ یہودیون
کے گمراہ اور گمراہ کرنیوالی ملا فاضل نے ایک مطلب ان آیتونکا یون بیان کیا ہو کہ یہ خبر اسکی
ہی کہ یہودیون کو اللہ نے بابل کی قید سے چہڑایا اور بیت المقدس پہر آباد ہوئی اسکا جواب
یہ ہی کہ اس جگہ پر نئی شریعت کے پہنچنی کی خبر ہی بابل سی چہوٹنی سی اور اس خبر سی کچھہ علاقہ نہین
اس جگہہ پر آیندہ زمانکی خبر ہی گذری ہوئی وقت کا ذکر نہین اور ابربنال کا مطلب جب ہی جب
یہ گذری ہوئی زمانکی خبر ہو کیونکہ توراۃ کی شریعت پہلی اوتر چکی تھی پہر جب بابل سے چہوٹے
اوسی اگلی شریعت پر عمل کرنے سے نجات کی قابل ہوئی اور یہان یہ خبر ہی کہ ایک شریعت
آیندہ زمانے مین ظاہر ہوگی گذری ہوئی زمانہ کا ذکر نہین اور بعد اسکے فرمایا ہی کہ میری بارہ
قومون پر حکومت کرینگی اب تم بتاؤ تمہاری اوس ذلت کو بعد اللہ کو وہ بارہ یعنی اسکی نائب
جو تمام قومون پر حکومت کرین وہ سوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اونکی آل پاک کی اور کون ہین
دوسرے معنی ابربنال نے یون کہی ہین کہ یہ خبر مسیحا کی ہی اور ابرخیال کے رفیق رذق نے بہی یہی معنی
کہی ہین کہ جب مسیحا آویگا ساری قومونمین توراۃ کے حکمون کو جاری کریگا اور مسیحا کے اونکا زمانہ
یاجوج ماجوج کو نکلنے کے بعد بتلاتے ہین یہ لوگ ہمیشہ حضرت موسی علیہ السلام سے اور سب پیغمبرون
سے یہ اوبیان کرتے رہے ہین اور اتنی پیش خبریان اپنی کتابونمین موجود ہین اسپر بہی حضرت
عیسی علیہ السلام سے اور اونکی مان مریم علیہا السلام سے منکر ہی اور ابہی تلک اونپر ایمان نہین
لاتے ارشاد ہوتا ہی اپنی آنکہین آسمان کیطرف اوٹہاؤ اور نیچی زمین پر نگاہ کرو کہ آسمان دہوئین
کے مانند غائب ہو جائینگے اور زمین کپڑے کی طرح پرانی ہوگی اور اوسکی رہنے والے اسیطرح
مر جائینگے پر میری نجات ہمیشہ تک رہیگی اور میری صداقت موقوف نہوجائیگی ای اوسکا
مطلب یہ ہی کہ وہ شریعت جسکا نام صداقت اور نجات ہی وہ شریعت کبہی موقوف نہین ہوگی
یہانتک کہ قیامت آجاویگی اور ایسا نہوگا کہ کوئی دوسری شریعت آوے ارشاد ہوتا ہی

سنو اي تم سب جو سچائيکي پہچانتي والي ہو اي لوگو جنکي دلمين ميري شريعت ہي انسان کي ملامت سي
مت ڈرو اور اونکي طعنه زني سي ہراسان مت ہو کيونکه کيڑا اونکو کپڑي کي مانند کہائيگا اور کرم
اونہين پشمينه کيطرح کہا جائيگا پر ميري صداقت ہميشه تک رہيگي اور ميري نجات پشت در پشت اي
ايمانوالو الله تعالی سمجہاتا ہي کہ انسانون کي طعنون سي مت ڈرو جو پہلي پہل اوس شريعت کو مانيگا اکثر
لوگ اوسکو طعني دينگي وه سب مر جائينگي مگر ميري وه شريعت ہميشه رہيگي اور پشت در پشت
رہيگي يعني ايسا نہوگا جيسا اسرائيليونمين ہوتا ہي که بار بار دين سي پہر جاتي ہين ارشاد ہوتا ہي
جاگ جاگ توانائي پہن لي اي خداوند کي بازو جاگ جيسا اگلي زمانے مين اور سلف کي پشتون
مين کيا تو وہي نہين جسني رہب کو يعني مصر کو کاٹا اور اژدہي کو گہائل کيا تو وہي نہين جسني
سمندر اور بڑي گہراؤنکا پاني سکہا ڈالا جسني دريا کي تہاکو رسته بنا ڈالا تاکه وي جنکا فديه ليا گيا
پار گذرين اي ايمانوالو الله تعالی نے حضرت اشعيا عليه السلام کو يه دعا سکہلائي که يون کہو کہ اي
الله تو اب بہي وہي ہي تو نے دريا کو حضرت موسی عليه السلام کي وقت مين سکہا ڈالا اور حضرت موسی کي
کو امت سميت پار کر ديا اور فرعون کو فوجون سميت ڈبو ديا اي الله اپني قدرت کو پہر ظاہر
کر دے اس بات کو يون فرمايا که اي الله کي ہاتہه تو جاگ يعني ہماري طرف مہرباني سي ديکہه اور قدرت
کو پہن لے يعني اپنا زور ظاہر کر دے جيسا ہماري پيغمبر صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمايا سُبحَانَ الَّذي
لَبِسَ المَجدَ پاک ہي وه الله جسني عظمت اور جلال کو پہن ليا يعني اپنا جلال ظاہر کر ديا اس حالت
مين يه بہي اشاره ہي که يا الله اوس پيغمبر کو جلد بہيجدي جنکا تو نے توراة مين يه بتا ديا ہي که وه موسی
کي مانند ہوگا يعني اوسکي ساتہه الله اپني زور اور قوت کو پہر ظاہر کريگا ارشاد ہوتا ہي سو وے
جنہين خداوند نے خريدا ہي پہر ينگي اور گاتي ہوئي صيہون مين آوينگي اور ہميشه کي خوشي اونکي
سر پر ہوگي وي خوشي اور خرمي حاصل کرينگي اور غم اور الم بہاگ جاوينگي طامس اسکاٹ لکہتا ہي
کہ اسکا يه مطلب ہي کہ جسطرح قديم زمانيکي يہودي ملک بابل سي صيہون مين خوشي اور تعريف کي
گيت گاتي ہوئي پلٹي اسيطرح جو لوگ حضرت عيسی عليه السلام پر ايمان لاوينگي وه زنده دل ہو جاوينگي
اور عيسائيونکي گرجاؤنمين آوينگي اور دشمنون سي محفوظ رہکر خوشي مناتي رہينگي اي ايمانوالو حضرت
عيسی عليه السلام کي بعد سچي عيسائي چہ سو برس تک دشمنون کي ظلم اوٹہاتي رہي يه بشارت

وقت کی ہی جو لوگ اللہ کے خریدے ہوئے ہین وہ محمدی لوگ ہین اگلے پچھلون مین سے ہون یا اور
قومون مین سے ہون جنہون نے حضرت موسی علیہ السلام کے وقت کی طرح کافرون پر غلبہ پایا
اللہ تعالی قران مین فرماتا ہی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ
بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ بیشک اللہ نے خرید لیا ایمانوالون سے اونکی جانو
اور اونکی مالون کو اسکے عوض مین کہ اونکے لیے جنت ہی لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پہر قتل
کرتے ہین اور قتل کیے جاتے ہین وعدہ اوسپر سچا ہی توراۃ اور انجیل اور قرآن مین پہر
جسنے پورا کیا اقرار اپنا اللہ سے تو خوشی کرو اپنی بکری کی جسکا تمنے بیپار کیا اور یہ وہی ہی مراد کو
پہونچنا بڑا دیکہو اس آیت مین اللہ تعالی کتاب والون کو یاد دلاتا ہی کہ اللہ کے خریدے ہوئے ہین
لوگ جنکا ہمنے وعدہ کیا تہا وہی محمدی لوگ ہین جو اللہ کی راہ مین جہاد کرتے ہین اور کافرون
کو قتل کرتے ہین اور خود بہی قتل کیے جاتے ہین اللہ نے اونکی جان اور مال کو جنت کے بدلے
خرید لیا ہی اور جو جو وعدے اللہ نے توراۃ اور انجیل اور قرآن مین کیے ہین وہ سب سچے وعدے ہین
عقبی مین جنت کا وعدہ دنیا مین ملک شام اور صیہون کی فتح کا وعدہ اور سب قومون پر غالب
ہونیکا وعدہ جو توراۃ کے صحیفون مین اور انجیل مین موجود ہی یہ خبر صاف اون محمدیون کی
ہی جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپکے نائبون کے وقت مین ملک شام کے نصاری پر
جہاد کرتے ہوئے نہایت خوشی سے لا الہ الا اللہ کا اور اللہ اکبر کے نعرے کرتے ہوئے اور قرآن
پاک پڑہتے ہوئے صیہون تک پہونچے اور مسجد بیت المقدس کو نہایت خوشی سے آباد کیا اور اونکا
یہ احوال اوس کتاب کے آخر مین صیہون کی فتح ہونیکے مقام مین دیکہو اور یہ جو فرمایا کہ وہ پہرینگے
یہی لفظ پینتیسوین باب کی دسوین آیت مین بہی اسی بیان کے ساتھ آیا ہی وہان پادریون نے
یہ معنی لکہی ہین کہ وہ گناہون سے توبہ کرینگے اور اللہ کا دین اختیار کرینگے یہان بہی یہی معنی
ہین کہ وہ لوگ کفر اور شرک سے توبہ کرکے ایمان والون کے سردار ہو جائینگے اور بڑی خوشی سے
صیہون مین آوینگے ارشاد ہوتا ہی وہ جو تمہین تسلی دیتا ہی مین ہی ہون تو کون ہی کہ انسان سی

جو مرجاتا ہی اور بنی آدم سے جو گہانس کے مانند ہوجاتا ہی ڈرتا ہی اور خداوند اپنے خالق کو بھول جاتا ہی
جسنے آسمان پھیلائے اور زمین کی بنیاد ڈالی اور تو ہر روز ظالم کے جوش و خروش سے کہ گویا وہ
ہلاک کرنیکو تیار ہے ڈرتا ہے پر ظالم کا جوش و خروش کہان ہے جکڑا ہوا بند ہوا جلدی سے آزاد
کیا جائیگا وہ غار مین نہ مریگا اور اوسکی روٹی کم نہوگی مین خداوند تیرا خدا ہون جو سمندر کو ہلاتا
ہون جسوقت اوسکی لہرین جوش مارین اوسکا نام رب العالمین ہے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ
لوگ ہمیشہ ظالمون کے ظلم سے ڈرتے رہے اونکا ظلم فوراً جاتا رہیگا وہ لوگ ڈرتے تھے اوس شخص کیطرح
جو وطن سے نکالدیا گیا ہی یا قید کردیا گیا ہی اور اپنی خلاصی کے لئے بہت جلدی کرتے تھے پاک عیسائی ہمیشہ
خداپرستون کی مصیبتون پر غم کرتے رہے ہین اور دشمنون سے چھوٹنے کی خواہش کرتے رہے ہین اگر
پادری یہ بات بیشک سچ ہی کہ عیسائیون نے چھ سو برس بے ایمانون کے بڑے بڑے ظلم اٹھائے اللہ
تمکو آنکھین دے کہ تم دیکھو کہ محمدی وقت مین سچے ایماندارون نے ظالمون سے نجات پائی ارشاد ہوتا ہی
اور مین نے اپنی باتین تیرے منہ مین ڈالین اور تجھے اپنے ہاتھ کے سایہ تلے چھپا رکھا تاکہ آسمانون
کو قایم کرون اور زمین کی بنیاد ڈالون اور صیہون کو کہون کہ تو میری گروہ ہی پادری لکھتا ہی کہ اس
آیت مین یہ بات اللہ حضرت اشعیا علیہ السلام سے فرماتا ہی یا حضرت عیسیٰ سے اور ان لفظون سے کوئی
اور بات سمجھ مین نہین آسکتی مگر یہی جو عمدہ فایدہ ہی حضرت عیسیٰ کے آنیمین آیا یہی اوپر کی
آیتون مین ظالمون کے غارت ہونیکی اور اللہ والون سے صیہون کے آباد ہونیکی بشارت ہی یہان بھی
وہی مطلب ہی کہ تم جو اللہ کے پوجنے والے ہو آخر کو تمہارا دین پھیل جائیگا گویا کہ اللہ نے سرے سے
زمین آسمان کو پیدا کریگا اوسوقت مین صیہون کے رہنے والے اللہ کے خاص بندے ہونگے
ارشاد ہوتا ہی جاگ جاگ اوٹھ کھڑی ہو اے یروشلم تونے تو خداوند کے ہاتھ سے اوسکے غضب کا
پیالہ پیا تونے تھرتھراہٹ کے پیالے کی تلچھٹ نوش کی اور نچوڑ کر پی لی ہے اون سارے بیٹون کے
درمیان جنہین وہ جنی کوئی نہین جو اوسکا رہنما ہو اور اون سب لڑکون کے بیچ جنہین اوسنے پالا
ایک نہین جو اوسکا ہاتھ پکڑے یہ دو حادثے تجھپر پڑے کون تیرے لیے غمخوار ہو ویرانی اور ہلاکت
اور گرسنگی و تلوار ہین کیونکر تجھے تسلی دون تیرے بیٹے غش کہا گئے ہین وے ہر ایک کوچے کے سر پر
پڑے ہین جیسا ہرن جال مین وے خداوند کے غضب سے اور تیرے خدا کی گھرکی سے بھرے ہوے ہین

لکھتا ہی کہ ملک یہودیہ پر تباہ کرنیوالی عدالتین ہوئین قحط سالی سی اور رومیون کی تلوار سی اور یہودیون کی پڑوسیون
مین سے کسی نے اونکا ساتھ نہین دیا وہ گروہ گروہ ہر ایک کوچے مین پڑے رہے یہ غضب اونپر اس سے
تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی دی بابل مین جو تکلیفین یہودیون نے پائین کسی طرح اون
تکلیفون کے برابر نہین ہو سکتین جو اونہون نے ملک یہودیہ کی تباہ ہوجانے کی بعد رومیون سی اوٹہائین
پہر پادری لکھتا ہی کہ اسکے بعد یروشالم کی بڑی آبادی اور بڑی رونق کی خبر ہی اور قید بابل کے بعد
انٹیوکس نے اوس پاک شہر کو لوٹا اور پہر رومیون نے اوس شہر کو نیست اور نابود اور تباہ کردیا
تو ضرور یہان عیسائیون کی خبر ہے کہ آخری زمانہ مین وہ ہمیشہ کا چین پاوینگے ای محمدی بہائیو اس
مقام مین اللہ کا بڑا شکر ہے کہ پادری نے اقرار کیا کہ اس جگہ شہر یروشالم کی دوسری ویرانی کی خبر ہی جو حضرت
عیسیٰ کی بعد ہوئی کیونکہ اس ویرانی کی بعد ہمیشہ کی آبادی کی بشارت ہی وہ آبادی پانسو برس بعد محمدیونکی
ہاتہون ہوئی اوس آبادی کو پادری لوگ آبادی نہین سمجہتے محمدی نور سی بہاگتے ہین اور کہتے ہین کہ آخری
وقت مین ہم وہان جاکر بسینگے اور ہمیشہ کا چین پاوینگے یا اللہ انکو آنکہین دی کہ محمدی دین کی
سچائی اس نشانی سی پہچانین آئین ارشاد ہوتا ہی پس اب تو جو آزردہ اور مست ہی پر شراب سے
نہین یہ بات سن تیرا خداوند اللہ اور تیرا خدا جو اپنے لوگون کے لیئے حجت ثابت کرتا ہی یون فرماتا ہے
کہ دیکہ مین تھرتھراہٹ کا پیالہ اور اپنے قہر کے پیالے کی تلچھٹ تیرے ہاتھ سے لے لونگا تو اوسی پہر کبہی
نہ پئے گی اور مین اوسی اونکی ہاتہ مین دونگا جو تجہی دکہ دیتے اور جو تجہسے کہتے تہے کہ جہک جا تا کہ ہم گذر جاوین
اور تونے اپنی پیٹہ کو زمین کیطرح رکہدیا بلکہ سڑک کیطرح راہ چلنی والون کے لیے ای ایمان والو اللہ تعالی نے
شہر یروشالم سے صاف فرمایا کہ جن لوگون کو تونے جنا اور پالا اون مین کوئی تیرا آباد کرنیوالا نہین یعنے
اسرائیلیون مین اور اس شہر کے بسنی والون مین ایسا کوئی نہین جو تیری مدد کرے سو اس ویرانی
کے بعد آبادی اوس پاک شہر کی اور مسجد کی عرب لوگون کے ہاتہون ہوئی جو حضرت اسمعیلؑ کی نسل
مین سی تہے اور اللہ نے صاف فرمادیا کہ جن لوگون نے تجکو دُکہ دیا اور راہ چلنے والونکی لیے تجکو سڑک کیطرح کردیا
اونپر غضب نازل کرونگا یہ صاف رومیونکی قتل ہونکی خبر ہے سو رومی لوگ تین سو برس تک بت پرست رہے پہر جو نصارٰی کو
عیسائی بن کر کفر اور بت پرستی پہیلائی اونکو اللہ نے محمدی تلوار سے قتل کیا اور محمدیون نے اوس پاک شہر کو مسجد
آباد کیا اللہ فرماتا ہے جاگ جاگ اے صیہون اپنی شوکت پہن لے ای یروشالم مقدس شہر

اپنا چمکتا لباس اور پہن کیونکہ آگی کو کوئی بے ختنہ اور ناپاک تجھین کبھی داخل نہوگا اپنے
اوپر سے گرد جھاڑ دی اوٹھہ بیٹھ ای یروشالم اپنے گلے کے بندہنون کو اپنی پرسی کھول
ای صیہون کی قیدی بیٹی کہ خداوند یون فرماتا ہی کہ جس حال تم مفت بیچی گئی ہو سو تم
بغیر روپے کے آزاد کیے جاؤ گی ای محمدی بھائیو اللہ تعالی اس پاک شہر کو جسکا نام صیہون
اور دوسرا نام یروشالم ہے خوشی سناتا ہی کہ تیری عزت اور تیری بہار اور رونق کے
چمکنے کا وقت آتا ہی اوسوقت کوئی بے ختنہ اور ناپاک یعنی بت پرست تجھین داخل نہوگا
قرآن مجید مین بھی اللہ نے بت پرستونکے ذکر مین فرمایا ہی کہ وہ ناپاک ہین یہان بھی اونہین
کیطرف اشارہ ہی جو اس پاک شہر کو ڈہا دیتی تہی اونکا زور ایسا ٹوٹا کہ کبھی وہانتک جا
نہ پائے ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے چھٹی برس یہ پاک شہر محمدیون کو ملا پھر
پانچوین صدی کے اخیر مین نصاری نے اس پاک شہر مین گھس کر ہزارون مسلمانون کو قتل
کیا مگر اوسپر بار بار جہاد ہوتا رہا چھٹی صدی کے اخیر مین پھر یہ پاک شہر محمدیون نے لے لیا اوسوقت
سے آجتک وہان محمدیون کی حکومت ہی یہ لفظ جو فرمایا کہ آگے کو ایسا نہوگا اسمین کیا عجب ہے
کہ یہ اشارہ ہو کہ پہلی ای یروشالم تو محمدیون کے ہاتھون آباد ہوگا اور مدتون آباد رہیگا پھر آگی کو
ایک زمانہ ایسا بھی آویگا کہ نصاری بھی جو بے ختنہ اور ناپاک ہین ایکبار تجھپر ظلم کرکے پھر کبھی تجھپر
قابو نہین پاوینگے اور غلبہ کے ساتھ تجھین داخل نہین ہونگے واللہ اعلم یہ جو فرمایا کہ تم مفت
بیچے گئے ہو اسکا یہ مطلب کہ رومیون نے بہت یہودیون کو کوڑیون کے مول بیچ ڈالا تہا
محمدی وقت مین جو یہودی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسی علیہ السلام پر
ایمان لائے اونہون نے سب قیدون سے نجات پائی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس
جگہ یہی مطلب بہت دلکو لگتا ہی کہ یہ اس بات کی پیش خبری ہی کہ یہودی لوگ اپنی عبادتخانہ
مین آرام پاوینگے وہ لوگ یہ خیال رکھتے ہین کہ یہ بات مسیح کی مدد سے ہوگی اور وہ ابھی تک
نہین آیا پھر پادری نے ایک معنی یعنی لکھی ہین کہ یہان عیسائیون کی جماعت کو اللہ نے
صیہون اور یروشالم خطاب دیا ہو مطلب یہ ہو کہ آخری زمانہ مین پادری لوگ بڑی شان و
شوکت پاوینگے اور لکھتا ہی کہ پادریون نے بہشت کا اشارہ بھی یہان بیان کیا ہی

غم اور الم کچھہ نہ رہیگا ای یادریو اوپر اللہ یروشالم سی فرما چکا ہی کہ تجھکو دشمنون نی ویران کردیا اور
زمین پر گرا دیا اور تجھمین قحط پڑا اسکی بعد اللہ یروشالم کو تسلی دیتا ہی اور تم کہتے ہو کہ یروشالم
یہان بہشت کو کہا ہی تو تم بتلاؤ بہشت کو کس زمانہ مین بت پرستون نی ڈہا دیا تہا اور وہان
کس زمانہ مین قحط پڑا تہا کہ اللہ بہشت کو تسلی دیتا ہی کہ اب بت پرست تجھمین نہین جا پاوینگے
اور تو قید سی چھوٹ جائیگی یا اللہ اپنے بندون پر رحم کر اور اپنی سیدہی راہ سبکو دکہلا دی
آئین پہر اللہ تعالی مصر اور عراق کی ظالمون کی شکایت کرکے ساتوین آیت مین فرماتا ہی
کہ پہاڑون کے اوپر کیا ہی خوشنما ہین اوسکی قدم جو بشارتین دیتا ہی اور سلامتی کی منادی
کرتا ہی اور خیریت کی خبر لاتا ہی اور نجات کا اشتہار دیتا ہی جو صیہون کو کہتا ہی کہ تیرا خدا سلطنت
کرتا ہی ای ایمانوالو یہ صاف بشارت اوس رسول پاک کی ہی جو اللہ کا ایسا پیارا ہی کہ اللہ
اوسکی قدمون کو فرماتا ہی کہ نہایت خوشنما ہین پہر اوسکا نورانی چہرہ اور تمام جسم پاک کیسا
خوشنما ہوگا اللہ اوسکا یہ پتا دیتا ہی کہ وہ صیہون کو آبادی اور سلامتی کی خوشی سناتا ہی کہ وہان
اللہ کی بادشاہی کا ظہور ہوگا سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی صیہون اور ملک شام کی حق مین
بہت بشارتین دین کہ آپکی امت کی لوگ بیت المقدس کو یعنی صیہون کو فتح کرینگی اور
اوس ملک مین امن و امان رہیگا وہ حدیثین اوپر ہو چکین اپکی بشارت کی موافق اپکی
امتیون نے صیہون اور ملک شام مین اللہ کا دین پہیلایا اور سب پیغمبرون کا نام چمکایا ارشاد
ہوتا ہی تیرے نگہبان آواز بلند کرینگی وہی آوازین ملاکر گائینگی کیونکہ وہ خداوند کا
صیہون مین پہر آنا روبرو دیکہین گی ای ایمانوالو صیہون کی نگہبان وہی محمدی لوگ
ہین جو حضرت عمر رض کے وقت مین آوازین ملاکر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پکارتے ہوئے
نہایت خوشی اور فرحت سی صیہون مین داخل ہوئی اونہون نے دلکی آنکہون سی خوب دیکہہ لیا
کہ اللہ نے صیہون کو پہر رحمت کی نظر سی دیکہا اور اپنا نور وہان پہیلایا ہادی کی اس بات
کلہتا ہی کہ سچا دین پہیلیگا یہ وہی بات ہی جو حضرت یحیی اور حضرت عیسی نے خوشخبری دی تہی
کہ خدا کی بادشاہت قریب ہوا ای یادری وہ بادشاہت یہی محمدی بادشاہت ہی جسمین
صیہون محمدیون سی آباد ہوا ارشاد ہوتا ہی خوشی سی للکارو اور باہم راگ گاؤ ای یروشالم

کے ویرانو کیونکہ خداوند نے اپنی قوم کو دلاسا دیا اوسنی یروشالم کو آزاد کیا خداوند نے اپنا
پاک بازو ساری قوموں کی آنکھوں کی سامنی ننگا کیا اور زمین سرتاسر ہماری خدا کی نجات کو
دیکھیگی اے ہی ایمانوالو یروشالم کا بڑا ویرانہ مسجد بیت المقدس کا ویرانہ تہا اوسکو اور تمام
پاک مقاموں کو اللہ نے محمدیوں کے ہاتھوں آباد کیا اور اپنی پاک بازو کو یعنی اپنی بڑی
قدرت کو ساری قوموں کے سامنی ظاہر کیا اور سبھوں نے خوب دیکھہ لیا کہ اللہ نے
کافروں کی ظلم سی ایمانوالوں کو نجات دی ارشاد ہوتا ہی روانہ ہو روانہ ہو یہاں سے
چلیجاو ناپاک چیز مت چھوا اونکی درمیان سی نکلجاو اور پاک ہوجاو اری تم جو خداوند
کے برتن اوٹھا لیجاتے ہو تم نہ جلد نکلجاوگے اور نہ بہاگنے والے کے طور پہ چلوگے کیونکہ
خداوند تمہاری آگے آگے چلیگا اور اسرائیل کا خدا تمہارا چنڈاول ہوگا طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ یہ یہودیوں کی بابل سی پلٹنے کی خبر ہی اونکو حکم ہوتا ہی کہ بت پرستوں کی شہر
سی نکلجاو اور ناپاک چیزوں کو مت چھوو کیونکہ تم مسجد بیت المقدس کی پاک برتنونکو
اوٹھائے لیجاتے ہو **فائدہ** اسکا مطلب یہ ہی کہ خسرو بادشاہ نی جب اسرائیلیونکو
بابل سی روانہ کیا بہت کچھہ خرچ دیا اور پاک برتن بیت المقدس کی جو بخت نصر لوٹ لایا
تہا وہ خسرو نے پہر اسرائیلیوں کو دیدیے سو اللہ اوس وقت کی پہلی سی خبر دیتا ہی
کہ تم ان پاک برتنوں کو اوٹھائے لیجاتے ہو ناپاک چیزوں کو مت چھو پادری
لکھتا ہی کہ اونکو حکم ہوتا ہی کہ چلنی میں دیر نہ کریں اور بہت جلدی بہی نہ کریں
جسطرح دشمنوں سی بہاگتے ہیں کیونکہ وہ بے قید ہوکر پلٹینگے اور اللہ اونکی ساتھہ
ساتھہ ہوگا ارشاد ہوتا ہی دیکھو میرا بندہ اقبالمند ہوگا اور اونچا کیا جائیگا اور
تعریف کیا جائیگا اور نہایت بلند ہوگا جسطرح بہتیری تجھی دیکھکر دنگ ہوگئی کہ اوسکا
چہرہ ہر ایک بشر سی زائد اور اوسکی ہیکل بنی آدم سے زیادہ ہلاکت
میں پڑی اسیطرح وہ بہت سی قوموں پر چھڑکیگا اور بادشاہ اوسکی آگی اپنا موںھہ
بند کرینگے کیونکہ وی وہ کچھہ دیکھینگے جو اونسی کہا نگیا تہا اور جو کچھہ اونہوں نے
نہ سنا تہا وی دریافت کرینگے پادری لکھتا ہی کہ یہ آیتیں آئندہ باب سی علاقہ رکہتی ہیں

پھر لکھتا ہی کہ یہان بابل بالکل گرادیا گیا اور شکل سے دکھائی دیتا ہی آسمان کا شکر ہی پادری
اقرار کرتا ہی کہ اس جگہ بابل ہماری نظرون سے گرادیا گیا یعنی اس جگہ بابل سے پہونچنے کا
ہرگز ذکر نہین اور یہ تعریف خدا و پادشاہ کی ہرگز نہین ہی پادری لکھتا ہی کہ یہان اللہ
اپنے بندہ مسیح کا ذکر کرتا ہی کہ اوسکا نور اس دنیا مین بھی بہت بلند ہوگا بہت سی لوگ
اوسکی مصیبتین تعجب سے دیکھینگی اوسکی شکل مرجہا جائیگی غم سے اور شرم سے اور زخم اور خون سے
تب بھی وہ بہت سی قومون پر اپنی روح کو چہڑکیگا اپنے خون کے ساتھ جسطرح پاک کرنیوالا
پانی اور ظالم پادشاہ آپکو ڈر اور خوف سے اور تعجب سے چپ ہو جائینگے وہ لفظ جسکا
ترجمہ یہ ہی کہ پاک کریگا وہ عبرانی مین یَشّحِث ہی یہی لفظ حضرت ارمیا علیہ السلام
کے صحیفہ کے اکاونوین باب کی پچیسوین آیت مین بھی آیا ہی هر مَشْحیث وہان پادری
مارٹن نے یون ترجمہ کیا ہی کہ ہلاک کرنیوالے پہاڑ وہی ترجمہ یہان بھی کرنا چاہیے مگر یہان اور
طرح ترجمہ کیا ہی وہ ترجمہ ٹھیک نہین ہی ای پادری حضرت عیسی علیہ السلام کے سامنے پادشاہ
نے اپنا منہہ کہان بند کیا اور پہر انہون نے اونکی امت پر بڑی بڑی ظلم بے ایمان پادشاہون نے کیے جسکی
بیان سے تمہاری کتابین بہری ہوئی ہین یہ توصاف پتا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہی
کہ پہلے آپ پر کافرون نے بڑے بڑے ظلم کیے پہر سبکا منہہ بند ہوگیا ابن ابی شیبہ کی مصنف
مین ہی کہ طارق بن عبداللہ کہتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ ذو المجاز کے بازار مین آپ بلند آواز سے
پکار رہے تھے ایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ ای لوگو کہو کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین ابو لہب جو
آپکا چچا تہا اور بڑا دشمن تہا وہ پتھرون کو لیے ہوے آتا تہا اوسنے آپکے ٹخنون اور ایڑیون سے خون
نکالا تہا وہ کہہ رہا تہا ای لوگو اسکا کہنا نہ مانو یہ جھوٹا ہی جب آپ طائف والون کو اللہ کا پیغام
پہونچانے گیے موسی ابن عقبہ نے لکہا ہی کہ کافرون نے آپکی ایڑیون پر پتھر پھینکے اور آپکی دونون
جوتیان خون سے رنگین ہوگئین احد کی لڑائی مین سخت دلون نے اوس چہرۂ نورانی کو خون سے رنگین
کیا اور ایک دانت آپکا شہید ہوا یہ جو فرمایا کہ اوسکا چہرہ اور بدن ہر بشر سے زیادہ ہلاکت مین پڑا
اسکا یہ مطلب کہ جن پیغمبرون نے جہاد کیا جیسے حضرت موسی اور حضرت یوشع اور حضرت داود علیہم
السلام ہی اللہ انکو اسطرح زخمی نہین ہوئے یہ مصیبت آپنی سب پیغمبرون سے بڑہکر اوٹھائی اللہ تعالی

خبر دیتا ہی کہ اس صبر کے بدلے اللہ اوسکو یہ رتبہ دیگا کہ بہت قومون پر وہ اللہ کے حکم سے اپنی
روح پاک کا فیض پہنچاویگا اور اونکے دلون اور روحونکو پاک کریگا اوس قیصر کا اثر بادشاہونکے
دل پر ایسا پڑیگا کہ رعب اور دہشت سی اونکا منہ بند ہو جائیگا دیکہو احد کی لڑائی مین جو
زخم اور صدمی آپنے اوٹہائے اوسکے چار برس بعد روم کے بادشاہ ہرقل کو اور مصر کے بادشاہ
مقوقس کو فرمان بہیجا سب رعب مین آگئے اور نجاشی حبش کا بادشاہ اور باذان یمن کا بادشاہ
ایمان لایا یہ جو فرمایا کہ جو کچہہ نہ سنا تہا وہ دیکہین گے یعنی جو تعریفین اوس پیغمبر برحق کی پیغمبرون
سے سنچکے تہے اوس سے زیادہ دیکہنے مین آویگا لوگ دنگ ہو جاوینگے

ترپنوان باب

ہماری خبر پر کون ایمان لایا اور خداوند کا ہاتہہ کس پر ظاہر ہوا آی ایمانوالو اللہ کی حکم سی حضرت
شعیا علیہ السلام بڑی حسرت سی فرماتے ہین کہ ہماری خبر پر کون ایمان لایا یعنی اکثر اسرائیلی
لوگ اوس رسول پاک کو نہین مانینگے اور خداوند کا ہاتہہ یعنی اللہ کی قدرت کا بڑا ظہور جو اوسکے
ساتہہ ہوگا اکثر اسرائیلیون پر ظاہر نہوگا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودیون کی بی اعتقادی کی
پیشین خبری ہی وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت مین تہوڑے سی ایمان لائے تہی آی پادریو
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت مین بہی مدینہ کے یہودی تہوڑے سی ایمان لائے تہے
اسواونکی حق مین فرماتا ہی قَلِیلًا مَّا یُؤْمِنُونَ یعنی وہ تہوڑے ہی ایمان لاتے ہین ارشاد ہوتا
ہی وہ اوسکے آگی کونپل کیطرح پہوٹ نکلا اور جڑ کیطرح سوکہی زمین سی اور ایک ترجمہ مین
یون ہی کہ کونپل کیطرح بڑہا آی ایمانوالو پینتیسوین باب کی ساتوین آیت مین ہو چکا ہی کہ
پیاسی زمین پانیون کا چشمہ بنجائیگی وہان یہ پادری لکہہ چکا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ بہت
لوگ ایمان لاوینگے اور اسکا ظہور یون ہوا کہ حواریون کی تعلیم سے بہت سے بہت
ایمان لائے اب یہان صاف اوس بندہ مقبول کی خبر ہی کہ وہ [illegible] سی پیدا ہوگا
پادریون کو لازم ہی کہ یہی مطلب یہان بہی سمجہین کہ بت پرستون کا [illegible] ایمان اور علم کے
فیض سی خالی ہی اوسیکو یہان بہی سوکہی زمین فرمایا ہی اور مطلب یہہ ہی کہ وہ پیغمبر برحق اوسی
زمین سی اسکے آگے یعنی اللہ کی حضوری مین پیدا ہوگا یہ صاف بیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا ہی اور اس لفظ مین یہ اشارہ ہی کہ پیدایش کی وقت مین

دنونین جو بڑہنے کے دن ہین اون دنونین مین ہی اوسکو اللہ کی حضوری حاصل ہوگی جیسا
کہ حضرت سموئیل علیہ السلام کی احوال کی پہلی کتاب کے دوسری باب مین ہی کہ حضرت سموئیل علیہ
السلام کا جب دودھ چھڑایا گیا تب اونکی ماں نے اونکو سیلا مین اللہ کی ہیکل مین یعنی مسجد مین
خدمت کے لیے دیدیا اکیسوین آیت مین ہی کہ وہ لڑکا سموئیل خداوند کے حضور بڑہتا گیا اسیطرح
یہان بہی یہی مطلب ہی کہ وہ بڑہنے کے دنونین بہی اللہ کی حضوری مین رہیگا اور کیا عجب ہی کہ یہہ
بہی اشارہ ہو کہ وہ ایسی مقام مین رہیگا جہان اللہ کا خاص گہر ہی جیسا کہ حضرت سموئیل اللہ
کی مسجد مین رہے تہے اور کونپل اور جڑ کی مثال گیارہوین باب مین بہی ہو چکی ہی یہان صاف
بتا کہو دیا کہ اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ظہور شہر یروشلم مین اور ملک شام
مین نہین ہوگا جہان بہت سی پیغمبر پیدا ہوی اور وہ ملک اللہ کی کلام سی باغ وبہار ہو رہا تہا بلکہ ایسی سوکہی
کا ملک جو ایمان اور علم سی خالی ہی وہان وہ ظہور فرماویگا گویا سوکہی زمین مین کونپل نکلی اور سرزمین
مکہ کا بہی صاف اشارہ ہی معالم التنزیل مین ہی کہ مکہ کی معنی ہین سوکہی زمین یعنی وہان پانی
اور کہیتی نہین حضرت ارمیا علیہ السلام کی صحیفہ کی سری پر عرب کو لکہا ہی ویران اور غار دار زمین
جہان کوئی نہین گذرتا اور شام کی ملک کو پہلدار زمین کہا ہی مختصر تاریخ اسلام جو ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر
کی بنائی ہی پریس فی لاہور مین چہاپی ہی اوسمین لکہا ہی کہ اگلی زمانے مین عربستان بیابان اور کوہستان چلا آتا
تہا زمین عرب کی خشک تہی اور برسات بہت کم ہوتی تہی اسلیے قومونکی قومین اپنے جانورون کو لیکر
جہان برسات کا پانی یا کوئی چشمہ یا گذاریکی جگہ سنتے تہی وہان اوٹہ جاتی تہی چمڑون کی خیمی ڈالکر
اور کمل تانکر اوترپڑتے کوسون تک پہیلجاتے اور تسکا ہو ونسی گذر کرتے جہان گذاریکا سامان ہمیشہ
رہنی والا دیکہتی وہان گہر بہی بنالیتی صحیح بخاری مین حضرت ہاجرہ علیہ السلام کی ذکر مین ہی کہ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تمہاری ماں ہی ای آسمان کی پانی کے بیٹو مجمع البحار مین ہی
کہ یہ بات عرب والون سی کہی کیونکہ وہ اسمانکی پانی کی تلاش مین رہتی تہی جہان وہ ہوتا تہا وہان
اوترتے تہے امام محمد کی سیر کبیر کی شرح جو سرخسی نے لکہی ہی اوسمین ابن ہیبان کا قصہ مغازی کی
لکہا ہی کہ وہ ملک شام کی یہودی ملاؤن مین سی تہا وہ مدینہ کی یہودیون پاس آیا حضرت صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کی بہیجی جانی سی پہلی پہر اوسکی موت کا وقت آیا تو اوسنی یہودیون کو جمع کیا

اور کہا تم جانتے ہو کہ مین نے شراب اور خمیر کی زمین کو یعنی شام کی زمین کو کیون چھوڑ دیا اور
خشکی اور مصیبت کی زمین مین کیون اترا اونہون نے کہا ہم نہین جانتے وہ بولا ایک نبی کے
واسطے کہ اونکا زمانہ آن پہونچا ہے اور یہ اونکی ہجرت کا مقام ہے اور مین امیدر کہتا تہا کہ اونکو
پاونگا پہر جو کوئی تم مین سے اونکو پاوے تو اونکو میری طرف سے سلام کہے اور اونپر ایمان لاوے
کیونکہ وہ نبیون کے ختم کرنیوالے ہین اور تمام خلق سے بہتر ہین مولانا عبدالرحمن جامیؒ نے
شواہدالنبوۃ مین ایک عیسائی عالم صاحب کرامات کا حال لکہا ہے کہ اونہون نے آپکی بہی بتلاکہ
اوسمین فرمایا کہ ایک حرم سے دوسرے حرم مین ہجرت کرینگے اور وہ ایک کہاری زمین مین
ہونگے جہان سبزہ نہین اوگتا آب دیکہو پادری طامس اسکاٹ سوکہی زمین کا مطلب کدہر
پہیرتا ہے لکہتا ہے کہ یہودی امیدر کہتے تہے کہ مسیح داؤد کے تخت کا وارث ہوگا اور خوب خبردار تہے
کہ وہ بیت اللحم مین پیدا ہوگا اور وہان تعلیم پاویگا اور ایک بادشاہ کیطرح شان وشوکت
مین آویگا لیکن وہ ایک غریب نامشہور کنواری عورت کا بیٹا تہا اور ایک مشہور بڑہئی کا
بیٹا تہا جن کے حق مین لوگ یہ بہی نہین جانتے تہے کہ وے داؤد علیہ السلام کی نسل مین ہین
اوسنے ناصرہ مین پرورش پائی اور وہ بیت اللحم مین پیدا ہوا اور یہ بات مشہور بہی نہ تہی
لوگ اوسکو بہولگئے تہے وہ بڑہا اور بہت زمانے تک تاریکی مین رہا وہ ایک غریب آدمی
کیطرح ظاہر ہوا اور چند غریب مچہوے اوسکی خدمت مین رہتے تہے اور وہ ایک مسافر اوستاد تہا
ایک مشہور پودا ہونیکی عوض وہ اللہ کی حضوری مین اسطرح بڑہا کہ ایک نرم شاخ کی
طرح ظاہر ہوا جسکی جڑ سوکہی زمین مین ہو جہان غالبا کوئی چیز پیدا نہو سکے اسی ایمانوالو
یہ مثال حضرت عیسی علیہ السلام پر ہرگز جم نہین سکتی وہ تو شہر بیت اللحم مین پیدا ہوئے اور
اونکے بیت اللحم مین پیدا ہونیکی خبر جناب میکا علیہ السلام نے صاف دی تہی یہ شہر یروشالم
سے تہوڑی دور ہے وہ سوکہی زمین ہرگز نہین تہی جہان درخت پیدا نہو سکے یروشالم اور ملک
شام مین حضرت موسی علیہ السلام کے بعد سے حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت تک پیغمبر ہوتے چلے آئے
بڑے بڑے علم والے توریت اور زبور اور صحیفونکے پڑہنے والے اوسوقت مین موجود تہے حضرت
ذکریا علیہ السلام مسجد بیت المقدس کے امام تہے اونکی بیوی حضرت مریم کی رشتہ دار تہین

حضرت مریم کو نامشہور کہنا پادری کی بڑی بے انصافی ہی جبکہ حضرت مریم کی منگنی یوسف بڑہئی سے ہوئی اہی وہ کنواری تہین کہ حضرت جبریل اللہ کی حکم سی اونکی سامنی آی اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کی حکم سی اونکی پیٹ مین ڈالدیا جیسا کہ لوقا کی انجیل مین ہی جب حضرت عیسی علیہ السلام بیت اللحم مین پیدا ہوی تو مجوسی لوگ پورب سے یروشالم مین آی اور بولے کہ یہودیون کا بادشاہ جو پیدا ہوا کہان ہی کیونکہ ہم نے پورب مین اوسکا ستارہ دیکھا ہیرودیس بادشاہ یہ سنکر گہبرایا اور علم والون کو جمع کر کی پوچہا کہ مسیح کہان پیدا ہوگا وہ بولے کہ بیت اللحم مین یہ ذکر متی کی انجیل مین ہی اور لوقا کی انجیل مین ہی کہ جب پاک ہونیکی دن پوری ہوے حضرت مریم اور یوسف آپ کو یروشالم مین مسجد بیت المقدس مین لای اور ہر سال آپ کو یروشالم مین لاتے تہی بارہ برس کی عمر مین آپنی مسجد بیت المقدس مین اوستادون سی سوال وجواب کیا اور آپکی جوابون سی سب دنگ ہوی جیسا کہ لوقا کی انجیل مین ہی حضرت عیسی علیہ السلام نے جب انجیل سنانا شروع کیا جابجا آپ کو لوگ پکارتے تہے کہ ای داود کے بیٹے اور اللہ کے حکم سی بڑے بڑے معجزون کے باعث سی آپ کا بہت بڑا شہرہ ہر طرف پہیل گیا تہا یہ سب باتین انجیل سی ظاہر ہین جناب عیسی علیہ السلام ہرگز نامشہور نہین تہی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی ہرگز نامشہور نہین تہی سب کو خوب معلوم تہا کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین اور قرآن مجید کے باعث سے اور بڑے بڑے معجزون کے باعث سے آپ کا ہر طرف شہرہ تہا سوکہی زمین کا یہان یہی مطلب ہی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی جگہ پیدا ہوی جہان ایمان اور علم کا چرچا نہین تہا جبریل کا نام وہان کسی نے نہین سنا تہا جب پہلی پہل آپکی پاس جبریل آی تو آپ کی بیوی حضرت خدیجہ نے عداس عیسائی سے جاکر پوچہا کہ جبریل کس شخص کا نام ہی پہر اپنی چچا کی بیٹی ورقہ عیسائی کے پاس آپ کو لیگئین انہون نے احوال سنکر کہا کہ یہ اللہ کا کلام آپ پر اوترا ہی جیسا موسی پر اوترا تہا حضرت عیسی کے وقت مین حضرت زکریا اور حضرت یحیی یروشالم مین موجود تہی جو کوئی سوکہی زمین مین پیدا ہونے کو اونکا پتا ٹھہراتا ہی وہ بڑا بے انصاف ہی اسکی بعد سوکہی زمین مین جو بیکو نیل نکلی اوسکا ایک اور پتا دوسری آیت مین دیا جاتا ہی کہ اگرچہ

اوسمین بہت خوبیان چہپی ہوئی ہین مگر پہلی پہل ظاہر مین ایسی بہار اور رونق اوسمین نہین کہ
اوپری عقل والونکو دکہائی دیوے اسدتعالی حضرت اشعیا کی زبانی یون کہواتا ہی اوسمین نہ کچہہ خوبی
ہی نہ کچہہ بہار کہ ہم اوسپر نگاہ کرین اور نہ نمایش کہ ہم اوسکے مشتاق ہووین خلاصہ اسکا شاید یہ ہی
کہ یہودیون کو کوئی شکل یا شباہت اوسمین یعنی حضرت عیسی علیہ السلام مین نہ ملی جسکی لئے وہ خواہش
کرتے اور اوسکو مسیح جانتے آئی انصاف والو یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام اونکے لڑکپن
مین علم کی عمدہ باتین سنین اور اونکی جوابون سے دنگ ہوئے اور اونکو علم کی بہار دیکہی یہ پتا
تو صاف جناب محمد صلی اسدعلیہ وآلہ وسلم کا ہی اسدنے آپ کو چالیس برس تک قرآن کی اوترنے
سے پہلے ان پر یون کہا تو اسکا مطلب یہ ہی کہ اوس کونپل کی بڑہنے کے دنون مین قرآن کے
اوترنے سے پہلے کچہہ بہار اور نمایش ظاہر کی آنکہہ سے اسطرح دکہلائی نہین دیگی کہ ہم یعنی
ہماری قوم کے لوگ جو ظاہر کے دیکہنے والے ہین اور چہپی خوبیان اونکو نہین سوجہتی ہین وہ
اوسکو مشتاق ہووین جب وہ بہت بڑا درخت ہو جائیگا تب البتہ سارا جہان اوسکی بہار دیکہیگا
سو جناب محمد صلی اسدعلیہ وآلہ وسلم قرآن کے اوترنے سے پہلے ظاہر مین علم کا اور شریعت کا چرچا
نہین کرتے تہے کہ یہودیون کو ظاہر کی آنکہہ سے اوس نورانی درخت کی بہار نظر آتی دل سے
آپ اسد کے عشق مین ڈوبے ہوئے تہے مگر جسم سے چالیس برس تک کوئی طریقہ اسد کی عبادت
کا اختیار نہین کیا تہا اور روح اور دل کا کمال اور خوبیان کچی عقل والون کو دکہلائی نہین دیتین مگر
تہوڑے سے پکی علم والون نے دل کی نور سے پہلی ہی آپ کو پہچانا ایک سفر مین بحیرا عیسائی نے
دوسرے سفر مین نسطورا عیسائی نے خوب پہچانا اور بہت بڑی تعظیم کی جب آپ پر قرآن کا اوترنا
شروع ہوا تو جب تک مکہ مین رہی تب تک ظاہر مین کچہہ سامان حکومت اور بادشاہی کا نہین تہا
اور یہودی راہ دیکہہ رہے تہے کہ آخری پیغامبر صلی اسدعلیہ وآلہ وسلم حکومت اور بادشاہی کی
ساتہہ آوینگی اور ایمانوالون کو ظالم بادشاہون کی ظلم سے چہڑاوینگی یہ پتا اول اول نہ پایا تو اونکو
یہ دہیان نہ آیا کہ اشعیا علیہ السلام خبر دیگئی ہین کہ پہلی آپ غریبی اور مسکینی کی حالت مین رہین گی
جب بہت مصیبتین اوٹہالینگے تب حکومت اور بادشاہی سے دین کو پہیلاوینگے اور ارشاد ہوتا ہی
وہ آدمیون مین بے نہایت ذلیل اور حقیر تہا وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا ہوگا پایا اوس سے

روپوش تہی اوسکی حقارت کی گئی اور تہنی اوسکی کچہہ قدر نجانی آئی ایما نوالو پہلے یون فرمایا کہ وہ
آدمیو تمین بے نہایت حقیر تہا اور پہر آخرمین فرمایا کہ تہنی اوسکی قدر نجانی اسکا مطلب یہ ہی کہ اوسکو
اسرائیلیون کی سوا اور لوگون نے ستایا اور اسرائیلی منہہ چہپا لیتے ہین سو جب اللہ کا کلام ہمارے رسول
پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوترا مکہ کی بت پرستون نے آپکو زبان سے اور ہاتہہ سے بہت ستایا اوس وقت
اسرائیلیون کو لازم تہا کہ اپکی حمایت کرتے مگر اونہون نے کچہہ دہیان نہین کیا اور ستا دہوتا ہی یقینا اوسنی
ہماری مشقتین اوٹہائین اور ہماری غمون کو اپنی اوپر جیٹہا لیا ہم نے اوسکا یہ حال سمجہا کہ وہ خدا کا
مار کوٹا اور ستایا ہوا ہی پر وہ ہمارے گناہون کے سبب گہایل کیا گیا اور ہماری بدکاریون کی باعث
کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لیے اوس پر سیاست ہوئی تا کہ اوسکی مار کہانے سے ہم چنگی ہون ہم سب
بہیڑون کے مانند بہٹک گئی ہم مین سے ہر ایک اپنی اپنی راہ کی طرف پہرا پر خداوند نے ہم سبہونکی
بدکاری اوس پر لادی آئی ایما نو اسکا یہ مطلب کہ وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی بڑی
صدمی غم کے ہماری قوم کی واسطے اوٹہا ویگا اور یہی چاہیگا کہ کسیطرح یہ راہ پر آوین مگر ہماری قوم
کے سنگدل یہی خیال کرینگی کہ معاذ اللہ اللہ کے نزدیک سزا کی لائق ہی مگر وہ دشمنون کی ہاتہہ
سی بہت صدمی اوٹہا لیگا تب اللہ اوسکی صبر کا یہ اجر دیگا کہ اوسکی تعلیم سی اسرائیلیون کو بہی ایمان
دیگا اسلیے فرمایا کہ ہماری سلامتی کو لیے اوس پر سیاست ہوئی تا کہ اوسکی مار کہانے سی ہم چنگی ہون
سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ کے بت پرستون سی دس برس بڑے بڑے ظلم
اوٹہا چکے تب اللہ نے آپ کو مدینہ مین بہیجا جہان اسرائیلی لوگ بہت تہی جسدن آپ مدینے
مین پہونچے اوسیدن سب یہودی علم والون کے سردار عبد اللہ ابن سلام خود بخود حاضر ہوئے
اور محمدی ہوئے اونکے ساتہہ کئی یہودی علم والے ایمان لائے پہر فرمایا کہ ہم یعنی ہماری قوم
کے لوگ بہٹک کر الگ الگ فرقے ہو جائینگے اور اللہ ہم سبہون کی بدکاری اوس پر لادیگا
اسکا یہ مطلب کہ ہماری قوم کی بدکاریون کا بوجہہ اوس پر سے اوتارنے کے لیے اور اونکے
راہ پر لانے کے لیے بڑے بڑے غم کے صدمے اوٹہاویگا ہماری رسول پاک صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا یہی حال تہا کہ جو لوگ ایمان نہین لاتے تہے اونکے باعث سی آپ کے دل پر
بڑا صدمہ غم کا رہتا تہا قرآن مجید مین اللہ نے فرمایا کیا تو اپنی جان کو اس غم مین گہونٹ ڈالیگا

اگر وہ ایمان نہ لاوینگے حضرت اشعیا علیہ السلام نے پہلے فرمایا کہ اوسنے ہماری غمون کو اپنے اوپر
چڑہایا پہر اس بات کو یون فرمایا کہ اللہ نے ہم سبھون کی بدکاری اوسپر لادی یعنی سبکی بدکاریون
کے غم کا بوجہ اوسپر لادا ارشاد ہوتا ہی وہ تو نہایت ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو بہی اوسنے اپنا موںہ
نہ کہولا وہ جیسی بکری کا بچہ جیسے ذبح کرنے لیجاتے ہین اور جیسی بہیڑ اپنی بال کترنے والون کے آگے
بے زبان ہی اوسی طرح اوسنے اپنا منہہ نہ کہولا اسی طرح حضرت ارمیا علیہ السلام کی گیارہوین باب
کی اونیسوین آیت مین حضرت ارمیا فرماتے ہین کہ مین گہریلے بکرے کی بچے کے مانند تہا جو ذبح
ہونیکو لیجایا جاتا ہی دیکہو حضرت ارمیا علیہ السلام کو قتل کا اونہون نے ارادہ باندہا تہا مگر قتل کرنے نہین پائے
وہی مطلب یہان بہی ہی کہ دشمن اوسکی قتل کے منصوبے باندہین گے مگر وہ صبر کریگا اور چپ
رہیگا سو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنون نے مکہ مین باربار آپکے قتل کی تدبیرین کین
مگر آپنے صبر کیا ایکبار سبنے ایکا کیا کہ آپ کو قتل کرین تب آپکی چچا ابو طالب نے اور آپ کے پردادا
ہاشم اور اونکی بہائی مطلب کی اولاد مین جتنے لوگ تہے سبنے ملکر آپ کو ابو طالب کی گہاٹی مین کہا
دشمنون نے تین برس تک وہان اناج کی رسد بند کی اور بڑی بڑی تکلیفین دین پہر تین برس
کے بعد آپنے خبر دی کہ جس کاغذ پر اون سبھون نے آپس مین اقرارنامہ لکہا تہا کہ ہاشم کی اولاد
سے برادری ترک کردو اوس کاغذ کو کیڑا کہا گیا جب اس بات کا ظہور آنکہون سے دیکہا تب ظلم سے
کچہہ ہاتہہ اوٹہایا پہر دوبارہ ایک مکان مین جمع ہوکر آپ کے قید کرنیکا اور قتل کرنیکا مشورہ کیا
اللہ نے بچایا اور آپ کو مدینہ شریف کی طرف جانیکا حکم دیا آپنے یہ سب ظلم اوٹہائے مگر اللہ کی سوا کسی
سے فریاد نہین کی اسکے بعد عبرانی مین یون ہی مِعُصِر یُمِشپاط لُقّاح ایذا سی اور حکومت
سے وہ لے لیا گیا پادری طامس اسکاٹ نے یون ترجمہ کیا ہی کہ وہ قید خانہ سی اور عدالت سے
چہڑا لیا گیا تفسیر والی ہچرڈ منٹ مین لکہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی حق مین قید کا ذکر
نہین پایا جاتا ہی اسکی شاید حاشیہ کا ترجمہ ٹہیک ہی کہ مصیبت سی اور حکومت سی لیلیا گیا یا یون
ترجمہ کرین کہ ظالمانہ جبر سی یہ سے قول لوتہر کا مطلب ہی کہ عصر کے معنی قید کے نہین ہین بلکہ ظلم اور
جبر کے معنی ہین اور لقاح کے لفظی معنی ہین لیلیا گیا مگر مطلب یہ ہی کہ چہڑا لیا گیا جیسا کہ طامس اسکاٹ
نے ترجمہ کیا ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو یہودی ملاؤن نے قید خانہ مین

نہین رکہا اور موافق قانون اور رواج کی آپ کو عدالت کرنے کی مہلت دی اونہون نے بی تامل
آپ کو پلاطوس کے سپرد کیا اور فوراً قتل ہونے کے لیے بحث کی اسطرح سے وہ قید خانہ سے نکالی گئی
فقط چند گھنٹے قید مین رہے واہ پادریون کی عقل کا کیا کہنا قید خانہ سے نکالنا اسی کو کہتے ہین
کہ ملاؤن کی قید سے نکالکر جھٹ پٹ حاکم کی کچہری مین پہونچا دیا اور قتل کی تدبیرین کین اس جگہ
تو صاف یہ مطلب ہے کہ اوس ایذا اور تکلیف سے اور حکومت والون کی حکومت سے دو چھڑا لیا گیا
اگرچہ حضرت عیسی علیہ السلام کو بھی اللہ نے بچا لیا اور آسمان پر بلا لیا مگر یہان اوہر اور اودہر صاف
پتے اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین تو اس آیت کا بھی یہی مطلب ہے کہ جو جو
ایذائین مکہ کے بت پرست آپ کو دی رہے تھے اور آپکے قید کرنے کے واسطے اور قتل کرنے
کے واسطے مشورے کر رہے تھے اور اپنی حکومت دکھلا رہے تھے اوس ایذا اور اوس حکومت
سے آپ کو اللہ نے یون بچا لیا کہ مدینے کے ایمانوالون نے آپ کو دشمنون کے ہاتھون سے چھڑا لیا
انجیل یوحنا کو سولھوین باب کی گیارہوین آیت مین جہان محمدی بشارت ہے وہان انجیل
عبرانی مین یون ہے وعَل مِشپاط کِی سَر هاعولام هَزِه نِشپاط یعنی عدالت
سے اسلیے کہ اس جہان کے سردار پر حکومت کی گئی دیکھو یہان صاف مطلب کھلگیا کہ وہ رسول
پاک جو جہان کا سردار ہے اوسپر حکومت کی گئی یعنے اوسکی قتل پر مستعد ہوے اس باعث سے
وہ عدالت کریگا یعنے اونکی قابو سے چھڑا لیا جائیگا پھر اونکو قتل کریگا ارشاد ہوتا ہے وِ اِث
دُورُو مِی یِسُوحِح اور اوسکی گھرانے کا بیان کون کریگا کی نِگزَر مِارِص حَییم کیونکہ
کاٹ ڈالا گیا زندون کی زمین سے جس لفظ کے معنی گھرانیکے لکھے ہین وہ عبرانی مین لفظ دُور کا ہے توراۃ
شریف مین بعضی جگہ اسکی معنی پشت کے ہین جو گذر گئی گنتی کی سورت مین بتیسوین باب
کی تیرہوین آیت مین ہے کل هَدّور یعنی وہ ساری پشت جنہون نے اللہ کے روبرو
گناہ کیا تہا و نیست و نابود ہو گئی اور اسی صحیفہ کے اکسٹھوین باب کی چوتہی آیت مین ہے
وحِدِّشُو عارِی حُورِب شِمموت دُور و دور یعنی وہ پھر بنادینگے
اوجاڑے ہوے شہرون کو جو اوجاڑ پڑے تھے پشت در پشت ان دونون جگہ پیاو پیڑوالی
پشتون کا ذکر ہے جو گذر گئین اور بعضی جگہ آنیوالی پشت کے معنی بھی آتے ہین جیسا کہ توراۃ

کی پہلی سورۃ کے پندرہوین باب کی سولہوین آیت مین ہی کہ وہ چوتہی پشت مین یہان پہر اوینگی یہان بہی دور کا لفظ ہی اب یہان جو فرمایا کہ اوسکی دور کا ذکر کون کریگا اس جگہ اوپر کے
پشت نامہ کے معنی صاف ظاہر ہین اور زندون کی زمین ان پاک کتابونکی بولی مین
ملک شام کو کہا جاتا ہی حضرت حزقیل علیہ السلام کی صحیفہ کی چہبیسوین باب کی بیسوین آیت مین
اللہ تعالی شہر صور سی فرماتا ہی کہ مین تجکو ویران کر دونگا پر مین زندون کی ملک مین خوشنمائی دونگا
طامس اسکاٹ اسکی معنی یون لکہتا ہی کہ یہودی اپنی ملک مین آوینگی یا یہ معنی کہ حضرت عیسی
اوینگی اور اونکو انجیل ملیگی پہر بتیسوین باب مین جہان مصر والون کی قتل ہونیکی خبر ہے
وہان تیئیسوین آیت مین اللہ فرماتا ہی سبکی سب مقتول تلوار کے گرائے ہوئے جو زندون کی
زمین مین موجب ہیبت تہی اس جگہ پر طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسرائیلیون کو ملک یہود
والی زندونکی زمین سمجہتی ہین کیونکہ وہ لوگ سمجہتی تہی کہ طریقہ زندگی اور نجات کا وہین ہے
اور مختصر تفسیر جو لندن مین چہپی ہی اوسمین لکہا ہی کہ دمشق کی ملک کو زندون کی زمین فرمایا ہی
سو حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ اوسکی گہرانیکا بیان کون کریگا کیونکہ اوسکا گہرانا
زندون کی زمین سی یعنی ملک شام سی کاٹ ڈالا گیا یعنی جدا کر دیا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اونکی مان حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو ملک شام سی باہر
کر کے مکہ مین بسایا پہر اسرائیلی لوگ اسبات کا دہیان کاہی کو کرینگی کہ یہ بہی حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی نسل مین ہین وہ لوگ تو اس نشہ مین مست ہین کہ ہماری قوم اسرائیلی کے
سوا کسی قوم مین پیغمبر نہین ہو سکتا عرب کو اور سب قومون کو حقارت کی نظر سے دیکہتی ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی گہرانے کو یہودی لوگ حقیر نہین جانتی تہے وہ تو یہودیونکا
اپنا ہی خاندان تہا یادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ
السلام کے نسب نامہ کو حضرت داود علیہ السلام سی کون ثابت کریگا اور اوسکی پیدائش کو
داود علیہ السلام کے شہر بیت اللحم مین کون بیان کریگا کیونکہ وہ فقط داود کا بیٹا نہین بلکہ
معاذ اللہ خدا کا بیٹا ہی ای پادریو یہ جو فرمایا کہ وہ زندون کی زمین سی کاٹ ڈالا گیا اسکا مطلب
تمنے یہ گہڑ دیا کہ معاذ اللہ وہ خدا کا بیٹا ہی زمین کے معنی آسمان مت کہو اللہ سی ڈرو اور نہ ہی

[illegible] سے توبہ کر کے محمدی ہو جاؤ اگر پادری کہین کہ اس آیت کا یہ مطلب ہی کہ وہ قتل کیا گیا
[illegible] حضرت عیسی علیہ السلام کی ہی کیونکہ حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے گیارہوین باب
[illegible] اونیسوین آیت مین حضرت ارمیا فرماتے ہین مجھکو معلوم نہ تھا کہ اونہون نے میرے برخلاف
منصوبے باندہے ہین کہ ہم درخت کو پہل سمیت نیست کرین ونکرتنّو مِارِضِ حَیِّیم
اورہم اوسے زندون کے ملک سی کاٹ ڈالین کہ اوسکا نام پہر ذکر مین نہ آوے دیکہو یہان
کاٹ ڈالنی کا مطلب یہ ہی کہ اوسکو اولاد سمیت قتل کر ڈالین تاکہ ملک شام مین اوسکا نام نہ رہے
اسکا جواب یہ ہی کہ ایک لفظ کے ہر جگہ ایک ہی معنی نہین ہوتے دیکہو توراۃ شریف مین بہت
جگہ نکرتاہ کا لفظ آیا ہی یعنے کٹ جائیگا جہان جہان یہ ذکر ہے کہ جو شخص ایسا ہو گا وہ اپنی قوم
سے کٹ جائیگا وہان یہ مطلب ہی کہ اپنی قوم سے جدا کر دیا جائیگا توراۃ شریف کی پہلی سورۃ
کا سترہوان باب اور تیسری سورۃ کا اونیسوان باب دیکہو معلوم ہوا کہ اصل معنی جدا کر دینکے
ہین اور قتل ہو کر بہی آدمی دنیا سی جدا ہو جاتا ہی اسلیے وہان بہی یہ لفظ بولا جاتا ہی اس جگہ
بہی مطلب ہی کہ وہ زندونکی زمین سی جدا کر دیا گیا ارشاد ہوتا ہی میرے گروہ کے گناہون کے
سبب اوسپر مار پڑی اور اوسکی قبر شریرون کے ساتہہ ٹھہرائی گئی تہی پر اپنی مرنے مین دولتمند
کے ساتہہ وہ ہوا آئی ایمانوالو حضرت اشعیا فرماتے ہین کہ میری قوم کے یعنی یہودیون کے
گناہون کے سبب سے اوسپر بت پرستون کا ظلم ہوا کیونکہ میری قوم نے اوسکی حمایت نہ کی جو
اوسکے بڑے بہچانتے والے تہے مکہ کے بت پرستون نے بار بار جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا قتل کرنا چاہا اور یہ ٹہیرایا کہ قبر آپ کی ہماری قبرون کے ساتہہ ہو مگر اونکی تدبیر کچہہ نہ چلی
اللہ نے آپ کو مدینہ مین بہیجا وہان کے لوگ دولتمند تہے اونہون نے آپ کی اور آپ کی ہمراہیونکی
بڑی بڑی خدمتین کین پہر اونہین آپ کی موت ہوئی پادری یون مطلب لکہتا ہی کہ حضرت
عیسی علیہ السلام دو چورون کے درمیان مین سولی دیے گئے تہے بیشک یہ تجویز تہی
کہ اونہین کے ساتہہ دفن کیے جائین لیکن یوسف ارمتیا کا آیا اور آپ کی لاش کو پلاطوس سے
لیکر قبر مین دفن کیا آئی ایمانوالو یہ حال حضرت عیسی علیہ السلام کا وہ ہی جو حواریون نے لکہا ہی
مگر اونکو اللہ کے اس بہید کی خبر نہ تہی بعد اسکے حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی خادم برنباکو

بشارت دی کہ مین سولی پر چڑہایا نہین گیا میرے بدلے دوسرا شخص قتل ہوا برنباہ کی کتاب ابتک یادریون
کے یہان موجود ہی معتبر روایت یہ ہی کہ وہ شخص آپ کی خادمون مین سی تہا اوسنی بڑے شوق سی
آپ کی بدلے قتل ہونا قبول کیا اوسکی صورت آپ کی مشابہ ہوگئی یہودیون نے اوسکو سولی پر
چڑہایا اللہ قرآن مین فرماتا ہی کہ عیسیٰ کو اونہون نے قتل نہین کیا اور سولی پہ نہین چڑہایا
لیکن ویسی صورت اونکی سامنی کردیگئی اور اللہ نے عیسیٰ کو اپنی پاس اوٹہالیا حضرت دانیال
علیہ السلام کی صحیفہ مین ہی یہ لفظ ہی کہ مسیح کاٹ ڈالا جائیگا اور نہین ہے اوسکی واسطی اسکا صاف مطلب
یہ ہے کہ ظاہر مین قتل ہوگا اور حقیقت مین اوسکی واسطی قتل ہونا نہین ارشاد ہوتا ہی کیونکہ
اوسنے کسیطرح کا ظلم نہین کیا اور اوسکی منہ مین ہرگز چہل نہ تہا لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اوسی
کچلے اوسنی اوسی غمگین کیا جب اوسکی جان گناہ کی لیی گذرانی جاوی تو وہ اپنی نسل کو دیکہیگا اور
اوسکی عمر دراز ہوگی اور اللہ کی مرضی اوسکی ہاتہ مین عروج کریگی ای ایمانوالو اللہ خبر دیتا ہی
کہ وہ بے گناہ تہا اور سچا تہا مگر اللہ نے اوسکی درجی بڑہانے کے لیے اوسکو مصیبتون مین ڈالا جب اوسکی
جان گناہ کے لیے گذرانی جائیگی یعنی اوسکی دشمن اوسکو گناہگار ٹہیراکر قتل پر مستعد ہونگی تب اللہ
اوسکو بچالیگا اور اوسکی اولاد بڑہیگی اور اوسکی عمر دراز ہوگی یہانتک زندہ رہیگا کہ اللہ کا دین
اوسکی ہاتہ مین عروج پاویگا دیکہو ہماری رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ مین تشریف
لائے دن بدن ایمانوالون کی ترقی ہوتی گئی اور آپ کی دونون نواسی امام حسن اور امام حسین
علیہما السلام مدینہ مین پیدا ہوئے اور وہی نسل ہی بہت بڑہی لوگ فوج فوج اللہ کے دین مین
داخل ہوتے گئے ارشاد ہوتا ہی اپنی جان کا دکہ اوٹہاکی وہ اوسی دیکہیگا اور سیر ہوگا اپنی ہی
پہچان سی میرا سچا بندہ بہتون کو راستباز ٹہیرائیگا اور ایک ترجمہ مین یون ہی کہ بہتونکی تصدیق
کریگا یعنی سچائی اونکی ظاہر کریگا اور اونکی بدکاریان اپنی اوپر اوٹہالیگا اسلیے مین اوسی سردارون
کی ساتہ ایک حصہ دونگا اور وہ لوٹ کا مال زورآورون کی ساتہ بانٹ لیگا کہ اوسنی اپنی
جان موت کے لیی اونڈیل دی اور وہ گنہگارون کے درمیان شمار کیا گیا اور اوسنی بہتون کی
گناہ اوٹہالیے اور گنہگارونکی شفاعت کی ای ایمانوالو اللہ فرماتا ہی کہ وہ اپنی جان پر بہت دکہ
سہیگا تب اپنی نسل دیکہیگا اور دین اوسکی ہاتہون پہیلیگا اور اپنی پہچان سی سیر ہوگا یعنی اوسکا

علم کسی اوستاد سے سیکھا ہوا نہوگا بلکہ اوسکا اپنا علم جو اللہ اوسکو عنایت کریگا اوسی وہ خوب طرح خوش رہیگا
اور کتبون کی سچائی ظاہر کریگا یعنے اگلے پیغمبرون کی سچائی خوب ظاہر کردیگا دیکھو حضرت ہارون اور حضرت
داوٗد اور حضرت سلیمان اور حضرت مریم اور حضرت عیسی علیہم السلام پر یہودیون نے کیسی کیسی تہمتین
جوڑ رکہین تھین اور اپنی کتابون مین لکہہ رکہی تہین اون تہمتون کو اللہ نے قرآن مین مٹا دیا اور محمد صلے
اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے یہ قرآن سبکو سنا دیا پیغمبرون کی پاکی اور سچائی سبکو دکہلا دی
پھر فرمایا کہ اونکی یعنے لوگون کی بدکاریان اپنے اوپر اوٹھالیگا یعنی وہ جو اوسکو زبان سے اور ہاتھ سے
طرح طرح ستاوینگے وہ اونکی سب باتونکا بوجھ اپنے اوپر اوٹھاویگا اور برداشت کریگا یا یہ معنے کہ اونکی بدیونکا
غم اور صدمہ اپنی جان پر اوٹھاویگا کہ ان لوگون کو بری فعلون سے نجات ہوجاوے پہر فرماتا ہے اسکے
مین سرداروں کے ساتھہ اوسکو حصہ دونگا اور وہ لوٹ کا مال بانٹ لیگا اسکا یہ مطلب کہ لوٹ کے مال
مین اوسکو بھی حصہ ملیگا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین جو جہاد ہوتا تھا تو لوٹ کا مال
لشکر کو بانٹ دیا جاتا تھا اوسمین سے نذر اللہ کی بھی نکالی جاتی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اوسمین
حصہ نہین تھا جیسا کہ توراۃ شریف کی چوتھی سورۃ کے اکتیسوین باب سے ظاہر ہے مگر
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لوٹ کے مال کا پانچوان حصہ اللہ نے مقرر کردیا اور فرمادیا
وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ
وَابْنِ السَّبِيلِ اور تم جان لو کہ جو کچھ تمکو لوٹ کی کوئی چیز تو اللہ کے واسطے ہے اوسکا پانچوان حصہ
اور رسول کے واسطے اور رشتہ والیکے اور یتیمون اور مسکینون اور مسافر کے واسطے اسکا یہ مطلب
کہ پانچوان حصہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اوسمین سے وہ اپنے رشتہ دارون کو اور یتیمون
اور مسکینون اور مسافرون کو بھی دینگے امام مالک کی موطا مین ہے کہ آپنے فرمایا میرے واسطے فقط
پانچوان حصہ ہے اور پانچوان حصہ بھی تمہارے اوپر پھیر دیا جاتا ہے امام محمد ابن عبداللہ خیضری
شافعی جو حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہین کتاب خصائص مین لکہتے ہین کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ میرے واسطے لوٹین حلال کر دی گئی ہین سو ابن دقیق العید نے فرمایا ہے
کہ اسکا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ آپ کو اللہ نے حکم دیا کہ لوٹ کا مال جسطرح چاہین خرچ کرین اور
بانٹین اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کے سوا اور آپ کی امت کے سوا کسی کو حلال

نہین ہوا اور ہوسکتا ہی کہ لوٹ سے یہ مطلب ہو کہ ایک حصہ لوٹ کا حلال ہو گیا اس کتاب کا
لکھنے والا کہتا ہے کہ امام بزار کی حدیث سے یہ مطلب کھل گیا امام بزار اپنی مسند مین فرماتے ہین
کہ ہمسے فرمایا محمد نے جو عثمان کے بیٹے وہ کرامہ کے بیٹے اُنہون نے کہا کہ ہمسے فرمایا عبید اللہ نے
جو موسی کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا سالم نے وہ روایت کرتے ہین سُدی سے وہ عکرمہ سے
وہ ابن عباس سے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو پانچ چیزین دی گئین جو مجھسے
پہلے کسی نبی کو نہین دی گئین میرے واسطے زمین پاک کرنے والی اور سجدے کی جگہ ٹھہرائی گئی
اور کوئی نبی نماز نہین پڑھتے تھے یہان تک کہ اپنے محراب مین پہونچتے تھے اور میری مدد کی گئی رعب سے
مہینا بھر کے رستہ پر جو میرے آگے ہوتا ہے شریک ٹھہرانے والون تک پھر اللہ اونکے دلون مین رعب
ڈال دیتا ہے اور نبی بھیجا جاتا تھا فقط اپنی قوم کی طرف اور مین بھیجا گیا جنون اور انسانون
کیطرف اور نبی پانچوان حصہ الگ کردیتے تھے پھر آگ آتی تھی اور اوسکو کہا جاتی تھی اور مجکو حکم
کیا گیا کہ اوسکو بانٹ دون اپنے امت کے محتاجون مین اور نہین باقی رہا کوئی نبی مگر ایک شفاعت
اوسکو دی گئی اور مین نے اپنی شفاعت اپنی امت کے لیے رکھہ چھوڑی حافظ ابن حجر عسقلانی
نے جو مُسند بزار کا خلاصہ کیا ہے اوسمین لکھتے ہین کہ اسکی سند اچھی ہے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ پانچوین حصہ کا ذکر ہے کہ وہ اگلے پیغمبرون کے حقمین حلال نہین تھا اوسکو اللہ کی نذر
کردیتے تھے قبول ہونی کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے آگ آکر اوسکو کہا جاتی تھی باقی لوٹ کا مال
لشکر والون کو بانٹ دیا کرتے تھے جیسا توراۃ شریف مین بیان ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو پانچوان حصہ اللہ نے حلال کردیا کہ اپنے خرچ مین لاوین اور اپنے رشتہ دارون کو
اور بن باپ کے لڑکون کو اور مسکینون کو اور مسافرون کو بانٹین محمد بن اسحاق نے سیرت
مین اس حدیث کو ان لفظون سے لکھا ہے کہ آپنے فرمایا کہ میرے واسطے لوٹین حلال کردی
گئین اور نہین حلال ہوئی گئین کسی نبی کے لیے جو مجھسے پہلے تھے اس جگہ پر اللہ تعالے حضرت اشعیا
علیہ السلام کو یہ خبر دیتا ہی کہ مین لوٹ کے مال مین اوسکو بھی حصہ دونگا کیونکہ وہ دشمنون کے
ہاتھ سے بڑی بڑی ایذائین اوٹھاویگا اور اللہ کی راہ مین اپنی جان دینی پر ہمیشہ طیار رہیگا
اور دشمن اوسکو گناہ گارون مین شمار کرکر بہت ستاوینگے مگر وہ اللہ کے دین کے پھیلانی مین

بڑے بڑے محنتین اوٹھاویگا اور بہتون کے گناہ اوٹھالیگا یعنے اللہ کے حکم سے گناہون کی رغبت اونکی دلون سے نکال لیگا اور اونکے دلون کو پاک کردیگا اور اللہ کے اذن سے گناہگارون کی شفاعت کریگا تفسیر ہنری اسکاٹ مین لکھا ہے کہ یہودیون نے اعتراض کیا ہی کہ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بشارت عیسی علیہ السلام کی نہین ہے کیونکہ اونکے پاس کبھی دنیوی حکومت نہین تھی پھر یہ جواب دیا ہے کہ نبیون کا دستور تھا کہ وہ روحانی یعنے چھپی ہوی چیزون کو ظاہری چیزون مین بیان کرتے تھے عیسی علیہ السلام کی روحانی فتح پائی اون لوگون پر جو اونکے دین مین آے اسجگہ دنیوی فتحمندی کے لفظون مین بیان ہوی ہے اے ایمان والو پادریون کی بے انصافی دیکھو لوٹ کا مال بانٹ لینیکا مطلب یون لکھا ہی کہ جو لوگ عیسی علیہ السلام کے دین مین آے آپ اونپر غالب ہوے یہودی اور نصرانی صاف دیکھ رہے ہین کہ یہ سب توراور نشان جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین مگر ضد کے مارے آپ پر ایمان نہین لاتے چھوان باب خوشی سے للکار ای بانجھ جو نہین جنتی تھی خوشی سے گا اور اپنی آواز بلند کر جو حاملہ نہ ہوتی تھی کیونکہ خداوند فرماتا ہی کہ بیکس چھوڑی ہوی کی اولاد خاوندوالی کی اولاد سے زیادہ ہے ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات بہت کھلی ہوی ہی کہ حضرت ہاجر علیہا السلام مکہ مین رہین حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جدا رہین یہانتک کہ مرگئین بیکس چھوڑی ہوی عورت کا اشارہ صاف اُنھین کی طرف ہے اُنھین سے اللہ فرماتا ہے کہ ای بانجھ تو خوشی کر تیری اولاد خاوندوالی کی اولاد سے یعنے سارہ کی اولاد سے زیادہ ہوگی بانجھ اونکو اس راہ سے فرمایا کہ اونکی نسل مین مدتون تک کوئی پیغمبر نہین پیدا ہوے بی بی سارہ کی نسل مین بہت پیغمبر مدتون تک پیدا ہوتے رہے پہلے بانجھ کا لفظ فرمایا پھر بیکس چھوڑی ہوی کا لفظ فرمایا صاف معلوم ہوا کہ یہ ذکر حضرت ہاجر کا ہی حضرت سارہ کا ذکر نہین ہی اگرچہ حضرت سارہ مدت تک بانجھ رہین جب حضرت ہاجر سے حضرت اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوے تب حضرت سارہ سے بڑھاپے مین حضرت اسحق علیہ السلام پیدا ہوے مگر حضرت سارہ بیکس چھوڑی ہوی نہین تھین بلکہ تمام عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ رہین خاوندوالی وہی تھین کو فرمایا ہی اللہ اسجگہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو خوشی سناتا ہے کہ تیری نسل مین سارہ کی نسل سے زیادہ اللہ والے پیدا ہونگے ... پاک بندہ

جسکی تعریف اوپر سے چلی آتی ہے وہ تیری نسل مین ہوگا سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ہاجر کی
نسل مین شہر مکہ مین پیدا ہوے پھر آپکی باعث سے تمام عرب جو حضرت ہاجر کی نسل کین تھے انہون نے
نعمت ایمان کی پای اونکی نسل مین اللہ نے بڑی برکت دی پادری مریک کشف الآثار مین لکھتا ہے
کہ اسکا مطلب یہہ ہے کہ زمین کی قومین یہودیون سے زیادہ ایمان لاوینگے پادری میتھیو نے بھی اس
باب کے سرے پر یہی لکھا ہے کہ یہان غیر قومون کو تسلی دی جاتی ہے کہ ایمان والون کی جماعت اونمین بہت
ہوگی اللہ کا شکر ہے کہ ان دونون پادریون نے بیکس عورت سے اسرائیلیون کے سوا غیر قومونکو مراد لیا
ای پادریو یہان ایک عورت کا ذکر ہے ساری قوم کا ذکر نہین بیشک یہ اشارہ حضرت ہاجر کی طرف
ہے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہودیون کی جماعت یہان ایک عورت کی طرح پر ٹھرائی گئی جو حضرت
سارہ کیطرح بہت دنون تک بانجھ رہی حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے کے قریب لوگ بہت
بی ایمان ہوگئے تھے حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے سے زمانہ اچھا ہوگیا اگرچہ اکثر یہودیون نے
اونکو نہ مانا تو بھی بہت لوگ عیسائی جماعت مین داخل ہوئی ای پادریو حضرت سارہ کی نسل کو
اگر بانجھ اور بیکس عورت سے مثال دی ہے تو اونکے مقابل مین وہ کون قوم ہے جسکو خاوندوالے
عورت سے مثال دی ہے اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کو اوپر اودہر مت پھیرو ارشاد ہوتا ہے
اپنے خیمہ کے مقام کو بڑھا دے ہان اپنے گھرون کے پردے پھیلا دے دریغ مت کر اپنی ڈوریان
لنبی اور اپنی میخین مضبوط کر اسلیے کہ تو دہنے اور بائین طرف پھیلیگی اور تیری نسل قومون کی وارث
ہوگی اور اجاڑ شہرون کو بساویگی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالے نے حضرت
ہاجر کی نسل مین اس پیش خبری کا کیسا ظہور دکھلایا اونکی نسل مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
پیدا کیا اور آپکی نسل کو اور حضرت ہاجر کی تمام نسل کو ہر ہر ملک مین پھیلایا اور اونکو سب قومونکا
سردار کیا اور جو شہر ایمان سے خالی تھے اونکو ایمان اور علم سے آباد کیا ارشاد ہوتا ہے مت ڈر
کہ تو پھر پشیمان نہ ہوگی تو مت گھبرا کہ تو پھر رسوا نہوگی کہ تو اپنی جوانی کی ننگ بھول جاویگی اور اپنے
بیوہ پن کی رسوائی پھر یاد نہ کریگی کیونکہ تیرا خاوند تیرا خالق ہے رب العالمین اسکا نام ہے اور
تیرا نجات دینیوالا اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری زمین کا خدا کہلائیگا ای ایمان والو اللہ تعالے
حضرت ہاجر علیہا السلام کو تسلی دیتا ہے کہ تو جوانی مین بیوہ کی مانند ہوگئی ابراہیم علیہ السلام کی

اس جگہ اللہ تعالے صاف صاف کسی پاک مکان کو تسلی دیتا ہی کہ تو ستایا گیا ہی اب مین تجکو خوب طرح
سنوارونگا یہ صاف اشارہ کعبہ شریف کی طرف ہی ہان سیکڑون برس کافرون نے بت پوجے تھے سو
اللہ اوسکو تسلی دیتا ہی کہ مین تجکو عمدہ عمدہ بیش قیمت چیزون سے سنوارونگا اور تیرے لوگون کو اپنی
شریعت سکہلاؤنگا مولوی عباس علی جاجموی نے صولۃ الضیغم مین لکھا ہی کہ مہدی ابن منصور
وغیرہ عباسی بادشاہون نے اور اور بادشاہون نے عمدہ چیزون سے اوسکو رونق دی تھے
اللہ فرماتا ہی کہ تیرے فرزند یعنے جو تجھ مین پیدا ہوی وہ سب اللہ تعالے سے تعلیم پاوینگے یعنے
اللہ کے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے اللہ کا کلام سکہینگے سچا دین تجھ مین مضبوط
ہوگا کوی تجھپر ظلم نہ کرسکیگا جو لوگ جمع ہوکر میرے حکم کے برخلاف تجھسے لڑنے آوینگے وہ گر
پڑینگے اور عاجز ہوجاوینگے ہتیار اور اوسکے کاریگر سب میرے بنائی ہوی ہین ہر شئی میرے
قابو مین ہین اور جو کوی تیرے برخلاف ہوکر فوج جمع کریگا وہ تیرے آگے گر پڑیگا اور جو کوی تیرے
برخلاف ہتیار اوٹھاویگا وہ ہتیار کام نہ آویگا سو ایسا ہی ہوا کبھی کوئی کافر اور ظالم اوسپر
غالب نہین ہوا مسجد بیت المقدس کو دشمنون نے کئی دفعہ ڈھا دیا مگر کعبہ شریف پر کسی کا
قابو نہین پڑا اسی لیے کعبہ کا خطاب بیت عتیق ہی یعنے آزاد گھر ابرہہ جو حبش کا سردار تھا
ایک بڑا سا ہاتی زبردست جسکا نام محمود تھا ساتھ لیکر کعبہ کے ڈہا دینے کے لیے فوج لایا اور
کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ بارہ ہاتھی تھے جب مغمس مین پہونچا وہ بڑا ہاتھی بیٹھ گیا اوٹھانی والی عاجز
ہوگئی وہ کسی طرح نہ اوٹھا جب اوسکو مین اور شام اور مشرق کیطرف اوٹھایا جلد اوٹھ کھڑا ہوا پھر
اوسکو مکہ کی طرف پھیرا پھر بیٹھ گیا سمندر کی طرف سے اللہ نے اوڑتے جانور بھیجے ہر جانور تین
پتھر لیے ہوے دو پانون مین ایک چونچ مین چنے اور مسور کے برابر وہ سب لوگون پر چھا گئے اور پتھر
چھوڑ دئے جسکو لگا وہ مرگیا لوگ بھاگے رستہ بھول گئے ہر رستے مین گرتے اور مرتے تھے
اور ابرہہ کے بدن مین ایک مرض اللہ نے بھیجا اوسکے پورین گرنے لگین اس حال مین صنعا مین
پہونچا یہانتک کہ اوسکا سینہ پھٹ گیا اور مرگیا یہ سارا حال تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے
اور لکھا ہی کہ اکثرون کا قول یہی ہے کہ اوسی سال مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے
اور یہ بھی لکھا ہے کہ اوس سے پہلے تبع جو یمن کا بادشاہ تھا کعبہ کو ڈہا دینے کے لیے آیا تھا اوسکو بھی

اللہ نے روکا اور بلا مین گرفتار کیا اور تین دن اوسپر اندھیرا رہا جب تبع نے یہ دیکھا سفید کپڑے قبطی
کعبہ کو پہنائی اور تعظیم کی اور ایک اونٹ ذبح کیا سو اللہ تعالے یہان کعبہ کی آبادی کی خبر دیتا ہی اوس
آبادی کا ظہور محمدی وقت مین ہوا آج تک وہ پاک مکان ظالمون کے ہاتھ سے محفوظ ہی اور وہان کے
لوگ سچے دین پر قائم ہین **پچپنوان باب** ارے ای سب پیاسو پانی پاس آو اور وہ بھی جسکے پاس
نقد ہی نہو آو مول لو اور کہاو آو شراب اور دودھ بی روپیہ اور بے قیمت خریدو تم کس لیے اپنی
چاندی کو اوس چیز کے لیے جو روٹی نہین اور اپنی کمائی اوسکی لیے جو آسودہ نہین کرتی خرچ کرتے ہو
تم میری سنو اور اچھی چیز کہاو اور تمہارا جی چربی سے لذت لیگا کان جھکاو اور مجھ پاس آو سنو کہ
تمہاری جان زندہ رہے مین تمسے ہمیشہ کا عہد باندھونگا اور داود کی سچی نعمتین تمہین دونگا ای امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ فرماتا ہی کہ جو چیز روٹی نہین جیسے تمہارا پیٹ نہین بھرتا اوسکے لیے
اپنا روپیہ کیون خرچ کرتے ہو میرے پاس آو بی قیمت شراب اور دودھ خریدو اسکا یہ مطلب کہ تم بتون کو
کیون پوجتے ہو تمکو بتون سے کیا ملتا ہی یہ کہکر صاف فرمایا کہ کان جھکاو اور میرا کلام سنو تمہاری جان
میرے کلام سی بڑے لذت پاویگی جیسی لذت پیاسی کو پانی سے ملتی ہی اور شراب اور دودھ اور چربی سے
جسم کو لذت ملتی ہی روح کو اوسی بڑھکر لذت اللہ کے کلام سے ملتی ہی پہر فرمایا کہ مین تمسے ہمیشہ کا عہد
باندھونگا عہد باندھنا ان پاک کتابون کی بولی ہین اس کو کہتے ہین کہ اللہ تعالے اپنے بندون سے
اقرار لیتا ہی کہ میری شریعت کے یہ حکم ہین انپر عمل کیجیو تورات شریف کی پہلی سورت کے سترہوین باب
مین ہی کہ اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرا عہد تیری ساتھ اور تیرے بعد تیری
نسل کے ساتھ یہ ہی کہ ہر فرزند نر ختنہ کرواوے اور تم اپنے بدن کی کہلڑی کٹواو اور وہ میری اور
تمہارے بیچ عہد کی علامت ہوگی پھر فرمایا میرا عہد تمہاری جسمون مین ہمیشہ کا عہد ہوگا اور پانچوین سورت
کے چوتھی باب مین ہی کہ اوسنی اپنا عہد تمہاری آگی بیان کیا پھر آگے شریعت کے حکمو کا بیان ہی اسی طرح
جابجا شریعت کو عہد کہا ہی دوسرے سورت کے پچیسوین باب مین ہی وہ عہدنامہ جو مین تجھی دونگا
اوس صندوق مین رکھیو دیکھو تورات کو عہدنامہ فرمایا اب یہان ارشاد ہوتا ہی کہ مین تمسے ہمیشہ کا
عہد باندھونگا اسکا یہ مطلب کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تمکو وہ شریعت دونگا
جو ہمیشہ رہی گی اور کبھی موقوف نہوگی اور یہ بات اللہ اون لوگون سے فرماتا ہی جو بتون کو پوجتی تھے

اسمین یہ اشارہ ہی کہ اسرائیلیونکی قوم سے باہر دوسری قوم مین وہ شریعت اوتریگے وہ لوگ بتون کو
چہوڑ دینگے اللہ کے کلام کے مزے اونکی روح کو حاصل ہونگے اور فرمایا کہ داؤد کے سچی نعمتین تمکو دونگا
یعنی حضرت داؤد کے زبور مین جن نعمتونکا وعدہ ہوا ہے کہ سارے جہان مین اللہ کا نام پہیلیگا اور اللہ
کے عشق کا ذوق اور شوق جو زبور مین اول سے آخر تک بہرا ہوا ہے اور دین کی بادشاہی اور حکومت
کے زور سے دین کو پہیلانا یہ سب نعمتین آخری امت کو ملینگے اور وہ دین کا بادشاہ جسکی بشارت
زبور مین دی ہی وہ تمام جہان مین ایمان کا فیض پہیلاویگا ارشاد ہوتا ہے دیکہو مین نے اوسی قومون
کے لیے گواہ بنایا اور لوگون کا ایک پیشوا اور فرمان روا اسی محمدی بہائیو اللہ تعالے پہر اوس پاک بندی کے
کیطرف اشارہ کرتا ہی جسکا بار بار اوپر ذکر ہو چکا ہی اللہ فرماتا ہی کہ مین اوسکو قومونپر گواہ بناؤنگا کہ وہ سب
قومون کی اعمالون کی گواہی قیامت مین دیگا کیونکہ وہ سب قومون کی طرف بہیجا جاویگا قرآن مین
اللہ اس لفظ کو یاد دلاتا ہی اور فرماتا ہی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا ای نبی ہمنی تمکو گواہ کر کے
بہیجا ارشاد ہوتا ہی دیکہ تو ایک گروہ کو جسے تو نہین پہچانتا تھا بلاویگا اور وی گروہ مین جو تجہی نہین پہچانتی تھین
خداوند تیری خدا اور اسرائیل کے قدوس کے لیے تیری پاس دوڑتی آوینگے کیونکہ اوس نے تجہے جلال بخشا ہی
ای ایمان والو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مکہ مین اپنے شہر والون کو اللہ کیطرف بلایا پہر جنکو
اللہ کیطرف بلایا جنکو کبہی نہین دیکہا تھا پہر مدینہ کی لوگون کو اللہ کیطرف بلایا پہر روم اور مصر اور
ایران والون کو قاصدون اور خطون کی وسیلہ سے اللہ کیطرف بلایا اور وہ قومین جو آپکو نہین پہچانتے
تھین اونہون نے جب آپ کی خبر سنی اللہ کے کلام کے شوق مین دوڑتی ہوی آپ پاس آئین حبش
کے عیسائی درویش آپکی شوق مین حبش سے آی اور آپ سی قرآن سنکر ایمان لائے جنون کی قومین
کئی بار حاضر ہوئین اور ایمان لائین جب مکہ فتح ہوا اور وہان ایمان پہیلا عرب کے ہر ہر شہر اور ہر ہر
گانون کے لوگ آی اور ایمان لائے اسکے بعد اللہ تعالے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا بیان کر کے فرماتا
ہے کہ جسطرح مینہ اور برف آسمان سی اوترتا ہی اور پہر وہان نہین جاتا بلکہ زمین کو سینچتا اور اوسے
شاداب اور شگفتہ کرتا ہی تا کہ بونی والیکو بیج اور کہانیوالیکو روٹی دیوی اوسی طرح میرا کلام جو
میرے منہ سے نکلتا ہی ہوگا وہ مجہ پاس خالی نہ پہریگا بلکہ جو کچہ میری خواہش ہوگی وہ اوسے
پورا کریگا اور اوس کام مین جسکے لیے مین نے اوسی بہیجا کامیاب ہوگا کہ تم خوشی سے نکلوگے اور

سلامتی سے پہونچائی جاؤگی پہاڑ اور کوہ تمہارے آگے پہول کے گائین گے اور میدان کے سارے درخت
تال دینگے کانٹون کی جگہ صنوبر کے درخت جمین گے اور سدا گلاب کے بدلے آس کے درخت جمین گے
اور یہ خداوند کے لیے ہمیشہ کا نام ونشان ٹہریگا جو کبھی کٹ نجائیگا آی ایمان والو یہ بہت بڑا پتا محمدی
وقت کا ہے کہ ایمان والے لوگ خوشی سے اور سلامتی سے ہر ہر ملک مین آتے جاتے ہین ایک وقت وہ
تھا کہ ہر ہر ملک مین بت پرستون کا زور تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اونکا زور بہت بڑھ
گیا تھا پھر جھوٹے عیسائیون سے ایمان والون کو جان بچانا مشکل تھا محمدی وقت مین ایمان
والونکو امن امان ملا پہاڑ اور درخت بھی بیشک اللہ کے دین کے پہیلنے کی خوشی کر رہی ہین جیسا
کہ اٹھانوی زبور کی بشارت مین فرمایا تھا کہ نہرین تال دیوین اور پہاڑیان مل کے خوشیان کرین اور
چھیانوی زبور کی بشارت مین فرمایا تھا کہ بن کے سارے درخت خوشی کرین کانٹون کے بدلے یعنے
کافرون اور ظالمون کے بدلے جا بجا صنوبر یعنے عمدہ عمدہ خاص بندے ہر ہر ملک مین پہیل
گئے اور یہ اللہ کے سچے دین کی نشانی ہمیشہ کے لیے باقی ہے دیکھو اسوقت مین بھی محمدی لوگ ہر ہر ملک
مین امن وامان سے آتے جاتے ہین پادری طامس اسکاٹ اسکی عیسائیون کی خبر ٹہراتا ہے کہ بت
پرست لوگ خداپرست عیسائی ہوجاوینگے وہ انسانون کو فائدہ مند ہون گے وہ ناچیز کانٹونکے
بدلے صنوبر کے درخت ہوجائینگے اور چبہنے والے کانٹون کے بدلے خوبصورت خوشبودار ہوجاوینگے
ای نادان حضرت عیسے علیہ السلام کے بعد سچے عیسائیونکو خوشی اور سلامتی کب ملی بت پرستونکا اور جھوٹے
عیسائیونکا ہر طرف زور رہا یہ سب چبہنے والی کانٹے محمدی وقت مین کاٹ ڈالے گئے اور صنوبر اور آس
کے درخت کیطرح باغ دنیا مین اللہ والے محمدی لوگ جمائی گئے **چھپنوان باب** خداوند یون فرماتا
کہ تم انصاف کو یاد کرو اور سچائی کو کام مین لاؤ کیونکہ میری نجات آنیکے اور میری صداقت ظاہر ہونیکے قریب
ہی مبارک وہ انسان جو یہ کرتا ہی اور وہ آدم زاد جو اوسمین لگا رہتا ہی جو ہفتہ کو مانتا ہے اور اوسے
ناپاک نہین کرتا ہی اور اپنا ہاتھ ساری بدکاری سے باز رکھتا ہے اور بیگانہ آدمی جو خداوند سے مل گیا
ہرگز یہ نکہی کہ خداوند نے مجھکو اپنی لوگون سے بالکل جدا کر دیا اور خواجہ سرا نہ کہی کہ مین ایک سوکھا درخت ہون
کیونکہ خداوند یون کہتا ہی کہ وہی خواجہ سرا جو میرے ہفتون کو مانتے ہین اور ان کامون کو جنہیں
مین پسند کرتا ہون اختیار کرتے ہین اور میرے عہد مین قائم رہتے ہین مین اونہین کو اپنے گھر مین اور اپنے

چار دیواری کی اندر ایک یادگار اور ایک نام جو بیٹون اور بیٹیون سے بہتر ہے بخشون گا مین اونکو ہمیشہ
کا نام دونگا جو مٹایا نجائیگا اور وہ غیر بھی جو خداوند سے مل گئے ہین کہ اوسکی بندگی کرین اور خداوند کے نام
کو عزیز رکھین اور اوسکے بندے ہووین ہر ایک جو ہفتہ کو مانتے ہین کہ اوسے ناپاک نکرین اور میرے
عہد کو تھامے رہتے ہین اون سبھون کو اپنے پاک پہاڑ پر لاؤنگا اور اپنے عبادت کے مقام مین شاد کرونگا
اور اونکے چڑھاوے اور اونکی قربانی میری قربانی کی جگہ پر قبول ہونگے کیونکہ میرا گھر
سارے لوگون کیلئے عبادت خانہ کہلائیگا خداوند خدا جو اسرائیل کے تتر بتر کئے ہوئیکا جمع کرنے والا ہے یون
فرماتا ہے کہ مین اوسکے پاس اونکو بھی جو اوسکے جمع کئے ہوون کے پاس اور جمع کرونگا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
یہی محمدی شریعت جسکو چھپنوین نبوت مین اور اس کتاب کے اکیاونوین باب مین صداقت اور نجات
کا نام کہا اور اسی شریعت کے بھیجنے کا اقرار وعدہ کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ اوس شریعت کی ظاہر ہونیکا
وقت نزدیک ہی پھر اوسوقت کے لوگون کو تاکید کرتا ہے کہ جبتک وہ آخری شریعت نہ آوے تبتک
موسی کے شریعت پر عمل کئی جاؤ پادری لکھتا ہی کہ وہ نجات اور اللہ کے اقرار پورے ہونیکے مین
اور عیسی علیہ السلام کے وسیلے سے سچا دین ظاہر ہونے پر ہے ای ایمان والو دیکھو پادری کے نزدیک بھی
نجات اور صداقت آخری شریعت کا نام ہی مگر اوسکو حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت کی خبر بتاتا ہی
اور یہ نہین دیکھتا ہے کہ اسکے بعد صاف صاف پتے محمدی شریعت کے موجود ہین اللہ تعالے صاف
فرماتا ہے کہ بیگانہ لوگ یعنی وہ لوگ جو قوم اسرائیل مین سے نہین ہین اور حضرت موسی علیہ السلام
کی شریعت مین داخل ہوئے ہین وہ لوگ شکایت نکرین کہ اللہ تعالے نے ہمکو اپنے لوگون سے جدا
کردیا اور خواجہ سرا بھی نہ کہین کہ ہم ناچیز ہین اسکا یہ مطلب کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت
مین جو خاص مقام اللہ کی بندگی کا تھا وہان خواجہ سراؤن کو اور قوم اسرائیل کے سوا اور قومونکی
ایمان والون کو جانیکا حکم نہ تھا توراۃ شریف کی دوسری سورۃ کے پچیسوین باب مین لکھا
ہی کہ اللہ تعالے نے حضرت موسی علیہ السلام کو یہ حکم فرمایا کہ ایک صندوق شمشاد کی لکڑی کا
بنا اور اوسکے اندر باہر سونا منڈھ اور وہ عہدنامہ جو تجھے دونگا اوس صندوق مین رکھ
اسی طرح چوکی اور چمچے اور پیالے اور شمعدان اور چراغ وغیرہ بنانیکا حکم ہوا پھر چھبیسوین باب
مین لکھا ہے کہ اللہ کا حکم ہوا کہ خیمہ کھڑا ہوا اور صندوق اوسمین رکھا جاوے اور پردہ

ڈالاجاوے پردے کے اندر صندوق رہے اوس مقام کا نام قدس الاقداس ہوگا اور باہر کے درجہ کا نام قدس ہوگا اوس چوکی باہر پردے کے اور شمعدان روبرو چوکی کے رکھا جاوے اور حکم ہوا کہ ہارون کو اور اونکے بیٹوں کو اوس بارگاہ خاص کا مجاور اور خادم بنایا جاوے اس خیمہ کے دروازے پر قربانیان اور نذرین اللہ کے واسطے چڑھائی جاتی تھین اور حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے نکلے تو آپکو ایک جگہ قیام نہین تھا اس باعث سے یہ خیمہ اور یہ اسباب اس طرح کا تھا کہ جہان چلتے اسکو اٹھالے چلتے اور جہان اوترتے وہان خیمہ کھڑا کر لیتے چوتھی سورت کے چوتھی باب مین ہے کہ جب خیمہ کوچ کرتا تو حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد کو حکم تھا کہ صندوق اور چوکی اور شمعدان اور سب اسباب پر غلاف ڈالین پھر قہاث جو حضرت موسی اور حضرت ہارون کے دادا ہین اونکی نسل کے لوگ اوسکے اوٹھانیکے لیے آوین لیکن اُن پاک چیزون کو نہ چھوئین اور جس وقت اون پاک چیزون پر غلاف پڑتا ہو اوسے نہین دیکھنے کو نہ آوین اور سولھوین باب کی چالیسوین آیت مین ہے کہ ہارون کی نسل کے سوا کوئی اللہ کے حضور مین خوشبو سلگانیکو نزدیک نہ آوے اور اٹھارھوین باب مین ہے کہ ہارون اور اوسکے بیٹے شہادت کے خیمہ کے سامنے خدمت کرین اور لاوی جو حضرت موسی اور حضرت ہارون کے پردادا ہین اونکی نسل کے لوگون کو حکم ہوا کہ سارے خیمہ کی نگاہبانی کرین اور کوئی پردیسی تمہاری نزدیک نہ آنے پاوے اور جو پردیسی نزدیک آوے تو قتل کیا جاوے پھر بائیسوین آیت مین ہے کہ بنی اسرائیل جماعت کے خیمہ کے نزدیک نہ آوین نہو کہ وے گناہ گار ہون اور مر جاوین بلکہ لاوی کی نسل جماعت کے خیمہ کی خدمت کرین اور پانچوین سورت کے تیئیسوین باب مین ہے کہ جسکے خصی کچلی گئی ہون یا آلت کاٹ ڈالی گئی ہو وہ اللہ کی جماعت مین داخل نہو اب سنو کہ جب اللہ تعالے نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاتھون یروشالم مین مسجد بیت المقدس بنوائی اوسکی بھی دو درجے بنے اور صندوق عہدنامہ کا قدس الاقداس مین رکھا گیا اب حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی اللہ تعالے خواجہ سراؤن کو اور غیر قومون کو تسلی دیتا ہے کہ تم غمگین نہو کہ اس شریعت مین مین نے تمکو اپنے پاک مقام مین آنیکا اذن نہین دیا تم میرے حکمون پر چلے جاؤ ہفتے کو یا لو یعنے اُس دن کوئی کام دنیا کا نہ کرو اگر تم اسوقت مین پاک مقامون سے محروم ہو تو آخری شریعت مین جو میرا پاک مقام ہوگا وہان مین خواجہ سراؤن کو اپنے خاص گھر مین ہمیشہ کے لیے ایک نام دونگا جو کبھی نہ مٹے گا وہ نام بیٹیون اور بیٹون سے بہتر ہوگا یعنے خواجہ سراؤن کو اللہ نے اولاد نہین دی

ور اونکو اولاد کے قابل فرکہا تو یہ نام اور خطاب اونکو ایسا ملا کہ اولاد سے بہت بہتر ہے اس وعدہ کے موافق
اللہ نے محمدی وقت مین مدتون سے کعبہ شریف کا خادم اور مدینہ نورانی مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے روضہ پاک کا خادم خواجہ سراؤن کو بنایا خادم بیت اللہ کے اور خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہلاتے ہین معلوم نہین کہ یہ لوگ کسوقت سے ان پاک مقامون کے خادم ہوے ہین مولانا
سید علی سمہودی جو مدینہ شریف کے رہنے والے تھے تاریخ مدینہ مین لکھتے ہین کہ ابن نجار نے لکھا ہے
کہ سن پانسو چون مین ربیع الثانی کے مہینے مین قاسم ابن مہنی کے زمانے مین ایک بلی حجرہ اور مسجد کے
بیچ مین مرکر سوکھہ گئی تھی بنان حبشی جو خصی یعنی خواجہ سرا تھا اور حجرہ کے خادمون مین سے تھا
وہ اوترا اور اوسکے ساتھہ دو آدمی اور اوترے اُنہونے اوسکو نکالا یہان معلوم ہوا کہ خواجہ سراؤن کو
یہ خدمت بہت مدت سے ہے سبحان اللہ محمدی شریعت کے ہر ہر حکم مین اللہ کی رحمت کا جوش
ہے جن لوگون کو موسائی شریعت مین اللہ نے اپنے گھر مین اور پاک جماعت مین جانیکا اذن نہین
دیا تھا یہان اونہین کو اپنے گھر کا خادم بنایا اسوقت کے غم کے بدلے اونکو اتنی بڑی خوشی
اور بشاشی بخشی حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین اسرائیلیون کے ایک فرقہ کے سوا
کسیکو اللہ کے گھر مین جانیکا حکم نتھا اب اسرائیلیون کے سوا دوسری قوم مین حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرکے غیر قوم کو اپنا کرلیا اور اپنے گھر مین اونکو بسایا اور سب
قومون کے محمدیون کو اذن عام دیا کہ سب میرے پاک مقامون مین آؤ مکہ مین اور منے
مین قربانیکا مقام ٹھرایا ہر قوم کے محمدی لوگ وہان قربانیان لاتے ہین کسی قوم کو کسی
مقام مین روک نہین اللہ کا دربار عام کھلا ہوا ہے جسوقت جسکا جی چاہے آوے توراۃ
شریف کو دیکھو کیسی کیسی قیدین تھین یہان سب قیدین اوٹھا دین وہ شریعت جلالی تھی
ہر وقت ہر ایک کو آنے کا حکم نہ تھا حضرت ہارون علیہ السلام کو حکم تھا کہ اندر کے درجے
مین ہر وقت نہ آوین اور جب آوین تو کئی طرح کی قربانیان لاوین جسکا بیان تیسری سورت کے
مین سولھوین باب مین ہے اور اکیسوین باب مین ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام
کی نسل مین جسکے بدن مین کچھہ نقصان ہو جیسے اندھا یا لنگڑا وہ کبھی اندر کے درجے مین داخل
نہو اور قربانی کی جگہہ کے پاس بھی نہ آوے محمدی وقت مین دیا رحمت کا جوش مین آیا

جو ایمان لایا اوسکو اللہ نے اپنا نزدیکی بنایا یا اللہ تیرا شکر کس زبان سے ادا کرین کہ تو نے ہمکو اپنی پیاری پیغمبر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحم کی ہوی امت مین پیدا کیا اور اپنی دونون گہرونمین آنیکا سب ایمان والون کو
اذن عام دیا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کا ظہور دکہا دیا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ اجنبی لوگ اور خوجہ سرا حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین بہت تکلیف مین رہتے تہے لیکن
انجیل پاک نے ان سب باتون کو موقوف کردیا اللہ تعالے نے اقرار کیا کہ جو میری تابعداری کرینگے
مین اونکو اپنے پاک پہاڑ پر لاؤنگا پاک پہاڑ سے صیہون پہاڑ مراد ہے یہ لکہکر پادری نے سوچا
کہ صیہون پہاڑ اور مسجد بیت المقدس محمدیون کے قبضہ مین ہے یہ سوچکر بات بدل دی اور
لکہدیا کہ صیہون پہاڑ سے اور اللہ کے گہر سے عیسائی جماعت مرادہی یعنے بت پرست لوگ عیسائی
ہوجاوینگے اور قربانی سے محبت اور ایمان مرادہی جیسا کہ کالون کہتا ہی ای پادریو حضرت موسی علیہ
السلام کی شریعت مین بہی غیر قومون کے لوگ ایمان مین داخل ہوتے تہے توراۃ مین جابجا اونکا ذکر
ہی مگر اللہ کے گہرمین آنیکا حکم نہ تہا یہان اللہ نے صاف وعدہ کیا کہ ساری قومون کے لوگ
اللہ کے گہرمین آوینگے اللہ نے اپنے کعبہ کا اور مدینہ پاک کا خادم خواجہ سرا اون کو بنا کر آیتونکا
مطلب صاف کہولدیا اسکے بعد اللہ تعالے اسرائیلیون سے وعدہ کرتا ہے کہ اسرائیلیون مین جو
ایمان والے لوگ ہین اور اونکے ساتھ کچہہ اور قومون کے لوگ بہی ایمان لائے ہین اونکی ساتھ اور
زیادہ ایمان والون کو جمع کرونگا محمدی وقت مین اسبات کا خوب طرح ظہور ہوا ستاونوان باب
اس باب مین یہودیون کی بت پرستی کے اوپر اللہ نے بڑے بڑے قہر اور غضب کے کلمے فرمائی
ہین اور جو یہودی بت پوجتے تہے اونکو خوب رسوا کیا ہے بعد اسکے تیرہوین آیت مین فرماتا ہی
لیکن وہ جسکا بہروسا مجہپر ہے زمین کا وارث ہوگا اور میرے پاک پہاڑ کو میراث مین پاویگا تب
یہ بات کہی جاویگی ارے تم راہ کو اونچا کرو اونچا کرو خوب برابر کرو میری گروہ کے راستہ سے
اُس چیز کو جو ٹہوکر کہلاتی ہے [illegible] اوٹہا لیجاؤ ای ایمان والو اللہ تعالے نے یہان صاف بتا جناب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کا بتلایا صیہون پہاڑ کی پاک مسجد پر اللہ نے اونکو معراج کی رات مین
پہونچایا شام [illegible] تک پہنچایا آپکے بہت آگے تک صیہون اور ملک شام پر جا کم ہی بعد اسکی اللہ
فرماتا ہی کہ اسوقت [illegible] ہوگا کہ رستہ صاف کرو دین کی سیدہی سڑک طیار کرو

جن چیزون سے لوگ ٹھوکر کہاتے ہین اون چیزون کو ہٹا دو یہ صاف اشارے محمدی شریعت کیطرف ہین اس شریعت مین ٹھوکر کہلانی والی چیزونکو ہٹا دیا تصویرون کا بنانا اور شراب پینا حرام کردیا اور نجوم کے علم کا سیکھنا منع کردیا ان چیزون کی باعث سے بہت لوگ بہک جاتے تھے اسطرحکا بیان چالیسوین باب مین بھی ہوچکاہے وہان صاف فرمایاہے کہ عرابا مین یعنی جنگل مین ہمارے خدا کے لئے ایک سیدھی شاہراہ طیار کرو پادری طامس اسکاٹ لکھتاہے کہ بعضون نے اسکا یہ مطلب سمجھا ہیکہ خسرو بادشاہ نے جو بیت المقدس کے بنانیکا اشتہار دیا تھا یہ اوسکی خبر ہے پہر پادری اسبات کو رد کرتاہے اور لکھتا ہے کہ خسرو نے اسطرح سے لوگون کو نہین بلایا تھا یہ کلام اللہ کا اپنے خادمون سے ہی کہ ایمان والون کے لئے اور توبہ کرنے والون کے لئے رستے کو طیار کرو سڑک کو برابر کرو انسٹھوان باب اس باب مین پہلے اسرائیلیون کے گناہون کی شکایت ہے پہر پندرہوین آیت مین اللہ فرماتاہے خداوند نے دیکہا اور اوسکی آنکھون مین برا معلوم ہوا کہ عدالت نہین اور اوسنے دیکہا کہ کوئی مرد نہین اور تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کرنیوالا نہین سو اوسہی کے بازو نے اوسکے لئے نجات کی اور اوسکی سچائی نے اوسی سنبھالا اوسنے سچائیکو بکتر کے مانند پہنا اور نجات کا خود اپنے سر پر رکہا اور اوسنے لباس کی جگہ انتقام کی پوشاک پہنے اور غیرت کا جبہ اوڑہا جیسے اونکی اعمال ہین ویسی اونکو جزا دیگا اپنے بیریونپر قہر کریگا اور اپنے دشمنون کو سزا دیگا ہان دریای ملکون کو پورا بدلا دیگا تب وے جو پچھم مین ہین خداوند کے نام سے ڈرین گے اور جو پورب مین ہین اوسکے جلال سے ترسان ہونگے جب دشمن باڑھ کی مانند چڑھ آویگا تو خداوند کی روح اوسکے مقابل ایک نشان کھڑا کریگی پادری طامس اسکاٹ لکھتاہے کہ یہ پیش خبری آیندہ زمانہ مین پوری ہونیوالی ہی اور یہ جو خبر دی ہے کہ اونمین کوئی شفاعت کرنیوالا نہین تو یہ مطلب ہوسکتاہیکہ خراب اور باغی لوگ پہلے پیدا ہونگے بعد اوسکے یہ عمدہ تبدیلی ہوگی یا تو یہودی جو عیسائیون کے بڑے دشمن ہین یا وہ لوگ جو پیغمبرون اور فرشتون کی مورتین رکہتے ہین ای پادریو یہودی اور جھوٹے عیسائی جو پیغمبرون اور فرشتون کی مورتین پوجتے تھے اونکے وقتمین کوئی نبی نہین تھا جو شفاعت کرے اللہ نے آپھی اپنے قدرت کے بازو سے اپنے سچے دین کو قوت دی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اور قرآن کے

وسیلہ سے اپنے غضب اور قہر کے صفت کو کافرون پر ظاہر کیا اور اپنے سچائی کو اور نجات کی راہ
کو ایمان والون کے لئے ظاہر کیا دریای ملکون کے یعنی عرب کے شہرون مین جو بت پرست
اور بے ایمان یہودی تھے اونپر خوب جہاد ہوا تب لوگ پورب اور پچہم کے اللہ سے ڈرنے لگے
جب کبھی دشمن طوفان کے بہاؤ کیطرح چڑھ کر آئے ادھر بھی محمدیون نے اللہ کی مدد سے محمدی
جھنڈا جہاد کا کھڑا کر دیا اوسوقت سے آجتک یہی قاعدہ جاری ہے سنن ابی داؤد مین ہے
کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد جاری ہے جسوقت سے اللہ نے مجکو بھیجا
یہانتک کہ اس امت کے پچھلے لوگ دجال سے لڑینگے اللہ فرماتا ہی وبالصیون جومل و
لشابی بشیع بیعقوب اور وہ بچانے والا صیہون کے لئے آویگا اور اونکے لئے جو یعقوب مین
بدی سے باز آتے ہین خداوند فرماتا ہے یہ ترجمہ جو ایک پادری نے کیا ہے بہت ٹھیک ہے
عبرانی مین لام کا حرف ہے لام کے معنے ہین واسطے تو لفظی معنی یہ ہین کہ آویگا صیہون کے
واسطے بچانیوالا تو مطلب یہ ہوا کہ وہ اللہ کے حکم سے صیہون کو بت پرستون کے ظلم سے بچا
دیگا مگر پادری میتھر نے کچھ سوچ کر یون ترجمہ کر دیا کہ صیہون مین آویگا تا کہ حضرت عیسی
علیہ السلام کی خبر ٹھہر جاوی کیونکہ وہ صیہون مین تشریف لائے مگر یہ نہ دیکھا کہ حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک بھی معراج کی رات مین شہر صیہون مین مسجد بیت المقدس
مین آئے تھے آپھی نے اللہ کے حکم سے اوس پاک شہر کو اور پاک مسجد کو بت پرستون کے
ظلم سے آجتک بچایا حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد وہ سارا شہر مسجد سمیت برباد کیا گیا تھا
اونکی خبر یہ ہرگز نہین ہوسکتی پھر جو لشابی کا لفظ ہے اوسمین بھی لام ہے اور معنی یون ہین کہ
بدی سے باز آنیوالون کے لئے یعقوب مین اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام
کے نسل مین جو لوگ ایمان لاوینگے اونکو وہ اللہ کے حکم سے بچا دیگا یہان بھی پادری میتھر نے
لام کے معنے یون لکھدئے کہ اُنھین کے درمیان جو یعقوب مین بدی سے باز آتے ہین یہ
معنے اس لئے لکھدئے کہ حضرت عیسی علیہ السلام حضرت یعقوب کی نسل مین پیدا ہوئی ہین
یہ اونکی خبر ٹھہر جاوے مگر بچانیوالے کے لفظ کیطرف سے پادری نے آنکھ بند کر لی ارشاد ہوتا
ہے اور مین جو ہون سو اونکے ساتھ میرا عہد یہ ہے خداوند فرماتا ہے کہ میری روح جو تجھپر ہے

ور میری باتین جو مین نے تیرے منھ مین ڈالی ہین تیرے منھ سے اور تیری نسل کی منھ سے
اور تیری نسل کی نسل کے منھ سے اب سے لیکے ہمیشہ تک جاتی نہ رہینگے خداوند کا یہی ارشاد ہے
اے ایمان والو پہلے فرمایا کہ اونکے ساتھ میرا عہد یہ ہے یعنے اون قومون کے ساتھ جو عجم اور یورپ
سے آوینگے اور اون اسرائیلیون کے ساتھ جو محمدی ہو جاوینگے پھر فرمایا کہ میری روح
جو تجھپر ہے یہ اشارہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے جو صیہون کا بچانیوالا ہی اسکا
مطلب دوسرے لفظ مین کھولدیا کہ میری باتین جو مین نے تیرے منھ مین ڈالین ان کتابون
مین جا بجا یہ محاورہ ہی کہ دوسری بات سے پہلی باتکا مطلب کھلجاتا ہی معلوم ہوا کہ روح سے
مراد اللہ کا کلام ہے جیسا کہ قرآن مجید مین اللہ فرماتا ہے وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا
مِنْ أَمْرِنَا اور اسی طرح ہمنے پیغام بھیجا تیری طرف روح کو اپنے حکم سے اللہ فرماتا ہی کہ مین
اُسوقت اقرار کرونگا کہ تیرے منھ سے اور تیری نسل کے منھ سے میرا کلام جاتا نہ رہیگا
جامع ترمذی مین ہی کہ ہمارے پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ مین تم مین قرآن کو اور اپنے اہل بیت کو چھوڑے جاتا ہون یہ دونون
جدا نہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض پر آوینگے اور اللہ تعالے قرآن مین فرماتا ہے إِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ یعنے ہمنے اوتاری نصیحت اور ہم اوسکے نگہبان ہین دیکھو
اس وعدہ کے موافق قرآن شریف کا ایک ایک حرف باقی ہی کسی کی مجال نہین کہ ایک حرف بڑھا
سکے یا گھٹا سکی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل مین قرآن اور حدیث کے جاننے والے
اجتک باقی ہین اور دینی نسل مین جو قرآن اور حدیث کو ایک سے ایک سیکھتے چلے آتے ہین
اونکا سلسلہ اجتک باقی ہی اور اسمین یہ بھی اشارہ ہی کہ قرآن اور حدیث زبانون پر بھی
جاری رہیگا کچھ لوگ ہر زمانے مین اوسکو زبان سے بھی بیان کرتے رہینگے اگرچہ اکثر لوگ
بگڑ جاوین مگر ایسا نہین ہوگا کہ فقط کاغذون پر حرف رہجاوین اور زبان سکے بند ہوجاوے
حدیث مین فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے حق پر رہینگے اور غالب رہینگے کوئی اونکا کچھ
بگاڑ نہین سکیگا **ساٹھوان باب** اوٹھو روشن ہو کہ تیری روشنی آئے اور خداوند
کے جلال نے تجھپر طلوع کیا ہی کہ دیکھ تاریکی زمین پر چھاجاویگی اور تیرگی قومون پر اور خداوند
تجھپر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجھپر نمود ہوگا اور قومین تیری روشنی مین اور بادشاہ

تیرے طلوع کی تجلی پر چلین گے آئ محمدی بہائیو آگے بڑھو کر اللہ تعالےٰ نے اپنے گھر کا لفظ اور اللہ کے شہر کا لفظ
فرمایا ہی معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اپنے گھر کو اور اپنے شہر کو خوشی سناتا ہی کہ نور اللہ کا تجھپر ظاہر ہوگا اور سب قومونکو
اوس نور مین اللہ کی راہ ملیگی یہ خطاب مکہ سے اور کعبہ سے ہے یا یروشالم سے اور مسجد بیت المقدس سے
مگر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہان ذکر مکہ اور کعبہ کا ہی مگر پادریون کے فریب سے ہشیار رہو
عربی ترجمہ توراۃ کا اور صحیفون کا جو ۱۸۳۱ء عیسوی مین لندن مین چھپا ہے اوسمین یروشالم کا
لفظ بڑھا دیا اور یون لکھدیا کہ اوٹھ روشن ہو ای یروشالم کہ تری روشنی آئی اللہ کا شکر ہی کہ اوسلئے
ہمکو عبرانی توراۃ دکھلادی اور پادریون کا بڑھاؤ اور گھٹاؤ دکھلادیا اللہ تعالے یہ بتادیتا ہی کہ
قومونپر اندھیرا چھاجائیگا اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ جن قومونپر نور چھایا ہوا ہے اونپر اندھیرا چھاجاویگا
حضرت عیسی علیہ السلام کیوقت کی یہ خبر نہین ہی کیونکہ اوسوقت تک اسرائیلیون کے سوا کسی
قوم مین ایمان نہ تھا یہ تاریکی بہت بڑی مدت سے چھائی ہوئی تھی پھر حضرت عیسی علیہ السلام کے
بعد اونکی نائبون نے اور بہت قومون مین ایمان پہیلایا پھر آخر کو بہت لوگ حضرت عیسی علیہ السلام
کو خدا سمجھنے لگے یہ اندھیرا تین سو برس تک چھایا رہا تو یہ لفظ اوسوقت پر مطابق ہی جسمین بہت
سے قومون مین نور پھیل گیا تھا پھر اونپر اندھیرا چھا گیا پھر اللہ نے اپنا نور اپنے گھر کے اوپر پھیلا
دیا اس نور مین بہت قومون نے اللہ کو پہچانا اب اللہ کی قدرت دیکھو پادری طامس اسکاٹ اقرار
کرتا ہی کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت کی نہین ہوسکتی لکھتا ہی کہ یہودیون نے حضرت داؤد
اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے وقت کا سا آرام اور اقبالمندی کبھی نہین پائی لیکن پیشخبری
جسمین بڑے جلال کا ذکر ہی حضرت عیسی علیہ السلام کے آنیکے وقت مین اور اونکے آسمان پر جانے
کے بعد بھی اس پیش خبری کا ظہور نہین ہوا خداپرستون کی جماعت بیشک بہت بڑھ گئے تھے اور
پاک ہوگئی تھی لیکن وہ بہت تکلیف مین تھی اور اونہون نے بہت مصیبتین اوٹھائین قسطنطین کے
پلٹا کہانے کے وقت تک اور اوسوقت سے کچھ تھوڑی سی اقبالمندی نمایشی پائی تھی لیکن اونکی
پاکیزگی بہت آلودہ ہوگئی تھی اور مکار لوگ اوسمین بھر گئے تھے اور بہت فرقون مین تقسیم ہوگئی
تھے اور بہت خراب شرارتون سے اپنے تئین بے عزت کردیا تھا رومیون کی سلطنت برباد
ہونے کے بعد کلیسیا یعنے عیسائی جماعت بہت تکلیفون اور مصیبتون مین پڑی جسمین کہ پہلی والے

عیسائیون سے بہت کم فرق تھا اور کلیسیا کے پوربی حصہ مین اسلام پہیل گیا تھا اسلیے ابھی تک کوئی
ایسا ماجرا ظہور مین نہین آیا جو اس پیش خبری کے مطابق ہوتا سو عقل سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس خبر کا
ظہور آیندہ زمانہ مین ہوگا اور بت پرست لوگ اس جماعت مین داخل ہو جاوینگے اور بت پرست
اور یہودی عیسائی ہو جاوینگے بقول لوتھر کے ای پادریو تمہارا پادری لوتھر نور کو چھوڑ کر
اندھیرے کیطرف بھٹک گیا دیکھو یہ نور اسلام کا جو مکہ سے چمکا اور تمہاری سلطنت روم کے
پوربی حصہ مین یعنی ملک شام اور یروشالم مین اور تمام جہان مین پھیل گیا ہی وہ نور ہی جسکی الہ
نے خوشی سنائی تھی دیکھو بہت سے بت پرست اور یہودی اور عیسائی اس دین مین آئے اور انہوںنے
انکی سب مصیبتون سے نجات پائی اور قسطنطین کے مذہب والے پادریون کی مکاری اور شرارت سے
بھی بچ گئے اب اس نور کو چھوڑ کر آیندہ کی راہ دیکھنا بہت بڑی نادانی ہے ارشاد ہوتا ہی اپنی آنکھین
اوٹھا کر چارون طرف نگاہ کرو وی سب کے سب اکٹھے ہوتے ہین وے تجھ پاس آتے ہین تیرے بیٹے دور
سے آوینگے اور تیری بیٹیان گود مین اوٹھائی جاوینگے تب تو دیکھی گی اور روشن ہو گی
ہان تیرا دل ڈریگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیرے پاس پھیریگی اور قومونکی
دولت تیرے پاس جمع ہوگی اونٹ کثرت سے آکے تجھے چھپالینگے مدیان اور عیفاہ
کے جوان اونٹ وی سب جو سبا کے ہین آوینگے وی سونا اور لبان لاوینگے اور خداوند
کی تعریفونکی بشارتین سناوینگے قیدار کی ساری بھیڑین تیری پاس جمع ہونگے نبایوت کی
مینڈھی تیری خدمت مین حاضر ہونگی وی میری منظوری کیواسطے میرے مذبح پر یعنے قربانی کے
مقام پر چڑہائی جاوینگے اور مین اپنے شوکت کے گھر کو بزرگی دونگا ای محمدی بھائیو دیکھو اللہ
کن قومون کے پتے دیتا ہے توراۃ شریف کی پہلے سورت کے پچیسوین باب مین ہی کہ ابراہیم
علیہ السلام کی ایک بی بی جنکا نام قطورہ تھا اونسے مدیان پیدا ہوئی اور مدیان سے عیفاہ
پیدا ہوی مولانا محمد امین بغدادی سبائک الذہب مین لکھتے ہین کہ قوم مدین کا ملک شام کی کنارے
پر حجاز کے نزدیک تھا اونہین میں حضرت شعیب علیہ السلام بھیجے گئے جو عیفاہ ابن مدین کی نسل
مین تھے توراۃ کے اوسی باب مین ہی کہ اسمعیل علیہ السلام کے پہلوٹھے بیٹے نبایوت ہین اور قیدار
دیکھو اللہ تعالے عرب کی قومون کا پتا و پتا ہے اپنے گھر سے فرماتا ہی کہ بہت اونٹ کثرت سے تجھ پاس

آوینگے پھر اون اونٹون کا یہ پتا دیا کہ مدیان اور عیفاہ کے جوان اونٹ پھر فرماتا ہی کہ وے سب جو سبا کے یعنے وہ جو یمن کا ایک شہر ہے وہان کے لوگ آوینگے سونا اور لُبان لاوینگے حضرت ارمیا علیہ السلام کے چھٹے باب کی بیسوین آیت مین ہی کہ سبا سے لُبان یروشالم مین آتا تھا مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ طب نبوی مین لکھتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بَخِّرُوا بیوتکم باللُّبان والسَّعتر والمُرّ یعنی خوشبودار کرو اپنی گھرون کو لبان اور سعتر اور مُر سے اس حدیث کو ابو یعلٰے اور ابن سُنی نے روایت کیا ہی اور اسکی سند مین ابن لہیعہ ہین **فائدہ** ابن لہیعہ حدیث کے بڑے جاننے والے تھے مگر آخر مین اونکی یادداشت مین کچھ خلل پڑ گیا تھا اتنی بات سے اعتبار بالکل جاتا نہین رہا مولانا سید علی سمہودی مدنیؒ وفاء الوفا مین لکھتے ہین کہ تقی فاسی نے حافظ رشید الدین ابن منذری کی ہاتھ کے لکہی ہوی سے نقل کیا ہی کہ سن پینسٹھ مین ابن الزبیرؓ نے کعبہ کا بنانا تمام کیا اور کہا جاتا ہی کہ اُنھون نے پگھلای ہوی رانگے سے بنایا جسمین ورس ملی ہوی تھی اور کعبہ کی اور اوسکے ستونون کے درمیان مین سونے کے پترے لگائی اور اوسکی کنجیان سونیکی بنائین قیدار کی نسل قریشی لوگ تھے جو مکہ کے رہنے والے تھے اور مدینہ کے لوگ بعضون کے نزدیک نبایوت کے نسل مین تھے حافظ ابن حجر عسقلانی کے نزدیک صحیح یہی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ ان قومون کے لوگ بھیڑے اور مینڈھے لیکر آوینگے اور اللہ کے نام پر اللہ کی خوشنودی کے واسطے قربانی کے مقام پر قربانیان چڑہاوینگے اگرچہ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی عرب لوگ قربانیان کرتے تھے مگر وہ لوگ بت پرستی اور شرک مین گرفتار تھے تو انکا حج اور قربانی اکارت تھے جب محمدی دین مین آئی تب اونکی قربانی اور حج قبول ہوا اسلئے فرمایا کہ اونکے بھیڑین اور مینڈھے میری منظوری کے لئے چڑہائی جاوینگے یعنے اوسوقت اونکی قربانیان قبول ہونگی ارشاد ہوتا ہی یہ کون ہین جو بدلی کی طرح اُڑتے آتے ہین اور کبوترون مانند اپنے کابک کیطرف بیشک دریائی ملک میری راہ تکین گے ترسیس کے جہاز پہلے آوینگے کہ تیرے بیٹون کو اونکی روپی اور سونے سمیت دور سے خداوند تیرے خدا اور اسرائیل کے قدس کے نام کے لئے لاوین

کیونکہ اوسنے تجھے بزرگی دی ہی جان کیٹو پادری نے اپنے لغت مین لکھا ہی کہ ترسیس ایک شہر ہے
جہان سے جہاز سوداگری کے میڈیٹیرین کو یعنی دریای روم کو جایا کرتے تھے اور یہ شہر ملک
اسپین مین یعنے اُنڈلس مین ہے پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہی کہ مسلمان لوگ ایک مدت تک
میڈیٹیرین یعنی دریای روم مین جہازی ہنر مین سب قومون پر غالب رہے اور اونکے جہاز
خواہ جنگی یا تجارتی بڑے بڑے ہوتے تھے اور عبد الرحمن جو ہسپانیہ کا یعنے اندلس کا بادشاہ
تھا اوسنے ایک ایسا بڑا جہاز بنایا تھا کہ اتنا کسی ان ملکون مین کسی نے نہ دیکھا تھا بہت ایسے ذکر
مین جنسے ثابت ہوتا ہی کہ مسلمانون کے جہاز بڑے بڑے بنتے تھے غالب یون ہی کہ ہسپانیہ
کے نصرانی جو بڑے بڑے جہاز بناتے ہین اونکے جہاز مسلمانون کے جہازون کی نقل ہین
ای ایمان والو اس خبر کا یون ظہور ہوا کہ ملک اُنڈلس یعنی ترسیس مین دین محمدی پہیلا
اور محمدیون نے بڑے بڑے جہاز بنائی اور جہازون پر سوار کرکے لوگون کو دور دور سے کعبہ شریف
کے حج کیواسطے لائے ارشاد ہوتا ہی اور اجنبیون کے بیٹے تیری دیوارین اٹھاوینگے اور اونکے
بادشاہ تیری خدمت گذاری کرینگے اگرچہ مین نے اپنے قہر سے تجھے مارا پر اپنی مہربانی سے
مین تجھپر رحم کرونگا اور تیرے پھاٹک نت کھلے رہینگے وہی دن رات کبھی بند نہووینگے تاکہ قومون
کی دولت کو تیرے پاس لاوین اور اونکے بادشاہون کو دھوم دھام کے ساتھ کہ وہ قوم اور
وہ بادشاہت جو تیری خدمت گذاری نہ کریگی برباد ہوجاویگی ہان وہ قومین ایکسخت ہلاک کی جاوینگی
لبنان کا جلال تجھ پاس آویگا سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتھ تاکہ مین اپنے مقدس مقام کو آراستہ کرون
اور اپنے پاؤن کے مقام کو رونق بخشون اور تیرے غارتگرون کے بیٹے بھی اور ایک ترجمہ مین
یون ہی کہ جنہون نے تجھپر ظلم کیا اونکے بیٹے بھی تیرے آگے جھکتے ہوے آوینگے ہان وے سب
جنہون نے تیری حقارت کی تیرے پاؤن پر پڑینگے اور وے خداوند کا شہر اسرائیل کے قدوس کا
صیہون تیرا نام رکھینگے ای ایمان والو لبنان ملک شام مین ایک کوہستان ہی وہان شمشاد
اور بلوط سرسبز رہتے ہین بادشاہون کے احوال مین جو کتاب ہی اسمین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام نے لبنان سے سرو اور صنوبر کے بہت درخت کٹوائے اور وہ لکڑیان مسجد بیت المقدس
مین لگائین سو اللہ تعالے اپنے گھر سے فرماتا ہے کہ لبنان کا جلال تجھ پاس آویگا اسکا کھلا ہوا مطلب

ہجا اور مقامون کے موافق ہو وہ یہ ہے کہ اللہ کعبہ سے اور مکہ سے فرماتا ہی کہ جو بزرگی اللہ نے ملک
شام کو دی ہی وہ تجھ مین آوی گی جیسا کہ پینتیسوین باب مین ہوچکا ہی کہ بیابان اور ویرانہ شادمان
ہوگا اور جنگل خوشی کریگا لبنان کی شوکت اور کرمل اور سرون کی شرافت اوسے دیجائیگی یہان پادریون نے
یہ مطلب لکھا ہی کہ جس ملک مین خدا پرستی نہین ہے وہان اللہ کی تعریف اور اوسکا نام پھیل جاویگا
اور لبنان اور ملک شام مین جیسا نور ایمان کا پھیلا ہوا تھا وہ رونق اوسکے بدلے دوسرے ملکون کو
دیجائیگی اب ہم کہتے ہین کہ یہان پینتیسوین باب کی آیت کا مطلب صاف کھل گیا معلوم ہوا کہ وہان
عرب کے بیابان کا ذکر تھا جہان کعبہ ہے جو لفظ وہان سارے بیابان سے یعنے عرب سے فرمایا
تھا وہی لفظ یہان خاص اپنے گھر سے اور اپنے شہر سے فرمایا کہ لبنان کی جو بزرگی اور عزت ہے
وہ تجکو دیجائیگی اور حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ کے گیارہوین باب مین ہی اے لبنان تو اپنے
دروازون کو کھولدے تا کہ آگ تیرے دیودارون کو کھاجاوے ہای سرو کے درختو تم نوحہ کرو اسلیے
کہ دیودار گرگئے کیونکہ شاندار غارت ہوئے ہین اے باسانی بلوط کے درختو تم فغان کرو کیونکہ
محافظ بن کا گرا ہے اس جگہ پر پادری طامس اسکات لکھتا ہی کہ یہان لبنان بیت المقدس
کو فرمایا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مسجد بنائی ہوئی تھی دیودارون سے یا یہ معنے کہ شہر بھرا ہوا تھا عزتدار
اور مالدار لوگون سے یہ خبر بیشک بیت المقدس کی اوس بربادی کی ہی جو رومیون کے ہاتھ سے
ہوئی اے محمدی بھائیو دیکھو بیت المقدس مین لبنان کے درختون کی لکڑی لگی ہوئی تھی اس باعث
سے اوس مسجد کا نام بھی لبنان ہوگیا اب اسجگہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین بھی یہ معنے
بہت صاف ہین کہ لبنان کی یعنے بیت المقدس کی بزرگی اور شان جیسی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کے وقت مین تھی وہ اے کعبہ تجھ مین آویگی اور تجھ مین سے بت نکال کر پھینک دی جاوینگے اور
اللہ کے پوچھنے والے تجھ پاس اللہ کو پوجینگے اور حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ مین سرو اور
دیودار کے درختون سے عزتدار لوگ مراد ہین تو یہان بھی ایک معنے یہ ہوسکتے ہین کہ لبنان کے
پہاڑ سے اور بیت المقدس سے عزتدار ایماندار لوگ تیری زیارت کو آوینگے سو ایسا ہی
ہوا کہ ملک شام کے بہت لوگ جو یہودی اور نصرانی تھے محمدی دین مین آئے اور کعبہ کے حج کو
بڑے شوق سے آتے ہین اس کتاب کے اکتالیسوین باب مین ہوچکا ہے کہ مین بیابان مین دیودار

اور آس اور بلسان اور سرو اور صنوبر کے درخت لگاؤنگا وہان پادری نے یہ مطلب لکھا ہے
کہ خشکی کے درخت جو لین اور پہلین گے جنگل مین بت پرستون کے ایک مین اور اسکا ثبوت
خوب طرح لوگون کے دلون مین سما دیگی دیکھو یہ درختون سے اچھے لوگ مراد ہین اسی طرح بیان کئے
ایک مطلب یہ ہے کہ لبنان جو ملک شام کا آباد کوہستان ہے وہان بہت محمدی درخت پیدا
ہوگئے ہین آخر زمانہ مین کامل ایمان والے لوگ جو لبنان کے رہنے والے ہونگے کعبہ کی زیارت
کو آوینگے یہ بات صحیح ہی اولیاؤن کی کتابون مین مشہور ہے کہ لبنان مین اللہ کے بڑے بڑے ولی
صاحب کرامات رہتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ جو لوگ تیری حقارت کرتے ہین وہ تیرے آگے سر
جھکاوینگے اور اللہ کا صیہون تیرا نام رکھینگے اسکا مطلب یہ ہے کہ یہودی لوگ جو بیت
المقدس کو مانتے تھے اور کعبہ کے منکر تھے انمین جو محمدی ہوجاوینگے وہ کعبہ کو بھی صیہون کی
طرح مانینگے اور وہ صیہون جسمین مسجد بیت المقدس ہے وہ حضرت داود علیہ السلام کے وقت سے
حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک صیہون کہلاتا تھا اور یہان یون فرمایا کہ اللہ کا صیہون
تیرا نام رکھینگے معلوم ہوا کہ اوس صیہون کے سوا یہ ذکر دوسری جگہ کا ہے جسکا نام اخیر زمانہ
مین صیہون رکھا جائیگا اسکے یہ معنے کہ صیہون کیطرح تجکو بھی مانینگے اور کیا عجب ہے کہ مکہ کو بھی محمدی
اسرائیلی لوگ صیہون بولتے ہون ان کتابون کا محاورہ ہے کہ ایک مقام دوسرے مقام کے مشابہ
ہو تو اوسکا بھی وہی نام رکھدیا جاتا ہے جیسے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ مین مسجد بیت المقدس
کا نام لبنان رکھدیا گیا اور اگر پادری اسبات پر اڑے رہین کہ یہان صیہون کا نام ہے تو یہ خبر
صیہون کی ہے تو صیہون مین بھی ان بشارتون کا ظہور محمدی وقت مین ہوا کیونکہ حضرت عیسی ع کے
بعد اوس پاک شہر کو مسجد سمیت بت پرستون نے ڈھادیا پھر جھوٹے عیسائیون نے اوس پاک
مسجد مین بڑی برکت کے مقام پر گوبر کا ڈھیر لگادیا پھر محمدیون نے اوسکو پاک صاف کرکے بڑے
شوق سے آباد کیا لبنان کے اور عرب کے اور ہر قوم کے محمدی لوگ اوسکی زیارت کو آتے
ہین عرب لوگ صیہون مین موجود ہین عید کے دن قربانیان کرتے ہین سات سو برس ہوئی کہ یہود اور
نصاری اوس پاک مسجد مین جانے نہین پاتے محمدی لوگ اونکو وہان آنے نہین دیتے پادری تشریح
الکتاب کے مقامات المعروف کے چوبیسوین صفحہ مین لکھتا ہے کہ مسجد کا احاطہ حرم شریف

کھلا تا ہے اوسمین کوئی نصرانی جانی نہین پاتا اور اگر دغا سے داخل ہو اور کھلجاوی تو ضرور اوسکو
قتل کرین آئی یاد رہے ان کھلی کھلی نشانیون سے دین محمدی کو برحق جانو محمدی ہوجاؤ یہ خیال مت
پکاؤ کہ اب ہم صیہون مین جا بیٹھینگے اور وہان اپنی حکومت کا زور دکھاوینگے اور اس نشانی سے
اپنے نئے دین کو سچا ٹھہراوینگے اللہ تمکو اس جھوٹے خیال سے توبہ دے آمین ارشاد ہوتا ہے
اسکے بدلے کہ تو چھوڑ دی گئی اور تجھسے نفرت ہوئی اور تجھپر گذرنیوالے نہین تجکو ہمیشہ کی شرافت
اور پشت در پشت کا سرور بناؤنگا تو قومون کا دودھ چوس لیگی اور بادشاہون کی چھاتیان
چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا بچانیوالا اور یعقوب کا قادر تیرا چھڑانیوالا ہون مین
پیتل کے بدلے سونا لاؤنگا اور لوہی کے بدلے روپا اور لکڑی کے بدلے پیتل اور پتھرون کے بدلے لوہا
اور مین تیرے حاکمون کو سلامتی اور تیرے عاملونکو صداقت بناؤنگا آگے کو کبھی تیری سرزمین مین
ظلم کی آواز سنی نجاویگی اور نہ تیری سرحدون مین خرابی اور بربادی کی تو اپنی دیوارون کا نام
نجات اور اپنے دروازون کا نام ستودگی رکھیگی آگے تیری روشنی دن کو سورج سے اور رات کو تیری
چاندنی چاند سے نہوگی بلکہ خداوند تیرا ہمیشہ کا نور اور تیرا خدا تیرا جلال ہوگا تیرا سورج پھر
کبھی نہ ڈھلیگا اور تیرے چاند کا زوال نہوگا کیونکہ خداوند تیرا ہمیشہ کا نور ہوگا اور تیرے ماتم
کے دن آخر ہوجاوینگے اور تیرے لوگ سب کے سب راستباز ہونگے وے ہمیشہ تک سرزمین
کے وارث اور میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میرے ہاتھ کی کاریگری ٹھہرینگے تاکہ میری
بزرگی ظاہر ہووے ایک چھوٹے سے ایک ہزار ہونگے اور ایک چھوٹے سے ایک قوی گروہ
ہونگی مین خداوند اوسکے عین وقت مین یہ سب کچھ جلد کرونگا آئی امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم دیکھو اللہ تعالے کعبہ شریف سے فرماتا ہے کہ تو چھوڑدیا گیا یعنے یہودیون نے تجکو چھوڑ
دیا اور تجھسے نفرت کی اسکے بدلے مین یہودیون کو اور سب قومون اور بادشاہون کو تیرا
خادم بناؤنگا بے ایمان بت پرست لوگون کے بدلے اچھے اچھے اللہ والے تجھمین
بساؤنگا تیرے حاکم دیندار رہینگے تجپر کوئی ظلم نہین کرنے پاویگا جیسا ابرہہ اور تبع نے
کیا ایسے ظالمونکا داؤ تجپر نہین چلیگا اللہ کا نور تجپر چھایا رہیگا اور تیرے لوگ وہ ہونگے
جنکو مین اپنے ہاتھ سے بناؤنگا یعنے اونکو ایمان دونگا یہ ایسا ہے گویا اونکو نئے سرے سے

بنایا ایک جہوٹا یعنے ایک ایسا شخص جو ظاہر مین کچھ سامان فوج لشکر نرکہتا ہوگا اور ہر طرف لوگ
اوسکے برخلاف ہونگے یکایک اللہ اوسکو غالب کردیگا اور بہت لوگ اوسکے تابع ہوجاوینگے اور وہ
اپنے دشمنون پر بہت قوی ہونگے یہ بتیا قرآن شریف مین بہی اللہ نے یاد دلایا ہی کہ توراۃ مین
محمدیون کی یہ صفت ہی کہ منکرون پر قوی ہین اور فرمایا کہ اوسکے عین وقت مین یہ معاملہ
بہت جلد ہوجائیگا یہ قید اس لیے لگادی کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہین ہے
کہ اونکی عین وقت مین جو لوگ ایمان لاے وہ قوی گروہ نہین ہوے دشمنونکا اونپر غلبہ رہا
پہر اونکے بعد بہی چہہ سو برس تک مظلوم رہے یہ صاف بتیا جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہی کہ آپکے سامنے آپکی امت کی بہت کثرت ہوی اور وہ دلکی بہی ایسے مضبوط تھے
کہ دشمنون کو ہر طرف اونہونے دبا لیا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جو جو نشان اوس
پتے مین بیان ہوی ہین بہت عمدہ ہین صیہون کی بڑی ترقی ہوگی بادشاہ اور قومین
اوسکی ترقی کے لیے دینگے جسطرح مہربان مان بچے کو دودہ دیتی ہے اور ترقی علم کی
اور پاکی کی اور آرام کی اور خدا پرستون کی اسقدر ہوگی گویا پرانی عمارت کے بدلے نئے
عمارت بنائینگے جسمین لوہے اور پیتل کے بدلے چاندی اور سونا لگایا گیا وہان صلح اور صفائی
ہوگی حاکم اور اوستاد اچھی ہونگی خود اللہ اوسپر چمکیگا نہایت تیزی سے اور ہمیشہ یہ چمک قائم
رہے گی اور ایماندار لوگ بڑھتے جائینگے اور تہوڑون سے بہت زیادہ اور بہت قوی ہوجائینگے
ای ایمان والو ان بشارتون کا ظہور مکہ اور صیہون دونوںمین تیرہ سو برس سے ہورہا ہے
مگر افسوس پادری اس نور سے بہاگتا ہی اور لکھتا ہی کہ ایسی ترقی ہمارے گرجا کی آسمان
مین ہوگی پہر لکھتا ہی کہ بہت دلیلون سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ ترقی زمین پر ہونی والی ہے
لیکن بہت دلیلین اسبات کو یاد دلاتین ہین کہ یہ رونق اور ترقی آسمان مین ہوگی پہر لکھتا ہے
کہ دیکہنے والا حیران ہوگا کہ بڑی لمبی مدت گذر گئی اور ابتک اس ترقی کا ظہور نہوا پہر
لکھتا ہی کہ اپنے وقت پر ان سب باتون کا ظہور ہوگا ای پادریو اور ای یہودیو کیون ادہر
اودہر بہٹکتے پہرتے ہو مکہ اور صیہون مین ان سب بشارتون کا ظہور دیکہو محمدی نور
مین آؤ ہمیشہ کی نجات پاؤ یا اللہ اپنے سب بندون پر رحم کر آمین فخر الدین رازی تفسیر

مین لکھتے ہین کہ اس جگہ صاف خطاب مکہ ہی سے ہے اور اگر کوئی کہے کہ یہ خطاب بیت المقدس سے ہے تو یہ
نہین ہو سکتا کیونکہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب جنگل کے ذکر سے اور اوسکی صفتون سے
بھری ہوی ہی اس سے معلوم ہوا کہ نصاریٰ اور یہود کا قول غلط ہے فخر الدین رازی کا مطلب
یہ ہی کہ اس پاک کتاب مین جا بجا جنگل کی آبادی کی بشارت ہی اور عرب کا ملک اوس وقت
مین جنگل کہلاتا تھا تو یہان بھی یہ خطاب بیشک کعبہ شریف سے ہی اکسٹھواں باب خداوند
خدا کی روح مجھ پر ہے خداوند نے مجھے مسیح کیا تا کہ مین مصیبت زدون کو خوشخبریان دون اوسنے مجھے بھیجا
کہ مین ٹوٹے دلون کو درست کرون اور قیدیون کے لیے چھوٹنے کی اور بندہون کے لیے قید
سے نکلنے کی منادی کرون کہ خداوند کے سال مقبول کا اور ہمارے خدا کی انتقام کے روز کا اشتہار
دون اور ان سبکو جو غم زدہ ہین تسلی بخشون کہ صیہون کے غم زدون کے لئی ٹھکانا کردون کہ اونکو
راکھ کے بدلے پگڑی اور نوحہ کے بدلے خوشی کا روغن اور اداسی کے بدلے ستایش کے
خلعت بخشون تا کہ وے سچائی کے درخت اور خداوند کے لگائے ہوے پودے کہلاوین کہ
اوسکا جلال ظاہر ہووے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یونانی ترجمہ مین اس فقرہ کا
ترجمہ یون ہی کھولنے کو قید خانہ اونکا جو بند ہے ہین اور بحال کرنیکو نظر اندھون کی لوقا نے
اپنی انجیل کے چوتھی باب مین لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام ہفتہ کے دن اپنے دستور پر
عبادت خانہ مین تشریف لے گئے اور پڑھنیکو کھڑے ہوی اور اشعیا نبی کی کتاب آپ کو دی گئی
اور کتاب کھولکر وہ مقام پایا جہان یہ لکھا تھا خداوند کی روح مجھ پر ہے اوسنے اس لیے مجکو مسیح
کیا کہ غریبون کو خوشخبری دون مجکو بھیجا کہ ٹوٹے دلون کو درست کرون قیدیون کو چھوٹنے کی اور
اندھون کو دیکھنے کی خبر دون اور جو بیڑیون سی گھایل ہین اونہین چھڑاؤن اور خداوند کے سال
مقبول کی منادی کرون اور کتاب بند کر کے اور خادم کو دے کے آپ بیٹھ گئی اور فرمایا کہ
آج یہ نوشتہ جو تمنے سنا پورا ہوا اس جگہ پادری طامس اسکاٹ یون سمجھا ہی کہ حضرت عیسیٰ
کا یہ مطلب ہی کہ یہ پیش خبری میرے حق مین تھی یعنی میری زبانی اللہ نے یہ خبر دی تھی کہ
مین یون خوش خبری دونگا سو آج مین نے یہ خوش خبری دی اور اس خبر کا ظہور ہوا اس
پادری نے یون بیان کیا ہی کہ اللہ کا مقبول سال حضرت عیسیٰ کے ظہور کا وقت ہی کہ اونکو حکم

دیا گیا کہ جو لوگ گناہون مین اور نفس کی خواہشون مین قید ہین اونکو ازادی کی خوشی سناؤن
او جسدن اللہ نے دشمنون سے بدلہ لیا وہ وہ دن ہی کہ روم کے بت پرستون کے ہاتھون
اللہ نے بی ایمان یہودیون کو قتل کروایا دوسرے معنے جو پادری نے لکھے ہین اوسکا بیان
یون ہی کہ یہ بات اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام سی کہوائی ہے کہ اللہ کی روح یعنے اوسکا کلام
مجھپر ہے یا روح القدس کا ظہور مجھپر ہے اللہ نے مجکو مسیح کیا یعنے پیغمبر کیا مسیح ان کتابون مین
سب پیغمبرون کو کہا جاتا ہی سو مجکو اس لیے پیغمبر کیا کہ مصیبت زدون کو خوشی سناؤن یہہ
حضرت عیسیٰ نے وہی خوشی سنائی اون سے بھی اس بشارت کا ظہور ہوا یہ نوشتہ پورا
ہوا اب ہم کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے خبر دینے سے اور زیادہ مطلب کھل گیا کہ
حضرت اشعیا علیہ السلام کی طرح جو حضرت عیسیٰ بھی آیندہ وقت کی خبر دیتے ہین معلوم ہوا
کہ اللہ کا مقبول سال آپکے بعد آنے والا تھا جسمین صیہون سچے دین والون سے آباد ہوا ہان
و حضرت عیسیٰ کے بعد جب بت پرستون نے صیہون کو ویران کیا وہ وقت ایمان والو
کے غم زدہ ہونے کا تھا عیسائی لوگ اگرچہ اوسوقت صیہون سے چلے گئے اور دوسرے شہر
مین امن امان سے رہے اور بے ایمان یہودی جو حضرت عیسیٰ کے دشمن تھے وہ قتل ہوے
اونکے قتل ہونے سے ایمان والون کو بے نہایت خوشی ہوے مگر اوس شہر کے اور مسجد کے
ویران ہونے سے بیشک غم کے دریا مین ڈوبے رہے بہلا کون ایمان دار کہہ سکتا ہے
کہ اوسوقت ایماندارون کو غم کے بدلے خوشی ملی تھی وہ وقت تو بیشک سچے عیسائیونکی
غم اور ماتم کا تھا پھر تین سو برس تک عیسائی لوگ بت پرستون کے ہاتھون قتل ہوتے رہے صیہون
کے غمزدون کو خوشی کہان ملی پھر اوس پاک مسجد مین وہ بڑے پتھر جسپر حضرت یعقوب علیہ السلام
نے فرشتون کو چڑہتے اوترتے دیکھا تھا جیسا کہ توراۃ شریف کے پہلی سورت کے اٹھائیسوین
باب مین لکھا ہے اوس بڑی برکت والی پتھر پر جھوٹے عیسائیون نے گوبر کا ڈھیر تین سو
برس تک لگا رکھا ایمان والون کے دلون پر غم کا صدمہ دن بدن بڑھتا گیا وہ مقبول
سال جسمین اللہ نے اپنے دشمنون سے بدلا لیا اور صیہون کو آباد کیا وہ سال ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے اوٹھ جانے سے چھٹا برس تھا محمدی لوگ جو سب پیغمبرون

کے عاشق ہین صیہون کے لیے نہایت غم مین تھے کہ کسی طرح یہ پاک شہر ہمکو مل جاوے تاکہ ہم
اوسکو مسجد سمیت آباد کرین اوس سالمین اُنہون نے اوسکو اللہ کے حکم سے جھوٹے عیسائیون سے
چھین لیا اور اس پاک مسجد کو گوبر اور کوڑے وغیرہ سے پاک صاف کرکے ایسا آباد کیا کہ جتک
اللہ کے حکم سے آباد ہے اللہ نے اوس غم کے بدلے اونکو یہ ہمیشہ کی خوشی اور یہ تعریف کا خلعت
بخشا کہ وہ سچائی کے درخت اور اللہ کے لگائی ہوی پودھی کہلای قرآن مجید مین اونکی تعریف
مین انجیل کی یہ مثال یاد دلائی کہ ایک کونپل نکلی پھر مضبوط ہوی پھر موٹی ہوی اور سیدھی کھڑی
ہوی اللہ نے یہ درخت ایمان کے اپنے ہاتھون لگائی ارشاد ہوتا ہی تب وی پُرانی اجاڑ مکانون
کو بناوینگے اور قدیم ویرانون کو پھر اوٹھاوینگے اور اون اُجاڑے ہوے شہرونکو پھر بناوینگے
جو پشت در پشت اوجاڑ پڑے تھے ای محمدی بھائیو یہ خبر صاف اون محمدیون کی ہی جنھون
نے شہر صیہون اور مسجد بیت المقدس کو اور ملک شام کے سب شہرون کو ایمان سے اور علم
سے اور مسجدون اور مدرسون سے آباد کیا اور طرح طرح سے رونق دی ارشاد ہوتا ہی
پردیسی آکھڑے ہونگے اور تمہارے گلون کو چراوینگے اور اجنبی کے بیٹے تمہارے لیے کھیتی
کرینگے اور تاکستان کے رکھوالے ہونگے ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گلہ چرانا ان کتابون
کی بولی مین حکومت کرنیکو کہتے ہین حضرت خزقیل علیہ السلام کے صحیفہ کے چونتیسوین
باب مین جابجا حاکمون کو اللہ نے چرواہا کہا ہی سو یہان بھی یہی مطلب ہی کہ پردیسی لوگ
تمہاری ملک مین آوینگے اور تمپر شریعت کے موافق حاکم ہوکر دین اور ایمان کی رونق بڑھاوینگے
یہ خبر صاف محمدیون کی ہی جو صیہون اور تمام ملک شام مین دین کے حاکم اور اوس پاک ملک
کے نگہبان ہوی اور جو یہودی اور نصرانی محمدی ہوگئی اونکو دین کی نعمتین اللہ کے حکم سے
دین حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جو پردیسی لوگ ایمان لائے تھے وہ اسرائیلیون کے نائب
بنکر اسرائیلیون پر حاکم نہین ہوے ارشاد ہوتا ہی اور تم خداوند کے کاہن کہلاؤگے وہ تمہین
ہمارے خدا کے خادم کہین گے تم قومونکے تحائف کھاؤگے اور اُنکی شوکت مین قایم مقام
ہوگے ای ایمان والو دیکھو یہان صاف مطلب کھل گیا کہ اور قوم کے لوگ جو پردیس سے آوینگے
تم اونکی شوکت مین قائم مقام ہوگے او جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوجاینگے وہ اونکے نائب بنینگے

یہ بات محمدی وقت مین ہوی حضرت عیسی علیہ السلام کے نائبون کے وقت مین نہین ہوے
یہ عرب کے محمدی حاکمون کے بشارت ہی جنہون نے محمدی اسرائیلیون پر حکومت کی مگر انکو بیت المقدس
کا کاہن یعنی خادم سمجھکر تحفے دیئے اور اونکی قدر اور منزلت پہچانی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ جو اسرائیلی لوگ عیسائی ہوے تھے اور تمام حواری اوسی قوم مین کے تھے اونہون نے اور اون اسرائیلیون
نے جو عیسائی وعظ کہنی والی تھے غیر قومون کے ایمان والون کو اپنا نائب بنایا وہ بہت زمانے تک اونکی
ماتحتی مین رہے دیکھو پادری اقرار کرتا ہی کہ حواریون نے اور اسرائیلی عیسائیون نے وعظ کہنی کے
واسطے غیر قوم کے ایماندارونکو اپنا نائب بنایا جو غیر قوم کے ایماندار تھے وہ اسرائیلیونپر حاکم نہین
ہوے تو یہ بشارت اونکی نہین ہوسکتی بیان تو اللہ اسرائیلیون سے فرماتا ہی کہ تم اونکی شوکت
مین قایم مقام ہوگے اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ بڑا دبدبہ اور بڑی حکومت اونکی ہوگی تم اے
اسرائیلیو اونکے نائب ہوگی پادری کچھہ ہی سوچکر اسکے بعد لکھتا ہی کہ اسکے معنے یہ ہین کہ بعضے غیر قوم کے
عیسائی اسرائیلی عیسائیون سے علم مین اور اللہ کی نزدیکی مین زیادہ ہونگے اور اسرائیلیون کو
تعلیم کرینگے ای پادریو اسکے بعد دیکھو اون پردیسیون کے حق مین دین اور دنیا دونون کی ترقی کا صاف صاف
بیان ہی ارشاد ہوتا ہی تمہاری شرمندگی کے بدلے دونا ملیگا وے اپنی رسوائی کے بدلے اپنے حصے
سے خوش ہونگے سو وی اپنے سرزمین مین دوچند کے مالک ہونگے اور اونہین ہمیشہ کی خوشی ہوگی
کیونکہ مین خداوند انصاف کو عزیز جانتا ہون اور غارتگری اور ظلم سے نفرت رکہتا ہون سو
مین سچائی سی اونکی کمائی دونگا اور اونکے ساتھہ ایک ہمیشہ کا عہد باندھونگا پادری لکھتا ہی کہ اسکا
مطلب یہ ہی کہ اسرائیلی اللہ والونکو اونکی ہمسائی یعنی بت پرست لوگ حقیر جانتے تھے سو اسکے بدلے
اب اونکو دونی عزت اور تعظیم ملیگی جب بت پرست لوک عیسائی ہوجائینگے ای ایمان والو محمدی دین
ملک ملک کے بت پرستون نے بتون کو توڑا اللہ کا دین قبول کیا جو اسرائیلی محمدی ہوے
اونکو اگلی مصیبتون کے بدلے دونی عزت ملی دیکھو پہلے فرمایا کہ تمہاری شرمندگی کے بدلے
دونا ملیگا یہ بات اسرائیلیون سے فرمائی پھر فرمایا کہ وہ اپنے ملک مین دوچند کے مالک ہونگے
وہ کا اشارہ اونہین پردیسیون کی طرف ہی سو عرب کے محمدی لوگ اپنے ملک مین دونا دون کے
مالک ہوے یعنے اونہون نے اسرائیلیون سے بہت بڑھکر دین اور دنیا کی عزت اور ترقی پائی

یہ خبر عیسائیون کی نہین ہو سکتی کیونکہ وہ ہمیشہ ظالم بادشاہونکے ظلم اوٹھاتے رہے اور یہ جو فرمایا
کہ مین انصاف کو عزیز جانتا ہون سو مین سچائی سے اونکی کمائی دونگا اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہے
کہ یہودی لوگ بے انصاف اور ظالم اور ریاکار اور مکار تھے اللہ نے اونکو خارج کیا اور اونکی
جگہ بت پرستون کو خدا پرست بنا دیا وہ اپنے اون لوگونکو نیکی کا اجر دیگا اور ایک نیا عہدنامہ
اونسے کریگا جو اخیر تک قائم رہیگا ای محمدی بھائیو دیکھو اسرائیلیون کے سوا پردیسی لوگون کے
حقمین اللہ فرماتا ہے کہ مین اونسے ہمیشہ کا عہد باندھونگا یعنے اپنی شریعت کی کتاب اونمین
بھیجونگا اس محاورے کی سندین پچھلے باب مین ہو چکین اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ شریعت
کی کتاب اونہین پردیسیون مین اوسی قوم کے پیغمبر پر اوتریگی یہ اشارہ صاف قرآن شریف
کی طرف ہے جو اللہ نے عرب مین جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اور عرب لوگون کو اور
اونکے ساتھ تمام جہان کے آدمیون و جنونکو سمجھایا اور اپنے عذاب سے ڈرایا پہلے یہ عہدنامہ
عرب لوگون کو ملا پھر اونسے تمام جہان کے لوگون کو پہونچا پادری سمجھتا ہے کہ یہ اشارہ انجیل کی
کیطرف ہے کہ اللہ نے اسرائیلی عیسائیون کے وسیلے سے غیر قومونکو انجیل پہونچائی پادری
یہ نہین دیکھتا کہ اللہ نے انجیل پاک اسرائیلیون مین اوتاری اور اوسمین فقط اسرائیلیونکو
سمجھایا اور حضرت عیسی علیہ السلام نے انجیل فقط اسرائیلیون کو سنائی پھر جب دنیا سے
اوٹھ گئے تب حواریون کو بشارت دی کہ غیر قومون کو بھی انجیل سنادو اور یہان اسرائیلیونکی
شکایت کر کے اللہ پردیسیون کے حقمین فرماتا ہے کہ اونسے ہمیشہ کا عہد باندھونگا ارشاد ہوتا ہے
اور اونکی نسل قومونکے درمیان نامور ہوگی اور اونکی اولاد امتون کے درمیان سب جو اونہین
دیکھینگے اقرار کرینگے کہ یہ وہ نسل ہے جسے خداوند نے مبارک کیا ای ایمان والو یہ ساری قومون کی
ایک قوم کا ذکر ہے کہ ایسا نسل سب مین رہنے والی ہوگی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد
جو اسرائیلیون کے سوا اور قومونکے لوگ عیسائی ہوے اونمین سب قومین برابر تھین کوئی
قوم سب قومون سے افضل نہین ٹھہری اس خبر کا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ
اسرائیلیون کے سوا اسمعیلی لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اسرائیلیون سے
اور سب قومون سے افضل ٹھہری اور سب قومون کے محمدی لوگ اونکی برکت کا اقرار کرتی

ہین یہ صاف اشارہ اوس برکت کی طرف ہی جسکا ذکر توراۃ شریف کی پہلی سورت کے سترہوین باب مین ہو کہ اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ اسمٰعیل کو بہت برکت دونگا دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے حضرت اسمٰعیل ع کی نسل کو اللہ نے دین اور دنیا مین کیسی کیسی بڑے بڑے برکتین عنایت فرمائین اور تمام قومونکو اونکی ترقیان دکھلائین بعد اوسکے اللہ تعالے حضرت اشعیا علیہ السلام سے یون کہواتا ہی مین خداوند مین نپٹ شادمان ہونگا میری جان میرے خدا مین خوش ہوگی کیونکہ اوسنے مجکو نجات کے کپڑے پہنائے اوسنے سچائی کے خلعت کا مجھی پہنے والا کیا جسطرح دولہا زینت کی چیزونسے آپکو سنوارتا ہی اور دولہن اپنی زیبایش سے اپنا بناؤ کرتی ہو کہ جسطرح زمین اپنے شگوفے نکالتی ہی اور جسطرح باغ اون چیزون کو جو اوسمین بوئی گئی ہین اوگاتا ہی اوسیطرح خداوند اللہ سچائی اور تعریف کو ساری قومونکے سامنے اوگاویگا آی ایمان والو حضرت اشعیا پہلے سے محمدی وقت کی خوشی کرتے ہین اور اللہ کے حکم سے اپنی ساری قوم کو تعلیم کرتے ہین کہ تم اسوقت کی خوشی کرو کہ اللہ اسوقت نجات اور سچائی کا خلعت مجکو پہنائیگا اسکا یہ مطلب کہ میری قوم کے بھی بہت لوگ اوس سچے دین مین داخل ہونگے اور نجات پائینگے کیونکہ سارا جہان ایمان اور علم سے باغ وبہار ہو جائیگا اس کتاب کے اکاونوین باب کی پانچوین آیت اور چھپنوین باب کی پہلی آیت مین بھی آخری شریعت کا صداقت ونجات نام رکھا ہی وہی مطلب یہان بھی ہی کہ اللہ کا شکر ہے کہ وہ ہمکو آخری شریعت کا نورانی خلعت پہنائیگا باسٹھوان باب صیہون کی خاطر مین چپ نرہونگا اور یروشالم کی خاطر مین دم نہ لونگا جب تک کہ اوسکی صداقت یعنی سچائی نور کے مانند نہ چمکے اور اوسکی نجات روشن چراغ کیطرح جلوہ گر نہو تب قومین تیری سچائی اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھینگے اور تو ایک نئے نام سے کہلایا جائیگا جو خداوند کا منھ تجہپر ٹھہرائیگا اور تو خداوند کے ہاتھ مین چمکتا تاج ہوگا اور اپنے خدا کی ہتھیلی مین ایک شاہانہ افسر۔ تو آگی کو متروکہ یعنی چھوڑی ہوئی نہ کہلائیگی اور تیری سرزمین کبھی پھر خرابہ یعنی ویرانہ نام نہوگا بلکہ تو حفظی باہ کہلائیگی یعنی میری خوشی اوسمین ہی اور تیری سرزمین بعولاہ یعنی خاوندوالی کیونکہ خداوند تجہسے خوش ہے اور تیری زمین خاوندوالی ہوگی کہ جسطرح جوان مرد ایک کواری عورت کو بیاہ لاتا ہی اوسی طرح تیرے بیٹے تجھی بیاہ لیجائینگے

اور جسطرح دولہا دولہن پر ریجھتا ہی اوسی طرح تیرا خدا تجھپر ریجھیگا ای محمدی بہائیو حضرت
اشعیا علیہ السلام اللہ کے حکم سے فرماتے ہین کہ شہر صیہون یروشالم کی خاطر مین دم نہ لونگا
یعنی اللہ سے دعا مانگی جاؤنگا فریاد کیجاؤنگا یہانتک کہ اس شہر کی صداقت اور نجات سب قومونپر
روشن ہوجاویگی یعنی سچا دین یروشالم مین اور سب قومونمین پھیل جاویگا اور یروشالم کا رتبہ
اون سب پر کھل جائیگا اور سب بادشاہ اس شہر کی عظمت اور جلال کو دیکھینگے اوس وقت کا کھلا ہوا
پتا دیا کہ اوسوقت مین اللہ تعالے اپنے منھ سے یروشالم کا ایک نیا نام رکھدیگا دیکھو اس وعدہ
کے موافق اللہ تعالے نے قرآن مجید مین یروشالم کی پاک مسجد کا اور اسکے آس پاس کے مقامونکا
ایک نیا نام رکھدیا سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیَاتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ
یعنی پاک ہی وہ اللہ جو رات کے وقت سیر کو لے گیا اپنے بندے کو حرمت والی مسجد سے دور کی
مسجد تک جسکے آس پاس ہمنے برکت دی تاکہ ہم اوسکو دکھاوین کچھ اپنی نشانیان بیشک
وہی ہی سنتا دیکھتا دیکھو اللہ تعالے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت حرمت
والی مسجد سے یعنی کعبہ شریف سے دور کی مسجد تک یعنی مسجد بیت المقدس تک لے گیا جو یروشالم
مین ہی اوسکو دور کی مسجد اسلیے فرمایا کہ مکہ سے بہت دور ہی مہینا بھر کے رستے پر ہے اوسکا
یہ نام رکھکر اوسکی یہ تعریف کردی کہ اوسکے آس پاس ہمنے برکت دی ہی اس نام مین ہمارے
شہر کی تعریف ہوگئی اور فرمایا کہ تو حفصی باہ کہلائیگی یعنی اللہ کی خوشی اوسمین ہے یا یہ معنے کہ
ایماندار لوگ کہینگے کہ ہمارا دل وہان خوش ہوتا ہے مولانا مجیر الدین حنبلی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ
بیت المقدس مین لکھتے ہین کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اچھے لوگ بیت المقدس
سے کیون خوش ہوتے ہین کہا اس لیے کہ وہان غم جاتا رہتا ہی اور فرمایا کہ تیری سرزمین خاوند
والی کہلائیگی اسکا یہ مطلب کہ یہ ملک بادشاہون کا خاص مقام کہلائیگا تیرے بیٹے یعنے تیری آباد
کرنیوالے تجھکو بیاہ دئے جائینگے یعنی تجھکو پسند کرینگے اور رونق دینگے سو محمدی وقت مین ملک شام
مین بڑے بڑے بادشاہونکا مقام رہا اونہون نے اس پاک مسجد کو بڑی رونق دی اوسکی
بہار سب کو دکھلائی اور اللہ تعالے کی خاص رحمتین محمدی وقت مین بیت المقدس پر نازل

ہو رہین ہین جیسا کہ اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبان پاک سے وعدہ کیا تھا کہ تو اپنی خدا
کے ہاتھہ مین چمکتا تاج ہوگا اور جسطرح دولہا دولہن پر ریجھتا ہی اوسی طرح تیرا خدا تجھپر ریجھیگا ہو بہو
مجیر الدین حنبلی رح تاریخ بیت المقدس مین لکھتے ہین کہ ابو الحسن علی ابن محمد الجلال بغدادی روایت
کرتے ہین احمد ابن یحیی بزاز بغدادی کی زبانی کہ اونہون نے اونکو خبر دی کہ وہ مکہ سے بیت المقدس مین
آئی پھر اپنے آنے پر شرمندہ ہوے اور کہا کہ مین نے مکہ مین نماز پڑھنا چھوڑا جہان ایک نماز لاکھ نماز کے
برابر ہے اور یہان پچیس ہزار نماز کے برابر ہے اور مکہ مین ایکسو بیس ہزار رحمتین اوترتے ہین آس
پاس پھرنے والون کیواسطے اور نماز پڑہنے والون کیواسطے اور دیکھنے والون کیواسطے پھر اونہون نے مکہ کیطرف
جانیکا ارادہ کیا تو اونہون نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور جو اونکے دل مین مکہ کے بڑے مرتبہ کا
خیال گذرا تھا وہ بیان کیا آپنے فرمایا ہان اوسجگہ رحمت اوترنے کی طرح اوترتی ہی اور اس جگہ
رحمت اونڈیلنی کیطرح اونڈیلی جاتی ہی اور آپنے معراج کے قبے کے پاس کی جگہہ کیطرف اشارہ کیا
اور فرمایا کہ اگر اس جگہہ کیواسطے بڑی شان نہوتی تو مین اوسکی طرف بلایا نہ جاتا پھر وہ مرد بیت المقدس
مین رہی یہانتک کہ وہان مرے اور یہ خواب رجب مین تھا سنہ تین سو اکتالیسوین مین پادری طامس
اسکاٹ عقل کی آنکھین بالکل بند کرکے لکھتا ہی کہ صیہون عیسائی جماعت کا نام ہی وہ نئے نام سے
پکارے گئی پھر لکھتا ہی کہ شاید یہ اوس احوال کی خبر ہے جو قریب ہونے والا ہی پھر لکھتا ہی کہ بعضون نے
یہ خیال کیا ہی کہ قسطنطین کے زمانہ مین جو حالت بدل گئی اور عیسائیون کے گرجا کی ترقی اور صلح ہوئی
اور بہت سی تکلیفون کے بعد اونکو راحت ملی یہ اوسوقت کی پیش خبری ہی اور تسپر بھی ان لفظون
سے معلوم ہوتا ہی کہ اس سے زیادہ عمدہ کامون کے ظہور کی یہ خبر ہے اہی محمدی بہائیو قسطنطین
والون کو جابجا فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادرے جھوٹا عیسائی خطاب دیتے ہین اور اونکی بکاریون
اور شرارتون کا جابجا بیان کرتے ہین اب یہان اتنی بڑی تعریف اور بشارت کو اونپر جماتے ہین
پھر دیکھو یہ پادری صاف اقرار کرتا ہی کہ ان لفظون سے معلوم ہوتا ہی کہ اس سے بھی زیادہ بڑی
ترقی اور دین کے ظہور کی خبر ہی ارشاد ہوتا ہی اے یروشلم مین نے تیری دیوارون پر نگہبان
بٹھلائی ہین وی سارے دن اور ساری رات کبھی چپ نرہینگے تم جو خداوند کا ذکر کرتے ہو
چپکے نرہو اور جبتک وہ یروشلم کو قائم نکرے اور دنیا مین اوسکی تعریف کرا دی اوسے چپ

رہینگے ندوعبرانی مین دونون جگہہ دامی کا لفظ ہی جسکا ترجمہ لغت عبرانی مین خاموشی لکھا ہی مگر پادری
میتھو نے پہلے جگہہ یون ترجمہ کیا کہ چپکے نرہو یہ ترجمہ ٹھیک ہی دوسری جگہ یون ترجمہ کیا
کہ چین ندو یہ ترجمہ ٹھیک نہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ شومریم کا لفظ جسکے معنے
نگاہبان کے ہین اوس سے ٹھیک ٹھیک وہ خادم مراد ہین جو رات دن مسجد کی نگہبانی کرتے
تھے اور بعضے اون مین کے بعضے وقتون مین اللہ کی تعریف کے گیت گاتے تھے ایک اشارہ اس
رسم کا ہو سکتا ہی اور ظاہر معنے یہ ہین کہ صیہون کی دیوارونکی نگہبانی کرنیوالے پیغمبر ہین اور
ایمان دار نائب حضرت عیسی علیہ السلام کے جو اسلیے مقرر کیے گئے تھے کہ دشمن کے پہونچنے کی
خبر دین اور وہ بچانیوالا جسکے آنیکی امید ہی اوسکو دیکھین یہ نگہبان ہمیشہ ایمان دارون کی ترقی
کی دعا کرتے رہینگے کہ یا اللہ اپنا وعدہ پورا کر اونکو حکم ہوا کہ تم چپ مت رہو اور ہمیشہ اللہ سے
دعا کیا کرو کہ وہ اپنی جماعت کو قایم کرے ای ایمان والو ان سب پیغمبرون اور درویشون کی دعا
محمدی وقت مین قبول ہوی یروشلم کی وہ رونق ہوے کہ سبحان اللہ ساری دنیا مین اس
پاک شہر اور پاک مسجد کی تعریفین پھیلین اور یہ لفظ باونوین باب مین ہو چکا ہی کہ تیرے نگہبان آوازا
بلند کرینگے اسکے موافق ہمارے نزدیک یہان بھی یہی معنے ہین کہ ای یروشلم آخری امت کے
لوگ تیرے نگہبان ہونگے وہ تیری دیوارون پر چوکی دینگے اور وہ اللہ کے ذکر سے چپ نہین
ہونگے پھر اسرائیلیون سے فرمایا کہ تم اوس وقت کی دعا مانگو اور چپ نرہو اور اللہ تعالی کو بھی
چپ نہونے دو یعنی جب تم دعا کروگے وہ بھی فرشتون کے سامنے تمہارا ذکر کریگا ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہی جو کوئی مجکو اپنی جی مین یاد کرتا ہی مین اوسکو اپنے
جی مین یاد کرتا ہون اور جو مجکو مجلس مین یاد کرتا ہی مین اوسکو اوس سے اچھی مجلس مین یاد کرتا
ہون ارشاد ہوتا ہی خداوند نے اپنے دہنے ہاتھ اور اپنے قوی بازو کی قسم کہای ہی کہ یقینا مین
آگے کو تیرا غلہ تیرے دشمنون کو نہ دونگا کہ کہاوین اور اجنبی زادے تیرا رس جسکے لیے تونے محنت
کی ہی آگے کو نہ پئین گے بلکہ وہی جنھون نے فصل کی ہی اوسمین سے کہاینگے اور خداوند کی تعریف
کرینگے اور وہ جنھون نے اوسے جمع کیا اوسے میری مقدس بارگاہ مین پئین گے ای محمدے
بہائیو اللہ تعالے یروشلم سے وعدہ کرتا ہے کہ آگی کو ایسا نہوگا کہ تیرا غلہ تیرے دشمن لوٹ

لیجاوین سو صیہون کے دشمن یہی بت پرست لوگ تھے اونہون نے ایکبار حضرت ارمیا کیوقت مین پھر
دوبار حضرت عیسیٰ کے بعد اوس پاک شہر کو ڈہا دیا اور لوٹا پھر جب محمدیون نے اس پاک شہر کو آباد کیا تب سے بت
پرستونکا وہان گذر نہین ہوا یہ خبر صاف محمدی وقت کی ہی جس لفظ کی ترجمہ مین یہان ہمنے رس کا لفظ لکہا ہے
وہ عبرانی مین تو روشن ہی یہ لفظ پینتیسوین باب کی آٹھوین آیت مین بھی آیا ہی وہان پادری سیتھر نے شیرہ کا
لفظ لکھا ہی یہ ترجمہ ٹھیک ہی اسکے موافق یہان بھی شیرہ یا رس لکھنا چاہئی مگر ہیات پادری نے مے کا
لفظ لکھدیا انجیل کی تفسیر جو بہت پادریون نے جمع ہو کر لکھی ہی اوسمین یوحنا کی انجیل کے دوسرے
باب مین جہان شراب کا ذکر ہے وہان لکھا ہی کہ ملک یہود یہ مین دستور تھا کہ انگور کا رس کو لیونٹ
نکال کر مشکون مین بھر رکتے تھے اوسمین نشا مطلق نہ تھا اگرچہ مین پھر بھی پیا جاوے
اور کیا عجب ہی کہ آگے کے لفظ مین یہ بھی اشارہ ہو کہ آگے کو ایک مدت کے بعد ایسا وقت بھی آئیگا
کہ اجنبی لوگ ایکبار تجکو لوٹ کر پھر کبھی تجھمین نہ آنے پاوینگے سو پانچوین صدی کے اخیر سے چھٹی
صدی کے اخیر تک نصاریٰ اس شہر پر قابض رہے پھر صلاح الدین بادشاہ نے جبسے یہ شہر لے لیا
تب سے اب تک محفوظ ہی اللہ کے فضل سے ہمیشہ محفوظ رہیگا آرشاد ہوتا ہی جاؤ گذر کرو آستانون پر
گذر کرو لوگون کی لیے راہ درست کرو راہ اونچی کرو شاہراہ اونچی کرو پتھر سر کا دو قومون کے لئے
جھنڈا کھڑا کرو ای محمدی بھائیو پھر فرشتون کو حکم ہوتا ہی کہ ایک سیدھا رستہ طیار کرو رستے مین سے
پتھر سر کا دو یعنے جن چیزون کے باعث سے چلنے والے ٹھوکر کھاتے ہین اون چیزون کو ہٹا دو
ایسے بڑے بندوبست کی شریعت سب مین پھیلا دو اور ساری قومون کے لیے جھنڈا کھڑا کرو
یعنے آخری پیغمبر جو ساری قومون کیواسطے جھنڈے کیطرح اوٹھ کھڑا ہوگا اوسکا بندوبست کرو
ارشاد ہوتا ہی دیکھیہ خداوند زمین کی سرحدون تک منادی کرتا ہی کہ صیہون کی بیٹی کو کہو دیکھیہ تیرا
نجات دینے والا آتا ہی دیکھہ اوسکا اجر اوسکے ساتھ اور اوسکا کام اوسکے آگے ہی پادری سیتھر نے
حاشیہ پر لکھا ہی کہ عبرانی مین نجات کا لفظ ہی مگر پادری نے نجات دینے والے کی معنی لکھی اسلیے کہ مطلب
یہی ہی کہ نجات دینے والا آتا ہی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ صیہون کے نجات دینے والے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام ہین اونکو اونکے کامون کا اجر پورا ملیگا اے ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے بعد صیہون کو مسجد سمیت بت پرستون نے ڈہا دیا صیہون کو اور ایمان والونکو بت پرستونکی ظلم سے

والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسکا اجرا اونہین کے واسطے ہی ارشاد ہوتا ہی تب وہ مقدس قوم اور
خداوند کے چھڑائی ہوے کہلاوینگے اور تو مطلوبہ کہلائیگی اور وہ شہر جو چھوڑا نہین گیا دیکھو ای محمدی
ای محمدی ایمان والو یہ تمہاری تعریفین ہو رہی ہین جب تم پاک امت ہوا اور اللہ نے تمکو کفر اور شرک سے
اور ظالمون کے ظلم سے چھڑایا اور بیت المقدس کے تم طالب ہو تب ہی تو وہ مطلوبہ کہلائی یا اللہ ہمکو محمدی
ایمان پر قایم رکھیو آمین تریسٹھوان باب یہ کون ہی جو ادوم سے اور خوب سرخ پوشاک
پہنے ہوے بصرا سے آتا ہی یہ جسکا لباس چمکتا ہی اور اپنی قدرت کی عظمت سے چلتا ہی یہ مین
ہون جو سچائی کی شہرت دیتا ہون ور نجات دینی پر قادر ہون کسلیئے تیری پوشاک سرخ ہی اور تیرا
لباس اوس شخص کی مانند جو کولھو مین انگور رکچلتا ہی مین نے تن تنہا انگورون کو کولھو مین کچلا اور
لوگون مین سے میرے ساتھ کوئی نہ تھا اور مین نے اونہین اپنے غصے مین لتاڑا اور اپنے جوش مین
اونہین روندا اور اونکا رس میرے لباس پر چھڑکا گیا اور مین نے اپنے سارے کپڑون کو شرابور
کیا کہ انتقام کا دن میرے دل مین ہی اور میرے چھڑائی ہوؤن کا سال آ پہونچا ہی مین نے نگاہ کی اور
کوئی مددگار نہ تھا اور مین نے تعجب کیا کہ کوئی سنبھالنے والا نہین سو میرا ہی باز و نجات کو
اپنے لیے لایا اور میری ہی قہر نے مجھی سنبھالا ہان مین نے اپنے قہر سے قومونکو لتاڑا اور اپنے
غضب سے اونہین پرزے پرزے کیا اور اونکے لہو کو زمین پر گرا دیا یہ لفظ جسکا ترجمہ شرابور لکھا گیا
وہ عبرانی مین اِگْاِلتی ہی یعنے مین نے شرابور کیا نوین باب مین مجْوَلا لاہ کا لفظ ہی وہان پادری
میتھر نے شرابور کا لفظ لکھا ہی یہان ہی وہی لفظ لکھنا چاہی مگر پادری نے یہان اور لفظ لکھا ہے
وہ ٹھیک نہین ہی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چونتیسوین باب مین بھی اللہ فرما چکا ہی
کہ میری تلوار ادوم پر عدالت کرنے اوترگی ور اللہ کے لیے بصرا مین ذبیحہ ہی وہان بصری کی اس
لڑائیکا صاف بیان ہو چکا ہی یہان پھر وہی بیان ہی نئے انداز سے لڑائیکا سامان ہی اللہ تعالے
پوچھتا ہی کہ یہ کون ہی جو لال کپڑے پہنے ہوے بصری سے آتا ہی جسکا لباس چمکتا اور روشن ہے اور
اپنی بڑی قدرت سے چلتا ہی اسمین صاف اشارہ ہی کہ بصری اور ادوم کیطرف سے کافرون کا
خون بہاتا ہوا یروشالم کیطرف چلا آتا ہی اللہ تعالے اچھے سے آپ پوچھتا ہی اور آپ ہی اسکا
جواب دیتا ہی کہ یہ مین ہون جو سچے دین کا اشتہار دیتا ہون ور نجات دینی پر قادر ہون یعنی ایمان والون کو

کافرون اور ظالمون سے چہڑا سکتا ہون یہ ویسی بات ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن مین خبر دی ہے کہ اللہ تعالے
قیامت کے دن فرماویگا کہ آجکے دن بادشاہی کسکے لیے ہے پھر آپ ہی فرماویگا کہ اللہ کے لیے ہے جو اکیلا زبردست
ہے پھر اللہ تعالی آپھی اپنے سے پوچھتا ہے کہ تیرے کپڑے کیون لال ہین پھر آپھی جواب دیتا ہے کہ مین نے تنہا
انگورون کو کچلا اسکا یہ مطلب کہ مین نے کافرون اور ظالمون کو اپنی قدرت کے قدمون سے روند ڈالا
پھر صاف فرمایا کہ اونکا لہو میرے لباس پر چھڑکا گیا کیونکہ وہ وقت آپہونچا کہ مین کافرون سے بدلہ لون
یہ جو فرمایا کہ کوئی مددگار نہ تھا سو اللہ آپ سبکا مددگار ہے مگر اوسنے ظاہر مین بہت اسباب کہین ہین
ظالمون کے قتل کے لیے بڑے بڑے زبردست بادشاہون کو اور اونکی فوج و لشکر کو پیدا کیا ہے
ظاہر کے راہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ دین کے مددگار ہین قرآن مجید مین اللہ فرماتا ہے کہ اللہ کی مدد کرو اللہ
تمہاری مدد کریگا اسکا یہ مطلب کہ اللہ کے دین کی مدد کرو یہان اللہ فرماتا ہے کہ کوئی مددگار نہ تھا
اسکا یہ مطلب کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو چھ سو برس گذر گئے تھے کافرونکا بڑا زور تھا دین کی
مدد کرنیکی قوت کسی مین نہین تھی اوسنے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھوڑی لوگونکو
تمام جہان پر غالب کر دیا ظاہر میں اسباب کچھ نہ تھا اللہ نے فقط اپنی قدرت دکھائی بڑے بڑے زبردست
بادشاہونکو غریب کے محتاجون اور غریبون کے سامنے عاجز کر دیا اور جاننا چاہیے کہ اللہ تعالے ایسا ہے
کہ اوسکی طرح کی کوئی چیز نہین مگر جس لباس مین چاہتا ہے اپنے تئین ظاہر کرتا ہے صحیح بخاری اور صحیح
مسلم کی حدیثون مین آیا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اللہ تعالے قیامت کے دن
ایسی صورت مین آویگا کہ لوگ نہ پہچانینگے پھر پنڈلی کھولے گا لوگ پہچان لین گے اور سجدے مین
گر پڑینگے اور ترمذی مین صحیح سند سے ثابت ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ مین
ایک فوج ڈالی جاویگی اور کہا جاویگا تو بہر گئی وہ کہی گی بہلا کچھ اور زیادہ ہے پھر اوسمین ایک فوج
ڈالی جاویگی اور کہا جاویگا تو بہر گئی وہ کہی گی بہلا کچھ اور زیادہ ہے یہان تک کہ جب اوسمین
سب پہنچ لین گے وہ بڑا مہربان اپنا قدم اوسمین رکہیگا اور آگ کے ایک ٹکڑے کو ایک ٹکڑے سے
ملاویگا پھر فرماویگا بس وہ کہی گی بس اب سمجھنا چاہیے کہ اس مقام مین بھی اللہ نے جس لباس مین
چاہا اپنی تئین ظاہر کیا اور کافرون کو اپنی قدرت کے قدمون سے مسل ڈالا اور اونکا خون بہا دیا
اور پہلی آیتون مین پہلے صیہون سے فرمایا کہ تیرا چھڑانے والا آتا ہے پھر فرمایا کہ وہ لوگ اللہ کے چھڑائے

ہوے کہلاوینگے اب یہان اوس وقت کی نشانی بتلای اودوم اور بُصرِی مین خون بہانیکا ذکر کرکے
وہی لفظ فرمایا کہ میرے چہڑائے ہو ونکا سال آپہونچا ہی اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ جب بُصرِی
پر جہاد ہوگا جب وہ سال نزدیک ہوگا جسمین صیہون ظالمون کے ہاتھ سے چہڑالیا جائیگا سو ایسا
ہی ہوا بُصرِی مین حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت مین جہوٹے عیسائیون پر جہاد ہوا پہر چار برس
کے بعد حضرت عمر رض کے وقت مین صیہون جہوٹے عیسائیون کے ہاتھ سے چہڑالیا گیا یہان سے
اکسٹھوین باب کا بھی مطلب کُھل گیا وہان فرمایا تھا کہ اللہ کا مقبول سال اور اللہ کے انتقام
کا دن یہان سی معلوم ہوا کہ انتقام یعنے بدلا لینیکا دن وہ ہی جسمین اودوم اور بُصرِی کے کافرونکا
خون بہایا گیا چونتیسوین باب مین بھی اسی دن کو انتقام کا دن فرمایا تھا اور مقبول سال وہی ہی
جسکو یہان چہڑائی ہوئونکا سال فرمایا جسمین صیہون جہوٹے عیسائیون سے چہڑالیا گیا ایمان
والونکو غم کے بدلے خوشی ملی پادری طامس اسکاٹ اپنی عادت کے موافق لکھتا ہی کہ یہ پیش
خبری اور بہت سی پیش خبریان ایسی ہین جو ابھی پوری نہین ہوین یا اللہ پادریون کے دل کی
آنکھین کھولدے آمین ای ایمان والو اسکے بعد کی آیتون مین یہ بیان ہی کہ اللہ نے اسرائیلیونپر
بڑی رحمت اور بڑی مہربانی فرمائی اور بہت الفت اور محبت کے ساتھ انکو بچایا مگر یہ لوگ اللہ
تعالےٰ سے برخلاف اور باغی ہوگئی اس لیے اللہ اونکا دشمن ہوگیا پہر اوسنے اگلے دنون کو اور موسیٰ
کو اور اوسکی امت کو یاد کیا پہر یہ بیان ہی کہ اللہ نے اپنی بڑی قدرت سی اونکو لیے دریا کو پہاڑا اور
اونکو پار کیا پہر پندرہوین آیت سے انیسوین آیت تک یہ دعا ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ آسمان سے
نگاہ کر اور اپنی مقدس اور جلیل مقام سے دیکھہ ای خداوند تو ہمارا نجات دینے والا ہی تیرا نام
ہمیشہ سی ہے ای خداوند کیون تو نے ہمین اپنی راہون سے گمراہ کیا کیون تو نے ہمارے دلکو
سخت کیا کہ تجہسے نڈرین اپنی بندون کی خاطر اپنی میراث کے فرقون کی خاطر پہر آ تیری قوم
مقدس تہوڑی مدت تک اوسی قبضے مین رکھتی تھے اور اب ہمارے دشمنون نے تیرے مقدس
کو پامال کیا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شعیا علیہ السلام اللہ سے دعا مانگتے ہین کہ
یا اللہ تو ہی ہی جسنے حضرت موسیٰ کی مدد کی تھی اور دریا کو چیر کر سبکو پار کردیا تھا اب پھر
ہمپر رحمت کی نگاہ سی دیکھہ لے اس دعا مین یہ اشارہ ہی کہ اوس رسول پاک کو ظاہر کردے

جسکو توراۃ مین فرمایا ہی کہ موسیٰ کی مانند ہوگا یعنی ایمان والون کو ظالمون کے پنجے سے چھڑائیگا پھر کہا کہ تو نے ہمکو یعنے ہماری قوم کو کیون گمراہ کیا اور اونکے دلون کو کیون سخت کردیا اسمین یہ اشارہ ہی کہ اوس رسول پاک کو بھیجدے جو تیرے حکم سے دلون کو پاک کردے پھر عرض کیا کہ یا اللہ ہماری دشمنون نے تیرے مقدس کو پامال کیا اسکا یہ مطلب کہ کافرون نے بیت المقدس کو ڈھادیا اوس رسول پاک کو بھیجدے جسکے قدم مبارک کی برکت سی بیت المقدس پھر آباد ہوجاوی چونسٹھوان باب کاش کہ تو آسمان کو پھاڑے اور اوتر آوے کہ تیرے حضور پہاڑ کانپ جاوین جسطرح آگ سوکھی ڈالیون کو بارتی اور پانی آگ سی جوش مارتا ہی تاکہ تیرا نام تیرے مخالفون مین مشہور ہووے اور قومین تیرے حضور مین لرزان ہووین جسطرح تو نے ڈرونے کام کیے جنکی ہم منتظر نہ تھے تو اوترآیا اور پہاڑ تیرے حضور کانپ گئے دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام اوسی وقت کا اشارہ کرتے ہین کہ یا اللہ جیسا تو حضرت موسیٰ کے وقت مین اوترآیا تھا اور دشمنون کو خاک مین ملایا تھا اوسی طرح پھر اوترآ اور قومین تیرے سامنے لرزین اور جو لوگ تیرے برخلاف ہین اونمین تیرا نام مشہور ہو اسکا مطلب یہ ہی کہ اوس رسول پاک کو بھیج جسکے ساتھ تو آویگا اور سارے زمین کے ساری قومونکو سزا دیویگا اسیطرح یہ دعا آخر دور تک ہی آخر مین یون ہی تیری پاک بستیان بیابان بن گئی صیہون سنسان ہوا یروشالم ویران ہی ہمارا مقدس اور خوشنما گھر جسمین ہماری باپ دادی تیری تعریف کرتے تھے آپ سی جلایا گیا اور ہماری ساری پسندیدہ چیزین برباد ہوگئین ای خداوند کیا تو ان چیزون کے سبب سی آگ کو روکیگا اور کیا تو خاموش رہیگا اور ہمکو نہایت دبائیگا دیکھو حضرت اشعیا بیت المقدس کی ویرانی کی فریاد کرتے ہین اور اللہ سے اوسکی آبادی اور ایمان کی ترقی مانگتے ہین اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا پینسٹھوان باب مین نے اونکی طرف توجہ کی جنھون سی مجھ نہ مانگا اونھون نے مجھے پایا جنھون نے مجھے نہ ڈھونڈھا مین نے ایک گروہ کو جو میرے نام کی نہین کہلاتی تھی کہا مجھے دیکھ مجھے دیکھ ای ایمان والو اسرائیلی لوگ جو اللہ کے خاص لوگ کہلاتے تھے اونکے سوا دوسری قوم کا اللہ پتا دیتا ہی جو اللہ کو نہین ڈھونڈتے ہین اور اللہ کے نام کے نہین کہلاتے ہین اللہ فرماتا ہی کہ مین آپ ولسے کہونگا مجھے دیکھ اس وعدہ کو اللہ نے یون پورا کیا کہ عرب کے اَن پڑھونکو اپنے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اپنا کلام سنایا اور اونکو اپنی پہچان اور اپنی محبت عنایت فرمائی اونھون نے بن ڈھونڈھے اللہ کو پایا پولوس نے رومیون کے

خط کے دسوین باب مین جہان یہ بیان کیا ہی کہ غیر قومون نے عیسائی دین قبول کیا وہان اس
آیت کو لائے ہین پادری لکھتا ہو کہ بت پرستون نے اللہ کو نہین ڈھونڈا اونکے بن مانگے انجیل کے
وعظ کہنے والے اونمین بھیجے گئے ہم کہتے ہین کہ اللہ نے انجیل پاک مین کہین بت پرستون کو نہین
پکارا کہ مجھے دیکھو مجھے دیکھو انجیل مین جابجا اسرائیلیونکو پکارا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
انجیل فقط اسرائیلیون کو سنائی پھر وہی انجیل حواریون نے بت پرستون کو سنائی یہ پتا جو اسجگہ
پر ہے یہ پتا صاف قرآن شریف کا ہی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک کے
وسیلے سی قرآن مین بار بار بت پرستون کو پکارا اور فرمایا کہ مجھے دیکھو مجھے دیکھو یعنے میری
قدرتون کو دیکھو اور مجکو پہچانو اور بتون کو چھوڑو پھر اللہ تعالے اسرائیلیونکی بت پرستی
اور برے فعلون کی شکایتین کرکے آٹھوین آیت مین یون ارشاد کرتا ہی خداوند یون فرماتا ہے
جسطرح سے شیرہ انگورون کے خوشے مین موجود ہی اور کوی کہتا ہی اسی خراب نکر کیا اوسمین برکت ہے
اوسی طرح مین اپنے بندون کی خاطر کرونگا اور اون سبھونکو ہلاک نکرونگا اور مین یعقوب مین سے
ایک نسل نکالونگا اور یہودا مین سے جو میرے پہاڑ کے وارث ہون اور میرے برگزیدے
اوسکے وارث ہونگی اور میرے بندے وہان بسینگے اور سرون گلونکا گہر ہوگا اور عاکور کا
نشیب بیلون کے بیٹھنے کا مقام میرے اُن لوگون کے لئے جو میرے طالب ہوے پادری طامس
اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودی لوگ بہت نسلون تک بچای گئی اون برائیون کی باعث سی جو اونمین تھے
پیدا ہونے والے تھے سرون او عاکور دونو جدا جدا ٹکڑے زمین کے ہین اور ایک دوسرے سی جدا
ہین وہ گلون کی چراگاہ تھے جب کہ اللہ تعالے نے اونپر مہربانی کی تھی سو یہ صاف ظاہر ہی کہ یہودی
جب مذہب لینگے وہ اپنی زمین مین پھر بسائی جاوینگی اور اوسکے پیداوار سے خوش ہونگی اسے
ایمان لاو اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا حضرت یہودا کی نسل کے لوگ جو محمدی ہوی ہین وہ صیہون
مین حضرت داؤدؑ کے مزار نورانی کے پاس رہتے ہین اونکا ذکر اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ
چاہیگا وہ بھی اور حضرت یعقوبؑ کی نسل کے فرقون مین جو محمدی ہین وہ جابجا ملک شام مین
بستے ہین دیکھو اللہ نے یہان حضرت یعقوبؑ اور یہودا کی نسل کا ذکر کیا پھر اپنے برگزیدہ
بندون کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ جو لوگ میرے طالب ہین اسمین سب قومونکے ایماندار داخل ہین

اسکے بعد اللہ تعالے نے یہودیون کی بت پرستی اور معصیتون کی شکایت کرکے تیرہوین آیت
مین یون ارشاد کرتا ہی اسلیئے خداوند اللہ یون فرماتا ہی دیکھو میرے بندے کہاوینگے پر
تم بہوکے رہوگے دیکھو میرے بندے پیوینگے پر تم پیاسے رہوگے دیکھو میرے بندے
شادمان ہوینگے پر تم پشیمان ہوگے دیکھو میرے بندے دلکی خوشی سے گاوینگے پر تم دلگیری کے سبب نالہ
کروگے اور جان کاہی کے سبب واویلا کروگے اسکے بعد عبرانی مین یون ہی ہِنّحتم شِمخم لشبوعاہ
لبحیری اور تم اپنا نام لعنت کے لیے میرے برگزیدون کے لیے چھوڑ جاوگے کیونکہ خداوند اللہ
تمکو قتل کریگا اور اپنے بندونکو دوسرے نام سے بلاویگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جب رومی لوگ
یروشالم کے گہیرنے پر تھے عیسائی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کی پیش خبری کے موافق اوس شہر سے
نکل گئے عیسائیون پاس ہر چیز موجود تھی اور وہ نہایت خوش تھے جب یہودی بہوک پیاس اور ناامیدی
مین ہلاک ہو رہے تھے وہ تھوڑے عرصہ مین کروڑون قتل ہوگئے اور اللہ کی جماعت سے کاٹ ڈالے گئے اور
یہودی ہونا پھر نشان خداپرستون کا نرہا اللہ نے اپنے بندونکو دوسرے نام سے یعنے عیسائی کے
نام سے بلایا اسی ایمان و الواللہ یہودیون سے فرماتا ہی کہ تم اپنا نام لعنت کے لئے میرے خاص بندونکے
واسطے چھوڑ جاوگے یعنے یہودی کا لفظ اوس زمانے مین بے ایمانون کا نام ہوگا یہ نام لیکر اللہ کے
مقبول بندے بے ایمانونپر لعنت کرینگے اور ایمان والونکا نام یہودی نہوگا اونکو اللہ دوسرے
نام سے بلاویگا اسبات کا ظہور محمدی شریعت مین ہوا جو یہودے محمدی شریعت مین داخل ہوئے
وہ اسرائیلی کہلاتے ہین مگر کوئی انکو یہودی نہین کہہ سکتا اگرچہ وہ حضرت یہودا کی نسل مین سے
ہون کیونکہ اب یہودی اونہین لوگونکا نام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے
دشمن ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کے اور انجیل کے بھی دشمن ہین وہ یہودی کہلاتے ہین اللہ
کے خاص بندے اونکو یہودی کہکے پہٹکار دیتے ہین جو کوئی کسی مسلمان کو یہودی کہتا ہی وہ محمدی شریعت
مین قابل سزا کے ہوجاتا ہی جامع ترمذی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد کسی
مرد سے کہی ای یہودی تو اوسکو بیس چوٹ مارو اور حضرت عیسی کے بعد حواریون کے وقت مین
جو یہودی حضرت عیسی پر اور انجیل پاک پر ایمان لائے تھے وہ قوم کی راہ سے یہودی کہلاتے تھے
اور جو ایمان نہین لائے تھے وہ بے ایمان یہودی کہلاتے تھے رسالہ اعمال کے سترہوین باب کے

پانچوین آیت دیکھو جہان بی ایمان یہودیون کا لفظ اونکے حق مین کہا ہی جو حضرت عیسی علیہ السلام پر
ایمان نہین لای پہر بائیسوین باب کی تیسری آیت دیکھو جہان پولوس عیسائی نے فرمایا کہ مین یہودی
ہون پہر پولوس کا خط جو گلاتیون کو لکہا ہی اوسکے دوسرے باب کی چودہوین آیت مین پولوس نے
شمعون حواری کے حق مین یہودی کا لفظ بولا ہی معلوم ہوا کہ یہودی کا نام اوس زمانے مین باعث
فخر اور شرافت کا تہا یہ جو حضرت اشعیا کی کتاب مین خبر ہے یہ خبر بیشک محمدی وقت کی ہی کہ یہودی
فقط بی ایمانون کا نام ہوگیا دوسرے بات اللہ یہ فرماتا ہی کہ اللہ اپنے بندونکو دوسرے نام سے
بلاویگا اسکا ظہور بہی حضرت عیسیٰ کے وقت مین نہین ہوا جو یہودی حضرت عیسیٰ پر ایمان لائی
تہے اونکو اللہ نے انجیل پاک مین کہین دوسرے نام سی نہین بلایا رسالہ اعمال کے گیارہوین باب
مین یہ بیان ہی کہ حضرت عیسیٰ کے بعد جناب شمعون حواری کے وسیلہ سی غیر قوم مین ایمان
پہیلنا شروع ہوا اوہان چہبیسوین آیت مین لکہا ہی کہ پہلے انطاکیہ مین شاگرد کرستان کہلائی اسکا
یہ مطلب کہ مسیح کا ترجمہ یونانی مین کرستوس تہا اوس علاقہ سے عیسای لوگ کرستان کہلائے
معلوم ہوا کہ یہ خطاب حضرت عیسیٰ کے بعد پہیلا انجیل مین کہین یہ نام نہین آیا اس بشارت
کا صاف ظہور محمدی شریعت مین ہوا کہ اللہ نے ہم محمدیون کا مسلمین اور مومنین نام رکہدیا اور
اسی نام سی قرآن مجید مین ہمکو بلایا یا ایہا الذین آمنو بار بار فرمایا اپنا وعدہ پورا کردیا کہ اپنے بندونکو
دوسرے نام سے بلاؤنگا ارشاد ہوتا ہی یہانتک کہ جو کوئی زمین مین اپنے دعاے خیر کرے سچے خدا کے
نام سی اپنی دعای خیر کریگا اور جو کوئی زمین مین قسم کہائیگا سچے خدا کے نام سی قسم کہائیگا کیونکہ
اگلی مصیبتین بہول گئین اور وے میری آنکہونسی پوشیدہ ہین کہ دیکہو مین نے آسمان اور
نئے زمین کو پیدا کرتا ہون اور جو آگے تہے اونکا پہر ذکر نہوگا اور وے خاطر مین پہر نہ آوینگے بلکہ
تم میری اس نئے خلقت سے ہمیشہ کی خوشی اور شادمانی کروگے کیونکہ مین یروشالم کو خوشی اور
اوسکے لوگون کو خرمی بناؤنگا اور مین یروشالم سے خوش ہونگا اور اپنے لوگون سے خوش
اوسمین رونیکی صدا کبہی پہر سنی نجائیگی اور نہ نالہ کرنیکی آواز پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ یہان یہ خبر ہے کہ لوگ اللہ کی قسم کہائینگے نہ بتون کی اور سچائی انجیل کی ظاہر ہوجائیگی شاید
یہ اوس وقت کی خبر ہو جب حواریون نے قوموںنین انجیل سنائی لیکن ٹہیک بات یہ معلوم ہوتی ہی

کہ یہ خبر اوس وقت کی ہی جب خدا پرستون کی تکلیفین بالکل دفع ہو جائینگی گویا بہلا دیجائینگی اور اللہ تعالی معاف
کریگا اور پہر لوگون کے گناہون پر نظر نکریگا اور یہودی اور بت پرست سچے دین مین آوینگے پہر اللہ فرماتا ہی
کہ مین نئے آسمان اور نئے زمین کو پیدا کرتا ہون پادری لکھتا ہی کہ جناب یوحنا نے یہ لفظین اوسجگہ لکہین
ہین جہان بہشت اور قیامت کا ذکر کیا ہی پہر لکھتا ہی کہ اسجگہ پر لفظون سی یہ مطلب ظاہر ہوتا ہی کہ زمین
مین علم اور پاکی بہت پہیلے گی اللہ اپنے قدرت سی اپنے بندون کی حالت اسطرح بدل دیگا کہ ایک نئے دنیا معلوم
ہوگی اگلی مصیبتین آدمیون کی بہول جاوینگی اوسوقت تمام باشندی یروشالم کے خوش ہونگی اللہ اونسے خوش
ہوگا اور اونکی سب مصیبتین کہو دیگا آہ یاد رہی جب حواریون نے غیر قومونکو انجیل سنائی اوسکے بعد یروشالم کو بت پرستون
نے ڈہا دیا پہر محمدی وقت مین یروشالم اللہ کے کلام سی آباد ہوا مسجد بیت المقدس کی رونق اور بہار
سارے جہان نے دیکہی بت پرستون کا زور ٹوٹ گیا اگلی مصیبتونکا غم ایمانوالونکو اس خوشی مین بہول
گیا یہ جو فرمایا کہ وی میری آنکہون سی پوشیدہ ہین اسکا یہ مطلب کہ اوسوقت لوگ کہینگے کہ اگلی
مصیبتین اب ہماری آنکہون سی پوشیدہ ہین یعنی اب اونکا صدمہ اور غم دل سی جاتا رہا پہر اللہ فرماتا
ہی کہ مین نئے آسمان اور نئے زمین کو پیدا کرتا ہون اور جو آگی تھے اونکا پہر ذکر نہوگا یعنی ایمان دار لوگ
بتون کو بہول جاوینگی اور بالکل خیال مین نہ لاوینگے پہر اسرائیلیون سی فرمایا کہ تم میری اوس نئے
خلقت سی ہمیشہ کی خوشی کروگے سو محمدی اسرائیلیون کو نہایت خوشی ہی کہ جس آسمان کے نیچے اور زمین
کے اوپر اکثر قومون مین بت پرستی اور کفر پہیلا ہوا تہا اوس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ہر ہر
ملک مین اللہ کا کلام پہیلا یروشالم کو اللہ نے خوشی اور فرحت کا مقام بنا دیا محمدی لوگ اوسکو
دیکہہ کر نہایت خوش ہوتے ہین اور غم وہان جاتا رہتا ہی اللہ وہان کے محمدیون سی نہایت
خوش ہی تب تو اونکو اپنے گہر مین بسایا ہی جناب یوحنا نے کتاب مشاہدات کے اکیسوین باب
مین بہشت کو یروشالم کہا ہی وہان بہشت کی صفتین بیان فرمائین ہین مگر اسجگہ ہرگز بہشت
کا ذکر نہین یہان تو اللہ تعالے دنیا کے یروشالم کا پتا دیتا ہی کہ وہان لوگ بڑے بڑے عمر کے
ہو کر مرینگے اور بہشت مین موت نہین ہی ارشاد ہوتا ہی سو آگے کو وہان ایسا کوئی لڑکا نہوگا
جو کم عمر رہے اور نہ ایسا کوئی بوڑہا جو اپنی عمر پوری نکرے کیونکہ لڑکا سو برس کا ہو کر مریگا
اور گناہگار سو برس کا ہو کر مردود ہوگا وی گہر بناوینگے اور اونمین بسینگی وی انگور کے باغ

لگاوینگے اور اونکے میوی کہاوین گے اور ایسا ہوگا کہ وے بناوین اور دوسرا بسے اور وے
لگاوین اور دوسرا کہاوی کیونکہ میرے بندون کے دن درخت کے دنون کی مانند ہون گے
اور میرے برگزیدے اپنی ہاتھون کے کام سی خود فائدہ اوٹھاوینگے اونکی مشقت بی فائدہ
ہنوگی اور وی لڑکے نہ جنین گے جو ایکا ایک ہلاک ہون کیونکہ وی اپنی اولاد سمیت خداوند کے
مبارکون کی نسل ٹہرینگے اور ایسا ہوگا کہ پیشتر اس سے کہ وی پکارین مین جواب دونگا اور
وے ہنوز کہہ نہ چکین گے کہ مین سن لونگا بہیڑیا اور بہیڑ ایکساتھ چرین گے اور شیر ببر بیل کی
مانند گہاس کہائیگا لیکن سانپ جو ہی سو خاک پہانکیگا وے میرے سارے پاک پہاڑ پر دکہ
نہ دینگے اور ہلاک نکرینگے خداوند فرماتاہی پادری لکہتاہی کہ یہ اوس وقت کی خبر ہے کہ خداپرستون کی
جماعت دشمنون کے حملے سے نجات پائیگی اور ہر ایک بہت دنون تک زندہ رہیگا اور اونکے
دن درختون کے دنون کے مانند ہونگے درختون سے مراد بلوط ہی یعنے بعضے مرتبہ لگانے سے
گر جانے تک ہزار برس رہتاہی اسی طرح اللہ کے پسندیدہ لوگونکی عمر بڑی ہوگی اور یہ مطلب بہی
ہوسکتاہی کہ ہزار برس تک شیطان قید رہیگا اور ترقی خداپرستون کی رہیگی اور لڑکے ایسے
نہین ہونگے جو ماں باپ کو ستاوین یا خود مصیبت مین پڑین یا کم عمر ہون بت پرست اور
یہودی ایمان لاوینگے اور ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کی اولاد وہ برکتین پاوینگے جنکا اونسی
وعدہ ہوا ہی دعائین جلد قبول ہون گی اور مرادین مانگنے سے پہلے مل جاوینگے گناہ گار اوس وقت
پاک ہوجاوینگے پرانا سانپ یعنے شیطان اپنے شکار سی محروم رکہا جائیگا اور اللہ والے لوگ
سب صلح اور خوشی مین ہونگے اور اس بات مین کوئی شک نہین کرسکتا کہ یہ بات ابہی پوری
ہونیکو باقی ہی ای پادریو اور ای یہودیو وہ وقت جب سی شروع ہوا ہے محمدیون نے یروشلم
اور مسجد بیت المقدس کو آباد کیا بت پرستونکا سر کچلا گیا جن ظالمون نے چہہ سو برس سے ناحق خون کے
دریا بہا رکہے تہے اونکا سر ٹوٹا جو اچہے اچہے محمدی تہے انکو اللہ نے ملک شام اور یروشلم مین
بسایا محمدیون کا زمانہ اوس درخت کی مانند ہی جو سیکڑون برس رہتاہی محمدی لوگ پانسو برس
تک اس پاک شہر مین نہایت امن اور امان سے رہے پہر کچہ کم سو برس تک نصاری نے
یروشلم کو لے لیا تب بہی محمدی لوگ اللہ کی راہ مین اوسپر جہاد کرتے رہے آخر کو پہر اپنے

وہ ملک محمدیون کو دیدیا آجتک وہان محمدیون کو امن و امان ہی اگرچہ بیچ مین چند روز یہ درخت گر پڑا تو
اللہ نے اوس درخت کو پھر دوبارہ سیدھا کھڑا کر دیا محمدیونکی کتابون کو دیکھو جنمین محمدی اولیا اونکا
اور محمدی علماؤنکا حال لکھا ہی جنکے دل کی مرادین اللہ دینا کو دیتا ہی جو یروشلم مین اور ملک شام
مین اس تیرہ سو برس کے عرصہ مین گذرین ہین تب ان آیتونکا مطلب تمپر صاف کھل جائیگا گیارہوین
باب مین یہ بیان ہوچکا ہی کہ بیت المقدس مین جسکو سانپ کاٹتا ہی اوسکو کچھ نقصان نہین
ہوتا اوسکی دوا یہ ہی کہ پورے تین سو ساٹھ دن بیت المقدس مین رہے اور حضرت عیسیٰ کے وقت
مین شیر اور بھیڑیا اور سانپ کسی کو نہین ستاوینگے جیسا محمدی حدیث مین موجود ہی آی نصرانیو
اور اے یہودیو اب تم یہ بات دیکھو کہ یروشلم مین ہمارا غلبہ ہوگا تمہارا اتنا دین سب پیغمبرونکی خلاف
ہی تمہارا غلبہ وہان ہرگز نہوگا تم محمدی ہوجاؤ اور ہمیشہ کی نعمتین پاؤ چھیا سٹھوان باب اساب
مین اللہ تعالے یہودیون کی شکایت کرتا ہی کہ اونکی قربانی اور نذر مقبول نہین کیونکہ اونمین دل کی
محبت اور اخلاص اور عاجزی نہین پھر پانچوین آیت مین فرماتا ہی خداوند کی بات سنو ای تم جو
اوسکے کلام کے سبب کانپتی ہو تمہارے بھائی جو تمہارا کینہ رکھتے ہین اور میرے نام کے واسطے
تمہین خارج کر دیتے ہین کہتے ہین خداوند کی تعظیم کیجائیگی پر وہ تمہاری خوشی کے لیے دکھائی دیگا اور
وے پشیمان ہونگے غلغلے کی آواز شہر کیطرف سے آواز ہیکل کی طرف سے یہ خداوند کی آواز ہی جو
اپنی دشمنون کو سزا دیتا ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ جو یہودی عیسائی
ہوجاینگے اونسے اللہ فرماتا ہی کہ تم جو اللہ کے کلام سے ڈرتے ہو لیکن انجیل کے قبول کرنیکی باعث
سے تمہارے ملک والون نے تم سے دشمنی کی اور تم کو برادری سے باہر کر دیا اور ظاہرداری کی
راہ سے یا سمجھ کی غلطی کی باعث سے یون سمجھا کہ ہم انکو اللہ کے واسطے نکالدیتے ہین سو اللہ انکو
یقین دلاتا ہی کہ اونکو خوش کریگا اور اونکے دشمنون کو پشیمان کریگا یروشلم کی بربادی مین یہودی
لوگ شہر اور مسجد کی ظاہری پاکی پر بھروسا کرتے تھے لیکن اللہ اونسے بدلا لیگا دیوار دونکے اندر
اور مسجد کی صحن مین معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اشعیا نے شہر اور مسجد کی بربادی کی آواز سنی اہے
پادریو غور کرو یہ صاف محمدی خبر ہے اللہ فرماتا ہی کہ ای لوگو جو اللہ کا کلام سنکر کانپتے ہو تمہاری بھائی
جو حسد کے مارے تمکو برادری سے باہر کر دیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کام ہمنے اللہ کی خوشی کیواسطے

گیا اور پھر وہ لوگ کہتے ہین کہ ایک وقت ایسا بھی آویگا کہ اللہ کا نام اور اوسکا جلال سارے جہان مین
پھیل جاویگا سو اللہ فرماتا ہی کہ وہ یعنے اللہ کا نام اور اوسکا کلام جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبان پاک سی ظاہر ہوگا وہ تمہاری خوشی کے لیے ہی اور جو لوگ ایمان نہ لاوینگے وہ اوسوقت پشیمان
ہونگے یعنے قتل ہونگے اور رسوا ہونگے جو اللہ سے ڈرنے والے ہین وہی ایمان لاوینگے پھر صاف فرمادیا
کہ شہر کیطرف سے اور ہیکل یعنی مسجد کیطرف سے آواز ہی یعنے اللہ کا کلام اس شہر مین اور اس مسجد مین
پھیل جاویگا وہ کلام اللہ کا ایسا ہوگا جسمین دشمنون سی بدلا لینیکا حکم ہوگا اے پادریو یہان اوسوقت
کا ذکر نہین ہی جسوقت اللہ نے بت پرستون کے ہاتھون یہودیون کو قتل کروایا اور یروشالم کو مسجد
سمیت ویران کردیا تم اوس پاک مسجد کی ویرانی پر خوشی مت کرو دیکھو اوسکے بعد اللہ تعالے اون
لوگون کو تسلی دیتا ہی جو اوسکی ویرانی کا غم کرتے ہین اور اس شہر کی آبادی کی خوشی سناتا ہی اور فرماتا
ہی پیشتر اس سے کہ اوسی درد لگین وہ جن پڑی اور اس سے آگے کہ وہ درد کھاوی اوسکو فرزند نرینہ
پیدا ہوا ایسی بات کس نے سنی ایسی چیزین کس نے دیکھین کیا ہو سکتا ہی کہ زمین کو ایکدن
مین جنی کا درد لگی یا ایکبارگی ایک گروہ پیدا ہووے کیونکہ جون ہین صیہون کو درد لگی وہین وہ
اپنے بچے جن بیٹھی کیا مین اوسی جنی کے وقت تک لاؤن اور پھر اوسی نہ جناؤن خداوند
فرماتا ہی کیا مین جو جناتا ہون جنی سی باز رکھون تمہارا خدا کہتا ہی پادری لکھتا ہی کہ اسکا یہ
یہ مطلب ہی کہ اوسوقت اللہ والون کی جماعت بڑھ جاویگی ایماندار یہودیون کے ساتھ
بہت بت پرست عیسائی ہوجاوینگی پاک قومین بہت جلد بڑھ جاوینگی صیہون ایک حاملہ عورت
کی مانند ہوگی جو پیدائش کیوقت سی پہلے ایک لڑکا جنی یہ معلوم ہوگا کہ ایکدم مین ایک قوم پیدا ہوگئی
ایسا کبھی نہین ہوا تھا مگر اب ہوگا اللہ فرماتا ہی کیا مین اس جماعت کی ترقی کو نہ بڑھاؤنگا اسے
پادریو حضرت عیسی کی بدولت ایمانداروں کی جماعت بیشک بڑھ گئی مگر محمدی وقت مین
اللہ والون کی بی نہایت جماعتین سارے جہان مین پھیل گئین اور جو لوگ حضرت عیسی کی راہ
پر تھے اونکو بیشک یروشالم کی ویرانی کا بہت بڑا غم تھا اونکو اللہ تسلی دیتا ہی اور فرماتا ہے
تم یروشالم کے ساتھ خوشی کرو اور اوسکے سبب شادمانی کرو تم سب جو اوس سے محبت رکھتی ہو اوسکے
ساتھ نہایت خوش ہو تم سب جو اوسکے لیے ماتم کرتے ہو تاکہ تم چوسو اور اوسکی تسلی دینیوالی

چھاتیون سے سیر ہو تاکہ تم نچوڑو اور اوسکی شوکت کی فراوانی سے لذت پاؤ کیونکہ خداوند یون فرماتا ہی
دیکھ مین سلامتی نہر کی مانند اور قومون کی دولت باڑھ کی مانند اوس پاس روان کرونگا تب تم اونمین
چوسوگے اور بغل مین اوٹھائی جاوگے اور گھٹنون پر کھلائی جاوگے جسطرح مان اپنے بیٹون کو دلاسا دیتی ہی اوسی
طرح مین تمکو دلاسا دونگا اور تم یروشالم مین تسلی پاؤگے اور جب تم یہ دیکھوگے تب تمہارا دل خوش ہوگا
اور تمہاری ہڈیان سبزی کے مانند بڑھینگی اور خداوند کا ہاتھ اپنے بندون پر ظاہر ہوگا پر اوسکا غصہ
دشمنون پر بھڑکیگا کیونکہ دیکھو خداوند آگ لیے ہوے آویگا اور اوسکی گاڑیان بگولے کے مانند چلینگی
تاکہ جوش سے اپنا غصہ اور آگ کے شعلے کے ساتھ اپنا قہر اونپر لاوے کہ آگ سے اور اپنی تلوار سے خداوند
سارے بشر کا مقابلہ کریگا اور خداوند کے قتل کیے ہوے بہت ہونگے وے جو باغون کے بیچ مین ایک کے
پیچھے اپنے تئین پاک اور طاہر کرتے ہین جو سور کا گوشت اور مکروہ چیزین اور چوہا کھاتے ہین وے سبکے سب
فنا ہوجاوینگے خداوند فرماتا ہی کیونکہ مین اونکے کامون اور اونکی اندیشون سے آگاہ ہون اے محمدی بھائیو
اس آیت کو یاد رکھو کہ اللہ ایمان والون سے فرماتا ہی کہ تم یروشالم سے محبت رکھتے ہو اور اوسکے لیے ماتم کرتے
ہو اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والون کے ایمان مین یہ بھی داخل ہے کہ اس پاک شہر کی ویرانی کا غم اور صدمہ
اونکے دلپر چھایا رہتا تھا پادری لوگ جو اس پاک شہر اور پاک مسجد کے ویران ہونے پر خوشی کرتے
ہین ایمان کے دشمن ہین اگلے عیسائیونکو بیشک اوسکی ویرانیکا بہت بڑا غم تھا اول بت پرستون کے
ہاتون سارا شہر مسجد سمیت کھودا گیا پھر اوس پاک مسجد کی بڑی برکت والے چٹان پر جھوٹے عیسائیون نے
گوبر کا اور حیض کے لتون کا ڈھیر تین سو برس تک لگا رکھا جن ایمان والون کے دلپر اس مصیبت کا صدمہ
اور غم چھایا ہوا تھا اللہ تعالے اونکو تسلی دیتا ہی کہ تم اوسوقت خوشی کیجیو جب یہ پاک شہر بہت اچھی طرح آباد ہوگا
سب قومون کی دولت سلامتی کے ساتھ مین یہان لاونگا اس خبر کا ظہور محمدی وقت مین ہوا محمدی
بادشاہون نے اس پاک شہر اور پاک مسجد کی آبادی مین بڑے بڑے مال خرچ کیے اللہ تعالے اوسوقت کا پتا
دیتا ہی کہ اللہ اوسوقت اپنے دشمنون کو تلوار سے قتل کریگا اور کافرون کو فنا کریگا اور دیکھو کیسا صاف بتلا
بتادیا اور اوسکا ظہور دکھادیا کہ جھوٹے عیسائی جو سور سے اور کسی ناپاک چیز سے پرہیز نہین کرتے تھے
اونکو اللہ نے محمدی تلوار سے قتل کیا آرشاد ہوتا ہی اور ایسا ہوگا کہ مین ساری امتون کو اور زبانونکو
اکٹھا کرونگا اور وے سب آوینگے اور میرا جلال دیکھینگے کیونکہ مین اونکے درمیان ایک نشان قایم کرونگا

اور مین اونکو جو اونمین سے بچ نکلین کے قومون کی طرف بھیجونگا یعنے ترسیس اور پول اور لود کو جو تیرانداز
ہین اور توبل اور یونان کو اور دور کے دریائی ملکون کو جنھون نے میری خبر نہین سنی اور میرا جلال
نہین دیکھا وی قومون کے درمیان میرا جلال بیان کرینگی ای محمدی بھائیو اللہ تعالے نے خبر دیا ہے
کہ مین ساری قومونکو اور سب زبان والون کو جمع کرونگا اسکا یہ مطلب ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خبر
ہی اونکا دین سب قومون مین پہیلیگا پہر فرمایا کہ مین اونکے درمیان ایک نشان قایم کرونگا یہ
اشارہ صاف کعبہ شریف کی طرف ہی اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ اسرائیلیون کے نشان کے سوا
اونکی دین کا نشان اونکے درمیان مین قایم ہوگا سب اوس نشان پاس جمع ہونگے اور میری عظمت اور
جلال کو دیکھینگے اور اون لوگون مین سے کچھ لوگ دور دور ملکون مین جاوینگے اور اسکا کلام
سناوینگے اس خبر کے موافق دین محمدی کو ساری قومون مین پہیلا دیا ارشاد ہوتا ہی اور وی تمہارے
ساری بھائیون کو خداوند کے ہدیہ کے لیئے ساری قومون مین سے گھوڑون پر اور گاڑیون پر اور
میانون پر اور خچرون پر اور سانڈنیون پر میرے پاک پہاڑ یروشلم مین لاوینگے خداوند فرماتا ہی جسطرح
سے بنی اسرائیل پاک برتنون مین ہدیہ خداوند کے گھر مین لاتے ہین اور مین اونمین سے کاہن اور
لیوی ہونے کے لیئے لونگا خداوند فرماتا ہی کیونکہ جسطرح سے نئے آسمان اور نئی زمین جو مین بناونگا میرے
حضور قایم رہینگے خداوند فرماتا ہی اوسیطرح تمہاری نسل اور تمہارا نام قایم رہیگا دیکھو
ای ایمان والو اللہ تعالے یہ خبر دیتا ہی کہ ای اسرائیلیو جسطرح تم پاک برتنون مین نذر اور نذرین اللہ
کے گھر مین یعنے بیت المقدس مین لاتے ہو اوسیطرح وہ لوگ جو اور قومون مین سے ایمان لاوینگے تمہارے
ایمان کے بھائیون کو سواریون پر بٹھا کر دور دور سے یروشلم مین لاوینگے اور مین اون مین
سے کاہن اور لیوی یعنے مسجد بیت المقدس کے خادم اور مجاور بناونگا پہر فرمایا کہ جیسا نئے آسمان
اور نئی زمین قایم رہینگے یعنے نیا عبادت خانہ اور اوسکے پاس ساری قومون کا جمع ہونا ایسا ہے
گویا نئے آسمان اور نئی زمین پیدا ہوئی جسطرح وہ نشان سدا قایم رہیگا اسی طرح اوس شریعت مین
تمہارے اس عبادت خانے کی تعظیم بھی قایم رہیگی دور دور سے اوس امت کے لوگ اسکی زیارت
کو آوینگے اور اسکے خادم اور مجاور بنینگے تا کہ اسرائیلی پیغمبرون کی نشانی بھی قایم رہے اور بہت
اسرائیلی بھی اوس امت مین داخل ہونگے اونکے نسل بھی قایم رہیگی یادرہی ٹامس سکاٹ لکہتا ہے

مطلب یہ ہی کہ جو عیسائی ہو جاوینگے وہ بھائی خیال کئی جاوینگے اور وہ پردیسی یروشالم مین لائی جاوینگے اور
حواریون کے زمانہ مین جو لوگ بت پرستی چھوڑکر عیسائی ہوئی تھی وہ پادریون کیطرح پر نیابت کرتے تھے
جو پادریون غیر قومونکے عیسائی اگر شریعت سکھانی مین نیابت کرتے تھے تو اوسکا یہان ذکر نہین یہان تو
صاف بیان یہ ہے کہ وہ لوگ اس پاک مسجد مین دور دور سے سواریون پر لائی جاوینگے جسطرح اسرائیلی
لوگ اللہ کی نذرین اس مسجد مین لاتے تھے یہ نعمت اللہ نے ہم محمدیونکو دی ہی ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ پالان نہ باندھے جاوین یعنی سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدونکو کیطرف حرمت والی مسجد
اور میری یہ مسجد اور وہ دور کے مسجد یعنے بیت المقدس اس حدیث محمدی کی موافق محمدی لوگ
جسطرح کعبہ شریف کیطرف اور مدینہ شریف کی محمدی مسجد کی طرف سفر کرتے ہین اوسی طرح
بڑے شوق سے مسجد بیت المقدس کیطرف سفر کرتے ہین اور حواریون کے بعد عیسائیونکو اس
مسجد کی زیارت کب ملی تاریخ کلیسا مین لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے کئی سو برس بعد
عیسائی لوگ یروشالم مین اوس مقام کی زیارت کے لیے آنے لگی جہان انکو حضرت عیسی کی قبر
کا گمان تھا اس مسجد کی زیارت سے تب بھی محروم رہے اونہون تو اوسمین گوبر کا ڈھیر
لگا رکھا تھا اے محمدی بھائیو حضرت موسی کی شریعت مین کاہن یعنے عبادت خانہ کے خادم حضرت
ہارون کی نسل مین سے ہوتے تھے اور لاوی جو حضرت ہارون کے پردادا ہین اونکی نسل کے لوگ
بھی اونکی خدمت مین داخل ہوتے تھے اور خدمت کرتے تھے جیسا کہ توراۃ شریف کی چوتھی سورت
کے اٹھوین باب مین ہی مگر وہان کے برتنون کی اور قربانی کی جگہ کے نزدیک نہ جاتے تھے جیسا کہ اٹھارہوین
باب مین ہی جب حضرت سلیمان نے مسجد بیت المقدس بنائی تب بھی یہی قاعدہ جاری رہا عزریاہ
بادشاہ جو یہودا کی نسل مین تھا اس مسجد مین گیا تھا کہ خوشبوئی کے مقام پر خوشبو سلگاوے
وہان کے بہت سی خادمون نے اوسکو سمجھایا کہ یہ تیرا کام نہین یہ ہارون علیہ السلام کی اولاد کا
کام ہی تو یہان سے باہر جا عزریاہ غصہ مین آیا اور جو ہین وہ خادمون پر خفا ہوتا تھا خادمون کے
سامنے اللہ کے گھر کے اندر خوشبو سلگانے کی جگہ کے پاس اوسکی پیشانی پر کوڑھ پھوٹ نکلا تب خادمون
نے اوسی جلد نکالا بلکہ وہ آپ بھی جلد جلد نکلا پھر وہ اپنے مرنے کے دن تک کوڑھی رہا اور کوڑھی ہوکر
ایک جدا گھر مین رہا کیونکہ وہ اللہ کے گھر سے خارج ہوا تھا یہ بیان تواریخ کے دوسری کتاب کے

چھبیسوین باب مین موجود ہی حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین یہ حکم تھا کہ کوڑہی ناپاک ہو وہ اکیلا رہا کرے جیسا کہ توراۃ شریف کی تیسری سورت کے تیرھوین باب کی چھیالیسوین آیت مین ہی اب حضرت اشعیا کی زبانی اللہ یہ خبر دیتا ہی کہ مین ساری قومون مین سی اپنے گھر کے لئے کاہن اور لیوی یعنی خادم بناؤنگا اور لوگ اونکو اسطرح پر لاوینگے جسطرح پاک برتنون مین اللہ کی نذر اس مسجد مین لاتے ہین اسمین صاف یہ اشارہ ہی کہ اوس امت کے اچھی لوگ اللہ کی نذر کیطرح پاک و مقدس ہونگے اور اس پاک مقام کے لائق ہونگے ہر قوم کے محمدی عالم دیندار اور درویش کامل جو اوس پاک مسجد مین رہی ہین اونکا حال دیکھو جب اسبات کا صاف مطلب کھلے جس مقام مین اللہ نے شان جلالی کا ظہور دکھایا تھا اوس مقام مین اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت پر بہت بڑی رحمت سی ظہور فرمایا ارشاد ہوتا ہی اور ایسا ہوگا کہ ایک نئے چاند سے دوسرے تک اور ایک سبت سی یعنے ہفتہ کے دن سی دوسرے تک سارے بشر سجدہ کے لئے میرے حضور آوینگے خداوند فرماتا ہی اور وی نکل نکل کر اون لوگونکی لاشون پر جو مجھسے باغی ہوے نظر کرینگے کیونکہ اونکا کیڑا نہ مریگا اور اونکی آگ نہ بجھی گی اور سارے بشر کو اونسے نفرت آویگی دیکھو اللہ تعالے خبر دیتا ہی کہ تمام بشر یعنے سب قومون کے لوگ مل کر ہفتہ سے ہفتہ تک اور چاند سے چاند تک یعنی ہمیشہ برابر ہر روز نماز جماعت کے لئے جمع ہونگے تفسیر ڈوالی رچرڈمنٹ مین ہی شاید ان لفظون سے وہ پاک لوگ مراد ہین جو ہمیشہ اللہ کی عبادت اور تعریف مین رہتے ہین پھر اللہ یہ خبر دیتا ہی کہ کافرون کی لاشون کو دیکھینگے یعنے کافرونپر جہاد بھی ہوتا رہیگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس پاک شہر کے لوگ قتل کی ہوی لاشون کو دیکھینگے جنکو کیڑون نے کھالیا یا آگ مین جلادیا اوس سے مراد ہی سزا گناہ گارون کی اوس جہان مین کہ وہ آگ جو اللہ کے قہر سے روشن ہے کبھی نہ بجھی گی اے ایمان والو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین جماعت کے جمع ہونیکے دن مقرر تھے ہفتہ کا دن اور آب کے مہینے کی چودھوین اور اکیسوین اور کھیت کاٹنے کے وقت سی جب سات ہفتہ گذرین اسکا بیان توراۃ شریف کی تیسری سورت کے تیئیسوین باب مین اور پانچوین سورت کے سولھوین باب مین ہی اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ مین کچھہ قربانی اور نذر

مقرر تھی جسکا بیان چوتھی سورت کے اٹھائیسوین باب ہی اب یہان آخری شریعت کی بشارت ہی کہ ہر روز
اللہ کے سجدہ کی لیے سب قومونکی ایماندار لوگ اللہ کی حضور مین آوینگے **بادشاہون کا احوال** دوسری کتاب
جو بادشاہون کے احوال مین ہی اوسمین لکھا ہی کہ حزقیا بادشاہ کے مرنے کی بعد اوسکا بیٹا منسّا
بادشاہ ہوا جب وہ بادشاہ ہوا بارہ برس کا تھا اوسنے پچپن برس یروشلم مین بادشاہت کی
اوسنے اللہ کے حضور مین بدی کی اور اون اونچی مکانونکو جنھین اوسکے باپ حزقیاہ نے ڈھا دیا تھا اوسنے
پھر بنایا اور بعل بت کی لیے قربانی کے مکان بنائی اور گھنی باغ بنائی اور آسمان کی ساری فوج کو
پوجا اور آسمان کی ساری فوج کے لیے قربانی کے مکان اللہ کے گھر کے دونو صحنونمین بنائی
اور اوسنے اپنے بیٹے کو آگ مین چلا دیا اور ساعتونکو مانا اور جادوگری کی اور دیوؤن اور منتروالون سے
آشنائی کی اور بہت بدکاریان کین اللہ کو غیرت دلائی اوسنے یسیرت کی مورت کو اوس گھر مین
کھڑا کیا جسکے بابت اللہ تعالے نے حضرت داؤد سے اور اونکے بیٹے حضرت سلیمانؑ سے فرمایا تھا
کہ اس گھر مین اور یروشلم مین جسکی مین نے اسرائیلیونکی سارے فرقون مین سے چن لیا ہی مین اپنا
نام ہمیشہ تک رکھونگا اور مین اسرائیلیون کے پاؤن کو اس سرزمین سے ہرگز نہ ٹلواؤنگا مگر اس شرط
پر کہ اون باتونپر جو مین نے اونہین فرمائین اور اوس سب شریعت پر جو میرے بندے موسیٰ نے
اونہین دی عمل کرین اللہ تعالے نے اپنی بندون اور نبیونکی معرفت یہی فرمایا اس لیے کہ شاہ یہودا
منسّا نے نفرتی کام کئی اور یہودا سے بھی اپنے بتون کے سبب گناہ کروائی دیکھو مین یروشلم اور
یہودا پر ایسی بلا بھیجتا ہون کہ اوسکی خبر جسکے کان تک پہونچیگی اوسکے دونون کان جھنجھنا اوٹھینگے
مین اونہین اونکے دشمنون کے ہاتھون مین حوالہ کرونگا کہ وی اپنے دشمنون کے لئی شکار اور
لوٹ ہونگے علاوہ اسکے منسا نے یہانتک بیگناہون کے خون کئی کہ یروشلم اس سری سے
اوس سرے تک خون سے بھر گیا پھر منسا مر گیا اور تواریخ کی دوسرے کتاب جو توراۃ شریف کی جلد
مین لگی ہوی ہی اوسمین یہ احوال لکھکر لکھا ہی کہ اللہ تعالے نے بابل والونکو اوسپر غلبہ دیا وہ اوسکو
پکڑکر بابل مین لے گئے جب اوسنے بہت ایذا اوٹھائی تب اللہ کو منایا اور نہایت عاجزی سے دعا مانگی
اور اوسکی دعا قبول ہوے اور اللہ اوسکو یروشلم مین پھر لایا اور اوسنے بتونکو دفع کیا اور
باہر پھینکدیا اور یہودا کو فرمایا کہ اللہ کی بندگی کرین پھر منسا مر گیا اور اوسکا بیٹا آمون بادشاہ ہوا

اوسنے یروشالم مین دو برس بادشاہت کی اوسکی باپ نے جن بتون کو پوجا تھا اوسنے بھی پوجا اور اللہ تعالے کے آگے عاجزی نکی جسطرح اوسکی باپ منسا نے عاجزی کی تھی اب پھر بادشاہون کی دوسری کتاب کا بیان ہی کہ آخرکو آمون کے خادمون نے اوسکو مارڈالا اوسکے بعد اوسکا بیٹا یوسیا بادشاہ ہوا جب یوشیا تخت پر بیٹھا تو آٹھ برس کا تھا اوسنے اکتیس برس یروشالم مین بادشاہت کی اوسنے وہ کام کیی جو اللہ کے نزدیک اچھے تھے اور اپنے باپ حضرت داؤد علیہ السلام کی ساری راہونپر چلا ذرہ بھی داہنے بائین نہین مڑا اور یوسیا بادشاہ کی سلطنت کی اٹھارھوین برس ایسا ہوا کہ بادشاہ نے اصلیا کے بیٹے سافن لکھنے والیکو فرمایا کہ اللہ کے گھر مین جا اور خلقیا کاہن کو جو مسجد کے خادم کو حکم کر کہ اللہ کے گھر کی مرمت ہووے خلقیا نے فرمایا کہ مین نے اللہ کے گھر مین توریت کتاب پائی ہی خلقیا نے وہ کتاب سافن کو دی اوسنے پڑھے اور بادشاہ کے آگے آکر وہ کتاب پڑھے بادشاہ نے جب توریت کی باتین سنین تو اپنے کپڑے پھاڑے اور خلقیا اور سافن کے بیٹے اخی قام وغیرہ کو فرمایا کہ تم جاؤ میری اور سب لوگون کی اور سارے یہودا کی بابت اللہ تعالے سی پوچھو کہ اس کتاب مین جو ملی یہ کیسی باتین ہین کہ اللہ کا غصہ ہمپر نپٹ بھڑکا ہی کیسواسطے ہمارے باپ دادون نے اس کتاب کی باتونپر کان نہ لگایا اور جو کچھ اسمین لکھا ہی اوسکے موافق عمل نہ کیا تب خلقیا اور اخی قام وغیرہ خلدہ نبیہ پاس گئے جو توشیخانہ کے داروغہ سلوم ابن تقواہ کی بی بی تھین اور یروشالم کے بیچ مشنہ مین رہتی تھین سو اونہون نے اوسسے باتین کین اونہون نے کہا کہ اللہ اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہی کہ تم اوس شخص سے جسنے تمھین مجھ پاس بھیجا ہے کہو کہ خداوند فرماتا ہی مین اون سب باتون کے مطابق جنھین شاہ یہودا نے کتاب مین پڑھا ہی اس مقام پر اور اونپر جو اس مقام مین رہتے ہین بلا نازل کرونگا کیونکہ انہون نے مجھے چھوڑدیا اور غیر معبودون کے آگے خوشبوئیان جلائین تاکہ اپنے ہاتھون کے سارے کامون سے مجھے غصہ دلاوین سو میرا قہر اس مقام پر بھڑکیگا اور ٹھنڈا نہوگا لیکن شاہ یہودا جسنے تمکو بھیجا کہ اللہ تعالے سے سوال کرو سو تم اوس سے کہیو کہ اللہ اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہی کہ تو جو ہے سو تو نے اون باتون کو سنا اور جب تو نے وہ بات سنین جو مین نے اس مقام کے اور اوسکے رہنے والون کے حقمین کہی کہ وہ ویرانہ اور لعنت ہوونگے تو تیرا دل نرم ہوا اور تو نے اللہ کے آگے عاجزی کی اور اپنے کپڑے پھاڑے

اور میرے آگے رویا سو مین نے بھی تیری سُنی اللہ فرماتا ہی اس لیے دیکہہ مین تجہے تیرے باپ دادونکے
ساتھ شامل کرونگا اور تو اپنے قبر مین سلامتی سے اوتار دیا جاویگا اور ساری آفت کو جو میرے
حکم سے اس مقام پر نازل ہوگی تیری آنکھین نہ دیکھین گی سو وہ یہ خبر بادشاہ پاس لائے سو بادشاہ
نے لوگ بہیجے اور اونہون نے یہودا اور یروشالم کے سارے بزرگون کو اوسکے پاس جمع کیا اور
بادشاہ اللہ کے گھر پر چڑھ گیا اور سب چھوٹے بڑے لوگ اوسکے ساتھ تھے اور ساری باتین
عہد کی کتاب کی جو اللہ کے گھر مین ملی تھی اونہین پڑھ سنائین اور بادشاہ ایک ستون سے
لگ کر کھڑا ہوا اللہ کے آگے اقرار کیا اور کہا ہم اللہ کی تابعداری کرینگے اور اس عہد کی باتونپر
جو اس کتاب مین لکھین ہین عمل کرینگے اور سارے لوگ اوس عہد پر قایم ہوے پھر بادشاہ نے
سردار کاہن یعنی مسجد کے خادم خِلقیاہ کو اور اون خادمون کو جو دوسرے درجے مین تھے اور
دربانون کو حکم کیا کہ سارے برتن جو بعل اور یسیرت اور آسمان کی ساری فوج کے لیے بنائے تھے
اللہ کی ہیکل سی یعنے مسجد سی باہر نکالین اور اوس نے یروشالم سے باہر ہو کر قدرون کے آس پاس کے
کہیتون مین اونہین جلادیا اور اونکی راکھ بیت اِیل کو پہونچای اور اون بت پرست کاہنون کو جو
اونچی شوالون مین یہودا کی بستیونمین اور اون مکانونمین جو یروشالم کے گرد پیش تھے خوشبوئیان
جلاتے تھے اون سب سمیت جو بعل اور سورج اور چاند اور آسمان کے سارے لشکرون کے
لیے خوشبوئیان جلاتے تھے موقوف کیا اور اوسنے یسیرت کو خداوند کے گھر سے یروشالم کے
باہر قدرون نالے کے میدان مین نکلوایا اور اوسی وادی قدرون مین جلادیا اور اوسنے
توفت پر جو بنی ہِنّوم کی وادی مین ہی نجاست پہکوای تاکہ کوی مولک کے لیے اپنے بیٹا بیٹی
کو آگ مین نڈالے اور بتون کی قربانی کے مکان جو آخذ کے بالاخانہ کے چہت پر تھے اور وہ بتون
کی قربانی کے مکان جنہین مَنسّا نے اللہ کے گھر کے دو صحنون مین بنایا تھا بادشاہ نے اونکو
ڈہادیا اور وہان سے دوڑ کر اونکی خاک کو قدرون نالے مین پہکوادیا اور وہ بتون کی قربانیکا
مکان جو بیت اِیل مین تھا اور وہ اونچا مکان جو یارُاب عام اسرائیلیونکے گمراہ کرنے والے نے بنایا
تھا دونون کو اوسنے ڈہادیا اور اونچے مکان مین آگ لگادی اور اوسے خاک کردیا اور جب یُوسیاہ نے
نظر پہیری اور پہاڑ پر قبرین دیکہین تو اوس نے لوگ بہیجکر اونکی ہڈیان نکلوائین اور اوس قربانیکے مقام

پر جلائین اور اونپر نجاست ڈالی خداوند کے اوس کلام کے موافق جسے اوس مرد خدا نے پکار کے کہا
تھا اور یوسیا نے اون گھرونکو بھی ڈہا دیا جو اونچے مکانونپر سمرون کی بستیون مین تھے جنھین اسرائیلی
بادشاہون نے بناکر اللہ تعالی کو غیرت دلای تھی اور اونچے مکانون کے سب کاہنونکو جو وہان تھے
اوسنے قربانیکے مقامونپر ذبح کیا اور آدمیون کی ہڈیان اونپر جلائین اور یروشلم کو پھر آیا اور باد
شاہ نے سب لوگون کو حکم کیا اور کہا کہ خداوند اپنے خدا کے لیے فسح کی عید کرو جیسا کہ اس عہد کی کتاب
مین لکھا ہی اور جو لوگ دیوونسے یاری کرتے تھے اور منتر پڑھتے تھے اونکو اور مورتون اور بتون کو جو ملک
یہودا اور یروشلم مین نظر آتے تھے یوسیا نے دفع کر دیا اوسکے وقتمین مصر کا بادشاہ فرعون نکوہ فرات
کی طرف کو آسور کے یعنے عراق کے بادشاہ پر چڑہا اور یوسیا اوسکا سامنا کرنیکو نکلا اور مجدو مین جسوقت
اوسکا مقابلہ ہوا تو اوس نے اوسکو مار ڈالا اور اوسکے نوکر اوسکو ایک گاڑی مین ڈال کر مجدو سے یروشلیم مین
لے گئے اور اوسکو دفن کیا

حضرت حبقوق علیہ السلام کے صحیفہ محمدی بشارتون کا بیان

ملا سید علی طہرانی رح اقامت الشہود مین لکھتے ہین کہ حضرت حبقوق علیہ السلام بعضون کے نزدیک
حضرت اشعیا علیہ السلام کے شاگرد تھے جب تک حضرت اشعیا علیہ السلام زندہ رہے تب تک حبقوق
نبوت نہین کرتے تھے اور بعضون کا قول یہ ہی کہ حضرت حبقوق علیہ السلام نے نبوت کو منحوم سی قبول
کیا اور صفنیا علیہ السلام نے حبقوق ؑ سے قبول کیا اور ارمیا علیہ السلام نے صفنیا علیہ السلام سے نبوت
کو قبول کیا جیسا کہ کتاب نوحسین مین بیان کیا گیا ہی جناب حبقوق ؑ کے صحیفہ کے پہلے باب کی چھٹی
آیت مین اللہ تعالے اسرائیلیونکو خبر دیتا ہی کہ مین کسدیون کو یعنے بختنصر کو اور اوسکی قوم کو تمپر چڑھا لاونگا
دوسرا باب مین اپنی دیدگاہ پر کھڑا رہونگا اور برج پر اپنے لیے جگہ ٹھہراونگا اور راہ دیکھونگا کہ دیکھون وہ
مجھکو کیا کہیگا اور مین اپنے مباحثہ کی بابت کیا جواب دونگا تب خداوند نے مجھے جواب دیا اور کہا کہ رویا
کو لکھہ اور لوحون پر قلمبند کر کہ وہ جو اوسے پڑھے دوڑے کیونکہ یہ رویا ہنوز ایک مقرری وقت کے لیے
ہی مگر آخرکو اپنا مضمون ظاہر کریگا اور جھوٹ نہ کہیگا اگرچہ وہ دیر کرے تو بھی اوسکی راہ دیکھتا رہ کہ وہ
یقیناً آئیگا [illegible] نکریگا دیکھنہ مغرور کو اوسکا دل اوسمین سیدھا نہین ہے پر صادق اپنے ایمان ہی زندہ رہیگا
ملا سید علی طہرانی رح لکھتے ہین کہ بعضے یہودی ملاؤن نے لکھا ہی کہ یہ خبر حضرت ارمیا علیہ السلام کی ہی
اور اس قول کو بہت سے یہودی ملاون نے رد کیا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مسیحا کی خبر ہے

یعنی جسکا یہودیون کو اب تک انتظار ہے اور حق یہ ہی کہ یہ صاف بشارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اس کتاب کا
لکہنے والا کہتا ہی کہ اسکے بعد اللہ تعالے بابل والون سی فرماتا ہی کہ تونے بہت قومونکو لوٹ لیا ہی لوگون کے سارے
بچی ہوی تجکو لوٹ لین گے یہ بچی ہوے کا لفظ کئی جگہ آخری زمانے کی خبرون مین آیا ہی اسمین صاف اشارہ
ہے کہ اسرائیلیون مین جو اوسوقت ظالمونکی تلوار سی بچ رہے ہونگے اور دین محمدی مین داخل ہونگے وہ
بابل والون کو لوٹین گے پہر چودہوین آیت مین فرماتا ہی کہ جسطرح پانی سے سمندر بہرا ہوا ہی اوسی طرح زمین
اللہ کے جلال کی پہچان سے بہر جاویگی یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہی جسمین بڑے بڑے اللہ کے پہچاننے
والے ساری زمین مین پیدا ہوی تیسرا باب ای خداوند مین نے تیری خبر سنی اور ڈر گیا ای خداوند
تو برسون کے درمیان اپنے کام کو زندہ کر برسون کے درمیان اوسے شہرت دے قہر کے درمیان
رحم کو یاد کر اسکے بعد عبرانی کلمے یہ ہین اِلُوہَ مِتِّیمَان یَابُو وِقَادُوش مِعَرْپَاران یعنی خدا دکہن سے
سے آویگا اور وہ جو قدوس یعنی بڑا پاک ہی فاران کی پہاڑ سے دیکہو ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت حبقوق ع نے دعا مانگی کہ یہ قہر جو بدکارونپر ہو رہا ہی اوسکی درمیان ایکا ایک رحمت کا ظہور
دکہاوے تب اونکو اللہ کی طرف سے یہ جواب ملا کہ اللہ جو بڑا پاک ہی دکہن کیطرف سی یعنی عرب کے ملک
سے اور فاران سی یعنی مکہ سے آویگا اسکا یہ مطلب کہ اللہ اپنے رسول کے ساتھ آویگا اور اپنا کلام
اپنی پاک بندہ کی زبان پاک سی سبکو سناویگا پادری شیرنگ آفتاب صداقت کے ۳۰۵ صفحہ مین لکہتا ہی
کہ ملک یہوداکے دکہن طرف عرب کا ملک ہی اور توراۃ شریف کی بشارتون مین حضرت اسمعیل ع کی
ذکر مین پادریون کی کتابون سے ثابت ہوچکا کہ فاران مکہ کے کا نام ہی امام احمد قسطلانی رح
مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ فاران تین پہارون مین سی ایک ہی ابو قبیس اور اوسکے سامنی قعیقعان
نالے کے بیٹ تک اور تیسرا پورب کیطرف فاران جو قعیقعان کے پاس ہے نالے کے بیٹ تک وہی
گہائی ہی بنی ہاشم کی اور مسلمانون مین اور کتاب والون مین اسبات مین اختلاف نہین کہ فاران
مکہ ہی کِسَّاہ شَامَیِم ہُودُو وُتِہِلَّاتُو مَالِاَہ هَا آرِض چہپ گیا آسمان اوسکی شوکت سے
اور اوسکی تعریف سے بہر گئی زمین دیکہو یہ وہی بات ہی جو اوپر فرمائی کہ زمین اللہ کے جلال کی پہچاننے
بہر جائیگی اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا ساری زمین مین اللہ کی تعریف ہو رہی ہی ارشاد ہوتا
ہے اوسکی جگمگاہٹ نور کی مانند تہی اوسکے ہاتھ سے کرنین یعنی شعاعین نکلین اور وہان اوسکی قدرت

پوشیدہ تھی مری اوسکی آگے آگے چلے گی اور اوسکے قدمون کے آگے آتشی وبا روانہ ہوگی ای ایمان والو یہان عبرانی مین صاف آئندہ کی لفظین ہین صاف آئندہ زمانہ کی خبر ہے کہ اللہ کے ذکر کا نور ہر طرف چمکے گا اور اللہ کی بڑی قدرت ظاہر ہوگی اوسکے دشمن ہر طرف قتل ہونگے ارشاد ہوتا ہے وہ کھڑا ہوا اور اوسنے زمین کو ناپ ڈالا اوسنے نگاہ کی اور قومونکو پراگندہ کر دیا اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی پہاڑیان اوسکے آگے دھس گئین اوسکی قدیم راہین یہی ہین مین نے کوشان کے خیمون کو مصیبت مین دیکھا اور زمین مدیان کے پردے کانپ جاتے تھے کیا تو ندیون سے بیزار تھا ای اللہ کیا دریاؤن پر تیرا قہر تھا کیا سمندر پر تیرا غضب تھا کہ تو اپنے گھورون پر اور فتح یابی کی گاڑیون پر سوار ہوا کمان تیری بالکل ننگی کی گئی جیسا تونے فرمایا ہان قومون کے ساتھ قسم کی تونے زمین کو چیر کر اوسے ندیان کر دیا پہاڑون نے تجھے دیکھا اور کانپ گئے پانی کی باڑھ بہکر گذر گئے گہراو نے اپنی آواز بلند کی اور اپنی ہاتھ اوپر کو اوٹھائے سورج اور چاند اپنے اپنے مکان مین ٹھہر گئے تیرے تیرون کی روشنی کی باعث جو اوڑے اور تیرے بھالے کی چمکاہٹ کے سبب پادری طامس اسکاٹ ان آیتون مین یون سمجھتا ہے کہ یہ گذری ہوی زمانہ کا ذکر ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے وقت مین جب فرعون لشکر سمیت ڈوب گیا کوشان یعنی حبش اور مدیان کے لوگون پر رعب چھا گیا اور دریا کا پانی اللہ نے حضرت موسیٰؑ کے لئے دو حصہ کر دیا اور حضرت یوشعؑ کے لئے دریاے اردن کو دو حصہ کر دے اور اونکے لیے لڑائی مین سورج اور چاند کو ٹھہرا دیا ہم کہتے ہین ان آیتون مین یہی مطلب ظاہر ہے مگر اوسکی بعد کی آیتون مین پھر صاف آئندہ کی خبر ہے تو مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے حضرت موسیٰؑ کیوقت مین اپنے قہر اور جلال سے کافرونکو غارت کر دیا تھا اوسی طرح آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین کافرونکو قتل کریگا دیکھو اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے تو قہر کے ساتھ زمین پر گذر کریگا تو نہایت غصہ مین قومونکو کاٹ ڈالیگا تو اپنی قوم کو نجات دینے کیلئے ہان اپنے مسیح کے نجات دینے کے لئے نکلا ای ایمان والو اسکا مطلب یہ ہے کہ تو آخری زمانہ مین قومونکو محمدی تلوار سے کاٹ ڈالیگا اوپر اسکا بیان خوب ہو چکا کہ مسیح ان کتابون کے محاورے مین ہر پیغمبر کو کہتے ہین تو یہان مطلب یہ ہے کہ تو اپنے پیغمبر کو اور اپنے خاص لوگونکو کافرون کے ظلم سے چھڑانے کیلیے اپنے تئین ظاہر کریگا اور کافرون کو قتل کریگا حضرت صفنیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے کہ یہوداکے بادشاہ یوسیاہ کے وقت مین اللہ کا کلام صفنیا کو پہنچا پہلے اور دوسرے

باب مین شہرون کے ویران ہونیکی خبر ہے تیسری باب مین اسرائیلیون کی بدکاریون کی شکایت ہے
اور یروشالم کے ویرانی کی خبر ہے اس باب کی آٹھوین آیت مین اللہ فرماتا ہی باوجود اسکے تم میرے انتظار
مین رہو خداوند فرماتا ہی اوس دن تک کہ مین لوٹ کر اُٹھون کیونکہ میرا ارادہ ہے کہ قومونکو جمع کرون اور سلطنتونکو
اکٹھا کرون تاکہ مین اپنے غضب کو ہان سارے قہر شدید کو اونپر نازل کرون کیونکہ میری غیرت کی آگ ساری
زمین کو نگل جاویگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ جب اللہ بدلا لیگا اپنے بگڑے ہوی پوجنے والون سی
اور اونکو وعدہ کی ہوے ملک کو یعنے یروشالم اور ملک شام کو ویران کردیگا تب وہ اون قومون اور
سلطنتون پر جنہون نے اوسکی نجات سے انکار کیا اپنا قہر ڈالیگا ای محمدی بہائیو یہ صاف پتا محمدی وقت
کا ہی کہ اللہ تعالے نے ساری قومون مین ایمان پہیلایا اور ایمان والون کے ہاتون سب کافرونپر اپنا
قہر نازل فرمایا ارشاد ہوتا ہی کیونکہ مین پہر اوسوقت قومونکو پاک ہونٹھ کردونگا تاکہ وے سب کے سب
خداوند کا نام لیوین اور ایک ہی کندہی سے اوسکی بندگی کرین کوش کی نہرون کے پار سے میری عابد یان
میرے پراگندہ لوگون کی بیٹی میرے لیے ہدیہ لاویگی ای ایمان والو یہ صاف محمدی بشارت ہی کہ اللہ تعالے
بہت سی قومونکو ایمان دیگا اور اونکی ہونٹھ اور زبان کو بری باتون سی پاک کردیگا ملا محمد رضا طہرانی رح کتاب
منقول رضائی مین لکہتے ہین کہ یہ جو فرمایا کہ ایک کندہی سی سب اللہ کی عبادت کرینگے یہ پتا سوا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور اونکی نائبون کی اور اونکی امت کے کسی پر مطابق نہین ہوسکتا کیونکہ جماعت کی نماز ایک
کندہی سی آپ ہی کی شریعت مین مقرر ہوی اور ابربنال جو یہودیونکا ملا ہے وہ اسکا مطلب یون کہتا ہی
کہ قیامت کے دن جب تمام خلق جمع ہوگی تو سب کی ہونٹھ پاکیزہ ہوجاوینگی مگر ابربنال کا یہ قول اسکی بعد
کے آیتون کے برخلاف ہی کہ گیارہوین آیت مین فرمایا کہ وہ دوسری بار پاک پہاڑ پر غرور نکرینگے
اور بارہوین آیت مین فرمایا کہ تیری قوم کی درمیان عاجز اور فقیرون کو چہوڑدیگا اور تیرہوین آیت
مین فرمایا کہ باقی اسرائیلی جہوٹ نہ بولینگے ان آیتون مین بیت المقدس کی دوسری ویرانی اور آبادی کا
ذکر ہے قیامت سے یہان کچھ علاقہ نہین ای ایمان والو جس لفظ کے معنے کندہی کے ہین وہ
عبرانی مین شخام کا لفظ ہی اوسکا ترجمہ پادری میتھو نے یون بدلکر لکہدیا کہ ایک دل ہوکر مگر حاشیہ پر لکہدیا
ہے کہ عبرانی مین یون ہی کہ ایک کندہی سے یہ جو فرمایا کہ میرے پراگندہ لوگون کی بیٹی اسکا یہ مطلب کہ اسرائیلی
لوگ جو ہر ہر شہر مین تتر بتر ہین اونکی بیٹی یعنی قوم اور جماعت جو محمدی ہوجاویگی وہ کوش کے یعنی حبش کے

پھر ونگی یا رسی اللہ کے لیے بیت المقدس مین نذر لاویگی یہ بہی پتا محمدی شریعت کا ہی کہ مسجد بیت المقدس مین دور دور سے سفر کر کے جانا اور اللہ کے لیے نذر لیجانا محمدیون کا طریقہ ہے نصاری اس نعمت سی محروم ہین ارشاد ہوتا ہی اوسی دن تو اپنے سارے کامون کے سبب جن سی تو میری گناہگار ہوی ہی شرمندگی نہ اوٹھاویگی کیونکہ مین اوسوقت تیرے درمیان سی تیرے مغرور اور فخر بازلوگونکو نکال لونگا اور تو میرے پاک پہاڑ پر پہر غرور نکریگی اور مین ایک غریب اور مسکین قوم کو تیرے درمیان چھوڑ دونگا اور وی اللہ کے نام پر بہروسا رکھینگے اسرائیل کے باقی لوگ بدکاری نہین کرینگے اور جھوٹ نہین بولینگے اور اونکے منھو مین دغا دینی والی زبان نہین پائی جائیگی بلکہ وے کہا وینگے اور لیٹ رہینگے اور کوئی اونکو نہین ڈراویگا ای صیہون کی بیٹی تو گا ای اسرائیل تو للکار ای یروشالم کی بیٹی تو اپنی تمام دل سی خوشی اور خرمی کر اللہ تیری آفتونکو اوٹھا لیگیا ہی اوسنے تیرے دشمنونکو نکالدیا ہے اللہ اسرائیل کا بادشاہ تیرے درمیان ہی تو پھر مصیبت کو نہین دیکھیگی اوسدن یروشالم کو کہا جائیگا کہ تو مت ڈر اور صیہون کو کہ تیرے ہاتھ ڈھیلے نہون خداوند تیرا خدا جو تیرے درمیان ہی سو قادر ہے وہی بچالیگا وہ تیرے سبب سے شادمان ہو کی خوشی کریگا اپنی محبت کی باعث وہ الزام دینی کی بدلی خاموش رہیگا بعد اسکے فرماتا ہی دیکھ مین اوسی وقت اون سبھونکو جو تجھی ستاتے ہین مارونگا اور وہ جو لنگڑاتی ہی اونکو رہائی دونگا اور خارج کی ہوونکو اکٹھا کرونگا اور ہر ایک مملکت مین جہان وی رسوائی گئے ہین اونہین تعریف کیا ہوا اور نام ور کرونگا جسوقت کہ مین تمھین جمع کرونگا اوسی وقت تمکو پہیر لاؤنگا کیونکہ جسوقت تمھاری آنکھون کے آگے تمھاری اسیری کو بدل دونگا تمکو زمین کی ساری قومونکی درمیان نامآور کرونگا اور تمھین ستودگی بخشونگا خداوند فرماتا ہی ای ایمان والو یہ سب وعدی ایماندار اسرائیلیون سے محمدی وقت مین پورے ہوی جو اسرائیلی لوگ محمدی دین مین آئی اور اللہ کے پاک پہاڑ پر یعنی شہر یروشالم مین رہے وہ بت پرستی سے اور اگلے وقتون کی بری رسمون سے پاک ہین اللہ اس رسوائی سی اونکو بچاتا ہی اور غرور اور گھمنڈ والونکو اونمین سی نکال لیا جنھون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت عیسیٰ کو نہ مانا وہ الگ ہین ذلیل اور خوار ہین جو محمدی ہوے ہین وہ غرور اور گھمنڈ سی پاک ہین جبے ایمان یہودیونکی دغا بازیون سے اللہ نے اونکو پاک کر دیا عرب کے لوگ جو غریب اور محتاج تھے اون محمدیونکو اللہ نے بیت المقدس مین محمدی اسرائیلیونمین چھوڑ دیا سب ملی

مجھلے رہتے ہین جو اسرائیلی لوگ ظالمونکی تلوار سے بچ گئی اور محمدی ہو گئی اونہون نے جہوٹ اور فریب سے نجات پائی وہ یروشالم مین خوش و خرم ہین دشمنونکا اونکو کچھ ڈر نہین اونکی دشمنونکو اللہ نے قتل کیا بت پرست اور آتش پرست جو اسرائیلیون کے نام کے دشمن تھی محمدی تلوار سے قتل ہوے جو لنگڑاتی تھے یعنے دین ایمان رکھتی تھے مگر جان کے ڈر سے ظاہر نہین کر سکتی تھے اونہون نے محمدی ایمان کو ظاہر کیا حضرت میکاہ کے چوتھے باب کی چھٹی آیت مین بہی فرمایا تھا کہ جو لنگڑاتے ہین اونکو ایک بقیہ ٹہراؤنگا یعنے وہ لوگ پیغمبرون کے طریقہ پر باقی تھے اونکا ہونا سچے دین کی بڑی دلیل تھی اونہین کے حق مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کے بقایا کا لفظ فرمایا اسکا بیان اوپر ہو چکا اور جو خارج کر دی گئی تھے یعنے جو یہودی حضرت عیسیٰ کی دشمنی کے باعث سے ایمان سے باہر ہو گئی تھے اونکو جب اللہ نے محمدی کر دیا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے اور ایمان والون کے ساتھ اکٹھے ہو گئی اگلے وقت مین ہر ہر ملک کے لوگ بت پرست تھی اسرائیلیونکی دشمن تھی اب اللہ کی قرآن مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسرائیلی پیغمبرون کی تعریفین اوتارین ساری قومون مین اسرائیلی پیغمبرونکا اور اونکی امت کے ایمان والون کا نام روشن ہوا جو اسرائیلی لوگ محمدی ہو گئی ہین سب محمدی لوگ اونکا ادب کرتے ہین کہ یہ لوگ پیغمبرونکی نسل مین ہین یہ سب وعدے اللہ نے محمدی اسرائیلیون سے پورے کئے اوسکے سب وعدے برحق ہین مگر پادری طامس اسکاٹ اپنی عادت کے موافق بیان بہی لکھتا ہی کہ بیشک ان آیتون مین آیندہ زمانہ کی خبر ہے پادری راہ دیکھ رہا ہی کہ سب یہودی نصرانی ہو جاوین اور بیت المقدس پر قبضہ کر لیوین اور یہ پیش خبری پادریون کے مراد کے موافق پوری ہو جاوے اللہ ان جہوٹے خیالون سے اونکو نجات دے آمین

حضرت یوائیل علیہ السلام کے صحیفے سے محمدی بشارت

اس صحیفہ کے پہلے باب مین اللہ اسرائیلیونکو ایک فوج سے ڈراتا ہے جو اونکے ملک پر چڑہ آویگی اور حکم فرماتا ہی کہ تم سب روزہ رکھو اور اللہ کے گہر مین جمع ہو کر اللہ سے فریاد کرو پہر دوسرے باب مین یہ حکم ہے کہ صیہون مین پکار دو کہ اللہ کا دن چلا آتا ہی ایک قوم بڑی اور زور آور ہی کہ ویسی آگے کبھی نہین ہوے اور جو پیچھون تک پشت در پشت ہرگز نہوگی اونکی بہادری کا بیان ہوئے گیارہوین آیت مین یون ہے ۔ اور خداوند اپنی لشکر کے آگے اپنی آواز سناویگا کہ اوسکی لشکر گاہ

بہت بڑی ہے کیونکہ وہ زورآور ہے جو اوسکے حکم کو انجام کرتا ہی کیونکہ خداوندکا دن بڑا اور نہایت
خوفناک ہے کون اوسکی برداشت کرسکتا ہے اَی ایمان والو دیکھو اللہ تعالے صاف صاف
اوس فوج کی تعریف کرتا ہے اور صاف فرماتا ہے کہ اللہ اپنے لشکر کے آگے اپنی آواز سناویگا
معلوم ہوا کہ وہ لشکر اللہ کے خاص بندونکا ہوگا کہ اللہ اونکے ساتھ ہوگا اور اللہ اپنا کلام اون
لوگون کی زبان سے اور لوگون کو سناویگا پہر فرمایا کہ جو شخص اللہ کے حکم کو جاری کرتا ہے اور انجام
تک پہونچاتا ہی وہ زورآور ہے یہ اوس محمدی لشکر کے سردار کی تعریف ہے ان صحیفون کا یہی قاعدہ ہی
کہ اللہ تعالے پہلے ظالم بادشاہون کی فوج سی ڈراتا ہی پہر محمدی جہاد کی بشارت سناتا ہی پہلے باب
مین دشمنون کی ویران کرنیوالی فوج سی ڈرایا دوسری باب مین محمدی فوج کا دبدبہ دکہایا اسکے
بعد اللہ تعالے اون لوگونکو غلہ او میوی کی ارزانی کی خبر دیکر اٹہائیسوین آیت مین فرماتا ہی اور
اسکے بعد ایسا ہوگا کہ مین اپنی روح سارے بشر پر ڈالونگا اور تمہاری بیٹے اور بیٹیان پیش گوی
کرینگے اور تمہارے بوڑہے خواب دیکہینگے اور تمہارے جوان رویتین دیکہینگے بلکہ مین اونہین دنون
مین اپنی روح کو غلامون اور لونڈیون پر ڈالونگا اور مین آسمانون اور زمین پر عجائب قدرتین
ظاہر کرونگا لہو اور آگ اور دہوئین کے ستون سورج اندہیرا اور چاند لہو ہوجاویگا پیشتر اوسکی کہ خداوند کا
بڑا اور خوفناک دن آپہونچے اور ایسا ہوگا کہ جو کوی اللہ کا نام لیگا سو نجات پائیگا کہ صیہون کی
پہاڑ پر اور یروشلم مین نجات ہوگی جیسا کہ خداوند نے فرمایا ہی اور اون باقی لوگونمین جنہین خداوند بلاویگا
اَی محمدی بہائیو یہ سب وعدے محمدی وقت مین پورے ہوے روح کہتی ہین اللہ کے کلام کو اور اللہ
کے فیض کو یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہے کہ سب آدمیون پر یعنے اسرائیلیون پر بہی اور سب قومون پر اللہ
کا فیض برسیگا اور سب جگہ اللہ کا کلام پہونچیگا اور تمہارے بیٹے اور بیٹیان اور لونڈی غلام ایسے
کامل روشن دل ہونگے کہ امر آیندہ کا حال اونکے دل پر کہولدیگا بوڑہونکو اور جوانونکو سچے سچے خواب
اللہ دکہلائیگا جیسا دکہلائیگا ویسا ظاہر کردیگا محمدی وقت مین بہت بڑا فیض اللہ نے جاری
کیا بڑے بڑے روشن دل مرد اور عورت اس امت مین پیدا ہوے لونڈیون اور غلامون مین
سے بہی بڑے بڑے کامل ہوے لڑکون اور لڑکیون پر بہی غیب کا حال اللہ نے کہولدیا اسطرح کی
لوگونکا پورا احوال جسکو معلوم کرنا منظور ہو کامل درویشون کے کتابین دیکہی بعد اسکے قیامت کی

نشانیان بتائین کہ خداوند کے بڑے اور خوفناک دنکے یعنے قیامت کے دنکے آنے سے پہلے لہو اور آگ اور دہوین کا ستون ظاہر ہوگا یعنی زمین مین کشت وخون کی کثرت اور آگ کا ظہور ہوگا چنانچہ ایک بڑے شہر کے برابر آگ مدینہ شریف کے پاس ساتوین صدی مین ظاہر ہوئی اور بہت دنون تک رہی شہر بصری تک اوسکی روشنی پہونچی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے اوسکی خبر دی تھی بخاری اور مسلم مین ہی کہ آپنے فرمایا کہ قیامت نہین قایم ہوگی یہانتک کہ ایک آگ نکلیگی زمین حجاز سے روشن کردیگی اونٹون کی گردنونکو بصری مین اس آگ کا حال امام نووی نے اور امام احمد قسطلانی نے بہت پھیلاو کے ساتھ لکہا ہی اور ایک آگ عدن سے ظاہر ہونے والی ہی اوسکا ظہور قیامت کے قریب ہوگا اور آخری زمانہ مین آسمان پر دہوان ظاہر ہوگا اور آخر زمانہ مین ایمان ملک شام مین اور مکہ اور مدینہ او یمن مین خوب ظاہر ہوگا اور سب ملکون مین فساد پھیلیگا جیسا محمدی حدیثون سے ثابت ہی تیسرا باب اور دیکہو انہین دنون مین اور اوسی وقت مین کہ جب یہودا اور یروشالم کے قیدیونکو پھیر لاونگا تب ساری قومونکو اکٹھا کرونگا اور اونہین یہوشفط کے وادی مین تلے لی آونگا ای ایمان والو دیکہو اللہ تعالے نے محمدی وقت مین یہودا اور یروشالم کے بہت قیدیونکو چھڑایا جو دین محمدی مین داخل ہوی وہ بت پرستون اور بے ایمان یہودیون اور جھوٹے عیسائیون کے ظلم سے چھوٹے اللہ تعالے یہ بتا دیتا ہی کہ اوسی وقت مین ساری قومونکو اکٹھا کرونگا سو اللہ نے سب قومونکے محمدیونکو اکٹھا کیا اور یہوشفط کے وادی مین اونکو لایا یہوشفط بادشاہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسل مین تھا اور بڑا ایماندار اور دیندار تھا اوسکا حال تواریخ کی دوسری کتاب کے بیسوین باب مین یون ہی کہ موابی اور عمونی یہوشفط بادشاہ سے لڑنے آئی تھے یہوشفط اپنی لشکر سمیت دشت تقوع مین روانہ ہوا اور لشکر والون سے کہا ای یہودا اور یروشالم کے رہنے والو میری سنو اللہ اپنے خدا پر ایمان لاو تم قیام پکڑوگی اوسکے نبیون پر ایمان لاو تم کامیاب ہوگی لشکر کے آگی گانے والون نے اللہ کی تعریف کا گیت گایا تب دشمن آپسمین کٹ مرے یہوشفط کے لشکری جب اون تک پہونچی تو کیا دیکھتے ہین کہ لاشین زمین پر پڑی ہین اور کوئی نہین بچا یہان سے معلوم ہوا کہ وہی جنگل یہوشفط کا وادی کہلاتا ہی پادری شیزنگ الکتاب کے مقامات المعرف کے صفحہ ۳۳ مین لکھتا ہی کہ جو وادی یروشالم کے پورب طرف ہی اور یہوشفط کے نام سے مشہور ہی اوسکی لنبائی ڈیڑھ میل ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے

کہ یہوشفط کے جنگل سے مراد ہی جہان اللہ تعالے نے اوس بادشاہ کے دشمنون کو برباد کیا تھا جسکے
سعنے ہین خدا نے فیصلہ کیا اسکی لغد عبرانی مین یون ہی دِنِشپَّطتی عِمَّام عَلْ عَمّی اور عدالت کرونگا اون
ساتھ اپنی قوم پر اور اپنی میراث اسرائیل پر جسکو اونہون نے قومون مین پراگندہ کیا اور میری
زمین کو آپسمین بانٹ لیا پادری میتھر نے ترجمہ عِمّام کا یون لکھدیا کہ اونپر دیکھو کہ مان اونکے ساتھ اور
کہان اونپر اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ وہ لوگ جنکو مین اس جنگل مین جمع کرونگا اون عدلون ... ساتھ
ہوکر اپنے اسرائیلی لوگون کی عدالت کرونگا اور بت پرستون نے جو اسرائیلیون پر ظلم کیی اور اونکو
تتر بتر کردیا اسکا بدلہ اونسی لونگا جاننا چاہیے کہ محمدی لوگ جب یروشالم کو فتح کرنے آئے تھے
تو ... کے جنگل کی راہ سے آئے تھے ہنری شیمس یونارڈی ڈی نے جو کتاب یروشالم کے احوال مین
لکھی ہے اوسمین لکھا ہی کہ قدرون کا نالہ شہر کے پورب طرف ہی اور مسجد بیت المقدس بہی شہر کے
پورب طرف ہی اور قدرون نالہ کے اور مسجد بیت المقدس کے درمیان یہوشافاط کا وادی ہی اور قدرون
کے نالہ کے بعد زیتون پہاڑ ہی جو شہر سے باہر ہے آئی ایمان والو پادریون کی کتابون مین جابجا لکھا
ہی کہ یروشالم ہی عرب کا ملک دکن پورب ہی اور محمدیون کی فوجین جب یروشالم کی طرف آئین اور
اونہون نے شہر کو گھیر لیا تو یہوشافاط کے جنگل مین اونکا آنا ثابت ہوا چار مہینے تک لڑائی ہوتی رہی ہے
پہر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود فوج لیکر تشریف لائے تھے مولانا جلال الدین سیوطی نے اتحاف الاخصا
مین لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ زیتا پہاڑ پر اوترے جو بیت المقدس کے پورب طرف ہی اور لشکر کو اسپر اوتارا
پہر اوترے اور مسجد مین داخل ہوے یہان سی معلوم ہوا کہ زیتون پہاڑ سے اوترکر قدرون کی نالے
اور یہوشافاط کے وادی سی ہوکر مسجد مین داخل ہوی پادری بارش ہین نے سیر الاسلام مین لکہا ہی
کہ حضرت عمرؓ نے شہر سے باہر خیمہ کہڑا کیا اور شرطین صلح کی اپنے ہاتھ سے لکھین پہر شہر مین داخل
ہوے اللہ تعالے نے اپنی خاص عدالت کا ظہور یہوشافاط کی وادی مین دکہلایا محمدی
عدالت مین ہر ہر قوم کا جیسا بندوبست ہوا وہ ظاہر ہے جو اسرائیلی محمدی ہوگئی وہ سب پر
غالب رہے اور جو دین الٰہی مین نہین داخل ہوے اور محمدیون کی رعیت ہوکر رہے اور جزیہ دیتے رہے
اونکو بہی دشمنون سے پناہ ملی توبہ کے لیے مہلت ملی اونکو یروشالم اور ملک شام مین امن
امان سے رکہا اسکے بعد کی آیتون مین بت پرستون کے ظلم کا ذکر ہے جو اونہون نے یہودا اور یروشالم

کیا ہے تو ین آیت مین اللہ فرماتا ہی اسباط کی قومون مین منادی کرو لڑائی کی طیاری کرو پہلوانونکو جگاؤ
سارے جنگی جوان حاضر ہون وی چڑہ آوین اپنی ہل کے پہالون کو پیٹ کے تلوارین بناؤ اور ہنسوونکی
پیت سکے بہالے ناتوان انسان کہی کہ مین زور آور ہون ای اردا گرد کی سب قومو تم جلدی سے آؤ اور
اپنے تئین اکٹہا کرو ای اللہ ایسا کر کہ تیرے پہلوان وہان اوتر جاوین قومین جاگین اور یہوشفط
کی وادی مین آوین کیونکہ مین وہان بیٹہونگا تا کہ چارون طرف کی قومون کی عدالت کرون اے
محمدی بہائیو اللہ تعالے جہاد والون کی تعریف کرتا ہی اور اونکی ہمت بڑہاتا ہی یہ ایسے خاص بندونکا
ذکر ہے جو اللہ کے پہلوان کہلائی انکو حکم ہوتا ہی کہ یہوشفط کی وادی مین جہاد کے لئے جمع ہو جاوین کیونکہ
یہ وہ مقام ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالے وہان بیٹہکر سب قومون کی عدالت کریگا تاریخ واقدی
مین ہے کہ حضرت عمر رض نے یمن اور حضر موت اور کہلان اور طی اور خولان وغیرہ کے لوگ یروشالم کی
طرف بہیجے تہے مولانا جلال الدین سیوطی رح اتحاف الاخصا مین لکہتے ہین کہ اللہ تعالے جو قیامت کی ذکر مین
فرماتا ہی فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ یعنے ایکا ایک وہ آوینگے میدان مین تو ابراہیم ابن ابی عبلہ رح نے
فرمایا کہ ساہرہ وہ میدان ہے جو زیتا پہاڑ کے پہلو مین ہے حضرت عمر رض کے نماز کے مقام کے قریب
وہ ساہرہ کر کے مشہور ہی اور لکہا ہی کہ حضرت صفیہ رض جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی
ہین جب بیت المقدس مین آئین زیتا پہاڑ کیطرف چڑہین اور پہاڑ کے کنارے پر کہڑی ہوئین
اور فرمایا کہ اسی جگہ سے قیامت کے دن لوگ جدا جدا ہو کر بہشت اور دوزخ کیطرف چلے جاوینگے اور
وہب ابن منبہ رح نے فرمایا کہ ساہرہ ایک پہاڑ ہے بیت المقدس کے پاس وہ حشر کے واسطے پہیلا دیا
جاویگا ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ زیتون پہاڑ کے نیچے کا میدان یعنے قدرون کا
نالہ اور یہوشافاط کا وادی یہی حشر کا میدان ہی اس لیے پہلے ہی محمدی جہاد والونکو اوس میدان مین بلایا۔
ارشاد ہوتا ہی ہنسوا لگاؤ کیونکہ کہیت پک گیا ہی آؤ روندو کہ کولہو لبالب ہوا ہی اور ساری حوض لبریز
ہین کیونکہ اونکی شرارت بڑی ہی گروہ پر گروہ انفصال کے وادی مین ہی کیونکہ خداوند کا دن انفصال
کے وادی مین آپہونچا سورج اور چاند اندہیرے ہو جاوینگے اور ستارے اپنی روشنی سے باز آوینگے اور
خداوند صیہون مین سے نعرہ ماریگا اور یروشالم مین سے اپنی آواز بلند کریگا اور آسمان اور زمین
کانپینگے ای ایمان والو حکم ہوتا ہے کہ اس کہیت کو کاٹو یعنے کافرون کو قتل کرو اور کولہو مین انگورونکو

روندو کہ اونکا رس حوضون مین بہر جاوے یعنے کافرون کا خون بہاؤ فیصلے کی میدان مین
فوجین جمع ہوجاوین کیونکہ فیصلے کے میدان مین وہ جو اللہ کا دن ہی یعنے قیامت کا دن وہ
نزدیک آپہونچا ہی جسدن سورج اور چاند اور تارے بی نور ہوجاوینگے اور صیہون اور یروشالم
مین اللہ تعالے اپنی آواز بلند کریگا اور سب سی حساب لیگا مولانا جلال الدین سیوطی رح اتحاف الاخصا
مین مسجد بیت المقدس کی بڑی چٹان کے ذکر مین لکھا ہی کہ ولید ابن مسلم سے روایت ہی وہ ابن جعفر
سے روایت کرتے ہین اونہون نے کہا کہ مین نے عمیر ابن ہانی عبسی سے سُنا ہی کہ اللہ تعالے بیت
المقدس کی چٹان کو ایک سونے کا بنا دیگا جو آسمان و زمین کی چوڑای کے برابر ہوگا پہر اپنا تخت
اوسپر رکہیگا اور اپنے بندون کے بیچ مین فیصلہ کریگا اور وہان سی جنت اور آگ کیطرف جاوینگی زمانہ
ہوتا ہے اور خداوند اپنے لوگون کی پناہ گاہ اور بنی اسرائیل کا محکم قلعہ ہی سو تم جانوگے کہ
مین خداوند تمہارا خدا ہون جو اپنے پاک پہاڑ صیہون پر رہتا ہون اور یروشالم مقدس ہوگا
اور اجنبی لوگ کبھی اوسمین نہین گذرینگے ای ایمان والو جو اسرائیلی محمدی ہوگئی اونکو اللہ نے
یروشالم مین امن و امان سی رکھا اجنبی لوگ یعنے بت پرست اس پاک شہر مین کبھی نہین آسکتے —
جناب عبدیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کا سرا یہ ہے
خداوند اللہ ادوم کے حق مین یون فرماتا ہے ہمنے اللہ سے ایک خبر سنی ہی اور قومون مین ایک پیغام
پہونچانیوالا بہیجا گیا ہے تم اوٹھو اور ہم اوسپر لڑائی کے لیے اوٹھین ای محمدی بہائیو یہ پیغام صاف
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ آپکو اللہ نے ساری قومون کی طرف بہیجا اور جہاد کا حکم کیا حضرت
عبدیاہ علیہ السلام فرماتے ہین کہ وہ پیغام پہونچانیوالا اس حکم کے ساتھ بہیجا گیا کہ اوٹھو
اور ہم بہی اوٹھین ادومیون سی لڑنیکو اوٹھو ادوم کا ملک عرب کے قریب ملک شام کیطرف ہی اوس
ملک کا بڑا شہر بصری ہی محمدیون نے بصرای کے نصاری پر جہاد کیا اس لڑای کا پورا بیان اشعیا
کے چونتیسوین باب مین ہوچکا ہی اس صحیفہ مین صاف یہ پتا بتلا دیا کہ یہ اسوقت ہوگا جب ایک پیغامبر
ساری قومون کیطرف بہیجا جاویگا اسکے بعد کی آیتون مین اللہ تعالے ادوم والون کی غرور اور گہمنڈ
کی شکایت کرتا ہی اور اون سے فرماتا ہی کہ اسرائیلیون کو جب دشمنون نے قید کیا تم ہی اونکے
لوٹنے اور قتل کرنے مین شریک ہوے پہر اور معاملون کی خبرین ہین جو اگلے زمانہ مین گذر چکے

بادشاہون کا احوال دوسری کتاب جو بادشاہون کے احوال مین ہی اوسمین لکھا ہی کہ یوسیا بادشاہ کے بعد ملک کے لوگون نے اوسکے بیٹے یہوآخز کو بادشاہ کیا اوس نے یروشالم مین تین مہینے بادشاہت کی اوس نے اللہ کے سامنے بدکاریان کین اور فرعون نکوہ نے اوسکو زنجیر بند کیا اور یوسیا کے بیٹے الیاقیم کو بادشاہ کیا اور اوسکا نام یہویقیم رکھا اور یہوآخز کو لے گیا سو وہ مصر مین پہونچکر مرگیا یہویقیم نے یروشالم مین گیارہ برس سلطنت کی اوسنے بہی اللہ کے حضور مین بدکاریان کین اوسکے وقت مین بابل کا بادشاہ نبوکدنضر چڑہا **فائدہ** عبرانی مین نبوکدنصر ہے نون کے نیچے زیر پہر ایک نقطہ والی بی پہر واو پہر کاف پہر دال اور عرب لوگ اوسکو بخت نصر بولتے ہین پہلے ایک نقطہ والی بی پہر خی نقطہ دار پہر دو نقطہ والی تے پادری شیرنگ نے آفتاب صداقت مین لکہا ہی کہ بابل فرات کے کنارے پر اور نینوی دجلہ کے کنارے پر تہا دونون سلطنتین کبہی ملی رہین کبہی جدی ہوگئین حضرت عیسی علیہ السلام سی چہ سو تیس برس آگے نبوپول عصر بابل کا بادشاہ ہوا اور آسور کے بادشاہ ساردن پالوس کو شکست دی اور دونون سلطنتونکو ملاکر ایک سلطنت قرار دی اوسکے جانشین بخت نصر نے اوس ملک کی سرحدین چارون طرف بڑہاکے حضرت عیسیٰ سے چہ سو چہ برس آگے یروشالم پر قبضہ کرلیا اوسوقت دانی ایل نبی وغیرہ قیدیونکو شہر بابل مین لے گیا پہر صفحہ ۵۰ امین لکہا ہی کہ دانیال نبی وغیرہ اشراف جوانون کو قید کرکے لے گیا مگر یہویقیم کو بادشاہت سے معزول نہین کیا تین برس بعد یہویقیم بابل کی بادشاہ سے باغی ہوا تب بابل کے بادشاہ بخت نصر نے دوبارہ حملہ کیا اور اوسکے پاؤنین بیڑیان ڈالکر بابل مین لے گیا اور وہ وہان مرگیا اور بخت نصر اللہ کے گہر کے بہت برتن بہی بابل کو لے گیا اور اونکو اپنے بتخانے مین رکہا۔ بادشاہون کے احوال کی کتاب مین ہی کہ یہویقیم کے بعد اوسکا بیٹا یہویکین بادشاہ ہوا بعد اسکے مصر کا بادشاہ پہر اپنے ملک سی باہر نگیا اسلیے کہ بابل کے بادشاہ نے وادی مصر سے لیکر نہر فرات تک مصر کے بادشاہ کی ساری زمین پر عمل کرلیا تہا اور یہویکین نے یروشالم مین تین مہینے بادشاہت کی اور اللہ کے سامنے بدکاریان کین اوسوقت بابل کے بادشاہ بخت نصر کے خادم یروشالم پر چڑہے اور شہر کو گہیر لیا اور بخت نصر نے شہر پر لشکر کشی کی اور اوسکے خادمون نے اوسکو گہیر لیا تب یہویکین اپنی مان اور اپنی غلامون اور منصبدارون کو لیکر بخت نصر پاس گیا اور بابل کے بادشاہ نے اپنی سلطنت کے آٹہوین برس اوسکو پکڑ لیا اور اللہ کے گہر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو بادشاہ کے محل مین

تھا نکال کے لے گیا اور اون سونے کے برتنونکو جو حضرت سلیمان ؑ نے اللہ کے گھر کے لیے بنائی تھی توڑ لے گیا اور سارے یروشلم کو اور سب سرداروں اور جنگی بہادروں کو جو دس ہزار آدمی تھے اور سارے پیشہ والوں کو اور لہارونکو قید کر کے لے گیا سو وہان کنگالون کے سوا اور کوئی باقی نرہا اور یہویکین کو اور اوسکی مان کو اور اوسکی جورو ونکو بابل مین لے گیا آفتاب صداقت مین ہی کہ ان قیدیونمین حزقی ایل نبی بہی تھے اور بابل کے بادشاہ نے یہویکین کے چچا متنیاہ کو اوسکے جگہ تاج بخشا اور اوسکا نام بدل کر صدقیاہ رکہا صدقیاہ نے گیارہ برس یروشلم مین سلطنت کی اوسنے بہی اللہ کے آگے بدکاریان کین تاریخ کی دوسری کتاب مین لکہا ہی کہ وہ اللہ کے آگے بدکاریان کرتا تہا اوسنے حضرت یرمیاہ ؑ کے سامنے جنہون نے اللہ کے منہ کی باتین اوس سے کہی تہین عاجزی نکی اور بخت نصر سے بہی باغی ہوا اور ایسا گردن کش اور سخت دل تہا کہ اللہ کی طرف رجوع نہین ہوا اور کاہنون کے سب سردارون اور لوگون نے قومون کے سارے نفرتی کامون کیطرف مائل ہو کر بہت سی بدکاریان کین اللہ نے اپنی رسولون کی معرفت اونکے پاس پیغام بہیجا لیکن اونہون نے اللہ کے پیغام پہونچانے والون کو ٹھٹھے مین اوڑایا اور اوسکی باتون کو ناچیز جانا اور اوسکے نبیون سے بدسلوکی کی یہانتک کہ اللہ تعالے کا غضب اون لوگونپر ایسا بہڑکا کہ کچھ چارہ نرہا حضرت یرمیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان اس صحیفہ مین سرے پر لکہا ہی کہ اللہ کا کلام یرمیاہ علیہ السلام پر یوسیاہ بادشاہ کے دنونمین اوسکے بادشاہت کے تیرہوین برس مین اوترا یہویقیم کے دنون مین بہی صدقیاہ کے گیارہوین برس کے تمام ہونے تک یروشلم کے لوگون کے قید ہو جانے تک اوترتا رہا اس صحیفہ مین اول سے آخر تک اللہ تعالے اون لوگون کی بت پرستی اور کفر اور خون ناحق اور زناکاری کی اور مسافر اور بیوہ اور یتیم پر ظلم کرنیکی شکایتین کرتا ہے اور اپنے احسان بیان کرتا ہی اور جابجا یہ خبر دیتا ہی کہ اگر تم توبہ نکروگے تو بابل کے بادشاہ بخت نصر کو تمہارے اوپر بہیجونگا وہ تمہین قتل کریگا اس صحیفہ مین بہی جابجا محمدی بشارتین موجود ہین تیسرے باب کے سرے پر پادری میتہر لکہتا ہی کہ توبہ کرنی والون کو انجیل کی بشارت دیجاتی ہی اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلیون کی بت پرستی کا ذکر کر کے فرماتا ہی کہ اس باعث سے مین نے اونکو نکالدیا اسکا یہ مطلب کہ دس فرقون کو اونکے ملک سے نکال باہر کیا اونکی بت پرستی کی شکایت کر

فرماتا ہی کہ یہ لوگ بت پرستی مین اسرائیلیون [illegible] حضرت یرمیا علیہ السلام بہی فرماتا ہی
کہ جا اور اوتر کیطرف پکار کے کہ خداوند فرماتا ہی ای برگشتہ اسرائیل پہر آ مین رحیم ہون ہمیشہ تک اپنا غضب رکہہ
نہین چہوڑونگا فقط اپنی بدکاری کا اقرار کر اگرچہ مین نے تمکو چہوڑ دیا تو بہی پہر آؤ اور مین تمکو ہر ایک شہر مین سی
ایک ایک اور گہرانی مین سی دو دو لیکے صیہون مین لاؤنگا اور مین تمکو اپنے خاطر خواہ چرواہی دونگا اور
وی تمہین دانائی اور سمجہداری سی چراوینگے اور ایسا ہوگا خداوند فرماتا ہی کہ جب اون دنون مین تم ملک مین بڑہوگے
اور بہت ہوگے تب وی پہر نہ کہینگے کہ خداوند کے عہد کا صندوق اوسکا خیال بہی کبہی اونکی دل مین نہ
آویگا وی ہرگز اوسے یاد نکرینگے اور اوسکے نہونے سے دریغ نکرینگے اور وہ پہر بنایا نجاویگا اوسوقت یروشلم
اللہ کا تخت کہلایا جاویگا اور وہان ساری قومین اللہ کے نام پر یروشلم مین جمع ہونگے اور وی پہر اپنے برے
دل کی ہٹ کی پیروی نکرینگے اونہین دنون مین یہودا کا گہرانا اسرائیل کے گہرانے مین جاویگا اور وی اوتر
کی زمین مین سی اوس زمین مین ملکر آوینگے جو مین نے تمہارے باپ دادونکو میراث مین دیا پادری طامس
اسکاٹ لکہتا ہی کہ وہ دس قومین جو قید ہوکر پراگندہ کردی گئی تہین اونکی واسطے حکم ہوتا ہی کہ اشتہار
دو مگر ہمکو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ حضرت یرمیا خود اونکے ملکون مین وعظ کہنی کو گئے لیکن اللہ اس حکم سے یہودیونکو
شرم دلاتا ہی کہ اسرائیلیون کے لیے ابہی رحم موجود ہے اگر بت پرستی سی توبہ کرین اور یہ کہ اللہ اونہین سے
ستوڑونکو پہر صیہون مین لاویگا اور داؤد کیطرحکا بادشاہ اونپر قایم کریگا یہ پیش خبری کچہ پوری ہوچکے
تہے جب اسرائیلی لوگ یہودیون کے ساتہہ بابل سی پلٹے اور ماتحت ہوئے بابل و یہوشوع اور عزرا اور نحمیا
کے ہوئے لیکن خاص مراد یہ ہی کہ اسرائیلی لوگ جمع ہوئے جب عیسائی زمانہ کے بت پرست ایمان
لائے اور ایمان والو حضرت حزقی ایل کے اڑتالیسوین باب مین حکم ہوا ہی کہ بارہ فرقونکی لیئے زمین کو
اسطرح تقسیم کرو اور عزرا کی کتاب کے چہٹے باب مین ہی کہ بارہ فرقون کے شمار کے موافق بارہ
بکرے چڑہائی گئی اسنے ثابت ہوا کہ کچہ کچہ لوگ دس فرقون کے بہی فرقہ یہودا کے ساتہہ تہے اور
یعقوب حواری اپنے خط کے سرے پر لکہتے ہین کہ یعقوب کے اون بارہ فرقونکو جو منتشر ہین
سلام اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ کے بعد اسرائیلیونکی بارہ فرقونکی لوگ عیسائیون مین موجود تہی
پہر پادری لکہتا ہی کہ عام خیال کیا گیا ہی کہ صندوق عہدنامہ کا بعد قیدی کے نہین پایا گیا اور
اوسکی بدلے کوئی اور نہین بنایا گیا پہر پادری اسکو خاص حضرت عیسیٰ کیوقت کی خبر ٹہراتا ہی

کہ جو یہودی عیسائی ہوئے اونکو اوس صندوق کی کچھ حاجت نرہی آئی ایمان والو بابل سے پلٹنے کی بعد اگرچہ صندوق کا
کے بنانی کا حکم کسی نبی کو نہین ہوا اور دس فرقون کے بھی کچھ کچھ لوگ صیہون مین آئی مگر اس مقام مین اوس وقت کا
ذکر نہین اور حضرت عیسیٰ کے وقت کا بھی ذکر نہین اسجگہ پر تو اللہ نے محمدی وقت کا خاص پتا بتلایا ہی کہ
اوس وقت مین یروشالم اللہ کا تخت کہلایا جاویگا اگرچہ یروشالم سارے شہر کا نام ہی مگر اوس پاک شہر مین حضرت
سلیمان کی مسجد اوس مسجد کے بیچ مین وہ پاک چٹان جو زمین سے جدا ہے اور اللہ اوسکو اپنے قدرت سے
تھامی ہوئے ہی اوس پاک چٹان کو وہان کے محمدی لوگ تخت رب العالمین بولتی ہین اسکا باعث وہی
روایت ہی جو اوپر ہو چکی کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اپنا تخت اس پاک چٹان پر رکھیگا یہ وہی
پاک چٹان ہی جسپر جھوٹے عیسائیون نے یہودیون کی ضد مین گوبر کا ڈھیر لگا رکھا تھا محمدیون نے
اوسکو جھاڑ کر اور صاف کر کے بہت بڑی رونق دی پادریون نے لدھیانے مین جو اخبار
سنہ ۱۸۶۰ء عیسوی مین چھاپا تھا اوسکے نمبر ۱۹ - جلد چوتھی صفحہ ۲۹۲ مین ایک انگریز کی زبانی بیت المقدس
کا حال لکھا تھا کہ وہ مسلمانون کا بھیس کر کے اوس پاک مسجد کے دیکھنے کو گیا تھا اوسنے اس چٹان کے
ذکر مین لکھا تھا کہ اس چٹان کو تخت عرش اللہ کہتے ہین اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے
کہ مین نے بھی وہان کی بعضی بعضی جانیوالون سے سنا ہے کہ وہان کے لوگ اس چٹان کو تخت
رب العالمین کہتی ہین اور باقی دو نشانیان بھی محمدیون مین موجود ہین صیہون مین محمدی اسرائیلی
بستے ہین وہان تلاش کرنا چاہیئے کہ اونمین اسرائیلیون کے کون کون قومین ہین پادری کا ڈفری
لکھتا ہی کہ اسرائیلیون کی دس قومین محمدی دین مین داخل ہوگئین حضرت یرمیا نے اللہ کے حکم
سے دس فرقون کو پکار دیا تھا کہ توبہ کرو اس پکارنیکا اثر اللہ نے اونکی ارواحون پر ڈال دیا جو آیندہ
زمانہ مین پیدا ہونے والے تھے اور اونکو توبہ اور ایمان عنایت فرمایا اور عہدنامہ کا صندوق
جسکو اللہ نے قرآن مین فرمایا ہی کہ اوسمین اللہ کیطرف سے سکینہ یعنے تسلی تھی ہماری پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کو بھی اوسکے بنانے کا حکم نہین ہوا اللہ نے انا فتحنا مین فرمادیا کہ اللہ نے ایمان
والون کے دل مین سکینہ یعنے تسلی نازل فرمائی وہان اللہ کا فیض اوس صندوق مین تھا
یہان اللہ نے اپنا فیض محمدیون کے دلون مین بھر دیا اسی باعث سی اوس صندوق کے نہونیکا
کچھ افسوس محمدیون کو نہین جیسا اللہ نے فرمایا تھا کہ وہ اوسکے نہونے سے دریغ نکرینگے اور اللہ نے

اوسوقت کا ایک بڑا پتا یہ دیا کہ ساری قومین اللہ کے نام سے یروشالم مین جمع ہونگین اور جب وہ محمدی ہو گئے تو اونکی دل کی سختی جاتی رہیگی اسکے سب حکمون کو دل سے قبول کرینگے اور فرقہ یہودا مین اور اسرائیلی فرقون مین جو دشمنی تھی وہ دین محمدی کی برکت سے جاتی رہی گے سب اکٹھے ہو کر اوتر سے دینے ملک عراق سے ملک شام مین آوینگے محمدی وقت سے پہلے عراق مین حکومت ایران کے آتش پرستون کی تھی وہ ہمیشہ شام والون سے لڑتے تھے عراق والونکو شام مین آنا مشکل تھا چونتیسوان باب اس باب کے سرے پر پادری میتھر لکھتا ہے کہ یہان یہ بشارت ہے کہ گلہ جو پراگندہ ہوا تھا پھر جمع کیا جائیگا مسیح اوسپر حکومت کریگا اور اوسے بچاویگا اسمین فرماتا ہے اون چرواہون پر واویلا ہے جو میری چراگاہ کے بھیڑون کو ہلاک اور پریشان کرتے ہین خداوند کہتا ہے اسلیے خداوند اسرائیل کا خدا اون چرواہون کی مخالفت مین جو میری قوم کو چرتے ہین یون کہتا ہے کہ تمنے میرے گلہ کو پراگندہ کیا اور اونہین ہانک کے نکالدیا اور تمنے اونہین کی دیکھو مین تمہارے کامون کی برائی تم پر لاونگا خداوند کہتا ہے پر مین اونکو جو میرے گلہ سے بچ رہے ہین ساری سرزمینون سے جہان جہان مین نے اونکو ہانک دیا تھا جمع کرونگا اور اونہین اونکی بھیڑ خانونمین پھر لاؤنگا اور وہ پھلین گے اور بڑھینگے اور مین اونپر ایسے چرانے والے مقرر کرونگا جو اونہین چراوینگے اور وے پھر نڈرینگے نہ گھبراوینگے نہ گم ہوجاوینگے خداوند کہتا ہے دیکھہ وے دن آتے ہین خداوند کہتا ہے کہ مین داؤد کے لیے صداقت کی ایک شاخ نکالونگا اور ایک بادشاہ بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا اور عدالت اور صداقت زمین پر کریگا اوسکے دنون مین یہودا نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کریگا اور اوسکا یہ نام رکھا جاویگا خداوند ہماری صداقت پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسرائیلیون کے بادشاہون اور علماؤن کی بی انتظامی نے اونکو برباد کردیا تھا اللہ اون سے وعدہ کرتا ہے کہ جو اونمین باقی رہینگے وہ اپنی زمین مین زروبابل وغیرہ کے زمانہ مین ترقی پاوینگے جنہون نے خداترسی سے سلطنت کی مگر خاص یہ پیشخبری حضرت عیسیٰ کیوقت مین پوری ہوی اگر ایمان والو حضرت عیسا علیہ السلام کا ظہور بادشاہی کی ساتھ نہین ہوا اونکے وقت مین ایمان والونکے چھہ سو برس ظالم بادشاہون کے ظلم اوٹھائے یہ تو صاف بشارت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کیطرح پیغمبر بھی ہین اور بادشاہ بھی

ہین اور حضرت داؤد کی بہائیون کی نسل مین پیدا ہوئی ہین اور عبرانی مین صمح کا لفظ جسکے معنے شاخ کی ہین یہ
لفظ آخری پیغمبر کے حق مین شعیا کے کتاب مین دو جگہ ہو چکا ہی اور زکریا علیہ السلام کی کتاب مین بہی
آتا ہی شاخ اس لئے فرمایا کہ حضرت ابراہیم کی نسل مین ہی ایک شاخ ہوئی اسکا بیان اوپر ہو چکا ہی اور عدالت
کا پتا اور اسرائیلیون کا سلامتی سی رہنا یعنے دشمنون کے غلبہ سے محفوظ رہنا بڑا ابتا اخری پیغمبر کا ہے
وہ بھی یہان صاف موجود ہی سو یہود او اسرائیلی فرقہ جو محمدی ہوے سب مل کر ایک ہو گئی اور ملک شام
مین پہلے اور بڑہے اور محمدی حاکمون کی پناہ مین ہی اونکو کسی دشمن کا خوف نہین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا اللہ نے قرآن مین یہ نام رکہا رسول مصدق لما معھم یعنی پیغام پہونچانی والا سچ بتانی والا
ان کتابون کا جو اونکی ساتھ ہین حضرت یرمیا فرماتے ہین کہ اوسکا یہ نام رکہا جاویگا کہ اسد ہماری صداقت
ہی اسکا یہ مطلب ہی کہ اسد اوسکے وسیلہ سی ہماری سچای ظاہر کریگا اسطرح کی اور نام بھی ان کتابونمین آئے
ہین توراۃ شریف کی دوسری سورۃ کے سترہوین باب مین ہی کہ حضرت موسیٰ نے قربان گاہ بنائے
اور اوسکا نام رکہا یہوواہ نسی یعنی اللہ میرا جھنڈا ہی اور توراۃ کی پہلی سورۃ کے بائیسوین باب کی
چودہوین آیت مین ہی حضرت ابراہیم نے ایک مقام کا نام رکہا یہوواہ یراہ یعنی اللہ دیکھیگا
اور قاضیون کی کتاب کے چھٹے باب کی چوبیسوین آیت مین ہی کہ حضرت جدعون نے قربان گاہ بنائی
اور اوسکا نام رکہا یہوواہ سلوم پادری میتھر نے حاشیہ پر لکھا ہی یعنے اللہ سلامتی عنایت کرے
ان نامون سی یہ مطلب نہین کہ جس چیز کا یہ نام رکہا گیا معاذ اللہ وہ چیز خدا ہو گئی بلکہ مطلب یہ ہے
کہ اللہ اسجگہ سلامتی دیوی اور مدد کرے اسی طرح اوس رسول پاک کے اس نام کا یہ مطلب ہی کہ اللہ اونکی
وسیلہ سے ہماری کتابون کی سچائی ظاہر کریگا اس مطلب کو اللہ تعالے نے قرآن شریف مین عبرانی
کی محاورے کے موافق نہین فرمایا بلکہ اوسکا خلاصہ عربی کے محاورے کے موافق فرمادیا پچیسوان
باب یہ کلام یرمیا کو یہویقیم بادشاہ کے چوتھے برس مین پہونچا جو بابل کے بادشاہ بخت نصر کا پہلا
برس تھا اس باب کی سات آیتون کے بعد اللہ فرماتا ہی کہ تمنے میری باتین نہ سنی مین اوتر کے سارے
گھرانون کو اور اپنے بندے شاہ بابل بخت نصر کو بلا بہیجونگا گیارہوین آیت مین فرماتا ہی کہ یہ قومین
ستر برس تک بابل کے بادشاہ کی تابعداری کرینگے بارہوین آیت مین فرماتا ہی کہ جب ستر برس پورے
ہوون گے مین بابل کے بادشاہ کو اور اوس قوم کو اور کسدیون کی سرزمین کو اونکی بدکاری کے سبب سزا دونگا

پہر بہت سی شہرون کا نام لیکر خبر دیتا ہی کہ یہ سب اللہ کے غضب کا پیالہ پئین گے اونکے بعد سیشک کا
یعنی بابل کا بادشاہ پئیگا اس کتاب کے اکیاونوین باب کی اکتالیسوین آیت مین بابل کو سیسک
کہا ہی پہر فرماتا ہی کہ مین زمین کے سارے باشندون پر تلوار طلب کرتا ہون پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ یہ خبر بخت نصر کی تلوار کی ہی اب ہم کہتے ہین کہ اسکے بعد صاف محمدی بشارت ہی اللہ تعالے ادہر بخت نصر
کی فوج سی ڈراتا ہی ادہر آخری پیغمبر کی خوشی سناتا ہی جسطرح قرآن شریف مین جہان دوزخ سی ڈرا
تا ہی وہان جنت کی بہی خوشی سناتا ہی دیکہو تیسوین آیت مین اللہ فرماتا ہی اسلیے تو ان سب باتون کی خبر
دیگا اونکی مخالفت مین نبوت کریگا اور اون سے کہیگا کہ خداوند بلندی پر سے گرجیگا اور اپنے
مقدس مکان سے آواز سناویگا وہ بڑے زور شور سے اپنی چراگاہ کے اوپر گرجیگا انگور لتاڑنے والونکی
مانند وہ زمین کے سارے باشندونپر للکاریگا ایک غوغا زمین کی سرحدون تک پہونچا ہی کہ خداوند قومون
سے جہگڑیگا وہ سارے بشر کی عدالت کریگا وہ شریرونکو تلوار کے حوالے کریگا خداوند کہتا ہی رب العالمین
یون کہتا ہی کہ دیکہہ گروہ گروہ پر بلا نازل ہوگی اور ایک بڑی آندہی زمین کی سرحدون سی اوٹہائی
جاویگی اور خداوند کے مقتول اوس روز زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑے ہونگے اونپر
کوئی نوحہ نکریگا وی سمیٹے نجاینگے نہ گاڑی جاینگی کہاد کیطرح وی روی زمین پر پڑے رہینگے ای ایمان
والو اللہ تعالے پہلے بخت نصر کی تلوار کی خبر دیکر حضرت یرمیاہ سے فرماتا ہی کہ تو ان باتون کی خبر دیکر اون
لوگون کے برخلاف نبوت کریگا یعنے خبر دیگا کہ خداوند بلندی پر سے گرجیگا اور اپنے پاک مکان سے یعنے
عرش سے اپنی آواز جبرئیل علیہ السلام کو سناویگا جبریل وہ کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سناوینگے اپنی
چراگاہ پر یعنی اسرائیلیون پر بڑے زور شور سے گرجیگا یعنے اوس پاک کلام مین اونکو بہی خوب دہمکاویگا
اور اپنے عذاب سی ڈراویگا پہر فرمایا کہ ساری زمین کے رہنے والونپر للکاریگا اور قومونسے جہگڑیگا یہ خاص بیان
قرآن شریف کا ہی جسمین اللہ تعالے تمام جہان کی ساری قومون کو اپنے عذاب سی ڈراتا ہی پہر فرمایا کہ شریرون
کو تلوار کے سپرد کریگا اور زمین کا کنارہ اوس زمانہ مین ملک عرب کو کہتے تہے اسکی سند حضرت اشعیا کے
چوبیسوین[۲۴] باب مین ہوچکی سو فرمایا کہ ایک آندہی زمین کی سرحدون سے اوٹہائی جاویگی یعنی وہ
جہاد زمین عرب سی شروع ہوگا پہر ساری زمین کے کافر قتل کئے جاوینگے اکتیسوان[۳۱] باب اس باب کے
سرے پر پادری میتہو لکہتا ہے کہ مسیح کی بہیجنے کا وعدہ ہوتا ہی کہ وہ اپنی جماعت کی کیونکر خبر لیویگا اوسکے

نئے عہد یعنی نئے شریعت اور کلیسیا کی یعنی امت کی پائداری اور اوسکے لوگونکی کثرت کی خبر دی جاتی ہے
اوسوقت مین خداوند کہتا ہی مین اسرائیل کے سارے گہرانون کا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہونگے خداوند
یون کہتا ہی کہ اسرائیل نے کہ ایک گروہ تھی جو تلوار سے بچ نکلی تھی بیابان مین فضل پایا جب کہ مین اوسے آرام
دینے گیا خداوند قدیم سے مجپر ظاہر ہوا اور کہا کہ مین نے بڑے ہمیشہ کے عشق سے تجھے پیار کیا اسلیے مین نے
اپنی شفقت تجپر بڑہائی مین تجھی پہر بنا کرونگا اور تو بنا کیجائیگی آگے بڑہکر یون ہی کہ ایکدن آویگا
کہ افرائیم کے پہاڑ پر نگہبان پکارینگے اوٹھو کہ ہم صیہون پر خداوند اپنے خدا کے حضور جاوین
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ فرعون اور عمالقہ کی تلوار سے جو اسرائیلی بچے تھے اونکو اللہ نے
جنگل مین اپنے قدرت سے بچایا پہر اونکو کنعان دیا وہان اُنہون نے ترقی پائی اسی طرح
جو لوگ بابل والون سے بچینگے وے بھی اسی طرح اللہ کے فضل سے آباد کیے جاینگے یہودا اور افرائیم یعنی
دسون قومین اپنی زمین پر قابض ہونگے اور اونکی پرانی عداوتین موقوف ہو جاوینگے چند اسرائیلی
لوگ یہودیون کے ہمراہ بابل سے پلٹ آئے اور غالبًا بہت سے اونمین شامل ہو گئے اور جہان
جہان وہ آباد ہوے اونکے سات رہے اور بہت سے اونمین عیسائی ہو گئے شروع زمانہ مین یہ
پیش خبری بالکل پوری نہین ہوی تھی لیکن اخیر زمانہ مین جب تمام یہودی عیسائی ہو جاوینگے تو
اسرائیلی بھی بچائی جاینگے انتہی پادری یو پادری گاڈفری لکھتا ہی کہ دسون قومین سب محمدی دین مین
داخل ہو گئین اب امام مہدیؑ کے وقت مین سب یہودی محمدی ہو جاوینگے اس باب کی چھبیس آیتون
کے بعد ارشاد ہوتا ہی دیکھو وے دن آتے ہین خداوند فرماتا ہی کہ مین اسرائیل کے گہر مین اور یہودا کے
گہر مین انسان کا بیج اور حیوان کا بیج بوونگا اور ایسا ہوگا کہ جسطرح مین نے اونکی گہات مین بیٹھ
کے اونہین اوکہاڑا اور ڈہایا اور اولٹا دیا اور برباد کر دیا اور دکہہ دیا اوسی طرح مین چوکی دیکے اونہین
بناؤنگا اور لگاؤنگا خداوند کہتا ہے اوندنون مین پہر یہ نہ کہا جاویگا کہ باپ دادون نے کچے
انگور کہائے اور لڑکونکے دانت کھٹے ہو گئے کیونکہ ہر ایک اپنے بدکاری کے سبب مریگا ہر ایک جو کچے
انگور کہاتا ہی اوسکے دانت کھٹے ہونگے انتہی ایمان والو آخری زمانہ مین جو لوگ امت مرحومہ مین داخل
ہونگے اونکا اللہ یہ پتا دیتا ہے کہ اوندنون مین ایسا نہو گا کہ باپ دادون کی شرارت کا اثر اولاد
مین آوے اور اولادونکو اپنے گناہ کی اور باپ دادون کے گناہ کی سزا دیجاوے جیسا کہ حضرت شعیا

کے پینتیسوین باب کی ساتوین آیت مین ہے کہ تمہاری بدکاریون اور تمہارے باپ دادون کی بدکاریکا
بدلا ایک ساتھ دونگا اور حضرت یرمیا کے پندرھوین باب مین اللہ فرماتا ہے کہ مین اونکو یہودا کے باد
شاہ منسا کے سبب ور اوس کام کی باعث جو اوسنے یروشلم مین کیا ہے چھوڑ دونگا کہ وی زمین کے
سارے ملکو مین ستائی جاوین اسکا مطلب یہ ہے کہ منسا نے جب کفر اور شرک کی اوسمین پہیلائین اوسکی
بعد کے لوگ اوسکی راہ پر چلے اور لائق عذاب کے ہوے اللہ نے اونسے اونکے کفر کا اور اونکے بادشاہ
منسا کے کفر کا اکٹھا بدلہ لیا وہ مالک ہے جو چاہے سو کرے اوس سے کون کہہ سکتا ہے کہ تو نے
یہ کیون کیا اب اللہ تعالے یہ بشارت دیتا ہے کہ اب رحمت کا زمانہ آتا ہے جو کوی کفر اور شرک اور گناہ
اور بدکاری کریگا اوسکا بدلہ فقط اوسی سے لیا جاویگا اوسکی اولاد نے جو گناہ کئے اونسے فقط اونہین کے
گناہون کا عوض لیا جاویگا تو اوپر دوہرا عذاب نہین ہوگا یہ خبر حضرت عیسیٰ کے وقت کی نہین
ہوسکتی کیونکہ متا کی انجیل کے تیئسوین باب کی تیس آیتون کے بعد اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تم نبیونکے
قاتلون کے فرزند ہو پس اپنے باپ دادون کا پیمانہ بہرو اے سانپو اور اے سانپونکے بچو تم جہنم
کے عذاب سے کیونکر بہاگوگے اسلیے دیکھو مین نبیون اور دانائون اور سمجھدارونکو تمہارے
پاس بہیجتا ہون تم اون مین سے بعضون کو قتل کروگے اور سولی پر کہینچوگے اور بعضون کو اپنے
عبادتخانون مین کوڑے مار وگے اور شہر بشہر ستاؤگے تاکہ سب راستبازونکا خون جو زمین پر
بہایا گیا تم پر آوے ہابیل راستباز کے خون سے برخیا کے بیٹے ذکریا کے خون تک جسے تمنے ہیکل اور
قربانگاہ کے درمیان قتل کیا مین تمسے سچ کہتا ہون کہ یہ سب کچھ اس زمانہ کے لوگون پر آویگا
اے ایمان والو حضرت عیسیٰ کے وقت کے یہودیونمین اونکے باپ دادون کا اثر آیا اونہونے اپنی
سمجھ مین حضرت عیسیٰ کو قتل کیا اور حضرت یحییٰ اور اونکے باپ حضرت زکریا کا خون بہایا اور کتنے
عیسائیون کو سولی چڑہایا اور طرح طرح ستایا تو حضرت ہابیل جو حضرت آدم کے بیٹے ہین
جنکو اونکے بہائی قابیل نے مار ڈالا اونکے خون سے لیکر باراخیا کے بیٹے ذکریا کے خون تک جتنے خون
ناحق ہوے سب کا عذاب اکٹھا اون یہودیون پر ہوا اونہون نے رومیونکے ہاتھ سے بڑے بڑے
عذاب اوٹھائے پہر محمدی وقت مین جو یہودی محمدی دین مین آئے اونکی نسل درنسل ایمان باقی
رہا اونکے باپ دادونکے کفر کا اثر اونمین نہین آیا اور جو ایمان نہین لائے وہ بھی رعیت ہوکر محمدیونکی

امان مین رہے توبہ کے لیے مہلت ملی ویسی سخت مصیبتین اونپر نہین آئین جیسی اگلے وقت مین آئین
تھین کیونکہ اونسی فقط اونہین کے کفر کا اور شرارت کا بدلہ لیا گیا باپ دادون کا بدلہ نہین لیا گیا اللہ فرماتا ہے
وما ارسلناک الا رحمة للعالمین یعنے اے محمد ہمنے تجکو فقط رحمت کرکے بھیجا سارے جہان کے
واسطے ارشاد ہوتا ہی دیکھ وی دن آتے ہین خداوند کہتا ہی کہ مین اسرائیل کے گھرانے کے ساتھ اور
یہوداکے گھرانے کے ساتھ نیا عہد باندھونگا اوس عہد کے طرح نہین جو مین نے اونکے باپ دادون سے
کیا جس دن مین نے اونکی دستگیری کی تاکہ زمین مصر سے اونہین نکال لاؤن اور اونہون نے میرے اوس عہد
کو توڑا اور مین نے اونہین چھوڑ دیا خداوند کہتا ہی بلکہ یہ وہ عہد ہے جو مین اسرائیل کے گھرانے سے کرونگا
اون دنون کے بعد خداوند فرماتا ہی مین اپنی شریعت کو اونکے اندر رکھونگا اور اونکے دلپر اوسے لکھونگا
اور مین اونکا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہونگے اور وے پھر اپنے اپنے پڑوسی اور اپنے اپنے بھائی کو یہ
کہکے نہ سکھاوینگے کہ خداوند کو پہچانو کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک وی سب مجھے جانینگے خداوند کہتا ہی کہ مین
اونکی بدکاریکو بخشدونگا اور اونکے گناہ کو یاد نکرونگا خداوند یون کہتا ہی وہ جسنے دنکی
روشنی کی لیے سورج کو مقرر کیا ہی اور جسنے رات کی روشنی کے لیے چاند اور ستارونکا انتظام کیا ہی جو سمندر
کو تھما دیتا ہی جسوقت اوسکے لہرین شور کرتی ہون اوسکا نام رب العالمین ہی اگر یہ انتظام میرے آگے سے
موقوف ہوجاویگا خداوند کہتا ہی تو اسرائیل کی نسل بھی میرے آگے سے جاتی رہیگی ای ایمان والو اللہ
تعالے یہ خبر دیتا ہی کہ مین اسرائیل اور یہوداکے گھرانی سے ایک نیا عہد باندھونگا یعنے نئی شریعت دونگا
اور اوس شریعت پر چلنے کا اونسے اقرار لونگا اگرچہ اصل دین سب پیغمبرونکا ایک ہی مگر اوس شریعت
مین بہت سی نئے حکم ہونگے اور اگلی شریعت کے عہد کو اونہون نے توڑ ڈالا یعنی بار بار بت پرستی اور کفر مین پھنس
گئی آخری شریعت ایسی ہوگی کہ مین اوسکو اونکی دلپر لکھونگا یعنے وہ شریعت دلونمین بس جاویگی جو لوگ اوس
شریعت مین داخل ہونگے سب اللہ کو ایسا پہچانینگے کہ پھر نہ بھولینگے اونکی نسل مین وہ شریعت قایم رہے
گی اگلے گناہ سب معاف ہوجاوینگے یہ خبر حضرت عیسیٰ کی نہین ہوسکتی کیونکہ حضرت عیسیٰ کے بعد بہت
سے عیسائیون نے دین کی جڑ چھوڑ دی حضرت عیسیٰ کو اور روح القدس کو خدا ٹھراکر تین خداؤنکی قائل
ہوئے اور بعضے فرقے یہودیون کی ضد مین اگلے پیغمبرون سے منکر ہوے اور جو لوگ محمدی شریعت مین داخل
ہوئے ہین اون مین اکثر لوگ اللہ کو اکیلا جانتے ہین اور سب پیغمبرون اور سب کتابون کو مانتے ہین یہ خاص

بشارت محمدی شریعت کی ہی پہر اللہ نے اسرائیلیونکو تسلی دی کہ ایسا نہوگا کہ اسرائیل کی ساری نسل
گمراہ ہوجاوے اور سب کے سب رد ہوجاوین سو اس نسل مین آ ہمتک محمدی ایمان والے جابجا موجود
ہین ارشاد ہوتا ہے دیکھہ وی دن آتے ہین خداوند کہتا ہی کہ یہ شہر حننایل کے برج سے کونے کے پہاٹک
تک خداوند کے لیے بنایا جاویگا اور پیمائش کی رسی اوسکے مقابل جاریب پہاڑ پر سے ہوکے جوعاتہ
کو گہیر لیگی اور مردون کی لاشون کے اور راکہہ کے سارے وادی اور سارے کہیت قدرون کے
نالے تک اور گہوڑے پہاٹک کے کونے تک سورج کے نکلنے کی جگہ کیطرف خداوند کے لیے مقدس ہونگی وہ پہر ہمیشہ
تک نہ اکہاڑا نہ گرایا جاویگا اہل ایمان والو اللہ تعالے نے شہر یروشالم کی آبادیکی خبر دیکر یہ قید لگادی
کہ پہر ہمیشہ تک نہ اوکہاڑا نہ گرایا جاویگا تو یہ خبر اوس آبادی کی نہین ہی جو بابل سے پلٹنے کے بعد نحمیا
کے ہاتہون ہوئی کیونکہ پہر حضرت عیسیٰؑ کے بعد رومیون نے اس پاک شہر کو برباد کردیا
اسکے بعد پہر آدریان بادشاہ نے شہر بنایا مگر مسجد ویران رہے اس آبادی کی بہی یہ خبر نہین ہی کیونکہ
آدریان بت پرست نے شہر بنایا اور اوسمین بت پرستی پہیلائی اللہ اوسکے فعل کی تعریف کیونکر کریگا
اللہ فرماتا ہے کہ خداوند کے لیے یہ شہر بنایا جاویگا اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ اللہ والے لوگ اللہ
کی محبت سے اوسکو بناوینگے سو جب محمدیون نے اوسکو فتح کیا مسجد کو خوب آباد کیا صلاح الدین
بادشاہ نے چہٹے صدی کے اخیر مین شہر پناہ بنائی اور نئی برج بنائی جیسا کہ مولانا مجیر الدین حنبلی
نے تاریخ بیت المقدس مین لکہا ہی پہر روم کے بادشاہ سلیمان ابن سلیم شاہ نے سنہ ۱۵۳۴ عیسوی
مین یعنے دسوین صدی ہجری مین شہر پناہ بنائی جیسا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروف
مین لکہا ہی اور یہ بہی لکہا ہے کہ اوس مقام پر نگاہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نیا شہر قدیم شہر کے
جگہ پر آباد ہوا ہی گہوڑے پہاٹک کے معنے ہین گہوڑونکا پہاٹک بادشاہون کے احوال کی دوسرے
کتاب کے تیئسوین باب مین یوسیا بادشاہ کے احوال مین چوتہی آیت مین قدرون کی آس
پاس کے کہیتونکا ذکر ہے اور چہٹے آیت مین صاف بیان ہے کہ قدرون یوسیا کے وقت مین شہر
سے باہر تہا اب سمجہنا چاہیئے کہ اللہ نے پہلی جگہ یہ فرمایا کہ اللہ کے لیے شہر بنایا جائیگا پہر
قدرون وغیرہ کا نام لیکر یہ نہین فرمایا کہ یہان تک شہر بنایا جاویگا بلکہ یون فرمایا کہ اللہ کے لئے
مقدس ہونگے اسکا یہ مطلب کہ اگرچہ شہر کی عمارت سے یہ مقام باہر ہونگے مگر شہر سے علاقہ

رکھین گےاور پاک مقامون مین شمار کی جاویگے پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعرفین مین لکہا ہی کہ آدہا صیہون پہاڑ آگے چار دیواری کی اندر تھا اور اب باہر ہے اور یہ شہر قدیم شہر سے چھوٹا ہے تھرپی شیس یوناردی ڈی بہی لکھتا ہی یہ شہر اوتر طرف سی بڑہ گیا ہی اور دکہن طرف سی گہٹ گیا ہی صیہون اب شہر کے باہر ہے ہم کہتے ہین کہ آدہا صیہون اگر شہر کے باہر ہوگیا تو کچہ ان آیتونکی برخلاف نہین ہے کیونکہ یہان صیہون پہاڑ کے داخل رکنیکا وعدہ نہین بتیسوان باب اس باب مین پہلے اللہ تعالے یہ خبر دیتا ہی کہ مین اس شہر کو بابل کے بادشاہ بخت نصر کے ہاتھ مین کردونگا پہر چھتیسوین آیت کے بعد فرماتا ہی دیکہہ مین اونہین اون ساری سرزمینون سے جہان مین نے اونکو اپنی غصے اور اپنے غضب اور قہر شدید سے ہانک دیا ہی جمع کرونگا اور اسمقام مین پہر لاؤنگا اور اونہین امان سے آباد کرونگا اور وی میرے لوگ ہونگے اور مین اونکا خدا ہونگا اور مین ایک دل اور ایک راہ اونکی بہلائی کیلیے اور اونکے بعد اونکی اولاد کی بہلائی کے لیے اونکو دونگا اور مین اونکے ساتھ ہمیشہ کا عہد باندہونگا جسکو اونسی مین نہ اوٹھاؤنگا کہ اون سے نیکی کرون اور اپنا ڈر اونکی دلمین کہونگا کہ وے مجہسے برگشتہ نہون دیکہو پہر ہمیشہ کے عہد کا پتہ دیا کہ وہ شریعت پہر کبہی موقوف نہوگی اور جو لوگ اوس شریعت مین داخل ہونگی اونکی نسل مین وہ شریعت قایم رہیگی ایسا نہوگا جیسا بنی اسرائیلی پادشاہونکا اور اونکی رعیت کا حال تھا کہ بار بار دین سے پہر جاتے تھے اڑتالیسواں باب اس باب مین موآب کی قوم اور ملک کی تباہی کی خبر ہے اونکی بت پرستی اور غرور اور کفر کی باعث سے اونپر قہر نازل ہو رہا ہے پہر آخر مین یون ہی کہ باوجود اسکے مین آخری دنون مین موآب کی اسیری کو بدل دونگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ موابی لوگ بعد اسکے اپنے ملک مین بحال کئے گئے جیسا کہ یوسی فس سے معلوم ہوتا ہے لیکن اس سے اور ایسے اور وعدون سے عدالت کے بعد رحم کا وعدہ اکثر خیال کیا جاتا ہی آخری دن انبیاؤن نے اوس زمانہ کو کہا ہی جس زمانہ مین بت پرست لوگ بت پرستی چہوڑکر خدا پرستی اختیار کرینگے اور قید سے پلٹنے کا یہ مطلب ہے کہ بت پرست بدل جاینگے یعنی کفر کی قید سے چہوٹ کر ایمان مین داخل ہونگے اے ایمان والو یہ بات حواریون سے شروع ہوے مگر محمدی وقت مین خوب طرح اسکا ظہور ہوا اونچاسوان باب اس باب مین عمون کی قوم اور ملک کی خرابی کی خبر ہے مگر چہٹی

اسی انچاسوین باب آیت مین یون ارشاد ہوا کہ اسکے بعد مین عمونیونکی اسیری کو بدل دونگا خداوند کہتا ہی
کے ملک کے ویران ہوجانیکی خبر ہے اوسکی ویرانی کا بہت برا بیان ہے تیرہوین آیت یون
مین ادوم ہی مین نے اپنی ذات کی قسم کہائی ہے خداوند کہتا ہی کہ بُصرہ مقام حیرت اور ملامت اور ویرانی اور شکار
کا ہوگا اور اوسکے سارے شہر سدا ویران رہین گے اسکے بعد عبرانی کلمے یون ہین شموعاه شامعتی
مِاث یہوواه وصیر بگویم شالوح هِتقبصو وبوعالیہا وقومو للملحاماه یعنی ایک
خبر مین نے سنی اللہ سے اور بہیجا گیا قومون مین ایک پیغام پہونچانیوالا کہ تم جمع ہو اور اوسپر جا پڑو اور
لڑائی کے لیے اٹہو ای ایمان والو بُصری کی ویرانی کی خبر دیکر اوس زمانہ مین جو بڑی خوشی کی بات
ہونی والی تہی وہ سُنادی کہ ساری قومون کیطرف ایک پیغام پہونچانیوالا اللہ نے بہیجا اور یہ حکم
ہوا کہ جمع ہو کر بُصری پر چڑہائی کرو یہ بیان صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپکو اللہ نے
تمام قومون کیطرف اپنا پیغام پہونچانیکے لیے بہیجا اور بُصری پر آپکے خادمون نے جہاد کیا اور فتح
پائی اس لڑائی کا اور ضلع ادوم کی ویرانی کا بیان اشعیا علیہ السلام کے چونتیسوین باب مین ہو چکا ہے
پادری طامس سکاٹ اسکو بخت نصر کی لڑائی کی خبر ٹہراتا ہے اور یون مطلب بدلتا ہی کہ بخت نصر
کی فوج کے دل مین اللہ نے لڑائی کا ارادہ ڈال دیا کہ بصری پر چڑہائی کرو وہ ارادہ اللہ کا پیغام
پہونچانے والا تہا یا اللہ تیری پناہ کیسی ہی کہلی بات ہو پادری لوگ مطلب بدلنی پر طیار ہین سترہوین
آیت مین اللہ فرماتا ہے ادوم بہی جائی حیرت ہوگا ہر ایک جو اوسکی طرف سے گذریگا حیران ہوگا اور اوسکی
ساری آفتون کے سبب چہیکار کریگا کہ جسطرح سدوم اور عموره اور اونکے آس پاس کے شہرون کا
حال تعاجب وے غارت ہو گئے تہے ویسا اوسمین بہی آدمی نہ بسیگا نہ آدمزاد اوسمین رہیگا خداوند
کہتا ہی دیکہہ وہ شیر ببر کیطرح یردن کے جوش مین سے نکل کے محکم بستی پر چڑہیگا کیونکہ مین آنکہ سے
اوسکو اشارہ کرونگا اور اوسکو اوسکے اوپر سے بہگا دونگا پادری طامس سکاٹ لکہتا ہی کہ یہ بخت نصر
کی ہے کہ وہ آویگا جسطرح شیر آتا ہے یردن کے کنارے سے جبکہ پانی کے زور کی باعث سے
اپنی غار سے نکالا جاتا ہی اور بہیڑون پر حملہ کرتا ہی اور فرمایا کہ بہگا دونگا یعنی خدا اوسکو دوڑائیگا ادوم
کی زمین پر جو مضبوطی کی جگہ ہے یا یہ معنے کہ وہ ادمیونکو زمین پر سے بہگا دیگا ارشاد ہوتا ہی اور
کون وہ برگزیدہ ہے جسے مین مقرر کرون کہ اوسکا مخالف ہو کیونکہ مجہہ سا کون ہے جو میرے لیے

وقت مقرر کرے اور وہ چرواہا کون ہے جو میرے حضور کہڑا رہ سکیگا اس لیے خداوند کی مصلحت کو جو اوسنے ادوم کے برخلاف کی ہے اور اوسکے منصوبون کو جو اوسنے تیما کے باشندون کی مخالفت ہین باندہی ہین سنو یقیناً وی جو گلّے مین چہوٹے ہین اونہین گہسیٹ لیجاوینگے ای ایمان والو یہ خبر ہرگز بخت نصر کی نہین ہوسکتی یہان تو اللہ صاف فرماتا ہے کہ وہ بندہ جسکو اللہ نے سب بندون مین سے چن لیا ہی وہ کون ہے اوسکو بہیجا تو جسکے وقت مین بصری اور ادوم پر بڑی لڑائی ہوگی پہر فرمایا کہ میرا دوسرا کون ہے جو مجکو مشورہ دیوی سو مین آپہی اپنی حکمت کی موافق اوسکو مقرر کرتا ہون اور وہ چرواہا یعنی حاکم کون ہی جو میری لڑائی کے سامنے ٹہر سکے یعنے اگر مین چاہون کم زورونکو زبردستون پر غالب کردون پہر صاف عرب لوگونکا پتا دیا کہ جو گلہ مین چہوٹے ہین یعنے بالفعل بخت نصر شیر کیطرح جن گلون پر حملہ کرتا ہے اون سب مین کم زور اور بے سامان عرب ہین آخری زمانہ مین یہی کم زور لوگ اللہ کی قدرت سے بصری اور ادوم والون کو گہسیٹ لیجاوینگے پچاسوان باب قومون مین خبر دو اور منادی کرو اور جہنڈا بلند کرو منادی کرو مت چہپاؤ کہو کہ بابل لے لیا گیا بیل پریشان ہے مرودک توڑا جاتا ہی اوسکی بت گہبرائی جاتے ہین اوسکی مورتین توڑی جاتی ہین کیونکہ اوترسے ایک قوم اوسپر چڑہتی ہی جو اوسکی سرزمین کو ویران کریگی اور کوئی اوسمین نہ بسیگا انسان سے حیوان تک وی بہاگین گے وی روانہ ہونگے اون دنون مین اور اوسوقت خداوند کہتا ہے بنی اسرائیل آوینگے وی اور بنی یہودا اکٹہے روتے روتے چلے جاوینگے اور خداوند اپنے خدا کو ڈہونڈین گے وی اوسطرف اپنا رخ کرکے صیہون کی راہ پوچہین گے کہ آؤ ہم ہمیشہ کے عہد مین جو کبہی نہ بہولے خداوند سے مل جاوین ای محمدی بہائیو اس مقام مین اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہے کہ اوترسے ایک قوم بابل پر چڑہیگی جو اوسکو ویران کریگی اور کوئی اوسمین نہ بسیگا یہ پتا خاص محمدیونکا ہے خسرو بادشاہ نے جو بابل کو فتح کیا تہا تو بالکل ویران نہین کردیا تہا یہ اوسکی خبر نہین ہوسکتی ایک صاحب علم سن تیرہ سو دو ۱۳۰۲ مین ملک مغرب سے لکہنو مین تشریف لائی تہے اور ایک سید صاحب علم لکہنؤ کے جو کربلای معلی مین اور مدینہ شریف مین حاضر رہے ہین ان دونون کے بیان سے معلوم ہوا کہ ملک بابل جہان کوفہ اور کربلا وغیرہ ہے وہان سے مدینہ شریف اوتر پچہم ہے صاف ثابت ہوا کہ یہ خبر محمدیون کی ہے جو بابل کی اوترطرف سے یعنے مدینہ پاک سے آے اور بابل والونپر جہاد کیا

اسکے بعد نوین آیت مین یون ہی کہ اوتر کی سرزمین سی بڑے قومون کے ایک گروہ کو قایم کرون گا اور بابل مین
لے آونگا ایران کا ملک بھی بابل سی اوتر طرف ہے جہانسے خسرو بادشاہ آیا تھا اس باب مین اور اسکے بعد
کے باب مین اوتر کا پتا دیا ہی اور جابجا فرمایا ہے کہ بابل اوجاڑ اور سوکھی زمین اور ویرانہ ہوجائیگا دوسرے باب کے
اٹھائیسوین آیت مین خبر دی ہی کہ مادیون کے بادشاہ اوسپر چڑہین گے پہر فرمایا ہی کہ اللہ کے ارادے بابل کے
برخلاف قایم رہینگے کہ بابل کی سرزمین کو ویران کردے جسمین ایک بستی والا نرہے دیکھو فارس والون کی
لڑائی کی خبر دیکر یہ بھی فرمادیا کہ اللہ نے جو اس شہر کے ویران کرنیکا ارادہ کیا ہے اور اپنے پیغمبرونکو خبر دی
ہی اوسکا ظہور ایک مدت کے بعد ہوگا یہ اسلیے فرمادیا کہ خسرو کی فتح دیکھکر کوی نادان یہ خیال نکرے
کہ اسکے ساتھ جو بابل کی ویرانی کی خبر دی تھی وہ ارادہ معاذ اللہ جاتا رہا بلکہ وہ ارادہ قایم ہے
اپنے وقت پر ظاہر ہوگا ان کتابون کا یہی قاعدہ ہی کہ کوئی خبر اول زمانہ کی ہے اور کوئی آخر زمانہ
کی یہ آیتین جو لکھین گئین جنمین صاف اون لوگونکا ذکر ہے جو بابل کو ویران کرینگے یہ خبر صاحبون کی
کی ہے جنکے جہاد کے بعد بابل ویران جنگل ہوگیا دیکھو اسکے بعد اللہ تعالے یہ بتادیتا ہے کہ اوسوقت
مین یہودا اور باقی اسرائیلی لوگ مل جاوینگے اور سب ملکر صیہون مین جاوینگے پہر ہمیشہ کے عہد کا پتا دیا یعنی
وہ شریعت جو ہمیشہ رہیگی اوسمین ملجاوینگے معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ کی شریعت جسکے بہیجنے کا وعدہ اس کتاب
کے اکتیسوین باب کی تین تیسوین آیت مین اور حضرت اشعیا کے اکانوین باب مین اور اونسٹھوین باب
کے آخر مین فرمایا ہے اوس شریعت کا ظہور اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی جنکے خادمون نے
بابل کو فتح کیا اور وہ فتح ہوکر بالکل ویرانہ ہوگیا چوالیسوین آیت مین یون ہی دیکھ وہ شیر ببر کیطرح
یردن کے جوش مین سی نکلکر مضبوط بستی پر چڑہیگا کیونکہ مین اوسکے لیے آنکھ سے اشارہ کرونگا اور
اونہین اوسکے اوپر رہیگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ خبر خسرو بادشاہ کی ہی جسطرح اوپر ایسا ہی بیان بخت نصر
کے حق مین تھا یہان ویسا بیان خسرو بادشاہ کے حق مین ہی کہ وہ بابل پر چڑہیگا ارشاد ہوتا ہی اور
چنا ہوا کون ہی جسے مین مقرر کرون کہ اوسکا سامنا کرے کیونکہ مجھسا کون ہی اور کون ہی جو میرے لیے وقت
مقرر کرے اور وہ چرواہا کون ہی جو میرے سامنے کہڑا رہ سکے گا اس لیے خداوند کے منصوبے کو جو اوسنے
بابل کے برخلاف باندہا ہے سنو اور اوسکے ارادونکو جو اوسنے کسدیون کی سرزمین کی مخالفت مین
کیا ہے یقینا گلے مین دی جو سب سے چہوٹے ہین اونہین گہسیٹ لیجاوینگے اے ایمان والو یہ خبر

خسرو بادشاہ کی نہین ہوسکتی بیان تو اللہ صاف فرماتا ہے کہ جسکو مین نے سب بندونمین سے چن لیا ہی
وہ کون ہی جو بابل کا سامنا کرے اوسکو بچانو پہر فرمایا کہ میرا دوسرا کون ہی جو مجھکو مشورہ دی یعنے مین آپ
اپنی حکمت کی موافق اوسکو مقرر کرتا ہون اور وہ چرواہا یعنے حاکم کون ہی جو میری لڑائی مین ٹہر سکے پہر
صاف فرمایا کہ جو گلہ مین سب سی چھوٹے ہین یعنے خسرو بادشاہ شیر کیطرح مین گلون پر حملہ کر رہا ہے
اُن سب مین کم زور اور بے سامان عرب ہین آخری زمانے مین وہی کم زور لوگ اللہ کیقدرت
سے بابل کو گھسیٹ لیجاوینگے آفتاب صداقت مین ہی کہ خسرو کی بادشاہی دریای روم سے
دریای سندتک پہیل گئی تھی **حضرت حزقی ایل علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی
بشارتون کا بیان** ملا سید علی طہرانی لکہتے ہین کہ حضرت حزقی ایل کا خطاب ذوالکفل ہے
اسکا باعث یہ ہی کہ چارسو اسرائیلی پیغمبرونکے وہ ضامن ہوی کہ اسرائیلیونمین جو شریر تھے اونکو
قتل نکرین اونکی ضمانت سے وہ سب بچ گئی نہین تو قتل ہو جاتے اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے
کہ یہویکین بادشاہ کی قیدی کے پانچوین برس مین اللہ کا کلام حزقی ایل کو پہونچا جو کسدیون
کے ملک مین نہر کبار کے کنارے پر تھے اس صحیفہ مین بھی اللہ تعالے نہایت قہر اور بڑی
غضب سے اون لوگون کی بت پرستیون اور بدکاریون کا ذکر کرکے اونکو بخت نصر کی فوجون
سے ڈراتا ہی اور یروشالم کی ویرانی کی خبر سُناتا ہی پہر یہ بھی وعدہ کرتا ہی کہ آخر زمانہ مین رحمت
کا ظہور ہوگا ایمان کی ترقی ہوگی **سترہوین باب مین** اسرائیلیون کے قتل اور ویرانی
کی خبر دیتا ہے پہر بائیسوین آیت مین فرماتاہے خداوند اللہ کہتا ہی کہ مین بلند دیودار کی سب سے
اونچی ڈالی کی پہننگی لونگا اور اوسی لگاؤنگا اور اوسکی نرم شاخون مین سے ایک پہننگی توڑ
ڈالونگا اور اوسے ایک اونچے اور بلند پہاڑ پر لگاؤنگا اسرائیل کے اونچے پہاڑ مین اوسے
لگاؤنگا سو وہ شاخین نکالے گی اور اوسمین میوی لگین گے اور وہ ایک عالیشان دیودار ہوگا
اور ساری چڑیان اور سب پرندی اوسکے تلے بسین گے وی اوسکے ڈالیون کے سایہ مین بسیرا
لینگے اور میدان کے سارے درخت جانینگے کہ مجھ اللہ نے بڑے درخت کو نیچا کر دیا
اور چھوٹے درخت کو اونچا کرہ یا ہرے درخت کو سُکھا دیا اور سوکھی درخت کو ہرا کر دیا مجھ اللہ نے
کہا اور اوسے انجام دونگا ای محمدی بہائیو اس باب کے سری پر پادری ستہر لکھتا ہی کہ خدا وعدہ

کرتا ہی کہ مین انجیل کا سر و آپ لگاؤنگا اور اصل بات یہ ہی کہ یہان بھی وہی محمدی بشارت ہی دیکھو غور کرو
اللہ تعالے فرماتا ہی کہ مین بلند دیودار کی سب سی اونچی ڈالی کی پھنگی لونگا سو اسرائیلیون کے باپ
دادونمین جو سب سی اوپر ہین وہ حضرت ابراہیم ہین اونہین کو سب سی اونچی ڈالی فرمایا ہی اوس
اونچی ڈالی کی پھنگی حضرت اسمعیل اور اونکی نسل ہی اونمین اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو پیغمبر اونکا سردار کیا اونپر قرآن اوتارا اور اونکی قوم کو اسرائیلیون کے اونچے پہاڑ پر لگایا جسکی
برکت اور شرافت خوب ظاہر تھے اوس پہاڑ پر اسرائیلیون کے ملک مین اونکو غلبہ دیا پہلی تھوڑے
سے محمدی لوگ ملک شام مین اور یروشالم مین بسی پھر بڑہتے بڑہتے دیکھو کسقدر کثرت محمدیون کی اوس
پاک ملک مین ہوے اون محمدیون مین کیسے کیسے کامل لوگ پیدا ہوی اس نرم شاخ کو اللہ نے بہت
بڑا درخت کر دیا اون کاملون کے سایہ مین بہتون نے اللہ کی راہ پائی اور بلاؤن اور آفتون سے
امن پایا بہت سے اسرائیلی بھی محمدی دین مین آئے مگر غلبہ اور حکومت اسمعیلیون کو رہا سب لوگون نے
اللہ کی قدرت دیکھی کہ اللہ نے اسرائیلیونکو گھٹادیا اسماعیلیونکا رتبہ اونسے بڑہا دیا بیسوان باب
اس باب کے سرے پر پادری میتھیو لکھتا ہے کہ اللہ اونسے وعدہ کرتا ہے کہ آخری زمانہ مین انجیل کے وسیلہ
سے تمکو جمع کرونگا جناب حزقی ایل لکھتے ہین کہ ساتوین برس کے پانچوین مہینے کی دسوین تاریخ اسرائیل
کے کئی بزرگ خداوند سے کچھ پوچھنے آئے اور میرے سامنے بیٹھے تب خداوند کا کلام مجھے پہونچا اور
فرمایا کہ انسی کہدے کہ خداوند یون کہتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم تم مجھسے کچھ پوچھنے نہ پاؤگے اسکی
بعد جو کلام ہے اوسمین اللہ تعالے اسرائیلیون پر اپنے احسان بیان فرماتا ہی کہ مین اونکو مصر
کی زمین سے کنعان کی زمین مین لایا اور مین نے اونکو شریعت کے حکم دئے مگر اونہون نے میرے
حکمون کو نہ مانا اور بتون کو پوجا اسباب مین کئی جگہ بیابان کا لفظ ہے کہ بیابان مین اسرائیلیون
نے میرا حکم نہ مانا لیکن مین نے اونکی رعایت کی اور بیابان مین اونکو بالکل ہلاک نہ کر ڈالا
بیابان سے مراد وہی بیابان عرب کا ہی جسمین حضرت موسیٰ اسرائیلیون کے ساتھ چالیس
برس تک رہے اوس بیابان مین جو جو نافرمانیان اون لوگون نے کین اور جو جو بت پرستیان
کنعان مین کین اون سبکی شکایتین کرکے اکتیس آیتون کے بعد فرماتا ہے کہ وہ جو تمہارے جی مین
آتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ ہم غیر قومون کی مانند ہونگے اور ملکون کے گروہون کے مانند ہم لکڑی اور

پتھر کو پوجین گے سو کبھی واقع نہوگا خداوند اللہ کہتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ مین زورآور ہاتھ سے
اور بڑہائی ہوے بازو سے غذاب نازل کر کے تمپر سلطنت کرونگا اور مین زورآور ہاتھ سے اور بڑہائے
ہوے بازو سے قہر نازل کر کے تمہین قومون مین سے باہر نکال لاؤنگا اور اون ملکون مین سے جنمین
تم پراگندہ ہوے ہو جمع کرونگا اور مین تمہین قومونکے بیابان مین لاؤنگا اور روبرو تمسے مباحثہ
کرونگا جسطرح مین نے تمہارے باپدادون کے ساتھ مصر کے ملک کے بیابان مین مباحثہ
کیا خداوند اللہ کہتا ہے اوسی طرح مین تم سے بھی مباحثہ کرونگا اور مین تمکو چہڑی کے
نیچے چلاؤنگا اور تمہین عہد کے بند مین لاؤنگا اور مین تم سے اون لوگون کو جو سرکش اور مجھ سے
باغی ہین جدا کرونگا مین اونہین اوس ملک سے جسمین وے سفر کرگئے نکالدونگا اور وے
اسرائیل کے ملک مین نہ آنے پاوین گے تاکہ تم جانو کہ مین خداوند ہون آپ امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ تعالے نے اون لوگون کو پوچھنے ندیا اونکی دلکی بات کا جواب دیا کہ تمہارے
دل مین یہ آتا ہے کہ اگر ان بت پرست بادشاہون کے ظلم کا یہی حال رہا تو یہ لوگ ہمسے
زبردستی پتھر پجواوین گے اور ہم سب بت پرست ہوجاوینگے سو اللہ فرماتا ہے کہ ایسا ہرگز
نہین ہوگا بلکہ جن لوگون نے تمکو قید کیا ہی مین اونپر اپنی بڑی قدرت سے عذاب نازل کرونگا
یعنے بابل والون پر دوسرا زبردست حاکم بہیجونگا اور بابل والون پر قہر نازل کرکر تمکو ان
بت پرست لوگون سے باہر نکال لاؤنگا اور تمکو تمہارے ملک مین اکھٹا کرونگا سو اس وعدہ
کے موافق اللہ نے خسرو بادشاہ کو بابل والونپر غلبہ دیا اور اسرائیلیون کو پہر ملک شام مین بساکر
اونکو چارسو برس تک شریعت پر قایم رکھا پہر اللہ دوسرا وعدہ کرتا ہے کہ تمکو قومون کے بیابان
مین لاؤنگا اوپر ثابت ہوچکا ہی کہ بیابان ان کتابون کے محاورے مین عرب کو کہتے ہین
اور اس باب مین کئی جگہ عرب کے بیابان کا صاف ذکر ہوچکا ہی سو اللہ اسرائیلیون سے
وعدہ کرتا ہے کہ مین تمکو قومون کے بیابان مین یعنے عرب مین لاؤنگا اور مین تمسے منھو در
منھو بحث کرونگا جسطرح مین نے ملک مصر کے بیابان مین یعنے وہ بیابان جو مصر کے قریب
عرب کے ملک مین ہی اوسمین تمہارے باپدادون سے بحث کی اسکا صاف مطلب یہ ہے
کہ ایک پیغمبر کی زبانی تمسے بحث کرونگا جسطرح مصر کے اوس بیابان مین موسیٰ کی زبانی تمسے بحث

کی تھی اس وعدہ کی موافق اللہ تعالے بہت سے اسرائیلیونکو مدینہ مین اور خیبر مین لایا پادری مارش مین
سیرالاسلام مین لکھتا ہی کہ عربستان کا ملک جو خوف وخطر سے خالی تھا وہان یہودیون نے پناہ لی تھی
اور رہنا اختیار کیا تھا پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہی کہ یہودیون نے روم والون کی ظلم سے
اس سرزمین مین یعنے عرب مین جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تھی پناہ پکڑی تھی سو یہودی لوگ مدینہ
مین اور خیبر مین یہان تک رہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا ہوی اور آپ پر اللہ نے قرآن اوتارا
پھر آپ مدینہ مین تشریف لائے جو سورتین قرآن کی آپ پر مدینہ مین اوترین جیسے سورۂ بقر اور سورۂ
آل عمران اور سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ اور سورۂ جمعہ ان سورتونمین اللہ تعالے نے یہودیونسے
بڑے بڑے مباحثہ کئے ہر طرح سے اونکو قائل کیا تھوڑے سے یہودی ایمان لائے محمدی دین مین
داخل ہوے یہ وعدہ پورا ہوا کہ مین تمکو عہد کی یعنے شریعت کی قید مین لاؤنگا اور بہت یہودی جو ایمان نہین
لائے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک مین رعیت ہوکر محصول دیکر رہے یہ وعدہ پورا ہوا کہ مین
تمکو چھڑی کے نیچے یعنے حکومت کے نیچے چلاؤنگا اور بہت یہودی لڑائیونمین محمدیون کے ہاتھون
قتل ہوے یہ وعدہ پورا ہوا کہ جو سرکش اور مجھسے باغی ہین اونکو جدا کرونگا اور فرمایا تھا کہ جس ملک
مین وہ سفر کر گئے وہان سے اونکو نکالدونگا سو بہت یہودیونکو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ
سے نکالدیا وہ خیبر مین جا رہے پھر خیبر کی لڑائی مین بہت سے قتل ہوے اور ملک شام مین کو جاتے
رہے **نیانوی پچیسوان باب** اے آدم زاد بنی عمون کیطرف اپنا منھ کر اور بنی عمون سے کہہ خداوند اللہ یون
فرماتا ہے از بسکہ تونے میرے مقدس کی بابت جسوقت وہ ناپاک کیا گیا اور اسرائیل کی سرزمین کی
بابت جسوقت وہ اوجاڑی گئی اور اہل یہوداکی بابت جسوقت قید ہوکی گئے آہا کہا اس لیے دیکھہ مین تجھے پورب
کے لوگون کے قبضہ مین کردونگا کہ تو اونکی ملکیت ہو اور وی تجھہ مین اپنے لیے گانون بساوینگے اور
اپنے مکان تیرے درمیان بناوینگے اور تیرے میوے کھاوینگے اور تیرا دودھ پیوینگے اور مین
ربہ کو اونٹ سالا اور بنی عمون کی سرزمین کو بھیڑسالا کرونگا اور تم جانونگے کہ مین خداوند ہون
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ غالبًا ایسی بات ہی کہ بخت نصر نے یروشالم کی بربادی کی بعد
عمونیونکو قبضہ مین کرلیا اور عرب والون نے اور یہودا کے پورب کے قومون نے اون شہرون پر
قبضہ کرلیا اور ربہ کو اپنی خاص جگہ بنائی اور وہان اپنے اونٹ اور جانور رکھے تو یون آیت مین اللہ

فرماتا ہی دیکھہ مین موآب کے پہلو کو اوسکے شہرون سے اوسکے سرحد کے شہرون سے جو زمین کی شوکت
ہین بیت یسیموت اور بعل معون اور قریتیم سے کہول دونگا اور مین اوسے پورب کے لوگون کو بنی عمون کی مخالفت
مین میراث کر دونگا تاکہ قومون کے درمیان بنی عمون کا ذکر نہ رہے اور مین موآب پر عدالت کرونگا
اور وی جانینگے کہ خداوند مین ہون پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ مین سامنے
کے شہرون مین راستہ کر دونگا کہ وہ لوگ اونکے ملک کے عمدہ شہرون کو لے لیوین موآب کی تباہی
سے عمونی ہر تدبیر سے محروم ہوجاوینگے دونون ایک ہی قوم کے ہاتون برباد ہونگی کہ مین نے
عمونیون کے ساتھ موآب والون کو پورب والون کے قبضہ مین دیا ہے ای محمدی بہائیو ان کتابون
مین عرب کے لوگ پورپ والے کہلاتے ہین اللہ تعالے خبر دیتا ہے کہ عمونی اور موآبی دونونکو مین
پورب والون کے یعنے عربون کے قبضہ مین دیدونگا پادری مریک نے کشف الآثار مین لکھا ہی کہ جن
دنونمین بخت نصر نے یروشالم کو لے لیا تھا اوندنونمین عمونیون نے خوشی کی تھی بابل والون نے
اور مصر والون نے اور شام والون نے اور روم والون نے اپنے اپنے وقت مین عمونیون کے
ملک پر قبضہ کیا لیکن یہ ملک آباد رہا اور بہت سے آباد شہر اس ملک مین تھے یہی حالت اس
شہر کی رہے کہ ہجرت سے یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین تشریف لانے سے گیارہون
برس تھا کہ مسلمانون کے لشکر نے اوس طرف کو یعنے عمونیون کے ملک پر ریلا کیا پادری۔
اگستس براوہیڈ تاریخ مین لکھتا ہی کہ عمونے دریاے ارنون اور یعبوق کے دوآب مین رہتے
تھے ابن اثیر رح تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت مین جب لوگ دین سے
پھر گئے تو حضرت ابوبکر رض نے جہاد کے لیے ہر طرف فوجین بھیجین خالد ابن سعید کو ملک شام کے
قریب مقامون پر بھیجا اور خالد کو حکم کیا کہ پہلے قوم طی پر جاؤ پھر بزاخہ پھر بطاح پر جاؤ یہ
جہاد بعضون کے نزدیک بارہوین برس تھا اور ابو معشر اور ابوعبیدہ ابن محمد ابن عمار ابن
یاسر نے فرمایا کہ جو لوگ دین سے پھر گئے تھے اون سبھون پر جہاد خالد وغیرہ کا گیارہوین برس
تہا معلوم ہوا کہ یہی ملک عمونیونکا تہا صفنیاہ ع کے صحیفہ کے دوسری باب مین موآب اور عمون کی ویرانی کی
خبر ہے بعد اوسکے فرمایا ہی کہ میرے لوگون کے بچے ہوے اونہین لوٹینگے اور میری قوم کے باقی
لوگ اونکے مالک ہونگے ای محمدی بہائیو اب سمجھو کہ محمد یونہین اسرائیلی بھی بہت سے تھے جو دین محمدی

مین داخل تھے وہ پیش خبری پوری ہوئی کہ میرے لوگون کے بچے ہوے اونکو لوٹین گے اور یہ پیش خبری
بھی پوری ہوی کہ اونکا ملک پورب والون کے یعنے عربون کے قبضہ مین کر دونگا اور عمونیون مین جو
لوگ ایمان لائے وہ کفر کی قید سے اور ظالم بادشاہون کی قید سے چھوٹے اور یہ پیش خبری جو جناب انبیا
علیہ السلام کی زبانی اللہ نے دی تھی پوری ہوی کہ اسکے بعد مین عمونیون کی اسیری کو بدل دونگا
اور اونکے ملک کے ویران ہوجانیکی جو خبر دی تھی اوسکا بھی ظہور دکھادیا پادری مریک کشف الآثار مین
لکھتا ہی کہ اب ایک حصہ اس ملک کا اعراب یعنے عرب کے جنگلی بدؤنکے قبضہ مین ہی اور باقی عثمانی بادشاہونکے
ہاتھ مین ہی اور یہ ملک ملک شام کے بڑے پھلدار مقامون سے تھا بدو لوگ وہان پھرا کرتے ہین شہر اور
گاؤن ویران ہوگئے ہین بعضے مقامون مین چارہ گھاس بہت ہے بدو لوگ وہان اونٹون اور
بکریون کو چرانے جایا کرتے ہین اور عمونیون کا نام اب کسی قوم مین نہین اور کوی نہین کہتا کہ مین عمونی ہون
اور وہ شہر جسکا نام ربّاہ تھا جو عمونیونکا پای تخت تھا یعنے وہان بادشاہ رہتا تھا وہ شہر بہت مضبوط
تھا مگر اب ویران ہے اور اب تک بدو لوگ اوس مکان کو ربّہ کہتے ہین وہان اگلی عمارتون کے
ویران ٹیلے ہین بدو لوگ وہان اونٹونکو بٹھاتے ہین جیسا کہ حزقی ایل کے صحیفہ کے پچیسوین
باب مین ہے کہ مین ربّاہ کو اونٹون کی جگہ اور عمونیکی سرزمین کو گلون کے بیٹھنے کی جگہ کردونگا
محمد ابن اسحاق رح کی کتاب السیرۃ مین ایک روایت ہی جسمین یہ بیان ہی کہ رفاعہ ابن زید ربّہ مین تھے
پھر وہان سے اونٹ پر سوار ہوے تین شب چلے تب مدینہ مین پہونچے معلوم ہوا کہ ربّہ مدینہ
شریف سے تین شب کی راہ پر ہی پادری مریک لکھتا ہی کہ موآب کا حال بھی ایسا ہی ہوا کہ اکثر
شہر اوس ملک کے ویران ہوگئے اور شہرون کی نشانیان رہ گئین اور بہت ایسا ہوا ہی کہ
عثمانی بادشاہون مین اور بدؤین موآب کے میدانونمین لڑائی ہوی ہی یہ ملک بھی بدؤن کے
قبضہ مین ہی بدو لوگ وہان پھرا کرتے ہین بڑے بڑے میدان جنگل ہوگئین مگر بعضے بعضے
جگہ چھوٹے چھوٹے کھیت ہوتے ہین بلکہ بدؤنکے گلہ وہان کے میدانون مین چرتے ہین اور عروعیر
کے جو شہر تھے وہان گلون کے رہنے کا مقام ہوگیا ہی محمد ابن اسحاق کی کتاب السیرۃ مین موتہ کی
لڑائی کے ذکر مین لکھا ہے کہ لوگ چلے یہانتک کہ معان مین اوترے جو زمین شام مین ہے
اونکو خبر پہونچی کہ ہرقل ایک لاکھ رومیون کے ساتھ مآب مین اوترا ہے جو زمین بلقا مین

ہی ظاہر یون ہی کہ یہ وہی سواب ہی جسکا ذکر ان پاک کتابون مین آتا ہی بابل والی اور ادومی اور موابی اور عمونی اسرائیلیون کے دشمن تہی اللہ تعالی نے اسرائیلیون سے فرمایا تھا کہ اب مین تمکو تمہاری بدکاریونکی باعث سے سزا دیتا ہون اخیر زمانہ مین اون قومون کا ملک ویران کرونگا جنہون نے تمسے دشمنی کی ہی اور اللہ نے بار بار پاک کتابون مین عدالت کا وعدہ کیا تھا ہمارے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اس بڑی عدالت کے لیے بہیجا تھا اللہ نے آپکے وقت مین ان ملکون کو ویران کردیا اور ملک شام اور عرب اور مصر وغیرہ کو سزا دیکر ایمان اور علم سے آباد کردیا یہ خبرین جو ان پاک کتابون مین دی تھین اون سبکا خلاصہ سورہ بنی اسرائیل کی اس آیت مین یاد دلا دیا وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا اور نہین ہی کوی بستی مگر ہم ہلاک کردینے والے ہین اوسکے قیامت کے دن سے پہلے یا اوسپر عذاب کرنے والی ہین سخت عذاب یہ کتاب مین لکھا ہوا ہی اللہ تعالے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیتا ہی کہ ہماری اگلی کتابونمین یہ لکھا ہوا ہی کہ ساری بستیونمین کسی بستی پر سخت عذاب آویگا کوی بستی ہلاک یعنے ویران ہو جاویگی یہ سب وعدے محمدی وقت مین پورے ہوے بہت بستیونکو ویران کردیا اور بہت بستیونکو تلوار کا عذاب دیکر وہان نور ایمان کا پہیلا دیا اکیسوان باب اس باب مین چوبیس آیتون کے بعد یون ہی ارے تو بی دین شریر اسرائیل کے بادشاہ جسکا دن تیری بدکاری کے انجام کو پہونچنے پر آیا ہی خداوند اللہ یون فرماتا ہی کہ تو پی اوتارلی جاویگی اور تاج اوتار اجائیگا جو یہ ہی سو یہ نرہیگا کہ جو نیچا ہے مین اوسکو اونچا کرونگا اور جو اونچا ہی سو مین اوسے نیچا کرونگا مین اوسکو اولٹ اولٹ اولٹ دونگا اور یہ بھی نرہیگا جب تک کہ وہ آوے جسکے لیے عدالت ہی اور مین اوسکو دونگا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اسرائیل کے بادشاہ سے یعنے صدقیا سے فرمایا کہ تیرا تاج اوتار اجائیگا پہر فرمایا کہ جو یہ ہی سو یہ نرہیگا یہ اشارہ بابل والونکی طرف ہی کہ اونکا بھی زور نہین رہیگا پہر تین بار فرمایا کہ اولٹ اولٹ اولٹ دونگا سو بابل والونکی سلطنت اللہ نے اولٹ کر ایران والونکو سلطنت دی پہر اونکی سلطنت اولٹ کر یونان والونکو بادشاہت دی پہر اونکی بادشاہت اولٹ کر رومیون کو سلطنت دی پہر وہ آخری زمانہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جنکے ہاتھ پر عدالت کا وعدہ تھا وہ تشریف لائے اور اللہ نے آپکو سلطنت دی اور رومیونکی سلطنت کو اولٹ دیا پادری طامس اسکاٹ

اسکو حضرت عیسیٰ کی خبر ٹھہراتا ہی اور عدالت کی لفظ سے آنکھ چراتا ہی حضرت عیسیٰ نے اور سچے عیسائیون نے چھہ سو برس ظالمون کے ظلم اوٹھائی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ظالمون سے بدلہ لیا عدالت کی کی سب پیش خبریان پوری ہوئین کہ چونتیسوان باب اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلی حاکمون کے ظلم کی شکایت کرتا ہی اور جو اسرائیلی لوگ تتر بتر ہو گئی ہین اونسے تیرہوین آیت مین وعدہ کرتا ہی کہ مین اونکو ساری قومونکے درمیان سے پہیر لاونگا اور اونکی زمین مین پہونچاونگا اور تیسوین آیت مین فرماتا ہے کہ مین اونکے لیے ایک چوپان مقرر کرونگا اور وہ اونکو چراویگا یعنے میرا بندہ داؤد وہ اونکو چراویگا اور وہی اونکا چوپان ہوگا اور مین خداوند اونکا خدا ہونگا اور میرا بندہ داؤد اونکی درمیان سردار ہوگا مجھہ خداوند نے یون کہا ہی اور مین اونکے ساتھہ صلح کا عہد باندھونگا اور سارے برے درندونکو زمین پرسے نابود کرونگا اور وے بیابان مین سلامتی سے رہا کرینگے اور جنگلون مین سوئینگے اور مین اونہین اور اون مکانونکو جو میرے پہاڑ کے آس پاس ہین برکت کا باعث کرونگا اور مین مینہ کو اوسکے مقرر وقت مین برساونگا برکت کے مینہہ برسا کرینگے اور میدان کا درخت اپنے میوے دیگا اور زمین اپنا حاصل دیگی اور وے سلامتی کے ساتھہ اپنی زمین مین رہینگے اور جانینگے کہ مین خداوند ہون جب مین اونکے جوے کا بندھن توڑونگا اور اونکے ہاتھہ سے جو اونسے اپنی خدمت کرواتے ہین چھوڑاونگا اور وے آگے کو قومون کے لیے شکار نہونگے اور زمین کے درندے اونہین نگل نہ سکینگے اور وے امان سے بسینگے اور کوی آدمی اونہین خوف کا باعث نہوگا اور مین اونکے لیے ایک نام ور پودہا برپا کرونگا اور وے پھر کبھی اپنی زمین مین مارے بھوکہ کے ہلاک نہونگے اور آگے کو غیر قومونکا طعنہ نہ اوٹھاوینگے اسی طرح وے جانینگے کہ مین خداوند اونکا خدا اونکے ساتھہ ہون اور وے اہل اسرائیل میرے لوگ ہین خداوند اللہ فرماتا ہی ای ایمان والو اس باب مین اسرائیلیون کو بڑی بشارت ہی کہ جب وے ایماندار ہوجاوینگے تب ظالم حاکمون سے بچ جاوینگے اور ملک شام مین نہایت راحت اور عیش سے اور امن امان سے رہینگے اور اللہ کے پہاڑ یعنے یروشالم کے آس پاس بڑے بڑے برکتین ظاہر ہونگے جو اسرائیلی محمدی ہو گئی ہین وہ ملک شام مین امن امان سے موجود ہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ نامور پودہا حضرت مسیح ہین ای پادری تمکو خوب معلوم ہی کہ حضرت عیسیٰ کے وقت مین ان پیش خبریونکا ظہور نہین ہوا محمدیون کے کتابونمین جابجا یروشالم اور ملک شام کی آبادی کا بیان موجود ہے اس کہلی نشانی کو دیکھو اور محمدی ہو جاؤ

دیکھو بہت سے اسرائیلی جو محمدی ہوگئے ہین صیہون مین حضرت داؤد علیہ السلام کے مزار پاک کے خادم ہین
حضرت داؤد وا للہ کے حکم سے اونکے نگہبان ہین **چھتیسوان باب** اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلیون
کے پہاڑون اور ٹیلون اور نالون کو بشارت دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ مین تمہاری طرف ہون اور تمپر توجہ کرونگا
اور تم جوتے اور بوئی جاؤگے اور مین آدمیون کو یہان اسرائیل کے سارے گھرانیکو اوس سبکو تمپر بہت بہت
بڑہاونگا اور شہر آباد ہون گے اور ویرانے پھر تعمیر کئی جاوینگے ور مین انسان اور حیوان کو تمپر بڑہاونگا اور
وی بہت ہونگی اور پہیلین گے اور مین تمہین ایسا بساونگو جیسا اگلے وقت مین تھے اور تمپر پہلے کی نسبت
زیادہ احسان کرون گا اور تم جانون گے کہ مین خداوند ہون تیرہوین آیت مین ہی کہ اس سبب سی
کہ تجھے کہتے ہین کہ تو اے زمین انسان کو نگلتی ہی اور تونے اپنی قومونکو بی اولاد کیا اس لیے نہ تو آگی کو
انسان کو نگلی گی نہ آگی کو اپنی قومونکو بی اولاد کریگی چوبیسوین آیت مین فرماتا ہی کہ مین تمہین غیر قومون مین
سے نکال لونگا اور سارے ملکون مین سے اکٹھا کرون گا اور تمہین تمہارے وطن مین لے آؤنگا تب تمپر صاف
پانی چھڑکونگا اور تم پاک صاف ہوگی اور مین تمکو تمہاری ساری گندگی سے اور تمہاری ساری بتون سی پاک
کرونگا اور مین تمہین ایک نیا دل بخشونگا اور ایک نئی روح تمہارے اندر مین ڈالونگا اور تمہارے گوشت
مین سی سنگین دل کو نکال ڈالون گا اور گوشتین دل تمہین عنایت کرونگا اور مین اپنی روح تم مین ڈالونگا
اور مین ایسا کرونگا کہ تم میرے طریقون پر عمل کروگے اور تم میرے حکمون کو یاد کروگی اور اونہین
بجالاؤگے اور تم اوس سرزمین مین جسے مین نے تمہارے باپ دادون کو دیا ہی بسوگی اور تم میری لوگ
ہوگے اور مین تمہارا خدا ہون گا اور مین تمہین تمہاری ساری ناپاکیون سے محفوظ رکھونگا
اور مین اناج منگواونگا اور افراط بخشونگا اور تمپر کال نہین ڈالونگا اور مین درخت کے پہلومین اور
کھیت کے حاصل مین افزایش بخشونگا یہانتک کہ تم آگے کو غیر قومون کے درمیان کال کے سبب سے
ملامت نہ اوٹھاؤگے اے ایمان والو اسرائیلیون کی سب قومونمین کے کچھ کچھ لوگ محمدی دین
مین داخل ہین اونکی نسل اللہ نے بڑہائی ہے ملک شام مین امن امان سے خوش خرم ہین اللہ
نے محمدی فیض سے اونکا دل دھو دیا اونکے دل کی سختی کھودی ایسے قحط جو اگلے وقتون مین
پڑی ہی جنکا ذکر کتابون مین دیکھ کر ہوش اوڑتے ہین ویسے قحط ملک شام مین محمدی وقت مین
نہین پڑے **سینتیسوان باب** اس باب مین اٹھارہ آیتون کے بعد اللہ تعالی وعدہ کرتا

کہ مین یہوداکو اور افرائیم اور اسرائیل کو ملادونگا اور اونکو اونکے ملک مین لاؤنگا اور ایک بادشاہ
ان سبھون کا بادشاہ ہوگا اور وی آگے کو دو قومین بنون گی اور پھر کبھی الگ کیے جا کر دو سلطنتین
نہونگی اور وی کبھی اپنے تئین اپنی بتون اسے اور اپنی نفرتی چیزن سے اور اپنی خطاکاریون کی کسی
خطاکاری سی ناپاک نکرینگے اور مین اونہین اونکے سارے مکانون سے جہان اونہونے گناہ
کیا ہی چھڑاونگا اور اونہین پاک کرونگا اور مین اونکا خدا ہونگا اور میرا بندہ داؤد اونکا بادشاہ
ہوگا اور اون سبکا ایک ہی چرواہا ہوگا اور وی میرے حکمون پر چلینگے اور میری شریعتونکو
یاد کرینگے اور اونپر عمل کرینگے اور وی اوس سرزمین پر جسے مین نے اپنے بندے یعقوب کو
دیا ہے جہان تمہارے باپ دادے بستے تھے بسینگے اور وی اور اونکی اولاد اور اونکی اولاد
کی اولاد ہمیشہ کو اوسمین رہینگے اور میرا بندہ داؤد ہمیشہ کے لیے اونکا سردار ہوگا اور مین اونکے
ساتھ سلامتی کا عہد باندھونگا وہ اونکے ساتھ ہمیشہ کا عہد ہوگا اور مین اونہین بساؤنگا
اور اونہین بڑہاؤنگا اور اونکے درمیان اپنے مقدس کو ہمیشہ تک قایم رکھونگا اور
میرا خیمہ اونکے اوپر ہوگا اور مین اونکا خدا ہونگا اور وی میرے لوگ ہونگے اور
جب میرا مقدس ہمیشہ کے لیے اونکے درمیان ہوگا تب قومین جانینگے کہ مین خداوند
اسرائیل کو مقدس کرتا ہون آی محمدی بہائیو یہوداکی نسل مین اور افرائیم کی نسل مین
اور باقی اسرائیلون کی نسل مین جو محمدی ہوی ہین اونکو اللہ نے ملادیا وہ ملک شام
مین ایک محمدی بادشاہ کے تابع ہین ایسا نہین ہے کہ وہ دو قومون کا حاکم اور ہو دو قومونکا
حاکم اور ہو حضرت داؤد اونکے بادشاہ ہین اللہ کے حکم سے اونکی نگہبانی کرتے ہین اور سب
پیغمبر مین اپنی قبرون مین سب زندہ ہین نماز پڑہتی ہین اللہ کے حکم سے ایمان والون کی
نگہبانی کرتے ہین مسجد بیت المقدس ہمیشہ کے لیے ملک شام مین قایم ہین اور قیامت تک قایم
رہے گی۔ مسجد بیت المقدس اور شہر یروشالم کی پہلی ویرانی کا بیان بادشاہون
کے احوال کی دوسری کتاب مین ہے کہ صدقیا بادشاہ کے سلطنت کے نوین برس
ایسا ہوا کہ بابل کے بادشاہ بخت نصر نے یروشالم پر چڑہائی کی اور شہر کے گرد اگرد حصار
بنائے اور صدقیا کی سلطنت کے گیارہوین برس تک وہ شہر کو گھیرے ہوئے پڑے رہے

اور چوتھی مہینے کے نوین دن شہر مین مہنگی بڑھ گئی اور ملک کے لوگونکو روٹی میسر نتھی تب شہر ٹوٹا اور
سارے بہادر رات کو اوس دروازے کی راہ سی جو دو دیوارون کے درمیان بادشاہ کے باغ کی طرف
کو تھی نکل کے بہاگ گئی اوسوقت کسدی شہر کو گہیرے ہوے تھے سو صدقیاہ اوس راہ سی بیابان کو بہاگ
گیا تب کسدیون کی فوج نے بادشاہ کا پیچھا کیا اور اوسی یریحو کے میدان مین جالیا اور اوسکا
سارا لشکر اوسسے جدا ہو گیا تھا سو دی بادشاہ کو پکڑکے بابل کے بادشاہ پاس ربلہ مین لائے
اور اونہون نے صدقیاہ کے بیٹونکو اوسکی آنکھون کے سامہنے قتل کیا اور صدقیا کی آنکھین نکالین
اور پیتل کی بیڑیان اوس پر لگائین اور اوسکو بابل مین لے گئے اور بابل کے بادشاہ بخت نصر کی
سلطنت کی انیسوین برس کے پانچوین مہینے کے ساتوین دن بابل کے بادشاہ کا ایک خادم
نبوزرادان جو جلو دار و ن کا سردار تہا یروشلم مین آیا اوسنے اللہ تعالے کا گہر اور
بادشاہ کا محل اور یروشلم کے سارے گہر اور ہر ایک رئیس کا گہر جلا دیا اور کسدیون کے سارے
لشکر نے اون دیوارون کو جو یروشلم کے گرداگرد تہین گرا دیا اور نبوزرادان باقی لوگونکو
پکڑ لیگیا اور اوسنے وہان کنگالون کو رہنے دیا کہ انگور کے باغون کی خبر لیوین اور کہیتی کرین اور
پیتل کے ستون جو اللہ تعالے کے گہر مین تہے اور کرسیان اور پیتل کا بحر جو اللہ کے گہر مین تہا کسدیون نے
توڑ کے چورچار کیا اور اونکے پیتل کو بابل مین لے گئے اور دیگین اور بیلچے اور گلگیر اور چمچے اور پیتل کے
سارے برتن جو وہان کام آتے تہے لے گئے اور انگیٹہیان اور پیالے اور سب کچھ جو سنہرا تہا
اوسکا سونا اور جو روپہلا تہا اونکا روپہ جلو دارونکا سردار لے گیا اون دو ستونون اور ایک
بحر اور کرسیونکو جنہین حضرت سلیمانؑ نے اللہ کے گہر کے لیے بنایا تہا ان سب چیزون کے پیتل
کا وزن بے حساب تہا ایک ستون اٹہارہ ہاتھ اونچا تہا اور اوسکے اوپر کا سرا پیتل کا تہا
اور تین ہاتھ بلند تہا اوس پر گرداگرد جالیان اور انار کی کلیان سب پیتل کی بنی ہوئے تہین
اور دوسرے ستون مین اوسی طرح جالیون کا کام تہا اور جلو دارون کا سردار سرایہ سردار
کاہن کو لیعنے مسجد کے خادم کو اور دوسرے خادم صفنیاہ کو اور تین دربانون کو لے گیا
اور ایک منصبدار جو سپہ سالار تہا اور پانچ شخص اونمین سے جو بادشاہ کے مصاحب تہے اور
لشکر کا بڑا محرر جو مملکت کی موجودات دیکہتا تہا اور ساٹھ آدمی جو شہر مین موجود تہے پکڑ لے

اور اونکو بابل کے بادشاہ کے پاس لے گیا اور بابل کے بادشاہ نے حماۃ کی سرزمین کے ربلہ مین اونکو قتل کیا اور بخت نصر نے جن لوگون کو یہودا کی سرزمین مین چھوڑا تھا اونکے اوپر جدلیاہ کو سردار کیا جو اخی قام کا بیٹا تھا اور سپاہ کے لوگ جدلیاہ پاس مصفاہ مین حاضر ہوے اور ساتوین مہینے اسمعیل ابن نتنیا نے جدلیاہ کو اور اون یہودیون اور کسدیونکو جو اوسکے ہمراہ تھے قتل کیا تب سب چھوٹے بڑے مصر مین آرہے کیونکہ وہ کسدیون سے ڈرتے تھے دوسری کتاب مقابیس کے دوسرے باب مین حضرت ارمیاؑ کے احوال مین لکھا ہی کہ دفترون مین ایسا پایا گیا ہی کہ ارمیا علیہ السلام نے اللہ تعالے سے خبر پاکر حکم دیا کہ خیمہ عبادت کا اور صندوق اونکے ہمراہ جاوے جبکہ وہ پہاڑ پر گئے جہان حضرت موسیٰ پہاڑ پر چڑہے تھے جبکہ ارمیا اوسطرف آئے اونہونے ایک پہاڑ کا غار پایا اونہونے اوسمین خیمہ اور صندوق اور خوشبو یونکی قربان گاہ رکہی اور دروازہ بند کردیا اور چند آدمی جو اونکے ساتھ تھے اونہونے راستے مین نشان کردی لیکن اونہونے اوسکو نہ پایا جب ارمیا علیہ السلام کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہونے اون لوگون کو ملامت کی اور فرمایا کہ اوسجگہ کو اوسوقت تک نجانینگے کہ اللہ اپنے بندونکو اکٹھا کریگا اور رحم مین لاویگا تب اللہ اونکو یہ چیزین دکھائیگا ای ایمان والو اوس صندوق کو حضرت امام مہدیؑ نکالینگے اوسوقت بہت یہودی ایمان لاوینگے اسکا بیان حضرت اشعیاؑ کے گیارہوین باب مین ہوچکا ابن اثیر جزری تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ بخت نصر کے ملک مین جو عرب کے سوداگر تھے اونکو پکڑ لیا اور نجف مین اونکے واسطے حران بنایا اور اونکو اوسمین قید کیا اور یہ خبر عرب مین پہیلی پھر عرب کے لوگ اوسکے پاس امان مانگنے ہوی آئے اوس نے مان لیا اور اونکو سواد مین یعنے عراق مین اوتارا اونہون نے شہر انبار بنایا اور اوسنے حیرہ کے لوگون کو چھوڑ دیا وہ بخت نصر کی زندگی بھر وہان رہے جب وہ مرگیا وہ انبار والون سے مل گئے اور یہ عربونکا پہلے پہل رہنا ہی سواد مین حیرہ اور انبار مین اور بخت نصر نجد اور حجاز کیطرف چلا اللہ تعالی نے حضرت برخیا اور حضرت ارمیا علیہما السلام کو پیغام بھیجا کہ عدنان کے بیٹے معدؑ کیطرف جاؤ اور اوسکو حران مین اوٹھالاؤ اور اللہ نے اون دونون کو خبر دی کہ معدؑ کی نسل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے جن پر نبیون کی تمامی ہی وہ دونون چلے اونکے واسطے زمین لپیٹ دی گئی اور وہ بخت نصر سے پہلے معد تک پہونچے اور انکو حران مین اوسی وقت اوٹھالائے اور معد اوندنون مین

بارہ برس کے تھے اور بخت نصر چلا اور عربون سے لڑا اور بہتون کو قتل کیا اور حجاز تک گیا تب عدنان نے عربون کو جمع کیا اور ذات عرق مین بخت نصر سے لڑائی کی عدنان بھاگ کر قلعون مین چھپ رہے اور عرب اونکے ساتھ جمع ہوے آخر کو بخت نصر پلٹ آیا اور معدّ نبیون کے ساتھ نکلے یہان تک کہ مکہ مین آئے اور حج کیا اور اونکے ساتھ نبیون نے حج کیا پادری اگستس براڈہیڈ دینی اور دنیوی تاریخ مین لکھتا ہی کہ بخت نصر کے مرنیکے بعد اویل مرودک اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا اوسکی حکومت جلد ختم ہوے خورس جو مادی اور فارس کے لشکر کا سردار تھا اوسنے اوسکی فوج کو شکست دی اور اوسکو قتل کیا بلشذر اوسکا بیٹا تخت نشین ہوا وہ سترہ برس تک سلطنت کرتا رہا بلشذر کے قتل ہونیکے بعد دارا مادے بادشاہ ہوا اور بابل کو اپنے قابو مین لاکر تخت پر بیٹھا اور وہ دو برس تک سلطنت کرتا رہا دارا مادے کے مرنے کے بعد اوسکا بھتیجا خورس فارس کا بادشاہ ہوا اور رنپو ندیوس بابل مین نائب تھا دس برس بعد وہ نائب باغی ہوگیا خورس نے اوس پر چڑہائی کی اور شہر کو روند ڈالا پھر خورس نے بیت المقدس کے آباد کرنیکا حکم دیا حضرت دانیال ؑ کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہی کہ یہودا کے بادشاہ یہویقیم کی سلطنت کے تیسرے سال مین بابل کا بادشاہ بخت نصر یروشلم مین آیا اور اوسے گھیرا اور اللہ تعالے نے یہویقیم کو خانہ خدا کے بعضے برتنون سمیت اوسکے ہاتھون مین کر دیا وہ اونہین سنعار کی زمین مین اپنے بتخانہ مین لے گیا اور وہان رکھا اور اپنے خواجہ سرا سے کہا کہ اسرائیلیون مین سے اور بادشاہ کی نسل مین سے اور امیرون مین سے کئی ایک کو حاضر کرو ایسے جوان ہون جو بے عیب اور خوبصورت اور حکمت مین ماہر اور عقلمند ہون اور اس لایق ہون کہ بادشاہ کے محل مین کھڑے رہین اور کسدیون کے علم اور زبان سیکھنے کے قابل ہون اونکے درمیان بنی یہودا مین سے دانی ایل اور حننیاہ اور میسا ایل اور عزریاہ تھے اللہ تعالے نے ان چارون جوانونکو معرفت اور ہر طرح کی حکمت اور علم مین مہارت بخشی اور دانی ایل کو ہر طرح کی رویا اور خواب مین سمجھدار کیا اور خواجہ سرا اونکو بخت نصر کے حضور مین لے گیا اور بادشاہ نے اونسے گفتگو کی اور اونمین سے دانی ایل اور حننیاہ اور میسا ایل اور عزریا کی مانند کوئی نہین تھا اس لیے وہ بادشاہ کے حضور کھڑے رہنے لگے اور دانی ایل خورس بادشاہ کے پہلے سال تک زندہ رہے دوسرا

باب بخت نصر کی سلطنت کے دوسری سال مین بخت نصر نے ایسا خواب دیکھا کہ جس سے اوسکا دل
گھبرا گیا اور اوسکی نیند جاتی رہی تب بادشاہ نے حکم دیا کہ فال گیرون اور نجومیون اور جادوگرون اور
کسدیون کو بلاوین کہ بادشاہ کا خواب اوسکو بتاوین وہ آئی اور اونہون نے عرض کیا کہ خواب بیان
کیجئی تو ہم اوسکی تعبیر دین بادشاہ نے کہا یہ بات مجھسے جاتی رہی اگر تم خواب کو اوسکی تعبیر سمیت بیان
نکرو تو تم ٹکری ٹکری کئی جاؤگے اور اگر خواب کو تعبیر سمیت بیان کروگے تو مین تمکو انعام اور اجرہ
دونگا اور بڑی عزت دونگا اونہون نے کہا روی زمین پر ایسا کوئی نہین جو بادشاہ کی بات کو بتا سکی
اور نہ کوئی بادشاہ یا امیر یا حاکم ایسا ہوا جسنی ایسا سوال کسی فالگیر یا نجومی یا کسدی سے کیا ہو پس بادشاہ
بہت غصہ مین آیا اور حکم دیا کہ بابل کے ساری حکیمون کو ہلاک کرین اور دانیال اور اونکے رفیقونکو
بہی ڈہونڈنے لگی کہ اونہین قتل کرین دانیال علیہ السلام نے بادشاہ سے جاکر کہا کہ مجہی مہلت ملی
تو مین اوسکی تعبیر بیان کرونگا پہر اپنے گہر جاکر حننیاہ اور میسائیل اور عزریاہ اپنی رفیقون کو خبر دی
تاکہ وہ اس بہید کے مقدمہ مین آسمان کے خدا سے رحمت طلب کرین تب دانیال علیہ السلام پر رات کے
خواب مین وہ بہید کہلا دانیال علیہ السلام نے آسمان کی خدا کا شکر کیا اور بادشاہ سے جاکر کہا
کہ وہ بہید جو بادشاہ نے پوچہا حکیم اور نجومی اور جادوگر اور فالگیر بادشاہ کو بتا نہین سکتی ہین
لیکن آسمان پر ایک خدا ہے جو سب بہیدون کو کہولتا ہی اور وہ بخت نصر بادشاہ کو جتاتا ہے
کہ آخری دنون مین کیا ہوگا تیرا خواب اور تیری سر کی رویت جو تو نے اپنی پلنگ پر دیکھا سو
یہ ہی تو ای بادشاہ اپنی پلنگ پر لیٹا ہوا فکر مین آیا کہ آخری زمانہ مین کیا ہوگا اور وہ جو بہیدون کا
کہولنی والا ہے تجہہ ظاہر کرتا ہی کہ کیا ہوگا تو نے ای بادشاہ خواب دیکھا کہ ایک بڑی مورت
تہی وہ بڑی مورت جس کی رونق بی نہایت تہی تیری سامنی کہڑی ہوئی اور اوسکی صورت
ہیبت ناک تہی اوس مورت کا سر خالص سونی کا تہا اوسکا سینہ اور اوسکی بازو چاندی کی اوسکا پیٹ
اور رانین تانبی کی تہین اوسکی پنڈلیان لوہی کی اور اوسکی پاؤن کچہ لوہی کی اور کچہ مٹی کے تہے اور
تو اوسی دیکہتا رہا یہانتک کہ ایک پتہر بغیر وسیلہ ہاتہون کے تراشا گیا جو اوس مورت کی پاؤن پر جو لوہی
اور مٹی کی تہی لگا اور اونہین ٹکری ٹکری کیا تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا
ٹکری ٹکری کئی گئے اور گرمی کی فصل کے کہلیان کی بہوسی کے مانند ہوئے اور ہوا اونہین اوڑا لیگئی

یہان تک کہ اونکا پتا نملا اور وہ پتھر جس نے اوس مورت کو مارا اک بڑا پہار بنگیا اور تمام زمین کو بھردیا
وہ خواب یہہ ہی اور اوسکی تعبیر بادشاہ کے حضور بیان کرتا ہون تو اے بادشاہ بادشاہون کا بادشاہ
ہی اسلئی کہ آسمان کے خدا نے تجھی ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہے
اور جہان کہین آدمی رہتی ہین اوس نے میدان کے جانور اور ہوا کی پرندی تیرے قابو مین کر دئے
اور تجھی اون سبھون کا حاکم کیا تو ہی وہ سونی کا سر ہی اور تیری بعد اور ایک بادشاہت قائم ہوگی
جو تجھسی چھوٹی ہوگی اور اوسکی بعد ایک اور بادشاہت تانبیکی جو تمام زمین پر حکومت کری گے
اور چوتہی سلطنت لوہی کے مانند مضبوط ہوگی اور جس طرح کہ لوہا توڑ ڈالتا ہے اور سب چیزونپر
غالب ہوتا ہے ہان لوہی کی طرح سی جو سب چیزون کو ٹکری ٹکری کرتا ہے اوسی طرح وہ ٹکڑے
ٹکڑے کرے گی اور کچلیدہ ڈالی گی اور جو کہ تو نی دیکھا کہ اوسکی پائون اور اونگلیان کچہہ تو کمہار کے
مٹی کی اور کچھ لوہے کی تھین سو اوس بادشاہت مین تفرقہ ہوگا مگر جیسا کہ تو نے دیکھا تو اوسمین لوہا
گلاوے سے ملا ہوا تھا سو لوہے کی توانائی اوسمین ہوگی اور جیسا کہ پائون کی اونگلیان کچھ لوہی کی
اور کچھ مٹی کی تھین سو وہ بادشاہت کچھ قوی کچھ کمزور ہوگی اور جیسا تو نے دیکھا کہ لوہا گلاوی
سے ملا ہوا ہی وی اپنے کو انسان کی نسل سے ملاوین گی لیکن جیسا لوہا مٹی سے میل نہین کہاتا
تیسا دے الپس مین میل نکہاوین گی اور اون بادشاہون کی دنون مین آسمان کا خدا ایک بادشاہت
قائم کریگا جو ہمیشہ تک نیست نہوی گی اور وہ بادشاہت دوسری قوم کے قبضہ مین نپڑی گی
وہ اون سب بادشاہتون کو ٹکری ٹکری اور نیست کرے گی اور وہی ہمیشہ تک قائم رہیگی
جیسا کہ تو نی دیکھا کہ وہ پتھر بغیر وسیلہ ہاتون کے تراشا گیا اور اوس نے لوہے اور تانبے اور مٹی
اور چاندی اور سونی کو ٹکری ٹکری کیا خدا ہی تعالی نے بادشاہ کو وہ کچھ دکھایا جو آگی کو
ہونیوالا ہے اور یہہ خواب یقینی ہے اور اوسکی تعبیر یقینی تب بادشاہ بخت النصر اوندھی موہنہ گرا
اور دانیال علیہ السلام کو سجدہ کیا اور حکم دیا کہ اون کو انعام اور عطر دین بادشاہ نے دانیال
علیہ السلام سے کہا کہ حقیقت مین تیرا خدا حاکمون کا حاکم اور بادشاہون کا مالک ہی جو بھید کا
کھولنی والا ہے اسلئی کہ تو اس بھید کو کھول سکا تب بادشاہ نے دانیال علیہ السلام کو سرفراز
کیا اور اونکو بہت سے تحفہ دئی اور اونکو بابل کے ساری صوبہ پر حکومت بخشی اور بابل کے

حکیمون پر سرداروں کا سردار ٹھہرایا تب دانیال علیہ السلام نے بادشاہ سے درخواست کی اور اوسنے سدرک اور میسک اور عبدنجو کو بابل کے صوبہ کی کارپردازی پر مقرر کیا اور دانیال علیہ السلام بادشاہ کے دربار مین رہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ دوسری سلطنت مادی اور فارس کی ہے جو کلدیون سے کمتر ہین جیسا کہ چاندی سونے سے کمتر ہے تیسری سلطنت یونانیون کے ہی جو فارسیون کے بعد فتح یاب ہوئی تھی یہ سلطنت سکندر اور اونکے ماتحتون کی تھی یہہ سلطنت اون سلطنتون سے بڑی دور تک پھیلی تھی اور حضرت سکندر کا یہ فخر تھا کہ مین تمام دنیا پر سلطنت کی چوتھی سلطنت رومیون کی ہے جو یونانیون کے بعد ہوی اور یہ سلطنت لوہے کے مانند مضبوط تھی اور لوہے کے مانند اوسنے سبکو توڑ ڈالا یہ پہلی سلطنتون سے سب باتونمین زیادہ مشہور ہوئی کسی نے ایسی چوڑی فتح نہین کی جیسی اونہون نے اتنی مدت مین کی اور یہ سلطنت عاجز قومون کے یعنی گاتھ اور وندال وغیرہ قومون کے غالب ہونے کی باعث سے برباد ہو گئی یہی معنی ہین اسکے کہ لوہا مٹی سے ملا ہوا تھا مگر لوہا اور مٹی اسمین ایک دوسری کی مدد نہین کر سکتے اور مل نہین سکتی رومی لوگ رشتہ داری اور شادی کی باعث سے اور قومون مین شامل ہو گئی تھی اسطرح سلطنت برباد ہو گئی اور یہان تک کمزور ہوئی کہ ماتحت سلطنتون مین تقسیم ہو گئی یہہ سلطنت اب بھی قائم ہے جس کا بیان آگی لکھا جاویگا روم کے بادشاہون کے زمانہ مین یا یون کہو کہ رومیون کی ترقی کی حالت مین اللہ نے اور سلطنت کو قائم کرنا چاہا تھا جو کبھی نیست نابود نہو گی اور دوسری قوم کے قبضہ مین نہ آویگی اور تمام سلطنتون کو توڑ ڈالے گی اور آپ ہمیشہ قائم رہی گی یہی مراد ہی اوس پتھر سے جس نے مورت کو توڑ ڈالا اور بڑا پہاڑ بنگیا ظاہرا یہ سلطنت عیسی علیہ السلام کے ہی یہ رفتہ رفتہ بڑی سلطنت ہو جاوی گی اور تمام زمین کو ڈہانک لیگی اور بڑا پہاڑ ہو جاوی گا اس پیش خبری کی اس ٹکری کا پورا ہونا ابھی باقی ہے اے محمدی بھائیو اوس مورت کا پاؤن کچھ مٹی کا کچھ لوہے کا تھا اور پادری نے اس کا مطلب یون بیان کیا کہ گاتھ اور وندال وغیرہ دبلی ہوی قومون کے غالب ہونے سے وہ سلطنت کمزور ہو جاوی گی اور وہ پتھر جو بے وسیلہ ہاتھون کے فقط اللہ کی قدرت سے تراشا گیا وہ اوس مورت کے پاؤن پر لگا جو کچھ لوہے کچھ مٹی کے تھی پنڈلیون پر نہین لگا جو لوہے کی تھین اس سے صاف ثابت ہوا کہ جب وہ چوتھی سلطنت کمزور ہو جاوی گی اوسوقت وہ پانچوین سلطنت ظاہر ہوگی

اور لوہا اور مٹی کو یعنے قوی اور ضعیف دونون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگی یہ بشارت صاف محمدی بادشاہت
کی ہی جو رومیون کے سلطنت کے شروع سے ساڑھے سات سو برس بعد رومیون کے بادشاہ ہرقل کے زمانہ
مین ظاہر ہوئی جب رومیون پر اور قومون کا غلبہ ہوچکا تھا حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت یہ نہین ہوسکتی
کیونکہ آپکا ظہور رومیون کی سلطنت کے ڈیڑھ سو برس کے بعد رومیون کی بڑی ترقی کے دنون مین ہوا جیسا کہ
پادری شیہرنگ نے آفتاب صداقت مین لکھا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو چھیالیس برس پہلے
رومیون نے یونان کا ملک لے لیا اور یونانی سلطنت ختم ہوئی اور حضرت عیسی علیہ السلام کا ظہور
سلطنت اور بادشاہت کے ساتھ نہین ہوا اونہون نے سب سلطنتون کے ٹکڑے نہین کئے
بلکہ اون کے بعد رومیو نکا ظلم دن بدن بڑھتا گیا تین سو برس تک روم کے بت پرست بادشاہون نے
عیسائیون کے خون کے دریا بہائے پھر قسطنطین رومی بت پرستی چھوڑکر جھوٹ موٹ عیسائی ہوا اور اسنی
اور اوسکی مذہب والون نے دین مین بڑی بڑی خرابیان ڈالین فرقہ پروتستنٹ کے پادری اپنی کتابون
مین اونکو رسوا کرتے ہین اور اونکی سلطنت کا دجالی سلطنت نام رکھا ہے اسی سلطنت کا ایک ٹکڑا
پندرھوین صدی عیسوی تک قائم رہا فرقہ پروتستنٹ والون کے نزدیک اس سلطنت کو حضرت عیسی
علیہ السلام سے کچھ علاقہ نہین اسی لئے پادری لکھتا ہے کہ ابھی اس خبر کا ظہور نہین ہوا پادری راہ
دیکھ رہا ہے کہ آیندہ زمانہ مین فرقہ پروٹسٹنٹ کی سلطنت جو چارسو برس سے قائم ہوئی ہے رومن کاتلک
والون کی سلطنت کو مٹادیگی آئی پادری یہ کدہر بہاگی جاتی ہو اس بشارت کا ظہور دل کی آنکھون سی
دیکھو یہ پانچوین سلطنت یہی محمدی سلطنت ہے جس نے سب سلطنتون کی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالی بت پرستونکو
اور لوہے اور مٹی کو یعنی روم کے جھوٹی عیسائیون کو اور تانبی کو یعنی یونانیون کو اور چاندی کو
ایران کے آگ پوجنی والون کو اور سونی کو یعنی بابل والون کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرد وغبار کی طرح
اوڑا دیا اور اس سلطنت نے ساری زمین کو گھیر لیا ای پادری تو تم یہ کھلی نشانی دیکھکر محمدی کیون نہین
ہوجاتی بیشک تم بھی جھوٹی عیسائیون مین ہوا گر فرقہ رومن کاتلک کی پادری کہین کہ یہ قسطنطین کی
سلطنت کی خبر ہے جس سے عیسائی دین نے زور پکڑا تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس پانچوین سلطنت کا
یہ پتا دیا ہے کہ وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑیگی اور روم کے جھوٹی عیسائیونکی
سلطنت کو محمدیون نے اپنے قبضہ مین کرلیا اور اونکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا یہ خبر اونکی ہرگز نہین ہوسکتے

وہ پتھر جو بی وسیلہ ہاتھون کے تراشا گیا وہ ہماری پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم مین اونکی بادشاہت
دنیا کے لوگون کی تدبیر سے قائم نہین ہوی وہ تو دین وایمان کی بادشاہت تھی اللہ نے اوسکو
فقط اپنی قدرت سے بی وسیلہ اسباب ظاہری کے قائم کیا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر مین
ان پڑہ رہے ان پڑہون مین پیدا ہوی چالیس برس تک کسی عالم اور درویش کی صحبت نہین
پای اللہ نے آپ ہی اون کو تعلیم کیا اور لڑکپن مین بت پرستون کی رسمون سے اونکو بیزار کیا اور
فرشتون کو بہیجکر اونکا سینہ اور دل دہویا جب چالیس برس کے ہوی اللہ نے جبرئیل کی زبانی اونپر
قرآن اوتارا جب کچھ لوگ ایمان لائی کافرون سی لڑنے کا حکم کیا آپنی ظاہر مین کبھی لڑائی کے
گہاتین کسیسے نہین سیکھی تھین اللہ نے آسمان سے فرشتون کی فوجین بہیجین اپکی امت دن بدن
بڑہتی گئی محمدیون کی سلطنت ساری جہان مین پہیلگئی عرب لوگ جو حضرت اسماعیلؑ کے نسل مین
تھی مگر جہالت مین پہنسی ہوئے تھی اون کی راہ ورسم سے اللہ نے آپکو جدا کرکے خوب طرح سے
سنوار کے اپکی دین کا زور تمام جہان مین پہیلا دیا اس پاک پتہر کو اللہ نے خود اپنی ہاتھون
اوس پہاڑ سے تراش کر بڑا پہاڑ بنا دیا اور ساری زمین مین پہیلا دیا پادری مریک کشف الاثار
مین لکہتا ہے کہ دین اسلام کے بادشاہون نے تین سو برس مین بہت ملکون کو لیلیا اونکی حکومت
ہندوستان کی سرحد سے دریای مغرب کے کناری پر پہونچی جو دریای آتلنطق کہلاتا ہے
اور قدیم روم کی دولت اور ملک سے ان کی حکومت بڑہ گئی ہرچند رومی لوگ دنیا کے حاکم کہلاتے
تھی ملا محمد رضا طہرانی رح لکھتی ہین کہ رومیون کی سلطنت سات سو برس تک رہی پہیلا اونکا ہرقل
تھا یہودی ملائون مین اور تفسیر والون مین تین سلطنتونکی بیان مین اختلاف نہین ہے چوتھی
سلطنت مین اختلاف ہی اور چوتھا بادشاہ دو قسم ہی فارس کے بادشاہ اور روم کی بادشاہ
پہر دونون آپس مین ملتی نہین تھی اور فارسی لوگ ہمیشہ رومیون پر غالب رہتی تھی چوتھی سلطنت
جو دو طرح کی تھی قوی فارس والی اور کمزور روم والی اونہین کے زمانہ مین جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوی اور سب بادشاہ عاجز ہوی اور نوشیروان کے محل کے کنگوری ٹوٹ گئی اور
فارس کی آتش خانی بجہ گئی اور دریای ساوہ سوکہ گیا اور جس دن سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو اللہ نے اپنا پیغام پہونچانیکے لی بہیجا اوسوقت سی آپکی وفات تک ان تئیس برس مین اسلام کی

ہو گئیں اور تھوڑی سے لوگون نے بڑی بڑی بت پرستون اور یہود اور نصارا کی فوجون پر
غلبہ کیا اور آپ کی بعد خلفای راشدین کے زمانہ مین خصوصًا خلیفہ دوم کی خلافت کے زمانہ مین
بہت فتحین اور بڑا غلبہ کافرون پر مسلمانون نے اسلام کے زور سے اور دین کی برکت سے کیا اور
اتنک دن بدن قوت دین کی اور دولت اسلام کی اور مسلمانون کی باقی ہے وہ پتھر جو بڑا پہاڑ بنگیا
وہ ہی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جنکو اللہ نے اپنا پیغام پہونچانیکے لیے بہیجا اور اونکی
سلطنت نے ساری جہان کو گھیر لیا اب یہہ سمجھنا چاہیے کہ وہ پتھر اوس مورت کے پاؤن پر لگا تھا
اسمین یہہ اشارہ تھا کہ پہلا جہاد جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عربون پر اور رومیون پر ہوا کہ
اور مدینہ کے آس پاس کے کافرون سے فراغت کرکے رومیون پر جہاد کیا موتہ کے لڑائی مین مسلمانو
کا لشکر تین ہزار سے زیادہ نہ تھا اور لشکر کافرون کا ایک لاکھہ کا تھا ایمان کے زور سے اونکا مقابلہ
کیا اور قتل کیا اور قتل ہوئی اور اللہ کے دین کو پہیلایا اور حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ
اپنی بادشاہی اوروں پر نہین چہوڑین گی اس مین اشارہ ہے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو
دنیا اور عقبی کی بادشاہت کا سرمایہ ہے آپ کے واسطے اور اصحابون اور رشتہ دارون کے
واسطے بلکہ امت کیواسطے ہے اور ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اور قیامت تک باقی ہے اور اوسکو کوی
بہی توڑ نہین کریگا اور یہود مردود جو کہتی ہین کہ ماشیح کے ہم راہ دیکھہ رہی ہین سو بخت نصر کے وقت
سے اب تک دو ہزار اور تین سو برس سے زیادہ ہو چکی اور ابہی تک یہودی لوگ ذلت مین پڑے
ہوئی ہین ابہی تک ماشیح کے آنے کا وقت نہین آیا کہ آوی اور اونکو اس ذلت سے چہوڑاوی
اور نصرانی جو کہتی ہین کہ وہ پتھر حضرت عیسی علیہ السلام ہین اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے بادشاہون کو عاجز نہین کیا بلکہ ہمیشہ دشمنون سے خوف مین رہی اور ہمیشہ درویشون کے
ساتھہ جنگلون اور پہاڑون مین سیر کرتے رہے اور آپ کی بعد بہی عیسای لوگ دشمنون سے خوف
مین رہے اور تکیون مین اور پہاڑون مین عمر بسر کرتے رہے تیسرا باب اس باب مین یہ بیان
ہے کہ بخت نصر نے ایک بت بنوایا اور سب کو حکم کیا کہ اوسکو سجدہ کرو اور جو کوی سجدہ نکریگا
وہ بہڑکتی آگ مین ڈالا جاویگا یہ سنکر سب نے سجدہ کیا مگر سدرک اور میشک اور عبدنجو نے سجدہ
نہ کیا بخت نصر نے اون کو باندہکر جلتی بہٹی مین ڈالدیا اون کا ایک بال بہی نہ جلا تب بخت نصر نے

حکم دیا کہ جو لوگ ان لوگون سے خدا کے حق مین نالائق بات بولین گی اونکے ٹکڑے ٹکڑے کئی جاینگے کیونکہ دوسرا خدا نہین جو اس طرح چھوڑا سکے چوتھا باب اس باب مین یہ بیان ہے کہ بخت نصر نے ایک اور خواب دیکھا اور حضرت دانیال علیہ السلام نے اوسکی تعبیر فرمائی اوس تعبیر کا ظہور یون ہوا کہ بخت نصر دیوانہ ہوگیا اور کئی برس جنگل مین پھرتا رہا پھر ہوشیار ہوکر آیا تب اوس نے تمام زمین کی سب قومونکو اپنا سارا حال لکھ بھیجا کہ مین نے یہ خواب دیکھا اور دانیال علیہ السلام نے اوسکی تعبیر دی اور لکھا کہ وہ آدمیون مین سے نکالا گیا اور بیلون کی طرح گھاس کھاتا رہا اور پھر میری عقل مجھمین پھر آئی مینے اللہ تعالی کا شکر کیا جو ہمیشہ زندہ ہے اور اوسکی بادشاہت ہمیشہ کی بادشاہت ہے وہ جیسا چاہتا ہے ویسا آسمان کے لشکرون اور زمین کے باشندون کے درمیان کام کرتا ہے اور کوئی نہین جو اوس کے ہاتھ کو روک سکے اور اوس سے کہے کہ تو کیا کرتا ہے میری عقل مجھہ مین پھر آئی اور مین اپنی سلطنت مین قائم ہوا اب مین آسمان کے بادشاہ کی شکر گذاری اور تعریف اور تعظیم کرتا ہون کہ اوسکے ساری کام سچے ہین اور اوسکی ساری راہین عدالت ہین اور وہ اونہین جو مغروری سے چلتے ہین ذلیل کرسکتا ہے **پانچوان باب** اس باب مین یہ بیان ہے کہ بیل شصر بادشاہ نے وہ برتن مسجد بیت المقدس کے منگائے جو بخت نصر لوٹ لایا تھا بیل شصر نے اور اوسکے امیرون نے اون برتنون مین شراب پی اور بتون کی تعریف کی اوس وقت آدمی کے ہاتھہ کی اونگلیان غیب سے ظاہر ہوئین اور اونہون نے دیوار پر کچھہ ایسا لکھا جسکو کوئی پڑھ نسکا بادشاہ نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بلایا آپ نے فرمایا کہ تیری باپ بخت نصر کے دل مین جب غرور سمایا تھا اللہ تعالی نے اوس کا دل جانورون کا سا بنادیا وہ گورخرون کے ساتھ رہتا تھا یہان تک کہ اوسنے جانا کہ اللہ تعالی انسان کی بادشاہت پر غلبہ رکھتا ہے اور جسے چاہے اوس پر قائم کرتا ہے تو ای بیل شصر ان سب باتون سے واقف تھا مگر تو نے اللہ کے آگی اپنی ویسی عاجزی نکی بلکہ اوسکے گھر کے برتنون مین شراب پی اور بتون کی تعریف کی اور وہ خدا جسکی ہاتھہ مین تیرا دم ہے اور جسکے قابو مین تیری ساری راہین ہین اوسکی تعظیم نکی سو اوسکی طرف سی اوس ہاتھہ کا سرا بھیجا گیا اور یہہ نوشتہ لکھا گیا اسکے معنے یہہ ہین کہ خدا نے تیری سلطنت کا حساب کیا اور اوسے تمام کرڈالا اور تو ترازو مین تولا گیا اور کم نکلا اور تیری سلطنت مادیون اور فارسیون کو دیگئی تب بیل شصر نے منادی

کروائی کہ دانیال علیہ السلام سلطنت مین تیسیری درجہ کی حاکم ہوئی اوسی رات کو بیل شصر قتل ہوا
اور دارا مادی نے بادشاہت لیلی چھٹا باب اس باب مین یہ بیان ہے کہ دارا بادشاہ نے حکم دیا کہ
تیئیس دن تک کوئی میری سوا کسی معبود سے یا آدمی سے کچھ نانگی اور جو کوئی ایسا کریگا شیر ببرون کی
ماندمین ڈالا جایگا حضرت دانیال علیہ السلام اپنی گھر مین آئی اور اپنی کوٹھری کا دریچہ جو یروشالم کی
طرف تھا کھول کر اور دن بھر تین مرتبہ گھٹنی ٹیک کر خدا کے حضور جسطرح سے آگی کرتے تھی دعا اور شکر گذاری
کرتے رہے لوگون نے بادشاہ سے نالش کی اور کہا کہ دانیال تجکو نہین مانتا اور ہر روز تین بار دعا مانگتا ہے
بادشاہ نے دانیال علیہ السلام کے چھوڑانے مین بہت کوشش کی مگر اون لوگون نے بہت ہٹ کی تب
اوس نے حکم دیا اور وہ لوگ دانیال علیہ السلام کو لائی اور شیر ببرون کی ماندمین ڈال دیا پر بادشاہ
نے کہا کہ تیرا خدا جسکی تو ہمیشہ بندگی کرتا ہی سو تجھی چھوڑاوی دوسری دن بادشاہ نے جا کر غمناک آواز
سی دانیال علیہ السلام کو پکارا دانیال علیہ السلام نے فرمایا ای بادشاہ میری خدا نے اپنی فرشتی کو بھیجی
اور شیر ببرون کے موتھہ کو بند رکھا ہے یہان تک کہ اونھون نے مجھی نقصان نہ پہونچایا بادشاہ بہت خوش
ہوا اور حکم دیا کہ دانیال علیہ السلام اوس ماند سے نکالی گئی اور معلوم ہوا کہ اونکو کچھ نقصان نہ پہونچا تھا
اس لئی کہ اونھون نے اپنی خدا پر بھروسہ کیا تھا اور بادشاہ نے حکم دیا کہ جن شخصون نے دانیال
علیہ السلام پر نالش کی تھی اونکو اونکی لڑکے بالون اور جورؤن سمیت شیر ببرون کی ماندمین ڈال دیا
اور اوس سے بیشتر کہ ماند کی تھا تک پہونچین شیر ببرون نے اونکی ساری ہڈیان توڑ ڈالین تب دارا
بادشاہ نے ساری قومون کو جو روی زمین پر بستی تھی نامہ لکھا تمہاری سلامتی افزود ہو مین یہ حکم
کرتا ہون کہ میری سلطنت کی ہر اک صوبہ کے لوگ دانیال کے خدا کے آگی ترسان اور لرزان ہوون
کیونکہ وہی زندہ خدا ہے اور ہمیشہ قائم ہے اور اوسکی سلطنت کو زوال نہین وہ ہے چھوڑاتا اور
بچاتا ہے اور آسمان اور زمین مین وہ ہے نشانیان دکھلاتا ہے اور عجایب وغرایب کرتا ہے اوسی نے
دانیال کو شیر ببرون کے چنگلون سے چھوڑایا ہے سو دانیال علیہ السلام دارا کی سلطنت اور خورس
فارسی کی سلطنت مین کامیاب رہے ملا سید علی طہرانی رح اقامۃ الشہود مین لکھتے ہین کہ کتاب کماری
سنہدرین مین ایک سو چھیاسٹھوین باب مین اور اسیطرح یوسف بن کوریون کی کتاب مین لکھا ہے
کہ حضرت حبقوق حضرت ارمیا علیہ السلام سے پہلی نبی ہوئی مگر حضرت دانیال علیہ السلام کے وقت تک

زندہ رہی یہانتک کہ لکھا ہے کہ جس وقت بخت نصر نے حضرت دانیال علیہ السلام کو زمین بابل مین شیرون کے کونوین مین قید کیا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام حق تعالی کے حکم سے حضرت حبقوق علیہ السلام کو زمین لپیٹ کر بیت المقدس سے لائی اور بابل مین اوس کونوین مین حضرت دانیال علیہ السلام کا قید ہونا دکھلایا اور اسکی طرف سے دل جوئی کی اور پلٹ گئی اس کتاب مین دارا کی جگہہ بخت نصر کا نام لکھا ہے واللہ اعلم ملا سید علی رح دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ یوسفون جو کوریان کا بیٹا ہے اوس وقت مین تھا جب طیطوس رومی نے بیت المقدس کو ویران کیا اس بیان سے معلوم ہوا کہ یہ وہی یہودی ہے جس کا نام پادریون کی کتابون مین یوسیفس لکھا ہے
سالوان باب بابل کے بادشاہ بیل شصر کے پہلی سال مین دانیال نے اپنی بچھونے پر ایک خواب اور اپنی سر کے رویتین دیکھین تب اونھون نے اوس خواب کو لکھا اور اوس احوال کا صاف صاف بیان کیا دانیال بولے اور کہا کہ مینے رات کو ایک خواب دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ آسمان کی چار ہوائین بڑی سمندر پر باہم زور سے چلین اور سمندر سے چار بڑی جانور نکلی جو ایک دوسری سے جدا تھی پہلا شیر ببر کی مانند تھا اور عقاب کی سے پنکھہ رکھتا تھا اور مین دیکھتا رہا جب تک اوسکے پر اوکھاڑی گئی اور وہ زمین سے اوٹھایا گیا اور آدمی کیطرح پاؤن پر کھڑا کیا گیا اور انسان کا دل اوسے دیا گیا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک دوسرا جانور ریچھ کے مانند تھا اور وہ ایک طرف سیدہا کھڑا ہوا اور اوسکی مونہہ مین اوسکے دانتون کے درمیان تین پسلیان تھین اور اونھون نے اوسے کہا کہ اوٹھہ اور بہت گوشت کھا بعد اوسکے مینے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک اور جانور تیندوئی کے مانند اوٹھا جس کی پیٹھہ پر پرندی کے سے چار پر تھی اور اوس جانور کے چار سر تھے اور سلطنت اوسے دیگئی اس کے پیچھے مینے رات کی رویتون کے وسیلہ سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ چوتھا جانور ہولناک اور ہیبت ناک اور نہایت زبردست اور اوس کے دانت لوہے کے تھے اور بڑی بڑے تھی وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا تھا اور بچتی کو اپنے پاؤن سے لتاڑتا تھا اور یہ سب اون جانورون سے جو اوس سکے آگے تھے جدا تھا اور اوس کے دس سینگ تھی مینے اون سینگون پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ اون کے بیچ مین سے اور ایک چھوٹا سا سینگ نکلا جس کے آگی پہلی تین سینگ جڑ سے اوکھاڑی گئی اور کیا دیکھتا ہون کہ اوس سینگ مین

انسان کی آنکھون کے مانند اور ایک مونہہ تھا جو بڑے بڑے باتین بول رہا تھا مین یہانتک دیکھتا رہا
کہ کرسیان رکھے گئین اور قدیم الایام بیٹھہ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تھا اور اوسکی سر کے بال صاف
ستھری اون کے مانند اوس کا تخت آگ کی شعلہ کی مانند تھا اور اوسکی پہیے جلتی آگ کے مانند تہی ایک
آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوسکی اگی سے نکلا تھا ہزارون ہزار اوسکی خدمت مین حاضر تہی اور لاکھون لاکھہ
اوس کے آگی کھڑی تہے عدالت ہو رہی تہی اور کتابین کہلی ہوئی تہین مینے دیکھا یہانتک کہ اوس سینگ
کی آواز کے سبب جو بڑے گھمنڈ کی باتین بولتا رہا ہان مین یہان تک دیکھتا رہا کہ وہ جانور مارا گیا
اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین ڈالا گیا اور باقی جانورون کی سلطنت بہی اون سے
لے لیگئی پر اون کی زندگی قائم رہے اور وی ایک مدت اور ایک ساعت تک جئی مینی رات کی
رویتون کی وسیلہ سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کے مانند آسمان کے بادلون
کے ساتھہ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا وی اوسے اوس کے آگی لائی اور تسلط اور حشمت اور سلطنت
اوسے دیگئی کہ سب قومین اور امتین اور طرح طرح کی زبان بولنی والی اوسکی خدمت گذاری کرین اوسکی
سلطنت ہمیشہ کی سلطنت ہی جو جاتی نرہے گی اور اوس کی بادشاہت ایسی جو زائل نہو گی مجھہ دانیال
کی روح میری بدن مین ملول ہوی اور میری سر کی رویتون نے مجھی گھبرا دیا مین اون مین سے جو
نزدیک کھڑی تہے ایک شخص کی پاس گیا اور اوس سے اِن ساری باتون کی حقیقت پوچھی اوس نے
مجھسے کہا اور ساری حقیقت مجھی بتلای یہ چار بڑی جانور چار بادشاہ ہین جو زمین مین قائم ہون گی
اور حق تعالی کے پاک لوگ سلطنت لی لینگے اور ہمیشہ تک اور ہمیشون کے ہمیشہ تک اوس سلطنت کی مالک
رہینگی تب مینی چاہا کہ چوتھی جانور کی حقیقت جانون جو اون سبھون سے جدا تھا کہ نہایت ہیبت ناک تھا جسکے
دانت لوہے کے اور ناخن پیتل کے تہی جو نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچی کو اپنی پانوون سے لتاڑتا
تھا اور دس سینگون کی جو اوس کے سر پر تھی اور اوس ایک کی جو نکلا اور جسکی آگی تین گر گئی ہان اوس
سینگ کی جس کے آنکھین تھین اور ایک مونہہ جو بڑی گھمنڈ کی باتین بولتا تھا اور اوس کا چہرہ اوسکے
ساتھیون سے زیادہ رعب دار تھا مینی دیکھا کہ وہی سینگ پاک لوگون سے لڑتا اور اون پر غالب
ہوتا رہا جب تک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالی کے پاک لوگون کا انصاف کیا گیا اور وقت آپہونچا
کہ پاک لوگ سلطنت کے مالک ہووین وہ یون بولا کہ چوتھا جانور چوتھی سلطنت ہی جو زمین مین ہوگی

وہ ساری سلطنتون سے جدا ہوگی اور ساری زمین کو نگل گی اور اوسی لتاڑیگی اور اوسی ٹکری ٹکری کریگی اور یہ وے دس سینگ جو ہین سو دس بادشاہ ہین جو اوس سلطنت مین سے اوٹھین گی اور اونکی بعد ایک اور اوٹھیگا اور وہ پہلون سے جدا ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا اور وہ حقتعالی کی برخلافی مین باتین کریگا اور حق تعالی کے پاک لوگون کو ایذا دیگا اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتون کو بدل ڈالی اور وے اوسکے قبضہ مین دی جائینگے یہانتک کہ ایک مدت اور مدتین اور آدہی مدت گذر جائیگی اور عدالت بیٹھی گی اور وے اوسکی سلطنت اوس سے لی لین گی کہ اوسی ہمیشہ کے لیئے نیست نابود کرین اور تمام آسمان تلی کی ساری ملکون کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالی کے پاک لوگون کو بخشی جائیگی اوسکی سلطنت ہمیشہ کی سلطنت ہی اور ساری سلطنتین اوسکی ہمیشہ اطاعت کرینگے اور تابعدار ہونگی وہ بات یہانتک تمام ہوی مین جو دانیال ہون میرے اندیشون نے مجھی نہایت گھبرایا اور میرا چہرہ مجھ مین بدل گیا اور مینی یہہ بات اپنی دل مین رکھی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ چارون جانورون سے مراد ہے چارون حصہ بخت نصر کی خواب کی تصویر کے کہ ایک سلطنت کے بعد دوسری سلطنت ہوئیگی پہلی سلطنت کلدیون کی تھی بخت نصر شیر کی مانند تھا اور اوس کے پر عقاب کے مانند تھی لیکن اوسکے پر نوچے گئے اور بخت نصر کے بعد کسی نے فتح نہین پائے دوسرا جانور ریچھ کے مانند تھا وہ فارس اور مادی تھے جو شیر سے قوت مین کم تھے لیکن زیادہ خوفناک اور شریر تھی اونہون نے پچھم کیطرف اپنی سلطنت بڑہای یہ ریچھ تین پسلیان رکہتا تھا اس سے مراد ہین تین سلطنتین بابل کی اور لدیا کی اور مصر کی جو کلدیون کے مونہہ سے شکار کی مانند چھین لیگئین تھین پھر ایک تیندوا اوٹھا یہ بیان ہے یونانی سلطنت کا جس نے سکندر اعلی کیوقت مین ترقی پای جسکی فتحین تیندوے کے مانند تیزی پر تھین اوس تیندوی کے چار پر تھی یعنی اوس نے ملکون پر جلد فتحین پائین اور بادشاہون کی فوجین اتنی جلد نجا سکین اور اوس کے چار سر تھے یعنی حضرت سکندر کی وفات کے بعد اونکی سلطنت اون کے چار سردارون مین تقسیم ہوی چوتھا جانور پہلون سے سب چیزون مین بڑہکر ہوا کوی جانور ایسا خوفناک نہین تھا جس کا نام اوسکو دیا جاوی یعنی اسلیئے اس چوتھی جانور کا کچھہ نام نلیا فقط اوسکا ڈر اور خوف بیان کیا اوس جانور کی دس سینگ تھی اور اوس سے مراد دس بادشاہ ہین اون بادشاہون کا بیان پادری طامس اسکاٹ نے اور طرح پر لکھا ہے

مگر ہماری نزدیک یہ دس بادشاہ جن کو فرمایا کہ چوتھی سلطنت مین یعنی رومیون کی بادشاہت
مین ہونگے وہ وہ دس بادشاہ بت پرست ہین جنہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد تین سو
برس کے عرصے مین دس مرتبہ عیسائیون کا قتل عام کیا اور ہر طرف خون کے دریا بہائے جنکی اس
ظلم کا حال بیان ہور ہیون کے کتابون سے اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ چاہے گا اور اوس جانور
کی سینگون کے بیچ مین سے ایک چھوٹا سا سینگ نکلا اور اوسکے آگے پہلے تین سینگ اوکھیڑ گئے
اور اسکا مطلب یہ فرمایا کہ اون کے بعد ایک اور بادشاہ اوٹھیگا اور وہ پہلون سے جدا ہوگا
اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا سو یہ بادشاہ قسطنطین ہے جو بت پرستی چھوڑ کر جھوٹ موٹ کا عیسائی
ہوا وہ پہلون سے جدا تھا کیونکہ پہلے بادشاہ بت پرست تھے اور عیسائیون کے دشمن تھے اور قسطنطین
ظاہر مین عیسائی تھا مگر حضرت عیسی علیہ السلام کے دین پر نہین تھا اور وہ تین بادشاہون پر غالب
ہوا پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین لکھا ہے کہ دیوکلیشیان بادشاہ نے اور تین بادشاہون
کو مقرر کیا تھا چار بادشاہون نے ملک آپس مین بانٹ لیا تھا اون بادشاہون مین لڑائے
ہونے لگی لب التواریخ جو کلکتہ مین ۱۸۲۹ء عیسوی مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ دیوکلیشیان
اور ماکسی میین سلطنت چھوڑ بیٹھے تھوڑے دنون مین کانستانشس مر گیا قسطنطین کانستانشس
کا بیٹا تھا اوسکی نام پر یورک مین بادشاہی کی منادی ہوئے ماکسی میین نے دوبارہ سلطنت ہاتھ
مین لی اور قسطنطین کو اپنی بیٹی بیاہ دی اور اوسکو تاج کا مستحق کیا ماکسی میین اور گالیریس
مر گئے اور قسطنطین کا مدعی ماکسنشیس کے سوا کوئی نرہا وہ ماکسی میین کا بیٹا تھا اوسکی دعوی کو
قسطنطین نے جلد شمشیر سے مٹا دیا وہ لڑائی مین مارا گیا لیسی نیس جسی گالیریس نے سویرس کی جگہ
سیزر کیا تھا اپنی دوست ماکسی میین کی ساتھ اون دونون پوربی صوبون مین تھا ماکسی میین ۱۳۱۳
عیسوی مین مر گیا اور لیسی نیس اوسکی بہن سے بیاہ کرنے کے بعد اوسکا شریک سلطنت ہوا پھر اوسی
بگڑ کر مر گیا قسطنطین اپنے دونون پوربی مدعیون کے مرنے کے بعد ساری ملک کا مالک ہوا ایک اور
تاریخ کلیسیا مین لکھا ہے کہ قسطنطین نے ۳۱۲ء مین مکسی منس پر فتح پائی لیسینیوس پورب مین کئی
برس تک کچھ مقابلہ کرتا رہا مگر ۳۲۴ء مین وہ بھی بالکل عاجز ہوا دیکھو قسطنطین تین بادشاہون پر
غالب ہوا اور ماکسنشیس مارا گیا اور لیسینیوس عاجز ہوا ماکسی میین مر گیا اور اوس سینگ مین

ایک مونهہ تها جو بڑے بڑے باتین بول رہا تها اسکا مطلب یہ فرمایا کہ وہ بادشاہ حق تعالی کی برخلافی مین باتین کریگا سو قسطنطین اللہ تعالی کی برخلافی مین بڑے بڑے باتین بولا اوس نے بہت پادریونکو جمع کرکے زور وظلم کرکے تین خداؤن کا اقرار کروایا بہت بڑا شرک پہیلایا اور سچی عیسائی جو اللہ کو اکیلا کہتی تهی اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور اوسکا پیغام پہونچانیوالا جانتی تهے اون پہ طرح طرح کے ظلم کئی اور چاہا کہ شریعتکی وقتون کو اور قاعدونکو بدل ڈالی حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہین کہ وہی سینگ پاک لوگون سے لڑتا اور غالب ہوتا رہا جبتک کہ قدیم الایام آیا اسکا یہ مطلب کہ وہی قسطنطین اور اوسکے مذہب والی پادری سچی عیسائیون پر ظلم کرتے رہے یہانتک کہ قدیم الایام آیا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کا نور اللہ نے سب چیزون سے پہلی پیدا کیا ہے وہ اللہ کی حکم سے دنیا مین تشریف لائی ہزارون اور لاکہون اونکے آگی حاضر ہوی یہ اللہ نے دکہلایا کہ ہزارون لاکہون آدمی اور جن ایمان لاوینگی اور فرشتہ حاضر رہینگی فرمایا کہ عدالت ہو رہے تهے یعنی جس عدالت کا وعدہ جابجا توراة اور زبور اور صحیفونمین چلا آتا ہے کہ ظالم سزا پاوینگے اور مظلوم اونکی ظلم سے پناہ مین رہینگی وہ عدالت اونکی ہاتهہ پر ظاہر ہوی اور وہ سینگ جو گہمنڈکی بات بول رہا تها یعنی وہی قسطنطین اور اوسکی مذہب والی پادری اور رومی نصرانی قتل ہوی اور جہنم کی بہڑکتی آگ مین پہونچی اور باقی جانور یعنی بابل والی اور ایران والی اور یونان والی اونکی بادشاہت بہی جاتی رہے مگر قومین ایکمدت تک باقی رہین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ چوتهی سلطنت سوا رومیون کی سلطنت کے اور کوی نہین ہوسکتی وہ سب سلطنتون سے بالکل جدا تهی ملک کے بند وبست مین اور سب معاملونمین اونہون نے ساری دنیا کو نگلا یعنی ساری دنیا جو جانی ہوی تهی سب اونہون نے فتح کی ملا محمد رضا طہرانی رح منقول رضای مین لکہتے ہین کہ تیسرا بادشاہ جو پلنگ یعنی تیندویکی شکل پر دکہائی دیا اور چار پر عقاب کی مانند اوسپر تهی اس مین یہ اشارہ ہے کہ حضرت سکندر علیہ السلام کے چار نائب ہونگی جنہون نے اونکی زندگی مین اور اونکی موت کے بعد اونکی سلطنت کو پہیلایا اور چوتها جانور جسکی دس سینگ تهی وہ دس سینگ وہی روم کے بادشاہ ہین اور وہ جو لوہے اور فولاد کے دانت تهی وہ فارس کی بادشاہ تهی کہ دونون نے ملکر سلطنت کی اور آپس مین ملی ہوی نہین تهے اور اکثر غلبہ فارس والونکا رہتا تها اور یہ جو فرمایا کہ قدیم الایام بیٹہہ گیا اسمین یہ اشارہ ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو اللہ نے

سب سے پہلی پیدا کیا ہے اور لباس سفید نشانی علم کی ہے کہ علم کا رنگ سفیدی کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے اور آپ کے سر کے بال اون کیطرح بہت نرم پاکیزہ تھے اسمین اشارہ آپکی خلق کے طرف ہے کہ سر اور داڑہی کے بالونکا نرم ہونا نشانی نرم دلی کی ہے اور سر اور داڑہی کے بالونکا سخت ہونا تندخوی اور غصہ کی نشانی ہے اور آپکا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا اور آگ کی ندی آپکی آگی بہتی تھی اسکا یہ مطلب ہے کہ آپ کے دین کی قوت کافرونپر جہاد کرنے سے ہوی کہ عرب کے بت پرستون پر اور یہود اور نصارا پر آپ جہاد کرتے رہے اور آپ کے بعد خلفای راشدین کی حالت اسیطرح پر رہی کافرون کے اکثر ملکون کو مسلمانون نے اسلام کی قوت سے فتح کیا اور بہت مجوسیوں اور یہود اور نصارا کو دین محمدی مین داخل کیا اور آگ کی ندی وہی لشکر مسلمانون کا ہے کہ آپ کے اور آپ کے اصحابون اور خلفاؤن کے آگی آگے آگ کیطرح پر جس کہلیان پر گری جو لوگ دین محمدی کے دشمن ہین اونکو دین و ایمان کے زور سے برباد کر کیا اور پاک لوگون کا اوس آتشی تخت کے پاس حاضر ہونا اس سے مراد ہے مسلمانون اور مومنونکا اور پاک اولیاؤنکا اور اصحابونکا اور اماموںکا جمع ہونا اور فرشتون کا مدد کیواسطے آنا کہ بہت لڑائیونمین آپ کے زمانہمین اور آپ کے اصحابون کے زمانہ مین کیسی کیسی فتحیںہوئین تہوڑی سے لوگون کو اللہ نے بہت سے کافرون پر غالب کر دیا اور مسلمانون کی فوج کے لوگ اکثر جنگل کے بدو تھے اور اسباب پادشاہی اور ملک داری اور لشکر کشی کا نہین رکہتی تہی اور یہ جو فرمایا کہ عدالت برپا ہوی اور کتابین کہلی ہوئی تھین یہ آپکی اور آپ کے تابعدارونکی حکومت ہے اللہ کے بندون کے بیچ مین اللہ کے اوتاری ہوی حکمون کے موافق اور یہ معنی بہی ہو سکتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگلی امتون کو اونہین کی کتابون سے قائل کرتے تھے اور یہی حال آپکی نائبونکا تھا چنانچہ جناب امام رضا علیہ السلام مامون رشید کی مجلس مین اہل کتاب کو اونہین کے کتابون سے قائل کرتے تہی اور یہ معنی بہی ہو سکتی ہین کہ دین محمدی کی کتابین ہرطرف پہلین گی اور علم خوب پہیلیگا اور یہ جو ایک جوان آدمیونکی صورت تھا اور ابر کے ساتھ آسمان سے قدیم الایام کے پاس آیا یہ جبرئیل علیہ السلام ہین جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کیطرف سے آدمیون کی صورت مین اوترتی اور اکثر دحیہ کلبی کی صورت مین آتے تہی جو آپ کے اصحابونمین بہت خوبصورت اور نیک خصلت تہی اس کتاب کا لکہنی والا کہتا ہے کہ میری نزدیک وہ انسان جو ابر کے ساتھ آیا وہ حضرت

عیسی علیہ السلام ہین آخری زمانہ مین آسمان سے اترینگی اور قدیم الایام تک پہونچین گی یعنی کعبہ کا حج کرینگی اور مدینہ مین
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو آوین گی اور تمام قومون پر بادشاہی کرینگی اوسوقت
مین ساری جہان کے سب لوگ محمدی ہونگی یا اللہ وہ زمانہ جلد ہمکو دکھلاوی آمین اور یہ جو فرمایا کہ
وی اوسکے قبضہ مین دی جاوینگی ایک مدت اور مدتون اور آدہی مدت تک اسکا ترجمہ ملا محمد رضا
طہرانی نے اس طرح کیا ہے کہ ایک وعدہ اور دو وعدہ اور آدہا وعدہ اور جناب یوحنا کے مشاہدات
کے بارہوین باب کی چودہوین آیت مین بہی یہ لفظ ہے کہ ایک زمان اور دو زمان اور آدہی زمان
تک اور چہٹی ایت مین یون ہے کہ ایک ہزار دوسو ساتھ دن تک اور ون ان کتابون کے محاورے
مین برس کو بہی کہتے ہین معلوم ہوا کہ ایک مدت سے مراد ایک ہزار برس ہین اور دو مدتون سے مراد
دوسو برس ہین اور آدہی مدت سے مراد ساٹھ برس ہین جو ایک سو کے آدہی سے کچھ زیادہ ہین جناب
یوحنا نے اس جگہہ بڑی بڑے پتے اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمائی ہین اور صاف
یہ مطلب وہان پایا جاتا ہے کہ آپ کے دین کی ترقی ایک ہزار دوسو ساٹھ برس تک رہی گی سو
یہان حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب مین یہ مطلب ہے کہ یہ مدت جو اون پاک لوگون کی یعنی محمدیون
کی سلطنت کی ہے اس مدت مین بہی یہ روم کے نصرانی بار بار اون پاک لوگون پر غلبہ کرین گی اور
وہ انکی قابو مین کردی جاوینگی چنانچہ ایسا ہی ہوا پانچوین صدی کے آخیر سے چہٹی صدی کے آخیر تک
قسطنطین کے مذہب والون نے محمدیون پر بڑے بڑے ظلم کئی مسجد بیت المقدس مین ہزارون
مسلمانون کو قتل کیا دسوین صدی مین ملک اندلس کے نصرانی بادشاہون نے جو روم کا تلک کے
مذہب پرتھے مسلمانون پر زور وظلم کرکے ہزارون مسلمانون کو دین سے پھیر دیا پھر مسلمانونکو اندلس سے
نکل جانیکا حکم کیا اور کہا کہ افریقہ کو چلی جاؤ ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان جو افریقہ تک نہ پھونچ سکی
رستہ مین مرگئی اندلس کا احوال بالکل خونریزی سے بہرا ہوا ہے بہت سے بچی اور جوان اور بوڑہی
مرد اور عورت قتل کیی گئی اس ظلم اور زور سے مسلمانون کو ملک اندلس سے نکال دیا فرقہ پروٹسٹنٹ کی
پادریون نے اپنی کتابون مین ان قصون کا پورا بیان کیا ہے اور اونکی اس ظلم کی بہت ہجو کی ہے
اسکی بعد جو فرمایا کہ عدالت بیٹہی گی ان دو آیتون مین یہ اشارہ ہے کہ آخر زمانہ مین پہر دوبارہ محمدی عدالت
امام مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھون ہوگی اور ساری دنیا کی بادشاہی محمدیونکو ملی گی

پادری طامس اسکاٹ دس بادشاہونکا اور اونکی بعد ایک کا یون بیان کرتا ہے کہ آٹھوین صدی
عیسوی مین روم کی سلطنت دس سلطنتونمین تقسیم ہوی پہلی روم دوسری یونان کے رَیونیہ مین
تیسری لمباردی مین چوتھی ہنگری مین پانچوین المینز کی جرمنی مین چھٹے فرانس کی فراسیسی
مین ساتوین برگنڈی مین آٹھوین گاتھہ کی اسپین مین نوین ٹٹنس مین دسوین تبنیس مین اس سلطنت
کی تقسیم کو ہر تاریخ والا اسطرح پر لکھتا ہے پھر پادری نئی سینگ کا یہ مطلب لکھتا ہے کہ اس سینگ سے
مراد ہے لارڈ وپشپ یعنی بہت بڑا پادری روم کا اور اوسنی تین پر قبضہ کرلیا سلطنت رَیونیہ اور لمبارد
اور روم پر اور اس سینگ مین آنکھین تھین اس سے مراد ہے حکمت عملی اور عقلمندی اور حفاظت اپنی
کامون کی اس سینگ مین مونہہ تھا جس سے مراد ہے غرور کا دعوی کرنا اور اپنی تئین مالک زمین
کا کہنا اور اپنی بات مین غلطی نہ سمجھنا اور گناہونکا معاف کرنا اور بہشت مین دخل بخشنا پھر لکھتا ہے کہ روم
کی عدالت اور پادری بہت زمانہ تک بیرحمی سے ان دسون سینگون کی سلطنت پر حکم کرتا رہا اور
بڑے بڑے بادشاہون کو روندتا رہا اس سینگ نے پاک لوگون سے لڑائی کی اوس نے پاک
لوگونکا خون اوس سے زیادہ بہایا جتنا بت پرستون نے شروع دنیا سے بہایا تھا اس سینگ کو ہم
روم کی سلطنت مین پاتے ہین اور کہین نہین پاتی ہین انٹیوکس نے چند سال بدعت کی اور روم
کی پادریون نے سیکڑون برس بدعت کی کسی بادشاہ نے دین کے قاعدے نہین بدلے لیکن
اونھون نے خدا کی دین کے قاعدے بدل دئے یعنی شادیون کو منع کیا اور زنا کو روا رکھا اور
لوگون کو حکم دیا کہ گوشت سے اور سب کام سے پرہیز کرین اسطرح کی معاملے اوس کے ہاتھہ مین
رہینگے یہانتک کہ ایک وقت اور کئی وقت اور آدھا وقت گذر جاوے یعنی ایک ہزار دو سو ساٹھ دن
جو یوحنا کی مشاہدات کی موافق ایک ہزار دو سو ساٹھ برس ہوتی ہین اوس مدت کے بعد اوسکی
سلطنت جاتی رہیگی ای محمدی بھائیو یہ ایک ہزار دو سو ساٹھ برس کی مدت دین محمدی کی ترقی کی
مدت ہی اسکا بیان اوپر ہوچکا اب یہ مدت گذر چکی فرقہ پروٹسٹنٹ کے حاکم اور پادری رومن کاتلک
والون کی طرح دین اسلام پر ظلم کر رہے ہین اور ایمان کو مٹا رہے ہین اور مسلمان اصل جڑ دین سے
چھوڑ کر نئی نئی بیکار جھگڑے دن بدن بڑہاتی جاتی ہین اب ہم محمدیون کو امام مہدی علیہ السلام کا
انتظار ہے جب زمین ظلم اور زبردستی سے بھر جاویگی تب آپ آوینگی وہ روم اور فرنگ کی نصاریٰ کا

نام و نشان مٹا وینگے اور ساری زمین کی حکومت اللہ کے پاک بندونکو دیجائیگی پادری طامس سکاٹ نے اس جگہہ پر عجب تقریر کی ہے قدیم الایام سے اللہ تعالی کو مراد لیا ہے اور یہ سمجھا ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے خواب مین اللہ تعالی کو اپنی تخت پر بیٹھے دیکھا اور قیامت شروع ہوگئی اور اعمال نامے کہولی گئی یہ لکھکر پھر لکھتا ہے کہ یہ معنی ٹھیک نہین ہین بلکہ یہ معاملہ قیامت سے پہلی ہوگا اور اسکے بعد جو فرمایا ہے کہ باقی جانورون کی سلطنت بہی اونسے لیلی گیی پر اونکی زندگی قائم رہے اسکا مطلب پادری یون بیان کرتا ہے کہ چارون جانور اتبک زندہ ہین اور اول تین کی یعنی بابل والون کی اور ایران والون کی اور یونان والون کی سلطنتین لے لیگئین کلدیون اور آسوریون کی قوم پہلی جانور کی قوم ہے اور میدیا اور فارس کی قوم دوسرے جانور کی قوم ہے اور مقدونیہ یونان تھریس ایشیائی کوچک سریا مصر تیسرے جانور کی قوم ہے اور قومین یورپ کی جو اسطرف یونان کے ہین چوتھے جانور کی قوم ہے پھر پادری لکھتا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آوین گی تب چوتھے جانور کی سلطنت کا بقایا برباد ہوگا بقایا کے لفظ کا صاف مطلب یہ ہے کہ چوتھے جانور کی سلطنت چھین لی گئی ہے مگر کچھ تھوڑی سی باقی ہے اوسکو حضرت عیسی علیہ السلام برباد کرین گی آسی ایمان والو پادری اس بات کا انکار نکر سکا اوس نے صاف اقرار کیا کہ یہ چارون سلطنتین برباد ہو چکین جس زمانہ کی حضرت دانیال علیہ السلام نے خبر دی تھی وہ زمانہ گذر چکا مگر پادری نے جان بوجھہ کر اون لوگون کا ذکر نکیا جنہون نے یہ سلطنتین لی لین اور پادری خوب جانتا ہے کہ ایران والون پر اور بابل والون پر محمدیون نے جہاد کیا تب اونکی سلطنت برباد ہوی اور روم کی چھوٹی عیسائیون پر بہی محمدیون نے جہاد کر کے ملک شام اور قسطنطنیہ وغیرہ اون سے چھین لیا مگر قدیم روم اور فرانس اور جرمن وغیرہ کچھہ ملک اونکی پاس رہ گیا یہ پادری پردی مین اقرار کرتا ہے کہ محمدی لوگ اللہ کی پاک بندی ہین اور سچی دین پر ہین کیونکہ حضرت دانیال علیہ السلام سے اون بزرگ نے صاف فرمایا کہ اللہ تعالی کی پاک لوگ سلطنت لی لینگے معلوم ہوا کہ جن لوگون نے ان بادشاہون سے سلطنت چھین لی وہ اللہ کے پاک بندے تھے یا اللہ پادریون کو ایمان دے کہ دل سے اور زبان سے دین محمدی مین داخل ہوجاوین امین آٹھوان باب بیل شصر بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے سال مین مجھ ہان مجھہ دانیال کو ایک رویا نظر آیا بعد اوسکے جو شروع مین مجھی نظر آیا تھا اور مینی عالم رویت مین دیکھا ایسا معلوم ہوا کہ مین سوسن کی محل مین تھا جو صوبہ عیلام مین ہے

پھر مین نے رویت کے عالم مین دیکھا کہ مین اولائی کی ندی کے کنارے پر ہون تب مین نے اپنی آنکھین اوٹھا کر
نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ندی کے آگے ایک مینڈھا کھڑا ہے جسکے دو سینگ تھے اور وے دو سینگ
اونچے تھے لیکن ایک دوسرے سے بڑا تھا اور بڑا دوسرے کے پیچھے اوٹھا مین نے اوس مینڈھے کو
دیکھا کہ پچھم اُتر دکھن طرف سینگ مارتا تھا یہانتک کہ کوئی جانور اوسکے سامنے کھڑا نہ ہو سکا نہ کوئی
اوسکے ہاتھ سے چھڑا سکا پر وہ جو چاہتا تھا سو کرتا تھا یہانتک کہ وہ بہت بڑا ہو گیا اور مین اس
سوچ مین تھا کہ دیکھو ایک بکرا پچھم کی طرف سے آکے تمام روے زمین پر ایسا پھرا کہ زمین کو بھی نہ چھوا
اور اوس بکرے کی دونون آنکھون کے بیچون بیچ ایک عجیب طرح کا سینگ تھا اور وہ اوس دو سینگ
والے مینڈھے کے پاس جسے مین نے ندی کے سامنے کھڑا دیکھا آیا اور اپنے زور کے قہر سے اوس پر دوڑ
گیا اور مین نے اوسے دیکھا کہ وہ مینڈھے کے قریب پہونچا اور اوسکا غضب اوس پر بھڑکا اور مینڈھے کو
مارا اور اوسکے دونون سینگ توڑ ڈالے اور مینڈھے کو قوت نہ تھی کہ اوسکا سامنا کرے سو اوسنے اوسے
زمین پر پٹک دیا اور اوسے لتاڑا اور کوئی نتھا کہ مینڈھے کو اوسکے ہاتھ سے چھڑا سکے اور وہ بکرا نہایت
بزرگ ہوا اور جب وہ پر زور ہوا تب اوسکا بڑا سینگ ٹوٹ گیا اور اوسکی جگہ نامور چار سینگ
آسمان کی چارون ہواؤن کی طرف نکلے اور اونمین سے ایک سے ایک چھوٹا سینگ نکلا جو دکھن اور پورب
اور دل پسند سرزمین کیطرف بہی نہایت بڑھ گیا اور وہ بڑھکر آسمان کے لشکر تک پہونچا اور اوس لشکر مین
سے اور ستارون مین سے بعضونکو زمین پر گرا دیا اور اونہین لتاڑا بلکہ اوسنے لشکر کے سردار تک اپنی کو
بلند کیا اور اوس سے دائمی قربانی اوٹھائی گئی اور مقدس کا مکان گرایا گیا سو وہ لشکر دائمی قربانی
کے باب مین خطا کرنے کے سبب اوسی حوالہ کیا گیا اور اوسنے سچائی کو زمین پر ڈالا وہ یہ کرتا اور
کامیاب ہوتا رہا اور مینے ایک قدسی کو بولتے سنا اور دوسرے قدسی نے اوس قدسی سے جو کلام کرتا
تھا پوچھا کہ وہ رویت دائمی قربانی کی بابت اور اوس اوجاڑنے والے کی شرارت کی بابت کہ مقدس
اور لشکر دونون دی گئی کہ روندی جاوین کب تک رہی گی اوسنے مجھے کہا کہ دو ہزار تین سو شام
صبح تک ہے پھر مقدس پاک کیا جاویگا اور ایسا ہوا کہ جب مین دانیال نے یہ رویت دیکھی
تھی اور اوسکے تعبیر کے تلاش کرتا تھا تو دیکھ میرے سامنے کوئی کھڑا تھا جسکی
صورت آدمی کی سی تھی اور مینے ایک آدمی کی آواز سنی کہ اولائی کے درمیان پکار کے کہا

اے جبرئیل اس شخص کو اس رویت کے معنے سمجھا چنانچہ وہ اودہر جہان مین کہڑا تہا نزدیک آیا اور
جب پہونچا مین ڈر گیا اور اوندہے مونہہ گرا پر اوسنے مجہے کہا اے آدمزاد سمجھ کیونکہ یہ رویت آخری
زمانہ مین انجام ہوگی اور جب وہ مجہہ سے کہہ رہا تہا مین اوندہے منہہ بہاری نیند مین زمین پر پڑا تہا تب
اوس نے مجہے چہوا اور سیدہا کہڑا کیا اور کہا کہ دیکہہ مین تجہے سمجہاؤنگا کہ قہر کے آخر مین کیا ہوگا کیونکہ
مقرری وقت پر تمامی ہوگی وہ مینڈہا جسے تو نے دیکہا کہ اوسکی دو سینگ ہین سو مادہ اور فارس کے بادشاہ
ہین اور وہ بال والا بکرا یونان کا بادشاہ ہے اور وہ بڑا سینگ جو اوسکی آنکہونکے درمیان ہے سو
اوسکا پہلا بادشاہ ہے اور چونکہ اوسکے ٹوٹ جانے کے بعد اوسکی جگہہ مین چار اور نکلے سو یہ چار سلاطین
ہین جو اوس قوم کے درمیان قائم ہونگے لیکن اونکا زور اوسکا سا نہوگا اور اونکی سلطنت کی زمانہ
آخر مین جسوقت خطاکار لوگ حد تک پہونچین گی تو ایک بادشاہ ترش رو اور حیلہ سازی مین ماہر اوٹہی
گا اور اوسکا بڑا زور ہوگا پر اپنی ہی زور سے نہین اور وہ عجب طرح سے ہلاک کریگا اور رحمت آور ہوگا
اور کام بجا لاویگا اور زورآورونکو اور پاک لوگون کو ہلاک کریگا اور اوسکی چترائی سے اوسکی فریب
اوسکی ہاتھہ سے بن پڑیگی اور دل مین بڑا گھمنڈ کریگا اور صلح کی وقت مین بہوتیرونکو ہلاک کریگا وہ
بادشاہون کی بادشاہ سے بہی سامنا کرنیکو اوٹہہ کہڑا ہوگا پر بغیر وسیلے ہاتھہ کی شکست کہاویگا اور یہ
شام و صبح کی رویا جو کہی گئی سو سچ ہے پر تو رویت کو بند کر رکھہ کیونکہ اسکو ابہی بہت دنون کا عرصہ ہے
اور مجہہ دانیال کو غش آیا اور مین چند روز تک بیمار پڑا رہا بعد اوسکے مین اوٹہا اور بادشاہ کا کار
بار کرنے لگا اور رویت سے گہبرا رہا پر اوسی کو مئی نہ سمجہا کہ اے محمدی بہائیو یونانیون کا پہلا بادشاہ حضرت
سکندر ذوالقرنین ہین اور اونکے بعد چار بادشاہ اوسی قوم مین سے ہوئی پادری شیرنگ نے آفتاب
صداقت مین لکہا ہے کہ بعد حضرت سکندر کے اونکی فوج کے سردارون مین ملک کی تقسیم کے بابت بائیس
برس تک لڑائی رہی بعد اوسکی ملک چار حصہ ہوکر چار آدمیون کے تحت مین آگیا اور یونانیون کی
پچہلی زمانہ مین انٹیوکس بادشاہ بہت بڑا ظالم تہا اکثر تفسیر والی یہودی اور نصرانی ایسے لکہتی ہین کہ
یہ خبر انٹیوکس کی ہے اور بعضی کہتی ہین کہ روم کے بادشاہون کی خبر ہے مگر ٹہیک بات یہی ہے کہ یہ خبر
انٹیوکس کی ہے کیونکہ پہلی فرمایا کہ اون مین سے یعنی اونہین چار سینگون مین سے ایک سینگ سے
ایک چہوٹا سینگ نکلا پہر یونانیون کی ذکر مین فرمایا کہ اونکی سلطنت کے آخر زمانہ مین وہ بادشاہ ہوگا

اور یہ انٹیوکس یونانیون کا پچہلا بادشاہ ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ اکثرون نے انٹیوکس کو
مراد لیا ہے اون چارون سلطنتون مین سے جنمین حضرت سکندر کی سلطنت تقسیم ہوئی تہی یہ چہوٹا سینگ
نکلا جو سریا یعنی ملک شام کے بادشاہون کی نسل مین تہا اور یونانیون کی سلطنت کی اخیر زمانہ مین
یہ امر ظاہر ہوا اور گنہگار اپنے پوری ہونی پر آچکے تہی تبہی یہودیون نے اپنے تئین عدالت کی لئے پختہ کر لیا
تہا تب یہ بادشاہ خوفناک چہرہ کا ظاہر ہوا انٹیوکس نہایت ظالم تہا اور تاریک فقرون کا سمجہنی والا تہا
فائدہ یعنی مبین حیدُوث کا لفظ جو عبرانی مین ہے اوسکا ترجمہ اس پادری نے یون کیا کہ سمجہنے
والا تاریک فقرون کا اور بعضون نے یون ترجمہ کیا ہے کہ ماہر حیلہ سازی کا اور ملا سید علی طہرانی نے آغاست
الشہود مین یون ترجمہ کیا ہے کہ جاننے والا معما کا خلاصہ سبکا یہ ہوا کہ وہ فریب اور مکاری کی باتون کے
بنانی مین بڑا چالاک تہا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ اوسکی طاقت اپنی قوت سے نہ تہی بلکہ اوسکے
دوستون کی مدد سے تہی کیونکہ رومیون نے اوسکے باپ بڑے انٹیوکس پر فتح پائی اور اوسکی سلطنت کو
نہایت ضعیف کر دیا اور سلیوکس اوسکے بہائی نے رومیون کی ادا کرنیکی لئے تمام خزانہ لیلیا انٹیوکس جو
بطور اول کی روم مین تہا جب اوسنے اپنے بہائی کی مرنے کا حال سنا تو وہ نہایت تباہ حالت سے وطن کو
پہرا اور اوسکی حالت نہایت تباہ تہے مگر یومنیز بادشاہ پرگمیس نے اوسپر مہربانی کی اور رفتہ رفتہ وہ طاقتور
اور خوفناک ہوگیا اوسنے حملہ کیا مصر پر دکہن کیطرف اور ایران اور ارمینا وغیرہ پر پورب کیطرف اور یہودیون
کی ملک پہر اور یہ جو فرمایا کہ بعضی ستارون کو زمین پر گرا دیا اسکا یہ مطلب کہ اوسنے اچہی اچہی خدا پرستون پر
ظلم کیا بلکہ اللہ تعالی جو بادشاہون کا بادشاہ ہے اوس سے بہی سامنا کیا اور مسجد بیت المقدس مین
جوپیٹر اولمپس کی مورت کو قائم کیا ہر چیز کو سورون کی گوشت سے ناپاک کیا اور یہودیون پر جبر کیا کہ اللہ
کی حق مین بی ادبی کی بات بولین تمام نیک کامون کو موقوف کر دیا کیونکہ یہودیون کے گناہون کی سزا
دہی کی لئے اللہ نے اوسکو اون پر غالب ہونیکی طاقت دی اوسنے شرارت کی اور اقبال مند ہوا اور اپنے
تاریک کامون کو نہایت مکاری کے بندوبست سے تمام کیا اور وعدہ وعدہ اقرار نامی کرکے بہت لوگون
کو غارت کیا آخر جب غصہ مین بہرا ہوا یہودیون سے بدلا لینی کو آیا تب ایک نہایت بری بیماری مین
گرفتار ہوگیا اور اللہ کی عدالت کے سبب بڑی مصیبت سے مرگیا جس مین کسی انسان کی قوت کا
وسیلہ نہین تہا پادری اگستس نے تاریخ دینی اور دنیوی مین لکہا ہے کہ اکثر جگہونکی شہر تباہ کر ڈالی گئی اور

صیہون پہاڑ پر قلعہ بنایا گیا اور اللہ کے لئی جس جگہہ قربانی ہوتی تھے وہان جیوپٹر کی قربانی کا مقام بنایا گیا
اور یہ ناجائز ٹہیرایا گیا کہ کوی ہفتہ کی دن یا ختنہ کی رسم یا قدیم عیدون کو مانئی جاوے یا کوئی اپنے
تئین یہودی کہی پاک کتابون کی جتنی نقلین پامی گیئن وہ جلای گیئن یا خراب کی گیئن سید منصور علی
صاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس مین لکھتی ہین کہ پادری ہیتہرنے مفتاح الکتاب کے ایک سو تیسوین
او ہتیسوین صفحہ مین لکھا ہے کہ انٹیوکس نے حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو ستر برس پیشتر یروشالم
پر چڑہای کرکے چالیس ہزار آدمیون کو جان سے مارا اور اُتنی ہی لوگون کو غلامی مین بیچا اور ہیکل
کا یعنی بیت المقدس کا قیمتی اسباب چار کرور اونسٹھ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کی مالیت کا لوٹ لیا اور
قدس الاقداس مین داخل ہوکر قربان گاہ پر سوٗر چڑہایا اور فلب بیرحم کو یہودیہ کا حاکم اور منلاؤس
بی وین کو سردار امام مقرر کیا آفتاب صداقت مین لکھا ہے کہ متاتیاس نامی ایک کاہن یعنے امام نے
سب لوگون کو ابہارا کہ جنگل مین جاکر لڑای کا سامان کرین ایک فوج جمع کرکے یہوداسکے اکثر شہرون
مین بتون کی قربانی کے مکانون کو گرادیا لڑکون کا ختنہ کروایا بادشاہی حاکمون کو قتل کیا اور کئی لڑائیون
مین بادشاہی فوج کو شکست دی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو چہیاسٹہ برس اگی متاتیاس مرگئی
اونہون نے مرنے سے پہلی اپنے صاحبزادی یہودا کو یہودیون کا سردار ٹہرایا یہودا کی بہادری کے سبب
اونکا نام مکیوس یعنے مار ڈال رکہا گیا بعد اسکے بادشاہ نے پچاس ہزار آدمی کی فوج اونکی دبانے کیواسطے
بہیجدی یہودا نے اوپر شب خون مارکر شکست دی پہر دوسری فوج پر اسیطرح فتح پای پہر یروشالم
مین پلٹ کر شہر اور مسجد کی مرمت کی اور مسجد کے ویران ہونے سے ساڑہی تین برس بعد روزمرہ اللہ
کی بندگی نئے سرے سے مقرر کی پہر بادشاہ نے ایک فوج بہیجی وہ بہی نامراد ہوی سید منصور علی صاحب
لکھتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو سرسٹھ برس پہلے اللہ کی عبادت یروشالم کے سوا اوس
ملک مین پہر جاری ہوی اسکے دوسرے سال متاتیاس مرگئی پہر یہودا مکابیوس نے انٹیوکس کی کئے
بہاری لشکرون کو شکست دیکر شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو پاک کرکے اللہ کی عبادت پہر جاری
کی اور حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو بیسٹہ برس پہلے شہر کو جو کھنڈر ہوگیا تہا مرمت کرایا انٹیوکس
نے کہلا بہیجا کہ مین ساری قوم یہود کو نیست ونابود کردونگا جب یہ باتین اوسکے منہہ سے نکلی تہین تو یقینًا
اللہ کا قہر اوسپر نازل ہوا وہ ایک بڑی بیماری مین پہنسا یعنے اوسکی انتڑیون مین ناسور پڑگئی

جس مین کیڑی پیدا ہوئی اور عیسی علیہ السلام سے ایک سو چوسٹھ برس پہلی وہ مرگیا اور عیسی علیہ السلام
سے ایک سو اکسٹھ برس پہلی یہودا مکابیوس لڑائی مین شہید ہوئی یہ جو فرمایا کہ شام صبح دو ہزار تین سو
تک اسکی مطلب کے سمجھنی مین یہودی اور نصرانی تفسیر والی حیران ہین یوسیفس یہودی نے یہ مطلب
سمجھا ہے کہ شام صبح سے دن مراد ہے یعنے برس مراد نہین جیسا اس کتاب کے اخر مین دن سے مراد
برس ہے لیکن یہان مشکل بات یہ ہے کہ وہ مصیبت فقط ساڑہی تین برس رہے جیسا کہ یوسیفس نے اپنی
تاریخ کی پانچوین کتاب کی نوین باب مین لکہا ہے اور یہ مدت چھہ برس اور تین مہینی اور نو دن کی ہوتی ہے
اسلیئے اسحاق نیوٹن لکھتا ہے کہ یہ خبر انٹیوکس بادشاہ کی نہین ہوسکتی طامس نیوٹن نے ایندہ خبرون کی
ایک تفسیر لکہی ہے اور وہ تفسیر لندن مین چھپی ہے اوس مین لکہا ہی کہ بعد تامل کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خبر
انٹیوکس بادشاہ کی نہین ہے بلکہ روم کے بادشاہون کی اور پوپ لوگون کی ہے اب ہم کہتی ہین کہ بیشک
یہ خبر انٹیوکس بادشاہ کی ہے اور یوسیفس نے جو لکہا ہے کہ شام صبح سے مراد دن ہے یہے مطلب ٹہیک ہی
اسیواسطے شام صبح کا لفظ فرمایا اور دن کا لفظ نہ فرمایا کیونکہ دنون کا لفظ اس کتاب کے اخر مین برسون
کی معنے مین بولا گیا ہے مگر یہان شام صبح کا لفظ ہے یہان برسون کے معنے نہین ہوسکتی اور یہ مدت چھہ برس
اور تین مہینی اور نو دن کی ہوتی ہے سو ساڑہی تین برس بعد اگرچہ یہودا امام نے مسجد کو نئے سرے سے
پاک کیا اور خدا پرستی کو جاری کیا مگر ظلم اسکے بعد بہی ہوتا رہا پادری اگستس لکھتا ہے کہ انٹیوکس مرگیا اور
اوسکا وزیر لسییس جیسنے چھوٹی انٹیوکس کو تخت پر بٹھایا تہا لشکر لیکر لڑنے کو آیا اور شہر یروشالم کو گہیر لیا
پہر لسییس نے یہودیون سے صلح کرکے شہر مین دخل پایا پہر اوسنے دغا کی اور شہر پناہ گرائی اور قلعہ کو برباد
کرکے وہ انطاکیہ کو چلا گیا اور اوسکی صلاح کے موافق بادشاہ نے یعنے انٹیوکس یوپاتور نے منیلاوس
کو مار ڈالا اور سردار امام کا عہدہ الکمس کو دیا یہ شخص منیلاوس کے برابر شریر اور دغاباز تہا اوسنے
یونانی بت پرستی کی اجازت دی اور مسجد کو ناپاک کیا یہودیون نے اوسکو ناخوش کیا اور دیمتریوس
سلوکس کا بیٹا انٹیوکس کا بھتیجا تہا سوریانی لوگ اوسکی تابع ہوگئی اوسنے یوپاتور اور لسییس کو قتل
کیا الکمس نے کئی فسادی شخصون کو جمع کیا اور دیمتریوس کی پاس جا کر کہا کہ یہودا اور اوسکے رفیق
بڑے فسادی ہین دیمتریوس نے بچدیس کو اوسکے ساتہ بہیجا اکثر یہودیون نے بچدیس سے صلح کرلی
پہر الکمس نے فورًا اکثر لوگون کو قتل کیا اور باقی لوگ غارون مین بہاگ کر بہوکون مرگئی پہر یہودا اسنے

لڑائی پر کمر باندہی اودہر سے بڑی فوج آئی بڑی لڑائی ہوئی فوج کا سردار مار اگیا دیمتریوس نے عرصہ مین آکر بچدیس اور الکس کو بہیجا بائیس ہزار جنگی مرد آئی یروشالم کے سامنی شہری یہودا نے تین ہزار آدمیون سے سامنا کیا یہودا ماری گئی اور اونکی فوج بہاگی بچدیس اور اوسکی فوج نے تمام ملک کو ویران کرکے یہودا کے جتنی رفیقون کو پایا تلوار سے قتل کیا اتنے مین الکس کہانت کے یعنے امامت کے عہدہ پر قائم ہوا اور عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو اونسٹھ برس پہلی اوسنے حکم کیا کہ مسجد کی جو دیوار غیر قومون کی صحن اور یہودیون کے صحن مین ہے وہ گرائی جاوی تا کہ غیر قومون کی لئی آمد و رفت کی راہ ہو پہر اوسکی رگون مین تناؤ ہوا اور اوسکی جان بڑے درد سے نکلی اب ہم کہتے ہین کہ ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ انٹیوکس کے مرنے کے بعد بہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو اونسٹھ برس پہلی تک یہ مصیبت اوس پاک مسجد پر تین برس کے قریب رہے وہ ساڑہی تین برس اول کے اور یہ تین برس تین مہینی کم کرکے ملاؤ تو چہہ برس اور تین مہینی ہوتے ہین واللہ اعلم نوان باب اخسو برس کے بیٹی دارا کے پہلی سال مین جو مادیون کے نسل سے تہا اور کسدیون کے ملک پر بادشاہ مقرر ہوا تہا اوسکی بادشاہی کے پہلی سال مین مین دانیال نے کتابون مین اون برسون کا حساب سمجہا جنکی بابت اللہ کا کلام یرمیاہ نبی کو پہونچا کہ وہ یروشالم کی ویرانی کے ستر برس پوری کریگا اور مینی اللہ کیطرف اپنا منہ کیا منت اور مناجات کرکے اور روزہ رکہہ کی اور ٹاٹ پہن کے اور راکہہ ملکی اوسکی تلاش کی اور مینی خداوند اپنی خدا سے دعا مانگی اور مینی اقرار کیا اور کہا کہ ای خداوند جو عظمت والا اور ہیبت والا خدا ہے اور اوس عہد کو جو اپنی عاشقون کی اور اونکی ساتہہ جو تیری فرمان برداری کرتے ہین یاد رکہتا ہے اور اونپر رحم کرتا ہے ہمنی خطا کی ہمنی بدکاری کی اسیطرح بڑے دور تک اپنی گناہون کا اقرار ہے ساتوین آیت مین ہے کہ ای خداوند صداقت تیری ہے مگر زردروئی ہمارے لئی جیسا آج کی دن ہے ہان یہودا کے لوگون کے اور یروشالم کے باشندون کے اور ساری اسرائیلیون کے لئی جو نزدیک ہین اور جو دور ہین ای خداوند زردروی ہمارے لئی ہے ہمارے بادشاہون ہمارے امیرون اور ہمارے باپ دادون کے لئی کہ ہم تیری گنہگار ہوی ان باتون کا مطلب یہ ہے کہ ہماری قوم نے گناہ اور بدکاریان کین اونہین کے لئی زردروی ہے کیونکہ تیرہوین آیت مین ہے کہ ہمنی اپنے خدا سے دعا نہ مانگی تا کہ ہم اپنی بدکاریون سے باز آئین یہ حال صاف اوس قوم کا ہے او حضرت دانیال

علیہ السلام تو ہمیشہ اسد سے دعا کیا کرتے تھے ہماری کے لفظ کا یہی مطلب ہے کہ ہماری قوم نے بڑے بڑے گناہ کئی اسطرح پر اپنی قوم کے گناہون کا اقرار کرکے حضرت دانیال علیہ السلام سولوین آیت مین فرماتے ہین اے خداوند مین تیری منت کرتا ہون کہ تو اپنی ساری راست بازی کے موافق اپنے قہر اور اپنے معضہ سے جو شہر یروشالم پاک پہاڑ پر ہے دست بردار ہو کیونکہ ہمارے گناہون کے اور ہمارے باپ دادون کی شرارت کے سبب سے یروشالم اور تیرے لوگ اون ساری قومون کے سامنے جو آس پاس ہین ملامت کے اوٹھانی والی ہوی اب اے ہمارے خدا اپنے بندے کی دعا اور عرض سن لی اور اپنے چہرے کی روشنی کو خداوند کے خاطر اپنی مقدس پر جو ویران ہے چمکا اسیطرح اور بہت کلی دعا کی اور عاجزی کے کہ کر حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین یہ کہتا ہی تہا اور دعا مانگتا اور اپنے اور اپنی قوم کے گناہون کا اقرار کرتا تہا اور خداوند اپنے خدا کے سامنی اپنے خدا کے پاک پہاڑ کے لئی دعا کرتا تہا ہان دعا مانگتے ہی ہنوز میرے منھ سے باتین ہو رہین کہ وہ شخص جبرئیل جسے مینی شروع مین رویت مین دیکہا تہا حکم کے مطابق تیز اوڑتا ہوا آیا اور مجھے چھوا یہ شام کی قربانی گذراننے کے وقت کے قریب تہا اور اوسنے مجھی خبر دی اور مجھسے باتین کین اور کہا اے دانیال مین اسلئے نکل آیا ہون کہ تجھے دانش اور سمجہ بخشون جون ہی تو نے دعا مانگنی شروع کی وون ہی یہ حکم نکلا اور مین آیا کہ تجھے دکہلاؤن کیونکہ تو بہت عزیز ہے سو اس بات کو بوجہ اور اس رویت کو سمجہ اسکے بعد عبرانی لکھے یہ ہین شابوعیم شبعیم نحتخ عل عمخا وعل عیر قادشخا لخلا هپشع ولحاتم حطاوث ولخپر عاون ولهابی صدق عولامیم ولحتوم حازوت ونابی ولمشوح قدش قادا شیم ملا احمد ایرانی رح سیف الامت مین لکھتے ہین کہ یہودی ملاؤنکا اس پر اتفاق اور ایکا ہے کہ شابوع کو معنے یہان سات برس کے ہین جہان کہین شابوع بولتے ہین سات برس سے مطلب ہوتا ہے جیسی عربی مین چھوٹی سین سے طبیب لوگ سابوع بولتے ہین اور سات برس مطلب لیتے ہین لڑکے کی عمر مین کہتے ہین کہ پہلے سابوع مین یون ہوگا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پہلے سات برسون مین یون ہوگا اب یہان ستر سابوع کا مطلب یہ ہوا کہ سات برس کو ستر دفعہ گنو تو چارسو نوے برس ہوتے ہین ملا احمد لکھتے ہین کہ عولام کا لفظ توراۃ شریف مین اور تمام کتابون مین بڑی مدت کے معنی مین آتا ہے اور بار ہیم جو توراۃ کے تفسیر کرنے والون مین ہے ہمیشہ کے معنے لکھتا ہے

اور بعضی عالم کی معنے لکھتے ہین اور عولامیم اوسکی جمع ہے کہ عالمین کے معنی مین ہے اوحتوم کے معنے ختم ہوتا اور مہر ہونا اور حازون کے معنی وحی اور نابی کے معنے نبی اور لمشوح کے معنے بزرگ ہونا جیساکہ مسیحون کا لفظ کتنی جگہہ پر بزرگون کے معنی مین آیا ہے اور قدش قاداشیم کے معنے مقدس مقدسون کا اور خاص خاصون کا تمام ہوا بیان ملا احمد کا ترجمہ اس آیت کا یون ہے کہ ستر ہفتی مقرر کئی گئی ہین تیرے قومکے اوپر اور تیرے پاک شہر کے اوپر شرارت کے ختم کرنیکے واسطے اور خطاکاریون کے آخر ہوجانے کیواسطے اور بدکاری کے کفارے کیواسطے اور ہمیشہ کی سچائی کے لانیکے واسطے اور ایک یہ معنے کہ تمام جہان کی سچائی لانے کیواسطے اور روحی اور نبی کے ختم ہوجانے کیواسطے اور پاکون کے پاک پر ہاتھہ پہیرنے کیواسطے اسی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آٹھوین باب مین بت پرست بادشاہ کی شرارت کا ذکر تہاکہ وہ بیت المقدس کو اوجاڑیگا یہان بہی اوسی شرارت اور اوسی گناہ کیطرف اشارہ ہے جو بت پرستون کے ہاتھہ سے ہوا اور عبرانی مین حرف ھی کا الف لام کی جگہہ آتا ہے اور الف لام کے معنے عربی مین وہ کی نکلتے ہین تو ھَپِّیشَع کے معنے یہ ہوئے کہ وہ شرارت جسکا اوپر ذکر ہوچکا جیساکہ آٹھوین باب کی تیرہوین آیت مین ہی ھَپِّیشَع شومیم یعنی وہ شرارت اُجاڑنے والے کی کب تک رہیگی اور اس باب کی ستائیسوین آیت مین آتا ہی ھَشَّابوُع یعنے وہی ہفتہ اب مطلب یہ ٹھرا کہ وہی بت پرستونکی شرارت کہ وہ اللہ کے پاک شہر کو ویران کرتے ہین اور اسرائیلیون کو قتل کرتے ہین اس فساد کی مدت تمام ہونے کے لئی ستر ہفتہ یعنے چارسو نوی برس مقرر کئی گئی ہین مطلب یہ ہوا کہ اوس چہہ برس کی ویرانی کے بعد پہر ایک بار تمہاری قوم پر اور تمہارے پاک شہر پر مصیبت کا وقت اویگا وہ مصیبت ستر ہفتہ تک رہیگی اس مدت کے بعد بت پرستون کی شرارت کا زمانہ تمام ہوجائیگا اور جو اونکی خطا کاریان ہین یعنے خداپرستون پر ظلم کرنا اور اونکو قتل کرنا یہ سب فساد اس مدت کے بعد موقوف ہوجاوینگے اونکے اس ظلم پر صبر کرنیکی باعث سے خداپرستون کے گناہون کا کفارہ ہوجائیگا ان ستر ہفتونکے بعد وہ سچی شریعت والی نبی آوین گی جنکی شریعت ہمیشہ رہیگی اور ایک یہ معنے کہ تمام جہان مین وہ سچی شریعت پہیلیگی اور اوپر وحی اور نبی ختم ہوجاوینگی یعنے اوپر وحی اوترنے کے بعد کسی دوسرے پر وحی نہین اوتریگی اور دوسرا کوئی نبی نہین ہوگا اور وہ پیغمبر سب پاکون سے زیادہ پاک ہین اوپر رحمت کا ہاتھہ پہیرا جاوی گا یعنی اللہ اوپر رحمت کا ہاتھہ پہیریگا اور اپنا کلام اوپر اوتاریگا ان خبرون کا

یون ظہور ہوا کہ جب یہودیون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر کمر باندہی اور آپکا خون اپنی گردن
پر لیا آپکے چالیس برس بعد طیطوس رومی مردود نے شہر یروشالم کو مسجد سمیت ڈہا دیا اور یہودیون
کو قتل کیا اور باقی یہودی شہر سے نکال دی گئی اور ساری دنیا کے شہرون مین تتر بتر ہوگئی اوسکے بعد
اگرچہ شہر کو آدریان بادشاہ بت پرست نے بنایا مگر وہ بنانا اور ویران کرنا دونون برابر تہا آدریان نے
مسجد کو اوسیطرح ویران رکہا اور شہر مین بت پرستی پہیلائی پہر جہوٹی عیسائیون نے اوس پاک مسجد
کی بڑے چٹان پر تین سو برس تک گوبر اور لید کا اور حیض کے لتّون کا ڈہیر لگا رکہا اس ویرانی پر جب
چار سو نوی برس گذر چکے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئی آپکا پیدا ہونا اس پاک شہر کی آبادیکا
نشان تہا آپکے وقت مین حضرت دانیال علیہ السلام کی دعا کا ظہور ہوا اللہ کا غصہ اور غضب جو اس شہر پر
تہا وہ بالکل جاتا رہا اللہ نے اپنے محبوب خاص محمد رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات
مین اس پاک شہر مین بلایا آپنے پیغمبرون کے ساتھ مسجد بیت المقدس مین نماز پڑہی آپکے بعد آپ کے
خادمون نے مسجد کو شہر سمیت ایمان کے نور سے روشن کیا اللہ نے ہمیشہ کے لئی اپنے چہرہ کا نور
اس شہر پر چمکایا جو اللہ والون کو دل کی آنکہون سے نظر آتا ہے اَی محمدی بہائیو اس جگہہ پادریون
سے بڑے لڑائی کا مقام ہے وہ لوگ کہتے ہین کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی دعا کا اتنا ہی مطلب تہا
کہ اب جو شہر یروشالم ویران ہے سو آباد ہوجاوی سو اللہ نے وعدہ کیا کہ چار سو نوی برس کے
لئی آباد ہوجاویگی آبادی کی خبر جو اسکی بعد کی آیت مین ہے وہی آبادی کی خبر یہان بہی ٹہیرتی ہے بعد اس آبادی کے
پہر ویران ہوجانے کی خبر اسکے بعد موجود ہے تو وہ ہمیشہ کی آبادی جسکی بشارت حضرت اشعیا
علیہ السلام نے بڑے دہوم سے دی ہے اوسکا وقت پادریون کے نزدیک اللہ نے حضرت دانیال
علیہ السلام کو نہین بتلایا جسکی لئے وہ بیقرار رہتے کہ اللہ کا غضب اس شہر سے جلد موقوف ہوجاوے
اور اللہ کا نور اوسپر چمکی پادری لوگ یہ مطلب بیان کرتے ہین کہ یہ چار سو نوی برس جو یروشالم کی
آبادی کے ہین اس مدت کے اندر یہودیون کی شرارتین ختم ہوگئین کہ اونہون نے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کو قتل کیا اور گناہون کا کفارہ یہ بتلاتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا قتل ہونا
قبول کیا اس سبب سے تمام جہان کے گناہون کا کفارہ ہوگیا اور اسی مدت کے اخیر مین حضرت عیسیٰ علیہ
السلام نے انجیل سنائی جس مین پادریون کے نزدیک ہمیشہ رہنی والی شریعت ہے اور وحی اور

پیغمبری حضرت عیسی علیہ السلام پر پادریون کے نزدیک ختم ہوگئی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے جھٹلانے کے لیئے پادری لوگ سب بشارتون کا مطلب بدلتی ہین اسی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو مطلب ہمنی بیان کیا اوس پر ہمارے پاس بہت دلیلین ہین ایک دلیل یہ ہی کہ عربی مین علی کا لفظ اور عبرانی مین عَلْ کا لفظ اور ہندی مین اوپر کا لفظ سختی اور مصیبت کی جگہہ بولا جاتا ہے جب مصیبت کے دن آتی ہین تو لوگ بولتے ہین کہ ہمارے اوپر یہ وقت آیا ہے اور ایسی دن ہمارے اوپر آئے ہین کہ ہم کہہ نہین سکتے اور آرام اور راحت کے دلون کو یون نہین کہتے بلکہ یون کہتے ہین کہ جب کبھی ہمارا وقت تہا تو ہمنے بڑے بڑے عیش کیئے یہی محاورہ عربی مین جا بجا آتا ہے دعا لہ یعنی دعا کی اوسکی واسطے یعنے بہتری کی دعا کی دعا علیہ دعا کی اوسکے اوپر یعنے اوس پر مصیبت پڑنیکی دعا کی اور عبرانی کا بھی یہی قاعدہ ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے ساتوین باب کی سترہوین آیت مین جہان قوم یہودا کو اسور کے بادشاہ سے ڈرایا ہے وہان یون فرمایا ہے یَابِیْ یہُووَاہ عَالِیخَا وِعَلْ عَمِّخَا وِعَلْ بیْتْ اَبِیخَا یَامِیم اِشِیرْ لُوبَا وُ لِمِیُّوم سُوسْ اِفْرَیمْ مِعَلْ یِہُودَاہ اِتْ مِلِخْ اَشُّور یعنے لاویگا اللہ تیرے اوپر اور تیرے قوم کے اوپر اور تیرے باپ کے گہر کے اوپر ایسے دن جو نہین آئی تہے جس دن سے افرائیم یہودا سے جدا ہوئی یعنے اسور کے بادشاہ کو دیکہو مصیبت کے دلون کے لیئے عل کا لفظ فرمایا اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی اکاونوین باب کی اونتیسوین آیت مین بابل کے ویران ہونیکی خبر ہے کہ اللہ کا ارادہ بابل کے اوپر قایم رہیگا وہان بہی علی بابل کا لفظ ہے اسیطرح یہان بہی یہی مطلب ہے کہ ستر ہفتی مصیبت کے تیرے قوم پر اور تیرے پاک شہر پر مقرر کیئی گئی پہر اسکی بعد جو فائدی اور نفع کے وعدے ہین اون سب کلمون کے اوپر لام آیا ہے یعنے شرارت کے ختم کرنے کے واسطے اور خطاؤن کے آخر ہو جانے کیواسطے اور گناہ کے کفارے کے واسطے اور ہمیشہ کی سچائی کے لانے کے واسطے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت ارمیا علیہ السلام خبر دیچکی تہے کہ ستر برس کے بعد یہ شہر آباد ہو جاویگا اس آبادی کے لیئے اس بیقراری سے دعا مانگنی کی زیادہ ضرورت نہ تہی تو ضرور سمجہنا چاہیئے کہ دوسری ویرانی کی خبر سنکر حضرت دانیال علیہ السلام کو نہایت بیقراری ہوئی اور ڈر گئی کہ بار بار کی ویرانی نہین معلوم کتنی مرتبہ ہوگی اور وہ ہمیشہ کی آبادی جسکا وعدہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی اللہ نے کیا ہے وہ وقت کب آویگا تب ہمیشہ کی آبادی کے لیئے اس بیقراری سے دعا مانگی کہ یا اللہ اس شہر پر

اپنا غصہ اور غضب موقوف کردی یعنے پہر ویران ہو تب حضرت جبرئیل علیہ السلام سوال کے موافق جواب لائے کہ تیرے شہر پر ستر ہفتی یعنے چار سو نوی برس اوس شرارت کے ختم کرنیکے لئے مقرر ہوی اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ یہ آبادی جواب ہوا چاہتے ہے اسکی مدت چار سو نوی برس ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک بار بت پرستون کی شرارت اور ظلم اس شہر پر پہر ہوگا اس شرارت کے باقی رہنی کی مدت چار سو نوی برس ہین اسکے بعد ظلم بت پرستونکا موقوف ہوجاویگا اور اس مصیبت اوٹہانے سے گناہون کا کفارہ ہوجائیگا یعنے ایمان والون کے گناہ دہوجاوینگی اور جن مین ایمان نہین ہے اونمین بہتون کی دل کی سختی دفع ہوجاویگی اور ایمان مل جائیگا اگلی گناہ سب دہوجائینگے کیونکہ اس مدت کے بعد وہ رسول پاک پیدا ہونگی جن کا سچا دین ساری جہان مین پہیلیگا اس مین صاف اشارہ ہے کہ اون کی باعث سے یہ پاک شہر بہی آباد ہوجائیگا جسکی ہمیشہ کی آبادی کی خبر اشعیا علیہ السلام نے دی ہے تیسری دلیل یہ ہے کہ مصیبت اوٹہانے کے بدلے گناہون کے کفاری کا وعدہ اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کی ستائیسوین باب مین ہے فرمایا ہے ساتوین اور آٹہوین آیت مین خبر دی ہے کہ اسرائیلیون کو مین سزا دونگا پہر نوین آیت مین فرمایا ہے کہ اس سے اونکی گناہ کا کفارہ ہوگا اور اونکا گناہ دور کیا جائیگا پہر وہ بت پرستی نہ کرینگے پہر یہ خبر دی ہے کہ اونکا شہر خالی جنگل ہوجائیگا پادری طامس اسکاٹ نے وہان لکہا ہے کہ اون کی بداقبالی اون کی درستی کے واسطے تہی ان سزاؤن سے اون کے گناہونکا کفارہ ہوا اور وہان یہ بہی لکہا ہے کہ یہ خبر یروشلم کی دوسری ویرانی کی ہے پہر چالیسوین باب کے سرے پر یون ہے کہ تم تسلی دو میرے لوگونکو تسلی دو تہارا خدا فرماتا ہے یروشلم کو دلاسا دو اور اوس سے پکار کر کہو کہ اوس کی لڑائی تمام ہوی اوس کے گناہ کا کفارہ ہوا اور اوس نے خداوند کے ہاتہ سے اپنی گناہون کا بدلہ دونا پایا دیکہو ای ایمان والو گناہون کے کفاری کا وعدہ یروشلم کے ویران رہنے پر صاف موجود ہے یہان بہی ستر ہفتی کے مدت ویرانی کی مدت ہے تب تو گناہون کی کفاریکا اوس پر وعدہ ہے چوتہی دلیل یہ ہے کہ یہودی ملاؤن نے بہی اس جگہہ پر شہر یروشلم کے ویران ہوجانیکی خبر سمجہی ہے وہ لوگ عبرانی کے محاورہ سے خوب واقف ہین مگر اس کے بعد جو جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی صاف خبر ہے اوسکا مطلب جان بوجہ کر بدلتی ہین ملا سید علی طہرانی رد اقامت الشہود مین لکہتی ہین کہ یہودی ملا جو اسمد سے غافل ہین اونہون نے اس آیت کے یون معنے ٹہرائی ہین کہ اس آیت مین چہ چیزونکا

وعدہ ہے تین باتون کا ظہور ہو چکا اور تین باتونکا ظہور قیامت مین ہوگا اول بیت المقدس مین سی اسرائیلیون
کا نکال دیا جانا اور بیت المقدس کا ویران ہوجانا اور اسرائیلیون کے گناہون کا معاف کردیا جانا اور
تین باتین یعنے ہمیشہ کی عدالت اور خواب اور نبی کا پورا کرنا اور پاکون کے پاک پر ہاتھ پہیرنا ان باتونکا
ظہور قیامت مین ہوگا ہاں اتنا نہین سمجہتی کہ قیامت کا دن حساب کا دن ہے وہان نبی کے آنیکی
ضرورت نہین ہے نبی کا آنا دنیا کیواسطے ہے اور بعضون نے یون معنے ٹہرائی ہین کہ بیت المقدس
آباد ہوجائیگی اور ان تینون خبرونکا ظہور ہوگا یہ مطلب کیونکر بنیگا اللہ نے تولانے کا لفظ فرمایا کہ
دونو جہان کی صداقت کو لاؤنگا یعنے وہ شخص جو دنیا اور عقبی کی خبر دیگا اور لانیکا لفظ اوس چیز
کے حق مین بولا جاتا ہے کہ موجود نہو اور پہر موجود ہوجاوی بیت المقدس تو موجود تہی لیکن ویران
تہی اگر بیت المقدس مراد ہوتی تو یون فرماتا کہ مین آباد کرونگا اتنی ایمان والو جن یہودیون نے
یہ معنی ٹہرائی کہ بیت المقدس آباد ہوجائیگی اونکی قول سے پردی مین محمدی شریعت کے برحق ہونیکا
اقرار پایا گیا کیونکہ اس ویرانی کے بعد بیت المقدس کو محمدیون نے آباد کیا پانچوین دلیل یہ ہی کہ اسکے
بعد کی آیت مین جو آبادی کی خبر ہے وہان اونتر ہفتی کے مدت فرمائی اور یہان ستر ہفتی ہین تو یہان
اوس اونتر ہفتی والی مدت کا ذکر نہین ہے پادری لوگ زور زبردستی سے ایک اور ہفتہ ادہر
اودہر سے کہینچ کر اونتر ہفتی مین ملاتے ہین اور دونون آیتون کا ایک ہی مطلب ٹہراتے ہین چہٹی
دلیل یہ ہے کہ اس آیت مین ستر ہفتی کی مدت کے بعد خوشی کی خبر سنائی کہ وہ سچی شریعت آویگی اور پاکونکی
پاک پر ہاتھ پہیرا جائیگا اور اونتر ہفتے کے بعد غم کی خبر سنائی کہ مسیح علیہ السلام دنیا سے اوٹھ جائینگے
ان سب دلیلون سے ثابت ہوا کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ ستر ہفتی تک اس پاک شہر پر بت پرستونکی
ہاتھ سے تباہی اور ویرانی رہیگی اسکی بعد وہ پیغمبر پیدا ہونگی جنپر پیغمبری ختم ہوجائیگی اور یروشالم
اونکی وقت مین ہمیشہ کے لئی آباد ہوجائی گی اب حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت دانیال علیہ السلام
کو اوس مدت کا شروع بتلاتی ہین کہ وہ ویرانی ستر ہفتی کی جب شروع ہوگی جب پہلی مسیح علیہ السلام پر
ظالمونکا ظلم ہوگا تب یہ پاک شہر مسجد سمیت اوجاڑا جائیگا حضرت جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہین وِتدع
وِتسکیل مِن مُوصی دابار لہاشیب ولِبنُوت یرُوشالَم عد ماشیح ناجید شابُوعیم
شِبعاہ وِشابوعیم شِشّیم وُشنیم تاشُوب وِنِبنِتاہ رِحوب وِحارُوص وُبصُوق

هاعِتّم وِاَحَرِی هَسّا بُوعِیم یِشِّیم وُشْنَیم یِکّارِث ما شِیحَ وِاِیْنُ لُو اور تو بوجہ اور
سمجھ کہ جس وقت سے یروشالم کے پہر لانے اور بنانیکی بات نکلی مسیح سردار تک سات ہفتی ہین اور باسٹھ
ہفتے پہر لایا جائیگا اور بنایا جائیگا بازار اور دیوار مگر تنگی کے دنون مین اور باسٹھ ہفتون کے بعد مسیح
جدا کیا جائیگا اور نہین ہے اوسکے واسطے اتنی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
یہ خبر سنا ی کہ جس وقت سے شہر یروشالم کے دوبارہ بنانیکی بات نکلی اوس وقت سے مسیح سردار
تک سات ہفتے ہین اور باسٹھ ہفتے سب ملکر اونہتر ہفتے ہوی حضرت عزرا علیہ السلام کے احوال کی جو کتاب ہے
اور توراتشریف کی جلد مین لگے ہوی ہے اوس مین یہ بیان ہے کہ جب خسرو بادشاہ کا بابل مین عمل ہوا
اوس نے مسجد بیت المقدس کے بنانیکا حکم دیا تب بہت لوگ شہر یروشالم مین آئے اور اوس مسجد کی نیو
ڈالی بعد اسکے سامری لوگون نے کہا کہ اس پاک گہر کے بنانے مین ہم بہی شریک ہونگی چونکہ وہ لوگ بت پرست
تہے یہودیون نے اون کو شریک نہ کیا اون لوگون نے کچھ جہگڑا اوٹہایا اس باعث سے دارا بادشاہ کی
سلطنت کے دوسری برس تک یہ کام موقوف رہا پہر دارا بادشاہ نے جب خسرو بادشاہ کا حکم نامہ دفتر خانے
مین پایا اوس مسجد کے بنانیکا حکم دیا اور دارا کی سلطنت کے چہٹے برس یہ مسجد تیار ہوی پادری اسٹس
بڑا مورخ تاریخ دینی اور دنیوی مین لکہتا ہے کہ خسرو کے بعد کمبیزس یعنے خسرو کا بیٹا بادشاہ ہوا اوسکے مرنیکے
سات مہینے بعد دارا جو گشتسب کا بیٹا تہا بادشاہ ہوا کتاب مرشد الطالبین جو پادریون نے عربی مین لکہی
ہے اوس مین لکہا ہے کہ یہ دونون حکم فقط مسجد بنانیکے لئی تہے یعنے سارے شہر کے بنانے کا حکم نہین ملا تہا
تو اس آیت مین ان دونون حکم نامون کا اشارہ نہین ہوسکتا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ خسرو اور
دارا کے فرمان کے طرف کسیطرح یہان اشارہ نہین ہوسکتا کیونکہ وہ فرمان فقط مسجد کے بنانیکا تہا نہ
شہر کے بنانے کا اکثرون کا قول یہ ہے کہ وہ فرمان مراد ہے جو عزرا علیہ السلام کو ارتخششتا بادشاہ نی
اپنے سلطنت کے ساتوین برس مین دیا تہا اور ظاہر ہونا جناب مسیح علیہ السلام کا اوس حکم کے اونہتر
ہفتے بعد ہوا اور تعمیر کے باسٹھ ہفتے بعد آفتاب صداقت مین اس بادشاہ کا نام آردشیر اور شیر شاہ
لکہا ہے پہر لکہا ہے کہ یونانیون نے اوسکا نام ارتک زرکسیس رکہا ہی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ بعضون کا قول یہ ہے کہ وہ حکم مراد ہے جو نحمیا کو اسی بادشاہ نے اپنی سلطنت کے بیسوین سال مین
دیا اور وہ بیسوین کو شمار کرتے ہین چہوٹے شمار سے پہلا قول بہت تسلی دینی والا ہے مگر اس قول ہے

فقط یہی اعتراض ہوتا ہے کہ یروشالم کی دیوارون کے بنانیکا حکم نحمیا کو ملا تھا اور عزرا علیہ السلام کو جو حکم ملا تھا وہ ایک عام ترقسم کا تھا لیکن شہر کے بنانے سے اور دیوار کھینچنے سے بطور مثال کے یہ بھی مراد ہوسکتی ہے کہ یہودیون کے دین و دنیا کا بندوبست قائم ہوگا یا دری کا مطلب یہ ہے کہ عزرا علیہ السلام کو بادشاہ کا حکم فقط مسجد کے آباد کرنیکے لئی ملا تھا اور قربانیون کا خرچ بادشاہ نے دیا تھا عزرا علیہ السلام نے یروشالم مین آکر لوگون کو توراۃ شریف سنائی اور شریعت کا بندوبست کیا اور بے شرع باتون کو موقوف کیا مگر شہر کے بنانیکا حکم اونکو نہین ملا تھا ہم کہتے ہین کہ عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب کے چوتھے باب مین یہ بیان ہے کہ ارتخششتا بادشاہ کو دشمنون نے لکھ بھیجا کہ یہودی لوگ جو آپکی طرف سے روانہ ہوکر ہمارے درمیان آئے ہین یروشالم مین پہونچے ہین اور اس فسادی شہر کو بناتے ہین چنانچہ دیوارین اوٹھا چکی اور نیوین ملائین جب شہر بن چکیگا اور دیوارین تیار ہونگی تب وہ محصول نہین دینگی اگر یہ شہر پھر بنا اور اوسکی شہرپناہ بنی تو آپ کا عمل نہر کے اس پار کچھ نہ رہیگا جب یہ خط بادشاہ کو پہونچا اوسنی لکھ بھیجا کہ یہ کام موقوف ہوجائے اور یہ شہر بنایا نجاوی اور اس کتاب کے ساتوین باب سے ظاہر ہے کہ ارتخششتا کیطرف سے جو لوگ یروشالم مین آئے تھے وہ عزرا علیہ السلام اور اون کے ساتھ والے تھے معلوم ہوا کہ اونہون نے شہر کو بھی بنانا شروع کیا تھا تو شہر کی بنانیکی بات اوسیوقت سے نکلی تھی مگر دشمنون کے بہکانے سے بادشاہ نے موقوف کروا دیا آفتاب صداقت مین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چارسو ستاون برس آگے عزرا علیہ السلام نے بادشاہ سے اک نیا فرمان حاصل کیا اور یروشالم مین آکر اچھا انتظام کیا بعد اسکے آس پاس کے ملکون کے آپس مین لڑائی کرنیکے سبب سے جو یہودی یروشالم مین رہتے تھے بڑی تنگی مین آگئی اور سامریون نے اون کو شہرپناہ بنانے سے روکا تس پر نحمیاہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چارسو چوالیس برس آگے بادشاہ سے شہر اور شہرپناہ بنانیکا پروانہ حاصل کیا اور اوسکی مدد سے شہر بنگیا نحمیا کی کتاب جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ نحمیا بیان کرتے ہین کہ مجکو خبر پہونچے کہ یروشالم کے لوگ بہت تکلیف اور ذلت اوٹھاتے ہین اور یروشالم کی دیوار ڈھائی ہوئی ہے اور اوس کے پھاٹک آگ سے جلی ہوئے ہین تب مین رویا اور اللہ سے دعا مانگی اور ارتخششتا بادشاہ کے بیسوین برس مینی بادشاہ سے یہ حال کہا اور یروشالم مین جانیکا اذن مانگا اور اوس نے اذن دیا اور مین یروشالم مین آیا پھر شہرپناہ بنانیکا بہت بڑا بیان لکھا ہے

پہر لکہا ہے کہ سامری لوگ فساد پر تیار ہوے اور سب نے ملکر بندش باندہی کہ جاکر یروشالم سے لڑین اور کام روک دین تب ہمنے اپنے خدا سے دعائین مانگین اور چوکیدار بٹہلاے کہ رات دن اون سے خبردار رہین پہر لکہا ہے کہ میرے آدہے لوگ کام کرتے تہے اور آدہے بہالی اور ڈہال اور کمان لئے رہتے تہے پہر لکہا ہے کہ شہر پناہ بن چکی اور پہینے کو اڑے لگاے اور مینے اپنے بہائی حنانی کو اور محل کے ناظم حنانیاہ کو مختار کیا اور اونکو کہدیا کہ جب تک دہوپ نہ چڑہے تب تک یروشالم کے پہاٹک کہولی نجاوین اور اونکے عاضر ہوتے ہوے کواڑے بند کیئے جاوین اور یروشالم کے باشندون کی چوکیان مقرر کرو کہ ہرایک اپنی اپنی چوکی مین اور ہرایک اپنے اپنے گہر کے سامنی چوکی کے لئے ٹہرایا جاوے کیونکہ شہر تو بڑا اور کشادہ تہا پر اوس مین بہوتٹے لوگ تہے اور گہر بنے ہوے نہ تہے اس بیان سے معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا تہا کہ یہ شہر تنگی کے دنون مین بنایا جاوے گا وہ اشارہ اسی وقت کی طرف تہا کیونکہ دشمنون کا ہرطرف دہڑکا لگا ہوا تہا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ بڑے مشہور تاریخ جاننے والے یون شمار کرتے ہین کہ عزرا علیہ السلام کے فرمان اور جناب مسیح علیہ السلام کے اوٹہ جانے کے درمیان مین چارسو نوے برس ہوتے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ یہ حساب نہایت ٹہیک پڑتا ہے اس زمانہ کے تین حصہ ہین سات ہفتون مین یعنے اونچاس برس مین تعمیر بازار اور دیوارون کی ہوئی یہ زمانہ درمیان ہے عزرا علیہ السلام کے فرمان کے ہور نحمیا کے کام تمام ہونے کے اور اس بات کے ختم ہونے سے انجیل پاک کے شروع ہونے تک حضرت یحیی علیہ السلام کی تعلیم کے وقت تک یا حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیم کے وقت تک چارسو چونتیس برس گذرے دیکہو لے ایمان والو پادری صاف اقرار کرتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جسوقت سے انجیل کی منادی شروع کی اوس وقت تک حضرت عزرا علیہ السلام کے فرمان سے اونچاس برس یعنے سات ہفتی اور چارسو چونتیس برس یعنی باسٹہ ہفتی گذرے تو یہ سب ملکر اونہتر ہفتے ہوی پہر ایک ہفتہ پورا نہین ہوا تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے دنیا سے اوٹہا لیا مگر پادری ایک اور ہفتہ نہ بردستی ثابت کرتا ہے اور لکہتا ہے کہ پچہلا ہفتہ حضرت یحیی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیم کے وقت سے حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹہ جانے تک ہے کیونکہ وہ اوٹہ جانے والے تہی بعد اونہتر ہفتے کے یا ستر ہفتے کے دیکہو پادری ستر ہفتے کو اور اونہتر ہفتے کو ایک کئی دیتا ہے پہلی آیت مین ستر ہفتے ہین دوسری آیت مین سات اور باسٹہ یعنے اونہتر ہفتے ہین اور پادری دونون

آیتون مین حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت سمجھتا ہے اسلئی کہتا ہے کہ ستر ہفتے یا او نہتر ہفتے یعنے ایک راہ سے ستر ہفتے کا لفظ فرمایا دوسری راہ سے اونہتر ہفتے کا لفظ فرمایا پھر پادری نے یہ سونچا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے تین برس انجیل پاک کی منادی کی سات برس پورے نہین ہوے کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اوٹھا لیا تو یہ پچھلا ہفتہ تین برس کا ٹہرتا ہے یہ سوچ کر اس ہفتے کے پورا کرنے کے لئی پادرے لکھتا ہے کہ بعضی کہتے ہین کہ پچھلا ہفتہ پھیلتا ہے حضرت عیسی علیہ السلام کے جدا ہونیکے بعد تک یعنے اوس وقت تک کہ انجیل کی منادی غیر قومون مین شروع ہوی دیکھو پادری نے پچھلا ہفتہ پندرہ برس کا ٹہرا دیا کیونکہ انجیل کی منادی غیر قومون مین سنہ ۴۱ عیسوی مین شروع ہوی جیسا کہ پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین لکھا ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے تیس برس کی عمر مین انجیل کی منادی شروع کی پہر تین برس کے بعد آپ دنیا سے اوٹھ گئی اور اس پر بارہ برس اور گذرے تب انجیل کی منادی غیر قومون مین ہوی کیونکہ سنہ عیسوی حضرت عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونیکے چار برس بعد سے لئی جاتے ہین تو یہ پچھلا ہفتہ پندرہ برس کا ہوا یہ سب باتین پادریون کو اسلئی بنانی پڑین کہ دونون آیتون کا ایک مطلب ہوجاوے اور حق بات یہ ہے کہ اس جگہہ اونہتر ہی ہفتے ہین ستر ہفتون کی بشارت محمدی بشارت ہے اب جاننا چاہیے کہ یکارت کا لفظ جو عبرانی مین ہے یہ لفظ جدا کرنیکے معنے مین اور جگہہ بہے آیا ہے توریت شریف کی پہلی سورت کے سترہوین باب کی چودوین آیت مین اور تیسری سورت کے اونیسوین باب کی ساتوین آیت مین نخرتاہ کا لفظ ہے اور بیان یہ ہے کہ جو شخص ایسا کام کریگا وہ اپنے قوم سے کٹ جائیگا اور مطلب ہے کہ اپنی قوم سے جدا کر دیا جائیگا یہ مطلب نہین کہ قتل کیا جائیگا تو یہان بہی یکارت کا یہی مطلب ہے کہ مسیح جدا کر دیا جائیگا اسی باعث سے پادریون نے یکارت کا ترجمہ پہلے یون کیا تہا کہ مسیح منقطع کیا جائیگا یعنے جدا کیا جائیگا آفتاب صداقت مین بہی یہی ترجمہ لکھا ہے پادری مریک نے بہی کشف الاثار مین یہی لفظ لکھا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام زمین سے جدا ہوگئی اب پادری ہیتر نے کچھ سوچ کر یون ترجمہ کر دیا کہ مسیح قتل کیا جائیگا کیونکہ پادری لوگ قرآن کی ضد سے اس پر اڑی ہوی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام حقیقت مین قتل کئے گئی سو اللہ نے پہلی سے اونکو جواب دے رکھا اسکے بعد فرمایا واین لو یعنے نہین ہے اوسکے واسطے اسکا یہ مطلب کہ جس صورت سے وہ ظاہر مین جدا کیا جاویگا وہ صورت حقیقت مین اوسکے لئے نہوگی یعنے قتل ہونا حقیقت مین اوسکے واسطے نہوگا قرآن مین اللہ نے

اس مطلب کو کھولدیا اور صاف فرما دیا کہ اوسکو قتل نہین کیا اور سولی پر نہین چڑھایا لیکن ویسی صورت اونکے سامنے کردی گئی یعنے دوسرے شخص کی صورت ویسی ہوگئی جسنے اپنی خوشی سے آپ کے بدلی قتل ہونا قبول کیا اللہ فرماتا ہے کہ اوسکو یعنے عیسی علیہ السلام کو اسنے اپنی طرف اوٹھا لیا یعنے آسمان پر بلالیا ملا سید علی طہرانی رح نے یون ترجمہ کیا ہے کہ نیستی اوسکے واسطے نہین ہے دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ اس جگہہ بہی اور قرآن مجید مین ہے اللہ نے خبر دی کہ نیستی اوسکے واسطے نہین بلکہ لوگون کی نظر سے پوشیدہ ہوگئے اور آسمان پر چلے گئے اور امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین اوترینگے ایک پادری نے بہی یہی مطلب لکہا کہ وہ ظاہر مین قتل ہوئے حقیقت مین قتل نہین ہوے مگر پادری نے اس ایمان کی بات مین کفر کی بات ملادی اور لکھدیا کہ وہ نوعذباللہ خدا تہی کہین خدا بہی قتل ہوتا ہے ہای افسوس ادہر اونکی قتل ہونیکا دعوی کرتے ہین ادہر اونکو خدا سمجھتے ہین یا اللہ ہم محمدیون کو انکے فریبون سے بچا ئیو آمین اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی وہاعیر وھقودیش یشحیث عوناجید ھبا اور اس شہر کو اور اس مقدس کو غارت کریگی قوم اوس سردار کی جو آویگا وقصو بشطیف اور اوسکا آخر آویگا گویا طوفان کے زورسے وعدقیص ملحاما نحرصت شمموت اور آخر تک لڑائی رہیگی اور مقرر کی ہوئی خرابیان ہونگی وہجبیر بریث لا ربیم شابوع احاد وحصی ھشابوع یشبیث زبح ومنحا اور وہ قایم کریگا اوس عہد کو بہتیرون کے ساتھ ایک ہفتے کے لیے اور آدہے ہفتے کے آدہے مین موقوف کریگا ذبیحہ اور ہدیہ یعنے نذر وعل کنف شقوصیم مشومم وعد کالا اور فصیلون پر اوجاڑنے والے کی مکروہات دہری جاوینگی یہانتک کہ اوسکی بالکل غارت ہو ونحراصا تتخ عل شومم اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے اوس اوجاڑنیوالی پر واقع ہوگی ملا سید علی طہرانی رح نے بہی یون ہی ترجمہ کیا ہے کہ غضب جو معین ہے اوس ویران کنندے پر ٹوٹ پڑیگا اہی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام خبر دیتے ہین کہ ایک بادشاہ آویگا شہر کو اور مسجد کو غارت کریگا سو حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹھ جانے سے چالیس برس بعد وسپاشین رومی سردار نیرو بادشاہ کیطرف سے فوجین لیکر آیا پہر اوسکو روم کیطرف سے بلاوا آیا کہ سلطنت کی باگ اپنے ہاتھ مین لا دے تب وہ بہاگ گیا اور اپنے بیٹے طیطس کو یروشلم کے گہیرنے کے لیے بہیجا طیطس مردود فوجین لیکر آیا اور شہر کو گہیر لیا پادری مریک کشف الاثار مین لکھتا ہے کہ طیطس نے حکم دیا کہ سارا شہر اور مسجد بیت المقدس جڑ سے اوکہیڑا گیا مسجد کو اور شہر کی دیوارون کو

اوندھا کر دیا اور نشانی کے واسطے تین برج اور قلعی کی تھوڑی سی دیوار باقی رکھے اور اوسکے بعد
ترنطیس روفس جو فوج کا سردار رہا اوس نے شہر کی جگہہ پر ہل چلوای اور اوس شہر کی گھیرتے وقت اوپر
ملک یہودیہ کے شہرون اور گانؤن کی ہلاکت کے وقت یروشالم کی ویرانی سے پہلی اور بھی تیرہ لاکھ آدمی
ضایع ہوی اور ستانوی ہزار آدمی قید ہوکر غلامون کی طرح بیچی گئی اور ایسے حقیر ہو گئی کہ اونکا کوی
خریدار نہ ملا اس بیان سے معلوم ہوا کہ طیطس نے اور اوسکے باپ نے شہر یروشالم کو ویران کرکے اور
شہرون اور گانؤن کو بھی تباہ اور ویران کیا معلوم ہوا کہ یہی مطلب ہے ان لفظون کا کہ اوسکا آخر
آویگا طوفان کے زور سے یعنے اوس ظالم کی فوج آخر مین طوفان کی طرح زور کریگی پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہے کہ وہ سب اپنے آگے پانی سا کا طوفان لی چلین گی کس واسطے کہ اوس لڑای کے انجام تک
نہایت بڑی بڑی بربادیان مقرر ہوی تہین اس پادری کے بیان کے موافق یہ لفظین جو فرمائی
ہین وِعَدْ قِص مِلْحَاماه نِحِرِصِت شُمِمُوث اسکا ترجمہ یون ہے کہ لڑای کے آخر تک مقرر کی
ہوی خرابیان ہونگی پہر فرمایا کہ وہ اوس عہد کو یعنے اپنی حکومت کے قول و اقرار کو ایک ہفتے کی لی
قائم کریگا اسکا یہ مطلب کہ اوسکی حکومت سات برس رہیگی اور ہفتہ کی آدہی مین قربانی اور نذر
موقوف کریگا سو وسپاشیان رومی نے اول کے برسون مین یہودیون کو قتل کیا اور جا بجا بکوایا اللہ
کی نذر اور قربانی جو وہ لوگ کرتے تہی وہ موقوف ہوگئی یہودی اگرچہ کافر تہے حضرت عیسی علیہ السلام
کے اور انجیل پاک کے دشمن تہے اون کی قربانی اور نذر سب اللہ کی تہی مگر رومی بت پرست اون سے
بد تر تہی وہ اللہ کے پوجنی سے ضد رکہتے تہے اور چاہتے تہے کہ اللہ کا نام کوی نہ لے لب التواریخ
مین لکھا ہے کہ وسپاشیان نے دس برس بڑی شہرت سے بادشاہت کی اور ابن اثیر جزری رح نے
تاریخ کامل مین لکھا ہے کہ وسپاشیان نے سات برس اور سات مہینے بادشاہت کی یہ قول کلام پاک
سے بہت موافق ہے یہی ٹھیک ہے ! سا ابن اثیر رح نے جو سب بادشاہون کا حساب لکھا ہے اوسکی موافق
اوسکی بادشاہت حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش سے ستر برس کے بعد ہے اور اوسکی موت اٹھتر
برس ہے اب جاننا چاہیے کہ پادری لوگ اس آیت کا اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف
لیجاتے ہین اتنا نہین دیکھتے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر اوپر ہوچکا پہر اوس بادشاہ کا ذکر ہوا
جو یروشالم کو ویران کریگا اسکی بعد جو یہ ذکر ہے کہ وہ قربانی اور نذر کو موقوف کریگا یہ اشارہ بہی اوسی

رومی بادشاہ کی طرف ہے جسکا ذکر اوپر کی آیت مین ہے پادریون نے نزدیک کو چھوڑ کر اس اشارہ کو دور کیطرف پھیر دیا اور یہ مطلب لکھدیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی عمر کا جو پچھلا ہفتہ ہے اوس مین وہ اپنے تئین قربان کرینگے اور وہ قربانیان جو حضرت موسی علیہ السلام کے شریعت مین تھین وہ موقوف کرینگے اور وہ آدہا ہفتہ حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹھ جانیکے تین برس بعد پورا ہوگا پادری طامس اسکاٹ نے یہ مطلب لکھکر پھر بیت المقدس کی ویرانی کا ذکر کیا ہے پھر لکھا ہے کہ وہ قربانیان جو وہان ہوتے تھین حقیقت مین اوس وقت موقوف ہوئین مرشد الطالبین جو پادریون نے عربی مین لکھی ہے اوس مین لکھا ہے کہ شرعی قربانی حضرت عیسی کے مرنے کے وقت موقوف ہوگئی اور اوسکی قوت اور اوسکا فائدہ جاتا رہا مگر یہودی لوگ قربانیان کرتے رہے اور قربانی کے موقوف ہونے کی پیش خبری چالیس برس بعد بالکل پوری ہوگئی جس وقت رومیون نے پاک شہر کو اور مسجد کو ویران کردیا اور بہت یہودیون کو قتل کیا اور باقیون کو روئے زمین پر تتر بتر کردیا اے محمدی بھائیو دیکھو پادریون نے اقرار کیا کہ ظاہر مین قربانیان ہوتے رہین اور بالکل موقوف اوسی وقت ہوئین جب یروشالم ویران ہوا اب خوب سمجھ لو کہ اس آیت مین اوسی رومی بادشاہ کیطرف اشارہ ہے کہ وہ قربانی اور نذر کو موقوف کردیگا مگر پادریون کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہفتہ اوپر کے اونہتر ہفتون مین ملکر ستر ہفتے ہوجاوین اور ستر ہفتے کی آیت جس مین صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے وہ بھی حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ٹھیر جاوے یہ جو فرمایا کہ فصیلون پر اوجاڑنیوالی نکے مکروہات دہری جائینگی اسکا یہ مطلب کہ شہر کی دیوارون کے پاس بت پرستون کے جھنڈے آوینگے سو جب وسپاشیان نے اس شہر کو گھیرا بت پرستی کے جھنڈے جن کے اوپر عقاب جانور کی تصویر تھی اون ناپاک جھنڈون نے شہر کو گھیر لیا اور شاید ادہر بھی اشارہ ہو کہ اس بربادی کے چونسٹھ برس بعد آدریان بادشاہ نے ایک مندر جیوپٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کلوری پہاڑ پر ایک بت کھڑا کیا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروفہ مین یہ حال لکھا ہے اور پادری طامس اسکاٹ نے اس آیت کا مطلب یون لکھا ہے کہ بت پرستی کی جھنڈے جو یروشالم کی بربادی کی نشانی ہوگی یہودی لوگ دیکھینگے جو تمام شہر پر اور اوسکے گردپیش پر پہیل جاوینگی اور وہان کے باشندون کا پیچھا کرینگی اس پادری کی قول کے موافق وعدہ کا لا کے یہ معنے ہوئی کہ اوس تمام تک یعنے تمام شہر تک بت پرستونکی

کفر کی نشانیان پہیل جاوینگی پہر فرمایا کہ وہ بلا جو مقرر کی ہوی ہے اوس اجاڑ نیوالے پر پڑیگی اسکا یہہ
مطلب کہ رومی باوشاہون پر جو آفت اللہ نے مقدس مین لکھی ہے وہ اپنے وقت پر آوے گی سو رومی بادشاہ
محمدی وقت مین جہاد ہوا یہہ بے شک وسیہ وقت کی خبر ہے اور یہہ جو ایک ہفتہ اوس بادشاہ کی حکومت کا
بیان فرمایا اس مین کیا عجب ہے کہ اس بات کا اشارہ ہو کہ وہ ستر ہفتے جن کا اوپر ذکر ہوچکا وہ اتما
ہفتے کے بعد سے ہین وسیاشیان کے سوت پادری پناکس نے تاریخ روم مین سنہ اوناسی عیسوی مین
لکہی ہے اوسکے بعد پوری ستر ہفتے یعنے چار سو نوے برس اور ایک برس اور گذرا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوے کیونکہ پادریون نے لکہا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن پانسو ستر عیسوی مین
پیدا ہوے ولیم میور اور کاسن ڈی پرسوال اور طامس کارلیل نے آپ کی پیدایش پانسو ستر مین لکہی ہے
اور واشنگٹن ارونگ اور ایڈورڈ گبن اور ہمر نے پانسونہتر لکہا ہے اس پرنگر کا قول ہے پانسو اکہتر یا پانسو
سر سٹہ ڈی سیسی کہتا ہے پانسو اکہتر پادری جان ولیون پورٹ نے ایک روایت پانسو ساٹہ کی بہی لکہی ہے
اگر یہ روایت ٹہیک ہے تو ستر ہفتون کا شروع یروشالم کی ویرانی سے ہے سن ستر سے سن پانسو ساٹہ تک
پوری ستر ہفتے یعنے چار سو نوی برس ہوتے ہین اور اس قول کو اس بات سے قوت ملتی ہے کہ ملا ۔۔ علی
طہرانی رہ اقامت الشہود مین لکہتے ہین کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہیجے جانے سے ستر برس پہلی اور
حاشیہ پر موٹے خط سے یون لکہا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلی اور ظاہر
یہ ہے کہ یہی لفظ ٹہیک ہے کہ آپ کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلی بیت المقدس کے اطراف مین ایک لڑکا
پیدا ہوا اور کچہہ بولنی لگا کہ اوسکے باپ نے کہا چپ رہ وہ چپ ہو گیا یہان تک کہ جب بارہ برس کا ہوا تب
بولا اور اوس نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی بشارت سنائی اسکا بیان بہت بڑا ہے وہان
لکہا ہے کہ جب وہ لڑکا پیدا ہوا وسدن بیت المقدس کی دوسری ویرانی سے چار سو بیس برس گذری تہی
اس بیان سے صاف معلوم ہوا کہ بیت المقدس کی ویرانی سے چار سو نوی برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوی اگر کوئی کہے کہ آپ کا ظہور تو حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد ہوا ہے تو آپکی بشارت حضرت عیسی
علیہ السلام کی بشارت سے پہلی کیون فرمائی اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت دانیال کے دلپر یروشالم کی ویرانی کی
خبر سنکر بڑا صدمہ گذرا تہا اور ہمیشہ کی آبادی چاہتے تہے اسلئے اللہ تعالی کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے پہلے اونکے دل کی تسلی کے لئے اون ستر ہفتون کی خبر سنادی جنکے بعد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

پیدا ہونے والے تہے جن کی باعث سے یہ پاک شہر ہمیشہ کے لئے آباد ہونے والا تہا پہر اون ستر ہفتونکی
خبر دی جو ستر ہفتون سے پہلی آنے والے تہے جن کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام دنیا سے اوٹھہ جانے
والے تہے جن کے بعد یہ شہر مسجد سمیت ویران ہونے والا تہا اسیطرح حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب
کے دوسرے باب مین اللہ تعالی نے آخری زمانی مین ملک شام مین اور ہر ہر ملک مین ایمان کے پہیل
جانے کی بڑے دہوم سے بشارت دی ہے پہر تیسرے باب مین اوسوقت سے پہلی جو ویرانی یروشلم کی
ہونے والی تہی اوسکی خبر دی ہے بعد اسکی چوتہی باب مین پہر بڑی آبادی کی خوشی سنائی ہے جناب
میکاہ علیہ السلام کے صحیفہ کے ساتوین باب کی بارہوین اور تیرہوین آیۃ مین پہلی بڑی آبادی کی خوشی
سنائی پہر ویرانی کی خبر دی ہے اے محمدی بہائیو ہماری محمدی حدیثون مین جا بجا یہ ذکر ہے کہ جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ جب نزدیک آیا تہا توراۃ اور انجیل کے جاننے والے صاف صاف خبر دیتے تہے
کہ آپ کا زمانہ نزدیک آیا ہے مولانا جلال الدین سیوطی رح تفسیر دُرِّ منثور مین لکہتے ہین کہ امام احمد اور حاکم
نے روایت کیا اور حاکم نے سند کو صحیح کیا اور ابو نعیم اور بیہقی دونون نے دلائل النبوۃ مین اسکو روایت
کیا کہ سلمہ جو سلامہ کے بیٹے ہین اور بدر والون مین ہین وہ فرماتے ہین کہ ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تہا جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بہیجے جانے سے تہوڑے دن پہلے اوسنے کہا کہ ایک نبی بہیجے جاوین گے ان شہرون کی طرف
سے اور مکہ اور یمن کیطرف اشارہ کیا لوگ بولے تجکو اونکا ظہور کب تک نظر آتا ہے اوس نے میری طرف
دیکہا اور کہا کہ اگر اس لڑکے کی عمر پوری ہوگی یہ اونکو پاویگا امام بیہقی کی روایت مین ہے کہ حضرت
سلمان فارسی رض سے ایک عیسائی درویش نے فرمایا کہ اللہ تعالی ایک پیغمبر بہیجیگا اون کا نام احمد
ہے اور یہ اونکے ظاہر ہونیکا وقت ہے کہ نزدیک آپہونچا ہے اور مین تو بہت بوڑہا ہون مجکو گمان نہین
کہ مین اونکو پاؤن پہر اگر تو اونکو پاوے تو اونکو سچا جانیو اور اونکی تابعداری کیجیو مولانا جلال الدین
سیوطی رح تاریخ مصر مین لکہتے ہین کہ ابن عبد الحکم نے کہا ہے کہ ہمکو خبر دی ہانی ابن متوکل نے کہا کہ ہمکو
خبر دی ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید ابن ابی حبیب سے کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط
جب مقوقس کو پہونچا اوسنے اوس خط کو اپنے سینے سے لگایا اور کہا یہ ایسا زمانہ ہے کہ اوسمین وہ نبی
نکلینگے جن کا پتہ ہم انجیل کی کتاب مین پاتے ہین ان روایتون سے معلوم ہوا کہ توراۃ اور انجیل والون
کو آپ کے ظہور کی مدت معلوم تہے معلوم ہوا کہ وہ مدت اونکو حضرت دانیال علیہ السلام کی اسی بشارت

بہی معلوم ہوئی تہی اور وہ لوگ اسکا یہی مطلب سمجہی تہے جو ہمنی لکہا ہے دسوان اور گیارہوان
باب اول کی آیتون کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے فارس کے بادشاہ خورس کے تیسرے
سال مین پہلی مہینی کی چوبیسوین تاریخ بڑی ندی دجلہ کی کنارے پر ایک فرشتی کو دیکہا اوسکی پوشاک
اور بدن کی رنگت کا اور اوسکے جلال کا بیان فرما کر حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہین کہ اوس نے
مجہسی کہا مین تیری پاس بہیجا گیا ہون پہر اوس نے کہا کہ فارس کی مملکت کا سردار اکیس دن تک میرے
مقابلی مین کہڑا رہا اور دیکہہ میکائیل جو سردارون مین بڑا ہے میری مدد کو پہونچا سو مین وہان فارس کے
بادشاہون کے ساتہہ ٹہرا پہر کئی آیتون کے بعد یون ہے کہ مین فارس کی سردار سے لڑنے کو پہر جاؤنگا
اور جب مین چلا جاؤن گا تب دیکہہ یونان کا سردار آویگا پر مین تجہی بتلا دونگا جو کچہہ کہ سچائی کی کتاب
مین لکہا ہے اور کوئی نہین جو انکی مقابلی مین میری کمک کرنے کے لئی کمر باندہیگا مگر میکائیل جو تمہارا
سردار ہے اور دارا مادی کی سلطنت کے پہلی برس مین مین ہی تہا جو کہڑا ہوا تا کہ اوسی قایم کرون اور
قوت دون پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ فارس کی سردار سے مراد کمبایسس ہے جو خسرو کا بیٹا تہا
اور اپنی باپ کی غیر حاضری کی وقت انتظام کرتا رہا وہ یہودیونکا دشمن ہو گیا تہا سو فرشتہ اوسکی
کامونکو دیکہتا رہتا تہا اور بر خلاف کامون کو دفع کرتا رہتا تہا فرشتہ نی اوسی کے حق مین
فرمایا کہ فارس کی سردار سے لڑنے جاؤنگا پادری اگستس لکہتا ہی کہ یہ شخص دیوانہ تہا پہلے اوسنے
اپنی بہائی کو قتل کیا پہر اپنی بہن کو مار ڈالا پہر اپنی نائب کی چہوٹی بیٹے کو قتل کیا فرشتہ فرماتا ہے
اور اب مین تجکو وہ جو سچ ہے بتلاونگا دیکہہ فارس مین اور بہی تین بادشاہ قائم ہونگی اور چوتہا
سبہون سے زیادہ دولتمند ہوگا اور جب وہ اپنے دولت کے باعث زور آور ہو جاوی گا تب
وہ سب کو اوبہاریگا کہ یونان کی سرزمین کے مخالف ہون پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ وہ تین بادشاہ یہ ہین ایک کمبیزس جو خسرو کا بیٹا تہا اور دارا جسنی خسرو کی بیٹی سے یعنے اتوسا
سے بیاہ کیا اور سمردس اور چوتہا زرکسز یعنے شیر شاہ جو دارا کا بیٹا تہا اوسنی یونانیون سے لڑنیکو
پانچ کروڑ کی فوج جمع کی فارس کی فوج ہلاک ہوئی زرکسز پلٹ آیا پادری اگستس لکہتا ہے کہ کمبیزس کے
مرنے کے بعد سمردس نامی ایک فریبی گدی پر بیٹہا کمبیزس کے سات مہینی بعد دارا بادشاہ ہوا
فرشتہ فرماتا ہے اور ایک زبردست بادشاہ قایم ہوگا اور بڑے غلبہ سے سلطنت کریگا اور جو چاہیگا سو

کریگا اور جب وہ قائم ہوگا تو اوسکی سلطنت ٹوٹ جائیگی اور آسمان کی چارون ہواؤن کے اطراف پر تقسیم کی جائے گی پر اوسکی نسل کو نہ پہونچی گی اور نہ اوسکی بادشاہت کی مانند ہوگی جیسے اوسنے بادشاہت کی کیونکہ اوسکی بادشاہت جڑ سے اوکھڑ جائیگی اور اونکی لیلی ہوگی جو اونکی سوا ہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ زبردست بادشاہ سے مراد حضرت سکندر رہین پادری اگستس لکھتا ہے کہ جب سکندر اعظم بادشاہ ہوی اوس ملک مین سکندر ذوالقرنین لقب سے مشہور رہوئی پہر حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو ایک برس پہلی مقدونیہ کی سلطنت چار حصون مین تقسیم ہوی اور دانیال علیہ السلام کی پیش خبری پوری ہوئی وہ حصی یہ ہین فلسطینہ اور مصر طالمی سوتر کو ملا اور سوریا اور بابل پوربی صوبون سمیت سلوکس کو ملا تہراکیہ اور بتہینیہ اور کوچک ایشیاکے اور صوبے لیسیماخس کو اور مقدونیہ اور یونان کسندر کو ملا ابن اثیر رح تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ حضرت سکندر کی مرنے کے بعد لوگون نے آپکی بیٹے اسکندرون کو بادشاہ بنانا چاہا اونہون نے بادشاہ ہونے سے انکار کیا اور اللہ کی عبادت اختیار کی فرشتہ فرماتاہے اور دکہن کا بادشاہ زور پکڑے گا اور ایک اوسکے سرداروں مین سے زوررین اوس سے زیادہ ہوگا اور حکومت پاویگا اور اوسکی سلطنت بڑی سلطنت ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ مصر ملک یہودیہ سے دکہن طرف ہے اور سریا یہودیہ سے اوتر طرف ہے پہر لکہا ہے کہ حضرت سکندر کے سرداروں مین طالمی لاکس مصر کا بادشاہ جلد طاقتور ہوا اور سریا کا بادشاہ اوس سے زیادہ طاقتور ہوگا پادری اگستس لکھتا ہے کہ دکہن کے بادشاہ سے مصر کا بادشاہ مراد ہے اور اوتر کے بادشاہ سے سریا کا بادشاہ مراد ہے یوسیفس لکھتا ہے کہ طالمی سوتر یعنے بچانے والا جب یروشالم کو اپنے قبضہ مین لایا چاہتا تھا تو اس غرض سے کہ مسجد مین عید ین گذرانے وہ شہر مین داخل ہوا جب یروشالم سے روانہ ہوا بہتیرے یہودیون کو اپنے ساتھ لی گیا اور اونہین قرینی مین جو مصر کے پاس ہے آباد کیا اور اوسکے بعد اور بہی یہودی مصر مین پہونچے اغلب ہے کہ دکہن کے بادشاہ سے مراد یہی طالمی سوتر ہے اور اوسکے سردارون مین سے ایک جو زور مین اوس سے زیادہ ہوا وہ سلوکس نکاتور تھا کیونکہ مسیح علیہ السلام سے تین سو ایک برس پہلی سلوکس نے سوریا کی سلطنت پائی اور وہ چارون سلطنتون مین

بڑی ہوی فرشتہ فرماتا ہے اور برسون کی بعد آخر کو وی آپس مین میل کرین کی کیونکہ دکہن کے بادشاہ کی بیٹی اوترکے بادشاہ پاس آویگی تاکہ اتحاد ہوی پروہ اوس بازو کی قوت کو نرکہی گی اور وہ بہی کہڑا نہوگا اور نہ اوسکا بازو بلکہ وہ اون سمیت جو اوسے لائی تہے اور اوسکے باپ سمیت اور اوس سمیت جسنے اوسکو اون دنون مین زور دیا تہا حوالہ کیجائیگی یہ جو طالمی کا لفظ ہے اسکو عربی کتابون مین بطلیموس لکہا ہے یہ مصر کی اون بادشاہون کا خطاب ہے جو حضرت سکندر کے بعد ہوی ابن اثیر نے تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ جتنی بادشاہ حضرت سکندر کے بعد ہوی وہ سب بطلیموس کہلاتے تہے ابن اثیر نے اس بادشاہ کا نام بطلیموس بن لاغوس لکہا ہے معلوم ہوا کہ اسکی باپ کا نام لاغوس ہے اوسیکو پادری نے لاکس لکہا ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس سوترسریا کی سلطنت مین قائم مقام ہوا اور اوسکا قائم مقام انٹیوکس تہیوس ہوا اور طالمی فلادلفس نے اپنے باپ طالمی لاکس کے بعد مصر مین حکومت کی اس عرصہ مین اکثر لڑائیان آس پاس والون کی درمیان مین اور مختلف بادشاہون مین ہوئین لیکن آخرکار صلح ہوی انٹیوکس اس پر راضی ہوا کہ اپنی جورو لاودیاس کو اوسکے بیٹون سمیت جدا کر دیا اور طالمی کی بیٹی بر نیس سے بیاہ کیا اس طرح پر دکہن کے بادشاہ کی بیٹی اوترکے بادشاہ پاس آئی اوسکی ساتہ موافقت کرینگو لیکن وہ قوت بازو کی قائم نرکہہ سکی اسلیئے کہ انٹیوکس نے لاؤدیس کو پہر بلا لیا اور برنیس کو نکال دیا اور لاؤدیس نے خوف کیا کہ پہر نکالی نجاوی اس خوف سے انٹیوکس کو زہر دیا اور برنیس کو ہمراہیون سمیت قتل کرایا سو انٹیوکس اپنی جگہہ پر قائم نرہ سکا اور قوت نرکہہ سکا اور برنیس برباد کیواسطے دی گئی اور وہ لوگ بہی جو اوسکو لائی تہے اور جو اوس سے پیدا ہوی تہے اور اوسکا باپ اوسکی بچانیکی قابل نہ تہا کیونکہ اوسوقت مین وہ مرگیا ابن اثیر نے اور ابو الفدا نے فلادلفس کا نام فیلو ذوفوس لکہا ہے اور اوسکے معنے لکہی ہین دوست اپنے بہائی کا فرشتہ فرماتا ہے اور اوسکے نسل سے کونپل کیطرح جو جڑ سے نکلی ایک اوسکی جگہہ قائم ہوگا وہ ایک لشکر کے ساتہہ آویگا اور اوترکے بادشاہ کے قلعہ مین داخل ہوگا اور اون پر حملہ کریگا اور غالب ہوگا اور وہ اونکی ٹہاکرون کو اون کی سرداروں سمیت قید کرکے مصر کو لیجائیگا اور اونکی قیمتی برتن سونے چاندی کے بہی لیجائیگا اور وہ اوترکے بادشاہ کے نسبت بہت برسون تک زور آور رہیگا پادری طامس اسکاٹ

لکھتا ہے کہ اوس جڑ کی ایک شاخ طالمی یورگیتس جو بیرنیس کا بہائی تہا اپنے باپ کی جگہہ پر قائم ہوا
اور بڑی فوج کے ساتھہ آیا تاکہ سلوکس کالینیکس جو لاؤدیس کا بیٹا تہا اور سریا کے تخت پر قائم ہوا
تہا اوس سے اپنی بہن کا بدلا لیوی اور وہ زبردستی سلوکس کی قلعون مین اور صوبون مین داخل
ہوا اور سلوکس پر آسانی سے فتح مند ہوا جب کہ مصر مین بلوا ہوا تو وہ واپس گیا اور بہت سی قیدی
ہمراہ لیگیا نہ فقط سرداروں کو بلکہ بتون کو بہی مصر مین لیگیا کہتے ہین کہ وہ دو ہزار با منسوبتون سے
زیادہ اپنے ساتھہ لیگیا مصریون نے اوسکو خطاب یاپورجیتز یعنی نفع پہونچانیوالا اور بہت خزانہ بہی لیگیا وہ چار
پانچ برس تک سلوکس سے زیادہ زندہ رہا پادری اگستس لکھتا ہے کہ جب طالمی نے سریا پر فتح
پائی تو یروشالم مین پہونچکر شریعت کے طور پر مسجد مین شکرانے کی نذرین گذرانین اور بڑے بڑے
نذرین دین ابو الفدا نے یورگیتس کا نام اوراخیطس لکہا ہے اور ابن اثیر نے اوراغاطس لکہا ہی
فرشتہ فرماتا ہے پہر وہ دکہن کے بادشاہ کے ملک مین داخل ہوگا اور اپنے سرزمین مین پہر جائیگا
اور اوسکی بیٹے آپکو اکسائینگی اور ایک بڑا لشکر جمع کرینگی اور ایک یقیناً چڑیگا اور سامڈہی گا اور
گذریگا اور پہر آویگا اور وہی اوسکی قلعہ تک لڑینگی اور دکہن کے بادشاہ کا غصہ بہڑکی گا اور
وہ نکل کر اوس سے ہان اوترکے بادشاہ سے لڑائی کریگا اور بڑا لشکر لیکر آویگا اور وہ بڑا
لشکر اوسکے قابو مین دیا جائیگا اور جب وہ لشکر اوڑایا جائیگا تب اوسکی دل مین گہمنڈ سماویگا
اور وہ ہزارون دشمن ہزارون کو گرادیگا پر وہ غالب نرہیگا اور اوترکا بادشاہ پہریگا اور ایک
لشکر کو جو پہلی سے زیادہ ہوگا جمع کریگا اور چند برس کے بعد اپناوہ بڑا لشکر اور بہت مال ساتھہ لیکر
آویگا اور اون دنون مین بہوتیرے دکہن کے بادشاہ پر چڑہائی کرینگی اور تیری قوم کے قزاق بہی
اوٹہین گی کہ اوس رویا کو پورا کرین پر وہی گر جائینگی اور اوترکا بادشاہ آویگا اور دمدمہ
باندہیگا اور مضبوط شہر لیلیگا اور دکہن کے بازو قایم نرہینگی اور نہ اوسکی چنی ہوی لوگون
کو قایم رہنی کی طاقت ہوگی اور وہ جو اوس پر چڑہنی آویگا اپنی مرضی کی موافق عمل کریگا
اور کوی اوسکا مقابلہ نکرسکیگا وہ اوس سرزمین جلیل مین قیام پکڑیگا کہ وہ بالکل اوس کے
ہاتہہ مین ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ طالمی فلوپاتور مصر مین اپنے باپ یورجیتز
کا جانشین ہوا اور سلوکس سیرانس اور بڑا انٹیوکس یہ دونون بیٹے سلوکس کالینیکس کے بادشاہ

مصر سے لڑنے کے لیے بہڑکائے گئی کہ جو ملک اونکے باپ سے لیلئی گئے تھے وہ ملک پہر لی لیوین لیکن
سیرالنس کو اوسکے ایک کپتان نے زہر دیا اور اکیلی انٹیوکس نے حملہ کیا پیش خبری مین فرمایا تہا کہ
اوسکے بیٹے اور پہر یون فرمایا تہا کہ ایک اون مین سے یقیناً آویگا یہ پیش خبری پوری ہوی طالمی
کے ملک جو ایشیا مین تہے انٹیوکس نے اونپر چڑہائی کی اور جن ملکون مین سے وہ گذرا اونمین
طوفان کے مانند بربادیان پہیلا دین پہر طالمی سے صلح کی اور دونون فوجون نے صلح کا برتاؤ
کیا اور لڑائی کے لئے طیار ہوی انٹیوکس طالمی کی فوجون پر حملہ کرنے کے واسطے پلٹا آیا اور
اونپر [illegible] ہوا اور مصر کی حدون تک لڑائی کی اور مصر کو ایک حملہ سے ڈرا دیا تب طالمی نے ایک
بڑے فوج کے ساتھہ چڑہائی کی انٹیوکس کے بیشمار فوجون کو بڑے شکست دی انٹیوکس لاچار
ہو کر پلٹ گیا اور طالمی کے پاس صلح کا قاصد بہیجا لیکن طالمی نے اس اخری فتح سے فائدہ نہ
اوٹہایا اور عیش کرنا شروع کیا انٹیوکس کے پلٹ جانے کے بعد وہ ایشیا کے اور سلطنتون مین
گہوما اور یروشالم مین آیا اور قدس الاقداس مین داخل نہ ہونے پایا تو یہودیون سے ناراض
ہوا اور مصر کے رعایا مین سے بعضی کہتے ہین چالیس ہزار اور بعضی کہتے ہین ساٹہہ ہزار یہودیون
کو بڑے ظلم سے برباد کیا یہی اوسکی بربادی کا باعث ہوا چند سال کے بعد انٹیوکس اپنی اخری
شکست سی نکلا جب طالمی فلوپا تو رمر چکا تہا اوسکا بیٹا چار یا پانچ برس کا تہا وہ تخت پر بیٹہا
انٹیوکس نے اگلی فوج سے زیادہ بڑے فوج جمع کی اور بہت روپیہ لڑائی مین صرف کیا اور فوج کی
ساتہہ کوچ کیا اور مصر کے صوبون پر حملہ کیا اور اوس لڑکے کے برخلاف بہت سے دشمن کہڑے
ہوگئے چونکہ اوسکے باپ کی عادتون نے اور وہ چہوڑائی ہوے وزیر جو اوسکے نام سے سلطنت
کرتے تہے اونکی عادتون نے مصر والون کو بہت بیزار کر دیا تہا وہ انٹیوکس سے ملجانے پر
طیار رہتے اور فلپ مقدونیہ کے بادشاہ نے طالمی کے برخلاف سازش کی تاکہ ملک آپس مین
بانٹ لین اور مظلوم یہودی بہی برگشتہ ہوے اوسبادشاہ مصر سے برخلاف ہو کر انٹیوکس سے ملگئی
یہ ترجمہ ہے ان لفظون کا کہ ڈکیت تیری قوم کے ان برگشتہ لوگون نے اپنے حاکم پر غلبہ چاہا
اس پیش خبری کے پورا کرنے کو لیکن وہ طالمی کی فوج سے دبگئی جس نے بہت سی فتحین
انٹیوکس پر حاصل کین لیکن انٹیوکس پہر غالب ہوا اور سیدون پر قبضہ کیا اور طالمی نے

بہت سے عمدہ شہر لیلیگی بادشاہ مصر اپنی عمدہ فوج کی قوت سے نہ ٹہیر سکا انٹیوکس کے مقابلے مین کوئی
نہ ٹہیر سکا اور اوسکے سب ارادے پورے ہوئے اور اوس نے اپنی حکومت ملک یہودیہ مین قائم کی
جو پاک زمین اللہ کے پسندیدہ بندون کی ہے وہ اوسکے ہاتہہ سے اوسکی فوج کی خوراک مین خرچ ہوئے
اور یہ زمین اوس سے قائم کی گئی جیسا کہ اس لفظ کا ترجمہ کیا ہے کیونکہ یہ زمین اوسکے سلطنت مین
بہت شاداب ہوی فائدہ یعنی یہ جو فرمایا کہ وہ بالکل اوسکے ہاتہہ مین ہوگی اسکے معنے یہی ہین کہ
اوسکے ہاتہہ سے خوب طرح آباد ہوگی وہ طالمی جو پانچ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اوسکا نام
پادری سلے نے اپی فینیس لکہا ہے اور ابن اثیر نے افی فانس لکہا ہے فرشتہ فرماتا ہے اور وہ اپنا
رخ کریگا تاکہ اپنی ساری بادشاہت کے زور سے اوس مین داخل ہووے اور صادق قوم کے
لوگ اوسکے ساتہہ ہونگے وہ یون ہے عمل کریگا اور وہ اوسے عورتون کی بیٹی دیگا کہ وہ اوسکی
ہلاکت کا باعث ہووے پر وہ نہ ٹہیریگی اور نہ اوسکی طرف مائل رہیگی بعد اوسکی وہ دریائی ملکون
کی طرف اپنا رخ کریگا اور بہت سے لیلیگا لیکن ایک سردار اوس ملامت کو جو اوس نے اوسکی
طرف سے اوٹہائے سہے موقوف کرائیگا بلکہ سوا اوسکے اوس ملامت کو اوسی پر پہیر کروادے
گا تب وہ اپنی سرزمین کے قلعون کی طرف اپنا موںہہ پہیر دیگا پر وہ ٹہوکر کہائیگا اور گر پڑیگا
اور پہر پایا نہ جائیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس نے اس فتح کے بعد اپنی
بادشاہت کے زور سے مصر پر قبضہ کرنا چاہا یہودیونکی مدد سے جو بت پرستون کے مقابل مین
سچے آدمی کہلاتے ہین اوس نے طالمی کو اپنی بیٹی کلیوپیٹرا بیاہ دی جسکی خوب صورتی اس لفظ
سے ظاہر ہے کہ عورتون کی بیٹی اوسکا ارادہ برا تہا اوس نے جانا تہا کہ میری بیٹی اپنی خاوند
سے برخلاف ہوکر اوسکو فریب دیگی لیکن یہ ارادہ پورا نہوا طالمی اس سے خبردار تہا وہ محفوظ رہا
اور کلیوپیٹرا نے اپنے خاوند کا فائدہ اپنے فریبی باپ سے بہتر سمجہا اور اوسکی بچانے کے واسطے
روم کے قاصدون کے ساتہہ گئی انٹیوکس نے اس بات مین ناامید ہوکر دریائی روم کی بہت ٹاپوؤن
اور شہرون پر حملہ کیا اس بات سے روم والون نے ناراض ہوکر اوسکے نام پر لڑائی کا اشتہار
دیا اور اوسکو یورپ سے نکال دیا اور انشیا تک اوسکا پیچہا کیا اور اوسکو نہایت بے عزتی کی
صلح پر لاچار کیا وہ اس بے عزتی کے سبب سے بہت دن زندہ نہین رہا صوبہ الیماس مین

جو بت خانہ جیوپٹر بلیس کا تہا اوس نے اوسکا لوٹنا چاہا وہان کے لوگون نے اوسکو مار ڈالا فرشتہ فرماتا ہے اور اوسکی جگہہ پر ایک اور قائم ہوگا جو اوس خوبصورت ملک کے درمیان محصول لینی والون کو بہیجیگا اور تہوڑی دنون مین ہلاک ہوگا پر نہ غضب سے اور نہ جنگ سے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ سلوکس فلوپاتور اپنے باپ کی جگہہ بیٹہا اوس نے رومیونکا سالیانہ محصول ادا کرنے کیواسطے روپیہ ملکون سے لینا شروع کیا اور چند دنون یا برسون یعنے بارہ برس کی سلطنت کے بعد ہیلیودورس نے جسکو مسجد یروشالم کے لوٹنی کے لئی بہیجا تہا اوسکو مار ڈالا وہ فریب سے مارا گیا کیونکہ ہیلیودورس نے تخت کی امید کی تہی اس لئی کہ دیمتریوس اوسکا بیٹا روم مین اول تہا یعنی روپیہ کے عوض گرو تہا اور اوسکا بہائی سریا کی سلطنت مین حاضر نہ تہا لیکن اسبات مین ہیلیودورس نامراد رہا پادری اگستس لکہتا ہے کہ سلوکس فلوپاتور اپنے باپ کے قول واقرار کے موافق مسجد کے خرچون کے لئی دیا کرتا تہا لیکن چونکہ رومیونکو محصول دینا پڑا وہ روپیون کا محتاج ہوا اوسکی وقت مین یروشالم مین شمعون حاکم تہا اور وہ اونیس سردار امام سے ضد رکہتا تہا اوس نے سلوکس کو خبر دی کہ مسجد مین بڑا خزانہ ہے سلوکس نے اپنے خزانچی ہیلیودورس کو خزانہ لانے کے لئی یروشالم مین بہیجا ہیلیودورس نے سردار امام سے پوچہا تو اوس نے جواب دیا کہ خزانہ تو ہے لیکن مسجد کا نہین وہ بیواؤن اور یتیمون کے لئی مسجد مین سپرد کیا گیا ہے جب شہر مین اس بات کا غل مچا تو لوگون نے اللہ سے دعا مانگی اللہ نے کسیطرح ہیلیودورس کو روک دیا اور خزانہ چہوڑ کر وہ اپنے ملک کو پلٹ گیا جب سلوکس گیارہ برس سلطنت کر چکا تب اوس نے اپنی بہائی انٹیوکس کو جو روم مین تہا بلوا کر اوسکی جگہہ اپنے بیٹی دیمتریوس کو روم مین بہیجا ہیلیودورس نے تخت حاصل کرنے کے لئی سلوکس کو زہر پلا کر مار ڈالا فرشتہ فرماتا ہے پہر اوسکی جگہہ پر ایک پاجی قائم ہوگا جسکو وی سلطنت کی عزت نہ دینگے پر وہ ایکا ایک آویگا اور خوشامد کرکے ملک پر قبضہ کرلیگا اور باڑہ کے بازو یعنے وہ لشکر جو باڑہ کی طرح چڑہ آوے اوسکے سامنے سے اولٹا بہا یا جائیگا اور شکست کہائیگا اور امیر عہد بہی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس روم سے آتا تہا تب اوسنی اوسکے قتل کے خبر سنی اور سلطنت کا تاج ابہی تک اوسکو نہین ملا تہا کیونکہ ہیلیودورس نے اوس پر خود قبضہ کرنا چاہا اور لوگون نے اوسکو بادشاہ مصر کا

تاج کرنا چاہا دیمتریوس اوسکا اصل وارث تہا کسی گروہ نے انٹیوکس کو تخت پر بیٹہانا پسند نکیا
لیکن وہ امن سے آیا سلطنت کو خوشامد سے حاصل کیا اوس نے یومنیز پرگمس کے بادشاہ اور اوسکے
بہائی اٹالس کی خوشامد کی اور ایک بڑی محبت ظاہر کرکے سیریین کی خوشامد کی کہ اوسکے بہتیجی کا
تاج اوسکے سپرد رہے یہانتک کہ وہ روم سے پلٹ آوے اور اوس نے قبضہ پایا اور روم والون
کی خوشامد کی اور اونہون نے اوسکو دخل دیا اونہون نے اوسکو خطاب دیا اپی فینیز یعنے مشہور
لیکن بعض لوگون نے اوسکو خطاب دیا ایپی مینیز یعنے دیوانہ جیسا کہ دانیال علیہ السلام نے اوسکو
[illegible] خطاب دیا ہے کیونکہ اوسکی وحشیانہ اور بے لیاقتی اور خراب عادتون سے مناسبت
چنانچہ فتح [illegible] الہامی مین یعنے ہیلیودورس اور اوسکے سب دشمن جلد اوس سے [illegible]
[illegible] مفتاح الکتاب مین لکھا ہے کہ وہ اپنے تئین اپی فنس یعنے ممتاز مگر کہتا تھا اور
[illegible] کہتے ہیں فرشتہ فرماتا ہے اور جب اوسکے ساتھ قول وقرار ہوجاویگا
وہ فریب بازی کرے گا اور چڑہائی کریگا اور تہوڑی لوگون کی مدد سے بڑا ہو جاویگا یا دری
طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جونہی انٹیوکس تخت پر بیٹہا اوسنے اونیاس کو بڑے امامت سے
نکال دیا اور اوسکے چہوٹے بہائی یاسون کے ہاتہ بڑے قیمت پر امامت کو بیچ ڈالا اور اونیاس
امام بے رحمی سے جلد انٹیوکس کے آدمیون کے ہاتہ سے قتل کئی گئی لیکن اوس نے یاسون سے
[illegible] اوسکو زبردستی نکال دیا اور وہی جگہہ مینیلائوس اوسکے بہائی کے ہاتہ بیچی وہ
روم سے چند ہمراہیون کے ساتہ آیا تہا اوسکے طاقت سرا مین پہلی دفعہ قابل بیان کے نہین
مگر کچہہ شروع ہی مین خوب طرح مضبوط ہو گیا اور بعضون کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد طالمی فلومیٹر
ہے کہ اوسکے اور انٹیوکس کے درمیان صلح ہوئی تہے بعد اسکے اوس نے اوسکو دغا دی اور
جب مضبوط ہوا تو اوسپر حملہ کیا ابو الفدا نے اس طالمی کا نام فیلومیطور لکہا ہے اسکے معنے ہین
دوست اپنی والدہ کا فرشتہ فرماتا ہے اور وہ ایکا ایک صوبہ کے اچہے سے اچہے مکانون مین
داخل ہوگا اور وہ ایسا کچہہ کریگا جو نہ اوسکے باپ دادون نے نہ اوسکے دادون کی پردادون نے
کیا وہ غنیمت اور لوٹ اور مال اونہین بانٹیگا اور کچہہ عرصہ تک مضبوط قلعون کے لے لینی
پر اپنے منصوبے باندہیگا اور وہ اپنے زور کو اور اپنے دل کو اوبہاریگا کہ بڑے فوج کے ساتہ

دکہن کے بادشاہ پر چڑہیگا اور دکہن کا بادشاہ اوبہارا جائیگا کہ بڑا اور نہایت زور آور لشکر لیکے جنگ کرنیکو نکلے پر وہ نہ ٹہریگا کیونکہ وے اوسکی برخلافی مین منصوبے باندہینگی ہان وے جو اوسکی خوراک مین حصہ پاتے ہین اوسے توڑینگی اور مخالف کی فوج باڑہ کی طرح چڑہیگی اور بہوتیری ماری پڑینگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس ایشیا مین مصر والون پر اور اوس سلطنت پر بہی جو اوسکے باپ داوون سے چلی آتی تہی فتحمندی رکہتا تہا اور اوس نے اونکو زیادتی مین بلکہ فضول خرچی مین بڑہایا کیونکہ وہ جہان کہین گیا لوگون کو دشمن کی لوٹ کا روپیہ شہرون اور مندرون کی لوٹ اپنی دوستون کو نذر اور خزانہ شاہی کا مال بن گنتی دیا آخر کو اوس نے بادشاہ مصر کے برخلاف ایک بڑی فوج جمع کی بادشاہ مصر نے اوسکے روکنی کے واسطے اپنے جرنیل کو بڑی فوج کے ساتھہ بہیجا آخر کو طالمی کے دغا باز رفیقون کو موافق کر کے انٹیوکس غالب آیا اور دوسرے سال مصر پر بہی قبضہ کر لیا ان انباتون سے اوسکی طاقتین بڑہتے گئین اور طالمی کی طاقت گہٹتی گئی آخر کو طالمی فیسکین اوسکا بہائی سلطنت پر بیٹہایا گیا اس سبب سے انٹیوکس کی فوج غالب آئے اور طالمی کی فوج بہت قتل ہوئی فرشتہ فرماتا ہے اور اون دونون بادشاہون کا دل بدکاری پر مائل ہوگا اور وے ایک ہی میز پر بیٹہی ہوئی جہوٹ بولینگی پر کامیابی نہوگی کیونکہ تمامی مقرر ہے وقت پر ہوگی تب وے بڑی دولت کے ساتھہ اپنی سرزمین مین پلٹ جاویگا اور اوسکا دل عہد مقدس کے برخلاف ہوگا اور وہ کام کریگا اور اپنی سرزمین مین پلٹ جاویگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے یہ معلوم نہین کہ طالمی فلومیتر کیونکر انٹیوکس کے قابو مین آیا لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے اوسکو قید کر لیا اسطرح اونہون نے اکثر ایک میز پر کہانا کہایا اور ایک جلسی مین شریک ہوئے لیکن وہ دونون برائی کی طرف مائل ہوئے اور ایک دوسرے سے جہوٹ بولا انٹیوکس نے طالمی کے ملک پر قبضہ کرنے کی تدبیر کی تہی مگر وہ خود دہوکے مین آگیا اور اوس پر قبضہ نکر سکا اور ملک مصر سے رخصت ہونیکو مائل ہوا ایک بڑی دولت اپنے ہمراہ لایا اور اپنے دل مین مقدس جگہہ کی امانت کا ارادہ رکہتا تہا کہ ایکا ایک اوس کے مرنے کی خبر پہیل گئی اسپر بڑی خوشیان ہوئین اور یہودیون مین بغاوت پہیلی اور اوس نے اونسے بدلا لینا چاہا اوسنے یروشلم کو گہیر لیا اور چالیس ہزار وہان کے رہنے والے قتل کئی اور دس ہزار غلامی مین بیچ ڈالے

اوسنی مسجد کو سور کے گوشت سے اور بہت سی ناپاک چیزون سے خراب کیا وہ زبردستی قدس الاقداس مین داخل ہوا اور پاک خزانہ لوٹ لیا اور انطاکیہ کو پلٹ گیا پادری تھیرسے نے مفتاح الکتاب مین لکھاہے کہ یہ معاملہ حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو ستر برس پہلے ہوا فرشتہ فرماتا ہے معین وقت پر وہ پھر آویگا دکہن کے طرف نکلے گا پر نہ یہ اگلے طور پر اور نہ پچھلی طور پر ہوگا اور کتیون کے جہاز اوس سے مقابلہ کرین گی سو وہ آزردہ ہوگا اور پھریگا اور عہد مقدس پر اوسکا غصہ بھڑکیگا اور وہ اوس کے موافق کام کریگا اور پلٹ جاویگا اور اون لوگون کے ساتھ جنہون نے عہد مقدس کو ترک کر دیا اتفاق کریگا پادری طامس اسکاٹ لکھتاہے کہ دو برس کے بعد اوس وقت مین جو اللہ تعالی نے پہلے سے مقرر کر رکہا تھا انٹیوکس مصر سے لڑنیکو پھر آیا پادری اگسٹس لکھتا ہے کہ دونون بھائی یعنے طالمی فیلومیتور اور طالمی فیسکون جسکا لقب یورگیتس تھا دونون شریک ہوکر اوس کے برخلاف تھے ابوالفداج نے اوسکو دوسرا اور اخیطس لکھاہے پادری طامس اسکاٹ لکھتاہے کہ انٹیوکس نے بڑے سختی سے لڑائی کی اور فتح پائی لیکن اس حملہ کا پہلے دو حملون کے برخلاف انجام ہوا کیونکہ رومی سلطنت نے اوس کے پاس ایلچی بھیجے تھے طالمی کی درخواست پر وہ اوسکو حکم کرتے تھے کہ ہتیار رکہدے شاید یہ ایلچی یونان کے جہازون مین آئی اور کتی کا نام یوروپ کے کئی ملکون کے لئے آتا ہے جو دریائی روم کے کنارے پر ہین اون مین سے ایک نے چھڑی سے انٹیوکس کی گرد حلقہ باندہا اور اس بات پر ہٹ کی کہ اس حلقہ سے باہر ہونے سے پہلے جواب دے اور ارادہ یہ تھا کہ اگر انٹیوکس تامل کرے تو اوس سے لڑائی کرین تب انٹیوکس زبردستی تابعدار ہوا اور غمزدہ ہوکر پلٹ آیا اور اوس نے اپنا غصہ یہودیون پر نکالا کیونکہ اوس نے اپنے افسر اپولونیئس کو بائیس ہزار کی فوج کے ساتھ یروشالم پر بھیجکی بہتون کو قتل کروایا شہر کو لوٹ لیا مکانون مین آگ لگا دی اور مسمار کر دیا شہر داؤد مین ایک قلعہ بنایا جو مسجد کے نگہبانی کر سکے اور جو لوگ مسجد سے عبادت کر کے نکلتی تھے اونکو وہ لوگ مسجد کے گرد قتل کرتے تھے اور مسجد کو خراب کرتے تھے مسجد ویران ہوگئی اور وہان کی عبادت موقوف ہوگئی شہر باشندون سے خالی ہوا اور غیر لوگ آبسی انطاکیہ کو پلٹ جانے کے بعد اوس نے ایک حکم جاری کیا کہ سب لوگ

اختیار کرین اور اگر نہ اختیار کرین گی تو قتل کیی جاوینگی پس یہودی شریعت موقوف ہوئے
اور اوسکے بدلی بت پرستی جاری ہوئی اور مسجد کو جیوپیٹر اولمپس کے پوجا کے لئے مقرر کیا
ان کامون مین اوسکو مشورہ تہا اون لوگون سے جنہون نے شریعت کو چہوڑدیا تہا یعنے
مینیلاؤس اور برگشتہ یہودی اوسکی ساتہی یہ کلام پادری نیوٹن کا ہے پریشانی یہودیون کی
خاص ونکے ملک والون کی دغا سے ہوئی جو اون کے دشمنون سے مل گئی تہے پادری اگستس
لکہتا ہے کہ یہ معاملہ حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو سرسٹہ برس پہلے ہوا آب ہم کہتے ہین
کہ دونون مرتبہ بیایان یہودی انٹیوکس کے شریک تہے پادری اگستس پہلی مرتبہ کے بیان مین
لکہتا ہے کہ مینیلاؤس جو اوسکا رفیق تہا اوسکے ساتہ اسد کے گہر مین داخل ہوکر ہرطرح کی بحرمتی
کی اور قربانی کی جگہہ سور کا گوشت جو یہودیون کے نزدیک ناپاک اور حرام تہا گذرانا او مینیلاؤس
کو سردار امام بنایا اور اونیاس امام مینیلاؤس کے مشورون سے قتل کیی گئی تو یہ اشارہ دوسری
مرتبی کی طرف ہے کہ وہ بے ایمانون کو اپنے ساتہ ملا کر ایسے کام کریگا فرشتہ فرماتا ہے وَ
ذَرُعَیمِ مِمِنُّویَعْمُوذُو اور بازو اوسکی طرف سے کہڑے ہوجاینگی اور پادری میتہر نے یون
ترجمہ کیا ہے کہ اک فوج اوسکی طرف ہوکر کہڑی ہوجائی گی اور مضبوط مقدس کو ناپاک کرینگے
اور دائمی قربانی کو موقوف کرینگی اور خراب کرنی والی مکروہ چیز کو اوسمین دہرینگی پادری
طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ اتنی دور تک پیش خبری کا مطلب صاف ظاہر ہے اور خاطر جمعی کی
قابل ہے لیکن پچہلی آیتون کا مطلب بہت مشکل ہے اور تفسیر والون نے اوس مین اختلاف
کیا ہے کتنون نے انٹیوکس افیفینیس کا سارا حال بیان کیا ہے اور کتنون نے کہا ہے کہ یہ
اون لوگون کی خبر ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف تہے بہت تفسیر والے بیان
کرتے ہین کہ بہت باتین انٹیوکس پر مطابق نہین پڑتی اوسی سال مین کہ انٹیوکس رومیون
کے حکم سے مصر سے پہرا اور ملک یہودیہ مین یونانیون کی پوجا قائم کی رومیون نے مقدونیہ
کو فتح کیا کہ یونانیون کی اصل بادشاہت کا مقام تہا اور اوسکو ایک روم کا ضلع بنا دیا
اور اس طرح پر حضرت دانیال علیہ السلام کے تیسری جانور کی سلطنت ختم ہونے لگی یہ بات
حضرت دانیال علیہ السلام نے یون ظاہر کی کہ اوسکے بازو یعنے رومی کہڑے ہوجاوین گی

اور بازو کا لفظ اس پیش خبری مین کئی جگہہ سلطنت کی جنگی طاقت کے حق مین بولا گیا ہے
اور وہ کھڑی ہو جائینگی جب وہ فتح کرینگی اور زور آور ہو جاوینگے اب ہم کہتے ہین کہ ہمارے
نزدیک بازو سے مراد انٹیوکس کی فوج کے لوگ ہین اوسکے بازو یعنے اوسکے مددگار جیسے
مینیلاؤس وغیرہ بے ایمان یہودی کھڑی جاوینگی اور اللہ کے لئے جو قربانی مسجد مین ہوتی
ہے اوسکو موقوف کرینگی اور خراب کرنے والی مکروہ چیز کو یعنے سور کا گوشت اور بت وغیرہ
اوسمین دہرینگے یہ ذکر انٹیوکس کا ہے رومیون کا ذکر نہین کیونکہ رومی لوگ انٹیوکس کے مددگار
نہین تھے اونہون نے تو اوسکا ملک چھین لیا پادری لکھتا ہے کہ یہودی خود اس مطلب کو
سمجھ گئی جیسا کہ جیروم ہمکو خبر دیتا ہے نہ انٹیوکس کا نہ حضرت عیسی علیہ السلام کی مخالفونکا
بلکہ رومیون کا ذکر ہے کہ کتی کے جہاز آوینگے اور تھوڑی سے عرصہ کے بعد رومیون کے
علاوہ کہ جو طالمی کی مدد کو آئے تھے ایک اور بادشاہ وسپاشین اوٹھیگا اور اوسکے بازو
اوٹھینگی اور پیچ بو دینگی اوسکے بیٹی طیطس کا ایک فوج کے ساتھہ اور وہ مسجد بیت المقدس
کو ناپاک کرینگی اور ہر روز کی قربانی کو موقوف کرینگے ہم کہتے ہین کہ وسپاشین بادشاہ رومیون
مین انٹیوکس کے مدتون بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے چالیس برس بعد ہوا اوسنے
مسجد کو ڈہا دیا مگر یہان دوسرے بادشاہ کا ذکر نہین ہے تو یہہ اشارہ اوسی انٹیوکس کے
فوج کی طرف ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے یہی لفظین
بول کر بیت المقدس کی ویرانی کی خبر دی ہے اس سے یہی ثابت ہوا کہ اس پیش خبری مین
اوسی طیطس رومی کی ویرانی کا ذکر ہے اسی یہ دلیل زیادہ مضبوط ہوتی ہے کہ نوین باب
کی پچھلی آیت مین یہی زبان ہے اور وہان تو بیشک رومیون کی ویرانی کا ذکر ہے ہم کہتے ہین
کہ نوین باب مین یون ہے فصیلون پر اوجاڑنے والی کی مکروہات دہری جاوینگی سو
رومیون نے شہر کے کنارون پر اپنے جھنڈی کھڑی کئی یہ بیشک رومیون کی خبر ہے
اور متی کی انجیل کے چوبیسوین باب کی پندرہوین آیت مین جہان حضرت عیسی علیہ السلام
نے یروشالم کے ویران ہونے کی خبر دی ہے وہان یہ لفظ فرماتی ہے کہ جب تم اوس ویران
کرنے والی مکروہ چیز کو جسکی خبر دانیال نبی نے دی ہے پاک جگہہ مین کھڑی دیکھو تب جو یہودیہ

مین ہون پہاڑون پر بہاگ جاوین یہ اشارہ اسی نوین باب کی پچہلی آیت کی طرف ہے اور
مطلب یہ ہے کہ اونکے جہنڈون کو دیکہتے ہی بہاگ جائیو پادری اسکاٹ جو ہمارے وقت مین
ہے اوس نے بہی انجیل پاک کی اردو تفسیر مین یہی لکہا ہے کہ یہ اشارہ حضرت دانیال علیہ السلام
کے نوین باب کی ستائیسوین آیت کی طرف تہے اور یہان یہ لفظ ہے کہ مضبوط مقدس کو ناپاک
کرینگی یہ اشارہ صاف مسجد کی طرف ہے پہر فرمایا کہ خراب کرنے والی مکروہ چیز کو اوس مین
یعنے مسجد مین دہرینگی یہ کام انٹیوکس والون نے کیا تہا اور اوپر سے ذکر انٹیوکس کا چلا آتا
ہے یہ اشارہ اوسی کی فوج کی طرف ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اشارہ اس مقام کی طرف
نہین ہے رومیون نے آنے کے ساتہی کوئی خراب چیز مسجد مین نہین رکہی تہے فرشتہ فرماتا
ہے اور وہی اونہین جو عہد کے مقابل پلیدی کا کام کرتے ہین خوشامد کرکے برگشتہ کریگا
پر وہی لوگ جو اپنی خدا کو پہچانتے ہین مضبوط ہونگی اور کام کرینگی اور وہی جو قوم مین سمجہہ والے
ہین بہتون کو تربیت کرینگے لیکن وہی تلوار سے اور آگ سے اور قید ہونے سے اور لوٹے جانے
سے بہت دنون تک تباہ رہینگی پادری طامس سکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس نے بے شک خراب
کردیا بہت یہودیون کو خوشامد کرنے سے اور اقرارون اور انعامون سے اور جو اللہ کی پہچاننے
والے تہے وہ بہت مضبوط رہے انٹیوکس نے بڑے بڑے عذاب اونکو دیے لیکن وہ مصیبت
بہت دنون تک نہین رہے ساڑہی تین برس کا زمانہ بہت لنبا زمانہ نہین ہے لیکن رومیون
نے عیسائیون کا پہسلانا اور خوشامد کرنا اور بڑی بڑی دہمکیان دینا شروع کیا اور
عیسائیون سے بت پرستی اور کفر کروایا لیکن جو اصل عیسائی تہے وہ دین پر قائم رہے
اوسی وقت مین وہ تلوار سے اور آگ سے مارے گیے اور قید کیے گیے اور تین سو برس تک
خراب رہے اب ہم کہتے ہین کہ عبرانی مین بہت کا لفظ نہین ہے فقط یامیم کا یعنے دنون کا
لفظ ہے نہین معلوم پادریون نے کس دلیل سے دنون سے بہت دنون کو مراد لیا اور
پہلی جو فرمایا کہ وہ برگشتہ کریگا یہ اشارہ صاف انٹیوکس کی طرف ہے کیونکہ ایک شخص کی
طرف اشارہ ہے اور کسی دوسرے بادشاہ کا اوپر ذکر نہین ہے مگر پہر جو علم والون کے
ذکر مین فرمایا کہ وہ بہت دنون تک تباہ رہینگی یہ اشارہ البتہ رومیونکی زمانی کی طرف

ہو سکتا ہے کہ انٹیوکس کے ظلم کی بعد اسد والی لوگ رومیون کا ظلم مدت تک اوٹھاتی رہنگی فرشتہ
فرماتا ہے اور جب وی تباہی مین پڑہنگی او نہین تہوڑے سے مدد پہونچی گی اور بہتیرے خوشامد
گوئی سے اونمین شامل ہوجاوینگی اور بعضی سمجھ والے لوگ گرجائینگی تاکہ اون کی آزمایش
ہو اور وی صاف سفید ہوجاوین یہان تک کہ وقت آخر آوی کیونکہ یہ مقرری وقت پر موقوف
ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جب یہودی انٹیوکس کی خرابی مین پڑے انٹیوکس سے
باغی ہوئی اور یہودا مکابیوس کے مرنے کے بعد کئی دفعہ انٹیوکس کی فوج کو شکست دی اور یروشلم
کو پہر لیا اور مسجد کو صاف کیا اور اسد کی عبادت دوبارہ جاری کی ان بہادرون کی تہوڑے
فوج کو تہوڑی مدد کہتے ہین توبہی اوس نے ایک بہت بڑی مدد ثابت کی اور اگر ہم اوس حال کو بیان
کرین جو اوپر کی خرابیون کی بعد ہوا تو بہت اچہا مطلب ہمکو دکہائی دیتا ہے وہ یہ ہی کہ عیسائی
لوگ مدت تک اپنی ویران کرنے والون کے پہندی مین پہنسی رہے جب قسطنطین عیسائی ہوا
جب اوس نے اونکو بچایا بعد اسکی وہ قتل نہین کئی گئی بلکہ روم کے بادشاہون نے اور اونکی
نائبون نے اون پر مہربانی رکہی تو بہی یہان سچی دین کے لئی تہوڑے مدد ثابت ہوتی ہے اونسنے
گرجا گہر والون کی دنیا کی عزت کے لئی بہت کچہہ باتین دین مین ملادین اور اوسکو اس بات
مین بہت کوشش تہے کہ اقراری عیسائیون کے چال چلن کو ذلیل کرے اور وہ اس بات
کا باعث ہوا کہ بہت لوگ خوشامد سے اونکی ساتہہ لگی رہتے تہے کیونکہ مکر پادریون مین اور
دنیا دارون مین جاری تہا جن کا یہ ارادہ تہا کہ اپنی فائدہ کی لئی بادشاہون اور امیرون
کی خوشامد کرین اور بیشک جلدی سے گرجا گہر مین خرابی زندہ ہوگئی اور کئی کئی مذہب والی
ایک دوسرے کو باری باری سے ستاتی تہے اور جو سچی مذہب کی سمجہہ رکہتی تہے وہ سب سے
زیادہ دبائی گئی اونکو حکم دیا گیا کہ جہوٹے اوستادون سے خرابی کی باتین سیکہین اور اون باتون
مین کوشش کرین یہ سب کچہہ اسلئی تہا کہ آخر کے وقت تک جاری رہے توبہی یہ ایک مقرری
وقت کے لئی ہے اور انٹیوکس کے وقت مین جو تباہی اور خرابی یہودیون پر پڑے تہی
یہ آیتین اوس وقت پر مطابق نہین پڑتین کیونکہ وہ مصیبتین آخر وقت تک نہین رہین لیکن
وہ خرابیان جو اقراری عیسائیون سے عیسائیون نے سہی ہین وہ قسطنطین کے وقت سے

شروع ہوتی ہین اور وہ خدا بیان جاری رہین زیادہ یا کم آجکی دن تک اور وہ جاری رہینگی مقرر
وقت تک تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین بہی یہی مطلب لکہا ہے اور تہوڑہی سے مدد سے قسطنطین کے
وقت کو مراد لیا ہے آگے محمدی بہائیو یہ جو فرمایا کہ سمجہ والی گرجائینگی اسکا یہ مطلب کہ ایمان
والون پر مصیبتین پڑینگی یہ اللہ کی طرف سے اونکی ایمان کی آزمایش ہوگی اور مصیبتین جہیلکر
وہ گناہون سے پاک ہوجاوینگے یہان تک کہ آخری وقت آوی آخری وقت سے مراد جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے جس مین مصیبت زدہ ایمان والون نے ظالمون کی ظلم سے نجات
پائی اور کچہ ظلم اور فساد جو قسطنطین کے مذہب والون کا یعنے رومن کاتلک کی فرقہ کا اور سب
جہوٹی عیسائیون کا باقی ہے اوسکو امام مہدی علیہ السلام مٹاوینگی اسی ایمان والو اللہ کے
قدرت دیکہو اس باب کی چالیسوین آیت مین اس پادری نے بہی آخر کے وقت سے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مراد لیا ہے معلوم ہوا کہ یہان بہی آخری وقت اوسی زمانہ کو فرمایا ہے
فرشتہ فرماتا ہے اور بادشاہ اپنی مرضی کے موافق کام کریگا اور آپ کو بلند کریگا اور اپنی تئین
ساری معبودون سے بڑا جانیگا اور حاکمون کے حاکم کی مقابلی مین بہت سی حیرت دلانے
والی باتین کہیگا اور اقبالمند ہوگا یہان تک کہ قہر کے دن پوری ہون کیونکہ وہ جو ٹہرایا گیا
ہے سو واقع ہوگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ جب رومیون نے انٹیوکس کی ترقی کو
مصر مین روک دیا اسکے بعد وہ اس لائق نہین رہا کہ اپنی مرضی کے موافق کام کرے اور اپنی
تئین بڑہاوے اتنا تو ہوا کہ اوس نے بیرحمی سے یہودیون کو دبایا اور یہ بہی ارادہ اوسکا
منگیا اور بیشک وہ اللہ تعالی کے برخلاف تعجب کی باتین بولا مگر اوسکے حق مین یہ نہین کہہ
سکتے کہ اوس نے اپنے تئین سارے معبودون سے بڑہایا کیونکہ وہ اپنی جہوٹی مذہب اور
بت پرستی مین مشہور تہا اسلئے یہ خبر جو اس آیت مین ہے اوسپر پوری نہین ہوسکتی کہ ایک بادشاہ
اپنی مرضی کے موافق کام کریگا بادشاہ کے نام سے سمجہنا چاہیئے کہ رومیون کی سلطنت
مراد ہے کہ جب سلطنت عیسائی ہوجائی گی تو جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف
ہین وہ گرجا گہر مین زور پکڑینگی اور تمام آدمیون پر اور اللہ کی بتلائی ہوئی شریعت پر غلبہ کرینگی
اور بہت جگہو مین اون چیزون کا حکم کرینگی جنکو اللہ نے منع کیا ہے اور اون باتون کو منع کرینگی

جن کا اللہ نے حکم کیا ہے یہ زور گرجا گھر مین جاری رہیگا اور اقبالمند ہوگا یہان تک کہ غضب پورا ہوگا اسلیئے کہ جو ارادہ کیا گیا ہے پورا ہو جائیگا فرشتہ فرماتا ہے اور وہ اپنی باپ دادون کے ٹھاکرون کی طرف رُخ نکریگا اور نہ عورتون کی مرغوب چیز کی طرف اور نہ کسی ٹھاکر کی طرف رُخ کریگا بلکہ آپکو سب سے اونچا جانیگا مگر اوس کی جگہہ پر ماعوزیم یعنے حصارون کے معبود کی تعظیم کریگا اور اوس معبود کو جسی اوسکے باپ دادی نہ جانتے تھے سونا اور چاندی اور قیمتی پتھر اور عمدہ تحفی دیکر تعظیم کریگا وہ مضبوط حصارون مین اجنبی معبود کے ساتھہ ایسا کچھہ کریگا جو اوسی قبول کرتا ہے وہ اوسی بڑے عزت دیگا اور اونکو بہتون کا سردار کریگا اور قیمت کے لیئے زمین کو تقسیم کریگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ کسی راہ سے یہ نہین کہہ سکتی کہ انٹیوکس اپنی باپ دادون کے ٹھاکرون کو نہین مانتا تھا یہ بھی نہین کہہ سکتی کہ عورتون کی خواہش نہین کرتا تھا کیونکہ بیاہی عورت کی سوا وہ اپنی مستی کی زیادتی پر شرمندہ تھا البتہ رومی لوگ عورتون کی خواہش سے مونہہ پھیرتے تھے جب اونھون نے اپنی باپ دادون کے ٹھاکرون کو چھوڑ دیا یہ تحقیق ہے کہ قسطنطین جو پہلا کرستان بادشاہ تھا اوس نے شادی اور بیاہ مین ہمت توڑ دی اسی طرح روم کی قدیم طریق کے برخلاف کام کرتے تھے اور جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برخلاف تھے وہ بت پوجتی تھے اور کفر بکتی تھے اسکی ساتھہ یہ بھی تھا کہ شادی سے مونہہ پھیرتے تھے پادری فیبر کی رائی ہے کہ عورتون کی خواہش کے دو معنے ہین ایک یہ کہ عورتون کے رکھنی کی خواہش اور ایک یہ کہ عورتون کو جن چیزون سے رغبت ہو اور ماعوزیم جمع ہے اوس لفظ کی جسکا بہت جگہہ پاک کتاب مین ترجمہ کیا گیا ہے ایک قلعہ یا ایک مضبوط مینا یا ایک پہاڑ اور جو اصل عیسائی تھے وہ داؤد علیہ السلام کے ساتھہ فقط ایک ہی قلعہ نجات کا رکھتی تھے اور جو سکر عیسائی تھے وہ بہت سے قلعی رکھتی تھے عجیب اور اجنبی معبود جسکو رومی لوگ قبول کرتے ہین اوسی مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین اجنبی معبود اسلیئی فرمایا کہ بت پرستون کے باپ دادا اون سے واقف نہ تھی اس اجنبی معبود کے ساتھہ وہ لوگ ماعوزیم یعنے مددگارون کو یعنے ولیون اور فرشتون کو بھی پوجتی تھے اس آیت کے وہ معنی جو اوپر بتائے گئی ہین وہ معنے لفظون کے بہت موافق ہین ہماری اس

سننے سے زیادہ اور یہ تحقیق ہے کہ جسوقت سے رومیون کی سلطنت نے اصلی خدا کے اور حضرت
عیسی علیہ السلام کے پوجنے کا اقرار کیا تب سے اونہون نے عیسائی دین کو برباد کیا جب وہ
بت پرست تہی بت پرستی کی اروا حون اور بہوتون کو مانتے تھے اب اوسکے بدلے ولیون کو
اور فرشتون کو مددگار اور درمیانی سمجھنے لگے ایک خدا اور ایک مالک کے ساتھ وہ بہت سے
خداؤن اور بہت سے مالکون کو پوجتے تھے اور اس پیش خبری کے اوپر اس بت پرستی کے قدیم
جاری ہونے کی عجیب وغریب مثالین مسٹر میڈ کے کلامون مین اور سردار اسحاق نیوٹن
کے کلام مین پڑہنے والا معلوم کریگا اور ہمارے باپون نے چوتہی صدی مین بہی اس علاقے
مین زبان بولی ہے ماعوزیم کا لفظ جمع ہے اسکے معنے نکلتے ہین مناری اور قلعی اور جو لفظ دوسرے
جملہ مین ہے جسکا ترجمہ کیا گیا ہے معبود وہ لفظ واحد یعنے اکیلا ہے تو اس آیت کا یہ مطلب ٹہرتا ہے
کہ خدا کے ساتھ یا خدا کی جگہہ پر وہ ماعوزیم کو عزت دیگا اور اوسکو بہی عزت دیگا جسکو اوسکے باپ
دادی نہ جانتے تھے اسکا مطلب رومیون کے سوا کسی اور سے علاقہ نہین رکھہ سکتا اور اسی
صاف مراد ہے جو رومیون کی گرجا کا عمل قدیم زمانے سے آجتک ہے اور بڑے بڑے نذرون
کا خرچ جو ولیون کی درگاہون پر کرتے تھے اوسی صاف اس آیت کے سب لفظون کا مطلب
کہلتا ہے اور ایسا کون ہے جو دینی تاریخ سے ناواقف ہو اور نہ جانتا ہو کہ ولیون اور فرشتون
کی پوجا دونو یونانی اور لاطینی کے گرجا گہر مین جاری رہے نہ فقط اونکا نام لیا گیا بلکہ اونکی پوجا
کی گئی جیسے مربی او شافی اور حفاظت کرنے والے آدمیون کے اور اونکی دعوت کی دن
مقرر کیے گئے اور اون کی کرامتین بیان کی گئین اون کے گرجا گہر بنائے گئے اون کے بہت
سے نشان پوجے گئے اور بتخانے اور بت آراستہ کیے گئے نہایت قیمتی نذرون سے اور عزت
دیے گئے سونے سے اور چاندی سے اور نہایت قیمتی جواہرون سے اور دلپسند چیزون سے
اور یہ بات جو ہم نے کہے اسپر بڑے دلیل یہ ہے کہ وہ پوجے گئے تھے ماعوزیم کے خطاب سے یعنے
برج اور قلعی اور مددگار اور حفاظت کرنے والے آدمیون کے اور چوتہی صدی کے پوپون نے
ولیون کی لاشون کا نام رکہا بڑے برج شہیدون کے اور مضبوط شہرپناہ کی دیوار جو فتح
نہو سکے اور بہت زیادہ ایسی عبارتین پائی جاتی ہین اگلی زمانے اور پچہلے زمانہ کی

کتابون مین جو لگائی گئی ہین بن بیاہی مریم علیہا السلام پر اور ولیون پر اور فرشتون پر اور آٹھوین
صدی مین یہ بت پرستی قانون سے بالکل جاری کی گئی یہ جو فرمایا کہ وہ مضبوط قلعون مین اجنبی
معبود کے ساتھہ ایسا کچھہ کریگا اسکا مطلب پادری یون بیان کرتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کے برخلاف والون کی طاقت کے قلعی یہی گرجا گھر اور تکیے ہین جس مین وہ نیاز کرتے ہین ولیون
کی یا فرشتون کی یا خدا کی ماں کی اور اسکے ولیونکی ماعوزیم کو پوجنی کی قابل اور حفاظت کرنی والا خدا سمجھکر وہ اونکو ایک زمانی سی دوسرے زمانہ تک
اور زیادہ عزت دیگا یہ جو فرمایا کہ وہ اون سے حکومت کروائیگا بہت آدمیون پر اور قیمت کے
لیے زمین کو تقسیم کریگا اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہے کہ وہ اونکو بخشیگا سلطنت زمین کے
آدمیون پر بھی اور اون لوگون پر بھی جو بن دیکھی ہوئی جہان مین داخل ہوئی ہین اور بہت
لوگون کو اس بات پر رغبت دلائیگا کہ اپنی مرے ہوئے رشتہ دارون اور دوستدارون کے لئے
اپنے زور اور شفارش سے بچاؤ ڈہنڈو اور پادریون اور درویشون کے نیک اعمال بڑے بڑے
طرح دیکر خرید و اس مطلب کے لئے یہ یاد رکہنا چاہئے کہ جناب پطرس شمعون حواری کو اس طاقت
نے بہشت کی کنجیان بخشی تہین سو وہ دعوی کریگا کہ جناب پطرس شمعون کی جگہہ پر وہی حکومت
آدمیون کی جا بجا اور ہمیشہ باقی ہے اور زمین کو اون مین بانٹیگا سینٹ جارج کو انگلینڈ
ملی گا سینٹ اینڈرو کو اسکاٹ لین سینٹ ڈینس کو فرانس سینٹ جیمس کو اسپین اور سینٹ مارک
کو وینس وغیرہ اور وہ بطور سردارون اور مالکون کے حکومت کرینگے یہ بھی یاد رکہنا چاہئے
کہ پوپ کی دنیاوی حکومت کو سینٹ پطرس کی میراث کہتے ہین اور بیشک زمین کی یہ تقسیم عوض
مین بڑے فائدہ کا چشمہ بنایا گیا تہا چند ملکون سے حاصل کرتے رہے اسطرح اون چند ولیون
کی حفاظت مین رکہی گئی اس طرح وہ کریگا ماعوزیم کے ساتھہ اجنبی خدا کے ہمیت ماعوزیم کے
بچانے والے اور پہلوان تہے جوگی اور پادری اور مجتہد اور مذہب کے تابعدار اور وہ عزت
دلی گئی اور پوجی گئی قدیم زمانہ مین اور اونکی حکومت اور عمل داری پہیلتی تہی آدمیون کی تہیلیون
پر اور عقل پر اور وہ امیر بنائی گئی عمدہ عمارتون سے اور بڑے خزانون سے اور اچھی اچھی زمینو
اور جاگیر کے لئے رکھتے تہے اور ایسا ایسے عام انگشت نمائی کے نکتی تہے کہ دلیل کی کچھہ حاجت
نہین اور وہ لفظ جسکا ترجمہ کیا گیا ہے قلعی وہ لفظ رنگین عبارت مین بچانے والے کے معنی

دی سکتا ہے جسطرح پر ماعوزیم جسکے معنے منارے ہین مددگارون کے معنے دیے سکتا ہے اسطرح
بڑے پادری نیوٹن کا ترجمہ بہت ٹہیک ہے اور عام معنے بہت تعجب دینے والے ہین ہم کہتے ہین کہ
عبرانی لفظین یون ہین دعا ساہ لبتصاری ماعوزیم معلوم ہوا کہ اس پادری نے مبصرے
کے معنے قلعہ کے لئے ہین اور اوس سے بچانے والے کے معنے سمجھے ہین اور ماعوزیم کے معنے منارہ
کے لئے ہین پہر اوس سے مددگارون کے معنے سمجھے ہین تو یہ مطلب ہوا کہ مددگارون کے
بچانے والون کے ساتھہ ایسا کچھہ کریگا یعنے پادری لوگ اولیاؤن کے بچانے والے تھے کہ اونکو
اپنے گرجا گھرون مین حفاظت سے رکھتے تھے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ جو اجنبی معبود کا لفظ ہے وہ
اس جگھہ ماعوزیم سے علاحدہ ہے اگرچہ اس بڑے پادری نے پہلی آیت کے ترجمے مین دونون کو
ایک سمجہا ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ وہ اجنبی معبود جسکو اوسکے باپ دادا نجانتے تھے وہ دونون
جگہہ پر واحد کا لفظ ہے یعنے معبود کا لفظ ہے معبودون کا لفظ نہین ہے تو ضرور ہے کہ یہ اجنبی معبود
کوئی چیز ہے کہ ماعوزیم سے علیحدہ ہے تو مسٹر میڈز کا ترجمہ شاید زیادہ اس لائق ہے کہ اوسکی طرف
رجوع کی جاوے کہ اجنبی معبود کا یہ مطلب ہے کہ خاص روٹی کی پوجا ہوتی ہے گویا حضرت
عیسیٰ علیہ السلام جسم کو بدل کر خود حاضر ہین ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو یہہ پادری جو
فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے اور یہہ لوگ قسطنطین کے اور اوسکے مذہب والون کی دشمن ہین اللہ
نے اس پادری کے قلم سے اصل مطلب ان آیتون کا لکھوا دیا کہ اس جگہہ قسطنطین بادشاہ کا
پتا تبلایا ہے کہ وہ اپنے باپ دادون کے بتون کو چہوڑ کر ایک اجنبی معبود کو پوجیگا جسکو اوسکے
باپ دادا نجانتے تھے اس پادری نے صاف اقرار کیا کہ اجنبی معبود سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ
السلام ہین معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرا خدا ٹھہرانا قسطنطین کا بہت بڑا
کفر ہے کیونکہ اوسکے حق مین صاف فرمایا کہ اللہ جو سب حاکمون کا حاکم ہے اوسکے مقابلے
مین بہت سی حیرت دلانے والے باتین کہیگا دیکھو قسطنطین نے کیسی حیرت دلانے والے
بات سب مین پہیلادی کہ معاذ اللہ تین خدا ہین اور پہر اللہ اکیلا ہے کیسی حیرت کی بات ہے
کہ جس اللہ کو اکیلا کہتے ہین اوسیکو پہر تین خدا کہکر مانتے ہین اور طرح طرح کی حیرت دلانے
والی تقریرین بناتے ہین اس صحیفہ کے ساتوین باب کی پچیسوین آیت مین بہی اسی

بادشاہ کا پتا تبلایا تہا اور فرمایا تہا کہ وہ اللہ تعالے کی برخلافی مین باتین کریگا اور یہان اس بادشاہ کے زمانہ کو انہین کفر کی باتون کی باعث سے غضب اور قہر کا زمانہ فرمایا مگر پادری اللہ کے غضب سے نہین ڈرتا اور یون بات بناتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا ٹہرانا اور پوجنا معاذ اللہ کفر کی بات نہین مگر اونہون نے اولیاؤن اور شہیدون کو بہی اللہ کا شریک ٹہرا کر پوجا اور حضرت عیسی علیہ السلام کی جگہہ پر روٹی کو حضرت عیسی علیہ السلام کا جسم ٹہرا کر پوجا یہ کفر کی بات ہے اور خود حضرت عیسی علیہ السلام کو دوسرا خدا ٹہرانا پادری کی نزدیک معاذ اللہ ایمان کی بات ہے یا اللہ پادریون کی عقل پر سے پردہ اوٹہا دے کہ تجہکو اکیلا جانین اور حضرت عیسی علیہ السلام کو تیرا بندہ اور پیغام پہونچانیوالا جانین اور محمدی ہوجاوین آمین فرشتہ فرماتا ہے اور آخر کے وقت مین دکہن کا بادشاہ اوس پر ریلی گا اور اوتر کا بادشاہ رتہہ اور سوار اور بہت جہاز لیکر بگولے کی طرح اوس پر چڑہ آویگا اور اون سر زمینون مین داخل ہوگا اور امڈی گا اور گذر ہی گا اور سرزمین جلیل مین بہی داخل ہوگا اور بہت گراہی جاوینگے مگر ادوم اور موآب اور بنی عمون کے خاص لوگ اوسکے ہاتہہ سے بچینگے اور وہ اپنا ہاتہہ ملکون پر پہیلاویگا اور ملک مصر بہی رہائی نپاویگا اور وہ سونے چاندی کے خزانون اور مصر کی ساری نفیس چیزون پر قابض ہوگا اور لوبی اور کوشی اوسکی پیروی کرینگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ چالیسوین آیت سے پینتالیسوین آیت تک یعنی یہی آیتین جو یہان لکہی گئین رومیون کے گرجا پر مطابق نہین ہوسکتین انٹیوکس اپیفینس مصر والون سے اور زیادہ نہین لڑا بلکہ اوسکی عمر پارسیون کی ایک لڑائی مین تمام ہوگئی اوتر اور دکہن کے بادشاہ سے مراد سریا یعنے شام اور مصر کے بادشاہ تہے یہان تک کہ رومی سلطنت نے اون سلطنتون کو نگل لیا اب جو فرمایا کہ انجام کے وقت یعنے جب قریب تہا کہ وہ سلطنت ٹکڑے ہوجاوی دکہن کا بادشاہ اوسکو دباویگا سو بہت تفسیر والے بیان کرتی ہین کہ یہ پیش خبری مسلمانون کی فتح کی ہے جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکے نائبون کے ہاتہہ پر ہوئی جنہون نے دکہن کی طرف سے آکر رومی سلطنت کی پوربی حصون پر لڑائی کی اور اوسکے چند بہت اچہی صوبی لی لئی تو اونہون نے بالکل اوسکو

زیر وزبر نہین کیا مسلمانون نے دکھن سے یعنے عرب سے پوربی سلطنت کو کمزور کر دیا مگر ترکون نے ستھیا ایک اوتر والی سلطنت سے اوسکو بالکل زیر وزبر کر دیا اس اوتر کے بادشاہ نے پوربی حصہ سلطنت رومن کو تابع کر لیا تھا وہ بگولی کی مانند گاڑی اور سوار لیکر آیا جن مین اکثر ترکون کی فوج تھی اور بہت سے جہاز لیکر آیا جنگی بغیر وہ بہت سے دریائی ملکون پر قبضہ نہین کر سکتے تھے اسی طرح وہ داخل ہوئی اور طوفان کی طرح اُمنڈ آئے اور اس طرح اون پر گذر گئی اور ایشیا کے پچہم حصہ پر پہیل گئی تب یوروپ مین سے گذر کر اونہون نے اپنے سلطنت قسطنطنیہ مین پوربی سلطنت کے کہنڈرون پر قائم کی جو روم کی سلطنت سے مدتون پہلے پچہم مین تقسیم ہو گئی تہی اور فتحون مین اس بات کی پیش خبری دی گئی ہے کہ اوتر کا بادشاہ شاندار زمین مین یعنے کنعان مین داخل ہوگا یہ بات ترکون نے کی اور وہ آج کے دن تک اوس کے مالک ہین اور بہت سے شہر اونہون نے زیر وزبر کئے تھے جیسی سریا اور فلسطین لیکن وہ کبہی تابعدار نکر سکی عرب کی قوم کو یا اون قومون کو جو اون مین ملی ہوئی تہین اور جو اون ملکون مین آباد تہین جن پر کہ پیشتر ادوم اور موآب اور عمون کا تصرف تہا جن کی اولاد اغلب ہے کہ اب ملے ہوئی ہے اسمعیلیون اور مدیانیون مین یہ اون سے بچ گئی اور آج کے دن تک عثمانی بادشاہ عرب والون کو ایک سالانہ پنشن چالیس ہزار کرونس کی دیتے ہین اپنے زیارت کرنے والون اور مکہ کے قافلہ والون کے امن کے واسطے ان باتون مین سے کوئی بات انٹیوکس پر مطابق نہین پڑسکتے کیونکہ اوس نے مصر اور لوبیا اور اتھوبیا کو کبہی فتح نہین کیا اوس نے کوئے بڑا کام نہین کیا اسکے بعد کہ رومیون نے اوسکو نکال دیا لیکن ترکی شہزادون نے اون شہرون کے لینے کو ہاتھ پہیلائے اون کے خزانون پر قبضہ کر لیا اور دولتمند ہو گئی اور طاقت حاصل کی اور اپنے ہمراہ بہت سے باشندی بہی قسطنطنیہ کو قید کر کے لی گئی اور مصر ملک اور ملک افریقہ کے آج تک اون کے ہاتھ مین ہین اون کی ایشیائی اور یورپین سلطنتون سمیت فائدہ سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین پادریون کے کتابون سے لکہا ہے کہ سن ایک ہزار پچپن عیسوی مین یعنے پانچوین صدی ہجری مین ترکون نے عباسیون اور بنی امیہ کا سارا ملک لی لیا اور بغداد پر قبضہ کر لیا اور یروشلم کو بہی سن ایک ہزار

پینسٹھ عیسوی مین لیلیا اور سن چودہ سو باون عیسوی مین یعنے نوین صدی ہجری مین ترکون نے قسطنطنیہ یعنے استنبول کو فتح کیا فرشتہ فرماتا ہے اور پورب کے اور اوتر کے اطراف سے افواہین اوسی حیران کرینگی اسلئے وہ بڑے غضب سے نکلیگا کہ بہتون کو نیست و نابود کرے اور وہ شاندار پہاڑ پر اپنی گلال باڑی کو سمندرون کے درمیان قایم کرے گا اور وہ اپنی اجل کو پہونچے گا اور اوسکا کوی مددگار نہوگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جتنی کوششین تفسیر والون نے اس بات مین کین کہ یہ خبر انٹیوکس کی ہے وہ سب کوششین بے فائدہ ثابت ہوئین کیونکہ وہ اگرچہ بڑے غضب کے ساتھہ نکلا کہ بعضی باغی صوبون کو پورب اور اوتر مین تابعدار کرے لیکن وہ کبھی یہودیہ کی طرف نہین پلٹا کہ فقط اوسی مین شاندار پہاڑ ہوسکتے ہین اغلب یون ہے کہ یہ خبر ابھی ظہور مین نہین آئی آگی ظاہر ہوگی بعضی گمان کرتے ہین کہ فارس والے جو ترک کی سلطنت کے پوربی سرحد پر ہین اور روس والے جو ترک کی سلطنت کے اوتر مین ہین ترکون کے برخلاف ہوکر مل جاوینگے اور کنعان کی زمین مین روس والے اپنا خیمہ گاڑینگے بڑی نمایش سے اور لڑای کرینگے بڑے تندی سے اور وہان ایسی شکست کھاینگے جس سے اونکی سلطنت زیر و زبر ہو جایگی اب ہم کہتے ہین کہ یہ مطلب نہین بن سکتا وہ کا اشارہ اوسی شخص کی طرف ہے جسکا اوپر ذکر ہے جو شخص غضب سے نکلے گا وہی شخص پاک پہاڑ پر بہی خیمہ کہڑا کریگا کیا عجب ہے کہ یہ خبر اوس وقت کی ہو جسکا ذکر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مین آیا ہے کہ مسلمانون مین اور رومی نصرانیون مین صلح ہوگی اور دونون ملکر کسی اور دشمن سے لڑنے جاوینگے اور فتح پاوینگے یہانتک کہ ایک سبزہ زار مین اوترینگے جہان بہت ٹیلی ہون جو نصاریٰ مسلمانون کے ساتھہ ہونگے وہ بگڑ جائینگی اور مسلمان اونکے ہاتھون شہید ہوجاوینگے فرشتہ فرماتا ہے اور اوس وقت میکائیل وہ بڑا سردار جو تیری قوم کے فرزندون کی حمایت کے لئے کہڑا ہے اوٹھے گا اور ایسی تکلیف کا وقت ہوگا جو امت کے شروع سے لیکے اوس وقت تک کبھی نہوا تہا اور اوس وقت تیرے لوگون مین سے ہر ایک جسکا نام کتاب مین لکھا ہوگا رہائی پاویگا اور بہتیرے اونمین سے جو زمین پر خاک مین سو رہے ہین جاگ اوٹھینگے بعضے ہمیشہ کی زندگی کی لیے اور بعضے رسوای اور ہمیشہ کی ذلت کے لیے اور جو دانا لوگ ہین آسمان کے

بارہواں باب

چمک کے مانند چمکینگی اور وہی جن کی کوشش سے بہوتیرے صادق ہوگئے ستارون کے مانند ہمیشہ
اور ہمیشہ تک آے ایمان والو پادری طامس اسکاٹ کو دیکھو اوپر جو فقط بادشاہ کا لفظ تھا وہان
اقرار کرچکا کہ دکھن کے بادشاہ سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے نائب مراد ہین اب جو
بیان صاف اوس وقت مین ایمان اور علم کے پہیلنے کی بشارت ہے اسلئی اوس وقت کے
لفظ کا اشارہ دور دور تک لئی جاتا ہے اور لکہتا ہے کہ میکائیل سے یہان فرشتہ مراد نہین ہے
بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہین پہر کمال بے انصافی سے لکہتا ہے کہ یہ جو اوسوقت کا لفظ
ہے اسی اگر انٹیوکس کے ظلم کا زمانہ مراد ہے تو یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیونکو
ظالمون سے بچانیکے لیے کہڑے ہونگے اور اگر وہ وقت مراد ہے جسوقت رومیون نے
یروشالم کو برباد کیا تو یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہڑے ہوے اپنی لوگون کی خلاصی
کے واسطے اور اون مصیبتون کے شروع ہونے سے پہلے انجیل کی خوشخبری کو پہیلا دیا اور یہ جو
فرمایا ہے کہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ویسا کبہی نہوا تہا یہ بات انٹیوکس کے ظلم پر مطابق نہین
پڑتی کیونکہ بہت بڑی اور دیر تک رہنی والی مصیبتین اسی بہی بڑی اور اسے بہی زیادہ ہونے
والی گذری ہین اور اگر ہم یون سمجہین کہ یہان اون سب تکلیفون کا ذکر ہے جو یہودیون پر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک گذرین اور جو آگی گذرینگی جب تک حضرت عیسیٰ
علیہ السلام پر ایمان نلاوین تو بیشک مصر والون کے ظلم کی تکلیفین اور قید بابل کی مصیبتین
اور سب مصیبتین شروع سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے تک ان مصیبتون کے سامنے
بہت ہلکی ہین لیکن حواریون کے زمانہ مین اور اوس وقت سے ہر زمانی مین کچہہ یہودی ایسے
بہی ہین جو اپنی بے ایمانی سے اور اوس سزاسے جو اونکو دیگئی بچائیگئی ہین بلکہ پہلے وقت کے
بے ایمان آدمی اسلئی بچائی گئی کہ مقرری وقت پر اونکی نسل مین پسند کی ہوئی لوگ پیدا ہون
تو جو آدمی اللہ کے بہیدون کو کتاب مین پاتا ہے اور ان خبرون کا ظہور دیکہتا ہے وہ نجات
پاتا ہے اب ہم کہتے ہین کہ میکائیل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مراد لینا پادریون کی زبردستی
ہے ہم محمدیون کے نزدیک بیشک میکائیل ایک بڑے فرشتہ کا نام ہے جو اللہ کے حکم سے ایماندارونکو
کی مدد کرتے ہین باقی رہا اوسوقت کا لفظ سو یہ بات کہلی ہوئی ہے کہ یہ اشارہ اوسی وقت کی

طرف ہے جسکو اوپر کی آیت مین آخر کا وقت کہا ہے اسوقت کا ذکر بہت نزدیک ہے رومیونکے ظلم کا ذکر دور ہے انٹیوکس کا ذکر اور زیادہ دور ہے یہان صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ جوج کس اور او ترکی بادشاہون کا زمانہ ہے اوسوقت مین اللہ تعالے کے حکم سے جناب میکائیل علیہ السلام ایمان دار اسرائیلیونکے فرزندون کی مدد کے لیے اوٹھہ کھڑے ہونگے اور جن لوگون کا نام اللہ نے ایمان والونمین لکھا ہے وہ محمدی دین مین آوینگے اور دنیا اور عقبیٰ کے عذابون سے نجات پاوینگے اور یہہ جو فرمایا کہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا جو کبھی نہوا تھا اسکا یہ مطلب کہ یہودیون پر رومیون کے ہاتھون بڑی مصیبت پڑی تھی ایسی مصیبت کے وقت مین اللہ نے بہت سے اسرائیلیون پر رحم کیا اور کفر سے چھوڑا کر اونکو نور ایمان کا دیا اسطرح کا بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کے چوتھے باب مین بھی ہوچکا ہے پہلے اسرائیلیون کی بڑی بڑی مصیبتون کی خبر دی ہے پھر فرمایا ہے کہ جسکا نام یروشلم کے زندون مین لکھا ہوگا وہ پاک کہلائیگا اور یہہ جو فرمایا کہ بہتیری اونمین سے جو زمین پر خاک مین سور ہے ہین جاگ اوٹھینگے اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہے کہ ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہان قیامت عام کا ذکر ہے یعنے قبرون سے سب لوگون کے اوٹھنے کا اور ایک معنی جاگ اوٹھنے کے یہ بھی ہین کہ یہودیون کو انٹیوکس کی ظلم سے نجات ہوگی دوسرے یہ معنے کہ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاوینگے یا یون کہو کہ یہ پہلی قیامت کا ذکر ہے جسکا ذکر جناب یوحنا نے کیا ہی فائدہ جناب یوحنا اپنے مکاشفات کے بیسوین باب مین فرماتے ہین کہ مینے اونکی روحون کو بھی دیکھا جنہون نے عیسیٰ علیہ السلام کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا وہ زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتھہ ہزار برس تک بادشاہی کرتے رہے یہہ پہلی قیامت ہے مبارک اور مقدس وہ جو پہلی قیامت مین شریک ہے اسکے بعد پھر یہ بیان ہے کہ اس ہزار برس کے بعد یاجوج ماجوج نکلین گے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اگر یہ معنے سمجھے جاوین کہ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاوین گے تو اسکا کیا مطلب ہوگا کہ بعضے رسوائی اور ذلت کے لیے جاگین گے اگر یون کہین کہ بعضے لوگ ظاہرداری کے عیسائی ہوجاوینگے اور بعضی دل سے ایمان لاوینگے تو بھی یہ معنے بن نہین سکتے کیونکہ زبانی اقرار کو جاگنا نہین کہہ سکتے اور اگر وہ مطلب سمجھا جاوے جو جناب یوحنا نے لکھا ہے تو روحون کی قیامت اور

چیز ہے اور یہ اور بات ہے کہ جو خاک مین سورہی ہین وہ جاگین گے اور انجیل کے محاورے کے موافق یہان
عام قیامت کا ذکر ہے مردون کی قیامت اور عدالت کے دن اور ہمیشہ کے بدلے کی یہ پیش خبری ہے
اور ہمیشہ کی رسوائی جو شریرون کی قسمت مین ہوگی اور جن لوگون نے اورون کو سچا دین سکھلایا وہ
خوب روشن ہونگے اسی محمدی بہائیو ہماری نزدیک تو یہ محمدی وقت کی بشارت ہے اگر قیامت کا ذکر
ہوتا تو یون ہوتا کہ جتنے لوگ خاک مین سورہے ہین سب جاگینگے تب البتہ قیامت کی خبر ہوتی یہان تو یہ
لفظ ہے کہ بہتیرے اونمین سے جو خاک مین سورہے ہین اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ سب نہین بلکہ بہت
سے قبرون کی سونے والے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جاگ اوٹھینگے سو ہمارے پیغمبر
برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جو جو لوگ قبرون مین سوتے تھے اونمین سے بہت سے
جاگ اوٹھے دیکھو معراج کی رات مین اسرائیلی پیغمبرون نے اور سب پیغمبرون نے مسجد بیت المقدس
مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہے اور پہر ہر زمانہ مین پیغمبرون کی اور اولیاؤن
کی پاک ارواحون سے بہت سے محمدی اولیاؤن نے تعلیم پائے اور طرح طرح کی فیض پائی اور
جو برے لوگ ہین اونمین سے بہوتیرے اس آخری زمانہ مین جاگ اوٹھے بہت سے پلید ارواحین
دنیا مین ظاہر ہوئین ہین اور بہت لوگون کو اونسی طرح طرح کی ایذائین پہونچ رہی ہین اللہ تعالے
اونکو اپنے پاک بندون کے ہاتون بڑی بڑی سزائین دے رہا ہے اور جابجا اونکو ذلیل اور
رسوا کر رہا ہے یہ نمونہ قیامت کا ہے کہ آخری وقت مین اللہ نے ارواحون کو اس دنیا مین
ظاہر کردیا کہ دیکھو انہین ارواحون کو اللہ اونکے جسم مین ڈال دیگا اور زندہ کرکے اوٹھا
کھڑا کریگا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین علم والے لوگ اس طرح روشن
ہوگئے جس طرح آسمان سورج کے نور سے روشن ہوتا ہے اور جنہون نے اورون کو ایمان
سکھلایا اونکی روشنی ستارون کی طرح قیامت تک پہیلی ہوئی ہے ظاہر یون ہے کہ جناب یوحنا کو
بہی اللہ تعالی نے محمدی امت کے ہزار برس دکھلائے کہ اس زمانے مین اون ارواحون کو جنکو
راحت اور عیش اللہ دیگا جو حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت پر قایم رہے اور ظالمون کے ہاتھون
شہید ہوے فرشتہ فرماتا ہے اور تو اے دانیال ان باتون کو بند کر رکھہ اور کتاب پر آخر کے وقت
تک مہر کر رکھہ بہوتیرے اودہر اودہر دوڑینگی اور سمجھ زیادہ ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ

اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ پیش خبری بہت کم سمجھی جاویگی آخر زمانہ تک جبتک کہ یہ پیش خبریان پوری ہون
سو دانیال علیہ السلام کی پیش خبریان بہت مشکل ہین اونکی مشکل ہونیکا ہمیشہ علم والون نے اقرار کیا
ہے اور یہ پیش خبریان پوشیدہ لفظون کی طرح رہی ہین اور یہ جو فرمایا کہ بہت لوگ ادہر اودہر دوڑینگے
اور سمجھ زیادہ ہوگی سو اس اخیر زمانہ مین بہت لوگون نے تاریخ کی کتابون کے اندر تلاش کرنے
مین بڑی بڑی محنتین اوٹھائی ہین کہ جو پیش خبریان پوری نہین ہوئین اونکو دریافت کرین
اور کتابون سے مقابلہ کیا ہے تاکہ پیش خبریون کا مطلب صاف کھلجاوے جسقدر دن بدن
ان خبرونکا زیادہ ظہور ہوتا جاویگا مطلب زیادہ کھلتا جاویگا اور جو لوگ آگے پیدا ہونگی وہ بہت
تعجب کرینگے اور ہم سے زیادہ تعلیم پاوینگے اور آیندہ زمانہ مین جو لوگ دین مین بہت چالاک ہونگی
وہ انجیل کو اور زیادہ پھیلاوینگے اس طرح سے یہ پیش خبری پوری ہوگی کہ سچی لوگون کا علم زیادہ
ہوجاویگا اسی باب کی چالیسوین آیت مین فرمایا تہا کہ آخر وقت مین دکھن کا بادشاہ اوسپر ریلی
گاوہان جتنے اقرار کیا کہ دکھن کے بادشاہ سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی نائب مراد
ہین اور یہان فرمایا کہ آخر وقت تک ان باتون پر مہر کر رکھ تو یہان بہی آخر وقت اوسی محمدی وقت
کو فرمایا ہے اور مطلب یہ ہے کہ ان خبرون کا مطلب اوس وقت تک لوگون پر نہین کھلیگا
جب آخر وقت مین ان خبرون کا ظہور ہوگا جب مطلب کھلجاویگا سو محمدی وقت مین عقلمندون
نے ان سب پیش خبریونمین خوب غور کی اور علم والون کے پاس ہر طرف دوڑی اور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین وہ نشانیان خوب طرح دیکھ لئی تب دین محمدی مین داخل ہوے
اور اوسوقت سے آجتک بہت سے توریت اور انجیل کے پڑہنے والے ان پیش خبریون مین غور
کرکے اصل مطلب سمجھکی محمدی ہوتے جاتے ہین مطلب پیش خبریونکا دن بدن زیادہ کھلتا جاتا ہے
دیکھو اس زمانہ مین جو ہمنے ان پاک کتابون کو بہت مدت تک غور سے دیکھا کسقدر محمدی
بشارتین ظاہر ہوئین اور علم زیادہ ہوا یا اللہ ہمکو اسیطرح ایمان اور علم مین ترقی رہے آمین
جناب دانیال علیہ السلام فرماتے ہین اور مجھ دانیال نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ دو اور
کھڑے تھے ایک دریا کی کنارے کی اسطرف دوسرا دریا کی کناری تہے اوسطرف اور ایک نے
اوس شخص سے پوچہا جو کتان کا لباس پہنی تہا اور دریا کی پانیون پر تہا کہ یہ عجایب چیزین

کتنی مدت کے بعد انجام تک پہونچینگی اور مینے سنا کہ اوس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تہا جو دریا کے
پانیون پر تہا اپنا داہنا اور اپنا بایان ہاتہ آسمان کی طرف اوٹہا کر اوسکی جو ہمیشہ جیتا ہے قسم کہائی اور
کہا کہ ایک مدت اور مدتون اور آدہی مدت تک ہین گی اور جب وہ پورا کر چکیگا او مقدس لوگونکا
زور کہو دیگا یہ سب چیزین پوری ہونگی اور مینے تو سنا پر نہین سمجہا تب مینے کہا ای میرے خداوند
ان چیزونکا انجام کیا ہوگا اوس نے کہا ای دانیال تو اپنی راہ چلا جا کہ یہ باتین آخر کے وقت تک
بند اور سربمہر رہین گی اور بہت لوگ پاک کیے جائینگے اور سفید کیے جائینگے اور آزمائے جائینگے لیکن
شریر شرارت کرتے رہین گی اور شریرون مین سے کوئی نہ سمجہے گا اور سمجہدار لوگ سمجہین گی پادرے
طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ زمانہ جسکا یہان ذکر ہے یہ وہی زمانہ ہے جسکا ہم پہلے ذکر کر چکے اور جو
جناب یوحنا کے حال مین آویگا اس زمانہ سے ساڑہی تین برس یا بارہ سو ساٹہ دن ظاہر ہوتی
ہین اور یہ گنتی اوسوقت سے شمار کی جاتی ہے جسوقت سے وہ بادشاہ جسکی پیش خبری کی گئی ہے
پاک لوگون کے زور کو پہیلانے لگا یہانتک کہ یہ پہیلانا ختم ہو چکیگا یہ زمانہ اوسوقت سے شمار
کرنا نچاہیے جسوقت رومیون نے یروشالم کو برباد کیا اور اوسکے بعد یہودی تتر بتر ہوگئے
کیونکہ اوسوقت اونکا پاک ہونا موقوف ہو گیا تہا لیکن اوسوقت سے شمار کرنا چاہیے جب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے مخالفون نے سچی عیسائیون کے زور کو پہیلانا شروع کیا آمی محمدی بہائیو حضرت
دانیال علیہ السلام نے اوس فرشتہ سے پوچہا کہ یہ عجائب چیزین یعنے جن کا اوپر ذکر ہے کہ سمجہ
والے لوگ اور ایمان کے پہیلانے والے لوگ خوب طرح دنیا مین روشن ہونگی ایسا نورانی زمانہ
کتنی مدت تک رہیگا فرشتہ نے جواب دیا کہ ایک مدت اور مدتون اور آدہی مدت تک ان
باتون کا ظہور رہیگا اسکا مطلب جناب یوحنا کے مکاشفات کے بارہوین باب سے خوب کہل گیا اونکا
خلاصہ یہ ہے کہ جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مینے ایک عورت کو بڑے شان وشوکت سے دیکہا اوس سے
ایک لڑکا پیدا ہوا جو لوہی کے عصا سے سب قومون پر حکومت کریگا اور وہ لڑکا اللہ کے اور اوسکے
تخت کے آگی اوٹہا لیا گیا اور شیطان جا کہڑا ہوا کہ اوسکے بچی کو نگل جاوے اور وہ عورت
بیابان مین جہان اللہ نے اوسکی جگہہ تیار کی تہی بہاگ گئی تاکہ وہان ایک ہزار دو سو ساٹہ دن
تک اوسکی پرورش کرین پہر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اوسکے فرشتے شیطان سے لڑی

اور ابلیس نکالا گیا اور زمین پر گرایا گیا اور اوسکے ہر کاری بہی اوسکے ساتھہ گرائی گئی اور آسمان پر اونکی پہر جگہہ نہ ملی جناب یوحنا کے بیان سے حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب کا مطلب کہل گیا پادری لوگ یہان دن سے برس مراد لیتے ہین تو ایک مدت سے ہزار برس مراد ہین اور مدتون سے دو مدتین یعنے دو سو برس مراد ہین اور آدہی مدت سے ساٹھہ برس مراد ہین جو ایک سو کے آدہی سے کچہہ زیادہ ہین یہ جو مدت بارہ سو ساٹھہ برس کی ہے اسکا شروع جناب سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی وقت سے ہے حضرت یوحنا کے کلام مین ہجرت کا اشارہ پایا جاتا ہے یہ مدت دین محمدی کی ترقی کی ہے پادری اس مدت کا شروع اوس بادشاہ کے وقت سے ٹہراتا ہے جسکی پیش خبری اوپر ہو چکی یعنے قسطنطین بادشاہ جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے تین سو برس پہلی تہا اور پادری اس بات کا بہی اقرار کر چکا ہے کہ گیارہوین باب کی چہتیسوین آیت مین جس بادشاہ کے زمانہ کو غضب اور قہر کا زمانہ فرمایا تہا وہ زمانہ قسطنطین اور اوسکے مذہب والون کا ہے اب یہان جو ایمان کی بہت بڑی روشنی پہیل جانے کی بشارت ہے یہان بہی پادری کہتا ہے کہ اس مدت کا شروع بہی اوسی بادشاہ کے وقت سے ہے جسکی ہجو اوپر ہو چکی ہے اسی لئے پادری لکہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے برخلاف لوگون نے سچی عیسائیون کا زور پہیلایا پادری کا مطلب یہ ہے کہ قسطنطین اور اوسکے مذہب والے اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی راہ پر نہ تہے مگر آپکا نام تو لیتی تہے اسباعث سے پاک لوگون کو بہی زور ملا یا اللہ پادریون کو سیدہی عقل دے کہ اس کہلی نشانی کو دیکہین کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو فرشتی نے خبر دی تہے کہ میکائیل تیری قوم کی مدد کرے گا اور میکائیل کی مدد کے وقت کی نشانی حضرت یوحنا نے یہ تبلائی کہ میکائیل علیہ السلام اور اونکی ساتھہ کے فرشتے شیطان سے لڑے اور شیاطین کو آسمان سے گرا دیا یہ کہلی نشانی محمدی وقت مین ظاہر ہوئی آسمان سے آگ کے شعلی بہت کثرت سے آنے لگے اور جنون مین اور جنون کے آشناؤن مین ہر طرف غل پڑ گیا جنون نے جا بجا اقرار کیا کہ اب ہم آسمان تک جا کر فرشتون کی باتین سننے نہین پاتے وہان سے ہمپر آگ کے شعلی برستی ہین قسطنطین کے وقت مین ہرگز یہ نشانی ظاہر نہین ہوئی صاف ثابت ہوا کہ وہ میکائیل کی مدد کا وقت یہی محمدی وقت ہے دیکہو اوس وقت کا یہ پتا دیا کہ جب وہ پورا کر چکیگا اور پاک لوگون کا زور رکہو دیگا یہ سب چیزین پوری ہونگی سو ایسا ہی ہوا جب قسطنطین والون کے

ظلم کی مدت جو اللہ نے مقدر مین لکھی تہی وہ پوری ہو چکی اور ایمان والے بالکل بے زور ہو گئے ایسے وقت
مین اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا پہر فرمایا کہ یہ باتین آخر وقت تک سربمہر رہین گی
اور بہت لوگ پاک اور سفید کئی جاوین گی اور آزمائی جاوین گے لیکن شریر شرارت کرتے رہین گے
اور شریرون مین سے کوئی نہ سمجھے گا پر عقلمند لوگ سمجہین گی سو ایسا ہی ہوا جب وہ آخری زمانہ آیا ان
محمدی بشارتون کا مطلب عقلمند یہودیون نے اور عقلمند نصرانیون نے سمجہا اور محمدی ہو گئے
اور گناہون سے پاک ہوئی اور اللہ کی راہ مین آزمائی گئی اونہون نے بڑی بڑی مصیبتین اللہ
کی راہ مین اوٹہائین لیکن شریر اب تک شرارت کر رہے ہین اور صاف صاف باتون کا مطلب بدل
رہے ہین فرشتہ فرماتا ہے اور جسوقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائیگی اور وہ مکروہ چیز جو خراب
کرتی ہے قائم کی جائیگی ایک ہزار دو سو نوی دن ہونگی مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار
تین سو پینتیس روز تک آتا ہے اور تو اپنی راہ چلا جا جب تک کہ وقت اخیر آوے کہ تو چین کرے گا
اور اپنی میراث پر اخیر کے دنون مین اوٹہ کہڑا ہوگا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان پادری
لوگ دن سے برس مراد لیتے ہین تو مطلب یہ ہوا کہ جسوقت سے مسجد بیت المقدس مین اللہ کی
بندگی موقوف کیجائیگی اور بت پرست لوگ ناپاک چیز کو وہان رکہدینگی اوسوقت سے جب بارہ سو
نوی برس گذرینگی اوسوقت خوشی کی بات ہے اور پہر جب پینتالیس برس اور گذرینگی اوسوقت
بہت بڑی خوشی اور چین کا وقت ہے سو اوپر ثابت ہو چکا کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے پہلے
انٹیوکس بادشاہ بت پرست نے مسجد بیت المقدس کے اندر قربانی کی جگہہ پر سور کا گوشت چڑہایا
اور ہزارون آدمیون کو قتل کیا پہر دو برس بعد مسجد مین قربانی کے مقام کو جبوپٹر اولمپس کی
پوجا کے لئی مقرر کیا اور جب پہلی بار قربانی روزمرہ کی موقوف کی گئی اور سور کا گوشت قربانی
کے مقام پر چڑہایا گیا اوسوقت سے سن عیسوی کے شروع تک ایک سو ستر برس ہوے پہر پانسو
ستر برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے جب آپ چالیس برس کے ہوے اللہ نے آپ پر
قرآن اوتارنا شروع کیا پہر تیرہ برس بعد آپ مدینہ مین تشریف لائے اوس وقت سے جب سولہوان
برس تہا آپکے خادمون نے مسجد بیت المقدس کو آباد کیا پہر آپکے مدینہ مین تشریف لانے سے جب
چار سو چھانوان برس تہا فرنگیون نے شہر یروشالم پر قبضہ کر لیا اور مسجد بیت المقدس مین ستر ہزار

سے زیادہ مسلمانون کو قتل کیا اسوقت تک انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے بارہ سو پچاسی برس ہوئے
اب اسکے بعد جو اللہ نے محمدیون کی مدد فرمائی اوسکا حال سنو ابن اثیر جزری رح تاریخ کامل مین لکھتے
ہین کہ اسی سال مین یعنے سن بانوے مین جب مصر والون کو بیت المقدس والون کی مصیبت کی
خبر پہونچی افضل جو لشکرون کا سردار تہا اوسنے فوجین جمع کین اور عسقلان کیطرف چلا اور فرنگیون
کی فوج نے مسلمانون کو قتل کیا اور افضل بہاگکر عسقلان مین داخل ہوا اور مصر مین آیا پہر سن ترانوی
کے احوال مین لکہا ہے کہ ذیقعدہ کے مہینے مین کمشتکین نے ملطیہ کے قریب بمیند فرنگی کو قید کرلیا اور وہ
پانچ ہزار کی فوج لیکر آیا تہا پہر اور فرنگی بمیند کے چہوڑانے کے لئی آئے اور مسلمانون کو قتل کیا کمشتکین
اون سے لڑا فرنگی تین لاکہہ تہے اونمین فقط تین ہزار بچے اور بہاگے اور کمشتکین ملطیہ کا حاکم ہوگیا
پہر انطاکیہ کے فرنگی آئی اونہون نے بہی شکست کہائی پہر سن چورانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ کندفری
فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تہا وہ شہر عکہ کے طرف چلا جو شام کے کنارے پر ہے اوسکو ایک تیر لگا وہ
قتل ہوگیا تب اوسکا بہائی بغدوین بیت المقدس کی طرف چلا ملک دقاق جو دمشق کا حاکم تہا اوسکو
یہ خبر پہونچی وہ فوج لیکر آیا اوسکو اللہ نے فرنگیون پر فتح دی اور اسی سال مین فرنگیون نے جزیرہ
کے شہرونمین سے سروج کو لیلیا اور وہان کے بہت لوگون کو قتل کیا اور لوٹ لیا اور اسی سال
مین فرنگیون نے شہر حیفا جو عکہ کے قریب ہے لیلیا اور ارسوف کو امان دیکر لے لیا اور لوگون کو
وہان سے نکال دیا اور قیساریہ کو تلوار کے زور سے لے لیا اور وہان کے لوگون کو قتل کیا اور لوٹ
لیا پہر سن پچانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ اس سال مین کمشتکین نے بمیند فرنگی حاکم انطاکیہ کو
ایک لاکہہ اشرفی لیکر چہوڑ دیا اور فرنگیون کا سردار جو رہا کا حاکم تہا اوسنے بیروت کو گہیر لیا
جو شام کے کنارے پر ہے پہر وہ چلا گیا اور رجب مین مصر کی فوجین عسقلان کی طرف چلین تاکہ شام کے
باقی شہرون کو فرنگیون سے بچاوین بردویل جو بیت المقدس کا حاکم تہا وہ آیا اور اون سے لڑا
اللہ نے مسلمانون کو فتح دی فرنگی بہاگی اور بہت قتل ہوی پہر سن چہیانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ افضل
جو مصر مین لشکرون کا سردار تہا اوس نے فرنگیون سے لڑنے کے لئے فوج بہیجی رملہ اور یافہ کے
درمیان مین لڑائی ہوئی مسلمان بہاگے پہر افضل نے اپنے بیٹے کو بہیجا رملہ کے قریب فرنگیون
سے لڑائی ہوی فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوئے بغدوین اونکا سردار چہپ رہا اور یافہ کیطرف

چلا گیا اور یہ سال تمام ہوا اور فرنگیون کے ہاتھ مین بیت المقدس اور فلسطین تہا سوا عسقلان کے اور اونہین کے ہاتہ مین یافہ اور ارسوف اور قیساریہ اور حیفا اور طبریہ اور لاذقیہ اور انطاکیہ تہا اور جزیرہ مین رہا اور سروج اونکے ہاتھ مین تہا پہر سن ستانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ اس سال مین شہر جبیل کو لے لیا اور وہان کے لوگون کو طرح طرح کا عذاب دیا پہر شہر عکہ کو تلوار کے زور سے لے لیا اور وہان کا حاکم دمشق کو چلا گیا پہر مصر کی طرف چلا گیا پہر لکہا ہے کہ مسلمانون کے بادشاہ چونکہ آپس کی لڑائیون مین مشغول تہے اور مسلمانون مین پہوٹ پڑی ہوئی تہی اس سے فرنگیون کا کام بن پڑا اور حران کے حاکم نے وہان اپنا ایک نائب چہوڑ دیا اور آپ باہر گیا اوس نائب نے حران مین بہت لوگون کو قتل کیا اور ایک ترکی کو لشکر کا سردار کیا اوسی ترکی نے اوسکو قتل کیا اوسوقت فرنگیون نے آکر حران کو گہیر لیا جب معین الدولہ سقمان اور شمس الدولہ جکرمش نے یہ سنا اور اون دونون کے آپس مین لڑائی تہے تب ایک نے دوسرے کو حران کی تدبیر کے لئی بلایا اور ایک نے دوسرے کو خبردار کیا کہ مین اللہ کے واسطے اور اوسکے انعام کے واسطے اپنی جان دینے پر تیار ہون پہر وہ دونون آپس مین اتفاق کر کے چلے اور دونون خابور پر اکہٹے ہوے اور فرنگیون سے لڑنے چلے اور نہر بلیخ پر لڑائی ہوئی مسلمانون نے فرنگیون کو جسطرح چاہا قتل کیا فرنگی بہاگ گئی جب فرنگی بہاگے ترکمانیون کو لوٹ مین بڑا مال ملا اور بردویل جو رہا کا حاکم تہا چند سردارون کے ساتہ بہاگا تہا سقمان کی فوج مین کا ایک ترکمانی آیا اور اوس نے اون لوگون کو پکڑ لیا اور بردویل کو سقمان کے خیمون مین لایا اوسوقت سقمان اپنے ساتہ والون کو لیکر بیند کی تلاش مین گیا ہوا تہا تب جکرمش کے فوج والون نے کہا کہ سقمان والون نے فرنگیون کی لوٹ کا بڑا مال پایا اونہون نے جکرمش سے کہا کہ جب یہ لوگ لوٹ کا مال لے چلے اور ہم نہ لے چلے تو لوگون کے نزدیک اور ترکمان والون کے نزدیک ہماری کیا عزت ہوگی جکرمش سے کہا کہ ان سردارون کو پکڑ لو اوس نے لوگ بہیجے اور فرنگیون کے سردار کو سقمان کے خیمون مین سے پکڑ لیا جب سقمان پلٹ کر آیا اوسکو بڑا رنج ہوا اوسکے ساتہ والے لڑائی کے لئے سوار ہوی اوس نے اونکو روک لیا اور کہا جب ہمارے آپس مین پہوٹ پڑ گئی تو مسلمانون کو اس جہاد کی اتنی خوشی نہین ہوگی جتنا اس پہوٹ کا غم ہوگا اور مین ایسا نہین کرون گا کہ اپنی جلن مٹانے کے لئے مسلمانون کے بعیبت دشمنون کو خوش کرون سقمان نے اوسیوقت

کوچ کیا اور نئی قلعی فرنگیون سے کے فتح کئے اور جگرمش حران کے طرف چلا گیا اور اوسپر قبضہ کرلیا اور وہان اپنا نائب
بٹھا کر رہا کیطرف گیا پندرہ دن اوسکو گھیرے رہا اور موصل کیطرف پلٹ گیا اور فرنگیون مین جو قتل ہوئے
وہ بارہ ہزار کی قریب تھے اے ایمان والو یہ جو ستانوان برس ہے اس سال تک انٹیوکس کے ظلم کے دن سے
ایک ہزار دو سو نوے برس ہوتے ہین اسی سال کا حضرت دانیال علیہ السلام نے ذکر کیا ہے اگرچہ اس
سال سے پہلی بھی فرنگیون پر کچھ کچھ جہاد ہوتا رہا مگر یہ جہاد جو عثمان اور جگرمش نے آپس مین میل کرکے کیا
اور آپس کی پھوٹ کو مٹایا یہ جہاد اللہ کی نزدیک بہت مقبول ہوا اس جہاد کے وقت کا حضرت دانیال
علیہ السلام نے پہلے سے پتا بتلایا یہ بیان پادریون کے اوس قول کے موافق ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیدایش سن پانسو ستر عیسوی مین ہے پھر ابن اثیر لکھتے ہین کہ چھٹی صدی کے تیسرے برس مین فرنگیان
نے طرابلس اور بیروت پر قبضہ کرلیا اور جبیل اور بانیاس کو بھی لے لیا اور چوتھے برس مین ایک قلعہ جو
حلب کے قریب تھا فرنگیون نے اوسکو لے لیا اور دو ہزار آدمیون کو قتل کیا اور شہر صیدا پر بھی قبضہ
کرلیا پانچوین برس فرنگی لوگ اندلس پر فوج لے چلے اندلس کے حاکم نے اونپر خوب جہاد کیا فرنگی بھاگی
اور بہت قتل ہوئے ساتوین برس دمشق کے حاکم نے موصل کے حاکم امیر مودود کو فرنگیون کے ظلم کا
حال کہلا بھیجا امیر مودود فوج لیکر آئے ادھر سے بغدوین فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تھا فوج لیکر نکلا
دریای طبریہ کے پاس بڑا جہاد ہوا فرنگی بھاگی اور بہت قتل ہوئے مسلمان بیسان کی طرف چلے اور
عکہ سے بیت المقدس تک فرنگیون کے شہرونکو لوٹا اور امیر مودود دمشق مین آئے جمعہ کے نماز
کی بعد ایک باطنی فرقے والے نے اونکو شہید کیا جاننا چاہیے کہ یہ جہاد بہت بڑا جہاد ہے کیونکہ
جس فرنگی نے شہر یروشالم یعنے بیت المقدس پر غلبہ کرلیا تھا اوسپر بہت بڑا جہاد ہوا وہ جو
دوسرا قول ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سن پانسو ساٹھ عیسوی مین ہے اوسکے
موافق انٹیوکس کے ظلم سے بارہ سو نوے برس اسی سال تک ہوتے ہین جسکی حضرت دانیال علیہ السلام
نے خبر دی ہے ابن اثیر رح لکھتے ہین کہ نوین برس رفینہ جو ملک شام مین ہے فرنگیون نے لے لیا
دمشق کے حاکم نے اونپر خوب جہاد کیا تیرہوین برس حلب کے حاکم نے فرنگیون پر خوب جہاد کیا
فرنگی بہت قتل ہوئی کچھ تھوڑے سے بچے چودہوین برس پھر اون پر جہاد کیا اور فتح پائے سترہوین برس افرنقیہ
مین فرنگیون پر خوب جہاد ہوا اٹھارہوین برس فرنگیون نے شہر صور لے لیا تیئیسوین برس

فرنگیون نے دمشق کو گھیرا اون پر خوب جہاد ہوا اور بہت قتل ہوئی چونتیسوین برس عماد الدین زنگی نے حلب کے قریب فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور بہت قتل ہوئی ستائیسوین برس وہ فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تہا حلب کے علاقہ کیطرف فوج لیکر چلا اون پر خوب جہاد ہوا اگر مسلمان بہاگے پہر مسلمان فوج لیکر آئے اور بہت فرنگیون کو قتل کیا پہر کچہہ فرنگی حلب کے علاقہ مین آئے پہر مسلمانون نے اون کو خوب طرح قتل کیا تیسوین برس حلب کے حاکم نے لاذقیہ کے علاقہ مین جاکر فرنگیون پر خوب جہاد کیا اور شہر لاذقیہ کو ویران کیا اکتیسوین سال رجب مین دمشق کے لشکر نے شام کے طرابلس کے طرف جاکر فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور شوال مین حمص سے مسلمانون کی فوج آئی اور ایک قلعہ جو حماۃ کی قریب تہا وہان فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور ہر طرف سے قتل ہوئی سینتیسوین برس فرنگیون نے مغرب کے طرابلس کو گھیر لیا اون پر عربون نے خوب جہاد کیا فرنگی بہت برے حال سے بہاگے اور بہت قتل ہوئے اکتالیسوین برس فرنگیون نے مغرب کا طرابلس تلوار کے زور سے لے لیا اور اسی سال مین اتابک عماد الدین زنگی کو اونکے ایک غلام نے شہید کیا بیالیسوین برس نور الدین محمود جو زنگی کے بیٹے تہے اور حلب کے حاکم تہے فرنگیون کے شہر مین داخل ہوئے اور شہر ارتاح کو تلوار سے فتح کیا اور مابولہ اور بصرفوت اور کفرلاثا کو گھیر لیا اور اونکی باپ زنگی کے قتل ہونے کے بعد فرنگیون نے گمان کیا تہا کہ جو اوس نے لی لیا ہے وہ ہم پہر لے لین گے جب نور الدین کی پہلی پہل کے معاملہ مین یہ بہادری دیکہی تب فرنگی ناامید ہوئی اے ایمان والو اگرچہ جہاد پہلے بہے فرنگیون پر ہوتا رہا مگر نور الدین بادشاہ نے جب اس صدی کے بیالیسوین برس جہاد شروع کیا اونہون نے برابر جہاد کا تار باندہ دیا یہ بادشاہ ہمیشہ جہاد مین مشغول رہے اور شاعرون نے اپنے شعرون مین اون کے جہاد کی بڑی بڑی تعریفین کین پہر اون کے مرنے کے بعد صلاح الدین بادشاہ برابر جہاد کرتے رہے یہانتک کہ اس چہٹی صدی کے تراسیوین برس بیت المقدس کو جہوٹے عیسائیون سے چہین لیا اسی باعث سے حضرت دانیال علیہ السلام نے اس سال کی بڑی خوشی سنائی جس سال مین نور الدین بادشاہ نے جہاد شروع کیا وہ جو پانچوین صدی کا ستانوان برس تہا اوس برس تک انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے بارہ سو نوے برس ہوئی تہے وہ بارہ سو نوے برس اور یہ پینتالیس برس

ملکہ چھٹی صدی کے بیالیسوین برس تک پورے تیرہ سو پینتیس برس ہوے حضرت دانیال علیہ السلام نے
فرمایا تہا کہ مبارک وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن تک پونہچتا ہے دیکھو ایک
ہزار تین سو مین تیسوین برس بہت بڑا جہاد شروع ہوا یہ بیان اوس قول کے موافق ہے کہ جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سن پانسو ستر عیسوی مین ہے ابن اثیر لکھتے ہین کہ تینتالیسوین برس
فرنگیون نے دمشق کو گھیر لیا محمدیون نے خوب جہاد کیا جو لوگ جہاد کے لیے نکلے تہے اون مین سے
شیخ حجۃ الدین یوسف مغربی بہی تہے وہ بوڑہے اور علم والے اور دین دار تہے معین الدین جو شہر کا
سردار تہا اوس نے کہا آپ بوڑہے ہین آپ لاچار ہین ہم مسلمانون پر سے ان کافرون کو ہٹائی دیتے
ہین آپ پلٹ جائیے اونہون نے نمانا اور فرمایا کہ مین تو بیچ چکا اور مجہ سے خرید لیا گیا قسم اللہ کی مینے
اپنے بیپار کو پہیر نہین لیا اونکا مطلب یہ تہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے اللہ نے خرید لیا ایمان والون سے اونکی جانون کو اور اونکے
مالون کو اسکے بدلے کہ اونکی لیے جنت ہے وہ بزرگ آگے بڑہے اور فرنگیون سے لڑے یہانتک کہ قتل
ہوے اور فرنگیون کا غلبہ ہوا اور معین الدین نے سیف الدین غازی کو جو اتابک زنگی کے بیٹے تہے
مسلمانون کی مدد کے لیے بلایا تہا اونہون نے اپنی فوجون کو جمع کیا اور شام کیطرف آئے اور اپنے بہائی
نورالدین محمود کو حلب سے ساتھ لائے وہ سب شہر حمص مین اوترے اور فرنگیون کو دہمکیان کہلا
بہیجین وہ لوگ لڑنے سے رک رہے اور معین الدین نے بہی اونکو خوب دہمکایا اور خوف دلایا فرنگی
لوگ سیف الدین کے لشکرون کی کثرت سے ڈر گئے اور چلے گئے اور نورالدین اور معین الدین حصن
العزیمہ کیطرف چلے جو ایک قلعہ تہا اور فرنگیون کے قبضہ مین تہا ان دونون نے بڑی فوج لیکر اوس
قلعہ کو گہیر لیا اور اوس مین کے سب سوارون اور پیادون اور لڑکون اور عورتون کو پکڑ لیا اور
قلعہ کو ویران کر دیا اور زمین شام مین ایک جگہہ کا نام یغری تہا وہان فرنگی جمع تہے اور حلب کے
لوٹنے کا ارادہ رکہتے تہے نورالدین فوج لیکر چلے اور خوب جہاد کیا فرنگی بہاگے اور بہت قتل
ہوے مولانا جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکہتے ہین کہ نورالدین فرنگیون سے لڑتے رہے
اور مسلمانون کے جن جن شہرون پر اونہون نے غلبہ کیا تہا وہ شہر اونہون نے پہر لے لیے اور
نورالدین فرنگیون سے لڑنے مین مشغول رہتے تہے جہاد مین سستی نہین کرتے تہے ابن اثیر جزری

لکہتے ہین کہ چوالیسوین برس نورالدین نے فرنگیون کے ملک پر انطاکیہ کیطرف سے جہاد کیا اور قلعہ حارم کا قصد
کیا اور اوسکے کنارے کو ویران کیا پہر قلعہ انب کے طرف کوچ کیا اور اوسکو گہیر لیا فرنگی جمع ہوکر آئے اون پر
خوب جہاد کیا فرنگی بہت بری طرح بہاگے اور بہت سے قتل ہوے اور انطاکیہ کا حاکم برنس جو بڑا
سرکش تہا وہ قتل ہوا فرنگی پہر جمع ہوکر آئے نورالدین نے پہر اونکو بہگادیا اور قتل کیا اور قید کیا اور اس فتح پر
شاعرون نے نورالدین کی بہت تعریف کی اور مبارکباد دی کیونکہ برنس جو بڑا سردار تہا وہ قتل ہوا
اور اسی سال مین رجار فرنگی جو صقلیہ کا حاکم تہا اوس مین اور قسطنطینیہ کے بادشاہ مین بہت لڑائیان
ہوئین اور کئی برس تک رہین اس آپس کی لڑائی مین وہ مسلمانون سے غافل رہے اگر یہ نہوتا تو رجار
سارا ملک افریقیہ کا لے لیتا پینتالیسوین برس نورالدین نے قلعہ فامیا کا فرنگیون سے لے لیا اور وہ قلعہ
شیزر اور حمات کے پاس تہا اور بہت مضبوط تہا اور شاعرون نے نورالدین کی تعریف کی اور اس
فتح کا ذکر کیا چہیالیسوین برس نورالدین فوج لیکر جوسلین فرنگی کی شہرون کیطرف چلے اور وہ حلب کے
بائین طرف ہین اون شہرون کو لے لیا جوسلین بڑا بہادر تہا اوس نے بڑی فوج جمع کی اور نورالدین
کی طرف آیا اور لڑائی ہوئی اور مسلمان بہاگے اور بہت قتل ہوے اور قید ہوے نورالدین کی جاسوس
پہونچی اور جوسلین کو شکار کرتے مین پکڑ لیا اور وہ پکڑا ہوا آیا اور اوسکا پکڑا جانا بہت بڑی فتح تہے
کیونکہ وہ بڑا ڈہیٹ سخت دل اور مسلمانون کا بڑا دشمن تہا اور وہ جب قید ہوگیا نورالدین نے تہوڑے
مدت مین اوسکے قلعے لے لئی اور شاعرون نے اونکی تعریف کی سینتالیسوین برس پہر فرنگی جمع ہوکر نورالدین
کیطرف چلے اور نورالدین جوسلین کے شہرون مین تہے خوب لڑائی ہوئی فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوے
اور قید ہوے اڑتالیسوین برس رجار فرنگی نے شہر بونہ لے لیا اور فرنگیون نے ملک شام مین شہر
عسقلان لے لیا پہلے شہر والون نے خوب جہاد کیا اور فرنگیون کو بہگا دیا پہر آپس مین پہوٹ پڑی
ہر فرقہ کہتا تہا کہ فرنگیون کو ہمنے بہگا دیا اور یہ فتح ہمارے زور سے ہوئی آپس کے جہگڑے مین
لڑائی ہوئی کچہہ لوگ قتل ہوے فرنگی پہر پلٹ کر آئے اور شہر لے لیا اونچاسوین برس نورالدین
نے شہر دمشق کو وہان کے حاکم مجیرالدین سے لے لیا کیونکہ فرنگی وہان والون سے محصول لیتے تہے
نورالدین کو ڈر ہوا کہ اگر فرنگی دمشق کو لے لین گے تو مسلمان ملک شام مین رہ نہ سکین گے نورالدین
دمشق کی طرف چلے اور اوسکو گہیر لیا وہان کے حاکم مجیرالدین نے فرنگیون سے وعدہ کیا کہ مین تمکو

بہت مال دونگا اور شہر بعلبک تمکو دیدونگا اگر میرے مدد کروگے اور نورالدین کو ہٹا دوگے مگر نورالدین نے
جب دمشق کو گھیرا فرنگی سامان کرنے نہین پائے تھے کہ وہان کے لوگون نے شہر نورالدین کو سونپ دیا
اور مجیرالدین کو قلعہ مین گھیر لیا اور اوس سے کہلا بھیجا کہ دمشق ہمکو سپرد کردے اور اوسکو بہت جاگیرین دین
اور شہر حمص دیا اوس نے دمشق نورالدین کو سونپ دیا پھر قلعہ تل باشر کا جو حلب کے اوتر طرف تھا اور
بہت مضبوط تھا وہان کے فرنگی ڈر گئے اور کہلا بھیجا کہ ہم یہ قلعہ آپکو سونپتے ہین تب نورالدین نے اوسکو
لے لیا اکاونین برس نورالدین نے قلعہ حارم کو گھیر لیا یہ قلعہ انطاکیہ کے قریب تھا اس قلعہ کے فرنگیون نے
صلح کرلی ایک شاعر نے نورالدین کی تعریف مین شعر کہین باونوین برس ملک شام مین بڑے بڑے
بھونچال آئی اور قلعہ شیزر کا جو حمات کے قریب تھا وہان کا حاکم مرگیا اور اوسکے بیٹے حاکم ہوے اور نورالدین
خبر پہونچی کہ فرنگیون سے اور اون سے پیغام ہورہے ہین نورالدین کو نہایت رنج ہوا وہ قلعہ زلزلہ مین
ڈہی پڑا تھا نورالدین نے اوسکو لے لیا اور آباد کیا اور اسی سال مین نورالدین نے بعلبک اور اوس کا
قلعہ لے لیا اس جگہ سمجھنا چاہیے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش اگر سن پانسو ساٹھ عیسوی
مین ہے تو انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے اس سال تک تیرہ سو تیئیس برس ہوتے ہین تو حضرت دانیال
علیہ السلام نے اسلئے اس سال کی خوشی سنائی کہ اس سال مین جو مسلمان فرنگیون سے ملے ہوئے تھے
اونکا ملک نورالدین کے قبضہ مین آگیا تین برس پہلے دمشق کو بھی مسلمانون سے لے چکے تھے اب
قلعہ حمات کا بھی مسلمانون سے چھین لیا اسلام کو بہت بڑی قوت ملی اللہ اکبر ہر طرح سے محمدیون کے غلبہ
کی خوشی حضرت دانیال علیہ السلام نے سنائی ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ جو فرمایا کہ جسوقت سے
ہمیشگی قربانی موقوف کیجائیگی اور مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے قائم کی جائیگی یہ اشارہ کئی وقتون کی
طرف ہوسکتا ہے جب انٹیوکس نے اللہ کی عبادت کو روک دیا اور مسجد مین اپنے بتون کو رکھدیا پھر
لکھتا ہے کہ جب رومیون نے بیت المقدس کو برباد کیا اور وہان کی عبادت کو موقوف کیا اور اس
پاک شہر کو اسلئے چھوڑ دیا کہ بت پرستون سے آباد ہوا اوسوقت سے شمار کیا چاہیے پھر پادری لکھتا ہے
کہ ظاہر یون ہے کہ جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف ہین جب سے اونہون نے گرجا گھرمین
بت پرستی جاری کی اوسوقت سے یہ مدت شروع ہوی یہ اشارہ پادری کا اس طرف ہے کہ قسطنطین
نے اور اوسکے مذہب والون نے بت پرستی اور شرک پھیلایا پھر پادری لکھتا ہے کہ یہ مدت جو بارہ سو

نوسے برس کے ہے اس مدت کی بعد جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف ہین اونکی سلطنت جاتی رہیگی یہ پیش خبری اوسوقت کے ہے جب زمین خداشناسی سے بھر جاویگی بیشک یہ زمانہ نزدیک پہونچ رہا ہے اور کچھ دور نہین ہے ہم کہتے ہین کہ پادری کا پہلا قول بہت ٹھیک ہے اس مدت کا شروع بیشک انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے ہے آے پادریو تمنے خوب دیکھہ لیا کہ اوسوقت سے جب پورے تیرہ سو پینتیس برس گذر رہے محمدیون کو اللہ نے ملک شام پر اور وہان کے بڑے شہر دمشق پر غلبہ دیا پھر چالیس برس بعد شہر یروشلم جو بڑی برکت کا مقام ہے وہ اللہ نے محمدیون کو دیا ہای افسوس تمہارے عقل پر کہ تم اس پیش خبری کا ظہور دیکھکر محمدی نہوگئی اور تمنے جور و میون کے ظلم تک پھر قسطنطین کے وقت تک اس مدت کے شروع کو ہٹا دیا سو قسطنطین کے وقت سے بھی تیرہ سو سینتیس برس گذر چکے اور تین سو برس کے قریب اور گذر چکے اور تم ابھی تک اس جھوٹے خیال مین گرفتار ہو کہ ملک شام پر ہمارا غلبہ ہوجائیگا تب ان خبرون کا ظہور ہوگا فرشتے نے حضرت دانیال علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ تو چین کریگا اور اپنی میراث پر اخیر کے دنون مین اوٹھ کھڑا ہوگا پادری لکھتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ تو مرنے کے بعد آسمان پر پاک ارواحون مین چین کرے گا اور جب یہ پیش خبری پوری ہوگی اوسوقت تو شان دار نبی کیطرح یہ حال دیکھنے کو اوٹھ کھڑا ہوگا اے پادریو یہ پیش خبری پوری ہوچکی حضرت دانیال علیہ السلام سے فرشتے نے فرمایا تھا کہ تو اپنی میراث پر اوٹھ کھڑا ہوگا یعنی شہر یروشلم اور ملک شام جو تیری میراث ہے آخری دنون مین تیرے دین والے اس پاک زمین کو پاوینگے اور یہان نور ایمان کا پھیلاوینگے تو اوسوقت اس حال کے دیکھنے کو نہایت خوشی مین اوٹھ کھڑا ہوگا محمدی لوگ سب پیغمبرون کے ماننے والے ہین اونہون نے اس پاک زمین کو پایا تو خود حضرت دانیال علیہ السلام نے پایا اب یہ

بیان ہے کہ خسرو بادشاہ نے بابل کو فتح کیا اور یہودیون کو قید سے چھوڑ دیا اور مسجد بیت المقدس کی آبادی کا سامان کیا

پادری میتھر نے مفتاح الکتاب مین بابل کا بہت کچھ حال لکھا ہے پہلے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی پہلی اولاد نے یہ شہر طوفان کے تھوڑے عرصہ کے بعد بنایا اور اونکی پرپوتے نمرود نے اوسکو بڑہایا پھر بہت بادشاہون نے اوسکی مضبوطی اور رونق بڑہائی اور بخت نصر بادشاہ کے وقت مین اوسکی بڑی رونق تھی وہ دنیا کی عجائبات مین گنا گیا وہ شہر دریای فرات سے جو اوسکے درمیان اوتر

دو ٹکڑے ہو گیا دو حصہ ہو گیا ہے ان دو حصون کے گرد شہر پناہ کی ایک بڑی دیوار تھی اور اوسکے اندر
چوگوشہ احاطہ کا گھیرا اٹھایس کوس کا تھا دیوارین ستائیس فٹ کی چوڑی تھی اور چہہ تہین قطار قطار چاتین
اور بلندی مین سو فٹ کی تہین شہر مین داخل ہونے کے لیے ٹہوس پیتل کے ایک سو بڑے پہاٹک تہے جن سے
پچاس سڑک یعنے چارون طرف سے پچیس پچیس اور ساڑہی سات کوس کی لمبی تمام احاطہ کے وار
پار پہاٹک سے پہاٹک تک آمنے سامنے چوک بندی کے ساتھ چلی گئین ایسا کہ تمام شہر چہہ سو پچاس
چوک پر تقسیم ہوا ایک عجیب پل دریا پر بنا تہا اور چڑہاو کے طرف دو نہرین گہود ی گئین جن سے
باڑہ کے وقت پانی دریای دجلہ مین پہونچا یا جاتا تہا پادری مرکیف کشف الاثار مین لکہتا ہے کہ
فارس اور مداین یعنے آذربایجان کے بادشاہون نے بابل کے لینے پر ایکا کیا اور دونون نے
اپنے لشکرون کا سردار خسرو کو کیا خسرو دونون کا رشتہ دار تہا آخر اونکا جانشین ہوا اور کنچیر والے
بہیس برس تک پچہم کیطرف کے ایرانی قومون کو اپنا تابعدار کر کے بابل کے لڑائی پر طیار کیا سوارون کے
فوجین تیر وان اور نیزون کے ساتھ بابل پر پہونچین اور شہر کو گہیر لیا بابل مین سے کوئی بہاگنے نہین پایا بابل
کے لوگ عورتون کی طرح نامرد ہو گئے دہشت اونپر چہا گئی شہر سے باہر نکل کر اونکو لڑنے کی جرات نہ پڑی
اونہون نے سب دروازے بند کر لیے جیسا کہ ارمیا علیہ السلام کے اکاونوین باب کی تیسوین آیت
مین ہے کہ بابل کے بہادر لڑائی سے محروم ہین قلعون مین بیٹہی اونکا زور گہٹ گیا وہی عورتون کی
مانند ہو گئی خسرو کا لشکر دو برس تک بابل کو گہیرے رہا آخر کو جو خندق شہر کے گرد کہودی تہے
اوسمین فرات کا پانی جاری کیا اور پادری میتہر نے مفتاح الکتاب مین یون لکہا ہے کہ دریای فرات
کو ایک نہر مین پہیر دیا جو اپنے سپاہیون سے کہدوائی تہی اسباعث سے دریا کی تہہ سوکہہ گئی اور
اوس راہ سے سپاہی چل نکلے گئی پادری مرکیف لکہتا ہے کہ جس رات مین شہر مین ریلا کیا وہ رات
بابل کے بت پرستون کے تیوہار کی تہی فرات کے کنارے کے دروازے غفلت سے کہلی رہگئی فوجین شہر مین
گہس پڑین سب لوگ مست پڑے ہوے تہے بہتون کو قتل کیا بہتون کو بہگا دیا اور محل کے
دروازون مین گہس پڑے محل مین غل ہوا بابل کے بادشاہ نے کہا دریافت کرو کیا جہگڑا ہے محل
کے لوگون نے دروازے کہولے ایران کا لشکر گہس پڑا اور بادشاہ کو اور امیرون کو قتل کیا خسرو
نے حکم دیا کہ جو لوگ گہرون مین ہین وہ گہرون مین رہین اور جسکو باہر پاو قتل کرو خسرو نے سب

بادشاہی خزانون پر قبضہ کرلیا پہر کیخسرو نے ہند سے مصر تک بہت سے قومون کو اپنا تابعدار کیا اور خسرو نے اسرائیلیون کو قید سے چہوڑ دیا اور مسجد بیت المقدس کے بنانے کا حکم دیا یہ بابل کی پہلی فتح تہے آفتاب صداقت مین ہے کہ خسرو کی فتح یابی کے پہلے سال مین دانیال علیہ السلام نے پایا اور کسی نے اوسکو حضرت اشعیا علیہ السلام کی پیش خبری دکہلائی اس پیش خبری کو دیکہکر خسرو نے اوسیوقت فرمان جاری کیا حضرت عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے اوس مین لکہا ہے کہ فارس کے بادشاہ خورس کی سلطنت کے پہلے برس مین اس لئے کہ اللہ کا کلام جو ارمیاہ علیہ السلام کے مونہہ سے نکلا تہا پورا ہووے اللہ نے فارس کے بادشاہ خورس کا دل ابہارا کہ اوس نے اپنے تمام ملک مین منادی فرمائی اور اشتہار نامہ بہی لکہہ بہیجا اور کہا شاہ فارس خورس یون فرماتا ہے کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کے سارے ملک مجکو بخشی اور مجہی حکم کیا کہ یروشالم مین جو یہودا مین ہے اوسکے لئے ایک گہر بناؤن پس اوسکی ساری قوم مین سے جو کوئی تمہارے درمیان ہو اوسکا خدا اوسکے ساتہہ ہو اور وہ یروشالم کو جو یہودا مین ہے چڑہ جاوے اور خداوند اسرائیل کے خدا کا گہر بناوے کہ وہی خدا ہے جو یروشالم مین ہے اور ہر ایک جو باقی رہا ہو اون سب مقامونمین سے جہان کہین وہ پردیسی ہوا ہو اوسی مقام کے لوگ سونے چاندے سے اور مال اور جانورون سے اوسکی مدد کرین اور اوسکے سوا اوسے خدا کے گہر کے لیے جو یروشالم مین ہے اپنے جی کی خواہش سے تحفے گذرانین تب یہودا اور بنیامین کے آبائے رئیس اور امام اور لاوی اون سبھون کے ساتھ جنکی دلون کو خدا نے اوبہارا اوٹہے کہ جاکر یروشالم مین خدا کا گہر بناوین اور اون سب نے جو اونکی پروس مین تہے چاندے کے برتن اور سونے اور اسباب اور جانور اور قیمتی چیزون سے اونکی دستگیری کی اوسکے سوا اپنی خوشی سے تحفے دئے اور خداوند کے گہر کے اون برتنون کو جنہین بخت نصر یروشالم سے نکال لایا تہا اور اپنے دیوتون کے گہر مین رکہا تہا اونکو خورس نکال لایا اور یہودا کے امیر شیشبضر کو گن دیا اور اونکی گنتی یہ ہے سونے کی تیس تہالیان اور چاندی کی ہزار تہالیان اور انتیس ۲۹ چہریان اور سونے کے تیس پیالے اور روپے کے چار سودس پیالے اور دوسری رقم کے ہزار باسن سونے روپے کے برتن سب ملکر پانچ ہزار چار سو تہے شیشبضر یہ سب برتن لے گیا اون قیدیون سمیت جنکو بابل سے یروشالم مین چڑہا لایا اور یہودی لوگ جنکو بخت نصر بابل مین لے گیا تہا اور وہ

پہر یروشالم اور یہودا مین آئے سب ملکر بیالیس ہزار تین سو ساٹھ تھے سوا اونکے غلامون اور لونڈیون کے جو سات ہزار تین سو سینتیس تھے اون مین دو سو گانے والے اور گانے والیان تہین پہر یروشالم مین پہونچنے کے بعد دوسرے برس کے دوسرے مہینے مین جب مسجد کی نیو ڈالتی تہی ونہون نے لاویون کو مقرر کیا کہ داود علیہ السلام کے موافق اللہ کی تعریف کرین اور وہ باری باری سے گاتے بجاتے تہے جب اونہون نے اللہ کی تعریف کی سب لوگون نے ملکر نعرہ مارا اسلئے کہ اللہ کے گہر کی نیو پڑی تہے لیکن بہت لوگ جو بوڑہے تھے جنہون نے پہلے گہر کو دیکہا تہا وہ بڑے آواز سے چلا کر رونے لگے لیکن بہو تیرے خوشی سے للکارتے تھے جب یہودا اور بنیامین کے دشمنون نے سنا کہ وہ اللہ کی مسجد بناتے ہین تب وہ آئے اور بولے کہ ہمکو بہی اپنے ساتھ بنانے دو کیونکہ ہم بہی تمہارے مانند تمہارے خدا کے طالب ہین اور ہم آسور کی بادشاہ اسرحدون کے وقت سے جس نے ہمین یہان بسایا ہے اوسکے لیے قربانی گذرانتے ہین لیکن زربابل اور یشوع اور باقی رئیسون نے کہا کہ تمہارا کام نہین کہ ہمارے ساتھ ہمارے خدا کے لیے ایک گہر بناؤ بلکہ ہم آپ ہی اللہ کے لیے گہر بنا دینگے جیسا خورس بادشاہ نے ہمکو حکم دیا تہا تب ملک کے لوگون نے یہوداہ کے لوگون کے ہاتھون کو ڈہیلا کر دیا اور بنانے مین اونہین گہبرا دیا اور اونکی برخلافی مین وکیلون کو نوکر رکہا کہ اونکا منصوبہ فارس کے بادشاہ خورس کے جیتے جی اور دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسرے برس تک عبث پڑا پہر حجی نبی علیہ السلام اور زکریا ابن عیدو نبی علیہ السلام یہوداہ اور یروشالم مین یہودیون کو اسرائیل کے خدا کے نام سے نبوت کرتے تھے تب زربابل اور یشوع اوٹہے اور اللہ کا گہر بنانے لگے اور خدا کے وہ نبی اون کے ساتھ ہوکر اونکی مدد کرتے تھے تب لوگون نے دارا کو یہ خبر لکہہ بہیجی اور لکہا کہ یہودی کہتے ہین کہ خورس بادشاہ نے اس گہر کے بنانے کا حکم دیا تہا دارا نے اپنے دفترخانے مین تلاش کیا تو اوسکو ایک دفتر ملا اوس مین یون لکہا تہا کہ خورس بادشاہ کی سلطنت کے پہلے برس مین خورس بادشاہ نے حکم کیا کہ یروشالم مین جو خدا کا گہر ہے وہ گہر اور وہ مکان جہان قربانیان چڑہائی جاتی ہین بنایا جاوے تب دارا نے حکم دیا کہ اللہ کا گہر بنی دو یہودیون کے بزرگ لوگ خدا کے گہر کو اوسکی جگہہ پر بناوین اور میرا حکم یہ ہے کہ بادشاہ کے خزانے مین سے یعنے دریا پار کے محصول مین سے اون لوگون کو خرچ دیا جاوے کہ اونکا ہرج نہو اور جو کچہہ اونہین درکار ہو بچہڑے اور مینڈہے اور حلوان آسمان کے خدا کے سوختنی قربانیون کے لیے اور گیہون اور

نمک اور تیل سو سب یروشلم کے اماموں کے مطابق بے عذر اور بلا ناغہ روز بروز اون کو دیے جاوین تاکہ وہ خوشبودار قربانیان آسمان کے خدا کے حضور مین گذرانین اور بادشاہ اور بادشاہ زادون کی عمر درازی کے لیے دعا مانگین اور جو شخص اس فرمان کو ٹالدے وہ پہانسی دیا جاوے تب یہودیون کے بزرگ کام بنانے لگے اور اللہ کا گھر دارا بادشاہ کی سلطنت کے چھٹے برس تیار ہوا حجی نبی علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے کہ دارا بادشاہ کی حکومت کے دوسرے برس چھٹے مہینے کے پہلے تاریخ اللہ کا کلام حجی نبی علیہ السلام کی معرفت زروبابل کو جو یہودا کے حاکم تھے اور یہوشوع کو جو سردار امام تھے پہونچا اور کہا رب العالمین یون فرماتا ہے کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ وہ وقت جسوقت اللہ کا گھر بنایا جاوے ابھی نہین آیا اور اللہ کا کلام حجی نبی کو آیا کہ کیا تمہارے لیے وقت ہے جو آپ چھت کے گھرون مین رہو اور یہ گھر ویران رہے اور اب رب العالمین یون فرماتا ہے کہ تم اپنی راہون پر اپنا دل لگاؤ تمنے بہت سا بویا پر تھوڑا حاصل کرتے ہو تم کہاتے ہو پر آسودہ نہین ہوتے تم پیتے ہو پر پینے سے سیر نہین ہوتے تم کپڑے پہنتے ہو پر کوئی گرم نہین ہوتا اور مزدور اپنے مزدوری کو پہٹی تہیلی کے لیے کماتا ہے رب العالمین یون فرماتا ہے کہ تم اپنی راہون پر اپنا دل لگاؤ پہاڑ پر چڑھکر لکڑی لاؤ اور گھر بناؤ مین اسی سے راضی ہونگا اور میری تعظیم کی جائیگی اللہ فرماتا ہے تمنے بہت کی راہ دیکھی اور دیکھو تھوڑا ملا اور جب گھر مین لائے تو مینے اوس پر پہونکا رب العالمین فرماتا ہے کہ سبب کیا ہے سبب یہ ہے کہ میرا گھر ویران ہے اور تم مین سے ہر کوئی اپنے گھر کو دوڑتا ہے اسلیئے آسمان اوس گرانے سے رہگیا اور زمین اپنا حاصل دینے سے رہگئی اور مینے زمین پر اور پہاڑون پر اور اناج پر اور نئی شیرے پر اور تیل پر اور سب پر جو زمین سے نکلتا ہے اور انسان پر اور جانورون پر اور ہاتھ کی ساری محنت پر کال بلایا تب زروبابل اور یہوشوع اور سب لوگ اللہ سے ڈرے تب اللہ کے پیغامبر حجی علیہ السلام نے اللہ کا پیغام پاکر اون لوگون سے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے مین تمہارے ساتھ ہون پھر اللہ نے زروبابل اور یہوشوع کی روح کو اور باقی لوگون کی روح کو رغبت دی سو وے آئے اور رب العالمین جو خدا ہے گھر کے بنانے مین مشغول ہوئے اور یہ دارا بادشاہ کی حکومت کے دوسرے برس چھٹے مہینے کی چوبیسوین تاریخ مین ہوا دوسرا باب

ساتوین مہینی کی اکیسوین تاریخ اللہ کا کلام حجی نبی علیہ السلام کے ہاتھ آ پہونچا اور فرمایا کہ اب زروبابل ابن سیالتی ایل یہوداہ کے ناظم کو اور یہوشوع ابن یہوصدق سردار امام کو اور قوم کے باقی لوگون کو فرما اور ایسا کہہ کہ تم مین سے کون باقی ہے جس نے اس گھر کو اوسکے پہلے رونق پر دیکھا ہے اور اب کس حالت مین دیکھتی ہو کیا اوسکی نسبت تمہاری آنکھون مین ناچیز دکھائی دیتا ہے لیکن ای زروبابل مضبوط رہ خداوند فرماتا ہے اور اے یہوشوع ابن یہوصدق سردار امام مضبوط رہ اور اے سر زمین کے سارے لوگو مضبوط رہو خداوند فرماتا ہے اور کام کرو کیونکہ مین تمہارے ساتھ ہون رب العالمین فرماتا ہے کلام اوس عہد کا جو مصر سے نکلتے وقت مینے تمسے باندھا تھا وہ قائم ہے اور میرے وہ روح تمہارے درمیان رہتے ہو مت ڈرو کیونکہ رب العالمین یون فرماتا ہے عُود اَحَتْ مَعَطِ هِیا وَ اَنِی مَرْعِیش اِت هَشَّامَیِم وِاِت هاآرِض وَاِت هَیّام وِاِت هَاحارابَاه وِهَرْعَشْتِی اِت کل هَغُّویِم وُباؤُ حِمدَت کل هَغُّویم وُمِلّیتی اِت هَبَّیِت هَزّه کابود آمَر یهُوواه صِباوُت لِی هَکَّسِف وِلی هَزّاهاب نِاُوم یهُووااه صِباوت غادُول یِهْیِه کِبُود هَبَّیِت هَزّه هاحرُن مِن هَارِیشُون اُمر یهووااه صِباوت وَبَمّاقوم هَزّه اِتِّن شالوم نِاُوم یهوواه صِباُوت پھر ایک مرتبہ اور تھوڑی مدت بعد مین آسمان اور زمین اور دریا اور جنگل کو ہلا دونگا اور مین سارے قومون کو ہلا دونگا اور آویگا پسند کیا ہوا ساری قومون کا اور مین اس گھر کو جلال سے بھر دونگا رب العالمین فرماتا ہے چاندی میری ہے اور سونا میرا ہے رب العالمین فرماتا ہے اس پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال سے زیادہ ہوگا رب العالمین فرماتا ہے اور مین اس مکان مین سلامتی بخشونگا رب العالمین فرماتا ہے آ۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد بیت المقدس تیار ہونے لگی اوسوقت جن لوگون نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت کی تیاریان اور آرایشین دیکھین تہین اونکے دل کو اگرچہ مسجد کے دوبارہ بنی کے خوشی ہوے مگر اتنا غم اون کو باقی رہا کہ ہای ویسی تیاریان اب کہان وہ سامان کہان وہ آرایشین کہان اس غم کے وقت مین اللہ تعالی نے جناب حجی نبی علیہ السلام پر یہ تسلی کا کلام اوتارا کہ تم مضبوط رہو اور کام کیے جاؤ تمہارے ساتھ وہ عہد جو مصر سے نکلتے وقت مینے باندھا سو قائم ہے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ جو موسی علیہ السلام کی زبانی تمسے عہد باندھا ہے کہ ایک پیغمبر بھیجونگا جو موسی کے مانند

ہوگا وہ عہد قایم ہے اپنے وقت پر پورا ہوگا اور رہیرے وہ روح یعنے وہ کلام تم مین موجود ہے تمہارے
دلون مین خوب یاد ہے پہر اوس رسول پاک کے وقت مین جو عظمت اور جلال اللہ کا ظاہر ہوا
اوسکی پیش خبری اللہ نے یون سنائی کہ تہوڑی مدت بعد مین آسمان اور زمین اور دریا اور
جنگل کو ہلادونگا اور ساری قومون کو ہلادونگا جناب پولوس عبرانیون کے خط کے بارہوین
باب مین فرماتی ہین کہ وہ یعنے اللہ تعالی جو نظر آیا ایسا دہشت والا تہا کہ موسی بولے کہ مین حیران
اور لرزان ہون پہر لکہتے ہین کہ اوس کی آوازنے زمین کو اوسوقت ہلادیا پر اب اوس نے یہ کہکر وعدہ
کیا کہ پہر ایک بار مین فقط زمین کو نہین بلکہ آسمان کو بہی ہلادونگا جناب پولوس یہ مطلب بہت خوب
سمجہی کہ ایک مرتبہ اور کا لفظ جو فرمایا اس مین یہ اشارہ ہے کہ ایک بار موسی کے زمانہ مین زمین کو
ہلاچکا ہون اب پہر ایک بار زمین آسمان دونون کو ہلادونگا اتنی بات جناب پولوس خوب سمجہی
مگر اونہون نے اسکو حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت سمجہا کیونکہ اوسوقت جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا ظہور نہین ہوا تہا اور حضرت دانیال علیہ السلام کے پچہلے باب مین اس بات کا صاف
اشارہ ہوچکا ہے کہ پیش خبریون کا جب ظہور ہوگا تب اونکا مطلب خوب کہلیگا جناب سرور عالم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جب اللہ نے حضرت موسی کے وقت کا ساجلال دکہلایا ان
باتون کا مطلب خوب طرح کہل گیا دیکہو جسدن اللہ تعالے نے پہاڑ پر اوترکر حضرت موسی علیہ السلام
سے باتین کین تہین سارا پہاڑ ہل گیا تہا اور سب لوگ ڈیرون مین کانپ گئی تہی جیسا کہ توریت
شریف کی دوسری سورۃ کے اونیسوین باب مین ہے پہر اللہ نے فرعون کو فوج لشکر سمیت دریا
مین ڈوبادیا ساری قومون پر لرزہ پڑ گیا اور بہت قومون پر تلوار کا جہاد ہوا حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر جب شریف قرآن کا اوتارنا چاہا اپنا کلام عربی زبان مین عرش پر سے جبرئیل علیہ السلام
کو سنایا آسمان اللہ کی دہشت سے کانپنی لگے فرشتے اللہ کی آواز سنکر گہبرا گئی اور بیہوش
ہوگئی اور سجدے مین گر پڑے آسمانون مین اس پاک کلام کی دہوم پڑی مولانا جلال الدین
سیوطی کی دُر منثور سے یہ سب باتین ظاہر ہین جناب محمد صلی اللہ وسلم کے پیدا ہونے کے
دن زمین کانپی نوشیروان بادشاہ کا محل کانپ گیا اور بہت ٹ گیا اور چودہ کنگورے اوس کے
گر پڑی آگ پوجنی والون کے سارے آتش خانے اللہ نے بجہادئ ویسا ہی ساوہ کو سکہادیا

فارس اور بابل والون کے دل ہلادئی جب اللہ نے آپ پر قرآن اوتارا اور آپنے بادشاہونکو
اللہ کا پیغام ہونچایا جس بادشاہ نے آپکا نام سنا او سپر رعب چہا گیا محمدیون نے روم اور شام
اور مصر اور فارس اور ہند کو فتح کیا اللہ نے سب قومون کو ہلادیا محمدی فوجون کو جہادکے واسطے
جہازون پر سوار کرکے سمندرون کو اور جنگلون کو ہلادیا بیشک آپ ہی وہ پیغمبر ہین جنکو
موسی کے مانند فرمایا تہا جناب پولوس نے زمین اور آسمان کے اور سب قومون کے ہلادینے
کا یہ مطلب لکہا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت موقوف ہوجائیگی اور عیسائی شریعت
قائم ہوگی اگر پولوس محمدی وقت کو پاتے اور اللہ کے جلال کا یہ ظہور دیکہتے تو اگر اللہ چاہتا تو یہی
مطلب سمجہتی جو ہمنے سمجہا ہے یہ جو فرمایا کہ ساری قومون کا پسند کیا ہوا آویگا یہان عبرانی
مین باؤ کا لفظ ہے یعنے آوینگے پادری جامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ پادری لوگ کہتے ہین کہ اسکا
مطلب یہ ہے کہ قیمتی چیزین یعنے قومون کی دولتین یا عمدہ چیزین آوینگی وہ کہتے ہین کہ پسند کیا ہوا
جو فرمایا یہ ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کسیطرح نہین ہوسکتا پادری لکہتا ہے کہ یہ بات اون
لوگون کی بن نہین سکتی کیونکہ اگر یہ مطلب ہوتا تو یون کہا جاتا کہ تمام قومون کی پسند کی ہوئے
چیزین لائی جاوینگی یون نہوتا کہ تمام قومون کی پسند کی ہوئی چیزین آوینگی تو اب یہان لفظ
تو یہ ہے کہ آوینگی اور مطلب یہ ہے کہ آویگا دانیال علیہ السلام کے نوین باب کی تیئیسوین
آیت دیکہو عبرانی مین حمودوت کا لفظ ہے یعنے بہت پسند کیا ہوا اغزل الغزلات کے پانچوین
باب کی سولہوین آیت مین ہے وخلو محمدیم اسکے معنے یہ ہین کہ وہ بالکل خوبصورت ہے اور لفظ
کا ترجمہ یہ ہی کہ بالکل خوبصورت ہین پادری کا مطلب یہ ہے کہ اور مقامون مین بہی ایک
شخص کے حق مین تعظیم کی راہ سے وہ لفظ بولا گیا ہے جو بہتون کے حق مین بولا جاتا ہے
عبرانی مین حمدا کے معنے ہین مرغوب چیز اور حمودوت کے معنے ہین پسندیدہ چیزین اور
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اکیلے حضرت دانیال علیہ السلام حق مین حمودوت کا لفظ
فرمایا یعنے تم پسند کئی ہوئے ہو اور عبرانی مین ی میم جس نام کے اخیر مین آتا ہے وہ نام بہتون
کے حق مین بولا جاتا ہے اور یہان ایک شخص کے حق مین کہا کہ وہ محمدیم ہے یعنی وہ خوبصورت
ہین اسیطرح یہان بہی فرمایا کہ وہ شخص جو سب قومون کے پسند کئی ہوئے ہین آویگا پادری کچہ

نزدیک یہ اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف ہے اور حقیقت مین یہ بشارت صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ایسی کہلی ہوی ہے کہ بعضی پادریون کے قلم سے بہی اسکا اقرار نکل گیا ہے پادری گاڈفری اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ محمدیون کا قول یہ ہے کہ اس مقام مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت تام کے ساتھ موجود ہے پادری پارکرسٹ کا قول ہے کہ حمدث کل ھنعو یبم مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نکلتا ہے آسے محمدی بہائیو دیکہو اس پادری نے اقرار کیا کہ یہ جو حمدث کا لفظ ہے اسمین حی میم دال تین حرف نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہین اور اس لفظ کے وہی معنے ہین جو محمد کے معنے ہین یعنے تعریف کیا ہوا اور پسند کیا ہوا اللہ تعالی نے آخری پیغمبر کا یہہ پتا دیا کہ وہ ساری قومون کا پسند کیا ہوا ہے یعنے ساری قومون مین اوسکا دین پہیلیگا اور اس پردی مین آپکا نام بہی بتلا دیا پہر بہت بڑا پتا آپکا اللہ نے یہ بتلایا کہ مین اس گہر کو جلال سے بہردونگا پہر اسکا ظہور یون دکہلایا کہ معراج کی رات مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پاک مسجد مین بلایا آپنے سب پیغمبرون کے ساتھ نماز پڑہی آپکے قدم مبارک کی برکت سے اور سب پیغمبرون کے قدمون کی برکت سے اس مسجد کا رتبہ ایسا بڑہ گیا کہ ایسا کبہی نہ بڑہا تہا یہ مسجد اس وقت مین سب وقتون سے زیادہ اللہ کی مقبول ہوی پہر آپکے بعد آپکے خادمون نے اس مسجد کو پاک صاف کرکے نئے سرے سے آباد کیا پہر آپکے ساٹھ برس بعد محمدیون نے اس مسجد کو سونے چاندی سے خوب سنوارا اللہ نے فرمایا تہا کہ سونا میرا ہے اور چاندی میری ہے اس مین یہ اشارہ تہا کہ اوس زمانہ مین اس گہر کو سونے اور چاندی سے خوب رونق دونگا اس کا ظہور محمدی وقت مین ہوا اور ہر زمانہ مین بڑے بڑے کامل محمدیون نے اللہ کے کلام سے اور اوسکے نام سے اس مسجد کی شان و شوکت ایسی بڑہائے کہ اللہ اللہ اور اللہ تعالے نے وہ وہ فیض اور برکتین اس مسجد مین محمدیون کو دکہلائین جو کسی امت کو نہ دکہلائی تہین پادری طامس اسکا ترجمہ لکہتا ہے کہ اس بشارت کا مطلب یہ ہے کہ اس مسجد کے قائم رہنے کے زمانہ مین ایک نئی شریعت جاری ہوگی پادری نے یہ خیال کیا کہ یہان جو یہ لفظ ہے کہ اس پچہلے گہر کا جلال پہلے گہر کے جلال سے زیادہ ہوگا تو اس کا مطلب یہی ہے کہ یہی عمارت اسکی جواب ہوا جاتی ہے

یہ گھر لے نہین پاوے گی کہ حضرت عیسی علیہ السلام اس مین آوین گے اور انکی قدم پاک کی برکت سے
اس مسجد کا مرتبہ بڑہ جائیگا پادری لکہتا ہے کہ بعضی لوگ بیشک یہ کہتے ہین کہ بڑی ہیرودیس نے اس
مسجد کو بالکل گرا دیا اور ایک اور نسی بنائے پادری جواب دیتا ہے کہ اگرچہ ہیرودیس نے مرمت
کی اور آرایش کی اور مسجد کے باہر کے مکانون کو بڑہایا تو بہی خود یہودیون کی عام رای یہ کبہی
نہین ہوی کہ اوس نے دوسری مسجد کو ڈہا دیا یہودیون نے زروبابل کی بنائے ہوی مسجد کو اور ہیرودیس
کی مسجد کو جدا نہین سمجہا اس لئے یہ ظاہر ہے کہ ہیرودیس نے مسجد کو بالکل ڈہا نہین دیا کہ نئی بناوے
ایک دفعہ ایک حصہ کو گرایا ہوگا اور باقی حصون کو نہ گرایا ہوگا مگر پرانے نیو اور اوسکے مکان کے
بہت حصے بیشک قایم رہے ہم کہتے ہین کہ اللہ نے پچہلا گہر فرمایا ہے دوسرا گہر نہین فرمایا یہ جو زروبابل
کی بنائی ہوی اور ہیرودیس کی مرمت کی ہوئی عمارت تہی جسمین حضرت عیسی علیہ السلام تشریف
لاے اوسکو تو کافرون نے ڈہا دیا پہر پانسو برس بعد محمدیون نے اوسکو بنایا بیشک پچہلا گہر یہی ہے
جو محمدیون کا بنایا ہوا ہے اسی کا مرتبہ اللہ نے پہلے گہر سے یعنے حضرت سلیمان علیہ السلام کے
بنائی ہوی سے بہت بڑہا دیا پادری لکہتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت مین جیسی
شان وشوکت ظاہر مین اس پاک گہر کی تہی ویسی پہر کبہی نہین ہوی یہودیون کو بہی اس بات
کا اقرار ہے اور اللہ تعالی صاف فرماتا ہے کہ دوسری مسجد کی شان وشوکت پہلی مسجد کی
شان وشوکت سے کسی وقت مین بڑہ جائیگی جب یہ مطلب بن نہین سکتا تو یہ ضرور ماننا پڑیگا
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام ظاہر ہونگی اور اس پاک گہر مین آوینگی ہم پادری
اللہ نے دوسرے گہر کا لفظ نہین فرمایا بلکہ پچہلے گہر کا لفظ فرمایا اب ضرور تمکو ماننا پڑیگا کہ یہ
پچہلا گہر جو محمدیون نے بنایا ہے اسی کا مرتبہ اللہ نے پہلے گہر سے بہت بڑہایا ہے اور اللہ نے
ایک اور کہلا ہوا پتا یہ بتلایا ہے کہ مین اس مکان مین سلامتی بخشونگا سو حضرت عیسی علیہ السلام
کے وقت مین اللہ نے اس گہر کو سلامتی نہین بخشی حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد اوس کو
بت پرستون نے ڈہا دیا پہر پانسو برس بعد جب یہ گہر محمدیون نے بنایا اوسکو اللہ نے ایسی سلامتی
بخشی کہ آجتک قایم ہے اے یہودیو اور نصرانیو یہ کہلی نشانیان دیکہو اور محمدی ہو جاؤ اب
اسکے بعد یہ بیان ہے کہ دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسرے برس اور اوسکے نوین مہینے کی

چوبیسوین تاریخ اللہ کا کلام حجی نبی علیہ السلام کے ہاتھہ آ پونچا اس کلام مین یہ بیان ہے کہ اللہ
فرماتا ہے کہ جس دن سے اللہ کی مسجد مین پتھر پر پتھر نہ رکہا گیا تہا تم غور کرو مینے تمکو لوہ اور اولون
سے تمہارے ہاتھون کے سارے کامون مین مارا پر تم میری طرف نہ پہرے اللہ فرماتا ہے کہ نوین
مہینے کی چوبیسوین تاریخ سے یعنے جس دن سے اللہ کی مسجد کی نیو ڈالی گئی آج سے مین تمکو برکت
دونگا پہر اوسی مہینے کی چوبیسوین تاریخ اللہ کا کلام حجی نبی کو پہونچا اور اوس نے کہا کہ یہوداہ کے
ناظم زروبابل سے کہہ کہ مین آسمان اور زمین کو ہلاونگا اور سلطنتون کے تخت اولٹ دونگا اور قومون
کی سلطنتون کا زور کہو دونگا اور رتھون کو اونکے سوارون سمیت اولٹ دونگا اور گہوڑے
اور وے جو اونپر چڑہے ہین ایک ساتھہ گر جاوینگے ہر اک آدمی اپنے بہائی کی تلوار سے رب العالمین
فرماتا ہے کہ اے میرے بندے زروبابل ابن سیالتی ایل اوسی دن مین تجہی لونگا اللہ فرماتا ہے اور
نگین کیطرح مین تجہی جڑونگا اس لئی کہ مینے تجہی منظور کیا مین رب العالمین فرماتا ہون اے امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالی نے پہر صاف صاف محمدی وقت کے پتے بتادی زمین اور
آسمان کے ہلا دینے کا صاف مطلب بتا دیا کہ بے ایمان قومون کی سلطنتون کا زور کہو دونگا
حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین رومی بت پرست جو سب کافرون سے زیادہ ظالم
تھے اونکا ظلم دن بدن بڑہتا گیا یہ خبر اوس وقت کی نہین ہو سکتی پہر صاف فرمادیا کہ ہر آدمی
اپنے بہائی کی تلوار سے مارا جائیگا سو محمدی وقت مین ایسا ہی ہوا ہر ہر قوم کے جو جو لوگ محمدی
دین مین آئے اونہون نے اپنے ہم قوم کافرون کو قتل کیا پہر زروبابل کو اللہ تسلی دیتا ہے
کہ تجکو یعنے تیری قوم اسرائیلیون کو جو محمدی ہو جاوینگے اونکو نگین کیطرح جڑونگا یعنے
بڑی عزت سے رکہونگا پادری طامس سکاٹ لکہتا ہے کہ یہ جو بادشاہون کی سلطنت کے
اولٹ جانیکی خبر ہے یہ بات زروبابل کے وقت مین نہین ہوئی کیونکہ زروبابل مسجد بیت المقدس
کے تیار ہونے کے بعد بہت برسون تک زندہ نہین رہے تو بیان ہو سکتا ہے
کہ زروبابل حضرت عیسی علیہ السلام کو فرمایا ہو جیسا کہ اور جگہہ حضرت عیسی علیہ السلام
کو داؤد علیہ السلام کے نام سے فرمایا تہا پادری دوسری طرح یون مطلب بیان کرتا ہے کہ اللہ
تعالے نے زروبابل کو خبر دیتا ہے کہ زروبابل کو اور اوسکے وسیلہ سے اوسکی قوم کو اللہ تعالے

اون دنون مین محفوظ رکھیگا جن دنون مین آس پاس کی سلطنتین برباد ہوجائینگی آسے
پادری یوں اللہ تعالے زروبابل سے وعدہ کرتا ہے کہ تجکو یعنے تیری قوم کو بڑی عزت دونگا
سو حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین جو یہودی حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے
اونکو اگرچہ اللہ نے باطن مین بڑی عزت دی مگر ظاہر مین اونکو سیکڑون برس بے ایمانونکا ظلم
اوٹھانا پڑا اور یہان اللہ باطن کی عزت کے ساتھہ ظاہر کی عزت کا بھی وعدہ کرتا ہے کہ اوس
زمانہ مین ایمان والون کی خاطر سے بت پرستون اور بے ایمانون کی سلطنتون کو اولٹ دونگا
اسکا ظہور بیشک محمدی وقت مین ہوا محمدی اسرائیلیون کو اور سب ایمان والون کو اللہ نے
یروشالم مین اور ہر ہر ملک مین امن امان سے اور بڑی عزت سے رکھا جناب زکریا علیہ
السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے کہ دارا
کے دوسرے برس کے آٹھوین مہینے مین اللہ کا کلام زکریا نبی کو پہونچا جو برکیاہ کے بیٹے تہے
اللہ تعالی فرماتا ہے تم میری طرف پہرو مین تمہاری طرف پہرونگا اسکے بعد بہت نصیحت کی باتین ہین
پہر لکھا ہے کہ دارا کے دوسرے برس گیارہوین مہینے کی چوبیسوین تاریخ جو سباط کا مہینا ہے اللہ کا
کلام زکریا نبی کو پہونچا اور اوس نے کہا مین رات کو دیکھتا تہا اور دیکھو ایک شخص ایک سرنگ
گہوڑے پر سوار ہوکر مہندی کے درختون کے درمیان جو نشیب مین تہے کہڑا تہا اور اوسکے
پیچھے سرنگ اور کمیت اور نقرئی گہوڑے تہے تب مینے کہا اسے میرے خداوند یہ کیا ہین تب فرشتہ
نے جو مجھسے گفتگو کرتا تہا مجھسے کہا کہ مین تجھے دکہاؤنگا کہ یہ کیا ہین اور وہ شخص جو مہندی کے
درختون کے درمیان کہڑا تہا اوس نے جواب مین کہا کہ یہ وہ ہین جنہین اللہ نے بہیجا ہے کہ
ساری دنیا مین سیر کرین اور اونہون نے اللہ کے اوس فرشتہ کو جو مہندی کے درختون کے
درمیان کہڑا تہا جواب مین کہا کہ ہم نے ساری دنیا کی سیر کی ہے اور دیکھو ساری زمین
بیٹھی ہوئی ہے اور آرام سے ہے پادری طامس ہنکاٹ لکھتا ہے کہ وہ شخص جو مہندی کی
درختون کے بیچ مین کہڑے تہے وہ حضرت عیسی علیہ السلام تہے وہ لڑنے والے کیطرح
گہوڑے پر سوار تہے گویا اپنے لوگون کے دشمنون سے بدلہ لینے کو تیار تہے اور ایک جگہہ اونکو
مرد کہا اور ایک جگہہ اونکو فرشتہ کہا اسلئے کہ پہلے وہ ایسی ہی تہے یعنے فرشتونکی طرح پر تہے اور

منہدی سے درخت اونکے پیچھے تابعداروں کا نمونہ ہے اور گھوڑے جو سواروں کے ساتھہ تھے وہ
فرشتے تھے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھہ حاضر رہتے تھے اور اونکے حکم بجا لاتے تھے اور اونکی
گھوڑون کے طرح طرح کے رنگ تھے یہ اشارہ ہے کہ کہین غصہ کا اور کہین رحم کا ظہور اونکی شریعت
مین ہوگا یا غصہ اور رحم ملا ہوا ہوگا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالی نے پادری
کے قلم سے لکھوا دیا کہ سرخ گھوڑا لڑائی کا نشان ہے اور گھوڑون کے رنگ مین قہر اور رحم دونون کا
اشارہ ہے یہ تو صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین مگر پادری کہتا ہے کہ وہ حضرت
عیسی علیہ السلام تھے جو باطن مین اپنی امت کے دشمنون سے لڑ رہے تھے معلوم ہوا کہ اپنی
امت کے دشمنون سے لڑنا پیغمبرون کا کام ہے حضرت عیسی علیہ السلام باطن مین لڑے تو
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی اپنے امت کے دشمنون سے لڑے
یہ بشارت بیشک آپ ہی کی ہے آپکے جہاد کے بدولت ساری زمین کے ایمان والون کو کافرون
کے ظلم سے پناہ ملی اس کے بعد پھر یہ بیان ہے کہ فرشتے نے حضرت زکریا علیہ السلام سے فرمایا
کہ اللہ فرماتا ہے کہ مین رحمت کر کے یروشالم مین پھر آیا ہون اوس مین میرا گھر بنایا جائیگا
پھر جناب زکریا علیہ السلام فرماتے ہین کہ مینے اپنے آنکھین اوٹھائین اور نگاہ کی اور دیکھو
کہ چار سینگ تھے اور مینے اوس فرشتے سے جو مجھسے گفتگو کرتا تھا پوچھا کہ یہ کیا ہین اوس نے مجھے جواب
دیا یہ وہی سینگ ہین جنہون نے یہوداہ اور اسرائیل اور یروشالم کو پراگندہ کیا ہے پھر اللہ نے
مجھکو چار بڑھئی دکھلائے تب مینے کہا کہ یہ لوگ کیا کرنے آئی ہین اوس نے جواب دیا کہ یہ وہ
سینگ ہین جنہون نے یہوداہ کو پراگندہ کیا ہے ایسا کہ کوئی آدمی اپنا سر اوٹھا نہ سکا اور
یہ اسلئے آئی ہین کہ اونہین ڈراوین اور غیر قومون کے سینگون کو جنہون نے یہوداہ کی زمین
پر اوس کے پریشان کرنے کو اپنا سینگ اوٹھایا ہے گرادوین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ بعضی ان چار سینگون کا یہ مطلب سمجھی ہین کہ چار بڑے سلطنتین جنہون نے کلیسا کو برباد
کیا اور بڑھئی کا یہ مطلب ہے کہ فارس والون نے بابل والون کو گرا دیا اور یونان والون نے
فارس والون کو گرا دیا اور رومیون نے یونانیون کو گرا دیا اور گاتھہ اور ترکی قومون نے رومیون
کا زور گھٹا دیا اے ایمان والو دیکھو پادری نے یہ مطلب سمجھا کہ یہ جو چار بڑی سلطنتین ایک کی بعد

ایک قائم ہوتی رہے ہر بار پہلی نے پہلی کا زور توڑ دیا تو چار سینگ بہی وہی چارون سلطنتین ٹہرین اور چارون بڑہئی جو اونکی گرا دینے والے تہے وہ پہلی کی بعد کی تین سلطنتین اور ایک اور سلطنت ٹہری کہ ایک نے ایک کو ڈہا دیا اور یہوداہ کی زمین کے رہنے والون پر اپنے اپنے وقت مین سینگ اوٹہاتے رہے پہر یہ بشارت کس بات کی ٹہری دیکہو کتاب مین چار سینگ الگ ہین اور چار بڑہئی اونکے توڑنے والے الگ ہین صاف مطلب یہ ہے کہ یہی چارون بادشاہتین جنہون نے یہوداہ کے زمین کے رہنے والون پر یعنے ملک شام پر اپنا سینگ اوٹہایا اونکی زور کو چار شخص توڑین گے سو پہلے بخت نصر بابلی نے سینگ اوٹہایا پہر فارس کے بادشاہون مین اگرچہ خسرو بادشاہ نے اسرائیلیون سے بہت نیکی کی مگر اوس کے بیٹے کمبایسس نے اونپر سینگ اوٹہایا پہر انٹیوکس یونانی نے پہر رومیون نے سینگ اوٹہایا اور رومیون کے زمانہ مین فارس والون نے بہی ملک شام پر اپنا سینگ اوٹہایا ابن اثیر نے تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ اغسطوس جو رومیون کا پہلا بادشاہ ہے وہ یونانیون سے لڑا اور یونانیون کی سلطنت جاتی رہی اور وہ رومیون مین داخل ہو گئی معلوم ہوا کہ رومیون مین یونانی بہی ملے ہوئے تہے رسالہ اعمال مین حواریون کے وعظ کے ذکر مین رومیون اور یونانیون کا دونون کا ذکر آتا ہے اللہ نے اس پیشخبری کا ظہور یون دکہایا کہ رومیون کی سلطنت کے اخیر مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور آپ پر قرآن اوتارا اور آپ کے بعد آپکے نائبون نے یعنے حضرت ابوبکر صدیق رضنے پہر حضرت عمر رضنے پہر حضرت عثمان رضنے ادہر بابل والون کا اور فارس والون کا ادہر رومیون اور یونانیون کا سینگ توڑا پہر حضرت علی رضکی حکومت کے وقت مین آپس کی لڑائیون کی باعث سے ظاہری جہاد کم ہوا مگر آپکے باطنی جہاد کی برکت سے امیر معاویہ کے زمانہ مین پہر رومیون اور یونانیون کا خوب زور توڑا گیا **دوسرا باب** اس باب مین یہ بیان ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام سے فرشتی نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یروشالم خوب طرح آباد ہوگا تم بابل سے اپنے تئین چہوڑاو یعنے بابل مین اب مت رہو اور سب یروشالم مین چلے آؤ پہر دسوین آیت مین فرماتا ہے اے صیہون کی بیٹی تو گا اور خوشی کر کیونکہ دیکہہ مین آونگا اور تیرے درمیان سکونت کرونگا خداوند فرماتا ہے اور اوسی دن بہوتیری قومین اللہ سے میل کرینگی اور وے میری لوگ ہونگے

اور مین تیرے بیچ مین رہونگا اور تو جانیگا کہ رب العالمین نے مجکو تجہہ پاس بہجا ہے اور اللہ یہوداہ کو سرزمین مقدس مین اپنا حصہ جانکر رکہیگا اور یروشالم کو پہر پسند کریگا ای ساری خلقت خدا کے آگے چپکی ہو رہ کیونکہ وہ اپنے پاک مکان سے اوٹہا ہے آئی محمدی بہائیو دیکہو اللہ تعالی یروشالم کے لوگون سے وعدہ کرتا ہے کہ مین تم مین رہونگا اور قوم یہوداہ کو اپنا حصہ جانکر یعنے اپنے خاص بندے جانکر اس پاک زمین مین اونکو رکہونگا اور یروشالم پر پہر رحمت کی نظر کرونگا یہ جو فرمایا کہ یروشالم کو پہر پسند کریگا اس مین صاف یہ اشارہ ہے کہ یروشالم کی اس آبادی کے بعد ویرانی بہی ہوگی بعد اسکے اللہ پہر اوسکو پسند کریگا یعنے آباد کریگا اوس وقت کا یہ پتا دیا کہ بہوتیری قومین اللہ کی طرف رجوع ہونگی اور وہ اللہ کے خاص بندے ہونگی فرشتے نے فرمایا کہ جب ان خبرون کا ظہور ہوگا تب تم جانوگی یعنے اوسوقت کے لوگ ایمان لاوینگے اور جانینگی کہ فرشتے نے اللہ ہی کے حکم سے کہا تہا پہر ساری خلق کو حکم ہوتا ہے کہ اللہ کے آگے چپ ہو رہو کیونکہ وہ اپنے پاک مکان سے اوٹہا ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چہبیسوین باب کی اکیسوین آیت مین ہو چکا ہے کہ دیکہو اللہ اپنے مکان سے چلا آتا ہے تا کہ زمین کے رہنے والون کو اونکی شرارت کی سزا دیوے وہی مطلب یہان بہی ہے کہ اللہ تعالی کافرون کو سزا دینے کے لیے اوٹہا ہے اوسکے سامنی چپ ہو رہو اس قہر کے ساتہہ رحمت کی بہی بشارت ہے کہ اوسوقت مین بہت قومون کو نعمت ایمان کی اور اللہ کی نزدیکی حاصل ہوگی اور یروشالم پر اللہ کی نہایت رحمت ظاہر ہوگی ان سب باتون کا صاف ظہور محمدی وقت مین ہو رہا ہے قوم یہوداہ مین کے محمدی لوگ وہان کے خاص باشندے ہین تیسرا باب اور اوس نے مجہی یہ دکہلایا کہ سردار امام یہوشوع اللہ کے فرشتے کے آگے کہڑا تہا اور شیطان اوس کے دہنی ہاتہہ کہڑا تہا تا کہ اوس سے بدخلافی کرے اور اللہ نے شیطان کو کہا کہ ای شیطان اللہ تجہی ملامت کرے ہان وہ اللہ تجہی ملامت کرے جس نے یروشالم کو پسند کیا ہے کیا یہ لکٹی نہین جو آگ سے نکالی گئی ہے اور یہوشوع میلے کپڑے پہنے فرشتہ کے آگے کہڑا تہا اور اوس نے جواب دیا اور اونہین جو اوسکے سامنی کہڑے تہے کہا کہ میلی پوشاک کو اوسپر سے اوتارلو پہر اوس نے اوس سے کہا کہ دیکہہ مین نے تیری بدکاری تجہسے دور کی اور مین تجہی نفیس پوشاک پہناونگا اور مینی

کہا کہ اوس کے سر پر ایک صاف پگڑی رکہین تب اونہون نے اوسکے سر پر صاف پگڑی رکہی اور اوسی
پوشاک پہنائی اور اللہ کا فرشتہ اوسکے پاس کہڑا ہوا اور اللہ کے فرشتے نے یہوشوع سے تاکید کرکے کہا کہ رب
العالمین یون فرماتا ہے کہ اگر تو میری راہون پر چلیگا اور میری شریعت کی نگہبانی کریگا
تو تو میرے گہر پر حکومت کریگا اور میرے صحنون کی نگہبانی کریگا اور مین تجہے انمین سے
جو یہان پاس کہڑے ہین ایسے لوگ دونگا جو تیری رہنمائی کرین اب اے یہوشوع سردار امام سن تو
اور تیرے رفیق جو تیرے آگے بیٹہے ہین کیونکہ یہ اشخاص بطور نشانی کے ہین کہ دیکہہ مین اپنے
بندے صبح کو یعنے شاخ کو لاؤنگا کیونکہ اوس پتہر کو جو مینے یہوشوع کے آگے دہرا ہے دیکہہ اوس
ایک ہی پتہر پر سات آنکہین ہونگی دیکہہ مین اوس پر کندہ کرونگا رب العالمین فرماتا ہے اور
مین اس سرزمین کی بدکاری کو ایک ہی دن مین دور کرونگا اوسی دن رب العالمین فرماتا ہے
تم مین سے ہر ایک درخت انگور کی چہاون اور انجیر کے تلے اپنے ہمسایہ کو بلاویگا اے محمدی بہائیو دیکہو
یہوشوع کو اللہ تعالے نے مسجد بیت المقدس کا امام بنایا اور حضرت زکریا علیہ السلام کو یون
دکہلایا کہ فرشتے نے اوس کے میلے کپڑے اوتارے اور پاکیزہ کپڑے پہنائے اور کہا کہ مینے
تجہے گناہون سے پاک کیا پہر اللہ تعالے نے یہوشوع سے فرمایا کہ تو اور تیرے ساتہہ والے لوگ
جو اس مسجد کے آباد کرنے مین مشغول ہین یہ سب نمونہ کے طور پر ہین اسکا صاف مطلب یہی
کہ بہت بڑی رونق اور بڑی شان و شوکت اس مسجد کی جب ظاہر ہوگی جب اوس بندے
کو لاؤنگا جسکا نام صبح یعنے شاخ ہے یعنے جو پہلے تنہا ہوگا پہر اوس کی امت بہت بڑہ جائے
گی یہ آبادی اوس بڑی آبادی کا نمونہ ہے صبح کا لفظ آخری پیغمبر کے حق مین حضرت
اشعیا علیہ السلام کے چوتہی باب مین ہوچکا ہے اور اللہ تعالی نے سورہ انا فتحنا کے اخیر مین
جو مثال فرمائی ہے اوسمین یہہ لفظ یاد دلایا ہے پادری لکہتا ہے کہ یہ خطاب حضرت عیسی علیہ السلام
کا ہے کہ وہ چہوٹی شاخ کی طرح ایک ایسے درخت سے نکلے جسکو دشمنون نے عیب لگایا تہا پہر وہ
بڑے درجہ تک بڑہے پہر لکہتا ہے کہ یہوشوع اور اوسکی رفیقون مین یہ نمونہ تہا کہ اسی
طرح حضرت عیسی علیہ السلام کی سلطنت مین خدا پرستون کا غلبہ ہوگا اے پادری یہوشوع
اور اونکی رفیقون مین یہ نمونہ تہا کہ اسیطرح جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بدولت یہ مسجد

خوب طرح خدا پرستون سے آباد ہو گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر یہ نہین ہو سکتی اونکی بعد تو اس
مسجد کو سارے شہر سمیت بت پرستون نے ڈہا دیا یہ جو فرمایا کہ اوس پتہر کو جو یہو شوع کی آگے دہر ہے
پادری لکھتا ہے کہ یہ اشارہ ہو سکتا ہے مسجد کے کسے گوشے یا بنیاد کے پتہر کی طرف جو یہو شوع
کی آنکھون کے سامنے رکھا گیا تہا جس پر کہ اسرائیل کی قومون کے نام شاید کہدے ہوے تہے
لیکن اللہ تعالیٰ کا اشارہ اوس گوشے کے پتہر کی طرف ہے جس کو اللہ انجیل کے ظہور کے وقت
رکہے گا اور ساتہہ آنکھون سے بہت لوگون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے نہایت دانائی
کو مراد لیا ہے آسے ایمان والو اس پاک مسجد کی آبادی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وسیلے سی
ہوئی یہ بشارت بیشک آپ ہی کی ہے اور یہ آپ ہی کی بڑے حکمت اور بڑے دانائی کی تعریف
ہے یہو شوع کو فرمایا کہ تجکو گناہون سے پاک کیا یہ نمونہ دکہلا کر فرمایا کہ اس زمین کی بدکاری کو
ایک ہی دن مین دور کر دون گا سو ایسا ہی ہوا جب محمدیون کے حکومت یروشالم مین اور
تمام ملک شام مین قایم ہوئی جہوٹے عیسائیون کا ظلم اللہ نے ایک ہی دن مین دفع کر دیا
تمام ملک شام مین اللہ والون کو امن وامان ہو گیا ہر ایک شخص اپنے پاس کے ملک والون کو
اس پاک زمین کیطرف بلانے لگا چوتہا باب زکریا فرشتہ جو مجہسے باتین کرتا تہا پہر آیا اور
جیسا کوئی نیند سے جگایا جاتا ہے ویسا اوس نے مجہی جگایا اور مجکو کہا تو کیا دیکہتا ہے اور مینے کہا
کہ مین دیکہتا ہون اور دیکہو ایک شمعدان بالکل سونے کا اور اوسکے سر پر ایک کٹورہ ہے
اور اوسکے سات چراغ اوسکے اوپر اور اون سات چراغون کی جو اوسکے اوپر ہین سات نلیان اور
اوسکے نزدیک دو درخت زیتون تہے ایک کٹورے کے دہنی طرف اور دوسرا اوسکے بائین طرف
اور مینی اوس فرشتی کو جو مجہسے کلام کرتا تہا جواب دیکر کہا کہ ای میرے خداوند یہ کیا ہین تب اوس
فرشتے نے جو مجہہ سے کلام کرتا تہا جواب دیکر کہا کیا تو نہین جانتا کہ یہ کیا ہین مینے کہا نہین
اے میرے خداوند تب اوس نے جواب دیکر کہا یہ زروبابل کے لیے اللہ کا کلام ہے کہ نہ لشکر
سے اور نہ زور سے بلکہ میرے روح سے رب العالمین فرماتا ہے اسے بڑے پہاڑ تو کیا ہے
تو زروبابل کے آگے ایک میدان ہو جائیگا اور اوس سرے کے پتہر کو یہ پکارتے ہوے
نکالے گا کہ اوس پر فضل اوس پر فضل ہووے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ زروبابل کو

یقین دلایا کہ اوسکا سہارا اور مدد اوسکی قوت سے یا آدمی کی حکومت سے نہین ہے لیکن خدا کی قدرت
سے ہے اور اللہ کے گہر کے بنانے مین اور اوسکی عبادت مین جو لوگ روکنے والے ہین وہ بڑے پہاڑ
کے مانند ہین لیکن اللہ کی قدرت سے وہ بڑا پہاڑ ایک میدان ہوجائیگا اور اللہ تعالی اوسوقت
مین ایک چوٹی کا پتہر لاویگا جو عبادت خانہ کے چوٹی پر رکہا جاویگا اور تمام لوگ شور سے اور بار
بار بیان کرینگے اوسکی کامیابی کو اور اسکا فضل ڈہونڈینگے طرح طرح کی عبادتون سے ان سب
باتون مین زروبابل بیشک حضرت عیسی علیہ السلام کا نمونہ ہے جنہون نے عبادت خانہ بنایا نہ آدمی
کے طاقت کے وسیلے سے بلکہ روح القدس کے وسیلے سے جب کہ پہاڑ اونکی سامنے میدان ہوگیا
یہانتک کہ جماعت نجات پائی ہو اونکی پوری ہوی ہے اس مطلب کو کلدیہ کا ترجمہ ان لفظون سے بیان کرتا ہے کہ
اوسکا مسیحا آویگا جسکا نام ہمیشہ رہیگا اور زمین کی تمام سلطنتون کی حکومت حاصل کریگا اور
سینٹ جیروم کہتا ہے کہ قدیم یہودیون نے بہی اسکو اسیطرح بیان کیا ہے آے امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یہ جو شمعدان اور چراغ اللہ نے غیب کے عالم مین حضرت زکریا علیہ السلام کو دکہلایا
اور فرشتے نے فرمایا کہ یہ زروبابل کے واسطے اللہ کا کلام ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے
زروبابل کے واسطے اپنے کلام کو اس نورانی شکل مین دکہلایا اور بتلادیا کہ فقط اللہ کے کلام کے
زور سے زروبابل کے سامنے بڑا پہاڑ میدان ہوجائیگا یعنے جو لوگ اس مسجد کے بنانے سے
روکتے ہین اونکا زور کچہ نہین چلیگا پہر اس علاقے سے یہ بہی فرمادیا کہ اللہ تعالی اوس سرے
کے پتہر کو نکالیگا اور فرمادیگا کہ اوس پر فضل ہے اوس پر فضل ہے کونے کے سرے کا پتہر
آخری پیغمبر کے حق مین حضرت اشعیا علیہ السلام کے اٹہائیسوین باب کی سولہوین آیت مین
ہوچکا ہے یہان اوسکو پہر یاد دلادیا اور اوس مطلب کو خوبطرح کہولدیا کہ مسجد بیت المقدس
کو آباد کرکے اوس کونے کی پتہر کی خبر دے اس مین صاف اشارہ ہے کہ آخری زمانہ مین
اوسکے ظہور سے یہ مسجد آباد ہوگی کونے کے پتہر سے حضرت عیسی علیہ السلام مراد نہین ہین
جنکی بعد اس مسجد کو دشمنون نے ڈہادیا ایک پتا اوسوقت کا یہ بتلایا کہ اوسوقت مین یہ شور ہوگا
کہ اوس پر فضل ہے اوس پر فضل ہے دیکہو قرآن مجید مین اللہ نے بار بار اپنے محبوب خاص محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے حق مین فرمایا کہ تجہپر اللہ کا بڑا فضل ہے اور قدیم یہودیون نے کونے کی پتہر کا یہی مطلب

سمجھا ہے کہ یہ آخری پیغمبر کی خبر ہے جو زمین کی تمام سلطنتون پر حکومت کرینگے دیکھو یہ سب باتین اور
نشان صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اب سمجھنا چاہیے کہ اللہ نے اپنے کلام کی
جو نورانی شکل حضرت زکریا علیہ السلام کو دکھلائے وہی مثال اپنے کلام کی اور نور ایمان کی قرآن
مین اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائے اللہ تعالی سورہ نور مین فرماتا ہے اَللّٰہُ
نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ
فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ
زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ
نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ
وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ یعنے اللہ نور ہے آسمانون اور زمین کا مثال اوسکے نور کی جیسے ایک
چراغدان ہے اوس مین چراغ ہے چراغ شیشی مین ہے شیشہ گویا ستارہ روشن ہے روشن کیا
جاتا ہے برکت والے درخت زیتون سے کہ نہ پورب کا ہے نہ پچھم کا لگتا ہے کہ اوسکا تیل روشن
ہو جاوے اگرچہ اوسکو آگ نہ لگے نور ہے نور پر راہ بتاتا ہے اللہ اپنے نور کی طرف جسکو چاہتا ہے
اور بیان کرتا ہے اللہ کہاوتین لوگون کے لیے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے مولانا جلال الدین
سیوطی رح نے تفسیر درمنثور مین لکھا ہے کہ طبرانی اور ابن عدی اور ابن مردویہ اور ابن عساکر
نے حضرت عبداللہ ابن عمر رض تک سند پہونچا کے اونہون نے فرمایا کہ چراغدان سینہ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شیشہ آپکا دل ہے اور چراغ وہ نور ہے جو آپکے دل مین ہے روشن
کیا جاتا ہے برکت والے درخت سے وہ درخت حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین نہ پورب کے
نہ پچھم کے یعنے نہ یہودی نہ نصرانی اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم
اور ابن مردویہ نے شہر بن عطیہ تک سند پہونچا کے اونہون نے فرمایا کہ ابن عباس کعب احبار
کے پاس آئے اور اس آیت کا مطلب اون سے پوچھا وہ بولے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
نور کی مثال ہے چراغ آپکا دل ہے اور شیشہ آپکا سینہ ہے اور ابن مردویہ نے ابن عباس رض
تک سند پہونچا کے اونہون نے فرمایا کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ یا محمد نور اللہ کا جو تیرے دل مین
ہے اوسکی یہ مثال ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو اللہ نے روشن تارے سے

مثال وہی روشن ہوتا ہے برکت والے درخت سے یعنے تو اپنا دین ابراہیم سے لیتا ہے وہ ے
زیتون ہے نہ پورب کا نہ پچہم کا وہ نصرانی نہین کہ پورب کی طرف نماز پڑہی اور یہودی بہی نہین
کہ پچہم کیطرف نماز پڑہی لگتا ہے کہ اوسکا تیل روشن ہوجاوے اسکا یہ مطلب کہ لگتا ہے کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغام کے آنے سے پہلے ہے حکمت کی بات بول اوٹہین اوس نور کی
باعث سے جو اونکی دل مین اللہ نے رکہدیا ہے ابن مردویہ نے ابوہریرہ رض تک سند پہونچائی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیتونہ ابراہیم کا دل ہے نہ یہودی ہے نہ نصرانی خلاصہ اس
بیان کا یہ ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چراغدان ہے اور آپکے دل مین جو نور اللہ کے
کلام کا اور اللہ کی پہچان کا اور اوسکے عشق اور محبت کا ہے وہ چراغ ہے اور آپکا دل شیشہ ہے جو
بڑے روشن ستارے کی طرح روشن ہے اور وہ چراغ زیتون کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے یعنے
آپکے دل مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کا فیض چلا آتا ہے اور وہ ایسا فیض نورانی ہے
کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے اوترنے سے پہلے بہی اوس نور سے اللہ کو پہچانتے تھے اب
اللہ نے آپ پر قرآن اوتارا نور پر نور بڑہا دیا تو آپکے دل مین جو نور ایمان کامل کا پہلے سے تہا اوسپر
اللہ نے اپنے کلام کا نور دل مین بہر دیا اس جگہہ پر گمان جاتا ہے کہ یہی نور آپکے نورانی دل کا
اور قرآن مجید کا اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو دکہلایا اور اس پاک کلام کا اثر زروبابل پر
ڈالا کہ اوسکے سامنے بڑے بڑے قوی دشمنون کو بیزور کردیا حضرت زکریا علیہ السلام فرماتے ہین
کہ پہر اللہ کا کلام مجہی پہونچا اور اوس نے کہا کہ زروبابل کے ہاتہون نے اس گہر کی نیو ڈالی اور
اوسی کے ہاتہ اوسی تمام بہی کرینگے تب تو جانیگا کہ رب العالمین نے مجہی تم پاس بہیجا ہے
تب مینے اوسی جواب مین کہا کہ یہ دو نوزیتون کے درخت جو شمعدان کے دہنی بائین ہین کیا ہین
اور مینے دوسری بار خطاب کرکے اوس سے کہا کہ زیتون کی یہ دو شاخین جو سونے کی دو نلیون کے
متصل ہین جنکی راہ سے سونا یعنے سنہلا تیل ون مین سے نکلا چلا جاتا ہے سو کیا ہین اوس نے مجہی
جواب دیکر کہا کیا تو نہین جانتا ہے کہ یہ کیا ہین مینے کہا نہین اے میرے خداوند اوس نے مجہی کہا
کہ یہ دو نو بیٹے تیل کے ہین جو ساری زمین کے خداوند کے حضور کہڑے رہتے ہین آسے ایمان والو عبرانی
مین یصہار کا لفظ ہے اور لغت عبرانی مین یصہار کے معنے لکہے ہین زیتون کا تازہ نکلا ہوا تیل تع

اسکا مطلب یہ ہوا کہ وہی روشن تیل زیتون کا جو چراغون مین بہرا ہوا ہے دو دو ولیون مین سے نکلا چلا جاتا ہے اور اون دونون درختون مین پہونچتا ہے فرشتے نے فرمایا کہ یہ دونون تیل کے یعنے زیتون کے روشن تیل کے بیٹے ہین یعنے اوس روشن تیل کے فیض لینے والے ہین جو ساری زمین کے خداوند کے یعنے اللہ تعالی کے سامنے کہڑے رہتے ہین یہ لفظ اللہ تعالی کے حق مین حضرت یوشع علیہ السلام کے تیسرے باب کی گیارہوین آیت مین بہی آیا ہے کہ اوسکے عہد کا صندوق جو ساری زمین کا مالک ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ دونون تیل لگائے ہوے چراغ زروبابل اور یہوشوع تہے یہ دونون حضرت عیسی علیہ السلام کا نمونہ تہے آسے ایمان والو جناب یوحنا حواری جنکی کتاب مکاشفات انجیل شریف کی جلد مین لگی ہوی ہے اونہون نے اوسکے گیارہوین باب مین ان دو شخصونکا ذکر کیا ہے جنکو بیان درخت زیتون کا فرمایا ہے پہر لکہا ہے کہ وہ قتل کیے جاوینگے اور اونکی لاشین بازار مین پڑے رہین گے اس بیان سے معلوم ہوا کہ وہ دونون شخص حضرت یوحنا کے وقت سے پہلے کے نہین ہین حضرت یوحنا کا وہ بیان جناب امام حسین علیہ السلام پر اور جناب عباس علیہ السلام پر مطابق پڑتا ہے اسکا پورا بیان کتاب مکاشفات کی پیش خبریون مین آویگا اگر اللہ چاہیگا پانچوان باب اور وہ فرشتہ جو مجہہ سے باتین کرتا تہا نکلا اور اوس نے مجہی کہا کہ اب تو اپنے آنکہین اوٹہا اور دیکہہ کہ یہ جو نکل آتا ہے کیا ہے مینے کہا یہ کیا ہے وہ بولا کہ یہ جو نکلتا ہے ایک ایفہ ہے اور اوس نے کہا کہ ساری سرزمین مین یہی اونکی شبیہ ہے اور دیکہو ایک سیسے کا قنطار ہے اور ایک عورت ہے جو ایفہ کے بیچون بیچ بیٹہی ہوے ہے اور اوس نے کہا کہ یہ شرارت ہے اور اوس نے اوسکو ایفہ کے بیچ مین گرادیا اور اوس سیسے کے باٹ کو اوسکی مونہہ پر دہر دیا پہر مینے اپنے آنکہین اوٹہائین اور نگاہ کی اور دیکہا اور دیکہو دو عورتین نکل آئین اور ہوا اونکی پنکہون مین بہری تہی کیونکہ اون کے پنکہہ لگ لگ کے پنکہون کے مانند تہے اور وے ایفہ کو آسمان اور زمین کے ادہر مین اوٹہالے گئین تب مینے اوس فرشتے کو جو مجہہ سے باتین کرتا تہا کہا کہ یہ ایفہ کو کدہر لے جاتین ہین اوس نے مجہی کہا اسواسطے لیے جاتے ہین کہ سنعار کی سرزمین مین اوسکا ایک گہر بناوین کہ وہ قائم کیا جاویگا اور اپنی بنیاد پر رکہا جائیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ ایفہ ایک پیمانہ ہے اور عورت قوم یہود کی نشانی تہے اور فرشتے نے کچہہ پیمانہ مین بہیجنگی وہ

شرارت تہی اسکا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہودی لوگ پہر شرارت کرینگے حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی دینگے اور انجیل سے منکر ہونگی اور دو عورتون سے مراد رومیون کی فوج ہے اور اونکی غلبہ کی نشانی ہے اور ایفہ کا استعارہ ینے بابل مین لے جانا اسکا یہ مطلب ہے کہ رومی لوگ یروشلم کو لے لینگے اور یہودی برباد ہونگی بابل کی قید کی مصیبت جیسی تہے ویسی مصیبت اونپر آویگی اے ایمان والو ہمارے نزدیک تو بابل سے اور رومیون کی فوج اور یروشلم سے کچھ علاقہ نہین ظاہر یون ہے کہ وہ عورت جو تہی وہ صورت شرارت کی تہے جو اوس برتن مین بیٹھی تہے اوسکو فرشتے نے اوس برتن مین گرا دیا اور اوسپر سرپوش ڈہانکا یا اور اوسکو بابل مین بہیجا اور وہان شرارت کا گہر بنا دیا اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ بتایا تو کہ بابل والون کی شرارتین اب موقوف ہوگئین بابل والی پہر شرارت کرینگی حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد بابل کا ایک بادشاہ آیا اور اوس نے یروشلم کے ہزارون آدمیون کا خون بہایا اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو بابل والون کی شرارت اور مدت تک پایداری اوسکی دکھلا کر بربادی کا سامان دکھلایا چھٹا باب تب مینے پہر اپنی آنکھین اوٹھائین اور نگاہ کی تو دیکھا اون دو پہاڑون کے بیچ مین سے چار گاڑیان نکل آئین اور وے پہاڑ تانبی کے پہاڑ تہے پہلے گاڑی مین سرنگ گہوڑے اور دوسری گاڑی مین مشکی گہوڑے تہے اور تیسری گاڑی مین نقرئی گہوڑے اور چوتہی گاڑی مین کبرے اور سیاہ سفید گہوڑے تہے تب مینی اوس فرشتہ کو جو مجہسے باتین کرتا تہا خطاب کرکے کہا کہ اے میرے خداوند یہ کیا ہین اور فرشتے نے مجہی جواب دیکر کہا کہ یہ آسمان کی چارون روحین ہین جو ساری زمین کے خداوند کے حضور مین کہڑی تہین اور اب نکلکر جاتی ہین اور مشکی گہوڑے جو اوسمین ہین سو اوتر ملک مین جاتے ہین اور نقرئی اونکے پیچہے طرف جاتے ہین اور کبری دکہن کے ملک کو جاتے ہین اور سیاہ سفید نے نکلکر یہ مانگا کہ ساری زمین پر سیر کرین اور اوس نے کہا چلو زمین پر سیر کرو اور اونہون نے زمین پر سیر کی اور اوس نے مجہی پکارا اور اوس نے مجہہ سے کہا کہ اونکو دیکہہ جو اوتر کے ملک کو گئی ہین اونہون نے میرے جی کو اوتر کے ملک مین ٹہنڈا کیا ہی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ فرشتی نے جواب مین سرنگ کا ذکر نہ کیا کہ پہلی سلطنت ابہی برباد ہوچکی ہے گاڑیان سرخ گہوڑون کے یہانتک اسکی نشانی ہے کہ اللہ تعالی گنہگارون سے بدلہ لیگا اور کالی گہوڑے قحط اور وبا کی نشانی

ہے جو اکثر لڑائیون کے بعد ہوتا ہے سفید گہوڑے امن اور تندرستی کی نشانی ہے کبرے اور سرنگ
رنگ سے ملے ہوئی غصہ کی نشانی ہے چار روحین چار فرشتے تہے سرخ آگے بڑہی اونکی تدبیر سے
پارسیون نے کلدیون کو غارت کیا جو اوتر کو گئی اونہون نے بابل والون کو دبایا ابتی پادریوسرخ
گہوڑے تو اسلی آگے بڑہے کہ اونکی تدبیر سے ایرانیون نے کلدیون کو جو بابل مین تہے غارت
کیا تو مشکی یعنے سیاہ گہوڑے جو اوتر کے یعنے بابل کے ملک کیطرف جاتے ہین یہ تو صاف بابل پر
دوبارہ فوج کشی کی بشارت ہے اسکا ظہور جب ہی ہوا جب محمدیون نے بابل پر جہاد کیا پہر باقی
گہوڑے جو پچہم اور دکہن کو گئی اور جنکو زمین پر لڑانے کا حکم ہوا یہ صاف بشارت محمدی جہاد
کی ہے پہر فرشتے نے فرمایا کہ جو اوتر کے ملک کو گئی ہین اونہون نے میراجی اوتر کے ملک مین ٹہنڈا
کیا ہے اسی معلوم ہوا کہ بابل والون کے کفر اور ظلم سے فرشتون کی روح پر بڑا صدمہ تہا محمدیون
نے جب بابل پر جہاد کیا فرشتون کے دل اور روح کو نہایت خوشنود کیا حضرت زکریا علیہ السلام
فرماتے ہین اور اللہ کا کلام مجہی پہونچا اور اوس نے کہا کہ تو قیدیون سے یعنے خلدی اور طوبیاہ
اور یدعیاہ سے جو بابل سے آئی ہین لے اور تو اوسی دن جا اور یوسیاہ ابن صفنیاہ کے گہر مین
داخل ہو اون نے چاندی اور سونا لے اور تاجون کو بنا اور اونہین یہوشوع ابن یہوصدق
سردار کاہن یعنے امام کے سر پر رکہہ اور اوس سے یون کہہ کہ رب العالمین یون فرماتا ہے کہ دیکہہ
وہ شخص جسکا نام صبح یعنے شاخ ہے اور وہ اپنے جگہہ سے اوگے گا اور وہ اللہ کی ہیکل کو یعنے مسجد
کو بنا دیگا ہان وہی اللہ کے ہیکل کو یعنے مسجد کو بناویگا اور وہ صاحب شوکت ہوگا اور اپنے
تخت پر بیٹہکر حکومت کریگا اور وہ اپنے تخت پر کاہن یعنے امام بہی ہوگا اور سلامتی کی
مشورت اون دونون کے درمیان ہوگی اور وے تاج حیلم اور طوبیاہ اور یدعیاہ اور
حین ابن صفنیاہ کی طرف سے ہونگی تا کہ خداوند کی ہیکل مین یعنے مسجد مین ایک یادگار سے
ہووین اور وے جو دور دور ہین سو آوینگے اور اللہ کی ہیکل مین یعنے مسجد مین
بناوینگی اور تم جانوگی کہ رب العالمین نے مجہی تم پاس بہیجا ہے اور اگر تم خداوند اپنی خدا کی
فرمانبرداری کروگی تو یون ہوگا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تیسری باب مین یہوشوع
سے فرمایا تہا کہ تو اور تیرے رفیق بطور نمونہ کی ہین مین اپنے بندے صبح کو یعنے شاخ کو لاؤنگا

اب یہان اوس نمونہ کی بعینہٖ صورت دکہلادی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ زکریا علیہ السلام
کو حکم ہوا کہ اوسی دن اون لوگون سے یوسیاہ کے مکان پر ملاقات کرین شاید وہان وہ اپنے
نذر دینے کو گئی تھے آئے ایمان دارون معلوم ہوا کہ یہ لوگ اونہین کے نہین ہین جو خسرو بادشاہ کی وقت
مین بابل سے نکال لے گئے تھے اونکو تو بہت مدت گذر چکی تھے اب یہ نئی لوگ بابل سے آئے تھے اور سونا
چاندی لائی تھے حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ کا حکم ہوا کہ اوسی دن یوسیاہ کے گہر مین جاؤ اوسی
دن کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ ابہی پہونچی نہین تھے پہلے سے حکم ہوا کہ جس دن وہ
یہان یروشالم مین آ پہونچین تو اوسی دن یوسیاہ کے گہر مین جائیو اور اون سے سونا چاندی لیکر
یہوشوع کے لیے تاجون کو بنائیو اور یہ نمونہ دکہلا کر پیش خبری اوسکو سنائیو کہ دیکہہ وہ شخص
جسکا نام صبح یعنے شاخ ہے وہ اپنی جگہہ سے اوگے گا اسمین صاف یہ اشارہ ہے کہ وہ اس ملک
مین پیدا نہین ہوگا بلکہ جو اوسکا مقام ہے وہان وہ شاخ کی طرح اوگے گا جیسا کہ حضرت
اشعیا علیہ السلام کے ترپنوین باب مین فرمایا ہے کہ وہ کونپل کیطرح خشک زمین سے پہوٹ
نکلا یہان پہر یہ مثال یاد دلائے اور دوسری مثال یہ دکہلائے کہ جس طرح یہ لوگ بابل سے آئے
اور اون سے سونا چاندی لیکر تاج بنائے گئے اسیطرح وہ شخص دوسرے ملک سے آویگا اللہ
کی مسجد کو بناویگا اللہ فرماتا ہے کہ وہ اپنی جگہہ سے اوگے گا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ شہر بیت اللحم مین حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان سے ایک کواری
لڑکی سے پیدا ہوگا ہم کہتے ہین کہ یروشالم سے بیت اللحم تین کوس ہے اور یہان دور ملک
کا نمونہ دکہلایا ہے اور پہر دو آیتون کے بعد دور کے لوگون کا پتا بتلایا ہے اللہ فرماتا ہے
کہ وہ اللہ کی مسجد کو بناویگا پادری لکہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
اصل عبادت خانہ بناوینگی کہ مسجد بیت المقدس اوسکا ایک نمونہ ہے پادری کا مطلب یہ ہے
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دین و ایمان کو اسقدر دنیا مین پہیلایا کہ مسجد بیت المقدس
بنانے والون نے اسقدر نہین پہیلایا تہا مسجد بنانے کا فقط اتنا ہی مطلب ہے اور یہ
خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے آپ پادریو یہ بشارت صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے جنہون نے اس پاک مسجد کی بڑی ترقی رکہین بیان فرمائین اور اون کے خاکروب

اس پاک مسجد کو جو بابل سو برس سے ویران تھے بڑے شوق سے بنایا اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وہ تخت پر بیٹھکر حکومت کریگا یعنے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کیطرح اللہ اوسکو پیغمبری کے ساتھ بادشاہت اور رعیت کا بندوبست بھی دیگا اور کاہن یعنے عبادت خانہ کا امام بھی وہی ہوگا حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین عبادت خانہ کا امام حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل مین سے ہوتا تھا اللہ کے حضور مین قربانیان اور نذرین اوسی کے وسیلہ سے چڑہائی جاتی تھین زروبابل حضرت یہودا کی نسل مین تھے وہ حاکم ہوی مگر عبادت خانہ کی امامت اونکو نہ ملی اللہ تعالیٰ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص پتا تبلاتا ہے کہ وہی بادشاہ اور وہی عبادت خانہ کا امام ہوگا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ بھی تھے اور مسجد کی امام بھی آپ ہی تھے پھر فرمایا کہ سلامتی کی مشورت اون دونون کے درمیان ہوگی اسکا مطلب ظاہر ایہ معلوم ہوتا ہے کہ محمدی شریعت مین ہمیشہ کے لیے یہی قاعدہ جاری ہوا کہ جہان بادشاہ موجود ہو نماز کا امام بھی وہی ہو مسجد کا امام اوسکے پیچھے نماز پڑہی اور اگر بادشاہ اذن دیوے مسجد کا امام بھی نماز پڑہا سکتا ہے سلامتی کی مشورت اور موافقت دونون مین ہے یہ پیش خبری دیکر پھر تاکید فرماتے کہ وے تاج انہین لوگون کیطرف سے ہووین تا کہ اللہ کی مسجد مین یادگاری ہووے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ جو حکم ہوا کہ یہ تاج انہین لوگون سے سونا چاندی لیکر بنائے جاوین جو ابہی بابل سے آئے ہین یہ اسلیئے حکم ہوا ہے کہ اسوقت گویا دور کہو کہ یہ نمونہ اس بات کا دکھلایا ہے کہ آخری زمانہ مین پھر ایسا ہوگا کہ جو لوگ دور ملک سے آوینگی وہ اس پاک مسجد کو بناوینگی یہ پتا صاف عرب کے محمدیون کا پہلے سے بتا رکھا مگر افسوس پادری کو نہین سوجہتا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ خلدی اور جیلم سے ایک ہی شخص مراد معلوم ہوتا ہے اور حین ابن صفنیاہ سے یوسیاہ مراد ہے اور چونکہ وہ لوگ اس تحفہ کو بڑی دور سے لائے تھے اسلیئے یہ پیش خبری دی گئی کہ وہ آوینگی اور اللہ کی مسجد بناوین گے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودی جو دور ملکون مین تھے انہون نے مسجد بنانے مین مدد دی لیکن خاص مطلب اسکا یہ ہے کہ جنٹائل یعنے بت پرست لوگ گرجا مین بلائے جاوینگی اور عیسائی دین مین آوینگی ہای افسوس پادری کے نزدیک

مسجد بنانے کا اشارہ ہی مطلب ہے کہ بت پرست لوگ عیسائی ہو جاوینگے یا اللہ ان اندھون
کی آنکھین کھولدے آمین اگر کوئی کہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آپ مسجد بیت المقدس
کو نہین بنایا اور نہ کہین صاف فرمایا کہ تم اس مسجد کو بنائیو اور اس بشارت مین صاف یہ لفظ
ہے کہ وہ اللہ کی مسجد کو بناویگا اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی
رات مین اللہ نے اس مسجد مین بلایا آپ نے سب پیغمبرون کے ساتھہ وہان نماز پڑھی اس
مین اس مسجد کے بنانے کا صاف اشارہ ہے پھر آپنے اس مسجد مین نماز پڑھنے کی امت
کو یہان تک رغبت دلائی کہ جو لوگ دور ہون وہ اس مسجد مین نماز پڑھنے کے لیے سفر کرین
اور جو لوگ وہان جا نہ سکین اونکو یہ حکم فرمایا کہ تیل بھیجدو کہ وہان کی قندیلون مین چراغ روشن
کیا جاوے ان کھلے کھلے اشارون مین آپنے بہت بڑی تاکید اس مسجد کے بنانے کی فرمای
تو آپکے خادمون نے آپ کے بعد جب شہر یروشالم پر قبضہ پایا اور اس مسجد کو بنایا تو خود
آپ ہی نے بنایا اور پھر یہ بات بھی ظاہر ہے کہ یہ لفظ جو پاک کلام مین ہے کہ وہ اللہ کی مسجد کو
بناویگا اسکی ظاہری معنے کا ظہور بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہے دیکھو آپ پر
قرآن کے اوترنے سے پہلے مکہ کے لوگون نے جب کعبہ شریف کی مرمت کی آپ بھی اوسمین
شریک تھے پتھرون کو اوٹھا اوٹھا کر لاتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری مین ہے پھر آپنے جب مدینہ
شریف مین اپنے مسجد بنائی تب بھی اوسکے بنانے مین آپ شریک رہے اینٹون کو اوٹھا اوٹھا کر
لاتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری مین ہے کیا عجب ہے کہ اللہ نے انہین دو مسجدون کیطرف
اشارہ کیا ہو دیکھو دوبار فرمایا کہ وہ اللہ کی مسجد کو بناویگا وہی اللہ کی مسجد کو بناویگا پھر اخیر
مین فرمایا کہ جو لوگ دور ہین وہ آوینگے اور اللہ کی مسجد کو بناوینگے یہ صاف پتا اون محمدیون کا ہے
جنھون نے مدینہ شریف سے یروشالم مین جاکر مسجد بیت المقدس کو بنایا آٹھوان باب
اس باب کی اونیس آیتون کے بعد لکھا ہے کہ رب العالمین یون فرماتا ہے کہ آگے کو ایسا ہوگا
کہ قومین اور بہوتیرے شہرون کے رہنے والے آوینگے اور ایک شہر کے باشندے دوسرے
شہر مین جاکر کہینگے آؤ جلدی سے تاکہ ہم اللہ کے چہرے کو مناوین اور رب العالمین کو
ڈھونڈھین مین بھی ہان مین ہی جاؤنگا اور بہوتیری امتین اور زور آور قومین رب العالمین کے

ڈہونڈہتی ہو اور اللہ کے چہرے کی منانے کو یروشالم مین آوینگی رب العالمین یون فرماتا ہے کہ اون دنون مین ایسا ہوگا کہ قومون کے دس مرد جنکی جدی جدی بولی ہو ہاتھہ بڑہاوینگی ہان ایک یہودی شخص کے دامن کو پکڑین گے اور کہین گے کہ ہم تمہارے ساتھہ جاوین گے کیونکہ ہمنے سنا ہے کہ خدا تمہارے ساتھہ ہے آسے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہودا حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادی کا نام ہے اونکے نسل کے لوگ یہودی کہلائے پہر آخر کو اونکی اور اونکے بہائیون کی نسل سب یہودی کہلائے سو اللہ تعالے نے اون سے وعدہ کیا کہ آخری وقت مین یہ جو زبردست قومین بت پرست ہین ان سب مین سے بہت لوگ خدا پرست ہوجاوینگے اور یروشالم مین اللہ کے طالب ہوکر آوینگے سو اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا شہرون شہرون سے محمدی لوگ یروشالم مین مسجد بیت المقدس کی زیارت کو اور وہان نماز پڑہنے کو آتے ہین اور جو محمدی لوگ غیر قومون کے ہین یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین نہین ہین وہ بیشک اون محمدیون کو اپنا وسیلہ جانتی ہین جو حضرت یہودا کی یا اونکے بہائیون کی نسل مین ہین مگر وہ لوگ اب اسرائیلی کہلاتے ہین یہودی نہین کہلاتے ہین کیونکہ اب یہودی اونکا نام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمن ہین وہ سب جگہہ ذلیل اور خوار پڑے پہرتے ہین نونان **باب** اس باب کی آٹھہ آیتون کے بعد لکہا ہے اے صیہون کی بیٹی تو نہایت خوشی کر اے یروشالم کی بیٹی تو خوب للکار کہ دیکھہ تیرا بادشاہ تجہہ پاس آتا ہے وہ سچا ہے اور نجات دینے والا ہے وہ عاجزی کرنے والا ہے اور گدہے پر بلکہ جوان گدہے پر ہان گدہی کی بچی پر سوار ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ بشارت حضرت عیسی علیہ السلام کی ہے جیسا کہ متی کی انجیل کے اکیسوین باب مین لکہا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام یروشالم مین تشریف لائے گدہی کے بچی پر سوار ہوکر تشریف لائے ہم کہتے ہین بیشک یہ بشارت جناب عیسی علیہ السلام کی ہے مگر اسیطرح محمدی بشارتون کو بہی پہچانو اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے اور مین افرائیم کی گاڑیان اور یروشالم گہوڑے کاٹ ڈالونگا اور جنگی کمان توڑ ڈالے جائینگے اور وہ قومون کو صلح کی خوشخبری دیگا اور اوسکی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور دریا سے زمین کی انتہا

تک ہوگی پادری لکھتا ہے کہ وہ لوگ گاڑیون اور گھوڑون سے رغبت رکھتی تھے لیکن زمانہ
کی مصیبتون کے باعث سے یہ بھروسا جاتا رہا اور اوس حق دار بادشاہ کا وقت آیا ہم
کہتے ہین یہ خبر اوس وقت کی ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوترینگے
اور سب قومون مین صلح ہوجایگی سب محمدی ہوجاوینگے بعد اسکے الله تعالیٰ یہودیون کو حکم
فرماتا ہے کہ یروشالم مین پھر آؤ اور اوسکو مضبوط قلعہ سمجھو پھر وعدہ کرتا ہے کہ مین یہودا
کو اور افرائیم کو یونان والون پر غلبہ دونگا پھر دسوین باب مین یہ وعدہ ہے کہ یہودا کے
گھرانے کو قوت دونگا اور یوسف کے گھرانے کو رہائی دونگا پھر فرماتا ہے ہرچند کہ مینے انکو
قومون کے درمیان پراگندہ کیا توبھی وے اون دور دور ملکون مین مجھے یاد کرینگے
اور وے اپنی بال بچون سمیت جیینگے اور پھر آوینگے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ
یہودا مکابیس کی حکومت مین یہودیون نے بہت زور پایا اور انٹیوکس کی فوجون کو روند
ڈالا اور بہت اسرائیلی جو تتر بتر تھے اون مین شامل ہوے اور اس آیندہ کلام سے یہ
بات نکلتی ہے کہ یہودا اور تمام اسرائیلی قومین جو تتر بتر تھین اون کے بحال ہوجانے کی
پیش خبری ہے اور یہ مطابق ہے یہودیون کے کسی گذشتہ کام پر یا کر جا کا ایک وقت آنے
والا ہے کہ اسلا وپر رحم کریگا اور اونکو اونکی زمین مین رکھیگا ہم کہتے ہین یہ صاف محمدی وقت
کی خبر ہے جو یہودی تتر بتر تھے وہ محمدی دین مین داخل ہوتے جاتے ہین اور یہودا کی
نسل مین بہت محمدی ہین جو یروشالم مین اور شہر وغیرہ مین بستے ہین اور بڑا ظہور اس خبر کا امام
مہدی علیہ السلام کے وقت مین ہوگا گیارہوان باب اے لبنان تو اپنے دروازون
کو کھولدے تاکہ آگ تیرے دیودارون کو کھا جاوے اے سرو کے درخت تو نوحہ کر کیونکہ
دیودار گر گئے کیونکہ شاندار غارت ہوے ہین اے باسانی بلوط کے درختو فغان کرو
کیونکہ محافظ بن گرا ہے چرواہون کے نالہ کی آواز ہے اسلئے کہ اونکی حشمت غارت ہوئے
جوان شیر ببرون کے گرجنے کی آواز ہے کیونکہ یردن کا غرور ڈھایا گیا پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہے کہ یہودی تاریخ والے بیان کرتے ہین کہ یروشالم کی بربادی سے تھوڑی مدت
پہلے اوسکے دروازے خود بخود کھل گئے اسکی گواہی یوسیفس بھی دیتا ہے تب یوحنا نے

مسجد بیت المقدس سے خطاب کر کے کہا مین جانتا ہون کہ تیری بربادی قریب ہے مطابق پیشین گوئی
زکریا علیہ السلام کے کہ کہول اپنے دروازون کو اے لبنان اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد بنائی
ہوئی تہے لبنان پہاڑ کے دیوارون سے یا یہ معنے کہ شہر بہرا ہوا تہا عزت دار اور مالدار
لوگون سے اور اونچے مکان لبنان کے دیوارون کے مانند تہے یہ پیشین خبری ضرور دوسری
بربادی کی ہے جو رومیون نے یروشالم اور مسجد کو غارت کیا کیونکہ زکریا علیہ السلام کیوقت
سے اوس مصیبت تک کوئی غارت گری ایسی نہین ہوئی جو اس کلام کے مطابق ہوا اور کم زور
آدمی اور کم مشہور لوگ مراد ہین بلوط کے یا سانی درختون سے اسکی بعد اک بڑی پیش خبری
ہے اوس مین فرمایا ہے کہ مین ملک کے رہنے والون پر آگے کو رحم نہین کرونگا اور مین ان
آدمیون کو ہر اک شخص کو اوسکی ہمسایہ اور اوسکے بادشاہ کے قابو مین کردونگا اور وے زمین
کو تباہ کرینگے اور مین اونہین اونکی ہاتھ سے نہین چہوڑاونگا پہر یہ پیش خبری ہے کہ یہودا
اور اسرائیل مین جو موافقت ہے جاتی رہے گی اور ظالم حاکم کو اسداور یر غالب ہوگا سو یروشالم
کی دوسری ویرانی کے بعد ایسا ہی ہوا کہ یہودیون پر روم کے بت پرست بادشاہون نے
بڑے بڑے ظلم کیے یہودے جگہہ جگہہ پر تتر بتر ہوگئے یہی حال ظالمون کے ظلم کا چہ سو برس تک
رہا اس کے بعد دیکہو پہر محمدی وقت کی بشارت ہے **بارہوان باب** اللہ کی کلام کا [illegible]
جو اسرائیل پر ہے وہ اسد فرماتا ہے جو آسمانون کو پہیلاتا ہے اور زمین کی نیو ڈالتا ہے
اور انسان کی روح اوسکے اندر پیدا کرتا ہے دیکہو مین ایسا کرونگا کہ یروشالم آس
پاس کی ساری قومون کے لیے تہرتہراہٹ کا پیالہ ہوگا اور یہودا کا بہی یہ حال ہوگا
جسوقت یروشالم گہیرا جاوے اور مین اوسدن یروشالم کو ساری قومون کے لیے
ایک بہاری پتہر کردونگا اور سب جو اوسی اوٹہاوینگے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوینگے
اور زمین کی ساری قومین اوسکے مقابل جمع ہونگے اوسدن خداوند فرماتا ہے مین
ہر ایک گہوڑے کو ایسا مارونگا کہ سب حیران رہجاوین اور اوسکے سوار کو دیوانہ
کردونگا مگر اپنی آنکہین یہودا کے گہرانے پر کہلے ہوئی رکہونگا پر قومون کے سب
گہوڑون کو مارونگا کہ وے اندہی ہو جائین تب یہودا کے فرمان روا اپنی دل مین

کہین گے کہ یروشالم کے باشندے رب العالمین اونکی خدا کے سبب سے ہماری توانائی ہین پادرسے
طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہودا مکابیس نے جو انٹیوکس پر فتح پائی تہی یہ اوسکی پیش خبری ہے اور بعض
کہتے ہین کہ اون لوگون کی فتحیابی کی خبر ہے جنہون نے اول اول انجیل کا وعظ کہا اور اونکی دشمنونپر
عدالت کی گئی لیکن کچہہ ہی ہو کوئی معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بیشک ہوگا اور اغلب اوسکی پورا ہونے
کی ابہی امید ہے یہ پیش خبری اس بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ یروشالم کو غلبہ دیگا اول حصہ اسباب کا اوس
حملہ سے علاقہ رکہتا ہے جو یہودیہ اور یروشالم کے باشندون پر کیا گیا بعد اسکے کہ وہ لوگ آئے اور اپنی وطن
مین آباد ہوئے اسے ایمان والو اوپر کے باب مین پادری اقرار کر چکا ہے کہ وہ یروشالم اور یہودیون
کی بربادی کی خبر ہے وہ اوس بربادی کی خبر ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد رومیون کے ہاتہون
ہوئی اب جو اوس بربادی کے بعد اللہ تعالیٰ یروشالم کے غلبہ کی خبر دیتا ہے یہ صاف خبر محمدی قوت
کی ہے کیونکہ رومیون کی بربادی کے پانسو برس بعد یروشالم پر محمدیون کا غلبہ ہوا اور اوس وقت
سے آج تک بت پرستون کی مجال نہ پڑی کہ اوس پاک شہر سے مقابلہ کرین اللہ فرماتا ہے کہ مین
یروشالم کو ساری قومون کی لیئے تہرتہراہٹ کا پیالہ کردونگا یعنے جس طرح زہر کا پیالہ پینی سے سب
ڈرتے ہین اور کانپتی ہین اسیطرح یروشالم پر قبضہ کرنے سے بے ایمان لوگ ڈرین گے اور یہودا
کا بہی یہ حال ہوگا یعنے یہودا کے نسل مین جو لوگ محمدی ہونگے وہ بہی اس شہر مین رہتے ہوئے اوس وقت
کانپین گے جسوقت قومی دشمن اس شہر کو گہیر لین گے مگر جو دشمن اس بہاری پتہر کو اوٹھاوینگے
ٹکڑے ٹکڑے کئی جاوین گے سو ایسا ہی ہوا جب پانچوین صدی کے اخیر سے چہٹی صدی کے اخیر تک
جہوٹے عیسائیون نے اس بہاری پتہر کو اوٹہایا آخر کو اونکے ٹکڑے ٹکڑے کئی گئے اور یہ پاک
شہر اللہ نے پہر محمدیون کو دیدیا پہر اللہ تعالیٰ اوس زمانہ کی خبر دیتا ہے جب سارے قومین اسکے
مقابل مین جمع ہونگی یہ بات امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین ہوگی جب نصاریٰ کی فوجون
کے اسّی جہنڈے ہونگی ہر جہنڈے کے نیچے بارہ ہزار کی فوج ہوگی اور نصاریٰ کے دلمین بیشک یہ
جوش بہرا ہوگا کہ اگر قابو پاوین تو یروشالم کو محمدیون سے چہین لین دمشق کے نزدیک محمدی
لوگ بہت بڑا جہاد کرین گے نصارا کا بالکل نزور گہٹ جائیگا محمدیون کا خاص مقام یروشالم
مین ہوگا یروشالم کو اللہ ان فوجون سے بچا لیگا پہر دجّال نکلے گا اور ملک شام مین جاوے گا ستر ہزار

یہودی اصفہان کے اوسکے ساتھ ہونگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوترکر اوسکے قتل کیواسطے
چلینگی اور وہ بھاگیگا آپ اوسکو شہر لُدّ کے دروازے پر قتل کرینگی اور بہت سے لوگ یہان یہودی اوسکے
ساتھ قتل ہونگی محمدی لوگ بہت بڑا جہاد کرینگی پھر یاجوج ماجوج نکلینگی تو وہ تمام زمین پر غالب ہونگے
صحیح مسلم مین ہے کہ خمر پہاڑ تک پہونچینگی اور وہ پہاڑ بیت المقدس کا ہے تب وہ سبکی سب دفعۃً مرجاینگے
حضرت یہودا کی نسل کے محمدی لوگ اب ہمارے زمانہ مین یروشالم مین اور حبرون مین بستے ہین امام مہدی
علیہ السلام کے وقت مین اکثر یہودی محمدی ہوجاوینگے اونکو اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور
اونکو ایمان دیگا مگر یروشالم کے رہنے والون کا بہت بڑا سہارا اوسوقت مین اون سب محمدیون کو ہوگا
جو حضرت یہودا کی نسل مین ہین مگر یروشالم کے رہنے والے نہین ہین وہ یروشالم کے رہنے والون کو
اپنی قوت اور زور کا وسیلہ سمجھینگے ارشاد ہوتا ہے اوسدن یہودا کے فرمان رواؤنکو اوس آتشدان
کی مانند کرونگا جو لکڑیون کے بیچ ہو اور اوس جلتی مشعل کی مانند جو پولون کے درمیان ہو وے اور وے
دہنی بائین پر آس پاس کی ساری قومون کو کھاوینگے اور یروشالم پھر اپنے مقام پہ یروشالم ہی مین
بیٹھیگا اور خداوند یہودا کے خیمون کو پہلی رہائی دیگا تاکہ داؤد کا گھرانا اور یروشالم کے رہنے والے
یہودا کے اوپر اپنی زیادہ بڑائی نہ کرین اوسدن اللہ یروشالم کے رہنے والون کی حمایت کریگا اور وہ
جو اوسدن اونمین سے گرا پڑا ہوگا سو داود کی مانند ہوگا اور داود کا گھرانا سردار کی مانند اللہ کے فرشتے
کے مانند ہوگا اونکے آگے پادری لکھتا ہو کہ یہ آیتین ہمارے خیال کو بڑی مدد دیتی ہین کہ یہ پیش خبری
خوب طرح ابھی پوری ہوگی اوس زمانہ مین جب یہودی دوسرے دین مین آوینگے اور اپنی زمین مین
بحال کیے جاوینگے آپ ہم کہتے ہین کہ ہان یہ پیش خبری امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے وقت مین پوری ہوگی جو لوگ حضرت یہودا کی نسل مین ہین مگر حضرت داود علیہ السلام کی نسل
مین نہین ہین بلکہ حضرت داود علیہ السلام کے بھائیون یا چچاؤن یا دادؤن کی نسل مین ہین
اور اونکا نسب حضرت یہودا سے ملتا ہے اور وہ یروشالم کے رہنے والے بھی نہین ہین وہ بڑی بہادری
سے آس پاس کے کافرون کو قتل کرینگے جسطرح مشعل آس پاس کے پولون کو جلادیتی ہے اور سب سے
پہلے وہی کافرون کے بیچ سے چھوٹینگے اللہ فرماتا ہے اس مین یہ حکمت ہے کہ جو لوگ حضرت داود کی
کی نسل مین ہین یا یروشالم کے رہنے والے ہین وہ اپنی بہت بڑائی نہ کرین کہ دیکھو ہمارا رتبہ بڑا تھا

تو ہم ہی نے بڑی فتح کی پھر یروشالم کی رہنے والے محمدیون کا رتبہ بیان فرمایا کہ اللہ اونکی بڑی حمایت کریگا جو اونمین کا ادنی ہوگا وہ حضرت داود علیہ السلام کی طرح سردار ہوگا اور جو حضرت داود علیہ السلام کی نسل مین ہوگا وہ اللہ کے فرشتے کے مانند سردار ہوگا اب ہمارے زمانہ مین حضرت داود علیہ السلام کی نسل مین جو محمدی ہین اون مین ایک بزرگ جنکا نام عبدالرزاق ہی وہ بیت المقدس کے مجاور ہین اور حضرت داود علیہ السلام کے مزار نورانی کے پاس رہتے ہین اونہون نے اپنا اور اپنی رشتہ دارون کا احوال اور اپنا نسب نامہ ایک رسالہ مین لکھا ہی وہ رسالہ مصر مین چھاپا گیا ہے وہ لکھتے ہین کہ اللہ کا شکر ہے کہ جو جو وعدی اوسنے اپنی پاک کتابون مین کئے تھے وہ پوری کئی اور ہمکو بہت بڑی عزت دی اور ہمین بیت المقدس کے مجاورونکا سردار ہون اور اپنے نبی اور اپنے باپ داود علیہ السلام کے قبہ کے پاس رہتا ہون و رہمارے تمہ کے لوگ اوسی قبہ کے آس پاس رہتے ہین یہ جو فرمایا کہ یروشالم پھر اپنی مقام پر بیٹھیگا اسمین صاف اشارہ ہے کہ یہ شہر ویران ہونے کے بعد اپنی ہی جگہہ پر آباد ہوگا ایسا نہوگا جیسا اور بعضی شہرون کا حال ہوا کہ قدیم شہر ویران ہوا اور اوسکے نزدیک دوسرے مقام پر دوسرا شہر اوسی نام سے آباد ہوا ارشاد ہوتا ہی اور اوسیدن یہان ہوگا کہ مین اون ساری قومون کا جو یروشالم پر چڑہائی کرنے آتے ہین سراغ لگاونگا کہ مین اونہین ہلاک کرون اور مین داود کے گہرانے پر اور یروشالم کے رہنے والون پر فضل اور مناجات کی روح برساونگا اور وے مجکو اوس شخص کے ساتھہ دیکہینگے جسی اونہون نے چھیدا ہے اور وی اوسکے لئے ماتم کرینگے جیسا کوئی اپنی اکلوتی کے لیے ماتم کرتا ہے اور وے اوسکے لیے تلخ کام ہونگے جسطرح سے کوئی اپنے پہلوٹھی کے لیئے تلخ کامی مین پڑتا ہے اور اوسدن یروشالم مین بڑا ماتم ہوگا حددرمون کے ماتم کی مانند مجدون کے وادی مین اور ساری مملکت ماتم کریگی ہر ایک گہرانا علیحدہ داود کا گہرانا علیحدہ اور اونکی بیبیان علیحدہ ناتن کا گہرانا علیحدہ اور اونکی بیبیان علیحدہ لاوی کا گہرانا علیحدہ اور اونکی بیبیان علیحدہ سمعی کا گہرانا علیحدہ اور اونکی بیبیان علیحدہ ساری گہرانے جو باقی رہینگے ایک ایک گہرانا علیحدہ اور اونکی بیبیان علیحدہ آسی ایمان والو یہ بات ظاہر ہے کہ اگلی زمانہ مین بت پرست لوگ یروشالم پر چڑہائی کرتے تھی اب محمدی نور جیسے ظاہر ہوا بت پرستون کا زور بالکل ٹوٹ گیا اب جو آخری زمانہ کی خبرون مین یروشالم پر چڑہائی کرنے والون کے ہلاک کرنیکا وعدہ ہی وہ لوگ یہی نصاری ہین جو ایک بار پانچوین صدی مین چڑہائی کر چکے مین یہی پھر آخری زمانہ

غلبہ کرین گے اور یروشالم پر تاک لگاوین گے اور امام مہدی علیہ السلام کے جہاد مین فنا کئی جاوین گے اور جو محمدی
لوگ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل مین ہین اور وہ محمدی لوگ جو یروشالم کے رہنے والے ہین اللہ اونپر
فضل اور مناجات کی روح برساوی گا یعنے اونکی دل مین اللہ کی محبت اور عشق کا فیض ور اللہ سی دعائین
مانگنی کا شوق اللہ کی طرف سے برسی گا اور اللہ اونکو دجال سی بچا لیگا مکہ اور مدینہ مین اور یروشالم مین دجال نہین جانے
پاویگا ابن ابی شیبہ کی حدیث مین ہے کہ دجال بیت المقدس مین آ جانوا لونکو گھیر لیا مگر بیت المقدس پر غالب
نہین ہوگا ایکا ایک حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترین گی اسلیئی اسکی بعد فرمایا کہ وہ مجکو اوس شخص کے
ساتھہ دیکھین گے جسکو اونہون نے چہیدا ہے اس جگہہ عبرانی لفظین یون ہین وِہِبِّیطُو اِلَیْ اِتْ
اِشِر دَاقَادُو اور نگاہ کرین گے میری طرف ساتھہ ایسی شخص کے جسکو اونہون نے چہیدا ہے عبرانی مین اِث
کے معنے ہین تئین جیسی آسمان کے تئین اور زمین کے تئین مگر جا بجا ساتھہ کے معنی بھی آتی ہین تورات شریف
کی پہلی سورت کے ساتوین باب کی ساتوین آیت اور آٹھوین باب کی پندرہوین اور اٹھارہوین آیت اور
نوین باب کی دسوین آیت دیکھو ان سب مقامون مین پادری میتھر نے اِث کے ترجمہ مین ساتھہ کا
لفظ لکھا ہے اسیطرح اِث کا لفظ ساتھہ کے معنی مین بہت جگہہ آتا ہے اس جگہہ بھی یہی معنی ہین اللہ
فرماتا ہے کہ وہ لوگ مجکو یعنے میری جلال اور نور کو اوس شخص کے ساتھہ دیکھین گے جسکو اونہین نے یعنے
اونکی باپ دادون نے جو حضرت داود کی نسل مین تھے اور یروشالم کے رہنے والے تھے چہیدا ہے یہہ
اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف ہے اللہ خبر دیتا ہے کہ ایک شخص ایسا ہوگا کہ یہ لوگ اپنی سمجھہ
مین اوسکو چہید دین گے پہر ایک وقت ایسا آویگا کہ اوسوقت داود علیہ لسلام کی نسل کے لوگ اور یروشالم کے
رہنے والے ایمان دار ہو جاوینگی وہ مجکو اوس شخص کے ساتھہ دیکھین گے یہ اشارہ اوسوقت کی
طرف ہے جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترین گے اوسوقت حضرت داود علیہ السلام کی
نسل کے لوگ اور یروشالم کے رہنے والے لوگ محمدی ہونگی وہ اوس نورانی صورت کے ساتھہ اللہ
کا نور دل کی آنکھون سے دیکھین گے اور بے ایمان یہودی دجال کے ساتھہ قتل ہو جاوین گے اس
جگہہ پادری میتھر نے اِث کے لفظ مین تئین کے معنے سمجھکر یون سمجھا ہے کہ وہ دیکھین گے میری
طرف ایسی شخص کے تئین جسکو اونہون نے چہیدا ہے یہ سمجھہ کر یون ترجمہ کر دیا کہ وہی مجہر جسی اونہون نے
چہیدا ہے نظر کرین گے پادری کے دل مین یہ جما ہوا ہے کہ حضرت عیسی خود خدا تھے تو یہودیون نے

معاذاللہ خدا کو چھیدا ہای افسوس پادری نے یہ نہ دیکھا کہ اسکی بعد فرمایا کہ وہ اوسکے لیے ماتم کرین گے یون
نہین فرمایا کہ وہ میرے لیے ماتم کرین گے حضرت یوحنا مکاشفات کے پہلے باب مین لکھتے ہین کہ دیکھو وہ بادلون
کے ساتھ آتا ہے اور ہر ایک آنکھ اوسکو دیکھی گی اور وے بہی جنہون نے اوسکو چھیدا اور یہ جو فرمایا
کہ وے اوسکی لئے ماتم کرینگی جیسا کوئی اپنے اکلوتے کے لیے ماتم کرتا ہے اسکا مطلب پادری طامس اسکاٹ
یون لکھتا ہی کہ وہ لوگ اپنے باپ دادون کی نالائقی کو یاد کرکے روئین گے کہ اونہون نے کیون سولی پر چڑھایا
یہ مطلب اسلیے لکھا ہے کہ پادری لوگ اس بات کے قائل ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام جب اوترین گے
تو سب زندے اور سب مردے بہی زندہ ہوکر آپکے پاس حاضر ہونگے آپ اچھون کو بہشت مین اور بدون
کو آگ مین بہیجدین گے آپکا اوترنا عین قیامت ہے اور موت آپکی واسطے نہوگی یہ بات انجیل شریف
سے ہرگز کہین ثابت نہین بات اتنی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کا ذکر اور قیامت کا
ذکر انجیل مین پاس پاس ہے اس سبب سے پادریون کو دہوکا ہوا ہے اصل مطلب اس ماتم کا یہ ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام ایک مدت تک دنیا مین بادشاہت کرکے دین محمدی کو دنیا مین پہیلا کر
دنیا سے اوٹھ جاوین گے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی قبر کے پاس دفن کیے جاوین گے
تو اپکے مرنے پر تمام جہان کے محمدی لوگ جتنا غم کرین اوتنا تہوڑا ہے مجدون کی وادی کی جو مثال
دی ہے تو پادری طامس اسکاٹ نے اسکا بیان یون کیا ہے کہ یہ ماتم یوسیا بادشاہ کے مرنے پر
ہوا تہا تواریخ کی دوسری کتاب کے پینتیسوین باب کے اخیر مین یہ بیان ہے کہ مجدو کے وادی مین
یوسیا بادشاہ جو بہت بڑا ایمان دار اور اللہ کا عاشق تہا لڑائی مین زخمی ہوا اور مر گیا اوسکی شہید
ہونے پر تمام یہودا اور یروشالم نے ماتم کیا اور یرمیا علیہ السلام نے یوسیا پر نوحہ کیا اور سب گانے
والے اور گانے والیان اپنے مرثیون مین آج کے دن تک یوسیا کا ذکر کرتے ہین دیکھو یوسیا کے
مرنے پر جو ماتم تہا اوسکی مثال سے صاف یہی مطلب ظاہر ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے مرنے
پر تمام جہان مین ماتم ہوگا اور جو لوگ حضرت داود علیہ السلام کی نسل مین اور ناتن نبی علیہ السلام
کی نسل مین اور لاوے کی نسل مین اور سمعی کی نسل مین باقی ہونگی اون محمدیون کو اور تمام جہان کے
محمدیون کو آپکی مرنے کا وہ غم اور صدمہ ہوگا جو بیان مین نہین آتا اور یہ بات سیدہی عقل کے
بالکل برخلاف ہے کہ آپکی حضور کی کا وقت جو ایمان والون کی بڑی خوشی کا وقت ہے اوس وقت

اگلی مصیبت کو یاد کر کے تمام جہان کے ایمان والون مین ماتم پڑجاوے یا اللہ پادریون کو سیدہی عقل دے
آمین اور یہہ جو ترجمہ مین ماتم کا لفظ لکہا ہے وہ عبرانی مین سافدو کا لفظ ہے سفد کے معنے عبرانی لغت مین
لکہی ہین غم سے چہاتی پیٹنا اور غم سے رونا جب دونون معنے ہوے تو یہان یہی معنے ہین کہ آپکے غم مین سب
محمدی لوگ نہایت دل کے صدمے سے روئین گے چہاتی پیٹنا دین محمدی مین حرام ہے اور اگر دوسرے معنے لیے
جاوین تو ہوسکتا ہے کہ غم کے صدمے سے ایسی حالت اون کے دل پر ہو کہ دل قابو مین نرہے اوسوقت ایسی حرکتین
معاف ہین اور متی کی انجیل کے چوبیسوین باب کی تیسوین آیت مین جو لکہا ہے کہ ابن آدم کا یعنی عیسی علیہ السلام
کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا تو اوسوقت زمین کے سارے گہرانے چہاتے پیٹین گے یہان بہی عبرانی انجیل
مین سافدو کا لفظ ہے یہان بہی دونون معنے ہوسکتے ہین مگر یہان ایمان والون کا ذکر نہین ہے کیونکہ
آنکی آمد سے پہلے جابجا دجال کا کفر پہیلا ہوگا جب آپ کی آمد کا نشان نہایت جلال کے ساتہہ آسمان پر ظاہر
ہوگا اوسکو دیکہکر بے ایمان لوگ رو دین پیٹین گے اور سمجہین گے کہ اللہ نے کسی خاص بندے کو ہمارے سزا
دینے کے لیے بہیجا ہے تیرہوان باب اوس دن گناہ اور ناپاکی کے واسطے داود کی گہرانے کے لئے
اور یروشلم کے رہنے والون کے لیے ایک سوتا کہولا جائیگا اور اوسی دن یون ہوگا رب العالمین
فرماتا ہے کہ مین بتون کے نامون کو زمین پر سے مٹا ڈالون گا اور وے نہین پہر کوئی یاد نکرے گا اور مین
جہوٹے پیغمبرین رہنے والون کو اور ناپاک روح کو دنیا سے باہر کردونگا اور ایسا ہوگا کہ جب
کوئی پیش خبری دیگا تو اوسکی مان باپ جن سے وہ پیدا ہوا اوسے کہین گے کہ تو نہ جئیگا کیونکہ تو اللہ کا
نام لے کے جہوٹ بولتا ہے اور اوسکی مان اور باپ جن سے وہ پیدا ہوا جسوقت وہ پیش خبری دیگا اوسے
ہول مارین گے اور اوسدن ایسا ہوگا کہ اون خبر دینے والون مین سے ہر ایک جسوقت وہ خبر دیوے
اپنے خواب سے شرمندہ ہوگا اور وے کبہی بال والی پوشاک نہ پہنین گے تا کہ فریب دیوین بلکہ ایک ایک
کہیگا کہ مین خبر دینے والا نہین مین کسان ہون کیونکہ میری شروع جوانی سے کسی نے مجہی غلام
کر رکہا تہا اور ایک اوس سے پوچہے گا کہ تیرے ہاتہون پر یہہ کیا زخم ہین تو جواب دیگا وے زخم ہین
جو مجہی اپنے دوستون کے گہر مین لگے تہے پادری طامس اسکاٹ پہلی آیت کا مطلب یون لکہتا ہے کہ
اوپر کے باب کے آخر مین جس زمانہ کا بیان ہے اوس زمانہ مین ایک حوض کہولا جائیگا یہودیون کے
واسطے جس مین وہ اپنے گناہون کو دہوئین گے اس سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام کا خون

ای پادریو جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوتریں گے اوسوقت بیشک ہم محمدیون کے نزدیک ہی بہت بڑا چشمہ فیض کا حضرت داود علیہ السلام کی نسل کے محمدیون کے واسطے اور یروشالم کے محمدیون کے واسطے کہولا جائیگا پہر تمام جہان مین دین محمدی پہیل جائیگا محمدی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے بڑی بڑی نعمتین ایمان کی پاوینگی اور اپنی دل وجان سے اوس نور مین غرق ہوجاوینگی یہ نعمت اللہ نے محمدیون کے واسطے رکہی ہے جو فقط اللہ کے پوجنی والے اور سب پیغمبرون کے ماننے والے ہین پادری لکہتا ہے کہ یہودیون کا گناہ یہی بت پرستی تہی اور اونکی جہوٹے بنی اونکی ناپاک روحون کے وسیلہ تہے لیکن حضرت زکریا علیہ السلام کے بعد وہ کبہی بت پرستی مین نہین پڑے ان اشارون مین ایک پوری خبر ہے کہ اوسکا ظہور جب ہوگا جب یہودی عیسائی ہوجاوین گے بت پرستی اور جہوٹا ایمان عیسائی گرجا کی بہت حصون مین بہت جاری رہاہے اور اوس نے یہودیون کو ایمان لانے سے بہت روکا اور بہتون کو اس جال مین ڈالدیا کہ اگر تم بت پرستی کروگے تو ظلم سے بچ جاوگی لیکن جب یہ پیش خبری ظہور کریگی تمام یہ روکین مٹ جاوینگی اور دوسرے ایمان مین آئے ہوے یہودی احتیاط سے ان کامون کو دیکہین گے اور پہر جو کوئی عیسی علیہ السلام کے برخلاف پیش خبری دینا اختیار کریگا یا بت پرستی کو ترقی دیگا تو اوسکو موسی علیہ السلام کے قانون کے موافق سزا دیجاویگی دیکہو پادری نے صاف اقرار کیا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے بعد یہودی بت پرستی مین نہین پڑے تو یہہ حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ کی خبر نہین ہوسکتی یہہ سوچ کر پادری کہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد عیسائی گرجون مین بت پرستی بہت جاری رہی ہے اور اسی باعث سے یہودی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لانے سے رکتی تہے جب عیسائیون کو بت پرستی مین گرفتار دیکہتی تہے اب پادری راہ دیکہتا ہے کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ یہ روکین مٹ جاوین گی آسے پادریو دین محمدی کی بدولت اس تیرہ سو برس کی مدت مین بہت یہودی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے اب حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین بتون کا تمام زمین مین کہین نام ونشان نہین رہیگا یہ جو سولی دیے ہوے آدمی کی مورت تم بناتے ہو جسکو عربی مین صلیب اور فارسی مین چلیپا کہتے ہین یہ بہی بیشک بت ہی اسکو حضرت عیسی علیہ السلام توڑین گے ساری زمین کے لوگ محمدی ہونگی اور جو لوگ جہوٹ موٹ پیش خبریان دیتے ہین اور روشنی دل ہونیکا دعوی

کرسکتے ہین وہ مٹ جاوینگے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جب جہوٹے عیسائیون کا زور ہوا اون مین بہت
لوگ جہوٹ موٹ کرامت کا دعوی کرتے تھے اور جہوٹی خبرین دیتے تھے ملا محمد رضا طہرانی نے لکہا ہے کہ یہودی
ملاون نے بڑے بڑے دعوی کئی ہین یہانتک دعوی کیا ہے کہ ہمنے اللہ کو دیکہا ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے وقت مین اور آپ کے بعد کے وقتون مین بہت لوگون نے دعوی پیغمبری کا کیا مگر وہ مٹ
گئی اور اونکا نام و نشان نرہا اب ہمارے زمانہ مین بہی ایسی جہوٹے دعوی جابجا لوگ کرتے ہین آخر
کو دجال پہلے پیغمبری کا پہر خدائی کا دعوی کریگا ایسے دعوے والون کو امام مہدی اور حضرت عیسی
علیہ السلام آکر مٹا دینگے پہر اگر کوئی ایسا جہوٹا دعوی زبان سے نکالیگا اوسیوقت اوسکی ماں
باپ اوسکو دہمکا کر چپ کر دینگے اور اودن کا لباس جو پیغمبرون کا اور کامل درویشون کا لباس ہے
اوسکو فریب دینے کی نیت سے لوگ نہین پہنینگے اور اسقدر سچائی لوگون پر غالب ہوگی کہ جن باتون
کے ظاہر کرنے کو آدمی کا جی نہین چاہتا اون باتون کو بہی لوگ ظاہر کر دینگے کوئی یون کہیگا کہ مین
غیب کی خبر دینے والا نہین ہون مین تو کسان ہون اور ایک شخص نے مجکو اپنے کہیت کی کام کیلیے
جوانی کے وقت سے زبردستی کر کے غلام بنا رکہا تہا اور کوئی پوچہیگا کہ یہ زخم تیرے ہاتہ پر کیسے ہین
تو گہر کے اندر جو لڑائی ہوئی تہی وہ اوسکا حال صاف کہدیگا اور جہوٹہ نہ بولیگا ارشاد ہوتا ہے
ای تلوار تو میرے چرواہی پر اوس انسان پر جو میرے ساتہ ہے جاگ رب العالمین فرماتا ہے اوس
چرواہی کو مار کہ گلہ پراگندہ ہو جاوے پہر مین اپنا ہاتہ چہوٹون پر چلاونگا پادری طامسن سکاٹ لکہتے ہے
کہ یہ حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر ہے اللہ تعالے اپنے تلوار کو حکم کرتا ہے کہ تو اوس انسان پر جاگ
جو میرے ساتہ ہے عبرانی مین اس جگہہ عمیتی ہے جسکا ترجمہ عربی مین معی ہے یعنے میرے ساتہ
یعنے وہ انسان جو میرا خاص بندہ ہے اور وہ ہمیشہ میرے ساتہ ہے اور میری حضوری اوسکو
ہردم حاصل ہے یہ لفظ اور نبیون کے حق مین بہی آیا ہے توراۃ شریف کی پہلی سورت کے چہٹی بابکی
نوین آیت مین ہے کہ نوح خدا کے ساتہ چلتا تہا اور اکیسوین باب کی بیسوین آیت مین حضرت
اسمعیل علیہ السلام کے ذکر مین ہے کہ خدا اوس لڑکے کے ساتہ تہا مگر اس جگہہ پہ پادری نے
حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کے برابر ٹہرانے کے لئے یون ترجمہ کر دیا کہ وہ میرا ہمتا ہے یا اسد
پادریون کی آنکہین کہولدے پہر پادری ذ لکہتا ہے کہ جب وہ چرانے والا قتل ہوگا تو گلہ بکہر جاویگا اور

اسداوسکی رکھوالی کریگا جس طرح چھوٹی لڑکون کی رکھوالی کیجاتی ہے اب ہم کہتے ہین کہ یہان سے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کا قتل ہوجانا مراد نہین ہے اتنا ہی مطلب ہے کہ ظالم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
پر تلوارین لیکر آوین گے اور اپنی سمجھ مین اونکو مارین گے اور اونکی امت کے لوگ بکھر جاوین گے جیساکہ متی
نے اپنی انجیل کے چھبیسوین باب مین لکھا ہے کہ اک بڑی بھیڑ تلوارین اور لاٹھیان لیکر آئی تب سارے
شاگرد آپکو چھوڑکر بھاگ گئے اب ہمکو قرآن مین اسدنے خبر دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اون لوگون نے
قتل نہین کیا اونکو اللہ نے زندہ آسمان پر اوٹھالیا اور آپ کی سی صورت اونکی سامنی کردی گئی یعنی دوسرا
شخص آپ کے بدلے مین مارا گیا ارشاد ہوتا ہے اور ایسا ہوگا اسد فرماتا ہے کہ ساری سرزمین مین دو حصہ
کاٹے جاوینگے اور مرینگے اور تیسرا حصہ اوس مین باقی رہے گا اور مین تیسرے حصہ کو آگ کے درمیان
لاؤنگا اور مین اونہین یون صاف کرونگا جس طرح روپے کو صاف کرتے ہین اور یون تاؤن گا
جس طرح سونے کو تاتے ہین وہ میرا نام لین گے اور مین اونکی سنونگا مین کہون گا یہ میرے لوگ ہین اور
وہ کہین گے کہ اللہ میرا خدا پادری لکھتا ہے کہ یہ اس بات کی پیش خبری ہے کہ یہودی جب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے منکر ہوئے تو اللہ نے اون پر رومیون کو غلبہ دیا اونہون نے یہودیون کے زمین
کے بڑے حصہ کو برباد کیا لیکن تیسرا حصہ چھوڑ گیا اور جب وہ تمام آزمائشون اور تکلیفون سے نکل جاوین
گے تب وہ ثابت ہوجاوینگے اور پاک ہوجاوین گے وہ آخر کو دوسرے دین مین آجاوینگے اور
خدا کے بندے کہلاوینگے ہم کہتے ہین جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین مین آئے تھے اور
اونکی شریعت پر قائم رہے اور سب مصیبتون مین ثابت قدم رہے اور جن یہودیون نے محمدی وقت
پایا اون مین جو محمدی ہوتے جاتے ہین یہ سب اسد کے خاص بندون مین داخل ہین چودہوان
باب دیکھو اسد کا دن آتا ہے اور تیری لوٹ کا مال تیرے درمیان بانٹا جائیگا اور مین ساری قومون
کو اکٹھا کرونگا کہ یروشالم سے لڑین اور شہر لے لیا جائیگا اور گھر کے گھر لوٹے جاوینگے اور عورتین
بے حرمت کی جاوینگی اور آدھا شہر قید ہوکر جاویگا لیکن وہ جو باقی رہجاوینگے شہر سے کاٹے نجاوینگے
تب اللہ نکلیگا اور اون قومون سے لڑائی کریگا جس طرح سابق مین جنگ کے دن لڑا تھا پادری
طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ رومی لوگ تمام قومون کی طاقت اپنی فوج مین شامل رکھتے تھے رومیون
نے جوان اور فائدہ والا حصہ یہودیون کا باقی رکھا تھا لیکن یہ یا تو مصر کے کھانون مین قید کئے گئے

یا تلوار سے مارے گئے یا شہر کے تماشون مین جنگلی درندون سے پہاڑے گئے یا غلام بنا کر بیچ لیے گئے اور
چالیس ہزار جنکو اذن دیا گیا تہا کہ جہان اونکی خوشی ہو وہان جا دین وہ ادومی ستہے اون سب کو
شہر سے باہر کر دیا گیا جب رومیون نے شہر لے لیا ایک بڑا حصہ شہر کا برباد کیا اور بہت لوگ نکالے
گئے اور بہت لوگ عیسائی ہو گئے لیکن غالبًا بقایا یہودی وہ خیال کئے گئے ہین جو ان بربادیون سے
بچ رہے ہین اور اونکی اولاد سیکڑون برسون سے بطور ایک علیحدہ فرقے کے بچائے دگئے رومی بعد
اسکے کبہی سرسبز نہین ہوئے اور اونکے خوب صورت شہرون اور صوبون کو وحشی قومون نے
لڑائیان لڑکر تباہ کر دیا لڑائی کا دن وہ تہا جسدن اللہ نے مصر والون کو لال سمندر مین ڈبو دیا یا جب
اسرائیلیون کو اللہ تعالے کنعان مین لے گیا دیکہو پادری اقرار کرتا ہے کہ یہ جو اللہ فرماتا ہے کہ مین
اون لوگون سے لڑونگا جس طرح لڑائی کے دن لڑا تہا تو یہ لڑائی کا دن ہے جس دن حضرت موسیٰ
علیہ السلام کے وقت مین اللہ نے فرعون والون کو لال سمندر مین ڈبو دیا یا وہ دن ہے جب حضرت
یوشع علیہ السلام کو اللہ تعالے کنعان مین لے گیا اور وہان بڑے بڑے بت پرست بادشاہون کو قتل
کیا جسطرح اوس دن اللہ تعالے نے لڑائے کی تہے اوسیطرح اون لوگون سے لڑائی کریگا جو
یروشالم کو برباد کرینگے اب ہم پادریون سے پوچہتے ہین کہ رومیون سے اللہ جس دن لڑا وہ
کونسا دن ہے سارا عالم جانتا ہے کہ اللہ تعالے پانسو برس بعد محمدی تلوار کہینچ کر رومیون سے
ایسا لڑا کہ رومیون کو چلنا چور کر دیا پادری یون بات بدلتا ہے کہ وحشی قومون نے لڑائیان
لڑکر رومیون کا ملک تباہ کر دیا ہم کہتے ہین کہ وہ وحشی قومون کے لوگ جو بت پرست تہے اونہون
نے جو چوتہی صدی عیسوی مین روم کے چہوٹے عیسائیون پر چڑہائی کی تہی اونکی خبر یہ نہین
ہو سکتی کیونکہ اس لڑائی کی مثال اللہ اوس لڑائی سے دیتا ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع
کے وقت مین ہوئی تہی اس مین صاف یہ اشارہ ہے کہ اللہ اوس پیغمبر کے وسیلہ سے لڑیگا جسکی
حق مین فرمایا ہے کہ وہ موسیٰ کی مانند ہوگا ارشاد ہوتا ہے اور اوس کے پانو اوسی دن زیتون
کے پہاڑ پر جو یروشالم کے سامنے پورب کو ہے جمی رہینگے اور زیتون کا پہاڑ بیچون بیچ پچہم کی
طرف اور پورب کی طرف کو ایسا پہٹ جائیگا کہ اوس مین نہایت بڑی وادی ہو جائیگی کیونکہ
آدہا پہاڑ اوتر کیطرف سرک جائیگا اور آدہا اوسکا دکہن کیطرف پادری لکہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام جو اپنے دشمنوں سے لڑنے جاوینگے اکثر زیتون پہاڑ پر کھڑے ہوئی ہین اور وہان سے آسمان پر
چڑھ گئی ہین اور اپنی حواریون کے وسیلہ سے اونہون نے دنیا کے شہرون مین انجیل بھیجی اور رسمی قانون
اور حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت جو لوگون کو عیسائی دین سے روکتی تھی جس طرح گرد کے پہاڑون
نے یروشالم مین آنے سے روکا تھا ودر ہین ور وہ شریعت ہٹا دی گئی یروشالم جس مین خوشنما
اور پہل دار پہاڑ زیتون کا ایک علامت ہے اوسکا خاص حق لے لیا گیا اور ہر ایک قوم مین تقسیم کیا گیا یا اوسکی
کا مطلب یہ ہے کہ پہاڑ کے پھٹ جانے گا اور دونون طرف سرک جانے کا یہ مطلب ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام
کی شریعت جو یروشالم مین پہیلی ہوئے تہی اور یروشالم کی بڑی تعظیم تھی وہ شریعت موقوف ہو جانے گی
اور اوسکے بدلی عیسائی گرجاؤن کی تعظیم ہوگی جب عیسائی دین ہر قوم مین پہیل جاوے گا آسے ایمان
والو اوسکی آیت مین یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالے رومیون سے لڑے گا اس پیش خبری کا صاف ظہور
محمدی وقت مین ہوا اوسی دن کا اشارہ صاف اوسی وقت کی طرف ہے جس وقت اللہ تعالی رومیون
سے لڑی گا فرماتا ہے کہ اوسکی پانون اوس دن زیتون پہاڑ پر جمی رہینگے اسکا یہ مطلب کہ اللہ تعالی
اپنی قدرت کا ظہور زیتون پہاڑ پر دکہلاویگا اور اپنے پاک بندون کو یہان لاوے گا اور آپ خود
اونکے ساتھ آوے گا مولانا جلال الدین سیوطی رہ فضائل بیت المقدس مین لکھتے ہین کہ مثیر الغرام
والی نے یعنے امام احمد بن محمد مصری شافعی نے ولید تک یعنی وہ جو مسلم کی بیٹی ہین اون تک سند پہونچائی کہ اونہون نے کہا کہ مجکو ایک
بوڑہی نے خبر دی جو شداد ابن اوس انصاری کی نسل مین تہا اوس نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ
اوسکی دادا شداد رض کی زبانی نقل کرتے تھے کہ اونہون نے فرمایا کہ ہم بیت المقدس کو گھیرے ہوئے
تھے حضرت عمر رض چار ہزار سوارون مین تشریف لائے اور بیت المقدس کا وہ پہاڑ جو پورب کی
طرف ہے یعنے طور زیتا وہ اوسپر اوترے آسے ایمان والو اللہ نے اپنی پاک بندون کے قدم کو اپنا
قدم فرمایا قرآن مجید مین اللہ نے اپنے پیارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو لوگ
تجھسی بیعت کرتے ہین وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ ہے اونکی ہاتھو پر اسی طرح یہان جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمون کے قدمون کو یون فرمایا کہ میرے قدم زیتون پہاڑ پر جمین گے
اور پہاڑ کے پھٹ جانے اور سرک جانے کا یہ مطلب کہ اصل دین جو اللہ نے اپنے پاک نبیون کو
بتلایا ہے وہ یروشالم سے اور زیتون پہاڑ سے آس پاس تمام شہرون مین پہیلے گا ارشاد ہوتا ہے

اور تم میرے پہاڑون کے وادی کو بہاگوگے کیونکہ پہاڑون کے وادی آصل سے جا ملینگے ہان جس
طرح سے تم شاہ یہوداعزیا کے دنون مین زلزلہ کے آگے سے بہاگی تہے اوسی طرح سی بہاگوگے اور اللہ
میرا خدا آویگا اور سارے قدسی تیرے ساتھ پادری طامسن اسکاٹ لکھتا ہے کہ بعضی کہتے ہین
کہ آصل کسی خاص جگہہ کا نام ہے جو شہر تیون پہاڑ کے نزدیک ہے لیکن چونکہ یہ لفظ ایک فعل سے
نکلا ہے جسکے معنے علیحدہ کرنیکے ہین تو اوسکے معنے علیحدہ جگہہ کے ہین اور بعضی خیال کرتے ہین کہ وہ
اشراف مراد ہین جو موسائی شریعت سے علیحدہ ہو کے عیسائی دین مین داخل ہوئے لیکن شاید وہ
جگہہ مراد ہو جہان عیسائی یہودی بہاگ گئے تہے کہ اپنی تئین بے ایمان باشندون سے علیحدہ کرین
جسوقت رومیون کی فوج نے یروشلم کو گہیرا تہا ایک حصہ پہاڑ کا اوتر کو ہٹایا گیا اور ایک حصہ دکہن
کو اور ایک گہاٹی پورب سے پچہم کی طرف ہوگئی وہ گہاٹی آصل مین پہونچی یعنے علیحدہ جگہہ مین پہونچی
ہم کہتے ہین کہ علیحدہ جگہہ کا اشارہ ظاہرا مکہ اور مدینہ کی طرف ہے یعنے یروشلم سے دین کا رستہ مکہ
اور مدینہ سے جا ملے گا اور جو لوگ ادہر سے آتے رہینگے اونہین کے پاس یروشلم والون کو پناہ ملی
گی بہاگنی کا یہ مطلب کہ تم ڈر جاؤگے اور اونکا سامنا نکر سکوگے کیونکہ محمدی فوجون کے ساتھ اللہ
خود آویگا اور سارے قدسی یعنے فرشتے اور پاک لوگ یا اللہ تیرے ساتھ ہونگی پادری بے انصاف
اسکو اوسوقت کی خبر ٹہراتا ہے جب روم کے بت پرستون نے یروشلم کو برباد کیا پادریون کو یروشلم
کی بربادی کی بڑی خوشی ہے جہان دین کی ترقی کی بشارت ہوتی ہے اوسکو اوسیوقت کی
خبر ٹہرا دیتے ہین ارشاد ہوتا ہے اور اوسی دن ایسا ہوگا کہ روشنی نہوگی اور نہایت تاریکی
ہوگی اور ایک دن ہوگا جو اللہ کو معلوم ہے نہ دن ہوگا اور نہ رات ہوگی اور یون ہوگا کہ شام
کیوقت روشنی ہوجاوے گی پادری لکھتا ہے کہ اوس دن سے مراد ہے عیسائی دین کے پہیلنے کا
زمانہ بہت مدت تلک نہ روشنی ہوگی نہ اندہیرا ہوگا تاریکی ہوجاوی گی جہالت سے بڑی عقیدون
سے اور بت پرستی سے اور گرجا کی حالت بہت بگڑ جاوی گی لیکن کچہ پاکی اور سچائی بہی پائی جائیگی
ایک دن ہوگا یعنے بالکل رات کا سا اندہیرا نہین آویگا اوس دن کی حد اللہ کو معلوم ہے لوگ
مشکل سے جانینگے کہ اوسی کو رات کہین یا دن لیکن آخر کو دنیا کے خاتمہ کو آفتاب سچائی کا نکلیگا
اور اندہیرا جہالت اور بت پرستی کا دور ہوجائیگا آسی پادری جہان تمنے اتنا سمجہا کہ حضرت

عیسی علیہ السلام کے بعد عیسائیون مین جہالت اور بت پرستی سے دن مین اندھیرا ہوگیا تہا اسکو
ساتہہ یہہ بہی سمجہو کہ وہ جو شام کیوقت روشنی ہوجانے کا وعدہ تہا اوسکا ظہور محمدی وقت مین
ہوا ساتوین صدی عیسوی مین سچائی کا آفتاب مکہ سے نکلا اور تمام جہان مین اوسکا نور
پہیل گیا آرشاد ہوتا ہے اور اوسیدن یون ہوگا کہ جیتا پانی یروشالم مین سے جاری ہوگا
اوس کا آدہا پوربی سمندر کیطرف اور اوسکا آدہا پچہمی سمندر کیطرف گرمی مین اور جاڑے
مین ایسا ہوگا اور اللہ ساری زمین کا بادشاہ ہوجائیگا اوسدن ایک اللہ ہوگا اور
اوس کا نام احاد یعنی ایک ہوگا پادری لکہتا ہے کہ اسکا یہہ مطلب کہ انجیل کی تاثیر پہیلے
گی اور انجیل کی ترقی یروشالم سے شروع ہوگی اور ہر فصل مین یعنے ہر طرح کے زمانے مین
ہر طرف اوس کا راستہ جاری ہوگا اور اللہ کی بادشاہت سارے زمین مین ظاہر ہوگی
اور بتون کو اور جہوٹے مذہبون کو اور جہوٹے عیسائیون کو زور نہ رہیگا سب بادشاہ
خدا پرست ہونگی اور ایک خدا کی تابعداری مین ایک راہ پر ہونگی ہم کہتے ہین کہ اوسیدن کا
اشارہ اوسیوقت کی طرف ہے جس کا اوپر ذکر ہے کہ شام کے وقت یعنے آخری زمانہ مین
نور ایمان کا پہیل جائیگا دیکہو اوسی محمدی وقت مین یروشالم مین سے محمدی فیض تمام
ملک شام مین جاری ہوا اور اللہ نے اپنی بادشاہت کو سارے زمین کے لوگون پر خوب
ظاہر کردیا اور جہوٹے عیسائیون نے جو تین خدا مشہور کر رکہے تہے اونکا زور اللہ نے
مٹایا اور تمام جہان مین ایک اللہ مشہور ہوا قل ہو اللہ احد کا جا بجا ڈنکا ہوا آرشاد
ہوتا ہے اور ساری زمین تبدیل ہوکر اوس عرابا کی یعنے جنگل کی مانند ہوجائیگی جو
جبع سے لے کے رمون تک یروشالم کے دکہن طرف ہے اور وہ بلند ہوگی اور بن یامین
کے پہاٹک سے پہلے پہاٹک کی مقام تک اور کونے کے پہاٹک تک اور حننئیل کے برج سے
بادشاہ کے انگوری کولہوؤن تک اپنی ہی موقع پر آباد کی جائیگی اور لوگ اوس
مین رہین گے اور پہر لعنت مطلق نہوگی بلکہ یروشالم امن و امان سے بسی گی پادری
لکہتا ہے کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ اوسوقت مین حالت اور مزاج اور خصلتین یہودیون کی
بدل جاوینگے گویا ایک بڑا ضلع بالکل برابر کردیا جائیگا میدان سے پہاڑ گرادیگی

جائینگے کہائیان بہردی جائینگے اندر اور باہر کی ہر ایک روک ہٹائی جائیگی جو اونکو خصلت بدلنی سے اور اپنی زمین پر آباد ہونے سے روکتی تہی اور یروشالم جو مدتون پانون سے روندا گیا بیعزتی کی خاک سے اوٹہایا جاویگا اور پہر تمام اپنی پہلی وسعت مین آباد کیا جاویگا اور وہ اندرسی آباد کیا جاویگا اور پہر اسد کے غضب سے برباد نہوگا جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوٹھ جانے کے بعد ہوا تہا لیکن وہ امن وامان کا گہر ہو جائیگا بدلی ہوئے یہودیون کی واسطے اسی پادری کی یہ سب باتین محمدی وقت مین ظاہر ہو چکین بہت یہودی اپنی گمراہی چہوڑکر محمدی ہوگئی یروشالم خوب طرح آباد ہوا اور جو یہودی محمدی دین مین آئے وہ وہان آباد رہے اور بت پرستون کا بالکل زور جاتا رہا جو اس پاک شہر کے دشمن تہے ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مری کہ جس سے اللہ ساری قومون کو جو یروشالم پر لڑنے کو چڑہ آوین مارے گا سو یہ ہے اور بگوشت جسوقت وہی اپنے پائون پر کہڑے ہونگے فنا ہو جائیگا اور اونکی آنکہین اونکی چشم خانون مین گل جائیگی اور اونکی زبان اونکی منہہ مین سڑ جائیگی اور اوسی دن یون ہوگا کہ اللہ کیطرف سے اون کے درمیان بڑی گڑبڑاہٹ آپڑیگی اور اونمین سے ایک دوسرے کا ہاتہہ پکڑیگا اور اوس کا ہاتہہ دوسرے کے ہاتہہ کے مقابل اوٹہایا جائیگا اور یہودا بہی یروشالم مین لڑیگا اور ساری غیر قومون کا مال جو آس پاس ہین کیا سونا کیا روپا کیا لباس بڑی کثرت سے جمع کیا جاویگا اور گہوڑون اور خچرون اور اونٹون اور گدہون اور سب جانورون کو جو اون لشکر گاہون مین ہونگی وسطرح کی مری جیسی یہ ہے مارے گی پادری لکہتا ہے کہ یہ پیش خبری اس بات کی معلوم ہوتی ہے کہ یہودی جب اپنی زمین مین آباد ہونگی جو لوگ اون سے مقابلہ کرینگے اون پر یہہ عذاب آویگا اور سارے انٹی کرسٹان یعنے جہوٹی عیسائی نیست ونابود ہو جاوینگے جو اول شان دار ہوگئی تہے ہم کہتے ہین کہ ظاہر یون ہے کہ یہ پیش خبری اوسوقت کی ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ حکم بہیجیگا کہ اب مین اپنے ایسی بندون کو بہیجتا ہون جنسے لڑنے کی کسیکو طاقت نہین ہے تو میرے بندون کو طور کی طرف سمیٹ لیجا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع ایمان کے ساتہہ طور پہاڑ پر رہینگے یاجوج اور ماجوج نکلینگے اور بہت لوگون کو قتل کرینگے صحیح مسلم مین ہے کہ خمر پہاڑ تک پہونچینگے اور وہ پہاڑ بیت المقدس کا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

السے دعا کرینگے اور آپکے ساتھ کے لوگ آمین کہین گے تب یاجوج اور ماجوج کے گردنون مین کیڑے پڑجاوینگے
اور وہ سب کے سب ایک ہی دفعہ مرجاینگے ارشاد ہوتا ہے اور یون ہوگا کہ ہر ایک جو ان سب
قومون مین سے جو یروشلم پر چڑھ آوین بچ رہیگا سال بسال بادشاہ رب العالمین کو سجدہ کرنے اور عید
خیمون کے ماننے کو جاویگا اور یون ہوگا کہ زمین کے سارے گھرانون مین سے جو بادشاہ رب العالمین کے
آگے سجدہ کرنے کو یروشلم مین نہ آوے اون پر مینہ نہ برسیگا اور اگر مصر کا گھرانا نہ چڑھ جاوے اور
نہ آوے تو اون پر بھی نہین پڑیگا بلکہ اون پر وہ مری ہوگی جس سے خداوند اون قومون کو مارے گا
جو نہین جاتی ہین کہ خیمون کی عید مناوین یہی مصر کی سزا ہوگی اور ساری قومون کی سزا جو نہین جاتے
ہین کہ خیمون کی عید مناوین پادری لکھتا ہے کہ خیمے کی ضیافت سے مراد ہے حضرت عیسی علیہ السلام
کا ظہور قدرت مین بطور خیمہ کے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ مطلب ہے کہ آدمی خوشی سے عیسائی دین مین
داخل ہونگے وہ لوگ جو یروشلم سے لڑے تھے اون مین جو باقی رہین گے بہت عیسائی ہوجاوینگے
یہودیون کی روایت ہے کہ شکست یاجوج ماجوج کی وہی شکست معلوم ہوتی ہے جو یہان بیان کی
گئی ہے مصر کے اوپر کے حصہ مین کبھی مینہ نہین برستا لیکن میدان تیرین یعنے دریای روم کے
نزدیک بعضے وقت کثرت سے برستا ہے تو غالب یون ہے کہ مینہ سے جسمانی اور روحانی
فیض مراد ہے ہم کہتے ہین کہ حضرت حزقیل علیہ السلام کے اڑتیسوین باب مین یاجوج ماجوج کے
نکلنے کی بڑی دھوم سے خبر ہے اور بہت قومون کے نام ہین جو اونکے ساتھ ہونگے تو یہان یہ مطلب
ہے کہ جب یاجوج ماجوج مرچکین گے تو جو باقی رہین گے وہ سب محمدی ہوجاوینگے اور ہر سال مسجد
بیت المقدس مین نماز پڑھنے کو اور تہوڑے دنون خیمون مین رہنے کو آوین گے اور جو نہ آوینگے
اون پر عذاب آویگا عید خیمہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین ایک عید تھی کہ مصر سے نکلنے
کے بعد جو چالیس برس بیابان مین خیمون مین رہے اسکی یادگاری مین ٹہنیون اور ڈالیون
کی جہونپڑیان بنا کر سات دن میدان مین رہتے تھے توراۃ شریف کی تیسری سورت کے
تیئیسوین باب کی اونتالیسوین آیت سے اخیر باب تک اسکا بیان ہے معلوم ہوا کہ اخیر زمانہ مین
سال بسال ہر طرف کے بہت لوگ مسجد بیت المقدس مین نماز پڑھنے کو آوین گے اور میدان
مین جہونپڑیون مین رہین گے ارشاد ہوتا ہے اور اس دن گھوڑون کی گھنٹیون پر یہ لکھے

کہ لگامون پر یہ رقم ہوگا قدس اللہ کو اور اللہ کے گھر کی دیگ اون پیالون کے برابر ہوگی جو قربانگاہ کے آگے
دہرے گئی بلکہ یروشلم اور یہودا مین کی سب دیگین رب العالمین کے لئے مقدس ہونگی اور وہی سب جو
ذبیحہ کو ذبح کرتے مین آوینگے اور اون مین سے کیکو لینگے اور اون مین پکاوینگے اور اوس دن مین
پھر کوئی کنعانی رب العالمین کے گھر مین نہوگا پادری لکہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی نام کی عزت
ہوگی گھوڑون کی گھنٹیون پر اور اونکی باگون پر نقش ہوگا قدس اللہ کی یعنے جنگ مین لڑائی کے گھوڑے
مراد ہین اور مطلب یہ ہے کہ وہ کام مین نہین آوینگی اونکی زیور خاص خدا کے لیے کر دیے جاوینگے
اہل ایمان والو لڑائی کے ان گھوڑون کا تیار محمدی وقت مین ظاہر ہوا امام محمد کی سیر کبیر کی شرح جو محمد ابن
ابی سہل سرخسی رح نے لکھی ہے اوس مین لکہا ہے کہ جب حضرت عمر رض کی وفات ہوئی تب اون کے
ہاتھہ مین تین سو گھوڑے تھے جنکی رانون پر لکہا تھا حُبِسَ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ یعنے یہ گھوڑے روکی ہوئے
ہین اسکی راہ مین یعنے اور کامون سے روکے ہوئے ہین فقط جہاد کیواسطے تیار ہین دوسری
جگہہ لکہا ہے کہ عمر ابن عبد العزیز بادشاہ نے اپنی پاس سے اللہ کی راہ مین گھوڑون پر لوگون کو سواری
دی اور اون کی رانون پر داغ دیا عُدَّۃٌ لِلّٰہِ یعنے تیار ہین اللہ کے واسطے معلوم ہوا کہ یہ پیشینگوئی
محمدی شریعت کی ہے گھنٹیون کا لفظ جو ترجمہ مین لکہا ہے وہ عبرانی مین دیصِلُّوت ہے اسکے دوسرے
معنے پادری پیتھر نے لگامون کے بھی لکھی مین بظاہر مطلب یہ ہے کہ لگامون کے نزدیک یعنے رانون پر
لکہا ہوگا کہ یہ اللہ کے واسطے مقدس ہین یعنے خاص اللہ کے واسطے ہین چوتھی باب کی تیسری
آیت مین ہو چکا ہے کہ دو درخت زیتون کے اوسکے اوپر تھے ایک کٹورے کے دہنی طرف ایک
بائین طرف اوپر کے لفظ سے یہ مطلب ہے کہ اوسکی نزدیک تھے نہایت پادری پیتھر نے بھی
ترجمہ مین نزدیک کا لفظ لکہا ہے اور کیا عجب ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین
لگامون پر بھی نقش کیا جاوے اور یہ جو فرمایا کہ اللہ کے گھر کی دیگ اون پیالون کے برابر
ہوگی جو قربانگاہ کے برابر ہین اسکا مطلب پادری یون لکہتا ہے کہ ہانڈی مٹی کی یا پیتل کی
ایسی پاک ہوگی جیسی پیالے جو قربانگاہ کے آگے ہین اور اسکا مطلب یہ ہے کہ نہایت
کم درجے کا عیسائی ایک صاحب کمال پادری ہوگا اون لوگونکے برابر جو اگلی زمانہ مین بڑے
درجے کے اللہ والے تھے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اون دیگون کو کام مین لاوینگے قربانیون کا گوشت پکانے

یعنے رسمی فرق منسوخ ہوجائیگا اور لوگ اپنی پاک خدمتین کرینگے ایمان اور محبت اور خوف کے ساتھ
ور کنعانی جو زر دوست خادم دین کا ہے اوسکو اوس پاک کام کا اذن نملیگا آسے ایمان والو
حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین جو قربانی کا خاص مقام تہا اوسکے آگے جو پیالے دہرے
تہے وہ پیالے سونے اور چاندی کے تہے وہ اللہ کے گہر کے تمام برتنون سے زیادہ پاک تہے توراۃ
شریف کی تیسری سورت کے چہٹی باب مین اوس قربانی کا ذکر ہے جو گناہ کی معافی کے لیے ہوتی
تہی اس باب کی اوٹہائیسوین آیت مین اللہ فرماتا ہے کہ مٹی کا برتن جسمین وہ پکایا جاوے توڑا
جاوے اور اگر وہ پیتل کے برتن مین پکایا جاوے تو وہ مانجا جاوے اور پانی مین غوطہ دیا جائے
دیکہو جو اللہ کے گہر مین مٹی کی یا پیتل کی دیگ تہی وہ بہی اون خاص پیالون کے برابر پاک نہ تہی
مٹی کی ہانڈی مین جہان ایک بار گوشت پکایا گیا وہ توڑ ڈالی جاتی تہی اور پیتل کے برتن کا مانجنا
واجب ہوجاتا تہا معلوم ہوا کہ سونے چاندی کے برتن کے دہونے اور مانجنی کی ضرورت نہین
تہی اب یہ پیشخبری دیجاتی ہے کہ آخری شریعت مین اللہ کے گہر کی تمام دیگین بلکہ ساری شہر
یروشالم اور یہودا کی سب دیگین برابر پاک ہونگی جسمین چاہو قربانی کا گوشت پکاؤ کچہہ
ڈر نہین یہ خاص رتبا محمدی شریعت کا ہے عیسائی شریعت مین قربانی نہین تہی یہ خبر اوسوقت
کی نہین ہوسکتی اب یہہ بیان ہے کہ جناب عزرا علیہ السلام نے اور نحمیاہ نے شہر
یروشالم کو خوب طرح آباد کیا آفتاب صداقت مین لکہا ہے کہ جب مسجد بیت المقدس بن
چکی اوسکی بعد بہی بہت یہودی بابل مین رہ گئی فارس کے بادشاہ شیر شاہ نے ایک یہودی
عورت سے نکاح کیا اور اوسکے چچا کے بیٹے کو اپنا وزیر کیا اس بادشاہ کی بیٹہنے سے ساتوین برس
عزرا علیہ السلام بہت لوگون کو ساتہہ لیکر بابل سے یروشالم مین آئے عزرا علیہ السلام کے
احوال کی کتاب جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے اوسمین لکہا ہے کہ جب آپ یروشالم
مین تشریف لائے معلوم ہوا کہ بہت لوگ بت پرستون کی بیٹیان اپنی نکاح مین لائے ہین یہ
سنکر آپکو بہت غم ہوا اور بہت روئے پہر سب لوگون کو جمع کیا اور اونکو توراۃ شریف کی
آیتین سنائین اور فرمایا کہ تم اللہ تعالے کے گنہگار ہوئے اب اللہ سے توبہ کرو اور ان عورتونکو
چہوڑ دو تب اون سب لوگون نے اسکا بندوبست کیا جن جن لوگون نے کافرون کی

بیٹیان لین تہین اون سب کو جمع کیا اون سبہون نے توبہ کی اور بت پرست عورتون کو چہوڑ دیا آفتاب
صداقت مین ہے کہ بعد اسکے آس پاس کے ملکون کی لڑائی کی باعث سے یروشلم کے لوگ بڑی تکلیف
مین پڑے اور سامریون نے اونکو شہرپناہ کے بنانے سے روکا تیسرا ایک شخص جسکا نام نحمیا تہا
اور وہ فارس کے بادشاہ کو شراب پلایا کرتے تہے اونہون نے حضرت عیسی علیہ السلام سے چارسو
چوالیس برس پہلے بادشاہ سے شہر اور شہرپناہ کے بنانے کا پروانہ حاصل کیا اور اون کے مدد سے
شہر بنگیا چنانچہ نحمیا کی احوال کی کتاب مین یہ احوال بہت پہیلا کر لکہا ہے شہرپناہ کی دس پہاٹکون کے
دس نام لکہی ہین پہر لکہا ہے کہ اسرائیلی لوگ پانی کی پہاٹک کے آگے جمع ہوئے اور سب نے عزرا سے
عرض کیا کہ حضرت موسی علیہ السلام کی تورات جو اللہ تعالی نے اسرائیلیونکو فرمائی تہی لاوین
تب عزرا علیہ السلام تورات شریف لائے اور پو پہٹنی سے دوپہر تک مردون کو اور عورتون کو
سب کو سناتے رہے اور اوسوقت عزرا علیہ السلام ایک منبر پر کہڑے ہوئے جو اونہون نے اسکے
واسطے بنایا تہا عزرا علیہ السلام نے سب لوگون کی آنکہون کے سامنی کتاب کہولی کیونکہ وہ
سب سے اونچی تہے اور اونکی کہولتی ہی سب لوگ اوٹہ کہڑے ہوئے اور عزرا علیہ السلام
نے اللہ کی تعریف کی اور سب لوگون نے ہاتہہ اوٹہا کی جواب مین آمین آمین کہا اور اونہون نے
سر جہکائے اور منہ کے بہل گرکے زمین پر اللہ کو سجدہ کیا اور لاویون نے لوگون کو تورات کی
معنے سمجہائے اور لوگ اپنی اپنی جگہہ کہڑے ہو رہے اور دوسرے دن سب لوگ عزرا علیہ السلام
کے پاس جمع ہوئے کہ تورات کی باتین پوچہین غرض سب لوگون نے ملکر تورات شریف
کے حکمون کو خوب جاری کیا اور بے شرع باتون کو مٹایا آفتاب صداقت مین ہے کہ جب یہہ
شہر بن چکا سامریون کے سردار نے بادشاہ کی طرف سے ایک دوسری مسجد جریزیم پہاڑ پر
بنانے کا پروانہ چاہا اور حضرت عیسی علیہ السلام سے چارسو آٹہ برس پہلے وہ مسجد بن چکی
پہر لکہا ہے کہ نحمیا کے زمانہمین ملاکی نبی علیہ السلام نے پیش خبری سنائی ملا محمد رضا اپنی
کتاب منقول رضائی مین لکہتی ہین کہ معلوم نہین ہوتا کہ ملاکی کس زمانہمین تہے مگر بعض مفسر
کے کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ ملاکی عزیر پیغمبر ہین اور زراشہ مفسر ہی صاف کہتا ہے کہ ملاکی عزیر
ہین اب ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان ہے اسس

صحیفہ کے سرے پر اللہ تعالی اسرائیلیون کی شکایت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم لنگڑے اور اندہی اور
بیمار جانورون کو قربانی کے لیے لاتے ہو پھر فرماتا ہے کہ مین تمسے راضی نہین ہون تمہارے ہاتھہ کا
ہدیہ ہرگز قبول نہ کرون گا کیونکہ آفتاب کے طلوع سے اوسکے غروب تک میرا نام قومون کے درمیان
بزرگ ہوگا اور ہر اک مقام مین میرے نام پر لبان اور پاک ہدیہ گذرانا جاویگا کہ میرا نام قومون
کے درمیان بزرگ ہوگا رب العالمین فرماتا ہے آے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالے
حضرت موسی علیہ السلام کی امت کی شکایت کرتا ہے اور تمہاری تعریف کرتا ہے کہ ایسا وقت
آویگا کہ ساری دنیا مین سورج کے نکلنے کی جگہہ سے ڈوبنے کی جگہہ تک میرا نام مشہور ہوگا اور ہر
جگہہ میرے نام پر نذرین گذرانے جاوینگے اور لبان سلگایا جاویگا مسجدین لبان اور خوشبو
سلگانا محمدی شریعت کا حکم ہے تیسرے باب مین اللہ تعالے فرماتا ہے دیکھو مین اپنے پیغمبر
کو بھیجون گا اور وہ میرے آگے راہ کو درست کریگا اور ایکا ایک آویگا اپنی ہیکل یعنے مسجد کیطرف وہ
سردار جسکی تلاش مین تم ہو اور اوس قول واقرار کا پیغمبر جس سے تم خوش ہو وہ بیشک آویگا رب
العالمین فرماتا ہے پر اوسکے آنے کے دن مین کون ٹھیر سکیگا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے جو کھڑا
رہیگا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دہوبی کے صابن کے مانند ہے اور وہ روپے کا میل کاٹتا ہوا اور
اوسی خالص کرتا ہوا بیٹھیگا اور وہ بنی لاوی کو پاک کریگا اور انہین سونے اور روپے کے
مانند صاف کریگا تاکہ وہ راست بازی سے اللہ کے آگے ہدیہ گذرانین تب یہودا اور یروشلم کا ہدیہ
اللہ کو پسند آویگا جیسا اگلے دنون مین اور گذرے ہوے برسون مین تھا اور مین عدالت کے لیے تمہارے
نزدیک آؤنگا اور جادوگرون پر اور زناکارون پر اور جھوٹی قسم کہانیوالون پر اور اون پر
جو ظلم سے مزدورون کی مزدوری نہین دیتے اور بیواؤن اور یتیمون پر ستم کرتے ہین اور مسافر
کو پھرا دیتے ہین کہ وہ اپنا حق نپاوے اور مجھسے نہین ڈرتے مستعد ہوکے گواہی دونگا رب
العالمین فرماتا ہے کیونکہ مین خداوند ہون مین بدلتا نہین اسلیئے اے اولاد یعقوب تم نیست
نہین ہوئے آے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین اپنے پیغمبر کو بھیجون گا
جناب متی نے اپنی انجیل کے سرے پر لکھا ہے کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے حضرت عیسی علیہ السلام
سے پہلے جنگل مین منادی کی پھر گیارہوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے حضرت

یحییٰ علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ یہ وہ ہے جسکی بابت لکھا ہے کہ دیکھو مین اپنے پیغمبر کو تیرے آگے
بھیجتا ہون جو تیرے آگے تیری راہ کو درست کریگا معلوم ہوا کہ یہ خبر حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ہے
اور لوقا کی انجیل کے پہلے باب مین ہے کہ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اونکے باپ حضرت زکریا
علیہ السلام نے فرمایا اے لڑکے تو اللہ تعالےٰ کا نبی کہلائیگا کیونکہ تو خداوند کے آگے اوسکی راہین
تیار کرتا چلے گا کہ اوسکے لوگون کو نجات کی خبر دیوی اسی بہی معلوم ہوا کہ یہ خبر حضرت یحییٰ علیہ السلام
کی ہے اور جناب متی نے اس آیت مین کچہہ لفظین زیادہ لکہی ہین وہ لفظین ملاکی علیہ السلام کے
صحیفہ مین نہین ہین شاید لکہنیوالون سے رہ گئین یا جناب متی نے یہ آیت اپنی یاد پر لکہدی ہے
یا کسی اور نے یہ لفظین بڑہا دین ہین مگر مطلب ان لفظون کا یون ٹہرتا ہے کہ اے عیسیٰ مین یحییٰ کو
تیرے آگے یعنے تجہسے پہلے بہیجتا ہون تا کہ تیری راہ کو درست کرے یعنے پہلے سے تیری پیش خبری
دیوے اور تیری تعریف کرے تا کہ ایمان والے تجہپر ایمان لاوین اب اسکے بعد جو فرمایا کہ ایکا ایک آویگا
اپنی ہیکل یعنے مسجد کیطرف وہ سردار جسکی تلاش مین تم ہو یہ صاف اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کیطرف ہے کہ آپ ایکا ایک مکہ سے مدینہ کیطرف تشریف لائے جو یہودیون کا شہر تہا وہان آکر آپنے
مسجد بنوائی جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کہلاتی ہے جس طرح مسجد بیت المقدس جو یروشلم
مین ہین وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کہلاتی ہے اپنی مسجد کا لفظ صاف بول رہا ہے کہ یہ ذکر
بیت المقدس کا نہین یہ ذکر دوسری مسجد کا ہے جو اوس رسول پاک کی مسجد کہلائیگی پہر فرمایا کہ وہ
قول و اقرار کا پیغمبر یعنے جسکی تابعداری کا اقرار تم سے تورات مین لیا گیا ہے جو موسیٰ کی مانند ہوگا اور
بت پرستون کو قتل کریگا اور اوسکے وقت مین ایمان والون کو امن و امان ہوجائیگا اسواسطے اوسکی
آنیکی تمکو بہت بڑی خوشی ہے پہر اے یہودیون سے فرماتا ہے کہ جب وہ آویگا کون ٹہیر سکیگا یعنے
تمکو اوسکے ساتہہ رہنا مشکل پڑیگا کیونکہ وہ آگ اور صابن کیطرح میل کو کاٹیگا یعنے بے ایمانون کو
قتل کریگا اب ایمان دار امن و امان سے رہینگے ایمانداروں کو بہی اللہ کی راہ مین طرح طرح کی مصیبتیں
اوٹہانے ہونگی تب وہ گناہون سے پاک ہونگے پہر صاف بتا بتلایا کہ وہ بنی لاوی کو پاک کریگا
یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام کے وہ صاحبزادے جنکا نام لاوی ہے اونکی نسل مین جو یہودی
ہونگے اونکو اسطرح پاک کریگا جسطرح بہٹی مین آگ سونے اور چاندی کے میل کو کاٹ دیتی ہے

اور سونے چاندی کو خالص کر دیتی ہے یعنے بے ایمانون کو قتل کریگا اور ایمان والون کا دل دنیا
کی طمع سے اور اپنی قوم کے ڈر سے اور ضد اور شرارت کی میل سے بالکل صاف کر دیگا جناب محمد صلی
اللہ علیہ وسلم جب مدینہ مین تشریف لائی یہودیون کی دو قومین اس شہر مین تہین بنی نضیر اور بنی
قریظہ یہ دونو قومین لاوی کی نسل مین تہین اسطرح پر کہ قریظہ اور نضیر دو بہائی تہے اونکی نسل مین یہ
دونون قومین تہین وہ دونون بہائی حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل مین تہے اور حضرت ہارون
اور حضرت موسی علیہما السلام دونون بہائی لاوی کی نسل مین ہین جیسا کہ تورات شریف سے ثابت
ہے سو قوم قریظہ اور نضیر دونون پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا جو سنگدل تہے اونہون نے
قتل ہونا قبول کیا مگر ایمان لانا قبول نہ کیا جنکو اللہ نے ایمان دیا وہ محمدی دین مین آئے اور انکی
نسل مین اللہ نے برکت دی جنہون نے جلاوطن ہونا قبول کیا اور ایمان نہین لائے وہ رعیت ہوکر
رہی اونکو توبہ کے لیے مہلت ملی حضرت صفیہ جو حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل مین تہین خیبر کے
لڑائی مین قید ہوکر آئین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو آزاد کیا اور اون سے نکاح کیا پھر اللہ
یہ بتا دیتا ہے کہ یہودا اور یروشالم کا ہدیہ بہی اللہ کو پسند آویگا یعنے قوم یہودا جو حضرت لاوی کے
بہائی یہودا کی نسل مین ہین اون مین بہی بہت ایمان لاوین گے اور یروشالم مین رہین گے
اونکی نذرین اللہ قبول کریگا اسمین یہہ اشارہ ہے کہ جب تک اللہ سے برخلاف تہے حضرت عیسی
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تہے تب تک اونکا کوئی نیک کام قبول نہ تہا کفر اور شرک
سے سب نیک کام اکارت ہو جاتے ہین جب ایمان دار ہو جاوینگے جب اونکی نذرین اللہ قبول
کریگا پھر یہہ بتا دیا کہ پھر اوس پیغمبر کے ساتہہ تمہاری عدالت کرنیکو آؤنگا اور جادوگرون اور بد
کارون کو قائل کرونگا اللہ فرماتا ہے کہ اے یعقوب کی اولاد اسلیئے مینے تمکو فنا نہین کر دیا کہ
تم اوسے ماننیکو پاؤ پہر اسی باب کی تیرہوین آیت کے بعد یون ہے تمنے تو کہا اللہ کی بندگی کرنی
عبث ہی اور کیا فائدہ ہوگا اگر ہم اوسکی حکمون کو مانین اور اب ہم مغرورون کو نیکبخت کہتے ہین
ہان وہی جو شرارت کرتے ہین سو ترقی پاتے ہین وہی خدا کو بہی آزماتے ہین تو بہی اونکو
رہائی ملتی ہے تب اون لوگون نے جو خداوند سے ڈرتے تہے آپس مین بار بار گفتگو کی اور
خداوند نے کان دہر کے سنا اور اونکی لیے جو خداوند سے ڈرتے اور اوسکے نام کو یاد کرتے تہی دوسکے

آ گیا دگاری کا دفتر لکھا گیا اور وہی میرا خاص خزانہ ہونگی اوسدن مین جسپر مینی مقرر کیا ہے رب العالمین
فرماتا ہے اور جسطرح کوئی اپنی بیٹے پر جو اوسکا خدمت گذار ہے شفقت کرتا ہے مین اونپر شفقت
کرونگا تب تم پہر وگے اور صادق اور شریر کے درمیان اوسکے درمیان جو خدا کی بندگی کرتا ہے
اور جو اوسکی بندگی نہین کرتا امتیاز کروگے کیونکہ دیکھو وہ دن آتا ہے جو تنور کی مانند سوزان
ہوگا تب سارے مغرور اور ہر ایک جو بدکاری کرتا ہے کہونٹی کے مانند ہونگے اور وہ دن جو
آتا ہے اونکو جلا دیگا رب العالمین فرماتا ہے ایسا کہ وہ اونکی نہ جڑ چہوڑے گا نہ ڈالی لیکن تمپر جو
میرے نام سے ڈرتے ہو سچائی کا آفتاب طلوع کریگا اور اوسکے پنکہون مین شفا ہوگی اور تم نکلوگے
اور گاؤخانے کے بچہڑون کی طرح کودوگے پہاندوگے اور تم شریرون کو پامال کروگے کیونکہ
جسدن مین یہہ ٹہراؤن وہی تمہارے پانون تلے کی راکہہ ہونگی رب العالمین فرماتا ہے ای محمدی
بہائیوان سب آیتون کا خلاصہ یہ ہے کہ اوسوقت مین بعضے لوگ کہتے تہے کہ ہم دیکہتے ہین کہ بدکار
لوگ دنیا مین دولت اور ترقی پاتے ہین پہر ہم اللہ کی شریعت پر کیون چلین جو دیندار تہے اونہون نے
بار بار آپس مین مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرین کہ ان لوگون کو ایسی باتون سے روکین اللہ کے یہان اون
دیندارون کا یہ کام قبول ہوا اور اونکی اعمال نامی مین لکہا گیا اللہ اپنی پاک بندون سے فرماتا ہی
کہ دیکہو وہ دن بہی آتا ہے کہ کافر اور بدکار لوگ دنیا مین بہی بڑی بڑی سزائین پاوینگے وہ
دن اونکو اسطرح جلا دیگا جسطرح آگ کہونٹی کو یعنے کٹی ہوئی درخت کے سوکہی جڑ کو جلا دیتے ہے
اور نیک لوگ غلبہ پاوینگے جو اللہ سے ڈرنے والے ہین اون سے اللہ فرماتا ہے کہ تمپر سچی
دین کا آفتاب نکلے گا اوسکے پنکہون مین یعنے اوسکی شعاعون مین دل کے اور روح کے سب
مرضون سے شفا پاؤگے او بچہڑون کی طرح خوب طرح خوشی مین کودوگے اور پہاندوگے اور
کافرون کو روندوگے یہ صاف خبر محمدی جہاد کی ہے صداقت کا آفتاب جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہین اللہ تعالے نے قرآن شریف مین سورج کے حق مین چراغ کا لفظ فرمایا ہے اور اپنے
رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ای نبی ہمنے تجکو روشن چراغ بنا کر بہیجا ہے تو اسکا
یہ مطلب ہوا کہ ای نبی ہمنے تجکو روشن آفتاب کر کے بہیجا ہے اس سچائی کے آفتاب کا نور
سارے جہان کے ایمان والے آدمیون اور جنون کے دلون مین پہیل گیا اور ہمیشہ پہیلتا رہیگا

اندہیرا کفر اور جہالت کا جو تمام جہان کے دلون پر چہایا ہوا تہا اس سچے آفتاب نے اللہ کے حکم سے ایمانوالون کے دلون سے مٹا دیا اس سچے آفتاب نے ایمان والون کو دل کی آنکھون سے اللہ کا نور اور بہشت اور دوزخ اور بہت کچہہ اندیکہی چیزین دکہلا دین اس سچے آفتاب نے ہی ایمان والون پر اللہ کے حکم سے اپنا نور چمکا کر اونکو چاند کیطرح روشن کر دیا جسقدر اس سچے آفتاب کے نکلنے کے دن نزدیک آتے گئے اوسقدر صبح کی روشنی زیادہ پہیلتی گئی یعنے پیغمبرون کی پیش خبریان دن بدن اوسکی سب پتون اور نشانون کے بیان مین زیادہ روشن ہوتی گئین یہان تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سچے آفتاب کے صاف صاف پتے اور نشان خوب طرح بتلا دیے پہر اللہ نے اونکی خادم یوحنا حواری کو اس سچے آفتاب کا نکلنا ارواحون کے عالم مین دکہا دیا یہانتک کہ یہ سچا آفتاب مکہ سے نکلا اور مدینہ مین آکر ٹہرا اور تمام جہان پر اوسکی روشنی آج تک پہیلی ہوئی ہے اور امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین خوب طرح اس سچے آفتاب کا نور ہر شخص کو گہیر لیگا یا اللہ وہ زمانہ ہم محمدیون کو بہت جلد دکہلا دے آمین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ سچائی کا آفتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین اونہون نے سچا دین پہیلایا اور اونکی بعد روم کے بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا ہای پادری کو یہ نہ سوجہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیوقت مین اور اونکی بعد سچے ایمان والون پر بے ایمانون کا غلبہ رہا بے ایمان یہودی اگر روم کے بت پرستون کے ہاتہون قتل ہوئے تو اسکی بعد بار بار بت پرستون نے عیسائیون کا قتل عام کیا پہر جہوٹی عیسائیون نے تین سو برس تک سچے عیسائیون پر ظلم ڈہایا جو شخص اوس زمانیکو ایمان والون کے بڑی غلبہ کا زمانہ ٹہراتا ہے اوسکی دل کی آنکہین بالکل پہوٹ گئی ہین یا اللہ اوسکو آنکہین دے آمین ارشاد ہوتا ہے تم میرے بندے موسیٰ کی توراۃ کو یاد رکہو جسی مینی سلاسے بنی اسرائیل کے لئے حورب مین اپنے قوانین اور احکام سمیت فرما دیا دیکہو اللہ کے بڑے اور خوفناک دن کے آنے سے پیشتر مین ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بہیجونگا اور وہ باپ دادون کے دلونکو بیٹون کیطرف اور بیٹون کے دلون کو اونکی باپ دادون کیطرف مائل کریگا تاکہ ایسا نہو کہ مین آؤن اور سرزمین کو لعنت سے مارون آسے ایسا تو ان آیتون مین یہ اشارہ ہے کہ موسیٰ کی شریعت پر چلے جاؤ جس مین بدکارون کی سزائین ہین آخری پیغمبر کی شریعت بہی

ایسی ہی ہوگی جس مین ظالمون کو منزالین ملین گے ملا محمد رضا طہرانی رح لکھتے ہین کہ اسمین توراۃ کی
اوس آیت کیطرف اشارہ ہے جسمین فرمایا ہے کہ مین موسیٰ کے مانند ایک پیغمبر بھیجونگا یعنے اوس پہاڑ
پر یہ بات فرمائی تھی اوسکو یاد کرو پھر فرمایا کہ وہ جو اللہ کا بڑا اور خوفناک دن ہے یعنے وہی دن جسکا
ابھی اوپر ذکر ہوچکا ہے جس مین بے ایمان لوگ ایمان والون کے پانون تلے روندے جاوینگے
اوسدن سے پہلے مین الیاہ نبی کو بھیجونگا الیاس پیغمبر وہ ہین جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد
تھے اونکا ذکر وہان ہوچکا یہان مطلب یہ ہو کہ ایک اور پیغمبر بھیجونگا جس مین الیاس علیہ السلام کی
روح کی برکت ظاہر ہوگی اسی مراد حضرت یحییٰ علیہ السلام ہین لوقا نے اپنی انجیل کے شروع پر جہان
حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پیدا ہونیکا احوال لکھا ہے وہان لکھا ہے کہ آپکے باپ حضرت زکریا
علیہ السلام کو جبرئیل ع نے بشارت دی کہ تیری بیوی بیٹا جنیگی اوسکا نام یحییٰ رکھنا وہ بنی اسرائیل
مین سے بہتون کو خداوند اونکے خدا کیطرف پھیریگا اور وہ اوسکے آگے الیاس کی روح اور قوت
کے ساتھ چلیگا کہ باپون کے دل لڑکون کیطرف اور نافرمانونکو راست بازون کی دانائی کیطرف
پھیرے اور خداوند کے لئے ایک مستعد قوم تیار کرے یہان سے معلوم ہوا کہ حضرت الیاس
علیہ السلام کی روح پاک کا اور اونکی روحانی قوت کا ظہور حضرت یحییٰ علیہ السلام مین ہوا تھا
اسلئے آپکا نام بھی پہلے سے اللہ نے الیاہ رکھدیا حضرت شیخ محیی الدین ابن عربی رح اور اونکی
سوا اور بھی کامل درویشون نے اپنی کتابون مین ثابت کیا ہے کہ پاک ارواحون کا ظہور
دوسرے شخص مین ہوتا ہے اوس شخص کی اپنی روح بھی اوسکے بدن مین رہتی ہے اور دوسری
پاک روح بھی رہتی ہے اوس سے اوسکے روحانی قوت بہت بڑھ جاتی ہے اب ملاکی علیہ السلام
کی بعد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تک کا احوال ہے یادری شیرنگ نے
آفتاب صداقت مین جو احوال جابجا لکھا ہے اوس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ خسرو بادشاہ نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے پانسو چھتیس برس پہلے یہودیون کو قید بابل سے چھوڑ دیا اوسوقت سے
یہودی لوگ حضرت سکندر یونانی کے وقت تک فارس کے بادشاہون کے تابع رہے حضرت
سکندر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چونتیس برس پہلے فارس پر چڑھائی کر کے دارا
بادشاہ کو تین فوج کشیون مین شکست دیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو اکتیس برس پہلے

فارسی سلطنت کا تخت لے لیا پادری متھرے مفتاح الکتاب مین لکہا ہے کہ حضرت سکندر نے دارا کی فوج کو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سرپا یعنے ملک شام اور فونیکیہ یعنی جہان صور اور صیدا وشہر تھی قبضہ مین لائے اور یہودیون نے چونکہ اونکی دشمنون کو رسد پہونچا کر اونکی مدد دینے سے انکار کیا تھا اونہون نے یہودیون پر بہی حملہ کیا آفتاب صداقت مین ہے کہ حضرت سکندر نے شہر صور پر قبضہ کر لیا اور یہودیون کو کہلا بہیجا کہ میری اطاعت کرو سردار امام نے کہا کہ ہم فارس کے بادشاہ کے تابعدار ہین ہم اور کسی کی تابعداری نہین کر سکتے حضرت سکندر اپنی فوج لیکر یروشالم پر چڑہ آئی مسجد بیت المقدس کے سب خادم اپنے عہدہ کے لباس پہنے ہوئے اور شہر کے باشندے سفید پوشاک مین اونکی پیشوائی کو گئی اور حضرت دانیال علیہ السلام کی پیش خبریان جو حضرت سکندر کے حق مین تھین اونکو دکھلائین آپ بہت خوش ہوئے اور مسجد بیت المقدس میں جو عبادت تھی اوسمین شریک ہوئے اور وہان کے لوگون سے محصول نہین لیا اور اونکو حکم کیا کہ اپنی شریعت پر چلین اور بہت سی یہودیون کو اپنی فوج مین بہرتے کیا فائدہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین عبادت خانے کی امام کی پوشاک باریک کتان کا کرتا اور عمامہ اور پایجامہ ہوتا تھا اور رنگکا رنگین نہایت عمدہ ہوتا تھا ملا احمد ایرانی نے رسالہ سیوف الامت مین لکہا ہے کہ یوسف ابن کوریان کی کتاب جو قدیم تاریخون مین سے ہے اور حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کے زمانے کی قریب لکہی گئی ہے اوس مین لکہا ہے کہ سکندر مرد باخدا تھے اسیطرح کتاب کما راسے اونکا خداپرست ہونا ثابت ہوتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت پر نہ تھی اور اس مین کچھ نقصان کی بات نہین کیونکہ حضرت موسی علیہ السلام فقط اپنی قوم بنی اسرائیل کیطرف بہیجی گئی تھے اور حضرت سکندر بنی اسرائیل مین سے نہین تھے فائدہ یعنے حضرت سکندر حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل مین نہین تھے بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بہائی عیص کے نسل مین تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل کے سوا اور قومون پر حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت کی قاعدون پر چلنا فرض نہین تہا اوسوقت مین ہر قوم کے واسطے شریعت جدا تھے حضرت سکندر غالبًا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر تھے اور بعضون نے لکہا ہے کہ بعد اسکے وہ خود پیغمبر ہوئے اب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت اللہ نے سارے جہان کیواسطے

رہی ہے جو اس شریعت کا تابع نہین وہ ہمیشہ آگ مین رہیگا آفتاب صداقت مین ہے کہ جب حضرت سکندر کی بڑی سلطنت اونکی انتقال کے بعد اونکے سپہ سالارون پر تقسیم ہوئے مصر کے بادشاہ طالمی نے حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو بیس برس آگے ہفتہ کے دن جب یہودی اپنی شریعت کے لحاظ سے لڑائی پر تیار نہ تھی شہر یروشالم پر چڑہ کر قبضہ کر لیا اور بہت سی یہودیونکو مصر مین لیجا کر شہر اسکندریہ مین بسایا حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو چودہ برس پہلی کوچلک ایشیا کے بادشاہ انتگنس نے شہر یروشالم اور اوس تمام ملک کو طالمی کے ہاتھہ سے چہین لیا اور تین برس تک چارون طرف کی لڑائیون کی کثرت سی یہودیون نے بڑی تکلیف اوٹہائی اور بہتیرے اون مین سے وطن چہوڑکر ملک مصر مین جا رہے لیکن جب آس پاس کے شہر لوٹے گئی شہر یروشالم بچ رہا غیر تاریخ لکھنی والون سے ثابت ہی کہ اوس زمانہ مین آس پاس کی قومین یہودیون کا اس باعث سی بہت لحاظ رکہتی تہین کہ وہ اپنی شریعت پر قائم تہے حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو گیارہ برس پہلے جب مخالف بادشاہون مین صلح ہوئی ملک یہودا کا انتگنس کی حکومت مین آگیا پہر حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو دو برس پہلے مصر کے بادشاہ طالمی نے اوسکو لے لیا اور اوس وقت سے لیکے حضرت عیسی علیہ السلام سے دو سو پانچ برس پہلے تلک ملک یہودا مصر کے بادشاہ کا تابع رہا اس عرصہ مین یہودی لوگ اکثر امن وچین سے رہتی تہے اور سردار امام حاکم کیطور پر بندوبست کرتے تہے اونمین سے بہت علم والون نے یونانی علم کا چرچا کیا اور اونکی سبب سی حضرت موسی علیہ السلام کی کتاب کی سوا بہت روایتین جنہین آخر کو یہودی بہت مانتی تہے اوسی زمانہ سے جاری ہونے لگی انہین دنون مین وہ جماعت جو سنہدرن کہلاتی ہے مقرر ہوئے اسمین بہتر آدمی سردار امام اور بزرگ اور ساقر یعنے شریعت نویس شریک ہوکر دین کے مقدمون کو فیصلہ کرتے تہی آفتاب صداقت مین دوسری جگہہ لکہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے دو سو ستر برس پہلے شہر اسکندریہ مین مصر کی بادشاہ کی حکم کے موافق اونکی کتابین ستر آدمیون کے ہاتہہ سی یونانی زبان مین ترجمہ ہوئین اور یہہ ترجمہ آج تک موجود ہی پادری اگستس لکہتا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد مصر کے دوسرے بادشاہ طالمی فلادیلفس کے زمانہ مین توریت شریعت کا ترجمہ یونانی زبان مین ہوا آفتاب صداقت

مین ہے کہ نہین معلوم اس ترجمہ کے سبب سے یا کسی اور باعث سے ہو مگر یہ بات تحقیق ہے کہ حضرت عیسی
علیہ السلام سے پہلے کچھ دیر سے ساری قومین اسکی بہت منتظر ہوئین کہ دین کا ایک نیا اوستاد
آنیوالا ہے حضرت عیسی علیہ السلام سے دوسوانیس برس پہلے سے لیکے دوسوسولہ برس پہلے
تک سریا کی بادشاہ انٹیاکس نے مصر کے بادشاہ طالمی چہارم سے اور حضرت عیسی علیہ السلام
سے دوسوتین برس پہلے سے لیکے ایک سوستانوے برس پہلے تک طالمی پنجم سے لڑائی کی اس سبب سے
یہودیون کو طرح طرح کی تکلیف ہوئی آخر لڑائی مین اونہون نے مصر کے بادشاہ سے باغی ہوکر سریا
کے بادشاہ کی تابعداری اختیار کی پہلے پہل اوسنے انکی بہت خبرداری کی اور اونکی مسجد اور دینی
رسمون کی نگہبانی کے لیے دو ایک فرمان جاری کئے بلکہ اپنی خزانہ سے اس کام کے انجام دینے
کے لیے ایک بڑا اسالیانہ مقرر کیا لیکن اوسکی جانشین سلوکس چہارم نے اوسکو موقوف کرکے
مسجد کے لوٹنے کا ارادہ کیا پر کسی سبب سے رک گیا اوسکی جانشین انٹیاکس چہارم نے سردار
امام کا عہدہ روپیہ کیواسطے بیچکر یہودیون کو یہان تک ناراض کیا کہ اونہون نے اوسکی سپہ سالار
کو مسجد کے خزانہ مین مارڈالا اسپر بادشاہ نے بائیس ہزار آدمی کی فوج بھیجکر حکم دیا کہ شہر مین جاکر
ہر اک مرد کو قتل کرین اس انٹیوکس ظالم کی شرارتون کا احوال حضرت دانیال علیہ السلام کے
آٹھوین باب مین بہت بیان ہوچکا ہے پادری اگستس نے اوسکی احوال مین لکھا ہے کہ اون لوگون
کے عقیدہ مین اوباشی اور نشہ بازی کا دیوتا بچس تھا جس روز اوسکی ضیافت کیجاتی تھی عشق پیچان
کی پتی لیکر اوسکی نشان کیواسطے پہنے کو اور اوسکی پوجا کے تیوہار مین چلنے کو یہودیون پر جبر کیا اور
اسپر بھی جبر کیا کہ بتون کو پوجا اور انٹیوکس کی پیدایش کے دن سور کا گوشت کھاؤ جو اونکی نزدیک
ناپاک کھانا تھا اور اگر کوئی ان باتون سے انکار کرے تو اوسکی گردن مارے جاوے شہر مین دو
عورتین تھین اونہون نے اپنی لڑکون کو اللہ کی بندگی کے لیے خاص کردیا تھا اون ظالمون نے
لڑکون کو اونکی ماؤن کے گلون پر باندھکر اونہین شہر کی سڑکون مین لے گئے اور شہر پناہ تک
پہونچکر اونہین اور اون سب کو جو اونکی شریک تھی گرا دیا الیعزر ایک بڑے بوڑھے عالم تھے اونہون نے
ناپاک چیز کھانے سے انکار کیا لوگ اونکا منھ کھولنے لگے اونہون نے کسیطرح نہ مانا تب کھانا پینا کھانا
لاکر بہار سے ساتھ کھاؤ تا کہ لوگ سمجھین کہ تمنے حرام کھانا کھایا یہ سمجھکر لوگ کہا وین اون بزرگ نے

یہ بہی نہ ما نا کافرون نے اونکو مار ڈالا ایک عورت تہی اوسکی سات بیٹے تہی اونہون نے سور کا گوشت اور بتون کا کہانا نہ کہایا وہ گرفتار ہوئے پہلے بڑا بیٹا شکنجہ مین کہینچا گیا اسپر بہی اوسنے نمانا تب وہ مار ڈالا گیا اور دوسرا بیٹا بہی قتل کیا گیا مرتے وقت اوسنے کہا کہ تو ظالم ہے ہماری زندگی لیتا ہے لیکن وہ جسکی شریعت مانکر ہم اپنی زندگی کو دریغ نہین کرتے وہ ہمین ہمیشہ کی زندگی بخشیگا تیسرا جب قتل ہونے لگا تب کہنے لگا کہ یہ بہتر ہی کہ ہم مارے جاوین اور اللہ جو ہمین اوٹہاویگا اوسپر بہروسا رکہین چوتہی نے کہا تو اس دنیا مین قدرت والا ہی لیکن تو فنا ہونیوالا ہے یہ نہ سمجہنا کہ اللہ نے ہماری قوم کو چہوڑ دیا اوس مان کا حال یہ ہوا کہ اپنی ساتون بیٹون کو ایک دن مین قتل ہوتے دیکہکر اللہ پر بہروسا رکہکر خاطر جمع رہی جب اوسکا چہوٹا بیٹا شکنجہ مین کہینچا جاتا تہا قتل کرنے والون نے اوس سے وعدہ کیا کہ اگر اپنے دین کو چہوڑ دیگا تو بڑا انعام پاویگا اوسکی مان نے کہا کہ بیٹے اس ظالم سے خوف نکر اور خاطر جمع ہو کر اپنی بہائیون کیطرح مرنا قبول کر کہ مین اونکی ساتہ تجہے بہی ہمیشہ کی نیک بختی مین پاؤن آخر کو وہ مان بہی قتل کی گئی اسیطرح بہتیرون نے تکلیف اور مصیبت اور موت بہی پائی لیکن اللہ نے اپنی لوگون کو نہ چہوڑا اونکی لئی ایک چہوڑانیوالا یعنے یہودا پیدا کیا سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین تفسیر ڈاٹیلی کی دوسری جلد کے صفحہ ۹۶۷ و صفحہ ۱۰۷ اسے نقل کیا ہے کہ ایک بوڑہا کاہن جسکا نام متاتیاس تہا اپنی پانچ بیٹون سمیت اس ظلم کی باعث سے یروشالم کو چہوڑکر شہر مودن کو گیا انٹیوکس کے ایک عہدہ دار نے جسکا نام اپل لیس تہا اوسکا بہیجا گیا تاکہ بادشاہ کی حکم کی زبردستی تعمیل کرواوے اپل لیس نے متاتیاس کو بڑی عزت کا وعدہ کیا اور بت پرستی پر راضی کرنا چاہا اور اوسنے اوس وعدی کو رد کیا اور جو یہودی بت پوجنے کو چلنے لگا اوسکو قتل کیا پہر اوسنے اپنی بیٹون کے ساتہ بادشاہ کے اوس کارندی پر حملہ کرکے اوسے اور اوسکے سب ہمراہیون کو قتل کیا اور بتون اور قربان گاہون کو توڑکر پہاڑون کیطرف چلا گیا جب بہت یہودی جو اپنی دین پر قائم تہے اوسکی ساتہ ہوئے تب یہودیہ مین سے جاکر سب شہرون مین سے بتون کی قربانگاہون کو ڈہا رہا اور بتون کے پنڈتونکو اور دین سے پہرے ہوئی یہودیون کو قتل کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو ستسٹہ برس پہلی سچے خدا کی عبادت پہر جاری کی اس کے

دوسرے سال متاتیاس مر گئی اور اونکا بیٹا یہودا جسکا خطاب مکابیوس تہا اونکا جانشین ہوا اور
بہت لوگ جو اللہ کی شریعت پر سرگرم تہے اوسکی فوج مین شامل ہوئے وہ انٹیوکس کے کئی بہاری
لشکرون کو شکست دیکر شہر یروشالم کو قبضہ مین لایا اور مسجد کو پاک کرکے اللہ کی عبادت کو
نئے سرے سے جاری کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چونسٹھ برس پہلے انٹیوکس مر گیا
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو اکسٹھ برس پہلے یہودا لڑائی مین قتل ہوا پادری اگستس
لکہتا ہی کہ جب یہودا نے اپنی رفیقون کو بہاگتی دیکہا تب دل شکستہ ہوا اکثرون نے اوسکو بہاگنے
کی صلاح دی لیکن اوسنے کہا کہ کبہی ایسا نہو گا کہ مین اپنی پیٹہہ دشمنون کو دکہلاؤن آخر وہ لڑا
مین مارا گیا پادری میتہر کے مفتاح الکتاب کے صفحہ ایک سو چہتیس اور ایک سو سینتیس مین ہے کہ جونکہ
سردار امام جسکا نام اونیاس تہا مصر مین چلا گیا تہا یونتان نے یعنے وہ جو یہودا کا بہائی تہا یروشالم
مین حکومت اور امامت پائی اور رومیون کے ساتہہ قول و اقرار کیا جب تروفون جو سر یا یعنے
شام کے تخت پر زبردستی سے بیٹہا تہا اوسکی دغابازی سے یونتان قتل ہوا اب حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے ایک سو چوالیس برس پہلے شمعون اوسکا جانشین ہوا اوسنے یروشالم کا
بندوبست کرکے یہودیون کو غیر قومون کی حکومت سے ازاد کیا پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
سے ایک سو پینتیس برس پہلے اوسکے داماد نے اوسکو قتل کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ہیر کانُس
حاکم اور سردار امام ہوا اور ادومیون کو زبردستی یہودیون کے دین مین لایا اور رومیون کے
ساتہہ نئے سرے سے قول و اقرار باندہا آخر اپنی بیٹی ارسطوبولس کو حکومت اور امامت مین جانشین
کرکے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سات برس پہلے مر گیا اوس نے یہودیہ مین اگلے
زمانہ کے موافق پہر بادشاہت قائم کی اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سکندر جنیوس تخت
نشین ہوا اوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ستانوی برس پہلے فلسطیون پر جبر کرکے یہودی
دین کا اقرار کروایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اوناسی برس پہلے مر گیا اور جب ارسطوبولس
نے اپنی بڑی بہائی ہیر کانس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی تب پمپیوس نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے ترسٹھ برس پہلے ہیر کانس کو تخت پر بٹہایا لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہ
کا ایک خراجی صوبہ ٹہرایا بلکہ اپنی عہدہ دارون سمیت قدس الاقداس مین داخل ہونے سے

اوسکی بے عزتی کی آفتاب صداقت مین ہے کہ شہر پناہ کو گرادیا اور اس لڑائی مین بارہ ہزار یہودی
قتل ہوئے اسکے بعد پامپی نے مسجد کے سارے سامان کو بچاکر موافق دستور کے عبادت بجالانیکا
حکم دیا پھر جولیوس قیصر کے وسیلہ سے انطیپتر ادومی تمام ملک یہودا کا رومیون کیطرف سے
حاکم ہوا اور اوسکی تحت مین ہرکانس یہودیون کا اور شہر یروشالم کا حاکم اور سردار امام تھا
حضرت عیسی علیہ السلام سے چالیس برس پہلے انطیپتر مرگیا اور اوسکا بیٹا ہیرودیس یہودیا
اور جلیل کا حاکم ہوا اون دنون مین انتگونس یہودیون کا بادشاہ اور سردار امام تھا وہ ہیرودیس
سے برخلاف ہوا یہانتک کہ وہ شہر روم مین بھاگ گیا وہان وہ یہودیون کا بادشاہ ٹھہرایا گیا
لیکن اپنے تخت کے لیے انتگونس سے تین برس تک لڑا آخر یروشالم کو گھیر لیا اور حضرت عیسی
علیہ السلام سے چونتیس برس پہلے اوسپر قبضہ کیا اور مریمنی یہودن سے بیاہ کیا اور یہودیون
کے خوش کرنیکے لیے مسجد کی بڑی آرایش کی ادومی لوگ مدت سے دین یہود کے مرید ہو گئے
تھے تسپر بھی یہ بادشاہ چونکہ سنگدل اور ظالم تھا یہودی اوس سے ناخوش تھے اوس نے اپنی
جورو اور اوسکی دادا اور مان اور بھائیون کو بلکہ اپنی بیٹون کو بھی قتل کیا اوس نے اپنی مرتے
وقت یہودیون کے بزرگون کو شہر اریحا مین بلایا اور بہن اور بہنوئی کو کہا کہ مین جانتا ہون
کہ یہودی لوگ میرے مرنے سے بہت خوش ہونگے جب مین مرون تو ان سبھون کو قتل
کیجیو تو میری مرنے پر ملک یہودا مین بڑا ماتم اور نوحہ ہوگا یہ حکم پورا نہین ہوا یہودیون نے
اسلئی اوسکی برداشت کی کہ اون دنون مین سب کوئی اوس آنے والے کے جلد آنے کی بڑی
انتظاری کرتے تھے جسکی آمد کا وعدہ قدیم سے تھا اس بادشاہ کے عمل کے آخر مین حضرت عیسی
علیہ السلام پیدا ہوئی دوسری جگہہ لکھا ہے کہ اگستس قیصر کے چھبیسوین برس آپ پیدا ہوئے
ابوالفدا نے اس بادشاہ کا نام اغسطس لکھا ہے اب ہم کہتے ہین کہ یہان سے معلوم ہوا کہ جب ظلم
کسی ظالم بادشاہ کا شدت سے ہوتا تھا اوسوقت لوگ انتظار کرتے تھے کہ وہ پیغمبر جنکا وعدہ
مدتون سے ہے جو حضرت موسی علیہ السلام کی مانند غریبون کو ظالمون کے پنجے سے چھوڑاوینگے
اور ظالمون کو قتل کرینگی وہ جلد تشریف لاوین اب انجیل شریف مین سے محمدی
بشارتون کا بیان ہے ای ایمان والو حضرت عیسی علیہ السلام پر جو کلام اللہ نازل ہوا ہے

اوسکا نام انجیل ہے وہ کلام آپکی زبان پاک سے لوگون نے سنا اور اوسکو یاد رکھا اور لکھا آپکی کئی
خادم خاص اور عاشق با اخلاص تھے جو حواری کہلاتے تھے اللہ نے قرآن شریف مین اونکی بڑی
تعریف کی ہے اون مین سے جناب متی حواری نے جو کلام اللہ کا آپ سے سنا اوسکو لکھا اور
اوسکے ساتھ آپکی پیدایش اور معجزون کا حال بھی لکھا وہ متی کی انجیل کہلاتی ہے اور جناب یوحنا
حواری نے جو کلام اللہ کا آپ سے سنا وہ لکھا اور معجزون کا احوال بھی لکھا وہ یوحنا کی انجیل
کہلاتی ہے اور دو انجیلین اونھون نے لکھی جنھون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو نہین دیکھا
مگر دیکھنے والون سے جو سنا وہ لکھا ایک انجیل مرقس نے لکھی دوسرے لوقا نے ان چارون
انجیلون مین اللہ کا کلام اوتنا ہی ہے جتنا حضرت عیسی علیہ السلام نے دین کی تعلیم مین
فرمایا ہے باقی کلام متی اور یوحنا اور مرقس اور لوقا کا ہے پادری لوگ ہٹدھرمی سے کہتے
ہین کہ یہ سب کلام اللہ کا ہے ان چارون انجیلون کے ساتھ اور رسالے حواریون کی اور اونکے
شاگردون کے بھی اوسی جلد مین لگے ہوے ہین پادری لوگ عقل کی آنکھہ بند کرکے کہتے ہین
کہ یہ سب اللہ کا کلام ہے اگلے زمانہ کے عیسائی جس کتاب کو حضرت عیسی علیہ السلام سے کچھہ
علاقہ دیکھتے تھے اوس علاقہ کی راہ سے اوسکو بھی انجیل بولتے تھے مگر یہ بات کھلی ہوئی
ہے کہ اللہ کا کلام اوتنا ہی ہے جتنا حضرت عیسی علیہ السلام نے سنایا ہے حضرت عیسی
علیہ السلام نے صاف فرمایا کہ جو کلام تم مجھسے سنتے ہو یہ کلام اللہ کا ہے اور حواریون نے کہین
نہین فرمایا کہ یہ کلام اللہ کا ہے جو ہم تم سے کہتے ہین امام عبد الباقی زرقانی رح نے مواہب لدنیہ
کی شرح مین اور ابن خلدون رح نے اپنی تاریخ مین اسیطرح پر متی اور یوحنا اور لوقا اور
مرقس کے چارون انجیلون کا احوال لکھا ہے آمی ایمان والو حضرت عیسی علیہ السلام کی خادمون
نے یہ بہت بڑا کام کیا کہ اللہ کے کلام کے ساتھ حضرت عیسی علیہ السلام کا احوال بھی لکھدیا اور
مطلب انجیل کا خوب کھل گیا حضرت عیسی علیہ السلام کے سونے کا اور کھانے اور پینے کا
اور رفع حاجات ضروری کا احوال بھی لکھدیا کہ سب لوگ دیکھین کہ حضرت عیسی علیہ السلام
بشر تھے خدا نہین تھے جناب متی حواری نے اور لوقا نے آپ کی پیدا ہونیکا احوال لکھا ہے
خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ حضرت مریم ابھی کنواری تھین کہ اللہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو

کہ اونکے پاس بھیجا اونہون نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے تیرے یہان بیٹا ہوگا آپ بولین یہ کیونکر ہوگا
مین تو ابہی مرد کو نہین جانتی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ کی قدرت سے سب آسان ہے
اس مقام مین جناب متی نے یون لکھا ہے کہ حضرت مریم روح القدس سے حاملہ ہوئین اور
لوقا نے صاف لکھا ہے کہ جبرئیل آئے اور بولے کہ تو بیٹا جنیگی صاف معلوم ہوا کہ روح القدس
حضرت جبرئیل کا خطاب ہے اللہ کی حکم سے حضرت عیسی علیہ السلام حضرت مریم کی پیٹ مین آئی
بعد اسکے حضرت مریم بیت اللحم مین تشریف لے گئین وہان حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے اللہ تعالی نے
قرآن مجید مین خبر دی ہے کہ پیدا ہونیکی بعد آپ بول اوٹھی کہ مین اللہ کا بندہ ہون اللہ نے
مجکو کتاب دی اور مجکو نبی کیا جناب متی لکھتی ہین کہ آپ یہودیہ کے بیت اللحم مین پیدا ہوئے
پہر حضرت مریم آپکو لیکر مصر مین جا کر رہین پہر وہان سے صوبہ جلیل کے اطراف مین ایک شہر
مین آکر رہین جسکا نام ناصرہ تہا پہر طبریوس قیصر کی بادشاہت کے پندرہوین برس حضرت
یحیی علیہ السلام جو حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے تہے اون پر جنگل مین اللہ کا کلام اوترا
اور وہ صوبہ یہودیہ کے جنگل مین منادی کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی
بادشاہت نزدیک ہے پادری اسکاٹ جو ہمارے زمانہ مین ہے اردو تفسیر مین لکہتا ہے کہ
انجیل ایک قانون ہے اور اوسکا انتظام ایک بادشاہت ہے یہ بادشاہت آسمانی بادشاہت
کا نمونہ ہے بلکہ ایک حصہ ہی اور بعضی جگہہ دونون بادشاہتون کا ایسا ذکر آیا ہے گویا ایک
ہی سمجھی جاتی ہین پادری کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے حکمون کا جاری کرنا اللہ کیطرف کی
بادشاہت ہی اور آسمانی بادشاہت کا نمونہ ہی یعنی اللہ نے جو اپنی بادشاہت آسمان پر
اور بہشت مین ظاہر کی ہے اوسیکا یہ نمونہ ہی کہ پیغمبر جو دین کے بادشاہ ہین اللہ کی ہدایت
سی شرعی حکمون کو جاری کرتے ہین اب ہم کہتے ہین کہ انجیل شریف مین یہ لفظ بار بار آیا ہے
کہین اوس سے صاف بہشت کے معنے سمجھی جاتے ہین کہین شریعت اور بہشت دونون کو
ملا کر آسمان کی بادشاہت فرمایا ہے کیونکہ شریعت بہشت کی راہ ہے کہین پیغمبری اور دین
کی بادشاہی کے معنے صاف سمجھے جاتے ہین حضرت یحیی علیہ السلام پر ایمان لانے کی ذکر مین
اور حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزون کی ذکر مین یہ لفظ آیا ہے مگر وہ آسمانی بادشاہت

جسکی بشارت حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام دیرہے ہین یہ بشارت وہ اپنی بادشاہت
کی نہین دیتے وہ توصاف اوس پیغمبری کی بشارت دیتے ہین جسکا زمانہ نزدیک آپہونچا ہے
جسکی ساتھہ ظاہر کی بادشاہت بہی ہوگی اور بے ایمانون کی بادشاہتون کو مٹا دیگی یاد رہے
لکھتا ہون کہ اس بادشاہت کی خبر دانیال علیہ السلام نے دی ہے کہ اون بادشاہون کے دنون
مین آسمان کا خدا سلطنت قائم کریگا جو ہمیشہ تک نیست نہوگی اور وہ سلطنت دوسرے کی قبضہ
مین نہ پڑیگی وہ اون سب سلطنتون کو ٹکری ٹکری کرڈالیگی اور ہمیشہ تک قائم رہیگی
یہودی لوگ اس بادشاہت کے انتظار مین تھے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے دنون مین اس
آسمانی بادشاہت کی نسبت مین جدا جدا رائین تہین اکثر لوگ یہہ خیال کرتے تھے کہ مسیح ایک
شخص ہوگا جس مین قدرت الٰہی کا ظہور ہوگا اور اوس بادشاہت کا بانی ہوگا اور یہودی
یہ بہی سمجھتے تھے کہ وہ ایک پاک بادشاہت ہوگی جو تمام سلطنتون پر غالب ہوجائیگی اور ہمیشہ
تک قائم رہیگی رومیون کی جگہہ قوم اسرائیل تمام دنیا پر غالب ہوگی حضرت یحییٰ علیہ السلام
کے زمانہ مین روم کی سلطنت سی یہودیون کو ظلم پہونچا تھا فلسطین پر ایک رومی حاکم حکومت
کرتا تھا جسکا دارالسلطنت قیصریہ مین تہا اور یروشلم کی وہ قدر نرہی تھی یہودی ناراض
تھے اسلیئے یہہ بڑی امید اونکو تھی کہ مسیح آویگا اور رومیون کی سلطنت کو برباد کرکے آپ ہمیشہ
تک سلطنت کریگا آسے یاد رہے اس بادشاہت کی معنے جو اوسوقت کے یہودی سمجھے تھے وہی معنے
حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب سے خوب ظاہر ہین اور تم جانتے ہو کہ حضرت عیسیٰ ع
کے بعد رومیون کا ظلم ایمان والون پر دن بدن بڑہتا گیا ہے تم کیون نہین سمجھتے کہ یہہ
صاف بشارت محمدی بادشاہی کی ہے جس نے رومیون کی اور تمام بے ایمانون کی سلطنتون
کو برباد کردیا حضرت یحییٰ علیہ السلام اسی بادشاہت کی خبر دیتے تھے جناب ستی لکھتی ہین
کہ یروشلم اور سارے ملک یہودیہ اور اردن کے گرد نواح کے سب لوگ باہر اون کے پاس
آئے اور اپنے گناہون کا اقرار کرکے اردن مین اون سے اصطباغ پایا اصطباغ کے معنے ہین
رنگ دینا حضرت یحییٰ علیہ السلام جس سے توبہ لیتے تھے اوسکو نہرار دن مین نہلاتے تھے آپکی
برکت سے وہ شخص احمد کی عشق اور محبت مین رنگین ہوجاتا تھا جناب ستی لکھتی ہین کہ جب

جنہنی دیکھا کہ بہت سے فریسی اور صدوقی اصطباغ پانیکو آپ کے پاس آئے ہین تو اون سے کہا اے
سانپون کے بچو تمکو آنیوالے غضب سی بہاگنا کس نے سکھلایا پس توبہ کے لائق پہل لاؤ اور اپنے
دلمین ایسا کہنے کا خیال مت کرو کہ ابراہیم ہمارا باپ ہی کیونکہ مین تمسی کہتا ہون کہ خدا انہین
پتھرون سے ابراہیم کے لیے اولاد پیدا کر سکتا ہے اور درختون کی جڑ پر اب کلہاڑا رکہا ہے
پس ہر ایک درخت جو اچہا پہل نہین لاتا کاٹا جاتا ہی اور آگ مین ڈالا جاتا ہی پادری سکاٹ
لکھتا ہی کہ فریسی ایک عبرانی لفظ سے نکلا ہی جس کے معنے ہین الگ وہ لوگ دنیا سی الگ رہنیکا
دعوی کرتے تھے یوسیفس لکھتا ہی کہ ہیرودیس کے مرنے پر اونکا شمار چہ ہزار تہا وہ دعوی
کرتے تہی کہ ہم ہی سیدہی راہ پر ہین وہ تمام شریعت کو حرف بحرف مانتی تھے اور ربیون کی
کل روایتون پر چلتی تھے وہ ظاہری پاکیزگی بہت دکہلاتے تھے اور خودنمائی کرتے تھے صدوقی
فرشتون کے اور قیامت کے منکر تھے اکثر یہودی ملکی بندوبست کرنے والے اسی فرقے
کے تھے آسے ایمان دار حضرت یحیی علیہ السلام نے اون سے فرمایا اے سانپون کے بچو یعنے
ظالم اور بے دین لوگون کے بچو تمکو آنے والے غضب سی بہاگنا کس نے سکھلایا یعنے بڑا تعجب
ہے کہ تم توبہ کے لیے آئے ہو تو توبہ کے لائق پہل لاؤ یعنے نیک اعمال خالص اللہ کی محبت سی کرو اور
اس بات کا غرور اور گہمنڈ دل سے نکالو کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہین کیونکہ
اللہ تعالی اگر چاہے پتھرون سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پیدا کر دے اسمین صاف
اشارہ ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد تمہارے سوا اور بہی ہین حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے بیٹے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام ہین اونکی نسل مین عرب لوگ ہین اونکو حقیر
مت جانو اور اون پر رشک مت کرو اور فرمایا کہ جو درخت اچہا پہل نہین لاتا وہ کاٹا جاتا ہی
اسکا یہ مطلب کہ جو لوگ ایمان نہین لاتے وہ کاٹے جاوینگے اور دوزخ کی آگ مین جاوینگے
کلہاڑا جڑ پر رکہا ہے یعنے اونکی قتل ہونیکا وقت نزدیک آیا ہی محمدی تلوار سی کافر قتل ہونگے
اس بیان سے صاف ثابت ہوا کہ آپ محمدی بادشاہی کے بشارت دیتے تھے پہر فرمایا کہ مین
تمکو توبہ کے لیے پانی سے اصطباغ یعنے رنگ دیتا ہون لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہی مجہسے
زور آور ہی اور مین اوسکی جوتیان اوٹہانیکے لائق نہین وہ تمہین روح القدس اور آگ سی

اصطباغ دیگا اب ایمان والو یہ اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہی اور مطلب یہ ہی کہ وہ
تمہارے دلون کو اور روحون کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے فیض سے رنگین کردیگا آگ کا
لفظ اسلیے فرمایا کہ فرشتون کو اللہ نے بڑی طاقت دی ہی جس شکل مین چاہین ظاہر ہون
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حواریون پر آگ کے شعلہ برسی وہ فیض حضرت جبرئیل علیہ السلام
کا تہا اوسیوقت سے اون کے دل آگے سے زیادہ مضبوط ہوگئی جا بجا یہودیون کو اور بت پرستونکو
وعظ سنایا اور بڑے بڑے صدمے اللہ کی راہ مین نہایت خوشی سے اوٹہائی پہر فرمایا کہ اوسکا
سوپ اوسکی ہاتہہ مین ہے وہ اپنی کہلیان کو خوب صاف کریگا اور اپنی گیہون کو کہتی مین جمع
کریگا اور بہوسے کو اوس اگ مین جلاوے کا جو نہین بجہتی اسکا یہ مطلب کہ جو لوگ اوسپر ایمان
لاوینگی اور جو اوسکی راہ پر رہین گے اونکو اللہ کی حکم سی بہشت مین پہونچادیگا اور جو اوسکی
راہ پر نہین رہینگے فقط موہنہ سی اوسکا نام لین گے اون کو اللہ کے حکم سے آگ مین جلاویگا
جناب متی اور لوقا کا بیان ہے کہ پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام صوبہ جلیل سے نہر اردن کے
کنارے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس آئے تا کہ اون سے اصطباغ پاوین حضرت یحییٰ عذر
منع کیا اور فرمایا کہ مین تم سے اصطباغ پانیکا محتاج ہون حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا
کہ ہمکو مناسب ہی کہ یون ہی سب سچائی کے کام پورے کرین حضرت عیسیٰ علیہ السلام جونہین
اصطباغ پاکر پانی سے نکلکر اوپر آئے آپ دعا مانگرہی تہے کہ آپکے لیے آسمان کہل گیا اور
روح القدس کو یعنے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کبوتر کی مانند اوترتے اور اپنے اوپر آتے
دیکہا پہر آپ نے جنگل مین چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکہا اوسوقت حضرت عیسیٰ
علیہ السلام برس تیس ایک کی تہے پہر جناب متی نے چوتہی باب مین لکہا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نے سنا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام قید کیے گئے یعنے ہیرودیس نے اونکو قید کیا تب
آپ صوبہ جلیل کیطرف چلے گئی اور ناصرہ کو چہوڑکر کفرناحوم مین جا رہے اسیوقت سے آپ
منادی کرنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی اور مرقس کے
انجیل مین یون ہے کہ آپ یہ کہتے ہوئے جلیل مین آئے کہ وقت پورا ہوا اور خدا کی بادشاہت
نزدیک آئی توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ جناب متی لکہتی ہین کہ آپ تمام جلیل مین

پہرتے تہے اونکی عبادت خانون مین تعلیم دیتے تہے اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتے تہے
اور لوگون کی سارے دکہہ دردون کو دفع کرتے تہے لوقا کے چوتہی باب کی اخیر مین ہی کہ تمام قوم
کے لوگون نے آپکو روکا کہ ہماری پاس سے نہ جائیے آپنی فرمایا کہ مجہی ضرور ہی کہ اور شہرون مین
بہی خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دون کیونکہ مین اسی لیے بہیجا گیا جناب متی نے بعد سکے
پانچوین باب سے ساتوین باب تک اللہ کا کلام لکہا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک پہاڑ
پر بیٹہہ کر سبکو سنایا پہر آٹہوین اور نوین باب مین آپ کے معجزے لکہی ہین نوین باب کے آخر مین
لکہا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب شہرون اور سب بستیون مین اونکی عبادت خانون مین
سکہلاتے تہے اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتے تہے دسوین باب مین لکہا ہی کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بارہ شاگردون کو اللہ کے حکم سے ایسا فیض دیا کہ اللہ
کے حکم سے بیمارون کو اچہا کرین اور مردون کو جلاوین اور اون سے فرمایا کہ چلتی چلتے منادی
کروا اور کہو آسمان کی بادشاہت نزدیک آئے آسے محمدی بہائیو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے
بہی یہی لفظ فرمایا تہا اوسکو پادری لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر ٹہراتے ہین اب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام خود آسمان کی بادشاہت کی بار بار منادی کرتے ہین تو بیشک اپنی سوا
دوسرے پیغمبر کی بادشاہت کی خبر دیتے ہین جسکی صاف خبر حضرت دانیال علیہ السلام
دی چکی تہے نزدیک آنے کا لفظ صاف بول رہا ہی کہ وہ بادشاہت میرے بادشاہت نہین
ہے بلکہ اوسکا زمانہ نزدیک آپہونچا ہی اسے پادریو اگر تم کہتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
اپنی بادشاہت کی خبر دی ہے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی منادی کو بہی یہی کہو کہ اونہونے
اپنی بادشاہت کی منادی کی تہی اگر وہان کہتے ہو کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بادشاہت کی منادی کی تو یہان کیون نہین کہتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت کی منادی کی حق یون ہی کہ حضرت یحییٰ
اور حضرت عیسیٰ دونونے محمدی بادشاہی کی منادی کی تہے جناب متی نے گیارہوین باب
مین لکہا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے قیدخانے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کام کا
حال سنکر اپنی دو شاگردون کو بہیجا اور پوچہوایا کہ کیا جو آنیوالا تہا تو ہی ہے یا ہم دوسری کی

راہ تکین پادری اسکاٹ اردو تفسیر مین لکہتا ہی کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے سنا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تمام صوبا اور فلسطین اور یہودیہ کو اپنی معجزون کی شہرت سی بہردیا وہ دل مین سوچتے ہون گے کہ یہہ درحقیقت بڑے معجزے ہین اور کیا سبب ہی کہ خدا کی بادشاہت ظاہر نہین ہوتی بعضی تفسیر والے یون سمجہی ہین کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اسلئے نہین بہیجا تھا کہ اونکو شک تہا بلکہ اسلئے بہیجا تھا کہ میرے شاگردون کی خاطر جمعی ہوجاوے پہر پادری لکہتا ہی کہ ہمارے نزدیک حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اسمین شک نہین تہا کہ یہ ہمارے مسیح ہین یا نہین بلکہ انکو یہہ شوق تہا کہ مسیح کی بادشاہت پہیلنی کی خبر سنین اورون کیطرح پر اونکو بہی امید تہی کہ مسیح کی بادشاہت جلد پہیلی اور مسیح ہمیشہ صلح ڈہونڈنے والا معلوم ہوتا تہا اسلئے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شک ہوا کہ کوئی اور شاہانہ مسیح آنیکو ہی یا نہین اونکا مطلب یہہ تہا کہ تو معجزے دکہانیوالا اور تعلیم کرنے والا ہی مگر کیا تو ہی اوس جلیل اور آسمانی بادشاہت کا بادشاہ ہی جسکی پیش خبری دے گئی ہے اور جو آنیکو تہا اور جو یہ فرمایا کہ کیا جو آنیوالا تہا تو ہی ہے اس مین شک نہین کہ اس مقام پر ملاکی علیہ السلام کے تیسرے باب کی پہلی آیت کا اشارہ ہی جہان یہ لکہا ہی کہ وہ سردار جسکی تلاش مین تم ہو وہ اپنی ہیکل کی یعنے مسجد کے طرف ناگہان آویگا اور یہہ جو فرمایا کہ یا ہم دوسرے کی راہ تکین اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے دل مین اوسیطرح کا خیال تہا جیسا پہلے زمانے کے یہودیون کے دل مین تہا کہ دو مسیح ہونگی ایک وہ جو تکلیفین اور ذلتین اوٹہاوینگی جیسا کہ مسیح کی حق مین نبیون کی کتابون مین لکہا ہی اور دوسرے داؤد کی بیٹے جو تمام جلال اور شان کے ساتہ آوینگی جیسا کہ مسیح کے حق مین نبیوں کی کتابون مین لکہا ہی ہمارا مطلب یہ نہین کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام بالکل یہودیون کی اس رائے کو مانتی تہے بلکہ کسیقدر شبہہ مین تہے کہ آیا علاوہ اس مسیح کی کوئی اور مسیح ہونیوالا تہا کہ نہین آسے ایمان علاوہ جو یہودیون کو خیال تہا کہ وہ پیغمبر بادشاہی کی ساتہ آوینگی وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل مین ہونگی اسکا سبب یہہ تہا کہ اسکے کلام کے بعضے لفظون سے اونہون نے یہ مطلب سمجہا تہا یہ اونکی سمجہ کی غلطی تہی وہان یہہ لفظ صاف نہین ہے کہ وہ داؤد کی نسل مین ہوگا جیسا کہ حضرت ارمیاہ علیہ السلام کے

تیئسویں باب میں فرمایا ہے کہ داؤد کے لئے ایک شاخ صداقت کی نکالونگا سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں ہیں اوسی درخت کی جڑ میں سے اللہ نے اس شاخ کو نکالا ہے جناب متی لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب میں اون سے یعنے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے شاگردوں سے فرمایا کہ جو کچھہ تم سنتے ہو اور دیکھتے ہو جا کر یحییٰ سے بیان کرو اندھی دیکھتی ہیں اور لنگڑی چلتی ہیں کوڑہی پاک صاف ہوتی ہیں اور بہرے سنتے ہیں اور مردے جی اوٹھتی ہیں اور غریبون کو نجات کی خوشخبری سنائی جاتی ہے اور مبارک وہ ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نہ کھاوے پادری سکاٹ لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سوال کا کچھہ صاف جواب نہیں دیا اونھون نے پوچھا تھا کہ جو آنیوالا تھا کیا تو ہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب میں یہہ نہیں فرمایا کہ ہان وہی ہون اپنی صاف جواب نہیں دیا کچھہ تو تنبیہ کی غرض سے اور کچھہ اس نظر سے کہ اپنی حق میں آپ کہنا اوسوقت مناسب نہ سمجھا اپنی معجزی بیان کر کے قاصدون کو رخصت کیا اور یہ جو فرمایا کہ مبارک وہ ہے جو میرے سبب ٹھوکر نکھاوے اسکا یہ مطلب کہ کج فہمی سے گناہ میں نہ پڑے اے ایمان والو دیکھو پادری اقرار کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صاف نہیں فرمایا کہ وہ نبی جسکا وعدہ ہے وہ میں ہون مگر پادری کے نزدیک اسکا مطلب یہہ ہے کہ وہ میں ہی ہون اسلئے معجزے بیان کر دئے اور یہ جو فرمایا کہ مبارک وہ ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نکھاوے اس ٹھوکر کا مطلب پادری نے صاف نہ لکھا اسکا تو صاف مطلب یہ ہے کہ ان معجزون کو دیکھکر یہہ نہ سمجھو کہ وہ سردار تمام جہان کا جو بادشاہت کی ساتھہ آویگا وہ میں ہون یہہ خیال ہرگز مت کیجیو یہہ بڑے بڑے معجزے سنکر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے یہہ گمان کیا تھا کہ وہ بڑے پیغمبر جو موسیٰ کے مانند ہیں شاید یہی ہون کیونکہ انکی ہاتھہ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کیطرح پر بڑے بڑے معجزے کثرت سے ظاہر ہو رہی ہیں شاید حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد کیطرح پر انکی لئے بادشاہت کا سامان بھی چند روز میں ہو جاوے اور ظالم بادشاہون پر جہاد کر کے ہمکو اون کے ظلم سے چھوڑا دینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سمجھا دیا کہ ان معجزے کو دیکھکر ٹھوکر مت کھائیو یعنے میرے رتبہ سے

زیادہ مجلوست بڑہائیو پہر حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ یحیی اصطباغ دینے والے کے دنون سے
ابتلک آسمانی بادشاہت پر زبردستی ہوتی ہی اور زبردست لوگ اوسی چہین لیتے ہین کیونکہ
نبیون اور توریت نے یحیی تک پیش خبری دی ہے پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ جب سی یحیی علیہ السلام
دنیا مین آئے تب سی آج تک بعضی لوگ یہی ارادہ کرتے ہین کہ خدا کی بادشاہت کو زورسی قایم
کرلین آسمان کی بادشاہت سے مراد اللہ کی بادشاہت ہے جو زمین مین ہی یعنے دین عیسائی اور
وہ ایک ایسی شہر سے نسبت دی گئی ہے جسکو دشمن نے گہیر لیا ہے یا چہاپا مارا ہی وہ لوگ جو
یحیی علیہ السلام کے مانند اوسکے آنیکے لیے بیتاب ہین اور تعجب کرتے ہین کہ وہ بادشاہت ابہی
تک کیون نہین آئی اور عیسی علیہ السلام سی پوچہتی ہین کہ آیا وہ اب درحقیقت اپنی تئین
اوسکا بادشاہ ظاہر کرے گا وہ لوگ اوسکی لوٹنی والے ہین ایسی لوگون کے ہاتہہ سے اس
بادشاہت پر زبردستی ہوتی ہے وہ چاہتی ہین کہ اوسکو ابہی اپنی زور و قوت سی قایم
کرلین آسے محمدی بہائیو دیکہو حضرت عیسی علیہ السلام اون لوگون کی شکایت کرتے ہین جو
چاہتی تہے کہ وہ پیغمبر جو بادشاہی کے ساتہہ آوینگی ابہی جلد آوین اور اون کی بادشاہت
قایم ہوجاوے اس لیئے کبہی حضرت یحیی علیہ السلام سے پوچہتی ستے کہ کیا آپ وہ نبی ہین کبہی
حضرت عیسی علیہ السلام پر گمان کرتے ہین کہ وہ نبی یہی ہین حضرت عیسی علیہ السلام جانتی
تہے کہ ابہی اوس بادشاہت کے ظہور مین بڑی [illegible]ت باقی ہے یہ مطلب حضرت یوحنا کی انجیل
کے چہٹی باب مین بہت صاف کہل گیا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے پانچ روٹیان اور دو
چہوٹی مچہلیان اوٹہا کر برکت کی دعا کرکے شاگردون کو دین اور شاگردون نے اور لوگون
کو دین جو انگلون پانچ ہزار مرد تہے اور اون سبہون نے پیٹ بہر کر کہایا اور بچی ہوے ٹکڑون
مین سے شاگردون نے بارہ ٹوکریان بہر لین تب اون لوگون نے یہ معجزہ دیکہکر کہا فی الحقیقت
وہ نبی جو جہان مین آنیوالا تہا وہ یہی ہے حضرت عیسی علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ وہ چاہتے
ہین کہ آوین اور آپ کو زبردستی پکڑ کر بادشاہ بناوین آپ اکیلی پہاڑ پر پہر گیے اس سے صاف
ثابت ہوا کہ آپ جانتی تہے کہ وہ زبردست پیغمبر جو بادشاہی کے ساتہہ آوینگے اور بڑے بڑے
بادشاہون کی سلطنتون کو مٹاوینگی وہ اور ہین پہر ساتوین باب کی چالیسوین آیت مین لکہا ہے

کہ یروشالم مین لوگون نے آپکا کلام سنکر کہا فی الحقیقت یہی وہ نبی ہین اورون نے کہا یہ مسیح ہین دیکھو
یہان سے بہی ثابت ہوا کہ دو پیغمبرون کی خبر چلی آتی تہی ایک مسیح کی اور ایک اون جلیل القدر
پیغمبر کی جو بادشاہی کے ساتہہ آوینگے جاننا چاہیے کہ بادشاہون کی دو کام ہین ایک یہ کہ
اپنی رعیت کو اپنی حکم بتلاوین اور اونکا بندوبست کرین یہ دین کی بادشاہی اللہ نے سب
پیغمبرون کو دی تہی کہ اللہ کے حکم لوگون کو پہونچاتے تہی اور ایمان والون کا بندوبست
کرتے تہے یہ بادشاہت حضرت عیسی علیہ السلام کو بہی حاصل تہی متی کی بارہوین باب
کی اٹھائیسوین آیت مین ہے کہ آپنی یہودیون سے فرمایا کہ اگر مین اللہ کی روح سے یعنے
روح القدس کے زور سے دیوون کو نکالتا ہون یعنے انسانون کے بدن سے اونکو نکالدیتا ہون
تو البتہ خدا کی بادشاہت تمہاری پاس آپہونچی ہے دوسرا کام بادشاہون کا یہ ہی کہ اپنی اور
رعیت کی دشمنون کا زور دباوین اگر وہ نہ مانین تو اون سے لڑائی کرین اسطرح کی دین کی
بادشاہی اللہ نے حضرت موسی اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان
علیہم السلام کو دے تہے بعد اونکی اور پیغمبرون کو ایسی بادشاہی نہین ملی مگر پیغمبرون کی
کتابون سے لوگون کو معلوم تہا کہ آخر زمانے مین ایک پیغمبر اسطرح کی بادشاہی کے ساتہہ آوینگے
اور رومیون کی سلطنت کو مٹاوینگے یہ لوگ رومیون کے ظلم سے تنگی مین پہنسی ہوئی تہی اور
نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے لیے بیتاب تہی جسطرح اب ہم امام مہدی علیہ السلام
کی ظہور کے لیے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کے لیے بیتاب ہین جب وہ لوگ حضرت
عیسی علیہ السلام کی بڑے بڑے معجزے دیکہتی تہے اونکو یہ گمان جاتا تہا کہ وہ پیغمبر یہی ہین
انہین کے لیے سامان بادشاہی کا ہونیوالا ہے آؤ ہم جلدی سے انکو بادشاہ بناوین اگر
یہ اسطرح پر بادشاہ بنجاوین تو ہم فوج ولشکر کے جمع کرنیکا سامان کرین مرقس کے گیارہوین
باب مین ہے کہ جب حضرت عیسا علیہ السلام یروشالم کی طرف تشریف لیے جاتے تہے لوگ
پکارتے تہی کہ ہماری باپ داؤد کی بادشاہت جو خداوند کے نام سے آتی ہی مبارک اسجگہ
پر پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ وہ لوگ سمجہتی تہے کہ یہ بادشاہت ہمارے باپ داؤد کی اب پہر بڑی
شان وشوکت کی ساتہہ بحال ہوگی اور داود کے بیٹے مسیح کے سبب سے اوسکا بڑا اجلال ہوگا

جیسی داؤد علیہ السلام گرد نواح کے قوموں کے فتح کرنیوالے تھے ویسا اونکا بڑا جانشین مسیح بنی اسرائیل
کو چھوڑاویگا اور رومیوں کی سلطنت کو تابعدار کرلے گا اور یروشالم کو دنیا کا بادشاہی شہر بناویگا
پس وہ یہ چاہتی تھے کہ آپ بادشاہ ہوجاوین آسے ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانتی تھے
کہ اسطرح کی بادشاہی میرے لیے نہین ہوگی وہ دوسرے پیغمبر کے لیے ہونے والی ہے اوسکی خوشخبری
بار بار سناتے تھے اور اوسکے ظہور کی دعا کرتے تھے انجیل متی کے چھٹی باب کی دسوین آیت دیکھو
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگون کو یون دعا کرنا سکھلایا کہ اے ہمارے باپ یعنے اے ہمارے
پالنی والی جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو تیرے بادشاہت آوے تیرے مرضی جیسی آسمان
پر ہے زمین پر ہووے پادری اسکاٹ لکھتا ہے یعنے فرشتون کے مانند سب لوگ تیری تابعداری
کرنے لگین تیرسوین باب مین جناب متی ایک دن کا احوال لکھتی ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
گھر سے نکل کر دریا کے کنارے جابیٹھی اور ایسی بڑی بہیڑ آپکی پاس جمع ہوئی کہ آپ ناؤ پر جا
بیٹھی اور سب لوگ کنارے پر کھڑے رہے اور آپ نے کہنا شروع کیا اسکے بعد وہ کلام لکھا ہی
جو اوسوقت آپنی سنایا اس باب کی تیئیس آیتون کے بعد یون ہے آسمان کی بادشاہت ایک
آدمی کے مانند ہی جسنے اچھا بیج اپنے کھیت مین بویا پہر جب لوگ سوگئی اوسکا دشمن آیا اور اوسکے
گیہون کے درمیان کڑوا دانہ بو کے چلا گیا جسوقت سبزی بڑہی اور بالین لگین تب کڑوے
دانے بہی ظاہر ہوئے تب اوس گھر والے کے نوکرون نے آکر اوسی کہا اے صاحب کیا تو نے
کھیت مین اچھی بیج نہ بوئے تھے پہر کڑوے دانے کہان سے آئے اوسنی اونسی کہا کسی دشمن
نے یہ کیا تب نوکرون نے کہا اگر مرضی ہو تو ہم جاکر اونہین جمع کرین اوسنے کہا نہین ایسا نہو
کہ جب تم کڑوے دانونکو جمع کرو تو اونکی ساتھ گیہون بہی اوکھاڑ لو کاٹنی کے دن تک دونو
کو اکہٹی بڑہنی دو کہ مین کاٹنی کے وقت کاٹنی والون کو کہونگا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کرو
اور جلانے کے واسطے اونکی گٹھی باندہو پر گیہون میرے کھتی مین جمع کرو پہر فرمایا آسمان کی
بادشاہت رائی کے دانہ کے مانند ہے جسکو ایک شخص نے لیکر اپنے کھیت مین بویا وہ سب
بیجون سے چھوٹا ہی پر جب اوگا تو سب ترکاریون سے بڑا ہوتا ہی اور ایسا درخت ہوتا ہی
کہ آسمان کے پرندے آکر اوسکی ڈالیون پر بسیرا کرتے ہین اور فرمایا کہ آسمان کی بادشاہت

خمیر کی مانند ہے جسکو ایک عورت نے لیکر آٹے کے تین پیمانون مین ملایا یہانتک کہ وہ سب خمیر ہوگیا
پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگون کو رخصت کیا اور گہر کو گئے اور آپ کے شاگرد آپ پاس
آئے اور بولے کہ کہیت کے کڑوے والون کی مثال ہمکو بتلائیے آپنے فرمایا اچہی بیج کا بونے والا
آدم کا بیٹا ہے کہیت دنیا ہے اچہی بیج اس بادشاہت کے فرزند ہین اور کڑوے دانے شریر کے
فرزند ہین وہ دشمن جسنے اونہین بویا وہ شیطان ہے کاٹنے کا وقت اس جہان کا آخر ہے
اور کاٹنے والے فرشتے ہین پس جسطرح کڑوے دانے جمع کئے جاتے ہین اور آگ مین جلائے جاتے
ہین اس جہان کے آخر مین ایسا ہی ہوگا آدم کا بیٹا اپنے فرشتون کو بہیجیگا اور وہ سب ٹہوکر
کہلانیوالی چیزون اور بدکارون کو اوسکی بادشاہت مین سے چنکر اونہین آگ کے تنور مین
ڈالدینگے وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا تب راستباز اپنے باپ کی بادشاہت مین
سورج کیطرح چمک نکلینگے جسکے کان سننے کے لئے ہون سنے اے محمدی بہائیو اس جگہہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی بادشاہت اور محمدی بادشاہت دونون کا بیان ہے انجیل پاک
مین اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آدم کا بیٹا خطاب دیا اسکا باعث یہہ ہے کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بن باپ کے نقط اپنی قدرت سے پیدا کیا اسلئے
اونکو آدم کا بیٹا خطاب دیا اسمین یہہ صاف اشارہ ہے کہ جسطرح حضرت آدم علیہ السلام
کو بن مان باپ کے بنایا اوسیطرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ کے حضرت مریم کنواری
سے پیدا کیا قرآن مجید مین اس مطلب کو صاف کہولدیا سورہ آل عمران مین فرمایا اِنَّ مَثَلَ
عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ یعنے کہاوت عیسیٰ کی
اللہ کے نزدیک جیسے کہاوت آدم کی بنایا اوسکو مٹی سے پہر کہدیا اوسکو ہوجا وہ ہوگیا اللہ تعالیٰ
نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زبان پاک سے فرمایا کہ آدم کے بیٹے نے یعنے حضرت عیسیٰ عم
نے دنیا مین اچہی بیج بوئے یعنے لوگون کے دلون مین اللہ کے حکم سے ایمان کا بیج بویا اور اللہ
کا کلام اونکے دلون مین بہردیا پہر فرمایا کہ اچہی بیج اس بادشاہت کے فرزند ہین یعنے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو جو دین کی بادشاہت اللہ نے دی تہے اوسمین اونہون نے اللہ کا کلام
سنایا جن لوگون نے اوسکو مانا وہ آپکی فرزند ہین اور کڑوے دانے شریر کے یعنی شیطان کے

فرزند ہین اونکا بونے والا یعنے گمراہ کرنیوالا شیطان ہی اس پیش خبری کا ظہور یون ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو جب اللہ نے دنیا سی اوٹھا لیا شیطان نے بہت لوگون کے دل مین ڈالا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے نہین تھی بلکہ معاذ اللہ خود اللہ آدمی کی شکل بنکر حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور بعضون کے دلمین یہہ ڈالا کہ حضرت عیسی اللہ کی بیٹے تھے تب تو اللہ کے سے کام کرتے تھے بیٹے کا لفظ جو انجیل پاک مین آیا ہے اوسکی معنے یہہ ہین کہ وہ اللہ کی پیارے بندے ہین یہہ لفظ اور پیغمبرون اور اولیاؤن کے حق مین جابجا آیا ہی پادری لوگ سب جگہہ یہہ معنی سمجھتے ہین کہ وہ اللہ کے پیارے بندے ہین مگر حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین سمجھتے ہین کہ معاذ اللہ اللہ نے اونکو جنا ہے تو وہ معاذ اللہ دوسرے خدا ہین اور جو کام اونسے کئی معاذ اللہ اللہ کیطرح اپنی قدرت سے اور اپنی اختیار سے کئی روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام کا خطاب ہی پادریون نے اونکو تیسرا خدا ٹھیرایا اور تین خداؤن کے قائل ہوئے اور اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسی علیہ السلام کا بندہ اور بشر ہونا جو جابجا انجیل پاک سے ثابت ہی اوسکا مطلب طرح طرح سے بدل ڈالا ایک اور فرقہ پیدا ہوا جو حضرت موسیٰ اور حضرت سلیمان اور حضرت داؤد علیہم السلام کو نہین مانتے تھے ایسی ایسی کڑوے دانہ عیسائی کہیت مین شیطان نے بوئے پہر سب بڑہی اور بالین لگین تب کڑوے دانے بہی ظاہر ہوئے یعنے سچی عیسائی اور جہوٹے عیسائی دونون دنیا مین پہیلی تب گہر کے مالک سے نوکرون نے کہا کہ اگر مرضی ہو تو ہم جاکر اونکو جمع کرین اسکا یہہ مطلب کہ اوس وقت کے لوگ چاہتی تھے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے واسطے اللہ تعالی بادشاہی کا سامان کردے اور آپکو جہاد کا حکم دیوے اگر ایسا ہوتا تو آپکی بعد جو عیسائی بگڑ گئی تھے اونپر بہی جہاد ہوتا آپکو اللہ تعالی نے حکم جہاد کا نہین کیا اس مین یہہ حکمت بیان فرمائی کہ ایسا نہو تم کڑوے دانون کے ساتھ گیہون بہی اوکہاڑ ڈالو اسکا یہہ مطلب کہ تمکو اتنی قوت نہین کہ یہہ کام تمسی بن پڑے تم اگر جہاد کروگے تو کیا عجب ہی کہ کافرون کے ساتھ ایمان والون کو بہی قتل کر ڈالو جب ایک قوم مین کافر اور مومن ملی ہوئے ہین لڑائی کے وقت اونمین سے کافرون کو قتل کرنا اور ایمانوالون کو پہچان لینا اور جو کوئی ایمان کا اقرار کرے اوسکے اقرار کو مان لینا اور نہین

لوگون کا کام ہی جنکو اللہ کی حضوری ہر وقت حاصل ہی غصہ اونپر غالب نہین جو کام کرتے ہین
تامل سے کرتے ہین ہر وقت اللہ سی ڈرتے رہتے ہین کہ ایسا نہوے بے گناہ کا خون ہماری ہاتھہ سے
نہو جاوی عیسائی لوگ اتنی عقل کامل اور اتنا تامل اور اتنی ہشیاری نہین رکھتی تھے تب
تو اونکو یہہ حکم ہوا کہ تم جہوٹی عیسائیون پر جہاد نہ کرو کیونکہ انہین کے اندر ایمان والے بھی
ملے ہوے ہین کہین تمہارے ہاتہہ سی وہ قتل نہو جاوین یون ارشاد ہوا کہ کہیت کاٹنی کے
دن تک یعنے آخری زمانے تک دونون کو اکہٹی بڑہنی دو آخری زمانہ مین آدم کا بیٹا یعنے
حضرت عیسی علیہ السلام اپنی فرشتون کو بہیجینگے وہ اونکی امت مین سے شریرون کو
چن چنکر قتل کرینگی سچے عیسائی اور جہوٹی عیسائی دونو بڑہتی گئے چہٹی صدی عیسوی کے
بعد آخری زمانہ آیا اللہ نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام اوتارا اور حکم
جہاد کا دیا جہوٹی عیسائیون پر خوب جہاد ہوا اللہ تعالی نے جا بجا فرشتون کو مدد کے لیے
بہیجا محمدیون کے ہاتہون بہت سی جہوٹے عیسائی قتل ہوئے جو ایمان والے اونمین چہپے
ہوئے تھے اور کافرون کے ڈر سے بول نہ سکتی تھی وہ محمدی فوج مین مل گئی یہہ جو فرمایا کہ
آدم کا بیٹا اپنی فرشتون کو بہیجیگا اس سے معلوم ہوا کہ جب جہوٹے عیسائیون پر جہاد ہوا
اوسوقت جو فرشتی لوگون کو دکہائی دیتے تھے وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتہہ کے
فرشتی تھے اونکو اللہ کی حکم سے حضرت عیسی علیہ السلام نے محمدیون کی مدد کے واسطے
بہیجا تہا بلکہ خود حضرت عیسی علیہ السلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ محمدیون
کی مدد کے لیئے آئے تہے جیسا کہ واقدی نے اسکندریہ کی لڑائی کے ذکر مین لکہا ہے طبرانی
اور ابن عساکر کے روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسی علیہ السلام
کے حق مین فرمایا کہ وہ میرے نائب ہین میرے امت مین میرے بعد اور یہہ جو فرمایا کہ صادقین
یعنے بہلے سچے ایمان والے اپنے باپ کی یعنے پیدا کرنے والے کی بادشاہت مین سورج کی طرح
چمک نکلینگے اسکا یہہ مطلب کہ اپنی ایمان کو ظاہر کرینگی اور توراۃ اور انجیل مین جو محمدی
خبرین ہین سبکو سناوینگی تاریخ واقدی کو دیکہو تب اون سچی عیسائیون کا حال خوب کہل جاوے
محمدی فوجون مین مل گئے اور ایمان کا نور خوب چمکایا آدہی اسلام مین اہتیون کا

مطلب یون لکہتا ہی کہ جہان کے آخر سے مراد قیامت ہی اوسدن اچہی لوگ الگ اور بری الگ
ہوجاوینگی اور بری لوگ آگ مین ڈالدی جاوینگی اگر یہہ مطلب ہوتا تو یون ارشاد ہوتا کہ اوس
جہان مین یا نئی پیدایش مین یا عدالت کے دن جیسا کہ انجیل پاک مین یہ لفظین قیامت
کے حق مین آئین ہین اور آخری دنون کا لفظ حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین اور
آخری وقت کا لفظ کئی جاگہہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ مین اوسوقت کے حق مین آیا ہی
جب ایمان والون کی ترقی ہوگی اور حضرت یوحنا کے مکاشفات کے چودہوین باب کے آخیر
مین یہہ بیان ہی کہ حضرت یوحنا نے حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکہا کہ ایک فرشتی نے آپ سی
فرمایا کہ ہنسوا لگا اور کاٹ کہ کہیت پک گیا اور آپنی زمین کا کہیت کاٹا اور ایک فرشتی نے دوسری
فرشتے سی کہا کہ اپنا تیز ہنسوا لگا اور انگور کے گچہی کاٹ کیونکہ انگور پک چکے اور اوس نے انگورون
کو کاٹا اور اللہ کے غضب کے کہولو مین پیرا اور خون بہکر سو کوس تک پہونچا یہان سی انجیل کا
مطلب صاف کہل گیا کہ کہیت کاٹنی کا وقت وہ ہی جب کافرون کا خون بہایا جائیگا قیامت
کا یہان ذکر نہین اب جاننا چاہیی کہ اس مثال مین اللہ تعالی نے کئی مطلب ظاہر کردئے
ایک تو امت محمدی کی بڑی عقلمندی اور بڑے ہشیاری ثابت ہوئی کہ جس مشکل کام کی
قوت عیسائیون کو نہین تہی وہ کام اللہ کے حکم سے حضرت عیسی علیہ السلام نے محمدیون کے
حوالے کردیا پہر اس مثال مین جہاد کی حکمت ہی اللہ تعالے نے ہمکو سمجہادی کہ جسطرح کڑوی دانکو
کو آگ مین جلانا عین حکمت ہی اسیطرح کافرون کو قتل کرنا پہر اونکو دوزخ کی آگ مین جلانا
عین حکمت ہی پہر ایک اور حکمت اس مثال مین سمجہادی کہ اللہ تعالی جو ایک پیغمبر کی زبانی
ایک حکم بہیجتا ہی پہر دوسرے پیغمبر کی زبانی دوسرا حکم بہیجتا ہی اس دوسرے حکم کو پہلی حکم کی
بی خلاف مت سمجہو جن لوگون کو ایک کام کی قوت نہ تہی اونکو منع کیا پہر جنکو اوس کام کی قوت
دی وہ کام اون سے مناسب وقت پر لے لیا اس دوسرے حکم سے کام پورا بن گیا ایک بڑا
مطلب اللہ تعالی نے اس مثال مین یہہ سمجہا دیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی بادشاہت
مین جو کہیت بویا تہا وہ کہیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمانی بادشاہت مین صاف
کیا گیا ان دونون بادشاہتون کو ایک سمجہو آپ دیکہو کہ جب اوسوقت کا ذکر فرمایا جب یہہ

عیسائی کہیت صاف کیا جائیگا اسکی بعد فرمایا کہ آسمان کی بادشاہت رائی کے دانے کی مانند ہی جسکا
بیج بہت چہوٹا ہی اور درخت سب سے بڑا ہوتا ہی اسی یہہ مطلب ظاہر ہوا کہ یہہ اوس آسمانی
بادشاہت کا ذکر ہی جسمین وہ کہیت صاف کیا جاویگا اوس محمدی بادشاہت کی مثال ایسی
ہی جیسے رائی کا دانہ جو بہت چہوٹا ہی اور جب اوگا تب سب ترکاریون سے بڑا ہوتا ہی پادری
اسکاٹ لکھتا ہی کہ رائی کا دانہ بہت ذرا سا ہوتا ہی مگر اوسکی پیڑ کی لکڑی درخت کی طرح
سخت اور مضبوط ہوتی ہے جسپر آدمی چڑہ سکتا ہی ملک شام مین یہہ درخت ہوتا ہی اور
شاخین اوسمین بہت ہوتی ہین پرندا وسپر آرام کرتے ہین اور رہنے کے واسطے گہونسلا
بناتے ہین آے محمدی بہائیو یہہ مثال انجیل کی اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین یاد دلاتا ہی اور
فرماتا ہی وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ
عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی ساتہہ والون کی مثال انجیل
مین یون ہے جیسی ایک کہیتی کہ اوسنے اپنی کونپل نکالی پہر اوسکو مضبوط کیا پہر وہ موٹی ہوگئی
پہر اپنی لکڑیون پر سیدہی کہڑے ہوئے خوش آتے ہی بونے والون کو صحیح بخاری مین ہے
کہ ایک بالی مین دس یا آٹہہ یا سات دانے نکلتے ہین پہر ایک کو ایک سے قوت ہوتی ہے
یہی معنی ہین اسکی جو اللہ فرماتا ہے فَآزَرَهُ یعنے اوسکو قوت دی اور اگر ایک ہوتا ایک
لکڑی پر کہڑا نہوتا اور یہہ مثال ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آپ اکیلے نکلے
پہر اللہ نے آپ کے ساتہہ والون سے آپ کو قوت دی جسطرح دانے کو قوت دے اوسی جو اوسے
نکلا امام احمد قسطلانی رح لکھتے ہین کہ آپ اکیلے نکلے اور مکے کے کافرون کو اللہ کیطرف بلایا
پہر اللہ نے اصحابیون سے آپکو قوت دی یہہ جو فرمایا کہ آسمان کے پرندے اوسکی ڈالیون پر
بسیرا کرتے ہین پادری اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہے کہ یہہ امت کی حالت ظاہر کرنے کے
واسطے ایک عمدہ مثال ہے یعنے لوگ اوسمین آکر پناہ پکڑتے ہین اور اوسکی سایہ تلے آرام
پاتے ہین پہر پادری اس آیت کی ایک اور مثال دیتا ہے حزقیل علیہ السلام کے سترہوین باب
کی تیئیسوین آیت مین بہی یہہ لفظین ہین کہ سا ہی چڑیائین اور ہر سب پرندے اوسکی ڈالیون
مین بسینگے اسے محمدی بہائیو حضرت حزقیل علیہ السلام کی یہہ پیشینگوئی ہے پہر دیکہو وہان بہت

صاف صاف تھی اور نشان محمدی بادشاہی کے سوجود ہین دیکھو پھر اور مثال یون فرمائی کہ آسمان
کی بادشاہت خمیر کی مانند ہی جسے ایک عورت نے تین پیمانے آٹے مین چھپایا پیمانے کی جگہہ پر عبرانی
مین ریسایم کا لفظ ہے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ پیمانہ قریب چھہ سیر وزن مین تھا اور تین پیمانے
ایک وقت کے پکانے کے مقدار معمولی اکثر ہوتی تھی توراۃ شریف کی پہلی سورت کے اٹھارہوین
باب کی چھٹی آیت دیکھو اے ایمان والو اس مثال کا بھی وہی مطلب ہی کہ جسطرح بہت سے آٹے مین
تھوڑا سا خمیر چھپا دیا وہ سب خمیر ہوگیا اسیطرح محمدی بادشاہی کا نور پہلی مکہ مین چھپا ہوا تھا
پھیلتے پھیلتے سارے جہان مین پھیل گیا پھر اسکی بعد کھیت کی مثال کا مطلب بیان فرمایا اور
محمدی بادشاہی کا یون حال سنایا کہ اچھی لوگ اوس وقت مین سورج کی طرح چمک نکلینگے
یعنے اونکا نور سارے جہان مین پھیلیگا اسکے بعد دیکھو اللہ تعالے یون فرماتا ہی پھر آسمان کی
بادشاہت اوس خزانے کی مانند ہے جو کھیت مین گڑا ہی جسے ایک شخص پاکر چھپا دیتا ہی اور
خوشی کے مارے جاکر اپنا سب کچھہ بیچتا ہے اور اوس کھیت کو مول لیتا ہے دیکھو اسکا صاف
مطلب یہ ہی کہ وہ آخری پیغمبر اور اوسکا دین بہت بڑی نعمت ہی اوسمین بہت بڑی
بڑی نعمتین چھپی ہوئی ہین جسنے اوسکی قدر جانی جان و مال سب اوس پر قربان
کیا اب یون ارشاد ہوتا ہی پھر آسمان کی بادشاہت اوس سوداگر کی مانند ہی جو قیمتی موتیون
کی تلاش مین ہی جب اوسنے ایک بیش قیمت موتی پایا تو جاکر جو کچھہ اوسکا تھا سب بیچ ڈالا اور اوسکو
مول لیا اسکا یہ مطلب کہ جو لوگ اللہ کے نبیون اور ولیون کے طالب ہین وہ جب اوس
رسول پاک کو پاوینگے جو سب پیغمبرون سے افضل و بہتر ہین تو اونکی محبت مین گھر بار
مال دولت عزیز اقربا سبکو چھوڑ دینگے اور اونکی رفاقت اختیار کرینگے ارشاد ہوتا ہے پھر
آسمان کی بادشاہت اوس جال کی مانند ہے جو دریا مین ڈالا گیا اور ہر طرح کی مچھلی سمیٹ
لایا جب وہ بھر گیا اوسکو دریا کے کنارے پر کھینچ لائے اور بیٹھہ کر اچھی مچھلیان برتنون مین
جمع کین اور بری پھینک دین اس جہان کے آخر مین ایسا ہی ہوگا فرشتے نکلینگے اور سچائی
والون کے بیچ مین سے شریرون کو الگ کر دینگے اور اونکو آگ کے تنور مین ڈالدینگے وہان
رونا اور دانت پیسنا ہوگا اسکا یہ مطلب کہ وہ آسمانی بادشاہی جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کوملی گی تمام جہان مین سے ہر ہر قوم کی لوگ اوس بادشاہی کے تابعدار ہوجاوینگی اور اوس دین
مین آوینگی محمدی کشش اللہ کے حکم سے اونکو کہینچ لاویگی پہر بعد اسکی جب قیامت نزدیک آویگی
اور امام مہدی علیہ السلام جہاد کو قائم کرینگی اور فرشتی اونکی ساتھ ہونگی وہ جہوٹ موٹ کے
مسلمانون کو قتل کرینگی اور اونکو جہنم کی آگ مین ڈالدینگی ان تین مثالون کے سوا پہر جو پہہ کا
لفظ ہی اسکی جگہہ پر عبرانی مین عود کا لفظ ہی اور یہہ لفظ یحیی علیہ السلام کی دوسرے باب کی
چہٹی آیت مین بہی آیا ہے وہان پادری میتہر نے یون ترجمہ کیا ہی کہ ایک مرتبہ اور تو یہان
بہی اس لفظ سی یہہ مطلب ظاہر ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے وسیلہ سے جسطرح آسمانی
بادشاہت نے ظہور کیا ہی وہ آسمانی بادشاہت پہر ایک مرتبہ دوسرے طرح پر ظہور کریگی جناب
متی لکہتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام یہہ مثالین بیان فرما کر وہان سے روانہ ہوئے اور
اپنی وطن مین آئے پادری اسکاٹ لکہتا ہے یعنے کفرناحوم سے روانہ ہوکر ناصرہ مین
تشریف لائی حضرت یحیی علیہ السلام کی شہادت کا بیان جناب متی نے چودہوین
باب مین اور مرقس نے چہٹی باب مین لکہا ہی اون دونون کا ملا ہوا بیان یون ہی کہ اوسوقت
ہیرودیس جو ملک کی چوتہائی کا حاکم تہا اوس نے حضرت عیسی علیہ السلام کا شہرہ سنا
تب اوسنی کہا یہہ تو یحیی ہی جسکا مینی سر کٹوایا ہی وہ مردون مین سے جی اوٹہا ہی اسلئی اوس کی
معجزے ظاہر ہوتے ہین اسکا سبب یہہ تہا کہ ہیرودیس نے اپنی بہائی فیلبوس کی جورو ہیرودیاس
کے سبب سی یحیی علیہ السلام کو گرفتار کیا تہا اور باندہکر قیدخانے مین ڈالدیا تہا کیونکہ اوسنی
ہیرودیاس سے بیاہ کیا تہا اور یحیی علیہ السلام نے اوسی کہا تہا کہ اپنی بہائی کی جورو رکہنا تجکو
روا نہین اب ہیرودیس نے چاہا کہ اونکو قتل کرے پر عوام سے ڈرا کیونکہ وہ اونکو نبی جانتی ہی
مرقس کا بیان ہی کہ ہیرودیاس آپ سی کینہ رکہتی تہی اور چاہتی تہی کہ آپکو قتل کرے پہر
وہ نکر سکی اسواسطے کہ ہیرودیس یحیی علیہ السلام کو مرد راست باز اور مقدس جانکر
اونسی ڈرتا تہا اور اونکی پاسداری کرتا تہا اور اونکی سنکر بہت سی باتون پر عمل کرتا تہا
اور اونکی باتین خوشی سی سنتا تہا آخر قابو کا دن آیا کہ ہیرودیس نے اپنی سالگرہ مین اپنی
امیرون اور رسالدارون اور جلیل کے امیرون کی ضیافت کی تب ہیرودیاس کی بیٹی

اندر آئی اور اوسنے ناچ کر ہیرودیس کو اور اوسکی مہمانون کو خوش کیا تب بادشاہ نے اوس لڑکی
سے کہا جو تو چاہی سو مانگ کہ مین تجہی دونگا اور اوسنے قسم کہائی کہ میری آدہی بادشاہت تک
جو تو مجہسے مانگی مین تجکو دونگا اور وہ چلی گئی اور اپنی مان سے پوچہا کہ مین کیا مانگون وہ بولی
کہ یحیی اصطباغ دینی والا کا سر تب وہ جلد بادشاہ کے پاس چالاکی سے آئی اور اوسی کہا کہ
مین چاہتی ہون کہ یحیی اصطباغ دینے والے کا سر ایک تہالی مین ابہی مجکو منگوا دی بادشاہ
بہت غمگین ہوا اور اپنی قسم اور ساتہہ بیٹہنی والون کے سبب سی نہ چاہا کہ اوسی انکار کری
بادشاہ نے جلدی سے جلاد کو حکم کرکے بہیجا کہ آپکا سر لاوے اوسنے جاکر آپکا سر قیدخانے
مین کاٹا اور ایک تہالی مین رکہکر لایا اور اوس لڑکی نے اپنی مان کو دیا تب آپکے شاگرد
سنکر آیے اور آپکی لاش کو اوٹہاکر قبر مین رکہا اکیسوین باب مین جناب متی لکہتی ہین
کہ حضرت عیسی علیہ السلام یروشالم مین تشریف لائی اور ہیکل مین یعنے مسجد بیت المقدس
مین داخل ہوے اس باب کی بتیس آیتون کے بعد جو کلام پاک آپنی وہان سنایا وہ یہہ ہے
ایک اور تمثیل سنو ایک گہر کا مالک تہا جس نے انگور کا باغ لگایا اور اوسکے چارون طرف
احاطہ باندہا اور اوس مین کولہو کہودا اور برج بنایا اور باغبانون کو سپرد کیا
اور آپ پردیس گیا اور جب میوی کا موسم قریب آیا اوسنے اپنی نوکرون کو باغبانون کے
پاس بہیجا کہ اوسکا پہل لاوین اور اون باغبانون نے اوسکے نوکرون کو پکڑکی ایک کو پیٹا
اور ایک کو مار ڈالا اور ایک پر پتہر اوڑکیا پہر اوسنے اور نوکرون کو جو پہلون سی بڑہ کر تہے
بہیجا اونہون نے اونکی ساتہہ بہی ویسا ہی کیا آخر اوسنے اپنی بیٹےکو اون پاس یہ کہکر بہیجا کہ وہ میرے
بیٹے سے دبینگے لیکن جب باغبانون نے بیٹےکو دیکہا آپس مین کہنے لگے کہ وارث یہی
ہی آؤ اسی مار ڈالین کہ اوسکی میراث پر قبضہ کرلین سو اوسکو پکڑکے اور باغ کے باہر نکالکر
قتل کیا جب باغ کا مالک آویگا تو ان باغبانون کے ساتہہ کیا کریگا وہ اوسی بولے ان شریرون
کو بری طرح ہلاک کرے گا اور باغ کو اور باغبانون کے سپرد کریگا جو اوسکو موسم پر میوہ
پہونچاوین عیسی علیہ السلام نے اون سے فرمایا کیا تمنی نوشتون مین کبہی نہین پڑہا کہ
جس پتہر کو راج گیرون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہہ خداوند کیطرف سی ہوا اور

ہمارے نظرون مین عجیب ہی اسلیئے مین تمسی کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسی لیلی جائیگی اور
ایک قوم کو جو اوسکی میوی لاوے دی جائیگی اور جو اس پتھر پر گریگا چور چور ہو جائیگا اور جسپر وہ
گریگا اوسکو پیس ڈالیگا آے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی نے جناب عیسی علیہ السلام
کی زبان پاک سے یہہ مثال فرمائی کہ ایک مرد نے باغ بنایا اور باغبانون پاس پہلے نوکرون کو
بھیجا پھر بیٹے کو بھیجا اس مثال کا یہہ مطلب کہ اللہ کے سب بندے ہین اوسنے نہ کسیکو جنا نہ کسیکو بیٹا
بنایا مگر اوسنے پہلے اپنے بہت بندون کو بھیجا پھر اونکے بعد اوس بندے کو بھیجا جو پہلے بندون
سے زیادہ پیارا تھا پادری لوگ عقل کی آنکھہ بند کرکے کہتے ہین کہ اس مثال سے ثابت ہوا کہ حضرت
عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے نہین ہین معاذ اللہ اللہ کے بیٹے ہین آے پادریو یہان سرے
پر مرد کا لفظ ہی عبرانی انجیل مین یون ہے اِیش بَعَل بَیْث ھایاہ وَنِطّع ھا ایش کرم
یعنے ایک مرد گھر کا مالک تھا اور اوس مرد نے ایک باغ لگایا اب کیا تم اللہ کو معاذ اللہ مرد کیطرح
کا سمجھو گے تو تم بھی خوب سمجھتے ہو کہ اللہ تعالی مرد کی مانند نہین اور کسی چیز کی مانند نہین
مگر سمجھانیکے لیے مثال دیتا ہے کہ جسطرح مرد باغ بناتا ہی اسیطرح اللہ تعالی نے شریعت کا
باغ بنایا اور حضرت موسی علیہ السلام کو توریت دی یہہ شریعت کا باغ حضرت موسی علیہ السلام
کی معرفت اسرائیلیون کو سپرد کیا حضرت موسی علیہ السلام کے بعد اللہ نے بہت سے پیغمبر
بھیجے کہ اون باغبانون سے کہین کہ اوس باغ کے پھل لاؤ یعنے شریعت پر عمل کرو اون لوگون
نے پیغمبرون کے خون کرنے شروع کیے اللہ نے اور پیغمبر بھیجے اونکو بھی شہید کیا آخر کو اللہ نے
اپنے پیارے بندے عیسی کو بھیجا جو اون پہلون سے زیادہ اللہ کے پیارے تھے آدمی کو نوکر
سے اور غلام سے بیٹا بہت پیارا ہی اسیطرح اللہ کو اون اگلے بندون سے یہہ بندہ بہت پیارا
ہی پھر یہہ مثال دی کہ اون باغبانون نے اوس مرد کے بیٹے کو قتل کیا اسیطرح ان یہودیون
نے اللہ کے پیارے بندے عیسی کو اپنی سمجھہ مین قتل کیا یہودی ملاؤن نے کفر بکنے کی تہمت اور
خدائی و دعوی کی تہمت اوس پاک بندے پر جوڑے اور قتل کا فتوی دیا جب آپکے گرفتار
کرنیکو آئے اللہ نے آپکو آسمان پر زندہ اوٹھالیا دوسرے شخص پر آپکی شباہت اللہ نے ڈالدی
اوس شخص کو یہودیون نے سولی پر چڑھایا حضرت عیسی علیہ السلام کا خون یہودیون کی گردن پر

ہوچکا کیونکہ اونہون نے اپنی سمجہہ مین اونہین کو قتل کیا اسلیئے کہ اونکی میراث پر قبضہ کرلین یعنی شریعت
کی باغ کا نبہ وبست کرنے کے لئے اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہیجا تہا کہ لوگ آپ کے
حکم کے موافق شریعت پر چلین پر ان بے ایمان ملاؤن نے شریعت کی باغ کا مختار اپنی تیئین
سمجہا اور آپکو اوس باغ سی باہر نکالا یعنے یہہ فتوی دیا کہ یہہ شخص شریعت سی باہر ہوگیا یہہ
کہکر اپنی سمجہہ مین آپکو قتل کیا مرقس اور لوقا کی انجیل مین صاف یہہ لفظین ہین کہ اب
باغ کا مالک اون سی کیا کریگا وہ آویگا اور ان باغبانون کو ماریگا اور باغ اورون
کو دیگا لوقا کی انجیل مین ہی کہ اونہون نے یعنی یہودیون نے یہہ سنکر کہا ایسا نہووے مرقس
کی انجیل مین ہے کہ اونہون نے چاہا کہ آپکو گرفتار کرلین مگر لوگون سی ڈرتے تہی کیونکہ
وہ سمجہہ گئی تھے کہ آپنے یہہ مثال اون پر کہے اتنی ایمان والو اس مثال کا مطلب
یہہ ہی کہ اللہ جو شریعت کی باغ کا مالک ہی اپنی پاک بندے کے ساتہہ آویگا سو اللہ اپنی وعدہ
کے موافق اپنی پاک بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ آیا اور ان باغبانون کو یعنی یہودیون
کو بری طرح قتل کیا اور شریعت کا باغ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اونکی قوم کو سونپا جو
اوس باغ کے پہل موسمون مین دیتے تہے شریعت کے ہر ہر حکم پر جان دینے کو طیار رہتے ہے
اب دیکہو اللہ تعالی انجیل مین زبور کی آیت یاد دلاتا ہی اور صاف بتاتا اون لوگون کا بتلاتا
جنکو یہہ باغ سپرد ہوگا فرماتا ہی کیا تمنی نوشتون مین یعنے زبور شریف مین نہین پڑہا
کہ وہ پتہر جسکو راج گیرون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہہ اللہ کیطرف سی ہوا اور
ہماری نظرون مین عجیب ہی اسکا یہہ مطلب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت
سارہ علیہا السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اور اونکی مان حضرت ہاجر علیہا السلام
کو گہر سی نکال دیا اللہ تعالی نے اوسوقت حضرت سارہ کی خاطر کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو بہی حکم کیا کہ اسماعیل کو اور اونکی مان کو یہان سی باہر کردو حضرت ابراہیم علیہ السلام
اونکو ملک شام سی مکہ مین لائے اس پتہر کو اپنی عمارت نہ لگایا اپنی بیٹے حضرت اسحاق عم
کے ساتہہ اونکو نہ رکہا سو اللہ کے حکم سے وہی پتہر کونے کا سرا ہوا یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام
کی اولاد کو آخر دنیا مین اللہ نے سب سی بلند کر دیا کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اونہی

پیدا کیا حضرت داؤد علیہ السلام سے اللہ کہواتا ہے کہ یہہ بات اللہ کیطرف سے ہوئی اور ہمارے
نظرون مین عجیب ہی یعنے ہماری قوم کی نظر مین یہہ بات بہت اچہی کی ہی اونکو بڑا تعجب آتا
ہی کہ یہہ کیونکر ہوگا جنکو اللہ نے الگ کردیا پہر اونکو کیونکر ملاویگا اور کیونکر نوازیگا پادری کہتے
ہین کہ پتہر سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین کیونکہ رسالہ اعمال کے چوتہے باب مین لکہا ہی کہ حضرت
شمعون حواری نے وعظ مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ یہہ وہ پتہر ہی جسکو
تم معمارون نے رد کیا سو وہی کونے کا سرا ہوا یعنی یہودیون سے کہا کہ تم اونپر ایمان نہ لائے
مگر اللہ نے اونکا دین لوگون مین بہت پہیلایا اس جگہہ وہ قاعدہ یاد کرنا چاہیے جسکو پادری
اسکاٹ نے لکہا ہی کہ بعضی خبرین اور شخص کی ہوتی ہین مگر حواری لوگ اوسکو اس راہ سے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین پڑہ دیتی ہین کہ یہی احوال اونپر بہی گذرا یہہ ضرور نہین
کہ وہ خبر حقیقت مین اونہین کی ہو اس قاعدے کا بیان زبور شریف کی دوسرے سورت کی [illegible]
مین ہوچکا ہی اے ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر پہلے ہوچکا کہ باغبانون نے
اونکو اپنی سمجہہ مین قتل کیا پہر یون ارشاد ہوا کہ اب باغ کا مالک آویگا اور باغ اورون کو
دیگا اسپر زبور کی آیت یاد دلائی صاف مطلب یہہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد
وہ باغ جنکو سپرد ہوگا اونکا پتا زبور مین موجود ہی بعد اوسکے صاف فرمایا کہ خدا کی بادشاہت
یعنے خدا کیطرف سے جو دین کی بادشاہی پیغمبرون کو ملتی ہی یہہ بادشاہی ابتلک تمہاری
قوم کے لوگون کو ملتی تہی یعنے پیغمبر تمہاری قوم مین پیدا ہوتے تہے اب یہہ نعمت تم مین سے
اوٹہہ جائیگی اور دوسری قوم کو دیجائیگی یعنے وہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کونے
کا سرا ہی یعنے ختم کرنیوالا سب پیغمبرون کا ہے وہ دوسرے قوم مین ظہور فرماویگا اے
عقلمندو اس لفظ کو دیکہو کہ اسلیے مین تمہین کہتا ہون اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ زبور
مین چونکہ یون لکہا ہی اسلیے مین تم سے کہتا ہون یعنے زبور کی آیت کا یہہ مطلب ہی جو مین تمکو
سناتا ہون کہ خدا کی بادشاہی یعنے پیغمبری تمہاری قوم سے اوٹہہ جائیگی اور دوسرے
قوم کو دیجائیگی اب صاف مطلب کہل گیا کہ زبور کی آیت مین دوسری قوم کا ذکر ہے کہ
آخر زمانہ مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اللہ اونکو نوازیگا پہر صاف یہہ بتلادیا کہ جو اوس

پتھر پر گریگا چور چور ہو جائیگا یعنی اوس پیغمبر سے اور اوس قوم سے جو مقابلہ کریگا پاش پاش ہو جائیگا
دیکھو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ خسرو پرویز نے پھاڑ ڈالا آپنی یہ دعا کی کہ مُزِّقوا
کل مُمَزَّق یعنی وہ بالکل پرزی پرزی کر دی جاوین سو چند روز مین خسرو کے بیٹی شیرویہ
نے اپنے باپ خسرو کو مار ڈالا پھر چند سال مین محمدیون نے اونکو ایسی شکست دی کہ نام و
نشان اوس سلطنت کا نرہا پھر فرمایا کہ جسپر وہ گریگا اوسکو پیس ڈالے گا یعنی وہ پیغمبر اور
اوسکی امتی جس سے مقابلہ کرینگی اوسکو پیس ڈالین گے دیکھو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور اونکی امت نے عرب کے بت پرستون کو اور یہودیون کو اور روم و شام اور مصر کو
جھوٹی عیسائیون کو اور فارس اور ہندوستان کی بت پرستون کو کیسا پیس ڈالا پادری
اسکاٹ لکھتا ہے کہ مسلمانون کا یہ دعوی ہے کہ وہ باغبان جنکو اللہ نے یہہ باغ دیا وہ مسلمان
لوگ ہین پادری جواب دیتا ہے کہ دیکھو انجیل پر عمل ہمارا ہے یا تمہارا اسکا جواب یہہ ہے کہ
انجیل پر عمل ہم محمدیون کا ہے اللہ کو اکیلا جاننا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور
اوسکا پیغام پہنچانیوالا جاننا یہی اصل مطلب انجیل کا ہے جو تمام انجیل سے ظاہر ہے اور بیٹی
کا لفظ جو ہے اسکی معنے جو ہمنی سمجھی ہین کہ وہ اللہ کے پیارے بندے ہین یہی معنی انجیل
پاک سے جا بجا ظاہر ہین اور یہہ لفظ اور پیغمبرون اور اولیاؤن کے حق بھی آیا ہے اصل مطلب
انجیل کا ہمنی پایا تمنی نہین پایا اور انجیل پاک کی بشارتون کے موافق ہم جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور قرآن مجید پر ایمان لائی ہین تم لوگ انجیل سے بالکل برخلاف ہو پھر پادری
لکھتا ہے کہ کوئی غور کرے تو معلوم ہوگا کہ عیسائی اس زمانہ مین ہر طرح سے خدا کی برکت پاتی
ہین اور جو لوگ یہودیون کیطرح حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا نہین سمجھتی وہ ہرگز
پھلمند نہین ہین آسے پادری ہم محمدیون کا اگلا وقت یاد کرو اللہ نے محمدیون کو تب کیسا
غلبہ دیا تھا اور اب بھی وہ خاص ملک جہان اللہ نے یہ باغ شریعت کا لگایا تھا یعنی کنعان
کا ملک اور یروشالم اللہ نے محمدیون کو دیا ہے یہودیون کو اور تمکو آجتک اوس باغ پر قبضہ
نہین دیا اب بھی کچھہ نہین گیا یہہ نشانیان دیکھو اور محمدی ہو جاؤ کتاب ہستی لکھتی ہین
کہ جب سردار ماموں نے اور فریسیون نے آپ کی یہہ مثالین سنین تو سمجھہ گئی کہ ہماری ہی

حق مین فرماتے ہین اونہون نے چاہا کہ آپکو گرفتار کرلین پر لوگون سے ڈرے کیونکہ وہ آپکو نبی جانتے تھے آسے پادریون دیکھو اوس وقت کے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی جانتے تھے خدا نہین جانتے تھے بائیسوان باب جناب متی لکھتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام اونکو پھر مثالون مین کہنے لگے کہ آسمان کی بادشاہت اوس بادشاہ کی مانند ہے جسنے اپنی بیٹے کا بیاہ کیا اور اوسنے اپنی نوکرون کو بھیجا کہ بلائی ہوئون کو بیاہ مین بلالاوین پر اونہون نے نہ چاہا کہ آوین پھر اوسنے اور نوکرون کو یہہ کہکر بھیجا کہ بلائی ہوئون سے کہو کہ دیکھو مینے کھانا تیار کیا میرے بیل اور موٹے جانور ذبح ہوئے اور سب کچھہ تیار ہے بیاہ مین آؤ پر وے کچھہ خیال مین نلاکر چلے گئے ایک اپنی کھیت مین اور دوسرا اپنی سوداگری کو اور باقیون نے اوسکے نوکرونکو پکڑکے ذلیل کیا اور مار ڈالا تب بادشاہ غصے ہوا اور اپنی فوج بھیجی اور اون خونیون کو مار ڈالا اور اونکا شہر آگ سے جلادیا پھر اوسنے اپنی نوکرون سے کہا بیاہ کی تیاری تو ہوئی پر بلائی ہوئے نالایق تھے اب تم سڑکون پر جاؤ اور جتنے تمکو ملین بیاہ مین بلالاؤ سو اون نوکرون نے راستون پر جاکے سب کو جو اونہین ملے کیا برے کیا بھلے جمع کرلائی اور بیاہ کا گھر مہمانون سے بھرگیا جب بادشاہ مہمانون کی دیکھنے کو اندر آیا اوسنے وہان ایک آدمی دیکھا جو شادی کا لباس پہنے نہ تھا اور اوسے کہا اے میان تو شادی کے کپڑے بغیر پہنے یہان کیون آیا اوسکی زبان بند ہوگئی تب بادشاہ نے نوکرون کو کہا اوسکی ہاتھہ پاؤن باندہ کی اوسے لیجاؤ اور باہر اندھیرے مین ڈال دو وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا کیونکہ وہ جو بلائی گئی بہت ہین پر برگزیدہ تھوڑی ہین آسے محمدی بھائیو اس مثال کا مطلب یہہ ہے کہ جیسے دنیا کا بادشاہ اپنی بیٹی کا بیاہ کرتا ہی اور سبکی دعوت کرتا ہی اسد کا اگرچہ کوئی بیٹا نہین وہ اکیلا ہی اوسنے اپنے فضل سے اپنے بندون کی دعوت کی اور بہشت مین طرح طرح کی کھانے کی چیزین تیار کین ہر طرح کی میوی بنائی اور پیغمبرون کو بھیجا کہ بلائے ہوئون کو بلالاؤ اسکا یہہ مطلب کہ پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معرفت اسرائیلیون کی قوم کو بلایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اور بہت سے پیغمبر بھیجی اور اونکو حکم کیا کہ بلا ہوئون کو پھر بلاؤ یعنی اسرائیلیون کی قوم کو بار بار پیغمبرون نے بلایا کہ اسد کی راہ چلو جنت تمہاری واسطے تیار ہے ہم تمکو جنت کیطرف بلاتی ہین

اسرائیلیون نے نبیون کا کہنا نمانا اور بہت نبیون کو قتل کیا تب اللہ تعالی جو سبکا بادشاہ ہی غصہ ہوا اور اپنا لشکر بہیجکر اون خونیون کو ہلاک کیا اسکا یہہ مطلب کہ یہودیون سی نبیون کی خون کا بدلہ لینی کو اللہ اپنا لشکر بہیجیگا یہہ صاف محمدی فوج کی خبر ہی جنہون نے یہودیون کو قتل کیا اور قوم نضیر جو یہودیون کی ایک قوم تہی اونکی باغ مین آگ لگادی اور اوسکو جلا دیا پادری اسکاٹ اسکو رومیون کی فوج کی خبر ٹہراتا ہی جنہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد شہر یروشالم کو مسجد سمیت ویران کیا افسوس پادریون کی عقل پر کہ بت پرستون کی فوج کو اللہ کی خاص فوج ٹہراتی ہین اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی امتی جو سب اللہ کے پوجنی والون کے سردار ہین اونکو اللہ کی فوج نہین سمجہتی افسوس ایسی عقل پر ہزار افسوس پادری لکہتا ہی کہ شاید اللہ نے اس بدکار شہر اور اوسکی باشندون کی لیئے شہر یروشالم اور یہودیون کے سزا دینی کے لیے فرشتون کو بہیجا ہو لیکن وسپاشیان اور طیطس کی فوجین اللہ کے عدل اور غضب کا وسیلہ تہین اسلیئے ہم اونکو بہی اللہ کی فوج سمجہتی ہین آہی پادریو یہان اپنی فوج کا لفظ ہی یہہ لفظ بت پرستون کے حق مین مت بولو اللہ سی ڈرو اللہ کا خاص لشکر محمدی لوگ ہین جنکو اللہ نے قرآن مین حزب اللہ یعنے اللہ کی فوج خطاب دیا ہی اونکو یہہ خطاب دیکر انجیل کا مطلب کہولدیا ہی اسکی بعد اس مثال کا یہہ مطلب سمجہو کہ اللہ تعالی نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اونکی امت کو کہا کہ بہشت تیار ہی مگر یہہ بلائی ہوئی نالایق تہے جنہون نے قتل ہونا اور تباہ ہونا سب قبول کیا مگر ضد نہ چہوڑے اور ایمان نہ لائی اب تم اور قومون کو بلاؤ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی خادم پہلی دنون مین مکہ مین بت پرستون کو اور مدینہ مین یہودیون کو ایمان کیطرف بلا چکے تہے اب آپ نے اور آپکی طرف سی آپکی نائبون نے عرب کی اور قومون کو بلایا ہر طرف سی فوج فوج محمدی دین مین لوگ داخل ہوئے یہان تک کہ شام اور روم اور مصر اور فارس اور ہند مین ایمان پہیلا انجیل کا مطلب کہل گیا کہ گہر مہمانون سی بہر گیا جب وہ بادشاہ جو سب بادشاہون کا مالک ہی قیامت کے دن مہمانونکو دیکہنی آویگا جنکا لباس دعوت کے جانیکے لائق نہوگا یعنے جو ظاہر ایمان کہتے ہین اور دل مین ایمان نہین رکہتے وہ بہی پہلی مسلمانون مین ملے جلے ہونگی سورہ حدید

مین اللہ تعالی نے خبر دی ہے کہ منافق مرد اور منافق عورتین ایمان والون سی کہین گے کہ ہمارے
طرف دیکھو کہ تمہاری روشنی مین سے ہم بھی کچھ لیوین اون سی کہا جاویگا کہ اپنی پیچھی پلٹ جاؤ
اور نور کو ڈھونڈھو پھر اونکی بیچ مین ایک دیوار کھڑی کر دی جاویگی آخر کو منافق دوزخ مین ڈالدئے
جاوینگی اور ایمان والی بہشت مین جاوینگی جیسا انجیل مین فرمایا کہ وہ باہر کی اندھیری مین
ڈالدیے جاوینگی یعنی نور سی الگ کر لیے جاوینگی اور دوزخ مین ڈالدئے جاوینگی تیئیسوین
باب مین سینتیس آیتون کے بعد اللہ فرماتا ہی دیکھو تمہارا گھر تمہاری لیے ویران چھوڑا جاتا ہی
کیونکہ مین تم سی کہتا ہون کہ اب سی تم مجکو پھر نہ دیکھوگے جب تک نہ کہوگے مبارک ہی وہ جو خداوند
کے نام سی آتا ہی پادری اسکاٹ اسکا مطلب یون لکھتا ہی کہ تمہارا گھر یعنے مسجد بیت المقدس
اب ویران چھوڑ دیا جاویگا اور اب سی مجھی نہ دیکھوگے جب تک وہ وقت نہ آوے کہ تمہاری
اولاد جو آیندہ زمانہ مین ہوگی وہ کہیگی مبارک ہی وہ جو اللہ کے نام سی آتا ہی یہہ لفظین ایک سو
اٹھارہوین زبور کی چھبیسوین آیت مین آئی ہین اور اکیسوین باب کی نوین آیت مین ہے
کہ لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین یہہ لفظ کہا کہ مبارک ہی وہ جو خداوند
کے نام سی آتا ہی اس جگہہ پہ پادری لکھتا ہے کہ اسکا یہہ مطلب کہ اللہ کیطرف سے پیغام
پہونچانے کو آتا ہی پادری لکھتا ہی کہ اس کل بیان کا مطلب یہہ ہی کہ یہودی لوگ کسی
زمانہ مین حضرت عیسی علیہ السلام پہ ایمان لاوینگی اور شہر یروشالم آپکے دوسرے آنے سے
پہلی شاید بحال ہوجائیگا اے محمدی بھائیو اس زبور کی بائیسوین آیت یہہ ہی کہ وہ پتھر
جسکو معمارون نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا پھر تین آیتون کے بعد یون ہے مبارک ہی
وہ جو خداوند کے نام سی آتا ہی اس محمدی بشارت کا مطلب انجیل سی اور زیادہ کھل گیا
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تم مجکو پھر نہ دیکھوگے یعنی میری عبادت اب اس مسجد مین نہوگی
جبتک وہ وقت نہ آوے کہ ایک نئے پیغمبر کو اللہ بھیجیگا اور تم یعنے تمہاری اولاد کی لوگ
جو اوس وقت مین ایمان لاوینگی وہ کہین گے مبارک ہی وہ جو اللہ کے نام سی آتا ہی یعنے اللہ کا
پیغام پہونچانیکو آتا ہی اوس وقت یہہ مسجد پھر آباد ہوجائیگی اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین
ہوا مگر پادری کے نزدیک اسکا ظہور جب ہوجب سب یہودی نصرانی ہوجاوین اور اس

سجدہ کو لیوین یا اللہ یہود اور نصارا دونو گروہ کو ان جہوٹے ٹہیالون سی نجات دی آمین جناب یوحنا
حواری نے جو انجیل جمع کی ہی اوسکی شروع مین اٹھارہ آیتون کے بعد لکھا ہی کہ یہودیون نی یروشلم
سی اماموں اور لاویون کو بہیجا کہ حضرت یحیی علیہ السلام سی پوچھین کہ آپ کون ہین آپنی اقرار
کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون اور اونہون نے آپ سی پوچھا کہ کیا آپ
الیاہ ہین آپنی فرمایا مین نہین ہون پہر پوچھا کہ آپ وہ نبی ہین فرمایا نہین پہر پوچھا کہ آپ
کون ہین آپ نے فرمایا کہ مین جنگل مین پکارنے والی کی آواز ہون کہ اللہ کی راہ کو سیدہا کرو
جیسا اشعیا نبی نے فرمایا اے عقلمندو یہان سی معلوم ہوا کہ اگلی پیغمبرون نے مسیح کی خبر
دی تہی اور ایک اور بڑے نبی کی خبر دی تہی اور الیاہ کی بہی خبر دی تہی سو یہودیون نے
حضرت یحیی علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ کون ہین یعنے جن پیغمبرون کی خبر چلی آتی ہین
یعنے مسیح اور الیاہ اور وہ نبی ان مین آپ کون ہین آپنی صاف فرمایا کہ مین مسیح نہین ہون
اونہون نے پوچہا کہ آپ الیاہ ہین فرمایا نہین اوسوقت تک آپکو معلوم نہ تہا کہ الیاہ اللہ نے
میرا ہی خطاب دیا ہی اونہون نے پوچہا آپ وہ نبی ہین فرمایا نہین معلوم ہوا کہ وہ نبی جنکی
سب راہ دیکہتی تہی وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی سوا ہین وہ نبی کا لفظ اسلیے کہا کہ اون
نبی کی بڑی شان ہی اونکی شان وشوکت سبکی دلمین جمی ہوئی تہی کہ وہ ساری جہان مین
ایمان پہیلا دینگی اور کافرونکی خون بہاوینگی جس شخص کی بڑی شان ہوتی ہی اوسکی ذکر
مین بہت پتی وینی کی حاجت نہین پڑتی کیونکہ اوسکی سب پتی اور نشان سبکو معلوم ہین
ایک اشارہ سی مطلب نکل آتا ہے اسلیے پوچہنی والون نے کہا کہ آپ وہ نبی ہین یعنے وہ نبی
جنکا شہرہ مدت سی ہو رہا ہی اور جنکی آنیکی بڑی دہوم ہی وہ نبی آپ تو نہین فرمایا مین نہین
ہون یہہ اشارہ ایسا کہلا ہوا تہا کہ حضرت یحیی علیہ السلام وہ نبی کی لفظ سی مطلب سمجھ گئی
اور فرمایا مین نہین ہون پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہودی غلطی کرتے تہی اور سمجہتی تہی کہ
الیاس کے سوا ایک اور نبی مانند موسی کے مسیح سی پہلی آوینگی اسے پادریو اون لوگون نے
یہہ لفظ نہین کہا کہ وہ نبی مسیح سی پہلی آوینگی اور وہ لوگ جو سمجہتے تہے کہ مسیح کے سوا ایک اور
نبی آوینگی جو مانند موسی کی ہین یہہ سمجھ اونکی تمام کتابون کے موافق ہی درستی کی انجیل کے شروع مین

باب مین جهان یهه بیان ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام شمعون اور یعقوب اور یوحنا کو ایک پہاڑ پر لے گئی وہان آپکا چہرہ آفتاب کی طرح چمکنے لگا اور حضرت موسی اور حضرت الیاس آپ سی باتین کرتے ہوئی دکھلائی دیے اس مقام سے پادری اسکاٹ اردو تفسیر مین لکھتا ہے کہ اکثر یہودیون کا یہہ گمان تہاکہ دو مسیح ہونگی ایک تو جلیل القدر ہوگا اور دوسرا تکلیف اوٹھانیوالا کیونکہ پاک کتاب مین مسیح کے مقدمی مین جو جدا جدا بیان ہین اونسے یہودیون کو یون معلوم ہوا کہ ایک نہایت معزز شخص آنیوالا ہے اور ایک مصیبت اوٹھانیوالا بہی ہوگا یعنے بعض آیت سی وہ ایک شان و شوکت والا بیان ہوا لیکن بعض مقام سی وہ آنیوالا مسیح نہایت عاجز اور موت تک دکہہ اوٹھانیوالا ثابت ہوا پس وہ گمان کرتے تہے کہ دو مسیح ہونگی یہہ لکھکر پادری لکھتا ہی کہ آپکی صورت بدلنے سی ثابت ہوا کہ آپ ہی تکلیف اوٹھانیوالی ہین آپ ہی جلیل القدر مسیح ہین پادری کا مطلب یہہ ہی کہ دونو طرح کی خبرین آپ ہی کی تہین کیونکہ آپ نے اپنی شان و شوکت دکھلادی آسے پادریو وہ جو بڑے بڑے شان و شوکت تہی اور دوسرے پیغمبر نے موجود ہے جو ایمان والون کا غالب ہو جانا اور بڑے ایمانونکی سلطنتون کا مٹ جانا اور بابل کا فتح ہونا اور یروشلم کا آباد ہونا ان پتون کو تم کہان بہولجاتے ہو دیکہو جو مطلب و سمجہ که یہودیون نے سمجہا تہا اسی مطلب کو حضرت یحیی علیہ السلام نے بہی مان لیا اور انکے سوال کے موافق جواب دیا کہ مین مسیح نہین ہون اور وہ نبی بہی نہین ہون اگر یہودیون کی سمجہ حضرت یحیی علیہ السلام کے نزدیک غلط ہوتی تو یون فرماتے کہ مسیح کے بعد اور کوئے نبی نہین ہے تم دوسرے کی راہ مت دیکہو اے پادریو خوب غور کرو پاک کتابون میں جو پیغمبرون کی خبرین صاف ظاہر ہین اللہ سے ڈرو او محمدی ہو جاؤ اور یہہ جو حضرت یحیی علیہ السلام نے فرمایا کہ مین الیاہ نہین ہون اسکا مطلب یون سمجہنا چاہیے کہ اوسوقت تک آپکو معلوم نہ تہا کہ الیاہ ہون اسلیے میرا یہی خطاب دیا ہی تہا انکے انجیل کے گیارہوین باب کی چودہوین آیت مین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے حضرت یحیی علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ الیاہ جو آنیوالا تہا یہی ہے اور دوسرے مقامات

اپنی انجیل کے سرے پر لکھا ہے کہ زکریا علیہ السلام کو فرشتے نے بشارت دی کہ تیری بیوی بیٹا
جنے گی اوسکا نام یوحانان یعنے یحییٰ رکھنا وہ بنی اسرائیل میں سے بہتون کو اونکے خدا کیطرف
پھیریگا اور وہ اوسکے آگے یعنے اللہ کے آگے الیاہ کی روح اور قوت سے چلیگا اسکا یہ مطلب
کہ الیاس پیغمبر علیہ السلام کی روح پاک کا فیض اور زور اوسمین ظاہر ہوگا وہ اونکی روح
کی تاثیر سے چلیگا پھیریگا متی کی انجیل کے سترہوین باب کی بارہوین آیت میں ہے کہ الیاس
آچکا لیکن اونہون نے اوسکو نہین پہچانا بلکہ جو چاہا اوس سے سلوک کیا انتہی یوحنا لکھتے
ہین کہ جن لوگون کو یہودیون نے بھیجا تھا اونہون نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے یہ
پوچھا کہ آپ اگر نہ مسیح ہین نہ الیاس اور نہ وہ نبی تو پھر کیون آپ اصطباغ دیتے ہین
یحییٰ نے فرمایا مین پانی سے اصطباغ دیتا ہون لیکن تمہارے درمیان ایک کھڑا ہے جسکو تم نہین
جانتے یہ وہی ہے جو میرے بعد آنیوالا تھا اور مجھسے مقدم تھا جسکے جوتے کا تسمہ بھی مین
کھولنے کے لائق نہین ہون یہہ اشارہ صاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیطرف تھا پھر لکھا
ہے کہ دوسرے دن حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی پاس آتے
دیکھا اور فرمایا یہہ وہی ہے جسکے حق مین مینے کہا کہ ایک مرد میرے پیچھے آتا ہے جو مجھسے مقدم
ہوا کیونکہ مجھسے پہلے تھا اور مینے روح کو کبوتر کی مانند آسمان سے اوترتے دیکھا اور وہ اوسپر
ٹھہری اور مین اوسکو نہ جانتا تھا مگر جس نے مجھے پانی سے اصطباغ دینے کو بھیجا اوسنے مجھے
کہا کہ جسپر تو روح کو اوترتے اور ٹھہرتے دیکھے وہی ہے جو روح القدس سے اصطباغ دیگا
یہان سے معلوم ہوا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پہلے معلوم نہ تھا کہ حضرت عیسیٰ وہی
مسیح ہین جنکی مین خبر دے چکا ہون اللہ تعالےٰ نے آپکو بتلایا کہ جسپر تو روح القدس کو
اوترتے دیکھے وہی مسیح ہے جب آپنے یہ نشان دیکھا تب پہچانا اسیطرح پہلے آپکو معلوم نہ تھا
کہ الیاہ وہ اسنے میرا ہی خطاب دیا ہے بارہوان باب اس باب مین یہ بیان ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام یروشلم مین تشریف لائے اٹھائیسوین آیت مین ہے کہ آپنے کہا اے
باپ اپنے نام کو جلال دے وہین آسمان سے آواز آئی کہ مین نے جلال دیا ہے اور پھر جلال
دونگا تب لوگون نے جو حاضر تھے یہہ سنکر کہا کہ بادل گرجا اورون نے کہا کہ فرشتہ اوس سے بولا

آپنی فرمایا کہ یہہ آواز میرے واسطے نہین بلکہ تمہارے لئے آئی اب اس جہان پر عدالت آئی اب
اس جہان کا سردار نکال دیا جاویگا عبرانی انجیل جو بیروت مین چھاپی گئی ہے اسکی عبارت
یہہ ہین عَتاه سَر هاعولام هَزّه يشلخ حوصاه یعنی اب سردار اس جہان کا نکال
ڈالا جاویگا ایک قدیم عربی ترجمہ مین یون ہے یلقی خارجا یعنے باہر ڈالدیا جاویگا
اے ایمان والو اللہ تعالے نے حضرت عیسی علیہ السلام سے وعدہ کیا اور فرمایا کہ مینے اپنے نام
کو جلال دیا ہے یعنے تیری باعث سے اپنے نام کی عظمت اور شان ظاہر کی ہے اور دوبارہ
پھر اپنے نام کو جلال دونگا یعنے تیرے بعد آخری پیغمبر بھیجونگا اوسکی باعث سے بہت
عظمت اور شان خوب پھیلاؤنگا تب حضرت عیسی علیہ السلام نے اس کلام کا مطلب
بیان فرمایا کہ یہہ آواز تمہارے لیے آئی ہے کہ تم یاد رکھو اور جو لوگ آخری پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو پاوین اونکی شریعت کے تابع ہوجاوین پھر فرمایا کہ اب اس جہان پر عدالت
آئی دیکھو یہی عدالت کا پتا جو توراۃ اور زبور اور صحیفون مین بڑی دہوم سے بیان فرمایا
تھا وہی یہان پھر یاد دلایا پھر صاف فرمایا کہ اس جہان کا سردار یعنے وہ پیغمبر جو سارے
جہان کیطرف بھیجا جاویگا اور سب آدمیون اور جنون کو اسکا پیغام پہونچاویگا اور پھر
اوسکی دشمنون کا یہانتک ظلم ہوگا کہ وہ اپنے وطن سے یعنے مکہ سے نکالدیا جاویگا جب
اتنا ظلم دشمنون کا اوسپر ہوگا تب اوسکو عدالت کا یعنے ظالمون کے قتل کا اور جہاد کا حکم
ہوگا اور سارے جہان کی عدالت ہوگی یعنے سارے جہان کے کافرون پر جہاد فرض ہوگا
صحیح بخاری مین ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پہلے پہل حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے سورہ اقرا کی پانچ آیتین سنائیں اور آپنے یہہ احوال ورقہ سے بیان فرمایا وہ انجیل لکھا کرتا
تھے اونھون نے کہا کاشکے مین اوسوقت تک زندہ رہتا جب آپکی قوم کے لوگ آپکو نکال
دینگی اور اگر مین آپکا دن پاونگا تو آپکی بڑی مدد کرونگا معلوم ہوتا ہے کہ ورقہ نے یہہ بات
انجیل پاک کے اسی مقام سے سمجھی تھی جناب یوحنا نے اس باب مین اور تیرھوین اور
چودھوین باب مین بہت کلام لکھا ہے جو آپنے یروشالم مین سنایا ہے چودھوین باب کی چند
آیتون کے بعد یون ہے اگر تم مجھسے محبت رکھتی ہو تو میرے حکمون پر عمل کرو اور مین اپنے باپ

مانگونگا اور وہ تمہین دوسرا فارقلیط دیگا کہ تمہارے ساتھ ہمیشہ تک رہی وہ سچائی کی روح
جسکو یہہ جہان طاقت نہین رکہتا کہ اوسکو قبول کرے کیونکہ اوسکو نہین دیکہتا اور نہ اوسکو جانتا
ہے لیکن تم اوسکو جانتی ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتہہ رہنی والا ہی اور تمہارے درمیان ہوویگا
اب سمجہو یہان حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے حکم سے فرماتے ہین کہ اللہ تعالی سے جو میرا باپنی
جلالی ہی مانگونگا اور وہ تمکو دوسرا فارقلیط دیگا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ میرے بعد دوسرے پیغمبر
کو بہیجیگا عربی ترجمہ جو سن سولہ سو اکہتر عیسوی مین پادریون نے چہاپا تہا اوسمین فارقلیط کا لفظ
لکہا ہی پہر اوسکا ترجمہ کرنیوالون نے اس لفظ کے ترجمہ مین کسی نے لکہا ہے تسلی دینے والا کسی نے
شافع کا لفظ کسی نے وکیل کا لفظ لکہا ہے اب عبرانی انجیل جو بیروت مین چہاپی گئی ہی اوسمین
پرقلیط کا لفظ لکہا ہے پادری گاڈفری لکہتا ہی کہ سینٹ جیروم نے جو انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان
مین کیا ہی اوسمین لفظ لاطینی پیرکلی طاس لکہا ہی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین
جس سے سینٹ جیروم نے ترجمہ کیا تہا لفظ پیری کلیوطاس تہا نہ پیری کلی طاس اسوجہ سے مسلمانون
کے اوس بیان کو بہت مدد ملتی ہی جو ہاتہ کی لکہی ہوئی پرانی کتابون کے غارت ہونیکی باب مین
وہ کرتے ہین لفظ پیری کلی طاس کے معنی پر پادریون مین بہت اختلاف ہی بشپ مارش نے لکہا
ہے کہ پیری کلی طاس کے تین ترجمہ ہین اول معنی حامی کے ہین جو معتبر اور یونانی بزرگون کے
نزدیک ٹہیک ہین دوسرے معنی مبین کے ہین یہہ وہ معنی ہین کہ ایشائی نے بجوالہ اس لفظ
فارقلیط زبان خالدیہ کے کہی ہین جس سے یہہ معنی پائی جاتے ہین اور غالبا خود حضرت عیسی ع
نے یہہ لفظ بولا تہا اور تیسرے واعظ جسکو اوسی شخص نے یعنے انشائی نے فائلو کی لکہی ہوئے
ایک عبارت کا حوالہ دیکر پایا ہے مسلمان کہتے ہین کہ یہہ لفظ اصل مین پیری کلیوطاس تہا جسکے
معنی محمود یا ممتاز کے ہین جو عربی مین معنے لفظ محمد کے ہین پادری گاڈفری لکہتا ہی کہ اگر حضرت
عیسی علیہ السلام نے لفظ فارقلیط فرمایا تہا اور اس لفظ کے معنے ستودہ کے ہین جیسا کہ ایشائی صاحب
کا قول ہی تو اوسکا ترجمہ اس لفظ یونانی پیری کلی طاس مین غلط ہی اور بشپ مارش اور انشائی
کے دونون کل ترجمہ غلط ہین اور اس لفظ کو اوسی لفظ سے بدلنا چاہیی جو ستودہ کے معنے رکہتا ہی
اور جو واقع مین یہہ لفظ پیری کلیوطاس ہونا چاہیی اگر یہہ لفظ حضرت عیسی علیہ السلام کا

ہوا ہو از بان خالدیہ یا عبرانی یا عربی کا ہو تو اوس سے وہی مراد پائی جانی چاہیئے جو اوسکی یعنے اون زبانون مین تہی اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی مصدر سے نکلا ہے تو اوسکی وہی معنے پائے جاوینگے جو عربی مصدر کے ہین اور تب اوسکی معنے ستودہ یا شخص ممتاز کے ہونگی اگر دیکھنی والے سخن پایا تو جانلین گے کہ لفظ کلیوطاس کو سوء مراد سے سید دونون نے بجائے ستودہ آدمی کے استعمال کیا ہے امام احمد قسطلانی رح مواہب لدنیہ مین لکھتے ہین کہ بارقلیطا اور فارقلیطا بے کے ساتھ اور اوسکے بدلے فے اور رے اور قاف کے اوپر زبر اور رے ساکن اور قاف کے اوپر زبر اور رے کے اوپر زبر اور قاف ساکن اور رہی کی نیچی زیر یا اور قاف ساکن امام زرقانی شرح مین لکھتی ہین کہ مقتفی ہین ہے کہ یہی صحیح ہے اور شامی نے بیقین کرکے اسیکو لکہا ہے قسطلانی لکہتی ہین کہ یہہ نام آپکا یوحنا کی انجیل مین آیا ہے اور اسکی معنے ہین روح الحق یعنے سچائی کی روح اور ثعلب نے یعنے امام احمد ابن یحیی بغدادی نے کہا کہ اسکی معنے ہین فرق کرنیوالا یعنے جدا کرنیوالا سچ کو جہوٹ سی امام زرقانی لکھتی ہین کہ بعضون نے کہا اسکی معنے ہین حمد کرنیوالا اور بعضون نے کہا بہت حمد کرنیوالا اتقی یعنے نے کہا کہ اکثر انجیل والے کہتے ہین کہ اسکی معنے ہین خلاص کرنیوالا آئے ایمان والو یہہ معنے جو امام احمد ابن یحیی بغدادی نے کہی کہ فرق کرنیوالا یعنے سچ کو جہوٹ سی جدا کرنیوالا یہہ معنی اوس معنی سے ملتی ہین جو پادری گاڈفری نے انسٹائی کی زبانی لکھی ہین یعنے مبین یعنے بیان کرنیوالا اور جنہون نے واعظ کے معنی لکھی یعنے وعظ اور نصیحت کہنی والا یہہ معنی بہی اسی کے قریب ہین اور جنہون نے کہا اسکی معنے ہین تعریف کرنے والا یا بہت تعریف کرنیوالا یعنے اللہ کی بہت تعریف کرنیوالا یہی معنے لفظ احمد کی ہین جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا نام ہے اور پادری سیل صاحب نے جو معنے کہی ہین یعنے ستودہ یعنے تعریف کیا ہوا یہہ معنے بعینہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین پادری لوگ یہہ سب نشانیان دیکہہ بہال کر عقل کی آنکہہ بند کرکے کہتے ہین کہ یہہ خبر روح القدس کی آنیکی ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد حواریون پر اوترا تہا اب ہمکو روح القدس کے اوترنیکا احوال لکہنا ضرور ہے تاکہ صاف ظاہر ہو جاوے کہ جو پتی اور نشان فارقلیط کے یہان فرمائے ہین وہ پتی روح القدس مین ظاہر نہین ہوئے ہم محمدیون کے نزدیک روح القدس خطاب حضرت جبرئیل علیہ السلام کا ہے قرآن شریف مین اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اس کتاب کو یعنی قرآن کو

روح القدس نے اللہ کیطرف سے اوتارا ہے دوسری جگہہ فرمایا کہ جبرئیل نے اوتارا معلوم ہوا کہ روح القدس جبرئیل کا خطاب ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین اللہ فرماتا ہے وایدناہ بروح القدس یعنے ہمنے مدد کی عیسیٰ کی روح پاک سے پائی افسوس پادری لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرا خدا جانتے ہین اور روح القدس کو تیسرا خدا ٹھہراتے ہین آسے ایمان والو روح القدس جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیطرح اللہ کے بندے ہین وہ اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ ع کے اور حواریون کے ساتھہ رہا کرتے تھے لوقا کے تیسرے باب کی بائیسوین آیت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذکر مین ہے کہ روح القدس جسم کی صورت مین کبوتر کی مانند اونپر اوترا پھر چوتھے باب کے سر پر ہے کہ عیسیٰ روح القدس سے بھرے ہوئے اردن سے پھرے اور روح کی رہنمائی سے بیابان مین گئے اور بارہوین باب مین اُن باتون کا بیان ہے جو آپنے شاگردون سے فرمائین اور گیارہوین آیت مین یون ہے کہ جب تمکو حاکمون کے پاس لیجاوین تو فکر مت کرو کہ کیا جواب دوگے کیونکہ روح القدس اوسی گھڑی تمکو سکھلاویگا کہ کیا کہنا چاہیئے اب خوب ثابت ہوا کہ روح القدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھہ اور آپکی شاگردونکی ساتھہ رہتے تھے اب جو آپ خبر دیتے ہین کہ مین اللہ سے مانگونگا تب فارقلیط آویگا یہہ خبر روح القدس کی ہرگز نہین ہوسکتی پادری کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد روح القدس نے نئی طرح پر ظہور کیا پہلا اسطرح پر ظہور نہین کیا تھا اے ایمان والو اب تم سنلو وہ فیض روح القدس کا جو حضرت عیسیٰ ع کے بعد حواریون پر اوترا اوسکی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کن لفظون سے دی تھی اور وہ فیض حواریون پر کیونکر اوترا لوقا رسالا اعمال کے سرے پر لکھتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب مصلوب ہو مرگئے آپ چالیس دن تلک اونکو دکھلائی دیتے رہے جنکو آپ نے چن لیا تھا اور خدا کی بادشاہت کی باتین کہتے رہے اور اونکو حکم دیا کہ یروشالم سے باہر مت جاؤ بلکہ باپ کے اوس وعدے کی جسکا ذکر تم مجھسے سن چکے ہو راہ دیکھو کیونکہ یحیی نے تو پانی سے اصطباغ دیا پر تم تھوڑے دنون کے بعد روح القدس سے اصطباغ پاؤگے جو لوگ جمع تھے اونہون نے پوچھا کہ کیا آپ اسیوقت اسرائیلیون کی بادشاہت کو پھر بحال کیا چاہتے ہین آپنے فرمایا تمہارا کام نہین کہ اون وقتون اور موسمون کو جانو جنہین اللہ نے اپنے ہی ہاتھہ مین رکھا ہے لیکن جب

روح القدس تمہارے اوپر آویگا تم قوت پاؤگے اور یروشلم اور سارے یہودیہ او سامریہ مین بلکہ زمین کی
سرحد تک میرے گواہ ہوگے اور یہ فرماکر اونکے دیکھتے ہوئے آپ اوپر اوٹھائی گئی اور بدلی نے آپکو اونکی
نظرون سے چھپالیا تب وہ زیتون پہاڑ سے یروشلم کو پھرے اور ایک کوٹھی پر چڑھے جہان پطرس
یعنے شمعون اور یعقوب اور یوحنا اور اندریاس فیلبوس اور توما اور برتولما اور متی اور حلفا کا بیٹا
یعقوب اور شمعون زیلوتیس اور یعقوب کا بھائی یہودا رہتے تھے یہہ سب ایکدل ہوکے دعا اور منت
کر رہے تھے اور اونکی ساتھ عورتین اور حضرت عیسی کی مان مریم اور آپکے بھائی بھی تھے اور جب عید
پنتکوست کا دن آیا تھا اور سب یکدل ہوکر اکٹھے ہوئے اور یکایک آسمان سے ایک آواز آندھی
جیسی بڑے زور سے چلی اور اوس سے سارا گھر جہان وہ بیٹھے تھے بھر گیا اور اونہین جدی جدی
آگ کی سی زبانین دکھلائی دین اور اون مین سے ہر ایک پر بیٹھین اور وہ سب روح القدس
سے بھر گئے اور غیر زبانین بولنے لگے جیسی روح نے اونہین بولنے کی قدرت بخشی اور خداترس یہودی
ہر ایک قوم مین سے یروشلم مین آرہے تھے سو جب یہہ آواز آئی تو بہیڑ لگ گئی اور سب دنگ
ہوگئے کیونکہ ہر ایک نے اونہین اپنی بولی بولتے سنا اور سب حیران ہوئے اور ایک دوسرے سے
کہنے لگے کہ دیکھو یہہ سب جو بولتے ہین کیا جلیل کے رہنے والے نہین ہین پھر کیونکر ہر ایک ہم مین سے اپنی
اپنے وطن کی بولی سنتا ہے پارتھی اور میدی اور عیلامی اور رہنے والے مسوپوتامیہ کے یعنے خراسان
اور فارس اور عراق عجم کے اور آسیا کے یعنے کوچک ایشیا کے اور مصر اور روم اور عرب کے ہم
اپنی اپنی زبان مین اونہین اللہ کی عمدہ باتین بولتے سنتے ہین تب جناب شمعون نے کھڑے ہوکر بلند آواز
سے اون یہودیون کو وعظ سنایا اور خوب سمجھایا اور حضرت عیسی علیہ السلام کی معجزون کا خوب
بیان فرمایا اس وعظ کو سنکر تین ہزار آدمی کے قریب ایمان لائے پھر یہودیون نے حضرت شمعون کو
قید کیا پھر دوسرے دن چھوڑ دیا تب حواریون نے اور سب عیسائیون نے جمع ہوکر اللہ سے دعا مانگی
کہ یا اللہ ہمکو ایسی قوت دے کہ کمال دلیری سے تیرا کلام سناوین جب وہ دعا مانگ چکے وہ مکان
جہان وہ جمع تھے لرزا اور سب روح القدس سے بھر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سنانے لگے اب اے
ایمان والو اب فارقلیط کے پتے اور نشان جو حضرت عیسی علیہ السلام نے بتلائی ہین اونکو دیکھتے جاؤ
کہ وہ پتے بعد نزول روح القدس کے اوترنے مین ظاہر نہین ہوئے اول اس لفظ کو دیکھو کہ

اللہ تعالی تمکو دوسرا فارقلیط دیگا اسکا صاف یہہ مطلب ہی کہ ایک فارقلیط یعنے سچی باتون کا ظاہر کرنیوالا
یا خوبیون والا اور اللہ کی تعریف کرنیوالا مین ہون مین جاتا ہون میرے بعد دوسرا فارقلیط
اویگا جب یہہ مطلب ٹہرا تو یہہ بشارت ایسی شخص کی ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کیطرح انسان
ہو اور سبکو دکہلائی دیوے اور یا اللہ کا کلام سناوے اور جناب روح القدس بشر کی شکل مین دکہلائی دیتے
نہین ویسے بلکہ اللہ کے حکم سے اونکا نور اور فیض حواریون کے روح اور دل اور بدن مین سما گیا
اور سب بولیان اونکو معلوم ہوگئین اور دل اور روح کی قوت بہت بڑہ گئی اور دشمنون کا ڈر
بالکل دل سے نکل گیا ہر ہر شہر کے یہودیون اور بت پرستون مین وعظ سناتی تہی اور کسی کا ڈر
دل مین نہین لاتے تہے اللہ اور رسول کے عشق کے جوش مین طرح طرح کے صدمی دشمنون کے
ہاتہہ سی خوش ہو ہوکر اوٹہاتے تہے ابن حجر مکی رح نے صواعق مین لکہا ہے کہ طبرانی نے اچہی سند
سے روایت کیا ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنی نبی ہین سب کی امت مین ایسے
لوگ ہوتے تہے کہ اون سے کلام کیا جاتا تہا اگر میری امت مین کوئی ہے تو عمر ہے لوگ بولے کلام
کسطرح کیا جاتا تہا آپنے فرمایا فرشتے اونکی زبان پر بولتے تہے اسے ایمان والو حضرت
عیسی علیہ السلام نے جب روح القدس کے آنیکا وعدہ یاد دلایا اپنی لفظین بہی یاد دلائین
کہ مینی تمسے کہا تہا کہ تم روح القدس سے اصطباغ پاؤگے یعنے اوس نور اور فیض مین رنگین ہوجاؤ
یہ اسلئی فرمادیا کہ تم سمجہ لو کہ یہہ اشارہ فارقلیط کیطرف نہین ہے جب آپنی یہہ فرمایا لوگ سمجہی کہ
شاید وہ وقت بہی اپہونچا کہ اسرائیل کی یعنے ایمان والون کی بادشاہی قائم ہوا اور رومی
بت پرستون کی سلطنت جاتے رہے آپنے فرمایا تمہارا کام نہین کہ اون وقتون کو جانو جنکو اسنے
اپنے ہی اختیار مین رکہا ہے اسکا یہہ مطلب ہی کہ وہ وقت ابہی نہین آیا ابہی وہ وقت بہت دور
ہے یہہ اشارہ صاف محمدی بادشاہت کیطرف ہی پہر فرمایا کہ جب روح القدس تمہارے اوپر
آویگا تم قوت پاؤگے اور سب ملکون مین میرے گواہ ہوگے اسکا یہہ مطلب کہ روح القدس کی قوت
سے تمہارے دل قوی ہوجاوینگے کہ تم سب ملکون مین میری پیغمبری کی اور سچائی کی گواہی
دوگے اور کسی سے نہ ڈروگے دیکہو روح القدس کے حق مین یہہ لفظ فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا اور فارقلیط
کے حق مین کہین یہہ لفظ نہین فرمایا بلکہ فقط آنیکا لفظ فرمایا ان دونون کے آنیمین یہہ فرق ہی کہ روح القدس

کا سایہ حواریون کے اوپر پڑا اور روح القدس نے حواریون کے قالب مین ظہور فرمایا اسی باعث سے یون فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا اور فارقلیط صلی اللہ علیہ وسلم جسم کے ساتہہ سبکی سامنی آئے اونکا آنا ویسا ہی تہا جیسا عیسی علیہ السلام کا آنا تہا روح القدس کے ذکر مین فارقلیط کا لفظ نہین فرمایا اور فارقلیط کے ذکر مین یون نہین فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا یا اللہ ہماری عقل کی آنکھین نور محمدی سے روشن رکہیو فارقلیط کے حق مین فرمایا کہ ہمیشہ تمہارے ساتہہ رہیگا اسکا یہہ مطلب کہ وہ دوسرا پیغمبر ہمیشہ تمہارے ساتہہ رہیگا یعنے زمین مین دفن کیا جائیگا کہ اوسکی برکت اور اوسکا فیض ہمیشہ تمکو پہونچتا رہے سو حضرت عیسے علیہ السلام آسمان پر چلے گئے زمین کے لوگون کے ساتہہ نہین رہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے زمین مین رکہا اور قرآن مین فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنے اللہ ایسا نہین کہ اونپر عذاب بہیجے جب تک تو اونمین ہے یا اللہ اپنے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپکا نقشہ ہمارے دلون مین قائم رکہیو اور اوس رسول پاک کی برکت سے ہمکو ہر بلا سے بچائیو آمین پہر فرمایا کہ وہ سچائی کی روح اسکا یہہ مطلب کہ اوسکی روح سچی ہے وہ بڑا سچا ہے اوسکو ہر بات مین سچا جانیو پادری کہتے ہین کہ اس لفظ سے معلوم ہوا کہ وہ ایسا شخص ہے جو آنکہون سے دکہلائی نہین دیتا تب تو اوسکو روح فرمایا اسکا جواب یہہ ہے کہ جناب یوحنا حواری اپنے پہلے خط کے چوتہے باب کے سرے پر فرماتے ہین اے پیارو تم ہر ایک روح پر یقین مت کرو بلکہ روحون کو آزماؤ کہ وہ خدا کیطرف سے ہین یا نہین چہٹی آیت مین فرماتے ہین ہم خدا کے ہین جو خدا کو پہچانتا ہے ہماری سنتا ہے جو خدا کا نہین وہ ہماری نہین سنتا اسی سے ہم سچائی کی روح اور گمراہی کی روح کو پہچان لیتے ہین اے محمدی بہائیو دیکہو حضرت یوحنا سب اللہ والون کے حق مین سچائی کی روح کا لفظ بولتے ہین اونکا مطلب یہہ ہے کہ جس آدمی کی روح سچی ہو اور اللہ سے سچی محبت رکہتی ہے وہ روح ہماری نصیحتین سنکر عمل کرتی ہے اس نشانی سے ہم پہچان لیتے ہین کہ یہہ شخص اللہ والا ہے اسیطرح یہان بہی سچائی کی روح کا یہی مطلب ہے کہ وہ فارقلیط سچائی کی روح ہے یعنے اللہ سے سچی محبت رکہتا ہے اور سچ بولتا ہے اوسکو تم ضرور سچا جانیو پہر فرمایا کہ جسکو یہہ جہان قبول نہین کرسکتا اسکا یہہ مطلب کہ یہود یون کے سوا سارے جہان مین جو بت پرست پہیلے ہوئے ہین وہ اللہ کے پوجنے والون کے بڑے دشمن ہین وہ اوسکو ابہی پہچان نہین سکتے اور یہودی اگرچہ اس بات کی راہ دیکہتے ہین کہ آخری پیغمبر

جلد آوین اور ہمکو دشمنون کے ہاتھہ سے چھوڑا وین لیکن جب سنتے ہین کہ اونکا ظہور دوسرے قوم مین
ہوگا تو اونکو رشک بہت آتا ہی اور اس خبر کو دینے والون کے قتل پر مستعد ہو جاتے ہین عیسائیون سے
فرمایا کہ تم اوسکا مرتبہ خوب پہچانتے ہو گویا وہ تمہارے ساتھہ رہتا ہے ہندی مین یون ترجمہ کیا ہی کہ
وہ تمہارے ساتھہ رہتا ہے اور عبرانی مین شوخن کا لفظ ہے یعنے رہنے والا ہے اور اسکے بعد یہہ
لفظین ہین آف یہیہ بشوخخم یعنے بلکہ ہو دیگا درمیان تمہارے درمیان مین ہونیکا مطلب یہی ہی
کہ ظاہر مین تمکو دکھائے دیگا توراۃ شریف کی پہلے سورت کے پہلے باب کی چھٹی آیت مین ہے کہ اللہ نے
فرمایا کہ پانیون کے بیچ مین پھیلاؤ ہووے یعنے آسمان پیدا ہو جاوے اور پانی سمٹکر اوپر نیچے
ہو جاوے یہان بہی بتوخ یعنے درمیان کا لفظ ہے اسیطرح یہان بہی یہی سنتے ہین کہ وہ فارقلیط
تمہارے درمیان مین موجود ہوگا اور سبکو وہ دکھائی دیگا جسطرح آسمان سبکو دکھائی دیتا ہی بعد
یہہ جو فرمایا کہ وہ تمہارے ساتھہ رہنے والا ہے اسکی یہہ معنے بہی ہو سکتی ہین کہ اوسکی روح آپ
تمہارے ساتھہ ہے جناب پطرس شمعون حواری رح کا پہلا خط جو انجیل پاک کی جلد مین لگا ہوا
ہے اوسکے پہلے باب کی دسوین اور گیارہوین آیت مین یہہ بیان ہے کہ نبیون نے جو حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی پیش خبری دی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح اونمین تھی جو آپکے
مصیبتون کی اور جاہ و جلال کی گواہی دیتی تہے ہم کہتے ہین جسطرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی روح اگلے پیغمبرون کے ساتھہ تھی اور پہر ظاہر مین جسم کے ساتھہ ظہور فرمایا اسیطرح جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک حضرت عیسیٰ کے اور عیسائیون کے ساتھہ تھی پہر آپنے
ظاہر مین جسم کے ساتھہ دنیا مین ظہور فرمایا پہر اس چودہوین باب کی تیئیسوین آیت کے بعد
یون ہے جو مجھہ سے محبت نہین رکھتا میرے کلام پر عمل نہین کرتا اور یہہ کلام جو تم سنتے ہو میرا
نہین بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بہیجا ہے مینے یہہ باتین تمہارے ساتھہ ہوتے ہوئے تم سے کہین
اور وہ فارقلیط روح قدس جسکو باپ میرے نام سے بہیجیگا وہی تمہین سب چیزین سکھلاویگا
اور سب باتین جو مینے تمسے کہین ہین تمکو یاد دلاویگا پہر دو آیتون کے بعد یون ہے کہ اب مینے
تمکو اوسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تا کہ جب ہو جاوے تم ایمان لاؤ بعد اسکے مین تمسے بہت کلام
نکرونگا کیونکہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھمین اوسکے کوئی چیز نہین ہے ایمان والو یہان

فارقلیط کو روح القدس خطاب دیا جسکو اور سچائی کی روح فرمایا اوسیکو یہان پاکی کی روح فرمایا یہہ جو
فرمایا کہ میرے نام سے بھیجیگا اسکا یہہ مطلب کہ اوسکا بڑا پتہ یہہ ہے کہ میرا نام لیگا اور میری بڑی بڑی
تعریفین کریگا پھر فرمایا کہ وہ تمھین سب کچھہ سکھلائیگا اور جو کچھہ مینے کہا ہے تمکو یاد دلاویگا اسکا یہہ
مطلب کہ وہ انجیل کی باتین بھی یاد دلائیگا اور اوسکے سوا اور بھی بہت باتین دین کی باقی ہین
وہ ساری باتین سکھلائیگا یہہ مطلب سولھوین باب کی بارھوین آیت مین صاف کھولدیا ہے
یہہ پتہ صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپنے بہت باتین قرآن حدیث مین بتلائین جو انجیل
مین نہین تھین یہہ جو فرمایا کہ مین پہلے سے کہتا ہون تاکہ اوس وقت پر تم ایمان لاؤ کیونکہ اس جہان
کا سردار آتا ہے اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ پیغمبر جو سارے جہان کا سردار ہے اوسپر ایمان لائیو
عبرانی انجیل مین عولاھم کا لفظ ہے جسکی معنے عالم کے ہین پادری لوگ یون ہی ترجمہ کیا ہے کہ
اس جہان کا سردار آتا ہے مگر ایک ترجمہ مین یون لکھدیا کہ اس دنیا کا سردار آتا ہے پادری لوگ
اس لفظ کا مطلب اسطرح پر بدلتی ہین کہ اگر آسمان چھت پڑے تو کچھہ عجب نہین ہے کہتے ہین یہان
روح القدس کا بھی ذکر نہین بلکہ یہان جہان کا سردار یعنی معاذ اللہ ابلیس کو کہا ہے جسنی جہان کے
بہت سے لوگون کو اپنے پھندے مین پھانسا ہے اور اوسکی شرارت دیکھ کے لوگون کو گمراہ کرنے آتا ہے اور
ایمان لانیکا یہہ مطلب سمجھتی ہین کہ اس بات پر یقین لائیو کہ جو خبر دی تھی اوسکا ظہور ہوا ایک پادری
نے اپنے رسالہ مین کئی ورق کالے کئی ہین اور لکھا ہے کہ سرداری کا لفظ بری لوگون کے
حق مین بھی آتا ہے پولوس نے جو خط افسیون کو لکھا ہے اوسکے چھٹی باب کی گیارہ آیتون کے بعد
لکھا ہے کہ ہمکو خون اور جسم سے کشتی کرنا نہین بلکہ سرداریون اور مختاریون سے اور اس دنیا
کی تاریکی کی قدرت والون سے اور شرارت کی روحون سے جو آسمانی مقامون مین ہین اسلیے
تم خدا کے سارے ہتیار اوٹھالو پولوس کا یہہ مطلب ہے کہ ہمکو کشتی لڑنا آدمیون سے نہین بلکہ
دیو اور شیطان جو آسمان تک پہونچ جاتے ہین اون سے ہمکو کشتی لڑنا ہے سو تم ایمان کی راہ
مین اور سچائی کی راہ مین خوب مضبوط رہو اور اللہ کے ذکر مین مشغول رہو اسکی راہ کے ہتیار
باندھی رہو تاکہ شیطان سے کشتی لڑ سکو پادری لکھتا ہے کہ اس جگہہ شیطان کی سرداری کو ذکر
کیا ہے سو معاذ اللہ یہان بھی جہان کا سردار شیطان کو کہا ہے آنے پادریو بادشاہون کی تعریف

بہی لکہتے ہین کہ آپ ہمارے سردار ہین اور حاکم ہین اور بعضے لچی شہدے کی ہجو مین کہتی ہین کہ وہ شہدون
اور لچون کا سردار ہے اگر کوئی بیوقوف کہی کہ بادشاہ کو جو سردار کہا ہے یہان بادشاہ کا ذکر نہین
یہان بہی اوسی شہدون کے سردار کا ذکر ہے جو شخص یہہ کہیگا سب عقلمند یہہ کہین گے کہ اوسکی عقل
کی آنکہین بالکل پہوٹ گئین اے پادری پولوس نے فقط سرداری کا لفظ کہا شیطان کو جہان کا سردار
نہین کہا اور ان پاک کتابون مین شیطان کے حق مین کہین یہہ لفظ نہین آیا یہہ کلمہ بہت
بڑی تعریف کا ہے شیطان مردود کے حق مین یہہ کلمہ کسیطرح نہین ہوسکتا یہہ بشارت بیشک
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس جہان کا لفظ اسلئے فرمایا کہ اوس جہان کی بادشاہی
کے ساتہہ اس جہان پر بہی اوسکا غلبہ ہوگا حکومت سے دین کو سارے جہان مین پہیلا دیگا
پہر اوس جہان کی بادشاہی ثابت کرنیکے لیے دیکہو کتنا بڑا کلمہ تشریف کا فرمایا ہے انجیل مین
یہہ لفظین ہین وبی اِیْن کُومَا قُهْمَا لَا اور مجہہ مین نہین ہے اوسکی کوئی چیز اسکا حاصل مطلب
یہہ ہی کہ جو جو کمال اور خوبیان اوسمین ہین اونمین سے کوئی چیز مجہہ مین نہین جناب مولانا قاضی
محمد ابن علی شوکانی رحمہ اللہ نے اپنے ایک رسالے مین محمدی بشارتین توریت اور انجیل سے لکہی ہین
اوسمین یہہ بشارت بہی لکہی ہے اور لکہا ہے کہ یہہ جو فرمایا کہ مجہہ مین کوئی چیز نہین ہے اس لفظ مین
بہت بڑی محمدی بشارت ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جہان کا ایک
سردار آویگا کہ دین کا اور شریعت کا بندوبست اوسی سے ہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام
اوسکی سامنے ایسی ہین گویا اونکو واسطے کچہہ نہین اور یہہ بشارت اوسی شخص کی ہوسکتی ہے جو
حضرت عیسی علیہ السلام سے رتبہ مین بڑا ہے پولوس نے جو پہلا خط قرنتیون کو لکہا ہے اوسکے تیسرے
باب کی ساتوین آیت مین ہے کہ لگانے والا یعنی آدمی جو درخت کا لگانیوالا ہی کچہہ چیز نہین
یعنی درخت کا بڑہانا اللہ کے اختیار مین ہے یہان بہی مَا وَمَا لَا کا لفظ ہے جسکا ترجمہ لکہا ہی
کچہہ چیز اے محمدی بہائیو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب بارہ برس کی عمر مین اپنے چچا ابوطالب
کے ساتہہ شہر بصری تک پہنچی بحیرا درویش عیسائی نے آپکو پہچانا اور آپکے حق مین فرمایا ہذا
سید العالمین ہذا رسول رب العالمین یبعثہ اللہ رحمۃ للعالمین یعنی یہہ سردار
ہین تمام جہان کے یہہ پیغام پہونچانیوالے ہین تمام جہان کے مالک کے بہیجے گا اللہ اونکو رحمت

بنا کر تمام جہان کیواسطے جامع ترمذی وغیرہ حدیث کی کتابون مین اسکا بہت کچھ بیان ہی معلوم ہوا کہ
اوس عیسائی درویش نے انجیل شریف کے اسی مقام کے موافق آپکو جہان کا سردار کہا ہی پندرہوان
باب اس باب کی چھبیس آیتون کے بعد یون ہے اور جب وہ فارقلیط جسکو مین تمہارے لئے باپ کیطرف
سے بھیجونگا وہ سچائی کی روح جو باپ کیطرف سی نکلتا ہے آویگا تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی
گواہی دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھ ہو [illegible] کہ مین تمہارے لئے باپ کیطرف سے بھیجونگا
اسکا وہی مطلب ہے جو [illegible] کہ مین اللہ سے مانگونگا اور اللہ اوسکو بھیجیگا اس جگہ عربی انجیل
کی [illegible] مین یہ ہے اشل حنولا خمات ابی یعنے بھیجونگا اوسکو اپنے باپ کیطرف سی یہان
پادری [illegible] عبارت کا ترجمہ مین یہ لفظ لکھا ہے کہ طرف سی اسکی بعد [illegible] عبارت الی
[illegible] وہ ہو سکتی کا میری باپ کیطرف [illegible] سے یہان پادری نے طرف کا لفظ [illegible] تھا اوسکو اوڑا
دیا اور یون لکھ دیا کہ وہ باپ سے نکلتا ہے تاکہ نادان لوگ سمجھین کہ روح القدس [illegible]
لوگ تیسرا خدا کہتے ہین وہ معاذ اللہ اللہ تعالے سے نکلا ہوا ہے [illegible] لیے
کیا کیا گھٹا بڑھا کر دیتے ہین [illegible] سب بندون کو ایمان [illegible] پہلے
فرمایا کہ وہ میرے لئی گواہی [illegible] کہ تم بھی گواہی دوگے اس [illegible] ظاہر ہوا کہ اوسکی گواہی
تمہاری گواہی کے سوا دوسرے گواہی ہے روح القدس نے حواریون سے علیحدہ ہو کر کوئی گواہی
نہین دی بلکہ حواریون کا بولنا وہی روح القدس کا بولنا تھا تو یہ خبر روح القدس کے اترنے کی
ہرگز نہین ہو سکتی یہ صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے سولھوان باب [illegible] یہ
باتین تمہین کہین تاکہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ [illegible] تمکو عبادت خانون سے نکالینگے بلکہ وہ گھڑی آتی
ہے کہ جو کوئی تمہین قتل کرے گمان کریگا کہ مین خدا کی بندگی بجا لاتا ہون اور تم سے ایسا سلوک
اسلئی کرینگی کہ اونہون نے نہ باپ کو جانا اور نہ مجکو اور مینے یہ باتین تمسے کہین تاکہ جب وہ وقت
آوے تو تم یاد کرو کہ مینے تمسے کہین اور مینے شروع مین یہ باتین تمہین نہ کہین کیونکہ مین تمہارے
ساتھ تھا لیکن اب مین اوس پاس جس نے مجھے بھیجا ہے جاتا ہون اور تم مین سے کوئی مجھ سے نہین
پوچھتا کہ تو کہان جاتا ہے بلکہ اسلئی کہ مینے یہ باتین تمسے کہین تمہارا دل غم سے بھر گیا لیکن مین
تمہین سچ کہتا ہون کہ تمہارے لئی میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن تو وہ فارقلیط

تمہارے پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن تو مین اوسکو تمہارے پاس بہیجدونگا اور وہ آکر اس جہان کو گناہ سے اور سچائی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹہرائیگا گناہ سے اسلئے کہ وہ مجہپر ایمان نہین لائی سچائی سے اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجکو پہر نہ دیکہوگے عدالت سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکومت کی گئی آسے ایمان والو یہہ جو فرمایا کہ تمکو عبادت خانون سے نکالدینگے اور تمہارا قتل کرنا ثواب سمجہینگے اسکا ظہور یون ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد یہودیون نے کئی عیسائیون کو ثواب سمجہکر شہید کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہہ خبر سناکر فارقلیط کے آنیکی خوشی سناتے ہین اس پیش خبری کا مطلب یہہ ہی کہ اگرچہ میرے جانیکے بعد یہودی لوگ تمپر ظلم کرینگے تمکو میرے جانیکا بڑا غم ہے مگر میرے جانیمین ایک بڑا فائدہ یہہ ہی کہ مین جاکر اللہ تعالیٰ سے عرض کرونگا کہ فارقلیط کو بہیجدے اوسکا آنا میرے جانے پر موقوف ہی تہوڑی مدت ظالمون کے ظلم پر صبر کرو یہان سے صاف ثابت ہوا کہ اوس فارقلیط سے بڑے بڑے نعمتین دین و ایمان کی لوگون کو ملینگے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نہین ملین تب تو فرمایا کہ تمہارے لئی میرے جانیمین فائدہ ہے پہر فرمایا کہ وہ تین طرح پر جہان کے لوگون کو گنہگار ٹہرائیگا ایک تو اس گناہ پر یہودیون اور بت پرستون کو گنہگار ٹہرائیگا کہ وہ مجہپر ایمان نہلائے دوسرے یہہ سچی بات اونکو سناویگا جواب مین تمسے کہتا ہون کہ اللہ پاس جاتا ہون اور تم مجکو پہر نہ دیکہوگے اسکا مطلب یہہ ہی کہ میرے جانیکی حقیقت تمکو صاف سنادیگا کہ عیسیٰ زندہ آسمان پہ چلے گئی اور جو شخص سولی پر چڑہایا گیا وہ شخص اور تہا اور عدالت پر اونکو یون گنہگار ٹہرادیگا کہ اس جہان کے سردار پر حکومت کی گئی عبرانی مین یون ہی دھل مشپاط یعنی سمجہا ہو کلام ہو یہ مشپاط یعنے عدالت سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر عدالت کی گئی اسکا یہہ مطلب کہ وہ فارقلیط جو سارے جہان کا سردار ہی اوسپر کافرون نے حکومت سے قتل کا حکم جاری کیا اپنی تئین عدالت والا سمجہکر اور اوسکو گنہگار ٹہراکر قتل کا حکم دیا بت پرستون نے مکی مین اور یہودیون نے مدینہ مین بار بار اوسکی قتل کی تدبیرین کین اس جہت سے وہ اپنے دشمنون پر حجت قائم کرکے اللہ کے حکم سے جہاد کریگا آسکی بعد یون ہے میری اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمسی کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے اور وہ سچائی کی روح جب آویگا تو وہ تمکو ساری سچائی کی راہ بتادیگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچہہ وہ سنیگا سو کہیگا اور تمکو آیندہ کی خبرین دیگا

وہ میری ہی تعریف کریگا اسلئے کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور تمہین بتاویگا سب کچھہ جو باپ کا ہی میرا ہے اسلئے مینے کہا کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور تمہین بتائیگا آسے محمدی بہائیوان آیتون مین بہت بڑے بڑے پتے اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہین اللہ نے آپ پر ایسا قرآن اوتارا جسمین یہودیون کو خوب فضیحت کیا اور جا بجا طرح طرح سے الزام دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان کیون نہ لائے سورہ بقر کو دیکہو اور سورہ نسا کا آخر دیکہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور بہت باتین اللہ کی راہ کی تہین جو اللہ نے اونکو بتلائین تہین مگر عیسائی لوگون مین اتنی قوت نہ تہی کہ اون باتون کو یاد رکہتے اور اوس پر عمل کرتے دیکہو انجیل چہوٹی سی کتاب ہی اوسکو بہی اچہی طرح سے نہ لکہہ سکے اور یاد بہی نہ رکہہ سکے چار شخصون نے انجیل کو لکہا ہر ایک کی لفظین جدا ہین اگرچہ مطلب ملتا ہی بہت سی آیتین ایک نے لکہی ہین دوسرے نے چہوڑ دین ہین سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی کہ وہ بہت باتین جو میرے پاس ہین پر مینے تمکو نہین بتلائی ہین وہ ساری باتین فارقلیط تمکو بتلاویگا دیکہو قرآن اور حدیث مین انجیل کی باتین بہی موجود ہین اور بہت باتین وہ بہی ہین جو انجیل مین نہین ہین اور جو کتابین انجیل سے پہلے کی ہین توریت اور زبور اور صحیفے انکی باتون کا بہی کہین خلاصہ اور کہین صاف بیان قرآن اور حدیث مین موجود ہی پہر دیکہو اللہ نے اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مین کیسی سمائی دی اور آپکی دل مین کیسا نور بہر دیا کہ آپکے دل روشن اور سینہ نورانی کا فیض جن لوگون نے پایا اونہون نے اسطرح پر قرآن اور حدیث کو یاد رکہا اور عمل کیا کہ یاد رکہین کا دل جانتا ہی اگرچہ ضد سے اقرار نہین کرتے اور انجیل کے برخلاف جہنکا عدہ باندہا ہی کہ جو بات قرآن و حدیث مین ہو اور انجیل اور توریت مین نہین ہے تو ضد سے کہتے ہین کہ یہ بات بے اصل ہی آسے یاد رکہو انجیل کی اس آیت کو یاد رکہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب باتون مین سچا جانو دیکہو حضرت عیسیٰ ع اللہ کے حکم سے فرماتے ہین کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچہہ سنیگا سو کہیگا یعنے جو کچہہ اللہ سے یا اوسکی فرشتے سے سنیگا وہ کہیگا یہہ وہی لفظین ہین جو پندرہوین باب کے پندرہوین آیت مین اپنے حق مین فرمائی ہین کہ سب باتین جو مینے اپنے باپ سے سنین ہین مینے تمکو بتلائین ہین اس سے صاف ظاہر ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیطرح فارقلیط بہی اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین

صلی اللہ علیہ وسلم پہر ایک ورکہلا ہوا بتا بتلایا کہ وہ تمکو آیندہ کی خبرین دیگا دیکھو آیندہ کی خبرین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت سے قیامت تک کی اسقدر دین ہین کہ اگر سب جمع ہون تو ایک بڑی کتاب طیار ہووے اُنکی بہت سی خبرونکا ظہور ہوچکا اور بہت خبرونکا ظہور اب ہورہاہے اور بہت خبرون کا ظہور آیندہ زمانہ مین ہوگا ایک اور پتا بتایا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ فرمایا کہ وہ میری تعریف کریگا دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے قرآن مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیسی کیسی تعریفین اُتارین سورۂ مریم اور سورۂ آل عمران کو پڑہو اور محمدی ہوجاؤ حدیثون مین دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیسی کیسی تعریفین کی ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اوترنیکی دیکھو کس دہوم سے خوشخبریان سنائی ہین اور فرمایاہی کہ جو کوئی اونکا زمانہ پاوے میری طرف سے اونکو سلام پہونچاوے یہہ جو فرمایا کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور تمہین بتلاویگا اسکا مطلب کوئی یہہ نہ سمجہی کہ انجیل سے تعلیم لیکر تمکو بتلاویگا اسلیئے ان مشکل لفظون کا مطلب صاف کہولدیا اور فرمادیا کہ جو اللہ کا ہی وہ میرا ہی یعنے میرے لینے کا مقام ہی اسلیئے مینے کہا کہ وہ میری چیزون سے لیویگا یعنے جہان سے مین لیتاہون وہان سی وہ بہی لیگا اور تمہین بتاویگا اے پادریو اب تم بتلاؤ کہ روح القدس جب حواریون پر اوتری تہے اونہون نے کیا کیا باتین دین کی بتلائی تہین جو انجیل مین نہین تہین اگر بتلائی تہین تو وہ باتین کہان ہین اور کس کتاب مین ہین اور آیندہ کی کیا کیا خبرین روح القدس نے دی تہین بتاؤ وہ کس کتاب مین ہین خوب غور کرو یہہ سب کہلی کہلی باتی اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین اور یہہ بہی خیال کرو کہ یہان فارقلیط کی حق مین یہہ لفظ ہی کہ آویگا اور یہی لفظ حضرت عیسیٰ نے اپنے حق مین فرمایا تہا کہ مین جہان مین نور ہوکر آیا ہون جیسا کہ بارہوین باب کی چہیالیسوین آیت مین ہے اور روح القدس کے حق مین یون فرمایا کہ تم روح القدس سے اصطباغ پاؤگی پہر یون فرمایا کہ روح القدس تمہارے اوپر آویگا اور رسالہ اعمال کے دسوین باب مین یہہ بیان ہی کہ جناب شمعون حواری رح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزون کا بیان فرمارہے تہی کہ سننے والون پر روح القدس اوترا اور وہ لوگ کئی کئی زبانون مین اللہ کی تعریف کرنے لگی اور گیارہوین باب مین وہ آیتین ہے یہہ ہو کہ جناب شمعون فرماتے ہین کہ روح القدس اونپر اوترا جیسی شروع مین ہمپر

مجھی خداوند کی بات یاد آئی کہ اوس نے کہا تھا کہ یحیی نے تو پانی سے اصطباغ دیا پر تم روح القدس سے اصطباغ
پاؤگے دیکھو یہان روح القدس کے حق مین یہی لفظ فرمایا گیا انکی اور پادریون اور حضرت شمعون کو روح القدس
کا اوترنا دیکھکر فارقلیط کا وعدہ یاد نہین آیا بلکہ وہی وعدہ یاد آیا جسمین اصطباغ دینے کا لفظ ہے معلوم
ہوا کہ فارقلیط سے روح القدس مراد نہین ہے آگے پادری اب ہٹ نکرین اگلی دلیلون کو دیکھو اور
محمدی ہوجاؤ اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے مکہ شریف مین سنہ ۱۲۹۰
ہجری مین مجھسے بیان فرمایا کہ ایک بار مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے
فرمایا کہ یہہ لوگ میری پیغمبری کا کیون انکار کرتے ہین تیرہوین آیت کو نہین دیکھتے کہ صاف صاف میری
پیغمبری کی خبر موجود ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی بشارتین تو ان کتابون مین بہت
ہین آپنے فرمایا ہان یہہ تو ہے مگر تیرہوین آیت تو بہت ہی صاف ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ مین
بہت غور کرتا ہون مگر معلوم نہین ہوتا کہ آپکا یہہ اشارہ کس مقام کی تیرہوین آیت کیطرف تھا یہہ بیان
مولوی صاحب کا مجھکو یاد رہا ایک بار دہلی مین سنہ ۱۲۹۷ مین ایک شخص وعظ کہہ رہے تھے اونہون نے یون
فرمایا کہ یوحنا کی انجیل کے سولہوین باب کی تیرہوین آیت مین یون ارشاد ہوا ہے اوسوقت مولوی
صاحب کا خواب یاد آیا اور مینے مکان پر آکر یوحنا کی انجیل کے سولہوین باب کی تیرہوین آیت دیکھی
اوس آیت کو دیکھکر سچا گمان ہوگیا کہ آپنے اسی آیت کو فرمایا ہے کیونکہ بارہوین آیت مین یون فرمایا
کہ میرے پاس اور بہت باتین ہین مگر تم اونکی برداشت نہین کر سکتے اس تیرہوین آیت مین یہہ وعدہ ہے
کہ وہ سچائی کی روح جب آویگا تو تمکو ساری سچائی کی راہ بتا دیگا یہہ تو صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہی آپنے بہت باتین قرآن اور حدیث مین بتلائین جو انجیل مین نہین ہین اور روح القدس جب حواریون
پر اوترے اون سے اس بات کا بالکل ظہور نہین ہوا اور پھر یہہ بھی صاف فرما دیا کہ وہ اپنی نہ کہیگا جو سنے
گا یعنی اللہ سے یا فرشتے سے سنیگا وہی کہیگا اس سے صاف آپکا پیغمبر ہونا ثابت ہوا پھر بہت بڑا پتا یہہ بتلایا
کہ وہ تمکو آیندہ کی خبرین دیگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقدر آیندہ کی خبرین دی ہین کہ اگر سب
جمع ہون تو ایک بہت بڑی کتاب تیار ہو جاوے خدا ہمکو دین محمدی پر قائم رکھیو آمین **حضرت عیسیٰ
کا دنیاسے اوٹھ جانا اور برناباس کی محمد سے بشارت** جاننا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو اللہ نے زندہ آسمان پر اوٹھا لیا دوسرے شخص کی صورت آپکی سی ہوگئی اوسکو کافرون نے سولی پر

چڑہایا انجیل کے لکھنے والون نے انجیل کے ساتھہ جو احوال لکھا ہے تو جیسا اونہون نے ظاہر مین دیکھا ویسا لکھا
اونپر کچھہ الزام نہین اون سبکی بیان کا خلاصہ یہہ ہی کہ یہودیون کے بے ایمان ملاؤن نے کفر بکنے کی تہمت اور
خدائی کے دعوی کی تہمت حضرت عیسی علیہ السلام پر جوڑی اور قتل کرنے پر تیار ہوئے یہودا اسکریوطی
جو بارہ حواریون مین سے تہا وہ دین سے پہر گیا اور روپیہ کے لالچ سے یہودیون سے مل گیا یہودیون
کے ساتھہ آیا اور اونکو بتلایا کہ عیسی یہی ہین انکو گرفتار کرو لکہنے والے لکھتے ہین کہ شہر یروشالم مین آپکو
گرفتار کیا اور حاکم کے پاس لیگئے اور طرح طرح کی تہمتین جوڑین حاکم اگرچہ غیر قوم کا تہا مگر اوسنے تحقیقات
کر کے کہا کہ مجکو اوس بے گناہ کا کوئی قصور ثابت نہین ہوتا تب بے ایمان ملاؤن نے غل مچایا کہ ہم
لوگ شریعت والے ہین اور ہماری شریعت کی موافق وہ قتل کے لائق ہے اور ایک یہہ تہمت جوڑی کہ
وہ اپنی تئین بادشاہ کہتا ہی تو بادشاہ وقت سے برخلاف ہوا چاہتا ہی اور چڑہائی کیا چاہتا ہی حاکم سی کہا کہ
تو اسکو سولی دی اسکا خون ہمپر اور ہماری اولاد پر ہووے تب حاکم نے لاچار ہو کر سولی دینے کا حکم
دیا اوسکی سپاہیون نے آپکو لیجا کر سولی پر چڑہایا یہہ بیان چارون انجیل والون کا ہی مگر برنباس کی کتاب
جو اتنک پادریون کے یہان موجود ہین اوسمین اصل بہید کا بیان ہی وہ برناباس کی انجیل کہلاتے ہی کیونکہ
جس کتاب مین کچھہ احوال حضرت عیسی علیہ السلام کا یا کچھہ آپکی باتون کا بیان ہوا وسکو بہی اس علاقہ
سی اگلی لوگ انجیل بولتے تہے پادری سیل صاحب جس نے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی مین کیا ہی اونہون
اس کتاب کا ذکر کیا ہی مگر پادری ضد کے مارے اس کتاب کو جعلی ٹہراتا ہی اور لکھتا ہی کہ مینے
برناباس کی جعلی انجیل دیکھی وہ قدیمی عیسائیون کی جعلی بنائی ہوئی ہی مگر وہ چہوڑی گئی ہی بعد محمدیون
کے اوسمین عیسی علیہ السلام کا یہہ حال لکھا ہوا ہی اوسمین یہہ لکھا ہی کہ جب یہودیون نے عیسی کو
گرفتار کرنیکے لیے باغ مین آکر گہیر لیا وہ چار فرشتون سے اوٹہالیے گئے تیسری آسمان پر اور وہ فرشتے
یہہ تہی جبرئیل میکائیل رفائیل اوریل وہ دنیا کے آخر تک مرنے والا نہین ہی اور اوسکے بدلی مین
جو سولی پر کہینچا گیا وہ یہودا تہا خدا نے اوس باغی کی صورت یہودیون کی نظرون مین ایسی
بدل دی کہ اونہون نے اوسکو ملاطس کے حوالہ کیا یہہ صورت اسطور سی بدل گئی تہی جس سے
بی بی مریم اور حواریون نے دہوکا کہایا مگر عیسا نے بعد اسکی اللہ تعالی سے اذن لیکر اونکی ملاقات
کر کے اونکو تسلی دی جب برناباس نے پوچہا کہ کس لیے اللہ نے ایسی پاک پیغمبر کی والدہ کو اور

حواریون کو دہوکا دیا کہ وہ ایسی سختی کے ساتہہ قتل ہوئی تب عیسی نے یہہ جواب دیا ای برناباہ مجہپر ایمان لاکر گناہ
کتنا ہی چہوٹا ہو اسد تعالی اوسکی باعث سی سخت سزا دیگا چونکہ اسد تعالی گناہ سی ناراض ہی پس میری والدہ نی
اور حواریون نے مجکو اسی دنیا کی محبت کے ساتہہ شریک کیا تہا اوس عادل خدا نے اونکی اس محبت کی سزا دینے
کے لیے اس غم مین اونکو گرفتار کیا کہ اس پر وہ لوگ دوزخ کے عذاب مین نہ ڈالی جاوین اور میرا حال
یہہ ہی کہ مین خود دنیا مین بیگناہ ہون جب بعض لوگون نے مجہکو خدا اور خدا کا بیٹا کرکے پکارا ہی خداوند
مین قیامت کے دن شیطانون سے ٹہٹہون مین اوڑایا نجاؤن جیسا اس دنیا مین یہودا کی موت کے
سبب سی ٹہٹہون مین اوڑایا جاتا ہون کہ ہر ایک جانتا ہی کہ مین سولی پر کہینچا گیا اور یہہ ٹہٹہا اوس زمانہ
تک رہینگے محمد اسد کی رسول کے آنے تک وہ دنیا مین آتے ہین وہ ہر ایک کو ان غلطیون سی بچاوینگی
جو کہ ایمان لاوینگے اللہ کی شریعت پر آپ محمدی بہائیو باغ کا اشارہ اوس باغ کی طرف ہی جسکا ذکر یوحنا کی
انجیل کے اٹہارہوین باب مین ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام قدرون کے نالے کے پار گئی وہان ایک
باغچہ تہا اوسمین آپ اور آپکے شاگرد داخل ہوئی اور یہودا وہ جگہہ جانتا تہا وہ سپاہیون اور پیادون
کو لیکر آیا اوسوقت فرشتے آپکو آسمان پر اوٹہا لے گئی اور یہودا آپکی بدلے سولی پر چڑہایا گیا پاک لوگون پر
ذرا ذرا سی غلطیون پر پکڑ ہوتی ہی جناب مریم نے اور حواریون نے جو حضرت عیسی علیہ السلام سے محبت کی
تہی اوسکے ساتہہ کچہہ دنیا کی محبت بہی تہی کیونکہ وہ لوگ چاہتی تہی کہ اللہ آپکو بادشاہت کا سامان دے
اور بت پرستون کی سلطنت مٹ جاوے اسلئی اونکو اسد نے یہہ غم دیا کہ اونہون نے سمجہا کہ آپ سولی پر
چڑہائی گئی اور یہہ برناباہ وہی برناباس ہین جنکا ذکر رسالہ اعمال کے تیرہوین باب مین ہی جو پولس
کے ساتہہ وعظ کہا کرتے تہے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بشارت انکو مدتون کے بعد ہونے پر دنیا کہ ان بشارت
کے کلام سے ثابت ہوتا ہی کہ لوگون نے آپکو خدا اور خدا کا بیٹا پکارا اور جب لوگون مین سولی دی جانیکی
خبر مشہور ہوئی آپنے برناباس کو یہہ بشارت دی کہ جب اسد کے پیغام پہونچانیوالی محمد آوینگی تب ان غلطیون
سے اون لوگون کو بچاوینگے جو اسد کی شریعت کو اون سی سنکر ایمان لاوینگے سو ہمارے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایمان والون کو ان سب غلطیون سے بچایا اور سبکو صاف سمجہا دیا کہ حضرت عیسی اور سب
پیغمبر اللہ کے بندے ہین کوئی اللہ کی بندگی اور غلامی سے باہر نہین اسد نے کسیکو نہین جنا اور کسیکو
غلامی سے باہر کرکے یا لک بیٹا بہی نہین بنایا اور اسد نے قرآن شریف مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی زبان پاک سی یہہ بہی سبکو سنا دیا وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ یعنے عیسی کو اُن لوگون نے
یعنے یہودیون نے قتل نہین کیا نہ سولی پر چڑہایا لیکن ویسی صورت اونکی سامنی کردی گئی وَاِنَّ الَّذِیْنَ
اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ اور جو لوگ اس بات مین پہوٹ مین پڑے ہوئے ہین وہ اس بات سی شک
مین ہین مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ نہین ہے اونکی پاس اسمین کچہہ یقینی بات مگر گمان کے پیچہی چلنا
الحمد للہ ایسی ان پڑہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب والون کا بہید بتلا دیا کہ نصاریٰ کا اس بات پر
ایکا نہین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام حقیقت مین سولی پر چڑہائی گئی بلکہ پادریون کی یہان بہی اختلاف چلا آتا ہی
کوئی یون کہتا ہی کوئی یون کہتا ہی تو ایسی بات مین شبہہ ہوتا ہی پادریون کو شک ہی کہ کسکا قول ٹہیک
ہی اب اللہ نے ان پڑہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سی اصل بات بتلا دی ایمان والون کا شبہہ مٹا
ایمان والون کو بڑی خوشی ہوئی کہ اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو دشمنون سی بچایا اور اپنی پاس زندہ
بلایا سیل صاحب لکہتا ہی کہ بعضے لوگ کہتی ہین کہ انجیل برنباہ کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لکہی گئی مگر
اون لوگون کا کہنا غلط ہی بہت سی لوگون کا خیال ہی کہ آپکی زمانہ سی پہلی یہہ انجیل موجود تہی عیسائی دین
کے شروع مین جو فرقے تہے یعنی سیرنتھینس اور کرپوکریٹینس اور سیرنتیانس ان فرقون نے عیسی
علیہ السلام کے سولی پر چڑہائی جانیکا انکار کیا ہی دیکہو ایرنیئس صاحب نی اپنی کتاب کی پہلی جلد کے
پہلے باب کے تیئیسوین صفحہ مین ذکر کیا ہی اور فوٹیئس گواہی دیتا ہی کہ اوسنے دیکہا پطرس یوحنا اندریاس
توما س اور پولس کا رسالۃ الاعمال اور برنباس کی انجیل جسمین عیسی علیہ السلام کے سولی دیجانیکا انکار
ہی تالنٹ نا فرینس کی کتاب کا ستروان صفحہ دیکہو سید منصور علی صاحب دہلوی نے ان تین
فرقون کا نام یون لکہا ہی باسلیڈیس اور سرنتہی اور کار پوکراتی اور چوتہا فرقہ دوسیتی
اور پانچوان فرقہ گنا ستی لکہا ہی پادری گاڈفری لکہتا ہی کہ برنباس کی انجیل تاریخ کا یورپ مین بہت
بڑا رواج تہا اوسمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی متواتر پیش خبری ہی ڈاکتر ویسٹ کہتا ہی کہ اوسمین
مسلمانون نے دخل کیا ہی پادری گاڈفری کہتا ہی کہ اس انجیل کو بہت سی عیسائیون نے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بہت پہلے مانا ہی اسکی وجہ معلوم نہین ہوسکتی کہ علم کی سرسبزی پر رومی
پادریون نے کوئی پرانی انجیل لکہی ہوئی زبان یونانی اور عبرانی اور سریانی اور کالڈیک مین یونان
اور سریا وغیرہ بیشمار عیسائی دکہاتا ہون سے ایکسے ہی پیش نہکی جسمین وہ عبارتین ہون جن مسلمانون

کیطرف سے وحی ہوکر مین پادریون سے کہتا ہون کہ اس انجیل کی ایک بہی لکہی ہوئی جلد ایسی نکال دین
جسمین یہہ عبارتین نہووین یہہ جلدین پورب کی ملک مین بہت رائج ہین جہان عیسائی خانقاہین کثرت
سے ہین اور اونمین وہ جلدین ابہی ضرور ہونگی اگرچہ ان بوجہہ کہ غارت کردی گئین ہون جاننا چاہیے کہ وہ
شخص جو حضرت عیسی علیہ السلام کے بدلے سولی دیا گیا وہ کون تہا اسمین اختلاف ہو رہا ہے اس کی کتاب
سے ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودا آپکی بدلے سولی دیا گیا جو یہودیون کے ساتہہ گرفتار کروانیکو لیکر آیا
تہا مگر ہم محمدیون کی کتابون مین دوسری روایت بہی ہے ابن کثیر محدث نے اپنی تفسیر مین ابن ابی حاتم
کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ ابن ابی حاتم فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا احمد ابن سنان نے کہ ہمسے فرمایا ابو معاویہ
نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ منہال ابن عمرو سے وہ سعید ابن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
فرمایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کون ایسا ہے کہ اوسپر میری شباہت ڈالدی جاوے اور وہ میری
جگہہ پر قتل کیا جاوے اور وہ میرے ساتہہ میرے درجہ مین ہوگا تب ایک جوان جو سب مین کم سن تہا
اوٹہا آپنی فرمایا بیٹہہ جا پہر آپنے وہی لفظ فرمائی پہر وہی جوان اوٹہا آپنے فرمایا بیٹہہ پہر آپنے وہی بات
فرمائی پہر وہی جوان اوٹہا اور بولا مین ہون آپنے فرمایا تو وہی ہے تب حضرت عیسی علیہ السلام کی
شباہت اوسپر ڈالدی گئی اور حضرت عیسی علیہ السلام آسمان کیطرف اوٹہالئی گئی اور یہودی لوگ
آپکی تلاش مین آئی اور اوس شخص کو پکڑا اور اوسکو قتل کیا پہر اوسکو سولی پر چڑہایا یہہ اسناد صحیح ہے
اور نسائی نے اسکو ابو کریب سے روایت کیا ہے وہ ابو معاویہ سے اور اسی طرح بہت سی اگلے لوگون نے
ذکر کیا ہے کہ آپنی اون سے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہے کہ اوسپر میرے شباہت ڈالدی جاوی اور وہ میرے
جگہہ پر قتل کیا جاوے اور جنت مین میرا وہ رفیق ہوگا ابن جریر نے فرمایا کہ ہمسی کہا ابن حمید نے کہ
ہمسے کہا سلمہ نے وہ ابن اسحاق سے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی بارہ حواریون سے کہا پہر بارہ
حواریون کے نام لکہی ہین پہر لکہا ہے کہ ابن اسحاق کہتے ہین کہ مجہسے جو ذکر کیا گیا ہے اوسمین یہہ بہی ہے کہ اون
مین ایک مرد تہا اوسکا نام سرجس تہا اور وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے سوا تیرہ مرد تہی ابن اسحاق
نے کہا کہ ایک مرد نصرانی جو مسلمان ہوگیا تہا اوسنے مجہسے کہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو جب اللہ کی
طرف سے یہہ وحی آئی کہ مین تجہکو اپنی طرف اوٹہا لونگا آپنے فرمایا اے گروہ حواریون کے تم مین سے کون
یہہ بات چاہتا ہے کہ جنت مین میرا رفیق ہو اور وہ ان لوگون کے سامنے صورت مین میری طرح کا ہوکے

اور وہ اوسکو میری جگہہ پر قتل کرین سرجس نے کہا مین ہون آپنے فرمایا کہ تو میری جگہہ مین بیٹھہ جا وہ وہان
بیٹھہ گیا اور حضرت عیسی علیہ السلام اوٹھا لئی گئی وہ لوگ اوس شخص پر داخل ہوئی اور اوسکو پکڑا اور
سولی پر چڑہایا وہی تہا جسکو اونہون نے سولی پر چڑہایا اور اونکی سامنی اوسکی صورت آپکی سی ہو گئی اور
وہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کو نہین پہچانتی تھے اونہون نے لیوڈس زکریا یوطا کو تیس درم دیئی
کہ وہ اونکو تبلا دی اور آپکو پہنوا دی اوسنی کہا جب تم اونکی پاس داخل ہو تو مین اونکو چومونگا وہ
وہی ہین جنکو مین چومون تم اونکو پکڑلیجیو جب وہ لوگ داخل ہوئی حضرت عیسی علیہ السلام اوٹھا لئی
جاچکی تھے اوسنی سرجس کو آپکی صورت مین دیکھا اور اوسکو شک نہین تہی کہ یہی عیسی علیہ السلام ہین اوسی
جہک کر اوسکو چوما اونلوگون نے اوس شخص کو پکڑا اور سولی پر چڑہایا پہر یوڈس زکریا یوطا اپنی کئی پر
شرمندہ ہوا اور ایک رسی سے اپنا گلا گہونٹ ڈالا اور اپنی تئین مار ڈالا اور نصارا مین ایک شخص نے
یون کہا ہی کہ یوڈس زکریا یوطا وہی ہے جسکی صورت آپکے مشابہ ہو گئی اوسیکو اونہون نے سولی چڑہایا
اور وہ کہتا رہا کہ مین وہ نہین ہون مین وہ ہون جسنی تمکو راہ بتائی سو اللہ جانے کہ ان باتون مین
سے کون سے بات ٹہیک ہی اور ٹہیک بات یہہ ہی کہ جب آپ اوٹہا لئی گئی جب آپ تینتیس برس کے تہی تمام
ہوا بیان ابن کثیر کی تفسیر کا یہہ یوڈس زکریا یوطا وہی ہے جسکا نام انجیل والون نے یہودا اسکریوطی
لکہا ہی اگر پادری لوگ کہین کہ متی کے سولہوین باب کی اکیسوین آیت مین لکہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے خبر دی کہ مجہکو ضرور ہی کہ یروشالم مین جاؤن اور مارا جاؤن اور تیسرے دن جی اوٹہون تو اس سے
معلوم ہوا کہ خود آپ ہی قتل ہوئی اور تیسرے دن جی اوٹہی اسکا جواب یہہ ہی کہ متی کے چہبیسوین باب
مین یہہ بیان ہی کہ جس رات کو حضرت عیسی علیہ السلام اوس باغ مین تشریف لے گئی جو گتسمنی
کہلاتا تہا آپنے وہان تین بار نہایت عاجزی سے دعا مانگی کہ یا اللہ اگر ہو سکی تو یہہ پیالہ مجہسے گذر جاوے
لوقس کی انجیل مین ہے کہ آپ جان کنی کی حالت مین پہنچے ہوئی گڑگڑا کر دعا مانگتی تہی اور پسینا لہو
کی بوندکی مانند ہو کر زمین پر گرتا تہا اے پادریو حضرت عیسی علیہ السلام نے جو نہایت عاجزی اور
بیقراری سے دعا مانگی کہ یہہ پیالہ موت کا مجہسے ٹلجاوے تو ضرور آپکی دعا اللہ نے قبول کی اور
وہ مصیبت دوسرے شخص پر ٹل گئی یہہ ویسی بات ہی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی اڑتیسوین باب مین
لکہا ہی کہ حزقیا بادشاہ بیمار ہوا حضرت اشعیا علیہ السلام نے اوسکو خبر دی کہ اللہ فرماتا ہی کہ تو مر جائیگا

اپنی گہر کا بندوبست کر لی تب حزقیا بادشاہ نے زور رو کر دعا مانگی تب حضرت اشعیا علیہ السلام کو اللہ کا حکم اوترا
کہ اللہ فرماتا ہی مینے تیری دعا سنی مینے تیرے آنسو دیکہے مین تیری عمر پر پندرہ برس اور بڑہا دیتا ہون
ای پادریو حزقیا بادشاہ کی دعا اور آنسوؤن سے موت کی گہڑی اللہ نے ٹال دی پہر حضرت عیسیٰ ع
کی اس بیقراری کی دعا سے تمکو تعجب ہی کہ آپ پر سے موت کی گہڑی اللہ نے ٹال دی اور آپکو زندہ اوٹہا
لیا ان باتون مین غور کرو اور قرآن مجید پر ایمان لاؤ اللہ خبر دیتا ہی کہ یہودیون نے عیسیٰ کو قتل نہین کیا اور
سولی پر نہین چڑہایا اللہ نے آپکی سی صورت اونکی سامنی کر دی باقی رہی یہہ بات کہ آپکی بدلے کون
سولی پر چڑہایا گیا اسکا حال اللہ جانی مگر یہہ گمان جاتا ہی کہ وہی یہودا جو گرفتار کرنیکو آیا تہا اور متی کی انجیل
مین لکہا ہی کہ پہر وہ شرمندہ ہوا اور اوسنی اپنی تئین پہانسی دی کیا عجب ہی کہ وہ اوسیوقت شرمندہ ہوا
ہو اور آپنی فرمایا ہو کہ کون ایسا ہی جو میرے بدلے قتل ہونا قبول کرے اوس نے آپکی بدلے قتل ہونا قبول کیا ہو
یون سمجہنی مین دو نون روائتین موافق ہو جاتین ہین واللہ اعلم اب یہہ بیان ہے کہ حواریون پر
روح القدس کا ظہور ہوا اور حضرت شمعون نے توراۃ کی بشارت یاد دلائی اور
بے ایمان یہودیون نے اور بت پرستون نے عیسائیون پر بڑے بڑے ظلم کیے کتاب
لب التواریخ جو کلکتہ مین ۱۸۲۹ء مین پادریون نے چہاپی ہے اوسمین لکہا ہی کہ طیباریوس بادشاہ کے
اٹھارہوین برس حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا سے اوٹہالی گئی پہر طیباریوس کے بعد تین بادشاہ اور لکہی
ہین چوتہا کلادیس اور پانچوان نیرو لکہا ہی جناب لوقا کے رسالہ اعمال سے اور پادری ولیم میور کی تاریخ سے
جو ۱۸۶۳ء مین چہپی ہی نیرو کے وقت تک کا احوال لکہا جاتا ہی لوقا کے رسالہ اعمال کے سرے پر یہہ بیان ہی
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مصیبت اوٹہانے کے بعد بہت سی قوی دلیلون سے اپنے تئین زندہ ثابت
کیا اور اپنے نائبون کو چالیس دن تک دکہلائی دیتے رہے ایک دن گیارہ حواری ایک کوٹہی پر تہی حضرت
شمعون کی صلاح سے اونہون نے یہودا اسکریوطی کے بدلے متیاس کو بارہوان حواری ٹہرایا اور
عید پنتکوست کی دن یکایک آسمان سے آواز آئی جیسی بڑی آندہی چلی اور آگ کی سی جدی جدی زبانین
دکہلائی دین اور اونمین سے ہر ایک پر بیٹہین اور وے سب روح القدس سے بہر گئے اور غیر بولیان بولنی
لگی اور خداترس یہودی جو ہر قوم سے یروشلم مین آ رہے تہے اونہون نے [illegible]
سنا اوسوقت حضرت شمعون حواری نے اون سے وعظ بیان کیا [illegible]

اور عیسائی ہوئی پہر ایک دن حضرت شمعون اور یوحنا مسجد مین گئی ایک مرد جو جنم کا لنگڑا تہا اوسپر نگاہ کرکے فرمایا
کہ ہماری طرف دیکہہ عیسی مسیح ناصری کے نام سے اوٹھہ اور چل پہر اوسکا ہاتہہ پکڑکر اوٹہایا وہ چلنے لگا اور اللہ کی
تعریف کرتا ہوا مسجد مین گیا اور حضرت شمعون نے اوسوقت وعظ سنایا اوس وعظ مین یہہ بہی فرمایا کہ توبہ کرو
کہ تمہاری گناہ مٹاوے جاوین تاکہ اللہ کے حضور سے تازگی کے دن آوین اور وہ عیسی مسیح کو پہر بہیجے جسکی تمہارے
لئی آگے سے منادی ہوئی اور ضرور ہی کہ آسمان اوسکو لئی رہی اوسوقت تک کہ سب باتین جنکا خدا نے اپنے
پاک نبیون کی زبانی قدیم سے ذکر کیا اپنی حالت پر آوین کیونکہ موسی نے ہمارے باپ دادون سے کہا کہ
اللہ تمہارا خدا تمہارے بہائیون مین سے تمہارے لیے ایک نبی میری مانند اوٹھا دیگا اوسکی سنو سب باتون
مین جو وہ تمکو کہی اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اوس نبی کی نہ سنی قوم مین سے ہلاک کیا جاویگا اور سب نبیون نے
شموئیل سے لیکر پچہلون تک جتنون نے کلام کیا ان دنون کی خبر بہی دی ہے تم اون نبیون کی اولاد
اور اوس عہد کے فرزند ہو جو خدا نے ہمارے باپ دادون کے ساتہہ باندہا ہی جبکہ ابراہیم کو کہا کہ تیری اولاد
سے زمین کے سارے گہرانے برکت پاوین گے سو پہلی تمہارے لئی خدا نے اپنے بندے عیسی کو اوٹھایا اور
اوسکو بہیجا کہ تمہین یہہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اوسکی بدیون سے پہیرے اے محمدی بہائیو عبرانی انجیل جو بیروت
مین چہپی ہے اوسمین اس جگہہ پر عبد کا لفظ ہے یعنی اپنے بندے عیسی کو اوٹھایا پادریون نے اردو
ترجمہ مین بیٹے کا لفظ لکہدیا ہی اسیطرح یہہ لوگ لفظون کو بدل دیا کرتے ہین اے ایمان والو جناب شمعون ح
صاف فرماتے ہین کہ ضرور ہی کہ آسمان حضرت عیسی علیہ السلام کو لئی رہیگا اوسوقت تک کہ جن باتون کی
نبیون نے خبر دی ہے اون سب باتون کا ظہور ہوجاویگا اسکی بعد توراۃ کی بشارت یاد دلائی کہ اللہ
ایک پیغمبر کو بہیجیگا جو موسی کی مانند ہین اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ پہلی اون پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا
ظہور ہوگا اونکی بعد حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترین گے اور جب تک وہ نہ آوین گے تب تک
ضرور ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر رہین گے پادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہے
کہ وہ لوگ راہ دیکہتے تہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام پہر آئین گے اور اسرائیلیون کی بادشاہت قائم کرینگے
اور سب دشمنون کو ہلاک کرینگے جسکا سب نبیون نے ذکر کیا ہی اے ایمان والو اگر یہہ مطلب ہوتا کہ وہ
پیغمبر جو مانند موسی کے دشمنون کو ہلاک کرینگے وہ خود حضرت عیسی ہین دوبارہ اوترکر دشمنون کو
ہلاک کرینگی اگر یہہ مطلب ہوتا تو جناب شمعون یون فرماتے کہ وہ ضرور آسمان سے اوترین گے اور سب

خبرون کا ظہور ہوگا وہ تو فرماتے ہین کہ ضرور آسمان اونکو لیئے رہیگا یہانتک کہ ان سب خبرون کا ظہور
ہو جائیگا پہر فرمایا کہ اسنے پہلے اپنے بندے عیسی کو بہیجا پہلے کا لفظ صاف بول رہا ہی کہ پہلے اسنے عیسی
کو بہیجا پہر دوسرے پیغمبر کو بہیجیگا جنکی خبر سب نبیون نے دی ہے جناب شمعون اس وعظ مین قیامت
کی بہی خبر دیتے تہے یہودیون کا وہ فرقہ جو صدوقی کہلاتے تہے اور قیامت کی منکر تہے اوس فرقے کے لوگ
اونپر چڑہ آئی اور شمعون اور یوحنا کو پکڑ لیا اور دوسرے دن تک قید رکہا مگر اوس وعظ کے سننے سے الکلون
پانچ ہزار آدمی ایمان لائی دوسرے دن بے ایمان یہودیون نے جمع ہو کر پوچہا کہ تبلاؤ تمنے کس قدرت
اور کس نام سے یہہ کام کیا یعنے لنگڑے کو کسکا نام لیکر اچہا کیا جناب شمعون نے صاف فرمایا کہ عیسی مسیح
کے نام سے یہہ شخص تمہارے سامنے چنگا کہڑا ہے یہودیون نے اونکو بہت دہمکایا کہ خبردار اس نام کو
زبان سے مت نکالیو شمعون اور یوحنا بولے کہ ہم اللہ کا حکم مانینگے اور تمہاری بات نمانینگے تب یہودیون
نے اونکو چہوڑ دیا تب عیسائیون نے جمع ہو کر اللہ کیطرف آواز بلند کی اور کہا یا اللہ تو ہی خدا ہے جس نے
آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچہہ جو اونمین ہی پیدا کیا یا اللہ اپنے بندون کو یہہ عنایت کر کہ
وہ کمال دلیری سے تیرا کلام سناوین جبکہ تو اپنا ہاتہہ چنگا کرنیکو پہیلاوے اور تیرے پاک بندے عیسی کے
نام سے نشانیان اور کرامتین ظاہر ہون جب وہ دعا مانگ چکے وہ مکان جہان جمع تہے لرزا اور سب
روح القدس سے بہر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سنانے لگے عبرانی انجیل مین یہان بہی عبدا کا لفظ
ہے یعنے تیرے پاک بندے عیسی کے نام سے پادریون نے اردو ترجمہ مین بیٹے کا لفظ لکہدیا حواریون سے
بڑے بڑی کرامتین ظاہر ہوتی تہین یہودیون نے اونکو قید مین ڈالا رات کو اللہ کے فرشتے نے قید خانے کے
دروازے کہولدئے اور کہا جاؤ مسجد مین کہڑے ہو کر وعظ کہو اونہون نے صبح کو مسجد مین وعظ کہا
یہودیون نے پہر اونکو پکڑا اور دہمکایا اونہون نے جواب دیا کہ اللہ کا حکم آدمیون کے حکم سے زیادہ
ماننا چاہئے یہودیون نے اونکو کوڑے مارے اور حکم کیا کہ عیسی کے نام پر بات نکرنا اور اونکو چہوڑ دیا وہ چلے
گئے اور خوش ہوئے کہ اوسکے نام کے لئے بیحرمت ہونیکے لائق ٹہرے وہ ہر روز مسجد مین اور گہر گہر وعظ
کہتے تہے اللہ کا کلام پہیلا اور کاہنون کا یعنے مسجد بیت المقدس کی امامون کا بڑا گروہ ایمان کا تابع
ہوا استیفان ایک مرد عیسائی تہے جن سے بڑی بڑی کرامتین ظاہر ہوتی تہین بعضے یہودیون نے
اون سے بحث کی جب بحث مین ہار گئے تب اونہون نے جہوٹے گواہ کہڑے کئے اونہون نے گواہی دی

کہ ہمنے اس شخص سے سنا کہ یہہ حضرت موسی علیہ السلام کو اور اللہ تعالی کو اور مسجد بیت المقدس کو برا کہتا ہی
جو لوگ عدالت مین بیٹہے تہے اونکو استیفان کا چہرہ فرشتے کا سا چہرہ نظر آیا استیفان نے عدالت
کے دربار مین سب یہودیون کو وعظ سنایا اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت داؤد اور
حضرت سلیمان کا ذکر کیا پہر حضرت عیسی کی تعریف کی پہر آسمان کیطرف دیکہا اور فرمایا دیکہو مین آسمان کو کہلا ہوا
دیکہتا ہون اور آدم کے بیٹے کو یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالی کی داہنی طرف کہڑا دیکہتا
ہون یہہ بیان یہودیون نے اپنے کان بند کر لیے اور سب ملکر دوڑے اور شہر سے باہر نکال کر
استیفان پر پتہراؤ کیا اور گواہون نے اپنے کپڑے پولوس جوان کے پاس رکہدیے استیفان گہٹنے
ٹیک کر بڑے آواز سے پکارا اے خدا یہہ گناہ اونپر ثابت مت کر یہہ کہکر سو گیے اور پولوس اونکے قتل
پر راضی تہا اوس دن یروشالم کے عیسائیون پر بڑا ظلم ہوا عیسائی لوگ یروشالم کو چہوڑ کر یہودیہ
اور سامریہ کے شہرون مین ہر طرف چلے گئے دیندارون نے استیفان کو دفن کیا اور پولوس
عیسائیون پر بڑا ظلم کرتا تہا وہ ایک یہودی جلاوطن بنیامین کے فرقے کا اور شہر طرسوس کا رہنے والا تہا طرسوس ولایت روم
یعنے ایشیا کوچک ملک قیلیقیہ کا شہر تہا پولوس عیسائیون کو ایسا تباہ کرتا تہا کہ گہر گہر گہسکر مردون
اور عورتون کو گہسیٹ کر قید مین ڈالتا تہا چہبیسوین باب مین یہہ بہی ہے کہ جب عیسائی قتل
کیے جاتے تہے پولوس حامی بہرتا تہا اوسنے یہودی سردارون کو خط اور پروانے دمشق کے یہودی
سردارون کے نام پر لیے تہے اور دمشق کیطرف چلا تہا کہ اگر وہان عیسائیون کو پاؤنگا باندہکر یروشالم
مین لاؤنگا وہ رستے مین جب دمشق کے قریب پہونچا ایکا ایک آسمان سے نور اوسکے آس پاس
چمکا وہ زمین پر گر پڑا اور اوسنے ایک آواز سنی کہ اے پولوس تو مجکو کیون ستاتا ہی پولوس بولا
تو کون ہی آواز آئی کہ مین عیسی ہون جسی تو ستاتا ہی یہہ بولا اے خداوند تو کیا چاہتا ہی مین کیا
کرون فرمایا اوٹہ اور شہر مین جا اور جو تجہی کرنا ضرور ہی تجہی کہا جائیگا جو لوگ اوسکے ساتہ تہے
حیران کہڑے رہگئے کہ آواز سنتے تہے پر کسیکو نہین دیکہتے تہے پولوس زمین پر سے اوٹہا پر اپنے
آنکہین کہولکر کسیکو نہ دیکہا لوگ اوسکا ہاتہہ پکڑ کے اوسکو دمشق مین لے گئے اور وہ تین دن تک دیکہہ
نہ سکا اور نہ کہاتا اور نہ پیتا تہا دمشق مین ایک عیسائی تہے اونکا نام حنانیاہ تہا اون سے حضرت
عیسی علیہ السلام نے خواب مین فرمایا کہ پولوس پاس جا کہ وہ قومون اور بادشاہون اور

اسرائیلیون کے آگے میرا نام ظاہر کرنیکا ایک چنا ہوا وسیلہ ہی حنانیاہ نے آکر پولوس پر ہاتھ رکھی اور فرمایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے مجکو بہیجا ہی کہ تو پہر بینائی پاوے اور روح القدس سے بہرجاوے اسی وقت اونکی آنکھون سے کچہہ چہلکا سا گر پڑا اور اونکی آنکھین پہر دیکہنی لگین پولوس عیسائی ہوئی اور دمشق مین عیسائیون کے ساتھہ اونہون نے وعظ کہنا شروع کیا دمشق کے یہودیون کو گہیرا دیا یہودیون نے اونکی قتل کی تدبیر باندہی پولوس یروشلم مین چلا آیا یہان عیسائی وعظ سنایا کرتے تہے اور یونانی یہودیون سے بہی بحث کرتے تہے اون لوگون نے اونکی قتل کی تدبیر باندہی عیسائی لوگ اونکو قیصریہ مین لے گئی عیسائیون نے یہودیہ اور جلیل اور سامریہ مین ایمان پہیلایا جو عیسائی پولوس کے ظلم سے اور شہرون مین پہیل گئی تہے اونہون نے ہر شہر مین وعظ کہنا شروع کیا فیلیوس حواری سامریہ کے ایک شہر مین پہونچا اونکی کرامتین دیکہکر بہت لوگ ایمان لائی ایک جادوگر جسکا نام شمعون تہا وہ ایمان لایا حضرت شمعون حواری نے ملک شام کے ایک شہر مین جو یافہ کہلاتا تہا اللہ کے حکم سے ایک مری ہوئی عورت کو جلا دیا یافہ مین آپکا شہرہ ہوا بہت لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائی قیصریہ مین قرنیلیوس ایک شخص دیندار خدا پرست رومی صوبہ دار تہا اوسکو فرشتے نے بشارت دی کہ تو شمعون کو بلا او سنے حضرت شمعون کو بلا بہیجا جناب شمعون کو بہی بشارت ہوئی وہ قیصریہ مین تشریف لے گئی قرنیلیوس اپنے سب رشتہ دارون اور دلی دوستون کو جمع کرکے آپکی راہ دیکہہ رہا تہا جناب شمعون نے وعظ کہنا شروع کیا جو لوگ وعظ سن رہی تہے اونپر روح القدس اوترا اور وہ ایماندار لوگ جو ختنہ کئی ہوئے تہے اور حضرت شمعون کے ساتھہ تہے حیران ہوئے کہ غیر قومون پر بہی روح القدس کی بخشش جاری ہوئی کیونکہ اونہون نے سنا کہ وہ لوگ کئی زبانون مین بول رہی تہے اور اللہ کے تعریف کر رہے تہے اونکی حیران ہونیکا یہہ باعث تہا حضرت عیسی علیہ السلام نے فقط اپنی اسرائیلی قوم کو انجیل سنائی تہی اور ابہی تک حواریون نے بہی فقط اسرائیلیون کو وعظ سنایا تہا اور قومون کا کوئی شخص عیسائی نہین ہوا تہا اسرائیلی لوگ غیر قومون سے بہت پرہیز رکہتی تہے غیر قومون کے ساتھہ کہانے سے اونکو بہت پرہیز تہا قرنیلیوس اسرائیلیون سے نہین تہا وہ اور اوسکی قوم کے لوگ ایمان لائی اور اونپر روح القدس یعنے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا

فیض اور سایہ ظاہر ہوا اس سے وہ لوگ حیران ہوئی کہ جب حضرت شمعون یروشالم مین آئی تو ختنہ
والون نے اونسے بحث کی کہ تم بے ختنہ لوگون کے پاس گئی اور اونکی ساتہہ کہایا حضرت شمعون نے سارا
احوال بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ جب اللہ نے اونکو وہ نعمت دی جیسی ہمکو دی تو مین کون تہا کہ
اللہ کو روک سکتا لوگ چپ ہو رہی اور اللہ کی تعریف کرکے کہا کہ بیشک اللہ نے غیر قومون کو بہی
زندگی کے لئی توبہ بخشی ہے اے محمدی بہائیو اللہ تعالی کا دستور ہی کہ جو نیا معاملہ منظور ہوتا ہی پہلے
اللہ تعالی اوسکا ایک نمونہ دکہلاتا ہی پہلے یہہ نمونہ دکہلایا کہ اسرائیلیون کو سوا اور قومون پر روح القدس
کا فیض اوتارا پہر پانچ سو برس بعد خود روح القدس کو یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اسرائیلیون
سے باہر دوسری قوم مین عرب کے ملک مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا پیغام پہونچانیکو
اور قرآن سنانے کو بہیجا ساری قومون مین روح القدس کا فیض پہیلا دیا پہر لکہا ہی کہ جو لوگ استفنان
کی شہادت کے بعد یروشالم سے چلے گئی تہے وہ ملک شام اور آس پاس کے شہرون مین فقط یہودیون
کو انجیل سناتے تہے لیکن اب اس سال مین یعنے سنہ [illegible] عیسوی مین اون مین سے کئی شخص انطاکیہ
مین پہونچی انطاکیہ ایک بڑا شہر ہی یروشالم سے ایک سو تینتیس کوس کے قریب اور ملک شام کے
اوتر کونے پر ہے وہان پہونچکر یونانیون سے حضرت عیسی علیہ السلام کے باتین کین بہت سے یونانی
لوگ ایمان لائی انطاکیہ مین عیسائیون کا بڑا مجمع ہوا برنباس اور پولوس انطاکیہ مین آئے اور
مرقس جو انجیل کا لکہنے والا تہا اوسکو بہی لائی سنہ [illegible] عیسوی مین ہیرودیس بادشاہ نے عیسائیون
کے ستانے پر کمر باندہی یوحنا کے بہائی یعقوب کو تلوار سے مار ڈالا اور جب دیکہا کہ یہودی اس
بات مین خوش ہوئے تو حضرت شمعون کو قیدخانہ مین ڈالکر چار پہرے مقرر کئے حضرت شمعون
پاس فرشتہ آیا اور اونکو جگایا زنجیرین اونکی ہاتہون سے گر پڑین فرشتہ نے کہا میرے ساتہہ چل
وہ اوسکی ساتہہ جب لوہی کے پہاٹک تک پہونچی وہ آپ سے آپ کہل گیا حضرت شمعون مریم
کے گہر پہونچی جو مرقس کی مان تہی پہر وہ قیصریہ مین جا رہے اور ہیرودیس مر گیا پادری اسکاٹ
کی اردو تفسیر کا بیان ہے کہ ایک ہیرودیس وہ تہا جسکی حکومت کے اخیر مین حضرت عیسی علیہ السلام
پیدا ہوئی دوسرا ہیرودیس انتپاس تہا یہہ اوسکا بیٹا تہا اسی نے حضرت یحیی علیہ السلام کو شہید
کیا تیسرا ہیرودیس اگرپا ہے جسکا یہان ذکر ہے اسوقت مین بادشاہت غایوس بادشاہ کی تہی

عیسکا نائب ہیرودیس تہا ابن اثیر رح نے تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ یوحنا حواری کے بہائی یعقوب حواری
کو غایوس بادشاہ نے قتل کیا اور بہی بہت عیسائیون کو قتل کیا پہر لکہا ہے کہ قلودیوس بادشاہ کی وقت
مین شمعون الصفا قید کی گئی پہر قید سے چہوٹے اور انطاکیہ کو گئی اور لوگون کو عیسائی دین کیطرف
بلایا پہر رومیہ کیطرف گئی اور وہان کے لوگون کو عیسائی دین کیطرف بلایا وہان کے بادشاہ کی
بیوے نے دین قبول کیا اور بیت المقدس کیطرف آئی لوقا کے رسالہ اعمال اور پادری ولیم میور
کی تاریخ کا بیان ہے کہ انطاکیہ مین بعضے کامل عیسائیونکو روح القدس سے اشارہ ہوا کہ برنباس
اور پولوس کو ایک خاص کام کے لیے الگ کرو اونہون نے اون دونون کو رخصت کیا وہ روانہ
ہوکر قبرس کو گئی جو ایک بڑا ٹاپو رومی دریا مین انطاکیہ کے نزدیک ہی یہودیون کو وعظ سناتے سناتے
پافس ٹاپو کے صدر شہر مین پہونچی وہان کے رومی عامل سرجیوس پولوس نے چاہا کہ اللہ کا کلام
سنے ایک یہودی جادوگر نے اوسکو روکا پولوس کے بد دعا سے وہ اندہا ہوگیا تب وہ عامل ایمان
لایا تب وہ ٹاپو چہوڑکر ایشیا کوچک یعنی ولایت روم کیطرف گئی پہر اونہون نے ایشیا کوچک مین دوسری
انطاکیہ تک سیر کی اوسکے بڑے بڑے شہرون مین انجیل کی منادی کی یہہ دوسرا انطاکیہ ولایت
روم اور صوبہ فسدیہ مین ہے پولوس نے وہان عبادت خانہ مین وعظ فرمایا ایماندار لوگ بہت
خوش ہوئے دوسرے وعظ مین قریب سارے شہر کے لوگ جمع ہوئے بے ایمان یہودی یہہ
مجمع دیکہکر ڈاہ سے بہرہ گئی اور کفر بکنے لگے تب پولوس نے بت پرستون کو وعظ سنایا وہ لوگ یہہ
کلام کو سنکر خوش ہوئے اور جتنکی قسمت مین ایمان تہا ایمان لائے اور اللہ کا کلام تمام ملک مین
پہیل گیا اور یہودیون نے شہر کے رئیسون کو ابہارا اور پولوس اور برنباس پر فساد اوٹہایا
اور اونہین اپنی سرحدون سے نکال دیا وہ اقونیوم مین آئے وہان وعظ کہا بہت سے یہودی
اور یونانی ایمان لائی پر بے ایمان یہودیون نے غیر قومون کے دلکو ابہارا اور بدگمان کردیا
مگر وہ بہت دنون تک وہان رہے اور وعظ کہتی رہے جب غیر قومون اور یہودیون نے ملکر
ہنگامہ برپا کیا کہ اونکو بے عزت کرین اور اونپر پتہراو کرین تب وہ لقاونیہ کے شہرون لسطرہ
اور دربی اور اونکی گرد نواح مین گئی وہان پولوس نے ایک جنم کے لنگڑے کو اللہ کے حکم سے
اچہا کردیا وہان کے بت پرست بولی یہہ دیوتے ہین آدمی کے بہیس مین ہمپر اوترے ہین بت پرست

لوگ بیل اور پہولون کے ہار لائی کہ اونکی لیئے قربانی کرین پولوس اور برنباس نے اپنے کپڑے پہاڑکے
او کہا یہہ کیا کرتے ہو ہم بہی آدمی ہین اور تمہین خوشخبری دیتے ہین کہ تم ان سے کنارہ کرو زندہ
خدا کیطرف رجوع کرو جسنے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھہ اونمین ہے بنایا یہہ کہکر بڑے
مشکل سے اون لوگون کو اپنی اوپر قربانی چڑہانے سے روکا پہر بے ایمان یہودی انطاکیہ اور اقونیوم
سے آئی اور پولوس پر پتھراؤ کیا اور یہہ سمجھی کہ وہ مرگیا اونکو شہر کے باہر گہسیٹ لے گئی جب
عیسائی لوگ اونکی آس پاس جمع ہوئے وہ اوٹھکر شہر مین آئے پہر دربی مین جاکر وعظ کہا
بہت لوگ ایمان لائی پولوس روم کے بیچون بیچ گذر کے اوسکی تمام ملک اور بڑے بڑے شہرون
مین گشت کرکے یونانی دریا کے کنارے تک شہر تروآس مین پہنچے وہان اونکو لوقا ملے کہ اوسکی بعد وہ
پولوس کے ساتھہ رہے اور پولوس روح القدس کے اشارے سے پار جاکر مقدونیہ مین گئے
جو یونان کے اوتر طرف ایک بڑی ولایت ہی اور اب فرنگی ترکستان او مقدونیہ کہلاتا ہی اور شہر قسطنطنیہ
کے اوس طرف ہی پولوس پہلے فیلپی مین آئی جو مقدونیہ کے اوس صوبہ کا پہلا شہر اور رومیون کی
بستی ہی وہان ایک عورت اپنی گہرانے سمیت ایمان لائی وہان کے لوگ پولوس اور سیلاس کو پکڑ
کے بازار مین حاکمون کے پاس کہینچ لے چلے رئیسون نے اونکو بہت مارا اور قیدخانہ مین ڈالا آدھی
رات کو زلزلہ آیا قیدخانہ کی نیو ہل گئی دروازے کہل گئی سب کی بیڑیان گر پڑین قیدخانہ کا داروغہ
اپنی لوگون سمیت ایمان لایا پہر وہ تسلونیقی مین آئی جہان یہودیون کا عبادت خانہ تہا بعض
یہودی ایمان لائی اور بہت سے یونانی مرد اور عورت ایمان لائی پر بے ایمان یہودیون نے
کئی شریر آدمیون کو ساتہہ لیکر بہیڑ لگاکر ہنگامہ کردیا اور کئی عیسائیون کو شہر کے رئیسون
پاس کہینچ لے گئے رئیسون نے ضمانت لیکر چہوڑدیا پولوس اور سیلاس بریہ مین آئی یہودیون
کے عبادت خانہ مین گئی بہت یہودی اور یونانی مرد اور عورت ایمان لائی تسلونیقی کے
یہودیون کو خبر پہنچی وہ یہان بہی آن پڑے تب عیسائی لوگ پولوس کو اتینی مین لائی یہہ
شہر علم اور حکمت اور فیلسوفی مین بہت مشہور تہا اکثر یونانی حکیم اور فیلسوف اس شہر
کے تہی پولوس نے اس شہر کو بتون سے بہرا ہوا دیکہا پولوس کا جی جل گیا وہان وعظ سنایا
کچہہ لوگ ایمان لائی پہر پولوس قرنت مین آئی جو ایک بڑا شہر خوش اور آباد شہر اتینی کے

پچہم طرف ہی وہان پولوس نے وعظ سنایا یہودی کفر بکنے لگے پہر پولوس نے غیر قوم یونانیون وغیرہ کو انجیل
سنائی بہت لوگ بت پرستی چہوڑ کر ایمان لائی پولوس ڈیڑہ برس قرنت مین رہے اور اللہ کا
کلام سکہلاتے رہے پہر پولوس عیسائیون سے رخصت ہو کر جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہوئے اور
افسس مین پہونچی وہان سے قیصریہ مین اوترکر یروشالم مین آئی اور عیسائیون کو سلام کہکر انطاکیہ
مین آئی اٹہلون سن چہپن عیسوی مین پولوس نے تیسرا سفر شروع کیا پہلے ایشیائے کوچک کے گشت
گشت کرکے دوبارہ افسس مین آئی کہ وہ یونانی دریا کے کنارے بڑے بڑے بڑی کرامتین
پولوس سے ہوتی تہین کوچک ایشیا کے سب ملکون کے باشندون نے کیا یہودی کیا یونانی حضرت
عیسی علیہ السلام کا کلام سنا جو اوس شہر مین بکثرت آتی جاتی تہے اور حضرت عیسی علیہ السلام
کا نام مشہور ہوا اور بہتون نے اون لوگون مین سے جو ایمان لائی تہے اپنی کامون کا اقرار
کیا اور بہت جادوگرون نے اپنی کتابین اکہٹی کرکے سب لوگون کے آگے جلادین اور اونکی قیمت کا حساب
کیا تو پچاس ہزار روپیہ تہی ایک سنار ارتمس کا بت خانہ چاندی سے بناتا تہا اور اوس پیشہ
والون کو بہت کما دیتا تہا اوسنے سبکو جمع کرکے کہا کہ فقط افسس نہین بلکہ تمام آسیا مین اسی
پولوس نے بہت لوگون کو بہکا دیا وہ کہتا ہی کہ یہہ جو ہاتہ کے بنائی ہین خدا نہین ہین بڑی دیبی
ارتمس کا بت خانہ ناچیز ہو جائیگا جسکو تمام آسیا اور ساری دنیا پوجتی ہی اوسکی قدر جاتی رہیگی
تمام شہر مین ہنگامہ ہوا شہر کے ایک سردار نے ہنگامہ کو ٹہنڈا کر دیا پولوس مقدونیہ اور
یونان کے ملکون کا دورہ کرکے عیسائیون کو تسلی اور ہدایت دیکی پہر پلٹ کر ملک شام قیصریہ
شہر مین پہونچی پہر یروشالم مین پہونچی عیسائی لوگ خوش ہوئی مگر بے ایمان یہودیون نے
اٹہلون سن ساٹہہ عیسوی مین اونپر بہت بڑا بلوا کیا اونکو ہیکل مین یعنے مسجد بیت المقدس
مین دیکہکر یہودی چلائی کہ ای اسرائیلی مردو مدد کرو یہہ وہی آدمی ہی جو سبکو ہر جگہہ ہر قوم کے
برخلاف اور شریعت کے برخلاف اور اس مقام کے برخلاف سکہلاتا ہی اور علاوہ اوسکی یونانیون
کو بہی مسجد مین لایا اور اس پاک مقام کو ناپاک کیا فائدہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت
مین حکم تہا کہ اسرائیلیون کے سوا غیر قومون کے لوگ ایمان لاوین تو بہی عبادت خانہ مین نہ
آوین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت مین یہہ قیدین نہ تہین یہودیون نے اس

نئی شریعت کو بنانا ناکہ حضرت عیسی کو اور عیسائیون کو ہر طرح ستایا ہے لکہا ہی کہ سارے شہر مین
بلوا ہوا اور لوگ دوڑکر جمع ہوئی رومی فوج کا صوبہ دار فوج لیکر آیا اور پولوس کو قلعہ مین لے گیا
پولوس نے صوبہ دار سے اذن لیکر قلعہ کی سیڑہی پر کہڑے ہوکر عبرانی بولی مین یہودیون کو وعظ
سنایا اور یہہ بیان فرمایا کہ دیکہو پہلے مین بہی کٹا یہودی تہا مینے حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکہا اور
آپکا معجزہ دیکہا تب مین عیسائی ہوا پہر مین یروشالم مین آیا مسجد مین دعا مانگ رہا تہا کہ مین بیہوش
ہوگیا اور مینے حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکہا آپنی مجکو غیر قومون کے پاس بہیجا یہہ سنکر بے ایمان یہود
چلائی کہ اسکو زمین پر سے اوٹہا ڈال کہ اسکا جیتا رہنا مناسب نہین صوبہ دار نے اونکو قلعہ مین بہیجا
اور صبح کو حکم کیا کہ سردار کاہن یعنے مسجد بیت المقدس کے امام اور اونکی ساری عدالت جمع ہو
اور پولوس کو اونکی بیچ مین کہڑا کیا پولوس نے دیکہا کہ یہودیون مین بعضی صدوقی اور بعضی
فریسی ہین پولوس پکارا کہ اے بہائیو مین فریسی اور فریسی کا بیٹا ہون مینے قیامت کی خبر دی تہی
اسباعث سی مجپر الزام ہوتا ہی جب اوسنی یہہ کہا فریسیون اور صدوقیون مین تکرار ہوئی صدوقی
کہتی تہے کہ قیامت نہین اور نہ فرشتہ ہی نہ روح ہی پر فریسی دونون کا اقرار کرتے تہے فریسی بولی کہ ہم
اس آدمی مین کچہہ برائی نہین پاتے اگر کسی روح یا فرشتے نے اس سے کلام کیا ہو تو ہم خدا
سی نہ لڑین صوبہ دار نے پولوس کو قلعہ مین داخل کیا رات کو حضرت عیسی علیہ السلام نے پولوس کو
بشارت دی جب دن ہوا چالیس اور کئی یہودیون نے قسم کہائی کہ جب تک ہم پولوس کو قتل
نہ کرینگی نہ کچہہ کہاوینگی نہ پیوینگی صوبہ دار کو یہہ خبر پہونچی اوسنی پولوس کو چپکے سے رات کو قیصریہ مین
فیلکس حاکم پاس بہیجدیا یہودی بہی وہان پہونچی اور فیلکس حاکم سے فریاد کی اور کہا کہ یہہ مرد
بڑا فسادی ہی سارے دنیا کے یہودیون مین فساد پہیلاتا ہی اور ناصریون کی یعنے عیسائیون
کی بدعت کا پیشوا ہی اوسنی مسجد کے ناپاک کرنیکا ہی ارادہ کیا پولوس نے حاکم سے کہا کہ جس راہ
کو یہہ لوگ بدعت کہتی ہین اوسی سے مین اللہ کی بندگی کرتا ہون اور سب کچہہ جو توریت میں اور
نبیون کی کتابون مین لکہا ہی یقین جانتا ہون اور قیامت کا قائل ہون اسباعث سی
مجپر نالش ہوتی ہی فیلکس نے پولوس کو آرام سے رکہا وسکی بیوی یہودن تہی اوسکی صلاح تہا کہ پولوس
کو بلا بہیجا اور عیسائی دین کی باتین سنین وہ اکثر پولوس کو بلاتا تہا اور گفتگو کرتا تہا اسطرح دو

دو برس گذرے فیلکس کی جگہہ پر فسطس حاکم ہوا فسطس یروشالم مین گیا یہودیون نے اوس سے پولوس
کی نالش کی فسطس قیصریہ مین آیا اور پولوس کی باتین سنکر اونکو روم کے بادشاہ پاس روم مین بہیجا
وہان اونپر کچہہ سختی نہین ہوئی دو برس وہان کرائی کے گہر مین رہے اور یہودیون اور رومیون کو عیسائی
شریعت کا وعظ سناتے تہے اس عرصے مین اونہون نے کئی خط ایشیا اور مقدونیہ والی عیسائیون کو
لکہے اون خطون سے ثابت ہوتا ہی کہ پولوس نے روم سے چہوٹکر پہر ملک شام اور ولایت روم اور مقدونیہ
اور یونان اور شاید ہسپانیہ یعنی ملک اندلس کی بہی گشت کر کے دو برس تک وعظ سنایا آخر نیرو
بادشاہ کے ظلم سے انگلون سن سرسٹھہ مین روم مین قتل کئی گئی ابن اثیر رح نے لکہا ہی کہ نیرو کی بادشاہت
کے آخر مین بطرس اور پولس شہر رومیہ مین قتل کئے گئی اور اون دونون کو سولی پر چڑہایا پادری
ولیم میور لکہتا ہی کہ مشہور ہی کہ اندریاس حواری نے تاتار کے ملک مین اور ترکستان کیطرف اور
تہوما حواری نے خراسان اور ہندوستان اور ملیبار مین اور یہودا حواری نے ارمنیہ اور آذربیجان
مین اور برتولما حواری نے ہندوستان مین اور فیلبوس حواری نے شام اور روم کے چند ملکون
مین اور شمعون حواری نے مصر اور افریقہ کے اوتر طرف انجیل کی منادی کر کے بہتون کو ایمان مین
داخل کیا محمد ابن اسحاق رح نے سیرت مین لکہا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسی
علیہ السلام نے جن لوگون کو نزدیک جگہہ پر بہیجا اونہون نے مان لیا اور جنکو دور جگہہ پر بہیجا اونپر
بہاری معلوم ہوا عیسی علیہ السلام نے اللہ سے شکایت کی تو جن لوگون پر بہاری معلوم ہوا تہا
وہ اوس قوم کی بولی بولنی لگی جنکی طرف وہ بہیجی گئی ابن اسحاق نے کہا کہ جن لوگون کو عیسی علیہ السلام
نے زمین مین بہیجا تہا حواریون مین سے اور اون کے تابعون مین سے جو اونکی بعد تہے وہ یہہ ہین بطرس حواری
اور اونکی ساتہہ بولس تہا اور بولس تابعون مین سے ہین حواریون مین سے نہین ہین اونکو رومیہ
کی طرف بہیجا اور اندراس اور متا کو اوس زمین کیطرف بہیجا جہان کے لوگ آدمیون کو کہا جاتی ہین
اور توماس کو زمین بابل کیطرف بہیجا جو پورب کی زمین مین سے ہے اور فیلبس کو قرطاجنہ کیطرف
بہیجا اور وہ افریقیہ ہی اور یحنس کو افسوس کیطرف بہیجا یہہ بستی اون جوانون کی ہے جو غار والے
ہین اور یعقوب کو اوراشلم کیطرف بہیجا اور وہ ایلیا ہی بستی بیت المقدس کی اور ابن ثلما کو عربیہ
کیطرف بہیجا اور وہ زمین حجاز کی ہی اور شمعون کو زمین بربر کیطرف بہیجا اور یہودا بولس کی جگہہ پر کردیا گیا

ور وہ حواریوں میں بھی نہین تھا اس بیان سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام جب دنیا سے اوٹھہ لیے گئے
تھے یہہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ آپ حواریون کو دکھلائی دی اور اونکو ہر ملک مین بہیجا جیسا متی اور مرقس
نے لکھا ہے کہ آپنے اون سے فرمایا کہ سب قومون کو شاگرد کرو اور تمام دنیا مین ہر ایک مخلوق کے سامنے
انجیل کی منادی کرو پادری مریک کشف الآثار مین لکھتا ہے کہ متی اور توماس اور یعقوب اور متہیوس
اور مرقوس اور لوقس الگ الگ ملکون مین نئی نئی طرح پر قتل ہوئی امام طبرانی نے معجم کبیر مین اور اسحاق
نے حضرت معاذ رض تک سند پونچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار رہو چکی اسلام
کی گہومنی والی ہے سو تم کتاب کی یعنے قرآن کے ساتھ گھومتے رہو جدہر وہ گہومے خبردار رہو کتاب
اور حاکم اب جدا ہو جاوینگے تم کتاب کو مت چھوڑیو خبردار رہو اب تم پر وہ حاکم ہونگے جو اپنے لیے وہ حکم
دینگے جو تمہارے لیے نہین دینگے پھر اگر تم اونکا کہنا نمانوگے وہ تمسے لڑینگے اور اگر اونکا کہنا مانوگے
وہ تمکو بہکاوینگے لوگ بولے اے اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہم کیا کرین فرمایا جیسا کہ مریم کے بیٹے
عیسی کے ساتھہ والون نے کیا آرون سے چیرے گئے اور سولیون پر چڑہائی گئی اللہ کی بندگی مین
مرنا اوس جینے سے بہتر ہے جو اللہ کی نافرمانی مین ہو پادری ولیم میور اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ حضرت
عیسی علیہ السلام کسوقت مین اور اونکے بعد ایک عرصے تک روم کی تمام سلطنت مین بلکہ یہودیوں کے
ملک کی سوا تمام دنیا مین بت پرستی پہیلی ہوئی تھے اور یہان تک لوگ اللہ سے غافل تھے کہ بادشاہون
کو معبود اور دیوتا سمجھکر اونکی صورت بنا کر سجدہ کیا کرتے تھے روم کی صدر مجلس اور خود بادشاہ مذہب
کی باتون کا بندوبست کیا کرتا تہا اور یہہ کہ کون کون بت اور دیوتاؤن کی پوجا کرنا واجب اور
جائز ہے رومی لوگ غیر ملک کی دیوتاؤن اور پوجا کی رسمون سے کچھ عداوت نہین رکھتے تھے کیونکہ
وہ اونکے ہم جنس تھے لیکن اونہون نے عیسائیون سے بیر باندہا عیسائیون نے چاہا کہ سب لوگ
حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوین اور بت پوجنا چھوڑ دین جب کسیکو سرکار روم کی قسم دیجاتی
تھی تو ساتھہ ہی اوسکی سلطنت کی دیوتاؤن اور بادشاہ کی مورت کو بھی پوجنا ضرور ہوتا تھا جب
عیسائی یہہ بات نہ کرتے تو روم کے حاکم اسکو ہٹ دہرمی سمجھتے اور اونکو سزا دیتے جسقدر عیسائی
اس بات سے زیادہ انکار کرتے اوسقدر اونپر زیادہ سختی کی جاتی بت پرستون کی کچھ تدبیر نہ چلی
تو عیسائیون کا قتل کرنا شروع کیا اگر کوئی بادشاہ کم ظلم کرتا تو اوسکی نائب بہت ظلم کرتے بلکہ عوام

لوگ بھی عیسائیون کو اپنی ٹھٹھا کرون کا دشمن جانکر ہر طرح کی بری باتین اور جھوٹی خبرین اونکی حق
مین پھیلاتی اور جب کال اور وبا یا کوئی آفت آتی تو سب لوگ غل مچاتے کہ یہہ بات عیسائیون کی
شامت سے ہوئی ٹھٹھا کرنے اون سے ناخوش اور غصہ ہو کر ہمارے اوپر یہہ مصیبت بھیجی ہی اون کو
شیرون کے سامنے ڈالدو اور ایسی ایسی باتین کہکر عیسائیون کو قتل کرتے یہودی بھی لوگون کو
عیسائیون پر چڑھالاتی عیسائیون نے کسی شہر مین پناہ نپائی جہان جاتی تھے عذاب پاتی تھے
بعضی منکر ہو جاتی تھے کہ ہم عیسائی نہین ہین اور بعضی حضرت عیسی علیہ السلام کی محبت مین
مرنا قبول کرتے کتنی کو ریچھون سے اور کتنی آگ سے اور کتنی تلوار سے یا سولی پر چڑہ کر شہادت پاتی کبھی
شکنجے مین کھینچے جاتی اور اونکی ہاتھہ پاؤن اوکھیڑے جاتی اور کوئی مصیبت نہ تھی جو عیسائیون پر
نہ ہوتی تھی اور وہ دم نکلتی نکلتی اللہ تعالی کی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی تعریفین کرتے جاتی تھے
پہلی مصیبت جو حضرت عیسی علیہ السلام کے تینتیس برس بعد واقع ہوئی اوسکا بیان طاسطس نے
اپنی تاریخون مین کیا ہی طاسطس رومی بت پرست اوسی زمانہ کا ہی اوسکی کتابین اب تک مشہور
ہین اوسمین یہہ لکھا ہی کہ ایسی آگ روم کے شہر مین لگی کہ محلی کے محلی جلکر خاک ہو گئی اور بہت آدمی
ہلاک ہوئی اوسوقت مین نیرو نام بادشاہ تہا نہت ظالم تہا سو روم کے لوگون نے اوسپر یہہ تہمت
لی کہ اوسنی خود یہہ آگ لگائی اوسنی اس چرچے کی موقوف کرنے کے لئے عیسائیون پر تہمت لگائی
جو کرستان کہلاتی تھے اس نام کا بانی کرستوس تہا کرستوس یونانی لفظ ہی مسیح کے معنی مین
طاسطس لکھتا ہی کہ پہلی وہ گرفتار ہوئی جنھون نے عیسائی ہونیکا اقرار کیا پھر اونکی نشان دینے
پر ہزارون آدمی سزا کے لائق ٹھیرے اور یہہ سزا فقط آگ لگانے کی باعث سے نہین تھی بلکہ اس
سبب سے کہ وہ تمام خلقت سے نفرت رکھتی تھے سو کھیل اور تماشی کیطرح مارے گئی اسطور پر کہ بعضی
جنگلی جانورون کی کھال مین ڈالکر کتون سے پھڑوائی گئی اور بعضی سولی پر چڑھائی گئی بعضی
رال وغیرہ لگاکر سرشام مشعل کیطرح جلائی گئی اس تماشی کے واسطے نیرو نے اپنی باغون کو
خالی کیا اور گھوڑ دوڑ کا کھیل دکھلا دیا اور خود رتھہ بان کی صورت بنکر بھیڑ مین مل گیا یا آپ ہی
رتھہ کو ہانکتا عیسائیون کی مصیبت پر لوگون کے دل مین رحم آیا طاسطس کے لکھنے سے عیسائیون
کی مصیبت کا حال خوب ظاہر ہی مشہور ہی کہ اس ظلم مین پولوس اور شمعون پطرس اور اونکی بیوی

فصل ہوئی اب بابل والون اور طیطس رومی کے ظلم کا اور شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کی دوسری ویرانی کا بیان

ہے محمد ابن اسحاق رحمہ جنہون نے بعضے صحابیون کو بھی دیکھا ہی اونکی کتاب سے امام محی السنۃ بغوی رحمہ تفسیر معالم التنزیل مین نقل کرتے ہین کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے اوٹھا لیا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو کافرون نے شہید کیا اللہ نے اونکی اوپر بابل کا ایک بادشاہ بھیجا اوسکا نام خردوس تھا وہ بادشاہ بابل کے لوگون کو لیکر آیا یہانتک کہ ملک شام مین داخل ہوا جب اوسنے ان لوگون پر غلبہ پایا اوسکے لشکر کا ایک سردار تھا جو بیور زازان کہلاتا تھا بادشاہ نے کہا مینے اپنے ٹھاکر کی قسم کہائی ہی کہ اگر مین بیت المقدس والون پر قابو پاؤن تو بیشک اونکو قتل کرونگا یہانتک کہ اونکا خون میرے لشکر کے بیچ مین بہکر پہونچے اوسنے اوس سردار کو حکم کیا کہ تو جا کر قتل کر سو وہ سردار بیت المقدس مین داخل ہوا اور جس مکان مین یہودی لوگ قربانیان کرتے تھے وہان کھڑا ہوا وہان دیکھا کہ ایک خون اوبل رہا ہی اوس خون کا حال یہودیون سے پوچھا اور کہا اے قوم اسرائیل یہہ خون کیون جوش مین ہے مجکو اسکی خبر دو وہ بولے یہہ خون ایک قربانی کا ہی جو ہمنے چڑہائی تھے وہ قبول نہوئی اس باعث سے خون جوش کر رہا ہی وہ بولا تمنے مجھسے سچ نہین کہا اوس سردار نے اوس خون کے اوپر سات سو اور ستر مرد اونکی رئیسون مین سے ذبح کئے پہر بہی وہ خون نہ تہما پہر اوسنے سات سو لڑکے اونکے لڑکون مین سے اوس خون پر ذبح کئے پہر بہی وہ خون نہ تہما پہر اوسنے سات ہزار بوڑہے اور عورتین اوس خون پر ذبح کین پہر بہی وہ خون نہ تہما اوسنے کہا اے قوم اسرائیل تم مجھسے سچ کہو اور اپنے رب کے حکم پر صبر کرو اگر سچ نہ کہوگے تو مین سب کو قتل کرونگا تب یہودیون نے کہا یہہ خون ایک نبی کا خون ہے جو ہمکو بہت کامون سے منع کرتے تھے جن کامون پر اللہ کا غضب ہی اگر ہم اونکا کہنا مانتے تو ہمارے لیے بہت بہتر تہا اور وہ ہمکو تمہارے آنیکی اور اس مصیبت کی خبر دیتے تھے سو ہمنے اونکو سچا نجانا اور اونکو قتل کیا سو یہہ اونکا خون ہی وہ سردار بولا اونکا کیا نام تہا وہ بولے یحییٰ بیٹے زکریا کے وہ بولا اب تمنے مجھسے سچ کہا ایسی ہی باتون کا تمہارے رب نے تمسے بدلہ لیا وہ سردار سجدہ مین گر پڑا اور لوگون سے کہا شہر کے دروازے بند کردو اور خردوس کے لشکر کے جتنے لوگ یہان ہین سبکو نکالدو اوسنے فقط قوم

سرائیل کو رہنی دیا اپنے لشکر والون کو نکال دیا اور بولا اے یحیی بیٹے زکریا کے میرا اور آپکا رب جانتا ہی جو آپکی قوم پر آپکی باعث سے گذرا اور اون مین کے اتنی قتل ہوئی سو اپنی رب کے حکم سے اس خون کو تہامئی نہین تو مین آپکی قوم مین کسیکو باقی نہین رکہونگا تب الله کے حکم سے وہ خون تہمگیا اور اوس سردار نے قتل کرنا موقوف کیا اور کہا کہ مین ایمان لایا اوس دین پر جسپر اسرائیلی لوگ ایمان لائی ہین اور مینی یقین کیا کہ الله کے سوا کوئی مالک نہین اور اسرائیلیون سے کہا کہ خردوس نے مجکو حکم کیا ہی کہ تمکو یہانتک قتل کرون کہ تمہارا خون اوسکی لشکر کے بیچ مین پہونچی اور مین اوسکی برخلاف نہین کرسکتا وہ بولی جو تجکو حکم ہوا ہی سو توکر اوس نے کہا ایک خندق کہودو خندق کہودی گئی اور گہوڑے اور خچر اور گدہی اور اونٹ اور گائین اور بکریان ذبح ہوئین یہانتک کہ خون لشکر تک پہونچا اور بادشاہ نے کہلا بہیجا کہ قتل موقوف کر پہر خردوس بابل کیطرف چلا گیا پہر یہودیون کی حکومت اسکی بعد قائم نہوئی اور ملک شام کی حکومت رومیون اور یونانیون نے لے لی مگر یہہ کہ کچہہ اسرائیلی لوگون کی پہر کثرت ہوئی اور اونکی ریاست بیت المقدس اور اوسکی اطراف مین رہی مگر اون مین بادشاہت نہ تہی جب اونہون نے پہر شرارت کے کام کئی پہر الله نے اونپر ططیوس رومی کو غالب کردیا اوسنی اونکی شہر اوجاڑ دئی اور وہان سے اونکو نکال دیا اور الله نے یہودیون سے بادشاہت اور ریاست چہین لی اور اونپر ذلت ڈال دے جو یہودی ہے وہ کسیکا تابعدار ہے اور محصول دیتا ہی اور بیت المقدس حضرت عمر رض کے وقت تک ویران رہا پہر حضرت عمر رض کے حکم سے مسلمانون نے اوسکو آباد کیا تمام ہوا بیان معالم التنزیل کا یہہ قصہ بابل کے بادشاہ کا ابن اثیر جزری رحہ نے بہی ابن اسحاق کی کتاب سے نقل کیا ہی اور بادشاہ کا نام جودرس لکہا ہی اور جہان اون بادشاہون کا ذکر کیا ہی جو حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کے بعد بابل کے حاکم تہی وہان لکہا ہے کہ علم والون نے اسمین اختلاف کیا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد عراق کا بادشاہ کون ہوا اور وہ گروہ بادشاہون کا جو ملک بابل کے حاکم ہوئی تہے یعنی ہر شہر مین ایک جدا بادشاہ تہا وہ بادشاہ کتنی تہے ہشام ابن کلبی وغیرہ نے لکہا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد بلاقس سلیقیس بادشاہ ہوا پہر انطیخس بادشاہ ہوا جسنے شہر انطاکیہ بنایا پہر لکہا ہے کہ انہین بادشاہون کے قبضہ مین کوفہ کا ضلع چون برس رہا پہر اشک جو دارا کی نسل مین تہا اوسمین اور انطیخس مین لڑائی ہوئی انطیخس مارا گیا اور اشک کوفہ کی ضلع کا حاکم

ہوا اور موصل سے رے اور اصفہان تک اوسکی حکومت تھی اوسکی بعد اوسکا بیٹا ساپور بادشاہ ہوا
پھر ساپور کے بعد جودرزا شکان بادشاہ ہوا وہی ہے جو اسرائیلیون سے دوسری بار لڑا جب
اونھون نے حضرت یحیی علیہ السلام کو شہید کیا لب التواریخ جو سکندر فریزر ٹیلر کی جمع کی ہوئی
ہی اور اردو مین ترجمہ ہوا کلکتہ مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ یہودی لوگ چھوٹی چھوٹی
باتون پر بغاوت پر کمر باندھتی تھے نیرو نے وسپاشین کو روانہ کیا کہ اونکو اطاعت مین لاوے
جون ہی اوس نے چاہا کہ یروشالم کو گھیر لیوے روم مین اوسکی بلاہٹ ہوئی کہ سلطنت
کی باگ اپنی ہاتھہ مین لاوے تب وہ چلا گیا اور اپنی بیٹے طیطس کو یروشالم کے گھیرنے کے لئے
بھیجا پادری پناکس نے تاریخ روم مین لکھا ہے کہ طیطس نے شہر کے گھیرنے کی پانچ دن بعد
شہر پناہ کی دوسری دیوار توڑ ڈالی اور گردنواح کی درخت کٹوا ڈالی بعد اسکی یوسیفس کو بھیجا
کہ یہودیون کو جاکر سمجھاوے یوسیفس یہودی نے اونکی سمجھانے مین بہت تقریرین اوٹھائین
اور اپنی سارے خوش بیانی خرچ کر ڈالی مگر یہودیون کو کچھہ اثر نہوا یعنے بادشاہ سے صلح کرنے پر
راضی نہوئی اور باغی ہونے سے اور سرکشی سے ہاتھہ نہ اوٹھایا فائدہ یہودیون کے دل مین
تو یہہ جم گیا تھا کہ ہم خدا پرست ہین اللہ ہمارے طرف ہے رومی بت پرست ہم پر غلبہ نکر سکینگے
یہہ نہ سمجھی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی دشمنی کی باعث سے اللہ کا غضب نازل ہو رہا
ہی پھر لکھا ہے کہ پانچ دن کے عرصہ مین فوج شہر کے اندر داخل ہوگئی اور کشت وخون کی
آگ بھڑکی اس مصیبت کا بیان یہود اور نصاری کی کتابون مین بہت لنبا ہے یہی یہودی
یوسیفس جو اس لڑائی مین موجود تھا اسنی اپنی کتاب مین اس مصیبت کا بہت کچھہ بیان
لکھا ہی متی کے انجیل کے چوبیسوین باب مین حضرت عیسی علیہ السلام نے جب اس ویرانی
کی خبر دی تھی پہلے فرمایا تھا کہ بہوتیرے میرے نام پر آوینگے اور کہینگے مین مسیح ہون
اور بہتون کو گمراہ کرینگی اور قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھینگی اور کال اور
وبائین اور جگہہ جگہہ زلزلے ہونگی اور بہت جھوٹی نبی اوٹھینگے اور بہتون کو گمراہ کرینگے
پادری اسکاٹ انجیل مرقس کی اردو تفسیر مین لکھتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی
بارہ برس بعد ایک مصری نے نبی ہونیکا دعوی کیا اوسکی تیس ہزار آدمی تابع ہوئے

اوسکا ذکر رسالہ اعمال کے اکیسوین باب کی اڑتیسوین آیت مین ہے کہ اوس مصری نے فساد اوٹھاکر
چار ہزار ڈاکوؤن کو جنگل مین لیگیا تھودا اس ایک جھوٹے آدمی نے مسیح ہونیکا دعوی کیا جسکا
ذکر یوسیفس تاریخ جاننے والے نے اسطرح پر کیا ہے کہ یہودیون مین سے بہتون کو گمراہ کیا فلکس
حاکم کے علاقے مین نیرو بادشاہ کے وقت مین ایسے مکارون کی اتنی کثرت ہوئی کہ روز کوئی نکوئی
پکڑا جاتا تھا اور قتل ہوتا تھا جھوٹے عیسائیون مین سے دوستھیس نے کہا کہ مین وہی نبی یعنے
مسیح ہون جسکی موسی نے پیش خبری دی تھی اور ہگسیپس نے لکھا ہے کہ اکثر جھوٹے مسیح آگئے پادری
مریک کشف الآثار مین یوسیفس کی تاریخ سے نقل کرتا ہے کہ اس مصیبت سے پہلے یہودیون مین
آپس مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین قیصریہ شہر مین یہودیون اور صوریون مین بادشاہت
کی بابت لڑائی ہوئی ملک شام کے ہر ہر شہر مین دو لشکر ہو گئے اور بہت لوگ قتل ہوئے اور
اسکندریہ مین اکٹھے پچاس ہزار آدمی اور دمشق مین دس ہزار آدمی قتل ہوئے اور رومیون
کے ملک اٹالی مین دو برس کے اندر چار حاکم قتل ہوئے قلودیوس کی بادشاہت مین کئی بار
قحط پڑا اور یہودیہ کے ملک مین برسون تلک بڑا قحط پڑا رہا اوسکی اب طاعون یعنے بہوڑے
کی وبا آئی اسی بادشاہ کے وقت مین شہر روم ایمیہ اور قریت کی ٹاپو مین بھونچال پڑے اور
نیرو کی بادشاہت مین کمپنیہ اور لادیکیہ مین زلزلہ آیا اور شہر ہیرپلیس اور کلسی زلزلے سے ویران
ہوئے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ اس زمانہ مین شہر روم مین دو مرتبہ زلزلہ آیا اور یروشالم
مین بھی سخت زلزلے بڑے زور شور سے بجلی اور گرج اور بھاری آندھی کے ساتھ آئے یوسیفس
لکھتا ہے کہ جب وسپاشیان سردار نے ارادہ اون شہرون کا کیا حضرت عیسی علیہ السلام کے
سب لوگ شہر پلہ کیطرف بھاگ گئے اور یہودی ہر طرف سے یروشالم مین جمع ہوئے تھے تا کہ عید
فسح ادا کرین اور یہہ عید مصر کے ظلم سے نجات پانیکی یادگاری تھی ابھی باہر کے دشمن نہین آئے
تھے کہ آپس مین لڑائی اوٹھ کھڑی ہوئی ہزارون آدمی اپنے بھائیون کے ہاتھون قتل ہوئے
اور دیوانہ پن سے اپنی خوراک کو جلا ڈالا اور یہودیون نے رومیون سے صلح کی کوئی شرط قبول
نکی اور شہر سے کسیلو بھاگنی ندیا رومیون کے آٹھ ہزار کے لشکر نے اونکو گھیر لیا اور لوگونکو قتل
کیا اور بستیہ مین آگ لگادی یہودی اس حال کو دیکھکر بلند آواز سے چلائی اور تین دس ہزار

قتل ہوئی اور چہ ہزار مسجد مین آگ سے جل گئی رومیون نے بہتون کو قتل کیا پہر تلوار کو میان مین کر لیا
اور گہرون مین آگ لگا دی شہر مین ہر جگہہ پر آگ لگی اور ہر طرف شعلی بلند ہوئی اور یروشالم مین
ٹیلی ٹیلی ہوگئی اور مسجد کا پہاڑ اونچا جنگل ہوگیا یروشالم مین اوسکی آس پاس پانچ مہینی کی مدت
مین دشمنون سے اور قحط اور وبا سے گیارہ لاکہہ آدمی ضائع ہوئی یوسی فس لکہتا ہی کہ جس طرح سے
یہودیون پر ایسا عذاب آیا کہ کسی پر نہ آیا ہو ویسا ہی اونہون نے گناہ بہی ویسی ہی کئی جو کسی نے نہ کیے
ہون طیطس رومی نے حکم کیا کہ سارا شہر جڑ سے اوکہیڑ اجاوے اوسکی لوگون نے مسجد کو اور
قربانی کے مقام کو اور شہر کی دیوارون کو نیو سے گرا دیا اور اوندہا کر دیا اسلئی کہ یہودیون نے جو
خزانے گاڑ رکہی تہے وہ مل جاوین فقط تین برج اور قلعی کی دیوار کا ایک حصہ شہر کی نشانی کے
لئی چہوڑ دیا بعد اسکی ایک شخص جسکا نام ترنطیس روفس تہا اوسنی شہر کی جگہہ پر کہیتی کی یادرے
اسکاٹ انجیل کی اردو تفسیر مین لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جو فرمایا تہا کہ یہان
ایک پتہر پتہر پر نہ چہوٹیگا جو گرایا نجائیگا یہہ پیش خبری حرف بحرف پوری ہوئی تو بہی گویا یہہ
نشان یہودیون کے واسطے رہا کہ اونپر رحم ہوگا کچہہ تہا اوس مسجد کی جسکو حضرت سلیمان
علیہ السلام نے بنایا نیو مین چہوٹ گئی تہی یوسی فس کے لکہنی کے موافق شہر کی ویرانی سے اول
اور بعد تیرہ لاکہہ آدمی ضائع ہوئی اور ستانوے ہزار آدمی قید ہوکر غلامون کیطرح بیچی گئی رومیون
نے شہرون کو ویران کیا اور لوٹ لیا اور یہودیون کو ملک یہودیہ سی نکال دیا اور وہ سب
ملکون مین تتر بتر ہوگئی ساٹھہ برس کے قریب گذرے تہی کہ یہودی پہر جمع ہوکر رومیون سے
لڑنے آئی دو برس تک لڑے پانسو اور اسّی ہزار یہودی قتل ہوئی اور بڑی شکست کہا کر اپنی
ملک سے نکالے گئی اور اونکی پچاس مضبوط قلعہ ڈہا دی گئی اور شہر جلا دی گئی پادری ولیم میور
تاریخ کلیسیا مین لکہتا ہی کہ جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا تب بہت عیسائی یروشالم
مین پہر آئی اگرچہ مسجد اوسمین باقی نہین رہی تو بہی اوسکو پاک مقام جانتی تہے ای محمد کے
بہائیو یہہ وہ دوسرے ویرانی شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کی ہے جسکی خبر اللہ نے
بار بار حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین دی تہی پہر جب پہلی ویرانی بخت نصر کے ہاتہہ سے
ہوچکی تب پہر اس دوسری ویرانی کی خبر حضرت دانیال علیہ السلام کے نوین باب مین اور

حضرت زکریا علیہ السلام کے بیسوین باب مین اور متی کے انجیل کے چوبیسوین باب مین دی تھے اور عیسائیون سے فرمایا تھا کہ جب یروشالم پر فوجین آوین تم وہان سے بہاگ جائیو اس حکم کے موافق جسوقت وسپاشیان فوجین لیکر آیا اور اپنی بادشاہت کا بندوبست کرنیکے لئی پہر روم کیطرف پلٹ گیا اوسوقت عیسائی لوگ فرصت پاکر شہر پلّہ کیطرف چلے گئی بے ایمان یہودیون کو حضرت عیسیٰ اور عیسائیون کی دشمنی کی سزا مین اللہ نے بت پرستون کے ہاتہون قتل کروایا اونکا قتل ہونا بیشک ایمان والون کی خوشی کا مقام ہے مگر اوس پاک مسجد اور پاک شہر کی ویرانی کا ایمان والون کی روح پر پانسو برس صدمہ رہا آخر کو اللہ نے جناب رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اوس مسجد پر رحم کیا اور اوسکو بڑے رونق سے آباد کیا اس بڑی آبادی کی پیش خبریان جو پاک کتابون مین دی تہین اونکو پورا کیا لب التواریخ مین ہے کہ وسپاشیان نے عہد سلطنت مین طیطس کو شریک کیا اسکی بعد سن اوناسی عیسوے مین مرگیا پہر طیطس اپنے جلوس کے تیسرے سال مرگیا اوسکے بہائی دومشیان نے سن اکاسی عیسوے مین سلطنت پائی انتہی یہہ بیان ہے کہ دومشیان بڑا ظالم تہا اوسکی وقت مین لوگون کو آخر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار تہا لب التواریخ مین ہے کہ دومشیان بڑا ہی شریر اور بے مروت اور ظالم تہا سن چہیانوے عیسوی مین قتل کیا گیا پادری ولیم میور لکہتا ہی کہ اوسکی زمانہ مین بہت عیسائی قتل کئی گئی یا دور دور کے ٹاپوون مین قید کئی گئی دومشیان نے سنا کہ یہوداحواری کے دو نواسے ہین اور شاید پیچہے دریافت کیا کہ یہودی لوگ اور بادشاہ کی راہ دیکہہ رہی ہین اور عیسائی کہتی ہین کہ مسیح کی ایک روحانی بادشاہت ہوگی دومشیان نے دونون کو یعنے یہودیون کو اور عیسائیون کو بلایا اور عیسائیون سے پوچہا کہ جس بادشاہ کے آنیکی تم راہ دیکہتی ہو اوسکی کیسی بادشاہت ہوگی عیسائیون نے کہا اوسکی بادشاہت اس دنیا کی سے نہین بلکہ آسمانی اور روحانی ہے جب اس دنیا کا زمانہ پورا ہوگا وہ جلال مین آویگا یہہ سنکی بادشاہ نے اونکو چہوڑ دیا لیکن عیسائیون کے حق مین وہی سخت حکم جاری رہا اس جگہہ ولیم میور نے حاشیہ پر لکہا ہی کہ یہودی لوگ جنہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نمانا وہ دوسرے مسیح کا انتظار کرتے تہے اور جانتی تہے کہ اوسکی ایک دنیوی بادشاہت ہوگی اس سبب سی اکثر وقت باغی ہوتی تہے اس لئے رومیون کو شک

اور عداوت پیدا ہوتی تھی آئے محمدی بھائیو یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو ضد سے نہ مانا
مگر اونکو معلوم تھا کہ ابھی وہ مسیح یعنے وہ آخری پیغمبر باقی ہین جو حکومت اور بادشاہت کی ساتھہ
آوینگی اور بت پرستون کا سر توڑینگی عیسائیون نے اس بات کو صاف نہ کہا بلکہ یون کہا کہ اونکی
بادشاہت دنیا کی سے نہین بلکہ آسمانی اور روحانی ہے اونکا مطلب یہہ تھا کہ اونکی بادشاہت اللہ
کے حکم سے اور اونکا جہاد اللہ کی شریعت کے موافق ہوگا دنیا والون کیطرح اپنی جی کے چاہت کے
موافق نہوگا اس بات کو پردے مین کہکر اوس ظالم سے اپنی جان بچائی پادری ولیم میور لکھتا ہے
کہ یوحنا حواری کی کتاب مشاہدات اور تواریخون سے معلوم ہے کہ وہ ایشیا مین یعنے روم مین
رہے اور سات شہر کے عیسائیون کی اونہون نے خبرداری کی دومشیان بادشاہ کے ظلم سے سن
چورانوے یا پچانوے مین وہ ایک ویران ٹاپو مین قید کیے گئی اوس بادشاہ کے مرنیکے بعد روم
مین پلٹ کر افسس مین رہے اور چھیانوے برس کی عمر مین انتقال فرمایا باقی حواریون مین
اکثر شہید ہوئی اب جناب یوحنا رح کے کتاب مشاہدات سے محمدی بشارتون کا
بیان ہے یہہ کتاب انجیل شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے حضرت یوحنا کو اللہ تعالی نے ارواحون
کا اور فرشتون کا عالم دکھایا اونہون نے جو کچھہ دیکھا اس کتاب مین بیان فرمایا جناب یوحنا
سرے پر لکھتے ہین کہ عیسی مسیح کا مکاشفہ جو خدا نے اوسکو دیا تاکہ اپنی بندون کو وہ باتین جنکا
جلد ہونا ضرور ہے دکھلاوے اور اوسنی اوسکو اپنی فرشتے کی معرفت بھیجکر اپنی خادم یوحنا پر ظاہر
کیا اے ایمان والو حضرت یوحنا صاف فرماتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر یہہ احوال آیندہ
کا اللہ نے کھول دیا یعنے حضرت عیسی خدا نہین ہین جو خود بخود غیب جانتے ہون اور حضرت
عیسی نے اپنا فرشتہ بھیجکر اپنے خادم یوحنا پر یہہ احوال ظاہر کیا اور ایک معنی یہہ بھی ہوسکتی ہین کہ
اوس نے یعنے اللہ نے اپنی فرشتے کی یعنے پیغمبر عیسی کی معرفت یوحنا پر ظاہر کیا ان کتابون مین
ملاخ کا لفظ پیغمبر کے معنی مین بھی آیا ہے جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مین یوحنا تمہارا بھائی اور
مسیح کے دکھہ اور بادشاہت اور صبر مین تمہارا شریک خدا کے کلام اور عیسی مسیح کی گواہی
کے واسطے اوس ٹاپو مین تھا جو پتمس کہلاتا ہے اس لفظ کو عبرانی مین فطموس لکھا ہے فرماتے ہین
کہ مین خداوند کے دن روح مین آگیا اور مینی نرسنگی کی سی ایک آواز اپنی پیچھے سنی جو کہتی تھی

جو کچہہ تو دیکہتا ہے لکہہ اور مین نے موڑکر دیکہا تو سونے کے سات شمعدان دیکہے اور اون سات شمعدانون کے
بیچ ایک شخص انسان کے بیٹے کا سا دیکہا اوسکی آنکہین جیسی آگ کا شعلہ اور اوسکی داہنی ہاتہہ مین
سات ستارے اور اوسکے مونہہ سے دو دہاری تیز تلوار نکلتی ہے اور اوسکا چہرہ جیسے سورج اپنی
تیزی مین چمکتا ہے فائدہ انسان کا بیٹا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب انجیل پاک مین
بار بار ہو چکا ہی جناب یوحنا فرماتے ہین کہ پہر اونہون نے مجہسے فرمایا کہ یہہ سات ستارے سات
کلیسیائون کے فرشتے یعنے سردار پادری ہین اور سات شمعدان جو تو نے دیکہے سات کلیسیائین
ہین دوسرا باب افسس کے کلیسیا کے فرشتے کو یعنے وہان کی عیسائی جماعت کے سردار پادرے
کو لکہہ کہ وہ جو اپنے ہاتہہ مین سات ستارے رکہتا ہے اور سونے کے سات شمعدانون کے درمیان
پہرتا ہی یہہ کہتا ہی کہ مین تیرے کام اور تیری محنت اور تیرا صبر جانتا ہون مگر تجہسے مجہے کچہہ گلہ ہے
کہ تو نے اپنی اگلی محبت چہوڑ دی سو یاد کر کہ تو کہان سے گرا ہی اور توبہ کر اور اگلی کام کیا کر نہین تو
مین تجہ پر جلد آئونگا اگر تو توبہ نکرے تو مین تیرے شمعدان کو اوسکی جگہہ سے ہٹا دونگا پر تجہمین
ایک بات ہی کہ تو نقولائیون کے کامون سے عداوت رکہتا ہی جس سے مین بہی عداوت
رکہتا ہون جسکا کان ہی سنے کہ روح کلیسیائون سے کیا کہتی ہے مین اوسکو جو غالب ہوتا ہی
زندگی کے درخت سے پہل کہانے دونگا جو خدا کے فردوس کے بیچون بیچ ہے اے محمدی بہائیو
دیکہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے افسس والی عیسائی جماعت سے صاف فرمایا کہ اگر تو توبہ نکری
تو مین تیرے شمعدان کو یعنے تیری جماعت کو اوسکی جگہہ سے ہٹا دونگا اسکا صاف مطلب یہہ
ہی کہ تم اپنے شہر سے نکال دی جائوگے سو ان شہرون پر محمدی وقت مین جہاد ہوا اس خبر
کا صاف ظہور ہوا پادری ولیم میور نے حاشیہ پر لکہا ہی کہ چار پانچ سو برس گذرے ہین کہ
ترکون نے یعنے مسلمانون نے لشکرکشی کرکے اوس ملک کو قبضہ مین کر لیا افسس و برلا ذقیہ اور
سردس اب بالکل ویران ہی آسیا ان والو اس سے معلوم ہوا کہ جن محمدیون کی باعث سی
افسس ویران ہوا اون محمدی فوجون کی مدد کے لئے اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
آئی اور یہ اہی کو وہان سے نکال دیا پادری ایٹ اس کتاب کی تفسیر مین لکہتا ہی کہ نقولائی
ایک قسم کے بدعتی تہے وہ کہتی تہے کہ گناہ کا باعث شریعت ہی جب مسیح آیا اوسنے شریعت کو اوٹہا دیا

تو اب شریعت کے احکام توڑنے سے انسان گنہگار نہین ہوسکتا اس سبب سی وہ لوگ طرح طرح
کی بدی کیا کرتے تہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین اونسی دشمنی رکہتا ہون پہر فرمایا
کہ جو غالب ہوتا ہے اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ جو شخص اس شہر پر اور اس ملک پر غلبہ پاویگا
یعنے اوسکے امتی یہان حاکم ہون گے اور اوسکا دین یہان پہیلاوینگی تو وہ جو زندگی کا درخت فردوس
کے بیچون بیچ ہے اوسکا پہل مین اوس غالب کو کہانیکو دونگا یعنی اوس پہل کو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام جنت مین تحفہ کے طور پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانیکے لئے لاوین گے ترمذی
مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فردوس جنت مین سب سی اوپر ہی اور
اوسکی اوپر اللہ کا تخت ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین اور سمرنا کے کلیسیا کے فرشتے
کو یعنے عیسائی جماعت کے سردار پادرے کو لکہہ کہ مین تیرے کام اور مصیبت اور محتاجی کو جانتا
ہون پہر لکہا ہے کہ تم دس دن تک مصیبت اوٹہاؤگے پہر لکہا ہے کہ جو غالب ہوتا ہی دوسری
موت سے نقصان نہ اوٹہاویگا پادری الیٹ لکہتا ہے کہ اس خبر کے موافق سن ایک سو
چہیاسٹہ عیسوی مین دیوکلیشن جو روم کا بادشاہ تہا اوسکے وقت مین سمرنا کے عیسائیون پر
دس برس بڑی مصیبت رہی تہی پادری ولیم میور لکہتا ہی کہ سمرنا اب تک آباد ہے اور
اوسکے باشندون کی ایک چوتہائی یعنے چالیس ہزار نصرانی ہین معلوم ہوا کہ وہان ہم محمدیون
کی بہت کثرت ہے پہر فرمایا کہ جو غالب ہوتا ہی وہ دوسری موت سے نقصان نہ اوٹہاویگا یعنے
ایک بار مر کر پہر نہ مریگا یعنے مرنیکے بعد قبر مین اور قیامت مین اور جنت مین ہمیشہ نہایت عیش
اور آرام سے رہیگا پہر فرماتے ہین اور پرگمس کے کلیسیا کے فرشتہ کو یعنے سردار پادری کو لکہہ
کہ تو میرے نام کو تہامے رہتا ہے لیکن مجکو تجہسی کچہہ گلہ بہی ہے کہ تیرے یہان وہ ہین جو بلعام کی
تعلیم کو تہام رکہتی ہین جس نے بالاق کو سکہلایا کہ اسرائیلیون کے آگے ٹہوکر ڈالے تاکہ بتون کے
قربانیان کہاوین اور حرامکاری کرین اور تیرے یہان ایسی بہی ہین جو نقولائیون کی تعلیم تہام
رکہتی ہین جس سے مین عداوت رکہتا ہون توبہ کر نہین تو مین تجپر جلد آؤنگا اور مین اونکی
ساتہہ اپنی موہنہ کی تلوار سے لڑونگا جسکا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤن کو کیا کہتی ہی جو غالب
ہوتا ہے اوسکو پوشیدہ من کہانے دونگا اور مین اوسکو ایک سفید پتہر دونگا اور اوس پتہر پر ایک

نیا نام لکھا ہوا جسے اوسکے پانیوالے کے سوا کوئی نہین جانتا آے محمدی بہائیو دیکھو پہلے اونکی شکایت کی کہ بدکار لوگ تم مین موجود ہین یعنے تم اونکو روکتی نہین ہو پہر فرمایا کہ توبہ نکروگے تو مین تمپر جلد آؤنگا اور اپنی منہہ کی تلوار سے اونکی ساتہہ یعنے اونہین نقولائیون اور حرامکارون کے ساتہہ لڑونگا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروف مین لکھا ہی کہ پرگمس کو اب لوگ برگمو کہتے ہین پادری ولیم میور لکھتا ہی کہ پرگمس مین ایک چوتہائی یعنے تین ہزار نصرانی ہین معلوم ہوا کہ وہان بہی محمدیون کی بہت بڑی کثرت ہی حضرت عیسی علیہ السلام اپنے وعدے کے موافق اللہ کے حکم سے محمدیون کی مدد کو آئی اور اپنی منہہ کی تلوار سے جہوٹی عیسائیون کے ساتہہ لڑے مَنّ اوس چیز کا نام ہے جسکو حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین اللہ نے آسمان سے کہانیکے لئے برسایا تہا سکو حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین اوس غالب کو پوشیدہ مَنّ کہلاؤنگا یعنے بڑی بڑی باطن کی نعمتین اللہ کے عشق اور محبت کا مزہ جس سے روح اور دل کو نئی طرح کی زندگی ملے وہ اللہ کے حکم سے اوسکو دونگا اور ظاہر یون ہے کہ سفید پتہر اوس پتہر کو فرمایا جو کعبے شریف مین لگا ہوا ہی جب جنت سے آیا تہا تب وہ نہایت اوجلا اور سفید تہا اب آدمیون کی گناہون کے باعث سی سیاہ ہوگیا اور نیا نام اوس پتہر پر اسطرح لکھا ہے جسکو سوا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اونکی نائبون کے کوئی نہین دیکہتا سو فرماتے ہین کہ وہ پتہر اللہ کے حکم سے اوسکو دونگا کہ وہ اور اوسکے امت اوسکو چومے اور طرح طرح کا فیض اللہ کیطرف سے پاوین پہلا سا ہی بتا رکہا کہ آپ جانتی تہے کہ جہوٹی عیسائی اس پاک پتہر سے بے ادبیان کرینگے اور اوسکے چومنی کو بت پرستی ٹہراوینگے جاننا چاہئی کہ اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اور سب پیغمبرون کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار بنایا ہی سورہ آل عمران مین اللہ نے خبر دی ہے کہ اللہ نے سب نبیون سے اقرار لیا تہا کہ جب تمکو کتاب اور حکمت دون پہر تمہارے پاس ایک پیغامبر آوے جو تمہاری پاس والی کتاب کو سچا بتاوے تو تم ضرور اوسپر ایمان لائیو اور اوسکی مدد کیجیو اون سب نے اقرار کیا اللہ نے فرمایا تم گواہ رہیو مین بہی تمہارے ساتہہ گواہ ہون سورہ تحریم مین فرمایا فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ

اللہ وہی مددگار ہے محمد کا اور جبریل اور اچھے ایمان والے مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ نے درمنثور
مین لکھا ہے کہ امام عبد الرزاق او عبد ابن حمید اور ابن المنذر نے قتادہ تک سند پہونچائی کہ اونھون نے
فرمایا کہ اللہ جو فرماتا ہے کہ اچھے ایمان والے وہ نبی لوگ ہین اور سعید ابن منصور اور عبد ابن حمید
اور ابن منذر نے علا ابن زیاد تک سند پہونچائی اونھون نے کہا کہ اللہ جو فرماتا ہے کہ اچھے
ایمان والے وہ نبی لوگ ہین معلوم ہوا کہ اللہ نے حضرت جبرئیل کو اور سب نبیون کو حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار کیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین اور تواطیرہ
کے کلیسیا کی فرشتہ کو لکھنے سے دار یا پادری کو یون لکھہ کہ مین تیرے اعمال اور محبت اور خدمت
اور ایمان اور تیرا صبر جانتا ہون پھر بہت نصیحتون کے بعد یون ہے کہ تمھین اور تواطیرہ کے
باقی لوگون کو یہہ کہتا ہون کہ مین اور کچھہ بوجھہ تمپر نہ ڈالونگا مگر جو تم پاس ہے اوسکو تھامے رہو
جب تک کہ مین نہ آؤن اور وہ جو غالب ہوتا ہے اور میرے کامون کو آخر تک حفظ کرتا ہے
مین اوسکو قومون پر اختیار دونگا اور وہ لوہے کے عصا سے اون پر حکومت کریگا کہ وہ کمہار
کے برتنون کی مانند چکناچور ہوجاوین جیسے مینے بھی اپنے باپ سے پایا ہے اور مین اوسکو
صبح کا ستارہ دونگا جسکا کان ہے سنے کہ روح کلیسیاؤن سے کیا کہتی ہے اے امت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم یہان جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین آؤن یہہ اوس آنیکا
ذکر ہے جو محمدی فوجون کی مدد کے لئے آپ اللہ کے حکم سے آئیگی یہہ جو فرمایا کہ تمپر کچھہ اور بوجھہ
نہ ڈالونگا یعنے اور کوئی نیا حکم نہین دونگا یہی حکم انجیل کے جو تمھارے پاس ہین اوس وقت
تک قائم رہو جب تک کہ مین اوس پیغمبر غالب کے ساتھہ آؤن جو میرے کامون کو آخر تک
یاد رکھیگا مین اوسکو قومون پر اختیار دونگا اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ اوسکی شریعت
کا تابع ہونا سب قومونپر فرض ہوگا تم بھی اوسکے تابع ہوجائیو اور وہ لوہے کے عصا سے قومون
پر حکومت کریگا اور بے ایمانون کو قتل کریگا یہہ زبور کی دوسری سورت کی آیت یاد دلائی کہ
یہہ آیت جسکی حق مین ہے وہ ابھی نہین آیا ہے آگے بڑھکر آویگا اور اوسکی ساتھہ مین بھی
آؤنگا پھر فرمایا کہ جیسے مینے بھی اپنے باپ سے پایا ہے یعنے یہہ فیض سب مینے اللہ سے پایا ہے
دیکھو جہان جہان غالب کا لفظ ہے سب کا مطلب یہان صاف کھل گیا معلوم ہوا کہ یہہ

ایسی زبردست بادشاہ کی خبر ہی جو سب قومون پر غالب ہوگا اور وہ دین کا بہی بادشاہ ہوگا کیونکہ
اوسکی حق مین صاف فرمایا ہی کہ وہ بہشت کا پہل کہائیگا یہہ بشارت سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور کسی کی نہین ہو سکتی پادری الیٹ لکہتا ہی کہ اسکا مطلب یہہ ہی کہ جو شخص شیطان
پر غالب ہوگا وہ اوسوقت حکومت پاویگا جب حضرت عیسیٰ آسمان سے اوترینگی ای پادریو
آئندہ زمانے کی راہ مت دیکہو یہہ سب نشانیان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین پادری
الیٹ لکہتا ہی کہ تواطیرہ آج تک آباد ہی تاریخ بیت المقدس مین ہے کہ یہہ شہر ان دنون مین ایک
حصار کہلاتا ہی پادری ولیم میور لکہتا ہی کہ وہان اٹہلون ہزار آدمی اب نصرانی ہین معلوم ہوا
کہ وہان محمدیون کی بہت کثرت ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے محمدیون کی مدد
کو آئی اور محمدی شریعت کو وہان پہیلادیا یہہ جو فرمایا کہ مین اوسکو صبح کا ستارہ دونگا پادری
الیٹ لکہتا ہی کہ صبح کا ستارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہی اور مطلب یہہ ہی کہ وہ شخص
مجہہ مین سے حصہ پاویگا یعنے میری نجات اور وراثت اور شرکت روحانی سے فیضیاب
ہوگا ای ایمان والو بیشک جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیغمبری
کے وارث اور روحانی فیض مین شریک ہین پادریون کی عقل پر بڑا افسوس ہی کہ اس بات
کو نہین سمجہتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو آپنی آنیکا وعدہ کیا اور اوسکی ساتہ ہی ایک
دوسرے غالب شخص کی سلطنت کا وعدہ کیا یہہ صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور محمدیون کی مدد کے لیے آنیکا وعدہ ہے اسکو نہین سمجہتی مگر اس بات کے قائل ہین کہ جب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد روم کے بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا اور شہر
یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو ویران کیا اوسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام معاذاللہ بت پرستون
کی مدد کو آئی تہے کیونکہ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تہے اسلئی اونہون نے
یہودیون کی مسجد اور شہر کو ویران کردیا اور یہودیون کی ضد سے معاذاللہ اللہ کے گہر کو بہی
کہدوا ڈالا پادری کہتی ہین کہ اوسیوقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بادشاہی کا ظہور ہوا
جیسا کہ متی کی انجیل کے سولہوین باب مین لکہا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ان مین
سے جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہہ نہ لین

سوت کا مزہ نہ چکھینگے اس بادشاہی کا ظہور رومیون کے غلبہ کے وقت ہوا مگر پادری اسکاٹ نے
اردو تفسیر مین اس قول کو خوب طرح رد کیا ہی اور لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا بادشاہی کا
ساتھ آنا یہہ ہی کہ اونکا دین زور سے زمین پر پھیل گیا اے پادریو حضرت عیسی علیہ السلام
کا دین اگرچہ حواریون کے وعظ سے بہت قومون مین پھیلا مگر عیسائیون کا خون ہر طرف بہایا
گیا اور مسجد بیت المقدس ویران رہی دیکھو خوب غور کرو حضرت عیسی علیہ السلام بادشاہی کے ساتھ
محمدی وقت مین آئی اسی وقت مین اونکا اصلی دین سارے جہان مین پھیلا اور مسجد مقدس
کی بڑی آبادی ہوئی حضرت عیسی علیہ السلام کے دیکھنے والون مین برتولما حواری کے بیٹے
جنکا نام زُرَیب ہی وہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک زندہ رہے اور اوسوقت تک زندہ
رہینگے جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترینگے اونکا قصہ حدیث کی کتابون سے
آگے آویگا اگر اللہ چاہی گا تیسرا باب حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین کہ ساردیس کے
کلیسیا کے فرشتے کو یعنے سردار پادرے کو یون لکھہ کہ مینے تیرے کامون کو اللہ کے سامنے پورا
نہین پایا اگر تو جاگتا نرہی تو مین تجہپر چور کیطرح آؤنگا اور تجکو معلوم نہوگا کہ کس گہڑی تجپر آؤنگا
پھر فرماتے ہین جنہون نے اپنی پوشاک آلودہ نہین کی اور وے سفید پوشاک پہنکے میرے
ساتھہ سیر کرینگے کہ وہ اس لائق ہین جو غالب ہوتا ہی اوسکو سفید پوشاک پہنائی جاویگی
اور مین اوسکا نام زندگی کے دفتر سے نہ کاٹونگا بلکہ اپنے باپ اور اوسکے فرشتون کے آگے اوسکے
نام کا اقرار کرونگا جسکا کان ہی سنے کہ روح کلیسیائون سے کیا کہتی ہے پادری الیٹ لکھتا ہی کہ
شہر ساردیس علاقہ لودیا کا پائی تخت تھا اوسکی بادشاہ کرسٹس کے دولت افزونی مین ضرب المثل
ہی اب وہ شہر ویران پڑا ہے چند جہونپڑے چہپر کے اب وہان ہین ترک لوگ اوس زمین پر
قابض ہین پہلے وہان ایک عیسائیون کی جماعت تھی لیکن اسوقت وہان کوئی عیسائی نہین
رہا تاریخ بیت المقدس مین ہے کہ یہہ شہر اسوقت مین سارت کہلاتا ہی اے پادریو یہہ کہلی نشانے
دیکھو حضرت عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا کہ مین چور کیطرح تجپر آؤنگا آخری زمانہ مین آپکی اوترنے
کا یہہ ذکر نہین ہے اوسوقت تو سب کے سامنے اوترینگے یہہ پوشیدہ آنیکا ذکر ہی دیکھو حضرت عیسی
علیہ السلام اللہ کے حکم سے سب کی نظرون سے پوشیدہ ہم محمدیون کی مدد کو آئی اور وہ شہر اور

وہ ملک ہم محمدیون کے قبضہ مین آیا اور نصاری کو ہرگز معلوم نہوا کہ آپ کس گہری اونپر چڑہ آئی
پہر فرمایا کہ جنہون نے اپنی پوشاک آلودہ نہین کی یعنے گناہون سے بچتی رہے وہ میرے
ساتہہ رہین گے پہر فرمایا کہ جو غالب ہوتا ہی یعنے جو اس ملک پر غالب ہوگا یعنے اوسکی امتی
غالب ہوگئے اوس غالب کو سفید پوشاک پہنائی جائیگی یعنے وہ پاک صاف اُجلا معصوم
پاک ہوگا جیسا کہ مین ہون اوسکا نام زندگی کی کتاب سے یعنے اچھی لوگون کے دفتر سے نہین
کاٹون گا یہہ اسلیئی فرمار کہا کہ نصرانی لوگ محکو اوسکا دشمن نہ سمجہین مین ہر کام مین
اوس پیغمبر غالب کا شریک اور مددگار ہون آپ فرماتے ہین فلادلفیہ کے کلیسیا کے فرشتہ
کو یعنے سردار پادری کو یون لکہہ کہ مین تیرے کام جانتا ہون تو نے میرے کلام کو یاد کیا ہی
تو نے میرے صبر کی بات کو یاد کیا ہی مین بہی اوس آزمایش کی گہڑی سے جو تمام جہان مین
زمین کی رہنی والون کی آزمایش کے لیئی آیا چاہتی ہے تیری حفاظت کرونگا دیکہہ مین
جلد آتا ہون جو تیرا ہی اوسے تہامنی رہ تا کہ کوئے تیرا تاج نہ لیوے جو غالب ہوتا ہی مین
اوسکو اپنے خدا کی ہیکل کا یعنے مسجد کا ستون بناؤنگا اور وہ پہر کبہی باہر نہ نکلیگا اور
مین اپنے خدا کا نام اور اپنی خدا کے شہر نئے یروشالم کا نام جو میرے خدا کے حضور سے
آسمان پر سے اوترتا ہے اور اپنا نیا نام اوس پر لکہونگا جسکا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤن
سے کیا کہتی ہے پادری الیٹ لکہتا ہے کہ آزمایش کی گہڑی سے مراد عدالت کا دن ہے
پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ فلادلفیہ مین اگلون ہزار نصرانی تہین تاریخ بیت المقدس
مین ہے کہ یہہ شہر صوبہ لودیا کا ایک شہر ہے جو اسوقت مین اسد کا شہر کہلاتا ہے معلوم
ہوا کہ وہان بہی محمدیون کی کثرت ہے پہر اوس پیغامبر غالب کا ذکر سنایا کہ مین جلد آتا ہون
اور اوسکو اپنے اللہ کی مسجد کا ستون بناؤنگا مسجد سے مراد کعبہ ہی یا مسجد بیت المقدس
اور مطلب یہہ ہی کہ اللہ کے حکم سے اوسکی ایسی مدد کرونگا کہ وہ کعبہ اور بیت المقدس کا حامی
اور مددگار ہوگا وہ ستون ایسا ہوگا کہ کبہی مسجد سے باہر نہ نکلیگا یعنے اوسکی قوت اور
زور سے مسجد بیت المقدس اور کعبہ مین ہمیشہ خدا پرستی جاری رہیگی اور مین اللہ کا
نام اور نئے یروشالم کا یعنے بہشت کا نام اوسپر لکہونگا نئے یروشالم کا بیان اس کتاب کے

اکیسوین باب مین ہے وہان سے معلوم ہوا کہ مراد اوسی بہشت سے ہے وہان سب صفتین بہشت کی
بیان کین ہین یہان مطلب یہہ ہی کہ اوس پر بہشت کا نام لکہونگا اور اپنا نیا نام لکہونگا یعنے
عبرانی بولی مین آپکا نام یشوع تہا اب عربی مین عیسیٰ ہوگیا یعنے اللہ کا نام اوسکے دل پر
نقش رہیگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر اور بہشت کا ذکر بہت صاف صاف بیان
فرماویگا اللہ کے حکم سے ان سب کامون مین اوسکی مدد کرونگا آپ فرماتے ہین کہ لاذقیہ
کے کلیسیا کے فرشتہ کو یعنے سردار پادری کو یون لکہہ کہ وہ جو امانت دار سچا اور بر حق
گواہ ہے اور خدا کی خلقت کا مبدا ہے یون کہتا ہے کہ مین تیرے کام جانتا ہون کہ تو
نہ ٹہنڈا نہ گرم ہے کاشکی تو ٹہنڈا یا گرم ہوتا سو اسواسطے مین تجکو اپنے منہہ سے نکال پہینک
دونگا کیونکہ تو کہتا ہے کہ مین دولتمند و مالدار ہوا ہون اور کسی چیز کا محتاج نہین
اور نہین جانتا کہ تو عاجز اور لاچار غریب اور اندہا اور ننگا ہے پہر کچہہ نصیحتون کے بعد
یون ہے کہ مین جتنون سے محبت رکہتا ہون اونکو ملامت کرتا ہون پس چالاک ہو اور
توبہ کر دیکہہ مین دروازے پر کہڑا ہون اور کہٹکہٹاتا ہون اور اگر کوئی میرے آواز سنے
اور دروازہ کہولے مین اوس پاس اندر آؤنگا اور اوسکے ساتہہ کہاؤنگا اور وہ
میرے ساتہہ کہاویگا جو غالب ہوتا ہے مین اوسکو اپنے ساتہہ اپنے تخت پر بٹہہنے
دونگا چنانچہ مین بہی غالب ہوا اور اپنے باپ کے ساتہہ اوسکے تخت پر بیٹہا ہون
جسکا کان ہو سنے کہ روح کلیسیاؤن سے کیا کہتی ہے تاریخ کامل مین جہان حضرت
عمر رض کیوقت مین رومیون پر چہا دہونیکا بیان ہے وہان حمص اور حماۃ وغیرہ کی
بیان کے بعد لکہا ہی کہ پہر مسلمان لاذقیہ کیطرف آئی اور شہر مین داخل ہوے اور شہر
پر قبضہ کر لیا اور کچہہ نصاریٰ بہاگ گئی پہر اونہون نے امان مانگی تب اون سے جزیہ ٹہرایا
گیا اور اونکا گرجا اونکو دیدیا گیا اور مسلمانون نے اوسمین جامع مسجد بنائی اوسکو
عبادہ ابن صامت نے بنایا پہر اوسکی بعد وہ کشادہ کی گئی قاموس مین ہے کہ لاذقیہ
اب حلب کے علاقہ مین ہے پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ لاذقیہ اب بالکل ویران ہے
تاریخ بیت المقدس مین ہے کہ اس شہر کو آجکل اسکی حصار کہتے ہین آسیہ ایمان والو

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محمدیون کے ساتہہ ہوکر جہوٹی عیسائیون کو اپنے جماعت سے نکال
دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دروازہ کہٹکایا محمدیون نے اونکی آواز سنی یعنے اونکے بشارتون
کے موافق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئی
بہی اپنے دل کا دروازہ کہول دیا آپ اللہ کے حکم سے اللہ کے عشق اور محبت کی نعمتین محمدیون
کے ساتہہ کہاتے ہین اور محمدی لوگ اونکی ساتہہ کہاتے ہین اور اون سے اور سب نبیون
سے طرح طرح کا فیض پاتے ہین جیسا کہ محمدی اولیاؤن کی کتابون سے ثابت ہی آپ فرماتے
ہین کہ جو غالب ہوتا ہی یعنے وہ شخص جو اس ملک پر اور سب قومون پر غالب ہوگا مین اوسکو
اپنے تخت پر اپنے ساتہہ بیٹہنی دونگا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ جن لوگون پہ میری حکومت
ہی مین وہ حکومت اللہ کے حکم سے اوسکو دیدونگا اور اوسکے کامون مین شریک رہونگا پہر
فرمایا مین بہی غالب ہوا اسمین یہہ اشارہ ہے کہ مین سولی پر نہین چڑہایا گیا اللہ نے مجہکو
دشمنون سے بچالیا پہر فرمایا کہ اپنی باپ کی ساتہہ یعنے اپنے پالنی والے مالک کے ساتہہ اوسکے
تخت پر بیٹہا ہون یہان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاذ اللہ خدا ہونا نہین ثابت ہوا
مالک نے اپنی بندے کو اپنے تخت پر بیٹہایا تو بہی مالک مالک ہی اور غلام غلام ہی محمدی حدیث
مین بہی آیا ہی کہ قیامت کے دن اللہ اپنے پیارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتہہ اپنی
تخت پر بیٹہاویگا امام شمس الدین ذہبی رحمہ نے کتاب العرش والعلو مین اس حدیث کی بہت
سندین پہونچائی ہین آگے ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی خلقت کا مبدا
یعنے شروع مین ہون صاف اپنی مخلوق ہونیکا اقرار کیا کہ مین خلقت کا شروع ہون یعنے پہلی
میری روح کو پیدا کیا پہر اور چیزون کو پیدا کیا اور شروع ہونیمین یہہ ضرور نہین کہ اون سی
پہلے کوئی چیز اللہ نے پیدا نہ کی ہو محمدی حدیث مین لکہا ہی کہ اللہ نے سب چیزون سے پہلے نور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا تو یون سمجہنا چاہیی کہ نور محمدی کے بعد سب چیزون سے پہلی اللہ
نے نور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیدا کیا یہہ ایسی بات ہی کہ توراۃ شریف کے سرے پہ ہے کہ
شروع مین اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پہر اسکی بعد یہہ ہی کہ گہرے پانی پر اندہیرا تہا اسسے
معلوم ہوا کہ پانی کو اللہ پہلے پیدا کرچکا تہا چوتہا باب جناب یوحنا لکہتی ہین کہ مینی آسمان مین

ایک تخت دیکھا اور اوس تخت پر کوئی بیٹھا ہی اور اوس تخت کے آس پاس چوبیس تخت تھی اور اون تختون پر بیٹھے چوبیس بزرگ سفید پوشاک پہنے بیٹھی دیکھی اور اونکی سرون پر سونیکے تاج تھے اور تخت کے گرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھون سے بھری تھے اور اون چار جاندارون مین سے ہر ایک کے چھہ پنکھے وہ رات دن فراغت نہین رکھتے مگر کہتے رہتے ہین قدوس قدوس قدوس اور جب وہ جاندار اوسکی تخت پر بیٹھا ہے اور ہمیشہ زندہ ہی بزرگی اور شکر گذاری کرتے ہین تب وے چوبیس بزرگ اوسکی سامنے جو تخت پر بیٹھا ہی گر پڑتے ہین اور اوسکو جو ہمیشہ زندہ ہی سجدہ کرتے ہین اور اپنے تاج یہہ کہتے ہوئی تخت کے آگے ڈال دیتے ہین کہ اے خداوند تو ہی جلال اور عزت اور قدرت کے لائق ہی کیونکہ تو ہی نے ساری چیزین پیدا کین اور وے تیری ہی مرضی سے ہین اور پیدا ہوئی ہین آسے پادریو دیکھو حضرت یوحنا نے ایک ہی خدا کو دیکھا دوسرا اور تیسرا خدا وہان ہرگز نہ تھا اس شرک سی توبہ کرو اور محمدی ہو جاؤ پانچوان باب جناب یوحنا لکھتے ہین کہ وہ جو تخت پر بیٹھا تھا ہے اوسکے دہنے ہاتھہ مین ایک کتاب دیکھی جو اندر باہر لکھی ہوئی اور سات مہرون سے مہر کی گئی تھی اور مینی ایک زور آور فرشتہ کو دیکھا کہ بلند آواز سی پکارتا تھا کہ کون اس لائق ہی کہ اس کتاب کو کھولے اور اوسکی مہرین توڑے کسیکو مقدور نہ تھا کہ اوس کتاب کو کھولے یا اوسکو دیکھی بہت کچھہ بیان ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت عیسیٰ عم نے اوس کتاب کو لیا چھٹا باب جناب یوحنا لکھتی ہین کہ آپنی ایک مہر کو توڑا اور مینی دیکھا کہ ایک نقرئی گھوڑا اور وہ جو اوس پر سوار تھا کمان لئی ہوئی تھا اور ایک تاج اوسی دیا گیا اور فتح کرتا ہوا اور فتحمند ہونے کو نکلا اور جب اوسنی دوسری مہر توڑی تب ایک دوسرا سرنگ گھوڑا نکلا اور اوسکے سوار کو یہہ دیا گیا کہ صلح کو زمین سے چھین لے اور لوگ ایک دوسرے کو قتل کرین اور ایک بڑی تلوار اوسکو دی گئی جب اوس نے تیسری مہر توڑی تب مینی دیکھا کہ ایک مشکی گھوڑا اور جو اوس پر سوار تھا ترازو ہاتھہ مین لیے ہوئی تھا اور مینی اون چارون جاندارون کے بیچ مین ایک آواز یہہ کہتی سنی کہ گیہون دینار کا سیر بھر اور جو دینار کے تین سیر پر تیل اور شراب کو نقصان مت پہونچا اور جب اوسنی چوتھی مہر توڑی مینی دیکھا کہ ایک گھوڑا پھیکی رنگ کا اور جو اوسپر سوار تھا اوسکا نام موت تھا اور عالم ارواح اوسکی ساتھہ ہولیا اور اونکو زمین کی چوتھائی پر یہہ اختیار دیا گیا

کہ تلوار اور بہوک اور موت اور زمین کے درندون سے ہلاک کرین جب اوس نے پانچوین مہر توڑی
تو مینے قربانگاہ کے نیچے اونکی روحون کو دیکہا جو اللہ کے کلام اور اوسکی گواہی کے لیے جو اونہون نے
تہام رکہی تہی قتل کیی گئی تہین اور اونہون نے بلند آواز سے چلاکے کہا کہ اے مالک پاک اور برحق تو
کبتک عدالت نہ کریگا اور زمین کے رہنے والون سے ہماری خون کا بدلہ نہ لیگا تب اونمین سے
ہر ایک کو سفید پیراہن دیا گیا اور اونہین کہا گیا کہ اور تہوڑی مدت تک صبر کرین جب تک
کہ اونکی ہمخدمت اور اونکی بہائی جو اونکی طرح قتل ہونے پر ہین تمام ہون آے امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یہان حضرت یوحنا کو وہ بادشاہ دکہائی گئی جنہون نے حضرت یوحنا کے بعد عیسائیون کا
قتل عام کیا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین انگریزی تواریخون سے لکہا ہی کہ
عیسائیون مین دس دفعہ بڑے بڑے قتل عام ہوئے ایک نیرو بادشاہ کیوقت مین سن چونسٹہہ
مین اور جب تک یہہ بادشاہ زندہ رہا تب تک یہہ قتل عام برابر جاری رہا حضرت عیسیٰ عم
کا نام لینا اون لوگون کے نزدیک بہت بڑا گناہ تہا تاریخ کامل مین ہے کہ اسی نیرو کے وقت مین
بیت المقدس کے بڑے پادریون مین جو پہلے تہے جنکا نام یعقوب تہا اونکو یہودیون نے قتل کیا
اظہار الحق مین ہی کہ دوسرا قتل عام دومشیان بادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ بادشاہ بہی نیرو کی
طرح عیسائی دین کا دشمن تہا اوسنے قتل کا حکم دیا اور ایسا قتل عام ظاہر ہوا جس سے یہہ ڈر ہوا کہ
ایسا نہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دین بالکل دنیا سے اوٹہہ جاوے حضرت یوحنا شہر سے نکالی گئی
اور فلیبوسیس کلیمنس قتل ہوئے تیسرا قتل عام حضرت یوحنا کے اس معاملہ کے دیکہنے کے بعد ترجان بادشاہ
کیوقت مین ہوا یہہ قتل سن ایک سو ایک عیسوی مین شروع ہوا اور اٹہارہ برس تک جاری رہا
اور کلیمنت جو روم کا اسقف یعنی بڑا پادری تہا اور شمعون جو یروشالم کا اسقف تہا اور اگناشس
جو کورنتہیہ کا اسقف تہا یہہ سب اوسمین قتل کیی گئی چوتہا قتل عام مرقس انطونیس بادشاہ کے
وقت مین ہوا یہہ قتل سن ایک سو اکسٹہہ عیسوی مین شروع ہوا اور دس برس سے زیادہ جاری رہا
اور یورپ پچہم کے لوگ قتل ہوئی اور یہہ بادشاہ بڑا بت پرست تہا اور بڑا کٹا کافر تہا پانچوان قتل عام
سویرس بادشاہ کیوقت مین ہوا اور یہہ قتل سن دو سو دو عیسوی مین شروع ہوا اور ہزارون آدمی
مصر مین اور فرانس مین اور کارتہیج مین قتل ہوئی اور یہہ قتل بہت شدت سی تہا یہان تک کہ

عیسائیون کو گمان ہوا کہ یہہ زمانہ دجال کا زمانہ ہی چہٹا قتل عام مسیمین بادشاہ کیوقت مین ہوا یہہ
قتل سن دوسو سینتیس عیسوی مین شروع ہوا اس قتل مین اکثر علم والے مارے گئی کیونکہ اوس
بادشاہ نے یہہ گمان کیا تہا کہ جب علم والے مارے جاوینگی تو جاہلون کا ہنکانا بہت آسان ہی اسی
ایمان والو حضرت یوحنا کو بہی چار بادشاہ ظالم دکہلائی گئی جسکو بڑی تلوار دی گئی وہ مرقس
انتونیس ہے اور یہہ جو فرمایا کہ تلوار سے اور بہوک سی اور زمین کے جانوروں سے لوگون
کو قتل کرینگی اسکا صاف ظہور یون ہوا کہ مرقس اور سویرس نے عیسائیون کو جنگلی جانورون
سے پہڑوایا جب پانچوین مہر توڑی تب حضرت یوحنا نے شہیدون کی ارواحون کو دیکہا
جو اللہ کے کلام پر قائم رہی اور اوسکی گواہی دیتے رہی اسی باعث سی کافرون نے اونکو قتل
کیا اونہون نے اللہ سے فریاد کی کہ یا اللہ تو کب تک عدالت نکریگا یہہ اشارہ اوسی بڑی عدالت
کیطرف ہی جسکی بڑی بڑی بشارتین توراة اور زبور اور صحیفون مین اور انجیل مین دی
گئی ہین کہ وہ پیغمبر جو سارے جہان کا سردار ہی وہ آکر عدالت کریگا جب شہیدون نے اوس
عدالت کو اللہ سے مانگا تب اونکو حکم ہوا کہ تہوڑی مدت اور صبر کرو اہی اور بہی تمہارے بہائی
ان کافرون کے ہاتہہ سی شہید ہونیوالے ہین وہ شہید ہولین تب اکٹہا سب کی خون کا بدلہ
لیا جائیگا اور اوس بڑے عدالت کا ظہور ہوگا جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مینے دیکہا جب اوسنی
چہٹی مہر توڑی اور دیکہو بڑا بہونچال آیا اور سورج بالون کے کمل کے مانند کالا اور چاند لہو سا
ہوگیا اور آسمان کے ستارے اسطرح زمین پر گرے جسطرح انجیر کے درخت سی اوسکی کچی پہل گرجاتی
ہین جب بڑی آندہی اوسے ہلاتی ہی اور آسمان طومار کیطرح جو لپیٹا ہو جاتا رہا اور سب پہاڑ اور ٹاپو
اپنی اپنی جگہہ سی ٹل گئی پہر آگے یہہ بیان ہی کہ سب لوگ ڈر گئی اور سمجہی کہ اسکے قہر کا بڑا دن
آپہونچا ظاہر یون ہی کہ اللہ تعالی نے جناب یوحنا کو قیامت کا دن دکہلا دیا جو آئندہ زمانہ
مین ہونیوالا ہی وہ پہلی سے آنکہون سے دکہا دیا سا تو ان باب جناب یوحنا فرماتے
ہین کہ بعد اسکی مینے زمین کے چارون کونون پر چار فرشتے کہڑے دیکہی کہ زمین پر چارون
ہواؤن کو تہامتی تہے تا کہ ہوا زمین پر یا سمندر پر یا کسی درخت پر نہ چلی پہر مینے ایک اور
فرشتہ کو پورب سی اوٹہتی دیکہا جسکی پاس زندہ خدا کی مہر تہی اور اوس نے اون چارون فرشتون سے

جنہین یہہ دیا گیا تھا کہ زمین اور سمندر کو نقصان پہونچاوین بلند آواز سے کہ پکار کر کہا کہ جب تک ہم اپنے
خدا کے بندون کے ماتھے پر مہر نہ کر لین تم زمین اور دریا اور درختون کو نقصان نہ پہونچانا اور مینے اونکا
شمار جن پر مہر کی گئی تھی سنا کہ اسرائیلیون کے سب فرقون مین سے ایک لاکھہ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی
یہودا کے فرقے مین سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی روبن کے فرقے مین سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی جاد کے فرقے
سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی آشر کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی نفتالی کے فرقے سے بارہ ہزار
پر مہر کی گئی منسا کے فرقے سے بارہ ہزار پہ مہر کی گئی شمعون کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی
لاوی کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی اشکار کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی زبلون کے
فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی یوسف کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی بنیامین کے فرقے سے
بارہ ہزار پر مہر کی گئی بعد اسکے مینے دیکھا اور دیکھو ہر قوم اور سب فرقون اور لوگون اور زبانون مین سے
ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہین کر سکا سفید جامے پہنے اور خرمے کی ڈالیان ہاتھون
مین لئے تخت کے آگے اور برے کے یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حضور کھڑے تھے پھر لکھتے ہین
کہ سب فرشتے تخت اور بزرگون اور چارون جاندارون کے گرد کھڑے تھے اون بزرگونمین سے
ایک نے مجسے پوچھا کہ یہہ جو سفید جامے پہنے ہین کون ہین اور کہان سے آئے ہین مینے کہا اے خداوند
تو ہی جانتا ہے اوسنے کہا کہ یہہ وہی ہین جو بڑی مصیبت مین سے آئے ہین اور اونہون نے
اپنے جامون کو برے کے لہو سے دہویا اور اونکو سفید کیا ہے اسی واسطے وہ اللہ کے تخت کے آگے
ہین اور اوسکی ہیکل مین یعنے مسجد مین رات دن اوسکی بندگی کرتے ہین اور وہ جو تخت پر بیٹھا ہے
اونکے درمیان سکونت کریگا وہ پھر بھوکے نہونگے اور نہ پیاسے اور دے نہ دہوپ نہ کوئی گرمی اوٹھاوینگے
کیونکہ برہ جو تخت کے بیچون بیچ ہے اونکی گلہ بانی کریگا اور اونہین پانیون کے زندہ سوتون پاس پہونچاویگا
اور خدا اونکی آنکھون سے ہر ایک آنسو پونچھیگا اس جگہہ ظاہر یون ہے کہ حضرت یوحنا کو وہ لوگ
دکھلائی گئے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادون کی نسل مین سے امت محمدی
مین داخل ہونیوالے تھے چودھوین باب مین اس ایک لاکھہ چوالیس ہزار کا ذکر اسطرح پر ہے
جس سے یہہ مطلب ظاہر ہوتا ہے اور یہہ لوگ جو خرمے کی ڈالیان ہاتھون مین لئے ہوئے تھے اور وہ
ہر قوم اور ہر زبان کے لوگ تھے اس مین یہہ اشارہ تھا کہ یہہ لوگ اگرچہ سب قومون کے ہین مگر

ہوئی سی علاقہ رکھتی ہین اور کہجورون کے درختون کے ڈالیان جو عرب کی نشانی ہی وہ ہاتہ مین لئی ہوئی
ہین کیونکہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہین اون بزرگ نی فرمایا کہ یہہ بڑی مصیبت مین سے
آئی ہین یعنے کافرون نے اونکو اول بہت ستایا ہی پہر آخر مین اونہون نے غلبہ پایا ہی اور اپنی کپڑون
کو برہ کی یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خون سی دہویا ہی یعنے آپکے خون سے راضی نہین ہین یہودیون
سی بیزار ہین اونکو اللہ کی حضوری حاصل ہی اور اللہ کی مسجد مین اللہ کی عبادت کر رہی ہین
اللہ اونکو بہشت مین پہونچاویگا جہان کسیطرح کی تکلیف نہین برہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
اللہ کے حکم سے اونکی نگہبانی کرینگی کیونکہ اونہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکی اور معصومی
سب پر ظاہر کی اور بے ایمان یہودیون کے سر کاٹی اللہ کے حکم سے سب پیغمبرونکی مددگار ہین
آٹھوان باب مکاشفات یوحنا فرماتے ہین جب اوسنی ساتوین مہر توڑی تب آسمان مین
قریب آدہی گہڑی کی خاموشی ہوئی اور مینے اون سات فرشتون کو جو اللہ کے حضور کہڑے تہی دیکہا
کہ اونکو سات نرسنگی دی گئی پہر بہت بیان کی بعد فرماتے ہین کہ پہلی فرشتے نے نرسنگا پہونکا اور اولی
اور خون آمیز آگ سو جود ہوئی اور زمین پر پہینکی گئی اور تہائی درخت جل گئی اور تمام ہری گہانس
جل گئی تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ والی نے یہہ خبر اوسوقت کی ٹہرائی ہی جب رومی لوگ عیسائی ہوگئی
تہی اس تفسیر مین لکہا ہی کہ نیوٹن کہتا ہی کہ اس سے مراد ہی رومیون کے ملک پر وحشی لوگون کی
چڑہائی اور تہائی درختون سی مراد ہی اوس زمین کا تیسرا حصہ اور سبز گہانس سی مراد ہی سب بوڑہی
جوان اعلیٰ ادنا امیر غریب جب بڑا اسیودوسیوس جو سن تین سو پچانوی عیسوی مین مرگیا اوسکی
مرنے پر مین اور گاتہ اور وحشی قومون نے اولون کی طرح کی کثرت مین جنگلی سانس مین آگ اور
خونریزی نکلتی تہی رومی سلطنت کی عمدہ صوبون پر پورب اور پچہم مین چڑہائی کی مگر اس نرسنگی سی
پورب کی چڑہائی مراد نہین بلکہ وہ چڑہائی مراد ہی جو گاتہہ کی قوم نے الارک کی سرداری مین اوسی
سال مین یعنی تین سو پچانوی مین یونان کو تباہ کیا اٹلی کو برباد کیا روم کو گہیر لیلیا اور لوٹ
لیا اور کئی جگہہ آگ لگادی اس زمانہ کے تاریخ والے اس تباہی کا ایسا خوفناک بیان کرتے ہین
جسکی تشبیہ اولے اور آگ خون آمیز سے ٹہیک طور پر ہوسکتی ہی پہر فرماتے ہین دوسرے فرشتے نے
نرسنگا پہونکا اور جیسا بڑا پہاڑ آگ سی جلتا ہوا سمندر مین پہینکا گیا اور سمندر کا تیسرا حصہ لہو ہوگیا

اور یون مخلوقون کی تہائی جو سمندر مین زندہ ہین مرگئی اور جہازون کا تیسرا حصہ تباہ ہوگیا تفسیر
ڈبوالی مین ہی کہ دوسرا اشارہ گرنیوالا الارک کا تہا کہ بعد اٹیلا اور ہے مراد ہین جنہون نے چودہ برس تک
خونریزی سی یورپ اور پچہم کو ہلا دیا اور سلطنت کے ہر ایک صوبہ کو لوٹ اور مار اور آگ لگانی سے بگاڑ
دیا اٹیلا نے پہلی پوربی سلطنت پر غلبہ کیا پہر پچہم کیطرف گیا اٹلی پر حملہ کیا روم پر بہی چڑہائی کی تیاری کررہا
تہا مگر اس باعث سے باز رہا کہ بادشاہ روم نے محصول دینا قبول کیا ایسی آدمی کو بڑی پہاڑ آگ سی
جلتی ہوئی سے مثال دینا واجبی ہی اور سمندر مین پہاڑ کا ڈالنا اس سے مطلب ہی لڑائی کی ہل چل اور
بہت بڑا اولٹ پلٹ ہوجانا پہر فرماتے ہین تیسرے فرشتے نے نرسنگا پہونکا اور بڑا استارہ مشعل کیطرح
جلتا ہوا آسمان سے لوٹا اور ندیون اور پانی کے سوتون کی تہائی پر گر پڑا اور ستارے کا نام ناگدونا
ہی اور پانیون کی تہائی ناگ دونا ہوگئی اور بہت سی آدمی اون پانیون سی مرگئے کہ وہ کڑوے ہوگئے
تہی تفسیر ڈبوالی مین ہی کہ اس سے مراد ہی وندال کا بادشاہ جنسرک ہیہ بادشاہ اٹیلا کے اٹلی سے واپس
چلی جانے سے دو برس بعد افریقیہ سے وندال اور مور لیکر رومیون کے کنارے پر فوج لایا اور روم
کی بادشاہ مکسموس اور اوسکی قوم کے لوگ اوسکی آنے سے بیخبر تہی اور وہ آسانی شہر روم
تک پہونچگیا اور لیلیا اور وہان کے باشندے سی جنگلون اور پہاڑون پر بہاگ گئی اوسنی شہر کو لٹوا دیا
اوسکو بہت لوٹ ملی اور بہت سی قیدی بہی لے گیا اور ملک کو ایسا کمزور چہوڑگیا کہ تہوڑی
مدت مین وہ تباہ ہوگیا ندیون اور نالون سی مراد ہی مذہبی عقیدونکا ایک سی ایک کا نکلنا کہ جنسرک
آرین مذہب کا تہا اور اوسنی عیسائیون کو بہت ایذا پہونچائی فائدہ لب التواریخ والا پادری
لکہتا ہی کہ اریس ایک پادری تہا جو کہتا تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بنائی ہوئی ہین
مگر سب بندون سی افضل ہین اونکی وسیلہ سے اللہ نے سب مخلوقات کو بنایا اور تین خداونکا
عقیدہ جو قسطنطین نے پہیلایا تہا اوسکو وہ نہین مانتا تہا معلوم ہوا کہ جنسرک اوسیکی مذہب پر
تہا اور ایماندار عیسائی تہا اگر یہہ اوسکی خبر ہی تو یہہ معنی ہین کہ وہ ستارے کیطرح ایمان کے
نور سی روشن تہا اور ندیون اور نالون کو اوسنی کڑوا کردیا یعنی مشرکون کی زندگی تلخ
کردی سولہوین باب مین بہی اسیطرح کا بیان ہی وہان یون ہی کہ ندیون اور نالون کا
پانی لہو ہوگیا اور فرشتے نے کہا یا اللہ تو ہی عادل ہی کہ تو نے یون عدالت کی کیونکہ اونہون نے

پاک لوگون کا خون بہایا اور تونے اونکو خون پینے کو دیا کہ وہ اسی لائق تھے اب صاف ثابت ہوا کہ دونو
جگہہ چھوٹی عیسائیون کی سزا کا بیان ہے ناگدونا کو عربی ترجمہ مین افسنتین لکھا ہے اور وہ ایک بوٹی
نہایت کڑوی ہے جس سے کیڑے مر جاتے ہین جیسا کہ انگریزی لغت مین لکھا ہے تو یہہ معنی ہوئے
کہ جو آدمی کیڑون کی طرح قابل قتل کے تھے وہ مرگئے آپ فرماتے ہین چوتھے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا
اور تہائی سورج اور تہائی چاند اور تہائی ستارے مارے گئے یہانتک کہ اونکی تہائی تاریک
ہوگئی اور دن کی تہائی اور ویسی ہی رات کی تہائی بھی روشن نہ تھی تفسیر ڈوالی مین ہے کہ اس سے
یہہ مراد ہے کہ جب جنسرک سلطنت کی پچھم کے حصہ کو کمزور اور تباہ حالت پر چھوڑ کر چلا گیا بیس
برس تک وہ ملک جانکندن کی حالت مین رہا آخر کو سن چار سو چھہتر مین اودوایکر بادشاہ ہرولی
نے پچھم کی سلطنت کا نام و نشان مٹا کر خود اٹلی کا بادشاہ بن گیا اوسکی بادشاہت بہت ہی
تھوڑے زمانہ تک رہی اوسکو تھیوڈورک نے آکر دبالیا اور استروگاتھ کی بادشاہت اٹلی مین
قائم کی لب التواریخ مین اس بادشاہ کا نام اودوآسر لکھا ہے اور جسنے اوسے دبالیا اوسکا
نام تھیودورک لکھا ہے ناموں مین ایک حرف کی جگہہ دوسرا حرف بہت بدل جاتا ہے یہہ تھیودورک
ایریس کے تابعون مین سے تھا یعنی حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بندہ اور پیغمبر جانتا تھا تفسیر ڈوالی
مین ہے کہ پچھم کی سلطنت مین رومیون کا آفتاب بجھہ گیا اور اوسمین کچھہ چاند اور ستارے اب تک
قائم تھے کیونکہ روم مین اب تک سلطنت کی حاکم اگلی وقت کی موافق قائم تھے مگر اونکی چمک وحشی
بادشاہون کے تحت مین کم تھے آپ جناب یوحنا فرماتے ہین پھر جو مینے دیکھا تو ایک فرشتے کو
آسمان کے بیچون بیچ مین اوڑتے ہوئے اور بڑی آواز سے یہہ کہتے سنا کہ افسوس افسوس افسوس
زمین کے رہنے والون پر اون تین فرشتون کے نرسنگی کی باقی آوازون کے سبب جو پھونکنے پر
ہین افسوس افسوس افسوس نوان باب اور پانچوین فرشتے نے نرسنگا پھونکا تب مینے ایک ستارہ
جو آسمان سے زمین پر گرا تھا دیکھا اور اوس کو تین کی کنجی جسکی تھاہ نہین اوسکو دی گئی اور
اوسنے اوس کوئین کو جسکی تھاہ نہین کھولا تو اوس کوئین سے بڑے تنور کا سا دھوان اوٹھا
اور اوس کوئین کے دھوئین سے سورج اور ہوا تاریک ہوگئی اور اوس دھوئین سے زمین پر
ٹڈیان نکلین اور اونہین ویسی ہی قوت دی گئی جیسی زمین کے بچھوؤن کی قوت ہے اور اونہین

یہہ کہا گیا کہ زمین کی گہانس یا کسی سبزے یا کسی درخت کو نقصان نہ پہونچاوین مگر فقط اون آدمیون
کو جنکی ماتہون پر خدا کی مہر نہین اور اونہین یہہ دیا گیا کہ وی اونہین جان سی نمارین بلکہ یہہ
کہ وے پانچ مہینے تک اذیت اوٹہاوین اور اونکی اذیت بچہو کے ڈنک کی سی تہی جب وہ آدمیون
کو مارتا ہی اور اون دنون آدمی موت ڈہونڈہین گی اور اوسکو نپاوینگی اور مرنی کے مشتاق
ہونگی اور موت اونسی بہاگیگی اور اون ٹڈیون کی صورتین اون گہوڑون کی سی تہین جو
لڑائی کے لئی تیار کئی گئی ہین اور اونکی سرون پر گویا سونے کے تاج اور اونکی چہرے آدمیون
کے سے چہرے تہی اور اونکی بال عورتون کی بالون کے مانند اور اونکی دانت ببر کے سے تہی اور اونکو
بکتر لوہے کے بکترون کے مانند تہی اور اونکے پرون کی آواز رتہون اور بہت گہوڑون کی سی
آواز تہی جو لڑائی مین دوڑتے ہین اور اونکی دمین بچہوؤن کی سی تہین اور ڈنک اونکی دمون
مین تہی اور اونکا یہہ اختیار تہا کہ پانچ مہینے تک آدمیون کو ایذا پہونچاوین اور اوسپر تہاہ
کوئین کا فرشتہ اونپر بادشاہ تہا اوسکا نام عبرانی مین ابدون اور یونانی مین اپلیون ہی
ایک افسوس گذر گیا دیکہو دو افسوس اور اوسکے بعد آتے ہین ای محمدی بہائیو اس جگہہ
پادری لوگ سمجہتے ہین کہ ٹڈیون سے عرب لوگ مراد ہین اور یون سمجہتے ہین کہ اسمین کچہہ اونکی
تعریف نہین بلکہ اتنا ہی مطلب ہی کہ ان لوگون نے شام اور روم اور مصر کے جہوٹے عیسائیون
کو قتل کیا فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادری قسطنطین والون کو جہوٹا عیسائی کہتے ہین اس جگہہ تفسیر
ڈوالی مین لکہا ہی کہ فقط اونہین آدمیون کو جنکی ماتہون پر خدا کی مہر نہین اسکا یہہ مطلب
کہ وہ اللہ کے اچہی بندے نہین تہی بلکہ بدکار اور بت پرست عیسائی تہے معلوم ہوتا ہی کہ اون ایشیا
اور افریقہ اور یورپ کے ملکون مین جہانتک مسلمانون نے فتوحات کو بڑہایا وہان اکثر عیسائی
اولیاؤن کے پوجنے مین بت پرستی کے مجرم تہی گو کہ بتون کو نہ پوجتے ہون اور مسلمانون کا یہی
قول تہا کہ ہم بت پرستی کو مٹاتے ہین اور اللہ کی توحید کو قائم کرتے ہین یہہ جو فرمایا کہ ستارہ گرا
اس سے مراد یہی فرشتہ کا اوترنا یا علم الہی کا ظہور اور انبیاؤن کی زبان مین کبہی کبہی ستارے
سے فرشتہ مراد ہوتا ہی اور اس بیان سے ظاہر ہوتا ہی اذن اللہ کا اون منکرون کے حق مین
کہ وہ بلا اذن اللہ کے نہین ہو سکتی مین تفسیر ڈوالی ہین ٹڈیون سے عرب لوگون کو مراد لیا ہی

او پادری ڈالیو ڈیٹی نے عیسائیون کے گمراہ فرقون کو مراد لیا ہی اور ہمارے نزدیک سچ مچ کی ٹڈیان مراد
ہین کیونکہ سچ مچ کی ٹڈیان بہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش سے پانسو پانچوین برس نکلی تہین
یون تو ٹڈیان نکلا ہی کرتی ہین مگر وہ ٹڈیان ایسی تہین کہ تاریخ کی کتابون مین اونکا ذکر لکہا گیا اس سے
معلوم ہوا کہ وہ ٹڈیان بہت کثرت سی تہین اور اتہاہ کوئین سے ظاہرا سمندر مراد ہی اور ٹڈیان
سمندر مین نکلتی ہین امام مالک کی موطا مین ہی کہ کعب احبار نے فرمایا کہ سمندر مین ایک مچھلی
ہی اوسکی ناک سی سال بہر مین دو بار ٹڈیان نکلا کرتی ہین تاریخ ابو الفدا جو پادریون کے نزدیک
بہی معتبر ہی اوسکا بیان ہی کہ حضرت سکندر ذو القرنین علیہ السلام نے جب دارا پر فتح پائی اوس وقت
سی تین سو چتیس برس گذری تہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف لی گئی پہر ان
بادشاہون کا احوال لکہتی لکہا ہے کہ دوسرا ثاوذوسیوس جسکی وقت مین غار والے جوان
یعنے جنکا ذکر سورہ کہف مین ہی جاگ اوٹہی اوسنی سن سات سو چالیس سکندری کے دنیا سے
انتقال کیا اوسکی بعد مرقیانوس سن سات سو باسٹہ مین بادشاہ ہوا اوسکی بعد والنطیس بادشاہ
ہوا اوسنی ایک برس بادشاہت کی اوسکی بعد لاون کبیر بادشاہ ہوا اوسکی دنون مین ایک بڑا
بہونچال آیا تہا کہ بہت گہر لوگون کے انطاکیہ مین دہس گئی اوس کے بعد زینون ہوا اور سن
سات سو اٹہانوے سکندرے مین مرگیا اوسکی بعد اسطیناوس ہوا ابو عیسیٰ لکہتا ہی کہ اوسنی
ستائیس برس بادشاہت کی اوسکی بیٹہنی کے دسوین برس کال پڑا اور ٹڈی پہیلی اور سن آٹہ سو
پچیس مین مرگیا احمد ابن یوسف قرمانی دمشقی نے بہی اخبار الدول مین لکہا ہی کہ اوسکی وقت مین
ٹڈیون کے باعث سی لوگ سخت بہوک مین گرفتار رہی زینون مین ستے نہین ہی بلکہ دونون
مین یہہ بادشاہ سن سات سو اٹہانوے سکندری مین مرگیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
پیدایش سے اوسوقت تک چار سو چہانوے اور آپکی اوٹہہ جانے سے چار سو باسٹہ برس گذری
تہی اوسکی بعد اسطیناوس بادشاہ ہوا اوسکی بیٹہنی کے دسوین سال ٹڈی پہیلی اور کال پڑا
اوسوقت حساب سی سن سکندری آٹہ سو آٹہ تہی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش
سے پانسو پانچ برس ہوئی تہی حضرت یوحنا کی پیش خبری کا مطلب کہل گیا کہ اون ٹڈیون نے
اونکو جان سی نہین مارا بلکہ ایذا پہونچائی وہ ایذا یہی کال اور بہوک کی تہی اور یہہ جو ٹڈیون کی صورت

لڑائی کے گہوڑون کی سی تہی اور چہرے آدمیون کے سے اور بال عورتون کے سے یہہ اوس غیب کے
عالم کا کچہہ بہید ہی جسکو اللہ ہی جانے کہ ٹڈیون کی صورت یون دکہلائی اور اتہاہ کوئین کا یعنی سمندر
کا فرشتہ اونپر حاکم تہا جسکا نام ابدون ہی یعنے اللہ کے حکم سے ہلاک کرنیوالا تفسیر ڈوالی مین ہی کہ
ٹڈیون کی عادت ہی کہ پانچ مہینے جو گرمی کی ہوتے ہین اوسی مین پیدا ہوتی ہین اور غلہ کہاتی ہین اور مرجاتی
ہین اور مسلمانون نے جب قسطنطنیہ کو گہیرا تہا سات برس تک ایسا کرتے رہی کہ جاڑون مین پہر
واپس آتے تہے اور گرمیون مین لڑتے تہی اور اگر ایک دن سے ایک برس مراد لیا جاوے تو ڈیڑہ
سو برس ہوتے ہین مسلمانون کی سلطنت کا غلبہ ڈیڑہ سو برس رہا سن چہہ سو بارہ سے سات سو
باسٹہہ تک آسے ایمان والو پادریون نے دیکہا کہ اس جگہہ بہت تعریف کے کلمے نہین ہین بلکہ ٹڈیون
اور بچہوؤن سے مثال ہی اسلئے پادری لوگ زبردستی اسکو عربون کی خبر ٹہیراتے ہین اور جابجا
لڑائیون کی بشارتین جو بڑے بڑے تعریفون کے ساتہہ ہین وہان ادہر اودہر مطلب کو پہیرتے
ہین اس جگہہ جو صاف فرمایا کہ اونکو حکم ہوا کہ اونکو جان سے نمارین اسکا یہہ مطلب سمجہتی ہین کہ اگرچہ
عربون نے بہت رومیون کو قتل کیا مگر سارے قوم کو قتل نہین کر ڈالا یہہ فقط پادریون کی زبردستی
ہی اور یہہ جو فرمایا کہ زمین کی گہانس یا کسی سبزے یا کسی درخت کو ضرر نہ پہونچاوین اس سے پادریون
نے سمجہا کہ سچ مچ کی ٹڈیان مراد نہین ہم کہتے ہین کہ ہوسکتا ہی کہ گہانس اور سبزے اور درخت سے
جوان اور لڑکے اور بوڑہے آدمی مراد ہون جیسا کہ آٹہوین باب کی ساتوین آیت مین ہو چکا ہی
کہ تہائی درخت جل گئی اور تمام ہری گہانس جل گئی اور تفسیر ڈوالی مین وہان آدمیون کو مراد
لیا ہی تو یہان بہی یہی مطلب ہی کہ وہ ٹڈیان ایماندار آدمیون کو نہین ستاوینگی فقط اونہین
آدمیون کو ستاوینگی جو ایمان سے خالی ہین واللہ اعلم ان ٹڈیون کا احوال اور کتابون مین تلاش
کرنا چاہیے اور یہہ جو فرمایا کہ اون دنون مین لوگ مرنے کے مشتاق ہونگے اسکا یہہ مطلب کہ پادری
لوگ اوسوقت مین بہت بگڑ جاوینگے اور سارے دین مین بڑی بڑی خرابیان ڈالین گے اس سبب
سے ایماندار لوگ مرنے کو مشتاق ہونگے اب جناب یوحنا فرماتے ہین اور چہٹی فرشتے نے نرسنگا پہونکا
اور مینے سونے کی قربان گاہ کے چارون سینگون مین سے جو خدا کے حضور ہی ایک آواز سنی جو
اوس چہٹی فرشتے سے جس پاس نرسنگا تہا کہتی تہی کہ اون چار فرشتون کو جو فرات کی بڑی ندی پہ

بند ہین کہولدی اور وہی چار فرشتے چہوٹے جو ایک گہڑی اور ایک دن اور ایک مہینے تک تیار تہے کہ آدمیون
کی تہائی کو مارڈالین اور فوجون کے سوار شمار مین بیس کرور تہے اور مینے اونکا شمار ویسا سنا اور گہوڑے
اور اونکی سوار دیکہنے مین مجہو یون نظر آئی کہ اونکی بکتر آگ اور سنبل اور گندہک کے سے تہے اور گہوڑون کے
سر ببرون کے سرون کے مانند اور اونکی منہ سے آگ اور دہوان اور گندہک نکلتی تہی ان تینون آفتون
یعنے آگ اور دہوئین اور گندہک سے جو اونکے منہہ سے نکلتی تہی تہائی آدمی مارے گئے کہ اون
گہوڑون کی قوتین اون کے منہ مین اور اونکی دمون مین تہین کیونکہ اونکی دمین سانپون کی سے
تہین اور اونکی سر تہے اور وہ اون سے ایذا پہونچاتے تہے اور باقی آدمیون نے جو اون آفتون سے
مارے نہ گئی تہے اپنے ہاتہون کے کامون سے توبہ نہ کی کہ دیوون اور سونے اور روپے اور پیتل اور
پتہر اور لکڑی کی مورتون کی جو نہ دیکہہ سکتین اور نہ سن سکتین اور نہ چل سکتین پوجا نکرین اور نہ خونریزی
اپنی خونون اور اپنے جادوگریون اور اپنی زنا اور اپنے چوریون سے جو کرتے تہے توبہ نکی اے محمدی
بہائیو اوپر کی پیش خبری کا جس زمانہ مین ظہور ہوا یعنے کال پڑا اور بڑی بہیلی اوسکے زمانہ کے
تہوڑی دنون بعد دریای فرات پر لڑائی ہوئے ہر دو لفظ پیش خبر یونکا خوب مطلب کہل گیا
ابو الفدا نے اسکے بعد لکہا ہی کہ اوسکے بعد یسطینوس ہوا اور سن آٹہہ سو چونتیس سکندری مین مرگیا
اوسکے بعد دوسرا یسطینوس ہوا اوسنے اٹہتیس برس بادشاہت کی اوسکی وقت مین بڑی لڑائے
فارس والون اور روم والون کے درمیان ہوئے کہ اوسکے بیٹہنے کے آٹہوین برس فارس
والون اور روم والون کا مقابلہ دریای فرات کے کنارے پر ہوا اس لڑائی مین بہت خلق کے
لوگ قتل ہوئے اور روم کے لوگ دریای فرات مین بہت ڈوب گئی پہر یہہ بادشاہ سن آٹہہ سو
بہتر سکندری مین مرگیا تاریخ کامل مین ہی کہ اسی بادشاہ کے وقت مین نوشیروان بادشاہ تہا
اے عقلمندو اس بادشاہ کے بیٹہنے کے آٹہوین برس حساب سے سن سکندری آٹہہ سو بیالیس
تہی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش سے پانسو ونتالیس برس ہوئی تہے پہر پینتیس برس
بعد یا پچیس برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اسکی بعد جو خوش خبری ہی وہ
صاف محمدی بشارت ہی مگر تفسیر والی مین دریای فرات کی لڑائی کو سات سو برس بعد کی لڑائی
کی خبر ٹہیرایا ہی اور لکہا ہی کہ عثمانی بادشاہون نے سن بارہ سو اکیاسی عیسوی مین یونان اور

روم کے عیسائیون پر فتح پائی پہر لکھا ہے کہ پچہم کے عیسائی جو روم کے تخت میں تہے اور روم کا ملک کی بادشاہتین جنہون نے یورپ میں اعد یونانی کلیسیاؤن کو اس طرح پر عذاب پاتے دیکہا تہا تب بہی وہ بت پرستی اور اولیا پرستی اور صورت پرستی پر اڑے ہوئے تہے بلکہ ایذا رسانی اور دغا بازی اور فریب کی اصلاح نہین کرتے تہے یہ قول پادری کا ہے آگے پادری یہ خبر صاف اوس لڑائی کی ہی جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے دریائے فرات پر ہوئی اسکی بعد کی بشارت محمدی بشارت ہے دسوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین پہر مینے ایک اور زور آور فرشتے کو آسمان سے اوترتے دیکہا جو بدلی کو اوڑہے تہا اور اوسکے سر پر دہنک تہا اور اوسکا چہرہ آفتاب سا اور اوسکے پانون آگ کے ستون کی مانند تہے اور اوسکی ہاتہ مین ایک چہوٹی کتاب کہلی ہوئی تہی اور اوسنی اپنا دہنا پانون سمندر پر اور بانیان خشکی پر دہرا اور بڑی آواز سے جیسی شیر گرجتا ہے پکارا اور جب وہ پکار چکا تب سات گرجون نے اپنی آوازین دین اور جب وہی سات گرجین اپنی آوازین دی چکین تو مین لکہنے پر تہا پر مینے آسمان سے آواز سنی جو مجہ کہتی تہی کہ جو کچہہ وہی سات گرجین بولین اوسپر مہر کر اور اوسے مت لکہہ تب اوس فرشتے نے جسی مینے سمندر اور خشکی پر کہڑا دیکہا اپنا ہاتہ آسمان تک اوٹہایا اور اوسکی جو ہمیشہ تک زندہ ہے جسنے آسمان کو اور جو کچہہ اوسمین ہے اور زمین کو اور جو کچہہ اوس مین ہے اور سمندر کو اور جو کچہہ اوس مین ہے پیدا کیا قسم کہائی کہ پہر اور مدت نہوگی بلکہ ساتوین فرشتے کی آواز کے دنون مین جب وہ پہونکنی پر ہو خدا کا پوشیدہ مطلب جیسا اوسنے اپنے بندون نبیون کو خوشخبری دی ہے پورا ہوگا آسے پادری وریاے فرات کی لڑائی کے بعد بہت مدت نہین گذری تہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا یہی وہ خوشخبری ہے جو اللہ نے پیغمبرون کو دی تہی جو اوس فرشتی نے یاد دلائی پادری ڈاود ویٹی نے اسکو حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنیکے خبر ٹہرایا افسوس یہ کہلا ہوا مطلب اوسکی سمجہہ مین نہ آیا جناب یوحنا فرماتے ہین گیارہوان باب اور ایک سر کنڈا جریب کی مانند مجہی دیا گیا اور فرشتہ کہڑا کہتا تہا کہ اوٹہہ اور خدا کی ہیکل یعنے مسجد اور قربان گاہ اور اونکو جو اوس مین عبادت کرتے ہین ناپ مگر اوس دالان کو جو ہیکل کے باہر ہے

چھوڑدی اور اوسکو مت ناپ کیونکہ وہ غیر قومون کو دیا گیا ہے اور وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے
تک پامال کرینگے سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین پادری اسکاٹ کی
روس تفسیر سے نقل کیا ہے کہ باہر والا احاطہ غیر قومونکا کہلاتا تھا اسواسطے کہ یہان تک سب
لوگون کے واسطے جانیکی اجازت تھی آسے ایمان والو مسجد بیت المقدس کو جب پہلی بار بخت نصر
نے ویران کردیا تھا تو حضرت حزقیل علیہ السلام کی سامنے اس مسجد کی زمین کو فرشتے نے ناپا تھا حضرت
حزقیل علیہ السلام کے صحیفہ کے چالیسوین باب سے چوتالیسوین باب تک اسکا بیان بہت بسط
کے ساتھہ ہی چالیسوین باب کی پہلی آیت مین حضرت حزقیل علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہمارے
قید کے پچیسوین برس شروع سال مین مہینے کی دسوین تاریخ شہر کی ویرانی کے چودھوین سال
اوسی دن اللہ کا ہاتھہ مجھپر آیا اور مجھکو وہان لے گیا اللہ کے دکھاوے مین مجھکو اسرائیل کی زمین
تک لے گیا پھر یہ ذکر ہے کہ مینے ایک شخص کو دیکھا اوسنے کہا جو کچھہ مین تجھکو دکھاتا ہون تو دیکھہ اور
جو کچھہ تو دیکھتا ہے اسرائیلیون کو خبر دے پھر اوس شخص نے ہیکل یعنے مسجد کے صحن کو اور
ہیکل کو یعنے مسجد کو ناپا اس ناپنے کا ظہور اللہ نے یون دکھلایا کہ خسرو بادشاہ کے ہاتھون
اللہ نے اس مسجد کو پھر آباد کردیا اب پھر رومیون نے اوسکو ویران کردیا تو جناب یوحنا کو اوسکی
ناپنے کا حکم ہوا اس ناپنے مین یہہ اشارہ تھا کہ یہ مسجد پھر آباد ہوگی اور ایماندار سب اوسمین
اللہ کی عبادت کرینگے سو اوسکی آبادی پانسو برس بعد محمدیون کے ہاتھون ہوئی وہی اوسمین
اللہ کی عبادت کرتے ہین اور باقی شہر مین محمدی بھی رہتے ہین اور غیر قوم یعنے یہود اور نصاری
بھی رہتے ہین اور بیالیس مہینے کے ایک ہزار دو سو ساٹھہ دن ہوتے ہین اور دنون سے برس
مراد ہے اس کتاب کے بارہوین باب مین محمدی بشارت نہایت صاف کھلی ہوئی ہے وہان
ایک ہزار دو سو ساٹھہ دن کا لفظ ہے اور اوس سے مراد بارہ سو ساٹھہ برس ہین جو دین
محمدی کی ترقی کی مدت ہے اوسی کے موافق یہان بھی بیالیس مہینے وہی بارہ سو ساٹھہ برس
ہم محمدیون کی ترقی کے ہین اس مدت مین ارشاد ہوا کہ غیر قومون کے لوگ اس پاک شہر کو
پامال کرینگی یعنے مسجد کی باہر تمام شہر مین وہ لوگ بھی رہین گے جو ایمان سے خالی ہین مگر
مسجد مین فقط ایمان والے لوگ اللہ کی عبادت کرینگے تو مسجد کے باہر کو مت ناپو فقط مسجد کو

تاب لو آب وہ فرشتہ اللہ کی طرف سے فرماتا ہے اور مین اپنے دو گواہون کو قدرت بخشونگا اور
وے ٹاٹ اوڑھ کر ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک نبوت کرینگے یہہ وہ دو درخت زیتون کے اور دو
شمعدان ہین جو زمین کے خداوند کے حضور کھڑے ہین اور اگر کوئی چاہی کہ اونکو ضرر پہونچاوے تو
اونکی منہہ سے آگ نکلتی ہے اور اونکی دشمنون کو کہا جاتی ہے سو اگر کوئی چاہی کہ اونکو ضرر پہونچاوے
تو ضرور ہے کہ اسی طرح مارا جاوے اونکو اختیار ہے کہ آسمان کو بند کرین کہ اونکی نبوت کے یعنے
وعظ اور نصیحت کے دنون مین پانی نہ برسے اور پانیون پر بہی اختیار رکہتی ہین کہ اونکو لہو
بنا ڈالین اور جب چاہین زمین پر ہر طرح کی آفت لاوین اور وہ جب اپنی گواہی دی چکینگے
تو وہ جانور جو اتہاہ کوئین سے نکلتا ہے اونسی لڑیگا اور اونپر غالب ہوگا اور اونہین مار
ڈالیگا اور اونکی لاشین اوس بڑے شہر کے بازار مین جو روحانی جہت سے سدوم اور مصر کہلاتا
ہے جہان ہمارا خداوند بہی سولی پر کہینچا گیا پڑی رہین گی اور لوگون اور فرقون اور زبانون
اور قومون مین سے بہوتیرے اونکی لاشون کو ساڑہی تین دن تک دیکہا کرینگے اور اونکی لاشون
کو قبرون مین رکہنی نہ دینگے اور زمین کے رہنے والے اونپر خوشی اور خرمی کرینگے اور ایک دوسرے
کو سوغاتین بہیجین گے کیونکہ ان دونون نبیون نے یعنے وعظ و نصیحت کرنے والون نے زمین
کے رہنی والون کو ستایا تہا اور ساڑہی تین دن کے بعد زندگی کی روح خدا کی طرف سے
اون مین درآئی اور وہ اپنی پانون پر کہڑے ہوئے تب جنہون نے اونہین دیکہا اونپر بڑا
خوف پڑا اور اونہون نے آسمان سے بڑی آواز سنی جو اونہین کہتی تہی کہ ادہر اوپر آؤ اور
وہ بادل مین آکی آسمان پر چڑہ گئی اور اونکی دشمنون نے اونکو دیکہا ہے اوسی گہڑی ایک بڑا
بہونچال آیا اور اوس شہر کا دسوان حصہ گر گیا اور بہونچال مین سات ہزار آدمی جان سے
ماری گئی اور باقی جو تہی ہراسان ہو گئی اور اونہون نے آسمان کے خدا کی تعظیم کی اے
ایمان والو عربی مین شہید کے اصل معنے گواہ کی ہین اور جو اللہ کی راہ مین قتل کیا جاتا ہے
اوسکو بہی اسلیئے شہید کہتی ہین کہ وہ اللہ کی سچائی کا گواہ ہے کہ اوسکی نام پر جان دیتا ہے اسیطرح
عبرانی مین عدی کے معنے گواہ کی ہین اور جہان اوس شخص کا ذکر ہوتا ہے جو اللہ کی راہ
مین مارا گیا جہان بہی عدی کا لفظ آتا ہے رسالہ اعمال کی بائیسوین باب کی بیسوین آیت مین

جہان استیفان شہید کا ذکر ہے وہان عبرانی مین عِدِی کا لفظ ہی تو یہان یہہ معنے بہت صاف
ہین کہ اپنی دو شہیدون کو اختیار دونگا کیونکہ اونکی قتل ہونے کا ذکر صاف موجود ہی یہہ بات
اوس فرشتے نے اللہ کیطرف سے فرمائی جسنے مسجد کے ناپنے کا حکم کیا تہا اور نبوت کی معنی ہین
خبر دینا یہان وہ معنی نہین ہین کہ اللہ کیطرف سے اونپر شریعت کی حکم اوترے ہین اور وہ
اونکی خبر دیتے ہین بلکہ یہان یہہ معنی ہین کہ وہ دونو شہید لوگون کو وعظ و نصیحت کرینگے اور
لوگون کو ایمان کی باتون کی خبر دینگی جناب پولوس نے جو خط قرنتیون کو لکہا ہے اوسکا
چودہوان باب دیکہو وہان وعظ کہنے والون کا صاف صاف ذکر ہے اونکے حق مین نبی کا لفظ
لکہا ہی یہان بہی یہی معنی ہین کہ وہ دونون شہید ٹاٹ پہنکر یعنے نہایت عاجزی اور
خاکساری اختیار کرکے بارہ سو ساٹھ برس تک جو دین محمدی کی ترقی کی مدت ہی جیسا کہ
اس کتاب کی بارہوین باب سی ظاہر ہے اس مدت مین وہ دین کی باتون سے لوگون کو خبر
دینگی اور نصیحتین کرینگی کیونکہ اگرچہ وہ شہید ہو گئی مگر وہ زندہ ہین روشن دل لوگون کو ہمیشہ
اونسی فیض پہنچتا رہیگا اور وہ اونکو تعلیم کرتے رہینگی اور اونکا کلام دیکہہ دیکہکر بہت لوگ
نصیحت پکڑینگے حضرت زکریا علیہ السلام کی صحیفہ مین یہہ بیان ہو چکا ہی کہ حضرت زکریا علیہ السلام
نے دو درخت زیتون کے اور ایک شمعدان دیکہا اور فرشتے سی پوچہا کہ یہہ دونو درخت
زیتون کے کیا ہین فرشتے نے فرمایا کہ یہہ دونون بیٹی تیل کے ہین یعنے اوس روشن تیل سے
فیض لینے والے ہین جو اوس شمعدان سے نکلتا ہے وہ ساری زمین کے خداوند کی ساتہ
یعنے اللہ کی حضوری مین کہڑی ہی ہین حضرت یوحنا پر اللہ نے ظاہر کر دیا کہ اون دونو
شخصون کا ظہور ابہی تک نہین ہوا ہی پہر اونکی جلال کا یون بیان فرمایا کہ اونکی منہہ
سی آگ نکلتی ہی اور اونکی دشمنون کو کہا جاتی ہی یعنے اونکی بد دعا سے اونکی دشمن جو اونکو
قتل کرینگے وہ بہی اوسیطرح قتل ہو جاوینگی اونکو اختیار ہی کہ اگر اللہ سے مانگین تو اللہ آسمان
سے پانی کو روک دی اور زمین کے پانی کو لہو بنا دی اور ہر طرح کی آفت اونکی دشمنون پر
لاوی مگر وہ ایسا نکرینگے کیونکہ اونکو خلقت پر نہایت رحم ہی اور جب وہ اپنی گواہی دے
چکینگی یعنے خوب طرح لوگون کو وعظ و نصیحت کر چکینگے اور اپنی لیے حضوری ثابت

کرچکین گے تب وہ جانور جوا تہاہ کوئین سے یعنے سمندر سے نکلتا ہی یعنے ابلیس جو سب نیک بندونکا دشمن ہے وہی ہر طرح اپنی فوجین بہیجتا ہے وہ شریر آدمیون کی دلونمین اور رگون اور پٹہون مین گہس کر نیک لوگون کو قتل کرتے ہین وہ بڑا دشمن اونسے لڑیگا اور اونکو قتل کریگا یعنے دشمنون کے ہاتہون سے اونکو قتل کروا دیگا اور اونکی لاشین اوس بڑے شہر کی بازار مین پڑے رہین گے بڑا شہر بابل کا نام ہے جو کوفہ کے پاس اگلی وقت مین بڑا آباد شہر تہا بابل کے حق مین بڑے شہر کا لفظ اس کتاب کے چودہوین باب کی آٹہوین آیت مین اور اٹہارہوین باب کی دسوین آیت مین اور سولہوین آیت مین اور اٹہارہوین آیت مین اور اکیسوین آیت مین آیا ہے جب یہ لفظ صاف صاف بابل کے حق مین پانچ مقام مین آیا تو بڑا شہر بابل کا نام ہوگیا یہان بہی بیشک بڑا شہر بابل ہی کو فرمایا ہی پہر اوس شہر کا یہ صاف پتا تبلایا کہ وہ شہر روحانی جہت سو سدوم اور مصر کہلاتا ہی یعنے ان دونو شہرون کی خصلتین اوسمین موجود ہین اسلیے اوسکی مثال ان دو شہرون سے دیجاتی ہے کیونکہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کے تیرہوین باب مین ہے کہ بابل سدوم اور عامورہ کی طرح ہوجائیگا جسکو اللہ نے اولٹ دیا یعنے سدوم اور عامورہ کے لوگ بدکار تہے اونہون نے حضرت لوط علیہ السلام کا کہنا نمانا اور بدکاری سے توبہ نکی اونکا تختہ اللہ نے اولٹ دیا اسیطرح بابل والی بہی بدکار اور ظالم تہو اس کتاب کی اٹہارہوین باب کی تیسری آیت مین بابل کے حق مین فرمایا ہے کہ ساری قومون نے اوسکی حرامکاری کی شراب غضب پی سو محمدی وقت مین بابل ویرانہ جنگل ہوگیا اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے دسوین باب مین ہے کہ آسور سے یعنے وہ جو بابل کے پاس تہا بخت نصر کے وقت سے وہ سارا ملک بابل کہلایا سو فرمایا کہ آسور سے مت ڈر وہ تجہے اپنا ڈنڈا اوٹہا ویگا مصر کے طور پر یعنی جسطرح مصر والون نے چند روز ظلم کیا پہر غارت ہوگئی اسیطرح آسور اور بابل والی بہی غارت ہوجاوینگی اور مصر سے مثال بابل کی اس راہ سے بہی ہے کہ مصر مین جادوگرون کا بہت زور تہا حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اونکو زیر کیا اسیطرح بابل کا جادو بہی بہت زور پر تہا سارے جہان مین اوسکا

شہرہ تہا ہے جو فرمایا کہ ہمارا خداوند یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی وہان سولی پر کہینچی گئی اسکا یہہ مطلب کہ بابل کے لوگ ہی آپکے بڑے دشمن ہین آپکی قتل کی خبر سنکر نہایت خوش ہین اور اس کتاب کے اٹھارہوین باب کے اخیر مین بابل کے حق مین صاف فرمایا ہی کہ تیری جادوگری سے زمین کی سب قومین دغا کہا گئین اور نبیون اور پاک لوگون کا اور اون سب کا لہو جو زمین پر قتل کئی گئی اوسمین پایا گیا یہان سی معلوم ہوا کہ جتنی پاک لوگ تمام زمین مین قتل ہوئی سب کا خون بابل مین پایا گیا اسکا یہی باعث ہی کہ بابل والون نے نبیون پر ظلم کرنیکی بنیاد ڈالی تو سبکی خون کا وبال اونپر ہی ہوا اسی راہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی گویا اوسی شہر مین سولی پر چڑہائی گئی اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ خداوند سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہون کیونکہ وہ بابل کے علاقی مین پیدا ہوئے تہے اور وہان کے کافرون نے اونکو آگ مین ڈالا تہا وہ آگ بڑی دور تک بہڑکائی تہی اور آپکو گوپہن مین رکہکر اوسمین پہنکا تہا تو یہہ بہی سولی پر چڑہانے مین داخل ہی خلاصہ یہہ ہی کہ سب پتی اور نشان یہان بابل کے ہین یہہ پیش خبری بیشک جناب امام حسین علیہ السلام کی اور جناب عباس علیہ السلام کی ہی کیونکہ امام حسن علیہ السلام اس سے پہلی زہر سے شہید ہو چکی تہے اور موافق دستور کے دفن ہوئی تہی جناب امام حسین علیہ السلام نے اور جناب عباس علیہ السلام نے پہلے اپنی دشمنون کو خوب وعظ سنایا پہر دشمنون کی ہاتہہ سی شہید ہوئی اور جناب امام حسین علیہ السلام کی ساتہہ آپکی کئی بہائی اور بیٹی اور بہتیجی شہید ہوئی مگر آپکی بہائی جناب عباس علیہ السلام نے آپکے واسطے بہت بڑی محنت کی تہی اونکی مزار پاک سی ہی اب تک کراستین ظاہر ہوتی ہین اور یہہ جو فرمایا کہ اونکی لاشین اوس بڑے شہر کے بازار مین پڑی رہین گی جس لفظ کا ترجمہ بازار لکہا ہی وہ عبرانی مین رحوب ہی اوسکی معنے لغت عبرانی مین لکہی ہین سڑک اور شہر کے دروازے کے سامنے کشادہ جگہہ سو دریائے فرات کے سامنے کا مقام جہان امام حسین علیہ السلام شہید ہوئی یہہ مقام بابل کا بازار ہوگا یا اس شہر کے باہر کا میدان ہوگا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شہادت کی خبر بہت حدیثون مین دی ہے ابن کثیر رح نے اپنی تاریخ مین حضرت عائشہ رض کی زبانی ایک روایت لکہی ہی اوسمین یہہ لفظ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسین

بابل کی زمین پر قتل کیا جائیگا اور یہ جو فرمایا کہ لوگون اور فرقون اور زبانون اور قومون مین سے بہتیرے اونکی لاشون کو ساڑہی تین دن تک دیکہا کرینگی سو ایسا ہی ہوا اوس زمانہ مین مسلمانون مین عربی اور فارسی اور رومی زبانون کی جاننی والے ملے جلے تہے ابن زیاد کیطرف سی جو عمر ابن سعد فوج کا سردار تہا اوسکی کوچ کا حال بحر المصائب مین جو ہمارے وقت مین شیعون نے چہاپی ہی یون لکہا ہی کہ کہا شیخ مفید اور سید ابن طاوس اور طبرسی رحمہ نے کہ عمر ابن سعد نے امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک اوسی عاشورہ کے دن خولی ابن یزید اور حمید ابن مسلم کے ساتہہ ابن زیاد کے پاس بہیجا اور باقی شہیدون کے سر شمر وغیرہ کے ساتہہ بہیجی اور ابن سعد عاشورہ کے باقی دن اور دوسرے دن دوپہر تک ٹہرا رہا اور اپنی قتل کئی ہوئون کو جمع کیا اور اون پر نماز پڑہی اور اونکو دفن کیا اور امام حسین علیہ السلام کو اور اونکی سب مددگارون کو چہوڑ گیا اور اونکی دفن کا کچہہ دہیان نہ کیا یہہ لکہا ہی کہ جب امام علیہ السلام کے جسم پر اسیطرح تین دن گذر گئی تب قوم اسد کے کچہہ لوگ نینوا سی نکلی اونہون نے ان لوگون پر نماز پڑہی اور دفن کیا اور ملا باقر مجلسی نے جلاء العیون مین لکہا ہی کہ ایک معتبر کتاب کی روایت ہی کہ قوم اسد کا ایک مرد کہتا ہے کہ مین نہر علقمی کے کنارے پر کہیتی کرتا تہا جب عمر ابن سعد کا لشکر چلا گیا مینے عجائب چیزین اوس جنگل کے شہیدون مین دیکہین جنکا مین ذکر نہین کرسکتا اون باتون مین سے ایک بات یہہ ہی کہ اون لاشون پر جب ہوا چلتی تہی تو مشک اور عنبر کے خوشبو سے بہی اچہی خوشبو مجکو آتی تہی اور ہمیشہ مین دیکہتا تہا کہ ستارے آسمان سے نیچی آتے ہین اور اون پاک جسمون کے نزدیک سے اوپر جاتے ہین اور مین اوس جنگل مین اپنے لڑکے بالون کے ساتہہ اکیلا تہا اور جب سورج ڈوبتا تہا تو ایک شخص کی آہٹ دکہائی دیتی تہی جو قبلہ کیطرف سی آتا تہا اور اون لاشون کے درمیان مین داخل ہوتا تہا اور صبح کو چلا جاتا تہا مین کہتا تہا کہ لوگ کہتی تہی کہ یہ خارجی لوگ ہین اسوقت کے حاکم سے لڑنے نکلے تہے پہر یہہ عجائب نشان کیون نظر آتے ہین اون راتون مین سے ایک رات کو مینے عہد باندہا کہ آج نہین سوؤنگا شاید یہہ حال کی حقیقت مجہپر کہل جاوے جب شام ہوئے تو وہ شخص ظاہر ہوا لاشون کے درمیان مین

داخل ہوا اور ایک جسم کے پاس گیا کہ اوس جسم نورانی سے آفتاب کا سا نور روشن تھا اوسکو
بغل مین لیا اور اوسپر اپنا منہہ ملا جب بہت اندھیرا ہوا بہت سی مشعلین ظاہر ہوئین اور
آواز رونیکی بلند ہوئی ایک اونمین کا کہتا تہا واحسیناہ واماماہ مین ڈرتا ہوا اوسکی پاس
گیا اور پوچھا کہ تم کون لوگ ہو کہا ہم جن ہین اور ہر رات صبح تک حسین پر روتے ہین
اور وہ شخص جو تو نے دیکہا وہ حضرت علی ہین کہ ہر شب کو آتی ہین اور روتی ہین اس
روایت سے معلوم ہوا کہ عمر ابن سعد جب گیارہوین تاریخ چلا گیا امام حسین علیہ السلام
کی اور آپکی ساتہہ والون کی لاشین کئی دن تک بے دفن میدان مین پڑی رہین
یہ شخص اسدیون کی قوم کا تہا ظاہر یون ہی کہ اوسنی بارہوین اور تیرہوین شب اون
لاشون کی کرامتین دیکہین پہر چودہوین شب کو جاگتا رہا اور یہ معاملہ دیکہا تب چودہوین
کو اسدیون کو خبر پہونچی اونہون نے آکر دفن کیا اور یہ جو فرمایا کہ لوگ اونکو سارھی تین
دن تک قبر مین رکہینگے اسکا یہہ مطلب کہ آپکی دشمن بہت تہی اونکی ڈر کے مارے
کسینی دفن نہ کیا جب اسدیون کو خبر ہوئی تب اونہون نے دفن کیا اور فرمایا کہ لوگ
اونپر خوشی کرینگی سو ایسا ہی ہوا ابن زیاد کی فوج والون نے آپکی قتل پر بڑی خوشی ظاہر
کی تہی اور فرمایا کہ ساڑھی تین دن کے بعد زندگی کی روح اللہ کیطرف سی اونمین
آئی اسکا یہہ مطلب کہ بعد دفن کے اللہ نے اونکو قبرون مین زندہ کر دیا اور آسمان پر
اونکو بلایا ایسی احوال اوس عالم مین بہت گذر رہتے ہین اور فرمایا کہ اونکی دشمنون نے
اونکو دیکہا اسکا مطلب یا تو یہہ ہی کہ شیاطین اور جنون نے اونکا آسمان پر جانا دیکہا اور
ڈر گئی یا آدمیون نے بہی خواب مین ایسا دیکہا ہوگا ملا عبد اللہ ابن نور اللہ شیعی نے
کتاب عوالم العلوم مین حسن ابن سلیمان کی کتاب المختصر سے نقل کیا ہی کہ اونہون نے
کتاب المعراج مین اپنی سند صدوق تک پہونچائی اونکی سند بکر بن عبد اللہ تک پہونچی
وہ روایت کرتے ہین سہل بن عبد الوہاب سی وہ ابو معاویہ سے وہ اعمش سے وہ امام
جعفر صادق علیہ السلام سے وہ امام محمد باقر علیہ السلام سے وہ امام زین العابدین علیہ السلام
سے کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین پانچوین آسمان پر حضرت

علی کی صورت دیکھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ فرشتے علی کی صورت کے
مشتاق ہوئے اللہ نے اونکے واسطے اونکی صورت نور سے بنا دی امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے فرشتے اوترے اور اونکو اوٹھا لے گئی
اور اونکو حضرت علی کے صورت کے ساتھہ پانچوین آسمان مین رکھا اگر یہہ روایت ٹہیک
ہی تو مطلب یہ ہی کہ دفن کرنیکے بعد اونکو آسمان پر اوٹھا لے گئی اور یہ جو فرمایا کہ بہونچال
آیا اور سات ہزار آدمی قتل ہوئے اسکا ظاہرا یہہ مطلب ہی کہ کوفہ مین مختار کی عملداری
ہوئے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے سب قاتل بڑے بڑے عذابون سے قتل
کئی گئی جناب یوحنا فرماتے ہین دوسرا افسوس گذر گیا دیکہو تیسرا افسوس جلد آتا ہی
اسکا یہ مطلب کہ چہٹی فرشتے کے نرسنگے کا زمانہ جسمین دریاے فرات پر لڑائی ہوئے
وہ زمانہ گذر گیا اب تیسرا افسوس جلد آتا ہی یعنے ساتوین فرشتے کے پہونکنی کا وقت
آتا ہی جسمین اللہ کی بشارتون کے ظہور کا وعدہ ہی افسوس کا لفظ اسلئی فرمایا کہ
افسوس اون لوگون پر جو ایسی رسول رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت
پاکر ایمان نہ لاوین اور دنیا مین قتل ہونا اور عقبی مین ہمیشہ آگ مین رہنا قبول کرین
آپ فرماتے ہین اور ساتوین فرشتے نے پہونکا اور آسمان پر بڑی آوازین یہ کہتی
ہوئی آئین کہ دنیا کی بادشاہتین ہمارے خداوند اور اوسکے مسیح کی ہو گئین اور وہ ہمیشہ
تک بادشاہت کریگا ای محمدی بہائیو اوپر فرمایا تہا کہ ساتوان فرشتہ جب پہونکیگا
تب اللہ کا پوشیدہ مطلب جسکی اللہ نے اپنی نبیون کو خوشخبری دی تہی وہ ظاہر ہو جائیگا
یہان اوس پوشیدہ مطلب کو صاف کہولدیا کہ جب ساتوین فرشتے نے پہونکا دنیا
کی جتنی بادشاہتین تہین وہ سب اللہ کی اور اوسکی مسیح کی ہو گئین یعنے سب بادشاہتین
اگرچہ اللہ ہی کی طرف سی تہین مگر اوسنے اپنے شریر بندون کو ڈہیل دے رکہی تہی
اب وہ سب بادشاہتین خاص اللہ کی اور اوسکے مسیح کی یعنے اوسکی آخری پیغمبر کی
ہو گئین اب آخری پیغمبر ہمیشہ تک بادشاہی کرینگے یعنے اونکا دین ہمیشہ غالب رہیگا
آپ فرماتے ہین اور چوبیس بزرگ جو اپنی تخت پر اللہ کے حضور بیٹہی تہی منہ کے

بہل گرے اور اللہ کو سجدہ کیا اور بولے کہ اے خداوند خدا قادر مطلق جو ہے اور تہا اور جو آنیوالا
ہے ہم تیرا شکر کرتے ہین کیونکہ تو نے اپنی بڑی قدرت اختیار کرلی اور بادشاہت کی اور
قومین غصے ہوئین اور تیرا قہر آیا اور مردون کا وقت پہونچا کہ اونکی عدالت کی جاوے
اور تو اپنے بندون نبیون اور پاک لوگون کو اور اونکو جو تیرے نام سے ڈرتے ہین
کیا چہوٹے کیا بڑے اجر بخشے اور اونکو جو زمین کو خراب کرتے ہین خراب کرے اے
ایمان والو دیکہو جب اللہ کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہی کی منادی
آسمان پر ہوئی اوسوقت وہ چوبیس شخص جو اللہ کے حضور ہی مین تہے اونہون نے
اللہ کے آگے سجدہ شکر کا کیا کہ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنی خاص بادشاہی کو ظاہر کیا
اور کافرون کی قومون پر اپنا غضب نازل کیا اور مردون کی عدالت کا یعنی قیامت
کا ہی وقت آپہونچا آپ فرماتے ہین اور اللہ کی ہیکل یعنی مسجد آسمان پر کہولی گئی اور
اوسکی ہیکل مین اوسکی عہد کا صندوق نظر آیا اور بجلیان اور آوازین اور گرجین آئین
اور زلزلہ ہوا اور بڑے اولے پڑے اے ایمان والو اللہ کی مسجد بیت المقدس کی شکل
اللہ نے آسمان پر حضرت یوحنا کو دکہلائی اور اللہ کے عہد کا صندوق جسمین اللہ کا
عہدنامہ یعنے تورات رکہی رہتی تہی وہ صندوق حضرت موسی علیہ السلام کیوقت
سے چلا آتا تہا اور بخت نصر کے وقت سے غائب ہوگیا تہا وہ بہی اللہ نے دکہلایا اس
مین یہ اشارہ تہا کہ مسجد بیت المقدس جو ویران پڑی ہے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی بادشاہی مین بنائی جاویگی اور پہر اوس صندوق کو امام مہدی علیہ السلام
آکر نکالینگے اور اس مسجد مین رکہا جاویگا اللہ نے وہ وقت بہی حضرت یوحنا کو
دکہلا دیا اب دیکہو اس بڑی عدالت اور بڑی بادشاہی کے بادشاہ کے پیدا ہونیکا وقت
کس شان وشوکت سے اللہ تعالی نے جناب یوحنا کو دکہلایا **بارہوان باب** اور ایک
بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک عورت سورج کو اوڑہے ہوئے اور چاند اوسکے پاؤن تلے
اور اوسکے سر پر بارہ ستارون کا تاج تہا اور وہ حاملہ تہی اور جننے کے درد اور پیڑ سے چلاتی
تہی پہر ایک اور نشان آسمان پر دکہلائی دیا اور دیکہو ایک بڑا سرخ اژدہا جسکے سات سر

اور دس سینگ اور اوسکی سرون پر سات تاج تہے اور اوسکی دم نے آسمان کی تہائی ستارے
کہینچے اور اونکو زمین پر ڈالا اور وہ اژدہا اوس عورت کی آگے جو جننی پر تہی جا کہڑا ہوا تاکہ جسوقت
وہ جنی تو وہ اوسکی بچے کو نگل جاوے اور وہ فرزند نرینہ جنی جو کہ لوہی کے عصا سے سب
قومون پر حکومت کریگا اور اوسکا لڑکا اللہ کے آگے اور اوسکی تخت کے آگی اوٹہا لیا گیا اور
وہ عورت بیابان مین جہان اللہ نے اوسکی لئے جگہہ تیار کی تہی بہاگ گئی تاکہ وہان
ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اوسکی پرورش کرین پہر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل
اور وہ فرشتے جو اوسکی ساتہہ تہی اژدہی سے لڑنیکو نکلے ہوئی اور اژدہا اور اوسکی
کارندے لڑے اور غالب نہوے اور نہ آسمان پر اونکی یہہ جگہہ ملی سو بڑا اژدہا نکالا گیا
وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہی اور سارے جہان کو دغا دیتا ہی وہ زمین
پر گرایا گیا اور اوسکی کارندے بہی اوسکی ساتہہ گرائی گئی اور مینے ایک بڑی آواز آسمان
سی یہہ کہتی سنی کہ اب نجات اور قدرت اور سلطنت ہمارے خدا کی آئی اور اختیار اوسکی
مسیح کا ہوا کہ ہمارے بہائیون کا مدعی جو رات دن ہمارے خدا کی آگے اونپر تہمت
لگاتا تہا گرایا گیا اور اونہون نے برہ کی لہو کے سبب اور اپنی گواہی کی بات کی باعث
اوسکو جیت لیا اور اونہون نے اپنی جانون کو مرنے تک عزیز نہین جانا اسواسطے ای
آسمانو اور اونپر کے رہنے والو خوشی کرو افسوس خشکی اور تری کے رہنے والون پر اسلئی
کہ ابلیس تم پاس اوترا اور اوسکا بڑا غصہ ہی کہ وہ جانتا ہی کہ اوسکا وقت تہوڑا باقی
ہی اور جب اژدہی نے دیکہا کہ زمین پر گرایا گیا تو اوسنے اوس عورت کو جو فرزند نرینہ
جنی تہی ستایا اور عورت کو بڑے عقاب کے دو پر دیئے گئی تاکہ اوس سانپ کے آگے سے
بیابان مین اپنے مقام کو اوڑ جاوے جہان ایک زمان اور دو زمانون اور آدہی زمان
تک اوسکی پرورش ہوتی ہی اور سانپ نے اپنے منہہ سے پانی کی ندی عورت کے پیچہے
بہائی تاکہ اوسکو ندی سے بہا دے پر زمین نے عورت کی مدد کی اور زمین نے اپنا منہہ
کہولا اور اوس ندی کو جو اژدہی نے اپنے منہہ سے بہائی تہی پی لیا اور اژدہا عورت پر
غصے ہوا اور اوسکی باقی اولاد سے جو خدا کے حکم مانتے اور عیسیٰ مسیح کی گواہی رکہتے ہین

لڑنے گیا اسی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
پیدا ہونیکا وقت پہلی سی جناب یوحنا کو دکہادیا اور آپکی مان کو حضرت یوحنا نے اس شان و
شوکت سی دیکھا کہ سورج کو اوڑہی ہوی تہین اور چاند اونکی پاٹون تلی اور بارہ ستارون کا
تاج سر پر تہا اور جننی کا درد تہا اور اوسوقت شیطان اس نیت سی جا کر کہڑا ہوا کہ یہ لڑکا پیدا
ہو تو اوسکو نگل جاؤن مگر اللہ نے بچا لیا اور وہ لڑکا پیدا ہوا جسکی حق مین زبور شریف کی
دوسری سورت مین یون ارشاد ہوا ہی کہ لوہی کے عصا سی سب قومون پر حکومت
کریگا اسسے صاف کہل گیا کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہ تہی حضرت عیسی علیہ السلام
کے بعد جناب یوحنا کو اللہ نے آئندہ زمانیکا حال دکہایا اور یہہ بہی دکہلا دیا کہ وہ
لڑکا اللہ کے آگی اور اوسکی تخت کی آگی اوٹہا لیا گیا اپکی معراج کا وقت بہی اللہ نے دکہادیا اور
یہہ بہی دکہادیا کہ وہ عورت بیابان مین یعنی عرب کی اوس مقام مین چلی گئی جہان ایکہزار
دوسو ساٹہہ برس تک اوسکی پرورش کی جگہہ اللہ نے تیار کی ہی اسمین یہہ اشارہ ہی کہ
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین ہجرت کرکے جاوینگی اور وہان دین کی ترقی ہوگی
اور بارہ سو ساٹہہ برس تک غلبہ ہوگا دن سی مراد برس ہی جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام
کی صحیفہ مین اسکا پورا بیان ہوچکا اور اللہ نے یہہ بہی دکہلا دیا کہ حضرت میکائیل علیہ السلام
نے اور اونکی ساتہہ کے فرشتون نے ابلیس کو اور اوسکی ساتہہ کی شیطانون کو لڑکر زمین پہ
گرادیا اور پہر آسمان پر اونکو جگہہ نہ ملی اس خبر کا صاف ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کیوقت مین ہوا کیونکہ قرآن شریف کی اوترنے سے پہلی جن آسمان تک جاکر فرشتون
کی باتین اونکی چوری سی سنتی تہے فرشتون کو جو حال آئندہ کا اللہ تعالی تبلاتا ہی وہ
احوال جن اونسی سن لیتے تہے اور آدمیون کو آکر بتاتے تہی جب سی حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن کا اوترنا شروع ہوا اللہ تعالی نے فرشتون کو حکم دیا کہ آسمان پر پہرا
دی کہ جو جن باتین سننے آوے اوسپر آگ کا شعلہ تارون سی لیکر پہینکین جب جنون نے
آگ کی مار کہائی بہت سی جن محمدی ہوگئی اور جو ڈہیٹ تہی وہ منکر رہی اونکو آسمان پر
پہر جگہہ نہ ملی جو کوئی اونمین کا فرشتون کی باتین سننی جاتا ہی اوسپر آگ کا شعلہ آتا ہی

جنون کے آشنا جابجا ملک عرب مین پہیلی ہوئے تہے جنون نے جابجا اقرار کیا کہ آئندہ ابکی کوئی
خبر ہمکو معلوم نہین ہوتی اب جو کوئی کان لگاتا ہے اوسپر آگ کا شعلہ آتا ہے جناب یوحنا کو
اللہ تعالی نے اسیوقت کا حال دکہلایا تہا اسیوقت کی پاک ارواحون کو خوشی تہی کہ ہمارے
ایمان والے بہائیونکا دشمن جو طرح طرح کی تہمتین اونپر لگاتا تہا گرا دیا گیا اللہ کے آگے تہمت
لگاتا تہا یعنی یون کہتا تہا کہ یہہ لوگ دین پر مضبوط نہین رہینگے جب مین اونپر طرح طرح کا
ظلم کرونگا تو یہہ دین کو چہوڑ دینگے مگر اللہ والون نے اوسکی قول کو جہوٹا کر دیا بڑے بڑے
عذابون سی قتل ہونا قبول کیا مگر اللہ کا اور پیغمبرون کا نام لینا نہ چہوڑا اسوقت تک کہ
خدا کی نجات یعنی اوسکی طرف سی بندون کی نجات آئی اور اوسکی خاص قدرت اور
سلطنت کا ظہور ہوا اور اوسکی مسیح کا یعنی اوس پیغمبر کا اختیار ہوا جسکی بشارتین پہلے
ہو چکی اسبات پر آسمانون کو اور سب فرشتون کو خوشی کرنیکا حکم ہوا اوس دشمن نے
اوس رسول پاک کی ماں کو ستایا اونکو اللہ نے عقاب کے سے دو پر دئیے تاکہ اوس سانپ
کے سامنے سے بیابان مین یعنے عرب مین اپنے مقام تک یعنے مدینہ تک اوڑ جاوین جہان
ایک زمان یعنی ایک ہزار اور دو زمان یعنے دو ہزار اور آدہی زمان یعنی پانسو برس
تک پرورش ہوئی ہے یہہ لفظین حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ کی ہین وہان
اسکا پورا بیان ہو چکا ہے یہہ صورت آپکی ہجرت کی اللہ نے دکہلائی کہ دشمن نے کس طرح
طرح ستایا کافرون کو قتل کی تدبیرین بتلائین اور بار بار قتل پر مستعد کیا مگر اللہ نے
بچایا اور امن کے مقام مین پہونچایا اور ابلیس نے منہہ سی پانیکی ندی بہائی اسکا یہہ
مطلب کہ ہر طرف سی کافرون کی فوجین آپکے وقت مین اور آپکے نائبون کے وقت مین
جمع کین جیسا کہ سولہوین باب کی تیرہوین آیت مین فرمایا ہے کہ اژدہی کے منہہ سے
دیوون کی ناپاک روحین نکلین جو ساری دنیا کے بادشاہون کے پاس جاتی ہین کہ انکو
اللہ تعالی کے بڑے دن کی لڑائی کیواسطے جمع کرین اوسی مطلب کو یہان یون دکہلایا
کہ سانپ نے اپنے منہہ سے پانیکی ندی بہائی اور زمین نے ندی کو پی لیا اسکا یہہ مطلب
بہت سی کافر ہر طرف قتل ہوئی اور خاک مین مل گئی اسپر ابلیس بہت غصے مین آیا اور

وس عورت کی باقی اولاد سے لڑنے گیا باقی اولادکا اشارہ جناب امام حسین علیہ السلام
اور اونکے ساتھہ والون کی طرف ہی جیسا کہ گیارہوین باب کی ساتوین آیت مین جہان صاف
شہادت کا ذکر ہی وہان یہ لفظ ہی کہ وہ جانور اونسی لڑیگا اور انکو قتل کریگا اور جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا اور تمام امت کا یہہ بڑا تپا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کی گواہی رکہتی ہین یعنی گواہی دیتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بندی اور اوسکی
پیغام پہونچانیوالی ہین آمی ایمان والو اب دیکہو پادری لوگ اسباب کی کہلی بشارت کو
کدہر بہیر دیتے ہین تفسیر دوالی مین ہی کہ پائیل کہتا ہی کہ قسطنطین کیوقت مین جو لوگ تہی
اونہون نے اس پیشین خبری کو اوسیسے مطابق کیا تہا اسی پادری قسطنطین اگرچہ بت پرستی
چہوڑکر عیسائی ہوا تہا مگر اوسنے دین کے قاعدی ایسی بگاڑی کہ تمہاری کتابین اوسکی
ہجو سی بہری ہوئی ہین ہائے افسوس تمہاری عقلونپر کہ اس جگہہ اتنی بڑی بڑی تعریفون
کو قسطنطین کی تعریف سمجہتی ہو اللہ سی ڈرو اور اس محمدی بشارت کو سمجہو اور دیکہو
کہ اسکی بعد قسطنطین کی شرارتون کا سارا حال اللہ نے جناب یوحنا کو دکہادیا
تیرہوان باب اور مین سمندر کی ریتی پر کہڑا تہا اور ایک جانور کو سمندر سے اوٹہتی
دیکہا جسکی سات سر اور دس سینگ تہی اور اوسکی سینگون پر دس تاج اور اوسکی سرون
پر کفر کے نام تہی اور وہ جانور جو مینی دیکہا چیتی کی شکل تہا اور اوسکی پانون بہالو جیسے ریچہ کے
سی تہی اور اوسکا منہہ شیر کے منہہ کا سا تہا اور اژدہی نے اپنی قوت اور اپنا تخت اور بڑا
اختیار اوسکو دیا اور مینی دیکہا اور اوسکی سرون مین سے ایک گویا موت تک زخمی ہی پہر
اوسکا زخم کاری چنگا ہوگیا تہا اور ساری زمین اوس جانور کے پیچہی تعجب کرتی چلی
اور اونہون نے اوس اژدہی کی جسنے اوس جانور کو اختیار دیا پوجا کی اور اوس
جانور کو بہی پوجا اور بولی کون اوسکی مانند ہی کون اوس سی لڑسکتا ہی اور ایک
منہہ بڑا بول بولنی والا اور کفر بکنی والا اوسکو دیا گیا اور بیالیس مہینی تک لڑائے
کرنیکا اوسکو اختیار دیا گیا اور اوسنی اللہ کے حق مین کفر بکنی پر اپنا منہہ کہولدیا تا کہ
اوسکی نام اور اوسکی مقام اور اونپر جو آسمان مین رہتی ہین کفر بکی اور اوسکو دیا گیا

کہ پاک لوگون سے لڑے اور اونپر غالب ہووے اور سب فرقون اور زبانون اور قومون
پر اوسکو اختیار دیا گیا اور زمین کے وے سب رہنے والے اوسکی پوجا کرینگے جنکے نام برّہ کی
کتاب حیات مین جو بنای عالم سے قتل ہوا نہین لکھے گئے اگر کسیکا کان ہو تو سنے اگر کوئی
قید کرنیکو لیجاتا ہی سو قید مین پڑتا ہی اگر کوئی تلوار سے قتل کرتا ہی تو ضرور ہی کہ تلوار ہی سے
قتل کیا جاوے پاک لوگون کا صبر اور ایمان یہان ہی اور مینے ایک اور جانور کو زمین
سے اوٹھتے دیکھا اور برّہ کے مانند اوسکی دو سینگ تہی اور اژدہے کے موافق بولتا
تہا اور وہ پہلے جانور کی سارے اختیار پر اوسکے آگے عمل کرتا ہی اور زمین اور اوسکے رہنے
والون سے پہلے جانور کو جسکا زخم کاری چنگا ہوا پوجواتا ہی اور وہ بڑے اچنبھے ظاہر
کرتا ہی یہانتک کہ آدمیون کے سامنے آسمان سے زمین پر آگ گراتا ہی اور اون اچنبھون
کے وسیلے سے جنکے دکھانیکی قدرت جانور کے سامنے اوسکو دی گئی زمین کے رہنے والون
کو دغا دیتا ہی کہ زمین کے رہنے والون سے کہتا ہی کہ تم اوس جانور کی جسمین تلوار کا
زخم تہا پہر جیا ہی مورت بناؤ اور اوسکو یہ دیا گیا کہ جانور کی مورت کو جان بخشے
تاکہ جانور کی وہ مورت باتین کرے اور اون سبکو جو جانور کی مورت کو نہ پوجین
قتل کرواوے اور وہ سب چہوٹون اور بڑون اور دولتمندون اور غریبون اور
آزادون اور غلامون کے دہنے ہاتہہ یا ماتہے پر ایک نشان کرواتا ہی اور یہ کہ کوئی
خرید فروخت نکر سکے مگر وہی جسمین وہ نشان یا اوس جانور کا نام یا اوسکے نام کا
شمار ہو حکمت اسمین ہی وہ جو سمجھ رکہتا ہی اوس جانور کا عدد گن جاوے کیونکہ
وہ انسان کا عدد ہی اور اوسکا عدد چہہ سو چہیاسٹھ ہی پادری ڈاایو ڈیٹی تفسیر مین لکہتا
ہی کہ یہ روم کی بتپرست بادشاہونکا احوال ہی اسنے حضرت یوحنا کو دکھلایا اور دس سینگون
سے مراد ہی بت پرست رومیون کی سلطنت اور اژدہے سے مراد شیطان ہی اور سات سرونکو
سے مراد یہ ہی کہ روم کی سلطنتون کی سات قسمین تہین اونمین سے ایک جماعت اور
کمیٹھی تہی جو کہ سیزر کے حملے سے بدل گئی تہی اور روم کی سلطنت نے بتون کو پوجا جس سے
شیطان پوجا جاتا ہی اور بیالیس مہینے سے مراد ہی وہ مدت جسمین البدلی روم کی بت پرستی کا

جاری رکہا اور پاک لوگون سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اونکے حواری اور سب
عیسائی اور برے سے یعنی بکری کے بچے سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین مطلب یہ ہے کہ
روم کے بت پرست بادشاہ عیسائیون کو قتل کرینگے پہر آخر کو برباد ہوجاوینگے پہر چوتہے
جانور کا بیان ہے اوسکو پادری ڈاایو ڈیلی لکہتا ہے کہ یہ اون لوگون کا ذکر ہے جنہون نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام سے زور پکڑا اور دوسرے موت اونکو ملی پادری کا
مطلب ہے کہ روم کے بت پرست بادشاہ جب عیسائی ہوگئے تو وہ دوسرا جانور
تہا کیونکہ اوس پہلی سلطنت کا رنگ بدل گیا اون بادشاہون مین پہلا بادشاہ قسطنطین
ہے جسنے دین مین بڑا فساد ڈالا پادری لکہتا ہے کہ اس دوسرے جانور کی سلطنت آخر
کو فقط پورب کی ضلع مین رہگئی اور رچرڈ انیکا یہ مطلب ہے جس جگہہ روم ہے وہان اللہ تعالیٰ
کی موجود ہونیکی ایک جگہہ مقرر کیگئی تہی اور اوسکی تعظیم ہوتی تہی اور زخم کاری کا یہ
مطلب کہ روم کی سلطنت کو اون ترکی قومون نے برباد کیا اور اچہی ہوگئی کہانیکا یہ مطلب
کہ وہ روم کی سلطنت نئی طرح پر پچہم کی ضلع مین قائم کرینگے جو اگلی سلطنت کی طرح پر
ہوگی جو برباد ہوگئی اور مورت کو جان دینگے کہ مورت بولی اسکا یہ مطلب کہ
قانون بناوینگے اور کوئی خرید فروخت نکر سکیگا جو اونکی سلطنت کی زور کو نمانیگا
خلاصہ یہ ہوا کہ پادری کے نزدیک پہلا جانور جو جناب یوحنا نے دیکہا وہ روم کے
بت پرست بادشاہون کی صورت تہی اور دوسرا جانور روم کے اون بادشاہون
کی صورت تہی جو پہر سو ٹہر عیسائی ہوگئی تہی دیکہو اونکی حق مین صاف فرمایا کہ وہ
اژدہے کیطرح بولتا تہا یعنی بت پرستون کیطرح یہ لوگ بہی شیطانی باتین کرتے تہے
تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین ہے کہ رومی سلطنت پر اوتر کی قومون نے حملہ کیا وہ
زخم کاری ہے یہ بتی بادشاہت اوٹہی اور پوپون کے ہاتہہ مین بادشاہت پڑی اور
رومیون کا نام چہر قوی ہوگیا اور دوسینگون والا جانور عموما رومی سلطنت ہے
اور دوسینگون والی جانور سے خاص رومی کلیسیا یعنی عیسائی جماعت مراد ہے دس
والے سینگون کا جانور رومی سلطنت ہے کیونکہ وہ دس بادشاہون مین تقسیم ہوئی تہی

اور دو سینگون والی جانور سی مراد رومی کلیسا ہی یعنے پادریون کی جماعت اسی جانور کو
بعد اسکی جہوٹا نبی کہا گیا ہی سولہوین باب کی تیرہوین آیت مین اور انیسوین باب کی
بیسوین آیت مین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ جہوٹی عقیدی تعلیم دیگا اور اوسکی آواز
بہت ڈرونی ہی کہ وہ بت پوجنی کا حکم کرتا ہی اور اسکی سجی پوجنے والون کو اور حضرت
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایماندارون کو قتل کا حکم دیتا ہی یعنے یہ دوسری سلطنت
جو اپنا پہونچاتی ہی اوسکو سب اختیار پہلی سلطنت کی حاصل تہی یہ رومی کلیسیا کا بڑا فخر
تہا کرامتین اور معجزے اور خواب اور مکاشفات یعنی غیب کا عالم دیکہنا اور وہان
کے پادریون کی بڑی کارسازی تہی جاہلون کو فریب دینے کو اور مورت یا قائم مقام اوس
جانور کا غالبًا اوس سی مراد پوپ ہی وہ دراصل اوس کلیسیا کا بت ہی اوسمین اوس جانور
کی ساری طاقت ہی اور ساری حکومت دینی و دنیوی کا حاکم ہی وہ تو خود کچہہ نہین ہی
وہ تو انسان ہی بے اختیار اور بے قدرت جبتک کہ دو سینگ والی جانور یعنے پادریون
کی جماعت اوسکو پوپ بنا کر اوسمین جان ڈالتی ہی اور اوسکو باتین کرنیکی اور حکم دینے کے
لائق کرتے ہی اور اس لائق کرتے ہی کہ جو اوسکا حکم نمانے اور اوسکو نہ پوجی اوسپر عذاب
کرے یہ قول نیوٹن کا ہی اور قدیم لوگون مین دستور تہا کہ غلامون کو آقا کا نشان
ملتا تہا اور سپاہیون کو اپنی فوج کی سپہ سالار کا اور جو کسی دیوتا کو پوجتے ہین اونکو
اوس دیوتا کا اور یہ نشانیان اکثر دہنی ہاتہہ یا ماتہی پر ہوتی تہین اس رسم پر یہ اشارہ
ہی کہ پوپون کی بت پرستی اور خونخواری کی تابعداری کرنا گویا نشان ہی اوس جانور کا
عقیدی مین اور عمل مین اور جو کوئی اونکی رسمون پر نہ چلی وہ اوسکو قوم سی خارج
کردیتی تہی عبرانی مین رومیون کو رومیت کہتی ہین اوسکی عدد چہہ سو چہیاسٹھ ہین
اور یونانی لاطینوس کے عدد تیس اور ایک اور تین سو اور پانچ اور دس اور پچاس
اور ستر اور دو سو ہین تفسیر سنہری اسکاٹ مین لکہا ہی کہ ایرانیوس جو پولی کارپ کی
شاگرد ہین اور پولی کارپ جناب یوحنا کی شاگرد ہین سو ایرانیوس نے لکہا ہی کہ وہ
لفظ جسکا عدد چہہ سو چہیاسٹھ ہی وہ لاطینوس ہی جو اکثر روم کی پوپون کے حق مین

بولا جاتا ہی کیونکہ موافق یونانی حرفون کی جو اسمین ہین اگر اوسکی عدد اکٹھی کئی جاوین تو ٹھیک
چھ سو چھیاسٹھ ہوتی ہین اب ہم کہتی ہین کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفے مین جہان
رومیون کے بادشاہون مین سی قسطنطین کا صاف صاف بتا دیا ہی کہ وہ پہلون سے
جدا ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا وہان یہ لفظ فرمایا ہی کہ اوسکا ایک منہہ تھا
جو بڑی بڑی باتین بول رہا تھا وہی لفظ یہان جناب یوحنا نے بہی فرمایا کہ ایک منہہ بڑا
بول بولنی والا اور کفر بکنی والا اوسکو دیا گیا اس سے ہمکو معلوم ہوا کہ یہان پہلی جانور سے
مراد خود قسطنطین ہے وہان یہ لفظ بہی فرمایا تہا کہ وہ اللہ تعالی کے پاک لوگون کو ایذا
دیگا یہان جناب یوحنا فرماتے ہین کہ وہ پاک لوگون سی مقابلہ کریگا اور اونپر غالب ہوگا
ان بیتون سے خوب ثابت ہوگیا کہ یہ ذکر قسطنطین کا ہی اوسنی پاک لوگون کو بہت ستایا
سچی عیسائیون پر اتنا ظلم کیا کہ اونہون نے شہرون مین رہنا چھوڑ دیا اور جنگلون مین
جا بسی پہر اوسی قوم کے لوگ محمدیون سی بہت شدت سی لڑے اللہ نے محمدیون کو غلبہ دیا
بیالیس مہینے کی بارہ سو ساٹھہ دن ہوتی ہین جس سے بارہ سو ساٹھہ برس مراد ہین یہی
دین محمدی کی ترقی کا زمانہ ہی اس زمانیمین بہی رومی نصاری کبہی کبہی مسلمانون
سے لڑتے رہی اور پانچوین صدی کے اخیر مین اونہون نے مسلمانون پر بڑا غلبہ کیا تہا
پہر اللہ نے انکو عاجز کر دیا پہر دوسرا جانور جو جناب یوحنا نے دیکہا وہ بقول تفسیر ڈوالی کی پادریون
کی جماعت ہی اور وہ پہلی جانور کے یعنی رومی بادشاہون کے آگی پیشکاری کرتے تہی اور اپنی
بادشاہون کو بچاتی تہی اور جہوٹ موٹ کی شعبدی دکہلا کر جاہلون کو فریب مین لاتی تہی
اور کیا عجب ہی کہ قسطنطین یا اور بادشاہون کی صورت بنا کر جادو کے زور سی اوس سے
باتین بہی کروائی ہون جناب یوحنا نے فرمایا کہ جو تلوار سے قتل کرتا ہی وہ ضرور ہی کہ تلوار
سے قتل کیا جاوے اس پیش خبری کا صاف یون ظہور ہوا کہ رومی لوگ جو جہوٹے عیسائی تہی
محمدیون کی تلوارون سے قتل ہوئی جاننا چاہیی کہ اس کتاب مین حضرت عیسی علیہ السلام کو
جا بجا مین کئی جگہہ برے کا لفظ آیا ہی یعنی بکری کا بچا پانچوین باب مین یہ بیان ہی کہ جناب
یوحنا نے ایک برہ دیکہا کہ یون کہڑا تہا گویا ذبح کیا ہوا تہا اور چوبیسون بزرگ بولی کہ تو

ذبح ہوا اور اپنی لہو سے ہمکو اپنی خدا کیواسطے ہر فرقے اور زبان اور امت اور قوم مین سے مول لیا
اب اس باب کی آٹھوین آیت مین یون ہے کہ وہ بناے عالم سے یعنی جبسے دنیا کا پیدا کرنا اللہ
نے شروع کیا تب سے وہ ذبح ہوا اسکا مطلب یون سمجھنا چاہیے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا
ظالمون کے ہاتھہ سے قتل ہونا اللہ نے مقدر مین لکھا تھا جب وہ وقت مقدر آپہونچا آپنے
صبر کیا اور اللہ کی رضا پر راضی رہے تو ثواب شہادت کا بیشک آپکو مل گیا اللہ نے آپ
پر سے اوس قضا کو ٹال دیا اور آپکی بدلے دوسرے شخص نے اپنا قتل ہونا قبول کیا جیسا کہ انجیل
پاک کی بشارتون کے بعد اسکا پورا بیان ہو چکا ہے تو آپکی خادم لوگ آپکی لہو کی برکت
سے ایمان پر مضبوط رہے جیسا کہ بارہوین باب کی گیارہوین آیت مین فرمایا ہے چودہوان
باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور مینے نگاہ کی اور دیکھو وہ برہ صیہون پہاڑ پر کھڑا تھا
اور اوسکی ساتھہ ایک لاکھہ چوالیس ہزار جنکی ماتھون پر اوسکی باپ کا نام لکھا تھا اور مینے آسمان
سے ایک آواز سنی جو بہت پانیون کے شور اور بڑی گرج کی آواز کی مانند تھی اور مینے بربط
بجانے والون کی آواز جو اپنی بربط بجاتے تھے سنی اور وے تخت کے سامنے اور اون چار
جاندارون اور بزرگون کے آگے گویا نیا گیت گا رہے تھے اور کوئی اون ایک لاکھہ چوالیس ہزار
کے سوا جو زمین سے خریدے گئے تھے اوس گیت کو سیکھہ نہ سکا یہ وے لوگ ہین جو عورتون
کے ساتھہ گندگی مین نہ پڑے کیونکہ کنوارے ہین یہ وے ہین جو برے کے پیچھے جاتے ہین جہان
کہین وہ جاتا ہے یہ خدا اور برے کے لیے پہلے پہل ہوکر آدمیون مین سے مول لیے گئے ہین
اور اونکی منہ مین مکر پایا نہ گیا کیونکہ وے خدا کے تخت کے آگے بے عیب ہین اے ایمان والو اس
جگہہ وہ محمدی بشارت یاد کرو جو چہیانوی زبور مین ہے کہ اللہ کے لیے ایک نیا گیت گاؤ
پھر حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب مین پہلے فرمایا خداوند کے لیے ایک نیا گیت
گاؤ پھر مکہ اور مدینہ کا صاف پتا بتلایا اوسکا ظہور حضرت یوحنا کے وقت تک نہین ہوا تھا
حضرت یوحنا نے پہلے برے کو یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھا اور وہ ایک لاکھہ چوالیس
ہزار جنکا ذکر ساتوین باب مین ہو چکا ہے اونکو آپکی ساتھہ دیکھا پھر وہ لوگ دیکھے جو نیا گیت
گا رہے تھے اور اوسکو اون ایک لاکھہ چوالیس ہزار اسرائیلیون نے سیکھا اسرائیلیون

مین سی اونکی سوا کوئی اوسی سیکھ نہ سکا یہ نیا گیت قرآن مجید ہی اور اسرائیلیون مین سی جو محمدی ہونی
والی تھی اور قرآن کو سیکھنی والی تھی وہ اللہ نے جناب یوحنا کو دکھلائی وہ اللہ کے اور حضرت عیسی
علیہ السلام کے پہلی پہل ہین اور اللہ نے اونکو خریدا ہی یعنی اپنا خاص بندہ بنایا ہی جناب یوحنا
فرماتے ہین اور مینی ایک اور فرشتہ کو ہمیشہ رہنی والی انجیل لئی ہوئے دیکھا کہ آسمان کی بیچون
بیچ اوڑ رہا تھا تاکہ زمین کے رہنی والون اور سب قومون اور فرقون اور زبان والون
اور لوگون کو خوشخبری سناوی اور اوسنی بڑی آواز سی کہا اللہ سے ڈرو اور اوسکا
جلال ظاہر کرو کیونکہ اوسکی عدالت کی گھڑی آپہنچی اور اوسیکو پوجو جسنی آسمان اور زمین
اور سمندر اور پانیکی چشمی پیدا کئی اور اوسکی پیچھی ایک اور فرشتہ آکر یون بولا کہ بابل وہ بڑا
شہر گر پڑا گر پڑا کیونکہ اوسنی اپنی حرام کاری کی شراب غضب ساری قومون کو پلائے پھر
ایک تیسرا فرشتہ اونکی پیچھی آیا اور بڑی آواز سے بولا کہ جو کوئی اوس جانور اور اوسکی مورت
کی پوجا کرتا ہی اور اوسکا نشان اپنی ماتھی پر یا اپنی ہاتھ پر ہوئے دیتا ہی وہ خدا کی غضب
کی اوس شراب کو جو اوسکی قہر کے پیالی مین بے ملائی ڈھالی گئی ہی پئیگا اور پاک فرشتون کے
آگی اور برے کی سامنی آگ اور گندھک مین عذاب اوٹھاویگا اور اونکی عذابکا دھوان ہمیشہ ہمیشہ
اوٹھتا رہیگا اور اونکو جو اوس جانور اور اوسکی مورت کو پوجا کرتے ہین اور اوسکو جو اوسکی
نام کا نشان لئی ہی رات دن کبھی آرام نہین پاک لوگون کا صبر اسی مین ہی یہین وہ
ہین جو خدا کے حکمون اور عیسائی ایمان کو لئی رہتی ہین اور مینی آسمان سی ایک آواز
سنی جو مجھسی کہتی تھی کہ لکھ مبارک وی مردی جو خداوند مین ہوکی اب سی مرتی ہین روح
کہتی ہی ہان کہ وہ اپنی محنتون سی آرام پاتی ہین اور اونکی اعمال اونکی پیچھی چلی آتی ہین آئے
ایمان والو جناب یوحنا کو اللہ نے دکھلایا کہ ایک اور انجیل اللہ بھیجیگا جو ہمیشہ رہیگی اور
اوسکی حکم کبھی موقوف نہونگی وہ انجیل یہی قرآن مجید ہی جو اللہ نے ہماری پیغمبر برحق محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اس قرآن کو فرشتہ لئی ہوئے تھا تاکہ زمین کے رہنی والون
اور سب قومونکو خوشخبری سناوی یہ خاص پتا قرآن مجید کا ہی کہ اسمین اللہ نے
آدمیون کی اور جنون کی سب قومون کو سمجھایا ہی دوسرا نشانہ یہ دیا کہ عدالت کی گھڑی

آپہونچی یعنی وہ بڑے عدالت جسمین سب کافرون پر جہاد ہوگا وہ اس کتاب کے اوترنیکی ساعت
ہوگا اور اوسمین سب کتابون کے موافق یہی حکم ہوگا کہ فقط ایند ہی کو پوجو پہر دوسرے
فرشتی نے اوسوقت کا یہ پتا بتلایا کہ بابل گر پڑا یعنی وہان کے کافرون کو بڑی سزا ملیگی اور
بابل ویران ہو جائیگا تیسرے فرشتی نے تاکید کردی کہ خبردار قسطنطین کو اور اوسکی
مورت کو مت پوجیو پادری ڈاایوڈیٹی لکھتا ہی کہ یہ جو ہمیشہ کی انجیل کی بشارت ہی
یہان پہلا وعظ حواریون کا سمجہنا نہ چاہیئے لیکن پہر جو اوسکی بعد عجائبات سی اوسکا وعظ
دنیا مین شروع ہوگا یہ اوسکی بشارت ہی دیکہو پادری سمجہ گیا ہی کہ ایک انجیل تو حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سنا چکی اور اونکی بعد وہی انجیل حواریون نے لوگون کو سنائی یہان
اوس انجیل کا ذکر نہین ہی یہان جو حضرت یوحنا کو ہمیشہ کی انجیل کہا گئی یہ دوسرے
کتاب کے اوترنے کی خبر ہی یہ سوچ کر پادری بات بدلتا ہی اور لکہتا ہی کہ اس سے مراد وہی
پہلی انجیل ہی مگر مطلب یہ ہی کہ اوسکا وعظ نئی طرح پر عجائب طور پر شروع ہوگا آ گے
پادری وہ عجائب طور کا وعظ انجیل کا حواریون سی بڑہ کر بتلا وکسنی کہا چہہ سو برس تک
حواریون سی افضل کون ہوا اسجگہہ بیشک انجیل کے بعد دوسری کتاب کے اوترنے کی
بشارت ہی اور یہ جو فرمایا کہ مبارک وہ لوگ ہین جو ابسی مرتے ہین پادری لکہتا
ہے کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ انجیل اور ایمان کی قائم ہونیکی بعد ای پادری اسکا یہ مطلب
ہی کہ انجیل کے بعد دوسری کتاب پر بہی ایمان لاکر جو مرے گا اوسکی بہت بڑے نصیب
ہین جناب یوحنا فرماتے ہین پہر مینی دیکہا اور دیکہو ایک سفید بدلی اور اوس بدلی
پر کوئی ابن آدم سا بیٹہا تہا جسکی سر پر سونے کا تاج اور اوسکی ہاتہہ مین ایک تیز ہنسوا
تہا اور ایک اور فرشتہ ہیکل سے یعنی مسجد سے نکلا اور اوسکو جو بدلی پر بیٹہا تہا بڑی
آواز سے پکارنے لگا کہ اپنا ہنسوا لگا اور کاٹ کیونکہ کاٹنی کی گہڑی تیرے واسطے آپہونچی
ہی کہ زمین کی فصل پک گئی ہی اور اوسنی جو بدلی پر بیٹہا تہا اپنا ہنسوا زمین پر لگایا اور
زمین کاٹی گئی اور ایک اور فرشتہ ہیکل سی یعنی مسجد سی جو آسمان مین ہی نکلا جسکے
پاس بہی ایک تیز ہنسوا تہا اور ایک اور فرشتہ جسکا آگ پر اختیار تہا قربان گاہ سی

اور اوسکو جسکی ہاتھہ مین تیز ہنسوا تہا بڑی شور سی یہ کہکر پکارنے لگا کہ اپنا تیز ہنسوا لگا اور
زمین کے انگوری درخت کی گچھی کاٹ کیونکہ اوسکی انگور پک چکی اور اوس فرشتہ نی اپنا ہنسوار
زمین پہ لگایا اور زمین کی انگوری درختون کے گچھون کو کاٹا اور خدا کے غضب کی بڑے
کولہو مین ڈالدیا اور کولہو شہر کے باہر پیرا گیا اور کولہو سے لہو سو کوس تک ایسا بہا کہ
گہوڑون کی باگون تک پہونچا پادری ڈایوڈیٹی لکہتا ہی کہ اس جگہہ لڑائیون کی اور دنیا کی
بربادیون کی خبر ہی جو انجیل کے قائم ہونیکی وسیلہ سے اونمین ہوئین اے مسیحی بہائیو اس
جگہہ متی کی انجیل کی تیرہوین باب کی وہ مثال یاد کرو جسمین یہ خبر دی ہی کہ ابن آدم
نے یعنے حضرت عیسی علیہ السلام نے جو دنیا کے کہیت مین اچہی بیج بوئی ہین اوسمین
شیطان نے آکر کڑوے دانے بو دئے آخری زمانہ مین اس کہیت کی کاٹنی کا وقت آویگا
اور ایسا ہوگا کہ ابن آدم اپنی فرشتون کو بہیجیگا وہ سب بدکارون کو جلتی تنور مین ڈالدینگے
دیکہو وہی وقت اللہ نے حضرت یوحنا کو دکہلایا کہ بدلی پر حضرت عیسی علیہ السلام کو
بیٹہی ہوئے دیکہا کہ اونہون نے ہنسوا لگا کر کہیت کو کاٹنا شروع کیا یہ صاف محمدیون
کو جہاد کا وقت اللہ نے پہلے سے جناب یوحنا کو دکہلایا اور یہ بہی دکہلایا کہ حضرت عیسی
علیہ السلام بہی اس جہاد مین شریک ہین اور اپنی کہیت کی کڑوے دانون کو کاٹ
رہی ہین یعنی جہوٹے عیسائیون کو قتل کر رہی ہین اور فرشتہ بہی اس کام مین شریک
ہی فرشتہ نے انگور کی گچھون کو یعنے بے ایمان لوگون کو اللہ کے غضب کی کولہو مین ڈالدیا
اور بے ایمانونکا لہو اتنا بہا کہ سو کوس تک پہونچا پندرہوان باب جناب یوحنا
فرماتے ہین اور مینی ایک اور نشان آسمان مین دیکہا جو بڑا اور عجیب تہا یعنی سات
فرشتی جو پچہلی سات آفتین لئی ہوئے تہی کیونکہ اونمین خدا کا غضب بہرا ہوا ہی اور مینی
گویا شیشہ کا ایک سمندر آگ سی ملا ہوا دیکہا اور اونکو بہی جو اوس جانور اور اوسکی مورت
اور اوسکی نشان اور اوسکی نام کے عدد پر غالب آئی تہی اوس شیشہ کی سمندر پر خدا کی
بربطین لئی کہڑی تہی اور خدا کی بندے موسی کا گیت اور برے کا گیت یہ کہکر گاتے تہی کہ
اے خداوند خدا قادر مطلق تیرے کام بڑے اور عجیب ہین اے پاکون کے بادشاہ تیری

ہاہین راست اور درست ہین اے خداوند کون تجھسے نہ ڈریگا اور تیرے نام کا جلال ظاہر کریگا
کیونکہ توہی فقط قدوس ہی کہ ساری قومین آوینگی اور تیرے آگی سجدہ کرینگی کہ تیری سچی
عدالتین ظاہر ہوئین ہین آمی ایمان والو پہر جناب یوحنا کو اللہ نے وہ لوگ دکہلائی کہ جانور
جانور پر یعنے قسطنطین پر اور اوسکی مذہب والون پر غالب ہولی تہی وہ محمدی لوگ
ہین جنہون نے روم اور شام کر چہوٹے عیسائیون کو کاٹ ڈالا وہ لوگ حضرت داؤد
علیہ السلام کی زبور کے موافق بربط بجاتے تہی اونکا ذکر اوپر کی باب مین ہوچکا ہی کہ وہ
نیا گیت گا رہی تہی یہان یون فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام کا گیت اور برہ کا یعنی
حضرت عیسی علیہ السلام کا گیت گاتی تہی اسمین یہ اشارہ ہی کہ محمدی لوگ حضرت موسی
اور عیسی علیہما السلام کو بہت مانینگے قرآن اور حدیث مین اونکی تعریفین پڑہینگے
وہ لوگ یہ گیت گا رہی تہی کہ یا اللہ تو بڑی بڑی کام کریگا ساری قومین آوینگی اور تیری آگی
سجدہ کرینگی اللہ نے حضرت یوحنا کو دکہلایا کہ وہ وقت جسکی زبور مین بشارت ہی وہ وقت ابہی
تک نہین آیا اگرچہ غیر قومون مین عیسائی دین پہیل چلا مگر بہت بڑا ظہور زبور کی خوشخبریون کا جب ہوگا جب اللہ کی بڑی عدالتین ظاہر ہونگی یعنی ہر ہر قوم مین بہت کافر
قتل ہونگی اور بہت ایمان لاوینگی جناب یوحنا فرماتے ہین اور بعد اسکی مینے دیکہا اور دیکہو
گواہی کے خیمہ کی ہیکل آسمان پر کہولی گئی اور وہی سات فرشتے اون سات آفتون کو لئی
ہوئے صاف براق پوشاک پہنی ہوئے اور سونے کے سینہ بند سینون پر لگائی ہوئی ہیکل
سے نکل آئی اور اون چار جاندارون مین سے ایک نے سونیکی سات پیالی خدا کی قہر سے
بہری ہوئی جو ہمیشہ زندہ ہی اون ساتون فرشتونکو دی اور ہیکل خدا کے جلال اور اوسکی
قدرت کی سبب دہوئین سے بہر گئی اور جبتک اون ساتون فرشتون کی سات آفتین
انجام تک نہ پہنچین کوئی ہیکل مین داخل نہو سکا آمی ایمان والو یہان ہیکل یعنے مسجد کی
صورت آسمان پر دکہائی گئی اور وہ فرشتی جنکو عذاب کی پیالی دی گئی تہی اوسی مسجد
سے نکلی تہی یہ اشارہ صاف مسجد بیت المقدس کیطرف ہی جسکو رومی بت پرستون نے
برباد کیا تہا اور روم کی جہوٹی عیسائیون نے اوسکو گوبر خانہ بنایا تہا اسلئی اون ظالمون پر

یہ عذاب آیا تھا اور رجب تک اون ساتون عذابون کا زمانہ پورا نہوا تب تک اوس مسجد مین
اللہ کی جلال اور قہر کا ظہور رہا اور کوئی اوسمین داخل نہ ہوسکا جب ان عذابون کا زمانہ
تمام ہوا تب رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک اوس مسجد مین آئی اور
محمدی لوگ اوسمین اللہ کی عبادت کرنے لگی سولھوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور
مینی ہیکل سے ایک بڑی آواز سنی جو اون سات فرشتون کو کہتی تہی کہ جاؤ اور خدا کے
قہر کی سات پیالون کو زمین پر اونڈیلو اور پہلا چلا اور اپنا پیالہ زمین پر اونڈیلا تب اون
لوگون مین جن پر اوس جانور کا نشان تہا اور اونہین جو اوسکی سورت کو پوجا کرتے تہی برا
اور زبون پہوڑا پیدا ہوا آسے ایمان والو اس جگہہ آٹھوین باب کی خبرین یاد کرو وہی
خبرین یہان بہی ہین وہان پورا بیان ہوچکا ہی یہان مختصر طرح پر لکھا جاتا ہی وہان
سات فرشتون نے نرسنگی پہونکی تہی یہان سات فرشتون نے اللہ کے غضب کے
پیالی اونڈیلی وہان پہلی فرشتی کے ذکر مین فرمایا ہی کہ اولی اور آگ خون آمیز موجود ہوئی تفسیر
ڈوالی مین ہی کہ یہ خبر الارک گاتہی کے ہی جسنی روم کو برباد کیا یہان فرمایا ہی کہ بت پرستون
کی پہوڑا نکلا یہان بہی اوسکی خبر ہی اب فرماتے ہین پہر دوسری فرشتہ نے اپنا پیالہ سمندر
مین اونڈیلا اور وہ مردے کا سا لہو ہوگیا اور ہر ایک جان دار جو سمندر مین تہا مرگیا
وہان دوسری فرشتے کی ذکر مین فرمایا تہا کہ بڑا پہاڑ آگ سی جلتا ہوا سمندر مین ڈالا
گیا اور سمندر کا تیسرا حصہ لہو ہوگیا اور مخلوقات کی تہائی جتنی سمندر مین جان
رکہتی تہی مرگیی وہان تفسیر ڈوالی کی موافق اٹیلا کی خبر ہی جسنی اٹلی پر حملہ کیا اور
روم کو دبایا یہان فرمایا کہ قہر کا پیالہ سمندر مین اونڈیلا اور وہ لہو ہوگیا اور جاندار
مرگیی یہان بہی اوسکی خبر ہی اب فرماتے ہین اور تیسری فرشتہ نے اپنا پیالہ ندیون اور
پانیون کے چشمون مین اونڈیلا اور وہ لہو ہوگیی اور مینی پانیون کے فرشتہ کو یہ کہتے
سنا کہ ای خدا وند جو ہی اور جو تہا تو ہی عادل اور قدوس ہی کہ تونے یون عدالت کی ہی
کیونکہ اونہون نے پاکون اور نبیون کا خون بہایا ہی سو تونے پینے کو اونہین لہو دیا کہ
وہ اسی لائق ہین اور مینی ایک اور کو قربان گاہ مین سے یہ کہتی سنا کہ ہان ای خداوند

خدا قادر مطلق تیری عدالتین سچی اور راست ہین وہان بہی تیسرے فرشتہ کے ذکر مین فرمایا
تہا کہ بڑا ستارہ چراغ سا جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور ندیون اور پانی کے سوتون کی تہائی
پر جا گرا وہان تفسیر ڈوالی کے موافق جنسرک بادشاہ کی خبر ہے یہان بہی قہر کا پیالہ ندیون
اور پانیون کے چشمون مین اونڈیلا یہان بہی اوسکی خبر ہے کہ اوسکی ہاتہون جہوٹے
عیسائیون پر قہر نازل ہوا آپ فرماتے ہین اور چوتہی فرشتے نے اپنا پیالہ سورج پر
اونڈیلا اور اوسکو قدرت دی گئی کہ آدمیون کو جہلسا دے اور آدمی سخت گرمی سے جہلس
گئی اور خدا کی نام پر جو ان آفتون پر اختیار رکہتا ہی کفر بکتی تہی اور اونہون نے توبہ
نکی کہ اوسکا جلال ظاہر کرین وہان چوتہی فرشتے کی ذکر مین فرمایا تہا کہ تہائی سورج
اور تہائی چاند اور تہائی ستارے مارے گئے وہان تفسیر ڈوالی کی موافق اودعاسر اور
تہیودورک اور استروگاتہہ کی خبر ہے جنکے غلبہ سی پچہم کی سلطنت مین رومیونکا
آفتاب بجہ گیا یہان بہی فرمایا ہے کہ قہر کا پیالہ سورج پر اونڈیلا یہان بہی وہی
مطلب ہی آپ فرماتے ہین اور پانچوین فرشتے نے اوس جانور کے تخت پر اپنا پیالہ
اونڈیلا اور اوسکی بادشاہی مین تاریکی چہا گئی اور وہ مارے درد کے اپنی زبانین
چباتے تہی اور اپنی دردون اور اپنی پہوڑون کی باعث سی آسمان کے خدا پر کفر بکتی
تہی اور اپنے کامون سے توبہ نہ کی وہان پانچوین فرشتے کے ذکر مین فرمایا تہا کہ وہ
کنوان جسکی تہاہ نہین اوسکی دہوئین سے سورج اور ہوا تاریک ہو گئی یہان
فرمایا کہ اوس جانور کی بادشاہی مین اندہیرا چہا گیا وہان ٹڈیون کے پہیل جانیکی
خبر تہی اور فرمایا تہا کہ اونکی ایذا بچہو کے ڈنک کی سی تہی جب وہ آدمیون کو مارتا
ہی وہان تاریخ ابو الفدا اور تاریخ قرمانی کے موافق ٹڈیون کی اور قحط کی خبر تہی
یہان صرف پہوڑونکا ذکر ہے کال اور قحط کا بہی بڑا درد ہوتا ہے یہان بہی اوسیوقت
کی خبر ہی اور کیا عجب ہی کہ وہ ٹڈیان بچہوؤن کی طرح آدمیون کو کاٹتی ہون واللہ
اعلم آپ فرماتے ہین اور چہٹی فرشتے نے اپنا پیالہ اوس بڑے دریا دریائی فرات پر
اونڈیلا اور اوسکا پانی سوکہہ گیا تاکہ پورب کے بادشاہون کے لئے راہ تیار ہووے اور

مینڈا اوس اژدہی کے منہ سے اور اوس جانور کے منہ سے اور جہوٹے نبی کے منہ سے تین ناپاک روحون کو مینڈکون کی شکل نکلتی دیکہا کہ وہ اچنبہی دیکہانے والے دیوون کی روحین ہین جو زمین کے اور ساری دنیا کے بادشاہون پاس جاتے ہین کہ اونکو قادر مطلق خدا کے بڑے دن کی لڑائی کے واسطے جمع کرین وہان چہٹی فرشتے کی ذکر مین فرمایا تہا کہ اون چارون فرشتون کو جو فرات کی بڑی ندی پر بند ہین کہول دو یہہ آگے بڑی لڑائی کی خبر تہی وہان تاریخ ابوالفدا کے موافق اوس لڑائی کی خبر تہی جو سن پانسو اوتالیس عیسوی مین دریای فرات کے کنارے پہ فارس والون اور روم والون مین ہوی یہان بہی وہی دریای فرات کا اور پورب کے بادشاہون کے آنیکا ذکر ہی پادری طامس اسکاٹ نی لکہا ہی کہ سیدہ یہ بابل سے اوترطرف ہی اور اوسکی پورب مین فارس ہی معلوم ہوا کہ یہان بہی فارس کے بادشاہون کی خبر ہے جو پورب کیطرف سی بابل مین دریای فرات پر رومیون سے لڑنے آئی تہی اب جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مینڈا اژدہی کے یعنے شیطان کی منہ سے اور اوس جانور کے یعنے قسطنطین کے منہ سے اور جہوٹے نبی کے یعنے جہوٹے وعظ کہنی والی کے منہ سی یعنے وہ جہوٹے پادری جو جہوٹے عیسائیون کے مذہب کے موافق بولتے ہین اونکی منہ سی شیطانون کو نکلتی دیکہا نبی کے معنے ہین خبر دینے والا تو اصل نبی جنپر اللہ کا کلام اوترتا ہی وہ لوگون کو اوسکی خبر دیتی ہین اونکا یہان ذکر نہین یہان نبی کو یہ معنی ہین کہ جو پڑہے ہوئے لوگ ہین وہ لوگون کو دین کی باتون کی خبر دیتے ہین پولوس نے جو خط قرنتیون کو لکہا ہی اوسکا چودہوان باب دیکہو وہان وعظ کہنے والون کا صاف ذکر ہی اور اونکی حق مین نبی کا لفظ کہا ہی اس جگہہ پر جو جہوٹے نبی کا لفظ ہی یہان ایمان کے دشمن کہتے ہین کہ معاذ اللہ یہ اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی پادری ڈایوڈیلی اس قول کو نقل کرکے رد کرتا ہی اور لکہتا ہی کہ ٹہیک بات یون سمجہی جاتی ہے کہ یہ خاص وہ شخص ہے جو سلطنت کی تخت پر کامیابی کریگا جسکو تیرہوین باب کی گیارہوین آیت مین جانور کہا ہے یعنے جسکا ذکر اوپر ہوچکا اور مراد اوس سے فرقہ پروٹسٹنٹ کی پادریون کے نزدیک قسطنطین وغیرہ جہوٹی عیسائی ہین

یا اونکی پادریون کی جماعت ہی اور ہمارے نزدیک یہ بہی ہوسکتا ہی کہ اوس سے مراد دجال ہی جسکی بہت خبرین ہمارے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دین تہین وہ مدت سی پیدا ہوچکا ہی جامع ترمذی مین ثابت ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تمیم داری جو پہلے نصرانی تہی پہر محمدی ہوے اونکا جہاز گردش مین آگیا تہا وہ ایک ٹاپو مین پہونچے وہان دجال کو دیکہا اور اوس سے باتین کین اوسنے خود اقرار کیا کہ مین دجال ہون سو وہ آخر زمانہ مین نکلیگا پہلے کہیگا کہ مین نبی ہون پہر کہیگا کہ مین خدا ہون پولوس نے تسلونیقیون کے دوسرے خط کے دوسرے باب مین صاف لکہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے کے واسطے مت گہبراؤ کیونکہ وہ دن نہین آویگا جب تک پہلے یہ بات نہولے کہ گناہ کا انسان ہلاکت کا فرزند ظاہر ہوگا وہ ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہی اپنے تئین بڑا سمجہتا ہی یہان تک کہ وہ خدا کی ہیکل مین خدا بن بیٹہیگا اور اپنے تئین دکہلاویگا کہ مین خدا ہون پہر فرماتے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام اپنے منہہ کے دم سے اور اپنے آنیکی تجلی سے اوسکو فنا کرینگے اوسکا ظہور شیطان کی تاثیر کے موافق جہوٹ کی بڑی قدرت اور نشانیون اور اچنبہون اور ہلاک ہونیوالون کے درمیان شرارت کی ہر طرح کی دغابازی کے ساتہہ ہوگا اب اس مقام مین جناب یوحنا کو یہ دکہایا گیا کہ ابلیس کے منہہ سے اور رومی نصرانی بادشاہون کے منہ سے اور جہوٹے پادریون کے منہہ سے اور دجال کے منہہ سے شیاطین نکلے یعنے جو شیاطین اون لوگون کے بدن مین گہسے ہوے بیٹہے تہے وہ باہر نکلے اور سارے جہان کے بے ایمان بادشاہون کے پاس جاتے ہین کہ جب اللہ تعالی کی بڑی لڑائی کا یعنے محمدیون کے جہاد کا دن آوے اوس دن ایمانوالون سے لڑنے کے لئے کافرون کو تیار کرین آگے جناب یوحنا فرماتے ہین اور ساتوین فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا مین اونڈیلا اور آسمان کی ہیکل مین سے تخت کی طرف سے بڑی آواز یہ کہتی ہوئی نکلی کہ ہوچکا اور آوازین اور گرجین اور بجلیان ہوئین اور بڑا زلزلہ آیا جسکی موافق جب سے آدمی زمین پر مین ہوا تہا ایسا بڑا اور سخت زلزلہ ہوا اور وہ بڑا شہر

تین ٹکڑے ہوگیا اور قوموں کے شہر گر گئی اور بڑا بابل خدا کے حضور یاد آیا کہ اوسکو اپنے بڑے قہر کی شراب کا پیالہ دیوے اور ہر ایک ٹاپو بہاگا اور پہاڑ نہین پائی گئی اور آسمان سے آدمیوں پر من من بہر کے بڑے اولے گرے اور اولے کی آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ اون اولوں کی آفت نہایت ہی سخت تہی آے ایمان والو یہہ جو فرمایا کہ ہو چکا یادری ڈالو دینی لکھتا ہے کہ اسکا یہہ مطلب کہ اوس جانور پر جو سزا کا حکم ہی جہٹ پٹ پورا ہو جاویگا ہم کہتے ہین کہ اسمین صاف اشارہ ہی کہ وہ جو سات آفتوں کا زمانہ تہا وہ ہو چکا اب وہ زمانہ رحمت کا آتا ہے جسمین لوگ مسجد بیت المقدس مین اللہ کی عبادت کرینگے وہان ساتوین فرشتے کے ذکر مین فرمایا تہا کہ اون دنون مین اللہ کا پوشیدہ بہید جسکی اللہ نے پیغمبرون کو خوشخبری دی ہے وہ ظاہر ہوگا پہر فرمایا تہا کہ ساتوین فرشتے نے پہونکا اور آواز آئی کہ دنیا کی بادشاہتین اللہ کی اور اوسکی مسیح کی یعنے اوسکے پیغمبر کی ہوگئین مسیح کا لفظ ان کتابون مین سب پیغمبرون کے حق مین بولا جاتا ہے یہان اوس بادشاہت کا صاف بیان بتلایا کہ بابل پر اللہ کا قہر نازل ہوا اور سب کافرون کی شہرون پر بڑی بڑی آفتین آئین کہ اونہون نے کفر بکا اور وہ قتل ہولی سترہوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین کہ ایک اون سات فرشتون مین سے جنکی پاس سات پیالے تہی آیا اور مجہسے باتین کین اور کہا کہ ادہر آ مین تجکو اوس بڑی کسبی کی سزا جو بہت پانیون پر بیٹہی ہے دکہلاؤنگا جسکی ساتہ زمین کے بادشاہون نے حرام کاری کی اور جسکی حرام کاری کی شراب سے زمین کے رہنے والے متوالے ہوئے اور وہ مجہے روح مین جنگل مین لے گیا اور مینے ایک عورت کو قرمزی رنگ جانور پر جو کفر کے نامون سے بہرا تہا جسکی سات سر اور دس سینگ تہے بیٹہی دیکہا اور عورت ارغوانی اور قرمزی جوڑا پہنے اور سونے اور جواہر اور موتیون سے آراستہ تہی اور سونے کا پیالہ مکروہات سے اور اپنی حرام کاری کی گندگی سے بہرا ہوا اپنے ہاتہ مین لیے تہی اور اوسکی ماتہے پر یہہ نام لکہا تہا کہ راز بابل بڑی چہنالون اور زمین کی مکروہات کی مان اور مینے دیکہا کہ وہ عورت پاک لوگون کی خون سے

اور عیسیٰ کے شہیدون کے خون سے متوالی ہو رہی تھی اور مین اوسکو دیکھکر سخت حیرانی
مین دنگ ہو گیا اور اوس فرشتے نے مجھی کہا تو کیون دنگ ہو مین اوس عورت اور
جانور کا بھید جسپر وہ سوار ہے اور جسکی سات سر اور دس سینگ ہین تجھسی کہونگا وہ
جانور جو تو نے دیکھا سو تھا اور اب نہین ہے اور اوس اتھاہ کونین سے نکلیگا اور
ہلاکت مین جاویگا اور زمین کے رہنیوالی جنکے نام زندگی کی کتاب مین بنای عالم سے
لکھی نہ گئی جانور کو دیکھکی کہ وہ تھا اور نہین ہے ہر چند ہے تعجب کرینگی یہان وہ عقل
ہے جسکی حکمت ہو وی سات سر سات پہار ہین جنپر عورت بیٹھی ہے اور سات بادشاہ
بھی ہین پانچ گر گئی اور ایک ہے دوسرا اتبک نہین آیا اور جب آویگا اوسکا رہنا تھوڑی
مدت تک ہوگا اور جانور جو تھا اور نہین ہے آٹھوان وہی ہے اور اون سات مین سے
ہے اور ہلاکت مین جاتا ہے اور دس سینگ جو تونے دیکھی وس بادشاہ ہین جنہونے
اتبک بادشاہت نہین پائی لیکن جانور کے ساتھہ ایک گھری تک بادشاہون کا
سا اختیار پاوینگے اون سب کی ایک ہی رائی ہے اور وہ اپنی قدرت اور اختیار جانور
کو دینگی وہی برے سے لڑائی کرینگی اور بّرہ اونپر غالب ہوگا کیونکہ وہ خداوندونکا
خداوند اور بادشاہونکا بادشاہ ہے اور وہ جو اوسکے ساتھہ ہین سو بلائی ہوئے
اور چنی ہوئے اور دیانتدار ہین اور اوسنی مجھی کہا وہ پانی جو تونے دیکھی جہان
کسبی بیٹھی ہے سو لوگ اور گروہین اور قومین اور زبانین ہین اور وے دس سینگ
جو تونے دیکھی اور جانور کسبی سے عداوت کرینگی اور اوسی بیکس و ننگا کرینگے اور
اوسکا گوشت کھائینگی اور اوسکو آگ سے جلائینگی کیونکہ خدا نے اونکی دلون مین
یہ ڈالا کہ اوسکی مراد بر لاوین اور ایک ہی دل ہو وین اور اپنی بادشاہت جانور
کو دیوین جبتک کہ خدا کی باتین پوری نہون اور عورت جسی تو نے دیکھا وہ بڑا
شہر ہے جو زمین کے بادشاہون پر بادشاہت رکھتا ہے پادری ڈ اویوڈیٹی لکھتا ہے
کہ بیٹھی کسبی سے روحانی بابل مراد ہے جیسا کہ قدیم بابل دریا ے فرات پر تھا اسیطرح
یہ روحانی بابل قومون پر اور لوگون پر حکومت رکھتا ہے اور مکروہات سے یعنے بت پرستی کو

بیٹھا ہوا ہے جسکی طرف دنیا کو رغبت دلاتا ہے راز کا لفظ بعضی کہتے ہین کہ بھید اور بعضے
کہتے ہین کہ مسٹری جو ناموں سے پہلے بولا جاتا ہے جس سے پوشیدگی کے معنی نکلتے ہین
صاف معنی نہین بلکہ روحانی یعنے چھپے ہوے معنی ہین بابل یعنے وہ گرجا جو سب سے
اعلا ہے اور مغرور ہے اور تمام دنیا کی بادشاہی کا دعوی کرتا ہے وہ جانور جو تونے دیکھا یعنی
شہر روم کا جو بت پرستون کا سردار ہے اور روم کی سلطنت اس دوسرے جانور
نے روحانی حکومت کی طور پر قائم کی ہے اور سات پہاڑ کے لفظ سے صاف ظاہر
ہے کہ کون جگہ خاص مراد ہے یعنے روم سات پہاڑون پر آباد ہے اور سات بادشاہ
یعنے سات طرح کی بادشاہتین جو روم مین تہین جیسا تواریخ سے معلوم ہوتا ہے
ایک ہے یعنے بادشاہی سلطنت تو دوسرا یعنے مذہبی طریقہ بادشاہت کا جو ابھی بالکل
خراب نہین ہوا اور یہ جلد بگڑ جائیگا اور آٹھوان طریقہ ہو جائیگا جیسا کہ گیارہوین
آیت مین فرمایا ہے لیکن دیکھنے مین اور شمار کرنے مین ساتوین کے موافق ہے
بعضے سات بادشاہون کو یون سمجھتے ہین کہ پہلی مصریون کی سلطنت دوسری
بت پرست بادشاہ کنعان کے تیسرے بابلی چوتھی فارسی پانچوین یونانی یہ پانچون
گر گئی چھٹی سلطنت روم کی جو موجود ہے ساتوین جو سلطنت ہوگی چھوٹے عیسائیون
کی اب ہم کہتے ہین کہ ہم اتنی دور کیون جاوین سیدہی بات یہ ہے کہ پانچ بڑے
بادشاہ روم کے جو گر گئے وہ یہ ہین ایک اغسطس جسکے وقت مین حضرت عیسی
علیہ السلام پیدا ہوے پادری بناکس نے تاریخ روم مین لکھا ہے کہ رومیون
کا بادشاہ قیصر اول جولیس ہے اور وہ شمار مین نہین ہے کہ جلدی قتل ہوگیا بعد
اوسکے قیصر اول اغسطس ہے دوسرا طیباریوس اوسکے بعد کالی گیولا جسکا نام
ابو الفدا نے غائیوس لکھا ہے تاریخ کامل مین ہے کہ اوسنے بہت عیسائیون کو قتل
کیا اوسکی بادشاہت چار برس ہے اوسکو بھی شمار کیا تیسرا قلودیوس جسکی بادشاہت چودہ برس
رہی چوتھا نیرو اور نیرو کے بعد گلبا اور اوتہو اور وٹلیس ایک ہی سال مین
ہوے اور قتل ہوے جیسا کہ پادری بناکس نے لکھا ہے تو ان تینون کو شمار مین نہ لیا

کیونکہ اونکی بادشاہت چند روز تہی پانچوان وسپاشیان جسکا نائب طیطس تہا پہر طیطس کی
بادشاہت چند روز رہتی اوسکو شمار نہ کیا یہ سب مر چکی وہ جو ایک موجود تہا وہ دومشیان تہا
اور جسکو فرمایا کہ اتبک نہین آیا وہ نروا ہی جسنی سولہ مہینی بادشاہت کی جیسا کہ لب التواریخ
مین ہی اوسکو فرمایا کہ اوسکا رہنا تہوڑی مدت تک ہوگا اور وہ جانور قسطنطین ہی جسکا
ذکر تیرہوین باب مین ہوچکا ہی اور دس بادشاہ جنہون نے ابہی بادشاہی نہین پائی
سو پادری ڈاویڈسٹی لکھتا ہی کہ یورپ کے حصون مین سلطنتین قائم ہوئین روم کی بربادی
کے بعد بعضی کہتے ہین کہ دس سے مراد فقط دس بادشاہ ہین بعضون کی رائی یہہ ہے
کہ کثرت مراد ہی اونکی یہہ سب سلطنتین اوس سلطنت کی ماتحت ہوجائینگی برّہ سے لڑینگی
یعنی عیسائیون کو ستاوینگی پہر وہ خود عیسائی ہوجاوینگی اور جو تہانیگی وہ برباد ہوجائینگی
کسیسے عداوت کرینگی یعنے وہی بادشاہ سلطنت روم سے برخلاف ہوکر اوسکو
برباد کرینگی اور اپنی بادشاہی اوس جانور کو دینگی یعنے چند مدت اوس جانور کے
ماتحت رہینگے اور جب وقت پیش خبریون کے ظہور کا آویگا تب برخلاف ہوکر
لڑینگی پادری بارنس مین لکہتا ہی کہ گاتہہ ایک وحشی قوم تہی جو ملک یونان کے
آس پاس رہتی تہی اوسکی دو ٹولی ہوئے ایک نے روم کو شکست دی اور اوسکی
دس شاخین ہوگئین دوسری یورپ کی ضلع پر اوتری خلاصہ اس باب کا یہہ ہوا
کہ روم کا شہر جو بہت بڑا تہا اور اوس زمانہ مین رومیون کی بادشاہت سب
بادشاہتون پر غالب تہی اوس شہر کے ظالم بادشاہون کا حال اللہ نے جناب یوحنا
کو دکہلایا شہر کی صورت ایک عورت کی طرح پر دکہلائی اوسکا نام پوشیدہ بابل تہا یعنے
ظاہر مین تو یہہ بابل نہین مگر بابل کی خصلتین اسمین موجود ہین اور یہہ بہی دکہلایا
کہ دس بادشاہ جو رومیون کی تابع تہی وہ اوتر سے آوینگے وہ رومیون کو برباد کرینگی
اور پہر وہ عیسائی ہوجاوینگی چنانچہ ایسا ہی ہوا پادری شیرنگ نے آفتاب
صداقت مین لکہا ہی کہ اونکی وحشی قومین روم کے ملک پر چڑہکر غالب ہوئین
یہ قومین بت پرست اور نہایت وحشی اور جاہل تہین آخرکو یہ وحشی قومین

عیسائی ہوگئیں لب التواریخ مین ہے کہ یہ جو گاتھہ کی قوم تھی وہ دو قسم تھی استروگاتھہ اور
ویسوگاتھہ یعنی پوربی اور پچھمی گاتھہ پھر لکھا ہی کہ فرنگ لوگ ابتدا مین جرمنیون کی گروہ
تھی پھر فرنگ یعنے آزاد اونکا خطاب ہوا اونکو زمانے کا شروع کلودس کے زمانے سے ہی
جس نے اپنی سلطنت سن ۴۸۱ عیسوی مین شروع کی اور گال کو فتح کیا اور کلوتلدا سے
نکاح کرکے اوسکی باپ کو تخت پر سے اوٹھا دیا اور اوسکا ملک لے لیا کلوتلدا نے اوسکو
عیسائی بنا لیا اور فرنگ کے سارے بت پرست عیسائی ہوگئی اون دنون ویسو
گاتھہ اکرتین کے مالک تھی یعنے اوس ملک کے جو دریان دریاے رہون اور
لویر کے واقع ہے اور ہرچند اونھون نے دین عیسائی اختیار کیا تہا تو بھی چونکہ
ایریئس کے قاعدی یعنے اللہ کو اکیلا جاننا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اوسکا بندہ
پہچاننا یہہ قاعدہ اونکی طبیعت کو پسند تھی اسلیئی وہ کلوتلدا کے عقیدے سی برخلاف
ہونے کلودس نے چاہا کہ اونکو تہس نہس کر دے مگر وہ پیرنیس پہاڑ دن کو طی کرکر
ملک اسپانیہ کو چلی گئی اور فرنگون نے اکرتین کے صوبہ کو اپنی ولایت مین داخل
کیا پر یہ ملک اونکی قبضہ مین دیر تک نہین رہا کیونکہ تھیودورک کبیر جو ایریئس کے
تابعون مین سے تہا اور کلودس کی بہن سے بیاہا ہوا تہا اوسنی کلودس کا سامنا کیا
آرلس کی لڑائی مین اوسکو بھگا دیا اور اکرتین کا ملک لے لیا تھیودورک کی بیٹی
ویسوگاتھہ کے شاہ سے بیاہی ہوئی تھی کلودس سن ۵۱۱ عیسوی مین مر گیا آگے ایمان
والواس باب مین پادریون نے بابل سے روم کو مراد لیا مگر ہمارے نزدیک ہوسکتا
ہی کہ اصلی بابل کا ذکر ہو کیونکہ صاف فرمایا کہ وہ بڑی پانیون پر بیٹھی ہی سو اصلی بابل
کے بیچ مین دریائی فرات بہتا تہا اور دریای دجلہ اوسکی پاس تہا اور یہہ جو فرمایا کہ
پانیون سے اشارہ قومون کی طرف ہی اس سے یہ نہین نکلتا کہ ظاہر مین پانیون پر
وہ شہر نہوا اور چھپا بابل اسلیئی کہا کہ وہ عورت جو نظرون سے پوشیدہ تھی وہ شہر
بابل کی صورت تھی اور فرمایا کہ زمین کے بادشاہون نے اوسکی ساتھہ حرامکاری
کی اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہی کہ رومیون نے دنیا کی بادشاہون سی جہوٹی صلح کی

ہم کہتے ہین کہ بابل والون نے جادوگری تمام دنیا مین پھیلائی اور پاک کتابون کے
محاورے مین بت پرستی کو زناکاری سے مثال دی ہے سو اول اہل نمرود کے وقت مین
بابل والون نے بڑی بت پرستی پھیلائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا
گویا ساری قومون کو بابل والون نے بت پرستی سکھلائی اور چھٹی آیت مین فرمایا
کہ وہ عورت پاک لوگون کے خون سے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے شہیدون
کے خون سے متوالی ہو رہی تھی اس سے پادریون نے سمجھا ہے کہ یہہ خبر رومیون
کی ہے کیونکہ عیسائیون کو اونہون نے بہت شہید کیا ہم کہتے ہین اسکا یہ مطلب
ہے کہ بخت نصر بابلی نے ساری قومون مین خون ریزی کی رسم ڈالی تو عیسائیون
کو شہید کرنیکے وبال مین بابل والی بھی شریک ہین اور یہ جو فرمایا کہ اوس جانور
کے سات سر اور دس سینگ ہین یہ بات تیرہوین باب مین اوس جانور کے حق
مین فرمائی تھی جس سے مراد قسطنطین ہے جیسا کہ وہان ثابت ہو چکا تو یہان بھی
جانور سے وہی قسطنطین مراد ہے وہان فرمایا تھا کہ وہ سمندر سے اوٹھا یہان فرمایا
کہ اتھاہ کوئین سے نکلیگا اب خوب معلوم ہوا کہ اتھاہ کوئین سے سب جگہہ سمندر مراد
ہے وہان فرمایا تھا کہ ساری زمین اوسکے پیچھے تعجب کرتی چلی یہان فرمایا کہ گمراہ
لوگ اوسکو دیکھکر تعجب کرینگے اور عورت جو اوسپر سوار ہے اسکا یہ مطلب کہ بابل
والی قسطنطین پر اور اوسکے مذہب والون پر آخر کو غالب ہو جائیگی اور یہ جو
فرمایا کہ وہ عورت سات پہاڑون پر بیٹھی ہے اس سے پادریون نے سمجھا ہے کہ روم
کی خبر ہے کیونکہ شہر روم سات پہاڑون پر آباد ہے ہم کہتے ہین کہ اسکا مطلب
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہی عورت جو اصلی بابل کی صورت ہے وہ یہان روم مین بھی
آ بیٹھی یعنے اوسکا اثر یہان بھی آ گیا ویسی ظلم کی بادشاہت یہان بھی ظاہر
ہو گئی اور فرمایا کہ دس سینگ دس بادشاہ ہین یہان یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایران
کے اون بادشاہون کی خبر ہو جو جانور کے یعنے قسطنطین وغیرہ کے ساتھ ایک
گھڑی تک یعنی تھوڑی مدت تک بادشاہون کا سا اختیار پاوینگی اور اپنی قدرت

جانور کو دینگی یعنے اول اول غلبہ رومیون کا رہیگا اور فرمایا کہ وہ برہ سے یعنی حضرت عیسی
علیہ السلام سے یعنے اونکے نام لینیوالون سے لڑینگی اور حضرت عیسی علیہ السلام اونپر غالب
ہونگے سو ایران والے رومیون سے لڑا کرتے تھے آخر حضرت عیسی علیہ السلام کے ماننے والے
اونپر غالب ہوئے پہلے روم کے نصاری ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین
اونپر غالب ہوئے جسکا ذکر سورہ روم مین ہے پہر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا سے
ایران کی بادشاہت پر زوال آیا اور محمدیون نے ایران والون کو قتل کیا اور فرمایا
کہ وہ بادشاہ اور جانور یعنے رومی نصرانی کسبی سے یعنی بابل سے عداوت کرینگے اللہ نے
اونکے یعنے ایران والون کے دل مین ڈالا کہ اوسکی یعنے جانور کی یعنے رومی نصرانیون
کی مراد بر لاوین اور بابل کے ویران کرنے مین دونو ایک دل ہو جاوین اور اپنی بادشاہت
رومیون کو دیوین یعنے اول اول اون سے دبی رہین دیکہو یہان صاف کہل گیا کہ
اصلی بابل مراد ہے کیونکہ اون بادشاہون کو اور جانور کو یعنے رومیون کو دونون
کو کہا کہ کسبی سے عداوت کرینگے معلوم ہوا کہ کسبی سے روم مراد نہین اصل بابل مراد ہے سو
ایسا ہی ہوا اوہر ایران والون نے بابل کو تباہ کیا اودہر رومی نصرانیون نے بابل پر چڑہائی کی
پادری میتہر نے مفتاح الکتاب مین لکہا ہے کہ چوتہی صدی عیسوی مین بابل کی دیوارین
درندے جانورون کے لئے احاطہ تہی اور وہ ملک فارس کے بادشاہون کا شکار
گاہ ہوا پادری مریک نے کشف الآثار مین لکہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے
تین سو پینسٹہ برس بعد یولیان جو رومیون کا بادشاہ تہا اوسنے ملک بابل پر ریلا
کیا اور فرمایا کہ وہ بڑا شہر زمین کے بادشاہون پر بادشاہت رکہتا ہے سو حضرت
یوحنا کے وقت مین بابل پر ایران والون کی حکومت تہی اور اونکی بادشاہت بہی
بہت بڑی تہی اٹہارہوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور ان چیزون
کے بعد مین ایک فرشتہ کو آسمان سے اوترتے دیکہا جسکا بڑا اختیار تہا اور زمین اوسکی
جلال سے روشن ہو گئی اور اوس نے بڑی آواز سے یون کہکر زور سے پکارا کہ گر پڑا
گر پڑا بابل اور دیوون کا گہر اور ہر گندی روح کی چوکی اور ہر ایک ناپاک اور مکروہ پرندہ کا

بسیرا ہو گیا کیونکہ ساری قومون نے اوسکی حرام کاری کی شراب غضب پی لی اور زمین
کے بادشاہون نے اوسکی ساتھہ حرام کاری کی اور زمین کے سوداگر اوسکی عیش کی زیادتی
سے دولتمند ہوئے پھر مینے آسمان سے ایک اور آواز یہ کہتی ہوئی سنی کہ ای میرے لوگو
اوسمین سے نکل آؤ تا کہ تم اوسکی گناہونمین شریک نہو اور اوسکی آفتون مین سے کچھہ تمپر
نہ پڑے کیونکہ اوسکی گناہ آسمان تک پہونچی اور خدا نے اوسکی بدکاریان یاد کین
جیسا اوسنے تمسے سلوک کیا ویسا ہی تم اوس سے سلوک کرو اور اوسی اوسکی کامون
کی موافق دگنا دو اوس پیالہ مین جسمین اوسنے بہرا اوسکی لیئے دونا بہر دو جتنا اوسنے
آپکو شاندار بنایا اور عیاشی کی اوتنا ہی اوسکو عذاب اور غم دو کیونکہ وہ اپنے دلمین
کہتی ہی کہ مین ملکہ بن بیٹھی اور رانڈ نہین ہون اور غم نہ دیکھونگی اسلیئے ایک ہی
دن مین اوسکی آفتین آوینگی یعنی موت اور غم اور کال اور وہ آگ سی جلائی
جائیگی کیونکہ خداوند خدا جو اوسکی عدالت کرتا ہی زورآور ہی اور زمین کے بادشاہ
جنہون نے اوسکی ساتھہ حرام کاری اور عیاشی کی ہی جب اوسکی جلنے کا دہوان
دیکھینگے اوسپر روئینگے پیٹینگے اور اوسکی عذاب کی ڈرسے دور کہڑے ہوئے
کہینگے ہای ہای بابلون بڑے شہر مضبوط شہر کہ ایک ہی گہڑی مین تیری
عدالت آپہونچی اور زمین کے سوداگر اوسپر روئینگے اور غم کرینگے کہ اب کوئی اونکی
اجناس پہر مول نہین لیتا یعنی جنسین سونے اور روپے کی اور جواہرات اور موتی اور مہین کتان اور ارغوانی
اور ریشمی اور قرمزی کپڑے اور ہر طرح کی خوشبودار لکڑی اور طرح طرح کی ہاتھی دانت کی برتن اور ہر طرح کی
بیش قیمت چوبی اور تانبی اور لوہی اور سنگ مرمر کی باسن اور دارچینی اور خوشبوئیان اور
عطر اور لبان اور شراب اور تیل اور صاف میدہ اور گیہون اور چارپائی اور بہیڑین
اور گہوڑے اور گاڑیان اور غلام اور آدمیون کی جانین ہین اور تیری دلپسند میوے
تجہسی الگ ہو گئے اور ساری چکنی اور خاصی خاصی چیزین تجہی چہوڑ گئین اور تو اونکو پہر کبہی
نپائیگا اون چیزون کے سوداگر جو اوسکی سبب دولتمند ہوئے اوسکی عذاب کی خوف سی دور کھڑے
اور غم کرتے ہوئی دور کہڑے ہین گے اور کہینگے ہای ہای وہ بڑا شہر جو مہین کپڑے اور ارغوانی

اور قرمزی پوشاک پہنی اور سونے اور جواہر اور موتیون سے آراستہ تہا کیونکہ ایک ہی گہڑی مین اتنی
بڑی دولت برباد ہوگئی اور ہر ناخدا اور جہاز کے سب لوگ اور ڈانڈی اور جتنے کہ سمندر سے
کام رکہتے ہین دور کہڑے رہی اور اوسکی جلنے کا دہوان دیکہکر پکارتے اور کہتے تہی کون اس بڑے
شہر کی مانند تہا اور اونہون نے اپنے سرون پر خاک اوڑائی اور رو رو کر اور غم کرتے ہوئے
یون پکار اوٹہی ہائی ہائی وہ بڑا شہر جسمین وہ سب جو سمندر مین جہاز چلاتے ہین اوسکے بڑے
خرچ سے دولتمند ہوگئی کہ وہ ایک ہی گہڑی مین اوجڑ گیا ای آسمان اور ای پاک رسولو اور
نبیو اوسپر خوشی کرو کیونکہ خدا نے اوس سے تمہارا بدلہ لیا اور ایک زور آور فرشتے نے ایک
پتہر بہاری چکی کے پاٹ کے مانند اوٹہایا اور یہ کہتے ہوئے سمندر مین پہینکا کہ بابل وہ بڑا شہر یون
زور سے پہینکا جائیگا اور پہر کبہی پایا نجائیگا اور بربط بجانیوالون اور گانے والون اور بانسلی
بجانیوالون اور نرسنگا پہونکنے والون کی آواز تجہمین پہر نہ سنی جائیگی اور کسی طرح کا پیشہ والا
کوئی پیشہ کیون نہو تجہمین پہر پایا نجائیگا اور چکی کی آواز تجہمین پہر نہ سنی جائیگی اور پہر تجہمین کبہی
چراغ روشن نہوگا اور پہر تجہمین دولہا اور دولہن کی آواز سنی نجائیگی کیونکہ تیرے سوداگر زمین
کی سردار تہی اور تیری جادوگری سے زمین کی سب قومین دغا کہا گئین اور نبیون اور
پاکون کا اور اون سب کا لہو جو زمین پر قتل کئی گئی اوسمین پایا گیا آ اے ایمان والو اسباب مین
تو صاف صاف اصل بابل کا ذکر ہی وہی بابل جسکی درمیان مین دریای فرات تہا جسکی پاس
کوفہ بنایا گیا بابل کے بادشاہ بخت نصر نے مسجد بیت المقدس کو ڈہا دیا تہا فرشتے نے صاف خبر دی
کہ بابل ایک گہڑی بہر مین اوجڑ جائیگا اور پہر نہین بنایا جائیگا یہ وہی بابل ہی جسپر حضرت ابوبکرؓ
کیوقت مین پہر حضرت عمرؓ کیوقت جہاد ہوا اور پہر وہ مقام جنگل اور ویرانہ ہوگیا اور آجتک
ویران پڑا ہی اور جادوگری کا پتا بہت بڑا پتا ہی کہ تیری جادوگری سے زمین کی سب قومین
دغا کہا گئین بابل کا جادو ساری جہان مین مدت سی مشہور تہا اور یہ جو فرمایا کہ نبیون کا
اور پاک لوگون کا اور جتنے لوگ زمین پر قتل ہوئے اون سب کا خون اوسمین پایا گیا اسکا
یہ مطلب کہ بہت بڑی خونریزیکی رسم بابل والون سے پہیلے تو جتنے خون ناحق زمین مین
ہوئی اونکی وبال مین بابل والی شریک ہین حضرت اشعیا علیہ السلام کے سینتالیسوین باب کو

دیکھو وہاں اللہ نے بابل کے حق میں فرمایا تھا کہ تو اپنے دل میں کہتی تھی کہ میں ہوں اور میرے سوا
کوئی نہیں میں بیوہ نہ بیٹھونگی میں بے اولاد نہیں ہونگی سو ایکا ایکی ایک ہی دن میں یہ دو
مصیبتیں تجھ پر پڑینگی کہ تو بے اولاد اور بیوہ ہوگی یہاں جناب یوحنا کو فرشتے نے یوں سنایا کہ وہ
کہتی ہے کہ میں ملکہ بن بیٹھی اور رانڈ نہیں ہوں اور غم نہ دیکھونگی اسلیے ایک ہی آن میں اوسکی
آفتیں آوینگی یعنے موت اور غم اور کال اور وہ آگ سے جلائی جائیگی پادری ڈایوڈیٹی نے اس
باب کی خبر کو بھی رومیوں پر جمایا ہے اگرچہ رومیوں پر بھی محمدیوں نے جہاد کیا مگر روما ہی تک
ویرانہ جنگل نہیں ہوا بلکہ اتبک آباد ہے تو اس اٹھارہویں باب میں صاف خبر اصلی بابل کی ہے
کیونکہ اس خبر کا صاف ظہور ہو چکا اگر پادری کہیں کہ اصلی بابل میں اوس وقت ایسی بڑی
بادشاہت نہیں تھی اور شہر بابل کی بڑی رونق نہیں رہی تھی پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ زمین
کے سوداگر اوسکی بدولت مالدار بنے تھے اسکا جواب یہ ہے کہ ان دنوں میں بابل میں ایران
کے بادشاہوں کی حکومت تھی اور پر یہ بیان ہو چکا کہ بابل کا بادشاہ خردوس جو دارا کی نسل
میں تھا اوسنے اسرائیلیوں میں بہت بڑا قتل کیا پادری ہیتھر نے مفتاح الکتاب میں لکھا
ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش سے ایک سو تینتیس سال پہلے بابل کے سب خوشنما
حصے فارس کے ایک بادشاہ نے تباہ کیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بابل کے رہنے
والے بہت تھوڑے تھے اور اسٹرابو تاریخ والا لکھتا ہے کہ ان دنوں اوس شہر کے اکثر اطراف
ویران تھے اس بیان سے معلوم ہوا کہ اکثر اطراف یعنے کنارے ویران تھے مگر شہر آباد
تھا پادری مریک نے کشف الآثار میں لکھا ہے کہ بابل کے آس پاس کے شہروں میں شہر
سلوکیہ تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلی صدی میں اوسمیں چھ لاکھ آدمی
رہتی تھی اور ایران کے بادشاہوں نے اپنی رہنے کا مقام شہر تسفون یعنے مدائن
کو ٹھرایا تھا یہ شہر دریای دجلہ کے پوربی کنارے پر تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
تین سو پینسٹھ برس بعد یولیان جو رومیوں کا بادشاہ تھا اوسنے ملک بابل پر چڑھائی کیا
زگیوں تاریخ والا لکھتا ہے کہ اوس وقت میں یہ ملک بہت خوشنما اور بہت آباد تھا اور بہت
غلہ وہاں پیدا ہوتا تھا اب ثابت ہوا کہ جناب یوحنا کے وقت میں اگرچہ شہر بابل کی بڑی

رلونو سے پہلی تھی ویسی نہین رہی تھی مگر بابل کے آس پاس کے شہر بہی بابل کیطرح بہت آباد تہی
اور وہ بابل کا ملک کہلاتا تہا اور ایران کا بادشاہ جو آگ کے پوجنی والی تھے ملک شام کے نصاری
سے لڑا کرتے تہی اور اسرائیلی پیغمبرون کے دشمن تھی اونہون نے اپنی رہنی کا مقام مدائن کو
ٹہرایا تہا معلوم ہوا کہ وہی ملک اونکو سارے ملک مین نہایت آباد تہا اسد تعالی نے جناب یوحنا
کو بابل کے ویران ہونیکا احوال پہلے سے صاف تبلا دیا اور یہ بہی سنا دیا کہ پیغمبرون کو حکم
ہوا کہ تم خوشی کرو کہ اسد نے بابل سے تمہارا بدلہ لیا جس شہر کے بادشاہون نے تمہاری مسجد
کو اور تمہارے پاک شہر کو ویران کیا تہا اسد نے اوس شہر کو اوجاڑ کر ویران جنگل بنا دیا یہ
عدالت محمدی وقت مین ہوئی اسیطرح ملک روم کے لوگ اسرائیلیون پر ظلم کرنے مین بابل
والون کے شریک تہی اونکو ملک کو بہی فرمایا تہا کہ مین اوسکو ویران جنگل بنا دونگا اسکا ظہور
بہی محمدی وقت مین ہوا اسکا پورا بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کو چونتیسوین باب مین ہوچکا
اونیسوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین بعد اسکی مینے آسمان پر بہت بہیڑ کی سے بڑے
آواز یہہ کہتی سنی کہ ہللویاہ نجات اور جلال اور عزت اور قدرت خداوند ہماری خدا کی
ہی کیونکہ اوسکی عدالتین راست اور برحق ہین اسلیے کہ اوسنی اوس بڑی کسبی کی جسنی
اپنی حرامکاری سے زمین کو خراب کیا عدالت کی اور اپنے بندون کے لہو کا بدلا اوسکی
ہاتہہ سے لیا اور دوسری بار اونہون نے کہا ہللویاہ اور اوسکا دہوان ہمیشہ ہمیشہ اوٹہتا رہیگا
اور چوبیسون بزرگ اور چارون جاندار اوندہی منہ گری اور خدا کو جو تخت پر بیٹہا ہی
سجدہ کیا اور کہا آمین ہللویاہ اور تخت سے آواز یہ کہتی ہوئی نکلی کہ تم سب جو اوسکی بندے
ہو اور جو اوسی ڈرتے ہو کیا چہوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی تعریف کرو ای ایمان والو
دیکہو اس عدالت محمدی پر پیغمبرون کو اور فرشتون کو بڑی خوشی ہوئی اور اونہونے
اسد کی آگی شکر کا سجدہ کیا اسکی بعد جناب یوحنا چند سطرون کے بعد فرماتی ہین اور مینے
آسمان کو کہلا دیکہا اور دیکہا ایک نقرئی گہوڑا اور جو اوسپر سوار تہا امانت دار اور
سچا کہلاتا ہی اور سچائی سے عدالت کرتا ہی اور لڑتا ہی اور اوسکی آنکہین آگ کے شعلہ
کی مانند اور اوسکی سر پر بہت سی تاج تہی اور اوسکا ایک نام لکہا ہوا تہا جسی اوسکی سوا

کسی نے نجانا اور وہ خون مین ڈوبا ہوا لباس پہنے تہا اور اوسکا نام کلمۃ اللہ ہی اور آسمانی فوجین صاف
اور سفید مہین لباس پہنے ہوے نقرئی گہوڑون پر اوسکے پیچہے ہولین اور اوسکے منہ سے ایک تیز
تلوار نکلتی ہے کہ وہ اوس سے قومون کو مارے اور وہ لوہی کے عصا سے اونپر حکومت کریگا اور
وہ قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کی شراب کے کولہو مین روندتا ہی اور اوسکی لباس پر اور اوسکی
ران پر یہ نام لکہا ہی کہ بادشاہون کا بادشاہ اور سردارون کا سردار آہی ایمان والو اللہ نے
جناب یوحنا کو اپنی رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال پاک دکہلایا اور یہ سب نشانیان تبلائین
کہ آپ امانت دار ہین اور سچی ہین اور آپکی لڑائی جو کافرون سے ہی عدالت اور انصاف کی ساتہہ
ہے اور فرشتے گہوڑون پر سوار ہوکر آپکی ساتہہ جہاد مین شریک ہین وہ وقت اللہ نے پہلی سے
جناب یوحنا کو دکہلا دیا اور پہر یہ آیت زبور کی یاد دلائی کہ وہ لوہی کے عصا سے قومون پر حکومت
کریگا یہی آیت بارہوین باب مین بہی یاد دلائی تہی جب آپکی پیدا ہونیکا سامان دکہلایا تہا محمد
حدیثین پڑہو اور ان خبرون کا صاف ظہور دیکہو جناب یوحنا فرماتے ہین اور مینے ایک فرشتے کو
سورج مین کہڑے دیکہا اور اوس نے بڑی آواز سے پکارا اور سب پرندون کو جو آسمان کے بیچون
بیچ اوڑتے ہین کہا آؤ اور بزرگ خدا کی ضیافت مین جمع ہو تاکہ تم بادشاہون کا گوشت اور سپہ
سالارون کا گوشت اور زوراورون کا گوشت اور گہوڑون اور اونکی سوارون کا گوشت
اور سب آزادون اور غلامون اور چہوٹون اور بڑون کا گوشت کہاؤ اور مینے دیکہا کہ وہ جانور
اور زمین کے بادشاہ اور اونکی فوجین اکٹہی ہوئین تاکہ اوس سے جو گہوڑے پر سوار تہا اور اوسکی
لشکر سے لڑین اور وہ جانور پکڑا گیا اور اوسکی ساتہہ جہوٹا نبی جس نے اوسکے حضور وہ نشانیان
دکہلائین جن سے اوس نے اون لوگون کو گمراہ کیا جنہون نے جانور کا نشان اپنے اوپر قبول
کیا اور جو اوسکی مورت کو پوجتی تہی یہ دونون اوس آگ کی جہیل مین جو گندہک سے جل
رہی ہے جیتی جی ڈالی گئی اور جو باقی تہی سو اوس گہوڑے کے سوار کی تلوار سے جو اوسکی
منہ سے نکلتی تہی قتل کی گئی اور سب پرندی اونکی گوشت سے سیر ہو گئی آہی ایمان والو اللہ
نے یہ بہی دکہلا دیا کہ سب جانور کافرون کا گوشت کہانے کے لئی بلائی گئی اور سیر ہوئے
اور وہ جانور یعنے روم کا بادشاہ ہرقل جو جہوٹا عیسائی تہا اور زمین کے اور بادشاہ اور

اونکی لشکر جمع ہوئی اور اوس دین کے بادشاہ سے لڑنے پر تیار ہوئے اور وہ جانور یعنے روم کا بادشاہ پکڑا گیا اور جہوٹے نبی یعنے اونکی جہوٹے پادری جو جہوٹی خبرین دیتے تھے اور بت پجواتے تھے پکڑے گئی یعنے عاجز ہوئے اور اونکا زور جاتا رہا اور جہنم مین جیتے ڈالدیے گئی یعنے جہنم مین زندہ ہوکر ڈالے جاینگی یہہ اون لوگون کا ذکر تہا جو لڑائی کے بعد دب گئی اور بہت سے وہ تہی جو اوس بادشاہون کے بادشاہ کی تلوار سے قتل کیئے گئے یہہ تلوار اوسکے منہ سے نکلتی ہے یعنے اصل تلوار حقیقت مین وہی ہے جو اوسکے منہ سے نکلتی ہے یعنے قرآن جو اللہ نے اوسپر اوتارا اوسکا اثر اور اوسکی دعا کا اثر اور اوسکی زبان کے لفظون کا اثر اللہ نے دکہلایا ظاہر کی تلوار پر اوسی منہ کی تلوار کا اثر پڑتا تہا تب وہ کافرون کو کاٹتی تہی دیکہو خالد کا نام آپنے سیف اللہ رکہدیا پہر دیکہو خالد نے کس قدر کافرون کو کاٹا **بیسوان باب** اس باب کا خلاصہ یہہ ہی کہ جناب یوحنا ایک فرشتے کو آسمان سے اوترتے دیکہا جسکی ہاتہہ مین اتہاہ کوئین کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تہی اوسنی شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک جکڑ رکہا اور اوسکو اتہاہ کوئین مین ڈالا اور اوسپر مہر کی تاکہ آگی لوگون کو دغا نہ دی جب تک کہ ہزار برس پوری نہون بعد اسکے چاہیئی کہ وہ تہوڑی مدت تک چہوٹا رہے پہر فرماتے ہین کہ مینی تخت دیکہی اور وی اونپر بیٹہی اور عدالت اونہین دی گئی اور اونکی جانون کو دیکہا جنہون نے عیسیٰ کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا اور جنہون نے نہ جانور کو نہ اوسکی مورت کو پوجا اور نہ اوسکا نشان اپنے ماتہون اور اپنے ہاتہون پر قبول کیا وی زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتہہ ہزار برس تک بادشاہت کرتے رہی پہر کئی سطرون کے بعد فرماتے ہین کہ جب ہزار برس پورے ہوچکینگے شیطان اپنی قید سے چہوٹیگا اور نکلیگا تاکہ اون قومون کو جو زمین کے چارون کونون مین ہین یعنے جوج اور ماجوج کو فریب دیوے اور اونہین لڑائی کے لیے جمع کرے اور اونکا شمار سمندر کی ریت کی مانند ہی الغرض زمین کی چوڑان پر چڑہہ گئی اور مقدسون کی چہاونی اور عزیز شہر کو گہیر لیا اور آسمان سے خدا کے پاس سے آگ اوتری اور اونکو کہا گئی آمی ایمان والو وہ ہزار برس جسمین شیطان جکڑا ہوا تہا وہ ہمارے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے ہزار برس تک کا زمانہ تہا وہ زمانہ ہر جسی عدالت کا تہا اور جو عیسائی لوگ اوس وقت سے پہلے شہید ہوچکی تہی اور جو قسطنطین کے مذہب سے بچ گئی تہی

اونکی پاک ارواحون نے بہی اس محمدی وقت مین نہایت عیش وعشرت پایا اب آخری زمانہ ہے
اللہ سے ہر وقت پناہ مانگو کہ شیطان کے فریب سے بچاوے اور امام مہدی علیہ السلام کو اور
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جلد بہیجے اوسوقت مین یاجوج اور ماجوج نکلینگے اور غیر شہر کو یعنے
بیت المقدس کو گہیر لینگے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی دعا سے انکا ایک سب کے سب
مرجاوینگے اب یہہ بیان ہے کہ جناب یوحنا کے بعد روم کے بت پرست
بادشاہون نے عیسائیون پر بڑے بڑے ظلم کیے بڑی عدالت کا زمانہ
اوسوقت تک نہین آیا تہا الب التواریخ مین ہے کہ دومشیان سن چہیانوے مین مرگیا اوسکے بعد
نروا بادشاہ ہوا اوسنے تراجن کو اپنا جانشین کیا نروا سولہ مہینے بادشاہت کرکے سن اٹہانوے
مین مرگیا پہر تراجن سن ایکسو سترہ مین مرگیا یورپ کے لوگون نے اوسکے بہتیجے آدریان
کو بادشاہ کیا پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ ہیکل کے یعنے مسجد بیت المقدس کے
ویرانی کے درمیان آدریان قیصر نے ایک نئی شہر کی بنیاد ڈالی اور یروشالم کے نام سے نفرت
کی اور شہر کا نام رومی زبان مین ایلیا قبطیہ رکہا تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ اوسنے اس شہر مین
رومیون اور یونانیون کی ایک جماعت کو بسایا تاریخ کلیسا مین ہے کہ آدریان کی حکومت
مین یہودیون نے برکوکب نام ایک شخص کو مسیح مانلیا اور اوسکی تحت مین رومیون سے
پہر گئے مگر ملک یہودیہ کے عیسائیون نے بغاوت مین اوسکا ساتہہ ندیا اسباعث سے اوسنے
تمام عیسائیون کو جو اوسکے ہاتہہ لگے بڑی بیرحمی سے قتل کرڈالا جب اوس مکار نے رومیون
کے ہاتہہ سے شکست کہائی یہودیون کے ساتہہ یہودیون کے دہوکے مین بہت عیسائی
بہی قتل ہوئے پادری اسکاٹ اردو تفسیر مین لکہتا ہے کہ اوسنے دعوی کیا کہ مین ہی مسیح ہون
جسکی یہودی راہ دیکہہ رہے ہین کچہہ کرامات بہی جادو کے زور سے اوسنے دکہلائے اور ہزارہا
آدمی تابع ہوگئی یہانتک کہ تین استاد یہودیون کے اوسپر ایمان لائے اوسنے رومیون کی
سلطنت پر حملہ کیا جسکی سبب سے کشت وخون ہوا بڑی بڑی لڑائیون کے بعد ایک لڑائی
مین برکوکب اپنی ساتہہ والون سمیت مارا گیا کپتان ولیم رابنسن ایکین نے جو کتاب ہم محمدیون کے

برخلاف لکھی ہے اور وہ لدہیانہ مین چہپی ہے اوسمین اس سچی بات کا اقرار کیا ہے کہ مسیح کے آنیکی
دانیال نبی نے پیشین خبری دی تہی اور یہودی روز بروز اوسکے آمد آمد کے منتظر تہے جو اسرائیلیون
کو روم کے بادشاہ کی تابع داری سے آزاد کر کے بے نہایت سربلندی بخشے اسکا مطلب یہہ کہ
یہودی لوگ راہ دیکہتے تہے کہ وہ مسیح یعنے وہ پیغمبر آوین جو ہمکو رومیون کے ظلم سے چہوڑاوین
جنکی خبر حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب مین ہے اس خیال مین یہودیون نے برکوکب کو مان لیا
تہا اور یہہ سمجہی تہی کہ وہ شخص یہی ہے آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والون کو
رومیون کے ظلم سے چہوڑایا پادری مریکہ نے کشف الآثار مین لکہا ہے کہ آدریان نے حکم
دیا کہ جو یہودی یروشلم مین داخل ہو اوسکو مار ڈالو اور لوگ دور سے بہی اوس شہر کو دیکھنے نپاوین
لب التواریخ مین ہے کہ آدریان نے آخر عمر مین انتونینس کو جانشین کیا اور آدریان سن ایک
سو اڑتیس عیسوی مین مرگیا پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ مرقس انتونینس نے اپنے سارے ملک
مین اونیس برس برابر عیسائیون کو ستایا مرقس ایک مشہور فلسفی حکیم تہا اور بت پرستی مین
اور بیہودہ رسمون مین بڑا پکا تہا اوسکے عمل مین عیسائیون پر وہ مصیبتین پڑین کہ پہلی مصیبتین
اونکے سامنے ہلکی معلوم ہونے لگین رعایا اور حاکم دونون نے ظلم پر کمر باندہی آگے یہہ حکم تہا کہ عیسائیون
کو تلاش کرنا نچاہیے لیکن اب سرکار کا حکم قطعی ہوا کہ اونکا کہوج لگاؤ جہان چہپے ہون وہان سے
نکالو بت پرستون نے چاہا کہ عیسائی لوگ عذاب پاوینگے تو اپنے دین سے منکر ہو جاوینگے اسلیے
قتل کے حکم سے پہلے اونہون نے عیسائیون کو شکنجے مین کہچوایا اور ایسے ایسے عذاب دیتے تہے
کہ دیکہتے ہی مارے ڈر کے اونکی جان مین جان نرہتی تہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک
سو تیس برس بعد ازمرنہ کے عیسائیون نے بڑا عذاب اوٹہایا وہان کے عیسائیون نے
اپنی آفت کا بیان چٹہی مین لکہکر سب عیسائیون پاس بہیجا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ازمرنہ
کے بت پرست اوسوقت عیسائیون سے بہت دشمنی رکہتے تہے اور اونکو حاکمون کے سامنے
کہینچ لیجاتے تہے اور جنگلی جانور دکہلاتے تہے اسپر ہی اگر وہ مضبوط رہتے تو قتل کا حکم ہوتا تہا
پہاڑنے والے جانورون کے سامنے پہینکے جاتے تہے یا آگ مین جلائے جاتے تہے پولی کارپ
جو جناب یوحنا حواری کے شاگرد تہے اونہون نے جب سنا کہ لوگ میری جان کے پیچہے پڑے ہین

اونہون نے چاہا کہ اوسی شہر مین رہین اور اللہ کے مرضی کے راہ دیکہین لوگون نے اونکی منت کی
تب اونہون نے بیرون نجات مین ایک گہر مین پناہ لی اور اللہ کی بندگی مین مشغول ہوئے جاسوسون
نے خبر لگائی فوجدار کے لوگ جا پہونچے پولی کارپ اوسوقت کوٹہی پر تہی اگر چاہتے تو چہت کی راہ
سے بہاگ جاتے لیکن اونہون نے کہا کہ اللہ کی مرضی پوری ہو یہ کہکر باہر نکلی اور گرفتار کرنیوالون
کے واسطے کہانا پینا موجود کرکے درخواست کی کہ ایک گہنٹی کی مہلت دو کہ اکیلا جاکر دعا کرون
پہر ایسی زاری اور عاجزی سے دعا مانگی کہ دو گہنٹی اوسمین گذری یہانتک کہ بت پرستون کا بہی
دل نرم ہوا پہر اونکو سوار کرکے شہر کی طرف لیچلے اور رستے مین فوجدار اپنے باپ سمیت ملا اور
پولی کارپ کو اپنے ساتھ سواری پر چڑہا کر دوستی کی راہ سے کہنے لگا قیصر کو ای رب کہنے مین اور
اوسکے پوجنے مین کیا گناہ ہے پولی کارپ پہلے چپ ہو رہے جب بہت تنگ کیا تو فرمایا کہ جس بات
کی صلاح کرتے ہو مین نکرونگا تب اونکو سواری پر سے ڈالدیا اونکا پاؤن زخمی ہوا جب صوبہ دار
کے سامنے گئے وہ بولا بادشاہ کی قسم کہا اور عیسی کو گالی دے تو مین چہوڑ دونگا تب یون جواب
دیا کہ چہیاسی برس مینے عیسی کی خدمت کی اور سوائی نیکی کے اون سے کچہ نہین پایا اب کسطرح
اوسکو جو میرا مالک اور نجات دینے والا ہے گالی دون صوبہ دار نے اونکو پہاڑنے والے جانورون
سے اور آگ سے ڈرایا تب اوسنے منادی کروائی کہ پولی کارپ نے اقرار کیا کہ مین عیسائی ہون یہ
سنکر یہودی اور بت پرستون کی بڑی بہیڑ چلا اوٹہی کہ بد دین کا سکہانے والا یہی عیسائیون کا
باپ دیوتاؤن کا دشمن ہے جو اتنے لوگون کو دیوتاؤن کی پوجا اور سجدہ سے بہکاتا ہے اسکو
شیرون مین پہینکدو جب شیر نملے تب سبہون نے کہا کہ آگ مین جیتا ڈالدو پہر سبہون نے لکڑیان
جمع کین اور یہودیون نے بہی بڑی مستعدی سے مدد دی لوگون نے پولی کارپ کو ستون سے باندہا
اور مشک چڑہائی اوسوقت اوسنے اسطور سے دعا مانگی ای رب خدا قادر مطلق ای باپ اپنے مبارک
بیٹے مسیح کے کہ جسکی معرفت تیری پہچان ہمکو حاصل ہوئی ای سب خدا فرشتون اور ساری خلقت
اور انسان اور مقدس ایمانوالون کے کہ جو تیرے حضور مین رہتے ہین تیرا شکر کرتا
ہون کہ تونے مسیح کے پیالے مین شریک ہونیکے واسطے اپنے شہیدون مین سے مجہکو لائق
ٹہرایا جب یہ کہہ چکا اونہون نے آگ مین ڈالا جب آگ سے تمام نہوا اوسپر نیزہ چلایا کہ مرگیا اب ہم

کہتے ہین کہ پولی کارپ نے حضرت عیسی کو اگر اللہ کا بیٹا کہا ہو تو اونکا مطلب یہی تہا کہ وہ اللہ
کے پیارے بندے ہین اسکی نشانی یہہ ہی کہ اونہون نے اقرار کیا کہ حضرت عیسی کی معرفت اللہ
کی پہچان ہمکو ملی یہہ کہکر اللہ سے دعا مانگی اور اوسکا شکر کیا کہ یا اللہ تو نے مجکو شہید ہو نمین حضرت
عیسی کے ساتہہ شریک کیا اس لفظ سے بہی ثابت ہوا کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا
بندہ جانتے تہے پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے ایک سو چالیس برس
بعد ملک فرانس کے شہر لیونس اور ویتیہ مین ظلم برپا ہونے لگا وہان کے لوگون کی عداوت اور
غضب از حد والون کے برابر تہا اور اونکے حاکم بہی اوسمین شریک تہی یہانتک نوبت پہونچی
کہ عیسائی لوگ جب باہر نکلتی تہے مارے جاتے تہے اور بے عزت کیے جاتے تہے اور اونمین جو
زیادہ مشہور تہے گرفتار ہوکر حاکمون کے پاس کہینچے جاتے تہے اور قید خانہ مین ڈالے جاتے
تہے اوس ملک کے صوبہ دار نے چاہا کہ جو بت پرستون نے عیسائیون پر تہمتین لگائی ہین
اون باتون کا عیسائیون سے اقرار لیوے اسواسطے اوسنے بڑی سخت سزا اور عذاب اوٹہایا
ایک عزت دار جوان یا گتس نام عدالت مین حاضر ہوا اور بولا کہ عیسائیون مین کچہہ یہہ بات
نہین ہے صوبہ دار نے پوچہا تم عیسائی ہو اوسنے کہا ہان صوبہ دار نے اوسکو قید مین ڈالا
پوتہینس لیونس کا اسقف یعنے پادریون کا سردار نوے برس کی عمر اور ضعف اور بیماری
سے کمزور تہا اوس سے صوبہ دار نے پوچہا کہ عیسائیون کا خدا کون ہے جواب دیا تم اوسکو جانتے
اگر اوسکی پہچان کے لائق ٹہرتے یہہ سنکر سب جو عدالت مین تہے اوسپر دوڑے اور قید خانہ مین
ڈالا وہ دو دن بعد وہان مر گیا بندی خانہ مین بہوک پیاس سے چند آدمی مرے بعضون نے
ڈر کے مارے ایمان چہوڑا مگر اونمین سے کتنے پہر مضبوط ہوئے بادشاہ کا حکم آیا کہ جو عیسائی
دین سے انکار کرے اوسکو چہوڑ دو باقی کی گردن مارو صوبہ دار نے رہائی کے ارادے سے
اونکو بلایا اور جو ایمان سے منکر ہوگیے تہے اونمین سے بعضون نے پہر عیسائی ہونیکا اقرار کیا
اونمین بعضے رومی تہی وہ تلوار سے قتل کیے گیے باقی جانورون سے پہڑوائی گیے اونمین سے
ایک چہوکری بلندینا نام اور چہوکرا پنٹیکس پندرہ برس کا بت پرستون نے اوسکو بہت ڈانٹا اور
سب سزائین اونکو دکہلائین اونہون نے ایمان کو نہ چہوڑا وہ دونون جانورون سے پہڑوائی گیے

مردون کے بدن کے ٹکڑے جو جلانے سے بچ رہے اونہون نے عیسائیون کو دفن کرنیکے لیے ندی
لیکن کہنے لگے کہ دیوتون کے دشمنون کی چہوت سے زمین ناپاک ہوگی اونکو دریا مین بہادیا آخر
کو اتنی عیسائی مارنے سے باقی رہگئی کہ لوگ اونکی قتل سے تہک گئے اور جو بچ رہے اونہون نے
کچہہ فرصت پائی اور ایک بستی جو لیوپلس کے نزدیک تہی وہان کے لوگ ایکدن بہت دہوم دہام سے
کسی دیبی کا تیوہار کرتے تہے اور دیبی کی مورت رتہہ پر چڑہا کر بڑے بہیڑ کے ساتہہ راہ راہ چلتے
اور جسکے سامنے وہ مورت آجاتی اوسکو گہٹنی ٹیک کر پوجا کرنا ضرور پڑتا سو ایک جوان قوم اشراف
سمفرینس نام نے اوسکے پوجنے سے انکار کیا وہ گرفتار ہوکر کچہری مین حاضر کیا گیا صوبہ دار
نے پوچہا اس چال چلن سے تم عیسائی معلوم ہوتے ہو جواب دیا کہ ہین عیسائی ہون اور سچے
خدا سے جو آسمان پر حکومت کرتا ہے دعا مانگتا ہون لیکن بت اور دیوتون سے دعا نہین
مانگ سکتا ہون بلکہ مجکو اختیار ہوتا تو اونہین ٹکڑے کر زمین مین چور چور کرتا اسپر وہ قتل کے
لایق ٹہیر گیا صوبہ دار نے بہت چاہا کہ اوس سے عیسائی دین کا انکار کروا کر بچا دے اور نرمی
اور گرمی سے اوسکو سمجہایا اوسنے کسیطرح نمانا تو اوسکے سر کاٹنے کا حکم دیا جب وہ قتل ہونیکو
جاتا تہا تب اوسکے مان نے پکارا کہ اے بیٹا بیٹا زندہ خدا کا اپنے دلمین دہیان دہر کہو شاباش
اے بیٹا خوش اور مستعد ہوکر اوسپر جو اوپر عالم ہے نظر رکہو تمہاری جان آج تمسے نہین
لیجاتی ہے بلکہ اوس سے آج اچہا پاؤگے اے بیٹا اس مبارک موت سے تم آج بہشت کی زندگی
حاصل کروگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو سینتالیس برس بعد مرقس مر گیا اوسکے
بیٹے کومدس نے بارہ برس تک عیسائیون کو نہین ستایا مگر جس ولایت کے صوبہ دار یا رعایا
عیسائیون سے دشمنی رکہتے تہے اونکو ستانیکا اختیار تہا چنانچہ ایشیا کوچک یعنے ولایت روم
مین کتنے عیسائی قتل کیئے گئے تاریخ کامل مین دومشیان کا نام ذومطیانس اور نروا کا نام
نرواس اور تراجن کا نام طرایانوس لکہا ہے اور آدریان کا نام اندریانوس اور کومودس
کا نام قومودس لکہا ہے لب التواریخ مین ہے کہ کومودس سن ایک سو ترانوے عیسوی
مین قتل کیا گیا پہر لکہا ہے کہ سویرس روم کا مالک ہوا مولوی رحمت اللہ صاحب نے
اظہار الحق مین لکہا ہے کہ منتس عیسائی جو دوسرے صدی عیسوی مین تہا اور بڑا صاحب تصنیف تہا

اور اپنے وقت مین سب سے بڑہکر پرہیزگار تہا اوس نے سن ایک سو ست ہتر کے قریب ایشیا
کوچک مین پیغمبری کا دعوی کیا اور کہا مین وہی فارقلیط ہون جسکے آنیکی حضرت عیسی علیہ السلام
نے خبر دی تہی اور بہت لوگ اوسکے تابع ہوگئی پادری ولیم میور نے جو تاریخ اردو مین لکہی
ہے اور سن اٹھارہ سو اڑتالیس عیسوی مین چہپی ہے اوسکی تیسرے باب کی دوسری قسم مین
منتس عیسائی کا حال لکہا ہے کہ بعضون نے کہا کہ اوسنے دعوی کیا تہا کہ مین وہی فارقلیط ہون
جسکی خبر حضرت عیسی علیہ السلام نے دی ہی چونکہ وہ پرہیزگار اور صاحب ریاضت تہا اسباعث
سے لوگون نے اوسکی بات کو مان لیا تہا پس معلوم ہوا کہ دوسری صدی کے عیسائی فارقلیط
کے یہی معنی سمجہتے تہے کہ اللہ کیطرف سے کوئی انسان ظاہر مین تعلیم کے لیئے آویگا اور اوسکو
روح القدس کے پوشیدہ آنیکی خبر نہین سمجہتے تہے تب تو منتس کو مان لیا مگر یہہ نشانیان
فارقلیط کی اوسمین نپائین اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ساری نشانیان فارقلیط
کی موجود ہین سید منصور علی صاحب دہلوی نے نوید جاوید مین لکہا ہے کہ اردو تاریخ
کلیسا صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہے کہ اوسنے یعنے مونٹانس نے آپکو فارقلیط ٹہرایا جس کے
ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسری بار آنیسے پیشتر الہام ربانی کے تکملہ کے لیے بہتیرے
دیندار کر رہے تہے آنحضرت محمدی بہائیو دیکہو اس پادری نے اقرار کیا کہ اوس زمانہ مین بہت
سے دیندار عیسائیون کو انتظار تہا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے اوترنے سے پہلے فارقلیط
آوینگی جو اللہ کیطرف سے وحی کو پورا کرینگے یعنے جو باتین حضرت عیسے علیہ السلام نے نہین
تبلائین وہ اللہ کیطرف سے تبلاوینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام کی باتین بہی یاد
دلاوینگے جیسا کہ انجیل یوحنا کے سولہوین باب مین وعدہ ہو چکا ہے اخبار نور افشان جو
لدہیانہ مین سن ۱۸۷۵ عیسوی مین چہپی ہے اوسمین نمبر بائیس ۲۲ جلد ۳ صفحہ ۱۷۲ مین
پادری ویری نے لکہا ہے کہ عیسائی جماعت مین کئی کئی وقتون مین چند شخصون نے
دعوی کیا تہا کہ مین فارقلیط ہون جسکی حضرت عیسی علیہ السلام نے خبر دی تہی اونمین دو
آدمی نہایت مشہور ہین ایک منتس دوسرا انیتراہ پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ سویرس نے
رفتہ رفتہ ظلم شروع کیا ملک نومدیہ جو ایک ملک افریقیہ کی اوتر طرف روم کے دریا کی کنارے پر ہے

جواب تونس اور جزیرہ کہلاتا ہی وہان کی ایک شہر کی بعض عیسائی سن ایکسو ۸۰ اسی عیسوی مین صوبہ دار
کی کچہری مین پکڑے گئے اور اون سے کہا گیا تم بادشاہ کے حضور سے امان پاؤگے فقط
بادشاہی دیوتاؤن کو قبول کرو اونمین سے ایک نے جواب دیا کہ ہمنے کسیکا کچھ قصور نہین کیا بلکہ
جو ظلم تمنے ہمپر کیا اوسکے واسطے ہمنے شکر کیا اور ہر بات کے واسطے ہم سچے رب اور مالک کی شکر
گذاری کرتے ہین صوبہ دار نے کہا ہم سب لوگ بادشاہ کی مورت کی قسم کہاتے ہین اور تمکو
بھی یہ قسم کہانا ضرور ہے جواب دیا ہم بادشاہ کی مورت کو نہین مانتی آسمان کا خدا جسکو کسی
آدمی نے نہین دیکہا اور نہ دیکہہ سکتا ہے اوسی کی ہم بندگی کرتے ہین بادشاہ ہمارا حاکم ہی جو
اوسکے حق ہین سو ہم ادا کرتے ہین لیکن خدا جو بادشاہون کا بادشاہ اور سب ملکون کا رب اور
مالک ہے اوس اکیلے کو ہم سجدہ اور پرستش کرتے ہین دوسری دن حاکم نے پہر سمجہایا اونہون نے
نمانا تین دن کی میعاد ہوئے آخر کو اونہون نے جواب دیا کہ ہم عیسائی ہین اور خداوند
عیسی مسیح کا ایمان نہ چھوڑین گے جو تمہاری خوشی ہو ہمپر کرو تب اون کے قتل کا حکم ہوا
جب وہ قتل ہونیکو آئے تو گہٹنی ٹیک کر پہر خدا کی شکر گذاری کرکے مارے گئی تہوڑے برس
بعد تین مرد اور دو عورت شہر کرتاگو مین پکڑے گئی عورتون مین سے ایک کے پاس پرپتوا
نام دودہ پیتا لڑکا تہا اور دوسری فلیستاس نام پیٹ سے تہی سبہون نے بڑی مضبوطی
سے عیسائی ایمان کا اقرار کیا اور قید خانہ مین ڈالے گئی پرپتوا کی ماں عیسائی تہی لیکن
اوسکا بڈہا باپ بت پرست تہا وہ بولا اے میری بیٹی اپنے باپ کی سفید داڑہی پر رحم کر
اپنے باپ پر رحم کر جس نے تجکو بچپن سے چاہ کے تک پالا ہے اور تجکو تیرے بہائیون سے زیادہ
پیار کیا ہے اب سب کے سامنے مجکو بے عزت مت کر اپنی ماں اور خالہ کو دیکہو اپنے چہوٹے
لڑکے کو دیکہو اور اوسکو اور ہم سب کو ہلاک نکرو کہ ہم پہر کسی سے شرم کے مارے بول نسکینگے
یہ کہکر اپنی بیٹی کا ہاتہ چوما اور اوسکے پاؤن پر گر پڑا لیکن وہ مضبوط رہی جب وہ کچہری
مین حاضر کی گئی پہر اوسکا باپ سمجہانیکو آیا حاکم نے کہا اپنے بڈہے باپ پر اپنے چہوٹے لڑکے
پر رحم کر اور پوجا کر اوسنے جواب دیا ہم سے یہ نہین ہوسکتا حاکم نے کہا تم عیسائی ہو کہا
ہان مین عیسائی ہون سب نے اسیطرح اقرار کیا آخر اونپر قتل کا حکم جاری ہوا اور وہ شہر

کہ انہوں نے تیوہار پر لوگون کے تماشے کے واسطے جانورون سے پہڑوائے جاوینگی اس درمیان مین
فلستاس کو جنبی کا درد شروع ہوا قید خانہ کے داروغہ نے پوچھا تم یہ درد مشکل سے سہتی ہو جانورون
کے پہاڑنے کا درد کیونکر سہو گی تو بہی تم پوجا سے انکار کرتی ہو اوس نے جواب دیا کہ جس کے واسطے
مین قتل کیجاؤنگی یعنے حضرت عیسی اوس وقت وہ میرا درد سہیگا کیونکہ مین اوسکے واسطے درد سہتی
ہون دن مقرر پر وہ سب پہڑوائی گئے جب جانورون کے پہاڑنے سے بالکل جان نہ نکلی تلوار سے
تمام کئے گئے لب التواریخ والا پادری لکھتا ہے کہ سیویرس کے وقت مین سارے ملک مین شہیدون
کے قتل سے لہو کے پرنالے بہی سیویرس سن دو سو گیارہ عیسوی مین مرگیا مولوی رحمت اللہ صاحب
نے اظہار الحق مین دس مرتبہ قتل عام کا احوال پادریون کی کتابون سے لکھا ہے سو چہ مرتبہ کا
احوال انجیل حنا کے چہٹے باب کی خبرون کے بیان مین ہو چکا مولوی صاحب لکہتے ہین کہ ساتوان
قتل دسی شش بادشاہ کے وقت مین سن دو سو ترپن مین شروع ہوا اس بادشاہ نے چاہا کہ
دین عیسائی کی جڑ کٹ جاوے اس مصیبت مین بعضے عیسائی دین سے پہر گئے اور مصر اور افریقیہ
اور اٹالی اور یورپ کا ملک اوسکے ظلم کے تماشا گاہ تہے پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ سن دوسو
چہیالیس مین دسی شش بادشاہ ہوا اور عیسائیون کا آرام بند ہو گیا کیونکہ اوس نے چاہا کہ عیسائی
دین کو بالکل مٹا دے اور حکم دیا کہ سب لوگ سرکار کا دین اور اوسکی رسمین قبول کرین اگر کسی نے
انکار کیا تو پہلے اس امید سے کہ وہ پہر جاوے ایذا دیجاتے تہے آخر کو جنہون نے پوجا کو قبول
نہین کیا اونپر اور خصوصا اسقفون پر یعنے پادریون پر قتل کا حکم جاری ہوتا تہا اوسکی تعمیل
کے واسطے سب شہرون مین حاکم کے ساتہ پانچ بت پرست مقرر کئی گئی اور اوس پنچایت نے
سب عیسائیون کو اپنے کچہری مین طلب کر کے قید خانہ مین ڈالدیا وہان اونپر بڑی سختی
کیجاتی تہی بہت لوگ عیسائی دین سے پہر گئے جو دنیا کی عزت اور مال کو نجات سے زیادہ
سمجہتے تہے اونہون نے دیوتاؤن کو پوجا یا بغیر پوجنے کے عہدہ دارون سے سازش کر کے
اپنا نام عیسائیون سے باہر اور بت پرستون کی فہرست مین داخل کروایا ایسے لوگون کو ایک
چٹہی یا پرچہ ملتا تہا جسمین لکہا تہا کہ یہ شخص پوجا کر چکا ہے ہزارون آدمی بہاگ گئی اور
بہت لوگ قید ہوئے اور بعضی قتل کئی گئے اسیطرح سے سن دو سو پچاس پر بس تک عیسائیون

سے کم یا زیادہ اپنا پایا کہ اصحاب کہف کا یعنے غار والون کا قصہ اسی بادشاہی سے علاقہ رکہتا ہے آیا
ایسا تو اوس بادشاہ کا نام ہماری عربی کتابون مین دقیانوس لکہا جاتا ہے غار والون کا قصہ اللہ
نے سورہ کہف مین ہمارے پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہے پادری لوگ قرآن
کی ضد کے مارے کہتے ہین کہ اس قصہ کی معاذ اللہ کچہہ اصل نہین پادری ولیم میور اس جگہ
حاشیہ پر لکہتا ہے کہ اس قصہ کی کچہہ اصل حقیقت نہین لیکن دیر تک مشہور رہا وہ یہ ہے کہ افسس
کے سات جوانون نے دسی شس کے بدعت سے بہاگ کر پہاڑ کے ایک غار مین پناہ لی وہان
ایسی سو گئے کہ دو سو برس کے قریب تک نجاگے آسے محمدی بہائیو دیکہو پادری نے پہلے لکہا کہ
اس قصہ کی اصل نہین پہر لکہتا ہے کہ دیر تک مشہور رہا معلوم ہوا کہ عیسائیون مین مدتون
یہ قصہ مشہور تہا اب قرآن کی ضد سے مکرتے ہین ابن اثیر جزری رح نے تاریخ کامل لکہا ہے کہ روم
کے بادشاہ جو اول سے قسطنطین تک ہین اونکی گنتی ٹہیک نہین ہے کوئی کچہہ کہتا ہے کوئی کچہہ
کہتا ہے جس طرح اون بادشاہون مین اختلاف ہے جو حضرت سکندر کے بعد تہے اور ہر شہر
کا جدا بادشاہ تہا وہ لوگ ملوک طوائف کہلاتے تہے البتہ قسطنطین سے ہرقل تک گنتی ٹہیک ہے اور اول کے بادشاہون مین جو
لوگون نے اختلاف کیا ہے اور ایک نے دوسرے کے برخلاف کہا ہے اوسکا تہوڑا سا حال
ہمنے دقیانوس اور غار والون کے حال مین لکہدیا ہے اسی باعث سے طبری نے ذکر نہین
کیا کہ غار والے کس بادشاہ کے وقت مین تہے ابن اثیر رح نے قومودس کے اور دقیانوس کے
بیچ مین گیارہ بادشاہ لکہی ہین اور لب التواریخ والے پادری نے قومودس اور دقیانوس کے
بیچ مین تیئیس بادشاہ لکہی ہین اور اونکا حال بہت کم لکہا ہے اظہار الحق مین ہے کہ آٹہوان
قتل عام ولریان بادشاہ کیوقت مین سن دوسو ساٹہ مین ہوا اور اوسمین ہزارون آدمی
قتل ہوئے پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ سن دوسو پچاس مین ولریان بادشاہ ہوا اوسنے
دو تین برس بعد یہ حکم جاری کیا کہ عیسائیون کا عبادت کے لیے جمع ہونا اور اسقف اور
قسیسون کا یعنے بڑے اور چہوٹے پادریون کا اپنے جماعت کے ساتہ جمع ہونا منع ہوا اسقفون
نے وطن سے نکل کر اپنی اپنی جائے پناہ سے اپنی جماعتون کو نصیحت اور تعلیم کی خط بہیجی
پادریون کے پہیل جانے سے دور دور ملکون مین انجیل پہونچی اور بہت لوگ عیسائی ہوگئے

تب بادشاہ نے یہ حکم جاری کیا کہ اسقف اور دین کے خادم جلد قتل کیے جاوین باقی عزتداروں کا
مال ضبط اور وہ ذلیل کیے جاوین اسپر بہی اگر عیسائی رہین گے قتل کیے جاوینگے عزتدار
عورتین بعد ضبطی مال کے وطن سے نکال دی جاوینگی باقی نوکر سرکار اور جتنے عیسائی ہون غلام
بناکر قید کیے جاوینگے اور اونکی پاؤنمین زنجیرین ڈالی جاوینگی اور سرکاری مشقت کرینگے کپریان
کرتاگو کا ایک اسقف وہی شخص کے ظلم کیوقت مین کنارے ہو رہا تہا ولریان کے وقت مین
وہ پہر اپنی جماعت مین ملا پہلے اشتہار مین وطن سے نکالا گیا دوسرے اشتہار مین اوس ملک کے
صوبہ دار نے اوسکو بلا کر کہا شاہنشاہ اقدس نے فرمایا ہے کہ تمکو پوجا کرنا ضرور ہوگا کہا مین پوجا
نہین کرتا صوبہ دار نے حکم لکہوا کر سنایا کہ کپریان سرکاری دیوتون کا دشمن ہے جلد اوسکی گردن
کاٹی جاوے کپریان بولا اللہ کا شکر ہے پہر شہر کے باہر میدان مین لیجاکر بڑی بہیڑ کے سامنے
اوسکو قتل کیا اظہار الحق مین ہے کہ نوان قتل اریلین بادشاہ کے وقت مین سن دوسو چوہتر
مین شروع ہوا اور اوسکا حکم جاری ہوا لیکن اوسمین بہت لوگ قتل نہین ہوئے کیونکہ بادشاہ
قتل کیا گیا پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ سن دوسو پچانوے مین پہر ظلم ہونے لگا دیکلیشیان
اور کلیریوس بادشاہون نے حکم دیا کہ فوج مین جتنے عیسائی ہون پوجا کرین اسپر بہت سپاہیون
اور عہدہ دارون نے اپنی نوکری اور عزت اور ہر ایک نے اپنی جان بہی چہوڑ دی آخر کو
سن تین سو مین یہ اشتہار جاری ہوا کہ عیسائی اگر عبادت کے لیے جمع ہونگی قتل کیے جاوینگی
عبادت خانے مسمار اور اوجاڑے جاوین عیسائیون کی کتابین خصوصا کلام الٰہی تلاش
کرکے جلائے جاوین عزتدار اور عہدے دار معزول اور قید ہون اور باقی لوگ بے عزت
اور غلام کیے جاوین عیسائیون نے بڑے بڑے عذاب سہی اکثر ولایتون مین حاکمون نے
بادشاہی حکم سے بہی بڑہ کر سختیان کین بہت عبادت خانے بت پرستون نے جلا دیے
یا گرا دیے عیسائیون کی کتابین خصوصا اللہ تعالی کی پاک کتاب کی جتنی جلدین تلاش سے
ملین جلائی گئین جسکی یہان نہین ملین یا جس نے چہپا رکہین اور دینے سے انکار کیا سخت
عذاب مین پہنسا اظہار الحق مین ہے کہ دسوان قتل سن تین سو دو مین ہوا اور زمین
پورب سے پچہم تک اس قتل سے بہر گئے اور شہر فریجیا سارا ایک ہی بار جلا دیا گیا کہ اوسمین

کوئی عیسائی نہ رہا اور دیوکلیشیان نے سن تین سو تین مین حکم کیا کہ گرجے ڈہا دئے جاوین اور
کتابین جلا دیجاوین لارڈنر اپنی تفسیر کی ساتوین جلد کے پانسو بائیسوین صفحہ مین لکھتا ہے
کہ دیوکلیشیان نے مارچ کے مہینے مین اپنے بیٹھنے کے انیسوین برس حکم کیا کہ گرجے ڈہا دیے
جاوین اور پاک کتابین جلا دیجاوین یوسی بیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ اوسنے اپنی انکہہ سے
دیکہا کہ گرجے ڈہا دیے گئے اور پاک کتابین بازارون مین جلائی گئین پادری ولیم میور
لکھتا ہے کہ دیوکلیشیان نے تین اور قیصرون کو یعنے بادشاہون کو مقرر کیا مکسیمیان اور
کلیریوس اور کانسٹنٹیس ان تین کو اپنے ساتھہ سلطنت مین شریک کر لیا چار بادشاہون نے
ملک آپس مین بانٹ لیا تہا اون بادشاہون مین لڑائی ہونے لگے جس جس ملک مین
قسطنطین جو پچہم کا بادشاہ تہا فتح پاتا تہا وہان ظلم کم ہوتا تہا اگرچہ وہ اوسوقت تک عیسائی
نہ تہا لیکن عیسائیون کی طرف رغبت رکھتا تہا تو بہی سن دو سو پچانوے اور تین سو سات کے
برس مین اکثر ظلم ہوا اور بادشاہون نے یہ حکم جاری کیا کہ سب لوگ پوجا کرین اور عیسائی
قیدی جو کہان مین کام کرتے تہے اون سے زیادہ محنت لی جاتے تہی ایک بار اونتالیس
آدمی جو دین کے اقرار سے نہین ہٹے اکٹہے سب قتل کیے گئے پہر تین سو دسوین برس قسطنطین
جسنے عیسائی دین قبول کیا تہا تمام سلطنت روم کا بادشاہ ہوا پادری ولیم میور لکھتا ہے
کہ اس مقام پر عیسائیون کا ایمان ثابت ہوتا ہے کہ اونہون نے مال اور جان کی کچہہ پروا
نہ کی اور لوگون کی ملامت اور خلق کے طعنے اور ٹہٹہے اون دنون مین تمام دنیا کو چہوٹے
بڑے سب پوجا رہی تہی جو کوئی عیسائی ہوا اوس نے سب لوگون کی چال چلن اور باپ
دادون کی ریت رسم کو بالکل چہوڑ دیا اور ایسے دین کو کہلم کہلا قبول کیا جو پہلے پہل یہودیون
مین شروع ہوا اور یہودیون کو بت پرست لوگ بہت حقیر اور ناکارہ جانتے تہے پہر
جس شخص نے پہلے اس دین کی بنیاد ڈالی یعنے عیسی علیہ السلام اونکا نام لوگون مین
یون مشہور تہا کہ وہ ایک شخص گنہگار تہا جو یہودیون اور رومیون کے ہاتہہ سے
سولی پر کہینچا گیا عیسائیون نے تمام خلق کے طعنے اور بدزبانی سہی جو کوئی عیسائی
ہوا اپنی قوم اور رشتہ دارون اور اگلی دوستون سے جدا ہو کر عیسائیون کے ساتھہ

پھر وہوا اللہ کے لئے بے عزت ہونا لا کچھ ان دینا اوس سے قبول کیا عیسائی لوگ اللہ کی محبت میں آدمیوں کی بدزبانی کی کچھ اصل حقیقت نہیں سمجھتے تھے اور بدنامی سے نہیں ڈرتے تھے بہشت کی خوشی میں سب مصیبتیں سہتی تھے اللہ کی محبت میں دنیا کے سب مزے چھوڑ دیتے تھے آسے پادریوں زمانہ امن وامان کا اور بڑی عدالت کا جسکا وعدہ توریت اور زبور میں اور صحیفوں میں تھا کہ ساری دنیا کے ظالموں کو سزا ملیگی ایمان والے لوگ امن وامان سے اللہ کا نام لینگے کافروں کا زور ٹوٹ جاویگا وہ زمانہ حضرت عیسیٰ کا اور عیسائیوں کا ہرگز نہیں ہے اوس وقت میں تو ظالموں کا ظلم اور زیادہ بڑھ گیا اللہ کا اور حضرت عیسیٰ کا اور نبیوں کا نام لینا مشکل پڑ گیا ای پادریو عقل کی آنکھ کھول کر دیکھو یہہ سب بشارتیں محمدی وقت کی ہین دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کلیسا بت پرستوں کا سر توڑا اور بت پرست جو سب پیغمبروں کے دشمن تھے اور بے ایمان یہودی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے اونکو کیسا قتل کیا اور کیسا اونکا سر کچلا محمدیوں کو دیکھو جو عیسائیوں کی طرح اللہ کے عشق اور محبت میں شہید ہونیکا کتنا شوق رکھتے تھے کافروں سے لڑنے میں کس خوشی سے اللہ کی راہ میں قتل ہوتے تھے دیکھو وہ حضرت عیسیٰ جنکو جابجا بت پرست اور بے ایمان یہودی برا کہتے تھے اونکی کیسی تعریفیں اللہ نے قرآن میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاریں حضرت عیسیٰ کا اور سب نبیوں کا نام سارے جہان میں روشن ہوا اور اللہ کا اکیلا جاننا جو حضرت عیسیٰ کا اور سب پیغمبروں کا ایمان ہے یہہ ایمان سارے جہان میں پہیلا ان سب نشانیوں کو دیکھو اور محمدی ہو جاؤ یا اللہ اپنے سب بندوں کو ایمان دے آمین اب یہہ بیان ہے کہ قسطنطین جب جہوٹھ موٹھ عیسائی ہوا اوسنے عیسائی دین میں بڑی بڑی خرابیاں ڈالیں پادری میتھر نے رومن تواریخ کلیسیا کے ایک سو اونچاسویں صفحہ میں لکھا ہے کہ قسطنطین سن تین سو پچیس میں بڑی سرگرمی سے نصرانی مذہب کی حمایت کرنے لگا سن تین سو سین تیس میں اصطباغ پایا یعنے دین عیسائی میں داخل ہوا اور چند روز کے بعد مر گیا سیل صاحب نے

قرآن مجید کا ترجمہ جو انگریزی مین کیا ہے اوسکے شروع مین لکھا ہے کہ مجلس نائیس سن تین سو پچیس
مین جمع ہوئی تھی اور حضرت عیسیٰ کے خدا ہونیکے مقدمہ مین جو بدعت سے گفتگو درپیش تھی اوس
مجلس مین اوسکا تصفیہ ہوا اس مجلس کے جمع ہونیکا باعث یہ تھا کہ اریوس ایک شخص تھا
جو حضرت عیسیٰ کی خدائی کا منکر تھا اوسنے اپنے مسئلہ کو دو لوسی بیسیون اور اور علما وغیرہ
کی مدد سے خوب پھیلانا شروع کیا اور اتھانی شیس اوس کے مقابلہ پر ہوا تب قسطنطین نے
یہ جھگڑا دیکھکر اس مجلس کے جمع ہونیکا حکم دیا سو اس مجلس مین تیرہ سردار پادریون نے اور
بہتیرے پادریون نے تین خدا کہنے سے انکار کیا اور بعضے لوگ تین خداؤن کے تو قائل ہوئے
مگر روح القدس کی جگہہ حضرت مریم کو داخل کرتے تھے اس سبب سے اونکا نام میریامائٹ
رکھا گیا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تین خداؤن کا اقرار نکریگا اوسکا
مال ضبط ہوگا اور وہ وطن سے نکال دیا جاویگا تب اکثر پادریون نے بادشاہ کے خوف
سے تین خداؤن کے عقیدہ پر دستخط کر دیے اوسوقت سے یہ عقیدہ قائم ہوا اور اتھانی
شیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا اور عرب مین ایک فرقہ تھا جسکو کولیریڈیس کہتے تھے
وہ بھی حضرت مریم کو تین خداون مین داخل کرتے تھے اور اوسکے لیے ایک قسم کی روٹی
تیار کرتے تھے پادری ملیٹہ تاریخ کلیسیا مین لکھتا ہے کہ قسطنطین کیوقت مین اریوس
نے برملا تعلیم دینا شروع کیا تھا کہ مسیح فقط ایک مخلوق تھے جو باقی سارے جہان سے پہلے
پیدا کیے گئے مگر اپنی خاص دینداری کی باعث سے سب اور نیک لوگون سے نہایت بڑا
درجہ پایا اس بات کے فیصلہ کرنے کے واسطے شہر نیس مین جو کوچک ایشیا مین ہے
سن تین سو پچیس عیسوی کے مین بڑی مجلس جمع ہوئی جسمین تین سو اٹھارہ سقف
یعنے بڑے بڑے پادری اور سیکڑون وعظ کہنے والے جمع ہوئے اون مین سے سوا تھوڑے
آدمیون کے سب نے اریوس کی تعلیم کو غلط کہا اور اوس اعتقاد نامہ کو تجویز کرکے لکھا
جو نیسین والے اعتقاد سے ابتک مشہور ہے گستیبہی اریوس اوس اعتقاد نامہ سے منکر رہا
آخر فقط ظاہرداری کی راہ سے قبول کیا اور جسدن عہدہ کلیسیا مین شامل ہونے پر تھا کسی
ناگہانی سخت درد مین گرفتار ہوکر مر گیا اوس کے مرنے کے بعد اوس بات کا مباحثہ آخر

نہین ہوا چنانچہ کانسٹنٹن تھیوس نے اوسکی رائی کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسین سن تین سو چھون اور
تین سو چھپن عیسوی مین آرلس اور میلین شہرون مین جمع ہوئین اونمین سے اکثر لوگ
اوسکو قبول کرتے تھے اس دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستائی گئی بلکہ جان سے مارے گئے اور
بڑی خونریزی کی لڑائیان ہوئین اس سے ثابت ہوتا ہی کہ بڑی مجلسون سے بھی نجات کی بابت
ہدایت یا مصلحت نہین کیونکہ جس بات کو اکثر لوگ ملکر سچ مانتی ہین سو کبھی انجیل کی راہ سے
غلط نکلتی ہے اریوس کا طریق چھٹی یا ساتوین سوی وہی برگشتہ لنگوبردی وانڈلی لوگون کے
درمیان جاری ہوا البتہ تواریخ مین لکھا ہے کہ اریمس جو اسکندریہ کے پادریون مین
سے تھا اوسنے تثلیث کے دوسرے اقنوم کو ایک موجود جدا اور کمتر سمجھا اور مسیح کو یون
قرار دیا کہ وہ سب مخلوقون مین افضل ہین جنکی وسیلہ سے خالق نے سارا جہان بنایا نائیس
کے مشورہ نے اس عقیدہ کو رد کیا پر اریئس اپنے عقیدہ کا معتقد رہا یہ اعتقاد کئی زمانون
تک پھیلا رہا اور اسمین کئی فرقے تھے چنانچہ یونومیان اور سیمی اریئس اور یوسی بیان وغیرہ
نکلی کتابان ولیم رابرٹسن ایکین صاحب نے جو کتاب لکھی ہے اور لدھیانہ مین چھپی ہے اوسمین لکھا ہے
کہ سن تین سو پچیس عیسوی مین ایک بہاری مجلس شہر نائیس مین جمع تھی اوس نے یہی عقیدہ
یعنی تین خداون کا عقیدہ صاف صاف لکھدیا وہ شہر نائیس کا اعتقاد نامہ کہلاتا ہے پھر
سن تین سو اکاسی عیسوی مین دوسری بہاری مجلس شہر قسطنطنیہ مین جمع ہوئی تھی
اوسمین ڈیڑھ سو پادری اکٹھے ہوئے تھے اوسمین بھی وہی عقیدہ قرار پایا پھر تیسری
بہاری مجلس شہر افیسوس مین سن چار سو اکتیس عیسوی مین جمع ہوئی تھی اوس مجلس
مین یہ عقیدہ پھر قائم اور مضبوط ہوگیا آگے محمدی حاشیہ قسطنطین وہی کفر پھیلانیوالا
بادشاہ ہی جسکی پیش خبری حضرت دانیال علیہ السلام کے ساتوین باب مین اور گیارھوین
باب مین اور جناب یوحنا کے تیرھوین باب مین ہو چکی ہے اسنے ایمان کی جڑ چھوڑ دی اور
بہت بڑا کفر پھیلایا ایک انگریز نے تاریخ کلیسیا لکھی ہے وہ اوسمین لکھتا ہے کہ یہ جو نصرانیون
کا عقیدہ ہے کہ خدا اکیلا ہے مگر خدا کا ایک بیٹا بھی ہے جو اوس سے نکلا ہے جس نے
سبکو بنایا ہے اوسکو خدا نے کنواری کے اندر بھیجا اوس سے وہ پیدا ہوا وہ انسان بھی ہے

اور خدا بھی ہے ترتلیان پادری جو دوسری صدی کے اخیر مین تھا اوس نے اپنی کتابون مین
اسیطرح صاف صاف بیان کیا ہے پھر لکھتا ہے کہ ہمکو ضرور یہی کہنا چاہیے کہ یہ جو تین
خداؤن کا عقیدہ پہلے زمانہ مین اکثر نصرانیون کا ہے یہی عقیدہ اگلون کا بھی تھا مگر ساتھ ہم
یہی یاد رکھنا چاہیے کہ اول عیسائیون نے اپنا عقیدہ قلمبند نہین کیا فقط زبانی بتلا دیتے
تھے اور پادری لوگ بھی اپنی عقل سے بعضی باتین بدل دیتے تھے پھر لکھتا ہے کہ اول اول کے
عیسائیون نے خود پاک کتاب سے تعلیم پائی تھی وہ لوگ فقط وہی لفظین بولتے تھے جو اسکی
کی کتابون مین ہین اور اسکے بھیدون کے پیچھے نہین پڑتے تھے اونمین آپسمین پھوٹ
اور بدعت کا دخل نہ تھا وہ عقیدہ جو اہل روم کے عیسائیون نے اختیار کیا ظاہر اوہ
شروع ہی زمانہ کا تھا اور چوتھی صدی کے اسطرف اکثرون نے یہ سمجھا ہے کہ یہ عقیدہ
اونہین لوگون سے نکلا ہے جو اس کام کے لیے جمع ہوئی تھے لیکن اس بات کا کوئی
ثبوت ہاتھ نہین لگتا بلکہ کتنی ہی کتاب لکھنی والون نے اسکو چھوڑ دیا ہے پھر حاشیہ پر لکھتا ہے
کہ سب سے قدیم کتاب لکھنے والے اگناشس اور جسٹن اور ارینیوس ہین اسکا کچھ بھی
ذکر نہین کرتے ہین پھر لکھتا ہے کہ حواریون کے وقت کے لوگ یہ ہین برناباس کلیمنس
رومی ہرماس اگناشس اور پلوکرپ یہ سب حواریون کے شاگرد ہین حواریون کے زمانہ
کے بعد جو یونانی لوگ ہین جنہون نے کتابین لکھی ہین اون مین جسٹن شہید اور ارینیوس
ہین جسٹن کا زمانہ حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش سے ایک سو تیس برس بعد
ہے ارینیوس قریب سن ایک سو اسی عیسوی کے لیونس کا پادری تھا اے محمدی بھائیو دیکھو
یہ پادری صاف اقرار کرتا ہے کہ یہ عقیدہ تین خداون کا قدیم عیسائیون نے کہین نہین
لکھا دوسری صدی کے اخیر مین ترتلیان نے یہ عقیدہ نکالا پھر چوتھی صدی مین قسطنطین
نے اوسکو زور زبردستی سے پھیلایا پھر اول اول کے عیسائیون کی لفظین پکڑ کر اوسکا
مطلب بگاڑ بگاڑ کر خلق کو بہکایا اسی تاریخ کلیسا مین جسٹن شہید کی کتاب تائید اول
کی عبارت نقل کی ہے اوسکو دیکھنا چاہیے جسٹن شہید فرماتے ہین ہم لوگ جو پہلے حرامکاری
مین خوش تھے اب صرف پاکدامنی اختیار کرتے ہین ہم لوگ جو فن جادوگری کو کام مین

لاتے تھی اب خدای غیر مولود کی بندگی مین مشغول ہین جو لوگ ہمسی ناحق نفرت کرتے ہین اونکے
سمجھانے مین سعی کرتے ہین کہ وہ مسیح کے حکمون کے موافق زندگی بسر کرنے سے
وہ بھی ہم لوگون کے ساتھ اوس خدا سے جو سب سے برتر خداوند ہے وہ خوشی پانے کی
امید رکھہ سکتی ہین آی محمدی بہائیو دیکھو حسین شہید نے صاف فرمایا کہ ہم اوس خدا کو پوجتی
ہین جو مولود نہین ہے یعنے کسی کا جنا ہوا نہین ہے معلوم ہوا کہ حسین شہید حضرت عیسیٰ
کو خدا نہین سمجھتی تھی حسین شہید عشاء ربانی کو یون بیان کرتے ہین کہ نو مرید کو ہم بھائیون
کے مجمع مین لیجاتے ہین اور سب ملکر اپنے واسطے اور اوس کے واسطے اور تمام ایماندارون
کے لیئے دعا مانگتی ہین تب بھائیون کی مجلس کے سردار کے سامنے روٹی اور شراب اور پانی
کا ایک پیالہ رکہا جاتا ہے وہ اوسکو اوٹھا کر کل کائنات کے باپ کی ثنا خوانی بیٹے اور روح القدس
کے نام کے ذریعہ سے کرتا ہے پہر سب خادم اوس متبرک روٹی اور پانی اور شراب کی پیالہ
مین سے ہر ایک کو جو حاضر ہے حصہ پہنچاتے ہین اور جو حاضر نہین اون کے لیئے بھی کچھہ
لیجاتے ہین اس کہانی مینے کہ ہم اداے شکرانہ کہتے ہین حسین شہید فرماتے ہین اب مین
تمکو وہ طریقہ بتلاتا ہون جس سے ہم عیسیٰ مسیح کے ذریعہ سے نئی حیات پاکر خدا کے لیئے
خاص ہو جاتے ہین جو ایمان لاتا ہی اور یقین جانتا ہے کہ ہماری تعلیم حق ہے اور وعدہ
کرتا ہے کہ اوسکے موجب زندگانی کریگا تعلیم پاتا ہے کہ دعا مانگی اور روزہ کے ساتھ خدا سے
اپنی گناہون کا استغفار کرے اور ہم بھی اوس کے ساتھ دعا مانگتی ہین اور روزہ رکھتی
ہین بعد اسکے ہم اونکو کسی مقام پر جہان پانی ہو لیجاتے ہین اور وہان اونکو نیا جنم دیتے
ہین جس طرح ہمنے نیا جنم پایا کیونکہ خداوند کل کائنات کا باپ اور ہمارے نجات دہندہ
عیسےٰ مسیح اور روح القدس کے نام سے اونکو اوس پانی مین غوطہ دیتے ہین آے محمدی
بھائیو دیکھو حسین شہید نے اللہ تعالیٰ کو تمام جہان کا باپ کہا تو باپ کے معنے یہی ہین کہ
اللہ سب کا پیدا کرنے والا اور سب کا پالنے والا ہے حضرت عیسیٰ کو بھی بیٹا اسی راہ سی
کہا کہ اللہ اونکا بنانے والا اور پالنے والا ہے اور وہ اللہ کے پیارے بندی ہین اور یہ
کہا کہ ہم اسکی تعریف کرتے ہین حضرت عیسیٰ اور روح القدس کے وسیلہ سے وسیلہ کا لفظ

صاف بول رہا ہے کہ عیسی اور روح القدس اللہ کے بندے ہین خود خدا نہین ہین پہر آخیر مین
جو کہا کہ خداوند کل جہان کے باپ اور ہمارے نجات دہندہ عیسی اور روح القدس کے
نام سے اوسکو غوطہ دیتے ہین اس سے پادری لوگ سمجہتے ہین کہ عیسی اور روح القدس کا
نام اللہ کے ساتھ لیا تو معاذ اللہ وہ دونو بہی خدا ہین اللہ کا شکر ہے کہ اوسنے ہمکو اپنے
پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن پاک کے وسیلے سے اس وہم سے بچایا اگر ہم کسی سے کہین کہ ہم تمکو اللہ اور محمد اور جبرئیل کے نام سے ایمان مین داخل کرتے
ہین تو سب محمدی لوگ ہماری اس بات کا یہی مطلب سمجہین گے کہ اللہ مالک ہے محمد اور جبرئیل
اوسکے بندے ہین اوسی تاریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ ارجن سن ایکسو بچاسی عیسوی
مین پیدا ہوا اوسکے مقدمون راے کا اختلاف ہے ایک فریق تو اوسکو علم مین ایسا
بڑا عالم تصور کرتا ہے کہ حواریون کے زمانہ سے عیسائیون کے درمیان ویسا کوئی ہوا
ہی نہین اور دوسرا فریق اوسکو اریس اور تمام بری ملحد اور بدعت والون کی اصل ٹھہرا کر
ملامت دیتا ہے آگے ایمان والو معلوم ہوا کہ ارجن بہی اللہ کو اکیلا جانتا تھا اور حضرت عیسی
علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور پیغامبر مانتا تھا تب ہی جہوٹے عیسائیون نے اوسکو اریوس
کی اور سب ملحدون کی اصل جڑ ٹھہرایا پہر لکہا ہے کہ دوسری صدی کے خاتمہ کے قریب
تہیودوتس اور آرتیمن مسیح کو آدم زاد کہتے تھے آگے محمدی بہائیو خلاصہ یہ ہوا کہ دوسرے
صدی کے اخیر سے عیسائیون مین شرک اور کفر پہیلا مگر بہت سے ایمان دار عیسائی اوسکو
مٹاتی رہتے تھے اور حق کو ظاہر کرتے رہتے تھے قسطنطین کے وقت سے حق بولنے والون کو
دبا کر ڈالا گیا کشف التواریخ مین ہے کہ جب قسطنطین نے عیسائیون کا ستانا موقوف کردیا
بہتون نے یہ سمجہا کہ اون پر فرض تہا کہ اپنی رضا و رغبت سے جسم پر تکلیفین اوٹہاوین
وے غارون اور تکیون مین جا بیٹہنے لگے اور وہان کیا فاقے اور کیا جاگنے سے بہت ہی
تکلیفین اوٹہانے لگے یہ چلن پہلے ملک مصر مین چوتہی صدی مین شروع ہوا اور وہان
سے سارے یورپ اور زمین افریقیہ کے اکثر ملکون مین اور روم مین پہیل نکلا پانچوین
صدی مین ایک فرقہ استائیلیٹس یعنے اسطوانہ نشاہ نکلا وہ ستونون پر رہا کرتے تھے

ملا علی قلی رح جو پہلے پادری تہے پہر محمدی ہوئے اونہون نے جو کتاب سلطان حسین صفوی کے
وقت مین رد نصاری مین لکہی ہے اوسمین لکہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا اصل دین
قسطنطین نے مٹا دیا یہانتک نوبت پہونچی کہ اگر کوئی حضرت عیسی علیہ السلام کے اصل دین
پر قائم رہتا اوسکو یہی بن پڑتا تہا کہ آبادی اور شہر مین رہنے سے ہاتہہ اوٹہا وے اور ایسے
پہاڑون مین چہپا رہے اور اپنے باقی عمر پوشیدہ مقامون مین بسر کرے امام عبد الرحمن
ثعالبی رح نے جناب عبد اللہ ابن عباس رض کی زبانی جو احوال لکہا ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے
کہ بادشاہون نے توریت اور انجیل کو بدل ڈالا تو جو لوگ صحیح پڑہنے والے تہے اون کو
بادشاہ نے بلایا اور کہا مین تمکو قتل کرونگا یا جیسا ہم پڑہتے ہین تم بہی اوسیطرح پڑہو
اونمین سے کچہہ لوگون نے کہا کہ ہمارے لیے ایک کہنبا بنا دو پہر ہمکو اوسپر چڑہا دو پہر ہمکو
کچہہ چیز دو کہ ہم اوس سے اپنا کہانا پینا اوسپر چڑہا دین اور تمہارے پاس نہ آوین اور
اونمین سے کچہہ لوگون نے کہا کہ ہمکو چہوڑ دو ہم زمین مین سیر کرتے پہرین اور جانورون
کیطرح کہائین اور پئین اگر تم ہمکو اپنے ملک مین دیکہیو تو قتل کیجیو اور کچہہ لوگ بولے ہمارے
واسطے جنگلون مین گہر بنا دو ہم کوئین کہود دین اور ساگ پات بو دین اور تمہارے پاس
نہ آوین اون لوگون کے رشتہ دارون نے ایسا ہی کر دیا اللہ تعالی نے یہ آیت اوتارے
یعنی اللہ نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ حدید مین اونکا حال سنایا کہ اون
لوگون نے محنتین نکالین جو ہمنے اونپر فرض نہین کی تہین مگر اونہون نے فقط اللہ
کی خوشنودی کے واسطے ایسا کیا ابن عباس رض فرماتے ہین کہ اور لوگون نے کہا کہ ہم
بہی عبادت کرینگے جس طرح فلان شخص نے عبادت کی اور ہم بہی سیاحی کرینگے جیسے
فلان شخص نے سیاحی کی اور وہ لوگ شرک مین گرفتار تہے اونکو خبر نہ تہی کہ جنکی راہ
پر ہم چلتے ہین اون لوگون کا ایمان کیا تہا اسکا یہ مطلب کہ بہت سے جہوٹے عیسائی
جو حضرت عیسی کو دوسرا خدا جانتے تہے اونہون نے یہ حرص کی کہ ہمارے وہ بزرگ
اس طرح سیاحی کرتے تہے یا اللہ کی عبادت کرتے تہے ہم بہی کرینگے مگر اپنے بزرگون کے
عقیدون سے بیخبر تہے پادری جان ڈیون پورٹ نے جو کتاب بدین محمدی کی حمایت مین

لکھی ہے اوس مین لکھا ہو کہ اصل عقیدہ ایمان کا جو حضرت عیسیٰ نے بتایا تھا وہ یہی تھا کہ اللہ کو
اکیلا جانو اور فقط اوسیکو پوجو نصاریٰ نے کفر اور شرک نکالا اور حضرت عیسیٰ کی راہ کو چھوڑ دیا
اس کتاب کے آخر مین قسطنطین کے احوال مین لکھا ہے کہ اس بادشاہ نے سن تین سو چوبیس
مین ایک کونسل کی محفل جمائی اور اس کونسل مین حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرایا اور سینٹ ہلیری نے
جو اوس زمانہ مین یعنے چوتھی صدی عیسویہ مین گذرا ہے اور فرقہ کیتھولک کا بشپ یعنے
بڑا مجتہد تھا اس خرابی پر بہت افسوس کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بڑی افسوس اور خوف کی
بات ہے کہ جتنی عقلین ہین اوتنی ہی مذہب ہین اور جتنے خطائین ہم لوگون کی ہین
اوتنی جہوٹے عقیدے پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ ہم لوگ اپنی عقل سے عقیدے گھڑتے ہین
اور اپنی طبیعت سے اوسکے معنے بیان کرتے ہین اور ہر سال بلکہ ہر مہینے ہم لوگ جیسی امید
بیان کرنے کے لیے نئے نئے عقیدے ایجاد کرتے ہین آخر کو لکھتا ہے کہ ہمنے اپنے ہاتھ سے
اپنے تئین برباد کیا ملا احمد ایرانی عبرانی دان جو سیف الامۃ مین لکھتے ہین کہ بعضون نے
صاف لکھا ہے کہ قسطنطین سب یہود اور نصاریٰ پر غالب ہوا اور اللہ کی کتابون مین
اپنے موافق دخل اور تصرف کیا اور جو کتابین اوسکے مذہب کی برخلاف تہین تلوار کے زور
سے اور روپیہ کی طمع دیکر وہ سب کتابین اپنے قبضہ مین لایا اور اسیطرح جو لوگ قسطنطین
کی راہ پر تھے اونہون نے آہستہ آہستہ سب کتابون کو موقوف کر دیا اور یہودی چونکہ
نصرانی بادشاہون سے دبے ہوئے تھے کسی کتاب کو چھپا نہ سکتے تھے اور قسطنطین نے
یہ قاعدہ باندھا تھا کہ ہر شہر مین ایک شخص اوسکی طرف سے مقرر تھا وہ شخص انکی ریتور
کہلاتا تھا اور حکم تھا کہ جس شخص کے پاس کوئی کتاب ہووے وہ کتاب لیکر اوس شخص پاس
جاوے اور کتاب اوسکو دکھاوے اگر وہ کتاب قسطنطین کے مذہب کے برخلاف ہوتی
تھی انکی ریتور اوسکو جلا دیتا تھا اور اگر برخلاف نہوتی تھی تو پھیر دیتا تھا اور یہ حکم تھا کہ اگر
ثابت ہوجاوے کہ کسی شخص نے کوئی کتاب چھپائی اوسکو مار ڈالو سید منصور علی صاحب
دہلوی نوید جاوید مین لکھتے ہین کہ ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۶۲ مین آیا ہے کہ لوگون
کو دینی کتاب کا بہم پہونچانا نہایت مشکل تھا دینی کتاب کا پڑھنا جو کتنی [illegible]

اس سبب سے اور بھی مشکل تہا بحلاصہ اسین بار تمین لوتہر کیوقت مین انجیل مشہور ہونے لگی
یہان سے معلوم ہوا کہ قسطنطین واسکے پادریون کے وقت سے پادریون کے سوا اورون کو
انجیل کا پڑہنا منع کر دیا گیا تہا تا کہ سب لوگ پادریون کے پہندے مین پہنسی رہین جیسا کہ
ہمارے وقت مین بہت سے فسادی مولوی کہتے ہین کہ قرآن شریف کا ترجمہ اور حدیث
شریف کی کتابین ہرگز مت پڑہو اسکا سمجہنا بہت مشکل ہے تم مطلب غلط سمجہو گے اور گمراہ
ہو جاوگے یہ لوگ اس علم کے اوستادون کو نہایت ذلیل اور گمراہ جانتے ہین یا اللہ ہمکو
قرآن اور حدیث کی راہ پر رکہیو آمین پادری میکلیب نے کشف الآثار مین لکہا ہے کہ قسطنطین
نے حکم دیا کہ یہودیون کے کان کٹوا ڈالو اور ملکون کیطرف نکال دو مولوی رحمت اللہ صاحب
اظہار الحق مین لکہتے ہین کہ پادری طامس نیوٹن نے پاک کتابون کی آیندہ خبرون کے بیان
مین ایک کتاب لکہی ہے اور وہ لندن مین چہپی ہے اوسکی دوسری جلد کے ترسٹہوین
انہتر اور چونسٹہوین صفحہ مین جہان یہ بیان ہے کہ حضرت عمر رض نے مسجد بیت المقدس کو بنوایا
وہان لکہا ہے کہ نصرانیون نے یہودیون کی ضد کے مارے اوس جگہہ کو گوبر اور لید سے
بہر رکہا تہا حضرت عمر رض نے خود اوس مقام کا صاف کرنا شروع کیا اللہ کا شکر ہے کہ پادری
نے اقرار کیا کہ نصرانیون نے اوس پاک مقام پر گوبر اور لید کا ڈہیر لگا رکہا تہا اب اس
قصہ کا پورا بیان ہم محمدیون کی کتابون سے سنو ابن کثیر رح اپنی تاریخ مین لکہتے ہین
کہ ہمارے پیغمبر برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سو برس پہلے جب نصاری
بیت المقدس کے حاکم ہوئے تو قسطنطین کی مان نے قسطنطین کو حکم دیا کہ اوس نے حضرت
عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی جگہہ پر بیت اللحم مین مکان بنایا اور قسطنطین کی مان
نے وہان مکان بنایا جہان اپنے گمان مین سمجہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر ہے اور
یہودیون کا جو قبلہ تہا اوس جگہہ پر مزبلہ یعنے گوبر ڈالنے کا مقام بنایا اسکا سبب یہ تہا
کہ یہودیون نے اوس جگہہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تہا جہان سولی دیگئی تہی نصاری نے اپنی
سمجہ مین یہودیون سے بدلہ لیا کہ اونکی مسجد مین گوبر ڈالنا شروع کیا ابن کثیر لکہتے ہین کہ
عورتین حیض کے لتے بہیجتی تہین کہ اوس پر بہی چیتہڑے ڈالے جاوین مولانا مجیر الدین

حنبلی بیت المقدس کی تاریخ مین لکھتے ہین کہ قسطنطین کی مان نے طور زیتا پر بھی گرجا بنایا جہان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام چڑھ گئے اور حضرت مریم کی قبر پر بھی ایک گرجا بنایا اور بیت المقدس کی ہیکل یعنے مسجد زمین تک ویران کر دی اور حکم کیا کہ اوس جگہہ پر شہر کے کوڑے اور گوبر ڈالا جاوے جو مقام اوس بڑی چٹان کا تھا وہ مزبلہ یعنے گوبر ڈالنے کا مقام ہو گیا اور یہی حال رہا یہانتک کہ حضرت عمر رض تشریف لائے اور بیت المقدس کو فتح کیا لکھا ہے کہ عورتین قسطنطنیہ سے حیض کے لتے بہیج دیتے تہین کہ اوس چٹان پر ڈالے جاوین سہندے تاریخ کلیسیا جو کلکتہ مین ۱۸۴۹ء مین چھپی ہے اوسکے صفحہ ۵۲ سے صفحہ ۵۸ تک لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت سے پانسو برس نہ گذری تھی کہ یہہ رای غالب ہونے لگی کہ یروشالم کی زیارت کرنا اور جہان عیسیٰ علیہ السلام نے جان دی اور جہان دفن ہوے اون پاک مقامون مین دعا مانگنے کے ثواب سے گناہ معاف ہوتے ہین اس سبب سے اس پاک قبر کی زیارت کا دستور بہت جلد رائج ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ شہر یروشالم کی زیارت کو جانا مدت تک عیسائیون کا دستور نہ تہا جب نصاری اس پاک شہر کی زیارت کرنے لگی تب بھی فقط وہان جاتے تھی جہان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا یا قبر کا اونکو گمان تہا مسجد بیت المقدس کی زیارت سے محروم رہتے تھے یہ نعمت اللہ نے خاص محمدیون کے واسطے رکھی تھی پادری جان ڈیون پورٹ نے اپنے کتاب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ قسطنطین نے اپنی جورو کو گرم پانی مین ڈلوایا اور اپنے بیٹے کو اور اپنے دو بہنوئیون کو اور اپنے سسر کو اور اپنے بارہ برس کے بہانجے کو قتل کروایا اور اپنے دور کے رشتہ دارون کو بھی قتل کیا اکسیر التواریخ مین ہے کہ قسطنطین کا بندوبست شروع مین مروت کے ساتھ تہا مگر اوسکے پچھلی دن ویسی ہی خونریزی سے بھرے ہوئے ہین اوس کے مزاج کے بدلنے سے رعایا کے دل سے اوسکی الفت اوٹھا دی وہ شہر روم سے قسطنطنیہ مین گیا اس شہر کے تعمیر کے سات برس بعد فارسیون کی چڑہائی مین تیس برس کی سلطنت کے بعد سن تین سو سینتیس عیسوی مین مر گیا پادری ہیتھ نے رد مسی تاریخ کلیسیا کے ایک سو اونچاسوین صفحہ مین لکھا ہے کہ اس قسطنطین کا بیٹا

کانسطنطین دوسرا بہی بت پرستی سے بیزار تہا اوس نے بت خانے بند کروا دیے اور حکم دیا کہ
جو کوئی بتون کو قربانی گذرانیگا مار ڈالا جاویگا مگر اوس کے جانشین جولیان نے اونکی
ارادہ رکہکر بت کی پوجا کو پہر جاری کرنا چاہا اوس نے بت پرستون کی مندر کہلوا کر بت
پوجنے کی اجازت دی اور سب بادشاہی کا کام اونہین کے سپرد کئے اور سب طرح سے
نصرانیون کی بیخ کنی کروانے لگا آخر یہ بیان ہے کہ یہودیون نے چاہا کہ مسجد
بیت المقدس کو پہر بناوین الله نے اونپر آگ کے شعلے بہیجے اور اونکے
ہاتہہ سے اوسکو بننے نہ دیا پادری سریکہ کشف الآثار مین لکہتا ہے کہ جولیان جو
رومیون کا بڑا بادشاہ تہا اوس نے یہودیون کو اذن کیا کہ شہر یروشلم کو اور مسجد کو بنالو
اور اون سے وعدہ بہی کیا کہ مین تمکو تمہارے باپ دادا کے شہر مین برقرار رکہونگا اور
یہودیون کا شوق اور غیرت بادشاہ کے شوق سے کچہہ کم نہ تہی اگرچہ یہودیون نے
اس کام مین بڑی کوشش کی اور بادشاہ کو اسکا بہت دہیان تہا مگر کچہہ بن نہ پڑا ایک
تاریخ لکہنے والا بت پرست نقل کرتا ہے کہ آگ کے شعلے خوفناک اوس جگہہ سے نکلے اور
معمارون کو جلا دیا تب اونہون نے کام سے اپنے ہاتہون کو روک لیا اے محمدی بہائیو
الله تعالی نے یہودیون کے ہاتہہ سے اپنے گہر کو نہ بنوایا یہودیون پر تو حضرت عیسی
علیہ السلام کی دشمنی کی باعث سے الله کے غضب کی آگ بہڑک رہی تہی اسلئے اونکے
ہاتہون نہ بنوایا محمدی لوگ جو الله کے اور اوسکے سب پیغمبرون اور کتابون کے عاشق
ہین اون کے ہاتہون سے الله نے اوس پاک مسجد کو بنوایا اور اونہین کو وہان بسایا
اپنا وعدہ پورا کرکے دکہایا کہ جن لوگون کی ہمنے تعریفین کین تہین وہ یہی لوگ ہین
کعب احبار جو یہودیون کے بڑے عالم تہے حضرت عمر رض کے وقت مین محمدی ہوئے
اور حضرت محمد صلی الله علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر اور حضرت عیسی علیہ السلام پر اور
انجیل پاک پر ایمان لائے اونہون نے حضرت عمر رض کو اوس مسجد کا پتا بتلایا جو یہودی
محمدی ہوگئے وہ الله کی رحمت مین غرق ہوئے اس جگہہ پر بعضے پادری سورج پر
پردہ ڈالنے کا ارادہ رکہتے ہین ایک پادری لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے

فرمایا تھا کہ اس جگہہ تہر پر تہر نہین چہوٹیگا جو گرایا نجاوے یہ بات متی کی انجیل کے چوبیسوین
باب مین ہے یہہ لکہکر پادری بے انصاف لکھتا ہے کہ یہ نہین ہوسکتا کہ جس جگہہ اوس مسجد
کی بنا تہی وہان کوئی عمارت باقی رہے جب کبہی بنائی جاویگی ڈہی پڑیگی ہائی افسوس پادری
کی عقل پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یون کہان فرمایا تہا کہ جب کبہی بنائی جاویگی ڈہی پڑیگی
آپنے تو اتنا ہی فرمایا کہ اس جگہہ تہر پر تہر نہین چہوٹیگا جو گرایا نجاوے اسکا تو صاف یہی
مطلب ہے کہ یہ جو اب موجود ہے گرادی جاویگی دیکہو لوقا کی انجیل کے اکیسوین باب
کی چہٹی آیت مین یون ہے کہ وہ دن آوینگے کہ اون مین سے جو تم دیکھتے ہو تہر پر
تہر نہ چہوٹیگا جو گرایا نجاوے دیکہو صاف فرمایا کہ یہ تہر جو اب تم دیکہہ رہے ہو یہ سب گرا
دیجاوینگی اس صاف بیان سے پادری کا قول بالکل غلط ہو گیا یہ پادری یہہ لکھتا ہے
کہ دیکہو جولیان بادشاہ نے چاہا تہا کہ مسجد کو دوبارہ بناوے جب شروع کیا اوسکی نیو
مین سے آگ نکلی معمار ڈر کر بہاگے اور بعد اسکے کسیکو جرات نہ پڑی کہ اوس سچی کی بات
کو غلط کر دے آئے پادریو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیشک سچے مگر تمنے اونپر یہ تہمت
جوڑی ہے اونکی بات سے ہرگز یہ مطلب نہین نکلتا کہ کبہی کوئی اس نیو پر نہین بنا سکیگا
پادری کا مطلب یہ ہی کہ مسلمانون نے اوس نیو پر نہین بنایا بلکہ اوس کے قریب دوسری
جگہہ بنایا اللہ کا شکر ہے کہ اوس نے پادری طامس نیوٹن کے ہاتہہ سے لکھوا دیا کہ
بڑی پادری نے حضرت عمر رض کو یعقوب علیہ السلام کے تہر سے اور سلیمانی مسجد کے
مقام سے خبردار کر دیا اسکا پورا بیان اپنے مقام پر آویگا اگر اللہ چاہے گا آئے پادریو
متی کی انجیل کے اکیسوین باب مین لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اس مسجد
مین تشریف لائی تو جو لوگ مسجد مین خرید و فروخت کر رہے تہے اونکو نکال دیا اور فرمایا
کہ یہ لکہا ہے کہ میرا گہر عبادت کا گہر کہلاویگا اور تمنے اوسکو چورون کا غار بنا دیا دیکہو
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چھپنوین باب کی آیت
یاد دلائی کہ اللہ فرماتا ہے کہ میرا گہر ساری قومون کا عبادت خانہ کہلاویگا اگرچہ اوس
مقام مین ایسے پتے اور نشان موجود ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات اللہ نے

کعبے شریف کے حق مین فرمائے ہے مگر یہان حضرت عیسی علیہ السلام نے یہ آیت مسجد
بیت المقدس کے حق مین پڑہی کیونکہ یہہ بہی اللہ کا گہر ہے اور کیا عجب ہے کہ وہان ان
دونو مسجدون کیطرف اشارہ ہوا اس پردہ مین حضرت عیسی علیہ السلام نے یہ بہی خبر دیدی
کہ یہہ گہر اگرچہ پہلے ویران ہوگا مگر آخری زمانہ مین پہر آباد ہوگا اور ساری قومون کا عبادتخانہ
کہلاویگا اب جولیان بادشاہ کے بعد کے بادشاہون کا حال ہرقل بادشاہ
تک لکہا جاتا ہے لب التواریخ مین لکہا ہے کہ جولیان بادشاہ سن تین سو تریسٹھ
عیسوی مین مارا گیا اور رومیون نے جو ویمین یا لونیا والے کو بادشاہ بنایا اوسکا عہد دولت
فقط سات مہینے رہا مسیحی مذہب پر اوسکے نگاہ تہی پہر وہ مر گیا ابوالفدا نے اور ابن
اثیر نے اوسکا نام یونیانوس لکہا ہے اسکے بعد والن تی نی ئن کو سپاہ نے بادشاہ
کیا ابن اثیر رح نے اوس کا نام ولنطیوس لکہا ہے پادری لکہتا ہے کہ اوس کے
خاندان کا حال نہین کہلا اوسنے اپنے بہائی والنس کو سلطنت مین اپنا شریک کیا
پورب کا سارا ملک اوسکو دیا اور اپنے لئے پچہم کا ملک رکہا وہ مذہب مسیحی پر مہربان تہا
مگر اوسکا بہائی والنس اوسکے برخلاف ایریئس کی پہوٹ کیطرف مشغول ہوا اور سارے
ملکون مین اوسنے گویا ایک شعلہ برپا کیا اور گاتہہ نے اوس کے وقت مین ملک داسیہ
پر قبضہ کیا اور تب سے اونکا نام استرو گاتہہ اور ویسو گاتہہ یعنے پوربی اور پچہمی گاتہہ ہوا
آگے محمدی بہائیو اس پادری کا مطلب یہ ہی ہے کہ وہی ایریئس پادری جسکا یہ قول
تہا کہ ایسا کیا ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام اوسکے بندے اور پیغام پہونچانیوالے
مین اوس سچے دین کو والنس نے اختیار کیا اور تین خدا کہنے والون کے دلون مین
آگ لگا دی پادری لکہتا ہے کہ الیمانیون کی چڑہائی پر والن تی نی ئن مر گیا اور پچہم
کے ملک کا بادشاہ اوس کا بیٹا گراشیان سن تین سو سر سٹھ عیسوی مین ہوا ابوالفدا
نے اوسکا نام خرطیانوس لکہا ہے پادری لکہتا ہے کہ آیا لی ہنی ایک نیا فرقہ جاہل وحشیون
کا جنکی اصل تاتار یا سیبیریا سے تہی پچہم اور پورب کے ملکون مین دہس پڑے گاتہہ
اونکے آگے بہاگے ویسو گاتہہ نے رومیون سے پناہ چاہی والنس شہنشاہ نے تہریس

انکو بسایا استرگاتھہ بہی اوس ملک مین آ رہے اور یاتوبل مین والنس نے اون سے مقابلہ
کیا مگر وہ جنگ ہی مین مارا گیا اب گاتھون نے ملک اخابیہ اور یاتنونیا پر قبضہ کرلیا گراشین
ایک سردار نیک خصلت تہا اوس نے تہیودوسیئس کو اپنا شریک کیا یہہ شخص اسپانیہ کا رہنے
والا تہا اور سننے مین آتا ہے کہ ترجین کے خاندان سے تہا اوس نے گراشین کے مرنے
کے بعد ملک کے دونون نواح کا خوب بندوبست کیا تہیودوسیئس بڑا ہی لایق تہا آٹھہ برس
کی سلطنت کے بعد وہ مرگیا اور اپنے دونون بیٹون ارکادیئس اور ہونوریئس کو یورپ
اور ایشیم کا جدا جدا مالک کرکے چہوڑ گیا یہہ واقعہ سن تین سو چانوے عیسوی مین ہوا
ابوالفدا آرہ ملنے تہیودوسیئس کا نام ثاوذوسیوس اور اوسکے دونون بیٹون کا نام
ارقاذیوس اور نوریوس لکہا ہے پادری لکہتا ہے کہ تہیودوسیئس کی سلطنت کی نمود
گبرون کی بدعت کے ڈہیلی پڑنے سے اور دین عیسائی کے رواج دینے سے ہوئی تہیودوسیئس
کے زمانہ مین عیسائیون اور گبرون کے مذہب کا مباحثہ روم مین مشورہ کی مجلس
مین اچہی طرح ہوا میلن کا سردار پادری امبروس عیسائی دین کی طرف تہا اور سمکس
گبرون کا طرفدار تہا عیسائی دین نے غلبہ پایا اور مشورہ والون نے فتوی جاری کیا
کہ گبرون کا مذہب اوٹھہ جاوے سب شہرون کے سردار شہر سے اس مذہب کا اوٹھہ جانا
جلد اسکا سبب ہوا کہ سارے ملکون سے یہہ مذہب جاتا رہا ارکادیئس اور ہونوریئس
کے زمانہ مین جو تہیودوسیئس کے بیٹے تہے جاہل وحشی قومون نے دونون یورپ اور
ایشیم کے ملکون کی حدون پر آکر قبضہ کرلیا ہنی لوگ ملک ارمینیا اور کاپادوشیا اور
سیریا مین پہیلے الارک کے زیر حکومت گاتھون نے اٹالیہ کے کنارون پر غلبہ کیا اور
اخابیہ سے لیکر پیلو پونیس تک اونہون نے ویران کردیا ارکادیئس نے کچہ دلی سے
سارا ملک یونان گاتھ الارک کو سونپ دیا الارک مرگیا تب ہونوریئس نے الارک کے
جانشین اتالفس سے صلح کرلی اور اسپانیہ کے ملک کا ایک حصہ دیدیا باقی برونڈالیون کا قبضہ
ہوگیا تہا اسیطرح پر روم کے ملک کی ایشیم کی نواحین آہستہ آہستہ اپنے اگلے مالکون کے
ہاتھہ سے نکلنے لگین یورپ کے نواح مین ارکادیئس سن چار سو آٹھہ عیسوی مین چین لیا

اور اپنے ننھی بیٹے تھیودوسیس دوسرے کے لئے سلطنت چھوڑ گیا اوس کی بہین نے چالیس
برس تک ملک کا بندوبست کیا کہ اوس کا بھائی کم زور نکلا ابن اثیر رحمہ نے پہلے کا نام مرطرا تدوس
اور اس دوسرے کا نام چھوٹا تدوس لکھا ہے ابوالفدا رحمہ نے لکھا ہے کہ یہہ جو دوسرا تاودوسیوس
ہے اوس کے وقت مین غار والے جوان جو کئی سو برس سے سو رہے تھے جاگے جن کے
سونے اور جاگنے کا احوال اللہ تعالے نے سورہ کہف مین اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو سنایا ہے اور ابن اثیر رحمہ نے لکھا ہے کہ پہلے تدوس کے بادشاہی کے آٹھہ برس
گذر سکے تھے کہ غار والے جاگے پادری لکھتا ہے کہ ہونوریس سن چار سو تئیس مین
مر گیا پہر وندالی جو جنسرک کے تابع تھے اونھون نے افریقیہ مین رومیون کے قبضہ کی
ہوئی شہرون پر بالکل دخل کر لیا پہر ہنون نے یورپ کے نواح مین چین کے کنارون سے
لیکر بالٹک تک اپنا قبضہ کر لیا پہر لکھا ہے کہ آٹلا نے چاہا تہا کہ روم کی سلطنت کو بالکل
تباہ کر دے تیسرے والن تی نین نے صلح کر لی ابوالفدا نے اوسکا نام والنطیس لکھا
ہے پادری لکھتا ہے کہ تیسرے والن تی نین کے بعد یورپ کی نواح مین بہت بادشاہ
ہوئے رومیولس کے وقت مین جسکا خطاب اغسطولس ہے اور جو ارستس کا بیٹا تہا یورپ
کے نواح کی سلطنت اپنے پچھلی دورے تک پہونچی اودواسر نے جو ہیرولی کا بادشاہ تہا
اوس نے ملک اٹالیہ کو تابع فرمان کر لیا اور اس شرط پر اغسطولس کی جان بخشی کی کہ
سلطنت اوس کو سونپ دے یہ حال سن چار سو چہتر عیسوی مین گذرا روم کی سلطنت
کا طلسمات روز بروز گھٹتا تہا معاملات ضعیف اور کمزور ہو کر جاہل حبشیون کے پنجے مین پڑ گئے
تھیودورک استروگاتھون کا بادشاہ جو کہ بعد اسکے لیاقت کے ساتھہ کبیر کہلایا ملک اٹالیہ
سے بہت لڑائیان لڑا آخر اودواسر نے ملک اٹالیہ اوسکو سونپ دیا تھیودورک بڑا عاقل
اور بامروت تہا جب تک جیا اٹالیہ کا یہ طور تہا یورپ کے نواح کا ملک جستینین کے قبضہ مین
تہا رومیون کا دبدبہ چند سے نہ گھٹنے پایا ملک اٹالیہ پہر گاتھون سے توتیلا کے زیر حکومت
حملہ کر کے اوسکو لے لیا پہر شہر روم کو اپنے قبضہ مین لائے پہر توتیلا مارا گیا اور نارسس نے
اٹالیہ کا عمدہ بندوبست انتظام کیا دوسرا جستن جو جستینین کا جانشین ہوا اوسنے اوسکو پہر بلایا

نارس نے لمبارڈیون کو بلایا اون نئے ظالمون نے سارے ملک پر اپنا دخل کر لیا یہہ احوال سن پانسو اڑہ سٹھہ عیسوی مین گذرا ابوالفدا رحمہ نے اس دوسرے جسٹنین کا نام دوسرا جسطینوس لکھا ہے جسکا ذکر جناب یوحنا کے نوین باب مین ہو چکا جسکی وقت مین فارس والون مین اور روم والون مین بڑی لڑائی ہوئے تھی ابن اثیر نے تاریخ کامل مین پہلے کا نام یوسطانوس لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اوس کے وقت مین یہودی بیت المقدس پر اور جبل جلیل پر چڑہ گئے اور بہت سے نصاری کو قتل کیا پھر لکھا ہے کہ اوس کے بعد یوسطینوس تیرہ برس بادشاہ رہا اور اوسکے وقت مین نوشیروان تھا ابوالفدا نے لکھا ہے کہ اوسکے بیٹھنے سے سات برس گذری تھی جب فارس کا بادشاہ آکر شام کے ملک پر لڑا اور شہر افامیہ اوس نے جلا دیا ابن اثیر رحمہ نے دوسری جگہہ یہہ بھی لکھا ہے کہ نوشیروان روم کے بادشاہ غطیانوس سے ستر ہزار کی فوج لیکر لڑنے گیا اور جزیرہ مین ہو کر شہر دارا اور شہر رہا لے لیا اور ملک شام تک گیا اور منبج اور حلب اور انطاکیہ اور فامیہ اور حمص اور بہت شہر لے لئے اور وہان کا مال بہت لے لیا اور انطاکیہ والون کو قید کر لیا اور اونکو عراق مین لا کر بسایا ظاہر یون ہے کہ اسی دوسرے یسطینوس کا خطاب غطیانوس بھی ہے پادری مرک نے کشف الآثار مین لکھا ہے کہ پانچوین صدی عیسوی مین یہودی اسکندریہ مصر سے نکالے گئے اور یہہ شہر مدت تک اونکی اس کا مقام رہا تھا اور یسطینان بادشاہ نے یہودیون کے عبادت خانون کو خراب کر دیا اور اونکو عبادت کے لئے تمام ملک مین ہی نکالے دیا اور اونکا مال ضبط کر لیا اتنا خون یہودیون کا بہایا کہ اوس ملک کی بہو ہوکانپ گئی تاریخ کامل مین ہے کہ یسطینوس کے بعد طباریوس تین برس بادشاہت کی پھر موریق نے بیس برس بادشاہت کی پھر فوقاس نے آٹھ برس بادشاہت کی خسرو پرویز نے اوس پر فوجین بھیجین اور شام اور مصر لے لیا پھر رومیون نے فوقاس کو قتل کیا اور ہرقل کو بادشاہ کیا لب التواریخ والا پادری جسٹنین کا احوال لکھکر لکھتا ہے کہ یورپ کے ملکون کی شان و شوکت اوس زمانے سے کبھی اپنے زمانے تک اگرچہ کمزوری اور ذلت کے ساتھہ تھی رہی جبتک

پورب کی نواح مین ایک نئی بادشاہت ظاہر ہوئی مکہ مین سن پانسو اکتر عیسوی مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے وہ اوس خاندان سے نکلے جس سے بہت سردار نمود ہوئے تھے اور قوم قریش مین سے تھے جو عرب کے ملک مین عمدہ قوم تھی یہودیون کو اس بات کی امید تھی کہ ایک مسیح آنیوالا ہے اور عیسائیون کا یہہ عقیدہ تہا کہ موافق وعدہ ربانی کے ایک تسلی دینے والا آویگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین وہی شخص ہون جو ساری جہان کو آرام اور شادمانی پہر پہونچاوے اور عربون مین بہی مشہور تہا کہ ایسا شخص قوم قریش سے ظاہر ہوگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سال مین سارا ملک عرب کا تابع کر لیا اور روم کے کئی شہرون کو اپنی اطاعت مین لائے اون کے بعد حضرت ابوبکر رضہ نے پوربی بادشاہ یہہ کلیس کے یعنے ہرقل کی فوج کو بہگا دیا آدہی قرن کے عرصہ مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فتحون کے شروع سے عرب کے لوگون نے رومیون کی رہی سہی سلطنت کے نسبت بڑی ہی لمبی چوڑی سلطنت پہیلائی اسے محمدی بہائیو حضرت دانیال علیہ السلام کے دوسرے باب مین رومیون کی سلطنت کے پتے اور نشان بتلا کر فرمایا تہا کہ وہ سلطنت کچہہ قوی کچہہ ضعیف ہوگی پہر فرمایا تہا کہ اونہین بادشاہون کے زمانہ مین اللہ تعالے ایک اور سلطنت قائم کریگا اس کے موافق جب رومیون کی سلطنت آخر مین کمزور ہو گئے اوسوقت محمدی سلطنت کا ظہور ہوا ساتوین باب مین رومیون کی سلطنت کے پتے اور نشان بتلا کر فرمایا تہا کہ اللہ تعالے کے پاک لوگ سلطنت لے لینگے سو محمدیون نے رومیون سے سلطنت لے لی معلوم ہوا کہ پاک لوگون کا لفظ محمدیون کے حق مین فرمایا تہا دیکہو یہہ پادری اقرار کرتا ہے کہ رومیون کی سلطنت اوسوقت تک باقی تہی اور یہودی اور نصرانی دونو انتظار مین تہی کہ وہ پیغمبر آوین جو ایمان والون کو بے ایمانون کے ظلم سے چہوڑاوین امام محی السنہ بغوی نے معالم التنزیل مین محمد ابن اسحاق رہ سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے وہب ابن منبہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر باقی تہا وہ نجران مین پہونچا اون لوگون کو بلایا اونہون نے دین قبول کیا بعد اوس یہودی حمیری کی مہین

لیکر اوسپر چلا اور اون لوگون سے کہا کہ یہودی ہو جاؤ نہین تو تمکو آگ مین جلا دونگا اون لوگون نے
نمانا اوس نے کہائیان کہودین اور بارہ ہزار کو جلا دیا صحیح مسلم مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی زبان پاک سے ایک بادشاہ کا قصہ لکہا ہے کہ کہائیان کہدوائین اور آگ بہڑکائی
اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پہر جاوے اوسکو اوسمین پہینک دو یا اوس سے کہو کہ
اوسمین گر پڑے لوگون نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اور اوس کے ساتہہ اوسکا
ایک لڑکا تہا اوس نے گر پڑنے مین دیر کی وہ لڑکا اوس سے بولا ای ماں صبر کر کہ تو حق پر ہے
معالم التنزیل کی اور تاریخ کامل کی ایک روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ معاملہ ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلے کا ہے اب پیغمبرون کے سردار
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا بیان ہے جنہون نے سب قومون
کو اللہ کا پیغام پہونچایا اور ظالمون کو قتل کر کر ایمان والون کو اون کے
ظلم سے چہوڑایا بڑی عدالت کا وعدہ جو اللہ نے جا بجا فرمایا تہا خوب
طرح پورا ہوا اے محمدی بہائیو اگلی زمانہ کے ایمان والون کی مصیبتین دیکہہ دیکہہ کر
ہم محمدیون پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت اور زیادہ کہلتی ہے اللہ کا
شکر ہے جس نے ہمکو اوس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ مین داخل کیا
اور تمام جہان سے ظالمون کا سر کچلا اور ساری قومین مین نور ایمان کا پہیلایا پادری
جان ڈیون پورٹ نے جو کتاب دین محمدی کی حمایت مین لکہی ہے اوسمین لکہا ہے
کہ جس زمانہ مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئی اوس زمانہ مین عرب کے ملک
کے بہت حصے غیر قوم حاکمون کے تابع تہے عرب کے پہاڑی ملک کے اوتر طرف کے
سب حصے اور ملک شام اور فلسطین اور مصر قسطنطنیہ کے بادشاہون کے یعنی رومی
نصرانیون کے عمل مین تہے اور فارس کی نہر کے کنارے اور وہ ملک جسمین دریائے
دجلہ اور فرات بہتے ہین اور تمام ملک عرب کے دکہن کے ضلعے فارس کے بادشاہون
کی حکومت کے نیچے تہے اور دریائے قلزم کے کنارے کا ایک حصہ مکہ شریف کے دکہن
تک ملک حبش کے عیسائی بادشاہون کے قبضہ مین تہا فقط مکہ اور بیچ بیچ کے ملک جاہل

رستہ چلنا مشکل ہے وہ آزاد تھے یعنے کسی حاکم کے تابع نہ تھے عرب کے اکثر لوگون کا مذہب اپنے
اپنے بادشاہون کے موافق تہا جہان یونان والون اور حبشیون کی عملداری تھی وہان
عیسائی دین کا غلبہ تہا اور جہان فارس والون کی عملداری تھی وہان منوچہر اور مجوسیون
کا یعنے آگ پوجنے والون کا مذہب پایا جاتا تہا باقی سب مقامون مین بت پرستے کا زور
تہا اگلے زمانہ مین عرب کے لوگ ایک خدا کو پوجتے تھے جو آسمان اور زمین کا بنانیوالا ہے
مگر آخر کو اونہون نے وہ طریقہ چھوڑ دیا تہا اور دیوتون کے لیے مندر بنائے تھے ہر ایک
قوم اور ہر ایک گھرانے کے الگ الگ دیوتا تھے اور اونپر قربانیان چڑہائی جاتی تہین عرب کے
لوگون کو قیامت کا یقین نہ تہا عیاشی اور قمار بازی کا ہر طرف زور تہا وہ تو جانتے تھے کہ
مر کر جینا نہین ہے نیکی اور بدے کے بدلے ملنے کے وہ لوگ قائل نہ تھے جو یہودی اور
نصرانی عرب مین مدت سے رہتے تھے اون مین بہی اسیطرح کے بُری مذہب اور
بُری عقیدے موجود تھے یہودیون نے روم والون کے ظلم سے اس سرزمین مین
جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تھی پناہ پکڑی تھی عیسائی لوگ کچھ تو ایرین کی مذہب
والون کی زبردستی اور تکرار سے بچنے کو یہان آ چھپتے تھے فخر الدین رازی رح نے تفسیر
کبیر مین محمد ابن اسحاق رح سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوٹھ جانے
کے بعد جب چالیس برس کے قریب گذری ایک بادشاہ جو ملطیس کہلاتا تہا اوس نے
بیت المقدس پر لڑائی کی اور قتل کیا اور قید کیا اور شہر بیت المقدس مین پتہر پر پتہر نہ
چھوڑا اوسوقت قریظہ اور نضیر کے لوگ حجاز کی طرف نکلے پادری جان ڈیون پورٹ
کہتا ہے کہ نصرانی مذہب سے زیادہ اوس زمانہ مین کوئی چیز خراب نہ تھی وہ دونون
شاخین نصرانی مذہب کی جو ملک ایشیا اور افریقہ مین پہیل گئی تہین اونہون نے
طرح طرح کی بدعتین اور بے اعتدالیان اختیار کر لی تہین وہ ہمیشہ آپس کے جہگڑون
اور بحثون مین مشغول رہتے تھے ایرین اور سبیلین اور نسطورین اور یوٹیکین مذہب
والون کی تکرار سے نہایت دق تھا اور انکو پادری لوگون کی بدچلنی اور دغابازی اور
جہالت نے نصرانی مذہب مین جو دہبہ لگایا تہا اور نصرانیون کو نہایت بدنام کر دیا تہا

عرب کے جنگلون مین جاہل اور دیوانے نصرانی درویش کثرت سے تھے اور بیہودہ تجربون مین
اپنی اوقات خراب کیا کرتے تھی اون لوگون کے غول کے غول شہر مین آکر اپنے وہم کے
باتین شہر والون کو تلوار کے زور سے سکہاتے تھے اور منوایا کرتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے تو یہہ حکم فرمایا تہا کہ اللہ جو اکیلا ہے فقط اوسکو پوجو مگر ان نصرانیون نے اپنے خیال مین
ایک نیا پہاڑ قائم کر لیا تہا اوسکو اپنے مذہب کے اولیا اور شہیدون اور فرشتون کا مقام
جانتے تھے اس زمانہ مین ایسے نصرانی بہی تھے جنہون نے حضرت مریم کو خدا ٹہیرایا تہا تبرکات
اور کہینچی اور تراشی تصویرون کو نذر ہی لوگ پوجتی تہی جنکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
فرمایا تہا کہ تم اپنی دعا فقط زندہ خدا سے کرو اسکندریہ اور حلب اور دمشق مین نصرانی
مذہب کا یہی حال ہو رہا تہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے زمانہ مین
تمام آدمیون نے اپنے مذہبون کی جڑ چہوڑ دی تہی اور جہگڑون مین اور اوپر کے
باتون مین مشغول رہتے تہے خیال کرنا چاہیے کہ عرب لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیدا ہونے سے پہلے کیسے تہے اور آپکے بعد وہ کیسے ہو گئے اور یہہ بہی غور کرنا چاہیے
کہ آپ کی باتون نے کروڑون آدمیون کے دلمین کیسے گرمی یعنے نور ایمان کا پیدا
کیا اور قائم رکہا تو ایسے بڑے آدمی کی تعریف نکرنا بڑی بے انصافی ہے پادری گاڈفری
ہگنس جو بہت بڑا پادری ہے اوس نے سن اٹھارہ سو انتیس عیسوی مین ایک کتاب
دین محمدی کی حمایت مین لکہی ہے اوسمین لکہتا ہے کہ روم والون کے سلطنت کا
پوربی حصہ کبہی اس زمانہ سے پہلے ایسا تباہ اور خراب حال نہوا ہوگا جیسا ساتوین
صدی کے شروع مین ہوا روم کے حاکم چونکہ کمزور تہی اونکی سلطنت بالکل ڈہلمل نہایت
لچر تہا اور پادریون کے سختی اور خرابی اسکے باعث سے عیسائی دین اسقدر سست
ہو گیا تہا کہ اب مشکل سے قیاس مین آسکتا ہے اگر یہہ بات خوب اچہی طرح ثابت نہوتی
تو لوگ اسوقت مین بالکل کوئی اس بات کا یقین نہ مانتا اوس زمانہ مین عیسائیون
مین بیشمار فرقون کے جہگڑے اور عداوتین حد کو پہنچ گئی تہین آپس کے اتفاق کا
ایک دلی کا کل ڈہانچہ ہل گیا تہا قصبون اور شہرون مین خون بہنے لگا جو کہ خدا رحم

اور ماں باپ کو فرزند سے خلاف ہو گیا ہر گہرانے مین آپس کی پہوٹ پڑ گئی رشتون کا جوڑنا
جاتا رہا اور ان بیشمار جہگڑون کا باعث یہہ تہا کہ دین کی باتون مین ہلکی ہلکی باریک باریک
باتین نکالی تہین جو سمجہہ مین نہین آتی تہین ایسے وقت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین عرب
کے ایک گوشہ مین ظاہر ہوا جو گوشہ ان جہگڑون کے ملک سے بہت دور تہا اور غیر مشہور
تہا پہر یہی پادری اس کتاب مین دوسری جگہہ لکہتا ہے کہ ساتوین صدی کے شروع مین
جو دنیا کا حال تہا اور عیسائی دین کا جو حال تہا عیسائی لوگ ضد کی مارے اور اپنی مذہب
کی پیچ کے مارے اس حال کی طرف سے اندہے ہو کر دین اسلام اور مسلمانون کی حکومت
کے جلد ترقی ہونے سے تعجب کرتے ہین اوسوقت مین عیسائی دین مین عجب طرح کا ابتر
اور ڈانواں ڈول کارخانہ تہا جو قیاس مین نہین آتا خصوصًا یورپ کے ملک مین
کہ وہان رومی حاکمون کا اتنا زور نہین چلتا تہا کہ بیشمار فرقون کو جنکی پاس بیشمار
کتابین تہین سب کو ملا کر جیسے آپس مین موافق کر دین دو فرقون مین سوا آپس کے
عداوت اور تکلیف دینے کے اور کچہہ نہ تہا جب عیسائی دین کا یہہ عجب ابتر حال خیال
کیا جاوے تو تعجب نہین معلوم ہوتا کہ ایک اور دوسرا دین سر سبز ہو جاوے جس سے
اوس پہلے کی ابتری کے دفع ہونے کے امید ہو یہہ دوسرا دین عقل کے اون پکے
پکے قاعدون پر ہے کہ سب فرقون کا اوس مین آجانا غالب ہوا اوس وقت عیسائی
دین کی جو حالت تہی اوس کے ذکر مین اکسفورڈ کے عالم وعظ کہنے والے کا یہ قول
ہے کہ اوس زمانے مین بہت سے بیشمار بیہودہ فرقے بیشمار جماعتین ہو ہو کر سر خود
سے آپس کے جہگڑے اور دشمنی سے ایک دوسرے کو ستانے لگے عقل مین ناقص
عمل مین خوار تہے اسباعث سے یہہ لوگ دین مین سوا نام کے اور زبانی اقرار کے
اور کچہہ نرکہتے تہے عیسائی گرجا کی کوئی نشانی باقی نہ تہی نہایت خراب قاعدے اور
بیہودہ عقلین سب مین پہیل گئے تہین علم کے جگہہ پر جہالت اور نیکی کی رغبت کے
عوض بدی پہیل گئی تہی اور ایسے گمان مین سب کو یہہ جوش تہا کہ ہم سچے ہین
اوس جوش مین جا بجا ایسی غلطیاں مل گئے تہین اور مذہبون کے مقدمہ مین

ایسا جھگڑا اون مین پڑ گیا تھا جس کا کوئی فیصلہ نہ کر سکے اور گناہون کے کرنے کے لیے
ایک عجیب سبب کا اتفاق پیدا ہوا تھا جس سے ڈرنا سب پر فرض ہے پھر وہ کہتا ہے کہ وہ
ولی جنہون نے دین کے مشہور کرنے مین محنت کی اونکی مورتین اور وہ شہید جو دین کے
مضبوط کرنے مین مرے تھے اون کی ہڈیان اوسوقت مین پادریون کی حکمت عملی سے
اور وہمی لوگون کی جہالت سے پوجنے کے لیے ٹھہرائی گئین تھی پھر وہ کہتا ہے کہ وہم کا
جوش اس قدر زیادہ اور تیز تھا جس سے نرم طبیعت کا چراغ گل ہو گیا تھا بے بندو
بستی سے قاعدہ اور بندوبست کا وقر جاتا رہا تھا اور لوٹ گیا تھا اور یورپی شہرون
مین خون کا اہلا آ گیا تھا ڈاکٹر ویٹ کا بیان نہایت سچا ہے کہ تعجب کی بات نہین کہ ایک
دین ایسا سبز ہو جاوے جس سے ان خرابیون کے دفع کی امید ہو پھر تیسری جگہہ لکھتا
ہے کہ اس سے انکار نہین ہو سکتا اور نہ کیا جائیگا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے دین
کو جو اوسوقت مین بدل گیا تھا ایک ایسے شخص کی حاجت تھی جو دین کو پھر سنبھالے
اور درست کرے اسیطرح یہہ پادری اوس کتاب مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی بڑی بڑی تعریفین کرتا ہے لیکن اسبات کا اقرار نہین کرتا کہ قرآن آپ پر اللہ کیطرف
سے اوترا ہے مگر کہتا ہے کہ آپ نے بہت بڑا کام کیا کہ بت پرستی کو مٹا کر دنیا مین
خدا پرستی پھیلائی پھر کہتا ہے کہ مین یقین کر کے نہین کہہ سکتا ہون مگر یہہ دلیلین بہت
پکی ہین ہائے افسوس اس پادری نے اپنے قوم کی ڈر کے مارے ایمان کو قبول نہ کیا اکثر
کافرون کا یہی حال ہے کہ برادری والون سے ڈرتے ہین دوزخ مین جلنا قبول کرتے
ہین مگر اپنی قوم کا چھوڑنا قبول نہین کرتے پادری شیرنگ آفتاب صداقت مین لکھتا
ہے کہ سن چار سو عیسوی کے قریب اوتر طرف کی کئی ایک قومین سلطنت روم پر چڑھکر
اوس پر قابض ہوئین یہہ قومین بت پرست اور نہایت جاہل اور وحشی تھین اور
جہان کہین اون کا غلبہ ہوا اونہون نے ساری کتاب خانون اور مدرسون اور دین
کی کتابون کو بھسم کر دیا اوس بڑی آفت کے سبب اون سارے ملکون کے اوپر بیعلمی
کی راتون رات کی تاریکی کئی زمانے تک چھائی رہے اور عیسائی ایمان بہت بدل گیا

اس زمانے کے بیچ مین دین محمدی ظاہر ہوا آسے محمدی بہائیو یہان حضرت اشعیا علیہ السلام کا
ساٹھوان باب یاد کرو اسد تعالیٰ نے اپنے گہر سے فرمایا تہا کہ اندہیرا زمین پر چہا جاوے گا
اور تاریکی قومون پر اور خداوند تجہ پر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجہ پر نمود ہوگا پادری اقرار کرتا ہے
کہ دین محمدی کا ظہور ایسے ہی وقت مین ہوا کہ اندہیرا جہالت کا اور قومون کی طرح عیسائیون
پر بہی چہا گیا تہا آسے پادریو اتنا اور کہدو کہ نور محمدی نے اوس اندہیرے کو مٹا دیا اور اسد
کے گہر یعنے کعبہ شریف پر اسد کا جلال ظاہر ہوا لب التواریخ و الا پادری صاحب اقرار
کرتا ہے کہ اوس زمانے مین یہودی اور نصرانی انتظار مین تہے کہ ایک پیغمبر آیا چاہتی
ہین آسے ایمان والو اس کا یہی باعث تہا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ
مین جو مدت اوس رسول پاک صلی اسد علیہ وسلم کی تبلائی تہی وہ مدت پوری ہو چکی
تہی علم والی لوگ جانتے تہی کہ اب آپکا ظہور ہوا چاہتا ہے جب وہ مدت پوری ہو چکی
اسد نے آپکو عرب کے ملک مین اوس شہر مین جس کا نام مکہ ہے حضرت اسمعیل علیہ
السلام کی نسل مین پیدا کیا حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین یہ سب باتین اسد نے
پہلے سے بتلا دی تہے پادری جان ڈیون پورٹ لکہتا ہے کہ قریش کا خاندان جسمین
آپ پیدا ہوئے تمام عرب کے لوگون سے عزت دار تہا اور وہ لوگ کہتے تہے کہ ہم
حضرت اسمعیل کی نسل مین ہین اور فی الحقیقت وہ لوگ حضرت اسمعیل ہی کی نسل
مین تہے تاریخ لکہنے والون کا اس پر اتفاق اور ایکا ہے کہ حضرت محمد صلی اسد علیہ وسلم
سے عدنان تک اکیس پشتین گذری ہین اور عدنان حضرت اسمعیل کی نسل مین
تہا اسمین اختلاف ہے کہ عدنان سے حضرت اسمعیل تک کے پشتین گذرین کعبہ کی
ایک بزرگی یہ ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل سے اوسکو نسبت دیجاتی ہے
یعنے اونکا بنایا ہوا ہے تواریخ سے ثابت ہے کہ کعبہ حضرت سلیمان کے عبادت خانہ
سے یعنے مسجد بیت المقدس سے نو سو ترانوے سال پہلے اور حضرت عیسی سے
دو ہزار برس پہلے بنایا گیا آسے امت محمد صلی اسد علیہ وسلم آپکے پیدا ہونے کے وقت نوشیروان
فارس اور بابل کا بادشاہ تہا اوس کا ایک بڑا محل جو شہر مدائن مین تہا اور وہ شہر

ملک بابل مین گنا جاتا تہا جس رات مین آپ پیدا ہوئے وہ محل پہٹ گیا یہانتک کہ اوسکی آواز سنی گئی اور چودہ کنگورے اوس کے گر پڑے بابل کی ویرانی آپکی پیدا ہوتے کے ساتھہ ہی شروع ہو گئی اور آگ پوجنی والون کے تمام آتش خانے اللہ نے بجہا دیئے مولانا محمد جزری رح صاحب حصن حصین اپنے مولود شریف مین لکھتے ہین کہ وہ پہٹا ہوا محل آجتک باقی ہے اللہ نے اپنی قدرت کی نشانی باقی رکھی ہے ابن اثیر رح نے تاریخ کامل مین لکھا ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے نوشیروان بادشاہ کا بیالیسوان برس تہا حافظ ابن حجر عسقلانی رح نے فتح الباری مین یعقوب ابن سفیان کی کتاب سے لکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ اس کی سند اچھی ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے مکہ مین ایک یہودی رہتا تہا اوسنے کہا کہ آج اس امت کے نبی پیدا ہوئے ہین پہر وہ آیا اور آپ کی زیارت کی اور بولا کہ اے قریشی لوگو یہہ تمپر ایسا جہاد کرینگے جس کی خبر پورب اور پچہم مین مشہور ہوگی حافظ ابن حجر رح نے تہذیب مین ابن اسحاق کی کتاب سے لکہا ہے کہ مدینہ مین ایک یہودی پکار کر بولا کہ احمد کا ستارہ نکلا جامع ترمذی اور ابن اسحاق وغیرہ حدیث کی کتابون مین ثابت ہے کہ جب آپ بارہ برس کے ہوئے اپنے چچا ابوطالب کے ساتہہ ملک شام کیطرف چلے بصری تک پہونچے وہان بحیرا درویش عیسائی نے آپکو پہچانا اور بہت بڑی تعظیم کی اور فرمایا کہ یہہ سردار ہین تمام جہان کے اللہ انکو تمام جہان کے حق مین رحمت کرکے بہیجیگا ابوطالب سے فرمایا کہ آپ کو رومیون کی طرف نہ لیجاوین وہ اگر دیکہین گے نشانون سے پہچان لین گے اور قتل کرینگے ابوطالب نے آپکو پہر مکہ کے طرف بہیجدیا جب آپ پچیس برس کے تہے پہر ملک شام کے طرف تشریف لے گئے بصری تک پہونچے نسطورا درویش عیسائی نے آپ کو پہچانا اس کا پورا بیان اس کتاب کے سرے پر ہوچکا اللہ تعالے نے آپکو چالیس برس کی عمر تک آن پڑہ رکہا نہ کتابین دیکہین نہ کتابین سنی جیسا کہ اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب کی اٹہارہوین آیت مین خبر دی تہی ظاہر ہے آپکو کسی اوستاد نے تعلیم نہین کیا مگر اللہ نے آپکو لڑکپن سے اپنی پہچان دی تہی تہون سے بیشمار رہتے تہی اور اللہ کی یاد مین غرق رہتے تہی آخر کو

حراپہاڑ کے غار مین تنہا بیٹھکر اللہ کی یاد مین مشغول رہنے لگے وہان اللہ نے حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو اپنے کلام کے ساتھہ بہیجا اور اونہون نے پانچ آیتین سورہ اقرا کی آپکو
سنائین آپنے گھر مین آکر اپنی بیوی خدیجہ رض سے یہہ احوال بیان فرمایا ورقہ جو حضرت
خدیجہ رض کے چچا کے بیٹے تھے اور انجیل پڑہے ہوے تھے اون کے پاس حضرت خدیجہ رض آپ کو
لے گئین جو کچھہ آپنے دیکھا تھا وہ اون سے بیان فرمایا ورقہ بولے کہ یہہ وہ ناموس یعنے وہ
شریعت ہے جو اللہ نے موسیٰ پر اوتاری تھی یہہ احوال صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہے
امام محمد ابن عبد الباقی زرقانی رح نے مواہب لدنیہ کی شرح مین سلیمان تیمی رح سے
نقل کیا ہے کہ حضرت خدیجہ رض نے عداس عیسائی سے جاکر پوچھا کہ جبرئیل کا حال تمکو کچھہ
معلوم ہے اونہون نے فرمایا کہ وہ اللہ کے امانت دار ہین اللہ کے اور پیغمبرون کے
بیچ مین سبحان اللہ اللہ نے حضرت جبرئیل کو اوس شہر مین اور اون لوگون مین بہیجا
جنہون نے جبرئیل کا نام بہی کبہی نہین سنا تھا یہہ اللہ نے اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی سچائی کی کھلی نشانی دکھلائی اور پہلے سے آپ کی سچائی اور امانت داری
سارے شہر مین مشہور تھی چند روز کے بعد سورہ الحمد آپکو فرشتے نے سنائی جب آپنے
سمجہا کہ فرشتہ اللہ کا کلام لایا ہے آپکو نہایت شوق غالب ہوا کہ جبرئیل پہر آوین اور
اللہ کا کلام سناوین اللہ نے ایک مدت تک آپکا شوق بڑہانے کے لیے جبرئیل کا بہیجنا
موقوف رکھا جب آپ بہت بیقرار ہوے اللہ کیطرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام
سورہ یا ایہا المدثر کی پانچ آیتین لائے آنکوان آیتون مین حکم ہوا کہ اوٹھو اللہ
کے عذاب سے کافرون کو ڈراؤ آپنے اللہ کا پیغام لوگون کو پہونچایا حضرت خدیجہ رض
ایمان لائین حضرت علی رض جو آپ کے چچا ابو طالب کے بیٹے تھے اون دنون مین دس
برس کے تھے وہ بہی ایمان لائے حضرت ابو بکر رض اور حضرت عثمان رض اور بہت لوگ
ایمان لائے قرآن شریف اللہ نے تہوڑا تہوڑا کرکے آپ پر اوتارا جتنے آیتین اللہ
بہیجتا تہا اوتنی آیتین اللہ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر آپکو سنا دیتے تھے
ایکمرتبہ سنکر آپکے دل پر نقش ہوجاتا تہا آپ لوگون کو سناتے تھے اور پڑہاتے تھے

اور لوگون سے لکھواتے تھے آپ نے اپنے ہاتھ سے کبھی نہین لکھا کیونکہ آپنے لکھنا کبھی
نہین سیکھا تھا بہت سورتین قرآن کی مکہ مین اوترین اور کچھہ سورتین مدینہ مین اوترین
تئیس برس کی مدت مین سارا قرآن اوترچکا جو سورتین اللہ نے مکہ مین اوتارین
اون مین صاف صاف سکو سنایا کہ اللہ اکیلا ہے اوسکی کوئی بیوی نہین اور کوئی بیٹا
اور بیٹی بھی نہین سب اوسکے بندے ہین پاک بندے جو کام کرتے ہین اوسکے
حکم سے کرتے ہین اللہ کے سوا ایک ذرہ پربھی کسی کا اختیار نہین اللہ کے سوا کوئی
مالک نہین اور قیامت مین اللہ سب کو زندہ کرکے قبرون سے اوٹھاوے گا اور رکھیگا
لیگا ایمان والون کو ہمیشہ باغ بہشت مین رکھیگا اور منکرون کو ہمیشہ جہنم کی آگ مین
رکھیگا ان باتون کا بہت صاف صاف بیان فرمایا پھر جو سورتین اللہ نے مدینہ مین
اوتارین اون مین فرض چیزون کا اور حلال اور حرام کا پورا پورا بیان فرمایا عرب کے
بت پرست کہتے تھے کہ ہمارے خدا بہت سے ہین جو کوئی کہتا تھا اللہ اکیلا ہے اوس کی
جان کے دشمن تھے مکہ مین ایک بار کافرون نے کہا کہ کوئی نشانی دکھلائیے آپنے اللہ
سے مانگا اللہ تعالے نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے حرا پہاڑ دونون ٹکڑون کے بیچ مین
ہوگیا جب سبھون نے خوب طرح دیکھہ لیا تب اللہ نے دونو ٹکڑون کو ملادیا کافرون
نے کہا کہ یہہ بہت بڑا جادو ہے مکہ مین حج کے دنون مین سارے ملک عرب کے بت پرست
جمع ہوتے تھے کعبہ کا حج بھی کرتے تھے بتون کو بھی پوجتے تھے ایمان اور کفر کو اونھون
نے گڈمڈ کر دیا تھا آپ اون سب کو اللہ کا کلام سناتے تھے اور اللہ کا پیغام پہونچاتے
تھے جہان جہان میلون مین لوگون کا مجمع ہوتا تھا وہان وہان آپ اللہ کے کلام
کی منادی کرنے کو تشریف لیجاتے تھے بازار دن مین پکارتے تھے کہ اے لوگو کہو
لا الہ الا اللہ یعنے اللہ کے سوا کوئی مالک نہین مین اللہ کا پیغام پہونچانے والا ہون
تم اوسکو پوجو اور کسی چیز کو اوسکا ساجھی نہ ٹھہراؤ بت پرست لوگ ان باتون کو سنکر پتھر
مارتے تھے اور آپکے جسم پاک سے خون بہاتے تھے آپکے ساتھہ کے ایمان والون کو پکڑ
پکڑ لیتے تھے اور بہت شدت سے مارتے تھے اور بڑی بڑی ایذائین پہونچاتے تھے چنانچہ

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اون کو بہت تکلیف مین دیکھا اون کو حکم دیا کہ ملک حبش
کیطرف نکل جاؤ اور فرمایا کہ وہان ایک اچھا بادشاہ ہے کہ ظلم نہین کرتا ہی اور اوس کے پاس
کسی پر ظلم نہین کیا جاتا ہے تم اوس کی طرف نکل جاؤ یہان تک کہ اللہ مسلمانون کے لیے
کشایش کرے آپنے یہہ بات نجاشی کے حق مین فرمائے اوسکا نام اصحمہ تھا اور نجاشی خطاب
تھا جب آپ نے یہہ فرمایا گیارہ مرد اور چار عورتین حبش کیطرف چلے گئے پھر حضرت جعفر طیار رض
نکلے حبش کیطرف مسلمانون کا تار بندہ گیا بہت مسلمان حبش مین جاکر امن وامان
سے رہے مکہ کے بت پرستون نے بادشاہ کے پاس کچھہ آدمی بھیجے اونہون نے جاکر بادشاہ
سے کہا کہ تیرے ملک مین جو یہہ لوگ آئے ہین یہہ فسادی لوگ ہین اونکو مت رہنے دے
اونہون نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے اور ایک نیا دین نکالا ہے یہہ لوگ بیوقوف لڑکے
ہین اور اون کے باپون نے اور چچاؤن نے ہمکو اے بادشاہ تیرے پاس بھیجا ہے کہ
انکو ہم اپنے ساتھہ لیجاوین بادشاہ نے سبھون کو بلوایا اور دونو فریقون کا حال سنا
حضرت جعفر طیار رضنے بادشاہ سے کہا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کتاب اوتری
ہے جس نے بت پرستی کو مٹایا ہے جیسی کتاب حضرت عیسی علیہ السلام پر اوتری تہی
اسی باعث سے یہہ لوگ ہمارے دشمن ہوگئے ہین تب بادشاہ نے سب درویشون اور
عالمون کو بلایا جو انجیل سے خوب واقف تھے اور اون سے قسم دیکر فرمایا کہ قسم اوس اللہ کے
جس نے عیسی کو انجیل دی ہے کہ قیامت کے اور عیسی کے بیچ مین ایک پیغمبر آوینگے
وہ بولے ہان حضرت عیسی علیہ السلام نے ایک پیغمبر کی بشارت دی ہے اور فرمایا ہے
کہ جو اوسپر ایمان لایا وہ مجھپر ایمان لایا اور جو اون سے منکر ہوا وہ مجھہ سے منکر ہوا
بادشاہ نے پوچھا کہ اونہون نے تمکو کیا بتلایا ہے حضرت جعفر طیار رض نے فرمایا کہ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو اللہ کا کلام سناتے ہین اور ہمکو اچھے کام بتلاتے ہین اور
ہمارا حال یہہ تھا کہ ہم بتون کو پوجتے تھے اور مرے ہوئے جانور کو کھاتے تھے اور
بیحیائی کے کام کرتے تھے اور رشتون کو توڑتے تھے اور بڑے ظلم کرتے تھے جو کوئی
ہم مین قوی ہوتا تھا وہ کمزور کو کھاجاتا تھا ہمارا حال ایسا ہی رہا یہانتک کہ اللہ نے

ہماری طرف ایک امانت دار پیغامبر بہیجا اوس کے باپ دادون کا حال خوب اچھی طرح ہمیں کہلا ہوا ہے وہ سچا ہے بڑا امانت دار ہے اوس نے ہمکو اللہ کیطرف بلایا کہ اوسکو پوجو اور اوسکو اکیلا جانو فقط اللہ ہی کو پوجو اور تم اور تمہارے باپ دادے اوس کے سوا جنکو پوجتے تھے اونکو چھوڑ دو پتھرون اور بتون کو مت پوجو آپ نے ہمکو حکم کیا کہ سچ بولو اور امانت ادا کرو اور اپنے رشتون کو جوڑو اور اپنے ہمسایون سے سلوک کرو اور حرام چیزون سے بچو اور ناحق خون مت کرو اور بے حیائی کے کام مت کرو اور فریب کی بات مت بولو اور یتیمون کا مال مت کہاؤ اور جو عورتین قید والیان ہین اونپر تہمت زنا کی مت لگاؤ آپنے ہمکو یہہ حکم کیا کہ اللہ کو پوجو اور کسی چیز کو اوسکا شریک مت ٹہراؤ اور آپنے ہمکو نماز اور روزہ اور زکوۃ کا حکم فرمایا ہمنے آپ کو سچا جانا اور آپکی باتون کا یقین مانا ہمنے فقط اللہ کو پوجا اوسکا کوئی شریک نہین ہے ہم کسی چیز کو اللہ کے ساتھہ شریک نہین ٹہراتے جو کچھہ اللہ نے ہمپر حرام کر دیا اوس کو ہم حرام جانتے ہین اور جو اللہ نے ہمپر حلال کر دیا اوسکو ہم حلال جانتے ہین یہ جو ہمارے قوم کے لوگ ہین ان باتون پر ہمکو عذاب دینے لگے تاکہ ہمکو ہمارے دین سے پہیر دین اور ہمسے بتون کو پوجاوین اور ہم پلید چیزون کو بہی حلال سمجہین جب اونہون نے ہمپر بہت ظلم کیا اور ہمکو ہمارے دین سے روکا ہم تیری شہر کی طرف نکلی اور سب کو چہوڑ کر تیرے پاس رہے اے بادشاہ ہم تیرے ہمسایہ مین رغبت سے آن پڑے تو ہمکو تجہسے یہہ امید تہی کہ تیرے پاس ہمپر ظلم نہوگا جب بادشاہ نے یہہ کلام سنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا پیغام لائی ہین تب بادشاہ بولا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تمنے سنا ہے تم وہ کلام میرے سامنے پڑہو تب حضرت جعفر طیار رضنے سورہ عنکبوت پڑہی اور سورہ روم بہی پڑہی اللہ کا کلام سنکر بادشاہ کی اور سب کی آنکہون سے آنسو بہنے لگے اور کہنے لگے کہ اے جعفر اس پاکیزہ کلام مین سے کچھہ اور پڑہو تب اونہون نے سورہ کہف پڑہی تب ایک دشمن بول اوٹہا کہ یہہ لوگ حضرت عیسی اور حضرت مریم کو برا کہتے ہین بادشاہ بولا کہ حضرت عیسی

اور حضرت مریم کو کیا سمجھتی ہو تب حضرت جعفر طیار رضنے سورہ مریم پڑہی جب حضرت عیسی اور
حضرت مریم کا ذکر آیا تب بادشاہ بولا کہ حضرت عیسی نے اس سے بڑہ کر کچہہ نہین کہا ہے
امام احمد ابن حنبل کی روایت مین ہے کہ بادشاہ قرآن سنکر اسقدر رویا کہ اوسکی
داڑہی آنسوؤن سے بہیگ گئی اور اوس کے پادری اسقدر روئے کہ اون کے
ورق سب بہیگ گئے بادشاہ نے کہا قسم اللہ کی یہہ کتاب اور موسی کی کتاب ایک ہی
شمعدان سے نکلی ہین وہ بادشاہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا کہ وہ اللہ
کے پیغامبر ہین جنکی انجیل مین خبر ہے بیشک یہہ وہی پیغامبر ہین جنکی حضرت عیسی
خوشی سناتے تہے جینے یقین کیا یہہ وہی ہین امام احمد نے لکہا ہے کہ جو کافر کہ سے
آئے تہے جب بادشاہ کے پاس سے نکلے اونمین کا ایک شخص بولا کہ کل مین اوس کے
پاس پہر جاؤنگا اور ان لوگون کی جڑ کہود کے اوڑا دونگا ایسا عیب اوس سے کہونگا
کہ انکی سرسبزی رہنے نہین دونگا مین بادشاہ سے کہونگا کہ یہہ لوگ عیسی کو عبد یعنے
اللہ کا بندہ اور غلام کہتے ہین دوسرے دن اوس کے پاس گیا اور بولا کہ اے
بادشاہ یہہ لوگ عیسی کے حق مین ایک موٹی سے بڑے بات بولتے ہین بادشاہ نے
اون لوگون کو بلا بہیجا بی بی ام سلمہ رضہ فرماتی ہین کہ کبہی اسطرح کا معاملہ نہین پڑا تہا
جیسا یہہ معاملہ پڑ گیا ایک سے ایک پوچہتا تہا کہ جب بادشاہ تم سے پوچہے گا تو عیسی
علیہ السلام کے حق مین کیا کہوگے لوگ بولے ہم ویسا ہی کہین گے جیسا اللہ نے
فرمایا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے اسمین جو کچہہ ہونے ہو سو ہو
جب یہہ لوگ بادشاہ پاس گئے اوس نے پوچہا تم عیسی کو کیا کہتے ہو حضرت جعفر طیار
رضہ بولے کہ ہم وہی کہتے ہین جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے کہ حضرت
عیسی اللہ کے عبد یعنے بندے اور غلام ہین اور وہ اللہ کی روح ہین یعنے اوسکی
بنائی ہوئی روح ہین اور وہ اللہ کا کلمہ ہین جسکو اللہ نے مریم مین ڈالدیا وہ مریم اوس
وقت تک کواری تہین اور دنیا سے الگ تہین بادشاہ نے جب یہہ کلام سنا اپنا
ہاتہہ زمین پر مارا اور ایک تنکا اوٹہا کر کہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اس سے بڑہ کر

اتنا بھی نہین کہا بادشاہ کو لاکر جاؤ ملک مین امن وامان سے رہو اب پھر مکہ کا حال سنو جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوترنے کے شروع ہونیکے پانچ برس بعد حضرت عمر رض
ایمان لائی اون کے ایمان لانے کا قصہ یہہ ہے کہ اون کی بہن اور بہنوئی اون سے
پہلے مسلمان ہو چکے تھے جب اون کو خبر پہونچی بہن کے یہان گئے وہ لوگ سورہ
طٰہٰ پڑھ رہے تھے انہون نے بہن اور بہنوئی کو شدت سے مارا اون کے بہن غصہ
مین آکر بولین مین گواہی دیتے ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور بیشک
محمد اوس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانے والے ہین تب انہون نے اوس
کتاب کو لیا اور سورہ طٰہٰ کو پڑھا دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ اوس مین سورہ
حدید بھی تھے حضرت عمر رض فرماتے ہین کہ مینے لکھا ہوا دیکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
جب مین نے اللہ کا نام دیکھا مین ڈر گیا اور مینے کتاب ڈالدی پھر میرا جی ٹھہر اپنے اوسکو
اوٹھالیا کیا دیکھتا ہون کہ اوس مین لکھا ہے سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یعنے پاکی بولی اللہ کے لیے اون چیزون نے جو آسمانون اور زمین مین ہین پھر مین
وہشت مین آگیا حضرت عمر رض نے جب اسطرح کی تاثیر اللہ کے کلام کی اپنے دل مین
پائی اوسیوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کلمہ پڑھا اور
مسلمانون نے اس خوشی مین اسطرح اللہ اکبر کہا کہ مکہ کے رستون مین لوگون نے
سنا حضرت عمر رض کے محمدی ہو جانے سے بت پرستون کی کمر ٹوٹ گئی انکا رعب سب
کافرون پر چھا گیا جن دنون مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تھی اون
دنون مین ایران والون مین اور روم کے نصاری مین لڑائی ہو رہی تھی ایران
والون نے نصاری پر غلبہ کیا ایران کا بادشاہ اون دنون مین خسرو پرویز تھا
لب التواریخ والا پادری لکھتا ہے کہ سن چھہ سو سولہ عیسوی مین ایران والون
نے دوسرے خسرو کی حکومت مین یروشالم کو لے لیا پادری شیرنگ نے الکتاب
کے مقامات المعروفہ کے اٹھیسوین صفحہ مین لکھا ہے کہ سن چھہ سو تیرہ عیسوی
مین ایران کے بادشاہ خسرو نے اوس شہر پر یعنے یروشالم پر چڑھائی کرکے اوسی

لے لیا اور نوے ہزار آدمیون کو قتل کیا اور عیسائیون کے سب گرجون اور برکت کے مقامو
کو ڈہا دیا آسے ایمان والو اون دلون مین اللہ نے سورہ روم مین اپنے رسول برحق
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ رومیون پر اور ون کا غلبہ ہوا ہے اب چند برس مین
رومی غالب ہونگے اس کے بعد جسدن جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے میدان
مین مکہ کے بت پرستون پر فتح پائی اوسیدن روم کے نصارٰی ایران والون پر غالب
ہوئے اس پیشخبری کا ظہور دیکہکر بہت لوگ مسلمان ہوئے جب جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن کا اوترنا شروع ہونے سے ساتوان برس شروع ہوا مکہ کے کافرون
نے آپ کے قتل کرنے پر ایکا کیا اور آپس مین ایک اقرارنامہ لکہا کہ ہاشم کے اولاد
کے ہاتہہ ہم کوئی چیز نہ بیچین گے اور اون سے بات نکرینگے اور اون کے پاس نہ بیٹہین
یہانتک کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد کردین اس خط کو کعبہ مین لٹکا دیا
تب ہاشم جو آپ کے پردادا تھے اون کے نسل کے لوگ ابوطالب کی گہاٹی مین سمٹ
گئے اور مطلب جو ہاشم کے بہائی تہی اون کی نسل کے لوگ بہی ابوطالب کے پاس
گہاٹی مین جمع ہوئے اور دشمنون نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے
ساتہہ والون کو گہیر لیا اور اناج کا پہنچنا بند کیا سو وہ حج کے موسم مین نکلتے تھے یہ
دوسرے حج مین نکلتے تھے یہانتک کہ اون پر انتہا کی تکلیف پہونچی اور اوس مین
تین برس بیٹہے رہے یہانتک کہ اون کے لڑکون کے رونے کی آواز اوس گہاٹی کے
پیچہے سے سنی گئی پہر اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے خط کا حال
بتلا دیا کہ زمین کے کیڑے نے کہا لیا جو کچہہ اوس مین زیادتی اور ظلم تہا اور جس قدر
اوس مین اللہ کا ذکر تہا وہ باقی رہ گیا آپنے ابوطالب کو اسکی خبر دی ابوطالب نے
اون لوگون کو خبر دی اور کہا کہ میرے بہتیجے نے ایسا ایسا کہا ہے پہر اگر وہ جہوٹا نکلے
گا تو ہم اوسکو تمہارے حوالے کردین گے اور اگر سچا نکلے تو تم ہمارے رشتہ توڑنے
سے اور ظلم سے باز آؤ وہ لوگ بولے کہ تمنے انصاف کی بات کہی جب اونہون نے
اوس کاغذ کو دیکہا تو جیسا آپنے فرمایا تہا ویسا ہی پایا تب وہ سب شرمندہ ہوئے اور

بولے کہ نکلو اپنے گہرون مین آؤ تب وہ سب اپنے گہرون مین آ گئے بعد اسکے ابوطالب
مر گئے فائدہ یہہ لوگ جو اس گہاٹی مین آپ کے ساتہہ تھے اون مین بعضے آپ پر
ایمان لائی تھے اور بعضے کافر تھے مگر رشتہ داری کی باعث سے اونہون نے آپ کی
حمایت کی ابوطالب دلمین یقین رکھتے تھے مگر ظاہر مین کلمہ نہین پڑہا آپ نے فرمایا کہ
اونکو ٹخنون تک آگ لگی گی اور اگر مین نہوتا تو آگ کے نیچی کے درجے مین ہوتے ابوطالب
کے مرنے کے بعد کافرون نے بہت شدت سے آپ کو ستانا شروع کیا تب آپ طائف
کیطرف تشریف لے گیے وہان قوم ثقیف کے سردارون کو اللہ کیطرف بلاتے رہے
اون لوگون نے آپ کو مکہ والون سے بڑہ کر بڑے بڑے ایذائین پہونچائین وہ
لوگ آپکی ایڑیون پر پتھر پہینکتے تھے آپ کی دونو جوتیان خون سے رنگین ہو جاتی تہین
جب آپ طائف سے پلٹے آپ کے دونو پاؤن سے خون بہتا تہا رستے مین ایک
باغ مین ٹہرے عداس عیسائی آپ کی باتین سنکر ایمان لائی اسی راستے مین آپ نے
وہ دعا مانگی جو مشہور ہے جسکا شروع یہہ ہے کہ یا اللہ مین تجہسے گلہ کرتا ہون اپنے
زور کی گھٹنے کا اور اپنے وسیلہ کے کمی کا اور لوگون کے آگے اپنی بے قدری کا اے
سب رحم کرنے والون سے زیادہ رحم کرنے والے جب آپ بطن نخلہ مین پہونچے
وہان نماز پڑہ رہے تھے کچہہ جنون کا اودہر سے گذر ہوا وہ سب قرآن سنکر
ایمان لائی اونکا ذکر اللہ تعالی نے سورہ احقاف مین کیا ہے اس سے پہلے بہی
کچہہ جن قرآن سنکر ایمان لاچکی تھے اونکا ذکر سورہ جن مین ہے اوس مرتبہ آپنے
اونکو دیکہا نہین تہا یہہ جن جاکر ایمان لائی یہہ جاکر بہت بڑا مجمع جنون کا لیکر
پہر آئے آپنے اون سے حجون مین رات کے آنیکا وعدہ کیا رات کو آپ
مقام حجون مین تشریف لے گئے اور تمام رات جنون کو قرآن سناتے رہے جنون
کا بار بار آپکے پاس حاضر ہونا اور ایمان لانا جا بجا حدیثون مین ثابت ہے ابن
سعد نے جعد ابن قیس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم چار آدمی اپنے
وطن سے حج کے ارادہ پر چلے یمن کی ملک کی راہ مین ایک جنگل مین چلے جاتے تھے

ایک آواز شعرون کی آئی جن مین یہہ مطلب تہا کہ اے سوار وجانے والو جب زمزم اور
حطیم پر پہونچو تو ہمارا اسلام پہونچا ئیو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکو اللہ نے پیغامبر کیا ہے
اور یہہ کہدیجیو کہ ہم تمہارے دین کے تابع ہین اسی بات کی تمکو تاکید کر گئے ہین مسیح
بیٹے مریم کے ابن قیم رحہ نے زاد المعاد مین لکہا ہے کہ آپ بطن نخلہ مین کئی دن رہے
زید ابن حارثہ رض نے معروض کیا کہ آپ کیونکر مکہ والون مین جاتے ہین اونہون نے
تو آپکو نکالدیا آپنے فرمایا کہ اے زید اللہ کشایش دینے والا ہے اور اپنے دین کی
مدد کرنے والا ہے اور اپنے نبی کو غلبہ دینے والا ہے جب آپ حرا پہاڑ تک پہونچے
ایک مرد کو مُطعِم ابن عدی کیطرف بہیجا کہ مین تیری پناہ مین داخل ہوتا ہون وہ بولا
اچہا پہر اوس نے اپنے بیٹون کو اور اپنے قوم کو بلایا اور کہا ہتیار پہنو اور کعبہ کے
پاس رہو مینے محمد کو پناہ دی ہے تب آپ مکہ مین داخل ہوئے اور کعبہ کے پاس
دو رکعتین پڑہین اور اپنے گہر مین تشریف لائے اور مطعم ابن عدی اور اوس کے
بیٹے آپکو گہیرے ہوئے تہے یہانتک کہ آپ اپنے گہر مین داخل ہوئے مکہ مین ایک
رات کو اللہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آپ کے پاس بہیجا وہ آپ کے پاس
اللہ کے حکم سے ایک سفید جانور لیکر آئے کہ جو براق کہلاتا تہا آپ کو اوس پر سوار
کر کے شہر یروشالم مین مسجد بیت المقدس مین لے گئے وہان اللہ نے سب پیغمبرون
کو بہیجا آپ سب کے امام ہوئے اور سب پیغمبرون نے آپ کے پیچہے نماز پڑہی پہر حضرت
جبرئیل علیہ السلام آپ کو وہان سے ساتون آسمانون کے اوپر لے گئے وہان حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے آپکو اپنی اصلی صورت دکہلائی جہہ سو بازو پہیلا دئے ایک
مرتبہ زمین مین بہی یہہ اصلی صورت دکہلائی تہی امام نسائی کی روایت مین ہے
کہ آپ فرماتے ہین پہر جبرئیل مجکو لیکر سات آسمانون کے اوپر چڑہے پہر بیری کے درخت
تک آئے اور بخاری کی بہی ایک روایت مین ساتون آسمانون کے ذکر کے بعد یہہ
لفظ ہے کہ پہر وہ آپکو لیکر اوس سے اوپر اتنا چڑہے کہ اوسکو اللہ کے سوا کوئی نہین
جانتا یہانتک کہ آپ بیری کے درخت تک آئے ان معلوم ہوا حدیثون سے ثابت ہوا

کہ وہ درخت ساتوین آسمان سے بہت دور ہے ابن جریر نے لکھا ہے کہ کعب احبار نے فرمایا
کہ وہ درخت عرش کی جڑ مین ہے امام نسائی رہ کے روایت مین ہے کہ مجھکو ایک بدلی نے
ڈہانک لیا پہر مین سجدہ مین گر پڑا ابن ابی حاتم کی روایت مین یہہ لفظ ہے کہ مین اوس
درخت تک پہونچا پہر ایک بدلی نے مجھکو ڈہانک لیا اوس مین ہر طرح کی رنگ تھے پہر جبرئیل
نے مجھکو چھوڑ دیا اور مین اللہ کے سامنے سجدہ مین گر پڑا پہر بہت کچھ بیان ہے اوسکا
خلاصہ یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے آپ سے باتین کین اور پانچ نمازین آپ پر اور
آپ کی امت پر فرض کردین یہہ احوال حدیث کی کتابون مین بہت پہیلاؤ کے ساتھہ
آتا ہے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے بہت لوگون نے اسکو
سنا ہے مگر اس جگہہ مکہ سے یروشالم تک کا کچھہ احوال لکھنا بہت ضرور ہے امام نسائی
کی روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین چلا پہر جبرئیل نے
کہا اوترو نماز پڑہو مینے پڑہی کہا وہ بولے تم جانتے ہو تمنے کہان نماز پڑہی ہے تمنے نماز
پڑہی ہے طیبہ مین یعنے مدینہ مین اور اوسیطرف گہر چھوڑکر جانا ہوگا پہر کہا اوترو
نماز پڑہو مینے نماز پڑہی وہ بولے تم جانتے ہو تمنے کہان نماز پڑہی تمنے طور سینا
پر نماز پڑہی جہان اللہ نے موسی علیہ السلام سے باتین کین مین پہر کہا اوترو
نماز پڑہو مینے نماز پڑہی وہ بولے تم جانتے ہو تمنے کہان نماز پڑہی ہے تمنے نماز پڑہی ہے
بیت لحم مین جہان عیسی پیدا ہوئے پہر مین بیت المقدس مین داخل ہوا پہر
انبیا میرے واسطے جمع کئے گئے پہر جبرئیل نے مجھکو آگے بڑہا دیا یہانتک کہ مینے اونکی
امامت کی پہر مجھکو نیچے والے آسمان کیطرف لیکر چڑہے ابن ابی حاتم کی روایت مین
یہہ لفظ ہے کہ جب آپ بیت المقدس مین پہونچے اوس جگہہ تک پہونچے جو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا دروازہ کہلاتا ہے اوس پتہر کیطرف آئے جو وہان تہا جبرئیل نے اوسکو
اپنے اونگلی سے دبایا اور اوسمین چہید کر دیا اوس کو لیکے براق کو باندہا پہر چڑھے
جب دونو مسجد کے صحن مین پہنچے یعنی شام مین سیدہی کر لئے ہوگئے اسکے بہت
کچھہ بیان ہے جاننا چاہیے کہ یہ ملک مسجد اقصی اور دونون مین جہان پڑہنا ہوئی تہی

اگر ایسا نہین ہوا تہا کہ اوس کے نشان بالکل مٹ گئے سو ان اللہ تعالے نے جو اپنی پاک کتابون
مین اس مسجد کے آباد کرنیکا وعدہ کیا تہا اوس وعدہ کا پورا کرنا یون شروع کیا کہ اللہ نے
اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک وہان پہونچائی اور سب پیغمبرون کو
وہان جمع کیا سب نے وہان نماز پڑہی یہہ اوس مسجد کے آباد کرنیکی بنیاد ڈالی اوس
مسجد کو اگلے بڑی بڑی مصیبتون کے بدلے اتنی بڑی نعمت عنایت فرمائی اگرچہ اون دنون
مین وہ ملک کافرون کے ہاتہہ مین تہا اور اوس پاک مسجد مین جو بڑی چٹان ہے اور
بڑے برکت کا مقام ہے جسکو اب ہم محمدی لوگ تخت رب العالمین کہتے ہین اوسکو
نصاریٰ نے یہودیون کی ضد مین گوبر کا ڈہیر لگا رکہا تہا مگر اللہ کے نزدیک اوس
مسجد کی پاکیزگی اور عمدگی مین کچہہ فرق نہین آیا تہا اوس چٹان سے علیحدہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پیغمبرون کے ساتہہ نماز پڑہی ہے مولانا جلال الدین
سیوطی رح نے جو کتاب مسجد بیت المقدس کے فضائل مین لکہی ہے اوس مین
لکہا ہے کہ حضرت صفیہ رض جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تہین اون سے
کعب رض نے فرمایا اے ایمان والون کی مان اس جگہہ نماز پڑہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے نبیون کے ساتہہ نماز پڑہی ہے جب آپ آسمان تک بلائے گئے اور کعب رض نے
اوس کو درکے قبہ کیطرف اشارہ کیا جو اوس چٹان کے پیچہے ہے یہان سے معلوم
ہوا کہ وہ قبہ اوس چٹان سے بہت دور ہے جہان آپنے نبیون کے ساتہہ نماز
پڑہی یہہ کعب پہلے یہودیون کے بہت بڑے عالم تہے پہر محمدی ہوئے اونکو تحقیق
معلوم تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہہ نماز پڑہی ہے پہر مولانا جلال الدین
سیوطی رح لکہتے ہین کہ روایت آئی ہے کہ جو کوئی اوس قبہ مین قصد کرکے آویگا
اور اوسکو دنیا اور عقبیٰ کی حاجتون مین سے کوئی حاجت ہوگی پہر دو رکعت یا
چار رکعت پڑہیگا اوسکو دعا کا جلد قبول ہونا ظاہر ہو جاویگا اور اوس مقام کی
برکت کو پہچانیگا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان نماز پڑہی ہے اور وہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قبہ کہلاتا ہے یعنے وہ قبہ جو اوس چٹان کے پورب طرف ہے

اور اوسکا نام قبہ سلسلہ بولا جاتا ہے اور وہی ہے جسکو عبد الملک ابن مروان نے بنایا ہے مولانا جلال الدین رح درمنثور مین لکھتے ہین کہ ابن مردویہ نے حضرت عمر رض تک سند پہونچا کر کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے نماز پڑہے اوس رات مین کہ مین سیر کو لایا گیا مسجد کے آگے کے درجہ مین پہر داخل ہوا مین اوس چٹان کے طرف اس روایت سے بہی معلوم ہوا کہ آپنے اوس چٹان سے علیحدہ نماز پڑہی مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ قبہ معراج کا ظاہر ہے اوس چٹان کے صحن مین مشہور ہے اوس کی زیارت کا قصد کیا جاتا ہے اور مشرف نے یعنے ابو المعالی مشرف ابن مرجا مقدسی رح نے فرمایا ہے کہ دو آدمیون نے بہی اسمین اختلاف نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس قبہ کے پاس سے چڑہائی گئی ہین جو قبہ معراج کا کہلاتا ہے مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ کہا جاتا ہے کہ قبہ معراج کے پہلو مین اوس چٹان کے صحن مین ایک قبہ پاکیزہ تہا جب اوس چٹان کے صحن مین تہر بچہائی گئے وہ قبہ دور کیا گیا اور اوس کی جگہہ پر ایک پاکیزہ محراب زمین مین بنایا گیا جسپر سرخ سنگ مرمر کا خط کہنچا ہوا ہے ایک دائرہ مین اوس چٹان کے صحن کے پتہرون کی سیدہ پر اور کہا جاتا ہے کہ اوس محراب کی جگہہ وہی جگہہ ہے جہان ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیون اور فرشتون کے ساتہہ نماز پڑہی تہی اسکے ایمان والو جب معراج کی رات کی صبح ہوئی آپنے کافرون کے سامنے بیان فرمایا کہ مین آج کی رات بیت المقدس مین گیا تہا کافرون نے کہا کہ ہم تو اونٹون پر سوار ہوکر مہینہ بہر مین وہان پہونچتے ہین اور مہینہ بہر مین پلٹتے ہین آپ ایک رات مین کیونکر وہان گئے اور پلٹ آئے اون لوگون نے کہا کہ اوس مسجد کے پتے بتلائیے آپ نے اوس کے سب پتے اور نشان بتلا دیے امام بیہقی کی روایت مین یون ہے کہ ایک کافر بولا کہ مین بیت المقدس کو سب لوگون سے زیادہ پہچانتا ہون کہ اوسکی بنا کیسی ہے اور اوسکی وضع کیسی ہے اور وہ پہاڑ سے کس قدر نزدیک ہے آپنے سب پتے اور نشان بتلائے کہ اوس کی بنا ایسی ہے اور اوسکی وضع ایسی ہے اور وہ پہاڑ سے اسقدر

نزدیک ہے وہ بولا کہ آپنے سچ کہا اون لوگون کے کچھ قافلی اوس طرف کو گیی ہوئی تھی
آپنے اون قافلون کے پتے اور نشان صاف صاف بتلائی جب وہ قافلہ آئی وہ سب پتے
اور نشان لوگون نے ٹھیک پائے تب بہی منکرون نے کہا یہ جادو ہے مولانا جلال الدین
لکھتے ہین کہ حضرت میمونہ رضہ جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوے ہین اون سے
روایت ہے کہ اونہون نے کہا اے پیغام پہونچانیوالے اللہ کے ہمکو بیت المقدس
کے مقدمے مین فتوی دیجیے آپنے فرمایا اوس تک جاؤ اور اوس مین نماز پڑہو مینے
کہا اے اللہ کے پیغام پہونچانے والے پہر کیونکر ہیو اور اون دنون مین اوس مین
رومی لوگ تھے آپ نے فرمایا اگر تم سے نہ ہوسکے تو زیتون کا تیل بہیجدو کہ اوس کی
قندیلون مین چراغ روشن کیا جاوے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان
قندیلین بہی تھین شاید اون مین چراغ روشن ہوتے ہون یا کوئی چراغ روشن
نکرتا ہو اسلئے آپنے فرمایا کہ وہان تیل بہیجدو اور اللہ نے آپ پر آئندہ کا احوال
کہول دیا تھا کہ وہان میری امت کے لوگ جاوینگے اور قندیلون مین چراغ
روشن کرینگے تو شاید آپکا مطلب یہ ہو کہ آئندہ زمانہ مین اگر تم وہان نجا سکو تو
وہان کی قندیلون کے واسطے تیل بہیجدیجیو اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب
آپنے اور آپکے ساتھہ والون نے دس برس تک مکہ مین کافرون کے ظلم اوٹھائے
اور اللہ کی راہ مین جان کو نذر کرنا قبول کیا تب اللہ نے آپکو مدینہ مین بہیجا پہلی مدینہ
کے کچھ لوگ آئے آپنے اون کو اسلام کی طرف بلایا وہ مسلمان ہوئے اور مدینہ کے
طرف پلٹ گئے مدینہ مین اسلام پہیلا پہر آپنے مصعب کو مدینہ مین قرآن پڑہانے کی
لئے بہیجا پہر بہت لوگ مدینہ سے آئی اور ایمان لائی آپنے مسلمانون کو مدینہ کیطرف
ہجرت کا اذن دیا مکہ سے سب لوگ مدینہ مین جا رہے فقط حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت علی رضہ رہگیی اور کچھ لوگ وہ رہگیی جنکو
کافرون نے زبردستی قید کر رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم کی راہ دیکھہ
رہی تھی کافرون نے ایک مکان مین جمع ہوکر مشورہ کیا اور سب کی آپکے قتل کی فکر

ایکا کیا حضرت جبرئیل اللہ کا پیغام لائے اور فرمایا کہ آج کی رات اپنی جگہہ پر مت سوئیے تب جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت حضرت ابوبکر رضہ کے گھر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ اللہ نے مجکو
نکلنی کا اذن دیا آپ نے حضرت علی رضہ سے فرمایا کہ میرے لیٹنی کی جگہہ پر رات کو رہو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ایک برتن مین کنکریان لے لین اور اونکو کافرون کی سرون پر
ڈالتے گئے اور اونہون نے آپکو نہ دیکہا اور آپ یہہ ایت پڑہتی جاتے تھے وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ
أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ یعنے اللہ فرماتا
ہے کہ ہمنے بنادی اونکی آگے ایک دیوار اور اون کے پیچہے ایک دیوار پہر ہمنے اونکو ڈہانک
لیا پہر وہ نہین دیکہتی ہین آپ حضرت ابوبکر کے گہر کے طرف گئی اور اونکو ساتہہ لیکر رات کی
وقت نکل گئے اور کافر لوگ دروازون کی دڑارون سے جہانکتے رہے اور اس فکر مین
رہے کہ آپکو قتل کرین اسی فکر مین رات گذر گئی صبح کو حضرت علی رضہ اوس بچہونے سے
اوٹھی اون سے کافرون نے پوچہا کہ آپ کہان ہین وہ بولے مجکو معلوم نہین جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضہ جاکر غار ثور مین داخل ہوئے کافرون نے پتا لگایا
اور غار کے پاس پہونچے مگر اللہ نے اونکی آنکہون کو اندہا کردیا آپ تین شب غار
مین رہے یہانتک کہ ڈہونڈنے والے تہک کر بیٹہہ رہے تب آپ غار سے نکلے جب کافرون
کا قابو نہ چلا تو لوگون سے کہدیا کہ جو کوئی ان دونو کو لے آویگا ہم اوس کو اوتنا مال
دینگے جتنا اون دونو کے خون کے بدلے مین دیا جاوے سراقہ ابن مالک اوس
وقت تک مسلمان نہین ہوا تہا اوسکو پتا مل گیا وہ گہوڑے پر سوار ہوکر آیا اور آپکو
پایا آپنے اوس کو بددعا دی اوس کے گہوڑے کے دونو ہاتہہ زمین مین دہس
گئے وہ بولا مینے جانا یہہ مصیبت مجپر تم دونون کی بددعا سے آئی ہے تم میرے
واسطے دعا کرو اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین لوگون کو تمہاری طرف سے پہیر دونگا
آپنے دعا کی اوسکا گہوڑا چہوٹ گیا وہ چلا گیا اور ڈہونڈنے والون سے کہتا تہا کہ
مین اسطرف دیکہہ چکا یعنے وہ ادہر نہین ہے سراقہ یہہ معجزہ دیکہہ چکے تھے آخر کو مسلمان
ہوئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضہ مدینہ مین پہونچی پہر حضرت

علی رض مدینہ مین آئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لانے سے مدینہ کے مسلمانون
کو بہت بڑی خوشی ہوئے اللہ نے اوس دین کے بادشاہ کو ظاہری بادشاہی بہی عنایت
فرمائی جیسا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے ترپنوین باب مین خبر دی تھی کہ پہلے آپ دشمنون
کے ہاتھہ سے بڑی بڑی ایذائین اور صدمے اوٹھاوینگے تب اللہ آپکو عروج اور
ترقی دیگا اور آپ کے ہاتھہ سے اللہ کے دین کا عروج ہوگا دن بدن لوگ ایمان کو قبول
کرتے جاتے تھے اور کافرون کا زور گھٹتا جاتا تھا آپ سے ایمان والو یہہ آپکا اور آپکے
ساتھہ والون کا مکہ مین دشمنون کے ہاتھہ سے مصیبتون کا اوٹھانا اور اللہ کے حکم پر مضبوط
رہنا ایسی کھلی دلیل آپ کی سچائی کی ہے کہ بعضے بعضے پادریون کا بہی دل پگہل گیا
اور اون سے بغیر اقرار کئے رہا نہ گیا کتاب سیرت محمدی جو پادری انریبل ولیم میور
نے لندن مین ۱۸۶۱ء مین چہاپی ہے اوس کی چوتھی جلد کے تین تیسوین باب کی
تین سو چودہوین صفحہ مین لکھا ہے کہ ایک لحظہ کے لئے اوس زمانہ پر نظر کرین جبکہ
ہر ایک شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک حال تہا مکہ مین قوم سے باہر کر دیا گیا اور
ابو طالب کی گہاٹی مین وہ لوگ قید رہے اور وہان تین یا چار برس تک محتاجی
اور سختی کی برداشت کرتے رہے وہ تو بڑے ہی مضبوط اور قوی اسباب ہون گے
جو اس امر کے باعث ہوئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون تمام پر جلا فیون اور کھلی
ہوئی نا امیدی اور نامقصدی مین اپنے دین کی جڑ پر قائم رہے جونہی وہ قید سے
چھوٹے وہ اپنے شہر سے نا امید ہو کر طائف کو چلے اور وہان کے حاکمون اور رئیسون
کو توبہ کی دعوت کی وہ تنہا اور بے مددگار تھے مگر وہ کہتے تھے کہ میرے ساتھہ اللہ کا
پیغام ہے اوس شہر کے لوگون نے اونکو ذلت سے نکالدیا اون کی پنڈلیون سے
خون جاری تہا کیونکہ شہر والون نے اونکو زخم پہونچائے تھے وہان سے چلکر وہ تہوڑا
دور پر ٹہرے اور اللہ کے حضور شکایت کی پہر مکہ کو پہرے اور وہان پہر بہی نا امیدی
کے کام پر مگر انجام مین کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوئے ہمکو زمانہ مین ایسی
مثال کی عبث تلاش ہے جس مین نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح ہر کوئی شخص

تیرہ برس تک ناامیدی اور خوف اور اذیت مین ایذائین پہنچوا کر توبہ کا وعظ کہتا رہا
ہوا اور اللہ کے غضب سے شہر والون کو ڈراتا رہا ہوا ایک چھوٹی سی گروہ مسلمانون نے ان
ومرو کے ساتھ گالیون اور دہمکیون اور خوف کو آیندہ کے صابرانہ اور کمال کے
امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخر کار پیغام اس ایک دور کے ملک سے آیا تو
وہ بھی تمام انتظار کرتے رہے یہانتک کہ اون کے سب ساتھ والے ہجرت کر گئے اور
تب خود بھی اوس قوم ناشکر اور ناخدا ترس کے درمیان سے ہجرت کر گئے تمام ہوا قول
پادری کا اب ایمان والو سبدن جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف
لائے عبد اللہ ابن سلام رض جو یہودیون مین سب سے عالم اون کے سردار تھے اور
حضرت یوسف علیہ السلام کے نسل مین تھے آپ کے تشریف لانے ہی سے قائل ہو کر خدمت
سے حاضر ہوئے اور پکے محمدی ہوئے ابن اسحاق نے سیرت مین لکہا ہے کہ عبد اللہ
ابن سلام نے فرمایا ہے کہ جب مینے آپکا ذکر سنا اور آپکا پتا اور آپکا نام اور آپکا زمانہ
پہچانا جسمین ہمکو آپکا انتظار تہا مین اس بات کو چھپائی ہوئے تہا یہانتک کہ آپ مدینہ
مین تشریف لائے مین حاضر ہوا اور ایمان لایا پہر مین اپنے گہر والون کیطرف گیا اور
اونکو حکم کیا وہ بھی ایمان لائے اور میری پہپی خالدہ مسلمان ہوئین اور وہ بہت
اچہی مسلمان ہوئین صحیح بخاری مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون
کو بلا کر پوچھا کہ عبد اللہ کیسا شخص ہے وہ بولے ہم سب سے اچھا اور اوس شخص کا بیٹا
ہے جو ہم سب سے اچھا تہا اور ہم سب سے علم مین بڑہ کر ہے اور ایسے شخص کا بیٹا ہے
جو ہم سب سے علم مین بڑہ کر تہا آپنے فرمایا بہلا اگر وہ ایمان لاوے یہودی بولے وہ
ایسا نہین ہے کہ آپ پر ایمان لاوے عبد اللہ ایک گوشہ مین سے نکلکر کہنے لگے کہ
مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اوس کے پیغام پہنچانے
والے ہین اوسیوقت یہودی کہنے لگے کہ عبد اللہ ہم سب سے بدتر ہے اور ایسے
شخص کا بیٹا ہے جو ہم سب سے بدتر تہا حضرت سلمان فارسی جو عیسائی تھے
اور بہت سے عیسائی درویشون کی خدمت مین رہتے خود دیکہ آپ پاس

حاضر ہوئے کچھ جو تھے اور ترستان آپکے اونہون نے ایک عیسائی درویش سے سنی تھی وہ سب
تھے آپ مین پائے مسلمان ایمان لائے اور بہت لوگ محمدی ہوئے مدینہ مین جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنوائی جو آپ کی مسجد کہلاتی ہے جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام
کے صحیفہ مین اللہ نے فرمایا تھا کہ انکا ایک آویگا اپنی مسجد کیطرف وہ سردار جسکے
تلاش مین تم ہو مدینہ مین آپ کو اللہ نے جہاد کا حکم بہیجا پہلے پہل مکہ کے بت پرستون
سے لڑنے کا حکم ہوا کیونکہ اون لوگون نے دس برس تک قسم قسم آپ پر اور آپ کے ساتھ
والون پر بڑے بڑے ظلم کیے تہے مکہ کے بت پرستون سے بدر کے میدان مین لڑائی ہوئی
آپ کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تہے کافرون کیطرف ایک ہزار کا لشکر تہا اللہ تعالے
نے آسمان سے فرشتون کی فوجین بہیجین فرشتون نے بعضے کافرون کو قتل کیا
بعضون کو مشکین باندہ کر ڈالدیا جن لوگون نے آنکھون سے دیکھا کہ آسمان
کیطرف سے فرشتے نے آکر ہمکو باندہ لیا وہ لوگ محمدی ہو گئے جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہتیلی بہر کنکر اوٹہائی اور کافرون کے منہہ پر پہینکے اللہ نے اون کنکرون کو
ٹڈی سی اوٹہان دی اون کنکرون نے کافرون مین سے کسی کو نہین چہوڑا ہر ایک کی
آنکھون مین وہ کنکر بہر گئے ستر کافر قتل ہوئے اور ستر قید ہوئے باقی سب پیٹہ
پہیر کر بہاگے اور چودہ مسلمان شہید ہوئے دوسرے سال احد پہاڑ
کے پاس مکہ کے بت پرستون سے پہر لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ستر مسلمان شہید
ہوئے حضرت حمزہ رض آپ کے چچا اسی لڑائی مین شہید ہوئے اون دنون مین
مخیریق یہودی ایمان لایا اور محمدی ہوا ابن اسحاق نے سیرت مین لکہا ہے کہ مخیریق
عالم تہا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے نشانون سے پہچانتا تہا مگر اوسپر
اپنے دین کی الفت غالب آئی اور اوسی پر رہا یہانتک کہ جب احد کا دن ہوا مخیریق
نے کہا اے یہودیون کی گروہ قسم اللہ کی تمکو معلوم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
مدد کرنا تمپر واجب ہے وہ بولے کہ آج ہفتہ کا دن ہے اوس نے کہا تمہیں ہفتہ نہین
ہے پہر اوس نے اپنا ہتہیار لیا اور کہا اگر مین آج مارا گیا تو میرا مال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیا اعظم ہے وہ اوسمین کرین جو اسد اون کے دل مین ڈالی ہے پہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور جب لڑائی ہوئی وہ لڑا یہانتک کہ قتل کیا گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مخیریق سب یہودیون سے بہتر ہے اور آپ نے اوس کے مال کو لیا اور اکثر خیراتین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین اوسی مین سے ہین آپ نے پہلے پہل یہودیون
سے صلح کی تہی کہ ہم تمسے نہین لڑینگے مکہ کے بت پرستون کی بہڑکانے سے یہودی لوگ قول
توڑنے پر طیار ہوئے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کی تدبیر باندہی آپکو خبر پہونچی
آپنے قوم نضیر کے یہودیون کو مدینہ سے نکال دیا بعد اس کے کچہہ یہودی قوم نضیر کے اور
کچہہ یہودی قوم قریظہ کے مکہ مین بت پرستون کے پاس گئے اور اون سے کہا کہ ہم تمہارے
ساتہہ ملکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑینگے یہودی لوگ عرب کی قومون مین پہرتے رہے
دس ہزار بت پرستون کی فوجین جمع کر کر مدینہ پر چڑہا لائے اللہ تعالے نے توراۃ
شریف مین جابجا بت پرستون کے قتل کرنے کا اور بتون اور بت خانون کے توڑنے
کا حکم کیا ہے توراۃ کے پڑہنے والون نے توراۃ سے ضد باندہی بت پرستون سے مل
ملکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور عیسائیون پر ظلم کر چکے تھے اب بت پرستون سے ملکر
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور محمدیون سے لڑنے چلے ایسے پڑہے لکہے بیشک جاہلون
سے بدتر ہین اونہون نے جان بوجہکر اللہ سے اور اوس کے پیغامبر سے ضد باندہی
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہہ خبر سنی کافرون کی فوج کے اور اپنے بیچ
مین ایک خندق کہودا اور یہہ خندق سلع پہاڑ کے آگے کہودا گیا سلع پہاڑ مسلمانون
کی پیٹہہ کے پیچہے تہا اور خندق اون کے اور کافرون کے بیچ مین تہا اور جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم تین ہزار مسلمانون کے ساتہہ نکلے قوم قریظہ کے یہودی جنہون نے
قول توڑا تہا اون کی خبر تحقیق کرنے کیلیے آپ نے سعد ابن معاذ کو اور سعد ابن عبادہ
کو بہیجا اونہون نے اون یہودیون سے جا کر پوچہا وہ بولے رسول اللہ کون ہین
ہم مین اور محمد مین کچہہ قول اور اقرار نہین سعد ابن معاذ نے اون سے سخت کلام کیا
وہ لوگ بہی سخت کلام کرنے لگے اون دونون نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو اگر خبر دی کافرون کی فوجین مدینہ پر مسلمانون کو گھیرے رہین تھوڑی سی لڑائی ہوئے
آخر کو اللہ نے زور کی آندہی بھیجی اوس آندہی مین فرشتون کی فوجین تھین بہت سے اون
کی خیمے اوکہڑ گئے وہ سب بہاگ گئے اللہ کے حکم سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم قریظہ
کے یہودیون کو گھیر لیا بہت دنون تک آپ اون کو گھیرے رہے یہودی لوگ اپنے قلعہ
سے اس اقرار پر اوترے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حق مین جو چاہین حکم
کرین تب قوم اوس کے مسلمانون نے کہا یا رسول اللہ یہہ لوگ ہمارے دوست ہین
آپنے فرمایا کیا تم اسمین راضی نہین ہو کہ اون کے مقدمہ مین تمہین مین کا ایک شخص
حکم کرے وہ بولے ہان ہم راضی ہین آپ نے سعد ابن معاذ کو بلایا وہ آئی اور اونہون
نے کہا مین حکم کرتا ہون کہ انکی مرد قتل کئے جاوین اور عورتین اور لڑکے قید کر لئے
جاوین آپنے فرمایا کہ تونے اون کے حق مین وہ حکم کیا جو حکم اللہ کا ہے سات آسمانون
کے اوپر سے آپنے اون کے قتل کا حکم کیا وہ سب مرد قتل کئے گئے خندق اور قریظہ کی لڑائی
مین وس مسلمانون کے قریب شہید ہوئے یہودیون کا ہٹ پن اور ضد دیکھنا چاہیے کہ
قتل ہوجانا قبول کیا مگر ایمان لانا اور محمدی ہوجانا قبول نہ کیا بعضے بعضے یہودی جو ایمان لائی اور
محمدی ہوگئی اون کو آپنے قتل نہین کیا ابن اثیر رہ نے اسد الغابہ مین لکھا ہے کہ طبری نے ابو حمید
تک سند پہونچائی کہ ثعلبہ بیٹے سعیہ کے اور اسید بیٹے سعیہ کے اور اسد بیٹے عبید کے یہہ لوگ
بنی ہدل مین سے ہین قریظہ اور نضیر مین سے نہین ہین اون کا نسب اون کے
اوپر ہے وہ ان لوگون کے چچا کے بیٹے ہین وہ اسی رات کو مسلمان ہوئے جس رات مین
قریظہ والے سعد کے حکم پر اوترے تھے یا دری تم خوب جانتے ہو کہ یہودی لوگ حضرت
عیسی علیہ السلام کے بڑے دشمن ہین قوم قریظہ کے یہودیون کے قتل پر خوشی کرو
کہ حضرت عیسی کے دشمنون کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا ہمکو تمہاری
عقل پر بڑا افسوس آتا ہے کہ تم اپنے رسالون مین قوم قریظہ کے یہودیون کے قتل
کے سبب ہمارے پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم سے بے ادبیان کرتے ہو حضرت عیسی کے
دشمنون کی طرفداری کرتے ہو اللہ تمکو محمدی ایمان کی ہدایت دے آمین مدینہ علیہ

تشریف لانے سے چہا برس تہا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کیطرف کعبہ کی زیارت کے
لئے چلے مکہ کے کافرون نے آپ کو روکا آپنے اون سے اسبات پر صلح کرلی کہ دس برس تک لڑائی
موقوف رکہین گے اور اگلے سال ہم کعبہ کی زیارت کو آوین گے صلح کرکے آپ پلٹ آئے پہر
دوسرے سال عمرہ کے لئے مکہ مین تشریف لے گئے عمرہ کرکے پلٹ آئے مدینہ مین تشریف لانے
سے ساتوین برس محرم مین آپ نے حبش کے بادشاہ نجاشی کو ایک خط لکہا اور ایک قاصد
بہیجا نجاشی رحمہ آپکا خط پڑہکر ایمان لائے دین محمدی مین داخل ہوئے اور روم کے بادشاہ
ہرقل کو بہی آپ نے خط لکہا وہ خط دحیہ کے ہاتہہ بہیجا اور اوسکو دین اسلام کیطرف بلایا
اور اللہ کا پیغام پہونچایا اون دنون مین ہرقل بیت المقدس مین تہا اور ابوسفیان بہی
کچہہ عربون کے ساتہہ وہان تجارت کو گیا تہا اور ابہی تک مسلمان نہین ہوا تہا ہرقل نے
اون لوگون کو بلا بہیجا اور ابوسفیان سے آپکا حال پوچہا ایک بات یہہ پوچہی کہ بہلا اسبات
کے کہنے سے پہلے تم اونپر جہوٹ بولنے کا گمان کرتے تہے ابوسفیان نے کہا نہین ہرقل نے
کہا کہ مینے پہچانا کہ وہ ایسا نہین ہے کہ آدمیون پر جہوٹی تہمت باندہنا چہوڑدیوے
اور اللہ پر جہوٹ باندہے ایک بات یہہ پوچہی کہ وہ تمکو کیا حکم کرتے ہین ابوسفیان نے
کہا وہ ہمکو حکم کرتے ہین کہ ہم فقط اللہ کو پوجین اور اوس کے ساتہہ کسی چیز کو شریک
نکرین اور وہ ہمکو منع کرتے ہین اون چیزون سے جنکو ہمارے باپ دادے پوجتے تہے
اور ہمکو حکم کرتے ہین نماز کا اور زکوۃ کا اور پرہیزگاری کا اور قول پورا کرنیکا اور
امانت ادا کرنے کا ہرقل بولا یہہ صفت نبی کی ہے اور مین جانتا تہا کہ وہ ظاہر ہونے والے
ہین لیکن میرا گمان نہ تہا کہ وہ تم مین سے ہین اور جو تو کہتا ہے اگر یہہ سچ ہے تو قریب ہے کہ
وہ میرے ان دونو قدمون کی جگہہ کے مالک ہونگے اور اگر مین امید رکہتا کہ مین اون
تلک پہونچونگا تو البتہ مین اون سے ملنے کا ارادہ کرتا اور اگر مین اون کے پاس ہوتا بیشک
اون کے پاؤن دہوتا ابوسفیان کہتے ہین کہ جب ہم وہان سے نکلے مینے اپنے ساتہہ والون
سے کہا کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ ہوا کہ یہہ رومیون کا بادشاہ اون سے ڈرتا ہے
قسم اللہ کی مجکو یقین رہا کہ اب آپکا کام غالب ہوگا یہانتک کہ اللہ نے میرے دل مین اسلام

داخل کیا صحیح بخاری مین یہہ احوال بہت بسط کے ساتھہ ہے اور لکہا ہے کہ ہرقل پہر حمص مین
آیا وہان روم کے سردارون کو ایک کچہری مین بلایا اور دروازے بند کروا دیے پہر کہا
اے روم کے لوگو کچہہ تمکو نجات کی اور بہلائی کی رغبت ہے کہ تمہاری بادشاہت قائم رہے
تو اس نبی سے بیعت کرو وہ سب بہاگے دروازون کو بند پایا بادشاہ نے غضب اون کے
نفرت دیکہی اور اون کے ایمان لانے سے نا امید ہوا کہا اونکو پہر بلاؤ اور بولا کہ مینے
ابہی یہہ بات کہی کہ تمکو آزماؤن کہ اپنے دین پر کیسے مضبوط ہو تب وہ لوگ راضی ہوے
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مصر کے بادشاہ مقوقس کو بہی خط لکہا اور اوس کو
دین اسلام کیطرف بلایا اور اللہ کا پیغام پہونچایا یہہ بادشاہ بہی مسلمان نہین ہوا اپنے
قوم کا ڈر اوس پر غالب ہوا حافظ ابن حجر نے اصابہ مین ابن عبد الحکم کی فتوح مصر
سے نقل کیا ہے کہ مقوقس نے کہا کہ مین جانتا تہا کہ ایک نبی باقی ہین اور میرا گمان تہا کہ
وہ شام مین ظاہر ہونگے اب مین دیکہتا ہون کہ وہ عرب مین ظاہر ہوے جو زمین مصیبت
اور تکلیف کی ہے اور قبطی لوگ میرے کہنے سے اونکے تابع نہین ہونگے اور آپ اس شہر کو
پر غالب ہونگے اور آپکے ساتھہ والے لوگ آپکے بعد ہمارے اس میدان مین اوترینگے
اور اس ملک پر غالب ہونگے اور مین قبطیون سے اسکا ایک حرف بہی نہین کہونگا
ہرقل اور مقوقس دونو بادشاہ نصرانی تہے یہہ دونو مسلمان نہین ہوے مگر آپکے خط
کا بہت ادب کیا اور قاصد کی بڑی تعظیم کی فارس کا بادشاہ خسرو پرویز جو ہرمز کا
بیٹا نوشیروان کا پوتا تہا اوسکو بہی آپ نے خط لکہا وہ آگ پوجنے والون کا بادشاہ
تہا اوس نے بادشاہی کے غرور مین آپکا خط پہاڑ ڈالا آپ نے فارس والون کے حق
مین فرمایا کہ اون کے پرزے اڑا دیے جاوینگے اور روم والون کے حق فرمایا کہ
اونکے لوگ باقی رہینگے اور تہین دنون مین خسرو کو اوس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کیا
اور آپ بادشاہ ہو گیا باذان جو خسرو کیطرف سے یمن کا حاکم تہا مسلمان ہوا
یمن کے ملک مین ایک شہر ہے جو عمان کہلاتا تہا وہان کا بادشاہ اپنے بہائی سمیت
مسلمان ہوا منذر جو بحرین کا بادشاہ تہا وہ بہی مسلمان ہوا اور بحرین کے بہت لوگ

مسلمان ہوئے مدینہ تشریف سے چار منزل پر ملک شام کیطرف کو ایک بڑا شہر تھا جو خیبر کہلاتا تھا
اوس مین بہت قلعے اور کہیتیان تہین اسی محرم مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کیطرف
یہودیون پر جہاد کرنے کو تشریف لے گئے یہودیون پر خوب جہاد ہوا آخر کو جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت علی رض کے ہاتہہ مین جہنڈا دیا صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت علی رض
نے عرض کیا اسے پیغام پہونچانیوالے اللہ کے مین اون سے لڑون یہانتک کہ وہ ہماری
طرح ہو جاوین یعنے مسلمان ہو جاوین آپ نے فرمایا آہستگی سے جاو یہانتک کہ تم اونکے
میدان مین اترو پہر اون کو اسلام کیطرف بلاؤ اور اون کو خبر دو جو کچہہ اللہ کا حق
اون کے اوپر اسلام مین واجب ہے کہ قسم اللہ کی اگر اللہ تیری باعث سے ایک مرد
کو ہدایت دے تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تجکو سرخ اونٹ ملین حدیث کی کتابون مین
اس لڑائی کا بہت کچہہ بیان ہے خلاصہ سب کا یہہ ہے کہ خیبر حضرت علی کے ہاتہہ سے فتح
ہوا مواہب لدنیہ مین ہے کہ مسلمانون مین سے پندرہ مرد شہید ہوئے اور ترانوے
یہودی مارے گئے اللہ نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح دی ایک ایک قلعہ فتح ہوا
یہودی خیبر کے ایمان نہین لائے مگر آپ کی رعیت ہو کر رہے محصول دینا قبول کیا جب
آپ خیبر مین تہے حضرت جعفر طیار رض اور اون کے ساتہہ کے لوگ حبش سے آن پہونچے
امام احمد قسطلانی رح مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ اون کے ساتہہ ستر مرد حبش سے آئے
وہ صوف کے یعنے اون کے کپڑے پہنے ہوئے تہے اون مین باسٹہہ حبش کے اور آٹہہ
شام کے لوگون مین سے تہے قتادہ نے اون کے نام یہہ بتائی ہین ابرہہ ادریس اشرف
ایمن بحیرا تمام تمیم نافع جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے سامنے سورہ
یس آخر تک پڑہی وہ لوگ قرآن سنکر روئے اور ایمان لائے اور محمدی ہوئے اور
بولے یہہ کلام بہت ملتا ہے اوس کلام سے جو حضرت عیسی علیہ السلام پر اوترا تہا امام
نسائی نے ابن عباس کی زبانی جہان اون سچے عیسائیون کا حال لکہا ہے جو جنگلون
مین گہر بنا کر بیٹہہ رہے بعضے سیاحی کرتے پہرتے بعضے صومعہ یعنے ستون بنا کر اوس پر
چڑہکر بیٹہہ رہے پہر جہوٹے عیسائی بہی اونکی حرص سے سیاحی اور عبادت کرنیکے [illegible]

وہان ابن عباس رضؓ فرماتے ہین کہ جب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بہیجے گئے اون مین سے
کچہہ تہوڑے باقی تہے اسکا یہہ مطلب کہ نصرانی درویشون مین جو اصل ایمان دار عیسائی
تہے وہ تہوڑے رہگئے تہے جہوٹے درویش بہت تہے ابن عباس رضؓ فرماتے ہین کوئی مرد
اپنے صومعہ سے یعنے ستون سے اوترا اور کوئی سیر کرنے والا اپنی سیر سے آیا اور گہر کا
والا اپنے مکان سے آیا وہ سب آپ پر ایمان لائے اور آپ کو سچا جانا اللہ تعالے نے
آیت اوتاری یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ واٰمنوا برسولہ یؤتکم کفلین من
رحمتہ یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ اوسکے پیغام پہونچانیوالے
پر دیگا تمکو دو حصے اپنی رحمت سے یعنے دو اجر دیگا حضرت عیسیٰ اور توریت اور انجیل
پر ایمان لانیکا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیکا اجر اور اون کو سچا
جاننے کا اجر ویجعل لکم نورا تمشون بہ اور کر دیگا تمہارے لئے ایک نور کہ اوسکے
ساتہہ چلو پہرو گے یعنے قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سو اسباب لدنیہ مین
ہے کہ خیبر کے بعد آپ وادی القریٰ کیطرف تشریف لے گئے اور چار دن اون کو گہیرے
رہے پہر اون کو اسلام کیطرف بلایا اونہین سے ایک مرد نکلا اوسکو زبیر رضؓ نے قتل کیا
یہانتک کہ گیارہ مرد قتل ہوئے جب کوئے مرد قتل ہوتا تہا آپ باقیون کو اسلام کیطرف
بلاتے تہے نماز کا وقت آتا تہا آپ اپنے ساتہہ والون کو نماز پڑہاتے تہے پہر تشریف لیجاتے
تہے اور اونکو اللہ اور رسول کیطرف بلاتے تہے شام تک لڑائی رہی دوسرے دن
سویرے کے وقت آپ کو اللہ نے فتح دی وہ زمین اور چہوہارے کے درخت آپنے
یہودیون کے ہاتہون مین رہنے دیئے اور اوسمین اون سے معاملہ کیا پہر تیما کے لوگون
کو یہہ خبر پہونچی اونہون نے آپ سے صلح کی تیما ایک شہر ہے شام اور مدینہ کے بیچ مین
مدینہ سے سات یا آٹہہ منزل ہے مطالع مین ہے کہ وہ قوم طے کے شہرون مین تہے
ہے اور اوسی سے شام کیطرف لوگ نکلتے ہین مدینہ مین تشریف لانے سے آٹہوان
برس تہا کہ آپکا ایک قاصد بصریٰ کے بادشاہ کیطرف جاتا تہا جب وہ موتہ مین پہونچا
شرجیل غسانی جو ہرقل کے نائبون مین تہا اوس نے اوس قاصد کو قتل کر ڈالا آپنے تین ہزار

کی فوج موتہ کیطرف بھیجی زید ابن حارثہ رض کو اس فوج کا سردار کیا صحیح بخاری مین ہے
کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہہ مارا جاوے تو جعفر بیٹا ابو طالب کا پہر اگر وہ مارا جاوے تو عبد اللہ
بیٹا رواحہ کا پہر اگر وہ مارا جاوے تو مسلمان اپنے بیچ مین سے ایک کو پسند کرکے اپنا سردار
کرلین راویون نے کہا ہے کہ آپنے حکم کیا کہ وہان کے لوگون کو اسلام کیطرف بلاوین
اگر وہ قبول کرین اور نہین تو اونکی اوپر اللہ سے مدد مانگو اور اون سے لڑو محمد ابن اسحاق رح
نے سیرت مین لکھا ہے کہ لوگ چلے یہان تک کہ معان مین اوترے جو زمین شام مین ہے
ہے اون کو خبر پہونچی کہ ہرقل ایک لاکھ رومیون کے ساتھ مآب مین اوترا ہے جو زمین
بلقا مین سے ہے جب یہہ خبر پہونچی دو راتین معان مین ٹہیرے اور فکر کرتے رہے
اور بولے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہین کہ یا آپ مردون کی مدد بہیجین یا جو
آپ کا حکم ہووے فرماوین عبد اللہ ابن رواحہ بولے کہ اے لوگو تم تو شہادت کے طالب
ہو کر نکلے ہو اور ہم لوگون سے کچہہ گنتی اور زور اور کثرت سے نہین لڑتے ہم تو اس
دین کے ساتہہ لڑتے ہین جس سے اللہ نے ہمکو عزت دی تم چلو دو اچہی باتون مین سے
ایک بات ہو گی یا غلبہ یا شہادت تب وہ لوگ چلے یہان تک کہ بلقا کی سرحد تک پہونچی ہرقل
کی کچہہ فوجین جو رومیون اور عربون مین سے تہین اون کو ایک بستی مین بلقا کی بستیون
مین سے ملین جو مشارف کہلاتی تہی پہر دشمن نزدیک آئے اور مسلمان ایک بستی کیطرف
سمٹ گئے جو موتہ کہلاتی تہی اوسی کے پاس لشکرون سے بڑی لڑائی ہوئی پہلے زید رض
نے جہنڈا اوٹہایا اور لڑے اور سب مسلمان صفین باندہ کر لڑے یہانتک کہ زید شہید
ہوئے پہر حضرت جعفر رض نے جہنڈا اوٹہایا پہلے گہوڑے پر لڑے پہر گہوڑے سے
اوتر کر لڑے یہانتک کہ شہید ہوئے اور وہ اون دنون مین تین تیس برس کے تہے
پہر عبد اللہ ابن رواحہ رض نے جہنڈا اوٹہایا اور لڑے اور شہید ہوئے پہر مسلمانون
نے خالد ابن ولید پر اتفاق کیا اونہون نے جہنڈا اوٹہایا حاکم نے کہا ہے کہ خالد خوب
لڑے موسی ابن عقبہ نے لکہا ہے کہ پہر اللہ نے دشمنون کو بہگا دیا اور مسلمانون کو
غالب کیا صحیح بخاری مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور

ابن رواحہ کے مرنے کی خبر لوگون کو سنائی اس سے پہلے کہ اون کی خبر آوے آپ نے فرمایا کہ زید نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوا پہر جعفر نے لیا وہ شہید ہوا پہر ابن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوا اوسوقت آپ کی آنکھون سے آنسو بہتے جاتے تھے پہر فرمایا یہانتک کہ جھنڈا لیا ایک تلوار نے جو اللہ کی تلوارون مین سے ہے یہانتک کہ اللہ نے اوسکو فتح دی فائدہ اللہ کی تلوار آپ نے خالد کو خطاب دیا خالد کو اللہ نے کافرون کے کاٹنے مین ایسا تیز کیا کہ اللہ اللہ مواہب لدنیہ مین ہے کہ پہر آپ نے عمرو ابن عاص رض کو ذات السلاسل کی طرف بہیجا اور وہ مدینہ شریف سے دس دن کی راہ ہے وادی القریٰ کے پیچھے اسکا سبب یہہ تہا کہ آپ کو خبر پہونچی تہی کہ قوم قضاعہ کی ایک فوج مدینہ کے لوٹنے کے ارادہ پر جمع ہوئے ہے جب محمدی فوج اونپر پہونچی وہ بہاگ گئے پہر آپ نے کعب ابن عمیر رض کو ذات اطلاح کیطرف بہیجا جو وادی القریٰ کے پیچھے ہے اون لوگون کو اسلام کیطرف بلایا اونہون نے نمانا اون پر خوب طرح جہاد ہوا وہ سب قتل ہوے مکہ کے بت پرستون نے جو آپ سے صلح کی تہی اونہون نے اوس صلح کو توڑ ڈالا ایک اور فرقہ کافرون کا تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بہی صلح کی تہی مکہ والون نے جا کر اوس فرقہ مین کشت وخون کیا وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد کو آئے آپ نے مکہ والون سے لڑنے کی طیاری کی دس ہزار مسلمانون کی فوج لیکر آپ مکہ مین داخل ہوئے ابوسفیان جو اون کا سردار تہا وہ مسلمان ہوا اور مکہ کے بہت لوگ مسلمان ہوئے بعضے کافرون نے لڑنا شروع کیا بارہ کافرون کے قریب قتل ہوئے اور دو مسلمان شہید ہوئے آپ نے بتون کو تڑوایا کعبہ کے پاس تین سو ساٹھ بت رکہی تہی وہ سب توڑے گئے کعبہ کے اندر جو تصویرین کہیچی ہوئی تہین سب دہوئی گئین اور مٹائی گئین کعبہ مین اللہ کا نام خوب ظاہر ہوا آپ کے پکارنے والے نے پکار دیا کہ جو کوئی اللہ پر اور پچہلی دن پر ایمان رکہتا ہو وہ اپنے گہر مین کسی بت کو بغیر توڑنے کے نہچہوڑے اللہ تعالےٰ نے جو حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ کے ساٹھوین باب مین کعبہ سے وعدہ کیا تہا وہ وعدہ پورا ہوا

الله کے مقبول بندے جو الله کو اکیلا جاننے والے اور سب پیغمبرون اور سب کتابون کے ماننے والے ہین عرب سے اور شام سے اور ہر ہر ملک سے کعبہ کے حج کو جاتے ہین فارس اور ہندوستان اور روم اور شام اور مصر کے لوگ کعبہ کو نہین مانتے تھے اب انہین ملکون سے بیشمار محمدی لوگ جناب محمد صلی الله علیہ وسلم کیوقت سے آج تک کعبہ کے حج کو نہایت شوق سے آتے ہین ہر ہر ملک کے بادشاہ جو محمدی ہین کعبہ کی طرح طرح سے خدمتین کرتے ہین وہان کے حاکم اور عامل سب سچی دین پر ہین کسی ظالم کی مجال نہین کہ کعبہ پر ظلم کر سکے ہمیشہ کا نور اور امن و امان الله نے کعبہ کو دیا ہے ان سب وعدون کا بیان اپنے مقام پر ہو چکا ہے جب حضرت محمد صلی الله علیہ وسلم مکہ کو فتح کر چکے مناۃ جو ایک بت تھا مشلل پہاڑ پر اور وہ پہاڑ سمندر کے کنارے پر تھا اوس بت کے توڑنے کے لیے آپ نے آدمی بھیجے اونہون نے جا کر اوسکو ڈہا دیا اوس بت خانہ مین سے ایک عورت نکلی ننگی کالی سر کے بال بکھیرے ہوئے ہای وای پکارتے تھی اور اپنا سینہ کوٹتی تھی علیہ جو زید کے بیٹے تھے اونہون نے اوسکو قتل کیا اور آپ نے خالد رض کو عزیٰ کے بت خانہ کے ڈہا دینے کے لیے بھیجا وہ بت خانہ مکہ سے رات بھر کی راہ پر تھا خالد رض نے اوسکو جا کر ڈہا دیا اور حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ تو نے کچھ دیکھا وہ بولے نہین آپ نے فرمایا تو نے اوسکو نہین ڈہایا آپکا مطلب یہہ تھا کہ اصل جڑ فساد کی باقی ہے آپ کے حکم سے خالد رض پھر وہان گئے اور تلوار نکالی ایک عورت بوڑھی ننگی کالی سر کے بال بکھیرے ہوئے اون کی طرف نکلی خالد رض نے اوس عورت کو کاٹ ڈالا ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور آپ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے فرمایا وہی عزیٰ تھی اور وہ ناامید ہوئے اس بات سے کہ تمہارے شہرون مین پھر کبھی پوجی جاوے یہہ دو باتین نمونہ کے طور پر ہین جناب محمد صلی الله علیہ وسلم کے تابعون نے کافر آدمیون کو بھی قتل کیا اور کافر دیون اور جنون کو بھی خوب قتل کیا جو جن محمدی ہین وہ محمدی انسانون کے ساتھہ جہاد مین شریک ہوتے ہین اور کافر جن جو کافر انسانون کے ساتھہ ہوتے ہین اونکو قتل کرتے ہین اور انسانون سے علیحدہ بھی محمدی جنون کے لشکر کافر جنون پر جہاد کرتے ہین اکثر بہت

جسکا نام سواع تھا وہ مکہ سے تین کوس پر تھا آپ نے اوس کے توڑنے کے لیے عمرو بن عاص رض
کو بھیجا اونھون نے جاکر اوسکو توڑ ڈالا اصل مین سواع ایک اچھے بزرگ کا نام ہے جو حضرت
نوح علیہ السلام سے پہلے تھے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافر اون کی مورت بناکر
پوجتے تھے وہی بت یہان بھی پہونچا تھا مکہ کے فتح ہونے کے بعد قوم ہوازن کے بت پرستون
نے فوجین جمع کین آپ کے ساتھ دو ہزار مکہ کے لوگ تھے اور دس ہزار وہ تھے جو
آپ کے ساتھ مدینہ سے آئے تھے آپ مکہ سے بارہ ہزار کی فوج لیکر اون سے لڑنے
کے لیے تشریف لے گیے اور دہر سے بہت فوجین نکل پڑین بڑے لڑائی ہوئی امام ابو یعلی
کی مسند مین ہے کہ اوس دن حضرت علی رض سب لوگون سے بڑھ کر جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے آگے ہو کر لڑے محب طبری رح نے ریاض النضرہ مین لکھا ہے کہ جنگ
بدر مین اور احد مین اور خیبر مین اور اکثر لڑائیون مین حضرت علی رض کا محنت
کرنا اسمین اتنی خبرین آئی ہین جو تواتر کو پہونچی ہین آخر کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے زمین سے کچھ کنکریان اوٹھائین پھر فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوہ یعنی بگڑ گیے
مونھہ کم بختون کے آپ نے اون کنکریون کو کافرون کے چہرون پر پھینکا پھر فرمایا وہ بھاگ گئے
قسم محمد کے رب کی پھر اون مین ہر آدمی کی آنکھین اون کنکریون سے بھر گئین
اور اون پر شکست پڑی اور اللہ نے آپ کو فتح دی یہہ لڑائی حُنین کی کہلاتی ہے اس
مین چار مسلمان شہید ہوئے اور ستر سے زیادہ کافر قتل ہوئے پھر آپ نے طائف
پر چڑھائی کی اور قوم ثقیف کو گھیر لیا اٹھارہ دن اونکو گھیرے رہے کافرون نے تیر
پھینکے بارہ مسلمان شہید ہوئے آپ وہان سے کوچ کر کے جعرانہ مین تشریف لائے
تب قوم ہوازن کے لوگ آئے اور مسلمان ہوئے پھر مدینہ مین تشریف لانے
سے نوان برس تھا کہ آپ کو خبر پہونچی کہ روم کے بادشاہ ہرقل کے ساتھ فوجین جمع
ہوئی ہین آپ نے لڑائی کا سامان کیا تیس ہزار مسلمانون کا لشکر لیکر آپ ملک
شام کیطرف چلے اور ابو زرعہ نے فرمایا ہے کہ آپ کے ساتھ ستر ہزار تھے جب آپ تبوک
تک پہونچے جو مدینہ شریف سے چودہ منزل پر ہے ایلہ کا حاکم آیا اور اوس نے آپ سے

صلح کی اور جزیہ یعنے محصول دیا اور جربا اور اذرح کے لوگ بہی آئے اونہون نے بہی جزیہ دیا
آپ نے خالد ابن ولید کو دومہ کے بادشاہ اکیدر کندی کیطرف بہیجا وہ نصرانی تہا خالد
گئے اور اوس کو پکڑ لائے اوس نے جزیہ قبول کیا آپ نے اوسکو چہوڑ دیا امام محمد ابن
عبد الباقی رح مواہب کی شرح مین لکہتے ہین کہ حافظ ابن حجر رح نے فرمایا کہ تبوک کے
اور مدینہ کے بیچ مین شام کیطرف سے چودہ منزل ہے اور تبوک کے اور دمشق کے
بیچ مین گیارہ منزل ہے اور برہان نے کہا کہ مین حاجیون کے ساتہہ بارہ منزل کر کے
وہان پہونچا اسکا سبب یہہ ہے کہ وہ لوگ تیز چلتے تہے اور دومۃ الجندل کو لکہا ہے
کہ ایک قلعہ اور کچہہ گانون ہین اون کے اور دمشق کے بیچ مین پانچ راتون کی راہ ہے
اللہ تعالی نے سورہ توبہ مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا ہے کہ کتاب والون
سے یعنے یہود اور نصاری سے لڑو یہانتک کہ وہ دب کر جزیہ دین سو جبن یہودیون
اور نصرانیون نے جزیہ دیا اور صلح کی اگرچہ مسلمان نہین ہوئے آپ نے اون سے
لڑائی موقوف کر دی اور اون کو پناہ دی اور سب مسلمانون کو تاکید فرمائی کہ انکو
ہرگز مت ستائیو کہ یہہ ہماری پناہ مین ہین اس مہلت مین یہہ حکمت ہے کہ بہت یہودی
اور نصرانی آہستہ آہستہ دین محمدی مین آتے جاتے ہین تبوک سے آپ نے روم کے
بادشاہ کو خط لکہا اوس نے آپ کے خط کا جواب بہیجا اور قاصد بہیجا کچہہ لڑائی نہین
ہوئی آپ پلٹ کر مدینہ مین تشریف لائے اس مقام پر پادری جان ڈیون پورٹ
نے لکہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیون پر بڑا رحم کیا اور اون سے جزیہ
بہت تہوڑا لیا جب آپ پلٹ کر مدینہ کی طرف تشریف لائے ملک شام کے سب لوگ
آپکے رحم کی اور نیک خصلتون کی تعریف کرتے تہے تمام ہوا قول پادری کا جب آپ
وہان سے مدینہ مین تشریف لائے تو قوم ثقیف کے لوگ آئے اور مسلمان ہوئے طائف جو
اونکا شہر تہا وہان ایک بت تہا جو لات کہلاتا تہا وہ توڑا گیا اور بت خانہ ڈہا دیا گیا
ابن اسحاق نے فرمایا ہی کہ جب آپ نے تبوک سے فراغت کی اور قوم ثقیف کے لوگ
مسلمان ہوئے تب ہر طرف سے عرب کے لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور لوگ

فوج فوج اللہ کے دین مین داخل ہوئے کہ سارے ملک عرب مین ایمان پہیل گیا اسی نوین سال
مین آپنے حضرت علی رضا کو قوم طی کیطرف بہیجا حضرت علی رضہ نے جا کر اون کا بت توڑا
اور حاتم طائی کی بیٹی کو قید کرکے لائے اور اوس کا بہائی عدی ابن حاتم مرد نصرانی تہا وہ
شام کیطرف بہاگ گیا اوسکی بہن اوس کے پاس گئی اور اوسکو بلا لائی اور وہ قوم طی کا
بادشاہ تہا اون سے چوتہائی لیتا تہا عدی ابن حاتم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے اسی نوین سال مین نجاشی بادشاہ جو محمدی ہو گئے
تہے حبش مین مرے اوسیدن جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین فرمایا کہ
تمہارا بہائی نجاشی مرگیا آپ نے لوگون کے ساتہہ اون کے جنازے کی نماز پڑہی اسی
سال مین نجران کے نصاریٰ آپ کے پاس آئے اور بہت دن تک آپ سے بحث کرتے
رہے آپ کہتے تہے کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہین وہ کہتے تہے کہ معاذ اللہ وہ اللہ کے
بیٹے ہین اللہ نے اون کے جواب مین سورہ آل عمران کی آیتین اوتارین اور حکم فرمایا
کہ اون سے کہو کہ ہم بلاوین اپنے بیٹون کو اور تمہارے بیٹون کو اور اپنے عورتون
کو اور تمہاری عورتون کو اور اپنے عزیزون کو اور تمہارے عزیزون کو پہر ہم اللہ
کے آگے گڑگڑاوین اور اللہ کی پہٹکار جہوٹون پر ڈالدین جب یہہ حکم آیا تو جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضا اور حضرت فاطمہ رضہ کو اور امام حسن اور امام حسین رضہ
کو لے گئے اون لوگون نے کہا کہ یہہ تو ایسی صورت ہین کہ اگر اللہ کو قسم دلاوینگے کہ
پہاڑون کو سرکا دیوے تو بیشک اللہ پہاڑون کو سرکا دیگا اون لوگون نے بد دعا مین
آپ سے مقابلہ نہ کیا اور صلح کر لی کہ ہم دو ہزار جوڑے دیا کرینگے ابن القیم رحمہ نے
زاد المعاد مین لکہا ہے کہ فروہ ابن عمرو جذامی جو روم کے عربون کا بادشاہ تہا
اوسکا حال ابن اسحاق نے یون لکہا ہے کہ اوس نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کیطرف ایک قاصد کے ہاتہہ اپنے مسلمان ہونیکا حال کہلا بہیجا اور وہ رومیون کا
عامل تہا اون عربون پر جو اوسکی قریب تہے اور اوسکا مقام معان تہا اور جو اوس کے
آس پاس تہے زمین شام مین سے جب رومیون کو اوس کے مسلمان ہونے کی خبر

پہونچی اوسکو بلایا اور قید کیا اور سولی پر چڑہانے کے لیے اوسکو ایک پانی پر لے گئے جو فلسطین
مین تہا زہری فرماتی مین کہ جب اوسکو قتل کے واسطے لائے اوس نے یہہ شعر پڑہا جسکے
یہہ معنی ہین کہ مسلمانون کے سردارون کو خبر پہونچا دے کہ مین اپنے رب کا تابعدار ہون
پہر اون لوگون نے اوسکو اوسی پانی پر یعنے تالاب پر قتل کیا **فائدہ** حضرت شمویل علیہ السلام
کے احوال کی جو پہلی کتاب ہے اوس کے پچیسوین باب مین لکہا ہے کہ حضرت داؤد
علیہ السلام فاران کے جنگل کی طرف اوترے اور وہان معون مین ایک شخص تہا اوسکا
بڑا قصہ لکہا ہے مولانا محمد امین بغدادی رح سبائک الذہب مین قوم مدین کے ذکر
مین لکہتے ہین کہ اونکا ملک زمین معان کے پاس تہا ملک شام کے کنارے پر حجاز
کے نزدیک حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی زمین کے نزدیک اونہین مین حضرت
شعیب علیہ السلام بہیجے گئے معلوم ہوا کہ وہ ٹکڑا زمین کا جس پر مکہ اور مدینہ ہے
اور وہ حجاز کہلاتا ہے اوسکی حد ان بستیون کے نزدیک تک ہے مولانا سید علی مدنی نے
رح نے وفاء الوفا مین لکہا ہے کہ حجاز صنعا کی سرحد سے شام کی سرحد تک ہے یہی حجاز
اگلی زمانہ مین فاران کہلاتا تہا بادشاہون کے احوال کی پہلی کتاب کے گیارہوین باب
کی اٹہارہوین آیت مین ہے کہ مدیان سے نکل کر فاران مین آئے مدینہ مین تشریف لانے
سے دسوین برس جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل رضہ کو یمن کیطرف بہیجا
اور فرمایا کہ اب تو کتاب والے لوگون پاس آویگا پہر جب تو اون کے پاس آوے تو
اون کو اسطرف بلائیو کہ گواہی دیوین کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کی پیغام
پہونچانیوالے ہین پہر اگر وہ اس بات مین تیرا کہنا مان لین تو اونکو خبر دیجیو کہ اللہ نے اونپر
پانچ نماز مین فرض کی ہین ہر دن رات مین پہر اگر وہ اس بات مین تیرا کہنا مان لین
تو اونکو خبر دیجیو کہ اللہ نے اونپر زکوۃ فرض کی ہے کہ اون کے دولت والون سے
لی جاوے اور اونکے محتاجون پر پہیر دیجاوے اسی سال مین آپ نے خالد ابن ولید رضہ
کو قوم حارث کیطرف نجران مین بہیجا اونہون نے جا کر اونکو اسلام کیطرف بلایا وہ لوگ
مسلمان ہوئے اور آپ کی پاس ایلچیون کو بہیجا آپ نے اون کی طرف عمرو ابن حزم رضہ

بہیجا کہ اونکو اسلام کے طریقے سکہلاوین اور اون سے زکوۃ لیوین ابن القیم رح نے لکھاہے کہ آپنے خالد کو یمن کیطرف بہیجا کہ اونکو اسلام کیطرف بلاوین اونہون نے چہہ مہینے تک اونکو اسلام کی طرف بلایا اونہون نے نمانا آپ نے حضرت علی رض کو بہیجا اونہون نے جاکر اون مین سے بعض مردون کو قتل کیا پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط یمن والون کو پڑہہ سنایا قوم ہمدان کے سب لوگ ایک ہی دن مین مسلمان ہوئے حضرت علی رض نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکے مسلمان ہونے کا حال لکھہ بہیجا آپ نے اللہ کے آگے شکر کا سجدہ کیا آمد ایمان والو عرب کے بیابان مین جو اللہ نے اپنا جلال اور جمال دکہلانے کا وعدہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیتیسوین باب مین فرمایا تہا اور بیالیسوین باب مین مکہ اور مدینہ کا بتا دیکر اللہ کی کلام کی اور اللہ کی تعریف کی آوازین بلند ہونیکا وعدہ فرمایا تہا یہہ سب وعدے خوبطرح پورے ہوئے اللہ کا جلال اور جمال سب ایمان والون نے عرب کے بیابان مین دلکی آنکہون سے دیکہہ لیا اور اب تک دیکہہ رہی ہین اسی دسوین باب مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہزارہان مسلمانون کے ساتہہ مکہ مین حج کے واسطے تشریف لائے حج ادا کرکے پہر مدینہ کیطرف تشریف لے گئے صفر کے مہینے مین آپ بیمار ہوئے ابن اثیر رح نے تاریخ کامل مین لکھاہے کہ محرم کے مہینہ مین آپ نے ملک شام کیطرف بہیجنے کے لئے رومی کافرانیون سے لڑنیکے لئے ایک بڑا لشکر طیار کیا اسامہ رض کو اوسکا سردار کیا اور اونکو حکم کیا کہ گہوڑون کو بلقا اور داروم کی سرحد تک لیجاوین جو فلسطین کی زمین مین سے ہے مواہب لدنیہ مین اور اوسکی شرح مین ہے کہ آپنے اسامہ رض کو ابنی کیطرف بہیجا جو شراۃ مین ہے جو ایک جانب بلقا کا ہے آپنے فرمایا کہ تو اوس جگہہ جا جہان تیرا باپ قتل ہوا اور اون لوگون پر گہوڑون کی فوج لیجا کہ مینے تجکو اس لشکر کا سردار کیا بعد اسکے آپ بیمار ہوئے جمعرات کی دن آپنے اسامہ کیواسطے اپنے مبارک ہاتہہ سے جہنڈا باندہ دیا تین ہزار کا لشکر لیکر اسامہ رض جرف مین پہونچی اتوار کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض کی شدت ہوئے آپ فرماتے تہے کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرو تب اسامہ لشکر مین سے پلٹ کر آپ پاس آئے آپ اوسوقت بولتے نہین تہے اور دو نون ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہاتے

پہر اسامہ پر رکتے تو اسامہ کہتے ہین کہ مینے پہچانا کہ آپ میرے واسطے دعا کرتے ہین اسامہ
پہر لشکر کیطرف پلٹ گئے پہر پیرکے دن پلٹ آئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہشیار
تہے آپ نے اسامہ سے فرمایا اللہ کی برکت سے سویرے جا اسامہ آپ سے رخصت ہوئے
اور لشکر مین پہونچے اور لوگون کو کوچ کا حکم دیا وہ سوار ہوا چاہتے تہے کہ اونکو خبر پہونچی
کہ آپ موت کی حالت مین ہین تب وہ پلٹ آئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال
فرمایا اور لشکر مدینہ مین پلٹ آیا پہر جب ابوبکر صدیق رض سے لوگون نے بیعت کی آپ نے
اسامہ رض کو اوس لشکر سمیت پہر روانہ کیا اسامہ رض ابنی پر پہونچے اون لوگون کو قتل
کیا اور قید کیا اور اون کے گہر اور چہوارون کے درخت جلا دیے اور اپنے باپ کے یعنے
زید ابن حارثہ رض کے قاتل کو قتل کیا پہر جلدی چلے اور لوٹ کر بون مین وادی القری مین
پہونچے پہر بیچ بیچ کی چال چلے اور چہہ راتون مین مدینہ شریف مین پہونچے اب یہہ بیان
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرب کے بہت لوگ دین
سے پہر گئے اون پر جہاد واجب ہوا جب اللہ تعالے نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو دنیا سے اوٹہا لیا عرب کے ملک پر ایک بڑی مصیبت آئی مکہ اور مدینہ اور طائف
کے سوا تمام عرب کے شہرون کے لوگ دین سے پہر گئے اکثر لوگ بت پوجنے لگے اور بعضون
نے کہا ہم نماز پڑہین گے مگر زکوۃ نہ دینگے اسکا ایک فرض چہوڑدیا بحرین کے علاقہ مین
ایک شہر تہا جو جواثی کہلاتا تہا وہان کے لوگ بہی دین پر قائم رہے تاریخ کامل کا بیان
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنون مین اسود عنسی جو مسلمان ہوچکا
تہا وہ دین سے پہر گیا اوس نے جہوٹ موٹ دعوی پیغامبری کا کیا تہا وہ شخص یمن
مین تہا بہت لوگون کو اوس نے گمراہ کرلیا تہا باذان جو یمن کے حاکم تہے اونکا بیٹا
جسکا نام شہر تہا اون لوگون سے لڑکر شہید ہوا سارا ملک یمن کا اسود کے ہاتہہ آگیا
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے مسلمانون کو لکہہ بہیجا کہ اسود سے لڑین
قیس اور فیروز اور ایک اور شخص جو اسود کے امیرون مین تہے اسود سے بگڑ گئے
فیروز نے گہر مین گہس کر اسود کو قتل کیا قیس اور فیروز دونون مسلمان ہوئے خبر

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان لوگون کو اسود کی قتل ہونے کی خبر دی آپ کی وفات کے
بعد وہان سے لوگون نے آکر اسود کے قتل کی خبر دی اور حضرت ابو بکر رضہ نے اون لوگون
سے لڑنے کا سامان کیا جو کہتے تھے ہم نماز پڑہین گے مگر زکوۃ نہین دینگے طلیحہ نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین دعوی پیغامبری کا کیا تہا آپ نے اوس پر فوج بہیجی
تہی آپکے بعد بہت لوگ اوس کے ساتہہ ہو گئے اوسکے اکثر لوگ قوم اسد اور غطفان اور
طے کے تھے اور کچہہ لوگ ذی القصہ مین اوترے اور مدینہ مین کہلا بہیجا کہ ہم نماز پڑہین گے
مگر زکوۃ نہین دینگے حضرت ابو بکر رضہ نے اون پر جہاد کا سامان کیا اونمین بہت قتل
ہوئے باقی بہاگ گئے اور مدینہ مین زکوۃ کا مال آیا اور طلیحہ کے پاس لوگ بزاخہ مین
جمع ہوئے تب حضرت ابو بکر رضہ نے گیارہ جہنڈے باندہے ایک جہنڈا خالد ابن ولید رضہ
کیلئے باندہ دیا اور اونکو حکم دیا کہ طلیحہ کی طرف جاؤ جب اوس سے فراغت ہو تو بطاح
حیث مالک ابن نویرہ کیطرف جاؤ اور عکرمہ رضہ جو ابو جہل کے بیٹے تھے اونکو ایک جہنڈا
باندہ دیا اور اونکو مسیلمہ کے اوپر بہیجا اور خالد ابن سعید رضہ کو ایک جہنڈا باندہ دیا اور
اونکو ملک شام کے قریب مقامون کیطرف بہیجا اور عمرو ابن عاص رضہ کو جہنڈا باندہ دیا
اور اونکو قضاعہ کیطرف بہیجا اور حذیفہ ابن محصن رضہ کے لئے جہنڈا باندہ دیا اور اونکو
دبا والون کیطرف بہیجا اور عرفجہ ابن ہرثمہ کے لئے جہنڈا باندہ دیا اور اون کو مہرہ
کیطرف بہیجا اور اون دونو کو حکم کیا کہ اکٹہے رہین اور شرجبیل ابن حسنہ رضہ کو عکرمہ رضہ
کے پیچہے بہیجا اور فرمایا کہ جب یمامہ سے فراغت ہو تو قضاعہ پر جائیو اور معن ابن
حاجز کو جہنڈا باندہ دیا اور اونکو قوم سلیم اور اون کے ساتہہ والون ہوازن پر بہیجا
اور سوید ابن مقرن رضہ کو جہنڈا باندہ دیا اور اونکو تہامہ یمن مین بہیجا اور علا
ابن حضرمی رضہ کو جہنڈا باندہ دیا اور اونکو بحرین پر بہیجا اور حضرت ابو بکر رضہ نے عدی
ابن حاتم رضہ کو خالد رضہ سے پہلے قوم طے کیطرف بہیجا تہا اون کے پیچہے خالد رضہ کو بہیجا
اور حکم کیا کہ پہلے طے کے اوپر جاؤ وہان سے بزاخہ کیطرف پہر بطاح کیطرف جاؤ پہر لکہا ہے
کہ عدی ابن حاتم رضہ نے قوم طے کو اسلام کیطرف بلایا وہ مسلمان ہوئے پہر لکہا ہے

که بزاخه پر خوب لڑائی ہوئی اور طلیحه بهاگ گیا اور شام مین گیا پهر مسلمان ہوگیا پهر لکها ہے
کر خالد رضؓ قوم طے وغیره سے فراغت کرکے بُطاح کیطرف چلے گئے جہان مالک ابن نُوَیره تها
خالد رضؓ نے وہان فوجون کو پهیلایا اور اونکو حکم کیا که اونکو اسلام کیطرف بلاوین آخر کو
وه لوگ مسلمان ہوئے قوم تمیم مین ایک عورت تهی اوسکا نام سجاح تها اوسنے بهی دعوے
پیغمبری کا کیا اور مسیلمه کے پاس گئی اور اوس سے نکاح کیا اور اوسکی طرف سے ایک پکارنے
والے نے پکار دیا که مسیلمه جو الله کا پیغامبر ہے اوسنے تمپر سے نماز صبح اور نماز عشا کی معاف
کردی مسیلمه حضرت صلی الله علیه وسلم کیوقت مین پہلے مسلمان ہوا تها پهر اپنے ملک مین
جو یمامه کہلاتا تها پہونچ کر دین سے پهر گیا اور دعوی پیغمبری کا کیا عکرمه رضؓ جب مسیلمه والون
سے لڑے اونکو شکست ہوئی اونهون نے تهوڑے دن تامل کیا یہانتک کر خالد رضؓ فوج
لیکر اون سے جا ملے بہت بڑی لڑائی ہوئی مسلمانون کی فوج کی یہه نشانی تهی که وه
کہتے تهے یا محمداه خوب لڑائی ہوئی یہانتک که مسیلمه قتل ہوا اور اوسکے لوگ بهاگ گئے مسیلمه
کے لشکر کے لوگ بیس ہزار کے قریب قتل ہوئے اور مسلمانون مین چهه سو ساٹهه شہید ہوئے
بحرین کا حاکم منذر حضرت صلی الله علیه وسلم کیوقت مین مسلمان ہوا تها اوسنے وہان اسلام
پهیلایا تها جب وه مرگیا وہان کے لوگ دین سے پهر گئے قوم بکر کے لوگ کفر پر قائم رہے
اور قوم عبد القیس کو جارود ابن معلی نے جمع کیا اونکو خبر پہونچی تهی که وه لوگ کہتے ہین
که اگر محمد نبی ہوتے تو نه مرتے جارود نے کہا تم جانتے ہو که اگلے زمانه مین بهی نبی ہوئے ہین
وه بولے ہان کہا پهر وه کیا ہوئے اونهون نے کہا که وه مرگئے جارود نے کہا که محمد صلی الله
علیه وسلم بهی مرگئے جس طرح وه مرگئے اور مین گواہی دیتا ہون که الله کے سوا کوئی مالک
نہین اور محمد الله کے پیغام پہونچانے والے ہین تب وه لوگ مسلمان ہوئے اور اسلام
پر قائم رہے باقی لوگ جو کفر پر اڑے رہے اون سے لڑنے کے لئے علا کو جو حضرموت کی
رہنے والے تهے حضرت ابوبکر رضؓ نے بحرین کیطرف بهیجا مہینه بهر تک جہاد ہوتا رہا آخر کو
مسلمانون نے کافرون کو بهگا دیا پهر دریا کیطرف چلے اور الله سے دعا کی تاریخ
کامل کا اور ابن کثیر کی تاریخ کا بیان ہے که حضرت علا کی دعا سے مسلمانون کا لشکر

دریا پر چلا گیا جس طرح زمین پر چلتے ہین اونٹون کے کہر بہی نڈوبے گہوڑون کے گہٹنون
تک پانی نہ پہونچا کشتی والون کو ایک دن رات کی راہ تہی مسلمان لوگ پیدل تہوڑی دیر مین
وہان پہونچے اور کافرون پر خوب جہاد کیا اور اونکو بہگا دیا ایک عیسائی درویش یہہ
کرامت دیکہہ کر مسلمان ہوئی جب حضرت ابوبکر رضہ کو خبر پہونچی کہ عمان او مہرہ اور یمن
کے لوگ دین سے پہر گئے عمان مین لقیط نے دعوی پیغامبری کا کیا تہا نادان لوگون
کو گمراہ کیا تہا جیفر نے پہاڑون مین پناہ پکڑی تہی حضرت ابوبکر رضہ نے حذیفہ رضہ
کو عمان پر بہیجا اور عرفجہ رضہ کو مہرہ پر بہیجا اور عکرمہ رضہ کو لکہہ بہیجا کہ ان دونون سے مل جاؤ
صحار مین محمدی لشکر جمع ہوا لقیط نے دبا مین فوج جمع کی بڑی لڑائی ہوئے دس ہزار
کافر مارے گئے باقی سب مسلمان ہوئے اب یہہ بیان ہے کہ صوبہ ادومیہ پر خصوصا
مشہری پر اور زمین بابل پر جو اسعد نے اپنی تلوار کے بہیجنے کا وعدہ کیا تہا
اوسکا ظہور محمدیون کے ہاتہون ہوا محمد ابن عمر واقدی رح فتوح الشام مین
لکہتے ہین کہ حضرت ابوبکر رضہ نے یمن کے لوگ بلائی اور ملک شام کیطرف یزید ابن
ابی سفیان کو دو ہزار سوارون کے ساتہہ بہیجا وہ لوگ وادی القری کے راہ چلے
تا کہ تبوک پر جا نکلین پہر جابیہ پر پہر دمشق پر پہونچین عرب کے نصاری جو مدینہ مین
تہے اونہون نے ہرقل کو خبر پہونچائی اوس نے آٹہہ ہزار سوارون کی فوج بہیجی یزید ابن
ابی سفیان تبوک تک پہونچے تین دن کے بعد رومیون کی فوج آئی اور اونہون نے
حملہ کیا محمدیون نے تبوک کے اطراف مین جہاد شروع کیا ربیعہ ابن عامر رضہ نے اون کے
سردار کو قتل کیا دو ہزار دو سو کافر قتل ہوئے باقی بہاگ گئے اور مسلمانون مین
سے ایک سو بیس شہید ہوئے پہر وہ بہاگے ہوئے لڑنے کو آئی محمدیون نے پہر اونپر
جہاد کیا واقدی رح لکہتے ہین کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ اون آٹہہ ہزار مین سے کوئی نہین
بچا پہر حضرت ابوبکر رضہ نے مکے کے لوگون کو بلایا اور عمرو ابن عاص کو فوج کا سردار کیا
اور اون سے فرمایا کہ چہپی اور کہلی مین اللہ سے ڈرا ور تنہائیون مین اوس سے حیا کر
اور فرمایا کہ جس رستہ سے یزید ابن ابی سفیان گئے ہین اوس رستہ سے مت جائیو

بلکہ ایلیہ کے رستہ پر چلیو تاکہ فلسطین کی زمین تک پہونچو اور اپنے جاسوسون کو بہیجو کہ ابو عبیدہ کی خبرین تمکو پہونچاوین اور اگر وہ مدد چاہے تو اوسکی طرف فوج پر فوج بہیجیو اور اپنے ساتھہ والون پر قرآن کا پڑہنا لازم کر دیجیو عمرو ابن عاص رض چلے نو ہزار کی فوج اون کے ساتھہ تہی جب عمرو ابن عاص رض ایک دن کی راہ جا چکے تب ابو عبیدہ ابن جراح رض کو سب لشکرون کا سردار کرکے بہیجا اور فرمایا کہ زمین جابیہ کا قصد کرو پہر خالد ابن ولید رض کو بلایا اور اونکو نو سو سوارون کا سردار کیا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جہنڈا اون کے واسطے باندہ دیا اور وہ سیاہ جہنڈا تہا اور فرمایا کہ زمین اُبُلّہ اور فارس کا قصد کرو اور مین امید رکہتا ہون کہ اللہ تعالی تمہارے ہاتہون پر فتح دیوے اور تمہاری مدد کرے اگر اللہ چاہے پہر اونکو رخصت کیا فائدہ یہہ اُبُلّہ ملک عراق مین ہے اسمین الف پر پیش اور ایک نقطہ والی بے پر بہی پیش اور لام پر تشدید ہے اس شہر کیطرف خالد رض کو بہیجا اور اَیلہ جو ملک شام کیطرف ہے اوسمین الف پر زبر اور نیچے دو نقطہ والی یے پر جزم ہے اسکی طرف عمرو ابن عاص رض کو بہیجا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رح ازالۃ الخفا مین لکہتے ہین کہ عمر ابن شبہ نے اپنے اوستادون سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رض نے پہلے مثنی ابن حارثہ شیبانی کو فارس والون کی طرف بہیجا وہ عراق مین آئے اور فارس والون سے اور عراق کی نواح والون سے برس بہر لڑتے رہے پہر اونہون نے حضرت ابوبکر رض سے مدد چاہی تب اون کی مدد کے لئے خالد رض کو بہیجا واقدی رح لکہتے ہین کہ ہرقل کو خبر پہونچی کہ تبوک مین کتنے لوگ قتل ہوئے اوسنے روبیس کو فوج کا سردار کیا اور کہا کہ جا اور عربون کو فلسطین سے روک دے کہ وہ شہر پاکیزہ ہے اور وہی ہماری عزت اور ہمارا تاج ہے روبیس رومیون کی فوج لیکر اجنادین کیطرف چلا اور عمرو ابن عاص رض ایلہ تک پہونچے یہانتک کہ فلسطین کی زمین مین آئے وہان خبر ملی کہ زمین فلسطین کے ایک بڑے میدان مین رومیون کی فوج ایک لاکہہ کے قریب موجود ہے عمرو ابن عاص رض بولے ہم اون کے اوپر اللہ سے مدد مانگتے ہین اور اللہ جو اونچا اور عظمت والا ہے اوسکی مدد کے بغیر نہ کہین بچاؤ ہے نہ کچہہ زور ہے پہر مسلمانون سے فرمایا اللہ کے دشمنون کے

اوپر اللہ سے مدد مانگو اور اپنے دین کیطرف سے لڑو حضرت عمر رضہ کے بیٹے عبد اللہ رضہ ہزار سواروں کے ساتھ چلے رات بہر چلے صبح کو رومیوں کے دس ہزار سواروں کا سامنا ہوا حضرت عبد اللہ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے ان لوگوں نے پکار کر کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مسلمانوں نے کافروں پر حملہ کیا حضرت عبد اللہ نے اون کے سردار کو قتل کیا اون کا لشکر بہاگ گیا پہر خبر ملی کہ پہر بیس ایک لاکھہ کی فوج لئے ہوئے آتا ہے اور بادشاہ نے اوسکو حکم دیا ہے کہ کسیکو ایلہ تک پہونچنے ندے دوسرے دن پہر بیس نوے ہزار سواروں کے ساتھہ آ پہونچا عمرو ابن عاص رضہ نے مسلمانوں سے کہا قرآن پڑہو پہر بیس نے مسلمانوں کے لشکر کو دیکہا کہ صفین باندہی ہوئے جمی ہوئے کہڑے ہین اور قرآن پڑہ رہے ہین اور اون کے گہوڑوں کی پیشانیوں سے نور چمک رہا ہے اوس نے جان لیا کہ ہم ان کے سامنے عاجز ہین حضرت عبد اللہ رضہ کہتے ہین کہ ہماری نشانی یہہ تہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مدد کر مسلمانوں نے لڑنا شروع کیا دوپہر کے وقت تک لڑائی ہوئی حضرت عبد اللہ کہتے ہین کہ مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا سکہلائی تہی مین وہ دعا پڑہ رہا تہا ایکایک مینے دیکہا کہ آسمان کہل گیا اوسمین کہڑکیان ہین اون مین سے بہورے گہوڑے نکلے جو سبز جہنڈوں کو اوٹہائے ہوئے تہی اور پکارنے والا پکار رہا تہا اے محمد کی امت خوش ہو تمپر اللہ کے پاس سے مدد آئے تب مینے کہا قسم کعبہ کے مالک کی اس امت پر اپنے نبی کی دعا سے مدد آئے تہوڑے دیر مین رومی لوگ بہاگے اور مسلمان اون کے پیچہے دوڑے سو فلسطین کی لڑائی مین پہلے اون مین کے دس ہزار بلکہ زیادہ قتل کئے پہر عمرو ابن عاص رضہ نے ابو عبیدہ رضہ کو لکہہ بہیجا کہ اللہ نے ہمکو فتح دی اور رومیوں کے گیارہ ہزار قتل ہوئے اور اللہ نے فلسطین کو میرے ہاتہہ پر فتح کیا اور مسلمانوں مین ایک سو بیس مرد شہید ہوئے ابو عبیدہ رضہ کو یہہ خط پہونچا اور وہ ملک شام کے کنارے پر اوترے ہوئے تہے اور اندر نہین جا سکتے تہے خالد ابن سعید جو ابو عبیدہ رضہ کے ساتہہ تہے وہ عمرو ابن عاص رضہ کے لشکر مین آئے اونکو خبر ملی کہ رومیوں کا لشکر اجنادین مین جمع ہے خالد ابن سعید رضہ نے وہان پہونچکر حملہ کیا

ایکا ایک ذوالکلاع حمیری کہنے لگے کہ آسمان کے دروازے کہولے گئے اور جنت تمہارے واسطے
آراستہ ہوئے اور حورین جہانک رہی ہین اور ایکا ایک خالد ابن سعید رض نے رومیون کے
سردار کو قتل کیا اون کے تین سو بیس سوار قتل ہوئے باقی بہاگ گئے حضرت ابوبکر رض کو خبر
پہونچی کہ ابوعبیدہ رض ملک شام کے کنارے کے نزدیک پہونچے ہین اور اندر نہین جا سکتے
ہین کیونکہ اونہون نے سنا ہے کہ فوجین اجنادین مین جمع ہین حضرت ابوبکر رض نے جانا کہ
کہ ابوعبیدہ رض طبیعت کے نرم ہین رومیون کی لڑائی اون سے نہین بن پڑیگی حضرت
ابوبکر رض نے ابوعبیدہ رض کو معزول کر کے خالد رض کو لشکرون کا سردار کیا خالد رض کو یہہ خط پہونچا
اور قریب تہا کہ وہ قادسیہ کو فتح کرین اب یہہ بیان ضرور ہے کہ خالد رض نے بابل پر کیونکر جہاد کیا
امام ابویوسف رح جو امام ابوحنیفہ رح کے بڑے شاگرد ہین کتاب الخراج مین محمد ابن اسحاق وغیرہ
علم والون کی زبانی لکہتے ہین کہ جب خالد رض یمامہ سے آئے ابوبکر صدیق رض نے اونکو عراق کی طرف
بہیجا وہ شراف تک پہونچے اور اون کے ساتہہ پانچ ہزار یا کچہہ کم یا کچہہ زیادہ تہے شراف والون
کو خالد رض سے اور اونکے ساتہہ والون سے اور اونکے زمین عجم مین داخل ہونے سے تعجب آیا
یہہ لوگ مغیثہ تک پہونچے ایکا ایک عجمیون کے کچہہ گہوڑے سوار دکہائی دئے سو وہ انکو دیکہکر
پلٹ گئے اور اپنے قلعے تک پہونچے اور اوس مین داخل ہوئے خالد نے اور اون کے ساتہہ
والون نے قلعہ تک جا کر اونکو گہیر لیا اور قلعہ کو فتح کیا اور جو اوس مین لڑنے والے تہے اونکو
قتل کیا اور عورتون اور لڑکون کو قید کر لیا اور جو کچہہ اوس مین ہتہیار اور اسباب اور
جانور تہے سب لے لئے اور قلعہ کو ڈہا دیا پہر چلے یہانتک کہ عذیب تک پہونچے اوس مین ایک
قلعہ تہا اوسمین کسریٰ کے یعنے فارس کے بادشاہ کے کچہہ سپاہی تہے خالد رض نے اونکو قتل کیا اور
جو کچہہ قلعہ مین اسباب اور ہتہیار اور جانور تہے وہ لے لیے اور قلعہ کو ڈہا دیا اور مردون کو قتل
کیا اور عورتون اور لڑکون کو قید کر لیا جب قادسیہ والون نے یہہ دیکہا اونہون نے صلح
چاہی اور جزیہ دیا خالد رض قادسیہ سے چلے یہانتک کہ نجف مین اوترے اور اوس مین
فارس کے بادشاہ کا ایک قلعہ تہا اور اوسمین فارس والون مین سے کچہہ مرد لڑنے والے
تہے اونکو گہیر لیا اور قلعہ فتح کیا اور اونکو اوتارا اور اونکا سردار ایک مرد تہا جو ہزار مرد

کہلاتا تہا اوسکو قتل کیا اور جو تہی وہ لکڑیون مین بند ہی ہوئے تہے اونکو بہی قتل کیا اور اونکی عورتون
اور لڑکون کو قید کیا اور قلعہ مین جو کچہہ اسباب اور ہتہیار اور جانور تہے وہ لے لئے اور یہہ قلعہ جو
فتح کیے انمین کوئی قلعہ اس قلعہ سے زیادہ مضبوط نہین تہا اور کسی قلعہ کے لڑنے والے اس
قلعہ کے لڑنے والون سے زیادہ نہین تہے خالد رضہ نے اوسکو ڈہا دیا اور جلا دیا پہر ایک فوج
لیس والون کیطرف بہیجی اوس مین ایک قلعہ تہا اوس مین فارس کے بادشاہ کے کچہہ سپاہی تہے
اونکو گہیر لیا اور قلعہ فتح کیا اور اون مردون کو نکالا اور قتل کیا اور اونکی عورتون اور
لڑکون کو قید کر لیا اور قلعہ کو ڈہا دیا اور جلا دیا جب لیس کے لوگون نے یہہ دیکہا صلح چاہی اور جزیہ دیا پہر خالد رضہ حیرہ کیطرف چلے وہانکے لوگون نے
اپنے تین محلون مین پناہ پکڑی سفید محل اور عدسین کا محل اور ابن نفیلہ کا محل خالد رضہ کے لوگون
نے گہوڑے دوڑائے اودہر سے کوئی نہ نکلا خالد رضہ نے ایک مرد کو سفید محل کیطرف بہیجا اوسنے
کہا کہ تم مین سے ایک مرد نکلے تاکہ مین اوس سے باتین کرون ایک مرد نے جہانکا اور کہا اوسکو
امان ملی گی یہانتک کہ پلٹ جاوے کہا ہان تب عبد المسیح ابن حیان ابن نفیلہ اوترا اور خالد
کے پاس آیا اور وہ بہت بوڑہا تہا اور ایاس ابن قبیصہ طائی بہی نکلا اور وہ فارس کے
بادشاہ کیطرف سے حیرہ کا حاکم تہا النعمان ابن منذر کے بعد اوسکو حاکم کیا تہا یہہ لوگ خالد رضہ کے
پاس آئے اور خالد رضہ نے اون سے کہا کہ مین تمکو اسلام کیطرف بلاتا ہون پہر اگر تمنے یہہ کیا تو تمہارے
واسطے ہے جو مسلمانون کے واسطے ہے اور تمہارے اوپر لازم ہے جو مسلمانون کے اوپر لازم
ہے اور اگر تم یہہ نہین مانتے تو جزیہ دو اگر تم یہہ بہی نہین مانتے تو مین تمہارے پاس اون
لوگون کو لایا ہون کہ جتنا تمکو جینے کا شوق ہے اوس سے بڑہ کر اونکو مرنے کا شوق ہے اور
عبد المسیح کے ہاتہہ مین زہر تہا خالد رضہ نے پوچہا یہہ کیا ہے کہا یہہ زہر ہے جو مین چاہتا ہون وہ
مطلب اگر تمسے حاصل نہوگا تو مین اس زہر کو پی لونگا اور اپنی قوم مین ایسی خبر لیکر نہین جاونگا
جسکو وہ ناپسند کرین خالد رضہ نے وہ زہر اوسکے ہاتہہ سے لے لیا اور کہا بسم اللہ الذی لا
یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء یعنے اللہ کے نام سے جسکی نام کے ساتہہ
کوئی چیز نقصان نہین کرتی زمین مین نہ آسمان مین پہر خالد اوس زہر کو نگل گئے پہر وہ
شخص اپنے قوم مین گیا اور بولا کہ مین تمہارے پاس اون لوگون کے پاس سے آتا ہون

جن مین زہر نہین اثر کرتا یاس سنے خالدرضہ سے کہا کہ ہم تسے نہین لڑینگی اور تمہارے دین مین بھی داخل ہونا نہین چاہتے ہین ہم اپنے دین پر رہین گے اور تمکو جزیہ دین گے خالدرضنے اون سے نوے ہزار پر صلح کرلی اور یہہ پہلا جزیہ تہا جو پورب کیطرف سے حضرت ابوبکررضکے پاس پہونچا پہر خالدرضہنے فارس والون کے حاکمون کو ایک خط لکہا اور عبدالمسیح کو دیا اوس مین لکہا کہ خالد کیطرف سے رستم اور مہران کو اور فارس کے حاکمون کو سلام اوسپر جو راہ بتانے سے مان لے مین اللہ کا شکر کرتا ہون جسکی سوا کوئی مالک نہین اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے بندے اور اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین اللہ کا شکر ہے جسنے تمہاری حرمت توڑ دی اور تمہاری فوج کو جدا جدا کردیا اور تمہاری بات مین پہوٹ ڈالدی اور تمہاری لڑائی سست کردی اور تمہاری بادشاہی چہین لی جب میرا یہہ خط پہونچی تو میری پناہ قبول کرو اور جزیہ بہیجدو اگر ایسا نکروگے تو قسم اوس اسد کی جسکی سوا کوئی مالک نہین البتہ مین تمہاری طرف اون لوگون کو لیکر چلونگا جو مرنے کا شوق رکہتے ہین جیسے تم جینے کا شوق رکہتے ہو پہر خالدرضہ چلے ایک بستی کیطرف جو فرات کے نیچی تہی وہ بانقیا کہلاتی تہی اور اوس مین ایک قلعہ کے اندر فارس کے بادشاہ کے کچہہ سپاہی تہی اونکو گہیر لیا اور قلعہ فتح کیا اور اوسمین جو مرد تہی اونکو قتل کیا اور اونکی عورتون اور لڑکون کو قید کرلیا اور قلعہ کو جلادیا اور ڈہادیا تب بستی کے لوگون نے جزیہ دینے پر صلح چاہی ہلالی ابن جابر طائی صلح کا ذمہ وار ہوا اوس نے اون کیطرف سے تین ہزار درم پر صلح کی پہر خالدرضہ چلے یہانتک کہ بانقیا پر اوترے جو فرات کے کناری پر ہے وہ لوگ ایک رات کو صبح تک لڑے خالدرضنے اونکو گہیر لیا وہ لوگ شدت سے لڑے خالدرضہنے اسد کی مدد سے بانقیا کو فتح کیا اور لوگون کو قتل کیا اور عورتون اور لڑکون کو قید کیا اور قلعہ کو جلادیا اور ڈہادیا جب بانقیا کے لوگون نے یہہ دیکہا تو صلح چاہی خالدرضہنے صلح کرلی پہر ایک اور بستی تہی اوسکی طرف جریر ابن عبداسدرضہ کو بہیجا جب وہ فرات مین داخل ہوئی تاکہ پار جاوین اور اوس بستی کے لوگون کیطرف جاوین اوس بستی کے سردار نے کہا کہ پار تم نہ اترو مین تمہاری طرف پار اوترکر آؤنگا وہ آپ پار اوترکر آیا اور صلح کرلی اور جزیہ

دیا اور باروسما کے لوگون نے اور اوسکے آس پاس کی بستیون کے لوگون نے بہی صلح کرلی
حسین جیز پر حیرہ والون نے صلح کرلی تہی پہر خالدرض نجف کیطرف پلٹ آئی اور حیرہ کے لوگون
مین سے راہ بتانے والون کو لے لیا یہانتک کہ عین التمر تک پہونچی وہان فارس کے بادشاہ
کے علاقہ کے لوگ ایک قلعہ مین تہے خالد نے اونکو گہیر لیا اور اونکو اوتار لیا اور قتل کیا اور
عورتون اور لڑکون کو قید کیا اور قلعہ کو جلا دیا اور ڈہا دیا اور عین التمر کا سردار عربون مین سے
تہا اوسکو قتل کیا اور اوسکی عورتون اور لڑکون اور گہر والون کو قید کرلیا اور عین التمر کے
لوگون نے جزیہ دیا پہر سعد ابن عمرو الفساری کو ایک فوج کے ساتہہ بہیجا یہانتک کہ وہ صندودا
تک پہونچی وہان کندہ اور ایاد کے کچہہ لوگ تہے جو نصاری تہے اونکو گہیر لیا پہر اونسے جزیہ پر
صلح کی اور جو اونمین مسلمان ہوئے وہ مسلمان ہوئے پادری میتہر نے مفتاح الکتاب
مین لکہا ہے کہ بخت نصر وغیرہ کے وقت مین دریای فرات بابل کے درمیان مین بہتا تہا
اور شہر مین چہہ سو پچاس چوک تہے اس سے معلوم ہوا کہ دریای فرات کے کنارے پر
جو قلعہ اور گاؤن تہے وہ سب بابل کے مقام تہے جنکو اسد کے وعدہ کے موافق محمدیون نے
فتح کیا تاریخ کامل مین عین التمر سے پہلے شہر انبار کے فتح کا ذکر کیا ہے اور لکہا ہے کہ خالدرض
نے شہر انبار کو گہیرا محمدیون نے کافرون پر تیر پہینکے ہزار آنکہین پہوٹ گئین پہر خالدرض
نے انبار والون سے اور کلواذی والون سے صلح کی پہر عین التمر کیطرف چلے خالد نے
فوج کے سردار کو قتل کیا پہر اون سب کو قتل کیا اور جتنے لوگ قلعہ مین تہے اونکو قید کرلیا اور
اون کے گرجے مین چالیس لڑکے تہے جو انجیل شریف سیکہہ رہے تہے اونکو پکڑ لیا وہ لڑکے
مسلمانون کو بانٹ دئی اونہین مین سے ہین سیرین باپ محمد کے اور نصیر باپ موسی کے
اور حمران جو حضرت عثمان رض کے آزاد غلام تہے آے محمدی بہائیو ایک سو سینتیسوین زبور
کی پیش خبری یاد کرو اے بابل کی بیٹی جو زور آور ہے مبارک وہ جو تجہسے اوس سلوک کا
بدلہ لے جو تونے ہمسے کیا مبارک وہ جو تیرے لڑکون کو پکڑ کے سالع تک یعنی مدینہ تک
پہیلاوے نقص کے معنے عبرانی لغت مین لکہی ہین پہوڑ ڈالنا دورے معنے ہین پراگندہ
کرنا یہان عبرانی مین ال ہسالع کا لفظ ہے یعنے سالع تک تو یہان پراگندہ کرنے کے معنے خوب

جمتی ہین اوسلع نام مدینہ کا تہا اسکی دلیلین حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کے بیالیسوین باب
مین ہوچکین پادری مارش مین نے نسیر الاسلام مین لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر رضہ کیوقت مین جب
بابل پر جہاد ہوا اوس وقت مین المنذر نصاری کے بادشاہون کا گہرانا شہر سیرا اور انبیر مین
دریای فرات کے نزدیک چیم کے قلعون مین اور بابل کے ویران مقامون مین بادشاہی
کرتے تہے اور ایران کے بادشاہ کے تابعدار تہے خالد رضہ نے پہلے اونہین پر حملہ کیا اور ستر ہزار
سکہ جزیہ یہان کا پہلے آمدنی مدینہ کے خزانہ کے ہوئے حیرہ کا لفظ عربی مین بڑی حی سے ہین
پادری نے اپنی بولی کے موافق چہوٹی ہی سے لکہا ہی اور انبار کا الف اوڑا دیا اور انبار کو انبیر
لکہا دیکہو پادری نے اقرار کیا کہ حیرہ اور انبار اور وہان کے گائون اور قلعے یہہ سب مقام
بابل کے تہی جنکو محمدیون نے فتح کیا بابل کے فتح کرنے کی بشارتین خوب طرح محمدیون پر پوری ہوگئین
تاریخ کامل مین ہے کہ پہر خالد رضہ نے دومتہ الجندل پر جہاد کیا اور اوسکو فتح کیا پہر خالد رضہ نے حصید
اور خنافس اور مضیح اور ثنی اور زمیل کو فتح کیا پہر فراض کیطرف چلے اور وہ سرحد ہے شام
اور عراق اور جزیرہ کی وہان نصاری اور فارسی لوگ جمع ہوئے دریائی فرات کے کناری پر
بڑی لڑائی ہوئی ایک لاکہ رومی نصرانی قتل ہوئے امام ابو یوسف رح کی روایت جو اوپر
ہوچکی اوسکی اخیر مین یون ہے کہ حضرت ابوبکر رضہ کے پاس جب ابو عبیدہ رضہ کا خط مدد کی طلب
مین آیا تب اونہون نے خالد رضہ کو لکہہ بہیجا کہ ابو عبیدہ کے پاس جاؤ تاریخ کامل اور تاریخ ابن
جریر طبری مین اور تاریخ ابن کثیر مین لکہا ہے کہ فارس کے کافرون نے خالد رضہ کے نہونے کو
غنیمت جانا اور خالد رضہ کی نائب مثنی کیطرف بڑی فوج بہیجی مثنی حیرہ سے اوسکی طرف نکلی اور
بابل مین ٹہیرے کافرون کی فوج کا سردار ہرمز تہا بابل مین دونون فوجون کا مقابلہ ہوا اور
خوب لڑائی ہوئی فارس کے کافرون نے ایک ہاتہی کو مسلمانون کے گہوڑون مین چہوڑ دیا تاکہ
مسلمانون کے گہوڑے بہاگ جاوین اور اونمین پہوٹ پڑجاوے مثنی نے خود آپ اوس ہاتہی
پر حملہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اور سب مسلمانون نے کافرون پر حملہ کیا اور اونکو بہگا دیا مسلمان
کافرون کے پیچہے اونکو قتل کرتے ہوئی چلے گئی اور بہت سا مال اونکا لوٹ مین آیا کافر بہاگتے
بہاگے کہ شہر مدائن تک پہونچی ابن جریر طبری نے یہہ حال اس سند سے لکہا ہے کہ مجکو لکہہ بہیجا سری

نے وہ روایت کرتے ہین شعیب سے وہ سیف سے وہ محمد سے وہ طلحہ اور مہلب سے اور لکھا ہی کہ
فرزدق شاعر نے یہہ شعر کہا ہے جہان قوم بکر ابن وائل کو گنا ہے وہان فرماتے ہین ⁂ وبیت
المثنی قاتل الفیل عنوۃ ⁂ ببابل اذ فی فارس ملک بابل ⁂ یعنے گہر مثنی کا جو زور سے ہاتھی کو
قتل کرنے والے ہین بابل مین جب فارس مین تھا ملک بابل کا یعنے فارس کے لوگ بابل کے بھی بادشا
تھی تاریخ کامل مین ہے کہ یہہ لڑائی سن ۱۲ھ مین ہوئے امام ابو یوسف کی روایت مین خالدؓ کے سفر کا
بیان یون ہے کہ خالد رضؓ حیرہ سے چلے اور راہ بتانے والے اونکی ساتھہ تھی اور عین التمر سے بھی
چلے یہانتک کہ میدانون کو طی کیا تب وہ قوم تغلب کے شہرون مین جا پڑے اون مین سے بہتون
کو قتل کیا اور قید کیا پہر عانات کے شہرون مین گذرے وہان کے سردار نے صلح چاہی خالد رضؓ
نے صلح کر لی اس شرط پر کہ اونکا گرجا نہین ڈہایا جائیگا اور یہہ بھی شرط کر لی کہ تین دن تک
مسلمانون کی ضیافت کرین اور اونکو راہ بتاوین اون مین سے کتنی راہ بتانے والے نکلے اونھون نے
نقیب اور کوابل کا رستہ لیا جہان بڑی فوج تھی وہ لوگ شدت سے لڑے یہانتک کہ خالد رضؓ
نے اون مین سے بہتون کو اپنی ہاتھہ سے قتل کیا اور اونکو گہیر لیا جب اونپر بہت شدت ہوئے
تب اونھون نے صلح چاہی جن شرطون پر عانات والون نے صلح چاہی تھی خالد رضؓ نے صلح کر لی
پہر چلے یہانتک کہ قرقیسیا کے شہرون تک پہونچے مردون کو قتل کیا عورتون اور لڑکون کو قید
کیا کئی دن تک اونکو گہیرے رہے تب اونھون نے صلح چاہی جن شرطون پر عانات والون نے
صلح چاہی تھی خالد رضؓ نے صلح کر لی اور اون لوگون نے جزیہ دیا واقدی رحؒ لکہتے ہین کہ خالد رضؓ
قادسیہ سے چلے اور عین التمر کی راہ لی سماوہ کی زمین مین پہونچی منزلین طے کرکے ارکہ مین پہونچے
اور وہ میدان کا سرا ہے اوس کے واسطی جو عراق سے نکلتا ہے اور رومی لوگ وہان قافلون
سے محصول لیا کرتے تھی ارکہ کے بوڑہی لوگ نکلی اور خالد رضؓ سے صلح کر لی خالد رضؓ نے اون
سے نرم کلام کیا اور مرحبا کہا تاکہ سخنہ اور حوران اور تدمر کے لوگ سنین اور صلح کر لین
خالد رضؓ اوسی جگہہ رہی یہانتک کہ سخنہ اور تدمر والون نے بھی صلح کر لی اور ضیافت طیار
کی خالد رضؓ اون کے اوپر اوترے اور صلح نامہ لکہدیا پہر حوران کی زمین کیطرف چلے اور
ابو عبیدہ رضؓ کو خالد رضؓ کا خط پہونچا وہ مسکرائی اور کہا اللہ کا شکر ہے مین اللہ کا اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کا تابعدار ہون اونہون نے لوگون کو اپنے معزول ہونیکی خبر دی ابوعبیدہ رض
نے شرحبیل رض کو شہر بُصرٰی کیطرف چار ہزار سوارون کے ساتھ روانہ کر چکے تھے وہ جاکر اوسکے میدان مین
اوترے تھے وہان کا حاکم بادشاہ کے پاس اور رومیون کے پاس بڑا رتبہ والا تھا اوسکا نام روماس
تھا اوس نے اگلی کتابین پڑہی تہین شام کے شہرون مین سے رومی لوگ اوسکے پاس جمع
ہوتے تھے اور اوسکی حکمت کی باتین سنتے تھے اور بُصرٰی آدمیون سے آباد تھا وہان بارہ ہزار
رومی تھے اور عرب لوگ تجارت کا مال لیکر حجاز اور یمن کے کنارون سے وہان آتے تھے جب موسم
کے دن آتے تھے وہ لوہے کی کرسی پر بیٹھتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اوس کے علم سے فائدہ لیتے
تھے جسوقت لوگ اوس کے پاس جمع تھے ایکا ایک غل ہوا کہ شرحبیل لشکر لیکر آئے روماس گھوڑے
پر سوار ہوکر چلا اور شرحبیل رض کے پاس آیا اور پکار کر بولا کہ اے عرب کے لوگو مین روماس
بُصرٰی کا حاکم ہون تمہارے سردار کو چاہتا ہون شرحبیل رض اوسکی طرف نکلے وہ بولا تم لوگ
کون ہو شرحبیل نے کہا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والے ہین وہ آن پڑہ نبی جنکی بھیجنے کا
وعدہ توراۃ اور انجیل مین ہے روماس بولا اونکا کیا حال ہوا کہا اونکو اللہ نے اپنے پاس
اوٹھا لیا وہ بولا پھر اون کے بعد حاکم کون ہوا شرحبیل بولے اونکے بعد عبد اللہ ابوبکر صدیق رض
حاکم ہوئے روماس بولا مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور تم ضرور تمام ملک شام اور عراق کے مالک
ہوجاؤ گے اور ہمکو تمپر خوف آتا ہے کہ تم تھوڑے لوگ ہو اور ہمارا مجمع بڑا ہے تم اپنے ملک
کیطرف پلٹ جاؤ ہم تمکو نہین چھیڑین گے شرحبیل بولے ہم یہان سے نہین سرکین گے یہانتک
کہ تین باتون مین سے ایک بات ہو یا ہمارے دین مین داخل ہوجاؤ یا جزیہ دو یا لڑائی کرو
روماس نے کہا اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا کیونکہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور
یہ رومی لوگ جمع ہین مین چاہتا ہون کہ اونکو جاکر نصیحت کرون روماس چلے اپنی قوم مین
جاکر اونکو جمع کیا اور کہا اے نصرانی دین والو تم جان لو کہ جس بات کو تم اپنی کتاب مین
پاتی تھے کہ عرب تمہارے شہرون مین داخل ہونگے اور تمہارے مالون کو لوٹین گے اور
تمہارے بہادرون کو قتل کرینگے یہہ وہی وقت ہے اور وہ زمانہ قریب ہے اور تمہاری
فوج اور لشکر روم بس سے زیادہ نہین جہان تھوڑے سے عربون کیطرف زمین فلسطین میں

گیا اور مارا گیا اور اوس کے اکثر بہادر مارے گئی اور باقی بہاگ گئی بہتر یہہ ہے کہ ہم ان عربون کو جزیہ دین اور ہماری جان امان مین رہے جب اون لوگون نے یہہ سنا روماس کے قتل کرنے پر طیار ہوئے روماس نے کہا مین تو تمکو آزماتا تہا کہ تمکو اپنی دین کی حمایت کسقدر رہے واقدی رح فرماتے ہین کہ رومی لوگ لڑائی پر طیار ہوئے اور شرحبیل رض نے لوگون سے فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت تلوارون کے سایہ کے نیچی ہے اور اللہ کو بہت پسند وہ قطرہ خون کا ہے جو اللہ کی راہ مین ہے یا وہ آنسو ہے جو اللہ کے ڈر سے ہے ناجیا بن ربیع کہتے ہین کہ اون لوگون نے بارہ ہزار رومیون مین ہمپر حملہ کیا اور ہم اون کے بیچ مین ایسے تھی جیسے کالے اونٹ کے پہلو مین سفید تل ہم اونکی لڑائی پر ٹہیرے رہے اور ہمارے اور اون کے بیچ مین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ سورج آسمان کے خیمہ کے بیچون بیچ مین آگیا اور مینے دیکہا کہ شرحبیل نے دونو ہاتہ آسمان کیطرف اوٹہائی اور وہ کہہ رہی تھی یا حی یا قیوم یعنے اے زندہ اے سب کے تہامنے والے اے آسمانون اور زمین کے بنانیوالے اے جلال اور عزت والے یا اللہ تونے اپنے نبی کی زبان پر ہم سے شام اور فارس کے فتح کا وعدہ کیا ہی یا اللہ مدد کر اونکی جو تجکو اکیلا جانتے ہین اون لوگون کے اوپر جو تیرے منکر ہین یا اللہ ان منکر لوگون پر ہماری مدد کر شرحبیل نے اپنی دعا پوری نہین کی تھی کہ مدد آئی اور ایکا ایک حوران کیطرف سے غبار اوٹہا اور جہنڈے نظر آئے اور خالد ابن ولید اور ابو بکر صدیق کے بیٹے عبد الرحمان آپہونچی جب رومیون نے خالد رض کی آواز سنی اونکی آوازین بجہہ گئین خالد رض نے اور سبہون نے آرام لیا جب دوسرا دن ہوا بصرٰی کے لشکرون نے ہجوم کیا مسلمان بھی سوار ہوئے اور لڑائی کا سامان کیا ایکا ایک رومیون کی صفون مین سے ایک سوار نکلا اور عربی زبان مین بولا اے قوم عرب میری طرف فقط تمہارا سردار آوے کہ مین بصرٰی کا حاکم ہون تب خالد رض اوسکی طرف نکلے اوس نے کہا تم ہی ان لوگون کے سردار ہو کہا ایسا ہی کہتے ہین اور مین اونکا سردار ہون جب تک اللہ کی تابعداری مین رہون پہر جب اللہ کی حکم عدولی کرون تو میرے اوپر کچہہ حکومت نہین رماس نے کہا مین رومیون کے عقلمندون مین سے ہون اور جو شخص کہ عقل اور علم رکہتا ہے اوس پر حق پوشیدہ نہین رہتا اور مینے اگلی کتابون

ہین اور اگلی خبرون مین پڑہا ہے کہ اللہ تعالی بہیجیگا ایک نبی قریشی عربی اونکا نام محمد ہے خالدرضہ نے
کہا وہ ہمارے نبی ہین پہر اوس نے پوچہا بہلا اون پر کوئی کتاب اوتری ہے خالدرضہ نے کہا ہان
اللہ نے اون پر قرآن اوتارا ہے روماس بولا بہلا اوس مین شراب حرام کردی گئی ہے کہا ہان
جو اوسکو پیتا ہے ہم اوس پر حد لگاتی ہین روماس بولا بہلا تمپر نمازین فرض کی گئی ہین خالدرضہ
نے کہا ہان وہ پانچ نمازین ہین دن اور رات مین کہا تم حج کرتے ہو کہا ہان کہا تمپر جہاد فرض
کیا گیا ہے کہا ہان اور اگر یہہ نہوتا تو ہم تمسے لڑنے کے لیے نہ آتی روماس نے کہا مین جانتا ہون
کہ تم حق پر ہو اور مین تمسے محبت رکہتا ہون اور مینے اپنی قوم کو تمسے ڈرایا اونہون نے نہ مانا اور
مین اون سے ڈرتا ہون خالدرضہ بولے تو کہہ کہ مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک محمد اوسکی بندے
اور اوس کے پیغام پہونچانیوالے ہین روماس نے کہا اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو مین ڈرتا
ہون کہ وہ مجکو جلدی قتل کر ڈالین گے اور میرے گہر والون کو قید کر لین گے لیکن مین اپنی قوم
کیطرف جاتا ہون اور اونکو ڈراتا ہون اور رغبت دلاتا ہون شاید اللہ اونکو ہدایت دی روماس
نے اپنی قوم مین جاکر کہا اے لوگو تمکو عربون سے لڑنے کی طاقت نہین اور وہ ضرور ملک شام کے
مالک ہوجاوین گے سو تم اللہ سے ڈرو اور اونکی تابعداری کرو وہ لوگ یہہ سنکر روماس کے قتل
پر مستعد ہوئے اور بولے تو شہر مین داخل ہو اور اپنے محل مین بیٹہہ رہ اور ہمکو عربون سے لڑنے
دے روماس اون کے پاس سے چلا گیا اور بُصری والون نے اپنے اوپر دریجان کو حاکم کیا دریجان
لڑنے کو نکلا حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے بیٹے عبدالرحمان نے اوس پر حملہ کیا وہ بہاگ گیا رومیون
کے دلون مین اللہ نے دہشت کا ڈالدیا خالدرضہ نے اور عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سب مسلمانون نے حملہ کیا
بُصری والے لاچار ہوکر لڑنے کو آئی اور رومیون مین بہت قتل ہوا اور اون کے درویش
اور پادری اپنے کفر کا کلمہ پکار اوٹہی تب شرجبیل رضہ نے کہا یا اللہ یہہ پلید لوگ کفر کے کلمہ سے تیرے
آگے گڑگڑاتے ہین اور تیرے ساتہہ دوسرا خدا پکارتے ہین تیرے سوا کوئی خدا نہین اور ہم
تیرے آگے یہہ کہکر گڑگڑاتے ہین کہ تیرے سوا کوئی خدا نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ
دیتے ہین تو اس دین کی مدد کر اپنے دشمنون کے اوپر جو منکر ہین مسلمانون نے اونکی دعا پر

آمین کہا پہر سب نے ملکر ایک حملہ کیا رومی لوگ بہاگے اور زمین لاشون سے بہری ہوی رہگئی
اور ایک نے ایک کو دروازون پر قتل کیا بصری کے لوگ شہر مین داخل ہوئے اور شہر پناہ کو
مضبوط کرلیا عبداللہ ابن رافع رض کہتے ہین کہ ہمنے اپنے ساتھیون کو ڈہونڈہا تو ہم مین سے دوسو
تیس شہید ہوئے تہی جب چوتہائی رات گذری روماس آیا خالد رض اوسکو دیکھکر مسکرائی روماس
نے کہا اون لوگون نے مجکو نکالدیا اور کہا کہ اپنے محل مین بیٹہے نہین تو ہم تجکو قتل کرینگے سو مین
اپنے محل مین بیٹہہ رہا اور وہ شہر پناہ سے ملا ہوا ہے جب رات ہوئی مینے اپنے غلامون
سے اور لڑکون سے کہا اونہون نے شہر پناہ کو کہودا اور اوس مین ایک دروازہ کہولا اب
تم میرے ساتہہ اپنے معتبر لوگون کو بہیجو کہ شہر کو اپنے قبضہ مین کرلین اگر اللہ چاہے خالد رض نے
اللہ کے آگے شکر کا سجدہ کیا اور ابوبکر صدیق رض کے بیٹے عبدالرحمان کو حکم کیا کہ سو آدمی
معتبر ساتہہ لیکر روماس کے ساتہہ جاوین ضرار ابن ازور رض کہتے ہین کہ جب ہم روماس کے
محل مین پہونچے اونہون نے اپنے خزانے کہلوائے اور ہمکو ہتیار بانٹ دیے اور کہا ان لوگون کا
بہیس بدلکے داخل ہو تب ہمنے اونکا لباس پہنا اور ہمنے شہر کے چارون کونے بانٹ لیئے واقدی رح
کہتے ہین کہ مجکو معتبر راویون سے پہونچا ہے کہ عبدالرحمان اور روماس اوس برج مین گئے
جس مین دریجان تہا عبدالرحمان نے اوسکو قتل کیا اور اللہ اکبر کہا اور روماس نے اونکو
جواب دیا اور اونکے ساتہیون نے اونکا اللہ اکبر سنا اور بصری کے کنارون سے اللہ اکبر کہا اور
رومیون مین تلوار کو کام مین لائے بصری کے لوگون نے جب یہہ دیکہا عورتین اور لڑکے
اور مرد سب چلائے اور بولے الغوث الغوث خالد رض بولے کہ یہہ کیا کہتے ہین روماس نے کہا
امان مانگتے ہین خالد رض نے کہا ان پر سے تلوار اوٹہا لو تلوار موقوف ہوئی جب صبح ہوئی شہر
کے لوگ جمع ہوئے اور بولے اگر ہم تمسے صلح کرلیتے تو یہہ کچہہ نہوتا خالد رض بولے اللہ کا حکم نہین
ٹلتا لوگ بولے تمکو قسم اوس اللہ کی جسنے تمکو یہہ فتح دی تمکو ہمارے شہر کے کہولنے پر کس نے
راہ بتلائی خالد رض کو حیا آئی کہ کہین روماس نے راہ بتائی روماس اوٹہہ کہڑی ہوئی اور بولے
کہ اے اللہ کے دشمنو اور اوسکے پیغامبر کے دشمنو یہہ مینے کیا اللہ کی خوشی کے واسطے وہ بولے
کیا تم ہم مین سے نہین ہو روماس بولے یا اللہ تو مجکو امان مین سے مت کر مین صلیب سے

اور اوس کے پوچھنے والون سے منکر ہون مین اس بات سے راضی ہوا کہ اللہ مالک ہے اور اسلام دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغامبر ہین اور کعبہ قبلہ ہے اور قرآن پیشوا ہے اور مسلمان بھائی ہین وہ لوگ غصہ مین آئے روماس نے خالد رضہ سے کہا کہ مین ان کے پاس رہنا نہین چاہتا ہون مین تمہارے ساتھہ چلونگا جہان تم جاوگے جب اللہ تمہارے ہاتھہ پر فتح دیگا اور شام تمہارے قبضہ مین ہو جائیگا تم مجکو وہان پہر بہیجدیجیو کیونکہ وطن سے الفت ہوتی ہے واقدی رح فرماتے ہین کہ مجھسی بیان کیا معمر ابن سالم نے وہ اپنے دادا انجیعہ ابن مفرج سی اونھون نے کہا کہ روماس سب مقامون مین ہمارے ساتھہ رہے خوب لڑائی کرتے رہے اور اچھی طرح جہاد کرتے رہے یہانتک کہ اللہ نے شام کو فتح کر دیا اور ابو عبیدہ نے روماس کی خبر حضرت عمر رضہ کو لکھہ بہیجی اونھون نے روماس کو شام کا حاکم کر دیا وہ تھوڑی مدت کی بعد مر گئے اور ایک بیٹا چھوڑ گئے اور ایکا ایک روماس کی بیوی اپنے خاوند سے جھگڑتے ہوئی آئی اور اوس سے جدائی چاہتی تھی اور بولی کہ لشکر کا سردار فیصلہ کر دی لوگ اوسکو خالد رضہ کے پاس لائے ایک رومی جو زبان عرب کی بھی جانتا تھا وہ بولا کہ وہ اپنے خاوند روماس کے بارہ میں آپ سے مدد چاہتی ہے ترجمہ کرنے والے نے کہا یہہ کیونکر ہے وہ بولی کہ مین آج کی رات سوئی تھی ایکا ایک مینے ایک شخص کو دیکھا کہ اون سے زیادہ خوبصورت کوئی نہین دیکھا تھا گویا چودہوین کا چاند اون کی دونو آنکھون کے بیچ مین سے نکلتا ہے اور گویا وہ کہتے ہین کہ یہہ شہر اور شام اور عراق ان عربون کے ہاتھون پر فتح ہو جائیگا مینے کہا آپ کون ہین فرمایا مین محمد ہون اللہ کا پیغام پہونچانیوالا پہر اونھون نے مجکو اسلام کیطرف بلایا مین مسلمان ہوئی پہر اونھون نے مجکو دو سورتین قرآن کی سکھلائین لوگون نے اسپر تعجب کیا خالد رضہ بولے کہ اوس سے کہو پڑھے تب اوسنے الحمد اور قل ہو اللہ پڑھی اور خالد رضہ کے ہاتھہ پر اسلام کو تازہ کیا اور خاوند سے کہا کہ یا تو میرے دین مین آجا یا مجکو چھوڑ دی خالد رضہ ہنسی اور کہا پاک ہی وہ اللہ جس نے اوسکو توفیق دے پہر ترجمہ کرنے والے سے کہا کہ اوس سے کہو کہ وہ تجھسے پہلے مسلمان ہو چکے ہین تب وہ خوش ہوئی خالد رضہ نے ابو عبیدہ رضہ کو لکھہ بہیجا کہ اب مین دمشق کیطرف جاتا ہون تم وہان مجھسی ملو پوری ارشاد مین ہے نیز سیر الاسلام مین اس لڑائی کا حال لکھا ہے اور لکھا ہے کہ روفیس

جو وہان کا حاکم تھا اوس نے پہلے ہی حملہ مین کہا کہ تم تعظیم کی اطاعت قبول کرو اور وہ مسلمانون کے
ساتھہ ہو گیا آتی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اشعیا علیہ السلام کا چونتیسوان باب اور ترسٹھوان
باب اور حضرت ارمیا علیہ السلام کا انچاسوان باب پھر دیکھلو وہ جو اللہ نے اپنی تلوار کے اوترنے کی
اور بُصرےٰ مین اور صوبہ ادومیہ مین کشت و خون ہونے کی خبر دی تھی اور اوس وقت کے پتے
بتلائی تھی یہہ اوسکا ظہور ہوا حضرت اشعیا علیہ السلام کے چونتیسوین باب مین یہہ بیان آ چکا ہو
ہے کہ صوبہ ادومیہ مین یہہ شہر بہت مشہور تھی بُصرےٰ تیما ایلہ سلع اور بیالیسوین باب مین
خوب طرح ثابت ہو چکا ہے کہ سلع مدینہ شریف کا نام تھا اور تیما مدینہ شریف سے سات یا آٹھہ
منزل پر ہے مواہب لدنیہ مین ہے کہ اوسی سے شام کیطرف لوگ نکلتے ہین اور واقدی نے
ایک جگہہ لکھا ہے کہ سعید ابن عامر رضہ نے کہا کہ جب مین مدینہ شریف سے دور پہونچا تبوک پر
چلا اور بیٹے کہا کہ مین بُصرےٰ پر نکلونگا اور جس مقام کا نام مُوتہ ہے وہ بُصرےٰ کے رستہ مین ہے
کیونکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد بُصرےٰ کے بادشاہ کیطرف جاتا تھا جب وہ موتہ
مین پہونچا تب شرحبیل نے اوسکو قتل کیا اور واقدی نے ایک جگہہ لکھا ہے کہ عبد اللہ جو جعفر
جعفر طیار رضہ کے بیٹے تھے جب حضرت عمر رضہ سے اور سب سے رخصت ہو کر چلے تو جب تبوک
مین آئے عبد اللہ ابن انیس سے کہا کہ تمکو میرے باپ جعفر کی قبر معلوم ہے وہ بولے ہان وہ موتہ
مین ہے کہا مین چاہتا ہون کہ اوس جگہہ کو دیکھون عبد اللہ ابن انیس کہتے ہین کہ ہم چلتے رہے
یہانتک کہ اون کے باپ کی قبر کی جگہہ پر آئے عبد اللہ اوترے اور روئی اور دوسرے دن کی
صبح تک وہان رہے معلوم ہوا کہ ملک شام کا سیدھا رستہ مدینہ شریف سے تیما تک اور وہان سے
تبوک تک اور وہان سے موتہ تک اور وہان سے بُصرےٰ تک ہے تو ظاہر یون ہے کہ تبوک
اور موتہ جو تیما اور بصری کے بیچ مین ہے یہہ بھی صوبہ ادومیہ مین داخل ہے اللہ نے اپنی
وعدہ کے موافق موتہ اور تبوک اور بُصرےٰ پر اپنی تلوار کو بھیجا اور کافرون کا خون بہایا آب
یہہ بیان ہے کہ شہر دمشق پر اور اجنادین کی فوج پر محمدیون نے اللہ کے نام
کے زور سے فتح پائی واقدی رح فرماتے ہین کہ خالد رضہ دمشق کیطرف چلے اور ایک ٹیلے
پر پہونچے پھر اوس سے غوطہ کیطرف اوترے اور نواح کے لوگون نے دمشق مین پناہ پکڑی تھی

اوس مین بیشمار قومون کے پیدل لوگ جمع تھے اور گھوڑے سوار بارہ ہزار کے قریب تھے ہرقل
کو خبر پہونچی اوس نے سردارون کو جمع کیا اور اون سے کہا کہ بیٹے تمکو ڈرایا تھا تم نے میرا کہنا نمانا اور
ان عربون نے حوران اور تدمر اور ارکہ اور سخنہ اور تُفیر سبکو عمل کر لیا اور اب ربوہ یعنے دمشق
کیطرف رخ کیا ہے پہر اگر اوسکو فتح کر لیا تو بڑی مصیبت ہے کیونکہ وہ ملک شام کا باغ ہے
ہرقل نے کلوص کو جو بڑا بہادر تھا پانچ ہزار سوارون کا سردار کیا کلوص انطاکیہ سے چلا اور
حمص مین ایا پہر شہر جوسیہ مین آیا پہر بعلبک کیطرف آیا پہر دمشق تک پہونچا وہان کے سردار
کا نام عزرائیل تھا تیس ہزار سوار اور پیادے اوسکے ساتہہ تھے دمشق کا لشکر ٹڈیوں کی طرح اوترا
مسلمانون سے لڑنا شروع کیا خالد رضہ نے خوب طرح حملہ کیا کلوص نکلا اور اوسکا ترجمہ کرنے
والا خالد رضہ سے بولا کہ ہمارے نزدیک کوئی قوم تمسے زیادہ کمزور نہین تھی کیونکہ تم بہوکے ننگے
محتاج ننگے پاؤن تھے جوار اور جو اور زیتون کا تیل کہانے کی اور چھوہارے کی گٹھلیان چوسنے کی
عادت رکہتے تھے جب تم ہمارے شہرون مین آئے اور ہمارے اناج مین سے تمنے کہایا تب تم
ہمپر شیر ہو گئے اب تم کیا چاہتے ہو خالد رضہ بولے کہ تو نے جو ہمارے شہر کا اور اوسکے قحط کا بیان
کیا سو ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا مگر اللہ نے ہمکو اوس کے بدلے اوس سے بہتر دیا اور جوار کے بدلے
گیہون اور میوے اور گہی اور شہد دیا اور یہہ ہماری زمین ہے ہمارے رب نے اوسکو ہمارے
لیے پسند کیا ہے اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ہمسے اوسکا وعدہ کیا ہے اب
ہم یہہ چاہتے ہین کہ یا مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ دو یا لڑو یہان تک کہ اللہ فیصلہ کرے پہر خالد رضہ
نے کلوص پر حملہ کیا اور لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہکر اوسکو پکڑ لیا پہر دوسرا سردار نکلا
جسکا نام عزرائیل تھا خالد رضہ نے پوچھا تو کون ہے کہا مین وہ ہون کہ میرا نام موت کے فرشتہ
کے نام پر رکھا گیا ہے مین عزرائیل ہون خالد رضہ بولے کہ جنکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے وہ تیرے
مشتاق ہین خالد رضہ نے اوس پر حملہ کیا وہ بہاگ گیا خالد رضہ دوڑے اور اوسکو قید کر لیا اور ابوعبیدہ
رضہ آ پہونچے دوسرے دن پہر رومیون نے لڑائی کی تیاری کی سب مسلمانون نے ملکر اون پر
حملہ کیا اور سب نے اللہ اکبر کہا کہ غوطہ اون کے اللہ اکبر کہنے سے ہل گیا اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون نے خوب جہاد کیا ایک ساعت کے بعد رومیون نے پیٹھ پھیر

دمشق کے لوگون نے اپنے لشکر کا بہاگنا دیکھکر دروازے بند کر لیے جو لوگ ابو عبیدہ رضہ کے ساتھہ آئی تھے
اور جو عمرو ابن عاص رضہ کے ساتھہ تھے اور جو خالد رضہ کے ساتھہ عراق سے آئی تھے سب ملکر سینتالیس
ہزار اور پانسو تھے خالد رضہ آدہی لشکر کے ساتھہ پوربی دروازے پر اوترے اور ابو عبیدہ رضہ آدہے
لشکر کو ساتھہ جابیہ کے دروازے پر اوترے خالد رضہ نے اون دونو قیدی سرداروں کو بلایا اور
فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ اونہون نے نمانا اون دونون کو قتل کیا ہرقل کو خبر پہونچی وہ انطاکیہ
مین تھا اوسنے لوگون کو جمع کرکے کہا کہ مین تمکو ان عربون سے ڈراتا تھا اور مینے تمکو خبر دی تھی کہ جو
کچہہ میرے تخت کے نیچے ہی وہ اوس کے مالک ہووینگے تمنے میرے بات کو ٹھٹھا سمجھا اور
میری قتل کا ارادہ کیا اور یہہ عرب لوگ قحط اور خشکی کے ملک سے اور جوار اور جو اور چھوہارے
کہانے سے اس ملک کیطرف نکلے ہین جو ترو تازہ ہے جہان درختون کی اور میوون کی کثرت
ہے بڑی شدت کی لڑائی ہوگی تب وہ یہان سے نکلینگے اگر مجکو بدنامی کا خوف نہوتا تو مین
ملک شام کو چھوڑ دیتا اور قسطنطنیہ کیطرف چلا جاتا یا خود نکلتا اور اون سے لڑتا لوگون نے
کہا کہ وردان جو حمص کا سردار ہے تو اوسکو بہیج کہ اوس کے برابر کوئی ہم مین نہین ہرقل نے
اوسکو بلایا اور کہا کہ مین نے تجکو بارہ ہزار رومیون کا سردار کیا شداد ابن اوس رضہ کہتے
ہین کہ ہم دمشق والون کو بیس راتون تک گہیرے رہے پہر ہمکو خبر ملی کہ رومیون کا بڑا لشکر
اجنادین مین جمع ہے خالد رضہ نے ابو عبیدہ رضہ سے مشورہ لیا کہ اجنادین کیطرف جاوین
اونہون نے فرمایا کہ اگر ہم یہان سے کوچ کر جاوینگے تو یہہ لوگ قوی ہو جاوینگے تب خالد رضہ نے
لوگون سے فرمایا کہ دمشق والون پر حملہ کرو لوگ خوب لڑے اتنے مین وہ فوج آپہونچی جسکا سردار
وردان تہا ضرار ابن ازور رضہ پانچ ہزار سوارون کے ساتھہ گئے جب رومی نزدیک آئے
ضرار نے اور سبہون نے ملکر اللہ اکبر کہا کہ مشرکون کے دل دہل گئے ضرار رضہ نے فوج کے بیچ
مین جاکر وردان پر حملہ کیا وہ بہاگا اوسکا بیٹا آیا ضرار نے اوسکو قتل کیا رومیون نے ضرار
کو قید کر لیا خالد رضہ خود لڑنے کو گئے دیکہا کہ ایک سوار رومیون کے لشکر پر اس طرح حملہ کر رہا
ہے جس طرح باز چڑیون پر حملہ کرتا ہے لوگون نے جانا کہ یہہ خالد ہین آخر کو معلوم ہوا کہ وہ
ضرار رضہ کی بہن خولہ رضہ تہین خالد رضہ نے اپنے ساتھہ والون کے ساتھہ ہوکر حملہ کیا لوگ دو بہیڑ کے

وقت تک لڑتی رہے اللہ نے مسلمانون کو غلبہ دیا خالد رضہ کو ضرار رضہ کا پتا ملگیا رافع ابن عمیرہ طائی سو سوارون کے ساتھہ چلے اور دیکہا کہ وہ لوگ ضرار کو گھیرے ہوئی تھی خولہ رضہ نے اللہ اکبر کہکر حملہ کیا اور رافع نے اللہ اکبر کہا اور اون کے ساتھہ والون نے حملہ کیا ایک ساعت تک لڑائی رہی اللہ نے ضرار کو چھوڑا لیا رومی لوگ وردان سمیت بہاگے ہرقل کو خبر پہونچی کہ وردان بہاگ گیا اوسنی اجنادین مین نوے ہزار کی فوج بہیجی اور وردان کو اونکا سردار کیا وردان اجنادین مین پہونچا خالد اجنادین کیطرف چلے دمشق والون نے بولص کو جو بڑا بہادر تہا اپنا سردار کرلیا وہ چہہ ہزار سوارون اور دس ہزار پیادون کے ساتھہ آیا ابو عبیدہ رضہ پچھلی فوج مین تھے وہ لوگ کچھہ عورتون اور لڑکون کو قید کر کر دمشق کیطرف لے گئے اور بولص نے ابو عبیدہ رضہ پر حملہ کیا آپس مین زمین شحورا پر خوب لڑائی ہوئی خالد رضہ کو خبر پہونچی وہ فوج لیکر پہونچی کافرون پر حملہ کیا اور اونکو گھیر لیا ضرار نے بولص کو قید کرلیا اور مسلمانون نے کافرون کو خوب شدت سے قتل کیا خالد رضہ دو ہزار سوارون کے ساتھہ قیدی عورتون کی تلاش مین چلے یہان تک کہ نہر استرباق کے قریب پہونچی اون عورتون نے یہہ کام کیا تہا کہ ایک ایک عورت خیمہ کا ستون لیکر رومیون کیطرف چلین خولہ رضہ نے ایک مرد کے سر پر ستون مارا وہ گر پڑا جو کوئی رومی پاس آتا تہا عورتین اوس کے گھوڑے کے پاؤن پر مارتی تھین سوار اوندہا گر پڑتا تھا وہ جلدی سے اوسکو ستون سے قتل کر ڈالتی تھین رومیون نے ملکر عورتون پر حملہ کیا ایکا ایک خالد رضہ پہونچی اور مسلمانون نے رومیون پر حملہ کیا اور تین ہزار مرد قتل ہوئے ضرار رضہ نے بولص کے بہائی بطرس کو قتل کیا باقی بہاگ گئے مسلمانون نے اونکا پیچہا کیا یہان تک کہ دمشق تک پہونچے وہان سے کوئی نہ نکلا خالد رضہ بولے اے لوگو ابو عبیدہ کیطرف چلو وہ لوگ چلے یہان تک کہ ابو عبیدہ رضہ سے مرج راہط مین ملے مسلمانون نے اللہ اکبر کہا خالد رضہ نے اور اون کے ساتھہ والون نے جواب دیا خالد رضہ نے بولص کو بلایا اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوس نے نہمانا تب اوسکو قتل کیا جن جن لوگون کو خالد رضہ نے خط لکہی تہی وہ سب اجنادین مین جمع ہوئے ضحاک ابن عروہ لکہتے ہین کہ مین عراق مین داخل ہوا اور مینے فارس کے بادشاہ کی فوجین اور جرامقہ کی فوجین دیکہین تو مینے گنتی مین اور ہتیارون مین رومیونکی فوجون سے زیادہ نہین دیکہین دوسر

دن رومیون نے طیاری کی مسلمانون کی فوج بھی طیار ہوئے ضرار نے بڑے بڑے حملے کئے بڑے بڑے
بہادرون کو قتل کیا پہر اللہ اکبر کہا اور مسلمانون نے اللہ اکبر کہا عصر کے وقت تک لڑائی رہے
مشرک بہت کثرت سے قتل ہوئے اجنادین کی پہلی لڑائی مین بتیس مرد شہید ہوئے اور رومیون
کے تین ہزار قتل ہوئے وردان پلٹ گیا اور بولا کہ اے اس دین والو ان عربون کے حق مین کیا
کہتے ہو کہ مین دیکہتا ہون کہ وہ غالب ہین اور وہ تمسے زیادہ اپنے رب کے تابعدار ہین اب تمہارا
غلبہ مین نہین دیکہتا مگر ہان تمہارے دلون مین جو گناہ ہے اوسکو دہو ڈالو اور اپنے رب کے آگے
گناہون کے کثرت سے توبہ کرو اگر تم نے یہہ کیا تو مین تمہارے لئے فتح کی امید رکہتا ہون اور اگر
نمانوگے تو ہلاک ہو جاوگے اللہ نے تمپر سخت عذاب بہیجا ہے کہ اون لوگون کو تمپر غلبہ دیا ہے کہ ہم
اونکو کچہہ گنتی مین نہین لاتے تہے کیونکہ اونمین اکثر چرانیوالے ہوکے محتاج ہین جہاز کے قحط
نے اونکو ہماری طرف نکالا ہے اونہون نے تمہاری زمین کے میوے کہائے اور تمہاری عورتون
کو قید کر لیا وہ لوگ بولے کہ ہم سب لڑینگے اور اون لوگون کو آنے نہین دینگے وردان نے
یہہ فریب کیا کہ دس آدمی ایک جگہہ پر ہتیار رکہے اور خالدرض کو بلا بہیجا کہ تم اکیلے آؤ کہ صلح کا مشورہ
کرین خالدرض کو اس فریب کی خبر ملگئی تہے ضرار رض کچہہ لوگون کے ساتہہ وہان پہونچے اون دسون
کو سوتا پایا اونکو قتل کر ڈالا اور آپ اون کی جگہہ پر بیٹہے رہے صبح کو وردان آیا اودہر سے خالدرض
اوس کے پاس گئے کچہہ باتین ہوئین وردان نے اوٹھکر خالدرض کے بازو پکڑ لئے خالدرض نے
اوس کے دونو بازو پکڑ لیے اوس نے اپنے لوگون کو پکارا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہہ والے لوگ جو چہپے ہوئے تہے تلوارین لیکر آئے ضرار رض نے وردان کو قتل کیا
خالد نے اوسکا سر رومیون کو دکہایا پہر خالد نے اور ضرار نے اور سب نے حملہ کیا اور اللہ
اکبر کہا رومی لوگ پیٹہہ پہیر کر بہاگے اور ہر طرف سے اونکو تلوار نے لیا چڑہتی دن کے شروع
سے عصر کی نماز کے وقت تک تلوار اونمین کام کرتی رہی واقدی رح کہتے ہین کہ اجنادین مین
رومیون کا لشکر نوے ہزار تہا اوس دن اون مین سے پچاس ہزار قتل ہوئے جو باقی
رہے بعضے قیساریہ کیطرف چلے گئے بعضون نے دمشق کو ڈہونڈا اور یہہ لڑائی اجنادین
کی جمعہ کے دن سن [illegible] ہجری مین ہوئے جمادی الاول کی دو راتین باقی تہین ابوبکر صدیق

رضہ کی وفات سے تیئیس شب پہلی پھر خالد رضہ نے ابوبکر صدیق رضہ کو فتح کی بشارت لکھہ بھیجی کہ اونمین کے
پچاس ہزار قتل ہوئے اور مسلمانون مین سے پہلے اور دوسرے دن چارسو پچہتر مرد شہید ہوئے
واقدی رحہ لکھتے ہین کہ خالد رضہ نے دمشق کیطرف کوچ کیا اور ابوعبیدہ رضہ سے کہا کہ تم جاکر جابیہ کے
دروازے پر اوترو پھر خالد نے ہر ہر دروازے پر لوگ بٹھلائی اور شرحبیل کو توما کے دروازے
پر بٹھلایا اور خالد رضہ پورب کے دروازے پر رہے توما جو ہرقل کا داماد تھا اوس سے لوگون
نے مشورہ لیا کہ اگر کہو تو عربون سے صلح کر لین اوس نے نمانا اور بولا کہ ان لوگون مین لڑنے
کی کچھہ لیاقت مجکو دکہائی نہین دیتی لوگ بولے اے سردار اونمین جو بہت چھوٹا ہے وہ دس سے
اور بیس سے لڑتا ہے توما بولا کہ تم شمار مین اون سے زیادہ ہو اور تمہارے پاس وہ ہتیار
اور زرہ ہین جو اون کے پاس نہین ہین کیونکہ وہ ننگی پاؤن ننگے بدن ہین لوگ بولے اون کے
پاس بہت ہتیار ہین جو اونہون نے ہمسے لوٹ لئی ہین توما نے فکر کی اور خود لڑائی کے لیے نکلا
اور اونمین کا ایک درویش تھا وہ صلیب لیکر آیا اور کچھہ لوگ انجیل شریف لیے ہوئے آئے توما
نے اپنا ہاتھہ انجیل شریف کی ایک سطر پر رکہا اور کہا یا اللہ جو ہم مین سے حق پر ہو اوسکی مدد
کر اور ہماری مدد کر اور ظالم کی مددمت کر کہ تو اوسکو جانتا ہے توما اوس دن بہت شدت سے
لڑا شرحبیل رضہ نے کہا اے مسلمانو اپنے خالق کو راضی کرو مسلمان تلوارون سے اور تیرون سے
خوب لڑے رومیون کے تین سو مرد قتل کیے تمام دن عصر کے وقت تک لڑتے رہے رات کو
توما نے اپنے لوگون سے کہا کہ تم سب دروازون سے نکل پڑو اور اون لوگون کو قتل کر لو توما
نکلا اور اوسکے سب لوگ دروازون سے نکل پڑے مسلمانون مین ایک نے ایک کو جگایا خالد رضہ
گہبرا کر اوٹھی اور چارسو سوارون کے قریب لیکر چلے اور پوربی دروازی تک پہونچی کچھہ مسلمان
میان کافرون سے لڑ رہے تھی خالد نے بھی لڑنا شروع کیا توما اور شرحبیل رضہ بڑی دیر تک لڑتے
رہے تمیم ابن عدی کہتے ہین کہ مین ابوعبیدہ رضہ کی فوج مین تھا ہمنے سرداروں مین یا دن سکے
برابر اور اون کے ساتھہ والون کے برابر لڑنے والا نہین دیکہا جب دروازہ کہلا ابوعبیدہ رضہ نے
کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنے کہین بچاؤ اور کہین زور نہین مگر اللہ کی مدد سے
جو اونچا اور عظمت والا ہے یہہ کہکر وہ اور اون کے ساتھی دروازے کے قریب پہونچی ابوعبیدہ رضہ

اور اون کے ساتھیون نے حملہ کیا واقدی رح فرماتے ہین کہ ہمکو معلوم ہے کہ رومیون مین سے اوس
لڑائی مین کوئی نہین بچا نہ چھوٹا نہ بڑا خالد رضؓ خوب لڑے ضرار نے آکر کہا کہ مینے آج کی رات ڈیڑہ سو
مرد قتل کئے واقدی کہتے ہین اوس رات مین ہزارون رومیون کو قتل کیا جب صبح ہوئے مسلمانون
نے پھر لڑنا شروع کیا خالد اون سے لڑتے رہے یہان تک کہ وہ لوگ تنگ ہوگئے اور آپس مین بولے
کہ اے لوگو اون سے امان مانگو رومیون مین ایک بوڑہا تھا جو اگلی کتابین پڑہا ہوا تھا اوس نے
کہا اے لوگو قسم اللہ کی مین جانتا ہون کہ اگر بادشاہ اپنا سامان اور لشکر لیکر آوے گا تو وہ بھی
انکو تمہر سے ہٹا نہین سکیگا کیونکہ مینے کتابون مین پڑہا ہے کہ محمد نبیون کے ختم کرنے والے ہین
اور پیغامبرون کے سردار ہین اور اب اونکا دین سب دینون پر غالب ہوگا جب لوگون نے
یہہ سنا وہ سب رات کے وقت جابیہ کے دروازے پر آئے اور بولے اے عرب کے لوگو ہمکو امان
ملیگی کہ ہم اوترین اور تمہارے سردار سے باتین کرین تا کہ ہمارے اور تمہارے بیچ مین صلح ہوجاوے
ابوہریرہ رضؓ نے ابوعبیدہ رضؓ سے جاکر یہہ خبر دی وہ بولے جاؤ اور اون سے کہو تمکو امان ہے
یہان تک کہ اپنے شہر مین سلامت پہر جاؤ واقدی رح کہتے ہین کہ مجہسے کہا ابوعقبہ نے وہ روایت
کرتے ہین صفوان ابن عمرو سے وہ عبدالرحمان سے جو جبیر کے بیٹے وہ اپنے باپ سے اونہون
نے کہا کہ ابوعبیدہ نے اوس رات مین نماز فرض پڑہی اور سوئی تو جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ آج کی رات یہہ شہر فتح ہوجاوے گا اگر اللہ چاہیگا
ابوعبیدہ رضؓ کہتے ہین گویا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی کرتے ہوئے دیکھا
مینے کہا یا رسول اللہ مین دیکھتا ہون کہ آپ جلدی کر رہے ہین اسکا کیا باعث ہے آپنے
فرمایا کہ مین آیا ہون کہ ابوبکر صدیق کے جنازہ پر حاضر ہون ابوعبیدہ جاگے اور ابوہریرہ
صلح کی خبر لاچکے تھے ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہین کہ مین گیا اور مینے اون کو پکارا کہ اوترو تمکو
امان ہے وہ لوگ بولے تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والون مین سے کون ہو کہ ہم
تمہارا اعتبار کرین مینے کہا مین ابوہریرہ ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ
رہنے والا اور قول توڑنا ہماری خصلت نہین اگر ہمارا ایک غلام تمکو امان دیدیگا تو ہم اسکو
جاری کردینگے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے واوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا یعنے اقرار کو

پورا کرو بیشک اقرار پورا کیا جاویگا وہ لوگ اوترے اور دروازہ کھولا اون مین کے سو آدمی علم والون اور
عزت دارون مین سے اونکے مجب ابو عبیدہ رض کے خیمہ تک آئے ابو عبیدہ رض نے اونکو مرحبا کہا اور
اوٹھ کھڑے ہوئے اور اونکو بٹھایا اور کہا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اذا اتاکم کریم
قوم فاکرموہ یعنے جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار آوے تو اوسکی عزت کرو اون لوگون نے
صلح کی باتین کین اور بولے کہ ہم چاہتے ہین کہ ہمارے گرجاؤن کو ہمارے لیے چھوڑ دو ابو عبیدہ رض
نے اونکو صلح نامہ لکھدیا وہ لوگ بولے اب ہمارے ساتھہ اوٹھو ابو عبیدہ رض اوٹھے اونکے ساتھہ سب
مین تیس صحابی یعنے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والے اور مین سٹھ آدمی اور لوگون مین
سے تھے سب دروازے کیطرف چلے اور شہر مین داخل ہوئے پیر کے دن جمادی الثانی کی اکیسوین
کو سن تیرہ ہجری مین ابو عبیدہ رض دمشق مین جابیہ کے دروازے سے داخل ہوئے اور خالد رض کو
یہہ خبر نتھی کیونکہ وہ پوربی دروازے پر شدت سے لڑ چکے تھے اور رومیون مین ایک پادری تھا
اوسکا نام یوشا تھا وہ شہر پناہ کے پاس ایک گھر مین رہتا تھا اوس کے پاس حضرت دانیال ع کی
کتابین تھین اور یہہ کہ اللہ تعالی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والون کے ہاتھہ
پر شہرون کو فتح کریگا اور اونکا دین سب دینون پر اونچا ہوگا جمادی الثانی کی اکیسوین رات مین
ایک جگہہ کو کھود کر وہ نکلا اور خالد رض سے امان مانگی فائدہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ کے دوسرے
باب مین اور ساتوین باب مین رومیون کی بادشاہت کے صاف صاف پتے اور نشان بتلائی ہین
پھر صاف خبر دی ہے کہ اللہ کے اچھے بندے اوس سلطنت کو چھین لینگے اور سب پر غالب ہونگے
اسی باعث سے ہرقل بھی بار بار کہتا تھا کہ یہہ لوگ میرے قدمون کے نیچے کے ملک کے مالک ہونگے
واقدی رح لکھتے ہین کہ خالد رض نے اوس پادری کو امان دی اور سو مرد اوسکے ساتھہ بھیجے یہہ لوگ اوسکے
ساتھہ گئے اور دروازے کا قصد کیا اور قفلون کو توڑا اور خالد رض اپنے ساتھیون کے ساتھہ داخل ہوئے
اور رومیون مین تلوار سے کام لیا یہانتک کہ مریم کے گرجے تک پہونچے وہان خالد رض کا لشکر اور ابو عبیدہ
کا لشکر آپس مین ملے خالد رض نے دیکھا کہ ابو عبیدہ رض اور اون کے ساتھی نہین لڑتے خالد رض تعجب
کی نظر سے دیکھنے لگے ابو عبیدہ بولے کہ اللہ نے اس شہر کو میرے ہاتھہ پر صلح سے فتح کر لیا خالد رض بولے
یعنے تو اوسکو تلوار سے زور سے فتح کیا ہے مین کیونکر اون سے صلح کرون ابو عبیدہ رض نے کہا اے سردار

اللہ سے ڈر قسم اللہ کی مینے اُن لوگون سے صلح کی اور صلح نامہ لکھدیا خالد رضہ بولے کہ تمنے میرے بن حکم کیون صلح کی اور مین تمپر حاکم تھا ابو عبیدہ رضہ نے کہا قسم اللہ کی مجکو گمان نہ تھا کہ آپ مجھسی خلاف کرین گے اب میرے مقدمہ مین اللہ سے ڈرو مین ان سب لوگون کو اپنی پناہ دیچکا ہون اور اللہ اور رسول کی طرف سے امان دیچکا ہون اور میرے ساتھہ کے مسلمان سب اس سے راضی رہے اور قول توڑنا ہماری خصلت نہین اللہ تمپر رحم کرے ابو عبیدہ رضہ نے دیکھا کہ خالد کے ساتھہ والے لوگ رومیون کے قتل پر طیار ہین ابو عبیدہ رضہ نے بلند آواز سے کہا اے مسلمانو مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم دلاتا ہون کہ تم اپنے ہاتھہ مت بڑہاؤ یہانتک کہ ہم دیکھین کہ مین اور خالد کس بات پر اتفاق کرتے ہین اون لوگون نے قتل کرنا اور لوٹنا موقوف کیا اور سب مشورہ کے لیے جمع ہوئے مسلمانون کی ایک جماعت جن مین معاذ ابن جبل بھی تھے اونہون نے کہا کہ صلاح یہ ہے کہ جو ابو عبیدہ نے کیا اوسکو جاری رکھو پھر خالد سے کہا کہ جو تمنے تلوار سے فتح کیا اوسکو اپنے پاس رہنے دو اور جو ابو عبیدہ کی طرف سے ہے وہ اوسکو رکھین اور خلیفہ کو لکھو جو وہ کہین سو کرو خالد رضہ نے کہا مینے تمہارا مشورہ قبول کیا دمشق کے لوگون کو مینے امان دی مگر لوتما اور ہربیس اور اون کے لشکر کو امان نہین ابو عبیدہ رضہ بولے یہہ دونو پہلے میری صلح مین داخل ہوئے میری پناہ کو مت توڑو اللہ تمپر رحم کرے خالد رضہ بولے کہ اچھا یہہ دونون اس شہر سے نکل جاوین لوتما نے کہا کہ مجکو اور میرے ساتھہ والون کو اس شہر سے نکل جانے دو خالد رضہ نے کہا کہ تو ہماری پناہ مین ہے جس راہ سے چاہے چلا جا پھر جب تو ہماری لڑائی کے گھر مین پہونچ جاوے تو تو پناہ سے باہر ہے لوتما اور ہربیس بولے کہ ہم تین دن تک تمہاری پناہ مین ہین پھر تین دن کے بعد ہمارے لیے پناہ نہین وہ دونو اپنا سب مال اور اسباب ساتھہ لیکر چلے فتح سے پہلے ایک شخص جسکا نام یونس تھا دمشق سے نکلا تھا وہ مسلمان ہوگیا تھا خالد رضہ تین دن کے بعد اوسکو اور چار ہزار آدمیون کو ساتھہ لیکر چلے رات دن چلتے تھے فقط نماز کے وقت اوترتے تھے اوسیطرح چلے گئے یہانتک کہ یونس نے جبلہ اور لاذقیہ کو طے کیا اور سمندر کے کنارے پر پہونچا وہان ایک گاؤن مین خبر ملی کہ ہرقل نے اون دونون کو انطاکیہ مین نہین آنے دیا اور اونکو قسطنطنیہ کی طرف بھیجا ہے یونس نے کہا کہ مجکو امید تھی کہ ہم اون سے سنو رہے اور اب سرپہ مین ملین گے اب بیتے دیکھا کہو وہ اوس سے چڑہ گئے اور تم ہرقل کے شہر مین ہو مجکو تمپر خوف آتا ہے فائدہ فلہم فاسولیس سے تواریخ

واقدی کلکتہ مین چھاپی ہے اوسکی حاشیہ مین لکھا ہے کہ سوریہ ملک شام کا نام ہے جہان سے سیریا کا لفظ
نکلا ہے واقدی لکھتے ہین کہ خالد رض بولے کہ اللہ کے بھروسے پر چلو سب لوگ وہانتک چلے کہ خبر ملی کہ وہ
لوگ ایک میدان مین اوترے ہوئے ہین وہان سبزہ اور گھانس بہت ہے اور انہون نے انطاکیہ کو
اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ دیا ہے خالد رض وہان پہونچے ابوبکر صدیق رض کے بیٹے عبدالرحمان رض نے قوما کا سر
کاٹا اور خالد رض نے ہربیس کو قتل کیا عبدالرحمان رض نے ہربیس کے ساتھیون کو تلوار سے قتل کیا سب
لوگون سے زیادہ ضرار رض نے رومیون کو قتل کیا پھر خالد رض دمشق مین آئے اور حضرت ابوبکر صدیق
رض کے مرنیکی ابھی اونکو خبر نہ تھی اونہون نے حضرت ابوبکر رض کو خط لکھا تب حضرت عمر رض نے ابوعبیدہ رض
کو لکھہ بھیجا کہ مینے تمکو خالد کی فوج کا سردار کیا اونکی فوج کو اون سے لیلو اور خالد کا جھگڑا جو صلح اور فتح مین
ہے سو فتح صلح سے ہے نہ لڑائی سے کیونکہ تم حاکم ہو واقدی لکھتے ہین کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ خالد رض معزول
ہونیکے بعد جہاد مین اور زیادہ مضبوط رہے خصوصًا ابوالقدس کے قلعہ مین اس قلعہ کے پاس ایک بازار
لگتا تھا اوسمین سونا اور چاندی اور مال آتا تھا ابوعبیدہ کو اس بازار کی خبر ملی کہ اوس بازار کے قریب
ایک شہر ہے اوسکا نام طرابلس ہے اور وہ کنارہ شام کا ہے وہان ایک حاکم ہے کہ وہ اوس بازار
مین نہین آتا ہے ابوعبیدہ رض نے کہا اے لوگو تم مین کون ایسا ہے کہ اپنی جان اللہ کے واسطے
دیوے اور فوج کے ساتھہ اس بازار تک جاوے عبداللہ جو حضرت جعفر طیار رض کے بیٹے تھے وہ اوٹھہ
کھڑے ہوئے اور بولے مین سب سے پہلے جاونگا وہ پانسو سوارون کے ساتھہ چلے جب وہان پہونچے
خبر ملی کہ طرابلس کے حاکم کی بیٹی ایک بادشاہ کے ساتھہ بیاہی گئی وہ لوگ اوسکو وہان لائی ہین اور
اوسکے ساتھہ رومیون کے سوار ہین اور بازار مین بیس ہزار سے زیادہ ہین عبداللہ رض بولے کہ جو میری
مدد کریگا اوسکا اجر اللہ پر ہے اور جو پلٹ جاویگا اوسپر کچھہ الزام نہین یہہ سنکر سب لوگون نے اونکا
ساتھہ دیا عبداللہ رض صبح کی نماز پڑھکر اون لوگون پر جا پہونچے اور تلوار اور نیزہ سے لڑنا شروع کیا لڑائی
ہوتی رہی عبداللہ رض اون لوگون کے بیچ مین ہوگئے رومیون نے اونکو گھیر لیا اور دل نے پیٹھہ نہین پھیری
اور عبداللہ رض کی تلوار مین چھید پڑگیا ابوعبیدہ رض کو خبر پہونچی اونہون نے خالد کو بھیجا خالد رض فوج
لیکر پہونچے اور رومیون کو تلوار سے قتل کیا طرابلس کے حاکم کو ضرار رض نے قتل کیا عبداللہ اور خالد رض
اور سب لوگ ابوعبیدہ رض کے پاس دمشق مین گئے واقدی رح دوسرے جگہہ لکھتے ہین کہ عبداللہ رض

جب حضرت عمر رضہ سے اور سب سے رخصت ہوکر چلے اور موتہ مین اپنے باپ جعفر رضہ کی قبر پر پہونچی اوترے
اور روئی اور دوسرے دن کی صبح تک وہان رہے جب وہان سے کوچ کیا بیٹے دیکہا کہ وہ روتی ہین
بیٹے پوچہا تو کہا آج کی رات مینے اپنے باپ جعفر رضہ کو خواب مین دیکہا اور اونپر دو سبز جوڑے ہین اور دو پر ہین
اور اونکی ہاتہہ مین ننگی تلوار ہے وہ تلوار مجکو دی اور فرمایا اے بیٹا اس سے اللہ کے دشمنون سے اور
اپنے دشمنون سے لڑائی کر کہ مین جہاد ہی کی باعث سے اس رتبہ تک پہونچا ہون اور گویا مین
تلوار سے لڑ رہا ہون یہانتک کہ اوسمین سوراخ پڑگیا پہر آگے وہ حال گذرا جسکا اوپر بیان ہوا اب
بیان ہے قنسرین اور حمص وغیرہ کی فتح کا واقدی رح کے بیان کا خلاصہ یہہ ہے کہ پہر
ابو عبیدہ اور خالد فوج لیکر حمص پر پہونچی وہان کے لوگون نے صلح کا پیغام دیا ابو عبیدہ رضہ نے صلح کرلی
پہر ابو عبیدہ رضہ سے قنسرین والون نے برس بہر کی امان مانگی ابو عبیدہ نے برس بہر کا صلح نامہ لکہدیا
کہ اوسکا شروع ذی الحجہ کے چاند سے سن چودہ ہجری مین تہا پہر ابو عبیدہ رضہ کو حضرت عمر رضہ کا خط جہاد کی
تاکید مین پہونچا ابو عبیدہ رضہ حماۃ کیطرف آئی تو وہان کے لوگ اون کے پاس آئے اور اون کے ساتہہ انجیل
شریف تہی درویش اور پادری اوسکو اپنے ہاتہون پر لوگون کے آگے اوٹہائی ہوئے رکہتے تاکہ ابو عبیدہ
سے صلح طلب کرین ابو عبیدہ رضہ نے جب اونکو دیکہا ٹہیر گئے اور فرمایا تم کیا چاہتی ہو کہا ہم چاہتی ہین
کہ تمہاری صلح مین رہین کہ تم ہمکو اپنی قوم سے زیادہ پیارے ہو ابو عبیدہ نے اون سے صلح کرلی اور چلے
یہانتک کہ شیزر مین اوترے وہان کے لوگ سامنے آئے اون سے بہی صلح کرلی ابو عبیدہ نے کہا تمکو
ہرقل کی بہی کچہہ خبر ہے وہ بولے کہ ہمکو یہہ خبر پہونچی ہے کہ قنسرین کے حاکم نے بادشاہ سے مدد مانگی ہے اور
اوسنے جبلہ غسانی کو غسانیون مین اور نصرانی عربون مین بہیجا ہے اور اوسکے ساتہہ عموریہ کا حاکم
دس ہزار کی فوج مین ہے ابو عبیدہ بولے حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے اللہ ہمکو بس ہے اور اچہا
کام بنانیوالا ہے ابو عبیدہ نے لوگون سے کہا اس سردار کے مقدمہ مین کیا دیکہتی ہو ہمنے اوس سے قول
پورا کیا اور اوسنے دغا کی خالد بولے کہ اوسکی آگ مین ہے دس ہزار سوارون کی جگہہ پر
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون مین سے دس مرد لیکر اوسکا سامنا کرنیکو
جاونگا ابو عبیدہ بولے کہ اس واسطے تم ہی ہو خالد نے دس مردون کا نام لیا وہ سب بولے ہم
حاضر ہین خالد نے اور اونہون نے زرہ پہنی اور اون دشمنون کے ساتہہ رات کو چلے جب وہان

ہیو یعنی صبح تک چہپی رہے خالد نے اور مسلمانون نے صبح کی نماز پڑہی ایکا ایک وہ لشکر آیا خالد رضہ اون و سنا مردون سمیت اوس فوج مین داخل ہو گئے جب قنسرین کا حاکم سامنے آیا خالد اوسکی سامنے گئے اوسنے کہا مسیح تمکو سلامت رکہے اور صلیب تمکو باقی رکہے خالد رضہ بولے ہائے تیری خرابی ہم صلیب کے پوجنے والون مین سے نہین ہین ہم محمد پیارے کے ساتہہ والون مین سے ہین خالد نے پکار کر کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ مین خالد ہون یہہ کہکر اپنے ہاتہہ سے اوسکو مارا اور اوسکو زین پر سے کہینچ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون نے جلدی سے اوسکے ساتہہ والون پر تلوارین کہینچین اور لا الہ الا اللہ کا اور اللہ اکبر کا نعرہ کیا اون کافرون نے ان لوگون کو ہر طرف سے گہیر لیا خالد نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون سے فرمایا کہ میرے آس پاس ہو اور اس مصیبت پر صبر کرو کہ بڑا خوف تمکو موت کا ہے اور اللہ کی راہ مین قتل ہونا تمہاری آرزو اور خالد کی آرزو ہے اور جان لو کہ ہمارا رستہ اللہ تک کہلا ہوا ہے اور گویا تم رب کریم سے مل گئے ہو اور اوس گہر مین رہے رہو جہان کا رہنے والا نہین مریگا اور وہان کا جوان بوڑہا نہین ہوگا رافع ابن عمیرہ کہتے ہین کہ ہم اون کے بیچ مین ایسی تھے جیسے میدان مین ایک چہلا اور ہمکو اونکی کثرت کی کچہہ فکر نہ تہی کیونکہ ہمکو اللہ پر بہروسا تہا ایکا ایک جبلہ نے پکار کے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون مین سے تم کون ہو خالد نے اوسکو جواب دیا جبلہ نے کہا مینے تمکو اس قیدی کی باعث سے باقی رکہا ہے کیا ایسا ہو مین تمپر حملہ کرون تم اوسکو قتل کرو سو تم اوسکو چہوڑ دو کہ تم اور تمہارے ساتہہ والے قتل سے بچ جاوین کیونکہ تم تہوڑے ہو اور ہم بہت ہین خالد بولے کہ مین اپنے قیدی کو بغیر قتل کئے نہین چہوڑونگا اور مجہکو کچہہ پروا نہین کہ اس کے بعد تو کیا کریگا اور یہہ جو تو کہتا ہے کہ ہم بہت ہین سو اگر تو لڑائی مین انصاف چاہی لتا ایک کے بعد ایک میرا سامنا کرو اگر تمنے ہمکو قتل کر لیا تو تمہارا قیدی تمہاری طرف چلا جاویگا اور اگر اللہ نے ہمکو تمپر قابو دیدیا تو مدد اللہ کے پاس سے ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے تو جب تم اوس سے پہلے مر گئے تو اوسکا مرنا تمپر بہاری نہوگا جبلہ نے اپنا سر جہکا لیا اور بولا کہ لڑائی مین انصاف یہی ہے ابو بکر صدیق کے بیٹے عبد الرحمن رضہ نکلے اور رومیون کے پانچ سوار ایک کے بعد ایک

نکلے عبدالرحمن رضنے پانچون کو قتل کیا پھر حیلہ سے بڑی دیر تک لڑتے رہے اور زخمی ہوئے خالدرم
نے قنسرین کے حاکم کو قتل کیا اور اوسکا سینیک دیار و میعون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی
ہوئی رافع ابن عمیرہ رض کہتے ہین کہ بیٹے خالد سے کہا کہ ہمپر قضا اوتری وہ بولی کہ مین وہ برکت
والی ٹوپی بھول گیا اور اوسکو ساتھ نہ لایا اور مصیبتون مین اوسکی بڑی برکت تھی قسم اللہ کی
مین اسی سبب سے ہوا کہ یہہ قضا ٹلنی والی نہ تھی سو تلوارین چل رہی تھین ایکاایک ایک آواز
دینے والے نے پکارا اے قرآن کے اوٹھانیوالو رحمان کی طرف سے تمکو خوشی آئی عبداللہ حضرمی
کہتے ہین کہ ہم شیزر مین تھے اور ابو عبیدہ رض اپنے خیمہ مین تھے ایکاایک وہ مسلمانون کو
پکارتے ہوئے نکلے ہم ہر طرف سے دوڑے اونہون نے کہا مین اسوقت سوتا تھا ایکاایک حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجکو جھڑکا اور سختی سے فرمایا کہ تو اون لوگون
کی مدد سے غافل ہو رہا ہے اوٹھ اور خالد سے مل جا کہ اوسکو اونہون نے گھیر لیا ہے اگر اللہ چاہے
تو تو اوس سے مل جاویگا واقدی کہتے ہین کہ ابو عبیدہ اپنے ساتھ والون کے ساتھ چلے ایکا
ایک دیکھا کہ ایک سوار دوڑا جاتا ہے اوسکے پاس پہونچی تو معلوم ہوا کہ وہ ام تمیم تھین بیوی
خالد کی اون سے پوچھا کہ تم کیون چلین کہا بیٹے تمہاری آواز سنی کہ خالد کو دشمنون نے
گھیر لیا ہے اپنے جی مین کہا کہ خالد کبھی عاجز نہین ہوتا اور اوسکے ساتھ جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی زلف ہے ایکاایک بیٹے دیکھا تو ٹوپی کو دیکھا کہ وہ اوسکو بھول گئے ہین مین اوسکو
لیکر اون کی طرف دوڑی مصعب ابن محارب کہتے ہین کہ بیٹے دیکھا کہ صلیب کے پوجنے والے
بھاگی جاتے ہین ایکاایک ایک سوار آیا خالد بولے تم کون ہو کہا مین تمہاری بیوی ام تمیم
ہون وہ برکت والی ٹوپی لائی ہون جسکی باعث سے تجکو مدد پہچانی ہے اور اللہ پاک
کیطرف توسیلہ پکڑتا ہے تو اللہ تیری دعا قبول کرتا ہے اسکو لے قسم اللہ کی تو اوسکو اسی
دن کے لئے بھولا تھا وہ ٹوپی اوس نے اونکو دی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی زلف سے ایک لوزحمپا مصعب کہتے ہین کہ جون ہی خالد رضنے ٹوپی سر پر رکھی اور اون
لوگون پر حملہ کیا اوسیوقت اون کے آگے والے پیچھے والون پر الٹ گئے سب مسلمانون نے
حملہ کیا تھوڑی دیر مین کافرون نے پیٹھ پھیری کوئی قتل ہوا کوئی زخمی ہوا کوئی قیدی ہوا

جبلہ سب سے پہلے بہاگا پہر ابو عبیدہ رض نے کہا اے لوگو اب صلاح یہہ ہے کہ جلد قنسرین کیطرف چلو قنسرین
والون نے جب یہہ دیکہا دروازے بند کرلیے اور صلح پر اور جزیہ دینے پر راضی ہوئے اور ابو عبیدہ رض
نے قبول کرلیا اور صلح نامہ لکہدیا پہر ابو عبیدہ رض حمص کیطرف چلے دیکہا کہ اون لوگون نے مضبوطی
کرلی ہے اور بادشاہ نے اون کے لیے زبردست فوج بہیجی ہے خالد رض کو اوسکے گہیرنے کے لیے
چہوڑکر ابو عبیدہ رض بعلبک کیطرف چلے وہان کا حاکم ہربیس سات ہزار سوارون کے ساتہہ آیا
ابو عبیدہ رض نے لوگون سے کہا اللہ نے تمہاری مدد کی ہے اور یہہ شہر اون شہرون کے بیچ مین ہے
جنکو تمنے فتح کیا ہے تم لڑو اور جان لو کہ اللہ تمہارے ساتہہ ہے تمہاری مدد کریگا ابو عبیدہ نے اور
مسلمانون نے حملہ کیا ہربیس تہوڑی لڑائی کے بعد زخمی ہوکر بہاگا دوسرے دن ابو عبیدہ رض نے
صلح کا پیغام بہیجا ہربیس نے نہ مانا اور لڑائی شروع کی ایک دن رومیون نے تیر پہینکے دو دن شہر سے
نکل کر لڑے چوتہے دن ہربیس ننگے پاؤن سعید ابن زید رض کے پاس آیا وہ اوسکو ابو عبیدہ رض
پاس لائے اوس نے کہا کہ لڑائی کیوقت ہمارے خیال مین یہہ معلوم ہوتا تہا کہ تمہاری کثرت کنکرون
کیطرح ہے اور ہم بہورے گہوڑون کو دیکہتے تہے گویا اون کے سرہا مین ملے ہوئے ہین اور اونپر
وہ مرد سوار ہین جنکے کپڑے سبز ہین اور سبز جہنڈے ہین جب مین تمہارے بیچ مین آیا تو مینے یہہ کچہہ
نہین دیکہا وہ تمہاری فوج کیا ہوئے ابو عبیدہ رض بولے کہ ہم مسلمان لوگ ہین اللہ ہماری گنتی
شریک ٹہرانے والون کی آنکہون مین بہت کردیتا ہے اور فرشتون سے ہماری مدد کرتا ہے جیسا بدر
کے دن کیا تہا اور یہہ ہمپر اللہ کا احسان اور فضل ہے اور اسی سے اللہ نے ہمین تمہارے شہرون کو فتح
کردیا وہ بولا یہہ ملک شام جس نے فارس کے بادشاہون کو اور جرامقہ اور ترکون کو عاجز کردیا اوسکو
تمنے روندا اور ہمارا گمان نہ تہا کہ کبہی یہہ بات ہوگی اور یہہ شہر بہت مضبوط ہے اسکو سلیمان ابن
داؤد علیہ السلام نے اپنے واسطے بنایا تہا اور اوسکو اپنا مقام ٹہرایا تہا ابو عبیدہ رض نے صلح کرلی
پہر ابو عبیدہ رض رستن پر اوترے اور ایک تدبیر سے قلعہ کے اندر جاکر تلوارین کہینچین اور اللہ اکبر کی آواز
بلند کی رستن کے لوگون نے کہا کہ ہم تمسے نہین لڑینگے تم ہمارے مقدمہ مین انصاف کرو خالد رض نے
کہا کہ تم مسلمان ہوجاؤ کچہہ لوگ اونمین کے مسلمان ہوئے اور کچہہ لوگ اپنے دین پر رہے اور جزیہ قبول
کیا شیزر والون پر ہرقل نے ایک زبردست حاکم بہیجا تہا اوس نے صلح توڑڈالی تہی وہ لڑنے کو نکلے

مسلمان اونکے شہر مین داخل ہوے اور لڑائی ہوئے اور شہر فتح ہوا ابو عبیدہ رض حمص کیطرف چلے حمص کے
حاکم نے لوگون کو لڑنے کی صلاح دی صبح کو حمص کے لوگ لڑنے کو نکلے تمام دن لڑائی رہی عکرمہ جو ابو جہل
کے بیٹے تھے خوب لڑے لوگون نے کہا اللہ سے ڈرو اور اپنی جان پر رحم کرو وہ بولے مین تو بتون کیطرف
سے لڑا کرتا تھا پھر آج اللہ اور رسول کی حکم برداری مین کیونکر نہ لڑون اور مین دیکھتا ہون کہ حورین
مجکو جہانکتی ہین اگر اونمین سے ایک ظاہر ہو جاوے بیشک دنیا کے لوگ اوسکے شوق مین مر جاوین اور
مین اونمین سے ایک کو دیکھہ رہا ہون کہ اوسکے ہاتھہ مین سندس کا ایک رومال ہے اور ایک جواہر کا پیالہ ہے اور وہ کہتی ہے
کہ ہمارے بیاہنے کے لئے جلد آ کہ ہم تیرے مشتاق ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وعدی
مین بیشک سچے ہین پھر عکرمہ تلوار لیکر مشرکون مین ڈوب گئے ایکا ایک وہان کا حاکم مریس نیزہ لیکر آیا
اور اوپر پھینکا وہ اون کے دل پر پڑا وہ گر پڑے دوسرے دن پھر خوب لڑائی ہوئے ایک ہزار چھہ سو رومی
قتل ہوئے اونکا سردار قتل ہوا اون لوگون نے ابو عبیدہ رض کو شہر سونپ دیا مسلمانون مین ایک سو
تین تیس مرد شہید ہوئے تاریخ کامل مین ہے کہ مسلمانون نے اللہ اکبر کہا حمص کے بہت سے گھر ڈہی
پڑے اور دیوارین ہلنی لگین اور پہٹ گئین پھر دوسری بار اللہ اکبر کہا کچہہ اس سے بڑہکر بات ہوئی
تب وہ صلح طلب کرنے کو نکلے ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین ہجرت کے چودہوین برس کے احوال مین
لکہا ہے کہ اسی سال مین حضرت عمر رض نے غزوان کے بیٹے عتبہ کو بصرہ کیطرف بہیجا اور اونکو حکم بہیجا
کہ مسلمانون کے ساتھہ اوترین کہ فارس والے مدائن کو مدد نہ بہیج سکین شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ
الخفا مین لکھتے ہین کہ سمندر کے کنارے پر بصرہ کا بنانا اور جماعت جہاد کرنے والون کی وہان طیار
رکہنا اس باعث سے تھا کہ اوس جگہہ پر فارس اور ہندوستان کے جہاز جایا کرتے تھے ایسا
نہو فارس اور ہندوستان کے کافر وہان پہونچین اور مسلمانون پر گر پڑین مولانا جلال الدین سیوطی
رحمہ تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین کہ اسی سال مین بصرہ اور ابلہ فتح ہوا تاریخ کامل مین ہے کہ حضرت
عمر رض نے عتبہ ابن غزوان رض کو بصرہ کیطرف بہیجا وہ اور اون کے ساتھہ والے چھوٹی پل کے سامنے
پہونچے اور اوترے اور فرات کے سردار کو خبر پہونچی وہ چار ہزار کا لشکر لیکر آیا عتبہ رض نے پانسو
آدمیون کے ساتھہ اوسپر جہاد کیا اور اون سب کو قتل کیا اور سردار کو قید کر لیا پھر عتبہ مہینہ بھر
وہان ٹھہرے تب ابلہ کے لوگ لڑنے کو نکلے عتبہ رض نے اونپر جہاد کیا وہ لوگ شہر چھوڑ کر چلے گئے

مسلمان شہر مین داخل ہوئے اور اونکو بھگا دیا **اب یرموک کی ندی پر بہت بڑی جہاد کا
بیان ہے** واقدی رح لکھتے ہین کہ ہرقل کو خبرین پہونچین کہ مسلمانون نے حمص اور رستن اور شیزر کو
فتح کیا اوسنے فوجین جمع کین اور شہر قیساریہ کیطرف فوجین بھیجین جو شام کے کنارے پر ہے تاکہ صور اور
عکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی نگہبانی کرین اور ایک لشکر بیت المقدس کیطرف بھیجا اور ہرقل نے
منبر پر بیٹھکر کہا کہ مینے تم لوگون کو عربون سے ڈرایا تھا تمنے نہ مانا اور ضرور جو کچھ میرے تخت کے نیچے ہے وہ
اسکے مالک ہوجاوینگے اور مین تم سے ایک بات پوچھتا ہون اور اوسکا جواب چاہتا ہون سردارون
نے کہا اے بادشاہ جو چاہو سو پوچھو ہرقل نے کہا تم عربون سے مدد مین بہت ہو اور گنتی مین زیادہ ہو اور
جسمون مین بڑے ہو اور قوت مین زیادہ ہو پھر تمپر یہہ عاجزی کیون پڑ گئی اور ترک اور فارس تمہارے
حملہ سے ڈرتے تھے اور بار بار اونہون نے تمہاری طرف قصد کیا اور شکست کھا کر چلے گئے اور اب تمپر
ان لوگون کا غلبہ ہوا ہے جو تمام خلق سے بڑھکر کمزور ہین اون کے بدن ننگے ہین اور اونکی کلیجے
بھوکے ہین نہ سامان ہے نہ ہتیار ہے اونہون نے تمکو پھیر لی اور حوران پر قتل کیا اور اجنادین اور دمشق
اور بعلبک اور حمص مین تمپر غلبہ کیا لوگ چپکے ہو رہے ایک پادری اوٹھا اور بولا اے بادشاہ تو جانتا ہی
کہ عربون کو ہمارے اوپر کیون مدد دی گئے اوس نے کہا نہین پادری بولا اسلیئے کہ ہماری قوم نے
اپنے دین کو بدل ڈالا اور مسیح جو مریم کے بیٹے ہین وہ جو باتین لائے تھے اوسکے یہہ لوگ منکر ہوگئے اور
ایک نے ایک پر ظلم کیا اور اون مین وہ شخص نہین ہے جو نیک کام کا حکم کرے اور بری کام سے منع
کرے اور اونہون نے اپنی نمازون کے وقت کو ضائع کیا اور بیاج کھایا اور زنا کیا اور اون مین گناہ
اور بے حیائی کے کام پھیلے اور یہہ عرب لوگ اپنے رب کے اور اپنے نبی کے تابعدار ہین رات کو درویش
ہین دن کو روزہ دار ہین اپنے رب کے ذکر مین اور اپنے نبی پر رحمت بھیجنے مین سست نہین ہوتے
اون مین وہ شخص نہین ہے جو زبردستی کرے اور ایک پر ایک غرور نہین کرتا سچائی اونکا لباس ہے
اور اللہکی عبادت اونکا اوڑھنا ہے اگر حملہ کرتے ہین نہین پلٹتے ہین اور اگر ہم اونپر حملہ کرتے ہین
پیٹھ نہین پھیرتے ہین وہ جان چکے ہین کہ دنیا فنا ہوجائیگی اور عقبیٰ باقی رہیگی بادشاہ بولا بیشک
اسی باعث سے عربون کو ہمارے اوپر مدد دی گئی اور جب تیرا یہہ قول ہے تو مجکو تمہاری مدد کی کچھ
حاجت نہین اور تمہاری بیچ مین مین نہین رہونگا اور مین چاہتا ہون کہ ان لشکرون کو اون سے

شہرون مین بہیجدون اور اپنے مال کو اور اپنے لوگون کو لیکر زمین سوریہ کو چہوڑکر قسطنطنیہ کیطرف اوتر ون
لوگ بولے اے بادشاہ یہہ مت کر ہم اس لشکر کو لیکر عربون سے لڑینگے شاید ہمپر مدد اوترے اور اگر
ہمارے دشمنون کی مدد ہوگی تو ہم اپنے جان کی نجات مانگینگے تب ہرقل نے روم کے پانچ بادشاہو
کے ساتہہ لشکر بہیجنے کا قصد کیا اور چہہ لاکہہ کی فوج نصاریٰ کی جمع ہوئے اور ایک راوی نے کہا ہے کہ وہ
سب سات لاکہہ تہی رومیہ کا بادشاہ جو قناطر تہا اوسکو طرسوس اور جبلہ اور لاذقیہ کے بڑے پہاڑ تک
پر بہیجا اور جرجیر کو معرات اور سرمین پر بہیجا اور قورین کو حلب اور حماۃ پر اور دریجان کو زمین عواصم
پر بہیجا اور وہی زمین قنسرین کی ہے اور باہان ارمنی کو اون کے پیچہے لشکرون کے ساتہہ بہیجا جب
یہہ لشکر شیزر مین پہونچا جاسوسون نے ابو عبیدہ کو خبر پہونچائی وہ اوسوقت جابیہ مین تہے اسکو سنکر
بولے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنے کہین بچاؤ اور کہین زور نہین مگر اللہ کی مدد سے
جو اونچا ہے عظمت والا ابو عبیدہ رضہ نے لوگون سے صلاح پوچہی وہ بولے اے سردار آپ کے حق
مین قرآن کی کچہہ آیتین اوتری ہین آپ وہ ہین کہ آپ کے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ ہر امت کے واسطے ایک امانت دار ہے اور اس امت کا امانت دار ابو عبیدہ ہے جراح کا بیٹا سو آپ
ہمکو مشورہ دیجئے ابو عبیدہ بولے کہ تم بولو پہر مین بہی بولونگا بعضون نے کہا کہ وادی القریٰ کے
پاس چلئے اور مسلمان مدینہ شریف کے نزدیک رہین اور حضرت عمر رضہ کے پاس سے مدد پہونچیگی جب
یہہ لوگ ہماری طرف آوینگے ہم اونپر غالب ہونگے ابو عبیدہ رضہ نے اسکو سنا قیس ابن ہبیرہ بولے کہ اللہ
پر بہروسا کرو اس جگہہ سے نہ سرکو اگر فتح نہوگی تو ثواب ہاتہہ سے نہین جائیگا خالد بولے کہ یہہ جابیہ
قیساریہ کے قریب ہے وہان بادشاہ کا بیٹا قسطنطین چالیس ہزار کی فوج مین ہے اور اردن والے
تمہارے خوف سے جمع ہوئے ہین میری صلاح یہہ ہے کہ اس جگہہ سے چلو یہانتک کہ یرموک مین اوترو
خالد کی بات کو سب نے پسند کیا ابو عبیدہ رضہ نے خالد کے لشکر کو آگے بہیجا جب یہہ لشکر چلا وہ
رومی جو اردن مین جمع تہے اونہون نے مسلمانون کے لشکر کا غل شور سنا اونہون نے آکر خالد رضہ
سے سامنا کیا مسلمانون نے تلوارین نکالین رومی بہاگے مسلمانون نے اونمین کے بہتون کو
قتل کیا اور خالد نے اون کے بہاگنے مین اونکو اردن تک پہونچایا بہت لوگ اوس مین ڈوب
گئے پہر خالد ابو عبیدہ کے لشکر مین آئے اور یرموک مین اوترے اودہر سے باہان کی فوج یرموک

مین پہونچی جب مسلمانون نے دشمنون کی کثرت دیکھی بولے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم عطیہ ابن
عامر کہتے ہین کہ مینے دیکھا کہ مسلمانون کے رنگ بدل گئے اور بیقراری اون سے ظاہر ہوئے اور وہ لاحول
ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے کہنے مین سست نہین ہوتی تھے ابو عبیدہ رض اونکی طرف دیکھتے تھی
اور کہتے تھے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا یعنے اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر کو اونڈیل
دے اور ہمارے قدمون کو ثابت رکھہ باہان نے جرجیر کو بہیجا اوس نے آکر ابو عبیدہ رض سے کہا کہ دیکھو
تمہاری اوپر کتنی فوج آئی ہے تم اپنے شہرون کو چلے جاؤ بادشاہ تمپر احسان کرتا ہے اور اوس کے جتنے شہر تمنے
تین برس سے لئے وہ تمکو دیتا ہے ابو عبیدہ رض بولے کہ تو ہمکو تلوار سے ڈراتا ہے ہم تلوار سے نہین
ڈرتے اور ہمکو اپنے معاملہ مین یقین ہے اور ہم ضرور تمہاری زمین کو فتح کرین گے اور تمہارے
بادشاہ کے خزانے لیوین گے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ خلاف نہین ہوتا باہان نے جبلہ غسانی کو بہیجا اوس نے یہی
جواب پایا کہ یا مسلمان ہوجاؤ یا جزیہ دو یا تلوار ہے جبلہ لڑائی پر طیار ہوا اور قوم غسان مین کے ساٹھہ
ہزار لیکر لڑنے آیا خالد رض بولے کہ بیشک جبلہ ہم مین کے اون مردون کو دیکھیگا جو لڑائی مین اللہ کے
سوا کسی چیز کو نہین چاہتے اے مسلمانو وہ لوگ ساٹھہ ہزار ہین اور ہم تیس ہزار ہین اور مین
چاہتا ہون کہ اپنی فوج مین سے تیس مردون کو لیجاؤن ہر مرد دو ہزار نصرانیون سے لڑے لوگون
کو تعجب آیا ابو سفیان نے کہا یہہ بات کون مانے گا خالد نے کہا چپ رہ اور دیکھہ مسلمانون مین کے
سوارون مین سے مین کن لوگون کو چن لیتا ہون جب تو اونکو دیکھیگا پہچانیگا کہ وہ ایسے مرد ہین
جنہون نے اپنی جانین اللہ کے واسطے دین ہین اور لڑائی سے اللہ کے سوا کسی چیز کو نہین چاہتے
ہین اور جسکے دل کا یہہ حال اللہ جانتا ہے اوسکی مدد اللہ پر واجب ہے اگرچہ وہ آگ کے ٹکڑون
پر چلے ابو سفیان نے کہا اگر تمہارا یہی ارادہ ہے تو ساٹھہ ہزار کے واسطے ساٹھہ مردون کو لے جاؤ
ابو عبیدہ رض بولے کہ ابو سفیان نے بہت اچھا مشورہ دیا خالد رض نے نام لیلے کر ساٹھہ آدمیون کو
پکارا سب سے پہلے حضرت زبیر رض کو اور اون کے بعد فضل ابن عباس رض کو چن لیا اسیطرح واقدی
رح نے اون مین سے تینتالیس آدمیون کے نام لکھے ہین جنکو خالد رض نے پکارا اونمین عدی ابن
حاتم اور حذیفہ ابن یمان اور جابر ابن عبد اللہ اور ابو ایوب انصاری اور ابو بکر صدیق رض کے

بیٹے عبد الرحمان رض اور حضرت عمر رض کے بیٹے عبد اللہ رض ہین اللہ اون سب سے راضی رہے یہہ سب طیار ہوئے
اور بولے قسم اللہ کی ہم اپنے دشمنون سے لڑینگے اوس شخص کیطرح پر جو اللہ پر بہروسا رکہتا ہے اور
عقبٰی کی طلب مین جان دیتا ہے خالد رض اون سب کے ساتہہ چلے اور جبلہ کی فوج کے سامنے کہڑے
ہوئے جبلہ بولا کہ تم ساٹھہ آدمی ہمسے لڑنے آئے ہو اور مین تمپر ساٹھہ ہزار سے حملہ کرونگا تو تم مین
سے کوئی باقی نہین رہے گا اون ساٹھہ ہزار نے ملکر حملہ کیا اور شدت کی لڑائی ہوئے تمام دن لڑتے
رہے سورج ڈوبنی کے قریب ہوا ایکایک نصرانیون کی فوج بہاگی اور مسلمانون نے بلند اواز سے
کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر یعنے اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اوسکے واسطے بادشاہی ہے اور اوسیکے لیے تعریف ہے
اور وہ ہر ایک شے پر قادر ہے اور میدان کو ڈہونڈا تو معلوم ہوا کہ غسانیون مین کے پانچ ہزار قتل
ہوئے اور اصحابون مین سے دس شہید ہوئے اور پانچ قید ہوگئے باہان نے جبلہ سے حال پوچہا
اوسنے کہا اے بادشاہ ہمارا اونپر غلبہ رہا جب اندہیرا شروع ہوا گویا ہمکو کسی نے پکارا اور ہماری
فوج کو پریشان کردیا اور اون لوگون پر اللہ کی مدد ہے اگر یہہ نہوتا تو ہمین کے ساٹھہ مرد ساٹھہ
ہزار سے لڑنیکو نہ نکلتے واقدی فرماتے ہین کہ وہ پانچ جو قید ہوئے وہ باہان کے سامنے پہونچی باہان
جبلہ نے کہا کہ اون لوگون مین ایک مرد ہے کہ سب آدمی اوس سے ڈرتے ہین باہان نے کہا مین
ضرور اوسکو بلاتا ہون اور اون پانچون کے ساتہہ اوسکو قتل کرتا ہون باہان نے کہلا بہیجا کہ ہمارے
پاس ایک قاصد بہیجو مگر وہی آوے جسکا نام خالد ہے قاصد نے آکر کہا کہ بادشاہ نے کہا ہے کہ ایک
مرد کو ہمارے پاس بہیجو خالد بولے مین خود جاؤنگا خالد چلے اور سو مرد اون کے ساتہہ چلے اور
اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پکارا جب رومیون کی فوج کو دیکہا خالد نے اور اون کے ساتہہ والون
نے چلا کر کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ خالد باہان تک پہونچی اوسنے
کہا اللہ کا شکر ہے جس نے ہمارے سردار مسیح کو سب نبیون سے افضل کیا اور ہمارے بادشاہ کو
بادشاہون سے افضل کیا ہے خالد رض بولے اللہ کا شکر ہے جس نے ہمکو ایسا بنایا کہ ہم اپنے
نبی پر اور تمہارے نبی پر اور سب نبیون پر ایمان لاتے ہین اور ہمارا حاکم جسکو ہمنے اپنے کامون
کا اختیار دیا اوسکو اللہ نے ہماری طرح کا ایک مرد بنایا اوسکو ہمپر کچہہ بڑائی نہین ہے مگر یہہ کہ

ہمسے زیادہ اللہ سے ڈرنیوالا ہو باہان بولا اے عرب کے لوگو تم مین سے کچھ لوگ آتی تھی اور ہمسے انعام مانگتے تھے
پھر ہم اون سے احسان کرتے تھے اور تمہارے مہمان کی عزت کرتے تھے اور ہمارا یہہ گمان تھا کہ عرب کی سب
قومین ہمارے احسان کے شکر گذار ہین اور اب تم لڑنے کو آئے ہو اور تم سے پہلے جو لوگ گنتی مین اور
ہتیارون مین اور مال مین تم سے زیادہ تھے وہ لڑنے آئی نا امید ہو کر چلے گئے اور تمسے زیادہ کوئی قوم کمزور نہ تھے
کیونکہ تم بالون کے اور اونٹون کے اور مشقت کے لوگ ہو خالد نے پھر دین کی باتین شروع کین باہان بولا
کہ اے خالد مین چاہتا ہون کہ تم میرے بھائی اور دوست ہو جاؤ خالد نے کہا یہہ تو بڑی خوشی ہے اگر
اللہ تیرے بات کو پورا کرے باہان بولا یہہ کیونکر ہو خالد بولے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین
وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہچانیوالے ہین جنکی بشارت عیسی مسیح نے
دی ہے جب تو یہہ کرے تو تو میرا بھائی ہے اور مین تیرا بھائی ہون باہان بولا مین اپنا دین نہین چھوڑ
سکتا خالد بولے پھر مین بھی تیرا بھائی نہین بن سکتا اور یہہ جو تو نے کہا کہ تم اپنے پاس رہنے والے عربون کو
انعام دیتے تھے سو ہمکو معلوم ہے اور یہہ جو تو نے ہمارا ذکر کیا کہ ہم محتاج ہین اونٹون کے چرانے والے اور اکثر
ہم مین سے چرانے والے ہین اور ہم لوگ محتاجی اور مشقت مین ہین سو ہمارا یہی حال ہے ہمکو اللہ نے
اوس جگہہ اوتارا ہے جہان نہ نہرین ہین نہ درخت ہین نہ کھیت ہین مگر تھوڑے سے اور ہم لوگ جہالت مین
تھے اور ہم مین جو قوی تھا وہ کمزور کو کہا جاتا تھا اللہ کو چھوڑ کر لیتے اور رزق کو کام کے بنانے کا مختار جان کر
بتون کو پوجتے تھے جو نہ سنتی ہین نہ دیکھتے ہین نہ نفع دیتے ہین ہم اوپر جھکے ہوئے تھے یہانتک کہ اللہ نے
ہم مین ایک نبی عربی کو بھیجا جنکا حسب نسب ہم پہچانتے ہین وہ نبی سردار پرہیزگار اونہون نے اسلام
کو ظاہر کیا وہ ہمارے پاس قرآن لائے اور ہمکو سیدہی راہ دکہلائی اللہ نے اون پر نبیون کو ختم کر دیا اونہون
نے ہمکو حکم کیا کہ تمام جہان کے مالک کو پوجین اور اوس کے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہ کرین اور اوسکو چھوڑ کر
یعنے کام بنانے کا مختار جان کر کسی بت کو نہ پوجین اور اوسکو چھوڑ کر یعنے اپنے کام بنانے کا اور کسیکا
مختار جان کر کسیکو دوست نہ بناوین اور سجدہ کرین سورج کو نہ چاند کو نہ آگ کو نہ صلیب کو نہ قربان
کو اور نہ سجدہ کرین مگر اللہ تعالی کو اور اپنی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کا اقرار کرین
سو ہمنی اونکا کہنا مانا اونہون نے ہمکو جو حکم کیے اون مین یہہ بھی ہے کہ جو ہمارے دین کا تابع نہو
اوس پر جہاد کرین جو اللہ کا منکر ہوا اور اوس کے ساتھہ کوئی شریک ٹہرایا سو مین تجکو اللہ کے پوجنے

سکے لیے بلاتا ہون تو اوسکو چھوڑ کر کسی کو دوست بنا اور اوس کے واسطے بیوی اور قیامت ٹہرا اوسکا کوئی
شریک نہین ہے اوسکو اونگھہ اور نیند نہین پکڑتی جس نے ان باتون کا اقرار کیا اور ہمارا تابع ہوا وہ ہمارا بھائی ہے
اور جس نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو جزیہ اوسکے خون اور مال کو بچا لیتا ہے اور جس نے اسلام
اور جزیہ سے انکار کیا تو تلوار ہمارے اور اوسکے بیچ مین فیصلہ کرنے والی ہی یہانتک کہ اللہ تعالی فیصلہ
کر دے باہان بولا کہ تم جو چاہو سو کرو ہم اپنے دین سے نہین پہرینگے اور جزیہ بھی نہین دینگے
اب تم اللہ کی نام پر میدان مین نکلو خالد بولے کہ مین گویا دیکھہ رہا ہون کہ تمہاری فوجین بھاگ گئین
اور تو ذلیل ہو کر حضرت عمر رضہ کے آگے پہونچایا جاویگا اور قتل کیا جاویگا اسیر باہان غصہ مین آگیا اور
بولا کہ اب مین تیرے ساتھہ کے پانچون کو قتل کرتا ہون خالد بولے کہ اگر تو اونکو قتل کریگا تو مین تجکو
اس تلوار سے قتل کرونگا خالد نے اور اون کے ساتھہ والون نے تلوارین کہینچین باہان چلایا اے
خالد ٹہیر جا تو قاصد ہے اور قاصد پر قتل واجب نہین ہوتا تو اپنی لشکر کیطرف چلا جا اور لڑائی کی
طیاری کر اللہ جسکو چاہیگا مدد دیگا تب خالد نے تلوار میان مین کر لی اور کہا اون قیدیون کو
کیا کریگا کہا مین اونکو چھوڑ دونگا باہان نے اون سب کو چھوڑ دیا خالد رضہ اپنی ساتھیون سمیت اپنے
مقام مین آئے دوسرے دن لڑائی کی طیاری ہوئی پہلے دن تھوڑی سی لڑائی ہوئی رومیون
مین تھوڑے لوگ قتل ہوئے مسلمانون مین دس شخص شہید ہوئے اون مین سے ایک کا نام
سوید تہا جب وہ زخمی ہوی اون کے چچا نے رات کے وقت اونکو ڈہونڈا جب اونکو پایا اونہون نے اپنی چچا
سے کہا کہ حورین میرے آس پاس ہین میری روح کے نکلنے کا انتظار کر رہی ہین اون کے چچا اونکو
اوٹہا کر لشکر مین لائے وہان اونہون نے انتقال کیا باقی رات مسلمان لوگ قرآن پڑہتی رہے
اور اللہ سے مدد مانگتی رہے باہان جب اپنے لشکر مین گیا کہنے لگا کہ تم لوگون نے اپنا دین بدل
ڈالا اور تمہاری حکومت مین ظلم ہوتا ہے اسی باعث سے عربون کو تمپر غلبہ دیا گیا ہے اوسوقت
ایک مرد اوٹھہ کر کھڑا ہوا اور بولا اے بادشاہ مین تمہارے دین مین ہون اور میری سو بکریان
تھین میرا بیٹا اونکو چراتا تھا تمہارے ایک امیر نے وہان خیمہ کھڑا کیا اور کچھہ بکریان لیلین باقی
اوس کے ساتھہ والون نے لی لین میری بیوی اوس کے پاس شکایت کرتے ہوئے گئے اوسکو
اپنے پاس بلوایا جب اوسکو بڑی دیر لگی تو اوسکی بیٹے نے جہانک کر دیکھا تو وہ کیا دیکھتا ہی کہ وہ امیر

اوس کے مان کے ساتھہ لیٹا ہوا ہے وہ لڑکا چلایا تو اوس امیر نے اوس لڑکے کے قتل کا حکم کیا وہ قتل کیا گیا
اور مین اپنے بیٹے کو چھوڑانے کے لیے آیا تو اوس کے حکم سے مجپر تلوار لگائی گئی اور میرا ہاتھہ کاٹا گیا اوس نے
اپنا ہاتھہ کٹا ہوا دکھلا دیا باہان غصہ مین آیا اور بولا تو اوسکو پہچانتا ہے کہا ہان وہ یہہ ہے اور ایک امیر کیطرف
اشارہ کیا باہان نے اوس امیر کیطرف غصہ سے دیکھا وہ بھی غصہ مین آیا اور امیر بھی اوس کے طرفدار
ہوکر غصہ مین آئے اور اوس فریاد کرنے والے کو تلوارون سے قتل کر ڈالا اور باہان دیکھتا رہا اور
زیادہ غصہ مین آکر بولا کہ ہای تمہاری خرابی تم کیونکر فتح کے امیدوار ہو اور تم ایسے فعل کر رہے ہو
ضرور اللہ تعالی تم سے بدلہ لیگا اور جو تمکو دیا ہے وہ تم سے چھین لیگا اور اون لوگون کو دیگا جو نیک
کام کا حکم کرتے ہین اور برے کام سے منع کرتے ہین جب صبح ہوئی باہان بولا مین ایسے لوگون کے ساتھہ
ہوکر نہین لڑتا جو ظلم کرتے ہین لوگ بولے تو لڑائی ہمپر ڈالدے یا وہ ہمکو قتل کرین گے یا ہم اونکو قتل
کرین گے باہان سات دن تک نہین لڑا آٹھوین دن اوس نے ایک نصرانی عرب کو جاسوسی کے
لئے بھیجا وہ آیا اور مسلمانون کے لشکر مین ایک دن اور ایک رات رہا اوس نے مسلمانون کو دیکھا کہ اونکو
کچھہ فکر نہین ہے مگر اپنے کام کا سنبھالنا اور نماز اور قرآن پڑھنا اور سبحان اللہ کہنا اونمین نہ ظلم ہے
نہ زبردستی ہے ابو عبیدہ رضہ کو دیکھا کہ وہ سب سے زیادہ عاجز ہین کبھی زمین پر بیٹھتے ہین کبھی زمین پر
سو رہتے ہین اور جب نماز کا وقت آتا ہے وہ لوگون کو نماز پڑھاتے ہین وہ جاسوس بادشاہ کے پاس گیا
اور کہا مین اون لوگون کے پاس سے آتا ہون جو رات کو کھڑے رہتے ہین دن کو روزہ رکھتے ہین نیک
کام کا حکم کرتے ہین بری کام سے منع کرتے ہین باہان بولا کہ یہہ لوگ مدد دیجاوینگے مگر مینے ایک تدبیر سوچی
ہے اونپر غفلت کے وقت جا پڑون جب اون کے پاس سامان نہو باہان نے فوج طیار کی اور مسلمانون
کو کچھہ خبر نہ تھی ابو عبیدہ رضہ نے صبح کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت مین والفجر پڑھی یہانتک کہ یہہ آیت پڑھے
ان ربک لبالمرصاد یعنے تیرا رب بیشک تاک مین ہے تب ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ تمکو
اون لوگون پر قابو ملگیا اور اونکا داؤ کچھہ کام نہ آویگا اور اللہ نے یہہ آیت تمہارے سردار کی زبان پر تمہارے
بشارت دینے کے لیے جاری کی ہے مسلمانون نے یہہ آواز سنکر تعجب کیا ابو عبیدہ رضہ نے دوسری رکعت
مین والشمس پڑھے یہان تک پہونچے فدمدم علیہم ربہم بذنبہم فسوٰیہا ولا یخاف عقباہا
پس ہلاکی بھیجی اونپر اون کے رب نے پھر اوس کو برابر کردیا اور اوسکو یہہ ڈر نہین کہ وہ بدلہ لین گے

ایکا ایک آواز دینے والے نے کہا کہ بات پوری ہوئے یہہ نشانی مدد کی ہے جب ابوعبیدہ رض نماز پڑہ چکے تو بولے
اے لوگو تمنے آواز دینے والے کی آواز سنی وہ بولے ہان سنی ابوعبیدہ رض بولے قسم اللہ کی یہہ مدد کا آواز
دینے والا ہے اللہ ہماری مدد کریگا اور اون پر عذاب بہیجیگا جسطرح اگلی قومون پر بہیجا پہر ایکا ایک
رومیون کی فوج آپہونچی ابوعبیدہ رض بولے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پہر ابوعبیدہ رض بولے خالد رض
کہان ہین وہ بولے مین حاضر ہون خالد رض نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون مین سے
پانسو سوارون کو نام لیکر پکارا وہ سب ملکر نکلے جب رومیون کی فوج نزدیک آگئی ابوعبیدہ رض نے آسمان
کیطرف دیکہا اور کہا یا اللہ ہم تجہی کو پوجتے ہین اور تجہی سے مدد مانگتے ہین اور تجکو اکیلا جانتے ہین اور
تیرے ساتہہ کسی چیز کو شریک نہین ٹہراتے اور یہہ دشمن تیرے اور تیرے کلام کے منکر ہین اور تیرے
واسطے بیٹا ٹہراتے ہین یا اللہ اون سے اوپر ہماری مدد کر تو نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے کہ اللہ کو پکڑے
رہو وہی تمہارا مالک ہے اور بہت اچہا مالک ہے اور بہت اچہا مددگار ہے یا اللہ اون کے پاؤن
کو ہلا دے اور اون کے دلون مین ڈر کا ڈال دے اور ہمارے اوپر تسلی اوتار اور پرہیزگاری کا
کلمہ ہم سے چپٹا دے اور اپنے دشمنون سے ہمکو پناہ دے اے وہ شخص جو وعدے کو خلاف نہین کرتا ایکا ایک
رومیون نے ملکر حملہ کیا اور بہت بڑی شدت کی لڑائی ہوئے آخر ضرار رض نے جاکر وردیجان کو قتل کیا
واقدی رح لکہتے ہین کہ ایک راوی نے کہا ہے کہ مسلمان یرموک کے دن پچیس ہزار تہے دوسرے راوی
نے کہا ہے کہ اکتالیس ہزار تہے اور یہی بات زیادہ معتبر ہے یرموک کی لڑائی مین تیسرا دن بہت سخت
تہا لڑتے لڑتے رات ہو گئے اور کافر بہت قتل ہوئے اور مسلمان تہوڑے قتل ہوئے جب رات کا
اندہیرا ہوگیا دونون اپنے اپنے ٹہکانے پر گئے مسلمانون کو نماز کے سوا کوئی فکر نہین تہی اور بعد اوسکے
زخمیون کو باندہا اور ابوعبیدہ رض نے اون کو دو نمازین اکٹہی پڑہائین صبح کو نماز کے بعد پہر لڑائی
شروع ہوئی اس روز بہت بڑی سخت لڑائی ہوئے عورتون نے بہی خوب کافرون پر تلوارین لگائین
رومیون مین چالیس ہزار بلکہ زیادہ قتل ہوئے اور خالد رض کے ہاتہہ مین اوس دن نو تلوارین
ٹوٹین خالد رض ایک کافر سے لڑ رہے تہے ایکا ایک گہوڑے پر سے گر پڑے اوس نے اون کی پیٹہہ
پر تلوار لگائی مگر اثر نہوا خالد رض اوٹہے اور اون کی ٹوپی گر پڑی وہ چلائے کہ میری ٹوپی تب ایک
شخص نے وہ ٹوپی اوٹہا دی خالد نے اپنے سر پر رکہہ لی وہ بولا اس حالت مین تم کہتے ہو کہ میری

ٹوپی خالد بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رخصت کے حج مین اپنے سر کے بال اوتارے
مینے آپ کے سر کے آگے کے بال لے لیے آپ نے فرمایا اے خالد تو ان بالون کو کیا کریگا مینے کہا کہ یا
رسول اللہ مین انسے برکت لونگا اور ان سے قوت چاہونگا اپنی دشمنون سے لڑنے مین آپ نے
فرمایا تجکو ہمیشہ مدد دیجائیگی جب تک یہہ بال تیرے ساتہہ رہین گے سو مینے ان بالون کو اپنی ٹوپی
مین رکہا ہے اور جب یہہ ٹوپی میرے سر پر ہوتی ہے اور مین کسی فوج سے ملا ہون مینے اون کو
بہگا دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے پہر خالد نے اوس کافر پر تلوار لگائی لوگ
اوسکو اوٹہا لے گئے اور وہ مر گیا واقدی لکہتے ہین کہ رومیون کے لشکر مین حمص کے لوگون مین
سے ایک مرد تہا وہ حمص کے رئیسون مین سے تہا جب رومی یرموک مین جمع ہوئے اور کہیت مین
اوترے وہ مرد اوسی جگہہ رہتا تہا کہ وہان کی ہوا اچہی تہی اوس مرد نے رومیون کی ضیافت
کی جب وہ لوگ کہانے سے فارغ ہوئے بولے کہ اپنی بیوی کو بلا اوس نے نہ مانا اور اونکو برا کہا اون
لوگون نے اپنی بات پر ہٹ کی اور اوسکی بیوی کو پکڑا اور سارے رات اوس کے ساتہہ کہیلتے رہے
وہ مرد رویا اور چلایا اور اونکو بد دعا دی اون لوگون نے اوسکے بیٹے کو قتل کیا اوسکی مان نے
فوج کی سردار سے فریاد کی اوس نے کچہہ نہ سنا اور اوس کے لڑکے کا بدلہ نہ لیا وہ عورت بولی قسم اللہ
کی عربون کا تمپر غلبہ ہوگا وہ بد دعا دیتی ہوئی پلٹ گئے اوس مرد نے مسلمانون سے کہا کہ یہہ لشکر
جو تمہارے سامنے اوترا ہے بہت بڑا ہے مین ایک داؤ کرتا ہون اوس جگہہ ایک تالاب تہا
رومیون کو اوسکی خبر نہ تہی اوس مرد نے مسلمانون سے کہا تم رات کے وقت پانسو آدمی جاکر اونسے
لڑو اور پہر بہاگ چلو مسلمانون نے یہی کیا اوس مرد نے رومیون سے کہا دیکہو مسلمان بہاگی
جاتی ہین اون کے پیچہے دوڑو وہ لوگ گہبرا کر دوڑے اوس مرد نے اونکو اوس تالاب کے گہرے
مقام پر کہڑا کر دیا اور کہا اس مقام مین پانی تہوڑا ہے وہ لوگ پانی مین گر پڑے اور بیشمار
لوگ پانی مین ڈوب گئے صبح کو رومیون کو خبر ہوئی کہ مسلمان بہاگے نہین وہ اپنے مقام مین
ہین صبح کو ابو عبیدہ نے نماز کے بعد جہاد شروع کیا باہان لڑنے کو نکلا آخر بہاگ چلا ایک مسلمان
نے جاکر اوس کو قتل کیا ابو عبیدہ نے کافرون کی لاشون کو گنا تو وہ لاشین ایک لاکہہ پانچ ہزار
تہین اور قیدی چالیس ہزار تہی اور مسلمانون مین چار ہزار شہید ہوئے واقدی لکہتے ہین

روایت کرتے ہین کہ یرموک کی لڑائی رجب مین سن پندرہ مین تھی اس لڑائی کے بعد سب مسلمان
دمشق مین جمع ہوئے ابن کثیر رح نے یرموک کے لڑائی کے ذکر مین لکھا ہے کہ جرجیر جو نصاریٰ کے
بڑے سردارون مین سے تھا نکلا اور خالد کو بلایا اور کہا سچ کہو کیا تمہارے نبی پر کوئی تلوار آسمان
سے اوتری ہے اور وہ تلوار اونہون نے تمکو دی ہے کہ تم جسپر تلوار کھینچتے ہو اوسکو بھگا دیتے ہو
خالد رض بولے نہین کہا پھر تمہارا نام سیف اللہ یعنے اللہ کی تلوار کیون رکھا گیا فرمایا کہ اللہ نے ہم
مین اپنے نبی کو بھیجا اونہون نے ہمکو بلایا کوئی ایمان لایا کوئی نہ لایا مین اونہین لوگون مین تھا
جنہون نے اونکو نہ مانا پھر اللہ نے ہمارے دلون کو پکڑا اور اون کے وسیلہ سے راہ دی اور ہمنے
اون سے بیعت کی آپنے مجھسے فرمایا کہ تو اللہ کی تلوار ہے جسکو اللہ نے شریک ٹھرانیوالون پر کھینچا ہے
اور آپنے مجکو مدد کی دعا دی اور میرا نام سیف اللہ رکھا گیا جرجیر نے کہا اے خالد تم کس طرف بلاتے
ہو خالد نے کہا گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اوسکے بندے اور
اوسکی پیغام پہونچانیوالے ہین اور اون باتون کا اقرار کرنا جو وہ اللہ کے پاس سے لائے ہین کہا
پھر جو کوئی اس دین مین داخل ہو اوسکا کیا رتبہ ہے فرمایا ہمارا اور اوسکا رتبہ ایک ہے اوسمین
جو اللہ نے ہمپر فرض کیا ہمارے اشراف اور کمینہ پر وہ بولا پھر جو کوئے تمہارے ساتھ آج کے دن
داخل ہو اوسکو اجر اور ثواب ہے فرمایا ہان اور افضل ہے کہا وہ کیونکر تمہارے برابر ہوگا اور
تم اوس سے آگے بڑھ گئے فرمایا ہمنے اپنے نبی سے بیعت کی جب وہ زندہ تھے اور آسمان سے اونپر
پیغام آتا تھا اور وہ ہمکو اگلی امتون کی اور آسمانی کتابون کی خبر دیتے تھے اور ہمکو نشانیان دکھاتے تھے
کہ جو ہمنے دیکھا اور ہمنے سنا جو کوئے اوسکو دیکھی گا وہ کیونکر تابعدار ہوگا وہ بولا مجکو اسلام سکھلائیے
خالد نے ایک مشک پانی کی اوس پر چھوڑے پھر اوسکو دو رکعتین پڑھائین پھر خالد اور جرجیر
دونو سوار ہوئے پھر دونون نے چڑھتے دن کے وقت سے سورج ڈوبنے کے قریب تک کافرون
کو تلوارین مارین اور مسلمانون نے نماز اشارے سے پڑھی ہے اور جرجیر شہید ہوئے پادری مارش
مین نے بھی سیر الاسلام مین ان لڑائیون کا حال لکھا ہے اجنادین کا نام میدان ایزنادان اور
حمص کا نام امیس اور بعلبک کا نام ہیلیو پولس اور یرموک کی ندی کا نام ہیر دمیکس لکھا ہے اب
پھر دوبارہ بابل پر جہاد کا سامان ہے تاریخ کامل کا اور شاہ ولی اللہ صاحب کی ازالۃ الخفا کا

خلاصہ یہہ ہے کہ ہجرت کے تیرہوین برس حضرت عمر رضہ نے چند روز تک وعظ فرمایا اور جہاد کی رغبت دلائے
اور ابو عبیدہ ثقفی جو اصحابون کے دیکھنے والون مین ہین اونکو فوج کا سردار کرکے بہیجا اور اونکو تاکید
کردی کہ معاملون مین اصحابون سے مشورہ لیا کیجیو مثنیٰ ابن حارثہ اور ابو عبیدہ ثقفی دونون
عراق کیطرف چلے اودہر سے رستم نے بڑا لشکر بہیجا خوب لڑائی ہوئے کافر بہاگ گئے پہر ایک اور
بڑا لشکر آیا ابو عبیدہ نے اونکو بھی بہگا دیا فارس کے بادشاہ نے بہمن جادو کو تیس ۳۰ ہزار مردون
اور تیس ۳۰ ہاتہیون کے ساتھہ بہیجا اون مین ایک سفید ہاتہی تھا کہ وہ جہان جاتا تھا وہان فتح ہوتے
تھے اور درفش کاویانی جو فریدون کے وقت سے رکہا ہوا تھا اور اوسکو نشانی فتح کی جانتے تھے
وہ بھی اوسکی ساتہہ کر دیا ابو عبیدہ نے بہادری کرکے دریائی فرات کے پل سے پار ہوکر
لڑنا شروع کیا مسلمان کچہہ گہبرائے ایک مسلمان نے پل توڑ ڈالا کہ بہاگنی کی راہ نرہے ابو عبیدہ
نے اور کچہہ سپاہیون نے گہوڑون سے اوتر کر تلوارین کہینچکر ہاتہیون کی سونڈین کاٹ ڈالین
ابو عبیدہ نے اوس سفید ہاتھی کی سونڈ کاٹ ڈالی پلٹتے وقت اونکا پاؤن پہسلا وہ گر پڑے
سفید ہاتھی نے اونکو کچل ڈالا اور وہ شہید ہوئے پہر سات جوان مردون نے اونکا جہنڈا
اوٹھایا وہ سب شہید ہوئے آخر کو مثنیٰ نے جہنڈا اوٹھایا اور لڑنا شروع کیا کافر بہاگ گئے
مسلمانون نے پہر پل کو درست کیا اور اس پار چلے آئے اس لڑائی مین چار ہزار مسلمان
شہید ہوئی چند روز تک کافر لڑنے کو نہ آئی چودہوین سال جریر ابن عبد اللہ بجلی رضہ یمن سے آئے
حضرت عمر رضہ نے چار ہزار مرد بجیلہ اور کندہ اور اور قومون سے طیار کرکے جریر کو اونکا سردار کیا
اور عراق کیطرف مثنیٰ کی مدد کے لیے بہیجا اور مثنیٰ کو لکہہ بہیجا کہ جریر کی عزت اور تعظیم کرین کیونکہ
اونسی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے تاریخ کامل مین ہے کہ مسلمان بویب مین
جمع ہوئے جو اب کوفہ کے قریب ہے اور مہران نے کہلا بہیجا کہ تم پار اوترو گے یا ہم پار اوتر کر
تم تلک آوین مثنیٰ نے کہلا بہیجا کہ تم اوترو مہران پار آیا اور فرات کے کنارے پر اوترا مثنیٰ نے
کہا کہ مین تین بار اللہ اکبر کہون گا تب تم طیار ہو جائیو پہر چوتہی بار مین حملہ کیجیو جب پہلے بار
اللہ اکبر کہا کافر جلدی سے دوڑ پڑے مثنیٰ نے خوب جہاد کیا مہران مارا گیا اوسکی فوج بہاگی
مثنیٰ پل تک پہونچی اور کافرون کا رستہ روک لیا مسلمانون نے اونکو قتل کیا مسلمانون مین

اور فارس والون مین کوئی اور لڑائی ایسی نہین ہوئے جسکی ہڈیان اس سے زیادہ باقی رہی ہون
قتل کیئے ہوئون کی ہڈیان ایک مدت تک باقی رہین اور لوگون نے انکل کیا کہ ایک لاکہہ قتل ہوئے
اب جس جگہہ سکون ہے اوس کے اور فرات کے کنارے کے درمیان مین کافر قتل ہوئے ازالۃ الخفا
مین ہے کہ پہر سیدرہوین سال فارس کے بادشاہ یزدجرد نے بہت بڑا لشکر جمع کیا اور یزدجرد
مدائن مین بیٹہا اور رستم کو فوج کا سردار کیا ادہر سے حضرت عمر رض نے ہر طرف سے بہادرون کو
بلایا بہت بڑا محمدی لشکر طیار کیا حضرت سعد رض جو ابو وقاص کے بیٹے تھے اونکو اوس لشکر کا سردار
کیا اور مثنی اور جریر کو لکہہ بہیجا کہ سب سعد کے جہنڈے کے نیچے رہین اور اوسکو عراق کے سرداری
سردار سمجہین حضرت عمر بار بار پہلوانون کو اون کے پاس بہیجتے رہے تیس ہزار اور کئی ہزار مرد
سعد رض کے ساتہہ جمع ہوئے اونمین ایک ہزار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون مین سے
تھے اور اون مین سے ننانوے وہ تھے جو بدر کی لڑائی مین آپ کے ساتہہ حاضر رہے تھے حاکم
کی کتاب مین ہے کہ قادسیہ کے دن مغیرہ ابن شعبہ رض فارس کے سردار کے پاس بہیجے گئے وہ بولا
کہ تم وہ لوگ ہو کہ تمکو اپنے شہرون مین اتنا کہانا نہین ملتا کہ تمہارا پیٹ بہرے سو تم اپنی حاجت
کے موافق اناج لے لو ہم تمکو دینگے کیونکہ ہمکو تمہارا قتل کرنا ناگوار ہے مغیرہ رض بولے قسم اللہ کی
ہم اسلیے نہین آئے لیکن ہم وہ لوگ تہی کہ پتہرون کو اور بتون کو پوجتے تہے پہر جب کوئی پتہر
اوس پتہر سے اچہا مل جاتا تہا اوسکو پہینک دیتے تھے اور دوسرا پتہر لے لیتے تھے اور رب کو نہین
پہچانتے تھے یہانتک کہ اللہ نے ہمارے اپنے لوگون مین سے ایک پیغام پہونچانیوالا ہماری طرف
بہیجا اوس نے ہمکو اللہ کی تابعداری کے طرف بلایا ہم اوسکے تابع ہوئے اور ہمکو حکم ہوا کہ اپنے
دشمنون سے لڑین جنہون نے اللہ کی تابعداری چہوڑ دی اور ہم اناج کے لیے نہین آئے لیکن
ہم اسلیئے آئے ہین کہ تمہارے لڑنے والون کو قتل کرینگے اور تمہارے لڑکون کو قید کر لین گے اور
جو تو نے اناج کا ذکر کیا سو بیشک ہمکو اتنا اناج نہین ملتا تہا کہ اوس سے ہمارا پیٹ بہرے اور
بعضے وقت ہمکو اتنا پانی بہی نہین ملتا تہا جس سے ہم جہک جاوین پہر ہم تمہاری زمین مین
آئے یہان ہمنے بہت اناج اور بہت پانی پایا قسم اللہ کی ہم اس سرزمین سے نہین سرکینگے
یہانتک کہ یہہ زمین ہمکو ملے یا تمکو پہر حضرت سعد نے ہر طرف فوجین بہیجین اور رستم نے ایک

پل طیار کیا اور دریا کے اسطرف آیا حضرت سعد نے لشکر کے سرداروں کو بڑی بڑی نصیحتین فرمائین
اور اللہ کے وعدے یاد دلائے اور شاعرون کو حکم کیا کہ بہادری دلانیوالی شعرین پڑہین اور قرآن
پڑہنے والون کو حکم کیا کہ سورہ انفال پڑہین جب اونہون نے سورہ انفال شروع کی دلون کو تسلی
ہوئی پہر فرمایا کہ جب مدد کی ہواؤن کے چلنے کا وقت یعنے نماز کا وقت آوے مین اللہ اکبر کہونگا
تم بھی اللہ اکبر کہیو اور سامان لڑائی کا طیار کیجیو جب دوسری بار اللہ اکبر کہی جاوے زرہ پہنیو
اور ہتیار لڑائی کے اوٹہائیو جب تیسری بار اللہ اکبر سنو جوان لوگ لڑائی کے میدان مین آوین
اور چوتھی بار اللہ اکبر سنکر کہیو لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور سب ملکر دشمنون سے لڑیو
پہر خلاصہ یہہ ہے کہ تین دن اور ایک رات لڑائی قائم رہے چوتھے دن فتح ہوئی پہلے دن
فارس والی لوگ گہوڑون پر سوار ہوکر آئے اور تیراندازون کو ہاتہیون پر بٹہا کر لائی محمدیون
نے اللہ کی مدد سے لڑنا شروع کیا پہلے غالب بن عبداللہ اسدی اور عاصم ابن عمرو تمیمی میدان
مین آئے اودہر سے بھی دو سردار نکلے ایک کو غالب کمند مین باندہ کر سعد رض کے پاس لائے
دوسرے پر عاصم نے حملہ کیا وہ بہاگ گیا عاصم اوس کے بدلے ایک اونٹ سوار کو پکڑ لائے کافرون
مین ایک بڑا تیرانداز تھا وہ عمرو ابن معدی کرب کے ارادے پر میدان مین آیا عمرو نے ایک
تیر پہینکا اور اوسکو زمین پر گرایا اور اوسکا سر کاٹا پہر مہران جو آذربایجان کا حاکم تھا گہوڑے
پر اترا آتا ہوا آیا منذر ابن حسان نے اوسکو نیزہ مارا اتنے مین جریر ابن عبداللہ بجلی پہونچے اور
اوسکا سر کاٹا تب کافرون نے ہاتہیون کو دوڑایا اور سبہون نے ملکر مسلمانون پر حملہ کیا اونکا
ارادہ تھا کہ قوم بجیلہ کو بالکل فنا کردین کیونکہ مہران کو جریر بجلی نے قتل کیا تھا سعد رض نے طلیحہ
اسدی کو حکم فرمایا کہ اپنی قوم کے ساتھہ جلد اون کی مدد کو پہونچو جب یہہ لوگ میدان مین پہونچی
کافرون مین کا ایک بڑا سردار میدان مین نکلا طلیحہ نے نیزہ مار کر اوسکو قتل کیا پہر سبہون نے
ملکر ہاتہی کے سوارون پر تیر برسائے اور تمین اکثر بہاگ گئے اشعث ابن قیس کندی نے اپنی
قوم کو پکارا کہ اسدیون نے شیرون کا کام کیا تمکو کیا ہوا اوس قوم سے بھی حملہ کیا ہاتیون کو بہگا
دیا بعد اوس کے کافرون مین کے سردارون مین سے ذوالحاجب اور جالینوس بڑا لشکر اور
زبردست ہاتہیون کو لیکر آئے سعد رض کی طرف سے چوتھی بار اللہ اکبر کی آواز بلند ہوئے سب

مسلمان بلکہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑہتے ہوئے کافرون پر ٹوٹ پڑے قوم اسد اور بجیلہ
اور کندہ کے لوگ خوب لڑے اون مین سے بہت شہید ہوئے سعد رض نے عاصم ابن عمرو تمیمی کو
کہلا بہیجا کہ ایسی تدبیر کرو کہ ہاتھیون کے سوار عاجز ہوجاوین عاصم نے تمیم اور اسد کے تیراندازون
کو حکم کیا کہ وہ ہاتھیون پر دوڑ پڑے اور اونکا موتہہ پہیر دیا پہر آواز دی کہ ہاتھیون کی رسیان کاٹ
ڈالو جب رسیان کاٹ ڈالین سوار زمین پر گر پڑے دشمن بہاگ گئے حضرت عمر رض نے ابو عبیدہ کو
لکہا تھا کہ ایک فوج طیار کرکے ہاشم ابن عتبہ ابن ابی وقاص کو اونکا سردار کرکے بہیجدو سو ایسا
اتفاق ہوا کہ دوسرے دن قعقاع جو ہاشم کے لشکر کا پیشوا تہا ڈیڑہ ہزار سوارون کے ساتہہ
پہونچا لوگون کو بڑی تسلی ہوئی قعقاع میدان مین آیا اودہر سے ذوالحاجب نکلا قعقاع نے پکارا
کہ اے پل والون کے بدلہ لینے والو پہر اوسکو قتل کیا دو شخص اور نکلے حارث ابن ظبیان قعقاع
کے مدد کو پہونچے دونون نے اون دونون کافرون کو قتل کیا کافرون کے لشکر مین بڑی شکست
پڑی دوپہر کو دونون فوجون نے کچہہ آرام لیا ظہر کے نماز کے بعد پہر لڑائی کی آگ بہڑکی تیسرے
دن لشکر ہاشم کا پہونچا پہلے حملہ ہوا پہر تیرون اور نیزون سے لڑائی ہوئی پہر دوڑنے مین مقابلہ
ہوا پہر کشتی ہوئی ہاشم نے کافرون کی دہنی طرف کی فوج پر حملہ کیا اور اون کی صفون کو تتر بتر
کردیا پہر عمرو ابن معدی کرب نے اپنے یارون کو لڑائی پر طیار کیا اور کافرون کی بیچ کی فوج
پر دوڑ پڑے اور بہتون کو قتل کیا کافرون کا ایک سوار نکلا اودہر سے ایک مسلمان پست قد نکلا
اور اوسکو تلوار سے قتل کیا کافرون نے اپنی فوج کو دو حصہ کرکے مقابلہ کیا پہلی فوج کے آگے سفید
ہاتہی تہا وہ لوگ قعقاع اور عاصم کے سامنے آئی اور دوسری فوج کے آگے اور ایک ہاتہی تہا
وہ لوگ جمال ابن مالک اسدی کے سامنے آئے سعد کے حکم سے قعقاع اور عاصم نے نیزہ اوٹہاکر
ایک بار سفید ہاتہی سے سامنا کیا اور جمال نے دوسرے ساتہی کے ساتہہ دوسرے ہاتہی کا سامنا
کیا اور ہر ایک کے ساتہہ ایک جماعت ہمراہ ہوئے ان چار جوان مردون نے اپنے نیزے ہاتہیون
کے آنکھون مین بہونکدئے ہاتہی چلاتی ہوئے اپنے لشکر مین بہاگ گئے پہر اور لشکر والون کو
تتر بتر کردیا پہر مسلمانون نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہکر لڑائی مین مشغول ہوئے رات تک یہی معاملہ
رہا اللہ نے بڑا صبر مسلمانون کے دل مین ڈالا ایک فوج دوسری فوج مین مل گئی ساری رات

اسی طرح گذری آدہی رات کو سعد رضؓ نے اللہ سے دعا کی صبح کو مسلمانون کو تسلی دیکر جہاد کی رغبت
دلائی جب دن چڑہا فتح کی ہوا آئی جو تیر محمدیون کے لشکر سے چلا کافرون تک پہونچا اور دشمنون کا
جو حربہ آیا اولٹا پڑا آخر کو ہلال ابن علقمہ نے رستم کا سر کاٹا اور پکار دیا کہ مینے رستم کو قتل کیا اس
آواز کو سنکر ایرانی لوگ سب بہاگے اور مسلمانون نے اونکا پیچہا کر کے بہتون کو قتل کیا سعد رضؓ
نے اللہ کا شکر کیا بعد اسکے قادسیہ کا قلعہ فتح کیا کافرون مین سے لاکہہ آدمی قتل ہوئے اور مسلمانون
مین سولہ ہزار پانسو مرد شہید ہوئے تاریخ کامل مین ہے کہ ضرار ابن خطاب نے درفش کاویانی
لے لیا اور وہ فارس والون کا بڑا جہنڈا تہا تب اوسکی عوض مین اونکو تیس ہزار دیے گئے
جاننا چاہیئے کہ یہہ لڑائی بہی دریائے فرات پر تہی یہی خاص مقام شہر بابل کا ہے جسکی فتح ہونیکی
اللہ نے خبر دی تہی امام ابو یوسف کتاب الخراج مین فرماتے ہین کہ ہمسے بیان کیا اسمعیل نے
جو ابو خالد کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسے حصین نے بیان کا اونہون نے ابو وائل سے روایت کی کہ سعد
ابن ابی وقاص رضؓ آئے یہانتک کہ قادسیہ مین اوترے تو شاید ہم لوگ سات ہزار یا آٹہہ ہزار
سے زیادہ تہی اور مشرک اوسدن ساٹہہ ہزار یا اسکی قریب تہے جب وہ اوترے اونہون نے ہمسے کہا تم
پلٹ جاؤ کہ ہم تمہارے پاس کچہہ گنتی نہین دیکہتے یعنے شمار مین تم بہت کم ہو اور ہم تمہارے پاس
کچہہ قوت اور ہتیار بہی نہین دیکہتے تم پلٹ جاؤ کہا ہم پلٹنے والے نہین ہین اونہون نے کہا تم ہمارے
پاس ایک عقلمند مرد کو بہیجو کہ وہ ہمکو خبر دیوے کہ تم کیون آئے ہو کیونکہ ہم تمہارے پاس کچہہ
گنتی اور کچہہ سامان نہین دیکہتے تب مغیرہ رضؓ دریا سے پار ہوکر اون کی طرف گئی رستم نے کہا مجکو خبر
دو تم کس باعث سے اپنی شہرون سے آئی ہو کیونکہ ہم تمہارے ساتہہ کچہہ گنتی اور سامان نہین دیکہتے
مغیرہ رضؓ بولے کہ ہم لوگ کمبختی اور گمراہی مین تہے پہر اللہ نے ہم مین ایک نبی کو بہیجا اور ہمکو اونکے
وسیلہ سے راہ دکہائی اور اونکے ہاتہون پر ہمکو رزق دیا رستم بولا پہر تو ہم تمکو قتل کرینگے
مغیرہ رضؓ بولے اگر تم ہمکو قتل کردگے ہم بہشت مین جاوینگے اگر ہم تمکو قتل کرینگے تم آگ
مین جاؤگے نہین تو ہمکو جزیہ دو تب وہ لوگ چلائی اور بولے ہمارے اور تمہارے بیچ مین
صلح نہین ہے مغیرہ رضؓ بولے تم ہماری طرف پار اوتروگے یا ہم تمہاری طرف پار اوترین رستم
بولا ہم تمہاری طرف پار اوترینگے تب مسلمانون نے ڈہیل دی یہانتک کہ اونہین سے پار اوترے

جو لوگ پار اوترے پہر اونپر مسلمانون نے حملہ کیا اور اونکو قتل کیا اور بہگا دیا عبد اللہ ابن جحش نے
کہا ہے کہ ہمنے اونکو بہگا دیا یہانتک کہ وہ فرات تک پہونچی ہم پہر سوار ہوئے اور اون کو ڈہونڈہا وہ
بہاگے یہانتک کہ سور اتک پہونچی اور ہمنے اونکو ڈہونڈہا اور وہ بہاگے یہانتک کہ صراۃ تک آئی اور
ہمنے اونکو ڈہونڈہا اور وہ بہاگے یہانتک کہ وہ مدائن تک آئے شرک والون کے سپاہیون نے ہمکو
سرحد کے نزدیک پایا اور ہمارے گہوڑے سوارون سے لڑے اور شرک والون کے سپاہی بہاگ
گئے یہانتک کہ مدائن مین پہونچی اور ہم چلے یہانتک کہ دجلہ کے کنارے پر اوترے کچہہ لوگ ہم مین سے
کلواذا سے اور مدائن کے نیچے سے پار ہوئے اور ہمنے اونکو گہیر لیا یہانتک کہ اون لوگون کو کتون
اور بلیون کے سوا کوئی کہانے کی چیز نہ ملی تب وہ ایک رات مین اپنا اسباب لاد کر چلے یہانتک کہ
جلولا تک آئی مدائن کی لڑائی کا پورا بیان ابن کثیر اپنی تاریخ مین یون لکہتے ہین کہ پہر سعد رضہ
بڑے بڑے لشکر اور بہت ہتیار لیکر اس ارادہ پر چلے کہ مدائن کو فتح کرین کچہہ دن شوال کے باقی تہی
پہر سب لوگ کو فہ مین اوترے زہرہ جو فوج کے سردارون مین تہے وہ سب کے آگے مدائن کیطرف
چلے واقدی نے زہرہ کی جگہ زہیر لکہا ہے اور لکہا ہے کہ سعد رضہ نے اپنی آگی کی فوج پر زہیر ابن
حویرہ کو بہیجا اور اون کے بعد عبد اللہ اور شرحبیل ابن شمط کو بہیجا اور اون کے بعد ہاشم ابن
عتبہ اور خالد ابن عرفجہ کو بہیجا آسے ایمان والو اب اون سات چرواہون کو یعنے سات حاکمونکو
اور آٹہہ سردارون کو گنلو جن کی جناب میکا علیہ السلام نے خبر دی تہی اور فرمایا تہا کہ ہم سات
چرواہے اور آٹہہ سردار قائم کرکے اس ملک پر چڑہائی کرینگے چرواہا ان پاک کتابون کی
بولی مین حاکم کو کہتے ہین پہلے فوج کے سات حاکمون کو گن لو حضرت ابو بکر رضہ نے مثنی ابن حارثہ
شیبانی کو بہیجا وہ عراق مین برس بہر لڑتے رہے یہہ پہلے حاکم ہین پہر خالد رضہ کو اون کی مدد کے
لئے بہیجا یہہ دوسرے حاکم ہین پہر حضرت عمر رضہ نے ابو عبیدہ ثقفی کو فوج کا سردار کرکے بہیجا یہہ
تیسرے حاکم ہین پہر جریر ابن عبد اللہ رضہ کو فوج کا سردار کرکے بہیجا یہہ چوتہے حاکم ہین پہر سعد
ابن ابی وقاص رضہ کو سردارون کا سردار کرکے بہیجا یہہ پانچوین حاکم ہین پہر ہاشم ابن عتبہ کو
فوج کا سردار کرکے بہیجا یہہ چہٹی حاکم ہین پہر پانچ برس بعد نعمان ابن مقرن رضہ کو فوج کا
سردار کرکے نہاوند کی فتح کے لیئے بہیجا عراق کا ملک پورا فتح ہوچکا اب آٹہہ سردارون کو گن لو

ایک سعد ابن عمرو انصاری جنکو خالد نے ایک فوج کے ساتھہ بہیجا دوسرے زہیر جنکو سعد رضہ نے اپنی آگے
کی فوج پر بہیجا تیسرے عبد اللہ چوتھے شرحبیل جنکو زہیر کے بعد بہیجا پانچوین ہاشم ابن عتبہ چھٹے
خالد ابن عرفجہ جنکو اون کے بعد بہیجا ساتوین ابو موسی رضہ جنکو حضرت عمر رضہ نے نہاوند کی لڑائی
پر بہیجا اور اونکو لکھہ بہیجا کہ بصرہ والون کے ساتھہ چلو آٹھوین حذیفہ رضہ جنکو حضرت عمر رضہ نے
لکھہ بہیجا کہ کوفہ والون کے ساتھہ چلو اب پہر مدائن کیطرف چلنے والون کا حال سنو ابن کثیر
لکھتے ہین کہ زہرہ سب کے آگے مدائن کیطرف چلے ایک فوج فارس کے کافرون کی اون کو
ملی زہرہ نے اونکو بہگا دیا اور فارس کے کافر بہاگ کر بابل کیطرف گئے اور وہان بڑی فوج
جمع تہی اون لوگون مین سے جو قادسیہ کی لڑائی کے دن بہاگے تھے اونہون نے اپنے اوپر
فرزان کو سردار کر لیا تہا زہرہ نے حضرت سعد رضہ کو یہہ حال کہلا بہیجا حضرت سعد رضہ بابل
کیطرف چلے خوب لڑائی ہوئی جناب سعد رضہ نے اونکو بہگا دیا جتنی دیر چادر کے لپیٹنے مین
لگتی ہے اوتنی دیر بہی نہین لگی جلدی سے اونکو بہگا دیا کچہہ لوگ اونمین سے مدائن کیطرف
چلے گئے اور کچہہ نہاوند کیطرف بہاگ گئے اور حضرت سعد رضہ چند روز بابل مین ٹہرے پہر
بابل سے مدائن کیطرف چلے فارس والون کی ایک اور فوج ملی اون سے بہی خوب لڑائی ہوئی
فارس والون کا سردار جسکا نام شہریار تہا لڑنے کو آیا ادہر سے ایک مسلمان نے جسکا نام
نائل تہا اوسکا سامنا کیا پہلے دونو نیزہ سے لڑے پہر تلوار سے پہر کشتی لڑ کر دونون گہوڑے
پر سے گر پڑے شہریار اوس مسلمان کے سینہ پر گرا اور ایک خنجر اوس کے ذبح کرنے کے لئے
نکالا شہریار کی اونگلی مسلمان کے مونہہ مین جا پڑی اوس نے کاٹ کہایا کہ شہریار بیتاب ہوگیا
خنجر اوس کے ہاتہہ سے گر پڑا مسلمان نے خنجر لیکر شہریار کو ذبح کر ڈالا اور اوسکا گہوڑا اور
دو کنگن اور اسباب لے لیا اور اوس کے ساتھہ والے بہاگ گئے پہر حضرت سعد رضہ نے نائل کو
قسم دی کہ جب لڑائی ہووے وہ شہریار کے دونون کنگن پہن لیوے اور اوسکی گہوڑے
پر سوار ہووے اور وہ ایسا ہی کیا کرتا تہا فائدہ سونا پہننا مرد کو حرام ہے مگر تہوڑی
دیر پہننا خصوصاً کافرون کے دل جلانے کے لئے درست ہے پہر جناب سعد رضہ نے زہرہ کو
کوثی سے بہرشیر تک اپنی آگے کر لیا اور چلے اور جسوقت سعد رضہ شہر بہرشیر مین اوترے تھے

تھی ہجرت سے سولھوان برس شروع ہوا فارس کے بادشاہ کے جو دو شہر تھے اون مین سے
ایک شہر یہہ ہے جسکا نام نہرشیر ہے جو پچہم کیطرف دریائے دجلہ کے پاس تھا اوس شہر کے
لوگون نے اپنی شہر مین بڑی مضبوطی کی اور مسلمانون کو شہر مین آنے سے روکا محمدیون
نے شہر کو گہیر لیا اوس شہر کے کافر نکلتے تھے اور لڑتے تھے اور قسم کہاتے تھے کہ ہم کبھی نہ بہاگینگے
اللہ نے اونکو جہوٹا کر دیا اور بہگا دیا اونہون نے اپنے شہر مین پناہ پکڑی جناب سعد رض
نے اونکو گہیرا یہانتک کہ اونہون نے کتے اور بلیان کہائین اون مین سے ایک مرد مسلمانون
کے سامنے کہڑا ہوا اور کہنے لگا کہ بادشاہ کہتا ہے کہ تمکو صلح منظور ہے اس بات پر کہ دجلہ کی وہ
طرف جو ہمارے نزدیک ہے وہ ہمارے پہاڑ تک ہمارے عمل مین رہے اور دجلہ کی وہ طرف
جو تمہارے نزدیک ہے وہ تمہارے پہاڑ تک تمہارے عمل مین رہے کیا ابھی تمہاری پیٹ
نہین بہرے محمدیون کیطرف ایک مرد تھے جو ابو مقرن کہلاتے تھے اون کی زبان سے اللہ
نے ایسی بات کہوا دی کہ اونکو کچہہ خبر نہوئے کہ مینے کیا کہا وہ شخص بادشاہ پاس اور شہر والون
کے پاس گیا اور جو کچہہ سنا تھا اون سے بیان کیا وہ لوگ نہرشیر سے بہاگ کر مدائن کیطرف چلے
گئے لوگون نے ابو مقرن سے کہا تمنے اون سے کیا کہا وہ بولے قسم اوسکی جس نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو سچی دین کے ساتہہ بہیجا ہے مجکو خبر نہین کہ مینے کیا کہا مگر یہہ کہ میرے اوپر سکینہ
ہے یعنے فرشتے ہین اور مین امیدوار ہون کہ وہ ایسی بات بولے ہون جس مین بہتری ہو اور
لوگ اون کے پاس آتے تھے اور اون سے یہہ حال پوچہتے تھے اور اون پوچہنے والون مین
جناب سعد رض بہی تھی وہ وہان تشریف لائے یہان ابو مقرن اوترے ہوئے تھے اور
فرمایا اے ابو مقرن تمنے کیا کہا واللہ وہ لوگ بہاگے جاتے ہین اونہون نے قسم کہائی
کہ مجکو خبر نہین کہ مینے کیا کہا جناب سعد رض نے لوگون کو پکارا اور اون کے ساتہہ شہر کیطرف
گئے شہر مین سے ایک مرد نے پکارا الامان پہر ہمنے اوسکو امان دی وہ بولا قسم اللہ کی
شہر مین کوئی نہین ہے لوگون نے دیوارون پر چڑہ کر دیکہا کسی کو نہ پایا پہر وہ مدائن کی
طرف بہاگے یہہ بات صفر کے مہینہ مین تھی پہر ہمنے اوس مرد سے اور کچہہ اور قیدی آدمیون
سے پوچہا کہ یہہ لوگ کس باعث سے بہاگے وہ لوگ بولے کہ بادشاہ نے تمہاری طرف ایک مرد کو

بہیجا کہ صلح کا پیغام دیوے تم مین سے ایک مرد نے جواب دیا کہ ہمارے تمہارے بیچ مین کبہی صلح نہوگی
یہانتک کہ ہم افریدین کا شہد کوثی کے ترنج کے ساتہہ کہاوین گے بادشاہ بولا کہ ہای خرابی ہماری
اون لوگون کے زبانون پر تو فرشتے بولتے ہین ہمکو عربون کیطرف سے جواب دیتے ہین پہر بادشاہ
نے لوگون کو کوچ کا حکم دیا کہ یہان سے مدائن کیطرف چلو وہ لوگ کشتیون پر بیٹہکر پار ہوکر مدائن
کو گئے اور وہ یہان سے بہت پاس ہے جب مسلمان نہرشیر مین داخل ہوئے تو اونکو مدائن کا
اوجلا محل نظر آیا واقدی لکہتے ہین کہ یہہ لڑائی جو شہریار سے ہوئے یہہ کوثاریا کے پاس ہوئے
جب شہریار مارا گیا تو لکہا ہے کہ جناب سعد رض کوثاریا مین اوس مکان مین اوترے جہان
کافرون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قید کیا تہا جناب سعد رض نے وہان نماز پڑہی اور اللہ
کا شکر کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجا اور چند روز کوثاریا مین مقام کیا پہر لکہا ہے
کہ سعد رض نے زہیر کو آگے بڑہایا مع بارہ ہزار سوارون کے ساتہہ چلے اونکو ساباط کے لوگ ملے
اور صلح چاہی زہیر نے صلح کرلی پہر ایک اور فوج فارس والون کی لڑنے کو آئی اونکا سردار
مارا گیا مسلمان اونکے پیچہے چلے یہانتک کہ نہرشیر مین اوترے واقدی کہتے ہین کہ سعد رض نے
نہرشیر پر دو مہینہ قیام کیا اور اپنی فوجین لوٹنے کے لئے فرات اور دجلہ کے کنارے پر پہیلادین
نہرشیر کے لوگون نے تیر اور پتہر اور گوپہن پہینکنی شروع کی سعد رض نے بہی گوپہن بنوائے
اور بہت دنون تک اوس شہر کو گہیرے رہے وہ لوگ لڑنے کو نکلے مسلمان بہی خوب لڑے اور
فارس کے کافرون نے تیراندازی کی اور عرب بہی تیرون سے لڑے پہر واقدی نے ابو مقرن
کا قصہ لکہا ہے جو اوپر ہو چکا اور لکہا ہے کہ اون سے اللہ نے وہ بات بلوادی جسکو وہ نہین جانتے
تہے اونہون نے اوسکو فارسی مین جواب دیا اور وہ فارسی کچہہ بہی نہین پہچانتے تہے اور
اوسکو اچہی طرح نہین بول سکتے تہے تاریخ کامل مین ابو مقرن کا نام اسود ابن قطبہ لکہا ہے
واقدی لکہتے ہین کہ مسلمان نہرشیر مین داخل ہوئے وہان کوئی نہ تہا اوس پر قبضہ کرلیا اور
سعد رض نے وہان تین دن قیام کیا پہر کافرون کی کشتیان کہینچ لین محمدیون نے دجلہ مین گہوڑے
ڈالدئے اور دوسرے کافرون کی فوج پانی مین آئی مسلمانون نے اونکی آنکہون مین تیر بہونکے
وہ لوگ بہاگے اور اون مین سے اکثر قتل ہوئے اور تہوڑے سے بچ کر کنارے پر پہونچے پہر

سعد رض نے اور لوگون کو دجلہ مین اوتارا اوس مین موجین اوچھلتی تھین لوگ پیرنے مین محنت کرتے تھے اور موجون کا اور دریا کے جوش کا کچھہ خیال نہین کرتے تھے اللہ کے بہروسے پر چلے جاتے تھے حضرت سعد رض نے دعا کی تھی اون کی دعا سے سب مسلمان سلامت رہے کسی کا اسباب بھی نہین ڈوبا ایک شخص کا لکڑی کا پیالہ بہہ گیا تھا موج اوسکو لے گئے تھی اوس نے دعا کی کہ یا اللہ ایسا نہ کیجیو کہ ان سبھون کے بیچ مین سے میرا ہی اسباب جاتا رہے پہر اوس پیالہ کو لہر نے اوس طرف پھینکدیا جدہر لوگ جاتے تھے لوگون نے اوسکو لے لیا اور جسکا تھا اوسکو دیدیا ابن کثیر لکھتے ہین یہہ بہت بڑا معجزہ تھا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بڑی کرامت تھی آپکے اصحابون کی اللہ اون سے راضی رہے پہر مسلمان مدائن مین داخل ہوئے یزدجرد بہاگا اور حلوان مین جاکر ٹہرا حضرت سعد رض نے مدائن کے بادشاہی محل مین جمعہ کی نماز پڑہی اور اوجلی محل مین داخل ہوئے اور مال اور خزانہ بادشاہ کا سب لوٹ لیا واقدی لکھتے ہین کہ سعد رض جس دن سے محل مین داخل ہوئے اوسی دن سے نمازین پوری پڑہین یعنے چار رکعتین پڑہین کیونکہ اونہون نے وہان رہنے کی نیت کی تھی ابن کثیر لکھتے ہین کہ اوجلی محل کے فتح ہونے کی خبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا مدائن بہت بڑا آباد شہر تھا محمدیون کے قبضہ مین آیا فقیر کہتا ہے کہ یزدجرد کی بیٹی یعنے شہربانو گرفتار ہوئی تھین حضرت عمر رض نے جناب امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین دے ڈالین تاریخ کامل مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی ابن حاتم رض سے فرمایا تھا کہ واللہ تو سن لیگا کہ بابل کے اوجلی محل فتح ہوئی وہ کہتے ہین مین مسلمان ہوا اور مینے دیکہا کہ اوجلے محل فتح ہوئے ازالۃ الخفا مین ہے کہ یزدجرد بہاگا اور حلوان مین جاکر ٹہرا اور بڑا لشکر جلولا مین جمع ہوا حضرت عمر رض نے بارہ ہزار کا لشکر ہاشم ابن عتبہ کو سردار کرکے جلولا کیطرف بہیجا اسّی بار لڑائی ہوئی آخر کافرون کا لشکر بہاگا یزدجرد حلوان سے رے کیطرف بہاگا کچھہ فوج حلوان مین چھوڑ گیا تاریخ کامل مین ہے کہ جلولا اسلئے نام رکہا گیا کہ ایک لاکھہ کافر قتل ہوئے سارے میدان کو لاشون نے ڈہانک لیا امام ابو یوسف کی روایت مین عبداللہ ابن جحش کی زبانی جلولا کے ذکر مین لکھا ہے کہ وہی وہ لڑائی تھی جس مین اللہ نے اونکو ہلاک کیا اور اوسدن

جو اون مین باقی تھے وہ نہاوند کیطرف چلے گئی پہر ہر شہر کے لوگ اپنی حدون اور اپنی شہرون کیطرف چلے جاتے تھے اسے ایمان والو حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیرہوین باب کی چودہوین آیت کو پہر دیکھو تو وہان یہہ خبر ہے کہ ہر ایک اپنے وطن کو بہاگیگا یہہ اوسکا ظہور ہوا کہ جو جو لوگ ہر ہر شہر کے جمع ہوے تھے سب اپنے اپنے شہرون کی طرف بہاگ گئے پہر امام ابو یوسف کی روایت مین جلولا کی لڑائی کے بعد لکہا ہے کہ حیرہ اور فرات کے درمیان مین کوفہ کا خط کہینچا اور وہان اوترے تاریخ الخلفا مین ہے کہ پندرہوین سال جناب سعد رض نے شہر کوفہ بنایا ابن کثیر لکہتے ہین کہ پہلے مسجد بنائی پہر گہر بنائی امام نووی رح تہذیب مین لکہتے ہین کہ قادسیہ اور کوفہ کے بیچ مین دو منزل کے قریب ہے اور قادسیہ اور بغداد مین پانچ منزل بیچ مین ہے تاریخ الخلفا مین ہے کہ سن سولہ مین تکریت فتح ہوا تاریخ کامل مین ہے کہ انطاق موصل سے تکریت کیطرف گیا اور خندق کہودا اور اوس کے ساتہ رومی اور قوم ایاد اور تغلب اور نمر تھے حضرت سعد رض نے فوج بہیجی چوبیس لڑائیان ہوئین قوم تغلب اور ایاد اور نمر کے لوگ مسلمان ہوگئے عبد اللہ جو فوج کے سردار تھے اونہون نے کہلا بہیجا کہ جب تم ہمارا اللہ اکبر سنو تو جان لیجیو کہ ہم نے خندق کے دروازے لے لئے اوسوقت تم وہ دروازے لے لینا جو دجلہ کے نزدیک ہین اور اللہ اکبر کہنا اور جسپر قابو پاؤ اوسکو قتل کرنا پہر عبد اللہ اور سب مسلمان اوٹہی اور اللہ اکبر کہا اور تغلب اور ایاد اور نمر والون نے بہی اللہ اکبر کہا رومیون نے گمان کیا کہ مسلمان اون کے پیچہے سے دجلہ کے قریب سے آئی اونہون نے اون دروازون کا قصد کیا جنپر مسلمانون کی فوج تھی مسلمانون کی تلوارون نے اونکو لے لیا خندق والون مین سے کوئی نہین بچا عبد اللہ نے ربعی ابن افکل کو دو قلعون کی طرف یعنی نینوی اور موصل کیطرف بہیجا اون لوگون نے صلح قبول کرلی اور کہا گیا ہے کہ حضرت عمر رض نے عتبہ کو موصل کے ارادہ پر عامل کیا اونہون نے سن بیس۲۰ مین اوسکو فتح کیا وہ وہان پہونچے تب نینوی کے لوگ اون سے لڑے اونہون نے اوس کا قلعہ لے لیا اور وہی پورب کیطرف تہا اور دجلہ کے پار گئے موصل جو پچہم کا قلعہ تہا وہان کی لوگون نے اونسی صلح کی اے ایمان والو اس مقام مین حضرت اشعیا علیہ السلام کا تیرہوان

باب اور سینتالیسوان باب اور اٹہتالیسوان باب اور حضرت ارمیا علیہ السلام کا پچاسوان
باب پہر دیکہو اور جناب میکا علیہ السلام کے پانچوین باب کی پانچوین اور چھٹی آیت کو جو بہت
صاف ہے یہان ضرور دیکہو جناب میکا علیہ السلام نے فرمایا تہا کہ ہم یعنے ہمارے دین والے
سات چرواہی اور آٹہہ سر گروہ قائم کرکے اوس پر چڑہین گے اور وہ یعنے وہی سات حاکم
اور آٹہہ سردار تلوار سے آسور کی زمین کو اور نمرود کی زمین کو اوسکے مدخلون مین
ویران کرین گے یاد رہے کی کتابون سے ثابت ہے کہ شہر نینوی دریائے دجلہ پر تہا سنحاریب
بادشاہ جسکی فوج کو اللہ کے حکم سے فرشتہ نے مار ڈالا وہ نینوی کا بادشاہ تہا اوسکو
آسور کا بادشاہ جا بجا فرمایا ہے بابل دریائے فرات پر تہا جب بخت نصر بابل کا بادشاہ ہوا
وہ سارا ملک بابل کہلایا جناب میکا علیہ السلام نے اسور کی زمین یعنے اور نمرود کی زمین یعنے
بابل کے ویران کرنیکا وعدہ کیا تہا اس پیشخبری کا پورا ظہور ہوا محمدیون نے آسور کو یعنے دجلہ
کے پاس کے ملک کو اور نمرود کی زمین کو یعنے بابل کو جہان نمرود کے محل کا نشان باقی ہے
ان دونون کو محمدیون نے فتح کیا اور اوس کے مدخلون مین یعنے داخل ہونے کی مقامون
کو یعنے محلون کو اور مکانون کو ویران کردیا بابل کو اللہ کے حکم سے جنگل بنادیا اور نینوی
کو بھی ویران کردیا جناب میکا علیہ السلام نے محمدیون کی چڑہائی کو اپنی چڑہائی فرمایا
کیونکہ محمدی لوگ سب پیغمبرون کے عاشق ہین اور سب پیغمبر اون پر مہربان ہین
اور اسمین یہہ بہی اشارہ ہے کہ اسرائیلی پیغمبرون کے پاک ارواحون نے اللہ کے حکم سے
اوسوقت بیشک محمدیون کی مدد کی ہوگی جسطرح فرشتے اللہ کے حکم سے مدد کو آتے تھے یہہ
ایسی بات ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ مین یہود اور نصاریٰ کو
عرب سے نکالونگا اللہ نکالیگا اس پیشخبری کا ظہور حضرت عمر رض کے ہاتہہ پر ہوا اونہون نے
یہود اور نصاریٰ کو عرب سے نکال دیا بابل کی زمین پر اسکا بڑا غضب تہا اسلئے ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مقام مین نماز پڑہنے سے منع فرمایا امام ابوداؤد
سنن مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا سلیمان نے جو داؤد کے بیٹے کہا کہ ہمکو خبر دی
ابن وہب نے کہا کہ مجہہ سے فرمایا ابن لہیعہ نے اور یحیی نے جو ازہر کے بیٹے وہ عمار

جو سعد کے بیٹے وہ ابو صالح غفاری سے اونھون نے کہا کہ حضرت علی رضہ بابل مین گذرے اور آپ چلے جاتے تھے اذان کہنے والے نے آکر عرض کیا کہ عصر کی نماز کا وقت ہے جب آپ اوس سے یعنے بابل سے باہر نکلے تب اذان کہنے والے کو حکم فرمایا اوس نے نماز کو قائم کیا جب آپنے نماز سے فراغت کی فرمایا کہ میرے پیارے نے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو منع فرمایا ہے اس بات سے کہ مین بابل کی زمین مین نماز پڑہون کیونکہ وہ لعنت کی ہوئی ہے یعنے اللہ کی پہٹکاری ہوئی ہے اب پادریون کی کتابون سے بابل کی ویرانی کا بیان کرنا بہت ضرور ہے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ وہ پہلی چڑہائی بابل پر جو خسرو بادشاہ نے کی تھی اوس کے بعد بابل کی ویرانی نہین ہوئی تھی اور جہان جہان ویرانی کا پتہ دیا ہے وہ سب خبر بن محمدی جہاد کی ہین پادری ھریک کشف الاثار مین لکہتا ہے کہ خسرو نے اوسکی حصار کو ویران نہین کیا بلکہ اپنے جانشین کو سونپ دیا پہر حضرت سکندر علیہ السلام نے بابل کو لے لیا ایران کیطرف سے جو حاکم تھا اوس نے بن لڑائی کے شہر آپکو سونپدیا پادری ہیور لکہتا ہے کہ حضرت سکندر کے جانشین سلیوکس نے جو شہر سوریا مین تھا شہر کی دیوارون کو گرا دیا اور شہر کو لوٹا کہ نئی بابل بناوے اس مقصد سے کئی شہر اون طرفون مین کئی بادشاہون نے بنائی جس کی باعث سی پرانی شہر کی آبادی بہت گھٹ گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش سے ایک سو تیس سال پہلے بابل کے سب خوشنما حصے فارس کے ایک بادشاہ نے تباہ کئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیوقت مین بابل کے رہنے والے بہت تہوڑے تھے اشترابو تاریخ والا لکہتا ہے کہ اون دنون مین اوس شہر کے اکثر اطراف ویران تھے اوس شہر پر دن بدن زوال آتا گیا یہانتک کہ چوتھی صدی عیسوی مین اوس کی دیوارین درندے جانورون کے پالنے کے لئے احاطہ تہی اور وہ ملک فارس کے بادشاہون کا شکاری رمنہ ہوا مدتون تک بابل کا کچہ ذکر نہ کیا گیا اتنے مین پوری تباہی کے نوبت تک پہونچا پادری ھریک لکہتا ہے کہ کلدیہ یعنے بابلونیہ بابل کے شہرون کو کہتے ہین اس زمین مین بڑی آبادی تھی جتنا غلہ یہان کثرت سے پیدا ہوتا تھا اوتنا تمام دنیا مین کہین نہین پیدا ہوتا تھا جتنا بیج بویا جاتا تھا اوس سے دوسو حصہ اور بعضے وقت تین سو حصہ غلہ پیدا ہوتا تھا اور جب ایران کے بادشاہ نے بابل کو لے لیا تو یہہ ملک ایران کی ساری عملداری سے بہتر اور افضل گنا جاتا تھا اور سترہ ہزار بادشاہی گھوڑے یہان رہتے تھے جن دنون مین بابل کے

بڑی رونق نرہی اون دنون مین سلیوکیہ شہر شام کے بادشاہ سلیوکس نیکطور کے واسطے بنایا گیا
جو جانشین حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کا تھا اور حضرت عیسی علیہ السلام سے دوسو ترانوی
برس پہلے یہہ شہر آباد ہوا حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد پہلے صدی مین اس شہر مین چھہ لاکھہ
آدمی رہتے تھے اور ایران کے بادشاہون نے اپنے رہنے کا مقام شہر تسفون یعنے مدائن کو ٹھیرایا
تھا یہہ شہر دریاے دجلہ کے پوربی کنارے پر تھا پہلے ایک گاؤن تھا پہر بڑا شہر ہوگیا اور بھی بڑے
شہر وہان بنائے گئے جیسے ارتمیتہ جسکو دستجرد بھی کہتے ہین اور سنسینہ اور حضرت عیسی
علیہ السلام سے تین سو مین ستھر برس بعد یولیان جو رومیون کا بادشاہ تھا اوس نے ملک
بابل پر یلا کیا گبتون تاریخ والا لکھتا ہے کہ اوسوقت مین یہہ ملک بہت خوشنما اور بہت آباد تھا اور
بہت غلہ وہان پیدا ہوتا تھا اور ہجرت کے دنون مین یعنے جب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ سے مدینہ مین تشریف لائے اون دنون مین اور خسرو پرویز کی بادشاہت مین یہہ مقام بہت
شاندار اور بہت بڑا ملک تھا اور خسرو نے دستجرد کو پسند کیا تھا کہ مدائن کے اوتر طرف ساٹھ
کوس پر تھا اے ایمان والو مدائن دجلہ کے کنارے پر تھا تو وہی ملک تھا جو پہلے آسور کہلاتا
تھا پہر بخت نصر کیوقت سے بابل سے نینوا تک سارا ملک بابل کہلایا حضرت سعد رض چند روز بابل
مین ٹھیرے معلوم ہوا کہ شہر بابل اوسوقت تک اس قابل تھا کہ ایک لشکر وہان چند روز ٹھیرے
وہ بڑی ویرانی جسکے ذکر مین حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیرہوین باب کی بیسوین آیت مین
فرمایا تھا کہ وہان ہرگز عرب لوگ خیمے کہڑے نہین کرینگے اور وہان گڈریے گلون کو نہین بٹھاوینگے
پربن کے جنگلی درندے وہان بیٹھین گے ایسی ویرانی محمدی جہاد کے بعد ہوئی اسی جہاد کی
بشارت اور اسی ویرانی کی خبر جناب میکا علیہ السلام نے نہایت خوشی سے دی تھی اور
جناب یوحنا کے اٹھارہوین باب کی بیسوین آیت کے موافق پیغمبرون کو بابل کے ویران
ہونیکے بڑی خوشی ہوئی اے ایمان والو اس جگہہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی اکیسوین باب کے
آٹھوین آیت یاد کرو کہ آسور یعنے عراق کے حق مین فرمایا ہے کہ وہ تلوار کی دہار سے بہاگے گا
یہہ خبر خسرو کی لڑائی کی نہین ہوسکتی کیونکہ اس لڑائی مین بابل والے بہاگنے نہین پائے قتل
کر سوقت شہر کے کچھہ لوگ بہاگے مگر بادشاہ اور امیر بہاگنے نہین پائے جیسا کہ خسرو کے فتح کے

ذکر مین بیان ہو چکا ہے یہ پیش خبری بیشک محمدیون کے جہاد کی ہے جس مین عراق کے بادشاہ
اور امیر بار بار ہار گئے ہین پادری مریک لکھتا ہے کہ جو جو کئی شہر خصوصًا سلوکیہ اوسطرف
تباہ کئے گئے سو وہ شہر بہت مدت مین چھوڑ دیا گیا اور آخر کو اسبات کا ظہور ہوا جو اللہ نے فرمایا تھا
کہ مین بابل کے بادشاہ کو اور اوسکی قوم کو اور کلدانیون کی ولایت کو اون کے گناہ کا بدلہ
دونگا اور اوسکو ہمیشہ کی ویرانیون سے بدل دونگا اور ہجرت سے یعنے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے مدینہ مین تشریف لانے سے نوسو بیاسی برس گذری تھی کہ ایک مسافر اوس طرف سے گذرا
اوس نے نقل کیا کہ اون دنون مین زمین اسقدر سوکھی اور کھاری تھی کہ کھیتی نہو سکے
اور تمام مسافر اس زمانہ کے اون شہرون کا یہی حال بیان کرتے ہین سو زمین بابل کے
خشک جنگل ہو گیا ایک طرف شہر اوپس کے ویرانیون کی جگہہ ہر طرف ریت کا جنگل ہے
مگر کہین کہین کانٹے اور سوکھی گھانس اوگی ہے اور بابل کے دوسری طرف سے بصرہ اور بغداد
کے بیچ مین دریائے دجلہ کے دونو کنارون مین بے حاصل جنگل ہے اور کھیتی نہونے
سے وحشتناک جنگل دکھائی دیتا ہے اون چھوٹے شہرون مین تھوڑے سے اونٹون کے
گلے اور تھوڑے سے چھوٹے چھوٹے درخت دکھائی دیتے ہین وہ سارا مقام ایک بڑا جنگل
ہو گیا ہے جو بغداد سے حلہ تک پہونچا ہے کاریزین جو اگلی زمانہ مین زمین کو پانی دیتے
تھین وہان بہت ہین جو سوکھی پڑی ہین اینٹون کے ٹیلے ہر طرف دکھائی دیتے ہین اور
بابل کے آس پاس کی ساری زمین ایک ویران جنگل ہے بدّو لوگون کا اوس راہ سے
گذر ہوتا ہے اور جنگلی جانور اب کلدانیون کی زمین مین رہتے ہین بدّوؤن نے گڑے ہوئے
خزانون کے گمان سے وہان گہرے گہرے گڑھے کھودے ہین فرات کا پانی اون مین
بھر جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا تھا کہ وہان تالاب ہو جاوینگے صحرا کے عرب
وہان خیمہ کھڑا نہین کرتے اور گڈریے گلون کو نہین بٹھاتے بلکہ وہان کے بسنے والے
لوگ جنگلی جانورون اور بھوتون اور دیوؤن کے خوف سے وہان رات کو رہتے ڈرتے
ہین کیونکہ فرمایا تھا کہ وہان عرب خیمہ کھڑا نہین کرینگے اور گلون کو نہین بٹھاوینگے
سیل کا بت خانہ وہان کے سب کھنڈرون سے اونچا ہے بدّو لوگ اوسکو برج نمرود کہتے ہین

اوسکے اوپر اینٹون کے ڈہیر ہین جو بالکل جل گئے ہین قلعی کے دیوار اور شہر عمارت کو ان کو لوگ اور مکانون کے لئے لے گئے مگر یہہ اینٹین اسقدر آپس مین جلتی ہین کہ جدا کرنے سے ٹوٹ جاتی ہین اسباعث سے لوگ ایک پتھر شو کے لئے اور گوشہ کے لئے نہین لیجاتے جیسا فرمایا تھا کہ اے ہلاک کرنیوالے پہاڑ جو ساری زمین کو ہلاک کرتا ہے مین اپنا ہاتھ تجھپر بڑہاؤنگا اور تجھی سوختہ کا پہاڑ کر دونگا اور وے نہ ایک پتھر گوشہ کے لئے نہ ایک پتھر نیو کے لئے تجھ سے مین سے لینگے یہہ وہی برج بلند بابل کا ہے جہان سے لوگ جدا جدا ہوئی اور بعد اسکے بت خانہ بن گیا اوس کی نشانی ابتک باقی ہے اور بابل کی دیوارین بہت چوڑے تہین کہ چہ گاڑیان دیوار کے اوپر چل سکتی تہین اس دیوار کی نشانیان تین سو برس ہجری تک باقی تہین اب بالکل مٹ گئین یہہ جو پادری نے لکہا ہے کہ لوگ یہان سے جدا جدا ہوئی یہہ اشارہ اسطرف ہے کہ توراۃ شریف کی پہلی سورۃ کے گیارہوین باب مین طوفان کے ذکر کے بعد یہہ بیان ہے کہ لوگون نے سنعار کے ملک مین ایک میدان پایا اور کہا آؤ ہم اینٹ بناوین اور آگ مین پکاوین اور ایک شہر بناوین اور ایک اونچا برج بناوین اور اللہ تعالے نے اون کی بولی مین پہوٹ ڈالدی تاکہ ایک دوسرے کی بات نہ سمجہین تب اللہ تعالے نے اونکو وہان سے تمام زمین پر پراگندہ کیا اور وہ اوس شہر کے بنانے سے باز رہے اسلئے اوسکا نام بابل ہوا کیونکہ وہان اللہ تعالی نے ساری زمین کی زبانون مین پہوٹ ڈالدی اور وہان سے اونکو تمام زمین پر پراگندہ کیا اور دسوین باب مین حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حام کے ذکر مین لکہا ہے کہ حام کا بیٹا کوش اور کوش سے نمرود پیدا ہوا وہ زمین پر جبار یعنے زبردست ہونے لگا اوسکی بادشاہت کی بنیاد بابل اور ارک اور اکاد اور کلنہ سنعار کے زمین مین تھی پادری پتہر نے مفتاح الکتاب مین بابل کی ویرانی کا حال یون لکہا ہے کہ وہ پوری تباہی تک پہونچا اور اژدہون کا مقام ہوا جیسا نبیون نے فرمایا تھا وہ مقام جس پر بابل واقع تھا تحقیقات سے ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ چند سمجہدار انگریزی مسافرون نے اوسکی کہنڈرون کو دیکہکر اسی حال کا بیان کیا ہے بابل جو سارے ملکون کی حشمت تہا سو

کہنڈرون کا کہنڈر ہوا اور دو ہزار چار سو برس گذری تو بہی اوسکی ویسی صورت نظر آتی ہے
جیسی اللہ تعالی کے پاک نبیون نے لکہی ہے اوسکے گہرون مین عجب طرح کے وحشی جانور
بہرے ہوئی ہین وہان خارپشت کی میراث اور راجگرون کا مقام ہے وہ سوکہی ویران زمین
ہے وہ ایک سوختہ پہاڑ اور خالی اور بالکل تباہ اور تالابون کی ڈابر اور تودی تودی اور سراسر
ہلاک کیا ہوا ہے اور ایسا ملک ہے جہان کوئی شخص نہین رہتا وہان عرب لوگ بہوتون کے
خوف سے اور اون پہاڑنے والے جانورون کی دہشت سے جو بابل کے کہنڈرون کے درمیان
رہتے ہین خیمے کہڑے نہین کرتے اور گدڑیے اپنے گلی وہان نہین بٹہلاتے اس عجیب شہر کے
شاہانہ محل اور مکانات بالکل تباہ ہوگئی اب تو صرف اینٹ اور کوڑے کرکٹ کے بڈہب ڈہیر
ہین اوسکی عالی شان کوٹہریون کے عوض اندہرن بہت سے غار ہین جہان خارپشت
رینگتی ہین اور اُلو اور چمگادر بسیرا کرتے ہین جہان شیر اپنی ماندر کہتے ہین اور گیدڑ اور
لکڑبگہی اور دوسرے موذی جانور گوشہ مین رہتے ہین جن سے طرح طرح کی بدبو
نکلتی ہے اور اون کے گہرون کے سامنے بہیڑون اور بکرون کی ہڈیان بہی رہتی
ہین دریائے فرات کے ایک کنارے پر نہرین سوکہہ گئین اور جو رہوئی اینٹین بلند سوکہی
میدان پر تیز دہوپ مین پڑی رہتے ہین اور بابل ایک ویرانہ اور سوکہی زمین اور بیابان
ہے دوسرے کنارے پر ندی کی لوٹی ہوئی پشتہ بندیان اور محلون کے کہنڈرون کے نشان
دکہائی دیتے ہین جو بہاؤ کے زور سے بہہ گئے ہین وہان کے اکثر میدان مین دلدل
ہے اور بہت مقامات بے گذر ہین خصوصًا فرات کی سالیانہ باڑہ کے وقت کوئی آدمی اوس
راہ سے نہین گذرتا باہر دریا بابل پر پہیلا ہے اور اوسکی بہوتیرے موجون سے چہپا ہے
برس بخرو دیتے بلیس کا مندر جو سن عیسوی کے شروع کے بعد موجود تہا اب تک پہچانا جا سکتا
ہے انگریزی مسافرون نے اوسکو جا دیکہا اور اوسکا بیان کرکے تصویرین کہینچی ہین
بلندی کی باعث یہہ اب تک اس لائق ہے کہ بڑے بابل کا ایک نمونہ ٹہیرے کیونکہ اگرچہ
وہ کہنڈرون کا ڈہیر ہے تو بہی دو سو مین تیس فٹ کا اونچا ہے ان کہنڈرون کے اوپر
اینٹون کے بڑے ڈہیر مین جو بالکل جل گئے ہین چنانچہ ٹہوکنی سے شیشہ کے آواز دیتے ہین

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تیز بہٹی کی آنچ اون مین لگی ہوگی ان ڈہیرون کے اوپر سے قدیم اور بڑے
بابل کے دشت تک ڈہیر صاف دکھائی دیتے ہین پادری مریک لکھتا ہے کہ ہیردتس یونانی تاریخ
والا لکھتا ہے کہ بابل کے آس پاس چار شہر اور بھی بڑے بڑے تھے پادری آگستس نے لکھا ہے
کہ قوم یونان مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو پینتالیس برس پہلے ہیردتس ایک
مشہور اور معتبر تاریخ لکھنے والے نے اپنی تاریخ کو جاری کیا اس بیان سے معلوم ہوا کہ وہ
چار شہر سلوکیہ وغیرہ سے پہلے تھے اور بابل کی طرح وہ سب ویران ہوگئے تب بھی پادری
مریک نے جو بڑے شہرون کا لفظ لکھا ہے شیخ شہاب الدین محمد ابن احمد رح جو آٹھوین صدی
مین تھے کتاب مستطرف مین لکھتے ہین کہ تاریخ والون نے لکھا ہے کہ پہلی عمارت جو زمین
پر بنائی گئی وہ محل ہے جو بڑے نمرود نے بنایا تھا وہ کوش کا بیٹا تھا وہ حام کا بیٹا وہ حضرت
نوح علیہ السلام کے بیٹے اوس محل کا کچھ نمونہ زمین بابل مین سے مقام کوثا مین موجود ہے
اور ہمارے زمانہ تک اوس عمارت کا نشان پہاڑون کے برابر موجود ہے تاریخ والون نے
کہا ہے کہ اوس کی لنبائی پانچ ہزار گز کی تھی نمرود نے شہتیرون سے اور رانگ اور موم
اور لبان سے بنایا تھا کہ اگر طوفان آوے تو ہم اوس سے محفوظ رہین اللہ تعالی نے
ایک رات مین اوس محل کو ویران کر دیا ایک چیخ غیب سے آئی وہ ویران ہوگیا اور
لوگون کی زبانین جدا جدا ہوگئین اس باعث سے اوسکا نام بابل رکھا گیا اب یہہ بیان
ہے کہ حضرت عمر رض شہر یروشالم مین تشریف لائے اور شہر پر قبضہ کر کے
بیت المقدس کو خوب طرح آباد کیا مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ
الخلفا مین لکھتے ہین کہ سن سولہ مین حضرت عمر رض بیت المقدس کیطرف چلے اور اوسکو
فتح کیا واقدی رح یرموک کی لڑائی کے بعد لکھتے ہین کہ مسلمانون نے مہینہ بہر دمشق مین
مقام کیا ابو عبیدہ نے حضرت عمر رض کو لکھ بہیجا کہ میرا ارادہ ہے کہ قیساریہ یا بیت المقدس
کیطرف جاؤن حضرت عمر رض نے اصحابون سے مشورہ لیا حضرت علی رض نے فرمایا کہ
ابو عبیدہ کو حکم بہیجئے کہ مسلمانون کے لشکرون کو لیکر بیت المقدس پر اوتریں اور اوسکو
گہیر لیں اور اون لوگون سے لڑین حضرت عمر رض نے لکھ بہیجا کہ بیت المقدس پر جاوے

حضرت ابو عبیدہ رضہ بیت المقدس کیطرف جانے پر خوش ہوئے اور یزید ابن ابی سفیان کو بلایا
اور پانسو سوار عمان کو اون کے ساتھہ کیا اور فرمایا اے ابو سفیان کے بیٹے جب ایلیا کا یعنے
بیت المقدس کا تمکو سامنا ہو تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر مین اپنی آوازون کو بلند کیجیو
اور اللہ سے مانگیو کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کے وسیلہ سے اور جو اچھے لوگ
اوس شہر مین رہے ہین اون کے وسیلہ سے مسلمانون پر اوسکو آسانی سے فتح کر دے
پھر شرجبیل ابن حسنہ رضہ جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان کے لکھنے والے تھے
اونکو بلایا اور پانسو سوار یمن اور حضرموت اور کہلان اور طے اور خولان وغیرہ کے اونکے
ساتھہ کر دیے اسیطرح چار سردار اور بھیجے تیس ہزار کا لشکر چلا اول یزید ابن ابی سفیان
پہونچے اونہون نے اور اون کے ساتھہ والون نے اللہ اکبر کہا عبد اللہ ابن عامر ابن
ربیعہ نے کہا ہے کہ مسلمانون مین جو کوئی بیت المقدس پر اوترا اوس نے اوتر کر اوس کے
سامنے نماز پڑہی اور اللہ اکبر کہا اور فتح کی دعا کی تین دن تک مسلمان ٹھیرے رہے اون
لوگون مین سے کوئی لڑنے کو نہ نکلا ایک شخص نے پکار کر کہا کہ عرب کا حاکم تمکو کہتا ہے کہ اس
سچے کلمہ کو قبول کرو کہو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اللہ تمہارے اگلے سب گناہ بخشدیگا اور
اپنا خون بچاؤ اگر اس بات کو نہین مانتے تو صلح کر لو اور جزیہ دو یہہ بھی نہ مانوگے تو تمپر ہلاکت آئی
ایک پادری نے اپنے لوگون کو اسبات کی خبر دی وہ لوگ بولے کہ ہم اپنا دین نہین چھوڑینگے
اس سے تو قتل ہو جانا بہتر ہے یزید ابن ابی سفیان نے ابو عبیدہ رضہ کو لکھہ بھیجا اونہون نے لکھا
کہ لڑائی شروع کرو محمدی فوج مین ہر سردار کو یہی آرزو تھی کہ بیت المقدس میرے ہاتہہ پر
فتح ہو اور ہم اوس مین نماز پڑہین اور پیغمبرون کی نشانیون کی زیارت کرین دس دن
تک لڑائی رہی گیارہوین دن ابو عبیدہ آن پہونچے لوگون نے بلند آواز سے لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر کہا کافرون کے دل دہل گئے اپنی بڑی سردار کے پاس گئے اوس نے پوچھا یہہ شور کیسا
ہے کہا اون لوگون کا سردار آیا ہے یہہ شور اوس کے سبب سے ہے اوس سردار کا رنگ اوڑ
گیا اور بولا قسم انجیل کی اگر اونکا بڑا سردار آیا ہے تو تمہاری ہلاکت کا وقت نزدیک ہے وہ
بولے یہہ کیونکر ہے کہا وہ علم جو ہمکو اگلون سے پہونچا ہے اوس مین یہہ ہے کہ وہ شخص جو زمین

لنبائی اور چوڑائی مین فتح کریگا وہ ایک شخص سرخ رنگ کا ہوگا وہ اون کے نبی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا رفیق ہے اگر وہ آیا ہے تو تمکو اوس سے لڑنے کی طاقت نہین اور مین ضرور اوسکو جا کر
دیکھتا ہون وہ بہت سے پادریون کے ساتھہ آیا وہ سب دیوار پر کھڑے ہوئے ایک نے کہا
لڑائی موقوف کرو ہم تمسے کچھ پوچھین محمدیون نے لڑنا موقوف کیا وہ مرد بولا کہ جو شخص ہمارے
شہر کو اور سب شہرون کو فتح کریگا اوسکا پتا ہمکو معلوم ہے اگر وہ ہے تو ہم تمسے نہین لڑینگے
اور یہہ شہر تمکو سونپ دین گے ابو عبیدہ رض اون کے سامنے گئے اونکا سردار بولا یہہ وہ
نہین ہے تم خوشی کرو پہر لڑائی شروع ہوئی یمن کے لوگ تیر پہنکتے تھے رومی لوگ دیوار پر
سے گر پڑتے تھے ابو عبیدہ رض لڑتے رہے چار مہینہ بیت المقدس پر اوترے رہے اور ہر روز
شدت کی لڑائی ہوتی تھی جاڑے گئے اور مینہہ اور برف کے دن تھے مسلمان اللہ کی راہ
مین مضبوط رہے پہر اونکا بڑا سردار آیا اور اوس کے آس پاس پادری اور درویش تھے
اون کے ہاتھون مین انجیل پاک اور خوشبو کی انگیٹھیان تھین ابو عبیدہ اوس کے پاس گئے
وہ سردار بولا تم کیا چاہتے ہو یہہ شہر پاک شہر ہے جس نے اس سے لڑنے کا ارادہ کیا قریب
ہے کہ اللہ کا اوس پر غضب اوتریگا اور اللہ اوسکو ہلاک کریگا ابو عبیدہ رض بولے ہم جانتے
ہین کہ یہہ شہر بزرگ ہے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان سے سیر کو لائے گئے
اور اپنے رب کے نزدیک ہوئے اور یہہ شہر نبیون کے کہان ہے اور اون کی قبرین اسمین
ہین اور ہم تمسے زیادہ اسکے حقدار ہین اور ہم یہان اوترے رہین گے اور اللہ ہمکو اسکا مالک
کردیگا جیسے اور شہرون کا ہمکو مالک کردیا وہ بولا تم کیا چاہتے ہو ابو عبیدہ رض بولے
تین باتون مین سے ایک بات چاہتے ہین اول یہہ کہ تم کہو کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین
وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور محمد اوس کے بندے اور پیغام پہونچانیوالے ہین
اوس نے کہا یہہ ہم نمانین گے ابو عبیدہ نے کہا یہہ صلح کرلو اور دب کر جزیہ دو وہ بولا یہہ
بہی ہم نہ مانین گے فرمایا ہم بہی لڑتے رہین گے یہان تک کہ اللہ ہمکو فتح دے وہ سردار بولا
کہ اگر شہر والون نے تمکو جزیہ دیا تو ان لوگون پر مسیح غصہ ہوئے تھے اور انہون نے اونکو
تمہارا تابع کردیا اور ہم جو ہین تمہارے شہر مین وہ لوگ ہین کہ جب مسیح سے دعا مانگین

وہ دعا قبول کرین گے ابو عبیدہ رض بولے اے اللہ کے دشمن تو جہوٹا ہے مسیح جو مریم کے بیٹے ہین
فقط اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اون سے پہلے بہی اللہ کے بہت پیغام پہونچانیوالے گذرے
ہین اور اونکی مان دل کی سچی ہین وہ دونون کہانا کہاتے تھے اللہ نے اونکو مٹی سے پیدا
کیا ہے فرمایا ہو جا وہ ہو گئے وہ سردار بولا تم اگر بیس برس تک لڑوگے فتح نہین کروگے اس
شہر کو تو وہ شخص فتح کریگا جسکا پتا ہم اپنی کتاب مین پاتے ہین اور وہ پتا تم مین نہین ابو عبیدہ
رض بولے اگر تو اونکو دیکہیگا تو پہچان لیگا وہ بولا ہان اونکا پتا میرے پاس ہے تم خونریزی کرنا
موقوف کرو اور اونکو بلا بہیجو جب ہم اونکو دیکہین گے اور ہم اونکا پتا پہچان لین گے ہم
اس شہر کو کہولدینگے اور جزیہ دینگے اب اسی احوال کو مولانا جلال الدین سیوطی رح کی
کتاب سے دوبارہ سنو مولانا جلال الدین فضائل بیت المقدس مین لکہتے ہین کہ حضرت عمر رض
نے جو بیت المقدس کو فتح کیا اسکا احوال معتبر کتابون مین بہت سندون سے طرح طرح کی
روایتون سے آیا ہے مینے چاہا کہ سبکو جمع کرون اور ہر سند مین جو لفظین ہین اوسکو اوسی
طرح لاؤن تا کہ اس فتح کی برکت حاصل کرون جو حضرت عمر رض کے ہاتہہ پر ہوئی جنکی باعث
سے اللہ نے دین کو غالب کیا اور اونکی حکومت اور عدل کی برکت تمام مسلمانون کو پہونچی
مولانا نے اس مقام مین اکثر روایتین امام احمد ابن محمد ابن ابراہیم مقدسی شافعی
کی مثیر الغرام سے لکہی ہین اور اونہون نے ولید ابن مسلم تک سند پہونچائی ہے مولانا لکہتے
ہین کہ ایک سند سے ہمکو یون پہونچا ہے کہ ابو عبیدہ رض اردن تک آئے اور وہان لشکر کو
اوتارا اور ایلیا کے رہنے والون کے طرف قاصدون کو بہیجا اور اونکو لکہہ بہیجا بسم اللہ
الرحمن الرحیم ابو عبیدہ کیطرف سے جو جراح کا بیٹا ہے ایلیا کے سردارون اور رہنے والون
کیطرف سلام ہے اوسپر جو راہ بتانے سے مان لیوے اور اللہ پر اور اوسکے پیغام پہونچانے
والے پر ایمان لاوے وہ جو اسکے بعد ہے سو یہہ ہے کہ مین تمکو بلاتا ہون اس گواہی
کیطرف کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اور یہہ
کہ وہ گہڑی آنیوالی ہے اوس مین کچہہ شک نہین اور بیشک اللہ اوٹہادیگا اون لوگون
کو جو قبرون مین ہین پہر جب تم اسکی گواہی دوگے تو تمہارے اوپر تمہارے خون او

مال اور اولاد حرام ہو جاویگی اور تم ہمارے بہائی ہو جاؤگے اور اگر تم نمانو تو ہم سے اقرار کرو کہ
تم دب کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دو اور اگر تم نہ مانو تو مین تمہارے پاس اون لوگون کو لاؤنگا کہ
اونکو مرنیکا شوق اس سے زیادہ ہے جتنا شوق تمکو شراب کا اور سور کہانیکا ہے پہر اگر اللہ
چاہیگا تو مین تمسے پلٹ کر کبہی نہین جاؤنگا یہان تک کہ تمہارے لڑنے والون کو قتل کرونگا
اور تمہارے لڑکون کو قید کر لونگا پہر ابو عبیدہ رضنے ایلیا والون کی راہ دیکہی اونہون نے
صلح کرنے سے انکار کیا تب ابو عبیدہ رض چلے اور اونکو گہیر لیا اور اونکو تنگ کیا وہ لوگ ایک
دن نکلے اور مسلمانون سے لڑے پہر مسلمان ہر طرف سے اونپر دوڑے اور اون سے
لڑے یہان تک کہ اونکی قلعہ مین داخل ہوئے اور اوسدن اون سے لڑنے والے خالد ابن
ولید اور یزید ابن ابی سفیان تھے جب ایلیا والون نے دیکہا کہ ہمکو لڑنیکی طاقت نہین
اونہون نے کہا ہم تمسے صلح کرین گے ابو عبیدہ رض بولے مین قبول کرونگا وہ بولے کہ اپنے
خلیفہ عمر کو کہلا بہیجو کہ وہی ہمکو یہہ اقرار دیوین اور ہمکو امان لکھہ دین معاذ رض نے ابو عبیدہ رض
سے کہا کہ شاید امیر المومنین آوین تب بہی یہہ لوگ صلح نہ کرین تم اونکو مت لکھو یہان تک کہ ان
لوگون سے پکی پکی قسمین لیلو کہ اگر امیر المومنین آوین گے اور ہمکو امان نامہ لکھدین گے
تو ہم قبول کرین گے اور جزیہ دینگے ابو عبیدہ رضنے یہہ کہلا بہیجا اون لوگون نے مان لیا ابو عبیدہ
نے حضرت عمر رض کو یہہ حال لکھہ بہیجا جب حضرت عمر رض کے یہہ خط پہونچا آپنے لوگون سے مشورہ
لیا حضرت عثمان رض بولے کہ اللہ تعالی نے اونکو عاجز کر دیا ہے اگر آپ تشریف نہ جائیگا تو وہ لوگ
دیکہین گے کہ آپ اونکو بہت حقیر جانتے ہین تو وہ تہوڑے دنون مین جزیہ دین گے حضرت
عمر رض نے فرمایا کہ تم مین سے کسی کے پاس اس کے سوا کچہہ اور بہی صلاح ہے حضرت علی رض نے
فرمایا ہان میری صلاح اس کے سوا ہے وہ یہہ ہے کہ اونہون نے وہ بات مانگی جسمین اون کی
ذلت اور حقارت ہے اور مسلمانون کے حق مین فتح اور عزت ہے وہ بالفعل راحت سے
آپکو دیتے ہین اتنی دیر ہے کہ آپ اون کے پاس جاوین اور آپ کے واسطے اون پاس
جانے مین اجر ہے ہر اندہیری رات مین اور بہوک مین اور ہر نالے کے طی کرنے مین اور
ہر خرچ مین یہان تک کہ آپ اون پاس پہونچین پہر جب آپ وہان پہونچے بس امن اور راحت

اور بھائی اور فتح ہے اور مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ وہ آپ کی صلح سے نا امید ہو جاوین تو
اپنے قلعہ مین پناہ پکڑین اور ہمارا کوئی دشمن اون پاس آوے یا کوئی مدد آوے اور مسلمانون پر
بھوک اور مصیبت پڑ جاوے حضرت عمر رض نے لشکر طیار کیا اور مدینہ پر حضرت علی رض کو نائب کیا
اور چلے اور لوگون کیطرف اپنا منھہ کیا اور فرمایا شکر ہے اللہ کا جسنے ہمکو اسلام سے عزت دی
اور ایمان سے ہمکو رتبہ دیا اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہمپر رحم کیا اور اونکی
باعث سے ہمکو راہ بتائی اور اونکی باعث سے ہمکو پھوٹ کے بعد اکٹھا کر دیا اور ہمارے دلون
مین الفت دی اور دشمنون پر ہماری مدد کی اور شہرون مین ہمکو جگہہ دی اور ہمکو آپس
مین محبت والے بھائی بنا دیا اے اللہ کے بندو اس نعمت پر اللہ کا شکر کرو اور اس نعمت
کا زیادہ ہونا اور اوسکا شکر کرنا اور جس کام پر تم آتے جاتے ہو اوسکا پورا ہونا اللہ سے مانگو
کہ اللہ شکر کرنیوالون پر نعمت کو پورا کرتا ہے اور اس سفر مین ہر صبح کو یہہ کلام نہین چھوڑتے تھے
واقدی نے حضرت عمر کے چلنے کا حال یون لکھا ہے کہ آپ سرخ اونٹ پر سوار ہو کر چلے
اوس پر دو گٹھریان تھین ایک مین ستو تھے دوسرے مین چھوہارے تھے اور آگے پانی کے
مشک اور پیچھے توشہ کا برتن تھا اور بیت المقدس کے قریب پہونچے ابو عبیدہ رض نے ملاقات
ہوئے حضرت عمر رض ایک اونی کی گدڑی پہنے ہوئے تھے اوس مین چودہ پیوند تھے کوئی
پیوند چمڑے کا بھی تھا مسلمانون نے کہا کہ اگر آپ گھوڑے پر سوار ہوتے اور کپڑے پہنتے
تو دشمنون پر زیادہ رعب پڑتا آپنے گدڑی اوتاری اور سفید کپڑے پہنے اور کندھے پر
کتان کا رومال ڈالا ابو عبیدہ رض ایک رومی گھوڑا لائے حضرت عمر رض اوس پر سوار ہوئے
پھر جلدی سے اوس پر سے اوترے اور فرمایا میری خطا سے درگذر کرو اللہ قیامت کے
دن تمہاری خطاؤن سے درگذر کریگا قریب تھا کہ تمہارا بھائی ہلاک ہو جاوے اس سبب
سے کہ میرے دل مین غرور آیا اور مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے
کہ جنت مین نہین داخل ہوگا جس کے دل مین رائی کے دانے کے برابر غرور ہوگا حضرت
عمر رض نے وہ کپڑے اوتارے اور اپنی گدڑی پھر پہنلی اور چلے مولانا جلال الدین رح اس
احوال کو یون لکھتے ہین کہ جب آپکا لشکر شام کے نزدیک پہونچا اودھر سے مسلمان لوگ

آپکی پیشوائی کے لیے آئے حضرت عمر رض ابو عبیدہ کیطرف چلے جب ابو عبیدہ کے نزدیک پہونچے ابو عبیدہ
نے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لیے بڑہایا حضرت عمر نے بھی اپنا ہاتھ بڑہایا پھر ابو عبیدہ نے آپکا ہاتھ
پکڑکر چومنے کا ارادہ کیا تاکہ سب لوگون کے سامنے آپکی بڑائی ظاہر کرین تب حضرت عمر رض ابو عبیدہ
کے پاؤن کی طرف جھکے ابو عبیدہ ہٹ گئے پھر دونون آپس مین گلے لگے پھر دونون سوار ہوکر
چلے اور لوگ اون دونون کے آگے چلے اور شام کے لوگون مین سے ایک نے کہا ہے کہ وہ
لوگ ترکی گھوڑا اور سفید کپڑے آپکے پاس لائے اور بولے کہ اس گھوڑے پر سوار ہوجیے
تاکہ دشمن دیکھین اور آپکا رعب اونپر پڑے اور کپڑے پہنیے اور پوستین اوتار ڈالیے آپنے
نمانا پھر اون لوگون نے ہٹ کی تب آپ پوستین اور اپنے کپڑے پہنے ہوئے اوس گھوڑے
پر سوار ہوئے پھر اوترے پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور فرمایا کہ مجکو اس نے بدل دیا
یہانتک کہ مجکو ڈر ہوا کہ مجکو غرور نہ آجاوے اور میرے جی مین فرق نہ پڑجاوے اسے
مسلمانو تم سچائی پر رہو اور اوس پر رہو جس سے اللہ نے تمکو عزت دی اور طارق ابن
شہاب سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر شام مین آئے پانی مین چلنے کا ایک مقام
آیا آپ اونٹ پر سے اوترے اور موزے اوتار کر اپنے ہاتھ مین لے لیے اور پانی کے اندر
چلے اور اونٹ ساتھ تھا ابو عبیدہ رض بولے کہ آپ نے شام والون کے سامنے ایسا کیا
آپنے ابو عبیدہ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور بولے کہ اے ابو عبیدہ اگر تمہارے سوا کوئی اور
کہتا اے ابو عبیدہ تم لوگ تو سب لوگون سے زیادہ ذلیل اور حقیر تھے اللہ نے تمکو اسلام
سے عزت دی اور جب کسی اور چیز سے عزت ڈہونڈہوگے اللہ تمکو ذلیل کریگا واقدی رح
لکھتے ہین کہ آپ وہان پہونچے جہان ابو عبیدہ اوترے ہوئے تھے آپکے لیے ایک بالون کا
خیمہ کھڑا کیا گیا اوسمین آپ مٹی کے اوپر بیٹھ گئے مسلمانون نے بلند آواز سے لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر کہا اوس بڑے سردار کو خبر پہونچی وہ آیا اور بولا کہ اپنے سردار سے کہو کہ قلعہ کے
سامنے سب سے الگ ہوکر کھڑے ہون کہ ہم اون کو دیکھین حضرت عمر رض اوٹھنے لگے
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والون نے کہا یا امیر المومنین آپ اکیلے اون کے
طرف نکلتے ہین اور آپکے اوپر کچھ سامان لڑائی کا نہین ہم ڈرتے ہین کہ وہ دغا کرین

آپ نے فرمایا قل لن یصیبنا الا ما کتب الله لنا هو مولانا و علی الله فلیتوکل المومنون یعنے تو
کہہ ہرگز نہین پہونچیگا ہمکو مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھدیا وہ ہمارا مالک ہے اور اللہ ہی پر بھروسا
کرین ایمان والے آپ جاکر قلعہ کے قریب کھڑے ہوئے وہ سردار آپکو دیکھتے ہی بلند آواز سے
چلایا کہ یہہ وہی ہے جسکا پتا ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین ہمارا شہر انہین کے ہاتھ پر فتح ہوگا
رومیون نے یہہ سنتے ہی دروازہ کھولدیا اور حضرت عمر رضہ کے پاس آئے اور جزیہ دینا قبول
کیا فائدہ تب حضرت اشعیا علیہ السلام کے چھبیسوین باب کی پیش خبری پوری ہوئی کہ تم
دروازے کھولو تاکہ صدیق یعنے سچے دل کے لوگ جنہون نے صداقت کو یعنے سچی شریعت کو یاد
کر رکھا ہے اندر آوین مولانا جلال الدین رح لکھتے ہین کہ مثیر الغرام والے نے یعنے امام احمد
ابن محمد ابن ابراہیم مقدسی شافعی رح نے اپنی سند ولید تک پہونچائی اونہون نے کہا کہ مجھکو
خبر دی ایک بوڑھے نے جو شداد ابن اوس انصاری رضہ کی اولاد مین تھا کہ اوس نے
اپنے باپ سے سنا وہ اوس کے دادا شداد رضہ سے نقل کرتا تھا کہ حضرت عمر رضہ چار ہزار سوارون
مین آئے اور بیت المقدس کے پورب طرف جو پہاڑ ہے یعنے طور زیتا اوس پر اوترے خالد
اور عبادہ سے روایت ہے کہ ان دونون نے کہا کہ حضرت عمر رضہ نے ایلیا والون سے صلح
کی اور صلح نامہ لکھدیا پھر لکھا ہے کہ ولید نے کہا کہ مجھکو خبر دی شداد کے بیٹے نے وہ اپنے باپ سے
وہ اوس کے دادا سے کہ حضرت عمر رضہ جب اپنے اور بیت المقدس والون کے بیچ مین صلح
نامہ لکھنے سے فراغت کی وہان کے سردار سے فرمایا کہ مجھکو داود علیہ السلام کی مسجد کی راہ
بتا دے وہ بولا اچھا حضرت عمر رضہ تلوار گلے مین ڈالے ہوئے چار ہزار ہمراہیون کے ساتھ نکلے
وہ لوگ بھی تلوارین گلے مین ڈالے ہوئے تھے اور سردار حضرت عمر رضہ کے آگے تھا یہانتک
کہ ہم شہر بیت المقدس مین داخل ہوئے اوس نے ہمکو اوس گرجے مین داخل کیا جو قمامہ
کا گرجا کہلاتا تھا اور کہا یہہ مسجد داود علیہ السلام کی ہے حضرت عمر رضہ نے تامل سے دیکھا اور
فرمایا تو جھوٹا ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے داود علیہ السلام کی مسجد کا جو پتا مجھکو
تبلایا ہے وہ اس مسجد مین نہین ہے پھر وہ ایک گرجے کیطرف چلا جو صیہون کہلاتا تھا
اور بولا یہہ مسجد داود علیہ السلام کی ہے آپنے فرمایا تو جھوٹا ہے پھر وہ آپکو مسجد بیت المقدس

کیطرف لے چلا یہان تک کہ مسجد کے اوس دروازے تک پہونچا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ
کہلاتا ہے اور مسجد مین جو کوبر تھا وہ اوترکر دروازے کی سیڑہیون تک پہونچ گیا تھا اور اوس گلی
تک پہنچ گیا تھا جسمین وہ دروازہ تھا اور سیڑہیون پر بہت کثرت سے ہوگیا تھا قریب تھا کہ
رواق کی یعنے ڈیوڑہی کی چہت سے لگ جاوے وہ سردار بولا کہ آپ داخل نہین ہوسکتے
مگر گہسٹتے ہوے حضرت عمر رضہ نے فرمایا گہسٹتے ہی چلین گے تب وہ سردار حضرت عمر رضہ کے
آگے گہٹنون کے بہل گہسٹتا ہوا چلا اور ہم سب اوس کے پیچہے گہٹنون کے بہل گہسٹتے ہوے
چلے یہان تک کہ ہم مسجد بیت المقدس کے صحن مین پہونچے اور اوس مین سیدہے کہڑے
ہوے حضرت عمر رضہ نے بڑی دیر تک تامل سے دیکہا پہر فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین
میری جان ہے یہی وہ مسجد ہے جسکا پتا ہمکو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے
فائدہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ وہ کہلاتا ہے جس سے آپ معراج کی رات مین
داخل ہوے مولانا مجیر الدین حنبلی رحہ نے لکہا ہے کہ یہہ دروازہ مسجد کی پچہم طرف کی کنارے پر ہے قبلہ کے
نزدیک اور یہہ باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتا ہے اور باب المغاربہ بہی کہلاتا ہے کیونکہ مغرب والونکی جامع مسجد کا
دروازہ اسکے پاس ہی ہے یہہ حدیث لکہی ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین شہر مین داخل ہوا اوس دروازہ سے جو یمین کیطرف ہے پہر آیا
مسجد کی قبلہ کیطرف آئی اور جانور کو یعنے براق کو باندہا آپ فرماتے ہین کہ مین مسجد مین اوس
دروازے سے داخل ہوا جس مین سورج اور چاند جہلکتا ہے بیت المقدس کے مقامون کے
تحقیق کرنے والون نے کہا ہے کہ سوا مغربیون کے دروازے کے کوئی دروازہ اس
صفت کا ہمکو معلوم نہین مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ شداد ابن اوس رضہ سے روایت ہے
کہ وہ حضرت عمر رضہ کے پاس حاضر تہے جسوقت وہ مسجد بیت المقدس مین داخل ہوے
جسدن اللہ نے اوسکو اونپر صلح سے فتح کیا سو وہ اور اون کے ساتہہ والے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے سے گہٹنون کے بہل گہسٹتے ہوے داخل ہوے یہان
تک کہ اوس کے صحن تک چڑہے پہر دہنے طرف اور بائین طرف دیکہا پہر اللہ اکبر کہا پہر فرمایا
قسم اللہ کی یا یون فرمایا کہ قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے یہی مسجد داؤد علیہ السلام
کی ہے جسکی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ اوسکی طرف سیر کرائے گئے

اور حضرت عمر رضؓ اوس مسجد کے آگے کیطرف پچھم کے نزدیک آگے بڑہے اور فرمایا کہ ہم اس
جگہہ مسجد بناوین گے اسکو روایت کیا ہے ولید ابن مسلم نے ایک بوڑہے سے جو شداد ابن
اوس کی اولاد مین تھا وہ اپنے باپ سے وہ اوس کے دادا شداد رضؓ سے اور اونہون نے
یعنے امام احمد ابن محمد مقدسی نے ایک اور سند ہشام ابن عمار تک پہونچائی اونہون نے
روایت کی ہیثم ابن عمران عبسی سے اونہون نے کہا کہ مینے سنا اپنے دادا عبد اللہ ابن
ابی عبد اللہ سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر کعب کو ساتھہ لیکر آئے اور اون سے فرمایا ای اسحاق
کے باپ تم اوس چٹان کی جگہہ پہچانتے ہو وہ بولے کہ وہ دیوار جو جہنم کی نالے کے پاس ہے
اوس دیوار سے اتنے اتنے گز ناپو پہر کہود و کہ تم اوسکو پاؤگے اور اون دنون مین وہ جگہہ
کوبر ڈالنے کی تھی لوگون نے کہودا وہ چٹان ظاہر ہوئے حضرت عمر رضؓ نے کعب سے فرمایا تمہاری صلاح کیا ہی ہم مسجد کس جگہہ بناوین
یا یون فرمایا کہ قبلہ کس جگہہ بناوین یعنے وہ دیوار جو قبلہ کیطرف ہوتی ہے وہ کس جگہہ ہووے
کعب نے کہا کہ چٹان کے پیچہے بنائیے کہ دو قبلہ اکٹھے ہوجاوین قبلہ حضرت موسی علیہ السلام
کا اور قبلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ تمنے یہودیون کی سی بات
کہی اے اسحاق کے باپ مسجدون مین افضل وہ جگہہ ہے جو آگے ہو حضرت عمر رضؓ نے مسجد
آگے کیطرف بنایا اور رجا ابن حیوہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین اوس شخص سے
جو فتح کے وقت حاضر تھا اوس نے کہا کہ حضرت عمر رضؓ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب
کا قصد کیا اور وہان نماز پڑہی اور تہوڑی دیر مین صبح نکلی تب اذان کہنے والی کو حکم کیا اونے
نماز کو قائم کیا آپ آگے بڑہے اور لوگون کو نماز پڑہائی اور سورہ ص پڑہی اور اوس مین سجدہ
کیا پہر دوسری رکعت مین سورہ بنی اسرائیل کے سرے کا ایک ٹکڑا پڑہا پہر رکوع کیا پہر نماز سے
فراغت کرکے فرمایا کعب کو بلاؤ کعب لائے گئے اون سے فرمایا تمہاری صلاح کیا ہے نماز کا
مقام کہان مقرر کرین وہ بولے چٹان کیطرف فرمایا کہ تمنے یہودیون کی سی بات کہی بلکہ ہم
اوسکا قبلہ اوس کے سرے پر رکہین گے جسطرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے
مسجدون کا قبلہ مسجدون کے سرے پر رکہا ہے جاؤ ہٹو ہمکو چٹان کا حکم نہین ہوا ہمکو تو
کعبہ کا حکم ہوا ہے امام احمد مسند مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا اسود نے جو عامر کے بیٹے

کہ ہمسے فرمایا حماد سنے جو سلمہ کے بیٹے وہ ابو سنان سے وہ عبید سے جو آدم کے بیٹے انہون نے فرمایا
کہ مینے حضرت عمر رضہ سے سنا کہ کعب سے فرما رہے تھے کہ تمہاری کیا صلاح ہے مین کہان نماز
پڑہون وہ بولے اگر میرا کہنا مانو تو چٹان کے پیچھے نماز پڑہو تو سارا قدس تمہارے سامنے ہو
حضرت عمر نے کہا کہ تمنے یہودیون کی سے بات کہی یون نہین ہوگا مین تو وہان نماز پڑہونگا
جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی پہر حضرت عمر رضہ قبلہ کیطرف آگے بڑہے
اور نماز پڑہی پہر آئے اور اپنی چادر بچہائی اور کوڑا اپنی چادر مین جہاڑا اور لوگون نے
بہی جہاڑا فائدہ اس روایت سے بہی ثابت ہوا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
معراج کی رات مین اوس چٹان سے بہت دور نماز پڑہی کیونکہ اوس چٹان پر اوسوقت
گوبر کا ڈہیر لگا ہوا تہا اور یہہ مسجد اوس وقت مین عمارت سے خالی تہی حضرت عمر نے کعب
سے پوچہا کہ عمارت مسجد کی کہان بناؤن جہان امام کہڑا ہو کعب نے کہا کہ اس چٹان کے
پیچہے بنائیے تا کہ یہہ چٹان بہی نمازیون کے سامنے رہے اور کعبہ بہی سامنے رہے اگر یون
ہوتا تو مسجد کے بیچ مین جماعت ہوتی اور جماعت کے آگے مسجد کا صحن ہوتا حضرت عمر رضہ نے
یہہ جواب دیا کہ تمنے یہہ بات یہودیون کی سی کہی ہمکو اللہ نے کعبہ کا حکم کیا ہے اس چٹان
کا حکم نہین کیا مطلب یہہ ہے کہ اس چٹان کی بزرگی اور مرتبہ مین شک نہین مگر اللہ
تعالی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مین کعبہ کیطرف منہہ کرنیکا حکم کیا ہے پہلے پہل
اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کیطرف منہہ کر کے نماز پڑہتے تہے
پہر اللہ تعالی نے آپ پر قرآن مین یہہ حکم بہیجا کہ کعبہ کیطرف منہہ کر کے نماز پڑہو وہان یہہ
بہی فرما دیا کہ تو اون کے قبلہ کا تابع نہین یعنے اللہ نے منع کر دیا کہ اب اوس قبلہ کیطرف
یعنے بیت المقدس کیطرف منہہ کر کے نماز مت پڑہو تو اب ہمکو یہہ خیال کرنا نہ چاہیے کہ نماز
مین چٹان بہی ہمارے سامنے رہے کیونکہ اس قبلہ کیطرف نماز پڑہنا اللہ نے موقوف کر دیا
مگر اس مسجد اور اس چٹان کی اور سب طرح سے تعظیم اور ادب لازم ہے حضرت عمر رضہ نے
اوس چٹان کے آگے مسجد کے اوس کنارے پر عمارت بنائے جو کعبہ کی طرف ہے کیونکہ
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسجدین بنائین ہین تو عمارت مسجد کی اور قبلہ کی

مسجد کے اوس کنارے پر رکھی ہے جو قبلہ کیطرف تھا اور صحن مسجد کا جماعت کے آگے نہیں
رکھا اس مسجد سے کعبہ شریف دکھن طرف ہے حضرت عمر رضہ نے مسجد کے پچھم طرف ہٹ کر
مسجد کی عمارت دکھن کیطرف قبلہ رخ بنائی اور امام احمد کی روایت مین جو یہہ لفظ ہین کہ
حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ مین وہان نماز پڑھونگا جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑھی پھر حضرت عمر رضہ قبلہ کیطرف آگے بڑھے اور نماز پڑھی اس روایت سے ظاہر ہوتا
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین مسجد کے اوس کنارے پر نماز
پڑھی تھی جو قبلہ کیطرف ہے اسی باعث سے حضرت عمر رضہ نے بھی وہان نماز پڑھی اور رجا
ابن حیوہ کی روایت مین ہے کہ حضرت عمر رضہ نے داؤد علیہ السلام کے محراب کا قصد کیا
اور وہان نماز پڑھی مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ بعضے کہتے ہین کہ وہ محراب وہ بڑا محراب
ہے جو مسجد کے قبلہ کی دیوار مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ محراب وہ بڑا محراب ہے جو
منبر کے پاس ہے اصل مین یہہ محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا تھا اب حضرت عمر رضہ کا
محراب کہلاتا ہے کیونکہ اونھون نے وہان نماز پڑھی اور ولید ابن مسلم کی روایت مین
ہے کہ کوبر یہان تک پھیل گیا تھا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب کے سامنے تک
پہونچگیا تھا اب ہرقل نے اوس کے صاف کرنیکا حکم کیا ان سب دلیلون سے یہہ گمان
پیدا ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کے مقام مین نماز پڑھی تھی تب
ہی حضرت عمر رضہ نے وہان نماز پڑھی اور وہان عمارت مسجد کی بنائی مولانا جلال الدین
درِ منثور مین لکھتے ہین کہ ابن مردویہ نے حضرت عمر رضہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات کو مین سیر کو بلایا گیا مینے نماز پڑھی مسجد کے آگے کی مقام
مین پھر مین چٹان کی طرف داخل ہوا اس روایت سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے آگے یعنے قبلہ کے طرف جو مقام ہے وہان نماز پڑھی اور
یہہ قبہ جو لوگون نے بنایا ہے اور مشہور کیا ہے کہ یہہ قبہ اوس مقام پر ہے جہان حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی سو مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ یہہ وہی قبہ
ہے جو عبد الملک بادشاہ نے بنایا تھا جو قبہ سلسلہ کہلاتا ہے اور مولانا مجیر الدین حنبلی رحمہ

کی تاریخ بیت المقدس جو مصر مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ عبد الملک بادشاہ
جب بیت المقدس مین آیا تو اوس چٹان پر جیسا قبہ بنانا اوسکو منظور تھا اوس نے کاریگرون
سے بیان کیا اونہون نے ایک چھوٹا سا قبہ نمونہ کے واسطے بنایا وہ جو چٹان کے قبہ کے پورب
طرف ہے وہ جو قبہ سلسلہ کہلاتا ہے وہ بادشاہ کو پسند آیا اور کہا اس چٹان پر بھی اسیطرح کا
قبہ بناؤ اس بیان سے معلوم ہوا کہ قبہ نمونہ کے واسطے بنایا گیا تھا اور اوس وقت تک
کسی نے یہہ بات نہین کہی تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہہ نماز پڑہی تھی یہہ
بات بعد اسکی مشہور ہوئی ہے اسیطرح اس چٹان کے صحن مین جو محراب زمین پر بنایا
ہے مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ کہا جاتا ہے کہ اسی مقام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہی ہے یہہ بات بھی ٹھیک نہین ہے بڑی دلیل اسکی یہہ ہے کہ مولانا جلال الدین
نے درّ منثور مین لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے حضرت عمر رض سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے نماز پڑہی مسجد کے آگے کے مقام مین پہر مین چٹان کیطرف
داخل ہوا مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ ولید نے کہا کہ سعید ابن عبد العزیز نے کہا
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط جب روم کے بادشاہ کو آیا تھا اوسوقت
وہ بیت المقدس مین تھا اور بیت المقدس کی چٹان پر گوبر کا بڑا ڈہیر تھا کہ حضرت داؤد
علیہ السلام کے محراب کے برابر پہونچگیا تھا وہ جو نصاری نے یہودیون کی ضد مین
اوسپر ڈالا تھا یہان تک کہ عورت رومیہ سے اپنی خون کے لتے بہیجتی تھی وہ اوسپر ڈالدیے
جاتے تھے روم کے بادشاہ نے جسوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑہا اوسوقت
کہا کہ اے قوم رومیون کی تم لوگ اس لائق ہو کہ اس گوبر کے ڈہیر پر قتل کئے جاؤ جیسے
تمنے اس مسجد کی حرمت توڑی ہے جسطرح اسرائیلی لوگ یحیی ابن زکریا علیہ السلام
کے خون پر قتل کئے گئے پھر بادشاہ نے اوس گوبر کے دور کرنیکا حکم کیا تو لوگون نے اوسکا دور
کرنا شروع کیا اوسکا تیسرا حصہ دور کر چکے تھی کہ مسلمان لوگ شام مین آگئے پہر
حضرت عمر رض بیت المقدس مین آئے تو اور اوسکو فتح کیا اور وہ گوبر کا ڈہیر دیکھا
[illegible] دور کرنیکا حکم کیا ولید نے کہا کہ حضرت عمر سعید

کے آگے کی طرف پچھم کے نزدیک چلے گئے پھر گوبر کو لپ بھر کر اپنی کپڑوں مین رکھا راوی نے کہا کہ ہمنے بھی اونکو ساتھہ لپ بھر بھر کر اپنے کپڑون مین ڈالا اور وہ چلے اور ہم بھی چلے یہان تک کہ ہمنے اوسکو اوس نالی مین ڈالا جو نالا جہنم کا ملاتا ہے پھر حضرت عمر رض نے اوسیطرح کیا ہمنے بھی اوسیطرح کیا یہانتک کہ ہمنے نماز پڑہی اوس مسجد کی جگہہ پر جہان جماعت کی نماز پڑہی جاتی ہے سو ہمکو حضرت عمر رض نے وہان نماز پڑہائی ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حضرت عمر رض نے اوس چٹان پر سے اپنی چادر کے کونے مین مٹی ڈہوئی اور سب مسلمانون نے آپ کے ساتھہ مٹی ڈہوئی اور اردن والون کو باقی مٹی کے ڈہونے پر مزدوری مین لگایا ابن کثیر نے اس تمام احوال کا خلاصہ لکھکر لکھا ہی کہ یہہ سارا احوال سندون سمیت بہاؤالدین ابن ابی القاسم ابن عساکر نے اپنی کتاب مستقصی فی فضائل الاقصی مین بیان فرمایا ہے مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ جبیر ابن نفیر رح نے فرمایا کہ جب حضرت عمر رض نے گوبر کو اوس چٹان سے دور کر دیا فرمایا کہ اوسمین نماز مت پڑہنا جب تک اوس پر تین مینہہ نہ پڑجاوین واقدی رح لکھتے ہین کہ حضرت عمر رض نے بیت المقدس مین دس دن قیام کیا پھر مدینہ مین تشریف لائے **فائدہ** مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ کعب احبار پہلے یہودی تھے پھر حضرت ابو بکر رض کیوقت مین مسلمان ہوئے اور کہا گیا ہے کہ حضرت عمر رض کیوقت مین مسلمان ہوئے جاننا چاہیے کہ یہہ بڑے چٹان جسکو صخرہ کہتے ہین اور تخت رب العالمین بھی کہتے ہین اسکا یہودی لوگ بہت بڑا ادب کرتے تھے اور اسی کیطرف نماز پڑہتے تھے تب ہی تو اونکی ضد مین نصاری نے اوس جگہہ پر گوبر کا ڈہیر لگا دیا تھا اور یہہ قبلہ حضرت سلیمان علیہ السلام کیوقت سے تھا اور کعب احبار رض نے فرمایا کہ موسی علیہ السلام کا قبلہ بھی یہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام بھی اسیطرف منہہ کرکے نماز پڑہتے تھے اور اسمین کچھہ تعجب کی بات نہین کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس مسجد کو موریہ پہاڑ پر بنایا تھا جیسا کہ تواریخ کی دوسری کتاب کے تیسرے باب مین لکھے ہے اور موریہ پہاڑ کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ تھی بزرگی حضرت ابراہیم علیہ السلام کیوقت سے چلی آتی تھی توراۃ شریف کی پہلی سورۃ کے بائیسوین باب کی دوسری آیت مین آیا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ اپنے بیٹے اسحاق کو لے اور زمین موریہ مین جا اور اوسکو وہان پہاڑون مین سے ایک پہاڑ پر

جو مین تجھی بتاؤنگا سو حقتی قربانی کے لئے چٹان تھا بہر یہ بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
حضرت اسحاق علیہ السلام کو وہان لے گئے اور اون کے ذبح کرنے پر طیار ہوئی اللہ تعالی نے
اون کے بدلے مینڈھا بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو اپنے بیٹے کے بدلے ذبح کیا اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس مقام کا نام یہوواہ یری کہا یعنی اللہ دیکھتا ہے وہ جو آج کے دن
تک کہا جاتا ہے کہ اللہ کے پہاڑ پر دیکھا جائیگا اس جگہہ سے ثابت ہوا کہ اس جگہہ کے پہاڑون مین سے
ایک پہاڑ تھا جہان قربانی کا حکم ہوا تھا اور وہ اللہ کا پہاڑ کہلاتا تھا ظاہر یون ہے کہ وہ پہاڑ
یہی چٹان ہے جسکو کعب احبار نے فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام کا قبلہ ہے اور پیغمبرون کے
احوال کی کتابون مین جو توریت شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہین اون مین یہہ بیان ہے کہ وہ صندوق
جو حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے بنایا تھا جسکو اللہ تعالی نے قرآن شریف مین
فرمایا ہے کہ اوس مین سکینہ یعنے تسلی تھی وہ صندوق حضرت موسی علیہ السلام کے وقت سے حضرت
داؤد علیہ السلام کیوقت تک جس مکان مین رکھا جاتا تھا وہی مکان ہیکل یعنے مسجد کہلاتا تھا
پانچوین زبور کی ساتوین آیت مین اور ایک سو اٹھتیسوین زبور کی دوسری آیت مین ہے
کہ تیری مقدس ہیکل کیطرف سجدہ کرونگا اور حضرت داؤد علیہ السلام کیوقت مین یہہ پاک صندوق
اوس مقام مین تھا معلوم ہوا کہ اوسیطرف لوگ اللہ کو سجدہ کرتے تھے کیا عجب ہے کہ اسی
پاک چٹان کیطرف وہ مسجدین بنائی گئی ہون اور اسی رخ کو سجدہ ہوتا ہو پھر حضرت سلیمان علیہ السلام
نے اس پاک چٹان پر مسجد بنائی اور وہ پاک صندوق اوسپر رکھا ابن سید الناس رحمہ نے عیون
الاثر مین لکھا ہے کہ کتاب الناسخ والمنسوخ مین ابوداؤد کے واسطے سے ہمکو روایت پہونچی ہے
وہ کہتے ہین کہ ہم سے فرمایا احمد ابن صالح نے کہ ہمسے فرمایا عنبسہ نے وہ روایت کرتے ہین یونس
ابن شہاب سے اونہون نے فرمایا کہ سلیمان جو عبد الملک کا بیٹا تھا مین اوسکے ساتھہ چلا گیا
بیت المقدس مین گیا اور اوسکے ساتھہ خالد تھا جو یزید ابن معاویہ کا بیٹا تھا سلیمان نے کہا قسم
اللہ کی یہہ قبلہ عجائب ہے اسکی طرف مسلمانون نے اور نصارے نے نماز پڑہی خالد بولا
قسم اللہ کی مین اوس کتاب کو پڑہتا ہون جسکو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اور
توراۃ بھی پڑہتا ہون سو یہودیون نے اسکو اوس کتاب مین نہین پایا جو اللہ نے اونپر اتارا

لیکن تابوت سکینہ اس چٹان پر تھا پہر جب اللہ تعالی نے اسرائیلیون پر غصہ کیا اوسکو اوٹھا لیا تب اونکی نماز اس چٹان کیطرف اپنے مشورہ سے ہوئی خالد کے اس بیان سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اصل ہیکل یعنے مسجد کی عمارت اسی پاک چٹان پر بنائی تھی جسمین دو درجہ تھے ایک اندر کا درجہ جو قدس الاقداس کہلاتا تھا اسمین وہ پاک صندوق رہتا تھا دوسرا درجہ اوسکی آگے تھا اوسمین بخوردان اور سونے کے دس شمع دان اور نذر کی روٹی رکھنے کے میز اور بہت سے عودسوز اور کٹورے وغیرہ تھے اب خالد نے یون سمجہا ہو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کیوقت مین جب یہہ مسجد بخت نصر نے ویران کردی اور وہ پاک صندوق غائب ہوگیا تب اس چٹان کیطرف نماز پڑہنا اپنے مشورہ سے مقرر ہوا اب ہم کہتے ہین کہ جب یہہ پاک صندوق غائب ہوگیا تب ہی پیغمبرون کا زمانہ تھا تو یہہ قبلہ بھی بیشک پیغمبرون کے حکم سے مقرر ہوا جب یہہ معلوم ہو چکا کہ اس پاک چٹان پر مسجد کی اصل عمارت اور تابوت سکینہ تھا اب اس مقام کی اور تعریفین سنو حضرت شموئیل علیہ السلام کے احوال کی دوسری کتاب کی چوبیسوین باب مین اور تواریخ کی پہلی کتاب کے اکیسوین باب مین جو احوال لکہا ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کیوقت مین وبا پڑی اور ستر ہزار آدمی مرگئے اور جب فرشتہ نے اپنا ہاتھہ بڑہایا کہ یروشالم کو فنا کرے تب اللہ تعالی نے اوس سے فرمایا بس اب اپنا ہاتھ کہینچ لے پہر اسکا بیان یون لکہا ہے کہ اوسوقت اللہ تعالی کا فرشتہ یبوسی ارناہ کے کہلیان پر کہڑا تھا اوسکی ہاتھہ مین ایک کہنچی ہوئی تلوار تھی تب حضرت داؤد علیہ السلام نے اور آپ کے ساتھہ کے لوگون نے اللہ کے آگے سجدہ مین جاکر دعا کی تب حضرت داؤد علیہ السلام کو جاد نبی علیہ السلام کی زبان پر اللہ کا حکم پہونچا کہ داؤد چڑہ جاوے اور یبوسی ارناہ کے کہلیان پر اللہ تعالی کے لیے ایک قربانی کا مقام بناوے حضرت داؤد علیہ السلام اوس کہلیان کے مول لینے کے لئے اوسکی پاس چڑہ گئے اوس نے کہا مین یون ہی دیتا ہون آپ نے نمانا اور قیمت دیکر وہ کہلیان مول لیا اور وہان اللہ کے لیے قربان گاہ بنایا اور قربانیان چڑہائین اور اللہ تعالی سے دعا کی اور آسمان سے اللہ نے اوس قربانی پر آگ بہیجی اور فرشتہ کو حکم کیا اوسنے اپنی تلوار میان مین کرلی اور

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی جگہہ اللہ کا گھر اور قربانی کا مقام ہوگا اور آپ نے مسجد بنانے کے لیئے بہت کچھ سامان جمع کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا کہ اے میرے بیٹے مینے چاہا تھا کہ اللہ تعالی کے نام کے لیے ایک گھر بناؤن سو اللہ تعالی کا کلام مجھپر یون اوترا کہ تجکو میرے نام کے لیے گھر بنانا نہوگا تجھسے ایک بیٹا ہوگا سلیمان اوسکا نام ہوگا وہی میرے نام کے لیے ایک گھر بناویگا پھر اٹھارہوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس مسجد کے سب مقامون کا نقشہ دیا اور چاندی اور سونا تول دیا اور شمع دانون اور چراغون اور پیالون وغیرہ کا سب حال لکھکر فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنے ہاتھہ سے جو مجہپر تھا اس نقشہ کے سب کام مجھی سکھلائے پھر تواریخ کی دوسری کتاب کے تیسرے باب مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان نے اللہ کا گھر یروشالم مین موریہ پہاڑ پر جو آپ کے باپ داؤد علیہ السلام کو دکھلایا گیا اوس جگہہ جو داؤد علیہ السلام نے ارنان یبوسی کے کھلیان مین مقرر کی تھی بنایا بادشاہون کے احوال کی پہلی کتاب کے آٹھوین باب مین یہہ بیان ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عہدنامہ کا صندوق دوسرے مقام سے لاکر اوس گھر کے الہام گاہ مین یعنے قدس الاقداس مین رکہا معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضہ نے اسکو حضرت داؤد علیہ السلام کی مسجد اسلیئے کہا کہ اسکا نقشہ اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو دیا تھا اور داؤد علیہ السلام کا محراب ظاہر اوہ مقام ہے جہان آپنے وبا کے دفع ہونے کے لیے دعا کی تھے اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کچھہ تھوڑی سی مسجد بنا چکے تھے تو شاید اوسمین اللہ کی عبادت جس جگہہ کرتے ہون گے وہ محراب داؤد علیہ السلام کا کہلایا واللہ اعلم اور یہہ لفظ جو لکھا ہے کہ داؤد چڑہ جاوے اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ وہ کھلیان اونچی جگہہ تھا معلوم ہوا کہ وہ کھلیان اسی پاک چٹان پر تھا مولانا جلال الدین نے یہی احوال ابن اسحاق کی کتاب سے لکہا ہے اوسمین یہہ لفظ ہے کہ جب وبا موقوف ہوئی حضرت داؤد علیہ السلام اس چٹان پر چڑہے اور اللہ کا شکر کیا اور فرمایا کہ اس سے بڑا کوئی شکر میرے نزدیک نہین ہے کہ ایک مسجد بناوین اوسمین اللہ کی بندگی کرین حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیسوین باب کی اونیسوین آیت مین اللہ تعالی آخری زمانہ کی بشارت مین فرماتا ہی

کہ دل کی خوشی ایسی ہوگے جیسی اوس شخص کو جو بانسری لیئے ہوئی روانہ ہو کہ خداوند کے
پہاڑ مین اسرائیل کی چٹان کو جاوے اس جگہہ اسرائیل کی چٹان کا اشارہ ظاہرا اسی
بڑی چٹان کیطرف ہی جس پر مسجد کی عمارت اور تابوت سکینہ تہا پہر حضرت ارمیا علیہ السلام
کیوقت مین بخت نصر نے جب یروشالم کو ویران کیا تب بہی اسرائیلی لوگ اسی پاک
چٹان کیطرف نماز پڑہتے تھے جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے چھٹی باب مین ہے کہ
دانیال علیہ السلام جب بابل مین تھے آپنے اپنی کوٹھرے کا دریچہ جو یروشالم کیطرف تھا
کہولکر اللہ کے سامنی دعا اور شکر کرتے رہتے جناب میکا علیہ السلام کے تیسرے باب کے
آخر مین جہان یروشالم کی ویرانی کی خبر دی ہے وہان فرمایا ہے کہ ہیکل کا پہاڑ جنگل کے
اونچے مکانون کیطرح ہو جائیگا پہر فرمایا لیکن آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ اللہ کے
گہر کا پہاڑ پہاڑون کی چوٹی پر قائم کیا جائیگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا جائیگا
اس جگہہ بہی صاف اشارہ پایا جاتا ہے کہ ہیکل پہاڑ کے اوپر تھی اور ہیکل کا پہاڑ اسی
بڑی چٹان کو فرمایا ہے کہ ویرانی کے وقت جنگل کے اونچے ٹیلون کی طرح ہو گیا گوبر اور
کوڑے اور کرکٹ کے نیچے چہپ گیا تھا جب حضرت عمر رضہ کے ساتہہ والون نے گوبر
کو ہٹایا تب وہ چٹان ظاہر ہوئے جیسا کہ ولید ابن مسلم کی روایت مین آیا ہے پہر آخری
دنون کی بشارت مین بہی یہی لفظ فرمایا کہ اللہ کے گہر کا پہاڑ یہہ بہی صاف اشارہ اسی
بڑی چٹان کیطرف ہی وہ محمدیون کے وقت مین پہاڑون کے چوٹی پر قائم کیا گیا اور
سب آس پاس کے پہاڑون اور ٹیلون سے اونچا کیا گیا اوس کے اوپر ایک بڑا اونچا
قبہ بنایا گیا مولانا مجیر الدین حنبلی رحہ جو نوین صدی مین تھی وہ لکھتے ہین کہ ہمارے
وقت مین اوس چٹان کے اوپر جو قبہ ہے وہ مسجد کی زمین سے اٹہاون گز اونچا ہے
جن دنون مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی آپ کو بہی اللہ
کا حکم چند روز تک یہی رہا کہ بیت المقدس کیطرف منہہ کر کے نماز پڑہو پہر سولہ سترہ مہینے
کے بعد اللہ نے کعبہ شریف کیطرف نماز پڑہنے کا حکم بہیجا اب جو کوئی بیت المقدس
کیطرف نماز پڑہی کا دین سے باہر ہو جائیگا مگر بیت المقدس کی تعظیم اور ادب اور

زیارت مستور باقی رہا اور یہہ جو نالا جہنم کا ہے یہہ مسجد بیت المقدس کے نزدیک پورب کیطرف
کو ہے جسکو کعب احبار نے فرمایا کہ وہ دیوار جو جہنم کے نالے کے قریب ہے اوس سے اتنی گز
ناپو مولانا جلال الدین رحمہ نے کئی روایتین لکہی ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس مقام مین جہنم کو دیکہا اب انگریزی کتابون سے حضرت عمر رض کے بیت المقدس
مین تشریف لانیکا بیان ہے سیر الاسلام جو ۱۸۰۸ع مین چہپی ہے جسکو انگریزی سے
منشی نور محمد صاحب نے ترجمہ کیا ہے اوس سے اور اور بہی انگریزی کتابون سے سید
منصور علی صاحب دہلوی نے نقل کیا ہے کہ اوکلی صاحب کا یہہ بیان ہے کہ خلیفہ ایک
اونٹ سرخ پر سوار ہوئے اور دو تہیلی ساتہہ لی ایک مین ایک قسم کی غذا ہے جس کو
عرب سویق بولتے ہین اور وہ جو یا چاول یا گیہون کوٹ اور بہت بہنکر ہونے سے طیار
ہوتا ہے اور دوسرے کو میوہ جات سے بہر لیا اور ایک بڑے مشک پانی کی جسکی اوس
ملک مین بڑی احتیاج ہوتی ہے آگے رکہہ لی اور طباق ایک لکڑی کا بہی باندہ لیا خلیفہ نے
اس سامان اور طیاری کے ساتہہ کوچ کیا بعد نماز صبح کے اللہ کی تعریف کرکے وہ
طباق کو اپنے ستوؤن سے بہرتے اور بڑی فیاضی سے اپنے مصاحبون کے ساتہہ
کہاتے جب شہر کے سامنے پہونچے اونہون نے نعرہ اللہ اکبر کا کہینچا اور کہا یا اللہ
ہمکو آسانی سے فتح دی اور اپنا خیمہ موٹے اون کا کہڑا کروا کر زمین پر بیٹہہ گئے دوسری
جگہہ لکہا ہے کہ تمام عیسائی جوق جوق بادشاہ اسلام کو دیکہنے آئے مسلمانون نے
اونکو دور کرنا چاہا کہ ایسا نہو کوئی بدارادے سے آیا ہو آپنے فرمایا کچہہ نہین ہوتا مگر
وہی جو اللہ چاہتا ہے ایمان دارون کو اوسی پر بہروسا چاہیے امیر المومنین کی سادگی
سے رعب اور دہشت جو اون کے لشکریون کے سپاہیانہ کامون سے بیت المقدس
کے رہنے والون کے دلون مین پیدا ہوا تہا کچہہ کم نہوا قوم کے سردار نے اپنی سردارون
سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگون سے بے مدد آسمانی کے بیفائدہ ہے اونکو اون کے پیغامبر
نے یہہ حکم دیا ہے کہ وہ تحمل اور حیا اور تابعداری کو عمل مین لاوین ایمان باتون کی
باعث سے اون کی ترقی ہو گئی تہوڑی دنون مین سب قانون پر انکی فوج کو غلبہ ہوگا

اور اونکی حکومت یورپ سے پچہم تک پہیل جاویگی خلیفہ کے پہونچتی ہی عہدنامہ پورا ہوا شرطین صلح کی منظور ہوئین اور اوپر دستخط بہی ہوگئی یروشالم کے وکیل سب سامنے آئے تو نہایت تعجب ہوا کہ یہہ ہیبتناک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنی ہاون کے ڈیرہ مین زمین پر بیٹہا ہے جس نے خود اپنے ہاتہہ سے شرطین لکہین یہہ شرطین ہوئین کہ نصارے زین پر سوار نہون اور کسیطرح کا ہتیار نرکہین اور اپنے مہرون پر عربی لفظ نہ کہدوادین اور کسی قسم کی شراب نہ بیچین وہ ایک قسم کے لباس کے سوا دوسری طرح کا کپڑا کہین نہ پہنا کرین اور کمربند ہمیشہ اپنی کمر مین باندہا کرین وہ اپنی عبادتخانون مین صلیب نہ لگاوین اور صلیب کے نقش جو اونکی کتابون مین ہون اونہین مسلمانون کے محلون مین نہ دکہلایا کرین اور گہنٹون کو موگری سے نہ بجاوین اپنے رشتہ دارون کو مسلمان ہونے سے نہ روکین جب مسلمانون کو آتے دیکہین کہڑے ہو جاوین اور جب تک وہ نہ بیٹہہ جاوین یہہ کہڑے رہین ہر مسلمان مسافر کو تین دن تک مفت مہمان رکہین خلیفہ کے لئے دروازے کہول دیئے گئے اور رئیس اہل اسلام اور رئیس نصاری دونون اس جگہہ کی مذہبی قدامت کے باب مین باتین کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوئی اس جگہہ ایک نصرانی تاریخ کا بیان ہے کہ آپ موٹی اون کے کپڑے پہنے تہے جن مین چمڑے کے پیوند لگی تہے خلیفہ کے حکم سے حضرت سلیمان کا عبادتخانہ جہاڑا گیا اور کوڑا اوسکا صاف کیا گیا اور ایک مسجد طیار کروائی جس کی جلد شہرت اور رونق ہوگئے اور کوئی مسجد اوسکے برابر یورپ کے ملکون مین نہ تہی خلیفہ نے بیت المقدس مین دس مقام کیے اور وہ مدینہ کو پہر آئے مولانا جلال الدین نے جو صلحنامہ نقل کیا ہے اوسمین بہی اسیطرح کی شرطونکا بیان کیا ہے مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین لکہا ہے کہ طامس نیوٹن پادری نے پاک کتابون کی آئندہ خبرون کے بیان مین ایک کتاب لکہی ہے اور وہ کتاب سنہ ۱۸۰۳ عیسوی مین شہر لندن مین چہپی ہے اوسکی دوسری جلد کے تریسٹہوین اور چونسٹہوین صفحہ مین لکہا ہے کہ حضرت عمر رضہ نے یروشالم فتح کیا وہان کے سردار نے حضرت عمر کو حضرت یعقوب علیہ السلام کا پتہ بتلایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی مسجد کا مقام بتلایا

لهذا انہون نے یہودیون کی ضد کے مارے اوس جگہہ کو گوبر اور لید سے بہر رکہا تہا حضرت عمر رض
نے خود آپ اوس جگہہ کو صاف کرنا شروع کیا اور اون کے لشکر کے سردار اون کے ساتہہ اس
کام مین شریک تہے اور ایک مسجد بنائی اور یہہ وہی مسجد ہے جو یروشالم مین پہلے پہل بنے
اور عبد الملک جو مروان کا بیٹا تہا اوس نے اس مسجد کو کشادہ کیا اے پادریو دیکہو حضرت
ذکریا علیہ السلام کے چہٹے باب کی پندرہوین آیت کی یہہ پیش خبری کیسی پوری ہوئی کہ وہی جو
دور دور ہین سو آوین گے اور اللہ کی مسجد مین تعمیر کرین گے اس کہلی نشانی کو دیکہو اور
محمدی ہو جاؤ پادری نیوٹن کے کلام سے معلوم ہوا کہ اوسکے نزدیک وہ پتہر جس پر حضرت
یعقوب علیہ السلام سو رہی تہی اور اللہ تعالی نے خواب مین آپ سے باتین کین تہین
اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اوس جگہہ کا نام بیت ایل رکہا تہا جسکا بیان توراۃ
شریف کی پہلی سورۃ کے اٹہائیسوین باب مین ہے وہ پتہر یہی بڑی چٹان ہے جو مسجد
بیت المقدس مین ہے اور ہمارے بعضی علماؤن نے بہی ایسا ہی سمجہا ہے مگر عبرانی کتابون
مین جا بجا بیت ایل کا ذکر یروشالم سے علیحدہ آتا ہے مگر اس پادری نے یون سمجہا ہے کہ
وہ بیت ایل اور ہے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا بیت ایل یہی ہے جو اس پاک مسجد
مین ہے واللہ اعلم اب یہہ بیان ہے کہ حلب فتح ہوا اور وہان کے حاکم یوقنا
نے مسلمان ہوکر بڑے بڑے جہاد کئے اور انطاکیہ کو فتح کیا واقدی
لکہتے ہین کہ حضرت عمر رض نے ابو عبیدہ کو حلب اور انطاکیہ کیطرف بہیجا اور یزید ابن ابی
سفیان کو ملک شام کے کنارے کی طرف بہیجا وہ وہان اوترے حلب مین دو بہائی سردار
تہے یوحنا اور یوقنا اونکا باپ حلب کا بادشاہ تہا اوسکے بعد یوقنا بادشاہ ہوا اور یوحنا نے
دنیا چہوڑ دی اللہ کی عبادت مین مشغول ہوا اور وہ اپنے زمانہ مین سب لوگون سے
بڑہ کر علم رکہتا تہا یوحنا نے یوقنا کو بہت سمجہایا کہ عربون سے صلح کر لے اوس نے نمانا
اور بارہ ہزار زرہ پوش کی فوج لیکر چلا ادہر سے ابو عبیدہ رض نے کعب ابن ضمرہ کو ہزار
سوارون کے ساتہہ بہیجا حلب تک چہہ کوس باقی تہی کہ یوقنا لشکر کے ساتہہ آپہونچا بہت
بڑی لڑائی ہوئی کعب ابن ضمرہ رض نشان لئے پہرتے تہے اور پکارتے تہے یا محمد یا محمد

اے اللہ کی مدد اوترا اے مسلمانو ثابت قدم رہو یہہ فقط ایک ساعت ہے اور تم غالب ہو مسلمانون
مین ایک سو ستر مرد شہید ہوئے اور حلب والون نے آپس مین صلح کی صلاح کر لی اور اونمین
سے تیس سردار دوسری راہ سے ابو عبیدہؓ کے لشکر مین آئے اور دیکھا کہ اونمین سے کچہہ
مرد نماز مین کہڑے ہوئے قرآن پڑہ رہے ہین تب ایک ایک سے کہنے لگے کہ یہہ لوگ اسی
کام کی باعث سے ہمارے اوپر غالب کر دیے گئے ہین اور ان لوگون نے نہایت عاجزی سے
صلح کر لی اور چلے گئے یوقنا کو خبر پہونچی اوس نے حلب مین جاکر لوگون کو قتل کرنا شروع کیا
یوحنا غل اور شور سنکر قلعہ سے اوترا اور اپنے بہائی کو دیکھا کہ شہر والون کو قتل کر رہا ہے
اور تین سو مرد کو قتل کر چکا ہے یوحنا نے چلا کر کہا کہ ٹہیر جا کہ عیسیٰ تیرے اوپر غصہ ہونگے
اونہون نے تو دشمنون کے قتل کو منع کیا ہے پہر جو ہمارے دین پر ہے اوسکا قتل کیسا ہوگا
یوقنا بولا کہ اونہون نے عربون سے صلح کی ہے مین ان مین سے کسی کو نہین چہوڑونگا
یہہ کہا اور اپنے بہائی کے قتل کے لیے تلوار نکالی تب یوحنا نے اپنے بہائی کیطرف دیکہا اور
آسمان کیطرف سر اوٹہایا اور کہا یا اللہ تو گواہ رہ کہ مین تیرا تابعدار ہون ان لوگون کے دین
سے برخلاف ہون مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور گواہی
دیتا ہون کہ محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اور عیسیٰ اللہ کے نبی ہین پہر بہائی سے
فرمایا کہ اب جو تجکو کرنا ہو سو کر لے اگر تو مجکو قتل کریگا تو مین جنت مین جاؤنگا یوقنا نے اونکو
شہید کیا اور شہر والون کو قتل کرنا شروع کیا اتنے مین ابو عبیدہؓ اور خالد اور اور
مسلمان لوگ توحید کا کلمہ پکارتے ہوئے جا پہونچے خالد نے اون لوگون پر حملہ کیا اور پکارا
کہ اے لوگو ہمارے صلح والون سے الگ ہو جاؤ محمدیون نے خوب تلوار سے کام لیا یوقنا
اپنے قلعہ کی طرف بہاگ گیا مخصن ابن عمرو کہتے ہین کہ یوقنا نے ہمارے صلح والون مین
سے تین سو مرد قتل کیے تہے ہمنے اوسکے ساتہہ والون مین سے تین ہزار مرد قتل
کیے مسلمان بہت خوش ہوئے ابو عبیدہ کو خبر پہونچی کہ یوقنا نے اپنے بہائی یوحنا کو اس
طرح قتل کیا ابو عبیدہ نے جاکر یوحنا پر نماز پڑہی اور دفن کیا پہر یوقنا رات کو آن پڑا
اور پچاس مسلمانون کو پکڑ لے گیا اور جب دن نکلا قلعہ کے اوپر سے مسلمانون کو دکہا دکہا کر

اونکو قتل کیا مسلمان اون کو دیکھہ رہے تھے اور اون کی آوازین سن رہے تھے کہ وہ کہہ رہے
تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہان تک کہ وہ سب قتل ہوئے اللہ اون سے راضی ہے
پہر یوقنا رات کو آن پڑا مسلمانون نے خوب جہاد کیا تیس مرد شہید ہوئے یوقنا کچہہ
جانورون کو لے گیا خالد رض فوج لیکر پہونچے وہ لوگ اپنے قلعہ کیطرف جا رہے تھے اون
کافرون کو قتل کیا اور اپنے جانور چہوڑا لیے خالد رض تین سو سے زیادہ قیدی اور سات
سر لائے اور لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہا ابو عبیدہ رض نے اور سب مسلمانون نے اون کے جواب
مین لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہا ابو عبیدہ رض نے اون قیدیون سے کہا تم مسلمان ہو جاؤ
اونہون نے نہ مانا ابو عبیدہ کے حکم سے وہ قتل کیے گئے اور یوقنا اور اوسکے ساتھی
دیکھہ رہے تھے پہر ابو عبیدہ نے حلب کا قلعہ گہیر لیا چار مہینے گہیرے رہے پہر حضرت عمر رض
نے مدد بہیجی اون مین ایک شخص بہت بڑا بہادر تھا اوسکا نام دامس ابو الہول تھا
اوس قلعہ کو سب مسلمان سینتالیس دن اور گہیرے رہے تب دامس ابو الہول
نے ایک تدبیر بتلائی کہ ابو عبیدہ سے کہا کہ آپ لشکر سمیت تین کوس پر چلے جائیے
اور خود ابو الہول تیس آدمیون کے ساتہہ ایک غار مین چہپ رہا اور رات کو جاکر
قلعہ کی دیوار پر چڑہ گیا اور کئی شخصون کو قتل کیا پچہلی رات کو رومی لوگ آن پڑے
خوب لڑائی ہوئی آٹہہ مرد شہید ہوئے ایکا ایک خالد رض ہزار سوارون کے ساتہہ
اللہ اکبر کہتے ہوئے پہونچے بہت کافرون کو قتل کیا اکثرون کو قید کر لیا رومیون نے
امان مانگی مسلمانون نے قتل موقوف کیا ابو عبیدہ نے حکم کیا کہ اونکے مرد اور عورتین
حاضر کی گئین ابو عبیدہ رض نے فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ اون سب سے پہلے اون کے
سردار یوقنا نے ہتیار ڈال دیے اور اسلام قبول کیا اور ایک جماعت اون کے سردارون
مین اوسکے ساتہہ بہی یوقنا ابو عبیدہ کے آگے کہڑے ہوئے اور عربی بولی مین صاف
فرمایا کہ اے سردار اللہ نے تمہاری مدد کی اور تمہارے دشمنون پر تمکو قابو دیا اسکا یہی
باعث ہے کہ تمہارا دین سچا ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی ہین جو توریت
اور انجیل مین مشہور ہین اور وہی ہین جنکی عیسی علیہ السلام نے بشارت دی ہے

اور اللہ تعالی نے اپنی انجیل مین اونکا پتا عیسی علیہ السلام کو تلایا ہے کہ وہ ختم کرنیوالے ہین نبیون کے اور وہی فاروق ہین جو سچ کو جہوٹ سے جدا کرین گے اور وہی بنی تیمم ہین کہ اون کے باپ اور مان مرجاوین گے اور اون کے دادا اور چچا اونکی پرورش کرین گے بہلا یہہ بات ہوئی ہے کہا ہان اسیطرح ہے جو تمنے کہا لیکن اے یوقنا مین حیران ہون کہ تم کل ہمسے لڑتے تہے اور آج تم یہہ باتین کہتے ہین اور مینے سنا ہے کہ تم عربی نہین جانتے پہر تمکو عربی کہان سے آگئی یوقنا بولے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اے سردار کیا تمکو اس مین تعجب ہے کہا ہان یوقنا نے کہا مین آجکی رات تمہاری فکر مین تہا کہ کیونکر تمکو ہمپر غلبہ دیا گیا اور ہمارے نزدیک کوئی قوم تمسے زیادہ کمزور نہ تہی مین اسی سوچ مین سو گیا تو مینے ایک شخص کو دیکہا جو چاند سے زیادہ روشن تہے اور اونکی خوشبو مشک سے بڑہکر تہی اور اون کے ساتہہ کچہہ لوگ تہے مینے پوچہا یہہ شخص کون ہین مجہسے کہا گیا یہہ محمد ہین اللہ کے پیغام پہونچانے والے مینے دل مین کہا اگر یہہ سچے نبی ہین تو اپنے رب سے مانگین کہ مجکو عربی بولی سکہلادے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے یوقنا مین وہ محمد ہون جسکی مسیح نے بشارت دی ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہین ہے اور اگر تجکو منظور ہے تو کہہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پہر مینے آپکا ہاتہہ پکڑا اور آپکا ہاتہہ چوما اور مین آپکے ہاتہہ پر مسلمان ہوا پہر مین جاگ اوٹہا تو میرے منہہ کی خوشبو اوسوقت سے مشک کے مانند ہوگئی اور مین عربی بولنے لگا پہر مین اپنے بہائی یوحنا کے گہر مین گیا اور اوسکا کتب خانہ کہولا تو مینے ایک کتاب مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پتے پائے اور مینے سب نشانیان صحیح پائین اور یہہ کہ تمام خلق سے زیادہ اون کے دشمن یہودی ہین اے سردار بہلا اسی طرح ہے ابو عبیدہ بولے ہان یہودی ہمسے بہت عداوت کرتے تہے یہان تک کہ ہمکو اللہ نے اون پر غلبہ دیا اور ہمنے اون کے قلعے لے لئے اور اون کے بہادرون کو قتل کیا پہر یوقنا نے فرمایا کہ مینے آپ کے حال مین دیکہا کہ اللہ تعالی نے آپکو تاکید فرمائی اپنے ساتہہ والون کے حق مین اور تاجرون کے حق مین اور باقی مسلمانون اور یتیم اور مسکین کے حق مین

بہلا یہہ بات ہوئی ہے ابو عبیدہ بولے ہان یوقنا بولے اب مین اللہ کی راہ مین لڑونگا
جیسا پہلے شیطان کی راہ مین لڑتا تہا اور اس دین کی مدد کرونگا یہان تک کہ اپنے بہائی
یوحنا سے جا ملون پہر اپنے بہائی کو یاد کرکے روئے اور اپنا ظلم اونپر یاد کیا ابو عبیدہ نے فرمایا
اے یوقنا اللہ تعالے حضرت یوسف علیہ السلام کے بہائیون کے حق مین فرماتا ہے
لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین یعنے حضرت یوسف
علیہ السلام نے اپنے بہائیون سے فرمایا کہ تمپر آج کے دن کچہہ الزام نہین اللہ تمکو بخشدے
اور وہ سب رحم کرنے والون سے بڑہکر رحم کرنیوالا ہے تمہارے بہائی حورون کے
ساتہہ اونچی جگہہ پر ہین اور جب تم مسلمان ہوئے گناہون سے پاک ہوئے جیسی
مان کے پیٹ سے پیدا ہوئے پہر یوقنا رونے لگی اور فرمایا اے مسلمانو مین تمکو گواہ
کرتا ہون کہ جسقدر مین اللہ کی راہ مین لڑون اللہ اوسکا ثواب میرے بہائی
کے اعمال نامہ مین لکہی ابو عبیدہ بولے اے اللہ کے بندے بتاؤ ہم کدہر جاوین
یوقنا نے کہا اے سردار قلعہ اعزاز کا بلند اور مضبوط اور سامان سے بہرا ہوا ہے
اور میرے چچا کا بیٹا دارس وہان کا حاکم ہے اور وہ بڑا بہادر ہے اگر اوس قلعہ
کو بغیر فتح کئی ہوئے انطاکیہ کیطرف جاوگے تو وہ حلب اور قنسرین کو اور زمین
عواصم کو لوٹیگا اور حیلہ اوسکی فتح کا میرے نزدیک یہہ ہے کہ مین گہوڑے پر سوار
ہوکر وہان جاؤن اور تم سو سوار میرے ساتہہ کردو اور وہ سب رومیون کا
لباس پہن لین پہر تم ہزار سوار میرے پیچہے بہیجو گویا مین اون سے بہاگا جاتا ہون
اور وہ میرے پیچہے دوڑے آتے ہین جب مین اعزاز کے قلعہ مین پہونچونگا تو دارس
سے کہونگا کہ مین جہوٹ موٹ مسلمان ہوا تہا اور اب مسلمانون کو دہوکا دیکر بہاگا
ہون اور مسلمان مجکو پکڑنے آتے ہین وہ یہہ سنکر ہم سب کو قلعہ کے اوپر لیجاویگا
اور ہمارے پاس ایک گانو ہے اوسکا نام سیرہ ہے وہ ہزار سوار وہان رہجاوین ہم
آدہی رات کو قلعہ کے لوگون کو قتل کرنا شروع کرینگے اور دروازہ کہولدینگے
جناب یوقنا نے اس حدیث پر عمل کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الحرب

خدعة یعنے لڑائی دہوکا دینا ہے یعنے لڑائی مین کافرون کو دہوکا دیکر قتل کرنا روا ہے واقدی رحمہ
فرماتے ہین کہ روایت ہے عامر ابن زید سے اونہون نے فرمایا کہ مین فتوح شام مین اور تفسرین
اور حلب مین ابو عبیدہ رضی کے ساتہہ تہا اور مین بہت ملتا تہا اون رومیون سے جو ہمارے دین
مین آتے تہے مینے اون مین یوقنا سے زیادہ کسیکو جہاد پر مستعد نہین دیکہا یوقنا نے وہ کام
کئی جو اونہین کسینے نہین کیے اب خلاصہ یہی ہے کہ یوقنا تین سو سوارون کو لیکر پہونچی قلعہ دار کو جا سوس
نے خبر پہونچائی تہی اوسنے یوقنا کو اور اون سو سوارون کو باندہ لیا اللہ کی قدرت دیکہو
دادرس کا بیٹا لاون چپکے سے یوقنا پاس آیا اور بولا اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمد عبده ورسوله اوس نے یوقنا کو اور سب مسلمانون کو کہول دیا اور اپنے
باپ کے قتل کرنیکو گیا کیا دیکہتا ہے کہ اوسکا سر نہین ہے لاون کی بہنون نے کہا کہ ہمنے تیری
باتین سنی تہین ہمنے خالص اللہ کیواسطے اوسکو قتل کیا کہ ایسا ہوا اوسکو خبر پہونچی اور وہ تجکو
قتل کر ڈالے اور ایک راوی نے یون فرمایا ہے کہ مالک اشتر قلعہ مین گئے اور دادرس کو قتل
کیا ہوا پایا تو پوچہا کہ اسکو کسنے قتل کیا لاون نے کہا کہ میرے بہائی لوقا نے اور وہ عمر مین مجہسے
بڑا ہے مالک اشتر نے لوقا سے پوچہا کہ تونے اپنے باپ کو کیون قتل کیا رومیون مین تیرے سوا
ہمنے کسیکو نہین سنا کہ اوس نے اپنے باپ کو قتل کیا ہو لوقا بولا کہ تمہارے دین کی محبت مین
مینے یہہ کام کیا کیونکہ اس قلعہ کے عبادت خانہ مین ایک بڑی عمر کا پادری ہے ہم اوس سے
انجیلین پڑہتے ہین مینے ایک دن تنہائی مین اوس سے پوچہا کہ ملک شام پر عرب کا غلبہ کیونکر
ہوا عرب سے زیادہ کوئی قوم کمزور نہین اور اللہ تعالی نے اونکی مدد کی کہین ہمتے رومیون کے
کتابون مین یہہ پڑہا ہے وہ پادری بولا کہ ہان مینے پڑہا ہے اور ہرقل بادشاہ نے مجکو پہلے
سے خبر دی تہی کہ عرب لوگ ضرور اس زمین کے مالک ہونگے مینے اوس پادری سے پوچہا کہ
اس قوم کے نبی کے حق مین تم کیا کہتے ہو کہا بیشک ہماری کتاب مین یہہ بات ہے کہ اللہ
تعالی بہیجیگا ایک نبی حجاز مین سے اور بشارت دی ہے اونکی عیسی مسیح نے اور ہم نہین
جانتے کہ یہہ وہ ہین یا نہین لوقا نے کہا مین سمجہ گیا کہ یہ مجہہ سے چہپاتا ہے جب مینے یوقنا کو اور اوسکی
رفیقون کو قید دیکہا تو مینے دل مین کہا کہ یوقنا نے اپنے بہائی کو مار ڈالا تہا اور عربون سے

خوب لڑا تھا اب جو انکے دین مین آگیا تو اون کے دین کا حق ہوتا او سپر کھل گیا اب ہی مسلمان
ہوا پھر بیٹے اپنے باپ کو قتل کیا تمہاری دین کی محبت مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر
قیدیون مین وہ پادری بھی ملا اور وہ بھی مسلمان ہوا واقدی فرماتے ہین کہ مجھسے فرمایا عامر
نے جو یحیی کے بیٹے وہ روایت کرتے ہین اسد سے جو مسلم کے بیٹے وہ دارم سے جو عیاش کے بیٹے
وہ اپنے دادا سے اونہون نے فرمایا کہ اعزاز کے لوگ مسلمان ہوے کیونکہ اونکا پادری
مسلمان ہوا اور یوقنا اور دوسو سوار اون کے چچازادون اور رشتہ دارون مین سے جو پکے
ایمان والے تھے انطاکیہ کیطرف چلے اور بادشاہ پاس پہونچے اور بادشاہ سے کہا کہ ہم عربون سے
بھاگے ہین اس تدبیر سے بادشاہ کے یہان اونہون نے بڑا دخل پایا اور ابو عبیدہ رضہ نے
ضرار ابن ازور کو دوسو سوارون کے ساتھ بھیجا اور حکم کیا کہ ملک شام کے اوس طرف جاؤ
یہ لوگ چلے اور رومیون سے خوب لڑے ضرار کو اور اون کے ساتھ والون کو رومیون نے
قید کر لیا اور ہرقل تک پہونچایا سفینہ رضہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد غلام تھے وہ
بھی ضرار کے پاس حاضر تھے سفینہ رضہ رات کیوقت بھاگے تاکہ ابو عبیدہ کے پاس جاوین
ایک بڑا شیر سامنے آیا سفینہ بولے اے ابو الحارث مین سفینہ ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
آزاد غلام ہون اور میرا ایسا ایسا حال ہے تب شیر آیا اور اون کے پہلو مین کھڑا ہوا سفینہ
کہتے ہین کہ مین چلا اور وہ میرے پہلو مین رہا یہان تک کہ مین اپنے صلح کے مقام مین پہونچا
پھر اوس نے مجکو چھوڑ دیا اور چلا گیا اور اون قیدیون کا حال یہ ہوا کہ وہ ہرقل کے سامنے
لائے گئے ہرقل نے قیس ابن عامر رضہ سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باتین پوچھین
اونہون نے بہت باتین بیان فرمائین اور ضرار یوقنا کے سپرد ہوئے اونہون نے اونکو کھانا
کھلایا اور پانی پلایا ادہر سے ابو عبیدہ فوج لیکر پہونچے اور اللہ کے ذکر مین آوازین بلند کین
اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی کثرت کی کافرون پر جہاد شروع ہوا افلنطانوس جو
قیطانیوس کا بیٹا تھا مدائن اور بڑے رومیہ کا حاکم تھا وہ ہرقل کی مدد کے لیے چلا رستہ
مین ایک بڑا طلسم خانہ تھا اوسمین ایک کوٹھری تھی افلنطانوس نے اوسکو کھولا اوسمین
ایک تختی پر یونانی حرفون سے لکھا تھا کہ ہمنے حکمت اور اسرار سے یہ بات دیکھی کہ جب انکا آیہ

اور گمراہی زمین پر عام ہوگی تب ہدایت کا چراغ زمین عرب سے نکلے گا اور اندہیرا جہالت
کا دور کریگا اور لوگون کو اس بات کی طرف بلاوے گا کہ اللہ کو اکیلا جانو زمین کے اور پہاڑونکے
لوگ اوس کے تابع ہو جاینگے بعد اوسکے ایک شخص حاکم ہوگا جسکا جسم دبلا اور دل سچائی
کے نور سے روشن ہوگا وہ اوسکے دین کو مضبوط کریگا اور اوس کے بعد ایک شخص ہوگا
سیاہ آنکھون والا قیصر کا ملک لینے والا اوسکا حملہ غالب ہوگا اوس کی صفت عدل ہے
اوسکا جبہ پیوند دار ہے اوسکی تلوار درہ ہے اوسکی زمانہ مین دولتین جاتی رہین گی اور فارس کے
بادشاہون پر زوال آویگا اوسکے بعد وہ ہوگا جسمین یہہ حکمت کا گھر کھلے گا تو برکت والا وہ شخص
ہے جو حق کا تابع ہو اور باطل سے منہہ موڑے فلنطانوس نے جب اوسکو پڑہا اوہان کے
دار وغہ سے پوچھا کہ تم اس حکمت کے مقدمہ مین کیا کہتے ہو اوس نے کہا میرے نزدیک
اب ہرقل کی دولت تمام ہوئی اور اوس کی بادشاہت زمین سوریہ سے جاتی رہے
اور رومیون کی بادشاہت وہان سے استنبول مین یعنے قسطنطنیہ مین چلی گئی
فلنطانوس چلے اور ہرقل سے ملے اور رات کے وقت اپنے خاص لوگون کو بلایا اور
اون سے فرمایا کہ اب مین عرب کی فوج مین جاتا ہون اور دین محمدی مین داخل
ہوتا ہون سبہون نے کہا اے بادشاہ ہم سب ہر کام مین تیرے ساتھہ ہین فرمایا
اچھا جب کل کی رات ہو تو ہم ظاہر مین چوکی کے طور پر نکلین اور عرب سے ملجاوین
جب فلنطانوس نے یہ ارادہ کیا اونکو یوقنا ملے اور آپس مین باتین ہوئین یوقنا
کو اونکی باتون سے اسلام کے آثار ظاہر ہوئی تب یوقنا جا کر مسلمانون کے رستہ پر
کھڑے ہو رہے پہر فلنطانوس سوار ہوئے اور اپنی خیمہ سے نکلے اونہون نے دیکھا کہ چار
ہزار اون کے چچازادون اور قوم کے سردارون مین سے ایکا کر کے مسلمانون
کی فوج مین جانے کو طیار رہین جب یہہ لوگ مسلمانون کے لشکر کے قریب پہونچی
تب یوقنا اور اون کے دوسو چچازادے اون کے سامنے آئی اور اون سے باتین
کین جب یوقنا نے خوب دیکھہ لیا کہ فلنطانوس پکی مسلمان ہو چکی ہین تب اون سے
اپنا حال بیان فرمایا اور کہا ابھی جلدی مت کرو ہم مسلمانون کو اپنا حال کہلا

بہیجین اور کل تم اپنا لشکر لیکر ہرقل کے گرد لڑتے ہو جاوٗ اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہہ والون مین سے دو سو مرد قید مین ہین جو بیس ہزار رومیون کے برابر ہین
مین اونکو کہول دون اور تم ہرقل کی فوج پر حملہ کرو اور ہرقل کو پکڑ لو اور حق جہاد کا ادا
کرو اور مین اپنے ساتہیون کے ساتہہ شہر مین حملہ کرون ایکایک عمرو جو امیہ کے بیٹے
تھے وہ یوقنا کے پاس آئے اور یہہ خبر لائے کہ ابو عبیدہ رض نے فرمایا ہے کہ اللہ تمکو
اچہا بدلہ دے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین مجہہ سے رومیہ کے حاکم کا سارا
حال بیان فرمایا اور جس بات کا اوس نے ارادہ ٹھانا ہے وہ سب آپنے تبلایا اور
آپنے اوسکو بشارت دی ہے کہ اللہ نے اوسکی اگلی پچہلی گناہ بخشدئی اور اگر اللہ چاہی گا
کل انطاکیہ فتح ہو جاویگا یہہ سنکر فلنطانوس کا چہرہ خوشی سے روشن ہو گیا اور ایمان
بڑہ گیا اور کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجکو اسلام اور ایمان کی ہدایت دی فلنطانوس
نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور مین گواہی دیتا ہون
کہ محمد اوسکے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانیوالے ہین بعد اسکے ہرقل سمندر
مین سوار ہو کر چلا گیا اور اپنے غلام کو اپنی جگہہ چہوڑ گیا اوس نے فوج طیار کی محمدیون
نے کافرون پر خوب جہاد کیا فلنطانوس نے دیکہا کہ خوب لڑائی گرم ہے اوس نے ہرقل
کے غلام کو قتل کیا رومی بہاگے ستر ہزار نصرانی قتل ہوئے اور تیس ہزار قیدی ہوئے
اور انطاکیہ کے حاکم نے جزیہ پر صلح کی راوی نے کہا ہے بعد اسکے نصاری جزیرون
مین یعنے ٹاپوؤن مین رہے اور یہہ افرنج یعنے فرنگی اونہین بہاگنیوالون کی نسل
مین ہین پہر یوقنا اور فلنطانوس اپنے لوگون کے ساتہہ آئے اور مسلمانون سے
السلام علیکم کہا سب اصحاب فلنطانوس کے تعظیم کو اوٹھہ کہڑے ہوئے اور بڑے
اصحابون نے فرمایا کہ ہمنے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اذا اتاکم کریم
قوم فاکرموہ یعنے جب تم پاس کسی قوم کا عزت دار آوے تو اوسکی عزت کرو
فلنطانوس یہہ خلق اور عاجزی دیکہکر بولے واللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسی
قوم کی بشارت دی تھی پہر اون کے چچازاد بہائی مسلمان ہوئی اور کافرون پر

جہاد کیا فلنطانوس نے کعبہ کا حج کیا پہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پاک کی زیارت کی پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے السلام علیکم کہا حضرت عمر رض اوٹھ کھڑے ہوئے اور آپنے اور سلمانوں نے اونسے مصافحہ کیا یعنے ہاتھ ملایا پہر فلنطانوس بیت المقدس کیطرف گئے اور وہان عبادت مین مشغول ہوئے یہان تک کہ وفات پائے ابو عبیدہ رض انطاکیہ کو فتح کرکے آگے بڑہے پہر حضرت خالد نے دریائے فرات کے کنارے کے شہرون کو لوٹا اور منبج اور براعہ اور نالمبس کے لوگون نے صلح کی پادری مارسن مین لکہتا ہے کہ ملک شام رومیون کی سلطنت کا ایک زرریز صوبہ تہا اوس کے بڑے بڑے شہرون مین سے فقط انٹی اوک یعنے انطاکیہ یونانیون کے قبضہ مین تہا فوج زیر حکم یوکنا کے گئی جس نے مذہب مسلمانون کا اختیار کر لیا اور قلعہ ارزار اور لوہی کا یل جو انٹی اوک مین دریا نے اورنٹیس کے اوپر تہا حملہ کرکے لے لیا اب مرج القبائل مین جہاد کا سامان ہے واقدی فرماتے ہین کہ ابو عبیدہ رض نے میسرہ ابن مسروق کو جہنڈا دیا تین ہزار بہادر مین کے اون کے ساتھ لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پکارتے ہوئے اور قرآن پڑہتے ہوئے چلے مشکل رستے طے کئے آخر کو ہرقل کی فوج اسپونچی مرج القبائل مین بہت بڑی لڑائی ہوئی وہان خبر ملی کہ ہرقل بادشاہ قسطنطنیہ کیطرف گیا اور بولا اے زمین سوریہ تجہر سلام قیامت کے دن تک اس لڑائی مین دامس ابو الہول کو رومیون نے قید کر لیا پہر وہ چہوٹکر آئے اور اپنا حال مسلمانون سے بیان کیا کہ مجکو اور میرے ساتھ والون کو رومیون نے قید کر لیا جب رات کو مین سویا تو مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا گویا آپ فرماتے ہین کہ اے دامس تجہکو کچہ ڈر نہین اور تو جان لی کہ اللہ کے نزدیک میرا مرتبہ بڑا ہے پہر آپنے اپنا مبارک ہاتھ کو زنجیرون پر پہیرا وہ کہل گئین اور طوقون پر بہی ہاتھ پہیرا وہ بہی جدا ہوگئے اور میرے ساتھ والون پر بہی ایسا ہی معاملہ کیا اور فرمایا تم خوشی کرو اللہ کی مدد کی کہ مین محمد ہون اللہ کا پیغام پہونچانے والا پہر آپ پوشیدہ ہوگئے اور ہمنے تلوارین لیکر کافرون پر حملہ کیا اللہ اور رسول نے اونپر ہماری مدد کی مسلمانون نے یہہ احوال سنکر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجا پہر رومیون سے بڑی لڑائی ہوئی اور مسلمانونکی

نشانی یہہ تھی کہ النصر النصر کہتے تھے اور سودان یعنے حبشی لوگ یا محمد یا محمد کہتے تھے آخر اللہ نے
محمدیون کو فتح دی رومی سب بہاگ گئے اور ہرقل انطاکیہ سے بہاگنے کے بعد مرگیا اور کہا
جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہوکر مرا واقدی نے ابوسعید رضہ تک سند پہونچا کے کہا اونہون نے
فرمایا کہ ہرقل جب انطاکیہ سے نکلا تب وہ مسلمان تھا واللہ اعلم اب یہہ بیان ہے
کہ عمرو ابن عاص نے یوقنا کی مدد سے قیساریہ اور صور کو فتح کیا واقدی لکہتے
ہین کہ عمرو ابن عاص رضہ فوج لیکر قیساریہ کیطرف چلے قیساریہ مین قسطنطین جو ہرقل کا
بیٹا تھا اوس کے ساتھہ اسی ہزار کا لشکر جمع تھا اوس نے اون مین سے بیس ہزار کو
بہیجا اور مسلمان پانچ ہزار تھے مسلمان سوار ہوئے اور بلند آواز سے بولے لاالہ
الا اللہ واللہ اکبر تب اونکو جواب دیا پہاڑون اور ٹیلون اور پتہرون اور درختون نے
اور جو اوس مین کے بسنے والے تھے اون کی آوازین سنکر کافرون پر رعب پڑگیا اور
خود شہزادے نے سنا اور اسلام کے لشکر کو دیکہا تو کہا پہلے تو یہہ لوگ اس کثرت سے
نہ تھے تعداد پانچ ہزار تھے اب بیشک اللہ نے انکی مدد کے لئے فرشتون کی فوج بہیجی
شہزادے نے ایک پادری کو بہیجا اور کہلا بہیجا کہ اپنے کسی سردار کو بہیجو ہم اوس سے
باتین کرین عمرو ابن عاص رضہ شہزادے کے لشکر مین گئے اوس نے چاہا کہ اونکو اپنے
ساتھہ تخت پر بٹہاوے عمرو رضہ زمین پر بیٹہہ گئے قسطنطین بولا اے عمرو روم اور
عرب مین رشتہ داری ہے اور رشتہ دارون کو آپس مین خون کرنا مناسب نہین
عمرو نے کہا جب دو بہائی دین مین برخلاف ہون تو ایک کو دوسرے کا قتل حلال ہے
اور روم اور عرب کا رشتہ کیونکر قریب ہے قسطنطین بولا ہمارے باپ آدم ہین پہر
نوح پہر ابراہیم ع اور عیص بیٹے اسحاق کے اور اسحاق بہائی اسمعیل کے اور اسحاق
اور اسمعیل دونون بیٹے ابراہیم ع کے عمرو بولے تو اس بات مین سچا ہے کہ عیص
اور ہم ایک باپ کی اولاد مین اور باپ ہمارے اسمعیل ع تھے پہر عمرو نے سب ہون
کو وعظ فرمایا کہ تم سب مسلمان ہو جاؤ قسطنطین بولا ہم اپنے باپ دادا کا دین نہ
چہوڑینگے عمرو بولے پہر جزیہ دو قسطنطین بولا کہ لوگ اس بات مین میرا کہنا نہ مانینگے

میرے باپ نے یہی بات کہی تھی سب نے اوسکی قتل کا ارادہ کیا تھا عمرو بولے اب تم پر جہاد ہوگا پھر
کافروں نے فوجین طیار کین محمدی فوجوں نے اونپر خوب جہاد کیا قیدیون ایک سردار رومیون
کا تھا حضرت شرجیل نے اوسکو قتل کیا اور طلیحہ جو خویلد کا بیٹا تھا جس نے جھوٹھہ موٹھہ پیغمبری کا
دعوی کیا تھا اوس نے توبہ کی اور محمدی دین مین آیا اور قیدیون کے قتل مین شرجیل رض
کی مدد کی پھر طلیحہ مدینہ شریف مین حضرت عمر رض کی خدمت مین حاضر رہا واقدی رح فرماتے ہین
کہ جسوقت قیدیون قتل ہوا مینہہ شدت کا تھا اور سردی بہت تھی تو لوگون نے جابیہ
کیطرف پناہ لی اور اوس کی دیوارون کی آڑ پکڑی اور قسطنطین کے دل مین رعب گہر کر گیا
اور کہنے لگا کہ اے رومیو تم جانتے ہو کہ ان عربون کے سامنے یرموک کا لشکر نہ ٹھہر
سکا اور میرا باپ قسطنطینیہ مین پلٹ آیا اور یہ لوگ تمام ملک شام کے مالک ہو گئے
سوا اس کنارے کے اور کچھ باقی نہین یہ کہکر قسطنطین اور اوسکے ساتھہ والے
قیساریہ کیطرف بھاگ گئے اور طرابلس والون نے قسطنطین سے مدد مانگی اوس نے
تین ہزار سوارون کی فوج بھیجی اور یوقنا ابو عبیدہ رض کے پاس سے چلے اور حلب کے
لوگ جو مسلمان ہوئے تھے وہ اون کے ساتھہ ہوئے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور اونکے
سوا اسلامیون کے لشکر مین تین ہزار سے زیادہ اور تھے جو مسلمان ہوئے تھے یوقنا
اور اونکے ساتھہ کے مسلمان رومیون کا لباس پہنے ہوئے تھے وہ سب طرابلس کے
قلعہ مین جا پہونچے اور وہان کے سب رئیسون کو پکڑ لیا اور فرمایا اے طرابلس کے لوگو تم
پہلے اندھیری مین تھے صلیب کو سجدہ کرتے تھے اور تصویرون اور قربان کی تعظیم کرتی
تھی اور اللہ کے لئے بیوی اور بیٹا ٹھہراتے تھے اللہ تعالی نے تمہاری راہ بتانے کے لئے یہہ
لشکر عرب کا بھیجا پھر ہمنے اون سے راہ پائی اون کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے
جنکا ذکر توراۃ مین ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے اونکی بشارت دی ہے اونکا
قول سچ ہے وہ اللہ کو ایک جانتے ہین اوسکو بیوی اور بیٹے سے پاک جانتے ہین اب
تم محمدی دین کو قبول کرو یا جزیہ دو یہ سنکر بعضے لوگ مسلمان ہوئی اور بعضون نے جزیہ قبول
کیا اور عمرو ابن عاص رض قیساریہ کے دروازے پر اوترے یوقنا نے عجب کام کیا قریب

پچاس جہازون کے سمندر کے گہاٹ پر آئے وہ اسباب اور ہتہیار قسطنطین کیطرف لئے
جاتے تھے یوقنا اونسے مل گئے پہر دہوکا دیکر اون سب کو قید کر لیا پہر یوقنا جہاز پر سوار ہوکر
مقام صور کیطرف چلے جب وہان پہونچے وہان والون سے کہا ہم اسباب ورسد لائے ہین
اور قیساریہ کیطرف بادشاہ پاس جاتے ہین یہہ کہکر اون مین مل گئے نوسو آدمی اون کے ساتھ
گئے باقیون کو جہازون پر چہوڑ گئے جب کہانے کو بیٹھے کسی جاسوس نے وہان کے حاکم پر یوقنا
کا بہید کہول دیا اوس نے سنتے ہی یوقنا کو اور اون کے ساتہیون کو قید کر لیا اور عمرو ابن
عاص نے دو ہزار سوار صور پر بہیجے صور کے حاکم نے دیکہکر کہا یہہ تہوڑے سے ہین اوسکا
نام ارمویل تہا وہ لڑائی کو نکلا اور اپنے چچا کے بیٹے باسیل کو یوقنا کی نگہبانی کے لئے مقرر کیا
باسیل اگلی کتابین پڑہے ہوئے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اونہون نے بحیرا
درویش رہ کے عبادت خانے مین دیکہا تہا یہ اوسوقت کا ذکر ہے جب جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن کا اوترنا شروع نہین ہوا تہا باسیل بحیرا رح کی ملاقات کو گئے تھے اور
وہان قافلہ قریشیون کا اور اونٹ حضرت خدیجہ رض کا آیا تہا اوسکی ساتھ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تھے بحیرا رح نے دیکہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ابر کا ٹکڑا دہوپ سے
سایہ کئے ہوئے تہا بحیرا اونکو یہہ سمجہتا اون نبی کا ہے جو تہامہ کی زمین سے بہیجے جاوینگے
پہر وہ قافلہ اوترا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سوکہے پیڑ کے نیچے اوترے اور اوسکا
تکیہ کیا وہ درخت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے سبز ہوگیا پہر بحیرا رح نے قریشیون کی
دعوت کی سب قریشی عبادت خانہ کے اندر دسترخوان پر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اکیلے اونٹون کے پاس رہ گئے بحیرا رح بولے کیا تم مین کوئی شخص مقام مین رہ گیا اونہون نے
کہا کہ ہان ہم ایک جوان کو نگہبانی کے لئے چہوڑ آئے ہین کہا اونکا کیا نام ہے کہا محمد بیٹے عبداللہ کے
بحیرا رح بولے کیا اونکی مان باپ مر گئے سب نے کہا ہان کہا کیا اونکو چچا اور دادا نے
پالا ہے سب نے کہا ہان بحیرا رح بولے اے قریشیو واللہ وہ شخص سردار ہے اور
اوسکے سبب سے تمہاری عزت بڑہیگی لوگ بولے تم نے کیونکر جانا بحیرا رح بولے جسوقت
تم اس میدان مین ظاہر ہوئے اوس شخص کے سجدہ کو ہر پتہر اور ہر درخت جہک گیا

باسیل حیران رہگیا اور اس بات کو دل مین رکھا جب حاکم صور کا شہر کے سب جہازونکو لیکر لڑائی کے لئے شہر سے نکلا باسیل نے شہر کو خالی پایا یوقنا پر اپنا اسلام ظاہر کیا اور اونکو اور اونکی ساتھہ والون کو کھول دیا اور جلدی سے دریا کیطرف کا دروازہ کھول دیا اور دریا مین جہاز والے مسلمانون سے جا ملے وہ لوگ آئے اور شہر مین داخل ہوئے یوقنا نے اور سب مسلمانون نے بلند آواز سے پکارا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ شہر مین جو بوڑھے اور کمزور لوگ باقی تھے اونھون نے یہ آواز سنی سب کی ہوش اوڑ گئے اور دل کانپ گئے صور کے حاکم نے یہ آواز سنی اوسکی فوج بھاگی اور مسلمانون نے اون سبکو قتل کیا اور اونکی خیمے اور جو کچھہ اون مین تھا سب لے لیا یوقنا نے شہر کا دروازہ کھول دیا محمدی لوگ صور مین داخل ہوگئے اور رومیون کا سارا مال سمیٹ لیا رومیون نے الامان پکارا محمدیون نے اونکو امان دی اون مین کے اکثر لوگ مسلمان ہوئے قسطنطین کو یہ خبر پہونچی وہ بھی قسطنطنیہ کیطرف بھاگ گیا اے ایمان والو حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیئسوین باب کے اخیر مین اللہ تعالی نے وعدہ کیا تھا کہ صور کا مال اللہ تعالی کے لئے پاک ہوگا اور اون لوگون کو ملے گا جو اللہ کے حضور مین بستے ہین کہ کہا کے آسودہ ہون اور عمدہ پوشاک پہنین یہ اس بشارت کا صاف ظہور ہوا واقدی رح فرماتے ہین کہ قیساریہ والون نے عمرو ابن عاصؓ سے صلح کر لی عمرو ابن عاصؓ قیساریہ مین داخل ہوئے پھر عمرو ابن عاصؓ نے عون بن مسلمہؓ کو صور کا حاکم کیا وہ بوڑھے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حنین کی لڑائی مین حاضر ہو چکے تھے یہ خبرین شہر رملہ اور عکا اور عسقلان اور نابلس اور طبریہ مین پہونچین ان سب شہر کے لوگون نے مسلمانون سے صلح کی اسیطرح بیروت اور جبلہ اور لاذقیہ والون نے اطاعت کی اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے محمدیون کو تمام ملک شام کا مالک کر دیا واقدی رح فتوح مصر مین فرماتے ہین کہ ملک شام مین کوئی جگہہ باقی نہین رہی سب جگہہ مسلمان مالک ہوگئے اور نکاح کر لئے اور وہان رہے اللہ نے اونکی نسل بڑہائی اب یہ بیان ہے کہ محمدیون نے حلوان کو فتح کیا اور وہان ایک پہاڑ مین برتولما حواری کے صاحبزادہ سے ملاقات ہوئی جناب شیخ محی الدین ابن عربی رح نے فتوحات کے چھتیسوین باب مین

ابوعبداللہ حافظ تک یعنے حاکم محدث تک اپنی سند پہونچائی کہ ابوعبداللہ حافظ نے فرمایا کہ ہمسے فرمایا ابوعمرو عثمان ابن احمد ابن سماک نے بغداد مین اونہون نے لکھوا دیا کہ ہمسے فرمایا یحیی ابن ابی طالب نے کہا کہ ہمسے فرمایا عبدالرحمن ابن ابراہیم راسبی نے کہ ہمسے فرمایا مالک ابن انس نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے اور مولانا جلال الدین سیوطی رح نے بھی لآلی مصنوعہ مین خطیب کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے عبدالرحمن ابن ابراہیم راسبی تک سند پہونچا کر یہی سند ابن عمر رضہ تک پہونچائی کہ اونہون نے فرمایا کہ سعد ابن ابی وقاص رضہ جب قادسیہ مین تھے تب حضرت عمر رضہ نے اونکو لکھہ بھیجا کہ نضلہ ابن معاویہ کو عراق کے حلوان کیطرف بھیجو کہ اوسکی دہوپ پڑتے ہوئی میدانون کو لوٹین تب سعد رضہ نے نضلہ کو تین سو سوارون مین بھیجا وہ چلے اور عراق کے حلوان تک آئے اور اوسکی دہوپ پڑتے ہوئی میدانون کو لوٹا اور لوٹ کا مال اور قیدیون کو پایا وہ لوٹ کو اور قیدیون کو لیکر چلے یہان تک کہ عصر کا وقت آیا اور قریب تھا کہ سورج ڈوب جاوے تب نضلہ نے لوٹ کا مال ایک پہاڑ کے پاس رکھدیا اور کھڑے ہو کر اذان کہی جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر تو اکا ایک پہاڑ مین سے ایک جواب دینے والا جواب دیتا ہے کہ اے نضلہ تونے بڑے کی بڑائی کی یہہ بولے اشہد ان لا الہ الا اللہ اوس نے کہا یہہ کلمہ اخلاص کا ہے اے نضلہ یہہ بولے اشہد ان محمد رسول اللہ اوس نے کہا وہی ڈر سنانے والے ہین اور وہی ہین جن کی بشارت ہمکو عیسی ابن مریم نے سنائی اور اونہین کی امت کی تمامی پر قیامت قائم ہوگی یہہ بولے حی علی الصلوۃ اوس نے کہا خوبی ہے اوسکے لیے جو اوسکی طرف چلے اور اوسکو ہمیشہ پڑھے یہہ بولے حی علی الفلاح اوس نے کہا مراد کو پہونچا جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مان لیا اور یہی امت محمد کا باقی رہنا ہے یہہ بولے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اوس نے کہا اے نضلہ تونے پورے اخلاص کا کلمہ کہا اللہ نے اوس کے باعث سے تیرا بدن آگ پر حرام کر دیا جب اذان سے فراغت کی ہم اوٹھے اور ہم نے کہا تم کون ہو اللہ تم پر رحم کرے فرشتے ہو یا جنون مین سے یہان کے رہنے والے ہو یا اللہ کے بندون مین سے کوئی پھیر اکر نیوالی ہو

تھی ایسی آواز سنائی اب ہمکو اپنی صورت دکھاؤ کہ ہم اللہ کے ایلچی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی ہین اور عمر ابن الخطاب رض کے ایلچی ہین تب وہ پہاڑ پھٹ گیا اور چکی کی طرح کا ایک سر ظاہر ہوا اونکا سر اور داڑہی سفید تھی اونپر اون کے دو پرانے کپڑے تھے اونہون نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہمنے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تم کون ہو اللہ تمپر رحم کرے فرمایا مین زریب ہون بیٹا برثملا کا وصی ہون اچھی بندی عیسیٰ ابن مریم کا اونہون نے مجکو اس پہاڑ مین بسایا ہے اور میرے واسطے دعا کی ہے کہ میری عمر لنبی ہو اوسوقت تک کہ وہ آسمان سے اوترین گے اور سور کو قتل کرین گے اور صلیب کو توڑین گے اور نصاریٰ نے جو نیا دین نکالا ہے اوس سے بیزار ہون گے اس جگہہ فتوحات کی روایت جو ابو عبد اللہ حافظ سے ہے اور لآلی مصنوعہ مین جو دوسری روایت ابن ابی الدنیا کی کتاب سے ہے ان دونو روایتون مین اتنا زیادہ ہے کہ اونہون نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے ہمنے کہا اونکو اللہ نے اوٹھا لیا تب وہ بڑی دیر تک روئی یہانتک کہ اونکی داڑہی آنسوؤن سے تر ہوگئی پھر فرمایا کہ آپکے بعد تم مین کون حاکم ہوا ہمنے کہا ابوبکر کہا پھر اونکا کیا حال ہے ہمنے کہا اونکو بھی اللہ نے اوٹھا لیا کہا پھر اونکے بعد تم مین کون حاکم ہوا ہمنے کہا عمر اب یہان سے فتوحات کی روایت جو ابو عبد اللہ حافظ سے ہے اور لآلی مصنوعہ مین جو خطیب کی روایت سے دونون مین یون ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات مجکو نہ ملی تو عمر کو میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ اے عمر سیدہی راہ چلو اور بیچ بیچ کی چال چلو کہ معاملہ نزدیک ہے اور یہ خصلتین جنکی مین خبر دیتا ہون انکی اونکو خبر دو کہ اے عمر جب یہہ خصلتین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین ظاہر ہون تو بھاگنا ہے بھاگنا ہے جب مرد مردون کو لیکر اور عورتین عورتون کو لیکر بے پرواہ ہو جاوین گی اور لوگ اپنے نسب کے سوا اپنا نسب بتاوین گے اور اپنے آقاؤن کے سوا اورون کے نام سے اپنے تئین کہلاوین گے اور اونکا بڑا اون کے چھوٹے پر رحم نہ کریگا اور اونکا چھوٹا اون کے بڑے کی عزت نہ کریگا نیک کام کا حکم نہ کیا جاویگا اور بری کام سے منع نہ کیا جاویگا اور اونکا عالم علم اسلئے سیکھیگا کہ اوسکے وسیلے سے

اشرفیان اور روپی کھینچی اور مینہ شدت کی گرمی ہوجاویگا اور بیٹا غصہ کا باعث ہوجائیگا
اور لنبی منبر بناوین گے اور قرآنون پر چاندی لگاوین گے اور مسجدون پر سونا لگاوین گے اور
رشوت پھیلاوین گے اور عمارت کو مضبوط بناوین گے اور جی کی چاہت کے تابع ہون گے
اور دین کو دنیا کے ساتھہ بیچین گے اور خون کو ہلکا سمجھین گے اور رشتون کو توڑین گے اور
حکم کو بیچین گے اور سود کھایا جاویگا اور اپنا غلبہ کر لینا فخر ہوگا اور دولتمند ہونا عزت کا باعث
ٹہیریگا اور مرد اپنے گہر سے نکلے گا تو اوسکی طرف وہ شخص اوٹھہ کھڑا ہوگا جو اوس سے بہتر
ہے اور اوس پر سلام کہیگا اور عورتین زینون پر سوار ہون گی پھر وہ ہم سے غائب ہوگئے
نضلہ نے یہ حال سعد رض کو لکھہ بھیجا اور سعد رض نے حضرت عمر رض کو لکھہ بھیجا تب حضرت
عمر رض نے سعد رض کو لکہا کہ تم اور جو تمہارے ساتھہ ہجرت والے اور مدینہ والے ہین تم اور
وہ جاؤ یہانتک کہ اوس پہاڑ پر اوترو پھر اگر اون سے ملاقات ہو تو میرے طرف سے اونکو
سلام کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خبر دی ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے
ایک وصی اوس پہاڑ مین عراق کے کنارے پر اوتری ہین پھر سعد رض چار ہزار ہجرت
والون اور مدینہ والون مین نکلے یہان تک کہ اوس پہاڑ پر چالیس دن اوترے رہے
اور ہر نماز کے وقت اذان کہتے رہے کچہہ جواب نہ سنا اسی روایت کو مولانا جلال الدین
سیوطی رح نے لآلی مصنوعہ مین دوسری سند سے یون لکہا ہے کہ ابن ابی الدنیا نے
فرمایا کہ ہمسے فرمایا محمد ابن عثمان عجلی نے کہا کہ ہمسے فرمایا سلیمان ابن احمد نے کہ ہمسے فرمایا
محمد ابن حبیب رملی نے وہ روایت کرتے ہین ابن لہیعہ سے وہ مالک ابن انس سے وہ نافع
سے وہ ابن عمر رض سے پھر آگے ویساہی بیان ہے پھر ایک اور سند یون پہونچاکہ ابن
ابی الدنیا فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا صلت ابن مسعود جحدری نے کہ ہمسے فرمایا حماد ابن
زید نے کہ ہمسے فرمایا عبید اللہ ابن یحیی نے وہ روایت کرتے ہین ابو جعفر محمد ابن علی
سے یعنے امام محمد باقر علیہ السلام سے اونہون نے فرمایا کہ جب سعد عراق کے حلوان
پر غالب ہوئے پھر آگے ویساہی بیان ہے اس روایت مین یون ہے کہ اونہون نے
فرمایا مین زریب ہون بیٹا برثملا کا جو عیسیٰ ابن مریم کے حواریون مین سے ہین اور مین

گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اور
اللہ کے پاس سے سچا دین لائے ہین جبکہ اونکا مقام معلوم ہو گیا تھا اور تہینے اون کے
پاس جانیکا ارادہ کیا تھا پھر سے اور اون کے بیچ مین فارس کے کافر آڑ ہو گئے اب
تم اپنے ساتھی کو میری طرف سے سلام کہنا خطیب نے فرمایا کہ راسبی نے مالک سے
یہہ اجنبی حدیث روایت کی ہے اور ابن لہیعہ کچے لوگون سے روایت کرتے ہین اور بیچ والے
کا نام نہین لیتے اور سلیمان ابن احمد کچے ہین مولانا جلال الدین رح فرماتے ہین کہ بیہقی نے
دلائل مین اس حدیث کو پہلی سند سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عبد اللہ حافظ
نے کہا کہ عبد الرحمن ابن ابراہیم راسبی نے اسیطرح کہا ہے کہ مالک ابن انس سے اور
کسی نے اونکی موافقت نہین کی اور یہہ حدیث مالک ابن انس سے پہچانی جاتی ہے وہ
نافع سے روایت کرتے ہین اور وہ مرد جانے ہوئے نہین ہین اس حدیث کے سوا
اونکا ذکر ہمنے نہین سنا پھر بیہقی نے ابو عبد اللہ حافظ کی زبانی سلیمان ابن احمد تک سند پہونچا کے
اور یہہ حدیث بیان فرمائی پھر کہا کہ یہہ حدیث اس سند سے ٹھیک معلوم ہوتی تھی
اور وہ بہت کچی سند ہے اور ابو نعیم نے دلائل مین یحییٰ ابن ابراہیم ابن ابی قتیلہ تک سند
پہونچائی وہ روایت کرتے ہین زید ابن اسلم سے وہ اپنے باپ سے کہ حضرت عمر رض نے
سعد کو لکھہ بھیجا اور واقدی نے عبد العزیز ابن عمر سے روایت کی وہ معاویہ ابن فضلہ
سے اور خطیب نے امام مالک کے راویون مین ابراہیم ابن رجا تک سند پہونچائی اونہون نے
کہا کہ ہمسے فرمایا مالک ابن انس نے پھر دوسری سند ابراہیم حجری تک پہونچائی اونہون نے
کہا کہ مجکو خبر دی مالک ابن انس نے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے امام ذہبی نے میزان
نے فرمایا کہ ابراہیم ابن رجا جو امام مالک سے روایت لائے وہ پہچانے نہین جاتے اور معافا
ابن مثنی جو مسدد کی مسند کے راوی ہین اونہون نے جو دس مین بڑھایا ہے اوس مین
فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا حسن ابن ابی شعیب نے کہ ہمسے فرمایا عثمان ابن عبد الرحمن
حرانی نے کہ ہمسے فرمایا معتمر ابن دینار نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ ابن ابی
الہذیل سے اونہون نے کہا کہ سعد رض نے نضلہ ابن عمرو انصاری کو بھیجا آگے ویسا ہی

بیان ہے اس روایت مین یون ہے کہ اونہون نے کہا آے زریب تم ہمکو اون باتون کی خبر دو
کہ ہم اون سے پہچانین کہ ہماری دنیا گئی اور ہماری آخرت سامنے آئی اونہون نے کہا جب تمہارے
مرد تمہارے مردون کو لیکر اور تمہاری عورتین تمہاری عورتونکو لیکر بے پروا ہوجاوینگی اور
تمہارا اناج بہت ہوگا پر اوسکی باعث سے تمہارا بہاو اور زیادہ مہنگا ہوجاوے گا اور
تمہاری بادشاہت تمہارے لڑکون مین ہوگی اور تمہارے منبرون پر وعظ کہنے والے
تمہارے غلام ہونگے اور تمہارے سمجھدار لوگ تمہارے حاکمون کیطرف جھکینگے اور
اونکے واسطے حرام کو حلال کر دینگے اور حلال کو اونپر حرام کر دینگے اور اونکی خواہش
کے موافق اونکو فتوی دینگے اور قرآن کو اپنے آوازون سے الحان اور باجا ٹھیراوینگے
اور تم اپنی مسجدون مین آرایش کروگے اور اپنے منبر لنبی بناوگے اور اپنے قرآنون کو سونے
اور چاندی سے رونق دوگے اور تمہاری عورتین زینون پر سوار ہونگی اور تمہارے
امیر خوجون سے مشورہ لینگے اور جو بیگناہ ہے وہ اسلئے قتل کیا جاویگا کہ عام لوگ
اوسکی باعث سے نصیحت پکڑین اور منہہ گرمی کے لئے اور بیٹا دل جلانی کے لئے
باقی رہجائیگا اور خیرات کم ہوگی کہ تو مسکین کو دیکھیگا کہ برس سے برس تک اوسکو ایک
درہم نہ دئے جاوینگے جب یہہ حال ہوگا تب تمپر رسوائی اور بلا نازل ہوگی حافظ ابن
حجر نے مطالب عالیہ مین فرمایا کہ یہہ اس سند سے غریب ہے یعنے ایک ہی راوی ہے
مینے اس طول سے اسکو نہین دیکھا مگر اسی سند سے فائدہ یہہ جو فرمایا کہ مرد مردون کو
لیکر اور عورتین عورتون کو لیکر بے پروا ہوجاوینگے اسکا یہہ مطلب کہ مرد مردون
سے بدکاری کرینگے عورتون کی پروا نہ رکھینگے اور عورتین عورتون سے بدکاری
کرینگی مردون کی پروا نہ کرینگے اور منہہ گرمی کے لئے ہوگا یعنے گرمی کی طرح ناگوار ہوگا
بہت کثرت سے ہوگا یا اوسکی باعث سے اناج خراب ہوجاویگا اور حکم بیچا جائیگا یعنے
شریعت کے حکم کو بدلینگے یہہ جو فرمایا کہ تم مسجدونکی آرایش کروگے اور قرآن کو
سونے چاندی سے رونق دوگے اسکا یہہ مطلب کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
دنیا کی آرایشون سے رغبت نہ تھی اور آپکے ساتھ کے لوگ بھی آپ ہی کی راہ پر رہے مگر

اس امت کے پچھلی لوگون کے دلون مین دنیا کی آرائشون کی محبت رچ گئی اپنے مکانون مین بڑی
بڑی آرائشین کرنے لگی اور اعمال قرآن کے برخلاف ہونی لگے مگر قرآن شریف کو اور مسجدون
کو سونے اور چاندی سے آراستہ کیا اور پچھلے علم والون نے اونکو اس مکروہ سے اسلئی نہ روکا
کہ اسی ذریعہ سے مسجد اور قرآن کی رغبت ان لوگون کے دلمین آوے اور جنکا ایمان
پکا ہے اونکو دل کی آنکھون سے اللہ کے نام کا اور اوس کے کلام کا نور مسجد اور قرآن مین
دکھائی دیتا ہے اونکو سونے چاندی کی کچھ حاجت نہین اور زین پر بیٹھے گھوڑے پر سوار ہونا عورتون
کے حق مین بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ یہہ مردون کی وضع ہے آور زریب کے باپ جنکا نام
برثملا لکھا ہے یہہ برتولما حواری ہین اونکا نام جو متی کی انجیل کے دسوین باب مین ہے
اوس مین پہلے لام پھر میم ہے اور اس روایت مین پہلے میم پھر لام لکھا ہے اور دو نقطہ
والی تے کے بدلے تین نقطہ والی ثی لکھی ہے ایسا فرق ان نامون مین بہت ہوجاتا ہے
ایک نام کئی کئی طرح پر بولا جاتا ہے اس حدیث کے بعضے راوی اگرچہ پہچانے ہوئے نہین
ہین مگر اسکی بہت سندین پہونچی ہین ایک سند کو دوسری سند سے قوت ملتی ہے جناب شیخ
محیی الدین ابن عربی رح فتوحات مین فرماتے ہین کہ اس حدیث کی سند مین اگرچہ گفتگو
کی گئی ہے مگر ہماری طرح کے لوگون کے نزدیک اسکا صحیح ہونا کھل گیا ہے اور یہہ نزدیک
اون لوگون مین تھے جنکے پاس اللہ کی طرف کی کھلی دلیل ہے اونکو اللہ نے اپنے پاس سے
سکھا دیا تھا جو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین اونپر فرض کیا تھا اس
بات کا مطلب یہہ ہے کہ وہ ظاہر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر نہین
ہوئی اور آپکے ساتھ والون سے بھی تعلیم نہین پائی مگر محمدی شریعت مین جو چیزین اونپر
فرض تھین نماز روزہ وغیرہ اوسکا علم اللہ نے اونکو دیدیا تھا وہ محمدی شریعت پر عمل
کرتے تھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ نے شریعت دی تو حضرت عیسی ؑ
کی شریعت کو موقوف کر دیا جناب شیخ محیی الدین رح فرماتے ہین کہ ہمارے نزدیک ثابت
ہو گیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون عیسائی درویشون کے قتل سے منع
فرمایا تھا جو خلقت سے الگ ہو رہے تھے آپنے فرمایا اونکو چھوڑدو اوس حال مین جسکی طرف

وہ الگ ہو رہے ہین اور آپ نے یہہ حکم نہین کیا کہ اونکو ایمان کیطرف بلاؤ اسکا یہی باعث ہے کہ آپ کو معلوم تھا کہ وہ اپنے پروردگار کی طرف سے کہلی دلیل پر ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام پہونچانے کا حکم ہوا تھا تو اگر آپکو یہہ بات معلوم ہوتی کہ اسد اونکی تعلیم کا ذمہ وار ہے تو آپ اس طرح نہ فرماتے اور اونکو منسوخ شریعت پر برقرار نہ رکہتے فائدہ اسکا یہہ مطلب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت آپکی شریعت کے اوترنے سے موقوف ہوگئی یہہ نہین ہوسکتا تھا کہ آپ اونکو اوس موقوف کی ہوئی شریعت پر قائم رکہتے آپکو تو اسد کا حکم تھا کہ ہمارا پیغام سبکو پہونچاؤ آپنے جو اپنے خادمون کو ان لوگون کی تعلیم کا حکم نہین دیا اسکا یہی باعث تھا کہ آپ کو معلوم تھا کہ ان لوگون کو بہی شریعت کا علم اسد کیطرف سے مل گیا ہے وہ اوسی پر عمل کرتے ہین اب فارس کے آگ پوجنے والون پر جہاد کا بیان ہے

ابن کثیر لکہتے ہین کہ سترہوین سال اہواز وغیرہ فتح ہوا اسکا باعث یہہ ہوا کہ اہواز اور فارس والون نے یزدجرد کے حکم سے ارادہ کیا کہ بصرہ پر دوڑ پڑین حضرت عمر رضہ کو خبر پہونچی آپنے سعد ابن ابی وقاص رضہ کو لکہہ بہیجا اونہون نے کوفہ سے اہواز کیطرف نعمان ابن مقرن کے ساتہہ بڑا لشکر بہیجا یہہ لشکر رامہرمز تک پہونچا بڑی لڑائی ہوئی ہرمزان جو وہان کا حاکم تھا اوسکو اسد نے بہگا دیا نعمان نے رامہرمز پر قبضہ کرلیا اور وہان کا مال اور اسباب سب لیلیا اور ہرمزان نے تستر مین پناہ پکڑی کوفہ کے لشکر نے تستر کو گہیر لیا بڑی لڑائی ہوئی دونون طرف بہت لوگ قتل ہوئے براء ابن مالک رضہ کی دعا قبول ہوتی تہی مسلمانون نے اون سے کہا اپنے رب کو قسم دلاؤ کہ کافرون کو بہگا دیوے وہ بولے یا اسد اونکو بہگا دے اور مجکو شہادت نصیب کر پہر وہ شہید ہوئے اور مسلمانون نے کافرون کو بہگا دیا مسلمان شہر مین داخل ہوئے اور ہرمزان کو قید کرکے حضرت عمر رضہ کے پاس بہیجدیا اور وہ مسلمان ہوا اصطخر جو فارس والون کا قدیم بادشاہی شہر تھا وہ بہی بڑی لڑائی کے بعد مسلمانون کے قبضہ مین آیا ابو سبرہ سوس کیطرف گئے وہان بہت سے فارسیون کو قتل کیا ابن جریر نے لکہا ہے کہ سوس مین قبر پاک حضرت دانیال علیہ السلام کی پائی ابو موسیٰ رضہ نے حضرت عمر رضہ کو لکہہ بہیجا آپنے لکہا کہ اونکو دفن کردو اور اونکی قبر کا مقام لوگون سے پوشیدہ

رکھا ابو موسی رضہ نے ایسا ہی کیا تاریخ کامل مین ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کے بعد فارس
کے اطراف مین رہے تھے اونہون نے سوس مین انتقال فرمایا تھا اور وہان کے لوگ اون کے
جسم پاک کے وسیلے سے مینہہ مانگتے تھے حضرت عمر رضہ نے اونکے دفن کرنیکا حکم کیا ابن القیم رحہ
نے اغاثۃ اللہفان مین محمد ابن اسحاق کی مغازی سے نقل کیا ہے کہ ابو العالیہ نے کہا کہ جب ہمنے
تستر کو فتح کیا ہرمزان کے خزانہ مین ایک چارپائی تھی اوسپر ایک مرد میت تھے اون کے سر کے
پاس ایک کتاب تھی اوسکو ہم حضرت عمر رضہ کے پاس لے گئے اونہون نے کعب کو بلایا اونہون نے
اوسکو عربی مین نقل کیا اور ہمنے تیرہ قبرین جدا جدا کھودین اور رات کے وقت اونکو دفن کیا
اور سب قبرون کو برابر کر دیا تاکہ لوگون کو معلوم نہو اور وہ قبر کو نہ کھودین ہمنے کہا وہ لوگ اون سے
کیا امید رکھتے تھے کہا جسوقت آسمان سے اونپر مینہہ رکا جاتا تھا وہ اوس چارپائی کو باہر نکالتے
تھے تو اونپر مینہہ برستا تھا مینے کہا تمہارے گمان مین وہ مرد کون تھے کہا دانیال علیہ السلام تھے
اور گدی کے کچھ بالون کے سوا اونکی کسی چیز مین فرق نہین پڑا تھا نبیون کے گوشت کو زمین نہین
گلاتی اور پھاڑنے والے جانور نہین کھاتے ابن کثیر لکھتے ہین کہ جندی سابور جو ایک شہر تھا وہ بھی
فتح ہوا یزدجرد ہر طرف بھاگتا پھرتا تھا یہانتک کہ اصفہان مین ٹھیرا اوسکا ایک امیر تھا اوسکا نام
سیاہ تھا اوسکے ساتھ تین سو علم والے لوگ تھے سیاہ نے اپنے لوگون سے کہا کہ یہہ لوگ ہر جگہہ غالب
ہوتے ہین بیشک انکا دین سچا ہے وہ لوگ سبکے سب مسلمان ہوئے اور بہت اچھے مسلمان ہوئے
اونہون نے اپنی قوم کے کافرون پر بڑے بڑے جہاد کئے اب ملک مصر اور اسکندریہ کے
فتح کا بیان ہے ابن کثیر لکھتے ہین کہ ابن اسحاق اور واقدی اور ابو معشر کہتے ہین کہ سن بیس
مین مصر فتح ہوا اور سیف نے کہا ہے کہ مصر سن سولہ مین فتح ہوا اور ابو الحسن ابن اثیر نے کامل
مین اسی بات کو غلبہ دیا ہے واللہ اعلم واقدی لکھتے ہین کہ حضرت عمر رضہ نے ابو عبیدہ کو لکھہ بھیجا
کہ یہہ جو اللہ نے مسلمانون کو فتح دی اسکے مین خوش ہوا اور مجکو خبر پہونچی ہے کہ بدو لوگ دنیا مین
مشغول ہوئے اور عقبی کو بھول گئے یہانتک کہ نماز مین سست ہوئے اور فرضون کو بھولے سو تم
اونپر سختی کرو اور جو کوئی اللہ کی کسی فرض مین قصور کرے اوسپر اللہ کی حدون کو قائم کرو اور
جو کوئی کسی نماز کو ترک کرے اوسکو نماز کے واسطے مارو اور جب میرا یہہ خط پڑھو تو عمرو ابن عاص

کو فوج کے ساتھ مصر کیطرف بھیجو راوی نے کہا ہے کہ ملک مصر بت خانون اور گرجون سے بھرا ہوا تھا بادشاہ
وہان کا مقوقس نصرانی تھا جسکو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کا خط لکھا تھا اور اوس نے
آپکے خط کی تعظیم کی تھی مگر مسلمان نہین ہوا تھا واقدی نے مصر کے فتح کا احوال محمد ابن اسحاق
سے نقل کیا ہے اور لکہا ہے کہ یہہ احوال اونہین کو خوب معلوم تھا یہہ لکھکر لکھتے ہین کہ مقوقس کی
بیٹی ارمانوسہ سے قسطنطین نے نکاح کیا تھا وہ ملک شام کو چلی جاتی تھی جب اوسکو خبر پہونچی
کہ قسطنطین قسطنطنیہ کیطرف جاتا ہے تب وہ قیساریہ سے پلٹ چلی یوقنا اوسکی فوج مین گئی
اور اوس سے ملے مگر اوسنے اونکی مسلمان ہونیکی خبر پائی اور فوج لیکر آئی اور یوقنا کو گھیر لیا اور ارمانوسہ
کے دربان نے یوقنا سے کہا اے سردار تجکو کیا ہوا کہ تو نے دین مسیح کا چھوڑ دیا اب مسیح تجپر
غصہ ہوئی اور اونہون نے تجکو تجپر غلبہ دیا اب ہم تم مین کسی کو نہین چھوڑینگے یوقنا بولے
کہ مسیح اللہ کے بندے ہین کسی شئی پر قدرت نہین رکھتی مگر اللہ کے حکم سے کیونکہ وہ بندی
ہین حکم کئی ہوئی اب ہمپر حق کہل گیا اور ہمکو معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سچا ہے جس
دین پر سب انبیا تھے تب قبطیون نے یوقنا پر اور اونکی ساتھ والون پر حملہ کیا یوقنا نے اور اونکے
ساتھ والون نے بلند آواز سے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہہ کہا اور خوب لڑے لڑتے لڑتے
رات ہوگئی ارمانوسہ اپنی خیمہ مین گئی مقوقس کو خبر پہونچی اوس نے اپنی ساری فوج کو
نصیحت کی کہ تم سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اوسکا وزیر بولا کہ مین سب سے
پہلے ایمان لایا ہون بادشاہ نے فرمایا میری بیٹی کو لکھہ بھیج کہ اون لوگون پر مہربانی کرے
ارمانوسہ کو یہہ خط پہونچا اوس نے یوقنا کے پاس وہ خط بھیجدیا اونکو تسلی ہوئی ادہر سے عمرو ابن
عاص فوج لیکر پہونچے قبطیون کو گھیر لیا اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر مین آوازون کو بلند کیا
اور تلوارون سے ہزار سوارون کے قریب کو قتل کیا باقی بہاگ گئی محمدیون نے ارمانوسہ
کو مقوقس کے پاس بہت عزت کے ساتھہ بھیجدیا مقوقس کا بیٹا ارسطولیس تھا اوس نے
باپ کو قتل کیا اور تخت پر بیٹھا پہر کافرون نے دہوکا دیکر مسلمانون کو نماز مین قتل کرنا شروع
کیا مگر نمازیون نے سجدہ سے سر نہین اوٹھایا پچھلی صف کے لوگ تلوارون سے قتل ہوگئی
چار سو چھتیس مرد شہید ہوئی اتنے مین یوقنا آن پہونچی اونہون نے اور سب نے ملکر کافرون کو

قتل کر ڈالا اونمین ایک بھی نہین بچا حضرت عمر رضنے ابو عبیدہ رض کو لکھہ بھیجا اونہون نے شام سے مصر کیطرف فوج بھیجی ان لوگون نے ایک راہ بتانیوالا ساتھہ لیا جو شویک اور وادی موسی کا رستہ بتلاوے یہہ لوگ مصر مین پہونچے اونکا فرون کی فوج مین ملگئے اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کی آواز بلند کی ادہر سے عمرو ابن عاص رضنے اور اون کے ساتھہ والون نے اللہ اکبر کہا اور کافرون پر حملہ کیا ارسطولیس مصر کے پیچھے طرف اسکندریہ کیطرف بھاگا محمدی لوگ مصر مین داخل ہوئے ارجانوس جو مقوقس کا بھائی تھا وہ مسلمان ہوا اور مصر کے بہت لوگ مسلمان ہوئے پھر شہر دمر یوط جو مصر سے علاقہ رکھتا ہے یوقنا وہان پہونچے نصرانیون نے اونکو قید کر لیا جناب خالد رض وہان فوج لیکر پہونچے وہان کا حاکم مدبران تھا اوسکا بیٹا مسلمانون سے مل گیا اوس نے ایک تہ خانہ کی راہ سے سب کو شہر مین داخل کر دیا اور وہ مسلمان ہوا اور شہر کے اکثر لوگ مسلمان ہوئے پھر جناب خالد اسکندریہ پر پہونچے ارسطولیس لڑنے کو نکلا اور کیاویل جو برقہ کا حاکم تھا اوس نے ارسطولیس کی مدد کے لئے ایک فوج بھیجی اوس فوج مین ایک بڑے پادری کو بھی بھیجا اونکا نام سطیس تھا اور اونکی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور وہ زیروشا کے شاگرد تھے اور زیروشا شاگرد مرقس کے اور مرقس شاگرد یوحنا کے اور یوحنا خادم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور سطیس پادری ایمان دار تھے اللہ کو اکیلا جانتے تھے اونہون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خبرین سنی تھی اور آپ کے ظہور سے پہلے آپ پر ایمان رکھتے تھے یہان تک کہ اونہون نے آپکے ظہور کی خبر پائی تو وہ ایمان لائے وہ چاہتے تھے کہ آپ تک پہنچین تھوڑے دنون کے بعد اونہون نے آپکی وفات کی خبر سنی تو وہ بہت روئے اور آپ کے نہ دیکھنے کے غم مین ایک گوشہ مین بیٹھہ رہے اور سر راہ اونہون نے ایک عبادت خانہ بنایا تھا جب کوئی قافلہ آتا تھا مسلمانون کی لشکر کے خبر پوچھتے تھے اونہون نے حضرت ابو بکر رض کی حکومت کی خبر سنی پھر حضرت عمر رض کی خبر سنی ارسطولیس نے اون پادری کو مسلمانون کے پاس بھیجا کہ اونکی دین کو اور اونکی نبی کو آزماؤ اور اونسی صلح کا پیغام دو پادری بولے کہ مینے اگلی کتابین پڑھی ہین اور اونمین پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی کو تہامہ

کی زمین سے پیدا کریگا تمام زمین کے خزانون کی کنجیان اون کے آگے رکھی جاوین گی تو وہ
اونکی طرف رخ نکرینگے اور فقیری اختیار کرین گے اور امن کے رفیق اون کی راہ پر چلین گے
جب وہ پادری محمدی فوج مین پہونچے اونہون نے دیکھا کہ بعضے قرآن پڑہتے ہین اور بعضے
ذکر کرتے ہین لباس اونکا صوف ہی چھوٹا بڑے کی تعظیم کرتا ہے بڑا چھوٹے پر رحم کرتا ہے
وہ پادری خالد رضہ کے پاس آئے اور اونکی باتین سنین اور کہا واللہ یہی لوگ ہو کہ حضرت
عیسی علیہ السلام نے تمہاری بشارت دی ہے وہ پادری نئے سرے سے خالد کے ہاتھ پر
مسلمان ہوئے اور اپنا سارا حال بیان فرمایا ابن اسحاق نے فرمایا کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ رانکو
بادشاہ ارسطولیس نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص ہین سرخ رنگ روشن صورت گویا
ابھی حمام سے نکلے ہین اونکے ساتھ ایک اور شخص ہین کہ اونکی روشنی ظاہر ہے نور اونمین
بہت ہی نمکین چہرہ نیک خصلت خوبصورت سیاہ آنکھین چہرہ چاند سا روشن اونپر نور
چھایا ہوا ہے اونکی صورت پر ہیبت اور وقار ظاہر ہے بادشاہ نے اوس مرد سرخ رنگ
سے پوچھا کہ آپ کون ہین فرمایا مین مریم کا بیٹا عیسی مسیح ہون اور یہہ جو میرے پہلو مین
ہین یہہ وہی نبی عربی ہین جنکی مینے پہلے سے بشارت دی تھی یہہ اللہ کے پیغام پہونچانے
والے ہین سردار پیغمبرون کے تمام کرنیوالے نبیون کے جو اونپر ایمان لایا اوسنے راہ پائی
اور جو اونسے منکر ہوا وہ خراب ہوا ہم اونکے دوستون کی مدد کو آئے ہین اور ہمارا مقام اوس
قبہ مین ہی جو برج کے اوپر ہے ابن اسحاق نے فرمایا کہ قبہ اسکندریہ کا برج دریا کیطرف ہے اسلئے
کہ جب حضرت سکندر نے اسکندریہ بنایا تو خضر جو آپکے وزیر تھے اونہون نے بھی ایک
دروازہ باب خضر بنایا وہ قبہ بھی بنایا وہ اوسمین رہا کرتے تھے وہ دروازہ اور قبہ
آج تک وسی نام سے مشہور ہے پھر حضرت عیسی علیہ السلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ اگر تو
میری امت مین ہے تو اونپر اور اونکی پیغامبری پر ایمان لا آپ یہہ کہکر روانہ ہوئے
بادشاہ نے یہہ خواب لوگون سے بیان کیا لوگون نے کہا یہہ خواب خیال ہے حضرت
عیسی اوس عربی کے ساتھ کیونکر آوینگے بادشاہ نے فوج طیار کی اور بادشاہ
نے اوس قبہ کو دیکھا کہ نور سے روشن تھا کہنے لگا واللہ یہہ نور مسیح اور محمد کا ہے لڑائی

کیوقت بادشاہ سوار ہوکر آیا مسلمانون سے باتین کین شرجیل رض بولے کہ دنیا مین ایسا اپنے
سنے ہین کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کہاوین کہ یہہ فصیل زمین مین گہس جاوے تو بیشک
ایسا ہی ہوجاوے اور شہر کی فصیل کیطرف اشارہ کیا وہ دیوار زمین سے لگ گئی اور گہر
دکہائی دئے بادشاہ کانپنے لگا اور اپنی فوج مین چلا گیا رات کو بہاگ گیا اور اقریطیش ٹاپو
کیطرف گیا جو لوگ باقی رہے اونہون نے جزیہ پر صلح کر لی پادری مارش مین نے سیر الاسلام
مین لکہا ہے کہ ہزار مسلمان اسکندریہ کی لڑائی مین شہید ہوئے عمرو نے خلیفہ کو لکہہ بہیجا کہ
بڑا شہر مغربی میرے قبضہ مین آیا مین اوسکی دولت اور خوبی کا بیان نہین کر سکتا اتنا کافی
ہے کہ اسمین چار ہزار محل اور چار ہزار حمام اور چار ہزار تماشاگاہ اور بارہ ہزار
دوکانین کنجڑون کی اور چالیس ہزار یہود محصول دینے والے ہین حضرت عمر رض نے لکہہ
بہیجا کہ رعیت کے مال کو ہاتہ نہ لگاوین مولانا جلال الدین سیوطی نے بہی تاریخ مصر
مین ابن عبد الحکم کی کتاب سے ایسا ہی احوال لکہا ہے اوسمین یون ہے کہ بارہ ہزار
بقال جو سبز ترکاری بیچتے ہین تاریخ کامل مین عین الشمس پر چڑہائی ہونیکا اور اوسکی
فتح ہونیکا بہی ذکر کیا ہے اور لکہا ہے کہ مسلمانون کی فوجین مصر مین جمع ہوئین اور
فسطاط کو بنایا اور اوسمین اوترے ابن کثیر لکہتے ہین کہ پہلی وہان عمرو ابن عاص رض نے
خیمہ کہڑا کیا اسلئے اوسکا نام فسطاط رکہا گیا اور قدیم مصر چہوڑ دیا گیا اے ایمان والو حضرت
اشعیا علیہ السلام کی پیشین گوئی اور باب کی بڑی بشارت جو مصر اور عراق کے حق مین ہے وہ بیان
یاد کرو اور اوسکا صاف ظہور دیکہو ابن کثیر لکہتے ہین کہ جب مصر فتح ہوا تو عجم والون کے
مہینون مین سے بئونہ کے مہینے مین وہان کے لوگ عمرو ابن عاص رض کے پاس آئے اور بولے
کہ ہمارے اس نیل کی ایک رسم ہے کہ بغیر اوس رسم کے یہہ جاری نہین ہوتا کہا وہ
کیا ہے کہا جب اس مہینے کی بارہوین آتی ہے تو ہم ایک کنواری لڑکی اوسکے مان باپ
سے لیتے ہین اور اوسکے مان باپ کو مال دیکر راضی کر لیتے ہین پہر اوسکو بہت
اچہی زیور اور کپڑے پہنا کر اس نیل مین ڈالدیتے ہین تو وہ بڑہ جاتا ہے اگر ہم ایسا
نکرین تو وہ نہین اترتا ہے عمرو رض نے کہا یہہ اسلام مین درست نہین ہے اور اسلام

پہلی باتون کو ڈھا دیتا ہے پہر وہ تین مہینے ٹھیرے رہے اور نیل جاری نہوا یہانتک کہ لوگون نے چاہا
کہ شہر سے نکل جاوین تب عمرو ابن عاص رضہ نے حضرت عمر رضہ کو لکھہ بہیجا حضرت عمر رضہ نے اونکو
لکھا کہ تمنے خوب کیا اور مینے اپنے خط کے اندر ایک پرچہ تمہارے پاس بہیجا ہے اوسکو نیل مین
ڈال دینا عمرو ابن عاص رضہ نے اوس پرچہ کو دیکھا تو اوسمین لکھا تھا کہ اللہ کے بندے امیر المومنین
عمر ابن الخطاب سے نیل مصر کیطرف اور جو کچہہ اسکی بعد ہے سو یہی کہ اگر تو اپنی ذات کی
طرف سے اور اپنے حکم سے جاری ہوتا ہے تو تو مت جاری ہو اور ہمکو تیری کچہہ حاجت نہین
اور اگر تو جاری ہوتا ہے اللہ کے حکم سے جو ہر شی پر قادر ہے تو اللہ جو ہر شی پر قادر
ہے اوسی سے ہم مانگتے ہین کہ تجکو جاری کردے عمرو ابن عاص رضہ نے یہہ پرچہ نیل مین
ڈالدیا اور نیل سمٹ گیا تھا اور بہت گھٹ گیا تھا پہر ہفتہ کے دن اللہ نے نیل کو ایک رات
مین سولہ گز جاری کردیا اور اوس بری رسم کو اللہ تعالی نے مصر والون سے آج کے
دن تک موقوف رکہا ہے اور حدیث کی بہت سے یاد رکہنے والون نے اسکو روایت کیا ہے

اب شہر دمیاط پر جہاد کا بیان ہے واقدی لکہتے ہین کہ جب اسکندریہ فتح ہوا تو موضع رشید
اور فوہ اور محلہ اور دمیرہ اور سمنا اور جرجہ اور دسہورا اور بیارا اور بجیرہ وغیرہ کے
لوگ خالد رضہ کے پاس آئے اور صلح کی پہر خالد رضہ نے چالیس سوار بہادر جو کہ ایمان
والے تہے شہر دمیاط کیطرف بہیجے وہان حاکم کے ساتہہ چہہ ہزار کا لشکر تہا چالیس مسلمانون
نے اونکا سامنا کیا ضرار رضہ نے حاکم کے بیٹے کو قتل کیا حاکم بہاگ گیا اونمین ایک حکیم
یعنے بڑے عقلمند آدمی تہے اونہون نے حاکم کو نصیحت کی کہ عربون سے صلح کرلے انپر
کوئی غالب نہین ہوگا حاکم نے اوس حکیم کے قتل کا حکم دیا حکیم نے دیکہا کہ موت کا سامنا ہے کہا
اے اللہ تیرا کوئی شریک نہین تیرا کوئی بیٹا اور کوئی بیبی نہین مین گواہی دیتا ہون کہ
اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور بیشک محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین حاکم نے یہہ سنکر اونکو
قتل کیا اور فوج کو لڑائی کا حکم دیا اوس حکیم کا بیٹا بڑا عقلمند تہا وہ سرنگ کہود کر مسلمانون
پاس آیا اور کہا اس سرنگ سے تم شہر مین چلو مقداد رضہ نے فرمایا کہ مینے آج خواب مین
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ ایک قوم کیطرف اشارہ کررہے ہین اور وہ

آپکے آگے ہوا اوسکا لباس ایسا ہی تھا جیسا لباس اس شخص کا ہے لیکن اوسکی کمر پر ایک تسمہ چمڑے کا کپڑون کے اندر بندھا تھا اوسمین چاندی کا حلقہ تھا پھر اوس نے اپنی کپڑے ہٹاے تو ویسا ہی تسمہ ظاہر ہوا جیسا مقداد نے کہا تھا وہ بولا مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین پہر سب مسلمانون نے اوس سے ہاتھ ملائی اوسی سکو اوس سرنگ مین داخل کر دیا وہ سب اوسکے گھر مین چھپ رہے ابن اسحاق کہتے ہین کہ اوس حکیم زادے کے چچازادے اور باپ کے رشتہ والے اسّی شخص تھے وہ سب مسلمان ہوئے دوسرے دن شہر کے لوگ مسلمانون سے لڑنے کو شہر کے باہر نکلے حکیم زادے کے اور اوسکے چچازادون نے شہر کا دروازہ بند کر لیا اور اصحابون نے پکارا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہم صل علی محمد وآل محمد جب اصحاب لڑنیکو نکلے حاکم نے بھی لڑائی کی طیاری کی حاکم کا ایک دوسرا بیٹا تھا اوسکا نام شطا تھا اوسکو بہت علم تھا اوسنے کبھی سور کا گوشت نہین کہایا تھا اور تصویر اور صلیب کے آگے سجدہ نہین کیا تھا وہ ہمیشہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبرین سنا کرتا تھا جب اوسنے محمدیون کو دیکہا کہا مین نور ایمان کا چمکتا ہے شطا نے آسمان کیطرف دیکہا اور چیخ ماری اور سکو طے پرے بیہوش گر پڑا اوسکا باپ کانپ گیا جب وہ ہوش مین آیا اوسنے پوچھا کہ بیٹا تو نے کیا دیکہا کہا کہ مجھپر حق کہل گیا مینے دیکہا کہ ان عربون کے اوپر ایک بڑا نور ہے اور اون کے ساتھ بہتے آدمی گہوڑون پر ہین جو سبز لباس پہنے ہوئے ہین اور ہوا مین مینے دو قبے دیکھے کہ اون مین وہ لوگ ہین کہ اون سے زیادہ خوبصورت کبھی مینے نہین دیکہا اور ایک شخص نے کہا یہ شہید ہین اور ایک قبہ مین مینے حورون کو دیکہا کہ اگر دنیا کے لوگون پر ظاہر ہون تو اون کے شوق مین سب مر جاوین اور مین اب گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین یہ کہکر وہ اپنے لشکر سے نکلا اور کہا کہ جو مجھ سے محبت رکہتا ہو وہ میرے ساتھ آوے یہہ سنکر ہزار آدمی اوسکے ساتھ ہولی اور مسلمانون پاس آئے اور اپنے ہتیار رکھدئی اور کلمہ پڑہا حاکم نے کہا کہ میرے بیٹے نے یہہ کام بن دیکھی نہین کیا مجکو اوسکی عقلمندی مین

شک نہین وہ بہی مسلمان ہوا یہہ دیکہکر اوسکے امیر وزیر اور شہر کے لوگ سب مسلمان ہوئے مقداد رض نے ایک مرد وہان دین کی تعلیم کے لئے چہوڑا اور خود اسکندریہ کیطرف گئے اور حاکم نے اپنے بیٹے شطا کو تنیس ٹاپو کیطرف بہیجا وہان کا حاکم عرب کی قوم سے تھا اور نصرانی تھا جب شطا وہان پہونچے اونکے ساتہہ یزید ابن عامر رض بہی تھے اونہون نے اوسکو سمجہایا اور فرمایا کیا تجکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزون کی خبر نہین پہونچی کیا اون کے لئے چاند دو ٹکڑے نہین ہوا کیا پتھرنے اور اونٹ نے اور درختون نے اونسے کلام نہین کیا وہ بولا یہہ خبر ہمکو پہونچی ہے مگر وہ جادو تھا پھر اگر تم سچے ہو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیکر اللہ سے مانگو کہ مینہہ برساوے اونہون نے دعا کی اوسیوقت مینہہ برسا تب وہ حاکم مسلمان ہوا پھر شطا اور اون کے رفیق دمیاط کیطرف چلے آئے تنیس کا حاکم پھر دین سے پھر گیا اور فوج لیکر آیا شطا خوب اللہ کی راہ مین لڑے آخر شہید ہوئے اون کے باپ نے اونکو خواب مین دیکہا کہ حورین اون کے آگے ہین اور وہ کہتے ہین کہ اللہ نے مجکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ مین رکہا ہے تنیس کا حاکم پہر مسلمان ہوا محمدی لوگ تنیس مین داخل ہوئے وہان سے گرجے کو جمعہ کی مسجد بنایا پھر مقداد رض عزا رسے گئے وہان کے حاکم نے صلح کی پھر مقداد رض موضع بلقارہ مین گئے وہان کا حاکم اپنے لوگون کے ساتہہ مسلمان ہوا پھر محمدی لشکر قصر الشید کیطرف گیا اوسکو صلح سے فتح کیا پھر عریش کیطرف گئے وہان کے لوگون نے بہی صلح کی اب دیار بکر کی فتح کا بیان ہے پادری ولیم میور تاریخ کلیسیا مین لکہتا ہے کہ شام کے پورب طرف ایک ملک ہے دجلہ اور فرات کے درمیان مین اوسکو مسپتامیہ یعنے ما بین نہرین کہتے ہین اوسکے پچھم طرف ملک شام اور پورب کردستان اور عراق ہے اور اوسکو جزیرہ اور دیار بکر بہی کہتے ہین ابن کثیر رح لکہتے ہین کہ عیاض ابن غنم رض ہجرت والون مین ہین اونہون نے جزیرہ فتح کیا ہے واقدی رح لکہتے ہین کہ مصر کی فتح کے بعد حضرت عمر رض نے ابو عبیدہ رض کو حکم بہیجا کہ عیاض ابن غنم اشعری رض کو فوج کے ساتہہ ربیعہ الفرس اور دیار بکر کے ملک کیطرف بہیجو امید ہے کہ اللہ تعالی اوس ملک کو بہی فتح کر دے ابو عبیدہ

سے عیاض رضہ کو آٹھہ ہزار کی فوج کے ساتھہ روانہ کیا اونمین دو ہزار حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھہ والے تھے جب بالس مین پہونچی رقہ سے فوج بھیجی اون لوگون نے صلح
کا پیغام دیا عیاض رضہ نے راس العین کا ارادہ کیا اون دنون مین روم کا ایک بادشاہ
جو شہر یاص کہلاتا تھا جزیرہ کا حاکم تھا عیاض رضہ نے پہلے زبا اور زلوبیا پر فوج بھیجی یہہ
دونون قلعے پہلے یوقنا کے تحت مین تھے وہان کے حاکم کا نام اشقلیاص تھا یوقنا کی
بیٹی اوسکی نکاح مین تھی یوقنا جاکر اوس سے مل گئی اس حاکم کا وزیر شرحون بڑا پادری
تھا اوس نے اگلی کتابین اور دانیال علیہ السلام کی لڑائیان پڑھی تھین اوس نے یوقنا
کی بیٹی سے فرمایا کہ تیرے باپ نے سچا دین قبول کیا ہے دین محمدی برحق ہے اور مین
بھی اوسی دین پر ہون جب یوقنا پہونچی اونہون نے بھی چپکی سے اپنے بیٹے سے کہدیا
کہ مین دین محمدی پر ہون وہ بولی مین گواہی دیتی ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین یوقنا بہت خوش ہوئی اور داماد کو قید
کر لیا اوسوقت شرحون نے پکار کر کلمہ پڑہا اور یوقنا سے کہا تو نے اللہ کو راضی کیا یوقنا
نے زبا اور زلوبیا دونون قلعے لے لئے اور مسلمانون کو سونپ دئے پھر یوقنا قرقیسیا مین پہونچے
اور ظاہر مین شہر یاص سے مل گئے شہر یاص نے اپنی ماموون کو کہلا بھیجا اور وہ
اون دنون مین راس العین مین ربیعہ کی زمین کا بادشاہ تھا اوس نے چار ہزار
کی فوج بھیجی شہر یاص نے دو لاکھہ کی فوج جمع کی اونمین عرب کے نصاری بھی تھی وہ
سب مجتمع ہو گئی نصاری پر جب جہاد ہوا اون کا حاکم مارا گیا یوقنا جو ظاہر مین
نصرانیون مین ملے ہوئی تھی اونہون نے اپنے ساتھہ کے دو سو مسلمانون کے ساتھہ
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا اور دروازہ کھولدیا محمدی لشکر شہر مین داخل ہوا اور تلوار
سے کام لیا شہر والون نے امان مانگی محمدیون نے اونکو امان دی حاکم کی بیوی ارمانوسہ
مسلمان ہوئی پھر مسلمانون سے ماکسین اور نصیبانیہ والون نے صلح کی واقدی رحمہ نے
اسکے بعد لکھا ہے کہ جب خابور کے شہر فتح ہوئی عیاض رضہ نے حضرت عمر رضہ کو لکھہ بھیجا
کہ زبا اور زلوبیا اور خابور فتح ہوا اور قلعہ ماردین کا بڑی لڑائی کے بعد محمدیون نے فتح کیا

ماردین ایک پہاڑ ہے ربیعہ کی زمین مین وہ قلعہ یون فتح ہوا کہ وہان کی شہزادی ماریہ جو
نصرانی تھی شہر یاحض نے اپنے بیٹے کا نکاح اوس سے کرکے اپنے بیٹے کو لڑائی پر بھیجا تھا
لڑائی کیوقت مسلمانون نے اوسکو قید کر لیا تب ماریہ عیاض رضی کے پاس آئی اور جھوٹھ موٹھ
کہا کہ مین مسلمان ہوتی ہون تم مجکو اور میرے خاوند کو میرے قلعہ مین برقرار رکھو عیاض رضی
مسکرائے اور فرمایا وہ تیرا خاوند کیونکر ہو سکتا ہے وہ تو تیرا بیٹا ہے عیاض رضی نے اوسکا سارا
پوشیدہ حال بیان کر دیا اوسکا حال یہ تھا کہ وہ لڑکا حرام سے پیدا ہوا تھا اوسنے اوسکو ایک جگہہ پر
چھپا دیا تھا ایک شخص نے اوسکو پایا اور شہر یاحض تک اوسکو پہونچایا اوسنے اوسکو اپنا بیٹا
بنایا ماریہ نے جب یہہ حال سنا اوسکا رنگ اوڑ گیا اور عیاض رضی سے بولی کہ آپکو یہہ
کیونکر معلوم ہوا عیاض رضی بولے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین تیرا
یہہ حال سب مجکو بتلا دیا عیاض رضی نے اوس جوان کو بلایا اوسکی گال پر ناخن کے
برابر ایک تل تھا اور کان مین کچھہ گوشت بڑھا ہوا تھا ان دونون نشانون سے ماریہ
نے اوسکو پہچانا اور چیخ مار کر اوس سے چمٹ گئی اور بولی بیشک یہہ میرا بیٹا ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم بیشک سچے ہین اوس لڑکے کا بھی خون جوش مین آیا اوسکو غش آگیا جب
ہوشیار ہوا مان اور بیٹا دونون شدت سے روئے اور دونون نے کلمہ پڑھا عیاض رضی
نے اور سب مسلمانون نے کہا اللہ تمہارا اسلام قبول کرے اللہ نے تمہارے دلون کو
پاک کر دیا اور تمہارے گناہون کو معاف کر دیا ایک بڑے درویش نصرانی جنکا نام میتا
تھا وہ بھی مسلمان ہوئے اونہون نے مسلمانون کو ایک گرجے مین چھپا رکھا صبح کو
جب نصاری نماز کے لئے آئے مسلمانون نے ایک بار اس طرح اللہ اکبر کہا کہ قلعہ کانپ
گیا اور کافرون کو تلوارون سے قتل کیا اور قلعہ پر قبضہ کر لیا ماریہ نے جب اللہ اکبر سنا
جان لیا کہ اوسکے باپ کا قلعہ بھی فتح ہوا پھر یوقنا رحمہ نے شہر رہا کو فتح کیا اور شہر حران بھی
فتح ہوا اور وہان کا حاکم رودس مسلمان ہوا اوسکے ساتھہ حران کے سب لوگ مسلمان
ہوئے اصحابون نے اونکو دعا دی کہ یا اللہ انکو تو اپنے دین پر قائم رکھہ اور اون کے
شہر پر کسی دشمن کو قابو مت دے حران مین گرجون کو مسجدین بنایا تب شہر یاحض بادشاہ

راس العین مین آیا اور بولا اے ردمیو محمدیون نے خابور کا سارا ملک لے لیا فقط یہہ گڑہ رہ گیا
باقی ہے میری صلاح یہہ ہے کہ نینوی کی حاکم انطاق بادشاہ سے اور سنکاریہ والے سے مدد
منگوں پھر اوسنے اون بادشاہون پاس قاصد بھیجے اور اپنے لشکر مین آیا فائدہ حضرت اشعیا
علیہ السلام کے وقت کے احوال مین بیان ہو چکا ہے کہ عراق کا بادشاہ اسرائیلیون کی دس
قومون کو پکڑ لے گیا تھا اور اونکو خلج اور خابور مین بسایا تھا سو خلج تو ہرات کے پاس ہے
جیسا وہان بیان ہو چکا اور خابور کا حال اب معلوم ہوا کہ اسی جزیرہ کو کہتے ہین واقدی
لکھتے ہین کہ شہر یاصن کو ہر طرف سے مدد آئی اخلاط کے حاکم نے بھی فوج بھیجی اوسکا بھتیجا
یرعون اور اوسکی ساتھ بہت لوگ محمدی ہو گئی اور پکار کر بولے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کافرون نے اونکو گھیر لیا اونہون نے خوب دل دیکر جہاد کیا محمدیون مین سے ایک سو سوار
وہان اوترے ہوئی تھی اونہون نے ان لوگون کا اللہ اکبر سنا وہ بھی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
پکارتے ہوئی انکی مدد کو آئی اور کافرون پر حملہ کیا کافر سب بھاگ گئی یرعون جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والون کی پاس آیا جب ماردین کے قریب پہونچی بیتا درویش
جو پہلے مسلمان ہو چکے تھے اون سے ملاقات ہوئی اونہون نے فرمایا کہ اگر بڑا ثواب لیا
چاہتی ہو تو کفر توتا کو فتح کرو یرعون دس ہو کا دیکر کفر توتا مین پہونچی اور دہو کا دیکر محل مین
داخل ہوئے اور کافرون کو خوب طرح قتل کیا پھر بلند آواز سے کہا اللہ اکبر اوسکی ہیبت سے شہر
کانپ گیا اور کافرون کے دلون مین دہڑکا پڑ گیا یرعون نے شہر پر قبضہ کر لیا پھر
محمدیون سے کئی دن تک اللہ کی راہ مین بڑے بڑے جہاد کئی پانسو سوار نصرانی عرب کی
کے شہر یاصن کی مدد کو آئے تھے سعید ابن زید رض نے اونکو خوب سمجھایا وہ سب مسلمان
ہوئے اور یوقنا چہہ سو سوارون کے ساتھہ نصاری کو دہوکا دیکر راس العین مین
داخل ہوئے اور اونکی گرجے مین رہے اور باہر سے محمدی فوج نے نصاری پر خوب جہاد
کیا شہر یاصن بادشاہ قتل ہوا اور اسی ہزار سات سو پچاس کافر قتل ہوئے باقی بھاگ گئی
پھر عیاض رض نے عین وردہ تک کوچ کیا اور ساری رات قرآن پڑھتے رہے دنکو عین وردہ
والون پر خوب جہاد ہوا پھر وہان کا حاکم اوس گرجے مین گیا جہان یوقنا سب محمدیون کے

ساتھ پہلیں بدلے ہوئے تھی نصرانیون نے گرجے کا دروازہ بند کر لیا ایکا ایک محمدیون نے اونپر
تلوارین کھینچین اور لا اله الا الله والله اکبر کی آواز بلند کی بہت سے کافر قتل ہوئے اور
بہت مسلمان ہوئے اور ایک حکیم جسکا نام ارسالوس تھا اوسکو ایک یونانی حکیم سے
حکمت پہونچی تھے وہ بھی مسلمان ہوا عیاض رض راس العین سے کفرتوثا مین آئے نصرانیون
اون کے پاس آیا اونہون نے اوسکو مرحبا کہا اور اوسکو اوس شہر کا حاکم کیا اور اوسکی
بیوی بطاریون جو اوسکی چچا کی بیٹی تھے وہ بھی مسلمان ہوئے مسلمانون نے گرجون کو
مسجدین بنایا پھر عیاض رض دارامین گئے وہان والون نے جزیہ پر صلح کی وہان کے گرجے کو جمعہ
کی مسجد بنایا تھوڑے سے اونمین کے مسلمان ہوئے پھر سیرجا مین آئے وہان والون
نے بھی جزیہ پر صلح کی اور عیاض رض نے سیرجا والون سے نرمی کی تاکہ دیار بکر والونکو خبر پہونچی
اور وہ بھی صلح کر لین جب نصیبین والون نے محمدیون کی خوبیان سنین تو اون مین
کے اکثر مسلمان ہوئے اور ایک جمعہ کی مسجد بنائے اور عیاض رض نصیبین مین مہینہ
بھر رہے جب چلنے لگے طرباطس جو سیرجا کا حاکم تھا وہ عیاض رض کے پاس آیا اور
مسلمان ہوا اور اچھا مسلمان ہوا اور بادشاہت پر رہا یہانتک کہ حضرت عثمان رض
کیوقت مین مر گیا آمد جو ایک شہر تھا وہان کے حاکم ایک نصرانی عورت تھی اوسکا
نام مریم تھا اوسکو خبر پہونچی کہ محمدی فوج میری طرف آتی ہے اوسنے اپنے لوگون سے
کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ شہر دیار بکر کا قفل ہے اگر عربون نے اسکو لے لیا تو سارا دیار بکر
لے لیا پھر نصرانیون کا دین جاتا رہیگا اور اوسکا نام ونشان ان شہرون مین
نہ رہیگا پھر مریم نے فوج جمع کی عیاض رض چار مہینہ تک اوس شہر کو گھیرے رہے اون کے
لشکر مین سے حکم جو ہشام کے بیٹے تھے عیاض رض سے اذن لیکر شہر میافارقین کو
فتح کرنے گئے اور سو آدمی ہجرت والون اور مدینہ والون مین سے ساتھ لی نظر
کرتے چلے اور دجلہ کے پار ہوئے اور زمین اونکی واسطے لپٹی جاتی تھے تو ہمسی ہنے رات
بھی نہین گذری تھے کہ وہ میافارقین پر پہونچی حکم جو ہشام کے بیٹے تھے وہ بولے
کہ مین اللہ سے چاہتا ہون کہ اس شہر کو بغیر لڑائی کے فتح کر دے اسکا بات ایک رہ

لہل کیا محمدی لوگ شہر مین داخل ہوئی بڑے گرجے کے دروازے پر جا کر اوترے شہر کا حاکم آیا
اوسکا نام ارسلاعوس تھا اوس نے محمدیون سے باتین کین اور اونکو گرجے کے اندر لے گیا
حکم ابن ہشام رضہ نے بلند آواز سے یہہ آیت پڑہی واذ قال اللہ یا عیسے بن مریم ءانت
قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ یعنے کہیگا اللہ اے عیسی بیٹے مریم
کے کیا تو نے کہا تہا کہ بنالو مجکو اور میری مان کو دو خدا سواے اللہ کے پہر حکم ابن ہشام رضہ
بولے کہ واللہ مین تو یہی کہتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی
شریک نہین اور بیشک محمد اوس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانیوالے ہین
تب گرجا ہلنے لگا اور قندیلین ایک سے ایک ٹکر کہانے لگین ارسلاعوس مسلمان ہوا
اور اپنی گروہ کو بلایا وہ سب مسلمان ہوئے پہر شہر کے رئیسون کو بلایا اور کہا مسلمان
ہوجاؤ اونہون نے نہ مانا اور لڑنے پر طیار ہوئے ارسلاعوس نے اپنے لوگون کے ساتہہ
اور اصحابون کے ساتہہ ملکر خوب جہاد کیا عیاض رضہ کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
خواب مین میافارقین کا سارا حال بیان فرمایا اور حکم فرمایا کہ ایک لشکر وہان بہیجو
عیاض رضہ نے پانسو سوار بہیجے اللہ نے زمین کو اون کے لئے لپیٹ دیا وہ اوسی رات کو وہان
پہونچ گئے اور تلوار سے کام لیا کافر اپنے گہرون کیطرف بہاگے اور امان مانگی محمدیون نے اونکو
امان دی جب اونہون نے محمدیون کی خوبیان دیکہین سب مسلمان ہوئے اور بڑے
گرجے کو جمعہ کی مسجد بنایا آمد کا حال یہہ ہوا کہ خالد رضہ اسّی آدمیون کے ساتہہ ایک نالی
کی راہ سے شہر مین داخل ہوئے اور قفلون کو توڑا محمدی لشکر شہر مین داخل ہوا کافرون
کو خوب قتل کیا شہزادی جسکا نام مریم تہا وہ بہاگ گئی شہر والون نے امان مانگی محمدیون
نے انکو امان دی پہر عیاض رضہ نے اونکو وعظ سنایا اونمین کے اکثر مسلمان ہوئے پہر
عیاض رضہ نے اور زبردست حاکمون کے قلعون کیطرف کوچ کیا اور اونکو اپنا پیغام
کہلا بہیجا وہ مسلمان ہوئے اور مصرف کے بیٹے نعمان کو انکل کیطرف بہیجا وہ بہی
مسلمان ہوئے وہ ملک یمان کے بیٹے حذیفہ رضہ کے ہاتہہ پر فتح ہوا اسلئے اوس ملک
کا نام یمانیہ رکہا گیا اور جودی پہاڑ اور سیوان اور ذوالقرض کے لوگون نے مسلمانون سے

صلح کی سمیساط ایک شہر تھا وہان کا حاکم بڑا افسر بریطا خالد رض نے جاکر اوسکو قتل کیا اور شہر فتح ہوا
ایک قلعہ لغوب کا بہت مضبوط تھا یوقنا رحہ وہان پہونچی وہان کے حاکم کو قتل کیا وہان کے
نصرانیون نے خالد رض کو اور مسلمانون کو دیکھا کہ مٹی پر بیٹھی ہین اور اللہ کا ذکر کثرت سے
کر رہے ہین یہہ دیکھکر وہ سب مسلمان ہوئی حاکم کی بیوی بڑی عقلمند تھی وہ بھی مسلمان
ہوئی اور اوسکی عدت کے بعد یوقنا نے اوس سے نکاح کیا طرز کے قلعے کے لوگون نے
آکر صلح کی اور سہرد اور سعرد اور معدن اور ارزن کے لوگون نے بھی صلح کی بدلیس
کے حاکم نے بھی صلح کی آخلاط جسکو ارمینیہ بھی کہتے ہین وہان کا حاکم صلح پر راضی نہوا اونکو
فوجین طیار کین اوسکی بیٹی طاریون جو مسلمان ہو چکی تھی دہوکا دیکر ظاہر مین باپ سے
مل گئی اوسکی باپ نے بادشاہون اور سردارون کو لڑائی کے ارادے پر جمع کیا طاریون
نے اپنے باپ کو اور اون سبکو قتل کیا پھر عیاض رض نے کافرون پر خوب جہاد کیا ارزن روم
کے لوگ اور اونکا سردار جسکا نام ورفشیل تھا محمدیون کے پاس آئے اور ورفشیل نے
کہا کہ مینے رات کو خواب مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ مجکو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی تابعداری کا حکم کرتے ہین اور مجھسے فرمایا کہ وہ جوان عربون کے نبی ہین اونکی
مینے بشارت دی تھی پھر جو اونسے منہہ پھیرے وہ میرا نہین ہے ورفشیل کا یہہ کلام سنکر
یوقنا اور اون کے ساتھہ والے پیادہ ہو گئی اور اوسکو عیاض رض کے پاس لے گئے اور
سب احوال بیان کیا عیاض رض اوٹھکر کھڑے ہوئے اونھون نے اور سب مسلمانون
نے اوس سے ہاتھہ ملائی اور وہ اور اوسکے ہمراہی سب مسلمان ہوئی ورفشیل ارزن روم مین
آگیا شہر والون کو سمجھایا اکثر اونمین سے مسلمان ہوئے جب اللہ تعالیٰ نے دیار بکر اور ارمینیہ
کو کہ وہی اخلاط ہے مسلمانون کے قبضہ مین کردیا بعد ربیعہ کی زمین کے فتح کے تو
عیاض رض نے یوقنا کو کفر توثا سے بلایا اور اوسکو اور اوسکی بیوی طاریون کو ارمینیہ
پر حاکم کیا اور سو آدمیون کو عراق کیطرف روانہ کیا کہ وہان کے لوگون کو اسلام کی
طرف بلاوین اور عیاض رض سعرد اور بیارون پہاڑ کیطرف تشریف لے گئی اور وہان
کے لوگون کو اسلام کیطرف بلایا اونمین کے عقلمند لوگ مسلمان ہوئی پھر عیاض رض

شمطا اور اساوح پر اوترے اونہون نے اور انکے ساتھ والون نے جودی پہاڑ کی اور کشتی
کے مقام کی زیارت کی وہان کا حاکم جزیری صالح تھا وہ آیا اور مسلمان ہوا اور لوگون کو
روانہ کیا کہ اور لوگون کو اسلام کیطرف بلاوین اور عیاض رض نے موصل کے کافرون پر جہاد کیا اور نینوی
کو دیکھا کہ ایک شہر ہے اوسکی زمین نرم بھی ہے اور پہاڑ بھی ہے عیاض رضہ نے کہا یہ کیا ہے
لوگون نے کہا یہ نینوی ہے عیاض رض بولے شاید یہی شہر ہے یونس ابن متی علیہ السلام
کا واقدی فرماتے ہین کہ وہان کا حاکم ان دنون مین انطاق بادشاہ تھا جزیری صالح
نے اوسکو کہلا بھیجا کہ اگر تو نے ان لوگون کا کہنا نہ مانا تو ہین تجکو سزا دونگا اوس نے لکہا
کہ مین چھہ مہینے تک اونسے صلح کرتا ہون کہ دیکھون فارس کے بادشاہ کا کیا حال ہوتا ہے
اگر مسلمانون نے اوسکا شہر فتح کر لیا تو مین اونکا تابعدار ہوجاونگا اور وہ فارس کے
بادشاہ کا تابع تھا مسلمانون نے اوس سے اس بات پر صلح کر لی اب شہر بہنسا اور
اہناس کی فتح کا بیان ہے واقدی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مین اس جگہ
پر کسی علم والے آدمی نے واقدی کا اور بھی بہت سی تاریخ والونکا حوالہ دیکر لکہا ہے کہ جب حضرت
عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے ہیرودس بادشاہ نے آپکے قتل کا ارادہ کیا حضرت مریم
آپکو لیکر مصر مین تشریف لے گئین اور شہر بہنسا مین بارہ برس تک رہین وہان ایک
کنوان ہے کہ اوسکے پانی سے مریضون کو شفا ملتی ہے حضرت عیسی اور حضرت مریم
اوسکا پانی پیتے تھے اور نماز کے لئے وضو کرتے تھے واقدی لکھتے ہین کہ عمرو ابن عاص
رض نے چھہ ہزار سوارون کا لشکر طیار کیا اودہر بہنسا کا بادشاہ بطلوس نصرانی بہت سے بادشاہون
کو اور انکی فوجون کو ساتھ لیکر آیا دو لاکھ سوار اور پچاس ہزار پیدل جمع ہوئے نصرانیون
کی فوجون نے ہر طرف سے مسلمانون کو گھیر لیا بڑی بڑی لڑائیان ہوئین بہنسا کا
بادشاہ مارا گیا محمدی لوگ بہنسا مین داخل ہوئے شہر اہناس بھی فتح ہوا بہت مسلمان
ہوئے بہت قتل ہوئے بہنسا اور اہناس مین مسجدین طیار ہوئین اب پھر فارس کے
آگ پوجنے والون پر جہاد کا سامان ہے ابن اثیر لکھتے ہین کہ ہجرت سے اکیسوین
برس نہاوند مین ڈیڑہ لاکھ کی فوج یزدجرد نے جمع کی اور پہلا کوفہ اور بصرہ مدینہ

اودہر سے حضرت عمر رض کیطرف سے تیس ہزار کی فوج محمدی نہاوند کیطرف پہونچی اور حضرت عمر رض نے
نعمان ابن مقرن رض کو اون سبکا سردار کیا فتح الباری مین ہے کہ حضرت عمر رض نے ابو موسی
رض کو لکھہ بہیجا کہ بصرہ والون کے ساتھہ چلو اور حذیفہ رض کو لکھہ بہیجا کہ کوفہ والون کے ساتھہ
چلو یہانتک کہ نہاوند مین جمع ہووین اور جب مقابلہ ہووے تو تمہارا سردار نعمان
ابن مقرن ہے جب نہاوند مین پہونچے کسری کے عامل بندار نے کہلا بہیجا کہ ایک مرد
کو بہیجو کہ ہم اوس سے گفتگو کرین لوگون نے مغیرہ رض کو بہیجا مغیرہ رض نہر کے پار گئے
ابن ابی شیبہ مین ہے کہ اوس نے کہا تم عرب کے لوگ تمپر بہوک اور مصیبت پڑی تب
تم آئے اگر تم چاہو ہم تمکو اناج دیدیوین اور تم پلٹ جاؤ بخاری مین ہے کہ مغیرہ رض بولے
کہ ہم لوگ عرب ہین ہم بڑی مشقت مین اور بڑی مصیبت مین تھے بہوک سے
چمڑے اور چہوہارے کی گٹھلیان چوستے تھے اور روئین اور بال پہنتے تھے اور
درختون اور پتھرون کو پوجتے تھے سو ہم اسی حالت مین تھے ایکا ایک آسمانون اور
زمینون کے مالک نے ہماری طرف ایک نبی کو بہیجا جو ہمارے اپنون مین سے ہین ہم
اونکی مان اور باپ کو پہچانتے ہین سو ہمارے نبی نے جو ہمارے رب کے پیغام پہونچانیوالے
ہین اونہون نے ہمکو حکم کیا کہ تمسے لڑین یہانتک کہ تم فقط اللہ کو پوجو یا جزیہ دو اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے رب کے پیغام سے ہمکو خبر دی کہ جو ہم مین سے
مارا جاویگا وہ جنت مین جاویگا اور ایسا چین پاویگا جو کبہی نہ دیکہا ہو اور جو ہم مین
سے باقی رہیگا وہ تمہاری گردنون کا مالک ہوگا آگے ایمان والو دیکہو حضرت اشعیا علیہ السلام
کے بشارتون کے موافق کمزور اور محتاج لوگون کو اللہ نے بڑے بڑے زبردست بادشاہون
پر کیسا غلبہ دیا جب لڑائی کا وقت آیا تو امام ابو یوسف رح کی روایت مین ہے کہ نعمان رض
نے فرمایا کہ مین ایک دعا کرنیوالا ہون سو مین ہر مرد کو قسم دلاتا ہون کہ اوس پر آمین
کہے پہر اونہون نے کہا یا اللہ نعمان کو آج کے دن شہادت نصیب کر مسلمانون پر مدد
اور فتح کے ساتھہ سب لوگون نے آمین کہا ابن کثیر لکھتے ہین کہ پہر نعمان رض نے
اللہ اکبر کہا اور جہنڈا ہلایا لوگون نے طیاری کی پہر دوسری بار اللہ اکبر کہا اور جہنڈا ہلایا

سب لوگ طیار ہوگئے پھر تیسری بار اللہ اکبر کہا اور شرک والون پر حملہ کیا امام ابو یوسف کی
روایت مین ہے کہ نعمان نے حملہ کیا اور لوگون نے بھی حملہ کیا نعمان سب سے پہلے پچھڑے
تب فرمایا کہ میرا ایک کپڑا اوڑھا دو اور دشمنون سے لڑنے جاؤ اور مجھ پر مشغول مت ہوؤ پھر
اللہ نے فتح دی تو نعمان نے پوچھا کہ لوگون کا کیا حال ہے کہا گیا کہ اللہ نے فتح دی وہ
بولے الحمد للہ یہہ حال حضرت عمر کو لکھہ بھیجیو یہہ کہکر اونکی روح جدا ہوگئی ابن کثیر لکھتے ہین کہ
حضرت عمر رضی کا یہہ حال تھا کہ رات دن مسلمانون کے لئے دعا مانگتے تھے جسطرح عورت
جننے وقت دعا مانگتی ہے جب حضرت عمر رضی کو نعمان کی شہادت کی خبر پہونچی بہت شدت سے
روئے ابن کثیر لکھتے ہین کہ اسی سال مین اصفہان کو بھی مسلمانون نے فتح کیا اور اسی سال
مین ابو موسی رضی نے قاشان کو فتح کیا اور عدی کے بیٹے سہیل نے شہر کرمان کو فتح کیا
ابن جریر نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ اسی سال مین عمرو ابن عاص رضی طرابلس پر
یعنے برقہ پر لشکر لے گئے اور اوسکو فتح کیا اور اسی سال مین عمرو ابن عقبہ نے زویلہ کو
فتح کیا اسی سال مین خالد رضی نے وفات پائی پھر اکیسوان برس داخل ہوا اوسمین
بہت فتحین ہوئین ہمدان والون نے صلح کا قول توڑا حضرت عمر رضی نے فوج بھیجی
اور نعیم ابن مقرن اوس فوج کے سردار تھے ہمدان والون نے پھر صلح کی ایکا ایک
دیلم اور رے اور آذربیجان کے لوگون نے ایکا کرکے فوجین جمع کین نعیم نے مسلمانون
کے ساتھہ اونپر خوب جہاد کیا اور بیشمار کافرون کو قتل کیا دیلم کا بادشاہ مارا گیا وہ
سب کے سب بھاگ گئے نعیم رے کیطرف گئے وہان کافرون کو خوب قتل کیا تاریخ کامل
مین ہے کہ براء ابن عازب رضی نے قزوین کو فتح کیا ابن کثیر لکھتے ہین کہ سوید ابن مقرن
نے جاکر قومس کو صلح سے فتح کیا پھر جرجان اور طبرستان وغیرہ کے لوگون نے اون سے
جزیہ پر صلح کی اور آذربیجان بھی فتح ہوا یہان باب الابواب کی فتح کا ابن جریر نے لکھا ہے
کہ سیف نے کہا ہے کہ اسی سال مین حضرت عمر رضی نے سراقہ ابن عمرو کو فوج کا سردار کرکے
الباب کیطرف بھیجا اور فوج کے آگے عبدالرحمن تھے بیٹے ربیعہ کے وہان کا بادشاہ شہر براز
تھا جو ارمینیہ کا بادشاہ تھا اور وہ اوس بادشاہ کے گھرانے مین تھا جس نے اسرائیلین

قتل کیا تھا اور بیت المقدس کو ویران کیا تھا اور اسگلے زمانہ مین ملک شام سے لڑا تھا شہر یار نے امان مانگی سراقہ نے اوسکو امان نامہ لکھدیا اب ترکستان کے کافرون پر جہاد کا سامان ہے صحیح بخاری مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ تم ترکون سے لڑوگے جنکی چھوٹی انکھین ہین سرخ چہرے ہین چھوٹی ناکین ہین اون کے چہرے گویا ڈھالین ہین جبر بر تہ اسکا یہہ مطلب کہ اون کے چہرے ڈہال کیطرح پھیلے ہوئے ہین اور گول ہین اور موٹے ہین ابن کثیر لکھتے ہین کہ اس پیشینگوئی کا یون ظہور ہوا کہ حضرت عمر رضنے ربیعہ کے بیٹے عبدالرحمن کو لکھ بھیجا کہ ترکون کے ملک مین جہاد کو جاؤ عبدالرحمن چلے یہانتک کہ الباب سکی اوس طرف پہونچے شہر یار نے پوچھا کہان کا ارادہ ہے کہا ترکون کے بادشاہ بلنجر کیطرف جاتا ہون شہر یار نے کہا کہ ہم تو اون سے صلح پر راضی ہین اور ہم الباب کے پیچھے ہین عبدالرحمن بولے کہ اللہ نے ہماری طرف ایک پیغام پہونچانیوالے کو بھیجا ہے اور اون کی زبان پر ہمسے مدد اور فتح کا وعدہ کیا ہے سو ہم ہمیشہ مدد دئے جاوینگے پھر وہ نہر کے پار ہوئے اور بلنجر کے شہرون مین دوسو فرسخ یعنے چھہ سو کوس چلے اور وہان بڑی بڑی لڑائیان لڑین پھر بڑی بڑی لڑائیان حضرت عثمان رض کیوقت مین ہوئین اور سیف نے کہا ہے کہ جب عبدالرحمن ترکون کے ملک مین داخل ہوئے تو اللہ نے ترکون کو لڑائی سے روک دیا وہ لوگ بولے کہ انکے ساتھ فرشتے ہین جو اونکو مرنے سے بچاتے ہین وہ لوگ قلعون مین بیٹھہ رہے اور بھاگ گئے پھر عبدالرحمن نے حضرت عثمان رض کیوقت مین اونپر کئی بار جہاد کیا یہ ذکر آگے آویگا اگر اللہ چاہیگا اب خراسان پر جہاد کا بیان ہے ابن کثیر لکھتے ہین کہ یزدجرد اصفہان سے کرمان مین پہونچا وہان سے خراسان مین آیا پھر احنف جو قیس کے بیٹے تھے اونکو حضرت عمر رضنے فوج کا سردار کیا اور ملک خراسان کیطرف جہاد کے لئے بھیجا احنف بڑا لشکر لیکر آئے مروشاہجہان کیطرف گئے یزدجرد وہان سے مرورود کیطرف بھاگا احنف نے مروشاہجہان کو فتح کیا اور مرورود کیطرف قصد کیا یزدجرد وہان سے بلخ کیطرف بھاگا

احنف نے مرورود کو فتح کیا اور چلے اور یزدجرد نے بڑی فوج جمع کرکے بلخ مین احنف سے سامنا کیا اللہ نے یزدجرد کو بہگا دیا وہ ماوراءالنہر کے پار چلا گیا ملک خراسان پر مسلمانون کا قبضہ ہوا اور احنف مرورود کیطرف پلٹ آئی جب یزدجرد نہر کے پار ہوا اور ترکون کی ملک مین داخل ہوا ترک اور تتار کا بادشاہ خاقان یزدجرد کے ساتھہ بڑی فوجین لیکر آیا اور بلخ تک پہونچا اور احنف کے نائب مرورود کیطرف بہاگ گئے اور مشرک لوگ بلخ سے نکل کر مرورود پر اوترے ادہر سے احنف بیس ہزار کی فوج لیکر نکلی اور لڑائی ہوئی آخر کو ترکون نے یزدجرد کا ساتھہ چھوڑ دیا اور اپنے ملک کو چلے گئے اور مسلمانون نے احنف سے کہا اب کیا صلاح ہے اونکا پیچھا کرین اونہون نے کہا اپنی جگہہ پر رہو اور اونکو چھوڑ دو ابن کثیر لکھتے ہین کہ احنف نے یہہ بہت خوب کیا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ترکون کو چھوڑ دو جب تک وہ تمکو چھوڑے رہین پھر یزدجرد نے چین کے بادشاہ سے مدد مانگی اوس نے بھی مدد نہ کی یزدجرد ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بہاگتا رہا اور اللہ کو چھوڑ کر جس آگ کو پوجتا تھا اوسکو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لئے پھرتا تھا اور ہر شہر مین اوس کے واسطے آتش خانہ بناتا تھا آخر کو حضرت عثمان کے بعد مارا گیا جب احنف نے حضرت عمر رض کو فتح کی بشارت لکھہ بھیجی کہ ہمنے ترکون مین بہت لوگون کو قتل کیا حضرت عمر رض منبر پر کھڑے ہوئی اور فرمایا اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہی راہ کے ساتھہ بھیجا اور اونکی راہ چلنے پر دنیا اور عقبیٰ مین بدلہ دینے کا وعدہ کیا اور اپنی فوج کی مدد کی خبردار ہو جاؤ اللہ نے آگ پوجنی والون کی بادشاہت کوتاہ کر دیا اور اون کے جماؤ مین پہوٹ ڈالدی خبردار ہو جاؤ اللہ اونکی زمین اور اونکا ملک اور اونکا مال اور اونکی اولاد تمکو دی تاکہ دیکھی تم کیسا عمل کرتے ہو سو تم اللہ کے حکم پر ڈرتے رہتے ہوئے قائم رہو وہ تمسے اپنا اقرار پورا کریگا پھر تیئیسوان سال داخل ہوا سیف نے کہا ہے کہ اسی سال فتح طوس بڑی لڑائی سے فتح ہوا تاریخ کامل مین ہے کہ ساریہ ابن زنیم نے فسا اور دارابجرد کا ارادہ کیا یہانتک کہ اونکو گھیر لیا اور فارس والے لوگ مسلمانون پر ہر طرف سے آئی تب حضرت عمر رض نے خواب مین اوسی

رات کو اونکا میدان اور اونکا شمار دن کی ایک ساعت مین دیکھا تب دوسرے دن پکارا کہ نماز جمع کرنیوالی ہے یہانتک کہ جب اوس ساعت مین ہوئے جسمین دیکھا تھا جو دیکھا تھا تب حضرت عمرؓ لوگون کے سامنے نکلے اور ابن زنیم اور مسلمان میدان مین تھے اگر وہان ٹھیرے رہین تو گھیرے جاوین اور اگر ایک پہاڑ کیطرف ٹیک لگاوین جو اونکی پیچھے ہے تو دشمن ایک ہی طرف سے آوین حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو مینے یہہ دونون فوجین ساتھہ دیکھین اور اونکا حال بیان کیا اور خطبہ پڑھتے پڑھتے چلائے کہ اے ساریہ ابن زنیم پہاڑ کو لے پہاڑ کو لے پھر لوگون کیطرف منہہ کیا اور فرمایا کہ اللہ کی فوجین ہین شاید اون مین سے کوئی اون لوگون کو یہہ بات پہونچادے ساریہ نے اور اون کے ساتھہ والون نے یہہ آواز سنی اور پہاڑ کا سہارا پکڑا اور لڑے اور اللہ نے کافرون کو بھگادیا اس روایت کو ابن کثیر نے سیف سے نقل کیا ہے اوس مین یہہ بھی ہے کہ ساریہ کے پاس سے قاصد آیا مدینہ کے لوگون نے اوس سے فتح کا حال پوچھا کہ لڑائی کیدن اونہوں نے کوئی آواز سنی تھی وہ بولا ہان ہمنے سنا کہ ایک کہنے والا کہتا تھا اے ساریہ پہاڑ کو لے پہاڑ کو لے اور قریب تھا کہ ہم ہلاک ہوجاوین پھر ہمنے پہاڑ کا سہارا پکڑا اللہ نے ہمکو فتح دی پھر لکھا ہے کہ ابن وہب نے روایت کیا ہے یحیی سے وہ ایوب سے وہ ابن عجلان سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے ایک لشکر بھیجا آگے وہی مطلب ہے اور لکھا ہے کہ یہہ سند اچھی ہے عمدہ ہے اور واقدی سے اسی روایت کو نقل کیا ہے اوس مین یہہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا واللہ مینے اس بات پر دل نہین ڈالا وہ تو ایک چیز ہے کہ میری زبان پر ڈالدی گئی اے ایمان والو حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ کی زبان پر فرشتے بولتے تھے یہہ بات بھی ویسی ہی تھی آپنے دل کے ارادہ سے نہین کہی بے اختیار زبان پر کسی فرشتے نے ڈالدی پھر ابن جریر نے سیف سے کران کی فتح کا ذکر کیا ہے اور سجستان کی فتح کا بھی ذکر کیا ہے کہ بڑی لڑائی کے بعد عاصم ابن عمرو کے ہاتھہ پر فتح ہوا اوسکی شہر جدا جدا تھے سند سے بلخ کی نہر تک اور کران کی فتح کا بھی ذکر کیا ہے مسلمانون نے سند کی بادشاہ پر جہاد کیا اللہ نے سند کی فوجون کو

ںہنگادیا ابو الفدا نے تقویم البلدان مین لکھا ہے کہ سجستان بڑا ملک ہے اوس کے قصبہ کا نام
زرنج ہے اور سجستان درمیان خراسان اور درمیان مکران اور سندھ اور درمیان کرمان
کے ہے اور کرمان مین کاف پر زبر ہے وہ بڑا ضلع ہے فارس اور سجستان اور مکران کے
بیچ مین اور مکران مین بہت شہر ہین سندھ کے حساب مین اور بعضی وقت دلی کے علاقہ
مین گنی جاتے ہین ابن حوقل نے کہا ہے کہ سجستان کے پچھم طرف خراسان ہے اور پورب
کیطرف ایک میدان ہے کہ وہ سجستان اور مکران کے بیچ مین ہے اور پوربی حد کی تمامی
کچھ ملتان کے عمل مین ہے اور اوسکی اوتر طرف سندھ کی زمین ہے اور سجستان کے قریب
زرنج ہے اور وہ ایک ملک ہے اوسمین کے شہر ہین ابن کثیر لکھتے ہین اسی تیئیسوین
سال مین حضرت عمر رض شہید ہوئے اونکے بعد اللہ نے حضرت عثمان رض کو مسلمانون کا
حاکم کیا آپ نے عجم اور مغرب اور ترکستان پر جہاد کا بیان چوبیسوین سال مین روم کے نصاریٰ نے شام کو مسلمانون
پر غلبہ کیا حضرت عثمان رض نے مدد بھیجی نصاریٰ پر خوب جہاد ہوا پھر پچیسوان سال داخل ہوا اسکندریہ
والون نے قول توڑا عمرو ابن عاص رض نے اونپر جہاد کیا اور اوس زمین کو فتح کیا اسی
سال مین عمرو ابن عاص رض نے سعد کے بیٹے عبد اللہ کو ملک مغرب پر جہاد کرنیکو بھیجا
اوس نے افریقیہ پر جہاد کرنیکا اذن مانگا اونہون نے اذن دیا چھبیسوین سال حضرت
عثمان رض نے نیشاپور کو صلح سے فتح کیا ستائیسوین سال حضرت عثمان رض نے سعد کے
بیٹے عبد اللہ کو افریقیہ کے شہرون پر جہاد کرنیکا حکم کیا وہ بیس ہزار کی فوج لیکر گئے وہان
بہت کافرون کو قتل کیا پہاڑون کو اور نرم زمین کو فتح کیا پھر وہ لوگ سب مسلمان
ہوئے اور بہت اچھی مسلمان ہوئے پھر حضرت عثمان رض نے دو شخصون کو فوج کے
ساتھ اندلس کے شہرون پر بھیجا ان دونون کا نام عبد اللہ تھا یہہ دونون سمندر
کیطرف سے اندلس مین پہونچی اور حضرت عثمان نے اونکو لکھہ بھیجا کہ قسطنطنیہ اندلس
کیطرف سے فتح ہوگی اور سنئے جب اندلس کو فتح کرلیا تو تم اجر مین اون لوگون کے
شریک ہو جو آخر زمانہ مین قسطنطنیہ کو فتح کرینگے یہہ لوگ چلے اور اندلس کو فتح کیا
اور اتنا مال ملا جو بیان مین نہین آتا جب افریقیہ پر جہاد ہو رہا تھا بربر کا بادشاہ جسکا نام

جرجیر تھا ایک لاکھ بیس ہزار کی فوج لیکر آیا مسلمانون کو سب طرح گھیر لیا حضرت عبد اللہ جو زبیر کے
بیٹے تھے کافرون کی فوج مین گھس گئے اون لوگون نے جانا کہ کچھ پیغام لیکر بادشاہ کے پاس
جاتے ہین عبد اللہ نے جا کر جرجیر کو قتل کیا ساری فوج بھاگی جس شہر مین یہ لڑائی ہوئی
اوسکا نام سبیطلہ ہے جو قیروان سے دو منزل ہے اٹھائیسوین سال مین قبرس فتح ہوا
وہ ایک ٹاپو ہے ملک شام کے پچھم طرف اوس مین بہت میوے ہین اور کھانین ہین بہت
عمدہ ملک ہے حضرت عثمان رض سے معاویہ نے اذن مانگا کہ سمندر پر سوار ہو کر قبرس کیطرف
جاؤن اونہون نے حضرت عمر رض سے بھی اس بات کا اذن مانگا تھا اونہون نے اذن
نہین دیا تھا اور فرمایا تھا کہ مین مسلمانون کے لشکر کو سمندر پر سوار نہین کرون گا
کہ اگر اوس مین طوفان آوے تو سب کے سب ہلاک ہو جاوین اب حضرت عثمان رض
سے اونہون نے ہٹ کی تب آپ نے اذن دیا معاویہ جہاز مین سوار ہو کر گئے کافرون
کو قتل کیا اور بہت مال لائے پھر وہان کے لوگون سے صلح کر لی امام مالک کی موطا مین
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے پھر جاگے اور فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے
مجکو دکھلائی گئے جو اللہ کی راہ مین جہاد کرین گے اس سمندر کے بیچ مین سوار ہون گے
ام حرام جو ملحان کی بیٹی تھین اونہون نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ
مجکو اونہین مین سے کرے آپنے اونکے واسطے دعا کی پھر آپ سو رہے پھر جاگے اور فرمایا
کچھ لوگ میری امت کے مجکو دکھلائی گئے جو اللہ کی راہ مین جہاد کرین گے ام حرام
نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجکو اونہین سے کرے آپنے فرمایا تو پہلون
مین سے ہے صحیح بخاری مین ہے کہ آپنے فرمایا پہلا لشکر میری امت مین سے جو سمندر پر
جہاد کریگا اونہون نے واجب کر لیا یعنے جنت اونپر واجب ہو گئی صحیح بخاری مین ہے
کہ جب پہلے مرتبہ مسلمان سمندر پر معاویہ رض کے ساتھ سوار ہوئی تو ام حرام اپنے خاوند
عبادہ ابن صامت رض کے ساتھ نکلین پھر جب لوگ پلٹے اور ملک شام کے قریب پہونچے
اون کے واسطے ایک جانور لایا گیا کہ اوس پر سوار ہووین اوس نے اونکو گرا دیا وہ
مر گئین ابن کثیر لکھتے ہین کہ پھر اونتیسوین سال عامر کے بیٹے عبد اللہ نے فارس کو فتح کیا

تیسوین سال عاص کے بیٹے سعید نے طبرستان کو فتح کیا اکتیسوین سال کا حال یہ ہے کہ عبداللہ
نے جب افریقیہ اور اندلس کے شہرون مین فتح کو پہنچے فرنگیون کو اور بربر کو مارا رومی
لوگ ہرقل کے بیٹے قسطنطین کے پاس جمع ہوئے پانسو جہازون پر سوار ہو کر ملک مغرب
مین مسلمانون پر جا پہنچے مسلمانون نے جہازون مین صفین باندہین اور اللہ کی ذکر
مین اور قرآن پڑہنے مین مشغول ہوئے اور اپنے جہازون کو اون کے جہازون سے باندہ دیا
اور تلوارون سے اور خنجرون سے خوب لڑائی ہونے لگی اور پانی کے رنگ پر خون غالب
ہوگیا پھر اللہ نے مسلمانون کی مدد کی قسطنطین اور اوسکا لشکر بہاگا اسی سال مین
یزدجرد مارا گیا ایک شخص کے گہر مین اوترا تھا اوس نے غافل پا کر مار لیا بتیسوین سال
معاویہ نے ملک روم پر جہاد کیا یہانتک کہ قسطنطنیہ کے تنگ رستہ پر پہونچی اسی سال
مین حضرت عثمان رض نے عاص کے بیٹے سعید کو فوج کا سردار کر کے الباب سے لڑنے کو
بہیجا اور ربیعہ کے بیٹے عبدالرحمن کو لکھ بہیجا کہ انکی مدد کرو وہ چلے یہانتک کہ [illegible] تک پہونچے
وہ لوگ نکلے اور ترکون نے اون کی مدد کی شدت کی لڑائی ہوئی اور ترک لوگ مسلمانون
سے ڈرتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ وہ نہین مرینگے پھر اسکے بعد اون کے دل دلیر
ہوگئی ابن کثیر نے دوسری جگہہ لکھا ہے کہ عبدالرحمن نے حضرت عثمان کیوقت مین
بہی کئی بار جہاد کیا اور اون پر فتح پائی پھر ترکون نے آپس مین کہا کہ یہ لوگ مرتے نہین
ہین وہ لوگ درختون مین چہپ رہے پھر ایک مرد نے اونمین سے ایک مسلمان پر تیر
پہینکا وہ قتل ہوا یا بہاگ گیا جب اونہون نے جانا کہ یہہ لوگ ہمارے ہاتہ سے مرتے ہین
تب وہ لوگ شدت سے لڑے اور ایک پکارنے والے نے جو سے یعنے آسمان اور زمین
کے بیچ سے پکارا صبر کر اللہ کے واسطے اے عبدالرحمن اور تمہارے وعدہ کا مقام
جنت ہے پھر عبدالرحمن شہید ہوئے اور جہنڈا ربیعہ کے بیٹے سلمان نے لیا اور لڑائی
کی اور پکارنے والے نے آسمان و زمین کے بیچ سے پکارا صبر کر اللہ کے واسطے اے سلمان
تب وہ خوب لڑے پھر ترکون نے شدت سے تیر پہینکے اور مسلمان بہاگے پھر ترکون کا دل
مسلمانون پر دلیر ہوگیا اس پر بہی ترک لوگ عبدالرحمن کو اپنے شہرون مین لے گئے

اور وہان انکو دفن کیا سو وہ اون کی قبر کے وسیلہ سے آج تلک مینہہ مانگتے ہین اب خراسان
اور روم اور ہند اور سندھ سے جہاد کا بیان ہے تاریخ خمیس مین ہے کہ حضرت عثمان
رض کی فوج نے بردعہ جو آذربیجان کی زمین مین ہے فتح کیا اور عامر کے بیٹے عبد اللہ نے
سجستان کے شہرون مین سے زالق اور مشاش فتح کیا اور خراسان کا ملک فتح
کیا ہرات والون نے مقابلہ کیا شکست کھائی شہر نیشاپور کو فتح کیا اور طوس اور
سرخس اور مرو کو صلح سے فتح کیا اور شہر سابور جو فارس کے ملک مین ہے اوسکو حضرت
عثمان رض کی فوج نے صلح سے فتح کیا اور احنف نے چار ہزار کی فوج طیار کی طخارستان
اور جوزجان اور فیریاب اور اوس طرف کے لوگ لڑنے کو جمع ہوئے خوب جہاد ہوا
کافرون نے شکست کھائی احنف نے بلخ والون سے صلح کی شاہ ولی اللہ صاحب
ازالۃ الخفا مین لکھتے ہین کہ عامر کے بیٹے عبد اللہ نے خراسان کے شہرون کو لشکر بھیجا
جیسے جوین اور بیہق اور باخرز اور اسفرائن اور نسا اور باوردان سبکو فتح کیا اور
طوس کو اور نیشاپور اور سرخس کو اور ہرات کو فتح کیا پینتیسوین سال حضرت
عثمان رض شہید ہوئے اللہ تعالی نے حضرت علی رض کو مسلمانون کا حاکم کیا آپ کے
وقت مین شام کے مسلمان باغی ہوئی اور خارجیون نے نیا مذہب نکالا اور اپنے
سوا سب مسلمانون کو مشرک ٹھیرایا اور سب کا قتل واجب سمجھا اور مسلمانون کا
قتل کرنا شروع کیا حضرت علی رض شام کے باغیون سے اور خارجیون سے لڑتے رہے
آخر کو ایک خارجی کے ہاتھہ سے شہید ہوئے آپکے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت امام
حسن علیہ السلام کو اللہ نے مسلمانون کا حاکم کیا اونہون نے تھوڑے دنون کے بعد
اپنا ملک شام کے حاکم معاویہ کو دیدیا ہجرت کے اکتالیسوین سال مسلمانون مین
صلح ہوئی ابن کثیر لکھتے ہین کہ ابو زرعہ نے روایت کی دحیم سے وہ ولید سے وہ
سعید ابن عبد العزیز سے اونہون نے کہا کہ معاویہ رض رومیون کی زمین پر سترہ لڑائیان
لڑین ایک فوج گرمی مین جاتی تھی اور رومیون کی زمین مین جاڑا کاٹتی تھی پھر
پلٹ آتی تھی اور اوسکی پیچھے دوسری فوج جاتی تھی اور پچھلی وصیت معاویہ رض کی یہ تھی

کر رومیون کا خوب زور ٹوٹ گیا گہو ٹوا ابن کثیر رح لکہتے ہین کہ معاویہ ہر سال مین دو بار رومیون
پر جہاد کرتے تہے ایکبار گرمی مین اور ایکبار جاڑے مین امام ذہبی رح نے کتاب العبر
مین لکہا ہے کہ اکتالیسوین سال عبدالرحمن جو سمرہ کے بیٹے تہے اونہون نے سجستان
پر جہاد کیا زرنج وغیرہ کو فتح کیا اور راشد جو عمرو کے بیٹے تہے اونہون نے سند کے شہرون
پر جہاد کیا اسی سال مین سجستان کی زمین مین سے رخج فتح ہوا ابن خلکان نے لکہا ہے
کہ زرنج مین زے اور رے پر زبر ہے اور نون ساکن ہے اوسکے بعد جیم ہے یہہ سجستان
کے شہرون کی کرسی ہے کتاب العبر مین ہے کہ تینتالیسوین سال عبدالرحمن جو سمرہ
کے بیٹے تہے اونہون نے شہر کابل کو فتح کیا اسی سال مین مُہلّب جو ابو صفرہ کے
بیٹے تہے اونہون نے ہند کی زمین پر جہاد کیا ابن کثیر لکہتے ہین کہ حکم جو عمرو کے بیٹے
تہے جو خراسان پر زیاد کے نائب تہے اونہون نے زیاد کے حکم سے جبل الاسل پر جہاد
کیا اور بہت کافرون کو قتل کیا اور بہت مال لوٹا زیاد نے اونکو لکہہ بہیجا کہ اس لوٹ
کا سونا اور چاندی بیت المال مین بہیجدو اونہون نے نمانا اور موافق شریعت کے فوج
کو بانٹ دیا سینتالیسوین برس مسلمانون نے جہاد کے واسطے روم مین جاڑا کاٹا
اڑتالیسوین سال جہاد کے واسطے انطاکیہ کے شہرون مین جاڑا کاٹا اونچاسوین
برس ایک فوج جہاد کے واسطے روم مین گئی یہانتک کہ قسطنطنیہ پر پہونچی صحیح بخاری
مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت مین سے جو قیصر
کے شہر پر جہاد کریگا وہ لوگ بخشدی گئی ہین سو اس لشکر نے سب سے پہلے اس شہر
پر جہاد کیا اور بڑی محنت سے وہان پہونچی اب پہر ملک مغرب اور روم اور
ترکستان کے فتح کا بیان ہے ابن کثیر رح لکہتے ہین کہ پچاسوین برس عقبہ جو
نافع کے بیٹے تہے اونہون نے معاویہ رض کے حکم سے افریقیہ کو فتح کیا اور قیروان کا خط
کہینچا اوسکی جگہہ پر ایک جنگل تہا کہ پہاڑنے والے جانور اور وحشی جانور اور
بڑے بڑے سانپ وہان رہا کرتے تہے عقبہ نے اللہ تعالی سے دعا مانگی وہان
کوئی باقی نہین رہا یہانتک کہ پہاڑنے والے جانور اپنے بچون کو اوٹھا کر وہان سے

نکلنے لگے اور سانپ اپنے بلون سے نکل گئے اوسوقت قوم بربر مین سے بہت لوگ مسلمان ہوگئے
اوس جنگل پر شہر قیروان بنایا مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ ابن
عبد الحکیم نے فرمایا کہ ہمسے بیان کیا عبد الملک ابن مسلمہ نے کہ ہمسے فرمایا لیث ابن سعد نے
کہ عقبہ جب افریقیہ بھیجے گئے ہین اور انہون نے افریقیہ پر جہاد کیا پہر وہ قیروان کے جنگل پر آئے
اور وہان رات کو رہے وہ بھی اور اون کے ساتھ والے بھی جب صبح ہوئی اوس جنگل
کے کنارے پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے جنگل کے لوگو کوچ کرو کہ ہم اوترنے والے ہین یہ
بات تین دفعہ فرمانے لگے تو سانپ دوڑتے ہوئے چلے گئے اور بچھو بھی اور اونکے سوا اور
جانور بھی جو بہاگنے نہین جانتے تھے وہ سب نکلکر چلے گئے اور لوگ کھڑے ہوئے اونکو
دیکھ رہے تھے صبح کے وقت سے یہان تک کہ دھوپ سے اونکو ایذا ہوئے یہان تک
کہ اون جانورون مین سے اونہون نے کسی کو نہین دیکھا تب اوس جنگل مین اوترے
لیث نے کہا کہ ہمسے زیاد ابن عجلان نے بیان کیا کہ افریقیہ کے لوگ بعد اسکے چالیس
برس تک وہان رہے اور اگر ایک سانپ یا ایک بچھو ہزار اشرفی کو ڈہونڈا جاتا تو
نملتا ابن کثیر نے لکہا ہے کہ عقبہ ابن نافع سن پچاس تک قیروان مین رہے پہر بربر
اور روم کی ایک قوم سے لڑے اور شہید ہوئے اسی پچاسوین سال مین فضالہ ابن
عبید رض نے سمندر پر جہاد کیا پہر اکیاونوین برس ربیع ابن زیاد نے بلخ کو صلح سے
فتح کیا اور قوہستان کو لڑکر فتح کیا اور وہان کچھ ترک بھی تھے اونکو قتل کیا اسی
سال مین ربیع ابن زیاد نے ماوراء النہر پر جہاد کیا باونوین برس روم کے ملک پر
سفیان ابن عوف رض نے جہاد کیا اور وہان جاڑا کاٹا ترپنوین برس عبد الرحمن
نے جو ام الحکم کے بیٹے تھے روم کے ملک پر جہاد کیا اور وہان جاڑا کاٹا اسی سال مین
جنادہ جو ابو امیہ کے بیٹے تھے اونہون نے رودس کا ٹاپو فتح کیا اور کچھ مسلمانون کو وہان
قائم کیا وہ لوگ کافرون پر بہت سخت تھے سمندر پر جو کافر آتے تھے اونکو لوٹتے تھے
اور معاویہ اونکو بہت کچھ روزینہ دیا کرتے تھے اور وہ لوگ فرنج سے یعنی فرنگیون سے
بہت ہشیار رہتے تھے وہ لوگ ایک بڑے قلعہ مین رہتے تھے اور دو اسیطرح رہے

یہان تک کہ معاویہ مر گئے تب یزید نے اوس ٹاپو سے اونکو اوٹھالیا چوتھوین برس محمد ابن
مالک نے روم کی زمین مین جاڑا کاٹا اور گرمی کا جہاد معن ابن یزید نے کیا چھٹوین
برس سعید جو حضرت عثمان رض کے بیٹے تھے اونکو معاویہ نے خراسان کا حاکم کیا وہ
سمرقند مین آئے تب صغد کے ترک لوگ اونکی طرف نکلے سعید نے اونپر جہاد کیا اور اونکو
بھگا دیا تب اون لوگون نے صلح کی اکسٹھوین برس یزید بادشاہ ہوا اوس کے نایب عبید الله
ابن زیاد نے جناب امام حسین علیہ السلام کو اور اونکی بیٹون اور بھائیون کو نہا
ظلم سے اور اس بیرحمی سے شہید کیا کہ امت محمدی کے تمام انسان اور جن بلکہ فرشتے آج
تک اس غم مین روتے ہین ابن کثیر لکھتے ہین کہ معاویہ کے مرنے کے بعد یزید نے لوگون
سے کہا کہ معاویہ تمکو جنگل اور دریا مین جہاد کے لیے بھیجتے تھے اور مین کسی مسلمان کو
سمندر مین سوار نہین کرونگا اور معاویہ تمکو روم کے ملک مین جاڑا کاٹنے کے
لیے بھیجتے تھے اور مین کسیکو روم کے ملک مین جاڑا کاٹنے کے لئے نہین بھیجون گا
اب یہہ بیان ہے کہ محمدیون نے مسجد بیت المقدس مین اور اوسکے
بیچ کی بڑے چٹان مین بڑے بڑے آرائیشین کین ابن کثیر لکھتے ہین
کہ ہجرت سے چہیاسٹھوین برس عبدالملک بادشاہ نے بیت المقدس کے صخرہ
پر یعنے بڑی چٹان پر قبہ کا بنانا اور مسجد اقصی کا بنانا شروع کیا اور تہتروین برس
یہہ عمارت پوری بن چکی مولانا مجیرالدین حنبلی کی تاریخ بیت المقدس جو مصر
مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ عبدالملک نے تمام شہرون مین خط بھیجے
کہ میرا ارادہ ہے کہ بیت المقدس کی بڑی چٹان پر قبہ بناؤن جو مسلمانون کو
گرمی اور سردی سے بچاوے اور مسجد کو بناؤن اور مجھکو منظور نہین کہ رعیت کے
صلاح کے بغیر یہہ کام کرون تمام شہرون سے خط آئے کہ بادشاہ کی صلاح بہت
خوب ہی بہت بہتر ہے اگر الله چاہی الله بادشاہ کی نیت کو پورا کرے بادشاہ نے
کاریگرون کو جمع کیا اور بہت سا مال جمع کیا کہا جاتا ہے کہ وہ مصر کا سات برس کا

محصول تھا اور رجا جو حیوہ کے بیٹے تھے بہت بڑے عالم تھے اور عمر ابن عبد العزیز کے
ہمنشینوں مین سے تھے اونکو اس کام کا داروغہ کیا اور اون کے ساتھہ ایک اور مرد کو
ملا دیا جو یزید ابن سلام کہلاتے تھے اونھون نے قبہ کے پاس سے عمارت کا بنانا شروع
کیا مسجد کے پورب سے پچھم تک یہان تک کہ اپنا کام پورا اپنا چکے اور وہ عمارت جو مسجد
کے سرے پر تھے قبلہ کے پاس وہ مسجد کے پورب سے پچھم تک تھی اوس دیوار سے جو حضرت عیسیٰ
کے مہد کے پاس ہے اوس مکان تک جو اب جامع مغاربہ کر کے مشہور ہے رجا نے
اور یزید ابن سلام نے عبد الملک کو دمشق مین لکھہ بہیجا کہ مسجد اور قبہ خوب بن چکا
اور ابھی لاکھہ اشرفیان باقی ہین عبد الملک نے لکھہ بہیجا کہ وہ بیٹے تمکو انعام مین دین
اون دونون نے لکھہ بہیجا کہ ہمکو تو یہہ لائق تھا کہ اوس مین اپنی عورتون کے زیورین
سے لیکر کچھہ بڑہا دیتے سو آپ اسکو اوس چیز مین صرف کیجیے جو سب چیزون سے زیادہ
آپکو پسند ہو عبد الملک نے لکھہ بہیجا کہ اشرفیون کو گہلا کر قبہ پر ڈالدو سو وہ اشرفیان
گہلا کر وہ سونا قبہ پر ڈالا گیا کوئی اوسکو نظر بہر کر دیکھہ نہین سکتا تھا اور رجا نے قبہ
کے آس پاس پردے ریشمی کپڑے کے ڈالے تھے اور ہر جمعرات اور پیر کے دن زعفران
پیسا جاتا تھا اور رات کو مشک اور عنبر اور گلاب مین ملایا جاتا تھا رات کو ڈہکا
ہوا رکہا رہتا تھا صبح کو خادم لوگ حضرت سلیمان عم کے حمام مین نہاتے تھے اور
عمدہ عمدہ نئی کپڑے پہنتے تھے اور وہ خوشبو بڑی چٹان پاس لاتے تہے جہان تک اونکا
ہاتھہ پہونچتی تھے وہان تک خوشبو ملتے تھے اور جہان تک ہاتھہ نہین پہونچتی تھے پاؤن
دہو کر وہان چڑہتے تھے یہانتک کہ باقی چٹان پر خوشبو ملتے تھے اور سب برتن خوشبو
کے اونڈیل دیتے تھے پھر انگیٹھیان سونے اور چاندی کی اور عود اور مشک اور
عنبر لاتے تھے پھر سب ستونون کے آس پاس پردے چہوڑے جاتے تھے اور
لوگ خوشبو لیکر آس پاس قبہ کے پہرتے تھے پھر پردے باندہ دئی جاتے تھے پھر خوشبو
پہیلتی تھی یہانتک کہ خوشبو بازار تک پہونچتی تھی پھر ایک پکارنے والا پکارتا تھا کہ
صخرہ کہولا گیا ہے جسکو اوسمین نماز پڑہنا منظور ہو وہ آوے لوگ جلدی سے آتے تھے

کوئی دو رکعت کوئی چار رکعت پڑہتا تھا پھر دروازے بند کر دئیے جاتے تھے اور فقط پیر کے دن
اور جمعرات کے دن کہولے جاتے تھے اور قبہ اور مسجد کی عمارت سے ہجرت کے تہتر برس
بعد فراغت ہوئی مولانا مجیرالدین رح کہتے ہین کہ حافظ بہاء الدین ابن عساکر رح
نے روایت کیا ہے کہ اوسوقت مسجد اقصی مین جو کڑیان چھت مین لگی ہوئی تھین
چھ ہزار کڑیان تھین اور پچاس دروازے تھے اور سات محراب تھے اور قندیلون
کے واسطے علاوہ منارہ کے چار سو زنجیرین تھین دو سو تیس زنجیرین مسجد اقصی مین تھین
اور باقی اوس صخرہ کی جگہ مکان کے قبہ مین تھین اور پانچ ہزار قندیلین تھین اور
قندیلون کے ساتھ دو ہزار شمعین روشن ہوتی تھین جمعہ کے رات مین اور رجب
اور شعبان اور رمضان کی بیچ کی رات مین اور دونون عیدون کی رات مین اور
اوس صخرہ کی شان کے قبہ کے سوا پندرہ قبے تھے یہ سب چیزین عبدالملک بادشاہ
کیوقت مین بنائی گئین اور مسجد کے بندوبست کرنیوالے تین سو خادم تھے جو
بیت المال کے پانچوین حصہ سے خریدے گئے تھے جب اونمین سے ایک مرجاتا تھا
تو اوسکا بیٹا اور اوسکا پوتا اوسکی جگہ رہتا تھا اور چوبیس بڑے بڑے حوض تھے
اور چار منارے تھے تین منارے برابر برابر مسجد کے پچھم طرف تھے اور ایک باب الاسباط
پر تھا اور دس ہی یہودی اوسکے خادم تھے جنسے جزیہ نہین لیا جاتا تھا اون کی اولاد
ہوئی تو وہ بیس ہوگئے وہ موسمون مین اور جاڑے اور گرمی مین مسجد کو جھاڑتے
تھے اور نصاری کے دس گھرانا اوسکی خادم تھے یہہ خدمت اون کے ورثہ مین
چلی آتی تھی وہ بوریئے بناتے تھے اور مسجد کے بوریون کو جھاڑتے تھے اور اون
نالیون کو صاف کرتے تھے جن سے پانی حوضون تک بہہ کر جاتا تھا اور حوضون کو بھی
صاف کرتے تھے اور کچھ یہودی خادم اسلئے تھے کہ شیشے کی قندیلین اور پیالے
بناتے تھے اونسے جزیہ نہین لیا جاتا تھا اور رجاء سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے نقل
کرتے ہین کہ یہودی لوگ بیت المقدس مین چراغ روشن کرتے تھے پھر جب عمر ابن
عبدالعزیز بادشاہ ہوئے اونکو نکال دیا اور پانچوین حصہ مین سے مقرر کیا فائدہ یعنی

بیت المال کے پانچوین حصہ سے اس کام کے لئے غلام خریدی اور عبدالرحمن بن محمد بن
منصور ابن ثابت سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ اون کے
دادا سے کہ سب دروازون پر سونے اور چاندی کے پترے لگے ہوئے تھے عبدالملک
کی بادشاہت مین جب منصور بادشاہ عباسی آیا اور مسجد کے پورب طرف اور پچھم طرف
سن ایک سو چھیالیس مین زلزلہ کی باعث سے گر پڑا تھا بادشاہ سے لوگون نے عرض
کیا بادشاہ نے کہا میرے پاس کچھ نہین ہے اوسنے حکم کیا کہ سونے اور چاندی کے
پترے جو دروازون پر تھے وہ اکھیڑے گئے اور اون کی اشرفیان اور روپئے بنائے گئے
اور خرچ کئے گئے مسجد دوبارہ زلزلہ آیا وہ عمارت جو منصور بادشاہ نے بنوائی تھی وہ
گر پڑی مہدی بادشاہ آیا اوسنے حکم کیا کہ اس مسجد کی لنبائی مین سے کٹا دو اور
چوڑائی مین بڑھا دو یہ عمارت اوسکی بادشاہت مین پوری ہوئی ابن
عساکر نے فرمایا کہ مسجد اقصیٰ کی لنبائی سات سو گز اور ستائیس گز ہے بادشاہی گز
سے اور چوڑائی چار سو گز اور ساٹھ گز ہے بادشاہی گز سے اور ابو المعالی مشرف
نے بھی ایسا ہی کہا ہے اپنی کتاب مین کہ عبدالملک بادشاہ نے قبہ مین رنگارنگ
کے سنگ مرمر بچھائے تھے اور اوس کے واسطے خادم مقرر کئے تھے جو طرح طرح کی خوشبو
ملا کر غالیہ بناتے تھے اور قبہ کو معطر کرتے تھے اور سونے اور چاندی کی زنجیرین بہت
سی اوسمین بنائین اور قبہ مین اور مسجد مین طرح طرح کے رنگارنگ کپڑے بچھائے
جب کوئی مرد بیت المقدس سے اپنے شہر کو پلٹ کر جاتا تھا اوس سے چند روز
تک خوشبو آتی تھی اور پہچانا جاتا تھا کہ یہ بیت المقدس سے آیا ہے اور مسجد مین
داخل ہوا ہے اوس زمانہ مین کوئی عمارت تمام زمین مین اوس قبہ سے زیادہ
خوبصورت اور روشن نہین تھی آگے محمدی بھائیو جب انہون نے تین سو برس
تک اس پاک چٹان پر گوبر اور لید اور حیض کے لتے ڈالے تھے اللہ نے اوس کے
عوض محمدیون کے ہاتھون اپنے گھر کو ایسا معطر کیا کہ ساری جہان مین اوسکی
خوشبو پھیلائی حضرت اشعیا علیہ السلام کی بشارتین پھر یاد کرو اللہ تعالے نے

بیت المقدس سے فرمایا تھا کہ سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھین گے اور تو الیقا
کے ہاتھ مین بادشاہان تاج ہوگا اور جناب حجی نبی علیہ السلام کے صحیفہ مین فرمایا تھا کہ چاندی
میری ہے اور سونا میرا ہے رب العالمین فرماتا ہے اس پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال
سے زیادہ ہوگا ان سب بشارتون کا ظہور محمدی وقت مین ہوا اب پھر ملک مغرب پر
اور ترکون پر جہاد کا سامان سے ابن کثیر لکھتے ہین کہ اٹھترویں برس مسلمانون
نے رومی نصرانیون کے ملک پر بڑا جہاد کیا ارقلیہ فتح کیا اسی سال مین عبد الملک
نے نصیر کے بیٹے موسی کو ملک مغرب کے تمام شہرون پر جہاد کرنے کے لیے مقرر کیا
وہ طنجہ تک پہونچی محمدیون نے ان شہرون کے بادشاہون کو قتل کیا پھر اناسیویں
سال مین رومی نصرانیون نے مسلمانون کی فوجون کو کمزور دیکھ کر انطاکیہ مین
آکر وہان کے بہت لوگون کو قتل کیا اسی سال مین ترکون کے بادشاہ رتبیل پر
ابوبکرہ کے بیٹے عبید اللہ نے جہاد کیا پھر اوس سے مال پر صلح کر لی پھر رتبیل کبھی
صلح کرتا تھا کبھی لڑائی ہوتا تھا آخر کو محمدیون نے اوس کے ملک پر خوب جہاد کیا اوسکی
سو بہت ملک چھین لئے ترکون نے پھر غلبہ کیا پھر محمدیون نے اوس پر خوب جہاد کیا اس
جنگ مین بہت سے مسلمان شہید ہوئے آیا اسیوین برس عبد الملک کے بیٹے
عبید اللہ نے قالیقلان کو فتح کیا اور موسی ابن نصیر جو ملک مغرب کے حاکم تھے اونھون نے
اندلس کے شہرون پر جہاد کیا اور بہت شہرون کو اور آبادیون کو فتح کیا یہانتک
ملک مغرب مین جہاد کیا کہ دریائے اخضر محیط کے قریب تک پہونچ گئے پھر اسیوین برس
موسی ابن نصیر نے ملک مغرب کا ایک ٹکڑا فتح کیا اوسی جگہ سے شہر ارزمہ
ہے اور وہان کے بہت لوگون کو قتل کیا اور پچاس ہزار کے قریب کو قید کیا
پچاسیوین برس تدمیر پر مسلمانون نے بڑا جہاد کیا چھیاسیوین برس مسلم کے
بیٹے قتیبہ نے مرو اور خراسان پر جہاد کیا اور ترکون کے بہت شہر فتح کئی اسی سال
مین عبد الملک کے بیٹے مسلمہ نے رومی نصرانیون کے شہرون پر جہاد کیا اور بولق
کا قلعہ فتح کیا اسی سال مین عبد الملک مر گیا اور اوسکا بیٹا ولید بادشاہ ہوا اب

یہہ بیان ہے کہ ولید بادشاہ نے دمشق مین جمعہ کی مسجد بنائی اور حضرت یحیی
علیہ السلام کا سر مبارک وہان پایا مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ سن چہیاسی
مین دمشق مین جمعہ کی مسجد کا بنانا ولید بادشاہ نے شروع کیا اور اوسکو اچہا بنایا آخر کو
اوسکے بنانے مین وہ مسجد اور بہی بہت اچہی اور پہلے اوس جگہ یونانیون کی پوجا کا گہر
تہا وہ ستارون کو پوجتے تہے پہر وہ نصاری کا گرجا ہو گیا تہا پہر جب [illegible] اوسکا
آدہا لیا اور وہان مسجد بنائی پہر ولید نے باقی آدہا بہی نصاری کو راضی کر کے لے لیا اور
اوسکی عمارتون کو کہود کر میدان کر دیا اور بہت مضبوط مسجد بنائی اور اوسکو سونے
اور چاندی سے خوب آراستہ کیا اور چہت مین سونے اور چاندی کی زنجیرین
لٹکائین ابو الحسن ابن ربعی نے قاسم ابن عثمان تک سند پہنچائی اونہون نے
فرمایا کہ مینے سنا اسوقت ایک ہو نے ولید ابن مسلم سے پوچہا آپ کو کیا پہنچا ہے
حضرت یحیی ابن زکریا علیہما السلام کا سر مبارک اس مسجد مین کہان ہے اونہون نے
کہا مجکو پہنچا ہے کہ وہ اس جگہ ہے اور اپنے ہاتہ سے اوس ستون کیطرف اشارہ
کیا جو دبایا ہوا [illegible] چوتہا ہے اور زید ابن واقد سے روایت ہے
اونہون نے فرمایا کہ مینے حضرت یحیی علیہ السلام کا سر مبارک [illegible] دیکہا جسوقت لوگون
نے دمشق کی مسجد بنانے کا ارادہ کیا اور وہ قبہ کے ایک ستون کے نیچے سے نکلا
اور بشرہ مین اور [illegible] تہا [illegible] زید ابن واقد سے
روایت ہے [illegible] کہ ولید نے مجکو دمشق کی مسجد بنانے پر مقرر کیا تو ہمنے اوسمین پایا
ایک غار پایا [illegible] ولید کو خبر دی جب رات ہوئی ولید آیا اور شمع اوسکے آگے تہی اور وہ
اوترا تو کیا دیکہتا ہے کہ وہان ایک گرجا پاکیزہ ہے اور اوسمین ایک صندوق ہے
اوس پر لکہا ہوا ہے کہ یہہ سر ہے یحیی کا جو زکریا کے بیٹے ہین ولید نے اوسکو کہولا تو اوسمین
ایک جامہ دانی تہی اوسمین سر حضرت یحیی علیہ السلام کا تہا ولید نے حکم کیا وہ اپنی جگہ پہر
رکہدیا گیا اور ولید نے کہا کہ وہ ستون جو اوسکے اوپر ہے اوسمین اور اور ستونون سے
فرق کرو تاکہ پہچانا جاوے تب اوسکے اوپر ایک ستون بنایا گیا جسکا سر دبایا ہوا تہا یہہ

لکھا ہے کہ ابو عبیدہ نے کہا کہ حضرت یحیی علیہ السلام کا سر مبارک ستون کے نیچے مسجد کے پچھم
اور وہ ستون سکاسک کہلاتا ہے فائدہ اسی کے موافق شیخ سعدی رح نے
گلستان مین لکھا ہے کہ یحیی پیغمبر علیہ السلام کی قبر کے سرہانے مین اعتکاف مین تھا دمشق کی
مسجد مین لکھے بعد کچھ احوال بیان فرمایا ہے مولانا جلال الدین رح لکھتے ہین کہ ابو عبیدہ
کہا جب عمر ابن عبد العزیز بادشاہ ہوئے اور دمشق کی مسجد کو دیکھا فرمایا کہ مین
دیکھتا ہون کہ بہت مال اس مسجد مین ناحق خرچ کئے گئے ہین اور مین اوس مین سے
چھڑاؤنگا اوسکو مسلمانون کے بیت المال مین داخل کرونگا یہہ زنجیرین نکال لونگا
اور اوسکی جگہہ رسی لٹکاؤنگا اتفاقاً بادشاہ روم کے کچھہ ایلچی آئی اور اوس مسجد کی
عمارت اور سجاوٹ دیکھی تو کبھی سیدھی زمین پر دیکھی تھے تو ان کا سردار غش مین
آ کر پڑا لوگ اوسکو اوٹھا کر لے گئے چند روز مین جب کچھہ صحت پائی تب اوسی پوچھا کہ
کہ تجھکو کیا ہوا تھا اوس نے کہا مجھکو گمان نہ تھا کہ مسلمان لوگ ایسی عمارت بناوینگے
مین سمجھتا تھا کہ اونکی مدت اس سے تھوڑی ہے جب عمر ابن عبد العزیز کو یہہ خبر پہنچی
اونہون نے فرمایا کہ اس سے کافرون کا دل جلتا ہے اس مسجد کو اپنی حالت پر چھوڑ دو
اسی برس روم اور ترک اور مغرب اور ہند پر جہاد کا سامان ہے ابن کثیر لکھتے
ہین کہ ستاسیوین برس عبد الملک کے بیٹے مسلمہ نے رومی نصرانیون کے شہرون
پر جہاد کیا ان مین سے بہتون کو قتل کیا اور بہت قلعی فتح کئی اور مسلم کے بیٹے قتیبہ
نے ترکون کے شہرون پر جہاد کیا اور بیکند پر بھی جہاد کیا اور وہ بخارا کے علاقہ
مین ہے وہان بہت سے ترک جمع ہوئے تھے بڑی لڑائی ہوئی اللہ نے مسلمانون کی
مدد کی بیکند فتح ہوا سونے چاندی کے برتن اور سونے کے بت بہت سے لوٹ مین
آئے اونمین سے ایک بت تھا کہ گلایا گیا اور اوس مین سے ایک لاکھہ پچاس ہزار
اشرفی کے برابر سونا نکلا پھر اٹھاسیوین برس عبد الملک کے بیٹے مسلمہ نے اور اوسکے
بھتیجی عباس نے طوانیہ کا قلعہ فتح کیا یہہ قلعہ بڑا مضبوط تھا بڑی لڑائی ہوئی مسلمانون
نے نصاری کو بھگا دیا نصاری بھاگ کر حمص مین جمع ہوئے محمدیون نے حمص کو بھی

فتح کیا اور قتیبہ نے ترکون کے بادشاہ پر جہاد کیا اوس کے ساتھ دو لاکھ لڑنے والے تھے
بڑی لڑائی ہوئی قتیبہ نے اونکو شکست دی پھر نواسی برس مین مسلمہ نے اور اوسکے بھتیجے
عباس نے رومی نصرانیون کے شہرون پر جہاد کیا بہت قلعی فتح کئی اسی سال مین قتیبہ
نے صغد کے شہرون پر اور نسف اور کش پر جہاد کیا وہان بہت ترکون کو قتل کیا
پھر بخارا کیطرف چلے راہ مین بہت ترک ملے دو دن اونپر جہاد کیا اور فتح پائی اور بخارا
کے بادشاہ پر جہاد کیا اور ترکون پر جہاد کیا یہان تک کہ باب الابواب تک پہونچے اور
بہت قلعی اور شہر فتح کئی اور اسی سال مین موسی ابن نصیر نے اپنے بیٹے کو فرنگیون
کے بادشاہ کیطرف بھیجا اوس نے بہت شہر فتح کئے پھر نوے برس مین مسلمہ
اور عباس نے روم کے شہرون کو فتح کیا اور کئی قلعی فتح کئے اور رومی نصرانیون
مین سے ایک خلقت کو قتل کیا اور قید کیا اور اسی سال مین محمد ابن قاسم نے سندھ
کے بادشاہ کو قتل کیا اور قتیبہ نے شہر بخارا کو فتح کیا اور سب ترکون کو بھگا دیا اسی
سال مین صغد کے بادشاہ نے صلح چاہی قتیبہ نے صلح کر لی بعد اسکے بخارا کے بادشاہ نے ترکون کو
توجمع کین اور مسلمانون پر حملہ کیا مسلمانون نے اونکو خوب قتل کیا پھر ترکون
کے بادشاہ نے قول توڑا اور بہت سے بادشاہون نے ظلم پر ایکا کیا قتیبہ نے اونکو ایسا قتل کیا
کہ ویسا کبھی نہین سنا تھا پھر اکیانوے برس مسلمہ نے ترکون پر جہاد کیا اور
بہت شہر اور قلعی فتح کئے اور موسی ابن نصیر نے مغرب کے شہرون پر جہاد کیا
اور بہت شہر فتح کئے اور اون شہرون مین داخل ہوئے یہان تک کہ بعضی ایسی
زمینون مین داخل ہوئے جہان گھرون اور محلون کے نشان تھے اور وہان کوئی
بسنے والا نہ تھا اور آثار سے معلوم ہوتا تھا کہ وہان کے لوگ بہت دولت والے
تھے سب کے سب ہلاک ہوئی اسی سال مین قتیبہ نے ترکون پر جہاد کیا کیونکہ
اون کے بادشاہون نے اگلی سال ایکا کیا تھا کہ ایسا لڑین گے کہ عربون کو
اون کے ملک سے نکال دینگی قتیبہ نے اونکو شکست دی پھر ترکون کا بادشاہ ادھر
اودھر بھاگتا پھرتا تھا قتیبہ نے اوسکو پکڑ کر قید کر لیا اور اوسکو سات سو امیرون

سمیت قتل کیا پھر قتیبہ نے طالقان کو لے لیا اور وہ بڑا شہر ہے پھر قتیبہ فاریاب کیطرف چلو وہانکا
بادشاہ تابعدار ہوا پھر بلخ مین داخل ہوئے وہان سے نکلکر ایک بڑا قلعہ فتح کیا پھر بانوے
برس مسلمہ نے اور اوسکے بھتیجے عمر نے جو ولید کا بیٹا تھا رومی نصرانیون کے شہر فتح کیے
اور بہت قلعے فتح کیے اور ...نی لوگ اپنے ملک کے کنارے تک بھاگ گئے اور زیاد
کے بیٹے طارق جو موسی ابن نصیر کے آزاد غلام تھے وہ بارہ ہزار کی فوج لیکر اندلس
کے شہرون پر جہاد کے واسطے گئے وہان کا بادشاہ تاج اور تخت سمیت نکلا طارق
طنجہ کے حاکم تھے اور اپنے آقا موسی ابن نصیر کے نائب تھے اونھون نے اوسپر
جہاد کیا یہ طنجہ مغرب کے شہرون کی کنارے پر ہے پھر طارق اندلس کے ٹاپو مین
داخل ہوئے اور غنیمت کو لیتے جاتا کیونکہ فرنگی آپس مین لڑ رہے تھے طارق
نے اندلس کے شہرون مین جاکر قرطبہ کو فتح کیا اور وہان کے بادشاہ کو قتل کیا پھر موسے
ابن نصیر بھی فوجون سمیت طارق سے آن ملے اور اندلس مین داخل ہوئے اور تین
برس تک اندلس کے شہرون کو فتح کرتے رہے اور مردون کو قتل کرتے رہے اور عورتو
کو اور لڑکون کو قید کرتے رہے بڑے بڑے ملک اور شہر فتح کیے سونا اور چاندی اور
جواہر اور یاقوت اور سونے چاندی کے برتن اور گھوڑے اور خچر اسقدر لوٹ مین لائے
کہ بیان سے باہر ہین اسی سال مین مسلمہ نے اور عمر نے رومی نصرانیون کے قلعون
مین سے شوسہ اور بلغا کو قسطنطنیہ کی نہر تک فتح کیا اور قتیبہ نے سومان اور کسق
اور نسف کو فتح کیا اور اپنے بھائی عبد الرحمن کو صغد کیطرف بھیجا وہان کے حاکم
نے صلح کر لی پھر صغد والون نے اوس حاکم کو معزول کیا اور دوسرے شخص کو حاکم
کیا اور قول ہے کہ اترانوے برس مسلمہ نے رومی نصرانیون کے شہرون کے بہت قلعے
فتح کیے اور ولید کے بیٹے عباس نے سسطیہ فتح کیا اور قتیبہ نے اپنے بھائی عبد الرحمن
کو بارہ ہزار کی فوج مین سمرقند کیطرف بھیجا پھر قتیبہ بھی جا پہونچے اور صغد کا بڑا شہر
جو سمرقند ہے اوسکے قریب پہونچے اور صغد والون سے بہت بڑی لڑائی ہوئی
آخر ترکون نے جزیہ پر صلح کی قتیبہ شہر مین داخل ہوئے اور مسجد بنائی اور بتونکا

زیور سب اوتار لیا اور بتونکا ڈھیر لگا کر اون سکو جلا دیا کافر چلائے اور رو دیے بعضون
نے کہا کہ ان مین بعضے بت قدیم ہین جو کوئی اونکو جلاویگا ہلاک ہو جاویگا قتیبہ نے اپنے
ہاتھ مین آگ کا شعلہ لیا اور کہا مین اونکو اپنے ہاتھ سے جلاؤنگا تم سب ملکر ہمیں ذرا دیکھو
اور مجکو ڈھیل مت دو قتیبہ الله اکبر کہتے ہوئے اوٹھے اور اون بتون مین آگ لگا دی
اور وہ جل گئے اسی سال مین موسی ابن نصیر نے طارق کو معزول کیا اور اونکو
طلیطلہ کیطرف بہیجا تھا اونہون نے اوسکو فتح کیا اور وہان حضرت سلیمان علیہ السلام
کا دستارخوان پایا اوسمین سونا اور جواہرات بہت کچھہ تھا وہ ولید بادشاہ کیطرف
بہیجا ولید تک پہونچنے نہ پایا تھا کہ ولید مرگیا اور اوسکا بہائی سلیمان بادشاہ ہوا
حضرت سلیمان علیہ السلام کا دستارخوان اوسکو پہونچا اوسکو دیکہکر عقل حیران
ہوتی تھی تاریخ کامل مین ہے کہ اشبان ایک بادشاہ تھا اندلس کا وہ بیت المقدس
سے لڑا تھا وہان لاکہو آدمیونکو قتل کیا تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا
دستارخوان لوٹ لے گیا تھا وہی طارق کو لوٹ مین ملا ابن کثیر لکھتے ہین کہ موسی
ابن نصیر نے طارق کی جگہہ پر اپنے بیٹے عبد العزیز کو اپنا نائب کیا اور اسی سال مین
موسی ابن نصیر نے فوجین بہیجین اونکو ملک مغرب مین پہیلایا اونہون نے اندلس
کے ٹاپو کے بہت شہر فتح کیے اونمین سے ہے قرطبہ اور طنجہ پہر موسی ابن نصیر
خود اندلس کیطرف چلے اور شہر باجہ اور شہر اشبیلیہ کو فتح کیا اور بڑے بڑے شہر اور گانو
بہت فتح کیے اور فوجون کو بہیجا اور یورپ اور اوسکیطرف بہیجا اونہون نے ملک مغرب
کا ایک ایک شہر اور ایک ایک گانو فتح کیا اور بہت سا مال لوٹا اور لڑکون کو قید کیا اور
موسی ابن نصیر بیشمار مال اور لوٹ اور قیدیون کے ساتھ پلٹ آئے مولانا بدر الدین
شبلی حنفی نے آکام المرجان مین شکرہ کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے نصیر
ابن موسی تک سند پہونچاکر اونکی جہاد کا حال لکھا ہے اوسمین یہہ بھی لکھا ہے کہ پہلے
وہ یہودی تھے پھر وہ مسلمان ہوئے اور ملک مغرب پر حاکم کیے گئے وہ سند ہین
جہاد کو نکلے اور انہون نے اندلس کو فتح کیا اور کہا گیا ہے جسقدر کثرت سے کافرون کو

قید کر کر وہ لائے اسقدر کثرت قیدیون کی مسلمانون مین کہین سننے مین نہین آئی اے
ایمان والو حضرت اشعیا علیہ السلام کے چودہوین باب کی پیشخبری یاد کرو اللہ تعالے
نے وعدہ کیا تھا کہ جن لوگون نے اسرائیلیون کو قید کیا ہے وہ اونکو قید کرینگے اور
اون کو غلام اور لونڈی بناوینگے دیکھو آگے بت پرست لوگ اسرائیلیون کو قید
کرتے تھے اب موسی ابن نصیر جو اسرائیلی تھے جب محمدی ہوے اونھون نے دیکھو
کس کثرت سے اون قیدیون کے کافرون کو قید کیا اور لونڈی اور غلام بنایا اور حضرت
اشعیا علیہ السلام کے چھیاسٹھوین باب مین فرمایا تھا کہ اللہ تعالے تلوار سے سارے
بشر کی عدالت کریگا اونچاسوین باب مین فرمایا تہا کہ اپنی نجات زمین کے کنارے تک
پہونچاونگا دیکھو اللہ نے محمدی تلوار سے تمام انسانون کی عدالت کی اور اپنا دین
زمین کے کنارے تک پہیلا دیا یاد رہی مارشمن میر الاسلام مین لکھتا ہے کہ سن
سات سو نو عیسوی سے سات سو چودہ تک اسپین یعنی اندلس فتح ہوا لکھتا ہے
کہ موسی نے دمشق کے بادشاہ کو خبر دی پانسو عربون اور حبشیون نے اسپین
کی سرحد پر حملہ کیا پھر طارق سات ہزار آدمی لیکر اسپین کو گیا دو چار مہینے مین سردار
اسلام نے جبل الطارق سے جیحون تک فتح کر لیا اس سفر دور دراز مین ہزارون گروہ
یہودیون کے جو تمام سلطنت مین پہیلے ہوے تھے اور جنکو نصرانیون نے ایذا دی تھی
اونھون نے اہل اسلام کی مدد کی اے محمدی بھائیو ظاہر ہے کہ وہ یہودی مسلمان ہوگئے اور
اگر مسلمان نہین ہوے تو بھی محمدیونکی امان مین رہے توبہ کی مہلت باقی رہی ابن کثیر
لکھتے ہین کہ اسی ترانوین سال مین قاسم کے بیٹے محمد جو حجاج کے چچا کے بیٹے تھے انھون
نے ہند کے شہرون مین سے شہر دیبل وغیرہ فتح کیا اور اونکو حجاج نے ہند کی لڑائی کا
حاکم کیا تھا اور اونکی عمر سترہ برس کی تھی وہ فوجین لیکر چلے داہر بادشاہ سے
مقابلہ ہوا وہ ہند کا بادشاہ تھا اوسکے ساتھ بڑی فوج تھی خوب لڑائی ہوئی اللہ
نے کافرون کو بھگا دیا داہر بادشاہ بھاگا رات کو بادشاہ پھر آیا پھر بڑی لڑائی
ہوئی داہر بادشاہ مارا گیا اور اوسکے اکثر ساتھی مارے گئے اور خود ہندو بھاگے

مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا اور قتل کیا پھر قاسم کے بیٹے محمد یہان سے چلے اور شہر کیرج
اور برہما کو فتح کیا اور نہایت سونا اور جواہر اوٹھا لائے پھر چورانوین برس ولید کے بیٹے
عباس نے رومی قلانیون کی زمین پر جہاد کیا کہا گیا ہے کہ اللہ نے اسکو فتح کیا اور اوسکا بھائی
عبد العزیز غزالہ تک پہونچا اور ولید جو ہشام کا بیٹا تھا مرج الحمام کی زمین تک پہونچا
اور ابو کبشہ کا بیٹا یزید سوریہ کی زمین تک پہونچا اور عبد الملک کے بیٹے مسلمہ نے
خراسانیون کی زمین مین سندرہ فتح کیا اس سال مین اللہ تعالی نے مسلمانون کو
بڑی بڑی فتحین دین یہانتک کہ یہ جہاد حضرت عمر رض کے زمانے کی جہاد کے مانند ہو گیا
اسی سال مین مسلم کے بیٹے قتیبہ نے شاش اور فرغانہ پر جہاد کیا یہانتک کہ خجند اور
کاشان تک پہونچے جو مدائن شہر فرغانہ کے ہین پھر اون شہرون مین داخل ہوتے
اور فتح کرتے رہے یہانتک کہ کابل تک پہونچے اور اوسکو گھیر لیا اور فتح کیا
مولانا جلال الدین سیوطی جو تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین کہ اکیانوے برس موقان اور شہر
الباب فتح ہوا اور چھیانوے برس طولیس وغیرہ فتح ہوا پھر سلیمان بیٹا عبد الملک کا
بادشاہ ہوا وہ بڑا عادل تھا اوسکی سلطنت مین جرجان اور حصن الحدید اور طبرستان اور
شہر سقالبہ فتح ہوا اوسکے بعد عمر عبد العزیز کے بیٹے تھے بادشاہ ہوئے جنکا عدل و انصاف
حضرت عمر رض کے قریب قریب تھا حسن قصاب فرماتے ہین کہ مینے اونکی بادشاہت مین
دیکھا بھیڑئیے بکریون کے ساتھ چرتے تھے مجھے تعجب ہوا اور فرماتے ہین کہ ہم کہان مین
بکریان چراتے تھے بکریان اور بھیڑئیے ایک جگہ پر چرتے تھے ایک شب کو بھیڑئیے نے
ایک بکری کو مارا پھر معلوم ہوا کہ عمر ابن عبد العزیز اوسی رات مین مرے تھے ایک
سو پانچوین برس ہشام بیٹا عبد الملک کا بادشاہ ہوا اوسکی بادشاہت کے ساتوین
برس روم کا قیصریہ تلوار سے فتح ہوا اور آٹھوین برس خنجرہ فتح ہوا اور بارھوین
برس خرشنہ جو قسطنطنیہ کے نواح مین ہے فتح ہوا ایک سو بتیسوین برس سفاح جو حضرت
عباس رض کے اولاد مین تھا بادشاہ ہوا ایک سو سینتیسوین برس منصور بادشاہ
ہوا دوسری صدی کے اکتالیسوین برس طبرستان فتح ہوا چھیالیسوین برس مین قبرس

جہاد ہوا اٹھانوین برس مہدی بادشاہ ہوا انسٹھوین برس ہند مین سے ارید تلوار سے
فتح ہوا ساٹھوین برس اور اوسکی بعد روم مین بہت فتحین ہوئین اونہترہوین
برس ہارون رشید بادشاہ ہوا اٹہترہوین برس شہر قبسہ امیر عبداللہ حمزہ کے ہاتھ
پر فتح ہوا اکیاسیوین برس صفصاف کا قلعہ تلوار سے فتح ہوا اٹھاسیوین برس خزر
کے لوگ ارمنیہ پر نکلے اور مسلمانون کا خون بہایا اور مسلمانون پر ایسی بڑی مصیبت
پڑی کہ اسی پہلے اس طرح کی مصیبت سننے مین نہین آئی تھی پادری کافوڈ ہی لکھتا
کہ مکہ اور مدینہ والون پر ترکیون کا پہلا حملہ آٹھوین صدی عیسوی کے اخیر مین ہوا
وہ لوگ ملک شمال یعنے اوتر سے جو بحیرہ خزر اور بحیرہ اسود کے بیچ مین ہی آئے
اور یہہ لوگ اوسوقت دین محمدی نہین رکھتے تھے مگر اونہون نے تھوڑے ہی عرصے
کے بعد محمدیون کا دین اختیار کرلیا اگرچہ مسلمان اوسوقت اون سے دبی ہوئی تھے
مطلب یہہ ہی کہ اپنی خوشی سے ایمان لائے کسی کے ڈر اور زور سے نہین کیا یہان سے
وہ بات غلط ہوگئی جو نصرانی لوگ کہتے ہین کہ دین اسلام تلوار کے زور سے پہیلا ہے
کیونکہ اس دین مین وہ لوگ بھی داخل ہوئے جنہون نے مسلمانون پر غلبہ کیا تھا
دیکھو پوپ کی تاریخ پادری ریکاٹ صفحہ ۱۳۹ مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ ستاسیوان
برس روم کے بادشاہ نقفور نے صلح کا قول توڑا اور ہارون رشید کو دغا بازی کا پیغام
لکھ بھیجا ہارون رشید چلے اور شہر ہرقلہ پر اوترے بڑی لڑائی ہوئی اٹھانوین برس
مین ہارون نے ہرقلہ کو فتح کیا اور اپنی فوجین روم کی زمین مین پھیلا دین شراحیل
ابن معن نے صقالیہ کا قلعہ فتح کیا یزید ابن مخلد نے ملقونیہ کو فتح کیا حمید ابن معیوف
قبرس کیطرف چلے وہان ڈبا دیا اور جلا دیا اور سولہ ہزار آدمی کو قید کرلیا ترانوین برس
ہارون رشید نے انتقال کیا اور مامون رشید بادشاہ ہوا تیسری صدی کے
پندرہوین برس مامون رشید رومی نصرانیون پر جہاد کرنے چلے قرہ کا قلعہ تلوار
سے فتح کیا اور قلعہ ماجدہ کا فتح کیا پہر دمشق کیطرف چلے پہر سولہوین برس روم کیطرف
چلے اور کئی قلعے فتح کئے تئیسوین برس معتصم بادشاہ نے رومیون پر جہاد کیا

اور اون کے ملک کو ویران کیا اور عموریہ کو تلوار سے فتح کیا اڑتیسوین برس متوکل بادشاہ
کے وقت مین رومیون نے دمیاط کو جا لیا اور لوٹا اور جلایا اور چھہ سو عورتون کو قید کر لیا
چھپنوین برس متوکل کا بیٹا معتمد بادشاہ ہوا اوسکی وقت مین زنگی لوگ بصرہ مین
داخل ہوئے اور قتل کیا اور جلا دیا اور ویران کر دیا معتمد کی فوج نے اونپر بار بار جہاد
کیا سن ستر تک اونپر جہاد ہوتا رہا زنگیون کا سردار جسکا نام بہبود تہا سن سترہ مین
مارا گیا ساٹھوین برس رومی نصرانیون نے شہر لولوہ لے لیا چھیاسٹھوین برس رومی
نصرانیون کی فوجین دیار بکر تک پہونچین اور لوگون کو قتل کیا اور جزیرہ اور موصل
کے لوگ بہاگ گئے ستترہوین برس رومی نصرانیون کی ایک لاکہہ کی فوج طرسوس مین
اوتری محمدیون نے اونپر جہاد کیا اللہ نے بہت بڑی فتح دی اسی سال مین مہدی
عبید اللہ جو عبیدیون کا دادا ہے اوس نے یمن مین لوگون کو بلانا شروع کیا اٹھترہوین
برس تک بلاتا رہا اٹھترہوین برس قرمطی لوگ کوفہ مین ظاہر ہوئی وہ لوگ ایسا بیان
کہتے تھے کہ جنابت کا غسل واجب نہین اور شراب حلال ہے اور روزہ سال
بہر مین دو دن ہے نوروز کا دن اور مہرجان کا دن اور قبلہ اور حج بیت المقدس
کیطرف ہے اناسیوین برس مستضد بادشاہ ہوا اکیاسیوین برس رومیون کے
شہرون مین سے بکوریہ فتح ہوا چھیاسیوین برس بحرین مین ابو سعید قرمطی ظاہر
ہوا اور بصرہ کو لوٹا اور بادشاہی فوج کو کئی بار بہگا دیا اٹہاسیوین برس ابو عبد اللہ
شیعی مغرب مین ظاہر ہوا اوسنے قوم کنانہ کو مہدی کیطرف بلایا وہ لوگ جمع ہوئے
یہ عبیدیون کا پہلا ظہور ہے جو مصر کے بادشاہ ہوئے نواسیوین برس مکتفی بادشاہ
ہوا اور یحیی قرمطی نکلا اوسنے شام کو گہیر لیا بادشاہی فوج اوسپر جہاد کرتی رہی یہانتک
کہ سن نوّے مین مارا گیا پہر اوسکا بہائی اوسکی جگہہ سردار ہوا اوسنے شام مین فساد کیا اور
غلبہ کیا سن اکیانوے مین مارا گیا اسی سال مین انطالیہ جو اعظم ہے روم کے
شہرون مین وہ تلوار سے فتح ہوا چھیانوے برس مقتدر بادشاہ ہوا اسی سال مین
مہدی ملک مغرب مین غالب ہوا اور افریقیہ کا حاکم بہاگ گیا اور ملک مغرب عباسی

بادشاہون کے ہاتھ سے نکل گیا الب آلتواریخ والا پادری لکھتا ہے کہ آٹھوین اور نوین
صدی عیسوی مین نصرانیون کے ملک مین بت پرستی کی بابت بڑا ہی فساد اور جھگڑا
پھیلا کبھی بت بنائے گئے کبھی توڑے گئے پانچوین کی جماعت بہت پہلے ہوئی [illegible]
منع کرنیوالے دست بشستہ ہو گئے تھے اون [illegible] ہزارہا [illegible] نصرانیون کیطرف [illegible]
اور اوسکی ملکہ [illegible] انشاء [illegible] ایک مین دارالسلطنت کے [illegible] اور شہرون
تاخت وتاراج کی دھوم مچادی آٹھ ایمان والو اس بیان سے معلوم ہوا کہ [illegible]
اور تیسری صدی ہجری مین ہزارہا نصرانی لوگ محمدی ہو گئے مولانا جلال الدین
لکھتے ہین کہ چوتھی صدی کے دوسرے برس دیلم لوگ جو مجوسی یعنی آگ کے پوجنے
والے تھے سید حسن ابن علی اطروش کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے پانچوین برس روم
کے بادشاہ نے قاصد بھیجی اور صلح کی درخواست کی اور مہدی کا بیٹا مصر پر غالب ہوا
بارہوین برس فرغانہ خراسان کے حاکم کے ہاتھ پر فتح ہوا چودہوین برس رومی
نصرانی ملطیہ مین تلوار کے زور سے داخل ہوئے اور پندرہوین برس دمیاط مین
داخل ہوئے اور جمعہ مسجد مین ناقوس بجایا اور دیلم کے لوگ رے پر اور پہاڑون
پر غالب ہوئے اور بہت لوگ قتل ہوئے اور لڑکے ذبح کیے گئے سولہوین برس
قرمطی نے ایک مکان بنایا اور دارالہجرت اوسکا نام رکھا اور ان برسون مین اوسنے
بہت فساد مچایا اور مسلمانون کو قتل کیا بادشاہی فوج کئی بار بھاگی اور حج موقوف رہا
اور مکہ کے لوگ وہان سے سرک گئے اور رومی نصرانیون نے خلاط کیطرف قصد کیا
اور جمعہ مسجد سے منبر کو نکال لیا اور اوسکی جگہ پر صلیب کو رکھا اسی سال مین
ابوطاہر قرمطی نے ذی الحج کی آٹھوین کو کعبہ کے پاس حاجیون کو قتل کیا اور لاشون
کو زمزم کے کوئین مین پھینک دیا اور وہ سیاہ پتھر جو کعبہ مین لگا ہوا ہے اوسکو توڑا
پھر اوسکو اوکھیڑ لیا وہ سیاہ پتھر قرمطیون کے پاس بیس برس سے زیادہ رہا اور
پچاس ہزار اشرفی اونکو دیتے رہے کہ یہ پتھر ہمکو پھیردو اون لوگون نے کسیطرح
نمانا انیسوین سال مین دیلمی لوگ دینور مین داخل ہوئے اور لوگون کو قتل کیا چین

بلکہ بادشاہی بندوبست بہت بگڑ گیا ہر طرف لوگ حاکم بن بیٹھے اور سلطنت کے باشاہ
راضی باللہ کے ہاتھ مین فقط بغداد رہ گیا اور قرمطیون نے [illegible]
اندلس مین امیر عبد الرحمن ابن محمد ثانی نے ہمت کر کے [illegible] کیا اور [illegible] غلبہ کیا
اور غلبہ کر کے شوالون کی جڑ کھودی اور سسلی بھی فتح کر لی [illegible] برس [illegible] ابراہیم
بادشاہ کے وقت مین روم کے شہر [illegible] اور [illegible] اور فلسطین مین بہت سے
اور لوگون کو قتل کیا اوستالیسوین برس مطیع للہ فضل بادشاہ کے وقت مین سیاہ
پتھر اپنی جگہ پر رکھا گیا اور چاندی کے طوق سے باندہا گیا محمد ابن نافع
نے کہا ہے کہ مین نے سیاہ پتھر کو دیکھا جب وہ اوکھڑا ہوا تھا تو سیاہی فقط اوسکے سر
مین تھی اور باقی سفید تھا پانچوین صدی کے چوراسیوین برس فرنج یعنے فرنگی سسلی
کے ٹاپو پر غالب ہوئے اور نوین برس فرنگیون نے آکر [illegible] لے لیا اور پہلا شہر جو [illegible]
نے لیا وہ یہی ہے اور [illegible] تک پہونچے اور اوس طرف کے شہرون کو غارت
کیا یہ فرنگیون کا شام مین پہلا غلبہ ہے بانوینے برس مین فرنگیون نے بیت المقدس
پر قبضہ کیا اب بیان ہے کہ فرنگیون نے بیت المقدس مین ہزارون
مسلمانون کو قتل کیا اور ننانوے برس رہا وہ تاراج ہا مولانا مجیر الدین حنبلی رحمہ
جو نوین صدی ہجری مین تھے اونکی کتاب تاریخ بیت المقدس جو مصر مین چھپی ہے اوسمین
لکھا ہے کہ فرنگیون نے دس لاکھ کی فوج مین بیت المقدس کا قصد کیا اور بیت المقدس
کو چالیس اور کئی دن گھیرے رہے اور ایک ہفتہ بعد مسلمانون کو بیت المقدس مین
قتل کرتے رہے اور مسجد اقصی مین ستر ہزار سے زیادہ مسلمان قتل ہوئے اونمین
بہت پیشوا اور بزرگ اور عابد اور زاہد تھے جو اوس پاک مقام کے مجاور تھے پھر
فرنگیون نے سارے شہر کے مسلمانون کو مسجد کے اندر گھیرا اور شرط لگا دی کہ اگر
تین دن کے بعد نکلنے مین دیر لگاوینگے تو سب کے سب قتل کیے جاوینگے مسلمانون
نے جلدی جلدی نکلنا شروع کیا ہجوم کے باعث سے مسجد کے دروازون پر بہت
مر گئے اور فرنگیون نے صخرہ یعنے اوس بڑی چٹان کے پاس سے دو ہزار

چالیس قندیلین چاندی کی اور تینتیس قندیلین سونے کی اور تنور چاندی کا لوٹ لیا اور
مسلمان لوگ ملک شام سے بھاگ کر ملک عراق کیطرف گئے اور بغداد مین رمضان
مبارک کے مہینے مین بادشاہ احمد مستظہر باللہ کیطرف فریاد کرنے کے لیے پہنچے
بغداد کے لوگ جمعہ کو مسجدون مین جمع ہوئے اور اللہ سے فریاد کی اور روئے اور
بادشاہ نے علماؤن سے فرمایا کہ شہرون مین جاؤ اور بادشاہون کو جہاد کی رغبت
دلاؤ تب امام ابو الوفا عقیلی رح اور بہت سے بڑے بڑے علما لوگون کو نصیحت کرنیکو
نکلے مگر کچھ فائدہ نہوا اور بیت المقدس اور اوسکی پاس کے شہر فرنگیون کے ہاتھ
مین گیا نوے برس رہے ابن اثیر نے تاریخ کامل مین جو احوال لکھا ہے اوسکا پورا
بیان حضرت دانیال علیہ السلام کے پچھلے باب کی پیش خبری کے بیان مین ہوچکا ہے
اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ فرنگیون سے بار بار جہاد ہوتا رہا یہانتک کہ چھٹی صدی کے چالیسوین برس
نور الدین بادشاہ نے جہاد شروع کیا اور برابر جہاد مین مشغول رہے باونوین
سال نور الدین نے لیلیک اور اوسکا قلعہ لے لیا تاریخ کامل کا بیان ہے کہ اٹھاونوین
برس نور الدین نے آکر اوسکے قلعہ کو گھیرا اور طرابلس کے لینے کا قصد تھا ایک دن
فرنگی اچانک ایک پہاڑ کے پیچھے سے چڑھ آئے اور مسلمانون کو خبر نہ تھی اونہون نے
لڑنا شروع کیا نور الدین حمص کے قریب ایک مقام پر اوترے جو لڑائی کے
میدان سے بارہ کوس پر تھا وہان پھر لڑائی کا سامان کیا فرنگیون کا ارادہ تھا
حمص کو لے لین جب اونکو نور الدین کے لشکر کی خبر پہونچی وہ چلے گئے نور الدین
کے ساتھ والون نے دیکھا کہ خرچ کی حاجت بہت ہے اون مین سے ایک نے کہا کہ آپ کی
شہرون مین بہت سے انعام اور خیراتین ہین علماؤن اور فقراؤن اور صوفیون
اور قرآن پڑھنے والون پر اگر اسوقت اوس سے قوت حاصل کرتے تو بہت مناسب
تھا نور الدین غصہ مین آئے اور فرمایا قسم اللہ کی مین اللہ کی مدد کی امید فقط
انہین لوگون کے وسیلے سے رکھتا ہون کیونکہ تمکو فقط تمہارے کمزورون کے
وسیلے سے رزق دیا جاتا ہے اور مدد دیجاتی ہے مین کیونکر ایسا کرون کہ اون

اونکو ان کا انعام موقوف کرون جو میری طرف سے اون تیرون سے لڑتے ہین جو کچھ
نقصان ہوتا ہے مین اپنے بچہونے پر سوتا ہوتا ہون اور وہ انعام اونکو دون جو میری
طرف سے جب ہی لڑتے ہین جب مجھکو دیکھتے ہین اور اون تیرون کے ساتھ لڑتے
ہین کبھی پہونچتے ہین اور کبھی چوک جاتے ہین پھر فرنگیون نے نورالدین سے
صلح چاہی اونہون نے نمانا اونسٹھوین برس نورالدین نے قلعہ حارم کا گھیر لیا اور
خوب لڑائی فرنگیون سے جہاد کیا بہت فرنگی قتل ہوئے اور قید ہوئے دس ہزار سے
زیادہ قتل ہوئے اور اس سال مین قلعہ بانیاس کا جو دمشق کے قریب تھا نورالدین
نے فرنگیات سے لیا اکسٹھوین برس نورالدین نے منیطرہ کا قلعہ جو شام مین
تھا اسے فتح کیا کہ اونکی غفلت مین تھوڑے فوج کے ساتھ جا کر اونکو قتل کیا اور
قید کیا باسٹھوین برس نورالدین نے فوجین جمع کین اور فرنگیون کے شہرون مین
داخل ہوئے اور عرقہ اور صافیتا کو فتح کیا چونسٹھوین برس فرنگیون کے بادشاہ
کی فوج شام سے مصر کیطرف چلی اور یہ ظاہر کیا کہ ہم حمص کے ارادے پر جاتے
ہین نورالدین نے یہ خبر سنکر فوجین جمع کین اور فرنگی مصر کیطرف گئے اور شہر
بلبیس کو لے لیا اور قتل کیا اور مصر کے کچھ سردارون نے فرنگیون کو لکھ بھیجا
تھا اور اونکو بلا بھیجا تھا وہ بلبیس سے مصر کیطرف گئے اور قاہرہ پر اوترے اور
اوسکو گھیر لیا وہان کے لوگ خوب لڑے اور شہر کو بچایا مصر کے حاکم عاضد نے
نورالدین سے فریاد کی اور عورتون کے بال خطون کے اندر بھیجے اور کہا یہ بال میری
عورتون کے ہین وہ تجھسے فریاد کرتی ہین کہ فرنگیون سے اونکو بچاؤ نورالدین
نے فوجین جمع کین اور اسدالدین شیرکوہ کو چھ ہزار سوارون کے ساتھ بھیجا
اور صلاح الدین یوسف جو شیرکوہ کا بھتیجا تھا اوسکو بھی ساتھ کر دیا جب اسدالدین
مصر کے قریب پہونچے فرنگی ناامید ہوکر اپنے شہرون مین چلے گئے اسدالدین قاہرہ
مین پہونچے عاضد نے اونکو اپنا وزیر کیا پھر اسدالدین اسی سال مین جمادی الثانی
مین مرگئے عاضد نے اون کے بھتیجے صلاح الدین کو اپنا وزیر کیا پینسٹھوین برس

مصر کے شہروں میں سے دمیاط کو فرنگیوں نے گھیر لیا صلاح الدین نے فوجیں جمع کیں
اور نور الدین کو اپنی مصیبت سے خبردار کیا نور الدین نے لگاتار فوجیں بھیجیں
اور خود نور الدین نے شام میں فرنگیوں کے شہروں کو خوب طرح لوٹا تب فرنگی دمیاط
سے نا امید ہو کر شام کی طرف پلٹ آئے اور اس سال میں نور الدین نے فرنگیوں
کا شہر کرک گھیر لیا فرنگی جمع ہو کر لڑنے آئے تب نور الدین اون کے قریب پہونچے
تو وہ پلٹ گئے اور نور الدین کے لشکر اوتر گئے اور شہاب الدین الیاس جو قلعہ
بیرہ کے حاکم تھے وہ دو سو سواروں کے ساتھ نور الدین کی طرف چلے جب لبوہ
میں پہونچے جو بعلبک کے علاقہ میں ہے وہاں اونکو فرنگیوں کے تین سو سوار
مسلمانوں کو لوٹنے چلے تھے اور خوب طرح بہادری سے لڑے فرنگی بھاگ گئے اور بہت
قتل ہوئے اور قید ہوئے اور شہاب الدین اونکی سروں کو اور قیدیوں کو لیکر
نور الدین کے پاس پہونچے چھیاسٹھویں برس نور الدین کو خبر پہونچی کہ اون کے
بھائی قطب الدین مودود جو موصل کے حاکم تھے وہ مر گئے اور اون کے بیٹے
سیف الدین غازی موصل کے حاکم ہوئے اور فخر الدین عبد المسیح اون کے
ساتھ قائم ہوا نور الدین نے کہا کہ میں اپنے بھائی کے اولاد کا بندوبست کرونگا
وہ چلے اور فرات کے پار ہوئے اور رقہ کو لے لیا پھر خابور کو اور نصیبین کو اور
سنجار کو لے لیا اور موصل تک پہونچے اور موصل کے پورب طرف شہر نینوی کی قلعہ
پر اوترے سیف الدین نے ہمدان اور اصفہان وغیرہ کے حاکم اتابک شمس الدین
سے مدد مانگی اوسنے نور الدین کو کہلا بھیجا کہ تم موصل کو مت چھیڑو نور الدین نے
قاصد سے کہا کہ اپنے صاحب سے کہدیجیو کہ میں اپنے بھائی کی اولاد کا تجھسے زیادہ
سنوارنے والا ہوں تو اسمیں دخل مت دے اور جب اونکی شہروں کو میں سنوار
لونگا تب ہمدان کے دروازے پر تجھسے باتیں ہونگی کیونکہ تونے بڑا ملک پایا اور سرحدوں
کو خالی چھوڑ دیا کہ وہاں گرج کا غلبہ ہو گیا اور میرے پاس تیرے ملک کی
چوتھائی کے برابر ہے اور میں فرنگیوں سے لڑتا ہوں جو تمام جہان سے بڑے کر بہادر ہیں

اور بیشمار انکی کفر شہر لے لئے اور اونکی بادشاہون کو قید کر لیا اور تمہی چپ ہو رہنا مجکو
حلال نہین ہے کیونکہ ہمپر واجب ہے اون چیزون کی نگہبانی کرنا جنکو تونے چھوڑ دیا
اور مسلمانون پر سے ظلم کا دفع کرنا ہمپر واجب ہے پھر نور الدین موصل پر پہونچے وہان
کے امیر لوگ اسپر طیار ہوئے کہ سیف الدین سے برخلاف ہو جاوین اور شہر نور الدین
کو سونپ دیوین جب سیف الدین کو یہ معلوم ہوا اوسنے نور الدین کو کہلا بھیجا کہ شہر سونپ
دیتا ہون اور رہنے دیا [illegible] اوس کے [illegible] دیا نور الدین شہر مین داخل ہوئے
اور وہان جو جو راہ کا محصول اور اوسکے سوا ظلم کی ریتین تہین سب مٹادین اور
ایسا ہی کیا تھا نصیبین اور سنجار اور رقہ اور [illegible] مین اور انکی تمام شام اور مصر
مین اسی طرح ہو گئے اور [illegible] موصل مین جمعہ کی مسجد بنائی اور حکم کیا کہ اوسکی
پاس گئے [illegible] کا [illegible] داخل کیجاوین اور کوئی چیز بغیر مالکون کے
اختیار کے نہ لیجاوے شیخ [illegible] اوس کے کام پر مقرر ہوئے اور انہون نے وہ
زمینین مالکون [illegible] تہین دلکر [illegible] نور الدین [illegible] شام کی طرف
پلٹ گئے اور سیف الدین [illegible] کو اپنے ساتھ لے گئے اور اوسکا [illegible] عہد لکر
تمام کیا اور [illegible] صلاح الدین [illegible]
فرنگیون [illegible] اور [illegible] لوٹا اور بحر کے
کنارے [illegible] بادشاہ اون کے ستانے کے لیئے آیا صلاح الدین نے
لڑکر اونکو بھگا دیا اور مصر کیطرف پلٹ آئے اور ایلہ کو گہیر لیا اور سمندر مین جہازون
کو ڈالدیا اور ایلہ کو جنگل اور دریا کیطرف سے گہیر لیا اور اوسکو فتح کیا اور کافرون
کو قتل کیا اور مصر کیطرف پلٹ آئے اور مصر مین ایک قید خانہ تھا کہ حاکم جسکو چاہتا
تھا اوسکو قید کرتا تھا صلاح الدین نے اوسکو ڈہا دیا اور اوسکو شافعیون کا مدرسہ
بنایا اور جو جو ظلم وہان تھے اونکو مٹایا اور مصر کے قاضی جو شیعہ تھے اونکو معزول
کیا اور قاضی شافعی کو مصر کا قاضی کیا اوسنی شافعی قاضیون کو سب شہرون
مین نائب کیا [illegible] صلاح الدین مصر سے فرنگیون پر جہاد کرنے چلے

اور قلعہ شوبک پہاڑ پر ہے اور اوسکے اور کرک کے بیچ مین ایک دن کی راہ ہے اوسکو
گھیر لیا اور فرنگیون کو تنگ کیا اور قریب تھا کہ فرنگیون نے وہان کے لیے امان
مانگی اور صلاح الدین نے قبول کیا اور اسی سال … بادشاہ کے تمام طرف کے شہر
… فرنگیون … اونکو لوٹ لیا اور نور الدین سے … اونھون نے صلح
کر کے نور الدین نے فوجین جمع کین اور کچھ … انطاکیہ کیطرف اور کچھ طرابلس
کیطرف بھیجی اور … قلعہ عرقہ کو گھیر لیا اور کچھ فوج قلعہ صافیثا اور عریمہ کیطرف بھیجی
اور مسلمانون نے بہت لوٹ پائی اور عرقہ … نور الدین … ہوگئی پھر سب
لشکر طرابلس پر پہونچی فرنگیون نے جو لیا تھا وہ پھیر دیا اور … سرے سے صلح کی
اور … فرنگی شہر حوران کو لوٹتی تھی جو دمشق کے علاقون مین
… لشکر پہونچی اور … اذرعات … فوج طبریہ کے
علاقہ … کو لوٹا اور ویران کیا فرنگی … کو بچانے
کے لیے آئی مسلمانون نے … خوب جہاد کیا اسی … صلاح الدین …
… فرنگیون کے شہر … کے گھیرنے کے
ارادے سے چلے اور کرک پر پہونچی اور اوسکو گھیر لیا اودھر سے نور الدین دمشق
سے کرک کیطرف چلے اور صلاح الدین مصر کیطرف پلٹ آئے اسلیے کہ اون کے
باپ بیمار تھے جب مصر مین پہونچی تو اونکے باپ مر چکے تھے اونہترویں برس
نور الدین بادشاہ مر گئے اور اون کی جگہ پر اون کے بیٹے صالح اسمٰعیل بادشاہ
ہوئے اور وہ گیارہ برس کے تھے ابن اثیر لکھتے ہین کہ مینے اگلی بادشاہون
کے احوال کی کتابین دیکھین تو مینے خلفاء راشدین اور عمر ابن عبد العزیز کے بعد
نور الدین سے زیادہ اچھی چال چلن والا اور … سے زیادہ عدل کرنیوالا
نہین دیکھا وہ اوسی مال مین سے کھاتے اور پہنتے تھے جو خاص اونکی ملک مین
تھا اور اوسکا حصہ … فوجون کی لوٹ مین تھا … اوسکو … تھا اور بیوی اون کی
نے اونسے تنگی کی شکایت کی تو اونکو حمص مین تین … کہ سال بھر مین

اوسی برس اشرفی کے قریب حاصل ہوتا تھا جب بوری نے اسکو تھوڑا سمجھا تو کہا میرے
پاس فقط یہی ہے اور سب جو میرے ہاتھہ مین ہے مین اوسمین مسلمانون کا داروغہ
ہون مین اوسمین چوری نہین کرونگا اور تیرے واسطے جہنم کی آگ مین نہین
جاونگا اوس دولت کو دست نماز پہچے تھے سن ستر مین صلاح الدین مصر سے دمشق
مین گئے اور کہا مین صالح بادشاہ کا غلام ہون اوسکی مدد اور خدمت کے لئی
آیا ہون پھر صلاح الدین نے حلب کو گھیر لیا وہان کے لوگ لڑنے کو نکلے ملک
صالح کی فوج سے اور صلاح الدین سے لڑائی ہوئے اور اکثر ملک شام صلاح الدین
کے قبضہ مین ہو گیا حمص اور بعلبک کو لے لیا پھر صلاح الدین مین اور صالح بادشاہ
مین صلح ہو گئی کچھہ ملک اونکی پاس رہا کچھہ انکی پاس رہا بہتر مین برس شمس الدین
محمد جو بعلبک کے حاکم تھے اونکو خبر ہوئی کہ فرنگیون نے بعلبک کے علاقون مین
لوٹ مار مچائی شمس الدین نے جا کر بہت فرنگیون کو قتل کیا اور صلاح الدین
پاس بھیجا تہترمین برس صلاح الدین فوج لے کے ساتھہ عسقلان تک
پہونچے اور فرنگیون کو قتل کیا اور رملہ تک پہونچنے اسکا ایک فرنگی آپہونچی صلاح الدین
کا بھتیجا خوب لڑا اور شہید ہوا مگر مسلمان بھاگے اور صلاح الدین مصر کی طرف
چلے گئے فرنگیون نے ملک کا خالی ہونا غنیمت جانا اور شہر حماۃ کو گھیر لیا اور شدت
کی لڑائی کی شہر والے بھی خوب لڑے فرنگی بہت قتل ہوئے اور نا امید ہو کر بھاگ
چوہترمین برس فرنگیون کی بڑی فوج نے شہر حماۃ پر قتل کرنا اور لوٹنا شروع کیا
شہر والے تھوڑے تھے اونھون نے اللہ پر بھروسا کر کے خوب جہاد کیا اللہ نے
اونکو فتح دی فرنگی بھاگے اور بہت قتل ہوئے اور صلاح الدین مصر سے آچکے تھے
اور حمص کے میدان مین تھے فرنگیون کے سر اور قیدی اونکی پاس بھیجے گئے اسی
سال مین فرنگیون نے دمشق کے علاقہ مین قتل اور غارت کیا صلاح الدین نے
اپنے بھتیجے فرخ شاہ کو بھیجا وہ فوج کے ساتھہ گئے اور خوب جہاد کیا اور فرخ شاہ خود
آپ لڑے فرنگی بھاگ گئے اور اونکی کئی سردار قتل ہوئے اونہفری جو بڑا بہادر تھا

وہ قتل ہوا اور فرنگیون نے بانیاس کے قریب حضرت یعقوب علیہ السلام کے گہر کے پاس
ایک قلعہ بنایا تہا صلاح الدین اوس طرف چلے اور قلعہ کو گہیر لیا اور فرنگیون سے لڑنے
پہنچے ... شروع ہوا اور وہ بانیاس مین رہے اور اونکی فوج دشمنون سے
لڑتی تہی ... اونکی ایک فوج جاتی تہی کہ فرنگی نکل پڑے صلاح الدین فوجین لیکر
پہونچے اور فرنگیون پر خوب جہاد کیا اللہ نے مسلمانون کو فتح دی اور فرنگیون
کو بہگا دیا اور صلاح الدین بانیاس کیطرف آئے اور ... کو گہیر لیا اور خوب جہاد
کیا اور قلعہ کو قبضہ مین لیا ... برس ... کہ حاکم فرنگی ... مسلمانون
... اوسنے فوج جمع کرکے چاہا کہ حجاز کیطرف چلے اور وہان سے مدینہ شریف
کیطرف جائے فرخ شاہ جو صلاح الدین کے نائب تہے اونہون نے دمشق کی فوجین
جمع کین اور اوسکے شہر پر جاکر اوسکو لوٹا اور ویران کیا تب وہ حاکم اپنے ارادہ سے
باز رہا اسی سال مین صالح بادشاہ نے انتقال کیا اور اون کے چچا کے بیٹے
عز الدین مسعود حلب کے حاکم ہوگئے پہر اونہون نے حلب عماد الدین کو سونپ دیا
... صلاح الدین مصر سے شام کیطرف چلے جب ایلہ پر پہونچے سنا
کہ فرنگی لڑنے پر طیار ہین تب اونہون نے اونکے شہرون کے کنارون کو غارت کیا
اور شہر کرک اور شوبک مین بہت غارت کیا کوئی فرنگی اونکی طرف نہ نکلا اسی سال
مین فرخ شاہ نے فرنگیون کے شہرون کو لوٹا اور دبوریہ اور اوسکے پاس کے
گانوون کو لوٹا اور بہتونکو قتل کیا اور شقیف کو فرنگیون سے لے لیا مسلمانونکو اوس سے
بڑی ایذا پہونچتی تہی اس فتح پر مسلمانونکو بڑی خوشی ہوئی اور جب صلاح الدین
دمشق مین پہونچے وہان سے طبریہ کا ارادہ کیا فرنگی فوجین لیکر آئے طبریہ مین
اوترے صلاح الدین نے فرخ شاہ کو بیسان کیطرف بہیجا اونہون نے وہان جاکر
بہت کثرت سے قتل کیا اور قید کیا اور عرب لوگ آئے اونہون نے جبین اور
لجون کو اور اوس اطراف کو لوٹا یہان تک کہ مرج عکا کے قریب پہونچے اور فرنگی
جبل کوکب کے نیچے اوترے صلاح الدین کے دونون بہتیجے تقی الدین عمر اور عز الدین

فرخ شاہ دمیاط پر حملہ کیا اور خوب جہاد کیا فرنگی چلے گئے صلاح الدین پھر دمشق مین آئے
پھر وہان سے بیروت کیطرف چلے اور اوس شہر کو لوٹا اونکو خبر پہونچی کہ فرنگیون کا ایک
جہاز دمیاط کیطرف آ پڑا اوسے مسلمانون نے لیا اونکو قید کر لیا اور بہت فرنگی ڈوب گئے اور
قیدی ایک ہزار چھ سو تھے مولانا عماد الدین اپنی تاریخ بیت المقدس مین لکھتے ہین
کہ اسی سال مین وہ فرنگی جو کرک اور شوبک مین رہتے تھے اونہون نے یہ ارادہ
کیا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کیطرف جاوین اور آپکا جسم پاک اپنے
شہرون مین اوٹھا لاوین اور اپنے پاس دفن کرین اور مسلمانون سے جب کچھ
انعام لے لین جب اونکو زیارت کرنے دین فرنگی اس ارادہ پر مدینہ شریف کیطرف
چلے برنس ارناط جو کرک کا حاکم تھا اوسنے جہاز بنائی اور دریای قلزم مین لے گیا
اور لوگون کو اوسمین سوار کیا صلاح الدین بادشاہ حوران مین تھے جب اونکو یہہ
خبر پہونچی سیف الدولہ جو مصر مین اونکی نائب تھے اونکو کہلا بھیجا کہ امیر حسام الدین
کو فوج کا سردار کرکے دشمنون کے پیچھے بھیجو وہ امیر فوج لیکر پہونچی اور فرنگیون کو جا کر
پکڑا اور اوسمین اور مدینہ شریف مین ایک دن کا رستہ رہگیا تھا وہ تین سو کئی فرنگی
تھے اور کتنی عرب بدوین سے پہر گئے تھے اونکے ساتھ تھے وہ عرب سب بھاگ گئے اور
فرنگی ایک پہاڑ پر چڑھ گئے جہان چڑھنا مشکل تھا امیر حسام الدین دس آدمیون کے
ساتھ اوس پہاڑ پر چڑھ گئے اور اونکو قید کر لیا اور اونکو قاہرہ تک پہونچایا دو مرد
جو فرنگیون کے سردار تھے اونکو منی مین بھیجا وہان قربانی کیطرح ذبح کئی گئی اور
باقیون کو درویشون نے اور علماؤن نے اور دین دارون نے اپنے ہاتھون سے
قتل کیا تاریخ کامل مین ہے کہ اسی سال مین برنس نے جو کرک کا حاکم تھا اوسنے ایک
فوج ایلہ کے دریا پر قائم کی اور ایک فوج عیذاب کیطرف چلی اور مسلمانون کے جہاز
کو لوٹا مصر مین صلاح الدین کے بھائی ابوبکر ابن ایوب نے ایک فوج طیار کی اور
اوسکو ایلہ پر بھیجا اور کچھ فرنگیون کو قتل کیا باقیون کو قید کر لیا اور عیذاب کیطرف
چلے وہان اونکو پایا وہ اور جگہہ چلے گئی تھے اور مکہ اور مدینہ کیطرف کا ارادہ رکھتے تھے

تب اوسنے پیچھا کیا اور راہ مین اور جوزا کی کنارے تک پہونچی اونکو جولان کے کنارے سے پایا
اور اوسپر خوب جہاد کیا اور اکثرون کو قتل کیا اور بعضون کو قید کیا اور بعضون کو مصر
مین بہیجدیا تاکہ وہان قتل کئے جاوین اسی برس مسلمانون کی ایک فوج مصر
سے سمندر مین چلی فرنگیون سے مقابلہ ہوا اور اوسپر خوب جہاد کیا اللہ نے مسلمانون
کو فتح دی اسی سال مین فرنگیون کی ایک فوج مصر کیطرف لوٹنی کو چلی تھی مسلمان
اونسے لڑنے چلے فرنگی ایک پانی پر اوترے اور مسلمان پیاس سے مرنے کے قریب
ہوگئے تھے دیکہا کہ فرنگیون نے پانی پر قبضہ کر لیا ہے اللہ تعالی نے اپنے فضل و
کرم سے ایک بڑا ابر اوٹہایا اور اوسپر مینہہ برسایا اونہون نے خوب چہک کر پیا اور وہ
وہان نشکی کو جہی گئے تھے جب مسلمانون نے یہہ دیکہا اونکے دل قوی ہوگئے اور
اللہ پر بہروسا کرکے خوب جہاد کیا اللہ نے اونکو فتح دی فرنگیون کو قتل کیا اور
لوٹا اسی سال مین صلاح الدین فوجین لیکر نہر اردن کے پار ہوئے وہان کے
لوگ چہوڑ کر بہاگ گئے صلاح الدین نے بیسان کا قصد کیا اور اوسکو لوٹا
فرنگی جمع ہوکر آئے جب اونہون نے لشکر اسلام کی کثرت دیکہی لڑائی کے لیے
نہین نکلے مسلمان پلٹ آئے اور علاقون کو لوٹا اور بہت لوٹین لیکر اپنے شہرون
کیطرف پلٹ آئے اور شہر کرک پر جاکر خوب جہاد کیا پہر شہر نابلس کیطرف چلے
اور راستے کے سب شہرون کو لوٹا اور نابلس مین قتل کیا اور قید کیا وہان سے
سبسطیہ کیطرف چلے وہان حضرت زکریا علیہ السلام کی درگاہ ہے اور وہان
کچہ مسلمان قید تھے اونکو چہوڑایا اور جینین کیطرف چلے اور اوسکو لوٹا اور دمشق
مین پلٹ آئے اور برنس ارباط جو کرک کا حاکم تہا مسلمانون کا بڑا دشمن
تہا جب صلاح الدین نے بار بار اوسکو گہیرا اوسنے صلح چاہی صلاح الدین نے
صلح کرلی پہر جب پانسو اسیوان برس ہوا اوسنے مسلمانون کا ایک بڑا قافلہ لوٹ
لیا صلاح الدین نے منت مانی کہ اگر قابو پاؤنگا اوسکو قتل کرونگا تراسیوین
برس صلاح الدین نے تمام شہرون سے جہاد کے لئے لوگ بلائے اونکو خبر پہونچی

کہ برنس حاجیون کے بلاد لینے کا ارادہ رکھتا ہے صلاح الدین بصریٰ کیطرف چلے اور وہان
سے کرک اور شوبک وغیرہ کیطرف فوجین بھیجین اونھون نے شہرون کو لوٹا اور برنس
اونکو روک نسکا اور صلاح الدین نے اپنے بیٹے افضل کو ایک اور فوج کے ساتھ روانہ کیا
سجادہ صفوریہ پیدا ہوے جہان فرنگیون سے بڑی لڑائی ہوئی اللہ نے مسلمانون کو
فتح دی اور فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوئے اور باقی قید ہوے پہر صلاح الدین
طبریہ پر پہونچے اور خوب جہاد کیا اور شہر لے لیا اور لوٹ لیا اور مسلمان ایک پانی پر
اوترے فرنگیون پر پیاس نے غلبہ کیا مسلمان رات بہر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہتے رہے
صبح کو خوب فرنگیون پر جہاد کیا اور اونکو گہیر لیا باقی فرنگی حطین کیطرف ایک ٹیلے پر
چڑھ گئے اونپر سخت جہاد ہوا اونکا بادشاہ اور اوسکا بہائی اور برنس قید کئے گئے
اور بہت کثرت سے فرنگی قتل ہوئے اور قید ہوئے اور سن چار سو اکانوے مین جب
فرنگی لڑنے نکلے تہے اوس وقت سے اب تک ایسی شکست اونپر نہین پڑی تہی صلاح الدین
نے برنس کو اپنے ہاتہ سے قتل کیا اور کہا کہ مینے منت مانی تہی کہ اگر اوس پر قابو پاؤنگا
اوسکو قتل کرونگا پہر صلاح الدین طبریہ کیطرف آئے اور کچہہ قیدیون کو دمشق بہیجدیا
اور کچہہ قیدیون کو قتل کیا اب یہان سے تاریخ کامل کا بیان جو بہت پہیلاؤ کے ساتہ ہے
اور اوسکو مولانا مجیر الدین نے مختصر کرکے لکہا ہے وہ مولانا مجیر الدین کی کتاب سے
لکہا جاتا ہے صلاح الدین پہر عکا کیطرف آئے اور لڑائی پر مستعد ہوئے شہر والون
نے امان مانگی اونکو امان دی اور امیرون کو جدا جدا پاس کے شہرون پر بہیجا
مظفر الدین اربد کے حاکم ناصرہ پر پہونچے اور اوسکو فتح کیا اور لوٹا اور مردون
اور عورتون کو قید کر لیا اور بدر الدین کچہہ امیرون کے ساتہ قیساریہ پر پہونچے اور
اوسکو تلوار سے فتح کیا اور حسام الدین نابلس کیطرف چلے اور سبسطیہ تک پہونچے
اور اوس پر قبضہ کر لیا اور حضرت زکریا علیہ السلام کی درگاہ کو پایا کہ ریون نے
اوسکو گرجا گہر بنا لیا تہا بادشاہ نے جیسی درگاہ پہلے تہی ویسی پہر بنا دی پہر یافا
کا قصد کیا اور اوسکو گہیر لیا یہان تک کہ وہان کے لوگون نے امان مانگی

شہر سونپ دیا اور نابلس اور اوسکی علاقے سب حسام الدین کے قبضہ مین آ گئے اور وہان کے
اکثر لوگ مسلمان تھے اور فرنگیون کے ہاتھ سے بڑی مصیبت مین تھے اور رفولہ بہت
اچھا قلعہ تھا وہ قلعہ بھی اون لوگون نے بادشاہ کے حوالے کر دیا اور اوس نواح مین جو
کچھہ تھا جیسے صفوریہ اور صیبین اور دبورین اور طوالیہ اور لجون اور بیسان اور قیوانات
جو کچھہ طبریہ مین ہے وہ سب حوالے کر دیا پھر بادشاہ نے اپنے بھتیجے تقی الدین کو قلعہ تبنین پر بھیجا
تقی الدین نے جا کر اوسکو گھیر لیا وہان والون نے امان مانگی اور قلعہ کو خالی کر دیا پھر
بادشاہی لشکر کے کچھہ لوگون کے ساتھہ صور کی طرف چلے گئے اور بادشاہ صیدا پہونچا اور
وہان کے حاکم نے کنجیان بھیدین اور شہر خالی کر دیا بادشاہ نے اوسپر قبضہ کر لیا اسلام
کے جھنڈے وہان کھڑے ہوئے جمعہ اور جماعت قایم ہوئے پھر بادشاہ بیروت کیطرف
چلے وہان والون نے امان مانگی بادشاہ نے امان دی اور دمشق سے قایض کے بیٹے
صفی کا خط اون پاس پہونچا اوسمین لکہا تھا کہ جبیل کا حاکم شہر سونپ دیتا ہے اور کہتا ہے
مجکو چھوڑ دو وہ قید مین تھا بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرو وہ حاضر کیا گیا اوسنے
شہر سونپنے کا اقرار کیا بادشاہ نے اوسکو چھوڑ دیا اور صیدا اور بیروت اور جبیل کے اکثر
لوگ مسلمان تھے اور فرنگیون کے ساتھہ رہنے سے بڑی ذلت مین تھے اللہ نے اونکو
اس مصیبت سے نکالا اور کافرون مین سے جو کوئی امان مانگتا تھا وہ صور کیطرف
جاتا تھا وہ اونکا گھر ہو گیا جو جو شہر فتح ہوئے وہان کے لوگ سب صور مین جمع ہو گئے
اور مرکیس بہت بڑا ڈھیٹ کافر تھا وہ صور تک پہونچا اور ٹاپوؤن تک اپنے قاصد بھیجے
کہ فوجین جمع کرو اور خندق کھودنا شروع کیا جب بادشاہ نے بیروت اور جبیل کو فتح
کر کے فراغت پائی پلٹتی مین صیدا صرفند پر اونکا گذر ہوا اور صور کیطرف آئے اور اپنے
بھائی سے ملے اور عسقلان پر اوترے اور اوسکو گھیر لیا اور خوب لڑائی ہوئی پھر
نصرانی لوگ عسقلان کے دیدینے پر راضی ہوئے اور بادشاہ نے عسقلان کے طرف
چلنے مین رملہ اور یبنا اور بیت اللحم اور بلد الخلیل کو لے لیا تھا بادشاہ وہان ٹھیرگئے

رہی یہانتک کہ قلعہ داروم اور غزہ اور نطرون اور بیت جبریل پر قبضہ کرلیا آب یہہ بیان ہے کہ اللہ
نے مسجد بیت المقدس اور شہر یروشالم اور صیہون پھر محمدیون کو دیا مولانا مجیر الدین ح
لکھتے ہین کہ صلاح الدین بادشاہ نے عسقلان سے بیت المقدس کی طرف کوچ کیا
شہر بیت المقدس مین جو فرنگی تھے اونکو خبر پہونچی اون کے دل مین بڑا اوہڑکا
پڑگیا فرنگیون کے رئیسون مین سے وہان بالیان تھا بیٹا بارزان کا بادشاہ پچھم کیطرف
سے اتوار کے دن رجب کی پندرہوین کو شہر بیت المقدس پر اوترے اور شہر مین اوس
دن ساٹھ ہزار لڑنے والے فرنگی تھے وہ بہت شدت سے لڑے رجب کی بیسوین کو
بادشاہ اوترکیطرف گئے اور منجنیق یعنے گوپہن کھڑے کیے اور اون کو پھینکا یہانتک
کہ اکثر دیوارین ڈہہ پڑین پھر مسلمانون نے دیوارون کو وادی جہنم کیطرف سے
کھودا اور بڑی لڑائی ہوئے فرنگیون مین سے بارزان کا بیٹا امان مانگنے کو نکلا بادشاہ
نے فرنگیون سے صلح کرلی اور جمعہ کے دن نماز کے وقت رجب کی ستائیسوین کو فرنگیون
نے مسلمانون کو شہر سونپ دیا اور سوال کیا کہ ہم یہان رہین اور جزیہ دین
اور تمہاری پناہ مین داخل ہون بادشاہ نے مان لیا جب شہر بیت المقدس پر
بادشاہ کا قبضہ ہوگیا بادشاہ نے حکم کیا کہ محراب کو ظاہر کرو اور نصرانیون نے محراب
کے آگے ایک دیوار کھڑی کردی تھے اور قبلہ کی پچھم کیطرف ایک بڑا گھر اور ایک
گرجا بنایا تھا بادشاہ نے محراب کے آگے کی سب عمارتین ڈہادین اور منبر
کھڑا کیا اور محراب کو ظاہر کیا اور کھنبون کے بیچ مین جو کچھ اونہون نے بنایا تھا
سب توڑ ڈالا اور مسجد مین فرش بچھائے اور قندیلین لٹکائین اور بادشاہ عادل
نورالدین شہید نے حلب مین ایک منبر بنایا تھا اور کہہ دیا تھا کہ یہہ بیت المقدس
کے لئے ہے صلاح الدین بادشاہ نے وہ منبر منگایا اور اوس کو مسجد اقصی مین رکھا
مولانا مجیر الدین فرماتے ہین کہ وہ ہمارے زمانہ مین موجود ہے اور صخرہ پہ یعنے اوس
بڑے چٹان پر فرنگیون نے ایک گرجا بنایا تھا اور اوس مین تصویرین بنائی
تھین بادشاہ نے اون ... نے عمارت کو توڑ ڈالا اور جیسے پہلے تھا ویسا ہی پھر بنایا اور

ایک امام اچھا پڑھنے والا وہان مقرر کیا اور بڑی چٹان مین اور مسجد اقصی کے محراب مین
بہت قرآن شریف رکھدئی اور بڑی چٹان کے واسطے اور مسجد اقصی کے واسطے خادم مقرر
کئی پھر بادشاہ نے عمارت بنانا شروع کیا اور مسجد اقصی کا محراب سنگ رخام سے بنوایا اور
اوس پر سنہرے نگون مین یہہ لکھا جو یہ نے پڑھا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم حکم کیا اس
پاک محراب کے نئی سرے سے بنانے کا اور مسجد اقصی کے بنانیکا جسکی بنیاد اللہ کے ڈر کے
اوپر ہے اللہ کے بندی اور اوسکے دوست یوسف نے جو ایوب کا بیٹا ہے بادشاہ
ناصر صلاح الدنیا والدین جس وقت اللہ نے اوس کے ہاتھہ پر اوسکو فتح کیا سن پانسو
تراسی مین اور وہ اللہ سے مانگتا ہے کہ اللہ اوسکو اس نعمت کی شکر کی توفیق دے اور
اپنی بخشش اور رحمت کا بڑا حصہ دے فائدہ حقیقت مین مسجد اقصی اور بیت المقدس
ساری مسجد کا نام ہے اس مسجد کے اندر جو ایک جمعہ مسجد ہے جس مین منبر اور محراب ہے
اور اوس کو لوگ مسجد اقصی بولتے ہین یہان اوسی کا ذکر ہے اور بیت المقدس کا لفظ
ساری شہر کے حق مین بھی بولا جاتا ہے مولانا جلال الدین رحمہ نے بھی فضائل بیت
المقدس مین اس فتح کا احوال بڑی دھوم سے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ جس دن
یہہ پاک شہر فتح ہوا قاضی محیی الدین رحمہ جو حضرت عثمان رضہ کی نسل مین تھے اونہون نے
صلاح الدین بادشاہ کے حکم سے خطبہ سنایا اور بہت کچھہ فضیلتین اس پاک شہر کی
اور اوس پاک مسجد کی بیان فرمائین وہ خطبہ مولانا نے نقل کیا ہے اوس کا خلاصہ
یہہ ہی کہ پہلے قرآن کی آیتین پڑھین جن مین اللہ کی تعریف ہے پھر کلمہ شہادت کا پڑھکر
چارون اصحابون کی تعریف کرکے فرمایا اے لوگو تم خوشی کرو کہ اللہ تمسے بہت خوش
ہوا اور اللہ کا شکر کرو کہ اللہ نے اس پاک شہر کو کافرون کے ہاتھہ سے چھوڑا کر تمکو دیا
یہہ وہ مقام ہے جہان سے تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا اور یہہ مقام
پیغمبرون اور اولیاؤن کا ہے یہان پیغمبر دفن ہوئے ہین یہان اللہ کا پیغام اوترا ہے
یہہ وہ مسجد ہے جہان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبرون اور فرشتون
کے ساتھہ نماز پڑھی ہے یہہ وہ شہر ہے جہان اللہ نے اپنی بندے اور پیغام پہونچانیوالے

عیسی علیہ السلام کو بھیجا اگر تم اللہ کے پسند کیے ہوئے نہوتے تو تمکو یہہ فضیلت نہ دیتا تم وہ لوگ ہو کہ تمہارے ہاتھ پر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے ظاہر ہوئے اب تم اس نعمت کی اچھی طرح قدر کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو یہہ وہ فتح ہے جس میں آسمان کے دروازے کہولے گئی اور فرشتے خوش ہوئے اور پیغمبرون کی آنکھین ٹھنڈی ہوئین اے اللہ کے بندو اللہ کی خوشی کے واسطے اپنی جان بیچو اور خبردار یہہ خیال مت کیجیو کہ یہہ فتح تمہاری تلوارون کے زور سے ہوئی ایسا نہین ہے قسم اللہ کی مدد فقط اللہ کیطرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہے اے اللہ کے بندو ایسا نہو کہ اتنا بڑا نیک کام کرکے کوئی بڑا گناہ کرو اور خبردار جہاد مین مشغول رہو اور باقی زمین کو ان ناپاکیون سے پاک کرو مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ ایوب کی اولاد مین جو بادشاہ تھے اونہون نے مسجد اقصی مین اچھے اچھے کام کیے اونہین مین سے ہین بادشاہ عادل سیف الدین ابو بکر جو صلاح الدین کے بھائی تھے اور تقی الدین عمر ابن شاہنشاہ نے اچھا کام کیا صخرہ کے قبہ مین ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوئے اور اوس کی زمین کو اپنے ہاتھ سے جھاڑا پھر اوس کو پانی سے کئی بار دہویا پھر پانی کے بعد گلاب سے دہویا اور اوسکی دیوارون کو پاک کیا اور دہویا اور دیوارون پاس خوشبو سلگائی پھر بہت سا مال محتاجون کو بانٹا اور اسی طرح بادشاہ افضل نور الدین علی نے اور بادشاہ عزیز عثمان نے اس پاک مقام مین طرح طرح کے حسنات اور خیرات کئی ہین اور وہ جو حضرت داؤد علیہ السلام کا محراب ہے جو مسجد اقصی سے باہر شہر کے دروازے کے پاس ایک قلعہ مین ہے حاکم اس قلعہ مین رہا کرتا تھا اور یہہ دروازہ قدیم سے باب المحراب کہلاتا تھا اب باب الخلیل کہلاتا ہے بادشاہ نے اوس محراب پاک کی بڑی خدمت کی ایک امام کو اور اذان کہنے والون کو اور خادمون کو وہان مقرر کیا اور سب مسجدون اور درگاہون کے بنانیکا حکم کیا اور یہہ قلعہ جس جگہ پر ہے وہان حضرت داؤد علیہ السلام کا گھر تھا اور بادشاہ عادل یعنے سیف الدین صہیون کے گرجے مین اور اون کی فوجین اپنے خیمون مین اوسکے دروازے پر اوتری

ہوئی تہین فائدہ پہلے یہی قلعہ صیہون کہلاتا تھا جب حضرت داؤد علیہ السلام یہان آکر
رہے تب سے سارا شہر یروشالم صیہون کہلایا مولانا مجیرالدین فرماتے ہین کہ بادشاہ
نے اپنے رفیق علماؤن سے مشہورہ پوچھا کہ ایک مدرسہ شافعی علماؤن کے واسطے
اور ایک سرا صوفیون اور درویشون کے لئے بنائی جاوے وہ گرجا جو صندحنہ کہلاتا ہے
اور لوگ کہتے ہین کہ اوس مین حضرت مریم کی مان حنّہ کی قبر ہے اور وہ گرجا باب الاسباط
کے پاس ہے اوسکو مدرسہ بنایا اور وہ جو نصاری کے سردار کا گھر تھا اور وہ قمامہ کے
گرجا کے قریب تھا اوسکو سرا بنایا اور اچھی اچھی خیراتین وہان مقرر کین اور قمامہ کا گرجا
بند کردیا اور نصاری کو اوس کی زیارت سے روک دیا بعضون نے کہا تھا
کہ اسکو ڈہا دو اور بعضون نے کہا مت ڈہاؤ کیونکہ حضرت عمر رضہ نے جب بیت المقدس
کو فتح کیا تھا اس گرجے کو نہین ڈہایا تھا فائدہ یہہ گرجا اوس مقام مین تھا
جہان وہ شخص سولی دیا گیا جس کی صورت حضرت عیسے علیہ السلام کی سی ہوگئے
تھے مولانا جلال الدین رح لکھتے ہین کہ لوگون نے جب بیت المقدس کے فتح
ہونے کے خبر سنی دور دور کے رستون سے زیارت کے لیے آئے اور بیت المقدس
سے کعبہ شریف کا احرام باندہا اب یہہ بیان ہے کہ صلاح الدین وغیرہ نے
شام کے اور شہرون پر جہاد کیا مولانا مجیرالدین رح لکھتے ہین کہ صلاح الدین
بادشاہ بیت المقدس مین رہے اور جو قلعے وہان باقے تھے اونپر قبضہ کیا پھر
رمضان مین صور تک پہونچے اور اوس کو گھیر لیا اور کام مشکل پڑگیا اور فتح مشکل
ہوگئی اور خبر آئے کہ ہرنین کا قلعہ فتح ہوا پھر بادشاہ عکا کیطرف تشریف لے گئے
اور دار الاسبتار کو آدہا صوفیون کے واسطے سرا بنایا اور آدہا علماؤن کیو اسطے
مدرسہ بنایا اور بڑے پادری کے گھر کو غریبون کا دار الشفا بنایا پھر چھٹی صدی کا
چوراسیوان برس شروع ہوا تب بادشاہ چلے اور قلعہ کوکب کیطرف اوترے
اور بہاء الدین قراقوش کو حکم کیا کہ عکا کو بناؤ اور آدمیون سے اور مال سے اونکو
مدد دی بہاء الدین نے عکا کا بنانا اور اوسکی دیوارون کا مضبوط کرنا شروع کیا

پھر بادشاہ نے غوریا کا قلعہ فتح کیا پھر انطرطوس کو لوٹا اور وہان کے لوگون کو قید کیا پھر جبلہ
کو گھیرا وہان کے لوگون نے امان مانگے اور مسلمانون کو شہر سونپ دیا پھر لاذقیہ
فتح کیا پھر صہیون کو گھیرا اون لوگون نے امان مانگے اور شہر سونپ دیا اور بادشاہ
نے بہت قلعے فتح کئے اللہ نے ہر جگہہ محمدیون کو فتح دے پھر ستاسیوین برس فرنگیون
نے غلبہ کر کے عکا کو مسلمانون سے لے لیا اور فرنگے یافا مین اوترے وہ ایک
شہر ہے بیت المقدس اور عسقلان کے بیچ مین اور بادشاہ نے اوس کو
یعنی عسقلان کو ڈھا دیا کیونکہ اوسکو بچا نہ سکے اور وہ بڑا عمدہ شہر تھا سو ویران
ہو گیا پھر بادشاہ نے لُدّ کو اور قلعہ رملہ کو ویران کیا مولانا مجیر الدین رح دوسری
جگہہ لکھتے ہین کہ عسقلان ہمارے وقت تک آباد نہین ہوا اور لُدّ کے ذکر مین لکھتے
ہین کہ وہ مضبوط شہر تھا اور صلاح الدین بادشاہ نے جب اوس کو ویران کیا
تو وہ گانون ہو گیا مگر وہ خوبصورت ہے اور اوس پر رونق ہے اور جناب پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام دجّال کو لُدّ کے دروازے
پر قتل کرینگے اور رملہ کے ذکر مین لکھا ہے کہ صلاح الدین نے اوسکے قلعہ کو ڈھا دیا تھا
اور اب ہمارے وقت مین اوس شہر کی تہائی بلکہ چوتھائی بھی نہین رہے مگر وہان
لوگ سب نیکی اور خیر دینے کا قصد کرتے ہین اور وہ رزق کی برکت سے خالی نہین ہے
پیغمبرون اور انبیاؤن اور علماؤن اور اولیاؤن کی برکت سے جو وہان کے رہنے
والے ہین مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ بادشاہ ہر روز سوار ہوتے تھے اور کافرون
کے قتل کرنے سے خالی نہین رہتے تھے اور بادشاہ نے ذیقعدہ مین بیت المقدس
کیطرف کوچ کیا اور ایک بڑی خندق کھودنے کا حکم کیا اور شہر پناہ بنائی اور بڑے برج
لڑنے کے قابل باب العمود سے باب المحراب تک بنائے اور باب المحراب وہی ہے
جو اب باب الخلیل کہلاتا ہے بادشاہ نے بہت مال وہان خرچ کئے اور وہ برج بڑے
بڑے پتھرون سے بنائی اور بادشاہ ہر روز سوار ہوتے تھے اور عمارت دیکھنے آتے
تھے اور پتھرون کو اپنے زین پر رکھکر لاتے تھے اور بہت لوگ اون کے ساتھ

نکلتے تھے اور پتھر اوٹھا اوٹھا کر لاتے تھے اور خود بادشاہ اور اون کے امیر امرا اس کام
مین مشغول ہوتے تھے اور علما اور قاضی اور صوفی اور اولیا اور لشکری اور عوام
لوگ سب جمع ہوتے تھے تھوڑی مدت مین وہ کچھ بنایا جسکا برسون مین بنانا مشکل
تھا پھر اٹھاسیوین برس فرنگیون نے عسقلان کی عمارت کا بنانا شروع کیا اور
قلعہ داروم پر غلبہ کیا اور وہ مصر کی حد پر ہے عزہ کے پیچھے اور بادشاہ شہر
بیت المقدس مین رہے اور بہت لڑائیان ہوئین پھر بادشاہ نے یافا شہر فتح کیا
پھر بادشاہ نے فرنگیون سے تین برس اور آٹھ مہینے کی صلح کی اس شرط پر کہ یافا سے
قیساریہ اور عکا اور صور تک فرنگیون کے قبضہ مین رہے اور عسقلان ویران رہے
پھر بادشاہ شہر بیت المقدس کیطرف پلٹ آئے اور سب فرنگیون کو قمامہ کے گرجے کی
زیارت کا اذن دیا اور درویشون سے اونکا احوال پوچھا اور مدرسہ صلاحیہ اور خانقاہ
کی خیراتین بڑہا دین اور وہان سے باہر نکل کر قلعہ صفد اور قلعہ تبنین کی عمارت بنانے
کا حکم کیا اور عین الذہب اور مرج عیون تک اوترے اور صیدا کے علاقے سے
آگے بڑہ گئے اور جس جگہہ اوترتے تھے وہان کا بندوبست کرتے تھے اور اوسکی
عمارتون کے بنانے کا حکم کرتے تھے نواسیوین برس صفر کے مہینے مین اونہون نے
انتقال کیا مسلمانون پر اون کے مرنے کی بڑی مصیبت گذری ابن اثیر رح نے تاریخ
کامل مین صلاح الدین بادشاہ کی عاجزی اور صبر اور تحمل اور سخاوت کی بہت تعریف کی
ہے مولانا جلال الدین رح نے تاریخ مصر مین لکھا ہے کہ صلاح الدین بادشاہ اپنے
دونون بیٹون افضل اور عزیز کو لیکر سلفی سے حدیث سننے کے لئے اسکندریہ
تک گئے یہہ بات بعد ہارون رشید کے کسی بادشاہ نے نہین کی تھی البتہ
ہارون رشید اپنے دونون بیٹون امین اور مامون کو لیکر امام مالک کے پاس
موطا کے سننے کو گئے تھے ایسا ہی لکھا ہے سبکی نے طبقات مین اور سلفی کے احوال
مین مولانا لکھتے ہین کہ وہ حافظ ابوطاہر عماد الدین احمد ابن محمد ابن احمد اصفہانی
ہین اون کے سند اونچی تھے علم حدیث مین اپنے وقت مین یکتا تھے اسکندریہ

مین رہتے تھے مولانا مجیر الدین کے بیان کا خلاصہ یہہ ہے کہ صلاح الدین کے بعد شام کا
ملک کئی بادشاہون مین تقسیم ہوا پھر بادشاہ سیف الدین ابو بکر جو صلاح الدین کے
بھائی تھے اونھون سنے دمشق لے لیا اور ترانوے برس فرنگیون نے بیروت کے
قلعہ پر غلبہ کیا اور سیف الدین بادشاہ یافا کی طرف چلے اور تلوار سے اوس کو فتح کیا
اور چھیانوے برس سیف الدین بادشاہ مصر کی سلطنت پر قائم ہوئے اور حلب
مین اون کے نام کا سکہ غیاث الدین بادشاہ سنے جاری کیا اور سارا ملک شام
اور مصر اور پورب کا اون کے قبضہ مین آیا جب چھہ سو برس پوری ہوئے تاریخ
الخلفا مین ہے کہ فرنگیون نے دریائے نیل پر ہجوم کیا اور شہر فوہ کو لوٹا اور پلٹ
گئے ساتوین صدی کے پہلے برس فرنگیون نے قسطنطنیہ پر غلبہ کیا اور رومیون کو
وہان سے نکال دیا اور قسطنطنیہ رومیون کے ہاتھون مین تھا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے وقت سے پہلے سو وہ فرنگیون کے ہاتھہ مین ساٹھہ برس تک رہا پھر رومیون
نے اون سے لے لیا مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ ساتوین صدے کے پہلے برس
مین سیف الدین بادشاہ نے یافا فرنگیون کو دیدیا اور عکا والون سے صلح کی
اور چوتھے برس طرابلس والے سے صلح کی اور چودھوین برس فرنگیون نے مسلمانون
کے شہرون کو بیسان سے نابلس تک لوٹا اور عکا کی طرف پلٹ گئے پھر پندرہوین
برس دمیاط پر اوترے سیف الدین سنے اون کو دمیاط سے لڑ کر بھگا دیا
پھر انتقال کیا اللہ اون پر رحم کرے بعد اون کے ملک مصر مین اونکا
بیٹا کامل بادشاہ ہوا اور شام مین اون کا بھائی عیسے بادشاہ ہوا سولہوین برس
فرنگیون نے دمیاط پر قبضہ کر لیا اور جمعہ کی مسجد کو گرجا بنا لیا پھر عیسی بادشاہ سنے
شہر بیت المقدس کی شہر پناہ کے دیوارون کو ویران کر دیا تا کہ فرنگی وہان آنیکا
ارادہ نکرین اٹھارہوین برس دمیاط مسلمانون کے قبضہ مین آیا چوبیسوین برس
عیسی بادشاہ سنے انتقال کیا اوس کی بعد اوسکا بیٹا ناصر بادشاہ صلاح الدین
داؤد بادشاہ ہوا چھبیسوین برس ایوب کے بیٹے صلاح الدین کے باپ کی اولاد

میں جو جو بادشاہ تھے سب میں پھوٹ پڑ گئے اسباعث سے فرنگیوں نے زور پکڑا اور کامل
بادشاہ نے اپنے بھتیجے ناصر داؤد سے دمشق کے چھین لینے کا قصد کیا اور اپنے بھائی کو
دمشق کے گھیرنے کے لئے بھیجا اور کامل بادشاہ نے شہر بیت المقدس انبرطون کو
سونپ دیا انبرطون فرنگی بولی میں امیروں کے سردار کو کہتے ہیں سو اوسکو یہہ پاک شہر
دے دیا اس شرط پر کہ شہرپناہ کی دیواریں ویران رہیں اور فرنگی اونکو نہ بناویں اور
صخرہ پر کے قبہ میں اور مسجد اقصی میں دخل نہ دیں مسلمانوں پر اسکا بڑا صدمہ ہوا
اوس وقت ناصر داؤد گھرے ہوئے تھے تاکہ دمشق اون سے چھین لیا جاوے
ناصر داؤد نے اپنے چچا کامل بادشاہ کو ملامت کرنا شروع کیا اور دمشق میں شیخ
شمس الدین یوسف تھے جو ابن جوزی کے نواسے تھے وہ وعظ فرمایا کرتے تھے
لوگ اونکو بہت مانتے تھے ناصر داؤد نے اونکو حکم کیا کہ وعظ کی مجلس کریں اور اوسمیں
شہر بیت المقدس کی فضیلتیں بیان فرماویں اور یہہ بیان کریں کہ فرنگیوں کے ہاتھ
میں اوسکی دیدینے سے مسلمانوں پر بڑا صدمہ ہے اونہوں نے بڑی مجلس جمع کی اور
وعظ فرمایا اور بیت المقدس کی تعریفوں میں ایک قصیدہ پڑہا اوس میں ایک شعر کا یہہ
مطلب تھا کہ آیتوں کے پڑہنے کا مقام تلاوت سے خالی ہے اور جو اللہ کے پیغام اور حکم
کا مقام ہے اوسکا میدان خالی ہے یعنے حضرت عیسی اور حضرت داؤد اور حضرت
سلیمان علیہم السلام کا اور بہت پیغمبروں کا یہہ مقام ہے اللہ کا کلام پیغمبروں پر
یہاں اوترتا رہا ہے افسوس ایسا پاک شہر کافروں کے ہاتھ میں پڑ گیا اور قرآن کا
پڑہنا یہاں سے موقوف ہوگیا یہہ سنکر لوگ خوب چلا کر روئے پھر کامل بادشاہ نے دمشق
لے لیا اور اپنے بھائی موسی کو دیدیا اور ناصر داؤد کو اوس کی عوض کرک اور شوبک
اور بلقا اور صلت اور اغوار دیدیا موسے بادشاہ پینتیسوین برس مرگئے اور
اون کا بھائی صالح اسمعیل اون کے بعد دمشق کا حاکم ہوا اور کامل بادشاہ بھی
پینتیسوین مرگئے اور چھتیسوین برس بادشاہ صالح نجم الدین ایوب جو کامل
بادشاہ کا بیٹا تھا دمشق پر اور اوس کے علاقوں پر غالب ہوا پھر ناصر داؤد بادشاہ

نے سمت بیت المقدس لینے کا قصد کیا اور فرنگیون نے کامل بادشاہ کے مرنے کے بعد اوسکا قلعہ آباد کیا تھا ناصر نے اوسکو گھیرا اور فتح کیا اور قلعہ کو ویران کیا پھر اکتالیسوین برس دمشق کے حاکم صالح اسمعیل نے ناصر داؤد کے ساتھ ایکا کیا اور دونون نے فرنگیون سے موافقت کرلے اور طبریہ اور عسقلان اون کو دیدیا فرنگیون نے اون دونون کا قلعہ آباد کیا اور دونون بادشاہون نے شہر بیت المقدس تمام زیارت کے مقامون سمیت فرنگیون کو دیدیا قاضی جمال الدین نے کہا ہے کہ مین اون دنون بیت المقدس مین گذرا تو پیشے دیکھا کہ اونہون نے بڑی چٹان پر ندز کے واسطے شراب رکھی تھی پھر بادشاہ صالح نجم الدین ایوب نے خوارزم کے لوگون کو بلایا تاکہ اپنے چچا صالح اسمعیل سے لڑے اور وہ لوگ اوسکی مدد کرین خوارزم کے لوگ چلے اور سن بیالیس مین غزہ تک پہونچے اور مصر کی بہت فوجین اون سے مل گئین اودھر سے صالح اسمعیل نے دمشق کا لشکر بھیجا اور فرنگیون کو بلایا بہت سے فرنگی جمع ہوکر آئے اور ناصر داؤد حاضر نہین ہوا غزہ کے میدان مین لڑائے ہوئے دمشق کا لشکر اور فرنگی بھاگے اور مصر اور خوارزم کے فوج نے اون کا پیچھا کیا اون مین سے بہت لوگون کو قتل کیا اور بادشاہ صالح ایوب نے غزہ پر اور دریا کے کنارے کے شہرون پر اور بیت المقدس پر غلبہ کیا پھر تینتالیسوین برس صالح ایوب بادشاہ کے لشکر نے دمشق کو صالح اسمعیل سے لے لیا پھر پینتالیسوین برس عسقلان کا قلعہ اور طبریہ کا قلعہ فتح ہوا اور یہہ فتح بیت المقدس کی جو بیالیسوین برس مین ہوئی یہہ آخری فتح ہے پھر اوس وقت سے بیت المقدس اس وقت تک مسلمانون کے ہاتھ مین ہے مولانا جلال الدین رح تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ سینتالیسوین برس فرنگیون نے دمیاط پر غلبہ کیا اور صالح بادشاہ اون پر جہاد کرنے کو چلا پہنچنے نہ پایا تھا کہ اونکا انتقال ہوا اون کا بیٹا توران شاہ بادشاہ ہوا اوس نے فرنگیون پر جہاد کیا اور مسلمانون کے لشکر مین شیخ عزالدین ابن عبد السلام بھی تھے پہلے غلبہ فرنگیون کا ہوا اور مسلمانون پر زور کی آندھی چلے شیخ

عزالدین ابن عبدالسلام نے اپنے ہاتھ سے ہوا کیطرف اشارہ کیا اور بلند آواز سے فرمایا اسے ہوا اون کو پکڑے کئی بار یون فرمایا تو ہوا فرنگیون کے جہازون پر پلٹ گئی ہوا نے جہازون کو توڑ ڈالا اور مسلمانون کی فتح ہوئے اور اکثر فرنگی ڈوب گئے اور ایک مسلمان نے چلا کر کہا کہ اللہ کا شکر ہے جسنے ہمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین ایسا شخص دکھلایا کہ ہوا کو اسکے لئے اوسکا تابع دار کر دیا اور وہ مجدد کا دن محرم کی تیسری تھی آب ان لڑائیون کا حال نصاری کی کتابون سے لکھا جاتا ہے سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین تاریخ جاننے والے نصرانیون کی کئی کتابون سے ان لڑائیون کا احوال لکھا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ اوس زمانہ مین نصرانی لوگ جو یروشالم مین حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش کے مقام کی زیارت کے لئے اور جہان اونکو آپکی قبر کا گمان تھا اوس کی زیارت کے لئے جاتے تھے تو ترک لوگ یعنے مسلمان اون کے ساتھہ ذلت اور بیرحمی سے پیش آتے تھے اسباعث سے ایک نصرانی فرانسیسی فقیر شہرون شہرون نصاری کو لڑائی کے لئے بھڑکاتا پھرا کہ یروشالم کو مسلمانون سے چہین لو تو تم بہشت مین جاؤگے وہ فقیر سن ایک ہزار چہیانوے عیسوی مین تین لاکھہ کی اور ایک کتاب مین ہے کہ اسی ہزار کی فوج لیکر یروشالم کے لینے کے لئے روانہ ہوا نصاری کے جس ملک مین یہہ لوگ نکلتے تھے نوچ کھسوٹ اور لوٹ پاٹ مچا دیتے تھے کیونکہ اونکو یہہ گمان تھا کہ ہمارے سب گناہ معاف ہین جب قسطنطنیہ مین پہونچے فقط بیس ہزار رہگئی یہہ فوج ایشیا مین بھی پونہچنی نہین پائی تھی کہ سلطان سلیمان نے اونکو خوب طرح قتل کیا اور لشکر کو تکی اور بوٹی کر ڈالا اور بھی کئی فوجین گئین سب تباہ ہوئین آٹھہ لاکھہ پچاس ہزار نصرانی اس پہلی جنگ مین قتل ہوئی پھر اسی ہزار کی ایک فوج اور ایک کتاب مین ہے کہ سات لاکھہ کے قریب شہر قسطنطنیہ مین جمع ہوئی اور گاڈفری فراسیسی کے ساتھہ چلے اونھون نے بہت شہرون کو لے لیا اور ایک ہزار ننانوے عیسوی مین یروشالم کے قریب پہونچے اور اون کی نگاہ اوس خوبصورت شہر پر پڑی مارے خوشی کے چلا اوٹھی

کہ یروشالم مین بہت لوگ جانورون سے اوترکر ننگی پاؤن جیسے اور چھورون سے زمین
چومی اور پیٹتے روتے جب دہاوا کیا مسلمانون نے بڑی مردانگی اور بہادری سے دشمنا
مقابلہ کیا مگر یہ لوگ دیوارون کو توڑکر شہر مین گھس پڑے لڑکون اور بوڑھون اور
جوانون اور عورتون کو سبکو قتل کیا کسی پر رحم نہ کیا ستر ہزار مسلمانون کو قتل کیا اور
یہودیون کو اونکے گرجے مین جلا دیا اور یروشالم کو لے لیا مگر فقط ساٹھ ہزار آدمی بمشکل
جیتے بچے اور گاڈفری تھوڑے دنون کے بعد مر گیا اور جو لوگ بچے اونکو روز بروز ولیسے
مسلمانون سے لڑنا پڑا یورپ کے کتنی بادشاہون نے بڑی بڑی فوجین لیکر فلسطین
پر چڑھائی کی سن گیارہ سو چھیالیس مین فرانس اور جرمنی اور اٹالیہ کے لوگون مین سے
دو لاکھ آدمیون کے قریب یہود کے زیر حکومت نکلے سلیمان بادشاہ نے اون سے خوب
مقابلہ کیا اور یہود بادشاہ مر گیا پھر فرانس اور جرمن سے چالیس لاکھ آدمیون سے
زیادہ جمع ہوئے اکونیم کے سلطان نے جرمنیون کو تنگ اور لوٹ کر ڈالا پھر سن گیارہ
سو ستاسی عیسوی مین مسلمانون نے یروشالم کو لے لیا اسکے بعد پانچ لڑائیان اور
ہوئین وہ سب بیکار ہوگئین پہلے ایک فوج انگلستان کی اور ایک فوج فرانس کی اکٹھی
ہوئے وہ سب جو ایک لاکھ تھے شہر یروشالم کے طرف چلے اور نصرانیون نے چاہا
کہ عسقلان لے لیوین تاکہ یروشالم پر حملہ کرنا آسان ہو جاوے صلاح الدین بادشاہ
تین لاکھ کی فوج لے کر آئے لڑائی کے وقت مسلمان بھاگے اور قریب چالیس ہزار
آدمیون کے میدان مین قتل ہوئے نصرانی عکا مین جاکر یافا مین اوترے فرانس
کا بادشاہ بیماری کا بہانہ کرکے اپنے ملک کو چلا گیا انگلستان کا بادشاہ ریچرڈ اسقدر
قریب پہونچنے کے لائق ہوا کہ جہان سے یروشالم نظر آتا تھا لیکن اوسوقت انگلستان مین
اور اوسکی فوج مین ایسے جھگڑے اوٹھے کہ وہ لاچار ہوکر صلاح الدین سے صلح کرکے چلا
گیا اکثر بادشاہ یورپ کے اوسکے دشمن تھے وہ فقیرون کا بھیس کرکے نکلا تب بھی ایک
دشمن نے اوسکو پکڑ لیا وہ بہت کچھ روپیہ دیکر چھوٹا اور سن گیارہ سو بانوے مین لندن
مین داخل ہوا پھر گیارہ سو چرانوے مین صلاح الدین نے جسکا نصرانی بھی ادب کرتے مین

انتقال فرمایا اس بادشاہ نے جب یروشالم کو فتح کیا نصرانی قیدیون پر نہایت مہربانی کی
اور جو لوگ اپنے چھوڑوائی نہین دی سکتے تھے اونکو مفت چھوڑ دیا اور نصرانی امیرون
کو اذن دیا کہ بیمارون کے ساتھ سرکاری شفاخانون مین حاضر ہون اوس کے مرنے کے
بعد سن گیارہ سو ستانوے مین ہنری بادشاہ چالیس ہزار کی فوج لیکر چلا اور بیروت
کو لے لیا اور امید پڑی کہ یروشالم کو اب جلد مسلمانون سے چھین لین گے لیکن جاڑے
کی آمدنی ساری ہمتین توڑ دین اوسکی عوض مین تہاران کو گھیر لیا آخر اندھیری رات
مین نصاری کا سردار بھاگ گیا صبح کو یہہ دیکھنے مین آیا کہ سارا لشکر بجلی اور گرج کا
مارا ہوا بھاگا چلا جاتا ہے پھر سن بارہ سو بارہ مین تیس ہزار لڑکے بارہ بارہ برس
کے جمع ہوے اور لڑکیان بھی مردانہ بھیس کرکے گھوڑون پر سوار اور پیادہ جمع
ہوگئین تمام فرانس مین یہہ شعلہ پھیل گیا یہہ سب گیت گاتی ہوئی یروشالم کے شوق
مین چلے جاتے تھے راہ مین لوٹے گئے اور دو سوداگرون نے اقرار کیا کہ ہم تم کو خدا کے
واسطے یہودیہ مین پہونچا دین گے یہہ لڑکے سات جہازون مین سوار ہو کر چلے دو جہاز
ٹوٹ گئے اور جو اون مین تھے سب ڈوب گئے پانچ جہاز مصر مین پہونچی وہان سب
غلامی مین بیچے گئے جب دو سو برسون تک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ
مسلمانون سے لڑتے رہے تھے اور ساٹھ لاکھ نصرانی جان دے چکے تھے تب سن بارہ سو
سو اکیانوے مین ترکون نے یعنے مسلمانون نے شہر تلمیس لے لیا جو فلسطین
مین نصاری کا پہلا قلعہ تھا یعنے فقط یہی باقی تھا اور سن چودہ سو ترپن مین سلطان
محمد بادشاہ نے قسطنطنیہ کو فتح کرکے یونانی سلطنت کو نیست کر دیا پھر
اونہون نے اپنے سلطنت کو ملک ہنگاریا تک بڑھایا اور وہان سے الیمان پر چڑھائی
کرنے کی طیاری کی اے ایمان والو دیکھو یہہ پیش خبری جو زبور مین زبور کی محمدیون
پر کیسی مطابق پڑی کہ وہ قوت پر قوت بڑھاتے ہوئے چلے جاوین گے اللہ کے آگے
صیہون مین حاضر ہونگی اور دیکھو یہہ پیش خبری جو اکیسوین زبور کی پہلے پورے
ہونے تک صیہون کے ذکر کے بعد فرمایا تھا کہ بادشاہ جمع ہو کر آئی اور ایک ساتھ

گذرے وہ دیکھکر فوراً دنگ ہوئے وہ حیران ہوئے اور بھاگ گئے کپکپی نے اون کو وہان
پکڑا اور دیکھو حضرت زکریا علیہ السلام کے بارہوین باب کی یہہ پیش خبری کیسی پوری
ہوئے کہ جب یروشالم گھیرا جاویگا تب یروشالم آس پاس کی ساری قومون کے لئے
تھرتھراہٹ کا پیالہ ہوگا دیکھو نصرانی لڑتے لڑتے تھک گئی مگر یروشالم مین غلبہ نہ پایا
اب یروشالم کے لینے کا ارادہ کرتے ہوئے کانپتی ہین پھر اللہ فرماتا ہے کہ مین
اوس دن یروشالم کو ساری قومون کے لئی ایک بھاری پتھر کر دونگا اور جو سب
اوسکو اوٹھاوینگے ٹکری ٹکری کئے جاوین گے آسے ایمان والو دیکھو اللہ نے یروشالم
کو کیسا بھاری پتھر کر دیا نصرانی فوجون نے کیسی کیسے زور کئے مگر اس بھاری پتھر کو اوٹھا نہ سکے
اور ٹکری ٹکری کئے گئے اگر ستر ہزار مسلمانون کو قتل کیا تو اللہ نے اونکی بدلے ساٹھ لاکھ
نصرانیون کو قتل کروایا دیکھو محمدیون نے اللہ کے حکم سے کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
زور سے اس بھاری پتھر کو کیسا اوٹھا لیا اور اب تک اللہ کے فضل و کرم سے اوٹھائے
ہوئی ہین اللہ دکھلا رہا ہے کہ دیکھو محمدی لوگ جو سب پیغمبرون اور سب کتابون کے
ماننے والے ہین وہی حضرت عیسی علیہ السلام کا اور سب پیغمبرون کا ورثہ لینے
کے لائق ہین پھر دیکھو اللہ نے محمدیون کی حکومت بڑہا کر اونکو قسطنطنیہ تک پہونچایا
دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام کے اونچاسوین باب کی پیش خبری کیسے پورے ہوئے
کہ تیرے اوجاڑنے والے تجھسے نکل جاوین گے پھر فرمایا کہ تیرے اوجاڑنے والے
تجھسے دور رہون گے دیکھو نصرانی لوگ یروشالم سے کسقدر دور ہو گئے اور محمدی لوگ
کہانتک پھیل گئے الحمد للہ رب العالمین اب مسجد بیت المقدس کی خوبی اور
خوشنمائی کا اور اوسمین کے برکت کے مقامون کا بیان ہے مولانا
مجیر الدین حنبلی رح جو نوین صدے مین تھے وہ لکھتے ہین کہ مسجد اقصی کی اگلے زمانہ مین عجیب
عجیب صفتین تھین اور ہمارے زمانہ مین بھی اوسکے عمارت بہت اچھی اور بہت مضبوط
ہی اور قبلہ کے پاس مسجد کے سرے پر جو جمعہ کی مسجد ہے جس مین جمعہ کی نماز ہوتے
ہے اور اب لوگ اوسیکو مسجد اقصی کہتے ہین اوس جمعہ کی مسجد مین بھی بڑی عمارت ہے

اوسمین ایک اونچا قبہ ہے جس مین رنگارنگ نگینے جڑے ہوئے ہین اور قبہ کے نیچے منبر اور محراب ہے اور یہہ جمعہ کی مسجد قبلہ کیطرف سے اوترکیطرف تک پہیلی ہوی ہے اوس مین
مین تالیس ستون ہین اور چہت بہت اونچی ہے اور یہہ مسجد قبلہ کیطرف سے اوترکیطرف تک لنبی ہے اور وہ لنبان مین سوگز ہے اور چوڑان مین پوربی دروازے سے پچہمی دروازے تک چہہ ہترگز ہے اور اوسکے دس دروازے ہین کہ مسجد کے صحن سے اون دروازون مین داخل ہوتے ہین اور اس جمعہ کی مسجد کے اندر اوسکے سرے پر پورب کیطرف ایک مقام ہے اوسمین ایک محراب ہے اوسکو جامع عمر کہتے ہین اسلئیکہ وہ عمارت اوس عمارت مین سے باقی ہے جو حضرت عمر رضنے بنائی تھی اور اوسکے پاس اوترطرف ایک مقام ہے کہ وہ باب عزیر کہلاتا ہے اور اوسکے پاس اوترطرف ایک مقام ہے کہ وہ حضرت زکریا علیہ السلام کا محراب کہلاتا ہے اور اس جمعہ کی مسجد کے باہر مسجد کے صحن مین پورب کے طرف قبلہ کیطرف کی دیوار مین ایک بڑا محراب ہے اور لوگون مین مشہور ہے کہ وہ محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مہد یعنے بچہونے سے قریب ہے اور نقل کیا گیا ہے کہ دعا اوس کے پاس قبول ہوتی ہے مولانا مجیرالدین فرماتے ہین کہ مینے اسکا تجربہ کیا اور مینے اللہ سے اوس جگہہ دعا مانگی اور مینے اللہ سے بہت چیزین مانگین اللہ نے اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائین اور یہہ جو محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اسکی پاس پورب کیطرف کو مسجد کے کنارے پر ایک مکان ہے اوس مین ایک محراب ہے اور وہ مکان سوق المعرفت کہلاتا ہے اور یہہ معلوم نہین کہ یہہ نام کیون رکہا ہے اوس مکان کے نیچے ایک مسجد ہے زمین کے نیچے اوسکا نام مہد عیسیٰ علیہ السلام مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہی حضرت مریم علیہا السلام کا محراب ہے جہان اللہ کے پاس سے اونکو رزق ملتا تہا یعنے بن فصل کے میوے اللہ غیب سے دیتا تہا اور اس جگہہ آپ عبادت کیا کرتی تھین اور اس جگہہ انس معلوم ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہان دعا قبول ہوتی ہے پھر جو شخص وہان نماز پڑہے اوسکو چاہئے کہ سورہ مریم پڑہے اور سجدہ کی آیت پر اللہ کے لئے سجدہ کرے جسطرح حضرت

عمر رض نے حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب مین نماز مین سورہ ص پڑھی اور سجدہ کی آیت
پر انھون نے سجدہ کیا اور اس جمعہ کی مسجد سے باہر پچھم کیطرف کو مسجد کے صحن مین ایک مقام
ہے کہ جامع مغاربہ کہلاتا ہے اور وہان انس اور ہیبت اور رعب معلوم ہوتا ہے
اور ظاہر یون ہے کہ وہ حضرت عمر رض کی بنائی ہوئے عمارت مین سے ہے کیونکہ شداد بن
سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض جب مسجد مین فتح کیدن داخل ہوئے اوسکے آگے کیطرف
بڑھے پچھم کیطرف پھر فرمایا کہ ہم یہان مسجد بنائینگے سو یہہ مقام مسجد کے آگے کیطرف
پچھم کے قریب ہے اور گمان جاتا ہے کہ حضرت عمر رض کا بنایا ہوا ہو اور یہہ بھی گمان ہے کہ
امیہ والون کا بنایا ہوا ہو جو مسجد کے سرے پر پورب کے طرف سے پچھم کیطرف تک تھا
واللہ اعلم اور اب لوگ مسجد اقصی اسیکو کہتے ہین جو قبلہ کیطرف مسجد کے سرے پر
جمعہ کی مسجد بنی ہوئی ہے جسمین منبر اور بڑا محراب ہے اور حقیقت مین مسجد اقصی
ساری مسجد کا نام ہے جس پر چار دیواری کھینچی ہوئے ہے اور یہہ عمارت جو مسجد
کے سرے پر ہے اور بڑی چٹان کا قبہ اور عمارتین وغیرہ پیچھے بنائی گئی ہین مولانا مجیرالدین
ساری مسجد کا اندازہ یون بیان کرتے ہین کہ مینے اسمین خود بڑی کوشش کی اور یہہ
مسجد میری سامنے رسیون سے ناپی گئی تو اوسکی لنبان قبلہ کی دیوار سے اوتر کیطرف کے
مکان تک چھہ سو ساٹھہ گز ہے اور چوڑان پورب کی دیوار سے پچھم کے مکان تک چار سو
چھپن گز ہے فائدہ بیت المقدس کعبہ شریف سے دکھن کیطرف ہے تو وہان قبلہ کی دیوار
دکھن کیطرف ہے مولانا مجیرالدین فرماتے ہین کہ صخرہ یعنے بڑی چٹان مسجد کے بیچون
بیچ مین ہے بڑے صحن کے اوپر اور وہ صحن مسجد کی زمین سے سات گز اونچا ہے اوس
صحن پر صخرہ ہے صخرہ کے اوپر ایک قبہ نہایت خوبصورت اور مضبوط ہے کہ صحن کے
اوپر سے اکاون گز کا اونچا ہے تو وہ قبہ مسجد کی زمین سے اٹھاون گز ہوا اور قبہ کے
زمین اور دیوارین اندر سے اور باہر سے سنگ رخام سے بنائی ہوئے ہین اور رنگا
رنگ نگینے اوس مین جڑے ہوئی ہین اور اوس قبہ کے چار دروازے ہین اور صخرہ
کے نیچے ایک غار ہے قبلہ کیطرف کو کہ پتھر کی سیڑھیون سے اوترکر اوس غار مین

پہونچتی ہین اوراس غار مین انس اور شان وشوکت معلوم ہوتے ہین اور حافظ جمال الدین احمد ابن محمد شافعی جو حدیثون کے یاد رکھنے والے بیت المقدس کے رہنے والے ہین اونہون نے کتاب مثیر الغرام جو بیت المقدس اور شام کی زیارت کے بیان مین لکھی ہے اوسمین لکھا ہے کہ ابو بکر ابن عربی نے امام مالک کی موطا کی شرح لکھی ہے اوسمین لکھا ہے کہ یہہ چٹان اللہ کی قدرت کی عجائب چیزون مین سے ہے کیونکہ وہ ایک چٹان ہے اونچی نیچے مسجد اقصی کے بیچون بیچ مین ہر طرف سے جدا ہے اوسکو کوئے نہین تھامی ہوئے ہے مگر وہی جسنے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہے وہی اوسکو تھامی ہوئی ہے اور اوسکے نیچے ایک غار ہے کہ وہ ہر طرف سے اوس سے جدا ہے اوسپر ایک دروازہ ہے کہ نمازون کے لئے اور اعتکاف کے لئے کھولا جاتا ہے ایک مدت تک مین ڈر کے مارے اوسکے نیچے داخل نہین ہوا کیونکہ مین ڈرتا تھا کہ وہ میرے گناہون کے سبب سے مجھپر گر پڑے گا پھر مینے دیکھا کہ ظالم لوگ اور کھلم کھلا گناہ کرنے والے لوگ اوسمین داخل ہوتے ہین پھر سلامت نکلتے ہین مینے ارادہ کیا کہ مین داخل ہون پھر مینے کہا شاید اونکو ڈھیل دی گئے ہو اور مین جلد پکڑ لیا جاؤن پھر مینے ایک مدت دیر کی پھر میرا ارادہ پکا ہوا اور مین داخل ہوا پھر مینے عجب معاملہ دیکھا اوسکے ہر طرف ہم چلتے تھے اور اوسکو زمین سے جدا دیکھتے تھے ایک ذرا سا بھی زمین سے لگا ہوا نہین ہے اور بعضے طرف زمین سے بہت جدا ہے اور بعضے طرف کم جدا ہے تمام ہوا کلام ابو بکر ابن عربی کا مولانا مجیر الدین رح فرماتے ہین کہ لوگون مین مشہور یون ہے کہ وہ چٹان آسمان اور زمین کے بیچ مین ادہر مین لٹکے ہوئے رہے اور نقل کیا گیا ہے کہ وہ اسیطرح پر رہا یہان تک کہ ایک حاملہ عورت اوسکے نیچے داخل ہوئے جب اوسکے نیچے بیچون بیچ مین پہونچے ڈر گئے اور اوسکا حمل گر پڑا تب اوسکے آس پاس یہہ گول عمارت بنائی گئے کہ لوگون کی آنکھون سے یہہ معاملہ چھپ گیا مولانا ابو البرکات جو بہار کے رہنے والے ہین اور سن بارہ سو اٹھتر مین اونکو بیت المقدس کی زیارت میسر ہوئے اونکا رسالہ

کلکتہ مین چہپا ہے اوس مین اونہون نے لکہا ہے کہ وہان یہہ دستور ہے کہ ذی الحجہ
کی نوین تاریخ جو حج مین عرفات مین ٹہیرنے کا دن ہے اس چٹان شریف کو جہارتے
ہین اور اوس خاک کو تبرک سمجہتے ہین اللہ کا شکر ہے کہ اس عاجز کو بھی تھوڑی
خاک جہاڑی ہوئے اوسدن کی اون بزرگ نے دی جو زیارت کو سے گئے
تھے اور یہہ بھی لکہا ہے کہ لوگ اوس چٹان کو تخت رب العالمین بولتے ہین
اور دائرہ اوس چٹان کا اندر سے دوسو چوبیس گز اور باہر سے دوسو چالیس گز
ہے مولانا مجیر الدین رح لکہتے ہین کہ مسجد بیت المقدس کے اخیر مین اور کیطرف کو
پچہم کے پاس بہت چٹانین ظاہر ہین لوگ کہتے ہین کہ وہ حضرت داؤد علیہ السلام
کے زمانہ سے ہین اور یہہ بات ظاہر ہے کیونکہ یہ چٹانین زمین مین گڑی ہوئی ہین
اور کوئی بات ایسی نہین ہوئی جس سے وہ اپنے جگہہ سے ہٹین اور اوسطرف باب
دویدار یہ کی پاس ایک مضبوط قبہ ہے اوسکے اندر ایک چٹان ہے زمین مین گڑی ہوئی
وہ قبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قبہ کہلاتا ہے اور وہ چٹان جو اوسمین جمی ہوئے
ہے لوگ کہتے ہین کہ یہہ وہی چٹان ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد کے
بنوانے سے فراغت کرکے اوسپر کہڑے ہوکر دعائین مانگین اور اللہ نے اونکے
دعائین قبول فرمائین اور یہہ مقام کرسی سلیمان ع کہلاتا ہے اور مشہور ہے کہ
وہان دعا قبول ہوتے ہے اور یہہ عمارت جو اوسکے اوپر ہے قوم امیہ کی بادشاہون
کیوقت سے ہے اور بہت سے عمارتین مسجد مین ہین جنکا ذکر مولانا مجیر الدین نے
کیا ہے جو بادشاہون نے بنائی ہین اور لکہا ہے کہ مسجد مین پورب کیطرف چٹان
کے صحن کے اور پوربی دیوار کے بیچ مین زیتون کے بہت پرانے درخت ہین رومیون
کیوقت کے اور چٹان کے صحن کے نیچے پورب کیطرف زیتون کے پاس بسطامی گوشہ
ہے اوسجگہہ پر انس پایا جاتا ہے بسطامی فقیر یعنے حضرت ابو یزید بسطامی رح کے
سلسلہ کے فقیر وہان اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے تھے اب ہمارے وقت مین
اوسکا دروازہ بند کردیا گیا اور اس مسجد مین بہت سے مقام اور عمارتین ہین جنکا

بیان بہت ہے کیونکہ اس مسجد کی صفتین بہت بڑی ہین کوئی خیال مین نہین لا سکتا مگر
وہی شخص جو آنکھون سے دیکھے اور یہہ جو مینے ذکر کیا یہہ نمونہ کے طور پر ہے اور اس
مسجد کی بڑی خوبی یہہ ہے کہ مسجد کے اندر انسان جس جگہہ بیٹھے اوسکو یہی نظر آتا ہے
کہ یہہ جگہہ سب جگہون سے اچھی اور خوشنما ہے اسلیے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے
اس مسجد کو جمال کی آنکھ سے دیکھا ہے اور کعبہ شریف کو اور حرمت والی مسجد کو
جلال کی آنکھ سے دیکھا ہے سو مسجد اقصیٰ نہایت کشادہ اور نورانی اور خوبصورت
ہے اور کعبہ شریف اور اوسکی آس پاس کی مسجد پر نہایت جلال اور شان و شوکت
اور وہشت ظاہر ہے آے ایمان والو یہہ سارا نور اور حسن اس پاک مسجد پر
محمدی وقت مین ظاہر ہوا جب سے اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج
کی رات مین اس مسجد مین بلایا اور آپنے سب پیغمبرون کے ساتھہ یہان نماز پڑہی
جب سے بڑی بڑی برکتین یہان ظاہر ہوئین اس پاک مسجد سے اور اس پاک شہر
سے جو جو وعدے اللہ نے کیے تھے سب پورے ہوئے مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین
کہ اس مسجد کے نیچے قبلہ کیطرف کو ایک بڑا مکان ہے اوسمین دیوارین ہین اونپر
چہت ہے اور وہ اوس جگہہ کے نیچے ہے جس مین محراب اور منبر ہے اور یہہ
نیچے کا مکان قدیم مسجد اقصیٰ کہلاتا ہے اور شاید یہہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے
بنائی ہوئی عمارت کی نشانی ہے اوسکی عمارت کی مضبوطی اور پختگی سے یہہ بات
معلوم ہوتی ہے اور اس جگہہ کی پہلو مین مسجد کے نیچے اوسطرف کے نیچے جسمین درخت اور
زیتون ہین ایک بڑا مکان ہے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اصطبل کہلاتا ہے اور وہ
مسجد کی اکثر زمین کے نیچے داخل ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کی بنائی ہوئے عمارت مین سے ہے مسجد کی دیوار جو قبلہ کیطرف ہے اوسکے نیچے
سے ان دونون مکانون مین پہونچتے ہین اس مسجد مین عبد الملک بادشاہ کیوقت
مین اور اوسکے بعد چار منارے تھے اور ہمارے وقت مین بھی چار منارے ہین
اور اس مسجد کے گیارہ دروازے ہین دو دروازے تو پوربی دیوار مین ہین

وہ دونون دیوار کے اندر ہین ایک باب الرحمت دوسرا باب التوبہ کہلاتا ہے اور اب اندرونون
مین راہ نہین ہے اور ان دونون دروازون کے اوپر مسجد کے اندر ایک مکان
ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کا بنایا ہوا اور اس مسجد مین حضرت سلیمان علیہ السلام
کا بنایا ہوا کوئی مکان سوائے اس مکان کے باقی نہین اوس مکان کی زیارت
کا قصد کیا جاتا ہے اوس پر جلال اور شان وشوکت ظاہر ہے اور پورب دیوار
مین انہین دو دروازون کے پاس ایک دروازہ ہے جو بند کیا ہوا ہے باب الاسباط
مسجد کے اخیر مین اوترکیطرف کے اخیر مین پورب کیطرف ہے اور وہ باب الرحمت اور
باب التوبہ کے قریب ہی اور باب حطہ اور باب شرف الانبیا دونو مسجد کے اوترطرف ہین
اور باب شرف الانبیا اب باب دویدار یہ کہلاتا ہے اور باب الغوانمہ جو قوم غانم کے محلہ
کیطرف ہی وہ پچھم کیطرف کے آخر مین اوترطرف ہی اور باب الناظر قدیم دروازہ ہی اوسکی
عمارت عیسی بادشاہ کیوقت مین نئی بنائی گئے سن چھہ سو کی حدون مین اور باب الحدید
دروازہ پاکیزہ ہی اوسکی عمارت مضبوط ہی اوسکو نئے سرے سے بنایا ہے شام کی نائب
ارغون کاملی نے اور باب القطانین روئی والون کی بازار کیطرف ہی اسلیئے اوسکا یہہ
نام رکھا گیا ہی اوسپر لکھا ہوا ہے کہ بادشاہ ناصر محمد جو قلاؤون کا بیٹا ہے اوس نے اسکی
عمارت نئے سرے سے بنائے سن سات سو سین تیس مین اس سے معلوم ہوا کہ یہہ
دروازہ قدیم ہے اور یہہ دروازہ بڑا ہے اسکی عمارت نہایت مضبوط ہے اوسکے
نزدیک باب المتوضا ہے کہ اوس سے نکل کر لوگ وضو کے مقام مین جاتے ہین اور
وہ قدیم تھا اور ڈھی پڑا تھا علاء الدین نے اوسکو نئے سرے سے بنایا جب وضو کے
مقام کو بنایا اور باب السلسلہ اور باب السکینہ دونون ایک ہین اون دونون سے
نکل کر لوگ بڑی سڑک کیطرف جاتے ہین جسکا نام خط داؤد علیہ السلام مشہور رہے اور
باب المغاربہ مغربی لوگون کے محلہ کیطرف ہے اور یہہ دروازہ پچھم کیطرف کے اخیر مین
قبلہ کے نزدیک ہے یہہ آٹھہ دروازے باب الغوانمہ سے باب المغاربہ تک مسجد
کے پچھم طرف ہین اور اس مسجد کے قبلہ کیطرف اور پورب کیطرف جنگل ہے اور

پچھم اور اوتر کیطرف مسجد کو گھیرے ہوئی ہین فائدہ اسباط کے معنے ہین پوتے یعنے
حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹون کی نسل ہین جو لوگ تھے وہ اس دروازے
سے آئے ہون گے اور حطہ کے معنے ہین گناہ کا اوتر نا یعنے یا اللہ ہمارا سوال
تجھسے گناہ کا اوترنا ہے یعنے ہمارے گناہون کو ہمپر سے اوتار دے یعنے
معاف کر دے اللہ تعالے نے قرآن مجید مین سورہ بقر مین خبر دی ہے کہ اسرائیلیون
سے کہا گیا کہ اس بستی مین داخل ہو اور جہان چاہو کھاؤ اور دروازے مین
سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور حطہ کہو اون لوگون نے حطہ کے بدلے اور بات کہی
یعنے اناج کا نام لیا اونپر وبا پڑی ہزارون آدمی مرگئے اوپر کی آیتون مین ذکر
حضرت موسی علیہ السلام کا ہے اس سے ظاہر یون ہے کہ یہہ ذکر اوسیوقت کا ہے
تو وہ دروازہ بیت المقدس کا نہین ہوسکتا کیونکہ حضرت موسی علیہ السلام بیت المقدس
تک نہین پہونچے مولانا جلال الدین سیوطی رح لکھتے ہین کہ یہہ دروازہ جو باب حطہ
کہلاتا ہے یہہ وہ دروازہ ہے جو اریحا مین تھا جب اریحا ویران ہوگیا یہہ دروازہ
اس مسجد مین اوٹھا لایا گیا اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام
اریحا تک بھی نہین پہونچے جیسا کہ توراۃ شریف سے صاف ظاہر ہے آپکے بعد حضرت
یوشع علیہ السلام نے اریحا کو فتح کیا بعضے تفسیر والے یون سمجھے ہین کہ یہہ
ذکر حضرت یوشع علیہ السلام کیوقت کا ہے اور وہ دروازہ اریحا کا تھا اللہ کا شکر
ہے کہ ہمکو اس دروازے کا پتا مل گیا عبد السلام ابن تیمیہ کی منتقی الاخبار مین جہان
یہہ ذکر ہے کہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے چھٹے برس مکہ کیطرف
تشریف لے چلے وہان حدیث مین یہہ لفظ ہے کہ آپ ٹیلے پر پہونچے اس جگہہ پر مولانا
قاضی محمد ابن علی شوکانی رح شرح مین لکھتے ہین کہ ابن اسحاق کی روایت مین یون ہے
کہ آپنے فرمایا کہ کون شخص ایسا ہے جو ہمکو ایسی رستہ پر لے چلے جس رستی مین وہ
لوگ نہون ایک شخص نے کہا مین لے چلون گا وہ آپکو ایک مشکل رستہ سے لے گیا
جب اوس مقام سے نکلا اور نرم زمین مین پہونچے آپنے فرمایا تم اللہ سے معافی مانگو لوگون نے

معافی مانگی آپنے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے یہی حطہ ہے جو اسرائیلیون پر پیش کیا گیا تھا وہ اوس سے رک رہے اور یہہ ٹیلا مرار کا ٹیلا تھا اور وہ پہاڑ مین رستہ ہے اس حدیث کا ایک مطلب یہہ ہوسکتا ہے کہ اللہ سے اپنے گناہون کے معافی مانگنا یہی حطہ ہے یعنے حطہ کے یہی معنے ہین اور ظاہر مطلب اس حدیث کا یہہ ہے کہ یہہ وہی مقام ہے جس جگہہ اون لوگون کو حطہ کہنے کا حکم ہوا تھا اور یہہ بات قیاس کے موافق ہی حضرت موسی علیہ السلام کا حجاز مین یعنے مکہ اور مدینہ مین آنا خوب طرح ثابت ہی اس کتاب کے سرے پر اسکا پورا بیان ہوچکا ہے معلوم ہوا کہ یہہ دروازہ مکہ شریف کے قریب تھا پھر کیا عجب ہے کہ یہہ دروازہ مکہ سے اریحا مین پہونچا ہو پھر وہان سے بیت المقدس مین پہونچا ہو مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ وہ جمعہ کی مسجد جسکو لوگ اب مسجد اقصیٰ کہتے ہین اسکے اندر ہے اور اوسکے دروازون پر سات سو قندیلین ہین اور صخرہ شریف کے قبہ مین اور اوسکے آس پاس پانسو قندیلین ہین جو ہر شب کو عشا کیوقت اور صبح کیوقت روشن ہوتی ہین اوسکے سوا جو مسجد کے اور مقامون مین روشن ہوتی ہین اور ہمارے ملک مین اسقدر قندیلین کسی مسجد مین نہین روشن ہوتی ہین اور شعبان کی بیچون بیچ کی راتکو اس مسجد کے اندر کی جمعہ مسجد مین اور صخرہ کے قبہ مین بیس ہزار قندیلون سے زیادہ روشن ہوتی ہین اور اسیطرح معراج کی رات مین یعنے رجب کی ستائیسوین شب اور مولد شریف کی شب کو اور رمضان شریف کی ستائیسوین شب کو اتنے چراغ روشن ہوسکتے ہین جو کسی مسجد مین نہین ہوسکتے اور تنخواہین جو وہان علم پڑہانے والون کی اور خادمون کی اور اذان کہنے والون کی اور قرآن پڑہنے والون کی مقرر ہین وہ بہت کثرت سے ہین اب یہہ بیان ہے کہ اس مسجد کو نصاریٰ اور یہود بھی پہچانتے ہین کہ اپنی اصلی جگہہ پر ہے سید منصور علی صاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس مین پادری شیرنگ کی الکتاب کے مقامات المعروف سے نقل کرتے ہین کہ مسجد کا احاطہ حرم شریف کہلاتا ہے اوس مین کوئی نصرانی ہرگز نہین جانے پاتا اور اگر

دغا سے داخل ہو اور کہل جاوے تو اوسکو ضرور قتل کرین جسوقت نصرانیون کی فوج
نے یروشالم کو اپنے قبضہ مین کر لیا تھا تب سے اس زمانہ تک کوئی نصرانی اوسمین
داخل نہین ہوا مگر ایک شخص یعنے ڈاکٹر ریچرڈسن جس نے اپنے طبابت کے وسیلہ
سے مسلمانون کے امام سے ایسی موافقت پیدا کی تھے کہ وہ اوسکو تین بار مسجد
کے اندر لے گیا یہہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ حرم شریف لنبائی مین ایک ہزار چار سو ننانوے
فٹ ہے یعنے مسجد اقصیٰ کے نماز کے محراب سے باب الاسلام تک اور عرض مین
نوسو پچانوے فٹ ہے اس احاطہ کے درمیان ایک پختہ سنگ مرمر کی کرسی جو
چارسو پچاس فٹ چوکھونٹ مین ہے دہری ہے کہ احاطہ کے سطح سے بارہ چودہ
فٹ اونچی ہے اوسپر چڑہنے کے لئے چارون طرف اچھی اور کشادہ سیڑہی بنی ہے
اور ہر ایک سیڑہی پر اچھی اچھی محراب ہین جو نہایت خوشنما نظر آتے ہین اوسکے
بالکل کرسی سفید اور آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی ہے اوسکے پتھر بعضے
بہت پرانے ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ کسی قدیم عمارت کی تھے اوس کرسی
کے کنارے پر بہت سے حجرے بنی ہین جنمین درویش اور ملا اور موذن اور سب
سامان مرمت کے موجود رہتے ہین لیکن سب سے خوبصورت وہ مسجد ہی جو کرسی
کے بیچون بیچ ہے اور صخرہ کے نام سے مشہور ہے اوسمین چار دروازے ہین
ایک دروازے پر ایک اوسارا یعنے برآمدہ ہے پہلا درجہ اوسکا سنگ مرمر سی بنا ہے
لیکن جو پتھر اوسمین لگے ہین وہ ایسے قدیم ہین کہ گمان ہوتا ہے کہ وہ ہیکل کی پتھر
ہونگی یہہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس عمارت کے دیکھنے سے مجکو ایسی خوشی ہوئے جو دوسرے
عمارت سے ہرگز نہین ہوئی اس مسجد کا گنبد نوے فٹ بلند ہے اوسکی چہت
شیشے کے پتون سے بنی ہوئے ہے جسپر سے تمام یروشالم دکھائی دیتا ہی اے
ایمان والو دیکھو یہہ پیش خبری کیسے پوری ہوئے کہ اللہ کے گھر کا پہاڑ سب ٹیلون
سے اونچا کیا جاویگا ہر تیشیس بونارڈ یڈنی جو سن اٹھارہ سو چہپن عیسوی مین بیت المقدس
گیا تھا اوسنے ۱۸۵۹ء مین ایک کتاب وہان کے احوال کی لندن مین چہپوائی اوسمین

صخرہ شریف کے ذکر مین لکھا ہے کہ وہ سوا تیرہ گز چوڑا ہے اور بیس گز لنبا ہے اور پونے چہہ گز اوسکی بلندی ہے اسمین سے ایک ٹکڑا فرانسیسی لوگ کاٹکر قسطنطنیہ کو لے گئے اور ایک ٹکڑا اسمین سے روس کو لے گئے اور سونے کے برابر بیچا کٹی ہوئی اور بے کٹی ہوئے کے رنگ مین بہت فرق ہے یہہ پتہر سب اوپر برابر نہین ہے لیکن ایسا اونچا نیچا بھی نہین ہے اور تمام گرد اسکی تہوڑا برابر کیا گیا ہے اوسکو کسی سبب سے ایسا ہی رہنے دیا ہے میری رائی مین اسکی رہنے دینے کا سبب یہہ ہے کہ یہی کہلیان ارونہ یبوسی کا تھا جہان حضرت داؤد علیہ السلام نے قربانی کی تھی اور اللہ کے فرشتے کو وہان کہڑے دیکہا تھا اسکے اندر ایک یا دو سنگ مرمر کے ستون گز بہر کے اونچی رکھی ہوئے ہین جیسی عمدہ ستون حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھے ویسی معلوم ہوتے ہین یوسیفس کہتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے ستون پیتل کے تھے لیکن انکی مشابہت اون سے کم نہین ہے انکی یہودی طرز ہونے مین کچہ شک نہین ہے اور وہ جا ہی جس جگہہ کے ہون قدیم زمانہ مسجد کے ہین جنکو حضرت داؤد علیہ السلام کے یا حضرت سلیمان علیہ السلام کے کاریگرون نے خوب صاف کیا تھا پادری اسکاٹ متی کے انجیل کی اردو تفسیر مین تیئسوین باب کے اخیر مین لکھتا ہے کہ قدیم زمانہ مین جس جگہہ پر ہیکل یعنے مسجد بنا ہے لگی تھے اب اوس جگہہ کے چوگرد ایک دیوار بنی ہوئی ہے اور اس دیوار کے باہر وار ایک جگہہ ہے جو یہود کے ماتم کی جگہہ کہلاتی ہے ہر جمعہ کو سب وہان کے رہنے والے جمع ہوکر اپنی قوم کی تباہ حالی اور ہیکل کی بربادی کی باعث اوس جا پر ماتم کرنیکو جایا کرتے ہین اور اس جگہہ کے واسطے ہمیشہ کرایہ دیا کرتے ہین آے محمدی بہائیو دیکھو یہہ پادری اقرار کرتا ہے کہ محمدیون نے جہان مسجد بنائی ہے وہ وہی جگہہ ہے جہان قدیم زمانہ مین مسجد تھی اور اوس جگہہ کے چوگرد یہودی جمع ہوکر ماتم کرتے ہین کہ ہای یہہ مسجد ہمارے قبضہ سے نکل گئے اور محمدیون کو مل گئی یہودی لوگ چاہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منکر رہین اور اس مسجد پر قبضہ کرلیوین

ور مسلمانون کو نکال دین افسوس یہودیون کی عقل پر اتنا نہین سوجھتی کہ جو یہودی محمدی ہوگئے ہین اونہون نے سب پیغمبرون کا ورثہ پایا ہے یہہ کھلی نشانی دیکھتے ہین اور محمدی دین مین نہین آتے ڈبلوج بارٹ لیٹ ۱۸۶۲ عیسوی مین یروشالم مین گیا تھا اوسنے ایک کتاب لکھی ہے اوسکا نام رکھا ہے زیارت بیت المقدس اوسکے صفحہ ۴۸ مین لکھا ہے کہ یہودیون کی عبادت کی جگہہ جو مسجد کی دیوار کے نیچے ہے دکھن اور پورب کیطرف کے کونے پر وہی دیوار پرانی معلوم ہوتی ہے بہت دور تک اور اوسکی قریب پل کے برج لوٹتی ہوئی ہین وہ بھی بہت پرانے ہین اور یوسیفس نے اپنی تاریخ مین بیان اوسکا کیا ہے اور مسجد اقصیٰ کے قریب دروازہ ہے وہ بھی نہایت پرانا معلوم ہوتا ہے اور اوسکا طرز عمارت کا دوسرا ہے اگر پہلے کا نہین ہین تو آدریان نے اوسکو اونہین پتھرون سے بنوایا ہے اور صفحہ ۴۹ مین لکھا ہے کہ پچھم کا حصہ دیوار قلعہ کا ہپکس کا فصیلی کا اور مرسنی کا یہہ تینون قلعے رومیون نے چھوڑدئے تھے ہیکل کا اور اوسکے گرد نواح کا ایک پتھر دوسرے پر نہین رہا لیکن اوسکے گرد نواح کی دیوارین اوپر کی دیوار کے گرنیکے باعث سے چھپگئی تہین جو ابتک موجود ہین اور بہت زمانہ تک یروشالم کی یادداشت کیواسطے موجود رہین گے پل شاید اوسی زمانہ مین توڑدیا گیا تھا اور اوسکا حصہ ابھی تک باقی ہے فائدہ جب قدیم عمارتون کے آثار اس مسجد مین صاف ظاہر ہین تو معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا تھا کہ ایک پتھر دوسری پتھر پر نہین بچیگا یہہ بات خاص ہیکل کے حق مین فرمائی تھے یعنے وہ مسجد کی عمارت جو بیچون بیچ مین بڑی چٹان پر تھے اوسکو بالکل رومیون نے ڈہادیا اور مسجد کی احاطہ کے دیوارین اور دروازے باقی رہے ہون تو عجب نہین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین دروازے مسجد کے موجود تھے ایک دروازے کا ذکر صاف حدیث مین یون آیا ہے کہ آپنے فرمایا دَخَلْتُ المسجد من باب تمیل فیہ الشمس والقمر مولانا مجد الدین کی کتاب مین اور درمنثور مین تمیل کا

لفظ ہے جسکے معنے ہین جھلکتا ہی اوسمین یعنے اوس دروازے مین سورج اور چاند یعنے ڈوبنے کے لئے اوس طرف جھلکتا ہے اور مولانا جلال الدین کی کتاب جو بیت المقدس کے فضائل مین ہے اوسمین تمثیل لکھا ہے میم کے بعد ثے زیادہ ہی اسکے معنے یہہ ہین کہ اوسمین مثال یعنے نقشہ تھا سورج اور چاند کا اگر یہہ لفظ لکھنے والے نے ٹھیک لکھا ہے تو اوس دروازے مین سورج اور چاند کا نقشہ بنا ہوا تھا اس مین کچھ تعجب کی بات نہین مولانا جلال الدین نے اسی کتاب کے سترہوین باب مین لکھا ہے کہ جو لوگ تارون کے پوجنے والے تھے اونہون نے شہر دمشق کے سات دروازے بنائی تھے ایک دروازے پر نقشہ سورج کا ایک پر چاند کا اسیطرح ہر ہر دروازے پر نقشہ ایک ایک تارے کا بنایا تھا پھر اس مسجد کے دروازی پر بھی رومیون نے نقشہ سورج اور چاند کا بنایا ہو تو کیا عجب ہے اسکے سوا اور دروازون کا ذکر بھی حدیث مین پایا جاتا ہے جن لوگون کے زبانی حدیثین چلی آتے ہین او نپر ہم غلطی کا گمان کیون کرین درمنثور مین ابن سعد اور ابن عساکر کی کتاب سی لکھا ہے کہ جب معراج کی صبح کو آپ سے اون لوگون نے مسجد کے پتے پوچھے آپ فرماتے ہین کہ اللہ نے بیت المقدس کو مجھپر ظاہر کر دیا مین اوسکو دیکھتا جاتا تھا اور اوسکی نشانیان اونکو بتلاتا جاتا تھا ایک نے کہا مسجد کے کے دروازے ہین اور مینے اوسکی دروازے نہین گنے تھے تو مین اوسکو دیکھنے لگا اور دروازہ دروازہ گننے لگا اور اونکو بتلانے لگا اگر یہہ بات آپنے فرمائے ہے تو بیشک بہت سی دروازے باقی تھے رومیون کے ہاتھہ سے بچ گئی ہون یا اون کے ڈہا دینے کے بعد آدریان بادشاہ نے پھر بنا دئی ہون واللہ اعلم اب اس پاک شہر مین جو مدرسی اور درویشون کے تکیے اور اور برکت کے مقام ہین اون کا بیان ہے مولانا مجیر الدین لکھتے کہ دو مدرسے مسجد کے اندر ہین ایک فارسیکیلا تاہی جو مسجد اقصی کے اندر ہے دوسرا نحویہ جو بڑی چٹان کے صحن کے کنارے پر ہے اوسکو عیسی بادشاہ نے سن چھہ سو چار مین عمرے زبان

کے علم مین مشغول ہونیکے لیے بنایا ہے اور اوسپر اچھی اچھی خیراتین مقرر کی ہین اور جو
مدرسی اور درویشون کے تکیے مسجد کے اُس پاس ہین سو یہ ہین ایک تکیہ وہ جو
مسجد اقصیٰ کے قریب منبر کے پیچھے ہے اوسکو صلاح الدین بادشاہ نے مولانا جلال الدین
شاشی پر پھر اون کے بعد اون کی راہ کے چلنے والون پر وقف کر دیا تھا مولانا
بیت المقدس مین مجاور رہتے اور اللہ کی عبادت مین مشغول تھے اور وہ مدرسے
جو دیوار کے پاس پچھم کیطرف ہین سو اول خانقاہ فخریہ ہے جو قاضی فخرالدین نے
وقف کر دی ہے کہ وہ اسلام کے لشکرون کے داروغہ تھے اصل اونکی قبطی ہے
پھر وہ مسلمان ہوئے اور بہت اچھی مسلمان ہوئے اونہون نے بہت سے وقف
کیئے اور علم والون سے احسان کئے اور سن سات سو تیس مین انتقال کیا ایک
مدرسہ تنکزیہ ہے جو امیر تنکز ناصری نے بنایا ہے جو شام کے نائب تھے یہہ مدرسہ بڑا ہے
اوسکی عمارت سب مدرسون سے زیادہ مضبوط ہے اس امیر نے مسجد مین بہت
عمارتین بنائین ایک مدرسہ وہ ہے جو امیر منکلی بغا احمدی نے بنایا ہے جو حلب
کے نائب تھے اوسکی پاس مدرسہ سلطانیہ اشرفیہ ہے جو مسجد اقصیٰ کے اندر باب
السلسلہ کے نزدیک امیر حسن ظاہری نے بنایا تھا پھر اشرف بادشاہ نے اوسمین
اوستادکو اور صوفیون کو اور علماؤن کو مقرر کیا پھر اشرف بادشاہ نے سن آٹھ سو
پچاسی مین اوسکو کھود کر اوس جگہہ اوس سے بڑا اور کشادہ مدرسہ بنایا مدرسہ
عثمانیہ روم کے سردارون مین سے ایک عورت نے بنایا ہے اصفہان شاہ
خاتون اوسکا نام تھا اور وہ خانم کہلاتے تھے اور اس مدرسہ پر روم وغیرہ
مین خیراتین مقرر ہین اور اوسکے دروازے پر سن آٹھ سو چالیس کی تاریخ
لکھی ہی اس مدرسہ کے سامنے ایک سرای ہے جو خواجہ شمس الدین نے بنای ہے
جو اشرف بادشاہ کے خواصون مین سے تھے مدرسہ خاتونیہ باب الحدید کے پاس ہے
جو اغلی خاتون نے بنایا ہے جو شمس الدین کی بیٹی بغداد کی رہنے والی تھی اور ایک کھیت
کو اوسکے خرچ کے لیئے وقف کر دیا مدرسہ ارغونیہ باب الحدید کے پاس ہے اوسکو

ارغون کاملی نے بنایا ہے جو شام کے نائب تھے اونہون نے سن سات سو اٹھاون مین انتقال کیا مدرسہ مزہریہ ابوبکر ابن مزہر انصاری شافعی نے بنایا ہے جو مصر کے صاحب دفتر تھے اونہون نے سن آٹھ سو چاسی مین اوسکی بنا نے سی فراغت کی مدرسہ جوہریہ جوہری نے سن آٹھ سو چالیس مین بنایا ہے مدرسہ منجکیہ شام کے نائب منجک نی بنایا اور اوسپر وقف کیا اور علماؤن کو اور تنخواہ دارون کو مقرر کیا پھر ہماری زمانہ مین اوسکا حال تباہ ہوگیا یہہ وہ مدرسے ہین جو مسجد کے پچہم کیطرف ہین اور وہ مدرسی جو اوتر طرف ہین وہ یہہ ہین مدرسہ جاولیہ جو امیر علم الدین سنجر جاولی نے بنایا ہے جو غزہ کی نائب تھے اور علم والون مین سے تھے اب اوس مدرسے مین بیت المقدس کا نواب رہتا ہے مدرسہ صبیبی امیر علاء الدین نے بنایا جو قلعہ صبیبی کے نائب تھے پھر اس شہر مقدس کے نائب ہوئے مدرسہ اسعردیہ خواجہ عبد الغنی اسعردی نے سن سات سو ستر مین بنایا ہے مدرسہ فارسیہ امیر فارسی بکی نے بنایا ہے ایک مدرسہ امین الدین نے ایک مدرسہ امیر غازی مجاہد علم الدین نے ایک مدرسہ قاضی عبد الباسط نے بنایا ہے پہلے اوسکے نیو شیخ شمس الدین محمد نے ڈالی تھے وہ بن نہ چکا تھا کہ وہ مرگئے تب عبد الباسط نے اوسکو بنایا اور درویشون پر شرط کرلی کہ حضوری کے بعد سورہ فاتحہ پڑھا کرنا اور اوسکا ثواب شیخ شمس الدین کو بخشا کرنا مدرسہ کریمیہ کریم الدین نے بنایا ہے جو مصر کے ناظر تھے دو مدرسے شہاب الدین ظاہری نے بادشاہ ظاہر برقوق کے وقت مین بنائے ہین اور وہ مدرسی جو شہر مین ہین بعضے ایسی ہین کہ مسجد کی دیوار سے ملی نہین ہین مگر اوس کے نزدیک اوتر کیطرف ہین وہ یہہ ہین مدرسہ صلاحیہ باب الاسباط کے پاس ہے جو صلاح الدین بادشاہ نے وقف کردیا ہی اور وہ رومیون کے زمانیکا گرجا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اوسمین حضرت مریم علیہا السلام کی مان حضرت حنہ کی قبر ہے اس مدرسہ کے اوستادون کی ملک اسلام مین عمدہ عمدہ تنخواہین ہین اوسکے قریب تکیہ شیخونیہ ہے جو امیر سیف الدین نے وقف کردیا ہے

ایک مدرسہ کاملیہ ہے جو حاجی کامل نے بنایا ہے جو طرابلس کے رہنے والے تھے ایک مدرسہ معظم علیسی نے ایک مدرسہ خواجہ مجد الدین نے ایک مدرسہ شیخ وجیہ الدین حنبلی نے بنایا ہے ایک مدرسہ مُحَدِّثیہ اوسکی پاس عزالدین اردبیلی محدث نے آٹھوین صدی مین بنایا ہے یہہ وہ مدرسے ہین جو مسجد کے قریب اوترکیطرف ہین اور وہ جو مسجد کے پچھم طرف ہین سو یہہ ہین ایک تکیہ پچھم کیطرف ہے جو شیخ کمال الدین مہمازی کا تکیہ کہلاتا ہے اور بادشاہ صالح اسمعیل ابن ناصر نے وہان کے رہنے والے درویشون پر ایک گاؤن وقف کردیا ہے ساتوین صدی مین ایک سرا منصور قلاوون نے اور ایک سرا علاء الدین نے بنائی ہے ایک مدرسہ امیر حسن سکشکیلی نے نوین صدی مین بنایا جو بیت المقدس کے نائب تھے آٹھوین صدی مین ایک مدرسہ امیر تنشتمر سیفی نے ایک مدرسہ سوی حاجی سفری خاتون نے بنایا جو شرف الدین باوردی کی بیٹی تہین اور ایک تکیہ محمدیہ محمد زکریا ناصری نے بنایا اور امیر جہارکس خلیلی نے ایک گرجا جو رومیون کا بنایا ہوا تھا اوسکو دو حصہ کرکے آدہا مدرسہ اور آدہا تکیہ یونسیہ یونسی فقیرون کیواسطے بنایا مدرسہ حنبلیہ امیر سبدمر شام کے نائب نے بنایا ساتوین صدی مین حدیث شریف پڑہانیکا ایک گہر امیر شرف الدین ہکاری نے بنایا پھر آٹھوین صدی مین اوسکے سامنے قرآن شریف پڑہانیکا گہر سراج الدین عمر نے بنایا اور ایک تکیہ مغربیون کے محلہ مین شیخ عمر مغربی نے بنایا وہ ایک اچھی مرد تھے اونہون نے وہ تکیہ آباد کیا اور اوسکو اپنے مال سے بنایا اور فقیرون اور مسکینون پر اوسکو وقف کردیا ایک مدرسہ مغربیون کے محلہ مین نورالدین بادشاہ نے بنایا جو صلاح الدین کے بیٹے تھے اور وہ مدرسے اور تکیے جو مسجد کے قریب نہین ہین اونمین سی بلاسی تکیہ ہے جو شہر کے باہر قبلہ کیطرف ہے اور شیخ احمد بلاسی کے نام سے بلاسی کہلاتا ہے اونکی قبر اوسی مین ہے لوگ زیارت کو جاتے ہین اوسکے پورب طرف تکیہ شیخ ابراہیم ارزق کا ہے ایک مدرسہ بدرالدین ہکاری نے بنایا ہے جو معظم بادشاہ کے امیر

تھے ایک خانقاہ صلاحیہ ہے جسکو صلاح الدین بادشاہ نے صوفیون پر وقف کر دیا ہے
ایک تکیہ اوسکے قریب ہے جو وفاہی فقیرون کا تکیہ کہلاتا ہے ایک تکیہ بسطامی پورب
والون کے محلہ مین شیخ عبد اللہ بسطامی نے بنایا ایک مدرسہ امیر فارس الدین
نے بنایا جو صلاح الدین کے خزانچی تھے ایک تکیہ ہندوستان والون کا ہے جو باب
الاسباط کے باہر ہے اور وہ قدیم ہے وہ رفاعی فقیرون کا تکیہ تھا پھر اوسمین کچھ ہندی
لوگ اوترے تو وہ اون کے نام کا کہلایا ایک تکیہ شہر سے باہر اوتر طرف امیر
حسام الدین نے بنایا جو صلاح الدین کے امیرون مین تھے اور اوسپر تنخواہین
مقرر ہین اور صلاحی خانقاہ کے اوپر ایک منارہ شیخ برہان الدین ابن غانم
نے بنایا ہے اور مجھسے شیخ شمس الدین بغدادی نے بیان کیا کہ جب شیخ برہان
الدین نے یہہ منارہ بنایا تو شہر بیت المقدس مین جو نصرانی تھے اونپر بڑا صدمہ گذرا
کیونکہ وہ قمامہ کے گرجے کے اوپر تھا تو وہ لوگ سب ملکر شیخ برہان الدین کو بہت
مال دینے پر طیار ہوئے کہ اس منارے کو مت بناؤ اونہون نے نمانا اور نصرانیون
کو خوب جھڑکا اور منارہ طیار کیا اور اوسکے بند وبست کرنے والے مقرر کئے
تب ایک مرد نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے اوسے
فرمایا کہ برہان الدین پر سلام کہنا اور اوسکے کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تجکو سلام کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ تو داخل ہے آپکے عام شفاعت مین
کیونکہ تو نے یہہ منارہ کافرون کے سر پر بنایا آپ ایمان والو اللہ تعالی نے
حضرت اشعیا علیہ السلام کے چہیاسٹھوین باب کی بارہوین آیت مین وعدہ کیا
تھا کہ مین قومون کی دولت پانی کی بہاؤ کے مانند اس شہر مین لاؤنگا دیکھو یہہ
وعدہ کیسا پورا ہوا اور کن کن قومون کے بادشاہون کا مال اس شہر کی آبادی
مین خرچ ہوا اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے اکاونوین باب مین فرمایا تھا کہ
اللہ تعالی صیہون کو تسلی دیگا وہ اوسکے سارے ویران مکانون کی دلداری
کریگا دیکھو اس پاک شہر مین محمدیون کے ہاتھون کیسی کیسی آبادیان ہوئین

اے یہودیوا ور اے نصرانیو یہہ کہلی نشانیان دیکہو اور محمدی ہو جاؤ اے ایمان والو
ان مدرسون مین اور ان تکیون مین اور اس پاک شہر مین حضرت عمر رضہ کے وقت
سے اسوقت تک جن محمدیون نے نور ایمان کا پہیلایا اگر اونکا احوال کتابون مین
تلاش کیا جاوے تو اوسکے لیئے بڑی کتاب چاہیے کچھہ نمونہ کیطور پر لکھا جاتا ہے
مولانا مجیر الدین رح فرماتے ہین کہ شیخ ابو المحاسن یوسف ابن رافع شافعی جو
ابن شداد کر کے مشہور ہین صلاح الدین بادشاہ نے اونکو مدرسہ صلاحیہ کا پڑہانا
سپرد کیا تھا وہ بڑی اچھی شخص اور بڑی عبادت کرنیوالے تھے شیخ ابو منصور
عبد الرحمن محمد ابن حسین ابن عساکر دمشقی بھی مدرسہ صلاحیہ مین اس پاک شہر
مین پڑہانے پر مقرر ہوئے تھے اونکی زبان اوٹھنی بیٹھنی مین اللہ کے ذکر سے خالی
نہین رہتے تھے شیخ تقی الدین عثمان ابن صلاح الدین جو ابن الصلاح کر کے
مشہور ہین وہ مدرسہ صلاحیہ مین پڑہانے پر مقرر ہوئے تھے شیخ صلاح الدین
خلیل ابن کیکلدی حدیث کے بڑی یاد رکہنے والے تھے اونھون نے دمشق مین
پڑہا پھر بیت المقدس مین آئے اور صلاحیہ مین پڑہاتے رہے اور مدرسہ تنکزیہ مین
حدیث شریف کا پڑہانا اونہین کے سپرد ہوا امام ابو الفضل محمد ابن طاہر جو ابن
قیسرانی کر کے مشہور ہین ابن خلکان نے اونکا نام یون ہی لکھا ہے اور بعضون
نے کہا ہے کہ اونکا نام علی ابن احمد ابن محمد ابن طاہر ہے وہ شہر بیت المقدس
کے رہنے والے ہین اور وہ دنیا مین پہرتے رہی ہین اور ذہن کی تیزی اور
یاد داشت اور خوشخط لکہنا یہہ سب خوبیان اونمین جمع تہین بیت المقدس مین
سن چار سو اڑہ تالیس مین پیدا ہوئے اور سن باسٹھہ مین حدیثین بیان فرمائین
اور حدیث کے جاننے اور پہچاننے مین اور یاد رکہنے مین مشہور تھے اور اونکے بیٹے
ابو زرعہ طاہر سند کے اونچی ہونے مین اور حدیثون کے بہت سننے مین مشہور ہین امام
محمد غزالی طوسی شافعی دمشق مین رہے پھر بیت المقدس مین آرہی اور اللہ کی
عبادت مین اور بڑی بڑی برکت کے مقامون کی زیارت مین محنت کرتے رہے

اور اونکی کتابین جو مشہور ہین وہ بناتے رہے اونہون نے طوس مین انتقال فرمایا
سید بدر ابن محمد اللہ کے بڑے پہچاننے والے تھے اون کے زمانہ کے اولیا اونکے
آگے جنگلی اور جنگلی جانور اور پہاڑ نیوالے جانور اونکی زیارت کو آئے اور اونکی
اور اونکی اولاد کی قبرون کی زیارت کے لئے بار بار آئے اور اپنا منھہ اونکی درگاہ کی
دروازے پر ملا وہ اپنے تکیہ مین دفن ہوئے جو بیت المقدس سے کچہہ دور ہے مولانا
مجیر الدین رح نے اس کتاب مین بہت سے حدیث والون اور اولیاؤن اور اچھے
لوگون کا اور عادل قاضیون کا احوال لکھا ہے جو بیت المقدس مین تھے اون کا
احوال دیکھنے سے اون پیش خبریون کا مطلب خوب ظاہر ہوتا ہے جو اللہ نے
حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین وعدہ کیا تھا کہ مین یہان کے قاضیون
کو عادل بناؤنگا اور اپنے اچھے بندون کو یہان بساؤنگا اوپھر دین زبور مین
صیہون اور یہودا کی بستیون کے حق مین فرمایا تھا کہ جو اللہ کے نام کے عاشق ہین
وہ وہان رہینگے ان سب تعریفون کا ظہور صاف محمدیون مین ہوا یا اللہ یہود اور
نصاریٰ کی آنکھین کھولدے آمین مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ شہر بیت المقدس کا
حال ہماری زمانہ مین بھی یہہ ہے کہ وہ ایک بڑا شہر ہے عمارتین اوسکی مضبوط مین
بعضے مکان اونچے جگہہ پر ہین اور اونچے ہین اور بعضے نالے مین ہین اور
نیچے ہین اور اکثر مکانون کے نیچے قدیم عمارتین پائی جاتے ہین اور اوسکے اوپر
نئے مکان پرانے مکانون کے اوپر بنائی گئے ہین اور یہان کے مضبوط مقامون
مین سے روئی والون کا بازار ہے کہ نہایت اونچا اور مضبوط ہے بہت شہرون
مین ویسا نہین پایا گیا ہے اور تین بازار اور ہین کہ مسافرون نے ذکر کیا ہے
کہ ان تین بازارون کیطرح کے بازار کسی شہر مین نہین دیکھی اور یہہ بیت المقدس
کی خوبیون مین سے ہے اور یہہ سارا شہر تراشی ہوئی سفید پتھرون سے بنا یا ہوا
ہے اوسکی عمارت مین کچی اینٹ نہین اور اوسکی چھت مین لکڑی نہین مسافرون
نے ذکر کیا ہے کہ تمام ملک مین ایسا کوئی شہر نہین جو عمارت مین بیت المقدس

سے زیادہ مضبوط ہو اور دیکھنے مین اوس سے زیادہ خوشنما ہو اور حضرت ابراہیم کا شہر
بھی ایسا ہی ہے لیکن بیت المقدس اوس سے زیادہ مضبوط ہے اور شہر نابلس
بھی اوسکے قریب قریب ہے یہہ تینون شہر بہت مضبوط ہین کیونکہ پہاڑون مین ہین
اور بیت المقدس کو جب دور سے دیکھو تو عجب نورانی اور خوبصورت معلوم ہوتا ہے
پورب کیطرف سے جب انسان زیتون پہاڑ پہو اور اسیطرح قبلہ کیطرف سے مگر پچہم
اور اوتر کیطرف دور سے تہوڑا سا دکہائی دیتا ہے پہاڑون کی اوٹ کی باعث
سے کیونکہ بیت المقدس اور حضرت ابراہیم کا شہر پہاڑون مین ہے اور وہان
چلنا بہت مشکل ہے جو پہاڑ ان دونو شہرون کو گھیری ہوئی ہین اونکا راستہ لنبان مین
اونکا تین دن کا ہے اور چوڑان مین بھی اتنا ہی ہے لیکن جب زیارت کرنیوالا اللہ کے
فضل وکرم سے مسجد اقصیٰ مین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام مین پہونچتا ہی تب
ان پاک مقامون کے دیکھنے سے اوسکو ایسا انس اور خوشی حاصل ہوتے ہی جو بیان
مین نہین آتی اور مشقت اور محنت سے تسلی ہوجاتی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رح
جب بیت المقدس کی زیارت کو آئی تب یہہ شعر پڑہے الی البیت المقدس جئت
ارجو جنان الخلد نزلا من کریم + قطعنا فی محبتہ عقابا + وما بعد العقاب سوی
النعیم + یعنے مین بیت المقدس کیطرف آیا ہمیشہ کی بہشت کی امید پر جو اللہ کریم کیطرف
سے مہمانی ہے ہمنے اوسکی محبت مین گھاٹیان طے کین اور تکلیف کے بعد کیا ہے سوا
آرام کے مولانا مجیر الدین نے اس پاک شہر کے دس دروازے لکھی ہین اور چالیس کے
قریب محلہ لکھی ہین اونمین ایک محلہ یہودیون کا اور ایک محلہ نصاریٰ کا لکھا ہے معلوم
ہوا کہ باقی سب محلی محمدیون کے ہین مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ کہا جاتا ہے کہ قبر حضرت
داؤد علیہ السلام کی صیہون کے گرجے مین ہے جو شہر بیت المقدس کے باہر ہی قبلہ کیطرف
اور وہان حضرت داؤد علیہ السلام کا گھر تہا اور اس گرجے مین ایک جگہہ ہے کہ نصاریٰ
اوسکی تعظیم کرتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ اوسمین حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر ہے
اور وہ جگہہ اب مسلمانون کے ہاتھہ مین ہے دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ بادشاہ ظاہر

جنمتو کیوقت مین اوسکا ایک نائب آیا صیہون کے گرجے مین جو نئی عمارت نصاری
نے بنائی تھی وہ اوس کے حکم سے ڈہا دیگئی اور قبر حضرت داوٗد علیہ السلام کی نصاری کے
ہاتہہ سے چہین لے گئے فائدہ بادشاہون کی احوال کی پہلی کتاب کے دوسرے باب
مین ہے کہ داوٗد علیہ السلام شہر داوٗد مین دفن ہوئی اور اسی کتاب کے گیارہوین باب
مین ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داوٗد کے شہر مین دفن ہوئی اور داوٗد
کا شہر بھی صیہون کے قلعہ کا نام ہے جیساکہ حضرت شمویل علیہ السلام کے احوال کی
دوسری کتاب کے پانچوین باب مین ہے لدہیانہ مین ایک اخبار پادریون نے
سن اٹھارہ سو چہتر عیسوی مین چہپوایا تھا اوسکی چوتھی جلد صفحہ دوسو اونتیس مین ایک
پادری کی زبانی لکہا تھا کہ جو مکانات صیہون کی گڑہی پر بنی ہین اونہین عمارتون مین
حضرت داوٗد علیہ السلام کا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقبرہ ہے یہ مقبرے
محمدیون کے ہاتہہ مین ہین حضرت داوٗد علیہ السلام کے مقبرے مین کسی نصرانی کو
اندر جانیکا اذن نہین مگر میرے پوشاک سے تمام لوگ مجکو محمدی خیال کرتے تھے
مجکو سب کچہہ اچہی طرح سے دکہلایا یہ قبر اونچی بنی ہوئے رہے اور اوسپر سرخ چادر
ڈالے ہوئے تھے جب مین دوسرے وقت اوس بالاخانہ کو دیکھنے گیا جسمین
لوگ کہتے ہین کہ حواریون پر آسمان سے روح القدس اوترا تو اوس کمرے کے
سایہ مین چہوٹے سے کمرے مین حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے مولانا مجیرالدین
لکہتے ہین کہ بیت المقدس کے پاس پورب کیطرف ایک بڑا پہاڑ ہے کہ مسجد اقصی بے
وہان سے دکہائی دیتے ہے وہ زیتیا پہاڑ کہلاتا ہے یہ وہی پہاڑ ہے جسپر سے اللہ تعالی
نے حضرت عیسی علیہ السلام کو آسمان پر اوٹھا لیا اور اوس پہاڑ کے اندر ایک گرجا
ہے جو جلیسمانیہ کہلاتا ہے باب الاسباط کے باہر اوسمین حضرت مریم علیہا السلام کی قبر ہے
اور وہ جگہہ مشہور ہے مسلمان اور نصاری زیارت کے لئے جاتے ہین فائدہ یہہ
باب الاسباط وہ نہین ہے جو مسجد مین ہے یہہ باب الاسباط شہر کے دس دروازون
مین سے ایک دروازہ ہے مولانا عبدالوہاب شعرانی رح نے کتاب طبقات کبری جو

اولیاؤن کے احوال مین لکہی ہے اوس مین جناب ابراہیم متبولی رح کی بہت کرامتین لکہی ہین وہان یہہ بہی لکہا ہے کہ اونہون نے جب بیت المقدس کیطرف سفر کیا حضرت مریم علیہا السلام کی زیارت کی اور اون کے پاس اوس رات کو ایک ختم کیا تب ایک قرآن کے پڑہنے والے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکہا کہ آپ فرماتے ہین کہ ابراہیم کو ہمارا سلام کہنا اور کہدینا کہ اللہ تجکو میری طرف سے اور میری مان کی طرف سے اچہا بدلہ دے مولانا مجیر الدین لکہتے ہین کہ چشمہ سلوان کا شہر مقدس سے باہر قبلہ کیطرف تالی مین ہے خالد بن معدان رض سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ جو کوئی بیت المقدس مین آوے اوس کو چاہیے کہ سلوان کے چشمہ مین پیرے کیونکہ وہ جنت مین سے ہے فائدہ سلوان کا چشمہ عبرانی مین سلوآم کا حوض کہلاتا ہے اوس کا ذکر یوحنا کی انجیل کے نوین باب مین آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زمین پر تہوکا اور اوس سے مٹی گوندہی اور ایک شخص جو جنم کا اندہا تہا اوسکی آنکہون پر لیپ دی اور اوس سے فرمایا جا اور سلوآم کے حوض مین نہا وہ جا کر نہایا اور دیکہنے والا ہو گیا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات معروف مین لکہا ہی کہ یروشالم کی دکہن طرف سلوآم کا حوض ابہی تکبی گہاٹی جو بیس فٹ ہی آنفن کرکہ بیت اللحم کا جہان حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوے لئے مولانا مجیر الدین لکہتے ہین کہ بیت المقدس سے چوتہائی منزل کے قریب قبلہ کیطرف ایک بستی ہے جسکو بیت اللحم کہتے ہین وہان حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہین مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ نسائی نے صحیح سند پہونچائی ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ذکر مین فرمایا کہ جبرئیل نے کہا کہ اوتریئے نماز پڑہیے مین اوترا اور مینے نماز پڑہی اونہون نے کہا آپ جانتے ہین آپنے کہان نماز پڑہی آپنے نماز پڑہی بیت اللحم مین جہان عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے پہر مین بیت المقدس مین داخل ہوا مولانا جلال الدین نے دوسری جگہہ لکہا ہے کہ عبداللہ جو عمرو ابن عاص کے بیٹے تہے بیت اللحم مین آئے اور نماز پڑہے اور حکم کیا کہ وہان چراغ روشن کرنے کے لئے تیل لایا جاوے دوسری جگہہ لکہا ہے کہ عبداللہ رض تیل بہیجدیا کرتے تہے بیت اللحم کیطرف جہان حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے مولانا

بو البرکات جو سن بارہ سو اونہتر مین بیت المقدس کی زیارت کو گئی تھے اونھون نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کا مقام نصاری کے اختیار مین ہے مسلمانون کو خاص وقتون مین راہ دیتے ہین اور بہت جلدی کرتے ہین اب بالفعل سن تیرہ سو نو مین ایک سید صاحب یافہ کے رہنے والے ملے اونھون نے فرمایا کہ اب عبد الحمید بادشاہ کے وقت مین وہ پاک مقام مسلمانون کے ہاتھ مین آگیا اب ذکر ہے جبرون کا جہان حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مزار پاک ہے توراة شریف کے پہلی سورة کے تیئسوین باب مین یہ بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک غار قیمت دیکر مول لیا اور حضرت سارہ کو اوس مین دفن کیا پھر پچیسوین باب مین یہ بیان ہے کہ حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوسی غار مین دفن کیا پھر یہ بیان ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر مین تشریف لائے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اور اپنے بھائیون کو وہان بلایا پھر اونچاسوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے مرتے وقت وصیت کی کہ مجکو اوسی غار مین اپنے باپ دادا کے پاس دفن کیجیو جہان اونھون نے ابراہیم اور اون کے بیوی سارہ کو دفن کیا اور وہان اونھون نے اسحاق کو اور اونکی بیوی ربقہ کو دفن کیا ہے اور وہان مینے لیا کو دفن کیا ہے پھر پچاسوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیون سمیت مصر سے چلے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو کنعان کی زمین مین اوسی غار مین دفن کیا اور مصر کیطرف پلٹ آئے مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر شریف پر ایک چار دیواری بناسئے اور وہ چار دیواری اب مسجد ہو گئی ہے مولانا جلال الدین سیوطی رح لکھتے ہین کہ صاحب باعث النفوس نے یعنے شیخ برہان الدین فزاری نے ابو المعالی سے نقل کیا ہے کہ اونھون نے اسکا مسجد رکھا ہے اور لکھا ہے کہ بہتر ہے کہ دو رکعتین تحیة المسجد کی پڑھ لے مولانا لکھتے ہین کہ اس بات کا خیال

نہ کرنا چاہیے کہ وہ مقبرہ ہے کیونکہ جو مرد اوس مین ہین وہ اپنے قبرون مین زندہ ہین
اور عورتون مین اختلاف ہے اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ یہہ جو حدیث شریف
مین آیا ہے کہ اللہ لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر اونہون نے اپنے نبیون کی
قبرون کو مسجدین بنایا سو حدیث کے سمجھنے والون نے اسکا مطلب یون بیان
فرمایا ہے کہ یہود اور نصاریٰ اپنے نبیون کے تعظیم کے لیئے اونکی قبرون کی
طرف موںہہ کرکے نماز پڑہتے تھے اور اللہ کی تعظیم مین اونکی تعظیم کو بھی ملاتے
تھے اور یہہ کھلا ہوا شرک ہے اور اگر یہہ نیت نہو اور کوئے شخص کسی نبی یا
ولی کے قبر کے پاس مسجد بناوے اور اوسکی قبر کے پاس نماز پڑہے اس نیت
سے کہ اللہ تعالیٰ اوسکی روح پاک کا اثر میرے دل مین ڈالے گا اور اوس اثر
سے میرا دل اللہ کیطرف زیادہ لگے گا تو اس نیت مین کچہہ حرج نہین اور کعبہ
شریف کے پاس حطیم مین حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر ہے اور وہان
نماز پڑہنا درست ہے اس سے معلوم ہوا کہ جہان قبر کا نشان مٹ گیا ہو
اور معلوم نہو کہ قبر کس جگہہ پر ہے وہان نماز جائز ہے صحیح بخاری کی روایت
مین نصاریٰ کے ذکر مین یہہ بھی ہے کہ وہ لوگ اوس مسجد مین تصویرین
بنالتے تھے قسطلانی رح نے لکہا ہے کہ جو کوئی کسی اچھے شخص کی قبر کے پاس
مسجد بناوے اور اوسکی نزدیکی سے برکت لینے کا قصد کرے اور یہہ
بات اوسکی تعظیم کے لیئے اور اوسکی طرف منھہ کرنے کے لیئے نہو تو وہ اس ممانعت
کی بات مین داخل نہین واللہ اعلم جناب مولانا قاضی محمد ابن علی شوکانی رح
منتقی الاخبار کی شرح نیل الاوطار مین لکھتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی قبر پر مسجد بنانے سے اسلیئے منع فرمایا کہ ایسا نہو آپکی تعظیم کو لوگ حد سے
بڑہا دین اور گمراہ ہوجاوین اور بعضے وقت یہہ بات کفر تک پہونچا دیتے ہے جیسا کہ
اگلے امتون کا حال ہوا جب آپکے ساتھہ والون کو اور اون کے شاگردون کو
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بڑہانے کی ضرورت پڑی اور

مسجد بڑہائی گئے اور آپ کے بیویون کے گہر اور حضرت عائشہ رضا کا گہر جسمین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور حضرت ابو بکر رضا اور حضرت عمر رض کی قبر ہے یہہ
سب گہر مسجد مین داخل ہوگئے تب لوگون نے آپکی قبر کے آس پاس و نیچے
دیوارین بنا دین تا کہ مسجد مین قبر ظاہر نہو ایسا نہو کہ جاہل لوگ اوس طرف کو
نماز پڑہین اور وہ نوبت پہونچے جسکا ڈر ہے پھر قبر کے بائین طرف جو دو ستون تھے
وہان دو دیوارین بنائین اور دونون کو ترچھا کر دیا کہ دونون مل گئین تا کہ کوئے
شخص قبر کیطرف منھہ کرنے کا قابو نہ پاوے مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ شہر
جبرون بیت المقدس کے سامنے قبلہ کیطرف ہے اور وہ دیکھنے مین نہایت
خوبصورت اور نورانی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مزار پاک پر اور
آپکی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کے مزار پاک پر اور حضرت یعقوب علیہ السلام
کے مزار پاک پر اور آپ کے بیوی لیفا کے مزار پاک پر جو قبہ بنائی ہوئے ہین سو مجکو
خبر پہونچی ہے کہ قوم امیہ کے بادشاہون نے بنائی ہین اور مولانا احمد ابن حسن ترمی
شافعی رح نے کتاب مصباح الظلام مین لکہا ہے کہ حضرت عمر رض نے جب ملک
شام کو فتح کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پر اور اون کے سوا اور انبیاؤن
کے قبرون پر جو قبے تھے اونکو ڈہا دینے کا حکم نہین کیا اس سے معلوم ہوا کہ یہہ
قبے پہلے سے تھے واللہ اعلم پادری جوزف جیکب نے جو پاک کتاب کا جغرافیہ
لکہا ہے اوس مین لکہا ہے کہ وہ غار جو ممری کے میدان مین جبرون کی کہن
طرف ہے جسکو ابراہیم علیہ السلام نے قبرستان کے لئے خرید ا تھا آجکل وہان
ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور نصرانیون کو داخل ہونیکی پروانگی نہین ہے مولانا
مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چار دیواری کے باہر پورب
کیطرف کو ایک مسجد ہے نہایت خوبصورت اور یہہ مسجد امیر ابو سعید سنجر جاولی نے
بنائی ہے سن سات سو بیس ۷۲۰ مین بادشاہ ناصر محمد ابن قلادون کیوقت مین اوس
مسجد کے پاس قبلہ کیطرف وہ باورچیخانہ ہے جسمین مجاورون اور مسافرون کے

لئے دشیشہ بنتا ہے اور باورچخانہ کے دروازے پر نقارخانہ عصر کے نماز کے بعد ہر
روز بجایا جاتا ہے جسوقت دستارخوان اوٹھایا جاتا ہے اور یہہ دستارخوان دنیا
کے عجائبات مین سے ہے اوسمین سے شہروالے اور مسافر کہاتے ہین ہر روز روٹی
پکائی جاتی ہے سویرے کیوقت اور ظہر کے بعد شہر والون کو اور عصر کے بعد شہر
والون کو اور مسافرون کو بانٹے جاتے ہے ہر روز چودہ ہزار روٹیان پکتے ہین اور
بعضے وقت پندرہ ہزار بھی ہوجاتے ہین دولتمند اور محتاج کوئے اس دستارخوان
سے روکا نہین جاتا اور جس مکان مین روٹی پکائی جاتے ہے وہ مکان بھی عجائبات
مین سے ہے اوسمین گیہون داخل ہوتے ہین اور روٹیان پک کر نکلتے ہین وس
مکان مین کام کرنے والے بہت کثرت سے ہین گیہون کا پیسنا اور گوندہنا اور
پکانا اور لکڑیان وغیرہ لانا اور سارا سامان کرنا عجائبات مین سے ہے اسطرح کا
معاملہ زمین کے بادشاہون کے پاس پایا نہین جاتا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے معجزون مین یہ کچہہ بڑی بات نہین ہے مولانا ابوالبرکات جو ہمارے زمانہ مین
سن بارہ[12] سو اوکتر مین بیت المقدس مین پہونچے وہ اپنے رسالہ مین لکھتے ہین
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دستارخوان اسوقت تک جاری ہے عصر کیوقت چند
دیگین کہانیکے ہر روز تقسیم ہوتی ہین اللہ کا شکر ہے کہ یہہ تبرک اس عاجز کو بھی نصیب
ہوا اب یہہ ذکر ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام
کے فتح ہونے سے پہلے شہر جبرون تمیم داری کو عنایت فرمایا جامع
ترمذی مین ہے کہ تمیم داری پہلے نصرانی تھے پھر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مین حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے امام ابوحنیفہ رح کے شاگرد امام ابویوسف
کتاب الخراج مین فرماتے ہین کہ تمیم داری رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلسطین مین
میرے کچہہ ہمسائی ہین اونکی ایک بستی ہے جسکو جبری کہتے ہین اور دوسری اور
بستی ہے جسکو عینون کہتے ہین اگر اللہ ملک شام کو آپ پر فتح کردے تو وہ دونو
مجکو دیدیجیے آپنے فرمایا وہ دونون تیرے لئے ہین عرض کیا کہ لکھدیجیے آپنے لکھدیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط ہے محمد کیطرف سے جو اللہ کا پیغام پہونچانیوالا ہی تمیم داری
کے لئے جو اوس کا بیٹا ہے کہ اوسکی لئے ہے بستی حبری کی اور بستی عینون کی ساری
بستی اور نرم زمین اور پہاڑ اور سخت زمین اور جو اوسکے قریب ہے اوسکو اور اوسکے پیچہے
والون کو اوسکے بعد کوئے اوس مین اوس سے برخلاف نہو پہر جو کوئے ظلم کرے اور
اون سے کچہہ چہین لے تو اوس پر پہٹکار ہے اللہ کی پہر جب حضرت ابوبکر رض حاکم
ہوئے اونہون نے بہی ایک خط لکہدیا اوسکی نقل یہہ ہے بسم اللہ الرحمن
الرحیم یہہ خط ہے ابوبکر رض کیطرف سے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا امانتدار
ہے جو آپکے بعد زمین مین نائب ہوا اوسنے یہہ لکہا داریون کے لئے کہ جو کچہہ اونکی
ہاتہہ مین ہے حبری اور عینون کی بستی سے اوسکو کوئے نہ بگاڑے جو کوی سنتا ہو
اور اللہ اور رسول کا کہنا مانتا ہو تو اوسمین سے کسی چیز کو نہ بگاڑے اور کچہہ لوگ
اوسپر قائم رہین اور فساد کرنے والون سے اوسکو بچاتے رہین مولانا مجیر الدین
رح لکہتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری رض کو وہ زمین جاگیر
مین دی تہے جسمین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شہر ہے اور جو اوسکی آس
پاس کی زمین ہے اور ایک چمڑے کا ٹکڑا جو حضرت علی رض کے موزہ مین کا تہا
اوس پر آپنے حضرت علی رض سے لکہوادیا تہا اوسکی لفظین تاریخ لکہنے والون نے کئی
کئی طرح پر لکہی ہین اور مینے وہ چمڑی کا ٹکڑا دیکہا ہے جسکو لوگ کہتے ہین کہ حضرت علی رض
کے موزی مین کا ہے اور وہ پرانا ہوگیا ہے اور اوسمین حرفون کا کچہہ نشان باقی
ہے اور جس صندوق مین وہ چمڑی کا ٹکڑا رکہا تہا اوس صندوق مین اوسکی ساتہہ
مینے ایک ورق لکہا ہوا دیکہا اوس ورق کے لکہنے کی نسبت مستنجد باللہ بادشاہ
عباسی کیطرف ہے اللہ اوسکو رحمت مین غرق کرے اوسمین اوسکی نقل لکہی ہے
مستنجد بادشاہ نے اپنے ہاتہہ سے جو لکہا ہے اوسکی صورت یہہ ہے الحمد للہ یہہ
نقل ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کی جو آپنے تمیم داری کو اور اونکی
بہائیون کو لکہدیا تہا ہجرت کے نوین برس تبوک کی لڑائی سے پلٹنے کے بعد ایک

حجرٹی کے ٹکری پر جو ایمان والون کے حاکم حضرت علی رضہ کے موزی مین کا تہا اور
اونہین کے ہاتہہ کا لکہا ہوا تہا مینے اوسکو اوسی صورت پر نقل کیا اللہ راضی رہے
اون سے اور سب اصحابون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ما انطا محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتمیم الداری واخوتہ حبرون والمرطوم و
بیت عینون وبیت ابراهیم وما فیهن نطیة بت بینهم ونفذت وسلمت
ذلک لهم ولاعقابهم فمن اذاهم اذاہ اللہ فمن اذاهم لعنه اللہ شهد
عتیق بن ابی قحافة وعمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وکتب علی بن ابیطالب
وشهد یعنے اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا یہہ ہے جو دیا
محمد نے جو اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اللہ اوپر درود اور سلامتی بہیجی
تمیم داری کو اور اوسکی بہائیون کو حبرون اور مرطوم اور گہر عیون کا اور گہر ابراہیم کا
اور جو کچہہ اون مین ہے دے ڈالا دو ٹوک اونکے بیچ مین اور مینے اوسکو جاری کر دیا
اور سونپ دیا اونکو اور اون کے پیچہے والون کو پہر جو کوئی اونکو ستاوے گا اوسکو اللہ
ستاویگا پہر جو کوئی اونکو ستاوے گا اللہ اوسکو پہٹکار دیگا گواہ ہوا عتیق بیٹا ابو قحافہ
کا اور عمر بیٹا خطاب کا اور عثمان بیٹا عفان کا اور لکہا علی نے جو بیٹا ہے ابو طالب
کا اور وہ گواہ ہوا مولانا مجیر الدین رحہ لکہتے ہین کہ مینے اسکو مستند ہاتہہ کی لکہی
ہوئے سے اوسی صورت پر نقل کیا ہے اور یہہ جاگیر تمیم داری کے اولاد کی ہاتہہ
مین ہمیشہ رہی ہے وہ اوسکو آج کے دن تک کہاتی ہین اور وہ لوگ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے شہر مین رہتے ہین اور وہ بہت لوگ ہین داری کہلاتے ہین اور یہہ
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتین ہین تمیم اور اونکی بہائی نعیم جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ہجرت کے نوین برس حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے اور تمیم
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ رہے اور آپ کے ساتہہ ہوکر کافرون سے
لڑے ہین اور آپ سے حدیث کی روایت کی ہے اور وہ مدینہ شریف مین رہے

یہانتک کہ حضرت عثمان رض کے شہید ہونیکے بعد وہ شام کیطرف چلے گئے اور بیت المقدس گئے وہ حاکم تھے اور کسی حاکم نے چاہا تہا کہ تمیم کی اولاد سے اوس زمین کو چھین لیوی داریون نے آپکے خط کو دلیل پکڑا حاکم اور قاضی شرمندہ ہوئے اور وہ زمین داریون کے ہاتہہ مین رہی یہہ اون دنون مین امام ابو احمد غزالی بیت المقدس مین تھے اور قاضی ابو بکر بن عربی شام مین تھے آب ذکر ہے جناب موسی علیہ السلام اور حضرت شمویل علیہ السلام کے مزار پاک کا توراۃ شریف کے اخیر مین جو کسی نے احوال حضرت موسی علیہ السلام کی وفات کا لکھا ہے وہان لکھا ہے کہ موسی موآب کے میدانون مین نبو کے پہاڑ پر پسکہ کی چوٹی پر جو یریحو کے یعنے اریحا کے سامنے ہے چڑھ گئے اور اللہ تعالی نے ساری زمین کنعان کی اور میدان اریحا کو آپکو دکہلایا اور موآب کی زمین مین آپ نے وفات پائی اور آپکو لوگون نے موآب کی ایک ادی مین بیت فغور کے مقابل دفن کیا پر آج کے دن تک کوئی آپکی قبر کو نہین جانتا مولانا جلال الدین نے قاضی امین الدین احمد کی کتاب الانس سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے حضرت حسن بصری رح تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ اسرائیلیون مین سے کسی نے نہین جانا کہ موسی علیہ السلام کی قبر کہان ہے اور محمد بن اسحاق تک سند پہونچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسی کی قبر پر کوئی واقف نہین ہوا ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی قبر پاک کو اونکی امت سے پوشیدہ کر لیا مگر اللہ نے یہہ نعمت خاص امت محمدی کیواسطے چھپا رکھی تھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین اللہ نے آپکی قبر دکہادی اور آپنے اوسکا پتا بتلا دیا صحیح بخاری مین ہے کہ جب موسی علیہ السلام کے پاس ملک الموت آئے آپنے اللہ تعالی سے یہہ سوال کیا کہ زمین مقدس یعنے کنعان سے ایک پتہر کے پہینکنے کے اندازہ پر مجکو نزدیک کر دی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین اوس جگہہ ہوتا تو تمکو اونکی قبر دکہلا دیتا وہ رستے کے پہلو مین سے سرخ ٹیلے کے پاس اور صحیح مسلم مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس رات کو مین

سیر کو بلا یا گیا مین موسی پر گذرا سرخ ٹیلی کے پاس اور وہ کہڑے ہوے اپنی قبر مین نماز
پڑہ رہے تھے بخاری کی حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ ملک کنعان مین نہین پہونچے
تب ہی تو اللہ تعالی سے مانگا کہ مین وہان تک نہین پہونچا تو تہوڑی دور تک مجکو
آگے بڑہا دی اور اوس پاک زمین سے نزدیک کردے اور توراۃ شریف سے معلوم
ہوا کہ آپ اریحا تک بہی نہین پہونچے اریحا کا میدان اللہ نے دور سے دکہلا دیا مولانا
جلال الدین رح لکہتے ہین کہ آپکی قبر اریحا کے قریب ہے اور لوگ زیارت کو جاتے ہین
اور اوسکے پاس سرخ ٹیلا ہے اور بادشاہ بیبرس نے سن چہ سو ساٹھہ مین ایک
قبہ اوسپر بنایا ہے اور شیخ عبد اللہ اموی نے اوس قبہ کے بنانے سے بیس برس
اور کئی برس پہلے اوس قبہ کو دیکہا اور بیان کیا کہ مینے اس قبر پاک کی زیارت کی
اور مین سو گیا تو خواب مین دیکہا کہ اوس جگہہ پر ایک قبہ ہے اور ایک شخص گیہوان
رنگ دیکہا اور السلام علیکم کہا اور پوچہا آپ کلیم اللہ ہین یا یون کہا کہ آپ نبی اللہ ہین فرمایا ہان مینے کہا مجہسے
کچہہ فرمائیی تب آپنے چار اونگلیون سے اشارہ کیا اور مین جاگا اور اس بات کا
کچہہ مطلب نہ سمجہا تب مین شیخ دیال کے پاس گیا اور مینے اونکو خبر دی اونہون نے
فرمایا کہ تیری چار اولادین ہونگی اور مین نکاح کر چکا تہا سو میری چار اولادین ہوئین
مولانا جلال الدین رح دوسری جگہہ لکہتے ہین کہ حافظ ضیاء الدین مقدسی نے فرمایا کہ
وہ قبر جو حضرت موسی علیہ السلام کی قبر مشہور ہے وہ پاک زمین مین اریحا کے قریب
ہے اوسکے پاس سرخ ٹیلا ہے چلتے ہوے رستے کے پہلو مین مولانا لکہتے ہین کہ آپ
بیت المقدس کے پورب طرف دفن ہوئے ہین اور آپکی قبر کی زیارت کا لوگ قصد
کرتے ہین اوس قبہ مین جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور بیت المقدس کے لوگ اور
اونکی سوا اور لوگ مرد اور عورت وہان جانیکی مشقت اوٹہاتے ہین اور وہان رات
کو رہتے ہین مولانا مجیر الدین حنبلی رح لکہتے ہین کہ آپکے قبر جہان مشہور ہے وہ
بیت المقدس سے پورب طرف ہے اوسکی اور بیت المقدس کے بیچ مین ایک منزل
ہے اوسکی اوپر عمارت ہے اوسکی اندر مسجد ہے اوسکی داہنی طرف ایک قبہ ہے اوسمین

آپکا مزار پاک ہے جب زیارت کے دن آتے ہین تو آپکی قبر پر ایک پردہ سیاہ ریشم کا رکہا جاتا ہے اوسپر سرخ نقش ہین اوسمین ہر طرف سونا لگا ہوا ہے اکثر لوگون کے نزدیک آپ کی قبر وہی ہے اور وہ قبہ ظاہر بیبرس نے بنایا ہے جب وہ حج سے اور بیت المقدس کی زیارت سے پلٹا سن چہہ سو اڑہ ستہہ مین پہر اوسکے بعد اور لوگون نے بنایا اور اوسکے گرد اور جگہہ بڑہائی تریارت کرنے والون کو اس سے بہت فائدہ ہوا اور یہہ مکان اریحا کے قریب بیت المقدس کے علاقہ مین ہے اور بیت المقدس کے لوگ ہر سال جاڑے کے بعد زیارت کو جاتے ہین اور سات دن وہان رہتے ہین اور اوس مکان مین بہت سے معجزے ظاہر ہین ایک یہہ ہے کہ قبہ کے اندر مزار پاک کے پاس محراب کے اوپر صورتون کا خیال ہمیشہ دکہائی دیتا ہے اون کے رنگ طرح طرح کی ہین کوئے سوار ہے کوئے پیدل ہے کسی کے کندہے پر نیزہ ہے کسی کے کپڑے سفید ہین کسی کے کپڑے سبز ہین اور وہ ایک سے ایک ہاتہہ ملاتے ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ فرشتے ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ ولی لوگ ہین اور سب مرد اور عورتین اور لڑکے اونکو دیکہتے ہین کسی سے وہ پوشیدہ نہین رہتے ہین اور جب مسجد مین کوئی حیض والی یا کوئی جنابت والا داخل ہوتا ہے یا مسجد کے آس پاس کوئی شخص کوئی برا فعل کرتا ہے اوس جنگل مین ایک ہوا آتی ہے کہ کوئی اپنے پاس کے شخص کو نہین دیکہہ سکتا اور خیمونکی رسیان ٹوٹ جاتی ہین اور خیمے جگہہ سے اوکہڑ جاتے ہین اور سوا اسکے اور بہی نشانیان ظاہر ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اوس جگہہ دفن ہین مولانا مجیر الدین رح لکہتے ہین کہ حضرت شمویل علیہ السلام کی قبر بیت المقدس کے باہر ایک گانو مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور وہ مشہور ہے اور وہ گانو اوتر کیطرف ہے اوس شخص کی راہ مین جو رملہ کیطرف جاوے اور اوس گانو کا نام یہودیون کے نزدیک رامہ ہے **فائدہ** حضرت شمویل علیہ السلام کے احوال کی کتاب کے پچیسوین باب مین ہے کہ حضرت شمویل علیہ السلام کو اسرائیلیون نے رامہ مین آپ کی گہر مین

دفن کیا مولانا مجیر الدین رحہ لکھتے ہین کہ بیت المقدس اور بیت اللحم کے بیچ مین حضرت
یوسف علیہ السلام کی مان حضرت راحیل کی قبر ہے اور وہ مشہور ہے لوگ زیارت
کو آتے ہین فائدہ توراۃ شریف کی پہلی سورۃ کی پینتیسوین باب مین ہے کہ حضرت
یعقوب علیہ السلام نے اپنی بیوی راحیل کو بیت اللحم کی راہ مین دفن کیا اب ذکر
ہے لبنان پہاڑ کا کہ محمدی اولیاؤن نے وہان بڑی بڑی فیض پائی بادشاہون کے
احوال کی پہلی کتاب کی ساتوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے لبنانی
جنگل کا گھر بنایا جسکی لمبائی سو ہاتھ اور چوڑائی پچاس ہاتھ اور بلندی تیس ہاتھ
تھی اور وہ سرو کی لکڑی کے ستونون کے چار صفون پر بنایا گیا اور لکڑیون کو
شہتیرون پر رکھا جو پینتالیس ستونون کے اوپر تھے ہر ایک صف مین پندرہ
ستون تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی برکت اور فیض اب تک وہان جاری
ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے ساٹھوین باب مین کعبہ شریف سے اللہ نے فرمایا
کہ لبنان کا جلال تجھہ پاس آویگا صنوبر اور شمشاد اور بقس اکھٹی تیری پاس آوینگے
اسکا یہہ مطلب کہ لبنان مین اچھی اچھی پاک لوگ رہین گے اور وہ تیری زیارت
کو آوینگی لبنان کے پہاڑ پر ہمیشہ محمدی اولیاؤن کا مقام رہا اور محمدی اولیاؤن
کو اللہ نے وہان بڑی بڑی نعمتین عنایت فرمائین کتاب بہجۃ الاسرار جو امام نور الدین
علی بن یوسف شطنوفی شافعی نے اولیاؤن کے احوال مین لکھی ہے اوسمین شیخ
احمد بطایحی تک سند پہونچائی جو ملک شام مین اوترے ہوے تھے اونھون نے فرمایا
کہ مین سن پانسو اوناسی مین لبنان پہاڑ کیطرف گیا تاکہ وہان کی اچھی لوگون کے
زیارت کرون اون دنون مین وہان ایک اچھے مرد اصفہان کے تھے کہ اونکو لوگ
شیخ جبلی کہتے تھے کیونکہ وہ لبنان پہاڑ مین بہت رہے تھے مین اونکے پاس آیا اور
اونسے پوچھا کہ آپ یہان کتنے مدت سے ہین فرمایا ساٹھہ برس سے مینے کہا کہ عجائب
باتون مین سے آپ پر یہان کیا گذرا اونھون نے فرمایا کہ سن پانسو ونسٹھہ مین
مین یہان تھا مینے دیکھا کہ پہاڑ کے لوگ چاندنی رات مین آپس مین جمع ہوتے ہین

اور ہوا مین اوڑتے ہین عراق کیطرف ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت جاتی ہے
اون مین سے ایک جو میرا رفیق تہا مینے اوس سے کہا تم کہان جاتے ہو کہا ہمکو خضر علیہ السلام
نے حکم کیا ہے کہ بغداد مین جاوین اور قطب کے سامنے حاضر ہووین مینے کہا وہ کون
ہین کہا شیخ عبدالقادر مینے کہا مین بہی تمہارے ساتہہ چلونگا کہا اچہا سو ہم ہوا مین
چلے تہوڑی دیر مین بغداد مین پہونچے اور دیکہا کہ وہ لوگ آپکے آگے صفین باندہے ہوے
ہین اور آپ جو اونکو حکم کرتے ہین وہ جلدی سے بجا لاتے ہین پہر آپنے اونکو رخصت
کیا وہ لوگ اولٹے پاؤن پہرے یہانتک کہ ہوا مین اونچے ہوے اور چلے اور مین بہی
اونکے ساتہہ تہا جب ہم پلٹ کر پہاڑ تک پہونچے مینے کہا کہ مینے آج کا سا احوال کبہی
نہین دیکہا جو تمنے آپکے سامنے ادب کیا اور جلدی سے آپکا حکم بجا لائے وہ بولا اے
بہائی یہہ کیونکر نہو اونہون نے تو فرمایا ہے کہ میرا یہہ قدم اللہ کے سب ولیون کی گردن
پر ہے اور ہمکو حکم ہوا ہے اونکی تابعداری اور ادب کا امام یافعی رحمۃ اللہ نے روض الریاحین مین
چارسو ساتوین حکایت مین ایک بزرگ کی بات لکہی ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ مین لبنان پہاڑ پر چڑہا چند
آدمیون کے ساتہہ اور ہمکو تلاش تہی کہ وہان کے رہنے والون مین سے کوئی عبادت
کرنیوالا دنیا کا چہوڑ دینے والا ہمکو ملے ہم تین دن چلے میرا پاؤن تہک گیا تب مین ایک
اونچے پہاڑ پر بیٹہہ گیا اور میرے ساتہہ والے چلے گئے اور مین اکیلا رہ گیا اوس پہاڑ
کے نیچے مینے ایک چشمہ پایا اوس سے وضو کیا اور نماز شروع کی تب مینے ایک قرآن
پڑہنے والے کی آواز سنی نماز کے بعد مین آواز کیطرف گیا تب مینے ایک غار دیکہا اوس
مین ایک اندہے شخص بیٹہے ہوے تہے مینے سلام کہا اونہون نے سلام کا جواب دیا
اور مجہسے فرمایا کہ تو جن ہے یا انسان ہے مینے کہا مین انسان ہون وہ بولے لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ مینے تیس برس سے تیرے سوا یہان کسی انسان کو نہین دیکہا
پہر جب نماز ظہر کا وقت آیا اونہون نے مجکو پکارا کہ نماز اللہ تجہپر رحم کرے اور اونسے زیادہ کوئے
نماز کیوقت کا پہچاننے والا مینے نہین دیکہا مینے اونکے ساتہہ نماز پڑہی پہر یہہ عصر تک نماز
پڑہتے رہے پہر جب عصر پڑہ چکے کہڑے ہو کر دعا کرنے لگے مینے سنا وہ دعا مین کہہ رہے تہے

یا اللہ محمد کی امت کو سنوار دی یا اللہ محمد کی امت پر رحم کر یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر سے مصیبت کو ہٹا دی پہر جب ہم مغرب پڑہ چکے مینے کہا یہہ دعا تمکو کہان سے ملی فرمایا جو شخص ہر روز تین بار یہہ دعا پڑہے گا اللہ اوسکو ابدالوں مین لکہے گا پہر جب ہمنے عشا پڑہی مجہسی فرمایا تو کہاویگا مین بولا ہان فرمایا کہ اس غار کی اندر جا اور جو تجکو ملی وہ کہا مین گیا تو مینے ایک چٹان دیکہی اوس پر جوز اور سوکہی انگور اور خرنوب اور سیب اور انجیر تھی ہر چیز ایک ایک طرف کو تھی جتنا مینے چاہا اوتنا کہایا جب پچہلی رات ہوئے اونہون نے وتر پڑہی اور وہ ساری رات نہین سوی تھے پہر اونہون نے بہی اونہین چیزون مین سے کہایا اور بیٹہی یہانتک کہ ہمنے صبح کی نماز پڑہی پہر وہ بیٹہی بیٹہی سوتے رہے یہانتک کہ سورج نکلا اور دو نیزہ کے اندازہ پر بلند ہوا وہ اوٹہی اور اونہون نے وضو کیا اور غار مین داخل ہوے مینے کہا یہہ میوہ کہان سے آتا ہی مینے تو اس سے زیادہ پاکیزہ نہین دیکہا فرمایا کہ اب تو آنکہون سے دیکہہ لے گا پہر ایک اوڑتا جانور آیا اوسکے دونو بازو سفید اور سینہ سرخ اور گردن سبز تھی اور اوسکی چونچ مین ایک دانہ سوکہی انگور کا اور دونون پاؤن کے بیچ مین ایک جوز تہا اوسنے اوس سوکہی انگور کو سوکہے انگورون پر رکہدیا اور جوز کو جوز پر رکہدیا اونہون نے فرمایا تو نے اسکو دیکہا مین بولا ہان فرمایا کہ یہہ اوڑتا جانور یہہ میوہ میرے پاس تیس برس سے لاتا ہے مینے کہا کہ ایکدن مین کتنی مرتبہ آتا جاتا ہے فرمایا سات مرتبہ پہر مین نے گنا تو دیکہا کہ وہ دن بہر مین پندرہ مرتبہ آیا تب مینے اون سے کہا تو اونہون نے فرمایا کہ ایک مرتبہ تجکو زیادہ دیا اور مینے اونپر لباس دیکہا ایک درخت کی چہال کا جو موز کی طرح کا تہا مینے کہا یہہ آپ کو کہان سے ملا فرمایا یہہ جانور ہر عاشورے کے دن اس چہال کے دس ٹکڑے میرے پاس لاتا ہے پہر مین اوس سے کرتہ اور تہمت بناتا ہون اور مین اونکے پاس بیٹہا تہا اونکے پاس سات شخص آئے اونکی آنکہین لقبان مین پہٹی ہوئی تہین اور سرخ تہین اور اونکی کپڑے اونکی بال تھے وہ بزرگ مجہسی بولنے لگے ڈرو نہین یہہ مسلمان جن ہین اونمین سے ایک نے اون سے سورہ طٰہٰ پڑہی دوسرے

نے سورہ فرقان پڑہی اور ایک نے کچھ آیتین سورہ رحمان کی سیکہین پہر وہ چلے گئی اور
مین اون کے پاس چوبیس دن رہا شیخ سعدی رحہ نے گلستان مین لکھا ہے کہ لبنان
پہاڑ کے اچھے لوگون مین سے ایک شخص تھے کہ اونکی کرامتین ملک عرب مین مشہور
تہین ایکبار کا ذکر ہے کہ وہ دریای مغرب پر چلے گئے اور اونکا پاؤن تر نہین ہوا جناب
سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پاک کی باتین جو اونکی مرید خاص حاجی نظام یمنی
رحہ نے جمع کی ہین اور اوسکا نام لطائف اشرفی رکھا ہے اوسکی ہین تیسوین لطیفہ
مین جہان آپکی سیاحی کا بیان کیا ہے وہان بیت المقدس کا ذکر کرکے لکھا ہے کہ جناب
سید اشرف جہانگیر رحہ فرماتے تھے کہ جب ہم وہان کی نورانی قبرون کی زیارت سے
مشرف ہوئے وہ فیض جو وہان پیغمبرون کی ارواحون سے ہمکو ملا وہ کسی شہر مین
نہین ملا بہت سے پیغمبر اوس زمین مین آسودہ ہین خصوصًا مقبرہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کا کہ وہان کندوری زمانہ کی فقیرونکو اور شہرون کے مسافرون کو دیتے
ہین جب ہم مسجد اقصی کے طواف کے لئے آئے ایسا عجائب حال ظاہر ہوا کہ زبان
اوسکی بیان سے عاجز ہے لبنان کا پہاڑ بہشت کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ ہے
جو دریا کہ دنیا مین جاری ہین اکثر اونہین پہاڑونمین سے ہین اوس مین چالیس
محراب ہین اور ہر محراب مین پانی جاری ہے اور قرآن پڑہنے کی آواز سنائی دیتی ہے
کہتے ہین کہ وہ مقام ابدالون کا ہے اکثر اللہ کی راہ چلنے والونکا کام وہان آسان
ہوگیا ہے اور بزرگون کی ایک جماعت نے اوس جگہہ اپنا کام پورا کیا ہے جناب
سید اشرف رحہ نے دس دن وہان اعتکاف کیا فائدہ معلوم ہوتا ہے کہ وہی عمارت
حضرت سلیمان علیہ السلام کی ابتک باقی ہے جسکا ذکر جناب سید اشرف رحہ نے فرمایا
ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد بیت المقدس کے واسطے اسی لبنان
کے درختون کو کٹوا کر لکڑیان منگائی تہین سو حضرت سلیمان علیہ السلام کی برکت
ابتک وہان جاری ہے محمدی اولیاؤن کو وہان بڑی بڑی فیض اللہ دیتا ہے کیونکہ
محمدی لوگ سب پیغمبرون کے عاشق ہین اور اللہ کے حکم سے سب پیغمبرون پر مہربان ہین

اب ذکر ہے اون محمدی بادشاہون کا جنہون نے شہر یروشالم اور شہر
حبرون کی خدمتین کی ہین مولانا جلال الدین رح فضائل بیت المقدس مین
ولید بادشاہ کے ذکر مین لکہتے ہین کہ ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہی کہ اونہون نے
فرمایا کہ ولید میرے ساتہہ چاندی کے برتن بیت المقدس والون کو بہیجا کرتا تہا اور
مین اونکو اون لوگون مین بانٹ دیتا تہا اوسکو روایت کیا ہے طبرانی نے اور طبرانی
کے سوا اورون نے یہہ لفظ کہا ہے کہ بیت المقدس کے قرآن پڑہنے والون مین
بانٹ دیتا تہا مولانا مجیر الدین رح لکہتے ہین کہ مصر کے ملک مین صالح نجم الدین ایوب
بادشاہ کے بعد بہت بادشاہ ہوئے پہر سن چہہ سو اٹہاون مین ظاہر بیبرس بادشاہ
ہوا ساتوین صدی کے اکسٹہوین برس اوسنے ایک لشکر بہیجا اونہون نے ناصرہ
کا گرجا ڈہا دیا اور عکا کو غارت کیا پہر بادشاہ خود سوار ہوا اور اوس شہر کو دوبارہ لوٹا
اور قیساریہ فتح کیا اور ارسوف اور صفد وغیرہ فتح کیا اور یافہ کو فرنگیون سے چہین لیا اور
انطاکیہ کو تلوار سے فتح کیا اور حج ادا کیا اور مدینہ نورانی کی زیارت کی اور بیت المقدس
مین حاضر ہوا اور اکراد کا قلعہ اور عکا کا قلعہ وغیرہ فتح کیا اور مسجد اقصی کو مرمت کیا
اور صخرہ شریف کے نگینے نئے لگائی اور وہ خان جو بیت المقدس کے باہر ہے اوسکو
آباد کیا وہ خان ظاہر کہلاتا ہے اور ایکی گاؤن دمشق کے علاقہ کی اوس پر وقف
کیئے اور وہان کی مسجد مین امام مقرر کیا اور بہت خیراتین وہان مقرر کین ایک
یہہ کہ اوسکے دروازے پر روٹیان بانٹی جاوین اور جو لوگ وہان اوترین اونکی
کہانے پینے کی خبر لیجاوے اور مدینہ شریف مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی مسجد کو خوب طرح پر مرمت کیا اور منبر بنایا اور کعبہ شریف کا غلاف اچہی طرح بنایا
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پاک کو نئے سرے سے بنایا اور وہان کے لنگر
مین اتنا خرچ اور مقرر کر دیا کہ وہان کے رہنے والون کو بہی پہونچے اور صخرہ کی توٹی
پہوٹی کی مرمت کی اور قبہ سلسلہ کو نئے سرے سے بنایا اور حضرت ابو عبیدہ رض کی قبر
پر ایک درگاہ بنائے اور آنیوالون کے لیئے وہان کچہہ وقف کر دیا بادشاہ منصور

قلاؤون صالحی جو قوم قبچاق مین سے تہا سن چہہ سو اٹہہ ہتر مین بادشاہ ہوا اوس نے مرقب
کا قلعہ فتح کیا اور وہی استبار کا قلعہ ہے اور صہیون اور طرابلس کو تلوار سے فتح کیا
اور فرنگیون کے ہاتہہ مین ایکسو بچاسی برس رہا تہا اور صلاح الدین وغیرہ بادشاہون
نے اوسکو اور مرقب کو نہین چہیڑا تہا منصور بادشاہ نے مسجد اقصیٰ کی چہت قبلہ کی
طرف سے بنای رباط منصوری جو باب الناظر کرکے مشہور ہے یہہ سرا نہایت خوبصورت
اور مضبوط ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حجرہ کے اندر سنگ رخام لگای
اور شہر مین سرا اور شفاخانہ بنایا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اشرف صلاح الدین خلیل
بادشاہ ہوا اوس نے عکّا کو تلوار سے فتح کیا اور وہان کے کافرون کو قتل کیا اور
عکا کو ویران کردیا اور کتنے قلعے اور شہر فتح کئے اور فرنگیون کو صیدا اور بیروت سے
نکالدیا اور شہر اپنے قبضہ مین لے لیا اسیطرح شہر صور کے لوگ بہاگے بادشاہ نے
اوسکو بھی اپنے قبضہ مین کرلیا اور عثلیث اور انطرسوس کو بھی قبضہ مین کرلیا یہہ
سب بڑے بڑے شہر بن لڑائی فتح کرلئے اور ان سبکو ویران کردیا اور فرنگیون
کی حکومت مسلمانون کی ملک سے اور دریا کنارے کے شہرون سے بالکل جاتی
رہی یہہ معاملہ سن چہہ سو نوے مین ہوا سید منصور علی صاحب نے تاریخ بیت المقدس
مین ولیم فرانس کالیر کی کتاب سے لکہا ہے کہ انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ یروشالم
کیطرف چلا ناصرہ کے مسلمانون کو قتل کیا اوسکا لشکر عاقر مین یعنے عکا مین رہا جہان
اوسکو ایک زہر کا بجہا ہوا خنجر لگا اٹہارہ مہینے بیکار صرف کرکے وہ انگلستان کو چلا
آیا یروشالم کی ویرانی کے بعد عاقر یعنے عکّا یورپ والون کی شوکت کا مقام تہا
تین تیس دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کے بہاری کلون نے سن بارہ سو
اکیانوے عیسوی مین اوسکے دیوارون کو چور کردیا ساٹہہ ہزار نصرانی قتل ہوئے
اور غلام بنائے گئے پادری جان ڈیون پورٹ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۱ مین لکہتا ہے
کہ نو لڑائیان دیوانی نصرانیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دوسو برس
کی لڑائیان رہین اور کروڑون انسان قتل ہوی مولانا مجد الدین رح لکہتے ہین کہ بادشاہ

عادل الکبغا جو زین الدین کہلاتا ہے اوسکی وقت مین صخرہ شریف کے نگینے نئے بنائے
گئے بادشاہ منصور حسام الدین لاجین کے وقت مین حضرت داؤد علیہ السلام کا محراب
جو قبلہ کی دیوار کے پاس تہا نئے سرے سے بنایا گیا اور کتنے شہر فتح ہوئے ملک ارمن
مین سے سیس وغیرہ فتح ہوا ناصر بادشاہ محمد بن قلاوون نی تاتاری وغیرہ کافرون سے
بہت لڑائیان لڑین سیس کے ملک کو کئی بار لوٹا ارواد کا ٹاپو جو دریائے روم مین
انطرسوس کے سامنی ہے فتح کیا اور ملطیہ وغیرہ فتح کیا حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب
کے پاس جو قبلہ کی دیوار ہے اوسکے وقت مین بنائی گئی اوسنے مسجد اقصیٰ کے سری پر
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد پر سنگ خام لگائے اور مسجد اقصیٰ کی قبہ اور صخرہ
کی قبہ پر نئے سرے سے سونا لگایا اس ہمارے زمانہ تک ایک سو اسی برس سے زیادہ گذر
اور وہ نہایت خوبصورت اور نورانی ہے جو کوی دیکہتا ہے گمان کرتا ہے کہ بنانیوالا
ابہی بنا چکا ہے سبیل کی کاریز جو بادشاہ کے حوض کے پاس شہر مقدس کے باہر پچہم
طرف ہے اوسکو آباد کیا کاریز اوسکو کہتے ہین کہ کئی کنوین برابر برابر کہودے جاتے ہین
اونکا پانی زمین پر جاری ہوتا ہے اس بادشاہ نے اسکے سوا بہی اس پاک شہر مین اور
اور شہرون مین عمارتین اور قلعے بنائے بادشاہ ظاہر برقوق جہارکسی آٹھوین صدی
کے بانوے برس بادشاہ ہوا اوسکی وقت مین صخرہ شریف پر جو اذان کہنے والون کا
چبوترہ ہے وہ بنایا گیا اور دیراسطیا جو ایک گانو نابلس کے علاقہ مین ہے اوسکو حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی دستارخوان پر وقف کر دیا اور شرط لگادی کہ اسکا حاصل فقط
اسی دستارخوان پر خرچ کیا جاوے اور مسجد کے دروازی کے چوکہٹ پر اس وقف کو لکہدیا
بادشاہ ناصر فرج نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد مین ریشمی پردی پاک مزارون پر
لٹکائے بادشاہ اشرف برسبای دقماقی نوین صدی کے پچیسوین برس بادشاہ ہوا اوسکا
نائب امیر ارکاس تہا اوسنے وقفون کو آباد کیا اور خوب بڑہایا اور بہت گانو وقف کے لئے
مول لئے اور بادشاہ کا حکم ہوا کہ اس مین سے مستحقون کو دیا جاوے اور باقی صخرہ شریف
کی مرمت مین خرچ کیا جاوے اور اشرف بادشاہ نے مسجد اقصیٰ مین ایک بڑا قرآن شریف

جامع مسجد کے اندر محراب کے سامنے رکہا اور پڑہنے والے اور خادم کے اوپر کچہہ وقف مقرر کیا اور پڑہنے کے لئے شمس الدین محمد بن قطلو بغا کو مقرر کیا اور وہ یا دمین اور خوش آوازی مین بہت مشہور تھے بادشاہ جقمق نے شہر بیت المقدس اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شہر کو وقفو نمین دو ہزار اور پانسو اشرفی مقرر کی اور ایک سو بیس بوری گیہون سکے مقرر کئی جنکی قیمت تین ہزار چہہ سو اشرفی ہے اوسکے نائب قاضی عزالدین خلیل تہے اونہون نے مکہ شریف اور مدینہ شریف مین خوب بند وبست کیا اور تنخواہین مقرر کین اور وقفون کو آباد کیا اور بڑہایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دستارخوان پر جمعہ کی رات مین مرچ پڑے ہوئے چاول اور انار دانے اور مسور کی دال ہر روز پکائی جاتی تھی اور عیدون مین عمدہ عمدہ کہانین پکائے جاتے تھے اور ایک قرآن شریف بادشاہ نے صخرہ شریف مین رکہدیا محراب کے سامنے اور ایک پڑہنے والا مقرر کیا اور وہ ہمارے وقت تک موجود ہے اوسکے وقت مین خاصکیا جس کا نام اینال بای تہا بیت المقدس مین بادشاہ کا حکم لیکر آیا کہ صیہون مین جو نصاریٰ نے نئے عمارت بنائے ہے اوسکو ڈہا دو اور حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر پاک نصاریٰ کے ہاتہہ سے چہین لو وہ نئی عمارت جو صیہون مین بنائی گئی تہے ڈہادی گئی اور حضرت داود علیہ السلام کی قبر پاک نصاریٰ کے ہاتہہ سے نکال لی گئی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر پاک کے پاس جو نصرانیون کے قبرین تہین اونکی ہڈیان کہود کر پہینک دی گئین اور وہ عمارت جو بیت اللحم مین اور قمامہ مین نئی بنائی گئی تہی ڈہادی گئی بادشاہ اشرف اینال نوین صدی کی ستاونے برس بادشاہ ہوا وقفون کو اور مستحقون کو ایسا آباد کیا کہ پہلے ویسا نہین ہوا تہا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دستارخوان کا بند وبست قائم کیا اور قرآن شریف مسجد اقصیٰ مین رکہدیا اور ایک پڑہنے والا مقرر کیا اور اوسکے لئے کچہہ وقف کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد پاک اور حضرت موسیٰ اور حضرت لوط اور حضرت یونس علیہم السلام کی قبرون پر سنہری پردے لٹکائے اور دونون وقفون پر ایک ہزار دو سو اردب گیہون مقرر تھے جنکی قیمت چار ہزار اور اٹھ اشرفی ہوتی ہے اور اوسکے وقت مین مسجد اقصیٰ کی مرمت کی گئی اور مدرسہ کے

بادشاہون مین سے سلطان محمد کے بیٹے سلطان مراد نے صخرہ شریف مین قرآن شریف پڑہنے والون
کو مقرر کیا اور سلطان ابراہیم نے بہی قرآن پڑہنے والون کو مقرر کیا مولانا مجیر الدین رح
لکہتے ہین کہ ہمارے زمانہ کا بادشاہ قاتیبای جو عبد اللہ کا بیٹا ہے نوین صدی کی بہتروین
برس بادشاہ ہوا ستہتروین برس اوس نے بیت المقدس مین اپنے مدرسہ مین
ساٹھہ درویش اور بہت سے علما مقرر کئی اور شہر غزہ مین اون کے لیئے وقف مقرر
کئی اسے ایمان والو جسوقت مین چارون طرف کے بادشاہ اس شہر کے اور اس مسجد
کے دشمن تھے اوسوقت مین اللہ تعالی نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چہیاسٹہوین باب
کی بارہوین آیت مین فرمایا تھا کہ مین قومون کی دولت پانی کے بہاؤ کی طرح تیرا اس شہر
مین یعنے بیت المقدس مین لاؤنگا اور انچاسوین باب مین اس شہر سے فرمایا تہا کہ بادشاہ
تیری پالنے والے باپ ہونگی اور اونکی بیگمین تیری دودہ پلانیوالی مائین ہونگی دیکہو ان سب
پیش خبریونکا کیسا صاف ظہور محمدیون مین ہوا اور کن کن قومون کی محمدی بادشاہون کے
دولت اس پاک شہر کی آبادی مین خرچ ہوے مولانا سید محمد برزنجی رح جو مدینہ شریف کے
رہنے والے ہین اونہون نے جو کتاب قیامت کی نشانیون کی بیان مین لکہی ہے اوسمین
لکہا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی تابعداری مین تمام زمین کی بادشاہ داخل ہونگی
اور آپ ایک فوج ہند کی طرف بہیجینگے ہند فتح ہوگا اور ہند کے بادشاہ طوق پہنای ہوئے
لائے جاوینگے اور خزانے ہند کے بیت المقدس کیطرف اوٹھا لائی جاوینگے اون سے
بیت المقدس کی آرایش کیجاویگی اب ذکر اون اسرائیلیون کا ہے جو دین محمدی
مین داخل ہوئے ہین جاننا چاہیے کہ اسرائیلی پیغمبرون کے وقت مین اسرائیلیون کے سوا
تمام قومون مین بت پرستی پہیلی ہوئی تہی اسرائیلی لوگ باربار بت پرستون کے ہاتہون قتل
ہوتے تہے اسکا پورا بیان اس کتاب مین ہوچکا ہے ایسے وقت مین اللہ تعالی نے اپنی
پاک کتابون مین جابجا اسرائیلیون سے وعدہ کیا تہا کہ آخر زمانہ مین تمپر رحم کرونگا اور تمہارا
دل سیدہا کرونگا اور تلوار سے عدالت کرونگا تمہارے دشمن بہت قتل ہوجاوینگے اور بہت
ایمان لاوینگے حضرت اشعیا علیہ السلام کے پینسٹہوین اور چہیاسٹہوین باب مین یہہ بہی خبر

دی تھی کہ تمہاری قوم مین جو بے ایمان ہون گے وہ بھی قتل ہونگی اور جا بجا یہہ وعدہ کیا تھا
کہ تم مین جو ایمان لاوینگے وہ ایمان کے ساتھہ اور امن امان کے ساتھہ جہان چاہین گے
جاوینگے بہت سے بت پرست قتل ہوجاوینگے اور بہت سے بتون کو چھوڑ کر خدا پرست
ہوجاوینگے تم اور وہ سب ملکر اللہ کی عبادت کروگے بہر ہر قوم مین ایمان کا پہیلنا دیکھہ کر
تمہارا دل بہت خوش ہوگا مین تمہاری نسل مین برکت دونگا اور تمہین نامور کرونگا یہہ
سب وعدے اون اسرائیلیون سے پوری ہوی جو محمدی دین مین آئے اونہون نے
سب محمدیون کے ساتھہ بت پرستون پر اور آگ پوجنے والون پر اور بے ایمان یہودیون پر اور
جہوٹے عیسائیون پر غلبہ پایا اونکی نسل مین دین محمدی برابر باقی رہا ایسا نہین ہوا کہ
اونکی اولاد دین سے پہر جاوے جیسا کہ اگلی زمانہ مین باربار ہوا کرتا تہا آخری امت سے
اس وعدہ کا ذکر اللہ کی کلام مین باربار ہوچکا ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کا اکاونوان
اور اون سٹھوان باب دیکھو اب محمدی اسرائیلیون کے نام جہان تک معلوم ہین لکہی جاتے
ہین جسدن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اوسی دن عبداللہ
بن سلام رضہ جو یہودیون مین سب علماؤن کے سردار تھے اور حضرت یوسف علیہ السلام
کے نسل مین تھے آپ کے آنے کی خبر سنکر بیتاب ہوکر جلدی سے حاضر ہوئے اور محمدی
ہوئے اونکی ایمان لانیکا احوال صحیح بخاری مین ہے اور ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ اونکی
صاحبزادی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پیدا ہوی اپنے اونکا نام یوسف رکھا جب
قوم قریظہ پر جہاد ہوا اونمین سے عطیہ نابالغ تھے وہ قتل نہین کئے گئے وہ محمدی ہوگئے
اور رفاعہ بھی محمدی ہوگئے اونکی بیٹے کا نام مشہور ہے جن سے امام مالک نے موطا مین
روایت لی ہے اوسی قوم مین سے ریحانہ تہین جب وہ پکڑی ہوئے آئین اونہون نے
مسلمان ہونے سے انکار کیا پہر بعد اسکے وہ مسلمان ہوئین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین رہین ابن اثیر رح نے اُسد الغابہ مین لکھا ہے کہ اسید الف پر زبر کے ساتھہ
سعیہ کی بیٹی قوم قریظہ مین سے ہین وہ مسلمان ہوے اور اچھی مسلمان ہوے اور جو یہودی
ایمان لائے اون مین سے ایک کا نام ثعلبہ ابن اسید لکھا ہے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ طبری نے

ابواسحاق تک پہونچای کہ ثعلبہ بیٹے سعیہ کے اور اسید بیٹے سعیہ کی اور اسد بیٹے عُبَید کے یہہ لوگ
قوم قریظہ اور نضیر مین سے نہین ہین انکا نسب اون سے اوپر ہے یہہ اونکی چچا کے بیٹے ہین وہ
بہی مسلمان ہوئے قاضی ثناءاللہ صاحب تفسیر مظہری مین لکہتے ہین کہ ثعلبہ اور ابن یامین
اور اسد اور اسید دو بیٹے کعب کے اور سعید بیٹے عمرو کے اور قیس بیٹے زید کے یہہ سب
یہودی تھے جو محمدی ہوئے امام مالک کے موطا مین عبدالرحمن کا ذکر ہے جو زبیر کے بیٹے
ہین قوم قریظہ مین سے ہین اونکی باپ کا نام جو زبیر ہے اوس مین زی پر زبر اور بے کے
نیچے زیر ہے اور امام عبدالکریم سمعانی رح جو چھٹی صدی مین تہی کتاب الانساب مین لکہتے
ہین کہ قُرَیظہ ایک مرد کا نام ہے اوسکی اولاد کے لوگ مدینہ شریف کے قریب ایک مضبوط
قلعہ مین اوترے اور قریظہ اور نضیر دو بہائی تھے حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل مین
اونہین مین سے یعنی قوم قریظہ مین سے ہین کعب بیٹے سُلَیم کے مدینہ شریف کے لوگون مین
سے ہین وہ قوم قریظہ کے قتل کے دن اون لوگون مین تھے جنکی ناف کی نیچے کے بال نہین اوگے
تھے سو وہ چہوڑ دی گئے وہ حضرت علی رض کی زبانی روایت لاتی ہین اور اون سے
اون کے بیٹے جنکا نام محمد ہے روایت کرتے ہین اور وہ ابن عباس اور ابن عمر اور
زید بن ارقم سے روایتین لاتے ہین اور وہ مدینہ شریف کے افضل لوگون مین سے تھی
علم مین اور سمجھ مین اور اون کے بہائی اسحاق بھی کعب کے بیٹے ہین مدینہ کے لوگون
مین سے ہین وہ اپنے بہائی سے روایت لاتے ہین اور اون سے یزید بن ابی
زیاد نے روایت لی ہے قُرَظہ جو حارث کے بیٹے ہین قوم قریظہ کی لڑای کے دن نابالغ
تھے وہ قتل نہین کئے گئے قرظہ کے بیٹے عمیر ہین جو ابن عباس اور ابن عمر اور زید بن
ارقم کی زبانی حدیثین لاتے ہین ابوجعفر ثعلبہ جو ابی مالک کے بیٹے ہین مدینہ شریف کے
رہنے والے قوم قریظہ کے امام تھی وہ ابن عمر رض سے روایت لیتے ہین اور اون سے
زہری اور ابن الہاد روایت لیتے ہین فائدہ ثعلبہ سے امام مالک کی موطا مین روایت
آئی ہے عبداللہ جو محمد کے بیٹے وہ عُقبہ کے بیٹے وہ ابو مالک کے بیٹے ہین عبداللہ اپنے
باپ سے یعنے محمد سے حدیثین لاتے ہین اور وہ بی ام سلمہ کی زبانی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی بیوی ہین حدیثین لاتے ہین اور اون سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے روایت لی ہے
ابو یحییٰ زکریا جو منظور کے بیٹے وہ عقبہ کے بیٹے وہ ثعلبہ کے بیٹے وہ ابی مالک کے بیٹے
مدینہ کے لوگون مین سے ہین ابو حازم سے روایت لیتے ہین اونکی روایتین بہت ان
پہچان ہوتے ہین ابو حازم سے ایسی باتین نقل کرتے ہین کہ اونکی حدیثون مین اون کی
کچھ اصل نہین اور اون سے محمد بن حسن بن زیاد نے اور عبداللہ بن زبیر حمیدی نے اور
اسحاق بن اسرائیل وغیرہ نے روایت لی ہے اور اونکی حدیثین چھوڑ دی گئی ہین عطیہ
بھی قوم قریظہ مین سے ہین وہ فرماتے ہین کہ قریظہ کے دن مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے لایا گیا سو میرے بال نہین اوگے تھے تو آپ نے مجکو قیدیون مین داخل
کردیا عطیہ کی زبانی مجاہد اور عبدالملک بن عمیر وغیرہ نے روایت لی ہے علی بن عبداللہ
بن رفاعہ مدینہ کے لوگون مین سے ہین وہ ربیع بن سعد سے روایت لیتے ہین اور
اون سے یحییٰ بن سعید انصاری نے روایت لی ہے یہ وہ لوگ ہین جنکو امام سمعانی نے
قوم قریظہ مین لکھا ہے اور قوم نضیر کے بیان مین لکھا ہے کہ اونکی طرف جو نسبت ہوتی
ہے تو نضری اور نضیری کہا جاتا ہے پہلے نضری نضیری سے لکھا ہے کہ نون پر اور ضاد
پر زبر اور آخر مین رے ہے یہہ نسبت قوم نضیر کیطرف ہے وہ ایک جماعت یہودیون کے
تھے کہ مدینہ شریف کے قریب ایک قلعہ مین رہتے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو
فتح کیا اور اسی نسبت سے مشہور ابو سعد بن وہب نضری ہین اونہون نے جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھہ صحبت پائی ہے اون سے اونکے بیٹے اسامہ نے روایت لی ہے
حسین بن عبداللہ نضری وہ اسامہ بن ابی سعد بن وہب سے روایت لیتے ہین بکر بن
عبداللہ نضری اون سے محمد بن عمر واقدی نے روایت لی ہے ابن ماکولا نے دار قطنی
کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ یہہ سب قوم نضیر مین سے ہین پھر نضیر کا لفظ یے کے
ساتھہ لکھا ہے کہ نون پر زبر اور ضاد کے نیچے زیر اور نیچے دو نقطہ والی یی ساکن اور
آخر مین رے پھر لکھا ہے کہ نضیر اور قریظہ دو بھائی تھے حضرت ہارون علیہ السلام
کی نسل مین اگلے لوگون کی ایک جماعت اونکی طرف نسبت کیجاتی ہے تابعین مین سے

ابو معاذ سلیمان بن ارقم نضیری وہ قوم نضیر یا قوم قریظہ کے آزاد غلام تھے اونہون نے تابعین کو یعنے اصحابون کے شاگردون کو پایا اور حسن بصری اور ابن شہاب زہری اور یحییٰ بن ابی کثیر وغیرہ کے زبانی حدیثین بیان کین اون سے علی بن حمزہ کسائی نے اور منصور بن ابی مزاحم نے روایت کی اور یحییٰ بن معین کہتے ہین کہ وہ کچھ ہین اور نسائی نے کہا کہ اونکی حدیثین چہوڑ دی گئی ہین آبو الحارث صالح بن حسان قوم نضیر مین سے ہین مدینہ شریف کے رہنے والے ہین اونہون نے محمد بن کعب قُرظی اور عروہ ابن زبیر سے روایت لی ہے ابن ابی حاتم نے کہا کہ وہ حجازی ہین بغداد مین آئے اور اون سے ابن ابی ذئب نے اور انس بن عیاض نے اور عائذ بن ابی حبیب نے اور سعید بن محمد ورّاق نے روایت لی ہے وہ کوفہ مین بھی آئے ہین اور کوفیون نے بھی اون سے حدیثین سنی ہین اور اونکی حدیثین تھوڑی ہین بخاری نے کہا کہ اون کے حدیثین ان پہچان ہین تمام ہوا کلام سمعانی رح کا یہہ ذکر اون اسرائیلیون کا ہے جن سے حدیثون کے روایتین آئی ہین کیونکہ حدیث والے لوگ فقط اونہین کا ذکر کرتے ہین باقی اور اسرائیلی لوگ جو محمدی دین مین داخل ہین نہین معلوم تمام جہان مین کہان کہان ہون گے حضرت صفیہ جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین وہ بھی قوم اسرائیل مین سے تہین حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل مین سے تہین خیبر کی لڑائی مین پکڑے ہوی آئین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو آزاد کیا پھر آپ نے اون سے نکاح کیا اے ایمان والو اس جگہہ پر حضرت ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ کی بشارت یاد کرو جو ان وعدہ کئے ہوئے پیغمبر کے حق مین فرمایا ہے کہ وہ بنی لاوی کو پاک کریگا قریظہ اور نضیر دونو بہائی حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل مین سے تھے جیسا کہ ہم محمدیون کے کتابون سے ثابت ہے اور حضرت موسی اور اونکی بھائی حضرت ہارون علیہما السلام دونو لاوی کے نسل مین ہین جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہین جیسا کہ توراۃ شریف سے ثابت ہے سو اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لاوی کی نسل کو کفر اور شرک سے پاک کیا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسی پر اور انجیل

پاک پر ایمان لائے اور رو نوجہان کے فیض پائی جو جو وعدے اللہ نے اسرائیلیون سے کیے
تھے وہ سب محمدی اسرائیلیون سے پوری ہوئی آگے ظالمون کے نرغہ مین تھے اب سب
قومون کے کافرون پر غالب ہین سب قومون کی ایمان دارون نے اونکا مرتبہ پہچانا اللہ
نے اونکی نسل پہیلاے اور اون کو ناموَر کیا اب پچھلی زمانہ کے اولیاؤن کا حال سنو کہ اون
مین کون کون لاوی کے نسل مین ہین جنکو اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے پاک کیا جناب مولانا عبدالرحمن چشتی رح جو گیارہوین صدی مین تھے مرآۃ الاسرار
مین حضرت شیخ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے احوال مین لکھتے ہین کہ سلسلہ اونکی نسب
کا حضرت موسی علیہ السلام تک پہونچتا ہے جناب شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
کے جانشینون مین وہ بہت افضل اور محبوب تھے اور حضرت شیخ اخی جمشید رحمۃ اللہ
علیہ کے احوال مین لکھتے ہین کہ وہ قوم قدواے مین سے تھے اوس قوم کے نسب کا
سلسلہ اسرائیلی پیغمبرون تک پہونچتا ہے اونکا وطن زہرہ پور رہے جو دریا باد کے علاقہ
مین ملک اودہ مین ہے وہ حضرت مخدوم سید جلال بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین
پہونچے ہین اونکا مزار پاک راجگیر مین ہے اور لکھا ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ
علیہ کے مریدون مین قاضی قوام الدین قدوائی بھی ہین وہ بھی بڑے کامل تھے اونکا
مزار پاک رسولی ہے جو پرگنہ سدہور کے علاقہ مین ہے رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت نظام الدین
اولیا رح کے خاص مریدون مین قاضی عبدالکریم قدوا سے ہین اونکی حق مین حضرت
نظام الدین اولیا رح فرماتے تھے کہ بدن ہاتھی کا سا اور علم جبرئیل کا سا اور وہ حضرت
قاضی قدوہ کے اولاد مین تھے اور قاضی قدوہ مرد بزرگ عالی قدر تھے اسرائیلی قوم
مین سے تھے اون کے نسب کا سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہونچتا ہے جب
ہندوستان اول اول فتح ہوا وہ ملک روم سے تشریف لائے اور شہر اودہ مین رہ
رہتے ہین کہ وہ مرید حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اور حضرت خواجہ
معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے اودہ مین رہے تھے اونکا مزار پاک
اوس شہر مین زیارت گاہ ہے اونکے ایک صاحبزادے ہین قاضی عزیز الدین وہ

اودہ سے اوٹھہ گئے اور سترکہہ مین رہے اونکا مزار پاک وہان ہے اون سب سے بہت اولاد ہوے اور بہت سے اولیا صاحب کرامات اونکے فرزندون مین پیدا ہوئے چنانچہ قاضی شہاب وغیرہ کا مزار اوس ملک مین زیارت گاہ ہے قاضی عبدالکریم کا احوال سیرالاولیا مین نہین ہے مگر اون کے کمالات مشہور ہین کہ حضرت نظام الدین اولیا رح کے بڑے یارون مین تھے آپ کے اذن سے موضع کریم پور مین آکر رہے پھر وہان سے اوٹھہ کر موضع سرسندہ مین رہے جو پرگنہ دیوے کے علاقہ مین ہے وہان انتقال فرمایا اونکی کرامتین بہت ہین اونکا مزار سرسندہ مین ہے اونکی اولاد بہت ہے مخدوم شیخ محمد آب کش دریابادی اونہین کی اولاد مین ہین رحمتہ اللہ علیہم اجمعین آسے ایمان والو یہہ سب لوگ لاوی کی نسل مین تھے جنکو اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کیا اب ہمارے وقت مین بھی رسولی مین اور اوسکے آس پاس کے گانؤن مین قدوائی لوگ بہت ہین وہ اپنے تئین اسرائیلی کہتے ہین اور قاضی عبدالکریم صاحب کا مزار رسولی کے قریب سرسندہ مین مشہور ہے اب حضرت عبداللہ بن سلام جو حضرت یوسف علیہ السلام کی نسل مین تھے اونکی نسل کا حال سنو ہمارے وقت مین ایک صاحب علم آج کل لکھنو مین تشریف لائی ہین اونہون نے شرح وقایہ کی شرح لکھی ہی اونہون نے اوسکے شروع مین لکھا ہے کہ میرا نام محمد حسن ہے بیٹا محمد ظہور حسن کا وہ بیٹے شمس علی کے وہ بیٹے انتظام علی کے وہ بیٹے محمد واسع کے وہ بیٹے شیخ محمد کے وہ بیٹے شیخ عمر کے اور وہ عالمگیر بادشاہ کے صاحب دیوان تھے اور مین اسرائیلی ہون عبداللہ بن سلام رض کے نسل مین ہون سنبھل کا رہنے والا ہون شاہ ہلال اسرائیلی کی نسل مین ہون وہ شہر سنبھل مین مشہور ہین اونکی قبر کی زیارت ہوتی ہے اور ایک محلہ کے نسبت وہان اونکے طرف ہے یعنے ایک محلہ شاہ ہلالی کا محلہ کہلاتا ہے اب ۱۲۹۰ھ مین حیدرآباد مین مولوی عزیز احمد صاحب جو میرٹھہ کے رہنے والے ہین اونہون نے مجھہ سے بیان فرمایا کہ میرٹھہ مین ایک محلہ بنی اسرائیل کا ہے اور سکندرآباد ضلع بلندشہر مین بھی ایک محلہ بنی اسرائیل کا ہے وہان دوسو گھر کے قریب بنی اسرائیل کے

گہر مین اور دو سو گہر کے قریب بنی اسرائیل کے گہر علی گڑہ مین بہی ہین مولوی کرامت علی
صاحب جو دہلی کے رہنے والے تھے مولوی حیات علی صاحب کے بیٹے تھے اور دہلی
کے رہنے والے تھے اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے کچہہ پڑہا تہا اور علم حدیث
مین مولوی اسحاق صاحب کے شاگرد تھے وہ اسرائیلی تھے ان سب کا نسب ابو الفتح
یمنی تک پہونچتا ہے اور اون تک قریب بارہ تیرہ پشت کے ہین اور یہہ سب لوگ
جتنے دہلی اور میرٹھہ اور سکندرا باد اور علی گڑہ مین ہین یہہ سب ایک جدی ہین
اور بیاہ اور شادی اکثر اپنے ہی آپس مین کرتے ہین اور مولوی کرامت علی صاحب
اور مولوی حیات علی صاحب اور مولوی نصر اللہ صاحب اور مولوی قمر الدین صاحب
جو اسے خاندان کے تھے وہ کہتے تھے کہ ہم سب عبداللہ بن سلام رض کی نسل
مین ہین مولوی عزیز احمد صاحب نے فرمایا کہ مین اسرائیلی نہین ہون مگر اون کے
صاحبزادے مولوی حمید احمد صاحب نے فرمایا کہ میرے ننہال کے لوگ اسرائیلی ہین مولوی
عبدالعزیز صاحب جو سید حسین صاحب کے بیٹے ہین اونہون نے مجہسے بیان فرمایا کہ کول مین یعنے علی
گڑہ مین مولوی عبدالجلیل صاحب کے خاندان کے لوگ اپنی تئین اسرائیلی کہتے ہین اور اونکے محلہ کا نام بہی یہی مشہور ہے
کہ محلہ بنی اسرائیل کا اور سنبہل مین مولوی سراج کے خاندان کے لوگ اپنے تئین اسرائیلی
کہتے ہین اور اسی نام سے مشہور رہین اب اون محمدی اسرائیلیون کا حال لکہا جاتا ہے جنکا یہ
حال معلوم نہین کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کس صاحبزادے کی نسل مین ہین
ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین اور عبدالوہاب شعرانی رح نے طبقات کبری مین لکہا ہے
کہ جسدن امام احمد بن حنبل رح نے وفات پائی اوس دن نصاری اور یہود اور مجوس مین
سے بیس ہزار آدمی مسلمان ہوئے اللہ اکبر دیکہنا چاہیے محمدیون کی ارواحون کی تاثیرین
اور برکتین مرنے کے بعد اور زیادہ اللہ نے بڑہا دین نہین معلوم اون لوگون نے اوس
روح پاک کا کیسا کامل فیض اور قوی اثر اپنے دلون پر پایا اللہ تعالے نے اوس امام کی
روح پاک کا اثر ہزارون کافرون پر ڈالکر اونکو محمدی بنا دیا امام نور الدین علی بن یوسف

لحمی شطنوفی شافعی رح جو ساتوین صدی مین ملک مصر مین قرآن پڑہنے والون کے اوستاد تھے اور شطنوف جو ملک مصر مین ایک گانو ہے وہان کے رہنے والے تھے اونہون سنے کتاب بہجۃ الاسرار رح جو جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتون کے بیان مین لکہی ہین اوس مین لکہتے ہین کہ ہمکو خبر دی ابو المعالی عبد الکریم بن منظفر قرشی سنے کہا کہ ہمکو خبر دی حافظ ابو عبد اللہ بن نجار رح نے کہا کہ مجکو لکہہ بہیجا عبد اللہ جانے سنے اور بیٹے اون کے لکہے سے نقل کیا اونہون سنے فرمایا کہ مجہسے فرمایا شیخ محیی الدین عبد القادر جیلی رضا سنے کہ مین آرزو رکہتا ہون کہ جنگلون اور بیابانون مین جسطرح مین اول مین رہتا تہا اور خلق کو نہ دیکہون اور وہ مجکو نہ دیکہین پہر فرمایا کہ اللہ تعالے سنے یون چاہا ہے کہ مجہسی خلق کو نفع پہونچے کیونکہ میرے ہاتہہ پر پانسو سے زیادہ یہود اور نصاریٰ مسلمان ہوچکے ہین اور میرے ہاتہہ پر ایک لاکہہ سے زیادہ قزاق اور ڈاکو توبہ کرچکے ہین مجکو خبر دی ابو محمد احمد بن صالح بن حسن تمیمی نے کہا کہ ہمکو خبر دی شیخ ابو الحسن بغدادی نے جو خفاف کرکے مشہور تھے کہا کہ مینے سنا شیخ عمر کیمانی سے وہ فرماتے تھے کہ مجلسین شیخ محیی الدین عبد القادر رض کے خالی نہین رہتے تہین اون لوگون سے جو یہود اور نصاریٰ مین سے مسلمان ہوتے تھے اور جو رستا لوٹنے سے اور خون ناحق وغیرہ سے توبہ کرلیتے تھے اور جو رافضیون وغیرہ کے کیسے عقیدے سے توبہ کرتے تھے اور آپکے پاس ایک نصرانی درویش آیا اور آپکے ہاتہہ پر مجلس مین مسلمان ہوا پہر اوسنے لوگون سنے کہا کہ مین یمن کے لوگون مین سے ہون اور اسلام میرے جی مین پڑگیا اور میرا پکا ارادہ ہوگیا کہ مین اوسی شخص کے ہاتہہ پر مسلمان ہونگا جو یمین کے سب لوگون سے میرے گمان مین بہتر ہوگا مین اس فکر مین بیٹہا پہر نیند سنے مجپر غلبہ کیا تب مینے عیسیٰ ابن مریم صلوات اللہ علیہ کو دیکہا کہ اپ فرماتے ہین اے سنان بغداد کیطرف جا اور شیخ عبد القادر جیلی کے ہاتہہ پر مسلمان ہوجا کہ وہ اسوقت مین زمین کے سب لوگون سے بہتر ہین اور ایک بار آپکے پاس تیرہ مرد نصرانی آئے اور آپ کے وعظ کی مجلس مین آپکے ہاتہہ پر مسلمان ہوئے پہر اونہون سنے کہا کہ ہم مغرب کے نصاریٰ مین سے ہین اور ہمنے مسلمان ہونے کا

ارادہ کیا اور رہنے فکر کی کہ کس کے ہاتھہ پر مسلمان ہونیکو جاوین تب ایک آواز دینے والے نے ہمکو آواز دی ہم اوسکی آواز سنتے تھی اور اوسکا جسم نہین دیکھتے تھے وہ کہتا تھا کہ اے سوارو مراد پانیوالو بغداد کیطرف جاو اور شیخ عبدالقادر کے ہاتھہ پر مسلمان ہوجاو کہ اوسکے پاس اوسکی برکت سے تمہارے دلون مین ایسا ایمان رکہا جاویگا جو باقی اور لوگون کے پاس نہین رکہا جائیگا بہجۃ الاسرار مین دوسری جگہہ لکھا ہے کہ ہمکو خبر دی ابو محمد احمد بن علی بن یوسف تیمی بغدادی نے کہا کہ ہمکو خبر دی شریف ابو ہاشم احمد بن مسعود ہاشمی بغدادی نے کہا کہ مینے سنا شیخ ابو احمد عبد الباقی بن عبد الجبار ہروی صوفی سے وہ فرماتے تھے کہ شیخ مطر باذرای عراق کے بڑے بزرگون مین سے تھے اونکے پاس جو یہودی اور نصرانی حاضر ہوا وہ مسلمان ہوگیا مولوی عبد العزیز صاحب جو سید حسین صاحب کے بیٹے ہین اونہون نے مجھسے بیان فرمایا کہ فتح پور سکری مین حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک کے خادم اپنی تئین اسرائیلی کہتے ہین اور اسی نام سے مشہور ہین اب یہہ بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے وہ صاحبزادے جنکا نام یہودا ہے اونکی نسل مین جو محمدی لوگ ہین اللہ کے وعدے کے موافق شہر یروشالم مین حضرت داؤد علیہ السلام کے مزار پاک کے پاس بستی ہین۔ اللہ تعالے نے جابجا اسرائیلیون سے وعدہ کیا تہا کہ مین تمکو شہر یروشالم مین اور ملک کنعان مین امن و امان کے ساتھہ بسائونگا حضرت اشعیا علیہ السلام کے پینسٹہوین باب مین فرمایا تہا کہ مین یعقوب مین سے نسل نکالونگا اور یہودا مین سے اپنی پہاڑونکا وارث اور حضرت زکریا علیہ السلام کے دوسرے باب مین فرمایا تہا کہ اللہ تعالے یہودا کو سرزمین مقدس مین اپنا حصہ جانکر رکہیگا اور یروشالم کو پہر پسند کریگا اور حضرت حزقیل علیہ السلام کے سینتیسوین باب مین وعدہ کیا تہا کہ اسرائیلیون کو اور یہودا کو ایمان کے ساتہہ اور امن امان کے ساتہہ ملک شام مین بسائونگا اور حضرت یوایل علیہ السلام کے تیسری باب مین فرمایا تہا کہ جن لوگون نے میری قوم اسرائیل کو قومون کے درمیان پراگندہ کیا اور میرے زمین کو آپس مین بانٹ لیا ہی مین اونپر حجت ثابت کرونگا

پہر یہہ شکایت کی ہے کہ تمنے یہودا اور یروشالم کی اولاد کو یونانیون کے ہاتہہ بیچا تاکہ اونکو
اون کے ملک کی سرحد سے دور کرو اور میرا سونا چاندی اپنے بتخانون مین رکہا یہہ اشارہ
صاف رومیون کیطرف ہی کہ جو یہودا کے نسل کے لوگ اور اسرائیلی لوگ حضرت عیسےٰ
علیہ السلام کے دین پر تھے اونپر روم کے بت پرستون نے بڑے بڑے ظلم کئے اور اونکو
اور قومون مین پریشان اور تتر بتر کر دیا اور بیت المقدس کو ویران کیا اور وہان کا سونا
چاندی اپنے بتخانون مین لگایا پہر اللہ وعدہ کرتا ہی کہ جہان تمنے اونکو بیچا ہے مین وہان سے
اونکو رغبت دلا کر لاؤنگا اور تمہارا بدلا تمہاری سر پڑ ہالونگا اور تمہارے بیٹون اور
تمہاری بیٹیون کو بھی یہودا کے ہاتہہ بیچونگا اور وہ اونکو سبائیون کے ہاتہہ جو دور ملک
مین رہتے ہین بیچینگے کیونکہ خداوند نے یہہ فرمایا آے محمدی بہائیو دیکہو اللہ نے اس وعدہ
کو کیسا پورا کیا کہ یہودا کی نسل مین جو محمدی ہوئی اونکو پہر یروشالم مین بسایا اور اونکو تمام
محمدیون کیطرح بت پرستون پر غلبہ دیا کہ وہ اونکو خریدتے ہین اور پہر اونکو ملک سبا مین اور
دور دور ملکون مین بیچتی ہین اور وہ صیہون پہاڑ کے اور یروشالم کے وارث ہین ایک رسالہ
عربی کا حیدرآباد مین نواب محمد اسلم صاحب کے پاس دیکہا اونہون نے فرمایا کہ مین
بیت المقدس کے زیارت کو گیا تہا وہان سے یہہ رسالہ لایا ہون وہ رسالہ قلمی تہا مگر آخر
مین لکہا تہا کہ مصر کے ملک مین یہہ رسالہ چہاپا گیا میرے آگے چہاپہ خانہ مین سن بارہ سو باسٹھہ
مین رجب کی مہینے مین فقیر اسماعیل بن محمد افندی کے ہاتہہ سے معلوم ہوا کہ یہہ رسالہ لکہنے
والے سے چہاپی ہوئے اسے نقل کیا ہے اوس رسالہ مین وہ بزرگ جنکا نام عبد الرزاق ہے
اور وہ حضرت یہودا کی نسل مین ہین وہ فرماتے ہین کہ اللہ کا شکر ہے بے نہایت جس اللہ نے
اپنے پاک نبیون سے وعدہ کیا تہا اور فرمایا تہا کہ اس وعدہ کو وقت پر پورا کرونگا سو
اوس اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا چنانچہ قرآن مجید مین اللہ نے ہمکو یہہ دعا سکہلائی کہ
تم یون کہو ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلک اے مالک ہمارے دے ہمکو جو تو نے
ہمسے وعدہ کیا اپنے رسولون کی زبان پر اور یہہ بھی فرمادیا کہ ان اللہ لا یخلف
المیعاد یعنے اللہ وعدہ کو خلاف نہین کرتا وہ اللہ ایسا ہے کہ ایک وقت مین ایک قوم

عزت دیتا ہے اور ایک وقت مین ایک قوم کو ذلت دیتا ہے خصوصاً قوم اسرائیلیون کی کہ اونکو ایک مدت تک اللہ نے عزت دی اور بزرگی دی اور اکثر پیغمبر اونھین مین سے پیدا ہوئے اور آخر زمانہ مین اللہ نے قوم عرب اور قریش کو بزرگی اور عزت دی اور جو کچھہ اگلی کتابون مین اشارے تھے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزون کا ذکر تہا اوسکی سچائی خوب ظاہر ہوئے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب نہایت تعریفین کرنا چاہیے جنکی بشارتین اور معجزے اگلی کتابون مین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت تک ظاہر ہوئے جن اشارون کا اگلی کتابون مین ذکر تہا اون اشارون مین سے ایک بات یہہ ہے کہ اسرائیلی لوگ جب اللہ کے تابعدار ہو جائینگے تب عزت پائینگے اور بزرگ ہونگے خصوصاً ان حرفون کا لکھنے والا کہ اوسکو اللہ نے اوپر کے منصب سے اسوقت تک عزت دی ہے اب کہتا ہے امیدوار اپنے خالق کی بخشش کا عبدالرزاق بیٹا عبدالقادر کا کہ مین قوم اسرائیل مین سے ہون اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہم مسلمان ہوئے اور ہم مین عزت اور شرافت ہے اور مین بیت المقدس کے مجاورون کا سردار ہون اپنے نبی اور اپنے باپ داؤد علیہ السلام کے قبہ کے پاس اور ہماری قوم کے لوگ اسی قبہ کے پاس رہتے ہین اور میرے چار بیٹے ہین عبداللہ اور عبیداللہ اور عبدالرؤف اور سلیمان اور میری ایک بیٹی ہے اوسکا نام سلما ہے اور میرے تین بہائی ہین شمس الدین بدرالدین عبدالخالق اور میری ایک بہن ہے اوسکا نام خدیجہ ہے اور اس فقیر کا نسب نامہ یون ہے عبدالرزاق بیٹا عبدالقادر کا وہ بیٹا عبدالسبحان کا وہ بیٹا ہاشم کا وہ بیٹا ابوبکر کا وہ بیٹا جعفر کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا حنیف کا وہ بیٹا حسین کا وہ بیٹا علی کا وہ بیٹا حسن کا اور دوسرا بیٹا اوسکا یعنے حسن کا قحافہ ہے اور اوسکی بیٹی عصمہ ہے اور ان دونون کی اولاد بہت ہے اور وہ سب مصر اور شام مین رہنے والے ہین بنی اسرائیل کرکے مشہور ہین یہ حسن بیٹا عباس کا وہ بیٹا

یحییٰ کا وہ بیٹا زبیر کا وہ بیٹا عبد اللہ کا وہ بیٹا احمد کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا عبد الخالق کا وہ یعنے
عبد الخالق سب مجاوروں کا سردار مقرر ہوا تھا صلاح الدین بادشاہ کیوقت مین اور اوسکی
دو بھائی تھے ایک کا نام عبد الغفار تھا اوسکی اولاد نہ تھی اور دوسرا عبد القادر اوسکی
اولاد خلیل الرحمان مین رہنے والے ہین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روضہ
نورانی کے مجاور ہین اور اونہین مین سے ہے مجاوروں کا سردار محمد صالح جو بیت
المقدس سے حاکم کا قائم مقام ہے یہہ عبد الخالق بیٹا ہے عبد الرحیم کا وہ بیٹا عبد العزیز
کا وہ بیٹا عبد الرحمن کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا عبیدہ کا وہ بیٹا ابو بکر کا وہ یعنے ابو بکر اصحابون
کے شاگردون کا شاگرد ہے امام مالک کے شاگردون مین سے ہے یہہ ابو بکر بیٹا
ہے زینب کا جو اپنے چچا کے بیٹے اسماعیل کی بی بی تہین اور وہ یعنے اسماعیل بھی
اصحابون کے شاگردون کا شاگرد ہے یہہ زینب بیٹی ہے عمر کی وہ بیٹا ہے عبد اللہ
کا اللہ اون سے راضی رہے یہی ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے دوسرا
بیٹا اونکا عمران ہے اوسکا بیٹا اسماعیل ہے جنکی بی بی زینب ہین یہہ عبد اللہ بیٹے
ہین ثعلبہ کے وہ بیٹا معاذ کا وہ بیٹا اسد کا وہ بیٹا قاص کا وہ بیٹا یعقوب کا وہ بیٹا ابراہیم
کا وہ بیٹا سلیمان کا وہ بیٹا داؤد کا وہ بیٹا الون کا وہ بیٹا جابر کا یہان تک یہودیون کی
مذہب پر تھے دوسرا بیٹا اوسکا یعنے جابر کا منیع تھا وہ نصرانی ہو گیا تھا اور اوسکا بیٹا
یوسف تھا اور ایک لڑکی تھی یہہ جابر بیٹا ہے سلمون کا وہ بیٹا عدنان کا وہ بیٹا منیع کا وہ
بیٹا اذکا وہ بیٹا عمرون کا وہ بیٹا برکتا کا اوسکی اولادون کے یہہ نام ہین اون مریم
فیلقوس جنانہ سلمہ یہہ برکتا بیٹا ہے خویلد کا وہ بیٹا ہے امنیرابیض کا وہ بیٹا یحییٰ کا وہ بیٹا
زکریا کا وہ بیٹا ادن کا وہ بیٹا برکتا کا وہ بیٹا جزام کا وہ بیٹا حضرت سلیمان کا وہ بیٹے
حضرت داؤد علیہ السلام کے وہ بیٹے ایشا کے اور حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ
تعالےٰ نے بادشاہی اور پیغمبری دی تھی اور اوپر زبور کتاب اوتاری تھی بعد اسکے اس
رسالہ مین حضرت داؤد علیہ السلام کا نسب نامہ حضرت یہودا تک لکھا ہے مگر نامون کے
حروف کچھہ بدل گئی ہین اسلئی یہہ نسب نامہ اوس رسالہ سے لکھا جاتا ہے جو حضرت داؤد

علیہ السلام کے دادا اور پردادا کے احوال مین ہے اور توراۃ شریف کی جلد مین لگا ہوا ہے اوسکے موافق یہہ نسب نامہ یون ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام بیٹے یستی کے وہ بیٹے عوبید کے وہ بیٹے بوعز کے وہ بیٹے سلمون کے وہ بیٹے نخسون کے وہ بیٹے عمیناداب کے وہ بیٹے رام کے وہ بیٹے حصرون کے وہ بیٹے پارس کے وہ بیٹے یہودا کے وہ بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے یہہ نسب نامہ مولانا مجیر الدین نے بھی تاریخ بیت المقدس مین اور امام نووی رح نے بھی مہذب مین لکھا ہے مگر حرفون مین کچھہ فرق ہوگیا ہے جیسا کہ اکثر نامون مین ہوجاتا ہے اب سن تیرہ سو نوین برس حیدرآباد مین ایک سید صاحب سے ملاقات ہوئے اونہون نے اپنا نام سید محمد بتلایا اور فرمایا کہ مین یافہ کا رہنے والا ہون اون کے سامنے جب مینے عبد الرزاق صاحب کے اس رسالہ کا ذکر کیا اونہون نے فرمایا کہ مین اونکو پہچانتا ہون وہ ایک تکیہ مین رہتے ہین وہ تکیہ عبد الرزاق کا کہلاتا ہے وہان لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہین اور قرآن پڑھتے ہین اور مولد شریف پڑھتے ہین اور اسی تکیہ مین حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر ہے اور مینے اون سے پوچھا کہ محمدی اسرائیلی اوس ملک مین اور بھی ہین فرمایا بہت ہین یافہ مین غزہ مین بیروت مین نابلس مین حمص مین حمہ مین حوران مین اور فرمایا کہ بیت المقدس مین مسلمان بہت ہین اور یہود اور نصاری تہوڑے ہین نواب محمد اسلم صاحب حیدرآبادی نے مجھسے بیان فرمایا کہ سوای بیت المقدس کے اور شہرون مین بھی محمدی اسرائیلی رہتے ہین مین وہان اور شہرون مین بھی گیا ہون بیروت اور حلب اور طنطا اور دمشق اور یافہ اور بیت اللحم ان سب شہرون مین محمدی اسرائیلی موجود ہین مولوی عبد العزیز صاحب کشمیری جو علم حدیث مین مولوی اسحاق صاحب کے شاگرد ہین اونہون نے حیدرآباد مین سنہ ۱۳۰۶ مین مجھسے بیان فرمایا کہ مین اسکندریہ سے بیت المقدس کو گیا تھا اور مین بیت المقدس وغیرہ مین لوگون سے پوچھتا تھا کہ آپ کس قوم کے ہین کسی نے کہا کہ مین قریشی ہون بنی امیہ مین سے کسی نے کہا ہم انصاری ہین کسی نے کہا ہم اسرائیلی ہین بیت المقدس مین اور دمشق مین اور حلب مین اور بصری مین سب جگہہ محمدی اسرائیلی

موجود ہین بلکہ ان شہر و نمین سو گھرون مین چار گھر عرب کے ہونگے باقی سب اسرائیلی ہین
اب یہہ بیان ہے کہ اللہ تعالے نے مسجد بیت المقدس مین محمدی اولیاؤنکو
کو بڑی بڑی برکتین دکھلائین مولانا جلال الدین سیوطی رح فضائل بیت المقدس مین
لکھتے ہین کہ شیخ برہان الدین فزاری رح نے جو کتاب باعث النفوس الی زیارۃ القدس
المحروس لکھی ہے اوسمین اونہون نے فرمایا ہے کہ ہمکو مشرف نے یعنے ابو المعالی مشرف
ابن مرجا مقدسی نے خبر دی اور خبر دی ہمکو ابو الفرج نے کہا کہ ہمکو خبر دی احمد بن خلف ہمدانی نے
کہ مجسی بیان فرمایا ابو محمد خرزی رح نے اور وہ ابدالون مین شمار کیئے جاتے تھے اونہون نے
فرمایا کہ مینے عاشوری کے رات مین سن تین سو مین تیس مین خواب مین دیکھا گویا مین
بیت المقدس کے صحن مین ہون اور مین بری چٹان کے سامنے ہون پہر ایکا ایک
دیکھا کہ وہ ایک بڑا اونچا قبہ ہے سفید نور کا اور اوسکی سر پر ایک موتی ہے پہر مین قبہ کی
طرف داخل ہوا تا کہ مین چٹان کو دیکھون تو ایکا ایک دیکھا کہ وہ ایک یاقوت ہے اور اوسمین
نور ہے مینے کہا سبحان اللہ لوگ تو اسکو چٹان دیکھتے ہین اور وہ یاقوت ہے تب مجسی
کہا گیا کہ کچہہ لوگون کو اس طرح پر دکھایا جاتا ہے پہر مینے اوس سیاہ بلاط یعنی پتھر پر نماز پڑھی تو
ایکا ایک نور اوسکی کنارون سے بلند ہوتا تھا اور ایکا ایک چار نہرین اوسکی نیچے سے
بہتی تہین مینے کہا یہہ نہرین کیا ہین تب مجہہ سے کہا گیا یہہ جنت مین سے ہین پہر مین
اوس قبہ سے نکلا اور ایکا ایک کچہہ درخت نور کی تھی چٹان کے دروازی سے باب النبی
تک محراب کے سامنے مینے کہا یہہ درخت کیا ہین کہا گیا یہہ رستا ہے اونکا جو اللہ پر ایمان
لاے ہین مینے کہا پہر جو کوی اون سے برخلاف ہے کہا دیکھہ اونکا رستا بند کیا ہوا ہے پہر
مینے پوچھا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس رات مین سیر کو بلائی گئے آپکے پاؤن کا
نشان نہین ہے جب آپ چلے تب مجسی کہا گیا زمین کیطرف دیکھہ تب ایکا ایک مینے دیکھا
کہ ایک سفید نور ہے برف کی طرح پہر اوتر آپ اپنی دونو پاؤن سے اوسپر چلے ہین اور وہ رستا
ہو گیا ہے پہر مینے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ کیطرف دیکھا تب مجہسی کہا گیا کہ آپ نے
انہین مقامون مین نبیون اور فرشتون کے ساتھہ نماز پڑھی ہے پہر مینے کہا قبہ سلسلہ کیا ہی

اور سلسلہ یعنی زنجیر کہان ہے تب مجہسی کہا گیا کہ زنجیر اپنی جگہہ پر ہے اور وہ نور ہے کوئی آدمی
اوسکو نہین دیکہتا ہے پہر مینے باب حطہ کا حال پوچہا تب مجہسی کہا گیا کہ جو کوئی اس دروازے
مین داخل ہوا اور اوسکے طرف اوترا وہ اپنے گناہون سے نکل جاتا ہے اوس دن کے
طرح جسدن اوسکی مان سے اوسکو جنا تہا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اس دروازہ مین سجدہ
کرتے ہوئی داخل ہوا ور حطۃ کہو ہم تمہاری گناہ بخشدین گے پہر مینے حضرت عیسی علیہ السلام
کے پیدا ہونے کے مقام کا حال پوچہا تب مجہسی کہا گیا جس نے وہان نماز پڑہی وہ جنت
مین داخل ہوا اور جو اوسمین داخل ہوا تو گویا اوسنے عیسے علیہ السلام کو دیکہا اور اسی
طرح محراب زکریا علیہ السلام کا پہر مینے باب الرحمۃ کا حال پوچہا اور ایکا ایک دیکہا کہ وہ
ایک دروازہ نور کا ہے مسجد کے نزدیک اور ایک دروازہ لوہی کا ہے نالی کے نزدیک
پہر مجہسی کہا گیا کہ نبیون مین سے ہر نبی کیواسطے اس مسجد مین سے ایک حصہ ہے اور
اسی طرح ہر ایماندار کے واسطے ہے مین مسجد مین داخل ہوا پہلی صف کے قریب تب مجہسے کہا
گیا کہ دیکہہ تب ایکا ایک کچہہ لوگ دیکہی کہ زمین اونکو نگل گئی ہے اور اون کے سر باہر ہین
مینے کہا یہہ کون لوگ ہین تب مجہسے کہا گیا جو لوگ اگلے لوگون سے بغض رکہتے ہین پہر
مجہسی چار شخصون سے ملے باتین کہین مینے اپنے جی مین کہا یہہ فرشتے ہین تب مجہسی کہا گیا یہہ
جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل ہین اور مینے چوتہے کو نہین پہچانا اور وہ مجہسی کہتے تہی
کہ ابو محمد کو یعنے جمعہ کی مسجد مقدس کا جو امام تہا اوسکو سلام کہنا اور اوس سے کہنا کہ
جو خطبے تو پڑہتا ہے اونکو اللہ کے واسطے کر اور اسیطرح اپنے باقی کامون کو پہر جب یہہ
بات اوس مین پوری ہو جائی گی ہم اوسکے واسطے جنت مین ایک تخت نور کا رکہدینگے
کہ وہ اوسپر چڑہیگا اور لوگون کے اوپر اونچا ہوگا اور اسیطرح ابو بکر بن علادہ اور ابو احمد
ابن عبد الرحیم قیسرانی اور وہ جس راہ پر ہین اوسی پر ہمیشہ رہین اور اسوقت مین سات شخص
ایمان والون مین سے زمین کی میخین ہین بیت المقدس مین اور اوسمین حصی مین اونکی جو
اللہ پر ایمان رکہتے ہین مینے کہا پہر حصی بدعتیون کے بت مجہسی کہا گیا کہ جہنم کے نالی مین
پہر مینے اوس نالی کو جہانکا اور مینے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ دیکہون تو ایکا ایک دیکہا کہ اوسمین

آگ ہے کہ بڑی بڑی جنگاریان پہنکتی ہے کہجور کے درخت کیطرح پر جب وہ آرے سے چیرا
جاتا ہے ہمکو اللہ اوس سے پناہ دیوے اپنے احسان سے اور کرم سے فائدہ قاموس
مین ہے کہ بلاط اون پتہرون کو کہتے ہین کہ گہر مین بچہا سے جاتے
ہین اور وہ سیاہ بلاط جو اس صخرہ شریف مین ہے اوسکی ذکر مین مولانا جلال الدین رح
لکہتے ہین کہا ابراہیم ابن مہران نے روایت کیا ہے کہ ہمسے کہا بجیلہ نے اور وہ بیت المقدس
کے صخرہ مین رہا کرتی تہین کہا کہ ایکدن شامی دروازی مین سے ایک مرد داخل ہوا
کہ اوسپر نشانی سفر کی تہی اور اوسنے دو رکعتین یا چار رکعتین پڑہین مینے اوس سے کہا کہ تونے
یہہ کس لئے کیا وہ بولا مین یمن کے لوگون مین سے ایک مرد ہون اور مین اس گہر کے
ارادہ پر نکلا تہا تو میرا گذر وہب ابن منبہ پر ہوا اونہون نے فرمایا تیرا کہان ارادہ ہے
مین بولا بیت المقدس کا اونہون نے فرمایا جب تو بیت المقدس مین داخل ہو تو صخرہ مین
بائین طرف کے دروازے سے داخل ہو پہر قبلہ کیطرف آگے بڑہ کہ تیری داہنی طرف
ایک عمود اور ایک اسطوانہ ہے اور تیرے بائین طرف ایک عمود اور ایک اسطوانہ ہے
پہر تو دیکہہ دونو عمودون اور اسطوانہ کے بیچ مین ایک سیاہ رخام کا پتہر ہے وہ جنت کے
دروازون مین سے ایک دروازے پر ہے اوسپر نماز پڑہ اور اللہ سے دعا کر کہ اوسکے اوپر
دعا قبول ہے امام امین الدین احمد ابن محمد شافعی رح نے کتاب الانس فے فضائل القدس
مین لکہا ہے کہ یہہ پتہر سبز ہے اور اوسکو سیاہ اسواسطے کہا کہ سبز رنگ دور سے سیاہ
معلوم ہوتا ہے اور قبہ سلسلہ کے ذکر مین مولانا جلال الدین رح نے لکہا ہی کہ جس
جگہہ پر اب قبہ سلسلہ موجود ہے جسکو عبد الملک بن مروان نے بنایا ہے اس جگہہ پر ایک
عجائب زنجیر تہے وہ اس چٹان کے پورب طرف آسمان سے زمین تک لٹکی ہوی تہے یہہ
زنجیر نور کی تہی اللہ تعالے نے حضرت داؤد علیہ السلام کیواسطے اوتاری تہی جب آپ
دو آدمیون کے بیچ مین فیصلہ کرتے تہے جو حق پر ہوتا تہا وہ اوس تک پہونچ جاتا تہا اگرچہ پست
قد ہوتا تہا یہانتک کہ لوگون مین مکر پہیل گیا ایک شخص نے دوسرے کے پاس سو اشرفیان امانت
رکہی پہر وہ مکر گیا اور دونون اوس زنجیر پاس آئے اور اوس نے اشرفیون کو پگہلا کر ایک لاٹہی

کے اندر گرا پاکرکے اوسکی اندر اشرفیان رکہہ دین اور اوس جگہہ آکر وہ لاٹہی اوس صاحب
امانت کو دی دی اور زنجیر کو پکڑ لیا اور اللہ کی قسم کہای کہ مینے اوسکی اشرفیان دی دین پہر
صاحب امانت نے وہ لاٹہی اوسکے ہاتہہ مین دیدی اور زنجیر کو پکڑ لیا اور قسم کہای کہ مینے اشرفیان
اوس سے نہین لین اور اوس دن سے وہ زنجیر اوٹہہ گئی اور اس روایت سے یہہ بہی ثابت ہوا
کہ چوتہی صدی تک قبہ سلسلہ علیحدہ تہا اور قبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علیحدہ تہا اور رسولا نانے
جو معراج شریف کے ذکر مین اس کتاب مین لکہا ہے کہ یہہ جو قبہ سلسلہ ہے اس جگہہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ہے یہہ بات ٹہیک نہین ہے اور باب حطہ کا بیان مسجد کے
دروازون کے ذکر مین ہو چکا وہان دیکہنا چاہیے امام یافعی رحمہ روض الریاحین مین چارسو
چودہوین حکایت مین لکہتے ہین کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ مین ایک وقت مین رات کو بیت
المقدس کے قبہ مین داخل ہوا اور رات کو وہان رہا پہر مین کہڑا نماز پڑہہ رہا تہا ایکا ایک قبہ
دو ٹکڑے ہو گیا اور ویسا ہی رہا یہانتک کہ مینے آسمان کو دیکہا اور اوس سے ایک خلقت
اوتری کہ اونکی گنتی اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا اور وہ کہتے تہے سبحان من ہو ہو سبحان
من لیس الا ہو اہیا شراہیا - یعنے پاک ہے وہ جو وہ وہی ہے پاک ہے وہ کہ سوا اوسکے
کچہہ نہین ہے ہمیشہ رہنے والا ایسا کہ ہمیشہ رہنے والا پہر وہ یہی کہتے رہے جب
پچہلی رات ہوی اونمین سے ایک جو میری پہلو مین تہا اوسنے مجہسے کہا کہ تیرا قصد کیا ہے
مینے کہا بیٹہو جاو کہ اس جگہہ بات کو نماز پڑہون تم کون ہو وہ بولے ہم فرشتے ہین ہم [illegible]
مین داخل ہوئی تہے اور قیامت کے دن تک اوسکی طرف نہین جاوینگے اور اسکا یہہ
باعث ہے کہ اوسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین پہر قیامت کے دن تک
اوسکی طرف پلٹ کر نہین جاتے ہین پہر جب دن مین داخل ہوتی ہین اوس رات کو بیت
المقدس کیطرف اور اس چٹان کیطرف جاتے ہین پہر بیت اللہ الحرام یعنے کعبہ شریف
کیطرف جاتے ہین اور سات بار اوسکے آس پاس پہرتے ہین اور مقام کے یعنے مقام
ابراہیم کے پیچہے دو رکعتین پڑہتے ہین پہر مدینہ کیطرف جاتے ہین اور حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر سلام کہتی ہین پہر اپنی صفون کیطرف پلٹ جاتے ہین پہر جب چڑہتے مین ہین

کعبہ مل جاتا ہی اور صبح ہو جاتے ہے اور چارسو گیارہوین حکایت مین ایک بزرگ کی زبانی لکھا
ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین صبح کی نماز مکہ مین پڑہتا ہون پہر ظہر مدینہ مین
پڑہتا ہون اور عصر بیت المقدس مین اور مغرب طور سینا مین اور عشا ذی القرنین کی دیوار پر
پڑہتا ہون پہر صبح تک چوکی دیتا رہتا ہون مولانا جلال الدین رح فضائل بیت
المقدس مین لکھتے ہین کہ قاضی امین الدین احمد رح نے کتاب الانس سے
فضائل القدس مین مشرف بن مرجا تک سند پہونچا ہی اونہون نے ابوحفص حمصی تک سند
پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ مین بیت المقدس مین داخل ہوا آدہی رات سے پہلی تا کہ وہان
نماز پڑہون ایکایک ایک آواز سنے کہ اے میرے رب مین محتاج ہون مین ڈرنے والا ہون
پناہ مانگنے والا ہون اے میرے رب میرا نام مت بدلیو اور میرے جسم مین فرق نہ ڈالیو اور
مجہپر شدت کی مصیبت مت ڈالیو تب مین دہشت مین آکر نکلا اور مسجد کے دروازے پر کچہہ
لوگون پر گذرا وہ بولے تجکو کیا ہوا تب مینے اونکو خبر دی وہ بولے مت ڈر یہہ خضر علیہ السلام ہین
اور یہہ وقت اونکی نماز کا ہے اور مشرف نے اوس چٹان کا ذکر کیا ہے جسکا نام بنخ ہی
اور دوزخ کے مقام کے نیچے ہے اور وہی مقام ہے خضر علیہ السلام کا فائدہ حضرت
خضر علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین تہی اونکا ذکر سورہ کہف مین
اور بہت حدیثون مین ہے اونکو اللہ نے لنبی عمر عنایت فرمائی ہے اولیاؤن کو
اون سے بہت ملاقات ہوتی ہے اٰیام یافعی رح سترہوین حکایت مین لکھا ہے کہ ایک بزرگ
نے مجکو خبر دی کہ وہ آس پاس کعبہ کے فرشتون کو اور انبیاؤن کو اور اولیاؤن کو دیکھتے
ہین اور اکثر اونکو جمعہ کی رات مین اور پیر کی رات مین اور جمعرات کی رات مین دیکھتے ہین
اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اولیاؤن کی ایک خلقت جمع ہوتی ہے کہ اونکے
گنتے اللہ کے سوا کوی نہین جانتا اور باقی نبیون کے پاس اسطرح نہین جمع ہوئے اور اوس
بزرگ نے ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد کعبہ کے دروازے کے پاس
مقام ابراہیم کے سامنے بیٹہتی ہین اور حضرت موسی علیہ السلام اور ایک جماعت انبیاو
رسل دو لونجانی ستونون کے بیچ مین اور حضرت عیسے علیہ السلام اور ایک جماعت انبیا کے

حلیم کیطرف متوجہ تہی مین نے اونہون نے جناب سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل بیت اور اصحابون کے اور امت کی اولیائون کے ساتہہ رکن یمانی کے پاس بیٹہی دیکہا اور اون بزرگ نے یہہ بہی ذکر کیا کہ مینے دیکہا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت عیسے سب نبیون سے زیادہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے محبت رکہتے ہین اور سب سے زیادہ انکی بزرگی سے خوش ہوتے ہین خاتمہ کتاب کا یہہ کتاب بشارت محمدی سن بارہ سو اٹہاسی مین تمام ہوئی اور پہر بہت باتین کتابون سے ملتی گئین اور اس مین داخل ہوتی گئین یہانتک کہ سن تیرہ سو نو مین چہپ کر تمام ہوئی یا اللہ اسکو محض اپنی فضل و کرم سے قبول فرما اور اپنے بندون کو اس سے ہر طرحکا فیض پہونچا یا اللہ مین تجہی سے مانگتا ہون تیری پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور تیری دوست ابراہیم علیہ السلام کے واسطے اور موسی اور عیسی اور سب نبیون اور پیغامبرون کیواسطے اور موسی کی توراۃ کیواسطے اور عیسے کی انجیل کیواسطے اور داؤد کی زبور کیواسطے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن واسطے اور جتنی کلام تو نے اپنے نبیون پر اوتاری اونکی واسطے اور تیری سب نامون کے واسطے کہ مجکو اور میری سب ساتہہ والون کو قرآن اور حدیث کا علم عطا فرما اور قرآن اور حدیث کو ہمارے گوشت اور خون مین اور دلمین اور کان اور آنکہہ مین ملا دی اور ہماری جسم کو قرآن اور حدیث کے کامون مین مشغول رکہا اور دین محمدی پر ہمیشہ قائم رکہہ اور اسی دین پر دنیا سے اوٹہا اور اپنے پیاری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمون کے نیچے ہمیشہ کے لئے جگہہ دی آمین یا اللہ تو ہی مدد کرنے والا ہے اور تو ہی سب بلائون سے بچانیوالا ہے آمین

الحمد للہ کہ کتاب بشارت محمدی اٹہارہوین تاریخ جمادی الثانی کی ۱۳۰۹ ہجری مین تمام ہو اور مطبع دبدبہ احمدی واقع لکہنو محلہ مشک گنج مین باہتمام خاکسار احمد علی خان کے یہ کتاب چہپکر تیار ہوئی